

# تذکرہ



مجموعہ

الہامات، کشوف و روایا

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی  
مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام

ISLAM  
INTERNATIONAL  
PUBLICATIONS LTD

## تذکرہ

مجموعہ الہامات، کشف و رؤیا  
حضرت مرزا غلام احمد قادیانی۔ مسیح موعود و مہدی معبود علیہ السلام

### Tadhkirah

A collection of divine revelations, dreams & visions vouchsafed to  
Ḥaḍrat Mirza Ghulam Ahmad of Qadian, the Promised Messiah and Mahdi<sup>as</sup>

First edition published in Qadian India, 1935

Second edition published in Rabwah Pakistan, 1956

Third edition published in Rabwah Pakistan, 1969

Fourth edition published in Rabwah Pakistan, 1977

Fifth edition published in 2004

Present edition with new digital typesetting published in the UK, 2023

© Islam International Publications Ltd.

Published by:

Islam International Publications Ltd  
Unit 3, Bourne Mill Business Park,  
Guildford Road, Farnham, Surrey UK, GU9 9PS

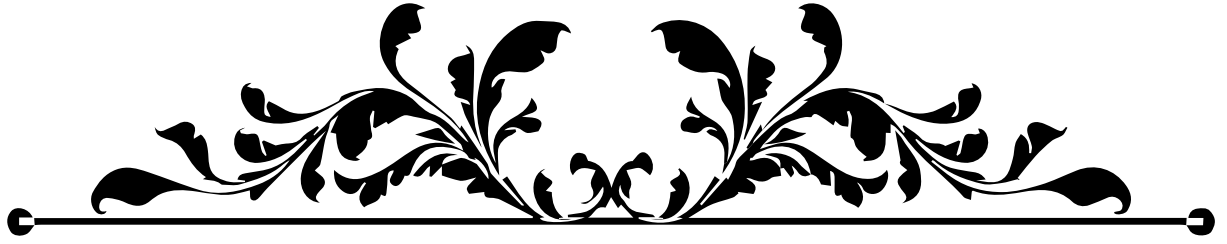
Printed in Turkey at:

For further information, please visit [www.alislam.org](http://www.alislam.org)

ISBN: 978-1-84880-702-0



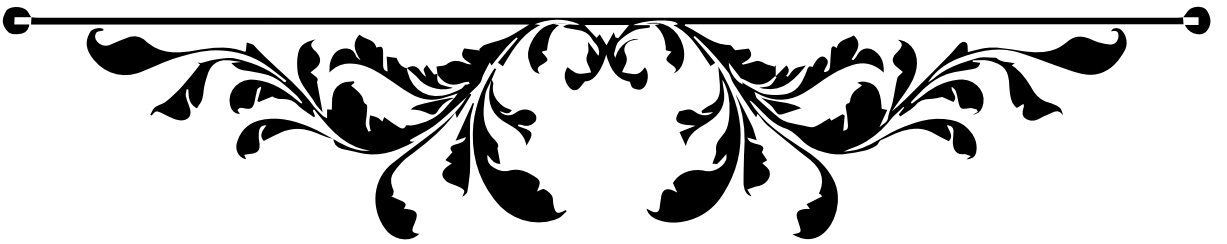




# بَارَكَ اللهُ فِي الْهَامِكِ وَوَحِيكَ وَرُؤْيَاكَ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے تیرے الہام، تیری وحی اور تیری رؤیا میں برکت دی۔

(الہام ۱۷ ستمبر ۱۹۰۶ء منقول از بدر ۲۰ ستمبر ۱۹۰۶ء)





بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ  
 وَ عَلَى عَبْدِهِ الْمَسِيحِ الْمَوْعُودِ

## عرض حال

﴿ ایڈیشن اول ۱۹۳۵ء ﴾

خدا تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ آج نظارت تالیف و تصنیف جماعت احمدیہ قادیان اس کے فضل و کرم سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات و کشف و رؤیا کو جمع کرا کر شائع کرنے سے فرض سے سبکدوش ہو رہی ہے۔ ابتدا میں حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایده اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس مجموعہ کی ترتیب و تدوین کے متعلق ایک سب کمیٹی تجویز فرمائی تھی جس نے باہمی مشورہ سے ضروری اصول طے کئے۔ اس کے بعد جمع و ترتیب کا عملی کام مولانا محمد اسماعیل صاحب فاضل پروفیسر جامعہ احمدیہ اور شیخ عبدالقادر صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ کے سپرد کیا گیا جنہوں نے کمیٹی مذکورہ بالا کے مقرر کردہ اصول کے ماتحت اس مجموعہ میں مندرجہ ذیل امور کو مد نظر رکھا ہے۔

۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات، کشف اور رؤیا جو حضورؐ کی زندگی میں ہی آپ کی کتب، اشتہارات، تقاریر اور ڈائریوں میں بذریعہ اخبارات و رسائل شائع ہو گئے تھے، مع حوالہ جات درج کئے گئے ہیں۔

۲۔ حضورؐ کے وہ الہامات، مکاشفات اور رؤیا جو حضورؐ کی زندگی میں شائع نہیں ہوئے مگر حضورؐ کے مکتوبات میں درج ہیں، مع اسناد شامل کئے گئے ہیں۔

۳۔ حضورؐ کے وہ الہامات جن کے الفاظ حضورؐ نے بیان نہیں فرمائے لیکن مفہوم بیان فرمایا ہے وہ بھی درج کر دیئے گئے ہیں۔

۴۔ حضورؐ نے اپنے الہامات، کشف اور رؤیا کی جو تفسیر و تشریح یا تعبیر الہاماً یا اجتہاداً بیان فرمائی ہے اُسے بھی حتی الامکان تلاش کر کے درج کیا گیا ہے۔

۵۔ الہامات، کشف و رؤیا کا شان نزول بھی حتی الوسع ساتھ درج کر دیا گیا ہے۔

۶۔ جو تفسیر کسی الہام یا کشف و روایا کی واقعات سے ثابت ہوئی ہے اسے بھی برعایت اختصار بصورت حاشیہ درج کیا گیا ہے۔

۷۔ تاریخی ترتیب کو جہاں تک وہ معلوم ہو سکی یا قیاس کی جاسکی ہے ملحوظ رکھا گیا ہے اور جن الہامات وغیرہ کا زمانہ نزول معلوم نہیں ہو سکا ان سے متعلق جہاں تک ہو سکا ہے عمومی طور پر زمانہ کا اندراج کر دیا گیا ہے اور اسی ترتیب سے انہیں اس مجموعہ میں درج کیا گیا ہے۔

۸۔ الہامات، کشف و روایا کو الگ الگ نہیں درج کیا گیا بلکہ صورت و ترتیب نزول کو ملحوظ رکھتے ہوئے مخلوط طور پر درج کیا ہے تا تاریخی تسلسل قائم رہے۔

۹۔ حضورؐ کے جو الہامات عربی، فارسی یا انگریزی وغیرہ میں تھے ان کا اردو ترجمہ بھی جہاں تک ممکن تھا درج کیا گیا ہے۔ جو ترجمہ حضورؐ کا کیا ہوا ہے اُسے متن کے اندر درج کیا گیا ہے اور دوسرا ترجمہ حاشیہ کی صورت میں درج کیا گیا ہے۔ حاشیہ میں دو قسم کا ترجمہ ہے ایک عملہ تالیف کی طرف سے اور دوسرا وہ ترجمہ جو اسی زمانہ میں ایڈیٹر اخبارات وغیرہ کی طرف سے درج کیا جاتا رہا ہے۔ مؤخر الذکر ترجمہ کے متعلق قیاس کیا جاسکتا ہے کہ وہ عموماً حضرت اقدسؑ کی نظر سے گزرتا ہوگا۔

۱۰۔ الہامات وغیرہ کا اندراج سلسلہ وار جدا جدا نمبروں کے ماتحت کیا گیا ہے اور نمبروں کا سلسلہ شروع سے لے کر آخر تک ایک ہی رکھا گیا ہے۔

۱۱۔ عربی الہامات پر اعراب بھی لگا دیئے گئے ہیں تاکہ پڑھنے اور سمجھنے میں آسانی ہو۔

۱۲۔ حضورؐ نے اپنی بعض کتب میں اپنے بعض الہامات کو مجموعی صورت میں مختلف ترتیبوں کے ساتھ درج فرمایا ہے یعنی کسی جگہ کوئی ترتیب ہے اور کسی جگہ اور ترتیب ہے، ان کو اس مجموعہ میں اپنے اپنے موقع پر اسی ترتیب کے ساتھ بغیر کسی قسم کی تبدیلی کے درج کیا گیا ہے جو حضورؐ نے لکھا ہے۔ اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۶۹ کے حاشیہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس بات کو واضح فرمایا ہے کہ ان مجموعوں کو سابقہ الہامات کی نقل نہیں سمجھنا چاہیے بلکہ ان کو بھی مستقل طور پر بہ بیت مجموعی الہامات میں شامل کرنا چاہیے چنانچہ حضورؐ فرماتے ہیں۔

”ان الہامات کی ترتیب بوجہ بار بار کی تکرار کے مختلف ہے کیونکہ یہ فقرے وحی الہی کے کبھی کسی



ترتیب سے کبھی کسی ترتیب سے مجھ پر نازل ہوئے ہیں اور بعض فقرے ایسے ہیں کہ شاید سو سو دفعہ یا اس سے بھی زیادہ دفعہ نازل ہوئے ہیں پس اس وجہ سے ان کی قراءت ایک ترتیب سے نہیں اور شاید آئندہ بھی یہ ترتیب محفوظ نہ رہے کیونکہ عادت اللہ اسی طرح سے واقع ہے کہ اس کی پاک و جی ٹکڑے ٹکڑے ہو کر زبان پر جاری ہوتی اور دل سے جوش مارتی ہے۔ پھر خدا تعالیٰ ان متفرق ٹکڑوں کی ترتیب آپ کرتا ہے اور کبھی ترتیب کے وقت پہلے ٹکڑہ کو عبارت کے پیچھے لگا دیتا ہے اور یہ ضروری سنت ہے کہ وہ تمام فقرے کسی ایک ہی خاص ترتیب پر نہیں رکھے جاتے بلکہ ترتیب کے لحاظ سے ان کی قراءت مختلف طور پر کی جاتی ہے اور بعض فقرے مکرر و جی میں پہلے الفاظ سے کچھ بدلائے جاتے ہیں۔ یہ عادت صرف خدا تعالیٰ کی خاص ہے وہ اپنے اسرار بہتر جانتا ہے۔“

پس جب تک تکرار نزول ثابت ہے اور ہر مجموعہ کی ترتیب بھی خدا کی طرف سے ہے تو مجموعہ کے کسی حصہ کو تکرار کی بناء پر ترک نہیں کیا جاسکتا۔

بعض جگہ حوالہ اس طرح پر درج کیا گیا ہے۔ الحکم  $\frac{6}{38}$ ۔ ۱۰۔ پرچہ  $\frac{10}{1904}$ ۔ ۲۴۔ اس کو اس طرح سمجھنا چاہیے الحکم جلد ۶ نمبر ۳۸ صفحہ ۱۰ تاریخ پرچہ ۲۴/ اکتوبر ۱۹۰۲ء۔ شروع کتاب میں اختصار کے خیال سے اس طرز پر حوالے درج کئے گئے تھے مگر بعد میں اسے مشکل اور مغلق سمجھ کر ترک کر دیا گیا لیکن باوجود کوشش کے ابتدائی کاپیوں میں بعض جگہ اصلاح نہیں کی جاسکی۔

اس مجموعہ کی تالیف میں بہت سے دوستوں نے حصہ لیا مگر ان میں سے تین دوست خاص طور پر قابلِ شکر یہ ہیں، یعنی اول مولانا مولوی محمد اسماعیل صاحب مولوی فاضل پروفیسر جامعہ احمدیہ جو گویا اس کام کے اصل انچارج اور ذمہ دار تھے۔ دوم شیخ عبدالقادر صاحب مولوی فاضل مبلغ سلسلہ احمدیہ جو مولانا موصوف کے دست و بازو تھے اور سوم مولوی عبدالرشید صاحب زیروی مولوی فاضل جنہوں نے بعد میں تالیف کے بقیہ مراحل سرانجام دینے اور کاپیوں اور پروفوں کے دیکھنے میں بڑی محنت سے کام لیا ہے۔ یہ ہر سہ دوست اپنی مخلصانہ خدمت کی وجہ سے خاص شکر یہ اور دعا کے مستحق ہیں، - فَجَزَّاهُمْ اللَّهُ أَحْسَنَ الْجَزَاءِ۔

آخر میں احباب سے گزارش ہے کہ اگرچہ اس مجموعہ کی ترتیب و تالیف میں حتی المقدور پوری کوشش کی گئی ہے اور ہر ممکن احتیاط سے کام لیا گیا ہے لیکن یہ کام چونکہ بہت نازک اور دشوار تھا اور آخری مرحلہ پر قربِ جلسہ کی

وجہ سے بہت جلدی میں کام کرنا پڑا ہے اس لئے ممکن ہے کہ بعض نقائص رہ گئے ہوں لہذا احباب سے درخواست ہے کہ اگر وہ کوئی امر قابل اصلاح دیکھیں یا کوئی مشورہ دینا چاہیں تو نوٹ کر کے دفتر نظارت تالیف میں روانہ کر دیں تا اگلے ایڈیشن میں اسے ملحوظ رکھا جاسکے۔

کتاب میں باوجود احتیاط کے کہیں کہیں غلطیاں رہ گئی ہیں جن کی آخر میں صحت نامہ لگا کر تلافی کی کوشش کی گئی ہے لیکن اگر پھر بھی کوئی غلطی رہ گئی ہو تو اصل حوالہ کی طرف رجوع کر کے اس کی درستی کی جاسکتی ہے۔

والسلام

خاکسار

مرزا بشیر احمد

ناظر تالیف و تصنیف جماعت احمدیہ

قادیان - پنجاب

۲۱ دسمبر ۱۹۳۵ء مطابق ۲۴ رمضان المبارک ۱۳۵۴ھ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُهٗا وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهٖ الْکَرِیْمِ

وَ عَلٰی عَبْدِهٖ الْمَسِيْحِ الْمَوْعُوْدِ

## پیش لفظ

﴿ ایڈیشن دوم ۱۹۵۶ء ﴾

پہلی بار ”تذکرہ“ ۱۹۳۵ء مطابق ۱۳۵۴ھ میں شائع ہوا تھا۔ اب اسے دوسری بار شائع کیا جا رہا ہے۔ موجودہ ایڈیشن میں حضرت امیر المؤمنین ایہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اصولی ہدایات کے ماتحت بعض جگہ تشریحات میں اور بعض جگہ الہامات کا جو پہلے ایڈیشن کے مرتبوں کی نظر سے اوجھل ہو گئے تھے اضافہ کیا گیا ہے اور اس سلسلہ میں بعض ان نوٹوں سے بھی مدد لی گئی ہے جو استاذی المکرم حضرت مولوی محمد اسماعیل صاحب مرحومؒ مرتب تذکرہ ایڈیشن اول اور حضرت مولوی شیر علی صاحب مرحومؒ کے رقم فرمودہ تھے اور جہاں کہیں الہام یا اس کی تشریح محض تکرار کے طور پر درج تھی، اسے حذف کر دیا گیا ہے اور جہاں الہام کی تاریخ کے تعین میں غلطی نظر آئی اسے احمدیہ لٹریچر کی سند سے درست کر دیا گیا ہے ورنہ عام طور پر پہلے ایڈیشن کی ترتیب قائم رکھی گئی ہے۔

دوسرے ایڈیشن کی تیاری کا سارا کام درحقیقت فاضل عبداللطیف صاحب بہاولپوری کی مساعی کارہین منت ہے۔ آپ نے صیغہ تالیف و تصنیف اور ”الشركة الاسلامیہ لمیٹڈ“ کے ماتحت عرصہ دو سال میں اس کام کو سرانجام دیا۔ اس کے لئے آپ کو سلسلہ کی ہزار ہا اخبارات و رسائل و کتب و روایات صحابہ کا جائزہ لینا پڑا اور جو رویا، کشوف اور الہامات روایات صحابہ سے اخذ کئے گئے ہیں انہیں بصورت ضمیمہ ”تذکرہ“ کے آخر میں درج کر دیا گیا ہے۔ روایات کو بہر حال روایات کے اصول سے آزاد نہیں سمجھنا چاہئے۔ روایات میں جو امور زیادہ تحقیقات کے متقاضی تھے انہیں فی الحال چھوڑ دیا گیا ہے۔ جب مولوی عبداللطیف صاحب دوسرے ایڈیشن کی ترتیب مکمل کر چکے اور اس پر نظر ثانی کا سوال پیدا ہوا تو میں نے ارادہ کیا کہ حضرت میرزا بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ اور خا کسار مل کر اس پر نظر ثانی کریں۔ بعض دوستوں کی رائے تھی کہ اس غرض کے لئے ایک کمیٹی

مقرر کی جائے۔ چونکہ تذکرہ کی طباعت میں پہلے ہی بہت دیر ہو چکی تھی اور کتاب مدت سے نایاب تھی اور حضرت میرزا بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ علیہ تھے۔ اس لئے میں نے یہ معاملہ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش کر دیا۔ حضور نے فرمایا کہ آپ خود اس کام کو کریں۔ چنانچہ میں نے اس پر نظر ثانی کرتے ہوئے بعض جگہ مناسب تبدیلیاں کر کے ”تذکرہ“ چھپوانا شروع کر دیا۔ بعض امور کے متعلق حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ سے استصواب کیا گیا اور بعض وقت حضرت میرزا بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ سے مشورہ لیا گیا۔ تین ساڑھے تین سو صفحات کے قریب چھپ چکے تھے کہ میں بعارضہ پلورسی بیمار ہو گیا اور میری جگہ چوہدری محمد شریف صاحب سابق مبلغ بلاد عربیہ متعین ہوئے جن کی نگرانی میں بقیہ حصہ تذکرہ کا طبع ہوا۔ بیماری سے افاقہ پانے پر میں نے تذکرہ کے آخری سو ڈیڑھ سو صفحات کی بھی نظر ثانی کی اور ضمیمہ میری نگرانی میں طبع ہوا۔ مگر تذکرہ کی بنیادی جمع و ترتیب وہی ہے جو پہلے ایڈیشن کی تھی۔

اس ایڈیشن میں باوجود احتیاط کے بعض جگہ اعراب کی غلطیاں رہ گئی ہیں جن کی آخر میں علیحدہ ”صحت نامہ“ کی صورت میں تلافی کر دی گئی ہے اور انشاء اللہ العزیز اس ایڈیشن کی ”کلید تذکرہ“ بھی عنقریب شائع کی جائے گی۔ قارئین کرام سے درخواست ہے کہ اگر وہ آئندہ کے لئے کوئی مشورہ دینا چاہیں تو اس سے خاکسار کو مطلع فرمائیں۔

خاکسار

جلال الدین شمس

چیئرمین الشریکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ۔ ربوہ

۲۹ اکتوبر ۱۹۵۶ء مطابق ۲۳ ربیع الاول ۱۳۷۶ھ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ

وَ عَلَى عَبْدِهِ الْمَسِيحِ الْمَوْعُودِ

## پیش لفظ

﴿ ایڈیشن سوم ۱۹۶۹ء ﴾

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے اپنے رویائے صادقہ، کشف و الہامات کو دنیا کے سامنے پیش کرنے کے حسب ذیل مقاصد بیان فرمائے ہیں۔

۱۔ اس سے غرض یہ ہے کہ تائیدین اور معرفت کے سچے طالب فائدہ حاصل کریں اور اپنی حالت میں کشائش پائیں اور ان کے دل پر سے وہ پردے اٹھیں جن سے ان کی ہمت نہایت پست اور ان کے خیالات نہایت پُر ظلمت ہو رہے ہیں.....

۲۔ تا جو لوگ فی الحقیقت راہِ راست کے خواہاں اور جو یاں ہیں ان پر کمال انکشاف ظاہر ہو جائے کہ تمام برکات اور انوار اسلام میں محدود اور محصور ہیں اور تا جو اس زمانہ کی ملحد ذریت ہے اس پر خدائے تعالیٰ کی حجت قاطعہ اتمام کو پہنچے اور تا ان لوگوں کی فطرتی شیطنت ہر ایک منصف پر ظاہر ہو کہ جو ظلمت سے دوستی اور نُور سے دشمنی رکھ کر حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے مراتب عالیہ سے انکار کر کے اس عالی جناب کی شان کی نسبت پُر خبت کلمات منہ پر لاتے ہیں اور اس افضل البشر پر ناحق کی تہمتیں لگاتے ہیں اور باعث غایت درجہ کی کور باطنی کے اور بوجہ نہایت درجہ کی بے ایمانی کے اس بات سے بے خبر ہو رہے ہیں کہ دنیا میں وہی ایک کامل انسان آیا ہے جس کا نور آفتاب کی طرح ہمیشہ دنیا پر اپنی شعاعیں ڈالتا رہا ہے اور ہمیشہ ڈالتا رہے گا۔

۳۔ نیز ان کشف و الہامات کے لکھنے کا یہ بھی ایک باعث ہے کہ تا اس سے مومنوں کی قوتِ ایمان بڑھے اور ان کے دلوں کو تثبت اور تسلی حاصل ہو اور وہ اس حقیقتِ حقہ کو بے یقین کامل سمجھ لیں کہ صراطِ مستقیم فقط دین اسلام ہے اور اب آسمان کے نیچے فقط ایک ہی نبی اور ایک ہی کتاب ہے یعنی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جو اعلیٰ

اور افضل سب نبیوں سے اور اتم و اکمل سب رسولوں سے اور خاتم الانبیاء اور خیر الناس ہیں جن کی پیروی سے خدا تعالیٰ ملتا ہے اور ظلماتی پردے اٹھتے ہیں اور اسی جہان میں سچی نجات کے آثار نمایاں ہوتے ہیں اور قرآن شریف جو سچی اور کامل ہدایتوں اور تاثیروں پر مشتمل ہے جس کے ذریعہ سے حقانی علوم اور معارف حاصل ہوتے ہیں اور بشری آلودگیوں سے دل پاک ہوتا ہے اور انسان جہل اور غفلت اور شبہات کے گجاہوں سے نجات پا کر حق الیقین کے مقام تک پہنچ جاتا ہے۔

۴۔ اور ایک باعث ان کشف اور الہامات کی تحریر اور پھر غیر مذاہب والوں کی شہادتوں سے اس کے ثابت کرنے پر یہ بھی ہے کہ تاہمیشہ کے لئے ایک قوی حجت مسلمانوں کے ہاتھ میں رہے اور جو سفلہ اور ناخدا ترس اور سیاہ دل آدمی ناحق کا مقابلہ اور مکارہ برہ مسلمانوں سے کرتے ہیں ان کا مغلوب اور لاجواب ہونا ہمیشہ لوگوں پر ثابت اور آشکار ہوتا رہے اور جو ضلالت اور گمراہی کی ایک زہرناک ہوا آجکل چل رہی ہے اس کے زہر سے زمانہ حال کے طالب حق اور نیز آئندہ کی نسلیں محفوظ رہیں کیونکہ ان الہامات میں ایسی بہت سی باتیں آئیں گی جن کا ظہور آئندہ زمانوں پر موقوف ہے پس جب یہ زمانہ گزر جائے گا اور ایک نئی دنیا نقاب پوشیدگی سے اپنا چہرہ دکھائے گی اور ان باتوں کی صداقت کو جو اس کتاب (براہین احمدیہ۔ ناقل) میں درج ہے کچشم خود دیکھے گی تو ان کی تقویت ایمان کے لئے یہ پیشین گوئیاں بہت فائدہ دیں گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ

(براہین احمدیہ ہر چہار حصہ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۵۵۵ تا ۵۵۸ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳)

مذکورہ مقاصد کے پیش نظر حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے جملہ الہامات، رؤیا و کشف کو ”کنز کرم“ کے نام سے پہلی بار حضرت قمر الانبیاء مرزا بشیر احمد صاحب کی نگرانی میں مرتب کیا گیا۔ یہ مجموعہ ۱۹۳۵ء (۱۳۵۴ ہجری) میں شائع ہوا۔ تذکرہ کا دوسرا ایڈیشن ۱۹۵۶ء میں حضرت مولوی جلال الدین صاحب شمس کی نگرانی میں شائع ہوا۔ اس ایڈیشن کے طبع ہو جانے کے بعد حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے اپنے دست مبارک سے رقم فرمودہ بعض الہامات و کشف مل گئے تھے جنہیں تتمہ کی صورت میں تذکرہ کے آخر میں درج کر دیا گیا تھا۔

تذکرہ کے موجودہ ایڈیشن میں ایڈیشن دوم کے تتمہ کے الہامات و کشف اصل مجموعہ میں مناسب مقامات پر شامل کر دیئے گئے ہیں۔ البتہ جو الہامات، کشف اور رؤیا محض روایات صحابہ سے اخذ کئے گئے ہیں انہیں ضمیمہ کے طور پر موجودہ ایڈیشن کے آخر میں درج کر دیا گیا ہے۔

ایڈیشن دوم اور موجودہ ایڈیشن کی جمع و ترتیب اور سلسلہ کے لٹریچر سے ان الہامات، رؤیا اور کشف کی تلاش

کا کام محترمی مولوی عبداللطیف صاحب بہاولپوری نے نہایت محنت اور ذوق و شوق کے ساتھ سرانجام دیا ہے۔  
 اسی طرح میاں عبدالحق صاحب رامہ ناظر زراعت نے باوجود اپنی محکمانہ مصروفیات کے موجودہ ایڈیشن کی  
 صحت کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جملہ تصانیف کے ایڈیشن اول اور اصل ماخذوں سے مقابلہ کرنے  
 میں انتہائی لگن اور جانفشانی سے محض اللہ کا مکیا ہے۔ جَزَاهُمَا اللَّهُ تَعَالَى أَحْسَنَ الْجَزَاءِ۔  
 موجودہ ایڈیشن میں الہامات، روایا اور کثوف کو آسانی سے تلاش کرنے کے لئے (مولوی عبداللطیف صاحب  
 بہاولپوری کی مرتب کردہ) مفتاح بھی شامل کر دی گئی ہے۔

خاکسار

ظہور احمد باجوہ

مینجنگ ڈائریکٹر الشركة الاسلامیہ لمیٹڈ

اخراج ۱۳۴۸ھش۔ اکتوبر ۱۹۶۹ء

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ  
وَ عَلَى عَبْدِهِ الْمَسِيحِ الْمَوْعُودِ

## پیش لفظ

﴿ ایڈیشن چہارم ۱۹۷۷ء ﴾

الحمد لله کہ امسال الشركة الاسلامیة الاسلامیة لمیٹڈ تذکرہ کا چوتھا ایڈیشن احباب کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہی ہے۔ اس کی کاپی اور پروف ریڈنگ مولوی سلطان احمد صاحب پیرکوٹی نے کی ہے۔ سید شمس الحق صاحب فاضل شاہد نے بھی پروف ریڈنگ میں مدد کی ہے۔ الہامات و روایا کشوف کا انڈیکس مولوی عبداللطیف صاحب بہاولپوری مرحوم کا تیار کردہ ہے۔ احباب انہیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ فقط

قاضی محمد نذیر

مینجنگ ڈائریکٹر الشركة الاسلامیہ لمیٹڈ

ربوہ



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ

وَعَلَى عَبْدِهِ الْمَسِيحِ الْمَوْعُودِ

## دیباچہ

﴿ ایڈیشن پنجم ۲۰۰۴ء ﴾

تذکرہ کے زیر نظر ایڈیشن چہارم کی کتابت مکمل ہونے کے بعد جب نظارت اشاعت نے حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی خدمت میں اس کی اشاعت کے لئے اجازت مانگی تو حضور رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا۔

۱۔ اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ۱۷ اگست ۱۸۹۴ء سے لے کر ۲۱ دسمبر ۱۸۹۴ء تک کے وہ الہامات، روایا اور کشف شامل کئے جائیں جو حضور علیہ السلام نے اپنے دست مبارک سے ایک نوٹ بک میں درج فرمائے تھے۔

یہ نوٹ بک کاغذات میں ادھر ادھر ہو گئی اور اس میں درج الہامات و روایا سلسلہ کے لٹریچر میں نہیں آسکے۔ پہلی بار یہ نوٹ بک حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کو ۱۹۳۸ء میں ملی۔ حضور نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۹ اگست ۱۹۳۸ء میں فرمایا۔

”کل اتفاقاً میں بعض شہادتوں کے متعلق پرانے کاغذات دیکھ رہا تھا کہ کاغذات کی پڑتال کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات کی ایک کاپی آپ کے ہاتھ کی لکھی ہوئی مجھے مل گئی۔ اس میں ۱۸۹۴ء کے الہامات درج ہیں.....“

جہاں تک میں سمجھتا ہوں یہ الہامات چھپے ہوئے نہیں اور چونکہ یہ تمام کاپی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اپنے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہے اس لئے یہ سوال پیدا نہیں ہو سکتا کہ یہ بعد میں بنالی گئی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خط کو پہچاننے والے سینکڑوں دوست اب بھی موجود ہیں اور وہ گواہی دے سکتے ہیں کہ یہ تمام کاپی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اپنے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہے۔ اس میں

۱۷/ اگست ۱۹۹۴ء سے لے کر ۲۱/ دسمبر ۱۹۹۴ء تک کے الہامات درج ہیں۔

(الفضل جلد ۲۶ نمبر ۲۰۰ مورخہ ۳۱/ اگست ۱۹۳۸ء)

اس کے بعد یہ نوٹ بک پھر کاغذات میں گم ہو گئی تھی اور تقسیم ملک کے بعد صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے تلاش کر کے ۱۹۸۲ء میں خلافت لائبریری ربوہ کو عطا فرمائی تھی۔ اور الہامات کے علاوہ اس میں ۱۸/ ستمبر ۱۹۹۴ء کی تاریخ کے تحت ”داغ ہجرت“ کا الہام بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے دست مبارک سے درج فرمایا ہے۔ یہ الہام اس سے قبل تشہید الاذہان جلد ۳ نمبر ۶، ۷ جون۔ جولائی ۱۹۰۸ء اور ریویو اردو جون ۱۹۱۴ء کے حوالہ سے تذکرہ ایڈیشن دوم کے ضمیمہ میں شائع ہوا ہے۔

اگلے صفحات میں اس نوٹ بک کی فوٹو سٹیٹ شامل اشاعت ہے اور یہ الہامات اور روایا تذکرہ کے موجودہ ایڈیشن کے صفحات ۲۱۵ تا ۲۲۵ میں درج کئے گئے ہیں اور انہیں نمایاں کرنے کے لئے ان پر سٹار کے نشان لگا دیئے گئے ہیں۔

ب۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے یہ ارشاد بھی فرمایا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات کی ایسی تشریح اور حواشی کی نشان دہی کی جائے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام یا آپ کے خلفاء کے بیان فرمودہ نہیں بلکہ تذکرہ کے مرتبین نے مختلف مواقع پر شامل کئے ہیں۔ چنانچہ ان تمام حواشی کو مرتب کر کے حضور کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ حضور رحمہ اللہ نے باوجود اپنی جملہ مصروفیات اور کمزور صحت کے ان تمام حواشی کو ملاحظہ فرمایا اور انہیں یا تو حذف کروا دیا یا ان کی بجائے نئے حواشی تحریر کروائے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہ تمام مقامات ملاحظہ فرمائے ہیں۔

اس ایڈیشن کی تیاری میں نظارت اشاعت کے بہت سے کارکنان نے مختلف خدمات سرانجام دی ہیں ان سب کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

والسلام

سید عبدالحی

ناظر اشاعت

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ

وَ عَلَى عَبْدِهِ الْمَسِيحِ الْمَوْعُودِ

## پیش لفظ

﴿ ایڈیشن ششم ۲۰۲۲ء ﴾

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات اور کشوف و رویا کے مجموعہ ”تذکرہ“ کے نئے ایڈیشن کی تیاری کا کام مرکز کے سپرد فرمایا تھا۔ چنانچہ تعمیل ارشاد میں مرکزی ٹیم نے تذکرہ کے تمام مشتملات کا بغور جائزہ لیا۔ بہت سے مقامات ایسے تھے جہاں سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی راہنمائی کی ضرورت ہوتی تھی چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے خاکسار کو سعادت حاصل ہوئی کہ حضور انور کی خدمت میں حاضر ہو کر ان امور کے بارہ میں راہنمائی حاصل کر کے تعمیل ارشاد کی کارروائی کروائے اور یہ سلسلہ چند دنوں یا مہینوں پر مشتمل نہیں تھا بلکہ سالوں پر محیط تھا چنانچہ اس طرح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں ایڈیشنل و کالت تصنیف لندن کے توسط سے اقساط کی صورت میں رپورٹس پیش کی گئیں جن پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہدایات و ارشادات سے نوازا جن کی تعمیل کے بعد اس مسودہ کی تکمیل ہوئی۔ چنانچہ اس ایڈیشن کی بعض خصوصیات درج ذیل ہیں۔

• بعض الہامات و کشوف و رویا از قبیل خطبہ الہامیہ وغیرہ جو گزشتہ ایڈیشنز میں شامل اشاعت نہ ہو سکے تھے انہیں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے شامل کر دیا گیا ہے۔

• الہامات اور کشوف و رویا کو جس ماخذ سے لیا گیا اس کا اصل ماخذ سے تقابل کر کے اصل کے عین مطابق ہونے کی تسلی کے بعد اس ماخذ کو مع پورے حوالہ کے متن میں رکھا گیا ہے اور دیگر ماخذ کا حسب ضرورت حاشیہ میں ذکر کر دیا گیا ہے۔

• حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اپنے دست مبارک سے مرقومہ الہامات اور کشوف و رویا کو

اولیت و فوقیت کے ساتھ کاپی الہامات کے حوالہ سے متن میں درج کیا گیا ہے اور الحکم و بدر وغیرہ میں اگر کوئی دیگر تفصیل موجود ہے تو اس کا حاشیہ میں ذکر کر دیا گیا ہے۔

• کشف و رویا جن کا نسبتاً تفصیلی ذکر موجود ہے اور عبارت من و عن ہے ان کو مع مکمل حوالہ کے متن میں دیا گیا ہے۔ دیگر مقامات میں جہاں اضافی عبارت ہے یا معمولی لفظی کمی بیشی ہے اس کو مع حوالہ حاشیہ میں لکھ دیا گیا ہے۔

• عربی، فارسی و انگریزی زبانوں میں الہامات کے اردو تراجم جن کے بارہ میں پوری تسلی ہو چکی ہے کہ یہ تراجم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیان فرمودہ ہیں ان کو متن میں رکھا گیا ہے۔ جن الہامات وغیرہ کا اردو ترجمہ حضور علیہ السلام نے نہیں فرمایا ان تراجم کو حاشیہ میں درج کیا گیا ہے۔ اسی طرح بعض مقامات پر جہاں بعض فقرات کا اردو ترجمہ رہ گیا تھا ان کا اردو ترجمہ ناشر کی طرف سے حاشیہ میں دے دیا گیا ہے۔

• سابقہ ایڈیشنز میں حاشیہ میں اکثر مقامات پر تشریحی عبارت کے ساتھ ”نوٹ از مرتب“ تحریر تھا۔ اب کوشش کی گئی ہے کہ الّا چند حرنی اشارہ کے باقی جگہوں پر مرتب کا نام مذکور ہو۔

• اگر حاشیہ میں توضیحی یا اضافی ذکر کے طور پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کوئی تحریر درج تھی اور اس کے ساتھ ”نوٹ از مرتب“ لکھا تھا تو اب ایسے تمام مقامات پر شروع میں ”حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں“ لکھا گیا ہے۔ یہی صورت خلفائے سلسلہ کی تشریحات پر بھی قائم رکھی گئی ہے۔

• حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات پر مشتمل جو اندراجات قبل ازیں ضمیمہ میں شامل تھے اب ان کو متن میں زمانی ترتیب کے اعتبار سے درج کر دیا گیا ہے۔

• تذکرہ میں بعض مقامات ایسے بھی آئے ہیں جہاں الہام کی تاریخ نزول بعد کی درج ہے جبکہ الحکم کی اشاعت الہام کی تاریخ نزول سے پہلے کی درج ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ بعض شماره جات دیر سے شائع ہوئے اور ان میں بعد کی تاریخ والے الہامات بھی آئے مثلاً ۲ اکتوبر ۱۹۰۶ء کا الہام ۳۰ ستمبر ۱۹۰۶ء کے پرچہ میں شائع ہوا چنانچہ الحکم مورخہ ۳۰ ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱ میں یہ بھی نوٹ دیا گیا ہے۔

• بعض قرآنی آیات کے اردو تراجم کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے اردو ترجمہ قرآن

سے استفادہ کیا گیا ہے۔

• ایسے تمام حواشی جو اس ایڈیشن میں نئے شامل کئے گئے ہیں اُن کے لئے ”نوٹ از ناشر“ لکھ دیا گیا ہے۔  
 • کوشش کی گئی ہے کہ کتاب متعلقہ کے حوالہ جات تازہ ایڈیشن یا آخری شائع شدہ ایڈیشن سے دیئے جائیں تاکہ تلاش و تحقیق میں آسانی رہے۔

• گزشتہ ایڈیشن میں بعض مقامات پر عبارات میں اختصار کی غرض سے کچھ حصہ یا سطور چھوڑ دی گئی تھیں اور وہاں ڈاٹس ڈال دیئے گئے تھے ان میں بعض جگہوں پر ڈاٹس کو دور کر کے عبارت کے اصل الفاظ کو شامل کر دیا گیا ہے۔

• عربی عبارات جن پر اعراب موجود نہیں تھے وہاں اعراب لگا دیئے گئے ہیں تاکہ عربی پڑھنے میں آسانی ہو۔

• مختلف الہامات جو ایک ہی تاریخ کے ہیں ہر الہام پر وہی تاریخ درج کرنے کی بجائے پہلے الہام پر تاریخ کا ہیڈنگ دے کر بقیہ الہامات کو الف۔ ب۔ ج۔ د۔ وغیرہ کے طور پر درج کر دیا گیا ہے۔  
 • ضمیمہ میں درج بعض روایات جن کے شروع میں راوی صحابی کے بارہ میں تعارفی فقرہ درج نہ تھا ان کے بارہ میں تعارفی فقرہ درج کر دیا گیا ہے۔

تذکرہ کے اس ایڈیشن کی تیاری و تکمیل میں مرکز کی ٹیم کے ممبران نے بڑی محنت اور لگن سے خدمت کی بھرپور توفیق پائی اور بہت عرق ریزی اور شوق سے اس سعادت سے حصہ وافر پایا۔ فَجَزَّاهُمُ اللّٰهُ أَحْسَنَ الْجَزَاءِ۔

خاکسار

منیر الدین شمس

ایڈیشنل وکیل التصنیف

دسمبر ۲۰۲۲ء





حضرت مرزا غلام احمد قادیانی  
سیح موعود و مهدی موعود علیہ السلام





بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ. وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ

# تَذَكُّرٌ

یعنی

وحیِ مقدّس

و

روایا و کشف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

زمانہ تحصیل علم (الف) ”رَأَيْتُ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَأَنَا غُلَامٌ حَدِيثُ السِّنِّ كَأَنِّي فِي بَيْتٍ لَطِيفٍ تَطْيِيفٍ يُذَكِّرُ فِيهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقُلْتُ أَيُّهَا النَّاسُ آيَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَأَشَارُوا إِلَى حُجْرَةٍ. فَدَخَلْتُ مَعَ الدَّاخِلِينَ. فَبَشَّ بِي حَبْنٌ وَافِيئُهُ. وَحَيَاتِي بِأَحْسَنِ مَا حَيَّيئُهُ. وَمَا أَلْسِنِي حُسْنَهُ وَجَمَالَهَ وَمَلَأَ حَنَّتَهُ وَتَحَنَّنَتْهُ إِلَى يَوْجِي هَذَا. شَغَفَنِي حُبًّا وَجَدَنِي بِوَجْهِ حَسِينٍ. قَالَ مَا هَذَا بِيَمِينِكَ يَا أَحْمَدُ. فَنَظَرْتُ فَإِذَا كِتَابٌ بِيَدِي الْيَمِينِي وَخَطَرَ بِقَلْبِي أَنَّهُ مِنْ

۱ (ترجمہ از مرتب) اوائل ایام جوانی میں ایک رات میں نے (روایا میں) دیکھا کہ میں ایک عالی شان مکان میں ہوں جو نہایت پاک اور صاف ہے اور اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر اور چرچا ہو رہا ہے۔ میں نے لوگوں سے دریافت کیا کہ حضور کہاں تشریف فرما ہیں۔ انہوں نے ایک کمرے کی طرف اشارہ کیا۔ چنانچہ میں دوسرے لوگوں کے ساتھ مل کر اُس کے اندر چلا گیا اور جب میں حضور کی خدمت میں پہنچا تو حضور بہت خوش ہوئے اور آپ نے مجھے بہتر طور پر میرے سلام کا جواب دیا۔ آپ کا حسن و جمال اور ملاحظت اور آپ کی پُر شفقت و پُر محبت نگاہ مجھے اب تک یاد ہے اور وہ مجھے کبھی بھول نہیں سکتی۔ آپ کی محبت نے مجھے فریفتہ کر لیا اور آپ کے حسین و جمیل چہرہ نے مجھے اپنا گرویدہ بنا لیا۔ اس وقت آپ نے مجھے فرمایا کہ اے احمد تمہارے دائیں ہاتھ میں کیا چیز ہے۔ جب میں نے اپنے دائیں ہاتھ کی طرف دیکھا تو معلوم ہوا کہ میرے ہاتھ میں ایک کتاب ہے اور وہ مجھے اپنی ہی ایک تصنیف معلوم ہوئی۔

مُصَنَّفَاتِي. قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كِتَابٌ مِّنْ مُّصَنَّفَاتِي. قَالَ مَا اسْمُ كِتَابِكَ فَتَنظَرْتُ إِلَى الْكِتَابِ  
 مَرَّةً أُخْرَى وَ أَنَا كَأَلْمَتْحَارِيَيْنِ. فَوَجَدْتُهُ يُشَابِهُ كِتَابًا كَانَ فِي دَارِ كُنُوبِي وَاسْمُهُ قُطَيْبِي قُلْتُ يَا  
 رَسُولَ اللَّهِ اسْمُهُ قُطَيْبِي. قَالَ أَرِنِي كِتَابَكَ الْقُطَيْبِي فَلَمَّا أَخَذَهُ وَ مَسْتَهُ يَدُهُ فَإِذَا هِيَ ثَمْرَةٌ لَطِيفَةٌ  
 تَسُرُّ النَّظِيرِينَ. فَشَقَّقَهَا كَمَا يُشَقَّقُ الثَّمَرُ فَخَرَجَ مِنْهَا عَسَلٌ مُّصَغًى كَمَا عِ مَعِينٍ. وَرَأَيْتُ بِلَّةَ  
 الْعَسَلِ عَلَى يَدِهِ الْيُمْنَى مِنَ الْبَنَانِ إِلَى الْمِرْفَعِ كَانَ الْعَسَلُ يَتَقَاطِرُ مِنْهَا. وَكَأَنَّهُ يُرِينِي إِيَّاهُ  
 لِيَجْعَلَنِي مِنَ الْمُتَعَجِّبِينَ. ثُمَّ أَلْقَى فِي قَلْبِي أَنَّ عِنْدَ أُسْكُفَةِ الْبَيْتِ مَيْتٌ قَدَّرَ اللَّهُ أَحْيَاءَهُ بِهَذِهِ  
 الثَّمْرَةِ وَقَدَّرَ أَنْ يَكُونَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمُحْيِينَ. فَبَيْنَمَا أَنَا فِي ذَلِكَ الْخِيَالِ  
 فَإِذَا الْمَيْتُ جَاءَ نِي حَيًّا وَهُوَ يَسْمَعُ وَقَامَ وَرَاءَ ظَهْرِي وَفِيهِ ضَعْفٌ كَأَنَّهُ مِنَ الْجَائِعِينَ. فَتَنظَرَ  
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمُتَبَسِّبِ وَجَعَلَ الثَّمْرَةَ قِطْعَاتٍ وَأَكَلَ قِطْعَةً مِنْهَا وَآتَانِي كُلَّ مَا  
 بَقِيَ وَالْعَسَلُ يَجْرِي مِنَ الْقِطْعَاتِ كُلِّهَا وَقَالَ يَا أَحْمَدُ أَعْطِهِ قِطْعَةً مِنْ هَذِهِ لِيَأْكُلَ وَيَتَقَوَّى

بقیہ ترجمہ۔ میں نے عرض کیا۔ حضورؐ یہ میری ایک تصنیف ہے۔ آپؐ نے پوچھا اس کتاب کا کیا نام ہے۔ تب میں نے حیران ہو کر کتاب کو دو بارہ دیکھا تو اسے اس کتاب کے مشابہ پایا جو میرے کتب خانہ میں تھی اور جس کا نام قطبی ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اس کا نام قطبی ہے۔ فرمایا اپنی یہ کتاب قطبی مجھے دکھا۔ جب حضورؐ نے اسے لیا تو حضورؐ کا مبارک ہاتھ لگتے ہی وہ ایک لطیف پھل بن گیا جو دیکھنے والوں کے لئے پسندیدہ تھا۔ جب حضورؐ نے اسے حیرا جیسے پھلوں کو چیرتے ہیں تو اس سے بہتے پانی کی طرح مصفاً شہد نکلا اور میں نے شہد کی طراوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے داہنے ہاتھ پر انگلیوں سے کہنیوں تک دیکھی اور شہد حضورؐ کے ہاتھ سے ٹپک رہا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گویا مجھے اس لئے وہ دکھا رہے ہیں تا مجھے تعجب میں ڈالیں۔ پھر میرے دل میں ڈالا گیا کہ دروازے کی چوکھٹ کے پاس ایک مردہ پڑا ہے جس کا زندہ ہونا اللہ تعالیٰ نے اس پھل کے ذریعہ مقدر کیا ہوا ہے اور یہی مقدر ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کو زندگی عطا کریں۔ میں اسی خیال میں تھا کہ دیکھا کہ اچانک وہ مردہ زندہ ہو کر دوڑتا ہوا میرے پاس آ گیا اور میرے پیچھے کھڑا ہو گیا مگر اس میں کچھ کمزوری تھی گویا وہ بھوکا تھا تب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسکرا کر میری طرف دیکھا اور اس پھل کے ٹکڑے کئے اور ایک ٹکڑا ان میں سے حضورؐ نے خود دکھایا اور باقی سب مجھے دے دیئے ان سب ٹکڑوں سے شہد بہہ رہا تھا۔ اور فرمایا۔ اے احمد اس مردہ کو ایک ٹکڑا دے دو تا اسے کھا کر قوت پائے۔

فَاعْظَمْتُهُ فَأَخَذَ يَأْكُلُ عَلَى مَقَامِهِ كَالْحَرِ يَصِينُ. ثُمَّ رَأَيْتُ أَنَّ كُرْسِيَّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْرُفِعَ حَتَّى قَرُبَ مِنَ السَّقْفِ وَرَأَيْتُهُ فَإِذَا وَجْهُهُ يَتَلَأَلُ كَأَنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَرَّتَا عَلَيْهِ وَكُنْتُ أَنْظُرُ إِلَيْهِ وَعَبْرَاتِي جَارِيَةٌ ذَوْقًا وَوَجْدًا. ثُمَّ اسْتَيْقَظْتُ وَأَنَا مِنَ الْبَاكِينَ. فَالْقَى اللَّهُ فِي قَلْبِي أَنَّ الْمَيِّتَ هُوَ الْإِسْلَامُ. وَسَيُحْيِيهِ اللَّهُ عَلَى يَدَيْ بَغْيُوضٍ رُوحَانِيَّةٍ مِّنْ رَّسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَمَا يُدْرِيكُمْ لَعَلَّ الْوَقْتَ قَرِيبٌ فَكُونُوا مِنَ الْمُنْتَظِرِينَ وَفِي هَذِهِ الرَّؤْيَا رَبَّنَايَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ وَكَلَامِهِ وَأَنْوَارِهِ وَهَدْيِيَّةِ أَفْئَارِهِ.”<sup>۱</sup>

(آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۵۳۸، ۵۳۹)

(ب) ”اس احقر نے ۱۸۶۳ء تا ۱۸۶۵ء عیسوی میں یعنی اسی زمانے کے قریب کہ جب یہ ضعیف اپنی عمر

کے پہلے حصہ میں ہنوز تحصیل علم میں مشغول تھا جناب خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور اس وقت اس عاجز کے ہاتھ میں ایک دینی کتاب تھی کہ جو خود اس عاجز کی تالیف معلوم ہوتی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کتاب کو دیکھ کر عربی زبان میں پوچھا کہ تُو نے اس کتاب کا کیا نام رکھا ہے۔ خاکسار نے عرض کیا کہ اس کا نام میں

بقیہ ترجمہ۔ میں نے دیا تو اس نے حریموں کی طرح اسی جگہ ہی اسے کھانا شروع کر دیا۔ پھر میں نے دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کرسی اونچی ہو گئی ہے حتیٰ کہ چھت کے قریب جا پہنچی ہے اور میں نے دیکھا کہ اس وقت آپ کا چہرہ مبارک ایسا چمکنے لگا کہ گویا اس پر سورج اور چاند کی شعاعیں پڑ رہی ہیں۔ میں آپ کے چہرہ مبارک کی طرف دیکھ رہا تھا اور ذوق اور وجد کی وجہ سے میرے آنسو بہ رہے تھے۔ پھر میں بیدار ہو گیا اور اس وقت بھی میں کافی رو رہا تھا تب اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں ڈالا کہ وہ مردہ شخص اسلام ہے اور اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی فیوض کے ذریعہ سے اسے اب میرے ہاتھ پر زندہ کرے گا اور تمہیں کیا پتہ شاید یہ وقت قریب ہو اس لئے تم اس کے منتظر ہو اور اس روایا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے اپنے پاک کلام سے اپنے انوار سے اور اپنے (بارغ قدس کے) پھلوں کے ہدیہ سے میری تربیت فرمائی تھی۔

۱۔ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؒ) یہ روایا براہین احمدیہ میں بھی مذکور ہے مگر اس میں اس کے شروع کا اور آخر کا حصہ اس تفصیل سے بیان نہیں ہوا اس لئے اسے آئینہ کمالات اسلام میں سے لے کر درج کیا گیا ہے۔

۲۔ (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؒ) یہ تاریخ غالباً سراسری طور پر ایک موٹے اندازہ کی بناء پر لکھی گئی ہے کیونکہ یہ روایا حضور کے زمانہ آغاز جوانی کا ہے جبکہ آپ ہنوز تحصیل علم میں مشغول تھے جس کے بعد کچھ عرصہ آپ سیالکوٹ تشریف فرما رہے اور تریاق القلوب روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۵۶ سے معلوم ہوتا ہے کہ راجہ تیرا سنگھ صاحب کی وفات

نے قطبی رکھا ہے۔ جس نام کی تعبیر اب اس اشتہاری کتاب کے تالیف ہونے پر یہ کھلی کہ وہ ایسی کتاب ہے کہ جو قطب ستارہ کی طرح غیر متزلزل اور مستحکم ہے جس کے کامل استحکام کو پیش کر کے دس ہزار روپیہ کا اشتہار دیا گیا ہے۔

غرض آنحضرتؐ نے وہ کتاب مجھ سے لے لی اور جب وہ کتاب حضرت مقدس نبوی کے ہاتھ میں آئی تو آنجنابؐ کا ہاتھ مبارک لگتے ہی ایک نہایت خوش رنگ اور خوبصورت میوہ بن گئی کہ جو امرود سے مشابہ تھا مگر بقدر تر بوڑھا۔ آنحضرتؐ نے جب اس میوہ کو تقسیم کرنے کے لئے قاش قاش کرنا چاہا تو اس قدر اس میں سے شہد نکلا کہ آنجنابؐ کا ہاتھ مبارک مرفق تک شہد سے بھر گیا۔ تب ایک مُردہ کہ جو دروازہ سے باہر پڑا تھا آنحضرتؐ کے معجزہ سے زندہ ہو کر اس عاجز کے پیچھے آکھڑا ہوا اور یہ عاجز آنحضرتؐ کے سامنے کھڑا تھا جیسے ایک مستغیث حاکم کے سامنے کھڑا ہوتا ہے اور آنحضرتؐ بڑے جاہ و جلال اور حاکمانہ شان سے ایک زبردست پہلوان کی طرح کرسی پر جلوس فرما رہے تھے۔

پھر خلاصہ کلام یہ کہ ایک قاش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اس غرض سے دی کہ تا میں اس شخص کو دوں کہ جو نئے سرے زندہ ہو اور باقی تمام قاشیں میرے دامن میں ڈال دیں اور وہ ایک قاش میں نے اُس نئے زندہ کو دے دی اور اس نے وہیں کھالی۔ پھر جب وہ نیاز زندہ اپنی قاش کھا چکا تو میں نے دیکھا کہ آنحضرتؐ کی کرسی مبارک اپنے پہلے مکان سے بہت ہی اونچی ہو گئی اور جیسے آفتاب کی کرنیں چھوٹی ہیں ایسا ہی آنحضرتؐ کی پیشانی مبارک متواتر چمکنے لگی کہ جو دین اسلام کی تازگی اور ترقی کی طرف اشارت تھی۔ تب اُسی نُور کے مشاہدہ کرتے کرتے آنکھ کھل گئی۔ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَىٰ ذٰلِكَ۔“

(براہین احمدیہ حصہ سوم۔ روحانی خزائن جلد ۴ ص ۲۷۶ تا ۲۷۷ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۱)

**نوجوانی کے زمانہ میں** ”وَرَأَيْتُ فِي غُلُوِّ آءِ شَبَابِي وَعِنْدَ ذَوَاعِي النَّصَائِي كَأَنِّي دَخَلْتُ فِي مَكَانٍ وَفِيهِ حَفَدَتِي وَحَدَّيْ فَقُلْتُ طَهَّرُوا فِرَاشِي فَإِنَّ وَقْتِي قَدْ جَاءَ ثُمَّ اسْتَيْقَظْتُ وَخَشَيْتُ عَلَىٰ نَفْسِي وَذَهَبَ وَهَلِي إِلَىٰ آتِنِي مِنَ الْمَائِدَتَيْنِ۔“<sup>۱</sup>

(آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۵۴۸)

بقیہ حاشیہ۔ (جو ۱۸۶۲ء میں ہوئی تھی۔ دیکھئے کتاب تذکرہ رؤسائے پنجاب) کا واقعہ انہی ایام کا ہے جب حضور سائلوٹ میں رہتے تھے۔ پس یہ روایا دراصل ۱۸۶۳ء سے کئی سال قبل کا ہے۔ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِالصَّوَابِ۔

۱ یعنی براہین احمدیہ۔ (مرزا بشیر احمد)

۲ (ترجمہ از مرتب) میں نے ایک دفعہ اوائل ایام جوانی میں اور جب کہ کھیل کود کے اسباب کی طرف طابع کا میلان

۱۸۶۱ء (تخمیناً) ”مجھے یاد ہے کہ شاید چونتیس برس کا عرصہ گزرا ہوگا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک جگہ شیطان سیاہ رنگ اور بد صورت کھڑا ہے۔ اوّل اس نے میری طرف توجہ کی اور میں نے اس کو مُنہ پر طمانچہ مار کر کہا کہ دُور ہو اے شیطان۔ تیرا مجھ میں حصہ نہیں۔ اور پھر وہ ایک دوسرے کی طرف گیا اور اس کو اپنے ساتھ کر لیا اور جس کو ساتھ کر لیا اس کو میں جانتا تھا۔ اتنے میں آنکھ کھل گئی۔“

اسی دن یا اس کے بعد اس شخص کو مرگی پڑی جس کو میں نے خواب میں دیکھا تھا کہ شیطان نے اس کو ساتھ کر لیا تھا اور صرع کی بیماری میں گرفتار ہو گیا۔ اس سے مجھے یقین ہوا کہ شیطان کی ہمراہی کی تعبیر مرگی ہے۔“  
(معیار المذاہب۔ روحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۲۸۳ حاشیہ)

۱۸۶۲ء ”لالہ بھیم سین صاحب کو جو سیالکوٹ میں وکیل ہیں ایک مرتبہ میں نے خواب کے ذریعہ سے راجہ تيجا سنگھ کی موت کی خبر پا کر اُن کو اطلاع دی کہ وہ راجہ تيجا سنگھ جن کو سیالکوٹ کے دیہات جاگیر کے عوض میں تحصیل بٹالہ میں دیہات مع اس کے علاقہ کی حکومت کے ملے تھے فوت ہو گئے ہیں اور انہوں نے اس خواب کو سن کر بہت تعجب کیا اور جب قریب دو بجے بعد دوپہر کے وقت ہوا تو مسٹر پرنسب صاحب کمشنر امرتسر ناگہانی طور پر سیالکوٹ میں آگئے اور انہوں نے آتے ہی مسٹر منکب صاحب ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ کو ہدایت کی کہ راجہ تيجا سنگھ کے باغات وغیرہ کی جو ضلع سیالکوٹ میں واقع ہیں بہت جلد ایک فہرست تیار ہونی چاہیے کیونکہ وہ کل بٹالہ میں فوت ہو گئے۔ تب لالہ بھیم سین نے اس خبر موت پر اطلاع پا کر نہایت تعجب کیا کہ کیونکر قبل از وقت اس کے مرنے کی خبر ہو گئی اور یہ نشان آج سے بیس برس پہلے کتاب براہین احمدیہ میں درج ہے دیکھو صفحہ ۲۵۶۔“  
(تریاق القلوب۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۵۶، ۲۵۷)

بقیہ ترجمہ۔ ہوتا ہے، رو یا میں دیکھا کہ میں ایک مکان کے اندر داخل ہوا ہوں جس میں میرے خادم اور نوکر چاکر موجود ہیں۔ میں نے انہیں کہا کہ میرے مکان کو درست اور میرے بستر کو پاک و صاف کرو کیونکہ اب میرا وقت آ گیا ہے۔ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔ اُس وقت مجھ پر اپنی جان کے متعلق خطرہ و اندیشہ کی حالت طاری ہوئی اور میرا خیال اس طرف گیا کہ اب میری موت کا وقت آ گیا ہے۔

خاکسار مرتب عرض کرتا ہے کہ ”فَيَأْتِي وَقْتِي قَدْ جَاءَ“ سے حضور نے اس وقت یہ تعبیر لی تھی کہ میرے مرنے کا وقت آ گیا ہے مگر جیسا کہ بعد کے حالات سے ظاہر ہوا اس سے مراد یہ تھی کہ میری بعثت کا وقت آ گیا ہے اور اس کی تائید آپ کے دوسرے الہام ”بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید“ سے بھی ہوتی ہے۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ۔ (مرزا بشیر احمد)

Mr. McNabb لے

Mr Prinsep لے

لے براہین احمدیہ ہر چہار حصہ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۲۸۲ حاشیہ نمبر ۱۔ (ناشر)

۱۸۶۵ء (قریباً) ”تیس برس کا عرصہ ہوا کہ مجھے صاف صاف مکاشفات کے ذریعہ سے اُن کے حالات دریافت ہوئے تھے۔ اگر میں جزماً کہوں تو شاید غلطی ہو مگر میں نے اُسی زمانہ میں ایک دفعہ عالم کشف میں اُن سے ملاقات کی یا کوئی ایسی صورتیں تھیں جو ملاقات سے مشابہ تھیں۔ چونکہ زمانہ بہت گزر گیا ہے اس لئے اصل صورت اُس کشف کی میرے ذہن سے فرو ہو گئی ہے۔“ (ست بچن۔ روحانی خزائن جلد ۱۰ صفحہ ۱۴۱ حاشیہ)

۱۸۶۵ء (قریباً) ”چونکہ خدا تعالیٰ جانتا تھا کہ دشمن میری موت کی تمنا کریں گے تا یہ نتیجہ نکالیں کہ جھوٹا تھا تبھی جلدی مر گیا اس لئے پہلے ہی سے اُس نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا۔

ثَمَانِينَ حَوْلًا أَوْ قَرِيبًا مِّنْ ذَلِكَ - أَوْ تَزِيدُ عَلَيْهِ سِنِينَ - وَتَرَى نَسْلًا بَعِيدًا -  
یعنی تیری عمر اسی برس کی ہوگی یا دو چار کم یا چند سال زیادہ اور تو اس قدر عمر پائے گا کہ ایک دُور کی نسل کو دیکھ لے گا۔ اور یہ الہام قریباً پینتیس برس سے ہو چکا ہے۔“

(اربعین نمبر ۳۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰ و ضمیمہ تحفہ گولڑویہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۶۶)

۱۸۶۸ء ”ایک مقدمہ میں کہ اس عاجز کے والد مرحوم کی طرف سے اپنے زمینداری حقوق کے متعلق کسی رعیت پر دائر تھا۔ اس خاکسار پر خواب میں یہ ظاہر کیا گیا کہ اس مقدمہ میں ڈگری ہو جائے گی چنانچہ اس عاجز نے وہ خواب ایک آریہ لے کر جو قادیان میں موجود ہے بتلا دی۔

پھر بعد اس کے ایسا اتفاق ہوا کہ اخیر تاریخ پر صرف مدعا علیہ معہ اپنے چند گواہوں کے عدالت میں حاضر ہوا اور اس طرف سے کوئی مختار وغیرہ حاضر نہ ہوا۔ شام کو مدعا علیہ اور سب گواہوں نے واپس آ کر بیان کیا کہ مقدمہ خارج ہو گیا۔

اس خبر کو سنتے ہی وہ آریہ تکذیب اور استہزاء سے پیش آیا۔ اُس وقت جس قدر قلق اور کرب گزرا بیان میں نہیں آسکتا کیونکہ قریب قیاس معلوم نہیں ہوتا تھا کہ ایک گروہ کثیر کا بیان جن میں بے تعلق آدمی بھی تھے خلاف واقعہ ہو۔ اس سخت حزن اور غم کی حالت میں نہایت شدت سے الہام ہوا کہ جو آہنی میخ کی طرح دل کے اندر داخل

۱۔ باوانا نک رحمۃ اللہ علیہ۔ (مرزا بشیر احمد)

۲۔ لالہ شرمپت (بحوالہ تریاق القلوب۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۰۶) (مرزا بشیر احمد)

ہو گیا اور وہ یہ تھا۔

ڈگری ہو گئی ہے۔ مسلمان ہے!

یعنی کیا تو باور نہیں کرتا اور باوجود مسلمان ہونے کے شک کو دخل دیتا ہے۔

آخر تحقیق کرنے سے معلوم ہوا کہ فی الحقیقت ڈگری لہی ہوئی تھی اور فریق ثانی نے حکم کے سننے میں دھوکا

کھایا تھا۔“ (براہین احمدیہ حصہ چہارم۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۶۵۸، ۶۵۹ حاشیہ نمبر ۴)

۱۸۶۸ء

”ایک وکیل صاحب سیالکوٹ میں ہیں جن کا نام لالہ بھیم سین ہے ایک مرتبہ جب انہوں نے اس ضلع میں وکالت کا امتحان دیا تو میں نے ایک خواب کے ذریعہ سے اُن کو بتلایا کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ایسا مقدر ہے کہ اس ضلع کے کل اشخاص جنہوں نے وکالت یا مختاری کا امتحان دیا ہے فیل ہو جائیں گے مگر سب میں سے صرف تم ایک ہو کہ وکالت میں پاس ہو جاؤ گے اور یہ خبر میں نے تیس کے قریب اور لوگوں کو بھی بتلائی۔

چنانچہ ایسا ہی ہوا اور سیالکوٹ کی تمام جماعت کی جماعت جنہوں نے وکالت یا مختاری کا امتحان دیا تھا فیل کئے گئے اور صرف لالہ بھیم سین پاس ہو گئے..... اور یہ نشان آج سے بیس برس پہلے کتاب براہین احمدیہ میں درج ہے۔ دیکھو صفحہ ۲۵۶۔“<sup>۱</sup>

۱۸۶۸ء (قریباً) ”ایک دفعہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے بھائی غلام قادر صاحب سخت بیمار ہیں۔

سو یہ خواب بہت سے آدمیوں کو سنایا گیا۔ چنانچہ اس کے بعد وہ سخت بیمار ہو گئے۔ تب میں نے ان کے لئے دعا شروع کی تو دوبارہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ہمارے ایک بزرگ فوت شدہ اُن کو بلارہے ہیں۔ اس خواب کی تعبیر بھی موت ہوا کرتی ہے چنانچہ ان کی بیماری بہت بڑھ گئی اور وہ ایک مُشتِ استخوان سے رہ گئے۔

۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ”حاکم مجوز نے جس کا نام حافظ ہدایت علی تھا صرف مدعا علیہ کے بیان پر کہ ہمیں حسب فیصلہ صاحب کمشنر درخت کاٹ لینے کا حق حاصل ہے مقدمہ کو خارج کر دیا اور مدعا علیہ کو حکم سنا کر معہ اس کے گواہوں کے رخصت کر دیا۔ اس پر انہوں نے گاؤں میں آکر مشہور کر دیا کہ مقدمہ خارج ہو گیا ہے لیکن جب وہ عدالت کے کمرہ سے نکل گئے تو اس وقت مثل خواں نے جو اتفاقاً باہر گیا ہوا تھا حاکم کو کہا کہ آپ نے اس مقدمہ میں دھوکا کھایا ہے اور جو فریق ثانی نے نقل رو بکار صاحب کمشنر پیش کی ہے وہ حکم تو فنانشل صاحب کے حکم سے منسوخ ہو چکا ہے اور اس نے رو بکار دکھلا دی۔ تب ہدایت علی کی عقل نے چکر کھایا اور اسی وقت اپنی رو بکار پھاڑ دی اور ڈگری کی۔“

(نزول السج۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۲۱، ۵۲۲)

۲۔ براہین احمدیہ ہر چہار حصص روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۲۸۴ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۱۔ (ناشر)

اس پر مجھے سخت قلق ہوا اور میں نے ان کی شفاء کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ کی..... سو جب میں دعائیں مشغول ہوا تو میں نے کچھ دنوں کے بعد خواب میں دیکھا کہ برادر مذکور پورے تندرست کی طرح بغیر سہارے کے مکان میں چل رہے ہیں چنانچہ بعد میں اللہ تعالیٰ نے اُن کو شفاء بخشی اور وہ اس واقعہ کے بعد پندرہ برس تک زندہ رہے۔“

۱۸۶۸ء (تخمیناً) ”ایک شخص سبج رام نام امرتسر کی کمشنری میں سررشتہ دار تھا اور پہلے وہ ضلع سیالکوٹ میں صاحب ڈپٹی کمشنر کا سررشتہ دار تھا اور وہ مجھ سے ہمیشہ مذہبی بحث رکھا کرتا تھا اور دین اسلام سے فطرتاً کینہ رکھتا تھا اور ایسا اتفاق ہوا کہ میرے ایک بڑے بھائی تھے۔ انہوں نے تحصیلداری کا امتحان دیا تھا اور امتحان میں پاس ہو گئے تھے اور وہ ابھی گھر میں قادیان میں تھے اور نوکری کے امیدوار تھے۔ ایک دن میں اپنے چوبارہ میں عصر کے وقت قرآن شریف پڑھ رہا تھا جب میں نے قرآن شریف کا دوسرا صفحہ اُلٹانا چاہا تو اسی حالت میں میری آنکھ کشفی رنگ پکڑ گئی اور میں نے دیکھا کہ سبج رام سیاہ کپڑے پہنے ہوئے اور عاجزی کرنے والوں کی طرح دانت نکالے ہوئے میرے سامنے آکھڑا ہوا جیسا کہ کوئی کہتا ہے کہ میرے پر رحم کرادو۔ میں نے اُس کو کہا کہ اب رحم کا وقت نہیں اور ساتھ ہی خدا تعالیٰ نے میرے دل میں ڈالا کہ اسی وقت یہ شخص فوت ہو گیا ہے اور کچھ خبر نہ تھی۔ بعد اس کے میں نیچے اترا اور میرے بھائی کے پاس چھ سات آدمی بیٹھے ہوئے تھے اور اُن کی نوکری کے بارہ میں باتیں کر رہے تھے۔ میں نے کہا کہ اگر پنڈت سبج رام فوت ہو جائے تو وہ عہدہ بھی عمدہ ہے۔ ان سب نے میری بات سن کر قہقہہ مار کر ہنسی کی کہ کیا چنگلے بھلے کو مارتے ہو۔ دوسرے دن یا تیسرے دن خبر آگئی کہ اُسی گھڑی سبج رام ناگہانی موت سے اس دنیا سے گزر گیا۔“

۱۸۶۸ء یا ۱۸۶۹ء (الف) ”۱۸۶۸ء یا ۱۸۶۹ء میں بھی ایک عجیب الہام اردو میں ہوا تھا..... اور تقریباً اس الہام کی یہ پیش آئی تھی کہ مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی کہ جو کسی زمانہ میں اس عاجز کے ہم مکتب بھی تھے جب نئے نئے مولوی ہو کر بٹالہ میں آئے اور بٹالیوں کو اُن کے خیالات گراں گزرے تو تب ایک شخص نے مولوی صاحب ممدوح سے کسی اختلافی مسئلہ میں بحث کرنے کے لئے اس ناچیز کو بہت مجبور کیا۔ چنانچہ اُس کے کہنے کہانے سے یہ عاجز شام کے وقت اُس شخص کے ہمراہ مولوی صاحب ممدوح کے مکان پر گیا اور مولوی صاحب کو معان

۱۔ (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؒ) میرزا غلام قادر صاحب کی وفات ۱۸۸۳ء میں ہوئی تھی۔ (کتاب تذکرہ رؤسائے پنجاب)



کے والد صاحب کے مسجد میں پایا۔

پھر خلاصہ یہ کہ اس احقر نے مولوی صاحب موصوف کی اس وقت کی تقریر کو سن کر معلوم کر لیا کہ ان کی تقریر میں کوئی ایسی زیادتی نہیں کہ قابل اعتراض ہو اس لئے خاص اللہ کے لئے بحث کو ترک کیا گیا۔ رات کو خداوند کریم نے اپنے الہام اور مخاطبت میں اسی ترک بحث کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ

تیرا خدا تیرے اس فعل سے راضی ہو اور وہ تجھے بہت برکت دے گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔

پھر بعد اس کے عالم کشف میں وہ بادشاہ دکھلائے گئے جو گھوڑوں پر سوار تھے۔

چونکہ خالصاً خدا اور اس کے رسول کے لئے انکسار اور تدلل اختیار کیا گیا اس لئے اس محسن مطلق نے نہ چاہا

کہ اُس کو بغیر اجر کے چھوڑے۔“ (براہین احمدیہ حصہ چہارم۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۶۲۲، ۶۲۱ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳)

(ب) ”مجھے اللہ جل شانہ نے یہ خوشخبری بھی دی ہے کہ وہ بعض امراء اور ملوک کو بھی ہمارے گروہ میں

داخل کرے گا اور مجھے اس نے فرمایا کہ

میں تجھے برکت پر برکت دوں گا۔ یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت<sup>۱</sup> ڈھونڈیں گے۔“

(برکات الدعاء۔ روحانی خزائن جلد ۶ صفحہ ۳۵)

(ج) ”عالم کشف میں مجھے وہ بادشاہ دکھلائے گئے جو گھوڑوں پر سوار تھے اور کہا گیا کہ یہ ہیں جو اپنی

گردنوں پر تیری اطاعت کا جوا اٹھائیں گے اور خدا انہیں برکت دے گا۔“

(تجلیات الہیہ۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۴۰۹ حاشیہ)

(د) ”إِنِّي رَأَيْتُ فِي مُبَشِّرَةٍ أُرِيْتُهَا جَمَاعَةً مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ الْمُخْلِصِينَ وَالْمُلُوكِ الْعَادِلِينَ

۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ ”یہ برکت ڈھونڈنے والے بیعت میں داخل ہوں گے اور ان کے بیعت میں داخل ہونے سے گویا سلطنت بھی اس قوم کی ہوگی۔

پھر مجھے کشتی رنگ میں وہ بادشاہ دکھائے بھی گئے۔ وہ گھوڑوں پر سوار تھے اور چہرہ سات سے کم نہ تھے۔“

(الحکم مورخہ ۲۴ اکتوبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۰)

۲۔ نیز ”قادیان کے آریہ اور ہم۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۴۲۰“ (ناشر)

۳۔ (ترجمہ از مرتب) میں نے ایک مبشر خواب میں مخلص مومنوں اور عادل اور نیکو کار بادشاہوں کی ایک جماعت دیکھی

الصَّالِحِينَ. بَعْضُهُمْ مِّنْ هَذَا الْهَلْكَ وَبَعْضُهُمْ مِّنَ الْعَرَبِ وَبَعْضُهُمْ مِّنْ فَارِسَ وَبَعْضُهُمْ مِّنْ  
بِلَادِ الشَّامِ وَبَعْضُهُمْ مِّنْ أَرْضِ الرُّومِ وَبَعْضُهُمْ مِّنْ بِلَادٍ لَا أَعْرِفُهَا ثُمَّ قِيلَ لِي مِنْ حَضْرَةِ  
الْغَيْبِ إِنَّ هَؤُلَاءِ يُصَدِّقُونَكَ وَيُؤْمِنُونَ بِكَ وَيُصَلُّونَ عَلَيْكَ وَيَدْعُونَ لَكَ وَأَعْطَى لَكَ بَرَكَاتٍ حَتَّى  
يَتَبَرَّكَ الْمُلُوكُ بِبَيْتِكَ وَأَدْخَلَهُمْ فِي الْبُخْلِيِّينَ. هَذَا رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ وَالْهَيْبَةُ مِنَ اللَّهِ الْعَلَامِ۔“  
(لُجَّةُ النَّورِ - روحانی خزائن جلد ۱۶ صفحہ ۳۳۹، ۳۴۰)

۱۸۷۰ء

(الف) ”عرصہ تخمیناً بارہ برس کا ہوا ہے کہ ایک ہندو صاحب کہ جواب آریہ سماج قادیان کے ممبر  
اور صحیح و سلامت موجود ہیں۔ حضرت خاتم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات اور آنجناب کی پیشین گوئیوں سے  
سخت منکر تھا..... اس ہندو صاحب کا ایک عزیز کسی ناگہانی بیچ میں آ کر قید ہو گیا اور اُس کے ہمراہ ایک اور ہندو  
بھی قید ہوا اور اُن دونوں کا چیف کورٹ میں اپیل گزرا۔ اُس حیرانی اور سرگردانی کی حالت میں ایک دن اُس  
آریہ صاحب نے مجھ سے یہ بات کہی کہ غیبی خبر اسے کہتے ہیں کہ آج کوئی یہ بتلا سکے کہ اس ہمارے مقدمہ کا  
انجام کیا ہے..... تب میرے دل میں خدا کی طرف سے یہی جوش ڈالا گیا کہ خدا اُس کو اسی مقدمہ میں شرمندہ اور  
لا جواب کرے اور میں نے دعا کی کہ اے خداوند کریم تیرے نبی کریم کی عزت اور عظمت سے یہ شخص سخت منکر  
ہے اور تیرے نشانوں اور پیشین گوئیوں سے جو تُو نے اپنے رسول پر ظاہر فرمائیں سخت انکاری ہے اور اس مقدمہ  
کی آخری حقیقت کھلنے سے یہ لا جواب ہو سکتا ہے اور تو ہر بات پر قادر ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے اور کوئی امر تیرے  
علم محیط سے مخفی نہیں۔

تب خدا نے جو اپنے سچے دین اسلام کا حامی ہے اور اپنے رسول کی عزت اور عظمت چاہتا ہے رات کے

بقیہ ترجمہ۔ جن میں سے بعض اسی ملک (ہند) کے تھے اور بعض عرب کے۔ بعض فارس کے اور بعض شام کے بعض روم  
کے اور بعض دوسرے بلاد کے تھے جن کو میں نہیں جانتا۔ اس کے بعد مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے بتایا گیا کہ یہ لوگ تیری  
تصدیق کریں گے اور تجھ پر ایمان لائیں گے اور تجھ پر درود بھیجیں گے اور تیرے لئے دعائیں کریں گے اور میں تجھے بہت  
برکتیں دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے اور میں ان کو مخلصوں میں داخل کروں گا۔  
یہ وہ خواب ہے جو میں نے دیکھی اور وہ الہام ہے جو خدائے علام کی طرف سے مجھے ہوا۔

۱۔ لالہ شرمیت (مرزا بشیر احمد) ۲۔ لالہ بشمبر داس (مرزا بشیر احمد) ۳۔ خوشحال چند نامی (مرزا بشیر احمد)

وقت روایا میں گلِ حقیقت مجھ پر کھول دی اور ظاہر کیا کہ تقدیر الہی میں یوں مقدر ہے کہ اس کی مثل چیف کورٹ سے عدالت ماتحت میں پھر واپس آئے گی اور پھر اس عدالت ماتحت میں نصف قید اُس کی تخفیف ہو جائے گی مگر بری نہیں ہوگا اور جو اُس کا دوسرا رفیق ہے وہ پوری قید بھگت کر خلاصی پائے گا اور بری وہ بھی نہیں ہوگا۔

پس میں نے اس خواب سے بیدار ہو کر اپنے خداوندِ کریم کا شکر کیا جس نے مخالف کے سامنے مجھ کو مجبور ہونے نہ دیا اور اسی وقت میں نے یہ روایا ایک جماعتِ کثیرہ کو سنا دیا اور اُس ہندو صاحب کو بھی اُسی دن خبر کر دی۔“

(برائین احمدیہ حصہ سوم۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۷۷۷ تا ۷۸۲ حاشیہ نمبر ۱)

(ب) ”بشمبر داس بقید ایک سال مقید ہو گیا تھا اور اس کے بھائی شرمپت نام نے جو سرگرم آریہ ہے مجھ سے دعا کی التجا کی تھی اور نیز یہ پوچھا تھا کہ اس کا انجام کیا ہوگا۔ میں نے دعا کی اور کشفی نظر سے میں نے دیکھا کہ میں اس دفتر میں گیا ہوں جہاں اس کی قید کی مثل تھی۔ میں نے اس مثل کو کھولا اور برس کا لفظ کاٹ کر اُس کی جگہ چھ مہینے لکھ دیا اور پھر مجھے الہام الہی سے بتلایا گیا کہ مثل چیف کورٹ سے واپس آئے گی اور برس کی جگہ چھ مہینے رہ جائے گی لیکن بری نہیں ہوگا۔ چنانچہ میں نے یہ تمام کشفی واقعات شرمپت آریہ کو جواب تک زندہ موجود ہے نہایت صفائی سے بتلا دیئے۔ اور جب میں نے بتلایا اور بعینہ وہ باتیں ظہور میں آگئیں تو اُس نے میری طرف لکھا کہ آپ خدا کے نیک بندے ہو اس لئے اُس نے آپ پر غیب کی باتیں ظاہر کر دیں۔“

(سراج منیر۔ روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحہ ۷۷۷)

۱۸۷۰ء (تخمیناً) (الف) ”اس روایا صادقہ میں کہ ایک کشفِ صریح کی قسم تھی یہ معلوم کرایا گیا تھا کہ ایک کھتری ہندو بشمبر داس نامی جو اب تک قادیان میں بقید حیات موجود ہے مقدمہ فوجداری سے بری نہیں ہوگا مگر آدھی قید تخفیف ہو جائے گی لیکن اُس کا دوسرا ہم قید خوشحال نامی کہ وہ بھی اب تک قادیان میں زندہ موجود ہے ساری قید بھگتے گا۔ سوا سبز و کشف کی نسبت یہ ابتلا پیش آیا کہ جب چیف کورٹ سے حسبِ پیشگوئی اس عاجز مثل مقدمہ مذکورہ واپس آئی تو متعلقین مقدمہ نے اُس واپسی کو بریت پر حمل کر کے گانوں میں یہ مشہور کر دیا کہ دونوں ملزم جرم سے بری ہو گئے ہیں۔ مجھ کو یاد ہے کہ رات کے وقت میں یہ خبر مشہور ہوئی اور یہ عاجز مسجد میں عشاء کی نماز پڑھنے کو طیار تھا کہ ایک نے نمازیوں میں سے بیان کیا کہ یہ خبر بازار میں پھیل رہی ہے اور ملزمان گانوں میں آگئے ہیں۔ سو چونکہ یہ عاجز علانیہ لوگوں میں کہہ چکا تھا کہ دونوں مجرم ہرگز جرم سے بری نہیں ہوں گے اس لئے جو کچھ غم

اور قلق اور کرب اُس وقت گزرا سو گزرا۔ تب خدا نے کہ جو اس عاجز بندہ کا ہر یک حال میں حامی ہے نماز کے اوّل یا عین نماز میں بذریعہ الہام یہ بشارت دی

لَا تَخَفَنَّ إِنَّكَ أَنْتَ الْأَعْلَىٰ

اور پھر فجر کو ظاہر ہو گیا کہ وہ خبر بڑی ہونے کی سراسر جھوٹی تھی اور انجام کار وہی ظہور میں آیا کہ جو اس عاجز کو خبر دی گئی تھی جس کو شرمیت نامی ایک آریہ اور چند دوسرے لوگوں کے پاس قبل از وقوع بیان کیا گیا تھا۔“

(براہین احمدیہ حصہ چہارم۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۶۵، ۶۵۸ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۴)

(ب) ”جب بشمبر داس کی قید کی نسبت چیف کورٹ میں اپیل دائر کیا گیا تو نمازِ عشاء کے وقت جب میں اپنی بڑی مسجد<sup>۱</sup> میں تھا علی محمد نام ایک مُلا ساکن قادیان نے جو اب تک زندہ اور ہمارے سلسلہ کا مخالف ہے میرے پاس آ کر بیان کیا کہ اپیل منظور ہوگئی اور بشمبر داس بڑی ہو گیا اور کہا کہ بازار میں اس خوشی کا ایک جوش برپا ہے۔ تب اس غم سے میرے پر وہ حالت گزری جس کو خدا جانتا ہے۔ اُس غم سے میں محسوس نہیں کر سکتا تھا کہ میں زندہ ہوں یا مر گیا۔ تب اسی حالت میں نماز شروع کی گئی۔ جب میں سجدہ میں گیا تب مجھے یہ الہام ہوا۔

لَا تَحْزَنَنَّ إِنَّكَ أَنْتَ الْأَعْلَىٰ

یعنی غم نہ کر تجھی کو غلبہ ہوگا۔

تب میں نے شرمیت کو اس سے اطلاع دی اور حقیقت یہ کھلی کہ اپیل صرف لیا گیا ہے یہ نہیں کہ بشمبر داس بڑی کیا گیا ہے۔“

(قادیان کے آریہ اور ہم۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۳۶)

۱۸۷۱ء (تخمیناً) ”تیس برس سے زیادہ عرصہ ہوا جب میں تپ سے سخت بیمار ہوا۔ اس قدر شدید تپ

مجھے چڑھی ہوئی تھی کہ گویا بہت سے انگارے سینے پر رکھے ہوئے معلوم ہوتے تھے۔ اس اثنائے میں مجھے الہام ہوا۔

وَأَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَمُكْتُ فِي الْأَرْضِ“<sup>۲</sup>

(الحکم جلد ۶ نمبر ۲۸ مورخہ ۱۰ اگست ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۱ کا لم نمبر ۲)

۱ (ترجمہ از مرتب) خوف مت کر تو ہی غالب رہے گا۔ ۲ مسجد اقصیٰ (شمس)

۳ (ترجمہ از مرتب) اور جو وجود لوگوں کے لئے نفع رساں ہو وہ زمین پر زیادہ دیر تک قائم رہتا ہے۔

۱۸۷۲ء (تخمیناً) ”مولانا مولوی عبدالکریم صاحب نے ایک خواب اپنا عرض کیا جس میں انہوں نے بجلی دیکھی تھی۔ اس پر حضرت اقدسؒ نے فرمایا کہ شاید کوئی ۳۰ برس کا عرصہ گزرا ہوگا کہ میں نے بھی ایک خواب دیکھا کہ اب جس مقام پر مدرسہ کی عمارت ہے وہاں بڑی کثرت سے بجلی چمک رہی ہے۔

بجلی چمکنے کی یہ تعبیر ہوتی ہے کہ وہاں آبادی ہوگی۔“ (البدر جلد ۱ نمبر ۸ مورخہ ۱۹ دسمبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۵۸ کالم نمبر ۳)

۱۸۷۲ء (تخمیناً) ”تخمیناً دس برس کا عرصہ ہوا ہے جو میں نے خواب میں حضرت مسیح علیہ السلام کو دیکھا اور مسیح نے اور میں نے ایک جگہ ایک ہی برتن میں کھانا کھایا اور کھانے میں ہم دونوں ایسے بے تکلف اور با محبت تھے کہ جیسے دو حقیقی بھائی ہوتے ہیں اور جیسے قدیم سے دور رفیق اور دلی دوست ہوتے ہیں اور بعد اُس کے اسی مکان میں جہاں اب یہ عاجز اس حاشیہ کو لکھ رہا ہے میں اور مسیح اور ایک اور کامل اور مکمل سید آل رسولؐ دالان میں خوش دلی سے ایک عرصہ تک کھڑے رہے اور سید صاحب کے ہاتھ میں ایک کاغذ تھا۔ اُس میں بعض افرادِ خاصہ اُمتِ محمدیہ کے نام لکھے ہوئے تھے اور حضرت خداوند تعالیٰ کی طرف سے اُن کی کچھ تعریفیں لکھی ہوئی تھیں۔ چنانچہ سید صاحب نے اس کاغذ کو پڑھنا شروع کیا جس سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ وہ مسیح کو اُمتِ محمدیہ کے اُن مراتب سے اطلاع دینا چاہتے ہیں کہ جو عند اللہ اُن کے لئے مقرر ہیں اور اُس کاغذ میں عبارت تعریفی تمام ایسی تھی کہ جو خالص خدائے تعالیٰ کی طرف سے تھی۔ سو جب پڑھتے پڑھتے وہ کاغذ اخیر تک پہنچ گیا اور کچھ تھوڑا ہی باقی رہا تب اس عاجز کا نام آیا جس میں خدائے تعالیٰ کی طرف سے یہ عبارت تعریفی عربی زبان میں لکھی ہوئی تھی۔

هُوَ مِثْلِي بِمَنْزِلَةِ تَوْجِيْدِي وَ تَفَرِيْدِي فَكَأَنَّ يُعْرَفَ بَيْنَ النَّاسِ.

یعنی وہ مجھ سے ایسا ہے جیسے میری توحید اور تفرید سو عنقریب لوگوں میں مشہور کیا جائے گا۔

یہ اخیر فقرہ فَكَأَنَّ يُعْرَفَ بَيْنَ النَّاسِ اسی وقت بطور الہام بھی القا ہوا۔“

(برابین احمدیہ حصہ سوم۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۲۸۱، ۲۸۰ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۱)

۱۸۷۲ء (تخمیناً) (الف) ”ایک دفعہ میں نے باوانا تک صاحب کو خواب میں دیکھا کہ انہوں نے اپنے تئیں مسلمان ظاہر کیا ہے اور میں نے دیکھا کہ ایک ہندو ان کے چشمہ سے پانی پی رہا ہے پس میں نے اس ہندو کو کہا

۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ”میری خواب میں جو باوانا تک صاحب نے اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کیا اس سے یہی مراد تھی کہ ایک زمانہ میں ان کا مسلمان ہونا پبلک پر ظاہر ہو جائے گا چنانچہ اسی امر کے لیے کتاب ست پنجن تصنیف کی گئی تھی اور یہ جو میں نے ہندوؤں کو کہا کہ یہ چشمہ گدلا ہے ہمارے چشمہ سے پانی پیا اس سے یہ مراد تھی کہ ایسا زمانہ

کہ یہ چشمہ گدلا ہے ہمارے چشمے سے پانی پیو۔ تیس برس کا عرصہ ہوا ہے جبکہ میں نے یہ خواب یعنی باوانا تک صاحب کو مسلمان دیکھا۔ اسی وقت اکثر ہندوؤں کو سنایا گیا تھا اور مجھے یقین تھا کہ اس کی کوئی تصدیق پیدا ہو جائے گی چنانچہ ایک مدت کے بعد وہ پیشگوئی بکمال صفائی پوری ہو گئی اور تین سو برس کے بعد وہ چولہ ہمیں دستیاب ہو گیا کہ جو ایک صریح دلیل باوا صاحب کے مسلمان ہونے پر ہے۔ یہ چولہ جو ایک قسم کا پیراہن ہے بمقام ڈیرہ ناک<sup>۱</sup> باوانا تک صاحب کی اولاد کے پاس بڑی عزت اور حرمت سے بطور تبرک محفوظ ہے۔“

(نزول المسیح۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۸۱، ۵۸۲)

(ب) ”یہ بھی یاد رہے کہ میں نے دو مرتبہ باوانا تک صاحب کو کشفی حالت میں دیکھا ہے اور ان کو اس بات کا اقراری پایا ہے کہ انہوں نے اسی نور سے روشنی حاصل کی ہے۔ فضولیاں اور جھوٹ بولنا مردار خوروں کا کام ہے۔ میں وہی کہتا ہوں کہ جو میں نے دیکھا ہے۔ اسی وجہ سے میں باوانا تک صاحب کو عزت کی نظر سے دیکھتا ہوں کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ وہ اُس چشمے سے پانی پیتے تھے جس سے ہم پیتے ہیں اور خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ میں اُس معرفت سے بات کر رہا ہوں کہ جو مجھے عطا کی گئی ہے۔“

(از اشتہار مورخہ ۱۸ اپریل ۱۸۹۷ء۔ مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ ۲۷۶ مطبوعہ ۲۰۱۸ء)

**۱۸۷۲ء (قریباً)** ”مارٹن کلارک والے مقدمہ سے قریباً پچیس سال پہلے میں ایک دفعہ خواب میں دیکھ چکا تھا کہ میں ایک عدالت میں کسی حاکم کے سامنے حاضر ہوں اور نماز کا وقت آ گیا ہے تو میں نے اُس حاکم سے نماز کے لئے اجازت طلب کی تو اُس نے کشادہ پیشانی سے مجھے اجازت دی۔

چنانچہ اس کے مطابق اس مقدمہ میں عین دوران مقدمہ میں جبکہ میں نے کپتان ڈگلس سے نماز کے لئے اجازت چاہی تو اس نے بڑی خوشی سے مجھے اجازت دے دی۔“ (نزول المسیح۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۸۸)

**۱۸۷۲ء (قریباً)** ”میں نے ایک دفعہ خواب دیکھا کہ بٹالہ کے مکانات میں ایک حویلی ہے اُس میں ایک سیاہ کمبل پر میں بیٹھا ہوں اور لباس بھی کمبل ہی کی طرح پہنا ہوا ہے گویا کہ دنیا سے الگ ہوا ہوں۔ اتنے میں ایک لمبے قد کا شخص آیا اور مجھے پوچھتا ہے کہ میرزا غلام احمد غلام مرتضیٰ کا بیٹا کہاں ہے؟ میں نے کہا

بقیہ حاشیہ۔ آنے والا ہے کہ اہل ہندو اور سکھوں پر اسلام کی حقانیت صاف طور سے کھل جائے گی اور باوا صاحب کا چشمہ جس کو حال کے سکھوں نے اپنی کم فہمی سے گدلا بنا رکھا ہے وہ میرے ذریعہ صاف کیا جائے گا۔“

(نزول المسیح۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۸۳)

۱۔ ضلع گورداسپور (ہمس)

میں ہوں۔ کہنے لگا کہ میں نے آپ کی تعریف سنی ہے کہ آپ کو اسرار دینی اور حقائق اور معارف میں بہت دخل ہے، یہ تعریف سن کر ملنے آیا ہوں۔ مجھے یاد نہیں کہ میں نے کیا جواب دیا۔ اس پر اُس نے آسمان کی طرف منہ کیا اور اس کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے اور بہہ کر رخسار پر پڑتے تھے۔ ایک آنکھ اُوپر تھی اور ایک نیچے اور اس کے منہ سے حسرت بھرے یہ الفاظ نکل رہے تھے۔ ”تمہی داستانِ عشرت را“

اس کا مطلب میں نے یہ سمجھا کہ یہ مرتبہ انسان کو نہیں ملتا جب تک کہ وہ اپنے اوپر ایک ذبح اور موت وارد نہ کرے۔ اس مقام پر عرب<sup>۱</sup> صاحب نے حضرت کا یہ شعر پڑھا جس میں یہ کلمہ منسلک تھا کہ مے خواہد نگار من تمہی داستانِ عشرت را<sup>۲</sup> حضرت نے فرمایا کہ ”میں نے پھر اس کلمہ کو اس مصرعہ میں جوڑ دیا کہ یاد رہے۔“

(الہدٰی جلد ۲ نمبر ۳ مورخہ ۶ فروری ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۸، ۱۹)

**۱۸۷۳ء (تخمیناً)** ”میں مرزا صاحب (والد صاحب) کے وقت میں زمینداروں کے ساتھ ایک مقدمہ پر امرتسر میں کمشنر کی عدالت میں تھا۔ فیصلہ سے ایک دن پہلے کمشنر زمینداروں کی نہایت رعایت کرتا ہوا اور ان کی شرارتوں کی پرواہ نہ کر کے عدالت میں کہتا تھا کہ یہ غریب لوگ ہیں تم ان پر ظلم کرتے ہو۔ اس رات کو میں نے خواب میں دیکھا کہ وہ انگریز ایک چھوٹے سے بچے کی شکل میں میرے پاس کھڑا ہے اور میں اس کے سر پر ہاتھ پھیر رہا ہوں۔

صبح کو جب ہم عدالت میں گئے تو اُس کی حالت ایسی بدلی ہوئی تھی کہ گویا وہ پہلا انگریز ہی نہ تھا۔ اُس نے زمینداروں کو بہت ہی ڈانٹا اور مقدمہ ہمارے حق میں فیصلہ کیا اور ہمارا سا رخ چہ بھی اُن سے دلایا۔“

(الحکم جلد ۵ نمبر ۲۲ مورخہ ۱۷ جون ۱۹۰۱ء صفحہ ۳)

**۱۸۷۴ء (قریباً)** ”میں نے خواب میں ایک فرشتہ ایک لڑکے کی صورت میں دیکھا جو ایک اونچے چبوترے پر بیٹھا ہوا تھا اور اُس کے ہاتھ میں ایک پاکیزہ نان تھا جو نہایت چمکیلا تھا، وہ نان اُس نے مجھے دیا اور کہا کہ

لے ابو سعید صاحب (مرزا بشیر احمد)

۱۔ (ترجمہ از مرتب) کیوں کہ میرا محبوب آرام طلبی کی زندگی سے الگ رہنے والے لوگوں کو دوست رکھتا ہے۔

۲۔ (نوٹ از ناشر) الحکم مورخہ ۲۴ جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۸ میں بھی یہ خواب باختلاف الفاظ درج ہے۔

۳۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ”اور بہت بڑا تھا گویا چارنان کے مقدر پر تھا۔“

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۹۰)

یہ تیرے لئے اور تیرے ساتھ کے درویشوں کے لئے ہے۔

یہ اُس زمانہ کی خواب ہے جبکہ میں نے کوئی شہرت اور نہ کوئی دعویٰ رکھتا تھا اور نہ میرے ساتھ درویشوں کی کوئی جماعت تھی مگر اب میرے ساتھ بہت سی وہ جماعت ہے جنہوں نے خود دین کو دنیا پر مقدم رکھ کر اپنے تئیں درویش بنا دیا ہے اور اپنے وطنوں سے ہجرت کر کے اور اپنے قدیم دوستوں اور اقارب سے علیحدہ ہو کر ہمیشہ کے لئے میری ہمسائیگی میں آباد ہوئے ہیں۔

اور نان سے میں نے یہ تعبیر کی تھی کہ خدا ہمارا اور ہماری جماعت کا آپ متکفل ہوگا اور رزق کی پریشانی ہم کو پرانگندہ نہیں کرے گی۔ چنانچہ سالہائے دراز سے ایسا ہی ظہور میں آ رہا ہے۔“

(نزل المسیح۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۸۲، ۵۸۵)

**۱۸۷۴ء (قریباً)** ”مجھے خواب میں دکھلایا گیا کہ ایک بڑی لمبی نالی ہے کہ جو کئی کوس تک چلی جاتی ہے اور اُس نالی پر ہزار ہا بھیڑیں لٹائی ہوئی ہیں اس طرح پر کہ بھیڑوں کا سر نالی کے کنارہ پر ہے۔ اس غرض سے کہ تا ذبح کرنے کے وقت اُن کا خون نالی میں پڑے اور باقی حصہ اُن کے وجود کا نالی سے باہر ہے اور نالی شرقاً غرباً واقع ہے اور بھیڑوں کے سر نالی پر جنوب کی طرف سے رکھے گئے ہیں اور ہر ایک بھیڑ پر ایک قصاب بیٹھا ہے اور اُن تمام قصابوں کے ہاتھ میں ایک ایک چھری ہے جو ہر ایک بھیڑ کی گردن پر رکھی ہوئی ہے اور آسمان کی طرف اُن کی نظر ہے۔ گویا خدا تعالیٰ کی اجازت کے منتظر ہیں اور میں اُس میدان میں شمالی طرف پھر رہا ہوں اور دیکھتا ہوں کہ وہ لوگ جو دراصل فرشتے ہیں بھیڑوں کے ذبح کرنے کے لئے مستعد بیٹھے ہیں۔ محض آسمانی اجازت کی انتظار ہے تب میں ان کے نزدیک گیا اور میں نے قرآن شریف کی یہ آیت پڑھی۔

قُلْ مَا يَعْبُؤُا بِكُمْ رَبِّي لَوْلَا دُعَاؤُكُمْ

یعنی ان کو کہہ دے کہ میرا خدا تمہاری پروا کیا رکھتا ہے اگر تم اس کی پرستش نہ کرو اور اس کے حکموں کو نہ سنو۔ اور میرا یہ کہنا ہی تھا کہ فرشتوں نے سمجھ لیا کہ ہمیں اجازت ہوگئی۔ گویا میرے منہ کے لفظ خدا کے لفظ تھے۔ تب فرشتوں نے جو قصابوں کی شکل میں بیٹھے ہوئے تھے فی الفور اپنی بھیڑوں پر چھری نہیں پھیر دیں اور

۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ ”معلوم ہوتا ہے کہ چونکہ خلیفہ جو ہوتا ہے وہ آسمان سے ہوتا ہے اس لئے میں نے جو آواز دی تو انہوں نے سمجھا کہ حکم ہو گیا اور جو آواز آسمان سے آئی تھی وہ میں نے کہی۔“

(الہدٰی مورخہ ۱۶ جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۹۰)



چھریوں کے لگنے سے بھیڑوں نے ایک دردناک طور پر تڑپنا شروع کیا۔ تب اُن فرشتوں نے سختی سے ان بھیڑوں کی گردن کی تمام رگیں کاٹ دیں اور کہا کہ تم چیز کیا ہو گوہ کھانے والی بھیڑیں ہی ہو۔ میں نے اس کی یہ تعبیر کی کہ ایک سخت و باہوگی اور اس سے بہت لوگ اپنی شامتِ اعمال سے مرین گے اور میں نے یہ خواب بہتوں کو سنادی جن میں سے اکثر لوگ اب تک زندہ ہیں اور حلفاً بیان کر سکتے ہیں۔

پھر ایسا ہی ظہور میں آیا اور پنجاب اور ہندوستان اور خاص کر امرتسر اور لاہور میں اس قدر ہیضہ پھوٹا کہ لاکھوں جانیں اس سے تلف ہوئیں اور اس قدر موت کا بازار گرم ہوا کہ مردوں کو گاڑیوں پر لاد کر لے جاتے تھے اور مسلمانوں کا جنازہ پڑھنا مشکل ہو گیا۔“ (تریاق القلوب۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۶۳، ۲۶۴)

**۱۸۷۵ء (قریباً)** ”فطرتاً بعض طبائع کو بعض طبائع سے مناسبت ہوتی ہے۔ اسی طرح میری روح اور سید عبدالقادر کی روح کو خیر فطرت سے باہم ایک مناسبت ہے۔ جس پر کشوف<sup>۱</sup> صحیحہ صریحہ سے مجھ کو اطلاع ملی ہے۔ اس بات پر تیس برس کے قریب زمانہ گزر گیا ہے کہ جب ایک رات مجھے خدا نے اطلاع دی کہ اُس نے مجھے اپنے لئے اختیار کر لیا ہے۔ تب یہ عجیب اتفاق ہوا کہ اُسی رات ایک بڑھیا کو خواب آئی جس کی عمر قریباً اسی برس کی تھی اور اُس نے صبح مجھ کو آکر کہا کہ میں نے رات سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کو خواب میں دیکھا ہے اور ساتھ اُن کے ایک اور بزرگ تھے اور دونوں سبز پوش تھے اور رات کے پچھلے حصہ کا وقت تھا۔ دوسرا بزرگ عمر میں اُن سے کچھ چھوٹا تھا۔ پہلے انہوں نے ہماری جامع مسجد میں نماز پڑھی اور پھر مسجد کے باہر صحن میں نکل آئے اور میں اُن کے پاس کھڑی تھی۔ اتنے میں مشرق کی طرف ایک چمکتا ہوا ستارہ نکلا تب اُس ستارہ کو دیکھ کر سید عبدالقادر بہت خوش ہوئے اور ستارہ کی طرف مخاطب ہو کر کہا۔ السلام علیکم اور ایسا ہی اُن کے رفیق نے السلام علیکم کہا۔ اور وہ ستارہ میں تھا۔ اَلْمُؤْمِنُ یَزِی وَ یَزِی لَہُ۔“<sup>۲</sup> (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم۔ روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۲۲۴ حاشیہ)

**۱۸۷۵ء (تخمیناً)** ”اس جگہ ایک نہایت روشن کشف یاد آیا اور وہ یہ ہے کہ ایک مرتبہ نمازِ مغرب کے بعد

۱۔ (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؒ) اس جگہ ان کشوف کا تفصیلی ذکر نہیں ہے بلکہ ان کی طرف صرف اشارہ کیا گیا ہے۔

۲۔ (ترجمہ از ناشر) مومن کوئی روایا دیکھتا ہے یا اس کے بارہ میں کسی کو روایا دکھائی جاتی ہے۔

۳۔ (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؒ) کتاب البریہ روحانی خزائن جلد ۱۳ صفحہ ۱۹۷، ۱۹۸ کے حاشیہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کشف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ کی وفات سے کسی قدر قبل کا ہے۔

عین بیداری میں ایک تھوڑی سی عُیبتِ حَس سے جو خفیف سے نشاء سے مشابہ تھی ایک عجیب عالم ظاہر ہوا کہ پہلے ایک دفعہ چند آدمیوں کے جلد جلد آنے کی آواز آئی جیسے بُرعت چلنے کی حالت میں پانوں کی جوتی اور موزہ کی آواز آتی ہے پھر اسی وقت پانچ آدمی نہایت وجہہ اور مقبول اور خوبصورت سامنے آگئے یعنی جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم و حضرت علی و حَسَنین و فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہم اجمعین اور ایک نے اُن میں سے اور ایسا یاد پڑتا ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے نہایت محبت اور شفقت سے مادرِ مہربان کی طرح اس عاجز کا سراپنی ران پر رکھ لیا۔

پھر بعد اس کے ایک کتاب مجھ کو دی گئی جس کی نسبت یہ بتلایا گیا کہ یہ تفسیر قرآن ہے۔ جس کو علی نے تالیف کیا ہے اور اب علیؑ وہ تفسیر تجھ کو دیتا ہے۔ قَالَ حَمْدُ اللَّهِ عَلَى ذَٰلِكَ۔“

(برائین احمدیہ حصہ چہارم۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۵۹۸، ۵۹۹ حاشیہ درحاشیہ نمبر ۳ نیز دیکھئے تحفہ گولڑویہ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۱۱۸)

۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کشف کی بعض تفصیلات جو دوسری جگہ بیان فرمائی ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

(الف) وَ كُنْتُ ذَاتَ يَوْمٍ فَرَعْتُ مِنْ فَرِيضَةِ الْمَسَاءِ وَ سُنَيْهَا وَ أَنَا مُسْتَيَقِظٌ مَا أَخَذَنِي نَوْمٌ وَلَا سِنَّةٌ وَمَا كُنْتُ مِنَ النَّائِمِينَ. فَبَيْنَمَا أَنَا كَذَٰلِكَ إِذَا سَمِعْتُ صَوْتِ صَبَّ الْبَابِ فَنَظَرْتُ فَإِذَا الْمَأْمُونُ يَا نُؤْمِي مُسَارِعِينَ. فَإِذَا دَتُوا مِنِّي عَرَفْتُ أَنَّهُمْ خَمْسَةٌ مُبَارَكَةٌ أَعْيَنِي عَلَيَّ مَعَ ابْنِيهِ وَ زَوْجَتِهِ الرَّهْرَاءِ وَ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ. اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَ آلِهِ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ. وَ رَأَيْتُ أَنَّ الرَّهْرَاءَ وَضَعَتْ رَأْسِي عَلَى فَخْدِهَا وَ نَظَرَتْ بِنَظَرَاتٍ تَحْتِي كُنْتُ أَعْرِفُ فِي وَجْهِهَا فَفَهَمْتُ فِي نَفْسِي أَنَّ لِي نِسْبَةً بِالْحَسَنِينَ وَأَشَابَهُةٌ فِي بَعْضِ صِفَاتِهِ وَ سَوَاجِهِ وَ اللَّهُ يَعْلَمُ وَ هُوَ أَعْلَمُ الْعَالَمِينَ. وَ رَأَيْتُ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُرِينِي كِتَابًا وَ يَقُولُ هَذَا تَفْسِيرُ الْقُرْآنِ أَنَا أَلْفَنُهُ وَ أَمَرَنِي رُبِّي أَنْ أُعْطِيكَ. فَبَسَطْتُ إِلَيْهِ يَدِي وَ أَخَذْتُهُ وَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرِي وَيَسْمَعُ وَلَا يَتَكَلَّمُ كَأَنَّهُ حَزِينٌ لِأَجْلِ بَعْضِ أَحْزَانِي. وَ رَأَيْتُهُ فَإِذَا الْوَجْهُ هُوَ الْوَجْهُ الَّذِي رَأَيْتُ مِنْ قَبْلِ أَنْ أَرَبِ الْبَيْتِ مِنْ نُورِهِ. فَسُبْحَانَ اللَّهِ خَالِقِ النُّورِ وَ النُّورِ إِنِّي لَأَعْلَمُ.

(ترجمہ از مرتب) ایک روز میں نماز مغرب کے فرائض و سنن سے فارغ ہوا اور ابھی میں بیدار ہی تھا تو مجھے نیند آئی تھی اور نہ میں ادگھ رہا تھا اور نہ ہی میں سویا ہوا تھا۔ میں اسی حالت میں تھا کہ میں نے دروازے کے بند کرنے کی آواز سنی۔ میں نے نظر اٹھا کر دیکھا تو چند آدمیوں کو تیز قدموں سے اپنی طرف آتے ہوئے پایا۔ پس جب وہ میرے قریب ہوئے تو میں نے انہیں پہچان لیا کہ وہ بیچ تن پاک تھے یعنی علیؑ اپنے دونوں بیٹوں کے ساتھ اور اپنی بیوی فاطمہ الزہراءؑ کے ساتھ اور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ اے اللہ آپؑ اور آپؑ کی آل پر قیامت کے دن تک درود و سلام بھیج۔

۱۸۷۶ء (قریباً) ”حضرت والد صاحب کے زمانہ میں ہی جبکہ ان کا زمانہ وفات بہت نزدیک تھا ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ ایک بزرگ معمر پاک صورت مجھ کو خواب میں دکھائی دیا اور اُس نے یہ ذکر کر کے کہ کسی قدر

بقیہ حاشیہ۔ اور میں نے دیکھا کہ فاطمہ الزہراءؑ نے میرا سر اپنی ران پر رکھا اور انہوں نے مجھے شفقت سے دیکھا جو میں ان کے چہرہ سے پہچان رہا تھا۔ پس میں اس سے یہ سمجھا کہ مجھے حسینؑ کے ساتھ ایک نسبت ہے اور میں ان کی بعض صفات میں ان سے ملتا ہوں اور اللہ جانتا ہے اور وہ سب سے زیادہ جانتے والا ہے۔

میں نے دیکھا کہ علی رضی اللہ عنہ مجھے ایک کتاب دکھاتے اور کہتے ہیں کہ یہ قرآن کی تفسیر ہے جس کو میں نے تالیف کیا ہے اور مجھے خدا نے حکم دیا ہے کہ میں آپ کو دوں۔ تب میں نے ہاتھ بڑھا کر اسے لے لیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھ رہے تھے اور سن رہے تھے مگر آپ بولتے نہیں تھے گویا آپ میرے بعض غموں کی وجہ سے غمگین تھے اور میں نے جب آپ کو دیکھا تو آپ کا وہی چہرہ تھا جو میں نے پہلے دیکھا تھا آپ کے نور سے گھر روشن ہو گیا۔ پس پاک ہے وہ خدا جو نور اور نورانی وجودوں کا خالق ہے۔

(ب) ”فَاعْظَانِي تَفْسِيرَ كِتَابِ اللَّهِ الْعَلَامِ وَقَالَ هَذَا تَفْسِيرِي. وَالْآنَ أُولِيَّتْ فَهَيَّئْتِ بِنَا أُوْتَيْتْ فَبَسَطْتُ يَدَيْي وَأَخَذْتُ التَّفْسِيرَ وَشَكَرْتُ اللَّهَ الْمُعْطِيَ الْقَدِيرَ. وَوَجَدْتُهُ ذَا خَلْقٍ قَوِيمٍ وَخَلْقٍ صَوِيمٍ وَمَتَوَاضِعًا مُنْكَسِرًا وَمُتَهَلِّلًا مُنَوَّرًا. وَأَقُولُ حَلْفًا أَنَّهُ لَأَقَانِي حَبْنًا وَالْفَا. وَالْقِي فِي رُوعِي أَنَّهُ يَغْرِ فَبِي وَعَقِيدَتِي وَيَعْلَمُ مَا أُخَالِفُ الشَّيْعَةَ فِي مَسَلِكِي وَمَشْرَبِي وَلَكِنْ مَا شَمَخَ بِأَنْفِهِ عَنَّا وَمَا نَا بِجَانِبِهِ أَنْفَا بَلْ وَافَانِي وَصَافَانِي كَالْمُحِبِّينَ الْمُخْلِصِينَ. وَأَظْهَرَ الْمَحَبَّةَ كَالْمَصَافِينَ الصَّادِقِينَ. وَكَانَ مَعَهُ الْحُسَيْنُ بِلِ الْحَسَنِ وَسَيِّدُ الرُّسُلِ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ. وَكَانَتْ مَعَهُمْ فَتَاةٌ جَبِيلَةٌ صَالِحَةٌ جَلِيلَةٌ مُبَارَكَةٌ مُطَهَّرَةٌ مُعْظَمَةٌ مُوقَّرَةٌ بَاهِرَةٌ السُّفُورِ ظَاهِرَةُ النُّورِ. وَوَجَدْتُهَا مُمْتَلَاةً مِنَ الْحُزْنِ وَلَكِنْ كَانَتْ كَاتِبَةً. وَالْقِي فِي رُوعِي أَنَّهَا الزَّهْرَاءُ فَاطِمَةُ فَجَاءَتْ نَبِيَّيَ وَأَنَا مُضْطَجِعٌ فَقَعَدَتْ وَوَضَعَتْ رَأْسِي عَلَى فَخِذِهَا وَتَلَكَّفَتْ. وَرَأَيْتُ أَنَّهَا لِبَعْضِ أَحْزَانِي تَحْزُنُ وَتَضْجُرُ وَتَتَحَنَّ وَتَتَقَلَّقُ كَأَمْهَاتٍ عِنْدَ مَصَائِبِ الْبَنِينَ. فَعَلِمْتُ أَنِّي نَزَلْتُ مِنْهَا بِبَنْزِلَةِ الْإِنِّي فِي عَلْقِي الدِّينِ. وَخَطَرَ فِي قَلْبِي أَنَّ حُزْنَهَا إِشَارَةٌ إِلَى مَا سَأَرَى ظُلْمًا مِنَ الْقَوْمِ وَأَهْلِ الْوَطَنِ وَالْمُعَادِينَ. ثُمَّ جَاءَنِي الْحَسَنَانِ وَكَانَا يُبِيدَانِ الْمَحَبَّةَ كَالْأَحْوَانِ. وَوَافِيَانِي كَالْمَوَاسِينِ. وَكَانَ هَذَا كَشْفًا مِنْ كُشُوفِ الْبِقِظَةِ وَقَدْ مَضَتْ عَلَيْهِ بُرْهَةٌ مِنْ سِنِينَ.“

(بِسْمِ الْخَلِيفَةِ - رُوحَانِي خِرَازِنِ جِلْدِ ۸ صَفْحَةِ ۳۵۸، ۳۵۹)

(ترجمہ از مرتب) پس (حضرت علیؑ نے) مجھے کتاب اللہ کی تفسیر دی اور کہا کہ یہ میری تفسیر ہے اور اب آپ اس کے مستحق ہیں۔ آپ کو اس کتاب کا ملنا مبارک ہو۔ پھر میں نے ہاتھ بڑھا کر تفسیر لے لی اور اللہ کا شکر ادا کیا۔ میں نے آپ کو

روزے انوارِ سماوی کی پیشوائی کے لئے رکھنا سنتِ خاندانِ نبوت ہے۔ اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ میں اس سنتِ اہل بیت رسالت کو بجا لاؤں۔

سو میں نے کچھ مدت تک التزامِ صوم کو مناسب سمجھا..... اور اس قسم کے روزہ کے عجائبات میں سے جو میرے تجربہ میں آئے وہ لطیف مکاشفات ہیں جو اُس زمانہ میں میرے پر کھلے۔ چنانچہ بعض گذشتہ نبیوں کی ملاقاتیں ہوئیں اور جو اعلیٰ طبقہ کے اولیا اس اُمت میں گذر چکے ہیں اُن سے ملاقات ہوئی۔ ایک دفعہ عین بیداری کی حالت میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معہ حسنین و علی رضی اللہ عنہ و فاطمہ رضی اللہ عنہا کے دیکھا اور یہ خواب نہ تھی بلکہ ایک بیداری کی قسم تھی غرض اسی طرح پر کئی مقدس لوگوں کی ملاقاتیں ہوئیں جن کا ذکر کرنا موجب تطویل ہے اور علاوہ اس کے انوارِ روحانی تمثیلی طور پر برنگِ ستون سبز و سرخ ایسے دکش و دلستان طور پر نظر آتے تھے۔ جن کا بیان کرنا بالکل طاقتِ تحریر سے باہر ہے۔ وہ نورانی ستون جو سیدھے آسمان کی طرف گئے ہوئے تھے جن میں سے بعض چمکدار سفید اور بعض سبز اور بعض سرخ تھے ان کو دل سے ایسا تعلق تھا کہ ان کو دیکھ کر دل کو نہایت سرور پہنچتا تھا اور دنیا میں کوئی بھی ایسی لذت نہیں ہوگی جیسا کہ ان کو دیکھ کر دل اور روح کو لذت آتی تھی۔

میرے خیال میں ہے کہ وہ ستونِ خدا اور بندہ کی محبت کی ترکیب سے ایک تمثیلی صورت میں ظاہر کئے گئے تھے یعنی وہ ایک نور تھا جو دل سے نکلا اور دوسرا وہ نور تھا جو اوپر سے نازل ہوا اور دونوں کے ملنے سے ایک ستون

بقیہ حاشیہ۔ خوب تو مند اور اعلیٰ اخلاق کا مالک پایا۔ متواضع منکسر المزاج، چمکتے ہوئے روشن چہرہ والا۔ میں حلفاً کہتا ہوں کہ آپ مجھ سے بڑی محبت اور شفقت سے ملے اور میرے دل میں ڈالا گیا کہ آپ مجھے پہچانتے ہیں اور آپ کو میرے عقیدہ کا بھی علم ہے اور آپ یہ بھی جانتے ہیں کہ میرا مسلک اور مشرب شیعوں کے مخالف ہے لیکن آپ اسے بُرا نہیں مناتے بلکہ آپ مجھ سے مخلص مجبوں کی طرح ملے اور بڑی محبت کا اظہار کیا۔ آپ کے ساتھ حسنین اور سید الرسل خاتم النبیینؐ بھی تھے اور ان کے ساتھ ایک خوبصورت نوجوان عورت بھی جو صالحہ، عالی مرتبہ، نیک سیرت اور باوقار تھی جس کے چہرہ سے نور ٹپک رہا تھا اور میں نے اس کو غم سے بھرا ہوا پایا جسے وہ چھپا رہی تھی۔ میرے دل میں ڈالا گیا کہ یہ بی بی فاطمہ الزہراء ہیں آپ میرے پاس آئیں۔ میں لیٹا ہوا تھا آپ بیٹھ گئیں اور میرا سراپنی ران پر رکھا اور شفقت فرمانے لگیں۔ میں نے دیکھا کہ میرے بعض غموں کی وجہ سے آپ غمگین اور پریشان تھیں جیسے مائیں اپنے بیٹوں کے مصائب کے وقت پریشان ہوتی ہیں۔ پھر مجھے بتایا گیا کہ میری حیثیت دینی تعلق کے لحاظ سے بمنزلہ بیٹے کے ہے اور میرے دل میں یہ خیال آیا کہ آپ کے غم میں اس ظلم کی طرف اشارہ ہے جو مجھے قوم اور اہل وطن اور دشمنوں کی طرف سے پہنچنے والا ہے۔ پھر حسنین میرے پاس آئے اور دونوں مجھ سے بھائیوں کی طرح محبت کا اظہار کرتے تھے اور شفیق ہمدردوں کی طرح مجھے ملے اور یہ کشف بیداری والے کشوف میں سے تھا جس پر کئی سال گذر چکے ہیں۔

کی صورت پیدا ہوگئی۔ یہ روحانی امور ہیں کہ دنیا اُن کو نہیں پہچان سکتی کیونکہ وہ دنیا کی آنکھوں سے بہت دور ہیں لیکن دنیا میں ایسے بھی ہیں جن کو ان امور سے خبر ملتی ہے۔

غرض اس مدت تک روزہ رکھنے سے جو میرے پر عجائبات ظاہر ہوئے وہ انواع اقسام کے مکاشفات تھے..... لیکن میں ہر ایک کو یہ صلاح نہیں دیتا کہ ایسا کرے اور نہ میں نے اپنی مرضی سے ایسا کیا..... یاد رہے کہ میں نے کشفِ صریح کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ سے اطلاع پا کر جسمانی سختی کشی کا حصہ آٹھ یا نو ماہ تک لیا اور بھوک اور پیاس کا مزہ چکھا اور پھر اس طریق کو علی الدوام بجالانا چھوڑ دیا اور کبھی کبھی اس کو اختیار بھی کیا۔“  
(کتاب البریہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۳ صفحہ ۱۹۷ تا ۲۰۰ حاشیہ)

**۱۸۷۶ء** ”ایک دفعہ میں نے فرشتوں کو انسان کی شکل پر دیکھا۔ یاد نہیں کہ دو تھے یا تین۔ آپس میں باتیں کرتے تھے اور مجھے کہتے تھے کہ تُو کیوں اس قدر مشقت اٹھاتا ہے۔ اندیشہ ہے کہ بیمار نہ ہو جاوے۔ میں نے سمجھا کہ یہ جو ۶ ماہ کے روزے رکھے ہیں ان کی طرف اشارہ ہے۔“<sup>۱</sup>  
(البدرد جلد نمبر ۱۲ مورخہ ۱۶ جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۹۰)

**جون ۱۸۷۶ء** ”جب حضرت والد صاحب کا انتقال ہوا مجھے ایک خواب میں بتلایا گیا تھا کہ اب ان کے انتقال کا وقت قریب ہے۔ میں اُس وقت لاہور میں تھا جب مجھے یہ خواب آیا تھا تب میں جلدی سے قادیان میں پہنچا اور اُن کو مرضِ زحیر میں مبتلا پایا لیکن یہ امید ہرگز نہ تھی کہ وہ دوسرے دن میرے آنے سے فوت ہو جائیں گے۔ کیونکہ مرض کی شدت کم ہوگئی تھی اور وہ بڑے استقلال سے بیٹھے رہتے تھے۔ دوسرے دن شدتِ دوپہر کے وقت ہم سب عزیز اُن کی خدمت میں حاضر تھے کہ مرزا صاحب نے مہربانی سے مجھے فرمایا کہ اس وقت تم ذرا آرام کر لو کیونکہ جون کا مہینہ تھا اور گرمی سخت پڑتی تھی۔ میں آرام کے لئے ایک چوبارہ میں چلا گیا اور ایک نوکر پیر دبانے لگا کہ اتنے میں تھوڑی سی غنودگی ہو کر مجھے الہام ہوا۔ وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ<sup>۲</sup>

<sup>۱</sup> اس مقام پر حضرت اقدس نے اپنا واقعہ مجاہدہ اور ششماہی روزہ کا بیان فرمایا..... (اور) فرمایا۔  
”ان روزوں کو میں نے مخفی طور پر رکھا۔ بعض دفعہ اظہار میں سلبِ رحمت کا اندیشہ ہوتا ہے۔“

(البدرد مورخہ ۱۶ جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۹۰)

<sup>۲</sup> (نوٹ از ناشر) الحکم مورخہ ۱۷ جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۵ میں یہ کشف باختلاف الفاظ درج ہے۔

<sup>۳</sup> (نوٹ از مولانا عبداللطیف بہاولپوری) دیکھئے ذکرِ حبیب مؤلفہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب صفحہ ۲۲۴ مطبوعہ دسمبر ۱۹۳۶ء

یعنی قسم ہے آسمان کی جو قضاء و قدر کا مبدء ہے اور قسم ہے اُس حادثہ کی جو آج آفتاب کے غروب کے بعد نازل ہوگا۔

اور مجھے سمجھایا گیا کہ یہ الہام بطور عزا پڑی خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اور حادثہ یہ ہے کہ آج ہی تمہارا والد آفتاب کے غروب کے بعد فوت ہو جائے گا..... اور میرے والد صاحب اسی دن بعد غروب آفتاب فوت ہو گئے۔“<sup>۱</sup>

(کتاب البریہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۳ صفحہ ۱۹۲ تا ۱۹۵ حاشیہ)

**جون ۱۸۷۶ء** ”جب مجھے حضرت والد صاحب مرحوم کی وفات کی نسبت اللہ جل شانہ کی طرف سے یہ الہام ہوا جو میں نے ابھی ذکر کیا ہے تو بشریت کی وجہ سے مجھے خیال آیا کہ بعض وجوہ آمدن حضرت والد صاحب کی زندگی سے وابستہ ہیں پھر نہ معلوم کیا کیا ابتلاء ہمیں پیش آئے گا۔ تب اُسی وقت یہ دوسرا الہام ہوا۔

### اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدًا

یعنی کیا خدا اپنے بندے کو کافی نہیں ہے اور اس الہام نے عجیب سکینت اور اطمینان بخشا اور فولادی میخ کی طرح میرے دل میں دھنس گیا۔ پس مجھے اُس خدائے عزوجل کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اس نے اپنے اس مبشرانہ الہام کو ایسے طور سے مجھے سچا کر کے دکھلایا کہ میرے خیال اور گمان میں بھی نہ تھا۔ میرا وہ ایسا متکفل ہوا کہ کبھی کسی کا باپ ہرگز ایسا متکفل نہیں ہوگا۔“ (کتاب البریہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۳ صفحہ ۱۹۲، ۱۹۵ حاشیہ)

**۱۸۷۶ء** ”بعض اوقات خواب یا کشف میں روحانی امور جسمانی شکل پر متشکل ہو کر مثل انسان نظر آجاتے ہیں۔ مجھے یاد ہے کہ جب میرے والد صاحب غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ جو ایک معزز رئیس اور اپنی نواح میں عزت کے ساتھ مشہور تھے انتقال کر گئے تو اُن کے فوت ہونے کے بعد دوسرے یا تیسرے روز ایک عورت نہایت خوبصورت خواب میں میں نے دیکھی جس کا خلیہ ابھی تک میری آنکھوں کے سامنے ہے اور اُس نے بیان کیا کہ میرا نام رآنی ہے اور مجھے اشارات سے کہا کہ میں اس گھر کی عزت اور جاہت ہوں اور کہا کہ میں چلنے کو تھی مگر تیرے لئے رہ گئی۔“<sup>۲</sup>

(ازالہ وہام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۲۰۵، ۲۰۶)

فرمایا ”رؤیا میں عورت سے مراد قبائل اور فتح مندی اور تائید الہی ہوتی ہے۔“

(بدر جلد ۲ نمبر ۲۴ مورخہ ۱۳ جون ۱۹۰۶ء صفحہ ۲ کا لم نمبر ۳)

۱ (نوٹ از سید عبدالحی) حضرت مرزا غلام مرتضیٰ صاحب کی وفات ۳ جون ۱۸۷۶ء کو ہوئی تھی۔

۲ دیکھئے الحکم مورخہ ۱۰ جولائی ۱۹۰۴ء صفحہ ۱۲۔ (عبد اللطیف بہاولپوری)

۱۸۷۶ء ”انہیں دنوں میں میں نے ایک نہایت خوبصورت مرد دیکھا اور میں نے اسے کہا کہ تم ایک عجیب خوبصورت ہو۔ تب اُس نے اشارہ سے میرے پر ظاہر کیا کہ میں تیرا بخت بیدار ہوں۔

اور میرے اس سوال کے جواب میں کہ تو عجیب خوبصورت آدمی ہے اُس نے یہ جواب دیا کہ ہاں میں درشنی آدمی ہوں۔“ (ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۲۰۶) ۱

۱۸۷۷ء ”مرزا اعظم بیگ سابق اسٹرا اسسٹنٹ کمشنر نے ہمارے بعض بے دخل شرکاء کی طرف سے ہماری جائیداد کی ملکیت میں حصہ دار بننے کے لئے ہم پر نالاش دائر کی اور ہمارے بھائی مرزا غلام قادر صاحب مرحوم اپنی فتح یابی کا یقین رکھ کر جواب دہی میں مصروف ہوئے۔ میں نے جب اس بارہ میں دعا کی تو خدائے علیم کی طرف سے مجھے الہام ہوا کہ

أَجِيبْ كُلَّ دُعَائِكَ إِلَّا فِي شُرْكَائِكَ ۲

پس میں نے سب عزیزوں کو جمع کر کے کھول کر سنا دیا کہ خدائے علیم نے مجھے خبر دی ہے کہ تم اس مقدمہ میں ہرگز فتح یاب نہ ہو گے اس لئے اس سے دست بردار ہو جانا چاہیے لیکن انہوں نے ظاہری وجوہات اور اسباب پر نظر کر کے اور اپنی فتح یابی کو متیقن خیال کر کے میری بات کی قدر نہ کی اور مقدمہ کی پیروی شروع کر دی اور عدالت ماتحت میں میرے بھائی کو فتح بھی ہو گئی۔ لیکن خدائے عالم الغیب کی وحی کے برخلاف کس طرح ہو سکتا تھا بالآخر چیف کورٹ میں میرے بھائی کو شکست ہوئی اور اس طرح اس الہام کی صداقت سب پر ظاہر ہو گئی۔“ (نزول المسیح۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۹۰، ۵۹۱)

۱۸۷۷ء ”میں تیری ساری دعائیں قبول کروں گا مگر شرکاء کے بارہ میں نہیں۔“

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۵۴)

”اُردو میں بھی الہام ہوا تھا جو یہی فقرہ ہے۔ اس الہام میں جس قدر خدا نے اپنے اس عاجز بندہ کو عزت

۱ دیکھئے البدور مورخہ ۱۶ جولائی ۱۹۰۴ء صفحہ ۴، والحکم مورخہ ۱۰ جولائی ۱۹۰۴ء صفحہ ۱۲۔ (سید عبدالحی)

۲ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمس) انجام آہم۔ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۱۸۱ میں یہ الہام یوں مرقوم ہے  
يَا أَحْمَدُ أَجِيبْ كُلَّ دُعَائِكَ إِلَّا فِي شُرْكَائِكَ۔

۳ (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمد) ”یہی“ کے لفظ سے مراد الہام ”أَجِيبْ كُلَّ دُعَائِكَ إِلَّا فِي شُرْكَائِكَ“ کا ترجمہ (میں تیری ساری دعائیں قبول کروں گا مگر شرکاء کے بارہ میں نہیں) ہے جسے حضورؐ نے حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۵۴ کے متن میں درج فرمایا ہے اور وہیں سے لے کر یہاں درج کیا گیا ہے۔

دی ہے وہ ظاہر ہے۔ ایسا فقرہ مقام محبت میں استعمال ہوتا ہے اور خاص شخص کے لئے استعمال ہوتا ہے ہر ایک کے لئے استعمال نہیں ہوتا ہے۔“

(حقیقۃ الوحی - روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۵۴ حاشیہ)

**۱۸۷۷ء** ”تخمیناً پندرہ یا سولہ سال کا عرصہ گذرا ہوگا یا شاید اس سے کچھ زیادہ ہو کہ اس عاجز نے اسلام کی تائید میں آریوں کے مقابل پر ایک عیسائی کے مطبع میں جس کا نام رلیارام تھا اور وہ وکیل بھی تھا اور امرتسر میں رہتا تھا اور اُس کا ایک اخبار بھی نکلتا تھا ایک مضمون بغرض طبع ہونے کے ایک پیکٹ کی صورت میں جس کی دونوں طرفیں کھلی تھیں، بھیجا، اور اُس پیکٹ میں ایک خط بھی رکھ دیا۔ چونکہ خط میں ایسے الفاظ تھے جن میں اسلام کی تائید اور دوسرے مذاہب کے بطلان کی طرف اشارہ تھا اور مضمون کے چھاپ دینے کے لئے تاکید بھی تھی اس لئے وہ عیسائی مخالفتِ مذہب کی وجہ سے افروختہ ہوا اور اتفاقاً اُس کو دشمنانہ حملہ کے لئے یہ موقع ملا کہ کسی علیحدہ خط کا پیکٹ میں رکھنا قانوناً ایک جرم تھا جس کی اس عاجز کو کچھ بھی اطلاع نہ تھی اور ایسے جرم کی سزا میں تو این ڈاک کے رُو سے پانسو روپیہ جرمانہ یا چھ ماہ تک قید ہے۔ سو اس نے مخبر بن کر افسرانِ ڈاک سے اس عاجز پر مقدمہ دائر کر دیا اور قبل اس کے جو مجھے اس مقدمہ کی کچھ اطلاع ہو روایا میں اللہ تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا کہ رلیارام وکیل نے ایک سانپ میرے کاٹنے کے لئے مجھ کو بھیجا ہے اور میں نے اُسے مچھلی کی طرح تل کر واپس بھیج دیا ہے۔

میں جانتا ہوں کہ یہ اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ آخر وہ مقدمہ جس طرز سے عدالت میں فیصلہ پایا وہ ایک ایسی نظیر ہے جو وکیلوں کے کام میں آسکتی ہے۔

غرض میں اس جرم میں صدر ضلع گورداسپورہ میں طلب کیا گیا اور جن جن وکلاء سے مقدمہ کے لئے مشورہ لیا گیا انہوں نے یہی مشورہ دیا کہ بجز دروغ گوئی کے اور کوئی راہ نہیں اور یہ صلاح دی کہ اس طرح اظہار دے دو کہ ہم نے پیکٹ میں خط نہیں ڈالا رلیارام نے خود ڈال دیا ہوگا اور نیز بطور تسلی دہی کے کہا کہ ایسا بیان کرنے سے شہادت پر فیصلہ ہو جائے گا اور دو چار جھوٹے گواہ دے کر بریت ہو جائے گی ورنہ صورت مقدمہ سخت مشکل ہے اور کوئی طریق رہائی نہیں مگر میں نے اُن سب کو جواب دیا کہ میں کسی حالت میں راستی کو چھوڑنا نہیں چاہتا جو ہوگا سو ہوگا۔ تب اُسی دن یا دوسرے دن مجھے ایک انگریز کی عدالت میں پیش کیا گیا اور میرے مقابل پر

۱۔ (نوٹ از مولانا عبداللطیف بہاولپوری) جس زمانہ کا یہ واقعہ ہے اُس زمانہ میں یہ قانون تھا۔ دیکھئے ۱۸۶۶ء کے ایک نمبر ۱۳ دفعہ ۱۲، ۱۵۶ اور نیز گورنمنٹ آف انڈیا کے نوٹیفیکیشن نمبر ۲۴۲۴ مورخہ ۷ دسمبر ۱۸۷۷ء دفعہ ۴۳۔



ڈاک خانجات کا افسر بحیثیت سرکاری مدعی ہونے کے حاضر ہوا۔ اس وقت حاکم عدالت نے اپنے ہاتھ سے میرا اظہار لکھا اور سب سے پہلے مجھ سے یہی سوال کیا کہ کیا یہ خط تم نے اپنے پیکٹ میں رکھ دیا تھا اور یہ خط اور یہ پیکٹ تمہارا ہے۔ تب میں نے بلا توقف جواب دیا کہ یہ میرا ہی خط اور میرا ہی پیکٹ ہے اور میں نے اس خط کو پیکٹ کے اندر رکھ کر روانہ کیا تھا۔ مگر میں نے گورنمنٹ کی نقصان رسانی محصول کے لئے بد نیتی سے یہ کام نہیں کیا بلکہ میں نے اس خط کو اس مضمون سے کچھ علیحدہ نہیں سمجھا اور نہ اس میں کوئی نچ کی بات تھی۔ اس بات کو سنتے ہی خدا تعالیٰ نے اس انگریز کے دل کو میری طرف پھیر دیا اور میرے مقابل پر افسر ڈاک خانجات نے بہت شور مچایا اور لمبی لمبی تقریریں انگریزی میں کیں جن کو میں نہیں سمجھتا تھا مگر اس قدر میں سمجھتا تھا کہ ہر ایک تقریر کے بعد زبان انگریزی میں وہ حاکم نو۔ نو کر کے اُس کی سب باتوں کو رد کر دیتا تھا۔ انجام کار جب وہ افسر مدعی اپنے تمام وجوہ پیش کر چکا اور اپنے تمام بخارات نکال چکا تو حاکم نے فیصلہ لکھنے کی طرف توجہ کی اور شاید سطر یا ڈیڑھ سطر لکھ کر مجھ کو کہا کہ اچھا آپ کے لئے رخصت۔ یہ سن کر میں عدالت کے کمرہ سے باہر ہوا اور اپنے محسن حقیقی کا شکر بجایا جس نے ایک افسر انگریز کے مقابل پر مجھ کو یہی فتح بخشی اور میں خوب جانتا ہوں کہ اس وقت صدق کی برکت سے خدا تعالیٰ نے اُس بلا سے مجھ کو نجات دی۔

میں نے اُس سے پہلے یہ خواب بھی دیکھی تھی کہ ایک شخص نے میری ٹوپی اتارنے کے لئے ہاتھ مارا۔ میں نے کہا۔ کیا کرنے لگا ہے۔ تب اُس نے ٹوپی کو میرے سر پر ہی رہنے دیا اور کہا کہ خیر ہے۔ خیر ہے۔“

(آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۲۹۷ تا ۲۹۹)

**۱۸۷۷ء (تخمیناً)** ”ایک پرانا الہام کوئی تین سال کا جو پہلے بھی حضرت نے کئی دفعہ سنایا ہے اور آج پھر سنایا.....

فَارْتَدُّا عَلٰی اٰثَارِهِمَا وَوَهَبْ لَهُ الْجَنَّةَ اتنے میں طاقت بالا اس کو بھیج کر لے گی۔

۲ یہود اسکر یوٹی ۱۔“ (بدر جلد ۶ نمبر ۴ مورخہ ۲۲ جنوری ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

**۱۸۷۷ء (قریباً)** ”سَيَهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُولُونَ الدُّبُرَ“

یعنی آریہ مذہب کا انجام یہ ہوگا کہ خدا ان کو شکست دے گا اور آخر وہ آریہ مذہب سے بھاگیں گے اور پیٹھ

۱۔ (ترجمہ از مرتب) پھر وہ دونوں پچھلے پاؤں واپس لوٹ گئے اور اس کو جنت عطا کی گئی۔

۲۔ (نوٹ از ناشر) احکم مورخہ ۲۲ جنوری ۱۹۰۷ء صفحہ ۱۹۰ میں دوسرا الہام ”یہود اسکر یوٹی“ درج نہیں۔

پھیر لیں گے اور آخر کا عدم ہو جائیں گے۔ یہ الہام مدت دراز کا ہے جس پر قریباً تیس برس کا عرصہ گزرا ہے جس سے اس جگہ کے ایک آریہ یعنی لالہ شرمپت کو اطلاع دی گئی تھی۔‘ (تمتہ حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۶۰۷)

**۱۸۷۸ء (قریباً)** ”عرصہ قریباً پچیس برس کا گزرا ہے کہ مجھے گورداسپور میں ایک رؤیا ہوا کہ میں ایک چار پائی پر بیٹھا ہوں اور اسی چار پائی پر بائیں طرف مولوی عبداللہ صاحب غزنوی مرحوم بیٹھے ہیں۔ اتنے میں میرے دل میں تحریک پیدا ہوئی کہ میں مولوی صاحب موصوف کو چار پائی سے نیچے اتار دوں چنانچہ میں نے ان کی طرف کھسکنا شروع کیا یہاں تک کہ وہ چار پائی سے اتر کر زمین پر بیٹھ گئے۔ اتنے میں تین فرشتے آسمان کی طرف سے ظاہر ہو گئے جن میں سے ایک کا نام خیر ائنتی تھا۔ وہ تینوں بھی زمین پر بیٹھ گئے اور مولوی عبداللہ بھی زمین پر تھے اور میں چار پائی پر بیٹھا رہا۔ تب میں نے ان سب سے کہا کہ میں دعا کرتا ہوں تم سب آئین کہو۔ تب میں نے یہ دعا کی۔

رَبِّ اَذْهَبْ عَنِّي الرَّجْسَ وَظَهِّرْ لِي تَطْهِيراً<sup>۱</sup>

اس دعا پر تینوں فرشتوں اور مولوی عبداللہ نے آئین کہی۔ اس کے بعد وہ تینوں فرشتے اور مولوی عبداللہ آسمان کی طرف اڑ گئے اور میری آنکھ کھل گئی۔

آنکھ کھلتے ہی مجھے یقین ہو گیا کہ مولوی عبداللہ کی وفات قریب<sup>۲</sup> ہے اور میرے لئے آسمان پر ایک خاص فضل کا ارادہ ہے اور پھر میں ہر وقت محسوس کرتا رہا کہ ایک آسمانی کشش میرے اندر کام کر رہی ہے یہاں تک کہ وحی الہی کا سلسلہ جاری ہو گیا۔ وہی ایک ہی رات تھی جس میں اللہ تعالیٰ نے تمام وکمال میری اصلاح کردی اور مجھ میں ایک ایسی تبدیلی واقع ہو گئی جو انسان کے ہاتھ سے یا انسان کے ارادے سے نہیں ہو سکتی تھی۔<sup>۳</sup>

مجھے معلوم ہوتا ہے کہ مولوی عبداللہ غزنوی اس نور کی گواہی کے لئے پنجاب کی طرف کھنچا تھا اور اس نے میری نسبت گواہی دی اور اس گواہی کو حافظ محمد یوسف اور ان کے بھائی محمد یعقوب نے بیان بھی کیا مگر پھر دنیا کی

۱ (ترجمہ از مرتب) اے میرے رب مجھ سے ناپاکی کو دور رکھ اور مجھے بالکل پاک کر دے۔

۲ (نوٹ از مولانا عبداللطیف بہاولپوری) مولوی عبداللہ صاحب غزنوی کی وفات بروز منگل ۱۵ ربیع الاول ۱۲۹۸ھ مطابق ۱۵ فروری ۱۸۸۱ء کو ہوئی۔ دیکھیے اشاعۃ السنۃ نمبر ۱، ۲ جلد ۳

۳ (نوٹ از مولانا عبداللطیف بہاولپوری) یہ خواب تریاق القلوب۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۳۵۱، ۳۵۲ میں بھی درج ہے۔

محبت اُن پر غالب آگئی اور میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتی کا کام ہے کہ مولوی عبداللہ نے میرے خواب میں میرے دعویٰ کی تصدیق کی اور میں دعا کرتا ہوں کہ اگر یہ قسم جھوٹی ہے تو اے قادر خدا مجھے ان لوگوں کی ہی زندگی میں جو مولوی عبداللہ صاحب کی اولاد یا اُن کے مرید یا شاگرد ہیں سخت عذاب سے مار ورنہ مجھے غالب کر اور ان کو شرمندہ یا ہدایت یافتہ۔ مولوی عبداللہ صاحب کے اپنے منہ کے یہ لفظ تھے کہ آپ کو آسمانی نشانوں اور دوسرے دلائل کی تلواری گئی ہے اور جب میں دنیا پر تھا تو امید کرتا تھا کہ ایسا انسان خدا کی طرف سے دنیا میں بھیجا جائے گا۔ یہ میری خواب ہے۔ اَلْعَنُ مَنْ كَذَبَ وَاَيُّدُ مَنْ صَدَقَ۔“<sup>۱</sup>  
(نزول المسیح۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۶۱۳ تا ۶۱۶)

**۱۸۷۸ء (تخمیناً)** ”اور انہی دنوں میں شاید اس رات سے اول یا اس رات کے بعد میں نے کشفی حالت میں دیکھا کہ ایک شخص جو مجھے فرشتہ معلوم ہوتا ہے مگر خواب میں محسوس ہوا کہ اس کا نام شیر علی

ہے۔ اُس نے مجھے ایک جگہ لٹا کر میری آنکھیں نکالی ہیں اور صاف کی ہیں اور میل اور کدورت ان میں سے پھینک دی اور ہر ایک بیماری اور کوتاہ بینی کا مادہ نکال دیا ہے اور ایک مصفا نور جو آنکھوں میں پہلے سے موجود تھا مگر بعض مواد کے نیچے دبا ہوا تھا اس کو ایک چمکتے ہوئے ستارہ کی طرح بنا دیا ہے اور یہ عمل کر کے پھر وہ شخص غائب ہو گیا اور میں اُس کشفی حالت سے بیداری کی طرف منتقل ہو گیا۔“

(تزیان القلوب۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۳۵۲)

**۱۸۷۸ء** ”ایک دفعہ ایک طالب العلم انگریزی خوان ملنے کو آیا اُس کے روبرو ہی یہ الہام ہوا۔  
دِس اِزْ مَائِيْ اَيُّبِيْهِ<sup>۲</sup>

یعنی یہ میرا دشمن ہے۔

اگرچہ معلوم ہو گیا تھا کہ یہ الہام اُس کی نسبت ہے مگر اُس سے یہ معنی بھی دریافت کئے گئے اور آخر وہ ایسا

۱ (ترجمہ از ناشر) اے اللہ جھوٹے پر لعنت کر اور سچے کی تائید فرما۔

۲ (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمد) یعنی جب رو یا مذکورہ بالا دیکھا تھا۔

ہی آدمی نکلا اور اُس کے باطن میں طرح طرح کے خبث پائے گئے۔“

(براہین احمدیہ حصہ چہارم۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳)

۱۸۷۹ء (قریباً) ”شاید تین سال کے قریب عرصہ گزارا ہوگا کہ میں نے اسی کتاب کے لئے دعا کی کہ لوگ اس کی مدد کی طرف متوجہ ہوں تب یہی الہام شدید الکلمات جس کی میں نے ابھی تعریف کی ہے ان لفظوں میں ہوا۔

### بالفعل نہیں

..... اور پھر اُسی کے مطابق ..... لوگوں کی طرف سے عدم توجہی رہی۔“

(براہین احمدیہ حصہ سوم۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۲۴۹، ۲۵۰ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۱)

۱۸۸۰ء ”ایک مرتبہ میں سخت بیمار ہوا یہاں تک کہ تین مختلف وقتوں میں میرے وارثوں نے میرا آخری وقت سمجھ کر مسنون طریقہ پر مجھے تین مرتبہ سورہ یٰسین سنائی جب تیسری مرتبہ سورہ یٰسین سنائی گئی تو میں دیکھتا تھا کہ بعض عزیز میرے جواب وہ دنیا سے گزر بھی گئے دیواروں کے پیچھے بے اختیار روتے تھے اور مجھے ایک قسم کا سخت قولنج تھا اور بار بار دمبدم حاجت ہو کر خون آتا تھا۔ سولہ دن برابر ایسی حالت رہی اور اسی بیماری میں میرے ساتھ ایک اور شخص بیمار ہوا تھا وہ آٹھویں دن راہی ملک بقا ہو گیا حالانکہ اس کے مرض کی شدت ایسی نہ تھی جیسی میری۔ جب بیماری کو سولہواں دن چڑھا تو اُس دن بلکی حالات یاس ظاہر ہو کر تیسری مرتبہ مجھے سورہ یٰسین سنائی گی اور تمام عزیزوں کے دل میں یہ پختہ یقین تھا کہ آج شام تک یہ قبر میں ہوگا۔ تب ایسا ہوا کہ جس طرح خدا تعالیٰ نے مصائب سے نجات پانے کے لئے بعض اپنے نبیوں کو دعائیں سکھلائی تھیں مجھے بھی خدا نے الہام کر کے ایک دعا سکھلائی اور وہ یہ ہے۔

سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍؑ

اور میرے دل میں خدا تعالیٰ نے یہ الہام کیا کہ دریا کے پانی میں جس کے ساتھ ریت بھی ہو ہاتھ ڈال اور یہ کلمات طیبہ پڑھ اور اپنے سینہ اور پشت سینہ اور دونوں ہاتھوں اور منہ پر اس کو پھیر کہ اس سے تو شفا پائے گا۔ چنانچہ جلدی سے دریا کا پانی مع ریت منگوا یا گیا اور میں نے اُسی طرح عمل کرنا شروع کیا جیسا کہ مجھے تعلیم دی تھی اور اس وقت حالت یہ تھی کہ میرے ایک ایک بال سے آگ نکلتی تھی اور تمام بدن میں دردناک جلن تھی اور

۱۔ براہین احمدیہ (مرزا بشیر احمد)

۲۔ (ترجمہ از ناشر) اللہ پاک ہے اپنی حمد کے ساتھ۔ اللہ پاک ہے بڑی عظمت والا ہے۔ اے اللہ! محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور محمد کی آل پر رحمتیں نازل فرما۔

بے اختیار طبیعت اس بات کی طرف مائل تھی کہ اگر موت بھی ہو تو بہتر تا اس حالت سے نجات ہو مگر جب وہ عمل شروع کیا تو مجھے اس خدا کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ ہر ایک دفعہ ان کلمات طیبہ کے پڑھنے اور پانی کو بدن پر پھیرنے سے میں محسوس کرتا تھا کہ وہ آگ اندر سے نکلتی جاتی ہے اور بجائے اس کے ٹھنڈک اور آرام پیدا ہوتا جاتا ہے یہاں تک کہ ابھی اس بیالہ کا پانی ختم نہ ہوا تھا کہ میں نے دیکھا کہ بیماری بگلی مجھے چھوڑ گئی اور میں سولہ دن کے بعد رات کو تندرستی کے خواب سے سویا۔ جب صبح ہوئی تو مجھے یہ الہام ہوا۔

وَأِنْ كُنْتُمْ فِي رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلَىٰ عَبْدِنَا فَأْتُوا بِدَلِيلٍ مِّنْ مِّثْلِهِ

یعنی اگر تمہیں اُس نشان میں شک ہو جو شفا دے کر ہم نے دکھلایا تو تم اس کی نظیر کوئی اور شفا پیش کرو۔“

(تزیین القلوب۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۰۸، ۲۰۹)

**۱۸۸۰ء (تخمیناً)** ”کوئی ۲۵، ۲۶ سال کا عرصہ گزرا ہے ایک دفعہ میں نے خواب میں دیکھا تھا کہ ایک شخص میرا نام لکھ رہا ہے تو آدھا نام اس نے عربی میں لکھا ہے اور آدھا انگریزی میں لکھا ہے۔“

(الحکم جلد ۹ نمبر ۳۲ مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۳)

**۱۸۸۰ء (تخمیناً)** ”سردار محمد حیات خاں کا کبھی آپ نے نام سنا ہی ہوگا کہ جو گورنمنٹ کے حکم سے ایک

عرصہ دراز تک معطل رہے۔ ڈیڑھ سال کا عرصہ گزرا ہوگا یا شاید اس سے زیادہ کچھ عرصہ گزر گیا ہوگا کہ جب طرح طرح کی مصیبتیں اور مشکلیں اور صعوبتیں اس معطلی کی حالت میں اُن کو پیش آئیں اور گورنمنٹ کا منشا بھی کچھ برخلاف سمجھا جاتا تھا انہیں دنوں میں اُن کے بری ہونے کی خبر ہم کو خواب میں ملی اور خواب میں میں نے

۱۔ (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؒ) نواب سردار محمد حیات خان صاحب حج تھے جن پر گورنمنٹ کی طرف سے کئی الزام قائم کئے گئے تھے اور انہیں معطل کر کے ان پر مقدمہ چلایا گیا تھا۔ اس موقع پر مرزا غلام قادر صاحب مرحوم نے ان کے لئے دُعا کے واسطے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کہا۔ چنانچہ جب حضورؐ نے ان کے لئے دُعا کی تو حضورؐ کو اُن کے متعلق بذریعہ کشف یہ بشارت ملی۔

۲۔ (نوٹ از الحکم) ”سردار حیات خاں ایک دفعہ کسی مقدمہ میں معطل ہو گیا تھا۔ میرے بڑے بھائی مرزا غلام قادر مرحوم نے مجھے کہا کہ ان کے لئے دعا کرو۔ میں نے دعا کی تو مجھے دکھایا گیا کہ یہ کرسی پر بیٹھا ہوا عدالت کر رہا ہے۔ میں نے کہا کہ یہ تو معطل ہو گیا ہے۔ کسی نے کہا کہ اُس جہان میں معطل نہیں ہوا۔ تب مجھے معلوم ہوا کہ یہ بحال ہو جائے گا چنانچہ اس کی اطلاع دی گئی اور تھوڑے ہی عرصہ کے بعد وہ پھر بحال ہو گیا۔“

(الحکم مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۶)

اُن کو کہا کہ تم کچھ خوف مت کرو خدا ہر ایک چیز پر قادر ہے وہ تمہیں نجات دے گا۔ چنانچہ یہ خبر انہیں دنوں میں بیسیوں ہندوؤں اور آریوں اور مسلمانوں کو سنائی گئی جس نے سنا بعد از قیاس سمجھا اور بعض نے ایک امر محال خیال کیا اور میں نے سنا ہے کہ اُنہیں ایام میں محمد حیات خان صاحب کو بھی یہ خبر کسی نے لاہور میں پہنچا دی تھی۔ سَوَّالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالْمِنَّةِ کہ یہ بشارت بھی جیسی دیکھی تھی ویسی ہی پوری ہوئی۔“

(براہین احمدیہ حصہ سوم۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۲۷۹، ۲۸۰ حاشیہ نمبر ۱)

**۱۸۸۰ء** ”رَإِیُّ مُهَيَّبٍ مَّنْ أَرَادَ إِهَّا نَتَكَ۔ یعنی میں اس کی اہانت کروں گا جو تیری اہانت کا ارادہ کرے گا۔ یہ ایک نہایت پُر شوکت وحی اور پیشگوئی ہے جس کا ظہور مختلف پیرایوں اور مختلف قوموں میں ہوتا رہا ہے اور جس کسی نے اس سلسلہ کو ذلیل کرنے کی کوشش کی وہ خود ذلیل اور ناکام ہوا۔“ (نزول المسیح۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۶۷)

**قریباً ۱۸۸۰ء** ”ایک دفعہ کشفی طور پر مجھے **سَلَامٌ عَلَيْكَ يَا سَلَامٌ** روپیہ دکھائے گئے اور پھر یہ الہام ہوا کہ

ماجھے خان کا بیٹا اور شمس الدین پٹواری ضلع لاہور بھیجنے والے ہیں

پھر بعد اس کے کارڈ آیا جس میں لکھا تھا کہ **سَلَامٌ عَلَيْكَ** ماجھے خان کے بیٹے کی طرف سے ہیں اور **سَلَامٌ عَلَيْكَ** شمس الدین پٹواری کی طرف سے ہیں۔ پھر اسی تشریح سے روپیہ آئے۔“ (نزول المسیح۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۸۰)

**۱۸۸۱ء** ”ایک بزرگ..... جن کا نام نامی عبداللہ غزنوی تھا ایک مرتبہ میں نے اس بزرگ باصفا کو خواب میں اُن کی وفات کے بعد دیکھا کہ سپاہیوں کی صورت پر بڑی عظمت اور شان کے ساتھ بڑے پہلوانوں کی مانند مسلح ہونے کی حالت میں کھڑے ہیں تب میں نے کچھ اپنے الہامات کا ذکر کر کے اُن سے پوچھا کہ مجھے

۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں کہ ”جب مولوی صاحب غزنوی ہماری مذکورہ بالا خواب کے مطابق فوت ہو گئے تو جیسا کہ میں نے ابھی لکھا ہے تھوڑے دنوں کے بعد میں نے ان کو خواب میں دیکھا کہ میں اپنا ایک خواب ان کے آگے بیان کر رہا ہوں اور وہ ایک بازار میں کھڑے ہیں جو ایک بڑے شہر کا بازار ہے اور پھر میں ان کے ساتھ ایک مسجد میں آ گیا ہوں اور اُن کے ساتھ ایک گروہ کثیر ہے اور سب سپاہیانہ شکل پر نہایت جسیم مضبوط وردیاں کسے ہوئے اور مسلح ہیں اور اُنہیں میں سے ایک مولوی عبداللہ صاحب ہیں کہ جو ایک قوی اور جسیم جوان نظر آتے ہیں وردی کسے ہوئے ہتھیار پہنے ہوئے اور تلوار میان میں لٹک رہی ہے اور میں دل میں محسوس کرتا ہوں کہ یہ لوگ ایک عظیم الشان حکم کے لئے تیار بیٹھے ہیں اور میں خیال کرتا ہوں کہ باقی سب فرشتے ہیں مگر تیری ہولناک ہے۔“ (نزول المسیح۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۶۱۶)

ایک خواب آئی ہے اُس کی تعبیر فرمائیے۔ میں نے خواب میں یہ دیکھا ہے کہ ایک تلوار میرے ہاتھ میں ہے جس کا قبضہ میرے پنجے میں اور نوک آسمان تک پہنچی ہوئی ہے۔ جب میں اُس کو دائیں طرف چلاتا ہوں تو ہزاروں لے اس تلوار کی تعریف میں حضورؐ کے الفاظ آئینہ کمالات اسلام میں یوں ہیں۔

(الف) ”وَرَأَيْتُ فِي مَنَامِي كَأَنَّي قَائِمٌ فِي مَوْطِنٍ وَفِي يَدِي سَيْفٌ مَسْلُوكٌ، قَائِمُهُ فِي أَكْفِي وَظَرْفُهُ الْأَخْرَفِي السَّمَاءِ وَلَهُ بَرْقٌ وَلَمَعَانٌ يَخْرُجُ مِنْهُ نُورٌ كَقَطْرَاتٍ مُتَنَازِلَةٍ حِينًا بَعْدَ حِينٍ. وَإِنِّي أَضْرِبُ السَّيْفَ شِمَالًا وَجُنُوبًا وَبِكُلِّ ضَرْبَةٍ أَقْتُلُ الْوَقَائِمَ مِنْ أَعْدَاءِ الدِّينِ. وَرَأَيْتُ فِي تِلْكَ الرُّؤْيَا شَيْخًا صَالِحًا اسْمُهُ عَبْدُ اللَّهِ الْغَزْوِيُّ وَقَدَمَاتٍ مِنْ سِنِينَ. فَسَأَلْتُهُ عَنْ تَأْوِيلِ هَذِهِ الرُّؤْيَا. فَقَالَ أَمَّا السَّيْفُ فَهِيَ الْحُجُجُ الَّتِي أَعْطَاكَ اللَّهُ وَنَصْرَكَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ. وَأَمَّا ضَرْبُكَ إِيَّاهُ شِمَالًا وَجُنُوبًا فَهُوَ إِذْ آتَتْكَ آيَاتِ رُوحَانِيَّةٍ سَمَاوِيَّةٍ وَأَدَلَّتْ عَقْلِيَّةً فَلَسْفِيَّةً لِلْمُنْكَرِينَ. وَأَمَّا قَتْلُ الْأَعْدَاءِ فَهُوَ إِفْحَامُ الْمُخَاصِبِينَ، وَإِسْكَانُهُمْ مِنْهَا. هَذَا تَأْوِيلُ رُؤْيَاكَ وَأَنْتَ مِنَ الْمُؤَيَّدِينَ.“

وَقَدْ كُنْتُ فِي آيَاتِي الَّتِي كُنْتُ فِي الدُّنْيَا أَرْجُو وَأَطْنُ أَنْ يُخْرِجَ رَجُلٌ يَهْدِيهِ الصِّفَاتِ وَمَا كُنْتُ أَسْتَيِّقُنُ أَنَّهُ أَنْتَ وَكُنْتُ عَنْ أَمْرِكَ مِنَ الْغَافِلِينَ.“ (آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۵۷۶، ۵۷۷)

(ترجمہ از مرتب) میں نے خواب میں دیکھا گویا میں میدان کارزار میں کھڑا ہوں اور میرے ہاتھ میں ایک تلوار ہے اس کا دستہ میرے ہاتھوں میں ہے اور اس کی نوک آسمان میں ہے۔ اور اس سے نور اس طرح نکل رہا ہے گویا بارش تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد برس رہی ہو اور میں تلوار کبھی دائیں مارتا ہوں اور کبھی بائیں اور ہر ضرب سے میں ہزاروں دشمنان دین کو مارتا ہوں اور میں نے اپنی خواب میں ایک شیخ صالح جن کا نام عبد اللہ غزنوی ہے کہ دیکھا وہ کئی سال ہوئے فوت ہو چکے ہیں۔ پس میں نے ان سے اس خواب کی تعبیر پوچھی۔ اس پر انہوں نے کہا سیف سے مراد وہ دلائل ہیں جو اللہ نے تمہیں عطا کئے اور وہ مدد ہے جو اللہ نے دلائل و براہین سے تمہاری کی ہے اور آپ کے تلوار کو دائیں اور بائیں چلانے سے مراد آپ کا روحانی سماوی نشانات اور عقلی اور فلسفی دلائل منکرین کو دکھانا ہے۔ اور دشمنوں کو قتل کرنے سے مراد ان کا دلائل سے منہ بند کرنا اور ان کو خاموش کر دینا ہے۔ یہ ہے تعبیر آپ کے خواب کی اور تم مؤید (من اللہ) لوگوں میں سے ہو۔

(نیز انہوں نے فرمایا) جب میں دنیا میں تھا تو امید کرتا تھا اور گمان رکھتا تھا کہ ان صفات کا حامل شخص ظاہر ہو اور میں یہ یقین نہیں کرتا تھا کہ وہ تم ہی ہو۔ اور میں آپ کے معاملہ کے بارہ میں غافلوں میں سے تھا۔

(ب) حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ”اور اس تلوار میں سے ایک نہایت تیز چمک نکلتی ہے جیسا کہ آفتاب کی چمک ہوتی ہے اور میں اسے کبھی اپنے دائیں طرف اور کبھی بائیں طرف چلاتا ہوں اور ہر ایک وار سے ہزار ہا آدمی

مخالف اُس سے قتل ہو جاتے ہیں اور جب بائیں طرف چلاتا ہوں تو ہزار ہا دشمن اُس سے مارے جاتے ہیں۔ تب حضرت عبداللہ صاحب مرحوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس میری خواب کو سن کر بہت خوش ہوئے اور بشارت اور انبساط اور انشراح صدر کے علامات و امارات اُن کے چہرہ میں نمودار ہو گئے اور فرمانے لگے کہ اس کی تعبیر یہ ہے کہ خدائے تعالیٰ آپ سے بڑے بڑے کام لے گا اور یہ جو دیکھا کہ دائیں طرف تلوار چلا کر مخالفوں کو قتل کیا جاتا ہے اس سے مراد وہ اتمام حجت کا کام ہے کہ جو روحانی طور پر انوار و برکات کے ذریعہ سے انجام پذیر ہوگا اور یہ جو دیکھا کہ بائیں طرف تلوار چلا کر ہزار ہا دشمنوں کو مارا جاتا ہے اس سے مراد یہ ہے کہ آپ کے ذریعہ سے عقلی طور پر خدائے تعالیٰ الزام و اسکاٹِ خصم کرے گا اور دنیا پر دونوں طور سے اپنی حجت پوری کر دے گا۔ پھر بعد اس کے اُنہوں نے فرمایا کہ جب میں دنیا میں تھا تو میں امیدوار تھا کہ خدائے تعالیٰ ضرور کوئی ایسا آدمی پیدا کرے گا پھر حضرت عبداللہ صاحب مرحوم مجھ کو ایک وسیع مکان کی طرف لے گئے جس میں ایک جماعت راستبازوں اور کامل لوگوں کی بیٹھی ہوئی تھی لیکن سب کے سب مسلح اور سپاہیانہ صورت میں ایسی چستی کی طرز سے بیٹھے ہوئے معلوم ہوتے تھے کہ گویا کوئی جنگی خدمت بجالانے کے لئے کسی ایسے حکم کے منتظر بیٹھے ہیں جو بہت جلد آنے والا ہے پھر اس کے بعد آنکھ کھل گئی۔

یہ روایا صالحہ جو درحقیقت ایک کشف کی قسم ہے استعارہ کے طور پر انہیں علامات پر دلالت کر رہی ہے جو مسیح کی نسبت ہم ابھی بیان کر آئے ہیں یعنی مسیح کا خزیروں کو قتل کرنا اور علی العموم تمام کفار کو مارنا انہیں معنوں کی رو سے ہے کہ وہ حجتِ الہی اُن پر پوری کرے گا اور پیئہ کی تلوار سے ان کو قتل کر دے گا۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ۔“ (ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۴۳ تا ۱۴۷ حاشیہ)

**۱۸۸۱ء (قریباً) (الف)** ”خدائے اپنے الہامات میں میرا نام بیت اللہ بھی رکھا ہے۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جس قدر اس بیت اللہ کو مخالف گرانہ چاہیں گے اس میں سے معارف اور آسمانی نشانوں کے خزانے نکلیں گے۔ چنانچہ میں دیکھتا ہوں کہ ہر ایک ایذا کے وقت ضرور ایک خزانہ نکلتا ہے اور اس بارے میں الہام یہ ہے۔

بقیہ حاشیہ۔ کٹ جاتے ہیں اور معلوم ہوتا ہے کہ وہ تلوار اپنی لنبائی کی وجہ سے دنیا کے کناروں تک کام کرتی ہے اور وہ ایک بجلی کی طرح ہے جو ایک دم میں ہزاروں کوس چلی جاتی ہے اور میں دیکھتا ہوں کہ ہاتھ تو میرا ہی ہے مگر قوت آسمان سے اور میں ہر ایک دفعہ اپنے دائیں اور بائیں طرف اس تلوار کو چلاتا ہوں اور ایک مخلوق ٹکڑے ٹکڑے ہو کر گرتی جاتی ہے۔“

(نزول المسیح۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۶۱۶، ۶۱۷)



”یکے پائے من مے بوسید و من مے گفتم کہ حجرِ اسود منم“ ۱

(اربعین نمبر ۴ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۵ حاشیہ)

(ب) ”ایک پورا نا الہام قریباً پچیس سال کا

”شخصے پائے من بوسید من گفتم کہ سنگِ اسود منم“ ۲

(الحکم جلد ۱۰ نمبر ۳ مورخہ ۲۴ اکتوبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۱۸۸۱ء (تخمیناً) ”عرصہ تخمیناً اٹھارہ برس کا ہوا ہے کہ میں نے خدا تعالیٰ سے الہام پا کر چند آدمیوں کو

ہندوؤں اور مسلمانوں میں سے اس بات کی خبر دی کہ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا ہے کہ

إِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ حَسِينٍ۔

یعنی ہم تجھے ایک حسین لڑکے کے عطا کرنے کی خوشخبری دیتے ہیں۔

میں نے یہ الہام ایک شخص حافظ نور احمد امرتسری کو سنایا جو اب تک زندہ ہے اور باعثِ میرے دعویٰ

مسیحیت کے مخالفوں میں سے ہے اور نیز یہی الہام شیخ حامد علی کو جو میرے پاس رہتا تھا سنایا اور دو ہندوؤں کو جو

آمدورفت رکھتے تھے۔ یعنی شرمپت اور ملاو امل ساکنانِ قادیان کو بھی سنایا اور لوگوں نے اس الہام سے تعجب کیا

کیونکہ میری پہلی بیوی کو عرصہ بیس سال سے اولاد ہونی موقوف ہو چکی تھی اور دوسری کوئی بیوی نہ تھی لیکن حافظ نور احمد

نے کہا کہ خدا کی قدرت سے کیا تعجب کہ وہ لڑکا دے۔ اس سے قریباً تین برس کے بعد..... دہلی میں میری شادی

ہوئی اور خدا نے وہ لڑکا بھی دیا اور تین اور عطا کئے۔“ (تریاق القلوب۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۰۰، ۲۰۱)

۱۸۸۱ء (تخمیناً) ”أَشْكُرُ نِعْمَتِي رَأَيْتَ خَلِيَّتِي“

(براہین احمدیہ حصہ چہارم۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۶۶۶ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۴)

”ترجمہ۔ میرا شکر کر کہ تُو نے میری خدیجہ کو پایا۔

۱ (ترجمہ از ناشر) ایک شخص میرے پاؤں کو چومتا ہے اور میں کہتا ہوں کہ میں حجرِ اسود ہوں۔

۲ (ترجمہ از مرتب) ایک شخص نے میرے پاؤں کو چوما اور میں نے (اُسے) کہا کہ حجرِ اسود میں ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ”قَالَ الْمَعْبُودُونَ أَنَّ الْمُرَادَ مِنَ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ فِي عِلْمِ الرُّؤْيَا۔

الْمُرَّةِ الْعَالِمُ الْفَقِيهُ الْحَكِيمُ۔“ (الاستفتاء ضمیمہ حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۶۶۳ حاشیہ)

(ترجمہ از مرتب) معبرین نے کہا ہے کہ علمِ رؤیا میں حجرِ اسود سے مراد عالم، فقیہ اور حکیم ہوتا ہے۔

یہ ایک بشارت کئی سال پہلے اُس نکاح کی طرف تھی جو سادات کے گھر میں دہلی میں ہوا..... اور خدا بچہ اس لئے میری بیوی کا نام رکھا کہ وہ ایک مبارک نسل کی ماں ہے جیسا کہ اس جگہ بھی مبارک نسل کا وعدہ تھا اور نیز یہ اس طرف اشارہ تھا کہ وہ بیوی سادات کی قوم میں سے ہوگی۔“ (نزول المسیح۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۲۳، ۵۲۵)

**۱۸۸۱ء (قریباً)** ”قریباً اٹھارہ برس سے ایک یہ پیشگوئی ہے۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ لَكُمْ الصِّهْرَ وَالنَّسَبَ ۱

ترجمہ۔ وہ خدا سچا خدا ہے جس نے تمہارا دامادی کا تعلق ایک شریف قوم سے جو سید تھے کیا اور خود تمہاری نسب کو شریف بنایا جو فارسی خاندان اور سادات سے معجون مرگب ہے۔“

(تریاق القلوب۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۷۲، ۲۷۳)

**۱۸۸۱ء (قریباً)** ”ایک مرتبہ مسجد میں بوقتِ عصر یہ الہام ہوا کہ

میں نے ارادہ کیا ہے کہ تمہاری ایک اور شادی کروں یہ سب سامان میں خود ہی کروں گا اور تمہیں کسی بات کی تکلیف نہیں ہوگی۔

اس میں یہ ایک فارسی فقرہ بھی ہے۔

هر چه باید نو عروسی را ہماں سامان کنم  
و آنچه مطلوبِ شما باشد عطا ئے آن کنم ۲

۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ”صہر اور نسب اس الہام میں ایک ہی جَعَلَ کے نیچے رکھے گئے ہیں اور ان دونوں کو قریباً ایک ہی درجہ کا امر قابلِ حمد ٹھہرایا گیا ہے اور یہ صریح دلیل اس بات پر ہے کہ جس طرح صہر یعنی دامادی کو بنی فاطمہ سے تعلق ہے اسی طرح نسب میں بھی فاطمیت کی آمیزش والدات کی طرف سے ہے اور صہر کو نسب پر مقدم رکھنا اسی فرق کے دکھانے کے لئے ہے کہ صہر میں خالص فاطمیت ہے اور نسب میں اس کی آمیزش۔“

(تحفہ گولڑویہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۱۱۷ حاشیہ)

۲۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام حقیقتہً الوہی میں تحریر فرماتے ہیں۔ ”میں نے جناب الہی میں دعا کی کہ ان اخراجات کی مجھ میں طاقت نہیں۔ تب یہ الہام ہوا کہ

هر چه باید نو عروسی را ہمہ سامان کنم      و آنچه در کارِ شما باشد عطا ئے آن کنم  
یعنی جو کچھ تمہیں شادی کے لئے درکار ہوگا تمام سامان اوس کا میں آپ کروں گا اور جو کچھ تمہیں وقتاً فوقتاً حاجت ہوتی  
رہے گی آپ دیتار ہوں گا۔ چنانچہ ایسا ہی ظہور میں آیا۔“

(حقیقتہً الوہی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۷)

اور الہامات میں یہ بھی ظاہر کیا گیا کہ وہ قوم کے شریف اور عالی خاندان ہوں گے۔ چنانچہ ایک الہام میں تھا کہ خدا نے تمہیں اچھے خاندان میں پیدا کیا اور پھر اچھے خاندان سے دامادی تعلق بنشٹا۔ سو قبل از ظہور یہ تمام الہام لالہ شرمپت کو سنا دیا گیا۔ پھر بخوبی اسے معلوم ہے کہ بغیر ظاہری تلاش اور محنت کے محض خدا تعالیٰ کی طرف سے تقریب نکل آئی یعنی نہایت نجیب اور شریف اور عالی نسب..... بزرگوار خاندان سادات سے یہ تعلق قرابت اس عاجز کو پیدا ہوا اور اس نکاح کے تمام ضروری مصارف تیاری مکان وغیرہ تک ایسی آسانی سے خدا تعالیٰ نے بہم پہنچائے کہ ایک ذرہ بھی فکر کرنا نہ پڑا اور اب تک اُسی اپنے وعدہ کو پورے کئے چلا جاتا ہے۔“

**۱۸۸۱ء (قرباً)** ”اس پیشگوئی کو دوسرے الہامات میں اور بھی تصریح سے بیان کیا گیا ہے یہاں تک کہ اس شہر کا نام بھی لیا گیا تھا جو دہلی ہے اور یہ پیشگوئی بہت سے لوگوں کو سنائی گئی تھی..... اور جیسا کہ لکھا تھا ایسا ہی ظہور میں آیا کیونکہ بغیر سابق تعلقات قرابت اور رشتہ کے دہلی میں ایک شریف اور مشہور خاندان سیادت میں میری شادی ہوگی..... سو چونکہ خدا تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ میری نسل میں سے ایک بڑی بنیاد حمایت اسلام کی ڈالے گا اور اس میں سے وہ شخص پیدا کرے گا جو آسمانی روح اپنے اندر رکھتا ہوگا اس لئے اُس نے پسند کیا کہ اس خاندان کی لڑکی میرے نکاح میں لاوے اور اس سے وہ اولاد پیدا کرے جو ان نوروں کو جن کی میرے ہاتھ سے تخم ریزی ہوئی ہے دنیا میں زیادہ سے زیادہ پھیلاوے اور یہ عجیب اتفاق ہے کہ جس طرح سادات کی دادی کا نام شہر بانو تھا اسی طرح میری یہ بیوی جو آئندہ خاندان کی ماں ہوگی اس کا نام نصرت جہاں بیگم ہے۔ یہ تقاؤل کے طور پر اس بات کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے کہ خدا نے تمام جہان کی مدد کے لئے میرے آئندہ خاندان کی بنیاد ڈالی ہے یہ خدا تعالیٰ کی عادت ہے کہ کبھی ناموں میں بھی اس کی پیشگوئی مخفی ہوتی ہے۔“

(تزیاق القلوب۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۷۳ تا ۲۷۵)

**۱۸۸۱ء (تخمیناً)** ”تخمیناً اٹھارہ برس کے قریب عرصہ گزرا ہے کہ مجھے کسی تقریب سے مولوی محمد حسین بٹالوی ایڈیٹر سالہ اشاعت السنۃ کے مکان پر جانے کا اتفاق ہوا۔ اس نے مجھ سے دریافت کیا کہ آجکل کوئی الہام ہوا ہے؟ میں نے اُس کو یہ الہام سنایا جس کو میں کئی دفعہ اپنے مخلصوں کو سنا چکا تھا اور وہ یہ ہے کہ

بِکْرٍ وَ تَيْبٍ

جس کے یہ معنی ان کے آگے اور نیز ہر ایک کے آگے میں نے ظاہر کئے کہ خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ وہ دو عورتیں میرے نکاح میں لائے گا۔ ایک بگڑ ہوگی اور دوسری بیوہ۔ چنانچہ یہ الہام جو بگڑ کے متعلق تھا پورا ہو گیا اور اس وقت بفضلہ تعالیٰ چار پسر اس بیوی سے موجود ہیں اور بیوہ کے الہام کی انتظار ہے۔“

(تزیاق القلوب۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۰۱)

**۱۸۸۱ء** (الف) ”ایک ہندو آریہ..... ایک مدت سے بہ مرضِ دق مبتلا تھا اور رفتہ رفتہ اُس کی مرضِ انتہا کو پہنچ گئی اور آثارِ مایوسی کے ظاہر ہو گئے۔ ایک دن وہ میرے پاس آ کر اور اپنی زندگی سے ناامید ہو کر بہت بے قراری سے رویا۔ میرا دل اُس کی عاجزانہ حالت پر پگھل گیا اور میں نے حضرتِ احدیت میں اُس کے حق میں دُعا کی۔ چونکہ حضرتِ احدیت میں اُس کی صحتِ مقدر تھی اس لئے دُعا کرنے کے ساتھ ہی یہ الہام ہوا۔

قُلْنَا يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا

یعنی ہم نے تپ کی آگ کو کہا کہ تُو سرد اور سلامتی ہو چنانچہ اُس وقت اُس ہندو اور نیز کئی اور ہندوؤں کو کہ جو اب تک اس قصبہ میں موجود ہیں اور اس جگہ کے باشندہ ہیں اُس الہام سے اطلاع دی گئی اور خدا پر کامل بھروسہ کر کے دعویٰ کیا گیا کہ وہ ہندو ضرور صحت پا جائے گا اور اس بیماری سے ہرگز نہیں مرے گا چنانچہ بعد اس کے ایک ہفتہ نہیں گزرا ہوگا کہ ہندو مذکور اُس جاں گداز مرض سے بکلی صحت پا گیا۔ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَىٰ ذَٰلِكَ۔“

(براہین احمدیہ حصہ سوم۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۲۵۲، ۲۵۳ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۱)

(ب) ”ملاو ایل کو دق کی بیماری ہو گئی۔ جب وہ خطرہ کی حالت میں پڑ گیا تو اُس کے لئے دعا کی گئی۔ الہام ہوا۔

قُلْنَا يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا

یعنی اے تپ کی آگ ٹھنڈی ہو جا۔ پھر خواب میں دکھایا گیا کہ میں نے اس کو قبر سے نکال لیا ہے۔ یہ الہام اور خواب دونوں قبل از وقوع اس کو بتلائے گئے۔“

(شخصہ حق۔ روحانی خزائن جلد ۲ صفحہ ۳۸۱)

**۱۸۸۱ء** ”جب پہلے الہام کے بعد..... ایک عرصہ گزر گیا اور لوگوں کی عدم توجہی سے طرح طرح کی

۱ (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؒ) خاکسار کی رائے میں یہ الہام الہی اپنے دونوں پہلوؤں سے حضرت اماں جانؑ کی

ذات میں ہی پورا ہوا ہے جو بگڑ یعنی کنواری آئیں اور تیب یعنی بیوہ رہ گئیں۔ وَاللَّهُ أَعْلَمُ۔

۲ الہام ۱۸۷۹ء ”بالفعل نہیں“ صفحہ ۲۸ (ناشر)

دقتیں پیش آئیں اور مشکل حد سے بڑھ گئی تو ایک دن قریب مغرب کے خداوند کریم نے یہ الہام کیا۔

هُزِّ إِلَيْكَ بِجِدْعِ النَّخْلَةِ تُسَاقِطُ عَلَيْكَ رُطْبًا جَنِيًّا<sup>۱</sup>

سو میں نے سمجھ لیا کہ یہ تحریک اور ترغیب کی طرف اشارہ ہے اور یہ وعدہ دیا گیا ہے کہ بذریعہ تحریک کے اس حصہ کتاب کے لئے سرمایہ جمع ہوگا..... اس الہام کے بعد میں نے حسب الارشاد حضرت احدیت کسی قدر تحریک کی تو تحریک کرنے کے بعد..... جس قدر اور جہاں سے خدا نے چاہا اُس حصہ کے لئے جو چھپتا تھا مدد پہنچ گئی۔ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَىٰ ذَٰلِكَ۔“ (براہین احمدیہ حصہ سوم۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۲۵۰، ۲۵۱ حاشیہ نمبر ۱)

۱۸۸۱ء ”ایک دن صبح کے وقت کچھ تھوڑی غنودگی میں یک دفعہ زبان پر جاری ہوا۔

عبد اللہ خان ڈیرہ اسماعیل خان

چنانچہ چند ہندو کہ جو اُس وقت میرے پاس تھے کہ جو ابھی تک اسی جگہ موجود ہیں اُن کو بھی اُس سے اطلاع

۱۔ یعنی کھجور کے تنا کو ہلا۔ تیرے پرنازہ بتازہ کھجوریں گریں گی۔ (نزول المسیح۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۳۹)

۲۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ”یہ وحی ہُزِّجِي إِلَيْكَ بِجِدْعِ النَّخْلَةِ تُسَاقِطُ عَلَيْكَ رُطْبًا جَنِيًّا یہ حضرت مریم کو اس وقت وحی ہوئی تھی کہ جب ان کا لڑکا عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوا تھا اور وہ کمزور ہوئی تھیں اور خدا تعالیٰ نے اسی کتاب براہین احمدیہ میں میرا نام بھی مریم رکھا اور مریم صدیقہ کی طرح مجھے بھی حکم دیا کہ وَكُنْ مِنَ الصَّالِحِينَ الصَّالِحِينَ۔ دیکھو صفحہ ۲۴۲ براہین احمدیہ۔<sup>۲</sup> پس یہ میری وحی یعنی هُزِّجِي إِلَيْكَ اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ صدیقیت کا جو حمل تھا اس سے بچہ پیدا ہوا جس کا نام عیسیٰ رکھا گیا اور جب تک وہ کمزور رہا صفات مریمہ اس کی پرورش کرتی رہیں اور جب وہ اپنی طاقت میں آیا تو اس کو پکارا گیا۔ يَا عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ قُمْ فَاِنِّي مُرْسِلُكِ وَرَافِعُكِ اِلَيَّْ۔ دیکھو صفحہ ۵۵۶ براہین احمدیہ۔<sup>۳</sup> یہ وہی وعدہ تھا جو سورہ تحریم میں کیا گیا اور ضرور تھا کہ اس وعدہ کے موافق اس امت میں سے کسی کا نام مریم ہوتا اور پھر اس طرح پرترتی کر کے اُس سے عیسیٰ پیدا ہوتا اور وہ ابن مریم کہلاتا سو وہ میں ہوں۔ وحی هُزِّجِي إِلَيْكَ مریم کو بھی ہوئی اور مجھے بھی مگر باہم فرق یہ ہے کہ اُس وقت مریم ضعفِ بدنی میں مبتلا تھی اور میں ضعفِ مالی میں مبتلا تھا۔“

(نزول المسیح۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۴۱)

۳۔ براہین احمدیہ۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۲۶۷ حاشیہ نمبر ۱ (ناشر)

۴۔ براہین احمدیہ۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۶۶۴ حاشیہ نمبر ۴ (ناشر)

دی گئی اور اسی دن شام کو جو اتفاقاً انہیں ہندوؤں میں سے ایک شخص ڈاک خانہ کی طرف گیا تو وہ ایک صاحب عبداللہ خاں نامی کا ایک خط لایا جس کے ساتھ ہی کسی قدر روپیہ بھی آیا۔“

(براہین احمدیہ حصہ سوم۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۲۵۱، ۲۵۲ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۱)

۲۳ یا ۲۴ نومبر ۱۸۸۱ء ”محرم ۱۲۹۹ ہجری کی پہلی یا دوسری تاریخ میں ہم کو خواب میں یہ دکھائی دیا کہ کسی صاحب نے مدد کتاب کے لئے پچاس روپیہ روانہ کئے ہیں۔ اسی رات ایک آریہ صاحب نے ہمارے لئے خواب دیکھی کہ کسی نے مدد کتاب کے لئے ہزار روپیہ روانہ کیا ہے اور جب انہوں نے خواب بیان کی تو ہم نے اسی وقت ان کو اپنی خواب بھی سنادی اور یہ بھی کہہ دیا کہ تمہاری خواب میں انیس حصے جھوٹ مل گیا ہے اور یہ اسی کی سزا ہے کہ تم ہندو اور دین اسلام سے خارج ہو۔ شاید ان کو گراں ہی گذرا ہوگا مگر بات سچی تھی جس کی سچائی پانچویں یا چھٹے محرم میں ظہور میں آگئی۔ یعنی پنجم یا ششم محرم الحرام میں مبلغ پچاس روپیہ جن کو جو ناگڑھ سے شیخ محمد بہاؤ الدین صاحب مدارالمہام ریاست نے کتاب کے لئے بھیجا تھا۔ کئی لوگوں اور ایک آریہ کے روبرو پہنچ گئے۔ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَىٰ ذَٰلِكَ۔“ (براہین احمدیہ حصہ سوم۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۲۸۳، ۲۸۴ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۱)

۱۸۸۲ء ”ایک مرتبہ الہام ہوا جس کے معنی یہ تھے کہ مَلَأَ اَعْلَىٰ کے لوگ خصومت میں ہیں یعنی ارادہ الہی احیاء دین کے لئے جوش میں ہے لیکن ہنوز مَلَأَ اَعْلَىٰ پر شخص مُسْجًی کی تعیین ظاہر نہیں ہوئی اس لئے وہ اختلاف میں ہے۔“ (براہین احمدیہ حصہ چہارم۔ روحانی خزائن جلد نمبر ۱ صفحہ ۵۹۸ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳)

۱۸۸۲ء ”اسی اثناء میں خواب میں دیکھا کہ لوگ ایک مُسْجًی کو تلاش کرتے پھرتے ہیں اور ایک شخص اس عاجز کے سامنے آیا اور اشارہ سے اُس نے کہا۔

هَذَا رَجُلٌ يُحِبُّ رَسُولَ اللَّهِ

یعنی یہ وہ آدمی ہے جو رسول اللہ سے محبت رکھتا ہے۔

اور اس قول سے یہ مطلب تھا کہ شرطِ اعظم اس عہدہ کی محبتِ رسول ہے سو وہ اس شخص میں متحقق ہے۔“

(براہین احمدیہ حصہ چہارم۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۵۹۸ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳)

۱ ای۔ اے۔ سی۔ ڈیرہ اسماعیل خان۔ (مرزا بشیر احمد)

۲ بشن داس برہمن۔ (مرزا بشیر احمد)

۳ لالہ شرمپت۔ (مرزا بشیر احمد)

۱۸۸۲ء ’وَكُنْتُ ذَاتَ لَيْلَةٍ اَكْتُبُ شَيْئًا. فَبَيْنْتُ بَيْنَ ذَالِكَ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَجْهَهُ كَالْبَدْرِ النَّامِرِ فَدَنَا مِنِّي كَأَنَّهُ يُرِيدُ أَنْ يُعَانِقَنِي فَكَانَ مِنَ الْمُعَانِقِينَ وَرَأَيْتُ أَنَّ الْأَنْوَارَ قَدْ سَطَعَتْ مِنْ وَجْهِهِ وَنَزَلَتْ عَلَيَّ كُنْتُ أَرَاهَا كَالْأَنْوَارِ الْمُحْسُوسَةِ حَتَّى آيَقَنْتُ إِنِّي أُدْرِكُهَا بِالْحَيْسِ لَا بِبَصَرِ الرُّوحِ وَمَا رَأَيْتُ أَنَّهُ انْفَصَلَ مِنِّي بَعْدَ الْمُعَانِقَةِ وَمَا رَأَيْتُ أَنَّهُ كَانَ ذَاهِبًا كَالذَّاهِبِينَ ثُمَّ بَعْدَ تِلْكَ الْأَيَّامِ فَبِتَحْتِ عَلَى أَبْوَابِ الْإِلَهَامِ وَخَاطَبْتَنِي رَبِّي وَقَالَ -

يَا أَحْمَدُ بَارَكَ اللَّهُ فِيكَ ۱ الخ

(آئینہ کلمات اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۵۵۰)

مارچ ۱۸۸۲ء ۱ یا أَحْمَدُ بَارَكَ اللَّهُ فِيكَ۔ ۲ مَا رَمَيْتُ إِذْ رَمَيْتُ وَلَكِنَّ اللَّهَ رَمَى۔ ۳ الرَّحْمَنُ عَلَّمَ الْقُرْآنَ۔ ۴ لَتُنذِرَ قَوْمًا مَّا أُنذِرَ آبَاءَهُمْ۔ ۵ وَلَتَسْتَبِينَ سَبِيلَ الْمُجْرِمِينَ۔ ۶ قُلْ إِنِّي أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُؤْمِنِينَ۔ ۷ قُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا۔ ۸ كُلُّ بَرَكَةٍ مِّنْ مُحَمَّدٍ (ترجمہ) ۱ اے احمد خدا نے تجھ میں برکت رکھ دی ہے۔ ۲ جو کچھ تُو نے چلایا یہ تُو نے نہیں چلایا بلکہ خدا نے

چلایا۔ ۳ خدا نے تجھے قرآن سکھلایا۔ ۴ تاکہ تو ان لوگوں کو ڈراوے جن کے باپ دادے ڈرائے نہیں گئے۔ ۵ اور تاکہ مجرموں کی راہ کھل جائے۔ ۶ کہہ میں خدا کی طرف سے مامور ہوں اور میں سب سے پہلے ایمان لانے والا ہوں۔ ۷ کہہ حق آیا اور باطل بھاگ گیا اور باطل بھاگنے والا ہی تھا۔ ۸ ہر ایک برکت

۱ (ترجمہ از مرتب) اور ایک رات میں کچھ لکھ رہا تھا کہ اسی اثناء میں مجھے نیند آگئی اور میں سو گیا اس وقت میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ کا چہرہ بدرتام کی طرح درخشاں تھا۔ آپ میرے قریب ہوئے اور میں نے ایسا محسوس کیا کہ آپ مجھ سے معاف کرنا چاہتے ہیں چنانچہ آپ نے مجھ سے معاف کیا اور میں نے دیکھا کہ آپ کے چہرہ سے نور کی کرنیں نمودار ہوئیں اور میرے اندر داخل ہو گئیں۔ میں ان انوار کو ظاہری روشنی کی طرح پاتا تھا اور یقینی طور پر سمجھتا تھا کہ میں انہیں محض روحانی آنکھوں سے ہی نہیں بلکہ ظاہری آنکھوں سے بھی دیکھ رہا ہوں اور اس معافت کے بعد نہ ہی میں نے یہ محسوس کیا کہ آپ مجھ سے الگ ہوئے ہیں اور نہ ہی یہ سمجھا کہ آپ تشریف لے گئے ہیں۔ اس کے بعد مجھ پر الہام الہی کے دروازے کھول دیئے گئے اور میرے رب نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا۔ یا أَحْمَدُ بَارَكَ اللَّهُ فِيكَ الخ

۷ اِنِّیْ اَوَّلُ تَائِبٍ اِلَى اللّٰهِ بِاَمْرِ اللّٰهِ فِي هَذَا الزَّمَانِ۔ اَوْ اَوَّلُ مَنْ يُؤْمِنُ بِهَذَا الْاَمْرِ۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔

(براہین احمدیہ حصہ سوم۔ روحانی خزائن جلد اول صفحہ ۲۶۵ حاشیہ نمبر ۱)

☆ ترجمہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مختلف کتب سے لیا گیا ہے۔ (شمس)

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَتَبَارَكَ مَنْ عَلَّمَهُ وَتَعَلَّمَهُ. ۹ قُلْ إِنْ أَفْتَرَيْتُهُ فَعَلَيَّْ إِجْرَائِي. ۱۰ هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ ۗ أَلَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِ اللَّهِ. ۱۲ أَظْلِمُوا وَإِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ بَقِيَّةِ تَرْجَمِهِ - محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہے۔ پس بڑا مبارک وہ ہے جس نے تعلیم دی اور جس نے تعلیم پائی۔ ۹ کہہ اگر میں نے افترا کیا ہے تو میری گردن پر میرا گناہ ہے۔ ۱۰ خدا وہ خدا ہے جس نے اپنا رسول اور اپنا فرستادہ اپنی ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تا اس دین کو ہر قسم کے دین پر غالب کرے۔ ۱۱ خدا کی باتوں کو کوئی ٹال نہیں سکتا۔ ۱۲ ان پر ظلم ہوا بقیہ حاشیہ۔ (ترجمہ از مرتب) یعنی اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ سے حکم پا کر اس کی طرف سب سے پہلا رجوع کرنے والا یا یہ کہ اس فرمان الہی پر سب سے پہلے ایمان لانے والا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ (الف) مجھ کو یاد ہے کہ ابتدائے وقت میں جب میں مامور کیا گیا تو مجھے یہ الہام ہوا کہ جو براہین کے صفحہ ۲۳۸ میں مندرج ہے۔ يَا أَحْمَدُ تَبَارَكَ اللَّهُ فِيكَ (تا) وَأَنَا أَوَّلُ الْمُؤْمِنِينَ۔

(آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۱۰۹ حاشیہ)

(ب) ”ناگہاں عنایت ازلی سے مجھے یہ واقعہ پیش آیا کہ ایک دفعہ شام کے قریب..... مجھے خدائے تعالیٰ کی طرف سے کچھ خفیف سی غنودگی ہو کر یہ وحی ہوئی۔“

(نصرة الحق۔ روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۶۶)

(ج) جب تیرھویں صدی کا اخیر ہوا اور چودھویں صدی کا ظہور ہونے لگا تو خدا تعالیٰ نے الہام کے ذریعہ سے مجھے خبر دی کہ تو اس صدی کا مجدد ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ الہام ہوا کہ اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْآنَ (تا) وَأَنَا أَوَّلُ الْمُؤْمِنِينَ۔“

(کتاب البریہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۳ صفحہ ۲۰۱ حاشیہ)

(د) اس الہام کے رُو سے خدا نے مجھے علوم قرآنی عطا کئے ہیں اور میرا نام اوّل المؤمنین رکھا اور مجھے سمندر کی طرح معارف اور حقائق سے بھر دیا ہے اور مجھے بار بار الہام دیا ہے کہ اس زمانہ میں کوئی معرفت الہی اور کوئی محبت الہی تیری معرفت اور محبت کے برابر نہیں۔“

(ضرورة الامام۔ روحانی خزائن جلد ۱۳ صفحہ ۵۰۲)

۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ”أَجَى لِيُظْهِرَ دِينَ الْإِسْلَامِ بِالْحُجَجِ الْقَاطِعَةِ وَالْبَرَاهِينِ السَّاطِعَةِ عَلَى كُلِّ دِينٍ مَّا سِوَاهُ. أَجَى يَنْصُرُ اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ الْمَظْلُومِينَ بِالشَّرَاقِ دِينَهُمْ وَأَنْتَاهُمْ حُجَّتِهِمْ.“

(براہین احمدیہ حصہ سوم۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۲۶۵ حاشیہ نمبر ۱)

(ترجمہ از مرتب) یعنی اللہ تعالیٰ دین اسلام کو دلائل قاطعہ اور براہین ساطعہ کے ساتھ دیگر تمام ادیان پر غالب کر کے اور اس کی حجت دوسرے لوگوں پر قائم کر کے مظلوم مومنوں کی نصرت فرمائے گا۔

(نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمد) اس وحی الہی کی تفسیر رسالہ الربعین نمبر ۲ روحانی خزائن جلد ۱ کے صفحات ۵۶ تا ۳۶۰ پر بیان ہوئی ہے اور اس کے ظہور کی تفصیل تریاق القلوب روحانی خزائن جلد ۱۵ کے صفحات ۲۳۰ تا ۲۳۳ اور ۲۳۸ تا ۲۵۰ پر درج ہے۔



نَضْرِهِمْ لَقَدِيرٌ ۱۳ اِنَّا كَفَيْنَاكَ الْمُسْتَهْزِئِينَ ۱۴ يَقُولُونَ اُنَّىٰ لَكَ هٰذَا ۱۵ اُنَّىٰ لَكَ هٰذَا ۱۶ اِن هٰذَا اِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ ۱۷ وَاَعَانَهُ عَلَيْهِ قَوْمٌ اٰخِرُونَ ۱۸ اَفَتَاتُّونَ السِّعْرَ وَاَنْتُمْ تُبْصِرُونَ ۱۹ هَيِّبَاتٌ هَيِّبَاتٌ لِّمَا تُوعَدُونَ ۲۰ مِنْ هٰذَا الَّذِي هُوَ مَهِيْنٌ ۲۱ وَاَلَا يَكَادُ يَدِيْنُ ۲۲ جَاهِلٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ ۲۳ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صَادِقِيْنَ ۲۴ هٰذَا مِنْ رَّحْمَةِ رَبِّيْكَ ۲۵ يُتِمُّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ ۲۶ لِيَكُوْنَ اٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۲۷ اَنْتَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّيْكَ ۲۸ فَبَشِّرْ وَمَا اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّيْكَ بِمَجْنُوْنٍ ۲۹ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ ۳۰ اِنَّا كَفَيْنَاكَ الْمُسْتَهْزِئِيْنَ ۳۱ هَلْ اُنْبِئُكُمْ عَلٰى مَنْ تَنْزَلُ السَّيْلُطِيْنُ ۳۲ تَنْزَلُ عَلٰى كُلِّ اَقْوَامٍ اَنْبِيَا۟هُمْ ۳۳ قُلْ عِنْدِيْ شَهَادَةٌ مِّنَ اللّٰهِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّؤْمِنُوْنَ ۳۴ قُلْ عِنْدِيْ شَهَادَةٌ مِّنَ اللّٰهِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۳۵ اِنَّ مَعِيَ رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِيْ ۳۶ رَبِّ اَرِنِيْ كَيْفَ تُنْحِي الْمَوْتِيْ ۳۷

بقیہ ترجمہ۔ اور خدا ان کی مدد کرے گا اور وہ ہر چیز پر قادر ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ ۱۳ وہ لوگ جو تیرے پرہنی کرتے ہیں ان کے لئے ہم کافی ہیں۔ ۱۴ اور لوگ کہیں گے کہ یہ مقام تجھے کہاں سے حاصل ہو گیا۔ ۱۵ یہ مقام تجھے کہاں سے حاصل ہو گیا۔ ۱۶ یہ جو الہام کر کے بیان کیا جاتا ہے یہ تو انسان کا قول ہے ۱۷ اور دوسروں کی مدد سے بنایا گیا ہے۔ ۱۸ لوگو! کیا تم ایک فریب میں دیدہ و دانستہ پھنستے ہو۔ ۱۹ جو کچھ تمہیں یہ شخص وعدہ دیتا ہے اس کا ہونا کب ممکن ہے۔ ۲۰ پھر ایسے شخص کا وعدہ جو حقیر اور ذلیل ہے۔ ۲۱ یہ تو جاہل ہے یا دیوانہ ہے۔ ۲۲ کہہ اس پر دلیل لاؤ اگر تم سچے ہو یعنی مقابلہ کر کے دکھاؤ۔ ۲۳ یہ مرتبہ تیرے رب کی رحمت سے ہے۔ ۲۴ وہ اپنی نعمت تیرے پر پوری کرے گا۔ ۲۵ تاکہ لوگوں کے لئے نشان ہو۔ ۲۶ تو خدا کی طرف سے کھلی کھلی دلیل کے ساتھ ظاہر ہوا ہے۔ ۲۷ پس تو خوشخبری دے اور خدا کے فضل سے تو دیوانہ نہیں ہے۔ ۲۸ کہہ اگر خدا سے محبت رکھتے ہو تو آؤ میری پیروی کرو تا خدا بھی تم سے محبت رکھے۔ ۲۹ وہ لوگ جو تیرے پرہنی ٹھٹھا کرتے ہیں ان کے لئے ہم کافی ہیں۔ ۳۰ کہہ کیا میں تمہیں بتلاؤں کہ کن لوگوں پر شیطان اُترا کرتے ہیں۔ ہر ایک کذاب بدکار پر شیطان اُترتے ہیں۔ ۳۱ ان کو کہہ کہ میرے پاس خدا کی گواہی ہے پس کیا تم ایمان لاؤ گے یا نہیں۔ ۳۲ ان کو کہہ کہ میرے پاس خدا کی گواہی ہے پس کیا تم قبول کرو گے یا نہیں۔ ۳۳ میرے ساتھ میرا رب ہے عنقریب وہ میرا راہ کھول دے گا۔ ۳۴ میرے رب مجھے دکھلا کہ تو کیوں کر مردوں کو زندہ کرتا ہے۔

۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ”یہ فقرہ دو مرتبہ فرمایا گیا..... اس میں ایک شہادت سے مراد کسوف شمس ہے اور دوسری شہادت سے مراد کسوف قمر ہے۔“ (اربعین نمبر ۳۔ روحانی خزائن جلد ۷ صفحہ ۱۵، ۱۶، ۱۷)

۲۔ (ترجمہ از ناشر) ۲۱ اور وہ اظہار بیان کی بھی طاقت نہیں رکھتا۔



۵۱ وَلَنْ تَرْضَىٰ عَنْكَ الْيَهُودُ وَلَا النَّصَارَىٰ ۚ وَخَرَقُوا لَهُ بَنِينَ وَبَنَاتٍ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۗ ۵۸ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ۚ اللَّهُ الصَّمَدُ ۚ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ ۚ ۵۹ وَيَسْئُرُونَ وَيَمَكُرُونَ وَاللَّهُ خَيْرٌ الْمَاكِرِينَ ۚ ۶۰ الْفِتْنَةُ هَهُنَا فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ أُولُو الْعَرْشِ ۚ ۶۱ وَقُلْ رَبِّ اذْخِلْنِي مُدْخَلَ صِدْقٍ ۚ ۶۲ وَإِمَائِرِيَّتِكَ بَعْضَ الَّذِي نَعُدُّهُمْ أَوْلِيَاءَ فَيَتَوَفَّيَنَّكَ ۚ ۶۳ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ ۚ ۶۴ إِنَّ مَعَكَ وَكُنْ مَعَهُمْ أَيَّنَمَا كُنْتَ ۚ ۶۵ كُنْ مَعَ اللَّهِ حَيْثُمَا كُنْتَ ۚ ۶۶ أَيَّنَمَا تَوَلَّوْا فَتَمَّ وَجْهُ اللَّهِ ۚ ۶۷ كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ وَافْتِخَارًا لِلدُّنْيَا مِنَ الَّذِينَ ۚ ۶۸ وَلَا تَتَّبِعْ مَنْ رَوَّحَ اللَّهُ آلا إِنَّ رَوْحَ اللَّهِ قَرِيبٌ ۚ ۶۹ أَلَا إِنَّ نَصْرَ اللَّهِ قَرِيبٌ ۚ ۷۰ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا هَذِهِ السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنِ اللَّهِ ۚ وَأَنْتُمْ تُكَفِّرُونَ ۚ ۷۱ يَنْصُرَكَ

بقیہ ترجمہ۔ ۵۶ پادری لوگ اور یہودی صفت مسلمان تجھ سے راضی نہیں ہوں گے۔ ۵۷ اور خدا کے بیٹے اور بیٹیاں انہوں نے بنا رکھی ہیں۔ ۵۸ ان کو کہہ دے کہ خدا وہی ہے جو ایک ہے اور بے نیاز ہے۔ نہ اس کا کوئی بیٹا اور نہ وہ کسی کا بیٹا۔ اور نہ کوئی اس کا ہم کفو۔ ۵۹ اور یہ لوگ مکر کریں گے اور خدا بھی مکر کرے گا۔ ۶۰ ایک فتنہ برپا ہوگا پس صبر کر جیسا کہ اولوالعزم نبیوں نے صبر کیا۔ ۶۱ اور خدا سے اپنے صدق کا ظہور مانگ۔ ۶۲ اور ہم قادر ہیں کہ تیری موت سے پہلے کچھ ان کو اپنا کرشمہ قدرت دکھادیں جس کا ہم وعدہ کرتے ہیں یا تجھ کو وفات دیوں۔ ۶۳ اور خدا ایسا نہیں ہے کہ جن میں تو ہے ان کو عذاب کرے۔ ۶۴ میں تیرے ساتھ ہوں سو تو ہر ایک جگہ میرے ساتھ رہے۔ ۶۵ تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے فائدہ کے لئے نکالے گئے ہو۔ تم مومنوں کا فخر ہو۔ ۶۸ اور تم خدا کی رحمت سے نو امید مت ہو۔ خبردار ہو کہ خدا کی رحمت قریب ہے۔ خبردار ہو کہ خدا کی مدد تجھ سے قریب ہے۔ ۶۹ وہ مدد ہر ایک دور کی راہ سے تجھے پہنچے گی اور ایسی راہوں سے پہنچے گی کہ وہ راہ لوگوں کے بہت چلنے سے جو تیری طرف آئیں گے گہرے ہو جائیں گے۔ ۷۰ اور اس کثرت سے لوگ تیری طرف آئیں گے کہ جن راہوں پر وہ چلیں گے وہ عمیق ہو جائیں گے۔ ۷۱ خدا اپنی طرف سے تیری مدد

۷۱ (بقیہ ترجمہ از مرتب) ۵۷ بغیر کسی ثبوت کے۔ ۵۸ (ترجمہ از مرتب) ۵۹ اور اللہ تعالیٰ سب سے اچھی تدبیر کرنے والا ہے۔ حضور رسالہ دافع البلاء میں اس الہام کا ترجمہ یہ فرماتے ہیں کہ ”عیسائی لوگ ایذا رسانی کے لئے مکر کریں گے اور خدا بھی مکر کرے گا اور وہ دن آزمائش کے دن ہوں گے اور کہہ کہ خدا یا پاک زمین میں مجھے جگہ دے۔“ (دافع البلاء۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۲۴۱) ۶۰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ”اَجَىٰ مَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ بِعَذَابٍ كَامِلٍ وَأَنْتَ سَاكِنٌ فِيهِمْ۔“ (براہین احمدیہ حصہ سوم۔ روحانی خزائن جلد ۱ ص ۲۶۷ حاشیہ نمبر ۱)

۶۱ (ترجمہ از مرتب) یعنی ان کے اندر تمہاری موجودگی کی حالت میں اللہ تعالیٰ ان پر کامل عذاب ہرگز نہیں بھیجے گا۔ ۶۲ (ترجمہ از مرتب) ۶۵ تو جہاں بھی ہو اللہ تعالیٰ کے ساتھ رہے۔ ۶۶ تم لوگ جدھر بھی رخ کرو گے اُدھر ہی اللہ تعالیٰ کی توجہ ہوگی۔

اللَّهُ مِنْ عِنْدِهِ. ۷۲ يَنْصُرُكَ رِجَالٌ تُؤْتِيهِمُ مِنَ السَّمَاءِ. ۷۳ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِ اللَّهِ. ۷۴ إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا. ۷۵ فَتَحَ الْوَلِيُّ فَتْحٌ وَقَرَّبْنَا نَجِيًّا. ۷۶ أَشْجَعُ النَّاسِ. ۷۷ وَأَوْ كَانَ الْإِيمَانُ مُعَلَّقًا بِالْأَشْرِيَّاتِ لَنَالَهُ. ۷۸ أَنَا اللَّهُ بُرْهَانَهُ. ۷۹ يَا أَحْمَدُ فَاضْتِ الرَّحْمَةَ عَلَى شَفَعَتَيْكَ. ۸۰ إِنَّكَ بِأَعْيُنِنَا. ۸۱ يَرْفَعُ اللَّهُ ذِكْرَكَ وَيُنْتِمْ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. ۸۲ وَوَجَدَكَ صَلًّا فَهَدَى. ۸۳ وَنَظَرْنَا إِلَيْكَ وَقُلْنَا يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا عَلَى إِبْرَاهِيمَ. ۸۴ خَزَائِنُ رَحْمَةِ رَبِّكَ. ۸۵ يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ وَرَبِّكَ فَكَبِيرٌ. ۸۶ يَا أَحْمَدُ يَتِمُّ اسْمُكَ وَلَا يَتِمُّ اسْمِي<sup>ل</sup> بقیہ ترجمہ - کرے گا۔ ۷۲ تیری مدد وہ لوگ کریں گے جن کے دلوں میں ہم اپنی طرف سے الہام کریں گے۔ ۷۳ خدا کی باتوں کو کوئی نال نہیں سکتا۔ ۷۴ ہم ایک کھلی کھلی فتح تجھ کو عطا کریں گے۔ ۷۵ ولی کی فتح ایک بڑی فتح ہے اور ہم نے اس کو ایک ایسا قرب بخشنا کہ ہمزاز اپنا بنا دیا۔ ۷۶ وہ تمام لوگوں سے زیادہ بہادر ہے۔ ۷۷ اور اگر ایمان ثریا سے معلق ہوتا تو وہیں سے جا کر اس کو لے لیتا۔ ۷۸ خدا اس کی حجت روشن کرے گا۔ ۷۹ اے احمد تیرے لبوں پر رحمت جاری کی گئی۔ ۸۰ تو میری آنکھوں کے سامنے ہے۔ ۸۱ خدا تیرا ذکر بلند کرے گا اور اپنی نعمت دنیا اور آخرت میں تیرے پر پوری کرے گا۔ ۸۲ اور ہم نے تیری طرف نظر کی اور کہا کہ اے آگ جو فتنہ کی آگ قوم کی طرف سے ہے اس ابراہیم پر ٹھنڈی اور سلامتی ہو جا۔ ۸۳ اے احمد تیرا نام پورا ہو جائے گا اور میرا نام پورا نہیں

۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ (الف) ”آجی اَنْتِ فَاَنْتِ قَانِ فَيَنْقَطِعُ تَحْمِيدُكَ. وَلَا يَنْتَهِي مَحَامِدُ اللَّهِ. فَإِنَّهَا لَا تَعْدُو وَلَا تُحْطَى.“ (براہین احمدیہ حصہ سوم۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۲۶۷ بقیہ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۱) (ترجمہ از مرتب) یعنی تم چونکہ فانی ہو۔ اس لئے تمہاری تحمید محدود ہے مگر اللہ تعالیٰ کے محامد غیر متناہی ہیں کیونکہ وہ بے شمار اور بے انتہاء ہیں۔

(ب) ”وَإِذَا أَنَا النَّاسِ بِنُورِ رَبِّهِ أَوْ بَلَغَ الْأَمْرَ بِقَدْرِ الْكِفَايَةِ فَحِينَئِذٍ يَتِمُّ اسْمُهُ وَيَدْعُو كَرَبُّهُ وَيُرْفَعُ رُوحُهُ إِلَى نُقْطَتِهِ النَّفْسِيَّةِ.“

(ترجمہ) اور جب خلقت کو اپنے رب کے نور کے ساتھ روشن کر چکا یا امر تبلیغ کو بقدر کفایت پورا کر دیا پس اس وقت اس کا نام پورا ہو جاتا ہے اور اس کا رب اس کو بلاتا ہے اور اس کی روح اس کے نقطہ نفسی کی طرف اٹھائی جاتی ہے۔“ (خطبہ الہامیہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۶ صفحہ ۴۱)

۲ (ترجمہ از مرتب) ۸۲ اور اس نے تجھے طالب ہدایت پایا پس اس نے تیری راہنمائی کی۔

۳ (ترجمہ از مرتب) ۸۳ تیرے رب کی رحمت کے (ہر قسم کے) خزانے (تجھے دیئے جائیں گے)۔ ۸۵ اے کپڑا

۸۷ كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَابِدٌ سَجِيدٍ ۸۸ وَ كُنْ مِنَ الصَّالِحِينَ الصِّدِّيقِينَ ۸۹  
 ۸۹ وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ ۹۰ الصَّلَاةُ هُوَ  
 الْمُرْتَبِيُّ ۹۱ إِنِّي رَافِعُكَ إِلَى ۹۲ وَالْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّي ۹۳ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ۹۴ فَانْكُتُبْ  
 وَلِيُطَبَّعْ وَلِيُبْسَلُ فِي الْأَرْضِ ۹۵ خُذُوا التَّوْحِيدَ التَّوْحِيدَ يَا أَبْنَاءَ الْفَارِسِ ۹۶  
 وَبَشِّرِ الَّذِينَ آمَنُوا أَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۹۷ وَآتِلْ عَلَيْهِمْ مِمَّا أُوحِيَ  
 إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ ۹۸ وَلَا تُصَعِّرْ لِيَخْلُقِ اللَّهُ وَلَا تَسْتَمَّ مِنَ النَّاسِ ۹۹ أَصْحَابُ الصُّفَّةِ

بقیہ حاشیہ۔ ہوگا۔ ۹۲ اور اپنی محبت تیرے پر ڈال دی۔ ۹۳ وہ خدا حقیقی معبود ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ ۹۴ توحید کو پکڑو۔ توحید کو پکڑو۔ اے فارس کے بیٹو۔ ۹۵ اور تو ان لوگوں کو جو ایمان لائے یہ خوشخبری سنا کہ ان کا قدم خدا کے نزدیک صدق کا قدم ہے۔ ۹۶ سوان کو وہ وحی سنادے جو تیری طرف تیرے رب سے ہوئی۔ ۹۷ اور یاد رکھ کہ وہ زمانہ آتا ہے کہ لوگ کثرت سے تیری طرف رجوع کریں گے۔ سو تیرے پر واجب ہے کہ تو ان سے بد خُلقی نہ کرے اور تجھے لازم ہے کہ ان کی کثرت کو دیکھ کر تھک نہ جائے۔ ۹۸ اور ایسے لوگ بھی ہوں گے جو اپنے وطنوں سے ہجرت کر کے تیرے حجروں میں آکر آباد ہوں گے۔ وہی ہیں جو خدا کے نزدیک اصحاب الصُّفَّةؑ کہلاتے ہیں

بقیہ حاشیہ۔ اوڑھنے والے اٹھ اور (لوگوں کو آنے والے خطرات سے) ڈرا اور اپنے رب کی بڑائی بیان کر۔

۱ (ترجمہ از مرتب) ۸۷ تو دنیا میں ایسے طور پر رہ کہ گویا تو ایک غریب الوطن بلکہ ایک راہرو ہے۔ ۸۸ اور صالح اور راستباز لوگوں میں سے ہو۔ ۸۹ اور نیکی کی تحریک کر اور بری باتوں سے روک اور محمدؐ پر اور محمدؐ کی آل پر درود بھیج۔ ۹۰ درود وہی تربیت کا ذریعہ ہے۔ ۹۱ میں تجھے رفعت دے کر اپنا خاص قرب بخشنے والا ہوں۔

۲ (ترجمہ از مرتب) ۹۲ پس ٹوکھ اور اسے چھپوایا جائے اور تمام دُنیا میں بھیجا جائے۔

۳ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ”خدا تعالیٰ نے انہی اصحاب الصُّفَّةؑ کو تمام جماعت میں سے پسند کیا ہے اور جو شخص سب کچھ چھوڑ کر اس جگہ آکر آباد نہیں ہوتا اور کم سے کم یہ کہ یہ تمنا دل میں نہیں رکھتا اُس کی حالت کی نسبت مجھ کو بڑا اندیشہ ہے کہ وہ پاک کرنے والے تعلقات میں ناقص نہ رہے اور یہ ایک پیش گوئی عظیم الشان ہے اور ان لوگوں کی عظمت ظاہر کرتی ہے کہ جو خدا تعالیٰ کے علم میں تھے کہ وہ اپنے گھروں اور وطنوں اور املاک کو چھوڑیں گے

وَمَا أَذْرَاكَ مَا أَصْحَابُ الصُّفَّةِ تَرَى أَعْيُنَهُمْ تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ يُصَلُّونَ عَلَيْكَ ۝۱۰۰ رَبَّنَا إِنَّا  
سَبِعْنَا مَنَادِيًا يُنَادِي لِلْإِيمَانِ وَاذَاعِيًّا إِلَى اللَّهِ وَسِرَاجًا مُنِيرًا ۝۱۰۱ اَمَلُوا۔

(براہین احمدیہ حصہ سوم۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۲۶۵ تا ۲۶۸ حاشیہ نمبر ۱)

بقیہ ترجمہ۔ اور تو کیا جانتا ہے کہ وہ کس شان اور کس ایمان کے لوگ ہوں گے جو اصحاب الصّفہ کے نام سے موسوم ہیں۔ وہ بہت قوی الایمان ہوں گے۔ تو دیکھے گا کہ ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوں گے۔ وہ تیرے پر درود بھیجیں گے ۱۰۰ اور کہیں گے کہ اے ہمارے خدا ہم نے ایک آواز دینے والے کی آواز سنی جو ایمان کی طرف بلاتا ہے اور ایک چمکتا ہوا چراغ ہے۔ سو ہم ایمان لائے۔ ۱۰۱ ان تمام پیش گوئیوں کو تم لکھ لو کہ وقت پر واقع ہوں گی۔

۱۸۸۲ء ”براہین کے صفحہ ۲۴۲ میں مرقوم ہے..... وَلَا تُصَعِّرْ لِي خَلْقِ اللَّهِ وَلَا تَسْتَكْمِرْ مِنَ النَّاسِ..... اور اس کے بعد الہام ہوا۔

## وَوَسِّعْ مَكَانَكَ

یعنی اپنے مکان کو وسیع کر لے

بقیہ حاشیہ۔ اور میری ہمسائیگی کے لئے قادیاں میں آکر بود و باش کریں گے۔“

(تزیان القلوب۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۶۲، ۲۶۳)

۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ”انسانی عادت اور اسلامی فطرت میں داخل ہے کہ مومن کسی ذوق کے وقت اور کسی مشاہدہ کرشمہ قدرت کے وقت درود بھیجتا ہے۔ سو اس یُصَلُّونَ عَلَيْكَ کے فقرہ میں اشارہ ہے کہ وہ لوگ جو ہر دم پاس رہیں گے وہ کئی قسم کے نشان دیکھتے رہیں گے۔ پس ان نشانوں کی تاثیر سے بسا اوقات ان کے آنسو جاری ہو جائیں گے اور شدت ذوق اور رقت سے بے اختیار درود ان کے منہ سے نکلے گا چنانچہ ایسا ہی وقوع میں آ رہا ہے اور یہ پیش گوئی بار بار ظہور میں آ رہی ہے۔“

(اربعین نمبر ۲۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۳۵۰ حاشیہ)

۲۔ براہین احمدیہ حصہ سوم۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۲۶۸ حاشیہ نمبر ۱ (ناشر)

اس پیشگوئی میں صاف فرما دیا کہ وہ دن آتا ہے کہ ملاقات کرنے والوں کا بہت ہجوم ہو جائے گا یہاں تک کہ ہر ایک کا تجھ سے ملنا مشکل ہو جائے گا۔ پس تُو نے اس وقت ملال ظاہر نہ کرنا اور لوگوں کی ملاقات سے تھک نہ جانا۔ سبحان اللہ یہ کس شان کی پیشگوئی ہے اور آج سے ۱۷ برس پہلے اس وقت بتلائی گئی ہے کہ جب میری مجلس میں شاید دو تین آدمی آتے ہوں گے اور وہ بھی کبھی کبھی۔ اس سے کیسا علم غیب خدا کا ثابت ہوتا ہے۔“

(سراج منیر۔ روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحہ ۷۳)

**۱۸۸۲ء یا اس سے قبل** ”ایک مرتبہ اس عاجز نے اپنی نظر کشنی میں سورۃ فاتحہ کو دیکھا کہ ایک ورق پر لکھی ہوئی اس عاجز کے ہاتھ میں ہے اور ایک ایسی خوبصورت اور دلکش شکل میں ہے کہ گویا وہ کاغذ جس پر سورۃ فاتحہ لکھی ہوئی ہے سُرخ سُرخ اور ملائم گلاب کے پھولوں سے اس قدر لدا ہوا ہے کہ جس کا کچھ انتہا نہیں اور جب یہ عاجز اس سورۃ کی کوئی آیت پڑھتا ہے تو اس میں سے بہت سے گلاب کے پھول ایک خوش آواز کے ساتھ پرواز کر کے اوپر کی طرف اُڑتے ہیں اور وہ پھول نہایت لطیف اور بڑے بڑے اور سُند ر اور تروتازہ اور خوشبودار ہیں جن کے اوپر چڑھنے کے وقت دل و دماغ نہایت معطر ہو جاتا ہے اور ایک ایسا عالم مستی کا پیدا کرتے ہیں کہ جو اپنی بے مثل لذتوں کی کشش سے دنیا و مافیہا سے نہایت درجہ کی نفرت دلاتے ہیں۔“

اس مکاشفہ سے معلوم ہوا کہ گلاب کے پھول کو سورۃ فاتحہ کے ساتھ ایک روحانی مناسبت ہے۔“

(براہین احمدیہ حصہ چہارم۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۳۹۶، ۳۹۵ حاشیہ نمبر ۱۱)

**۱۸۸۲ء** ”کچھ عرصہ گزرا ہے کہ ایک دفعہ سخت ضرورت روپیہ کی پیش آئی۔ جس ضرورت کا ہمارے اس جگہ کے آریہ ہم نشینوں کو بخوبی علم تھا اور یہ بھی ان کو خوب معلوم تھا کہ بظاہر کوئی ایسی تقریب پیش نہیں ہے کہ جو جائے امید ہو سکے بلکہ اس معاملہ میں ان کو ذاتی طور پر واقفیت تھی جس کی وہ شہادت دے سکتے ہیں۔ پس جبکہ وہ ایسے مشکل اور نقد ان اسباب حل مشکل سے کامل طور پر مطلع تھے اس لئے بلا اختیار دل میں اس خواہش نے جوش مارا کہ مشکل کشائی کے لئے حضرت احدیت میں دعا کی جائے تا اس دعا کی قبولیت سے ایک تو اپنی مشکل حل ہو جائے اور دوسرے مخالفین کے لئے تائید الہی کا نشان پیدا ہو۔ ایسا نشان کہ اس کی سچائی پر وہ لوگ گواہ ہو جائیں۔ سو اسی دن دعا کی گئی اور خدائے تعالیٰ سے یہ مانگا گیا کہ وہ نشان کے طور پر مالی مدد سے اطلاع بخشنے۔ تب یہ الہام ہوا۔“

دس دن کے بعد میں موج دکھاتا ہوں۔ اَلَا اِنَّ نَصَرَ اللّٰهَ قَرِيبٌۢ۔ فِيْ شَآئِلٍ  
مَّقْتَضِيَّاسٍ۔ دنِ وَلِ يُّوْگُوْا اَمْرَتِ سِرِّۙ

یعنی دس دن کے بعد روپیہ آئے گا۔ خدا کی مدد نزدیک ہے اور جیسے جب جننے کے لئے اونٹنی دُم اُٹھاتی ہے تب اس کا بچہ جننا نزدیک ہوتا ہے ایسا ہی مدد الہی بھی قریب ہے اور پھر انگریزی فقرہ میں یہ فرمایا کہ دس دن کے بعد جب روپیہ آئے گا تب تم امرتسر بھی جاؤ گے۔

تو جیسا اس پیش گوئی میں فرمایا تھا ایسا ہی ہندوؤں یعنی آریوں مذکورہ بالا کے روبرو وقوع میں آیا۔ یعنی حسب منشاء پیش گوئی دس دن تک ایک خرمبرہ نہ آیا اور دس دن کے بعد یعنی گیارہویں روز محمد افضل خان صاحب سپرنٹنڈنٹ بندوبست راولپنڈی نے ایک سو دس روپیہ بھیجے اور بیست روپیہ ایک اور جگہ سے آئے اور پھر برابر روپیہ آنے کا سلسلہ ایسا جاری ہو گیا جس کی امید نہ تھی اور اسی روز کہ جب دس دن کے گزرنے کے بعد محمد افضل خان صاحب وغیرہ کا روپیہ آیا امرتسر بھی جانا پڑا کیونکہ عدالت خفیفہ امرتسر سے ایک شہادت کے ادا کرنے کے لئے اس عاجز کے نام اُسی روز ایک سمن آ گیا۔“

(برابین احمدیہ حصہ چہارم۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۵۵۹ تا ۵۶۱ حاشیہ درحاشیہ نمبر ۳)

۱۸۸۲ء ”کچھ عرصہ ہوا..... ایک صاحب نور احمد نامی جو حافظ اور حاجی بھی ہیں بلکہ شاید کچھ عربی دان بھی ہیں اور او اعظ قرآن ہیں اور خاص امرتسر میں رہتے ہیں اتفاقاً اپنی درویشانہ حالت میں سیر کرتے کرتے یہاں بھی آگئے..... چونکہ وہ ہمارے ہی یہاں ٹھہرے اور اس عاجز پر انہوں نے خود آپ ہی یہ غلط رائے جو الہام کے بارے میں اُن کے دل میں تھی مدعیانہ طور پر ظاہر بھی کر دی اس لئے دل میں بہت رنج گذرا۔ ہر چند معقول طور پر سمجھایا گیا کچھ اثر مترتب نہ ہوا۔ آخر توجہ الی اللہ تک نوبت پہنچی اور اُن کو قبل از ظہور پیش گوئی بتلایا گیا کہ خداوند کریم کی حضرت میں دعا کی جائے گی کچھ تعجب نہیں کہ وہ دعا بپایہ اجابت پہنچ کر کوئی ایسی پیش گوئی خداوند کریم ظاہر فرمادے جس کو تم پچھتم خود دیکھ جاؤ۔

Then will you go to Amritsar. ۱

۲ (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؒ) کہ الہام انسان کے دماغی خیالات ہی کا نام ہے۔



سو اُس رات اس مطلب کے لئے قادرِ مطلق کی جناب میں دعا کی گئی۔ علی الصباح بہ نظر کشفی ایک خط دکھلایا گیا جو ایک شخص نے ڈاک میں بھیجا ہے۔ اس خط پر انگریزی زبان میں لکھا ہوا ہے۔

آئی ایم کورلر

اور عربی میں یہ لکھا ہوا ہے۔

هَذَا شَاهِدٌ نَزَّاعٌ

اور یہی الہامِ حکائیۃً عَنِ الْكَاتِبِ التَّقَا كَمَا كَمَا اور پھر وہ حالت جاتی رہی۔

چونکہ یہ خاکسار انگریزی زبان سے کچھ واقفیت نہیں رکھتا۔ اس جہت سے پہلے علی الصباح میاں نور احمد صاحب کو اس کشف اور الہام کی اطلاع دے کر اور اُس آنے والے خط سے مطلع کر کے پھر اُسی وقت ایک انگریزی خوان سے اُس انگریزی فقرہ کے معنی دریافت کئے گئے تو معلوم ہوا کہ اُس کے یہ معنی ہیں کہ میں جھگڑنے والا ہوں۔ سو اس مختصر فقرہ سے یقیناً یہ معلوم ہو گیا کہ کسی جھگڑے کے متعلق کوئی خط آنے والا ہے اور هَذَا شَاهِدٌ نَزَّاعٌ کہ جو کاتب کی طرف سے دوسرا فقرہ لکھا ہوا دیکھا تھا اُس کے یہ معنی کھلے کہ کاتب خط نے کسی مقدمہ کی شہادت کے بارہ میں وہ خط لکھا ہے۔

اُس دن حافظ نور احمد صاحب باعثِ بارش باران امرتسر جانے سے روکے گئے اور درحقیقت ایک سماوی سبب سے اُن کا روکا جانا بھی قبولیتِ دعا کے ایک خبر تھی تا وہ جیسا کہ اُن کے لئے خدائے تعالیٰ سے درخواست کی گئی تھی پیش گوئی کے ظہور کو پنچم خود دیکھ لیں۔ غرض اُس تمام پیش گوئی کا مضمون ان کو سنا دیا گیا۔ شام کو اُن کے روبرو پادری رجب علی صاحب مہتمم و مالک مطبع سفیر ہند کا ایک خط رجسٹری شدہ امرتسر سے آیا۔ جس سے معلوم ہوا کہ پادری صاحب نے اپنے کاتب پر جو اسی کتاب کا کاتب ہے عدالتِ خفیہ میں نالش کی ہے اور اس عاجز کو ایک واقعہ کا گواہ ٹھہرایا ہے اور ساتھ اُس کے ایک سرکاری سمن بھی آیا اور اس خط کے آنے کے بعد وہ فقرہ الہامی یعنی هَذَا شَاهِدٌ نَزَّاعٌ جس کے یہ معنی ہیں کہ یہ گواہ تباہی ڈالنے والا ہے، ان معنوں پر محمول معلوم ہوا کہ مہتمم مطبع سفیر ہند کے دل میں بہ یقین کامل یہ مرکوز تھا کہ اس عاجز کی شہادت جو ٹھیک ٹھیک اور مطابق واقعہ ہوگی باعثِ وثاقت اور صداقت اور نیز باعتبار اور قابلِ قدر ہونے کی وجہ سے فریقِ ثانی پر تباہی ڈالے گی اور اسی نیت سے مہتمم مذکور نے اس عاجز کو ادائے شہادت کے لئے تکلیف بھی دی اور سمن جاری کرایا اور اتفاق ایسا ہوا کہ

جس دن یہ پیش گوئی پوری ہوئی اور امرتسر جانے کا سفر پیش آیا وہی دن پہلی پیشگوئی کے پورے ہونے کا دن تھا۔ سو وہ پہلی پیشگوئی بھی میاں نور احمد صاحب کے روبرو پوری ہو گئی یعنی اسی دن جو دس دن کے بعد کا دن تھا روپیہ آگیا اور امرتسر بھی جانا پڑا۔ **فَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَىٰ ذَٰلِكَ۔**

(براین احمدیہ حصہ چہارم۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۵۶۲ تا ۵۶۵ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳)

**۱۸۸۲ء** ”ایک دفعہ فجر کے وقت الہام ہوا کہ

آج حاجی ارباب محمد لشکر خان کے قرائتی کاروپیہ آتا ہے

یہ پیش گوئی بھی بدستور معمول اسی وقت چند آریوں کو بتلائی گئی اور یہ قرار پایا کہ انہیں میں سے ڈاک کے وقت کوئی ڈاک خانہ میں جاوے چنانچہ ایک آریہ ملا وامل نامی اُس وقت ڈاک خانہ میں گیا اور یہ خبر لایا کہ ہوتی مردان سے دس روپیہ آئے ہیں اور ایک خط لایا جس میں لکھا تھا کہ یہ دس روپیہ ارباب سرور خان نے بھیجے ہیں۔ چونکہ ارباب کے لفظ سے اتحاد قومی مفہوم ہوتا تھا اس لئے اُن آریوں کو کہا گیا کہ ارباب کے لفظ میں دونوں صاحبوں کی شراکت ہونا پیش گوئی کی صداقت کے لئے کافی ہے۔ مگر بعض نے اُن میں سے اس بات کو قبول نہ کیا اور کہا کہ اتحاد قومی شے دیگر ہے اور قرابت شے دیگر اور اس انکار پر بہت ضد کی۔ ناچار ان کے اصرار پر خط لکھنا پڑا اور وہاں سے یعنی ہوتی مردان سے کئی روز کے بعد ایک دوست منشی الہی بخش نامی نے جو اُن دنوں میں ہوتی مردان میں اکونٹنٹ تھے خط کے جواب میں لکھا کہ ارباب سرور خان ارباب محمد لشکر خان کا بیٹا ہے چنانچہ اُس خط کے آنے پر سب مخالفین لا جواب اور عاجز رہ گئے۔ **فَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَىٰ ذَٰلِكَ۔**

(براین احمدیہ حصہ چہارم۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۵۶۵، ۵۶۶ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳)

**۳۰ دسمبر ۱۸۸۲ء** (الف) ”ایک عجیب کشف سے جو مجھ کو ۳۰ دسمبر ۱۸۸۲ء بروز شنبہ کو ایک دفعہ ہوا۔ آپ کے شہر کے طرف نظر لگی ہوئی تھی اور ایک شخص نامعلوم الاسم کی ارادت صادقہ خدا نے میرے پر ظاہر کی جو

۱۔ لدھیانہ (ناشر)

۲۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ”لودہانہ میں ایک صاحب میر عباس علی نام تھے جو بیعت کرنے والوں میں داخل تھے۔ چند سال تک انہوں نے اخلاص میں ایسی ترقی کی کہ ان کی موجودہ حالت کے لحاظ سے ایک دفعہ الہام ہوا۔ **أَصْلُهَا تَأْيِيبٌ وَفَرَعُهَا فِي السَّمَاءِ۔** اس الہام سے صرف اس قدر مطلب تھا کہ اُس زمانہ میں وہ راسخ الاعتقاد

باشندہ لودھیانہ ہے۔ اس عالم کشف میں اس کا تمام پتہ و نشان سکونت بتلا دیا جو اب مجھ کو یاد نہیں رہا۔ صرف اتنا یاد رہا کہ سکونت خاص لودھیانہ اور اُس کے بعد اُس کی صفت میں یہ لکھا ہوا پیش کیا گیا۔

سچا ارادت مند۔ اَصْلَهَا ثَابِتٌ وَفَرَعَهَا فِي السَّمَاءِ

یعنی اس کی ارادت ایسی قوی اور کامل ہے کہ جس میں نہ کچھ تزلزل ہے نہ نقصان ہے۔“

(از مکتوب بنام میر عباس علی صاحب۔ مکتوبات احمد جلد ۱ صفحہ ۵۱۰ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

(ب) ”میں نے قریب صبح کے کشف کے عالم میں دیکھا کہ ایک کاغذ میرے سامنے پیش کیا گیا اس پر لکھا ہے کہ ”ایک ارادت مند لدھیانہ میں ہے۔“

پھر اس کے مکان کا پتہ مجھے بتایا گیا اور نام بھی بتایا گیا جو مجھے یاد نہیں اور پھر اس کی ارادت اور قوت ایمانی کی یہ تعریف اسی کاغذ میں لکھی ہوئی دکھائی۔

اَصْلَهَا ثَابِتٌ وَفَرَعَهَا فِي السَّمَاءِ

مجھے معلوم نہیں کہ وہ کون شخص ہے مگر مجھے شک پڑتا ہے کہ شاید خداوند کریم آپ ہی میں وہ حالت پیدا

کرے یا کسی اور میں۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ۔“

(از مکتوب بنام نواب علی محمد خان صاحب ”حجرت“ مکتوبات احمد جلد ۳ صفحہ ۳۹ مطبوعہ ۲۰۱۳ء)

بقیہ حاشیہ۔ تھے اور ایسے ہی انہوں نے اس زمانہ میں آثار ظاہر کئے کہ ان کے لئے بجز میرے ذکر کے اور کوئی ورد نہ تھا اور ہر ایک میرے خط کو نہایت درجہ متبرک سمجھ کر اپنے ہاتھ سے اس کی نقل کرتے تھے اور لوگوں کو وعظ و نصیحت کرتے تھے اور اگر ایک خشک ٹکڑا بھی دسترخوان کا ہو تو متبرک سمجھ کر کھا جاتے تھے اور سب سے پہلے لدھیانہ سے وہی قادیان میں آئے تھے۔ ایک مرتبہ مجھ کو خدا تعالیٰ کی طرف سے دکھایا گیا کہ عباس علی ٹھوکر کھائے گا اور برگشتہ ہو جائے گا۔ وہ میرا خط بھی انہوں نے میرے ملفوظات میں درج کر لیا۔ بعد اس کے جب اُن کی ملاقات ہوئی تو انہوں نے مجھ کو کہا کہ مجھ کو اس کشف سے جو میری نسبت ہوا بڑا تعجب ہوا کیونکہ میں تو آپ کے لئے مرنے کو تیار ہوں۔ میں نے جواب دیا کہ جو کچھ آپ کے لئے مقدر ہے وہ پورا ہوگا۔ بعد اس کے جب وہ زمانہ آیا کہ میں نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا تو وہ دعویٰ اُن کو ناگوار گذرا۔ اول دل ہی دل میں پیچ و تاب کھاتے رہے بعد اس کے اس مباحثہ کے وقت جو مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب سے لدھیانہ میں میری طرف سے ہوا تھا اور اس تقریب سے چند دن اُن کو مخالفوں کی صحبت بھی میسر آگئی تو نوشتہ تقدیر ظاہر ہو گیا اور وہ صریح طور پر بگڑ گئے۔“

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۳۰۷)

۱ (ترجمہ از مرثب) اس کی جڑ زمین میں محکم ہے اور اس کی شاخیں آسمان تک پہنچی ہیں۔

۱۸۸۳ء ”آنحدوم کی تحریرات کے پڑھنے سے بہت کچھ حال صداقت و نجابت آنحدوم ظاہر ہوتا ہے اور ایک مرتبہ بنظر کشفی بھی کچھ ظاہر ہوا تھا۔ شاید کسی زمانہ میں خداوند کریم اس سے زیادہ اور کچھ ظاہر کرے۔“  
(از مکتوب بنام میرعباس علی صاحب۔ مکتوبات احمد جلد اول صفحہ ۵۱۴ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

۱۸۸۳ء ”جس روز آپ کا خط آیا اسی روز بعض عبارتیں آپ کے خط کی کسی قدر کمی بیشی سے بصورت کشفی ظاہر کی گئیں اور وہ فقرات زیادہ آپ کے دل میں ہوں گے۔ یہ خداوند کریم کی طرف سے ایک رابطہ بخشی ہے۔“  
(از مکتوب بنام میرعباس علی صاحب۔ مکتوبات احمد جلد اول صفحہ ۵۱۵ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

۱۸۸۳ء<sup>۱</sup> ”وقت ملاقات ایک گفتگو کے اثناء میں بنظر کشفی آپ کی حالت ایسی معلوم ہوئی کہ کچھ دل میں انقباض<sup>۲</sup> ہے۔ اور نیز آپ کے بعض خیالات جو آپ بعض اشخاص کی نسبت رکھتے تھے۔ حضرت احدیت کی نظر میں درست نہیں تو اس پر یہ الہام ہوا۔

قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ<sup>۳</sup>

..... اس وقت یہ بیان کرنا مناسب نہیں سمجھا گیا مگر بہت ہی سعی کی گئی کہ خداوند کریم اس کو دور کرے مگر تعجب نہیں کہ آئندہ بھی کوئی ایسا انقباض پیش آوے۔ جب انسان ایک نئے گھر میں داخل ہوتا ہے تو اس کے لئے ضرور ہے کہ اس گھر کی وضع قطع میں بعض اُمور اُس کو حسب مرضی اور بعض خلاف مرضی معلوم ہوں اس لئے مناسب ہے کہ آپ اس محبت کو خدا سے بھی چاہیں اور کسی نئے امر کے پیش آنے میں مضطرب نہ ہوں تا یہ محبت کمال کے درجہ تک پہنچ جائے۔ یہ عاجز خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک حالت رکھتا ہے جو زمانہ کی رسمیات سے  
۱۔ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمس<sup>۴</sup>) کتاب حیات احمد جلد ۲ حصہ دوم صفحہ ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸ مطبوعہ ۲۰۱۳ء سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ اوائل ۱۸۸۳ء کا مکاشفہ ہے۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔

۲۔ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمس<sup>۵</sup>) اس کشف کے مطابق میرعباس علی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ مسیحیت و مہدویت کے وقت برگشتہ ہو گئے اور اس حالت پر اُن کا انجام ہوا۔ اس مکتوب کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۲۲ ستمبر ۱۸۸۳ء کے مکتوب میں بھی انہیں اس آنے والے ابتلاء سے آگاہ کیا تھا جس کے الفاظ یہ ہیں۔

”خداوند کریم آپ کی تائید میں رہے اور کمزور ہاتِ زمانہ سے بچاؤے۔ اس عاجز سے تعلق اور ارتباط کرنا کسی قدر ابتلاء کو چاہتا ہے سو اس ابتلاء سے آپ بچ نہیں سکتے۔“

(از مکتوب بنام میرعباس علی صاحب مکتوبات احمد جلد اول صفحہ ۵۱۷ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

۳۔ (ترجمہ از مرتب) کہہ اگر تم سچے ہو تو اپنی دلیل لاؤ۔

بہت ہی دُور پڑی ہوئی ہے اور ابھی تک ہر ایک رفیق کو یہی جواب روح کی طرف سے ہے۔ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا۔ وَ كَيْفَ تَصْبِرُ عَلٰی مَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ خُبْرًا۔<sup>۱</sup>

(ازمکتوب بنام میرعباس علی صاحب لدھیانوی۔ مکتوبات احمد جلد ۱ صفحہ ۵۲۲، ۵۲۵، ۵۲۵ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

**۱۸۸۳ء** ”پنڈت شیونارائن نے جو برہموسماج کا ایک منتخب معلم ہے لاہور سے میری طرف ایک خط لکھا کہ میں حصّہ سوم کا ردّ لکھنا چاہتا ہوں۔ ابھی وہ خط اس جگہ نہیں پہنچا تھا کہ خدا نے بطور مکاشفات مضمون اس خط کا ظاہر کر دیا چنانچہ کئی ہندوؤں کو بتلایا گیا اور شام کو ایک ہندو کو وہی جو آریہ ہے ڈاک خانہ میں بھیجا گیا تاگواہ رہے۔ وہی ہندو اُس خط کو ڈاک خانہ سے لایا۔ پھر میں نے پنڈت شیونارائن کو لکھا کہ جس الہام کا تم ردّ لکھنا چاہتے ہو خدا نے اُسی کے ذریعہ سے تمہارے خط کی اطلاع دی اور اُس کے مضمون سے مطلع کیا۔ اگر تم کو شک ہے تو خود قادیان میں آکر اُس کی تصدیق کر لو کیونکہ تمہارے ہندو بھائی اس کے گواہ ہیں ردّ لکھنے میں بہت سی تکلیف ہوگی اور اس طرح جلدی فیصلہ ہو جائے گا۔ میں نے یہ بھی لکھا کہ اگر تم صدق دل سے بحث کرتے ہو تو تمہیں اس جگہ ضرور آنا چاہیے کہ اس جگہ اپنے بھائیوں کی شہادت سے حق الامر کھل جائے گا لیکن باوجود ان سب تاکیدوں کے پنڈت صاحب نے کچھ جواب نہ لکھا اور اس بارہ میں دم بھی نہ مارا اور وہ الہام پورا ہوا جو حصّہ سوم میں چھپ چکا ہے۔ سَنَلِقِي فِي قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ۔<sup>۲</sup>“

(ازمکتوب بنام میرعباس علی صاحب۔ مکتوبات احمد جلد اول صفحہ ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

**اپریل ۱۸۸۳ء** ”ایک دفعہ اپریل ۱۸۸۳ء میں صبح کے وقت بیداری ہی میں جہلم سے روپیہ روانہ ہونے کی اطلاع دی گئی اور..... اُس روپیہ کے روانہ ہونے کے بارہ میں جہلم سے کوئی خط نہیں آیا تھا..... اور ابھی پانچ روز نہیں گزرے تھے جو پینتالیس روپیہ کا منی آرڈر جہلم سے آگیا اور جب حساب کیا گیا تو ٹھیک ٹھیک اُسی دن منی آرڈر روانہ ہوا تھا جس دن خداوند عالم الغیب نے اُس کے روانہ ہونے کی خبر دی تھی۔“

(براہین احمدیہ حصّہ چہارم۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹ حاشیہ نمبر ۳)

**۱۸۸۳ء** ”ایک مرتبہ اس عاجز نے خواب میں دیکھا کہ ایک عالی شان حاکم یا بادشاہ کا ایک جگہ نیمہ لگا ہوا ہے

۱۔ (ترجمہ از ناشر) یقیناً تو ہرگز میرے ساتھ صبر کی استطاعت نہیں رکھے گا اور تو کیسے اس پر صبر کر سکے گا جس کا تو تجربہ

کے ذریعہ احاطہ نہیں کر سکا۔ (الکھف: ۶۸، ۶۹) ۲۔ مراد براہین احمدیہ کا حصّہ سوم (مرزا بشیر احمد)

۳۔ (ترجمہ) سو عنقریب ہم ان کے دلوں میں رعب ڈال دیں گے۔ (براہین احمدیہ حصّہ سوم روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۶۷۰ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۴)

اور لوگوں کے مقدمات فیصل ہو رہے ہیں اور ایسا معلوم ہوا کہ بادشاہ کی طرف سے یہ عاجز محافظ دفتر کا عہدہ رکھتا ہے اور جیسے دفتروں میں مثلیں ہوتی ہیں بہت سی مثلیں پڑی ہوئی ہیں اور اس عاجز کے تحت میں ایک شخص نائب محافظ دفتر کی طرح ہے۔ اتنے میں ایک اردلی دوڑتا آیا کہ مسلمانوں کی مثل پیش ہونے کا حکم ہے وہ جلد نکالو۔ پس یہ رؤیا بھی دلالت کر رہی ہے کہ عنایات الہیہ مسلمانوں کی اصلاح اور ترقی کی طرف متوجہ ہیں اور یقین کامل ہے کہ اس قوتِ ایمان اور اخلاص اور توکل کو جو مسلمانوں کو فراموش ہو گئے ہیں پھر خداوند کریم یاد دلائے گا اور بہتوں کو اپنے خاص برکات سے مستمتع کرے گا کہ ہر ایک برکت ظاہری اور باطنی اُسی کے ہاتھ میں ہے۔“

(از مکتوب بنام میر عباس علی صاحب مکتوبات احمد جلد ۱ صفحہ ۵۲۸ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

۱۸۸۳ء

چند روز ہوئے کہ خداوند کریم کی طرف سے ایک اور الہام ہوا تھا.....

”اَقُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ ۲۰ اِنَّ مَتَوِّفِيْكَ وَاَرْفَعَكَ اِلٰى وَّجَاعِلِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۳ وَقَالُوْا اَنْىٰ لَكَ هٰذَا ۴ قُلْ هُوَ اللّٰهُ عَجِيْبٌ ۵ يَّجْتَبِيْ مَنْ يَّشَاءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۶ وَتِلْكَ الْاٰيٰمُ نَدَاوْلَهَا بَيْنَ النَّاسِ ۱“

اور یہ آیت کہ وَجَاعِلِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ بار بار الہام ہوئی اور اس قدر متواتر ہوئی کہ جس کا شمار خدا ہی کو معلوم ہے اور اس قدر زور سے ہوئی کہ میخ فولادی کی طرح دل کے اندر داخل ہے اس سے یقیناً معلوم ہوا کہ خداوند کریم اُن سب دوستوں کو جو اس عاجز کے طریق پر قدم ماریں بہت سی برکتیں دے گا اور ان کو دوسرے طریقوں کے لوگوں پر غلبہ بخشے گا اور یہ غلبہ قیامت تک رہے گا اور اس عاجز کے بعد کوئی ایسا مقبول آنے والا نہیں جو اس طریق کے مخالف قدم مارے اور جو مخالف قدم مارے گا اُس کو خدا تباہ کرے گا اور اُس کے سلسلہ کو پائیداری نہیں ہوگی۔ یہ خدا کی طرف سے وعدہ ہے جو ہرگز تخلف نہیں کرے گا۔“

(از مکتوب بنام میر عباس علی صاحب مکتوبات احمد جلد اول صفحہ ۵۳۴ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

۱ (ترجمہ از مرتب) کہہ اگر تم خدا سے محبت رکھتے ہو تو آؤ میری پیروی کرو تا خدا بھی تم سے محبت رکھے۔ ۲ میں تجھے وفات دوں گا اور تجھے اپنی طرف اُٹھاؤں گا اور میں تیرے تابعین کو تیرے منکروں پر قیامت تک غالب رکھوں گا۔ ۳ لوگ کہیں گے کہ یہ مقام تجھے کہاں سے حاصل ہوا۔ ۴ کہہ وہ خدا عجیب ہے۔ ۵ جس کو چاہتا ہے اپنے بندوں میں سے چُن لیتا ہے۔ ۶ اور یہ دن ہم لوگوں میں پھیرتے رہتے ہیں۔

۱۲/جون ۱۸۸۳ء ” آج قبل تحریر اس خط کے یہ الہام ہوا۔

ا كَذَّبَ عَلَيْكُمْ الْخَبِيثُ. ۲ كَذَّبَ عَلَيْكُمْ الْخِنُوزِيُّ. ۳ عِنَايَاتُ اللَّهِ حَافِظُكَ. ۴ اِنِّي مَعَكَ اَسْمِعْ وَاَرَى. ۵ اَلَيْسَ اللَّهُ بِكَافٍ عَبْدًا. ۶ فَبَرَأْهُ اللَّهُ مِمَّا قَالُوا. ۷ وَكَانَ عِنْدَ اللَّهِ وَجِيهًا. ۱  
ان الہامات میں یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ کوئی ناپاک طبع آدمی اس عاجز پر کچھ جھوٹ بولے گا یا جھوٹ بولا ہو مگر عنایت الہی حافظ ہے۔“

(از مکتوب بنام میر عباس علی صاحب۔ مکتوبات احمد جلد ۱ صفحہ ۵۳۴ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

۱۸۸۳ء یا اس سے قبل ” کئی دفعہ اس عاجز کو نہایت صراحت سے الہام ہوا ہے کہ

وید گرا ہی سے بھرا ہوا ہے۔“

(از مکتوب بنام میر عباس علی صاحب۔ مکتوبات احمد جلد ۱ صفحہ ۵۳۸ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

۱۔ (ترجمہ از مرتب) ۱ تم پر اس ناپاک نے جھوٹ باندھا ہے۔ ۲ تم پر اس خنزیر نے جھوٹ باندھا ہے۔ ۳ اللہ تعالیٰ کی عنایت تیری نگہبان ہے۔ ۴ میں تیرے ساتھ ہوں۔ میں سنتا ہوں اور دیکھتا ہوں۔ ۵ کیا خدا اپنے بندہ کے لئے کافی نہیں ہے۔ ۶ سو خدا نے ان کے الزاموں سے اس کو بری ثابت کیا۔ ۷ اور وہ خدا کے نزدیک وجیہ ہے۔  
۲۔ (نوٹ از مولانا جلال الدین نمس) یہ اس مقدمہ کی طرف اشارہ ہے جو مارٹن کلا رک نے اگست ۱۸۹۷ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر کھڑا کیا تھا۔ چنانچہ حضور اقدس تحریر فرماتے ہیں۔  
” اسی مقدمہ کے ذریعہ سے جو خون کے الزام کا مقدمہ تھا وہ الہامی پیش گوئی پوری ہوئی جو براہین احمدیہ میں اس مقدمہ سے ۲۰ برس پہلے درج تھی اور وہ الہامی ہے۔

فَبَرَأَ اللَّهُ مِمَّا قَالُوا وَكَانَ عِنْدَ اللَّهِ وَجِيهًا.

یعنی خدا اس شخص کو اس الزام سے جو اس پر لگایا جائے گا بری کر دے گا کیونکہ وہ خدا کے نزدیک وجیہ ہے۔ سو یہ خدا تعالیٰ کا ایک بھاری نشان ہے کہ باوجودیکہ قوموں نے میرے ذلیل کرنے کے لئے اتفاق کر لیا تھا مسلمانوں کی طرف سے مولوی محمد حسین صاحب تھے، ہندوؤں کی طرف سے لالہ رام بھدات وکیل تھے اور عیسائیوں کی طرف سے ڈاکٹر ہنری مارٹن کلا رک صاحب مع اپنی تمام جماعت آئے اور جنگ احزاب کی طرح ان قوموں نے بالاتفاق میرے پرچہ ہائی کی تھی لیکن خدا تعالیٰ نے سب کو ذلیل کیا اور مجھے بری کیا..... تا وہ بات پوری ہو جس کی طرف اس الہامی پیش گوئی میں اشارہ تھا کہ بَرَأَ اللَّهُ مِمَّا قَالُوا۔“ (نزول المسح۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۷۸، ۵۷۹)

۱۸۸۳ء یا اس سے قبل ” کچھ عرصہ ہوا ہے کہ خواب میں دیکھا تھا کہ حیدرآباد سے نواب اقبال الدولہ صاحب کی طرف سے خط آیا ہے اور اس میں کسی قدر روپیہ دینے کا وعدہ لکھا ہے..... پھر تھوڑے دنوں کے بعد حیدرآباد سے خط آ گیا اور نواب صاحب موصوف نے سو روپیہ بھیجا۔ فَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَىٰ ذٰلِكَ“

(برائین احمدیہ حصہ چہارم۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۵۶۸، ۵۶۹ حاشیہ درحاشیہ نمبر ۳)

۱۸۸۳ء یا اس سے قبل ” ایک دفعہ کی حالت یاد آئی ہے کہ انگریزی میں اول یہ الہام ہوا۔  
آئی کُو یُوٹ  
یعنی میں تم سے محبت رکھتا ہوں۔

پھر یہ الہام ہوا۔

آئی ایم وِ دِ یُوٹ  
یعنی میں تمہارے ساتھ ہوں۔

پھر الہام ہوا۔

آئی شیل ہی لپ یُوٹ  
یعنی میں تمہاری مدد کروں گا۔

پھر الہام ہوا۔

آئی کین وِ یٹ آئی وِل ڈُوٹ  
یعنی میں کر سکتا ہوں جو چاہوں گا۔

پھر اس کے بعد بہت ہی زور سے جس سے بدن کانپ گیا یہ الہام ہوا۔

وِ ی کین وِ یٹ وِ ی وِل ڈُوٹ  
یعنی ہم کر سکتے ہیں جو چاہیں گے۔

اور اُس وقت ایک ایسا لہجہ اور تلفظ معلوم ہوا کہ گویا ایک انگریز ہے جو سر پر کھڑا ہوا بول رہا ہے اور باوجود پُر دہشت ہونے کے پھر اُس میں ایک لذت تھی جس سے رُوح کو معنی معلوم کرنے سے پہلے ہی ایک تسلی اور تشفی ملتی تھی اور یہ انگریزی زبان کا الہام اکثر ہوتا رہا ہے۔“

(برائین احمدیہ حصہ چہارم۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۵۷۱، ۵۷۲ حاشیہ درحاشیہ نمبر ۳)

I am with you. ۱

I love you. ۲

I can what I will do. ۳

I shall help you. ۴

We can what we will do. ۵



۱۸۸۳ء یا اس سے قبل ”ایک دفعہ صبح کے وقت بہ نظر کشفی چند ورق چھپے ہوئے دکھائے گئے کہ جو ڈاک خانہ سے آئے ہیں اور اخیر پر اُن کے لکھا تھا۔

آئی ایم بائی عیسیٰ ۱ یعنی میں عیسیٰ کے ساتھ ہوں

چنانچہ وہ مضمون کسی انگریزی خوان سے دریافت کر کے دو ہندو آریہ کو بتلایا گیا جس سے یہ سمجھا گیا تھا کہ کوئی شخص عیسائی یا عیسائیوں کی طرز پر دین اسلام کی نسبت کچھ اعتراض چھپوا کر بھیجے گا چنانچہ اُسی روز ایک آریہ کو ڈاک آنے کے وقت ڈاک خانہ میں بھیجا گیا تو وہ چند چھپے ہوئے ورق لایا جس میں عیسائیوں کی طرز پر ایک صاحب خام خیال نے اعتراضات لکھے تھے۔“

(براہین احمدیہ حصہ چہارم۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۵۷۳، ۵۷۴ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳)

۱۸۸۳ء یا اس سے قبل ”ایک دفعہ کسی امر میں جو دریافت طلب تھا خواب میں ایک درم نقرہ جو بشکل بادامی تھا اس عاجز کے ہاتھ میں دیا گیا۔ اُس میں دو سطر تھیں۔ اوّل سطر میں یہ فقرہ لکھا تھا۔

یس آئی ایم پی ۱

اور دوسری سطر جو خطِ فارق ڈال کر نیچے لکھی ہوئی تھی وہ اُسی پہلی سطر کا ترجمہ تھا۔ یعنی یہ لکھا تھا کہ

ہاں میں خوش ہوں۔“

(براہین احمدیہ حصہ چہارم۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۵۷۴، ۵۷۵ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳)

۱۸۸۳ء یا اس سے قبل ”ایک دفعہ کچھ حزن اور غم کے دن آنے والے تھے کہ ایک کاغذ پر بہ نظر کشفی یہ فقرہ انگریزی میں لکھا ہوا دکھایا گیا۔

لائف آف پین ۲ یعنی زندگی دکھ کی۔“

(براہین احمدیہ حصہ چہارم۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۵۷۵ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳)

۱۸۸۳ء یا اس سے قبل ”ایک دفعہ بعض مخالفوں کے بارہ میں جنہوں نے عنادِ دلی سے خواہ نخواستہ

قرآن شریف کی توہین کی تھی اور عداوتِ ذاتی سے جس کا کچھ چارہ نہیں دینِ متین اسلام پر بے جا اعتراضات اور بیہودہ تعرضات کئے تھے۔ یہ دو فقرے انگریزی میں الہام ہوئے۔

گوڈ از منگ بائی ہز آرمی<sup>۱</sup>۔ ہی از وڈ یو ٹوکل اینہی<sup>۲</sup>

یعنی خدائے تعالیٰ دلائل اور براہین کا لشکر لے کر چلا آتا ہے۔ وہ دشمن کو مغلوب اور ہلاک کرنے کے لئے

تمہارے ساتھ ہے۔“ (براہین احمدیہ حصہ چہارم۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸ حاشیہ نمبر ۳)

۱۸۸۳ء ”بُورِ كَتَّ يَا أَحْمَدُ وَكَانَ مَا بَارَكَ اللَّهُ فِيكَ حَقًّا فِيكَ۔

اے احمد تو مبارک کیا گیا ہے اور خدا نے جو تجھ میں برکت رکھی ہے وہ حقانی طور پر رکھی ہے۔

شَأْنُكَ عَجِيبٌ وَأَجْرُكَ قَرِيبٌ۔

تیری شان عجیب ہے اور تیرا بدلہ نزدیک ہے۔

إِنِّي رَاضٍ مِّنْكَ۔ إِنِّي رَافِعُكَ إِلَىٰ۔ الْأَرْضِ وَالسَّمَاءِ مَعَكَ كَمَا هُوَ مَعِي۔

میں تجھ سے راضی ہوں۔ میں تجھے اپنی طرف اٹھانے والا ہوں۔ زمین اور آسمان تیرے ساتھ ہیں جیسے

وہ میرے ساتھ ہیں۔

هُوَ كَاضْمِيرٍ وَاحِدٍ بِتَأْوِيلِ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ هُوَ اور ان کلمات کا حاصل مطلب تَلَطُّفَات اور

برکاتِ الہیہ ہیں۔ جو حضرت خیر المرسل کی متابعت کی برکت سے ہر ایک کامل مومن کے شامل حال ہو جاتی ہیں

اور حقیقی طور پر مصداق ان سب عنایات کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور دوسرے سب طفیلی ہیں۔“

(براہین احمدیہ حصہ چہارم۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱ حاشیہ نمبر ۳)

۱۸۸۳ء ”پھر بعد اس کے فرمایا۔

أَنْتَ وَجِيهَةٌ فِي حَضْرَتِي ۲ اخْتَرْتُكَ لِنَفْسِي۔

تو میری درگاہ میں وجیہ ہے۔ ۲ میں نے تجھے اپنے لئے اختیار کیا۔

He is with you to kill enemy. ۱۔ God is coming by His army. ۲۔

(نوٹ از مولانا جلال الدین شمس<sup>۳</sup>) انگریزی زبان میں لفظ بائی بمعنی together with اور

in company with یعنی معیت اور ساتھ ہونے کے معنوں میں بھی بولا جاتا ہے۔ حوالہ کے لئے دیکھیے

۳ اَنْتَ مِثِّي بِمَنْزِلَةِ تَوْحِيدِي وَتَفَرِّيْدِي ۴ فَحَانَ اَنْ تُعَانَ وَتُعْرَفَ بَيْنَ النَّاسِ۔

۳ تو مجھ سے ایسا ہے جیسا میری توحید اور تفرید<sup>۱</sup>۔ ۴ سو وہ وقت آ گیا جو تیری مدد کی جائے اور تجھ کو لوگوں میں

معروف و مشہور کیا جائے۔

۵ هَلْ اَتَى عَلَى الْاِنْسَانِ حِينٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْئًا مَّا ذُوًّا۔

۵ کیا انسان پر یعنی تجھ پر وہ وقت نہیں گذرا کہ تیرا دنیا میں کچھ بھی ذکر و تذکرہ نہ تھا۔ یعنی تجھ کو کوئی نہیں جانتا

تھا کہ تو کون ہے اور کیا چیز ہے اور کسی شمار و حساب میں نہ تھا یعنی کچھ بھی نہ تھا۔

یہ گزشتہ تملطفات و احسانات کا حوالہ ہے تا محسن حقیقی کے آئندہ فضلوں کے لئے ایک نمونہ ٹھہرے۔

۶ سُبْحَانَ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى زَادَ مَجْدَكَ۔ يَنْقَطِعُ اَبَاؤُكَ وَيَبْدَأُ مِنْكَ۔

۶ سب پاکیاں خدا کے لئے ہیں جو نہایت برکت والا اور عالی ذات ہے۔ اُس نے تیرے مجد کو زیادہ

کیا۔ تیرے آباء کا نام اور ذکر منقطع ہو جائے گا۔ یعنی بطور مستقل اُن کا نام نہیں رہے گا اور خدا تجھ سے ابتداء

شرف اور مجد کا کرے گا۔

۷ نُصِرْتَ بِالرُّعْبِ وَ اُحْيِيْتْ بِالصِّدْقِ اَيُّهَا الصِّدِّيقُ۔ ۸ نُصِرْتَ وَقَالُوا لَا تَحِيْنَ مَنَاصِ۔

۷ تو رعب کے ساتھ مدد کیا گیا اور صدق کے ساتھ زندہ کیا گیا اے صدیق۔ ۸ تو مدد کیا گیا اور مخالفوں نے

کہا کہ اب گریز کی جگہ نہیں۔ یعنی امداد الہی اُس حد تک پہنچ جائے گی کہ مخالفوں کے دل ٹوٹ جائیں گے اور اُن

۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ ”میرے نزدیک اس کے یہ معنی ہیں کہ وہ شخص بہ منزلہ توحید کے ہوتا ہے جو

کہ ایسے زمانہ میں آوے جبکہ توحید کی حقارت اور بے عزتی ہوتی ہو اور شرک کی عظمت اور قدر کی جاتی ہو۔ اس شخص

ما مورشدہ کو توحید کی پیاس ایسی لگائی جاتی ہے کہ وہ تمام اپنے اغراض اور مقاصد کو ایک طرف رکھ کر توحید کے قائم

کرنے میں خود ایک مجسم توحید ہو جاتا ہے۔ اس کے اٹھنے بیٹھنے اور حرکت اور سکون اور ہر ایک قول و فعل میں توحید کی لو

اُسے لگی ہوئی ہوتی ہے۔ دنیا میں لوگوں نے اپنے اپنے مقاصد کو بت بنا رکھا ہے مگر جب تک خدا کسی کو یہ سوز و گداز

توحید کے واسطے نہ لگائے تب تک نہیں لگ سکتا جیسے لوگ اولاد اور اپنی دوسری اغراض کے لئے بے قرار ہوتے ہیں حتیٰ کہ

بعض خود کشیاں کر لیتے ہیں اسی طرح وہ توحید کے لئے بے قرار ہوتا ہے کہ خدا کی خواہشات اس کی توحید اور عظمت اور

جلال غالب آویں۔ اس وقت کہا جاتا ہے کہ اَنْتَ مِثِّي بِمَنْزِلَةِ تَوْحِيدِي وَتَفَرِّيْدِي۔“

کے دلوں پر یاس مستولی ہو جائے گی اور حق آشکارا ہو جائے گا۔

۹ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُتْرِكَكَ حَتَّىٰ يُبَيِّنَ الْعَبِيَّتَ مِنَ الظُّلُمِ

۹ اور خدا ایسا نہیں ہے جو تجھے چھوڑ دے جب تک وہ خبیث اور طیب میں صریح فرق نہ کر لے۔

۱۰ وَاللَّهُ غَالِبٌ عَلَىٰ أَمْرِهِ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ

۱۰ اور خدا اپنے امر پر غالب ہے مگر اکثر لوگ نہیں جانتے۔

۱۱ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ وَتَمْثَلَّتْ كُلِّمَةُ رَبِّكَ ۚ هَذَا الَّذِي كُنْتُمْ بِهِ تَسْتَعْجِلُونَ۔

۱۱ جب مدد اور فتح الہی آئے گی اور تیرے رب کی بات پوری ہو جائے گی ۱۲ تو کفار اس خطاب کے لائق

ٹھہریں گے کہ یہ وہی بات ہے جس کے لئے تم جلدی کرتے تھے۔

۱۳ أَرَدْتُ أَنْ أَسْتَخْلِفَ فَخَلَقْتُ آدَمَ۔ ۱۴ إِنْ جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ

۱۳ یعنی میں نے اپنی طرف سے خلیفہ کرنے کا ارادہ کیا۔ سو میں نے آدم کو پیدا کیا۔ ۱۴ میں زمین پر

کرنے والا ہوں۔

یہ اختصاری کلمہ ہے یعنی اس کو قائم کرنے والا ہوں۔ اس جگہ خلیفہ کے لفظ سے ایسا شخص مراد ہے کہ جو

ارشاد اور ہدایت کے لئے بَيْنَ اللَّهِ وَبَيْنَ الْخَلْقِ واسطہ ہو۔ خلافت ظاہری کہ جو سلطنت اور حکمرانی پر اطلاق

پاتی ہے مراد نہیں ہے..... بلکہ یہ محض روحانی مراتب اور روحانی نیابت کا ذکر ہے اور آدم کے لفظ سے بھی وہ آدم جو

ابو البشر ہے مراد نہیں بلکہ ایسا شخص مراد ہے جس سے سلسلہ ارشاد اور ہدایت کا قائم ہو کر روحانی پیدائش کی بنیاد ڈالی

جائے۔ گویا وہ روحانی زندگی کے رُو سے حق کے طالبوں کا باپ ہے اور یہ ایک عظیم الشان پیش گوئی ہے جس میں

روحانی سلسلہ کے قائم ہونے کی طرف اشارہ کیا گیا ہے ایسے وقت میں جبکہ اُس سلسلہ کا نام و نشان نہیں۔“

(براہین احمدیہ حصہ چہارم۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۵۸۱ تا ۵۸۶ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳)

۱۸۸۳ء ”پھر بعد اس کے اُس روحانی آدم کا روحانی مرتبہ بیان فرمایا اور کہا۔

دُنِي فَتَدَلِّي فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَىٰ

جب یہ آیت شریفہ جو قرآن شریف کی آیت ہے الہام ہوئی تو اس کے معنی کی تشخیص اور تعین میں تا مل تھا

اور اسی تا مل میں کچھ خفیف سی خواب آگئی اور اُس خواب میں اس کے معنی حل کئے گئے۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ

دنو سے مُراد قربِ الہی ہے..... اور تَدَلُّی سے مراد وہ بہوٹ اور نزول ہے کہ جب انسان تخلیق باخلاق اللہ حاصل کر کے اُس ذاتِ رحمن و رحیم کی طرح شَفَقَّةً عَلٰی الْعِبَادِ عالمِ خلق کی طرف رجوع کرے اور چونکہ کمالاتِ دنو کے کمالاتِ تَدَلُّی سے لازم ملزوم ہیں۔ پس تَدَلُّی اُسی قدر ہوگی جس قدر دنو ہے اور دنو کی کمالیت اس میں ہے کہ اسماء اور صفاتِ الہی کے عکس کا سا لک کے قلب میں ظہور ہو اور محبوبِ حقیقی بے شائبہ ظلیت اور بے توہم کمالیت و محلیت اپنے تمام صفاتِ کاملہ کے ساتھ اُس میں ظہور فرمائے اور یہی استخلاف کی حقیقت اور روح اللہ کے نَفْخ کی ماہیت ہے اور یہی تخلیق باخلاق اللہ کی اصل بنیاد ہے اور جب کہ تَدَلُّی کی حقیقت کو تَخَلُّقُ بِأَخْلَاقِ اللّٰهِ لازم ہو اور کمالیت فی التخلُّق اس بات کو چاہتی ہے کہ شفقت علی العباد اور اُن کے لئے بمقام نصیحت کھڑے ہونا اور ان کی بھلائی کے لئے بدل و جانِ مصروف ہو جانا اس حد تک پہنچ جائے جس پر زیادت متصور نہیں اس لئے واصل تام کو مجمع الاضداد ہونا پڑا کہ وہ کامل طور پر رو بخدا بھی ہو اور پھر کامل طور پر و مخلوق بھی۔ پس وہ اُن دونوں قوسوں الوہیت و انسانیت میں ایک وتر کی طرح واقعہ ہے جو دونوں سے تعلق کامل رکھتا ہے..... پس جاننا چاہیے کہ اس جگہ ایک ہی دل میں ایک حالت اور نبیت کے ساتھ دو قسم کا رجوع پایا گیا۔ ایک خدائے تعالیٰ کی طرف جو وجودِ قدیم ہے اور ایک اُس کے بندوں کی طرف جو وجودِ محدث ہے اور دونوں قسم کا وجود یعنی قدیم اور حادث ایک دائرہ کی طرح ہے جس کی طرف اعلیٰ و جوب اور طرف اسفل امکان ہے۔ اب اُس دائرہ کے درمیان میں انسان کامل بوجہ دنو اور تَدَلُّی کے دونوں طرف اتصال محکم کر کے یوں مثالی طور پر صورت پیدا کر لیتا ہے جیسے ایک وتر دائرہ کے دو قوسوں میں ہوتا ہے یعنی حق اور خلق میں واسطہ ٹھہر جاتا ہے پہلے اس کو دنو اور قربِ الہی کی خلعتِ خاص عطا کی جاتی ہے اور قرب کے اعلیٰ مقام تک صعود کرتا ہے اور پھر خلقت کی طرف اس کو لایا جاتا ہے۔ پس اس کا وہ صعود اور نزول دو قوس کی صورت میں ظاہر ہو جاتا ہے اور نفسِ جَامِعِ التَّعَلُّقِیْنَ انسان کامل کا اُن دونوں قوسوں میں قَابِ قَوْسَیْنِ کی طرح ہوتا ہے اور قَابِ عرب کے محاورہ میں کمان کے چلّے پر اطلاق پاتا ہے۔

پس آیت کے بطور تحت اللفظیہ معنی ہوئے کہ نزدیک ہو یعنی خدا سے۔ پھر اُتر یعنی خلقت پر۔ پس اپنے اس صعود اور نزول کی وجہ سے دو قوسوں کے لئے ایک ہی وتر ہو گیا۔

اور چونکہ اُس کا و مخلوق ہونا چشمہ صافیہ تخلیق باخلاق اللہ سے ہے اس لئے اُس کی توجہ مخلوق توجہ بخالق کے عین ہے یا یوں سمجھو کہ چونکہ مالکِ حقیقی اپنی غایت شفقت علی العباد کی وجہ سے اس قدر بندوں کی طرف

رجوع رکھتا ہے کہ گویا وہ بندوں کے پاس ہی خیمہ زن ہے۔ پس جبکہ سالک سَیِّرِ اِلَى اللّٰهِ کرتا کرتا اپنی کمال سیر کو پہنچ گیا تو جہاں خدا تھا وہیں اُس کو لوٹ کر آنا پڑا۔ پس اِس وجہ سے کمال دُنُو یعنی قرب تام اُس کی تدلی یعنی بہوٹ کا موجب ہو گیا۔“ (براہین احمدیہ حصہ چہارم۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۵۸۶ تا ۵۹۰ حاشیہ نمبر ۳)

### ”يُحْيِي الدّٰيِنَ وَيُقَيِّمُ الشَّرِيْعَةَ“

۱۸۸۳ء

زندہ کرے گا دین کو اور قائم کرے گا شریعت کو

يَا اَدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ. يَا مَرْيَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ. يَا اَحْمَدُ

اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ. نَفَخْتُ فِيكَ مِنْ لُدُنِي رُوْحَ الصِّدْقِ.

اے آدم۔ اے مریم۔ اے احمد تو اور جو شخص تیرا تابع اور رفیق ہے جنت میں یعنی نجات حقیقی کے وسائل میں داخل ہو جاؤ۔ میں نے اپنی طرف سے سچائی کی روح تجھ میں پھونک دی ہے۔

اس آیت میں بھی روحانی آدم کا وجہ تسمیہ بیان کیا گیا۔ یعنی جیسا کہ حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش بلا توسط اسباب ہے ایسا ہی روحانی آدم میں بلا توسط اسباب ظاہر یہ نفخ روح ہوتا ہے اور یہ نفخ روح حقیقی طور پر انبیاء علیہم السلام سے خاص ہے اور پھر بطور تبعیت اور وراثت کے بعض افراد خاصہ امت محمدیہ کو یہ نعمت عطا کی جاتی ہے۔“ (براہین احمدیہ حصہ چہارم۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۵۹۰، ۵۹۱ حاشیہ نمبر ۳)

۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ان الہامات کی تشریح فرماتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔ ”مریم سے مریم اُم عیسیٰ مراد نہیں اور نہ آدم سے آدم ابوالبشر مراد ہے اور نہ احمد سے اس جگہ حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہیں اور ایسا ہی ان الہامات کے تمام مقامات میں کہ جو موسیٰ اور عیسیٰ اور داؤد وغیرہ نام بیان کئے گئے ہیں اُن ناموں سے بھی وہ انبیاء مراد نہیں ہے بلکہ ہر ایک جگہ یہی عاجز مراد ہے۔ اب جبکہ اس جگہ مریم کے لفظ سے کوئی مؤنث مراد نہیں ہے بلکہ مذکر مراد ہے تو قاعدہ یہی ہے کہ اس کے لئے صیغہ مذکر ہی لایا جائے۔ یعنی يَا هَمْزِيْمٌ اسْكُنْ کہا جائے..... اور زوج کے لفظ سے رفقاء اور قرباء مراد ہیں زوج مراد نہیں ہے اور لغت میں یہ لفظ دونوں طور پر اطلاق پاتا ہے اور جنّت کا لفظ اس عاجز کے الہامات میں کبھی اسی جنت پر بولا جاتا ہے کہ جو آخرت سے تعلق رکھتا ہے اور کبھی دنیا کی خوشی اور سرور اور آرام پر بولا جاتا ہے۔“

(از مکتوب بنام میر عباس علی شاہ صاحب۔ مکتوبات احمد جلد ۱ صفحہ ۵۹۹ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

۱۸۸۳ء (الف) فَأَجَاءَهَا الْمَخَاضُ إِلَى جِذْعِ النَّخْلَةِ قَالَتْ يَا لَيْتَنِي مِتُّ قَبْلَ هَذَا

وَكُنْتُ نَسِيًّا مَنْسِيًّا“ (کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۵۱)

(ب) ”میری دعوت کی مشکلات میں سے ایک رسالت اور وحی الہی اور مسیح موعود ہونے کا دعویٰ تھا اسی

کی نسبت میری گھبراہٹ ظاہر کرنے کے لئے یہ الہام ہوا تھا۔

فَأَجَاءَهُ الْمَخَاضُ إِلَى جِذْعِ النَّخْلَةِ قَالَ يَا لَيْتَنِي مِتُّ قَبْلَ هَذَا وَكُنْتُ نَسِيًّا مَنْسِيًّا۔

مَخَاض سے مراد اس جگہ وہ امور ہیں جن سے خوفناک نتائج پیدا ہوتے ہیں اور جِذْعِ النَّخْلَةِ سے مراد

وہ لوگ ہیں جو مسلمانوں کی اولاد مگر صرف نام کے مسلمان ہیں۔

بامحاورہ ترجمہ یہ ہے کہ درد انگیز دعوت جس کا نتیجہ قوم کا جانی دشمن ہو جانا تھا۔ اس مامور کو قوم کے لوگوں کی

طرف لائی جو کھجور کی خشک شاخ یا جڑ کی مانند ہیں۔ تب اُس نے خوف کھا کر کہا کہ کاش میں اس سے پہلے مرجاتا

اور بھولا بسر ہو جاتا۔“ (براین احمد یہ حصہ پنجم۔ روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۶۸، ۶۹ حاشیہ)

۱۸۸۳ء ”اور اس کے متعلق اور بھی الہام تھے۔ جیسا

لَقَدْ جِئْتِ شَيْئًا فَرِيًّا۔ مَا كَانَ أَبُوكَ أَمْرًا سَوًّا وَمَا كَانَتْ أُمَّكَ بَغِيًّا۔

۱۔ کشتی نوح میں جو ۱۹۰۲ء کی تصنیف ہے حضرت اقدس تحریر فرماتے ہیں۔ ”اس جگہ ایک اور الہام کا بھی ذکر کرتا ہوں

اور مجھے یاد نہیں کہ میں نے وہ الہام اپنے کسی رسالہ یا اشتہار میں شائع کیا ہے یا نہیں لیکن یہ یاد ہے کہ صد ہا لوگوں کو میں

نے سنایا تھا اور میری یادداشت کے الہامات میں موجود ہے اور وہ اس زمانہ کا ہے جبکہ خدا نے مجھے پہلے مریم کا خطاب دیا

اور پھر نَفْخِ رُوحِ الْإِسْمَاعِيلِ عَلَی الْبَنَاتِ۔ پھر بعد اس کے یہ الہام ہوا تھا فَأَجَاءَهَا الْمَخَاضُ إِلَى جِذْعِ النَّخْلَةِ۔ قَالَتْ يَا لَيْتَنِي

مِتُّ قَبْلَ هَذَا وَكُنْتُ نَسِيًّا مَنْسِيًّا یعنی پھر مریم کو جو مراد اس عاجز سے ہے درد زہ تینہ کھجور کی طرف لے آئی۔ یعنی

عوام الناس اور جابلوں اور بے سمجھ علماء سے واسطہ پڑا جن کے پاس ایمان کا پھل نہ تھا جنہوں نے تکفیر و توہین کی اور

گالیاں دیں اور ایک طوفان برپا کیا۔ تب مریم نے کہا کہ کاش میں اس سے پہلے مرجاتی اور میرا نام و نشان باقی نہ رہتا۔

یہ اس شور کی طرف اشارہ ہے جو ابتدا میں مولویوں کی طرف سے بہ ہیئت مجموعی پڑا اور وہ اس دعویٰ کی برداشت نہ کر سکے

اور مجھے ہر ایک حیلہ سے انہوں نے فنا کرنا چاہا۔ تب اُس وقت جو کرب اور قلق نا سمجھوں کا شور و غوغا دیکھ کر میرے دل پر

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۵۱)

گذرا اس کا اس جگہ خدا تعالیٰ نے نقشہ کھینچ دیا ہے۔“

..... اور لوگوں نے کہا کہ اے مریم! تُو نے یہ کیا مکروہ اور قابلِ نفرین کام دکھلایا جو راستی سے دُور ہے۔

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۵۱)

تیرا باپ اور تیری ماں تو ایسے نہ تھے۔“

۱۸۸۳ء ”پھر بعد اُس کے فرمایا۔

## ۱ نَصْرَتَ وَقَالُوا آلَاتِ حَيْنٍ مَمَاصِ

تو مدد دیا گیا اور انہوں نے کہا کہ اب کوئی گریز کی جگہ نہیں۔

۲ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَاصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ رَدَّ عَلَيْهِمْ رَجُلٌ مِّنْ قَارِسٍ ۚ شَكَرَ اللَّهُ سَعْيِيهِ۔

۲ جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اور خدا تعالیٰ کی راہ کے مزاحم ہوئے اُن کا ایک مرد فارسی الاصل نے رد لکھا

ہے۔ اُس کی سعی کا خدا شاکر ہے۔

## ۲ كِتَابِ الْوَلِيِّ ذُو الْفَقَارِ عَلِيٍّ

۱ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ”اس الہام پر مجھے یاد آیا کہ بٹالہ میں فضل شاہ یا مہر شاہ نام ایک

سید تھے جو میرے والد صاحب سے بہت محبت رکھتے تھے اور بہت تعلق تھا۔ جب میرے دعویٰ مسیح موعود ہونے کی کسی

نے ان کو خبر دی تو وہ بہت روئے اور کہا کہ ان کے والد صاحب بہت اچھے آدمی تھے یعنی یہ شخص کس پر پیدا ہوا۔ ان کا

باپ تو نیک مزاج اور افترا کے کاموں سے دُور اور سیدھا اور صاف دل مسلمان تھا۔ ایسا ہی بہتوں نے کہا کہ تم نے اپنے

خاندان کو داغ لگایا کہ ایسا دعویٰ کیا۔“

۲ یعنی الہام ”نَفَعْتُ فِيكَ مِنْ لَدُنِّي رُوحَ الصِّدْقِ۔“

(براہین احمدیہ حصہ چہارم۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۵۹۱ حاشیہ نمبر ۳) (مرتب)

۳ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ (الف) ”ایک زمانہ ذوالفقار کا تو وہ گذر گیا کہ جب ذوالفقار علی کثرم اللہ

وجہ کے ہاتھ میں تھی مگر خدا تعالیٰ پھر ذوالفقار اس امام کو دے دے گا۔ اس طرح پر کہ اُس کا چمکنے والا ہاتھ وہ کام کرے گا

جو پہلے زمانہ میں ذوالفقار کرتی تھی سو وہ ہاتھ ایسا ہوگا کہ گویا وہ ذوالفقار علی کثرم اللہ وجہ ہے جو پھر ظاہر ہوگئی ہے۔

یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ وہ امام سلطان القلم ہوگا اور اُس کی قلم ذوالفقار کا کام دے گی۔ یہ پیش گوئی بعینہ

۴ یعنی پیش گوئی نعمت اللہ ولی صاحب

يَدِ بِيضَا كَهْ بَاوَتَا بِنْدَهْ      باز با ذوالفقار مے بینم

یعنی اس کا وہ روشن ہاتھ جو اتمام کے حجت کی رو سے تلوار کی طرح چمکتا ہے پھر میں اس کو ذوالفقار کے ساتھ دیکھتا ہوں۔

(نشان آسمانی۔ روحانی خزائن جلد ۲ صفحہ ۳۹۹) (ناشر)



۴ ولی کی کتاب علی کی تلوار کی طرح ہے۔ یعنی مخالف کو نیست و نابود کرنے والی ہے اور جیسے علی کی تلوار نے بڑے بڑے خطرناک معرکوں میں نمایاں کار دکھلائے تھے ایسا ہی یہ بھی دکھلائے گی۔

اور یہ بھی ایک پیش گوئی ہے کہ جو کتاب کی تاثیرات عظیمہ اور برکات عمیمہ پر دلالت کرتی ہے۔“

(براہین احمدیہ حصہ چہارم۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۵۹۱، ۵۹۲ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳)

۱۸۸۳ء ” پھر بعد اس کے فرمایا۔

۱. وَلَوْ كَانَ الْإِيْمَانُ مُعْلَقًا بِالشَّرِّ يَا لَنَا لَهُ

۱ اگر ایمان شریا سے لٹکتا ہوتا۔ یعنی زمین سے بالکل اٹھ جاتا۔ تب بھی شخص مقدم الذکر اُس کو پالیتا۔

۲. يَكَادُ زَيْتُهُ يُضِيءُ وَلَوْ لَمْ تَمَسَّ سُهُ نَارٌ

۲ عنقریب ہے کہ اُس کا تیل خود بخود روشن ہو جائے اگر چہ آگ اُس کو چھو بھی نہ جائے۔

۳. أَهْمَ يَقُولُونَ نَحْنُ جَمِيْعٌ مُنْتَصِرٌ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ. ۴. وَإِنْ يَبْرُوا آيَةً

يُعْرِضُوا وَيَقُولُوا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ. ۵. وَاسْتَيْقَنَتْهَا أَنْفُسُهُمْ. ۶. وَقَالُوا آلَاتِ حَيْنٍ مِّنَاصٍ.

۷. فَمِمَّا رَحِمَةً مِّنَ اللَّهِ لِنْتُ عَلَيْهِمْ. ۸. وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَأَنْفَضُوا مِنْ حَوْلِكَ.

۹. وَلَوْ أَنْ قَرَأْنَا سُورَةَ بِيَةِ الْجِبَالِ.

۳ کیا کہتے ہیں کہ ہم ایک قوی جماعت ہیں جو جواب دینے پر قادر ہیں۔ عنقریب یہ ساری جماعت بھاگ

بقیہ حاشیہ۔ اس عاجز کے اُس الہام کا ترجمہ ہے جو اس وقت سے دس برس پہلے براہین احمدیہ میں چھپ چکا ہے اور وہ

یہ ہے۔ كِتَابُ الْوَلِيِّ ذُو الْفَقَارِ عَلِيٍّ۔ یعنی کتاب اس ولی کی ذوالفقار علی کی ہے۔ یہ اس عاجز کی طرف اشارہ ہے

اسی بناء پر بار بار اس عاجز کا نام مکاشفات میں غازی رکھا گیا ہے چنانچہ براہین احمدیہ کے بعض دیگر مقامات میں اسی کی

طرف اشارہ ہے۔“ (نشان آسانی۔ روحانی خزائن جلد ۴ صفحہ ۳۹۹)

(ب) ”یہ مقام دارالحرب ہے پادریوں کے مقابلے میں۔ اس لئے ہم کو چاہیے کہ ہرگز بیکار نہ بیٹھیں۔ مگر

یاد رکھو کہ ہماری خراب ان کے ہم رنگ ہو جس قسم کے ہتھیار لے کر میدان میں وہ آئے ہیں اسی طرز کے ہتھیار ہم کو

لے کر نکلنا چاہیے اور وہ ہتھیار ہے قلم۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس عاجز کا نام سلطان القلم رکھا اور میرے قلم کو

ذوالفقار علی فرمایا۔“

(الحکم مورخہ ۱۷ جون ۱۹۰۱ء صفحہ ۲)

۱۷ براہین احمدیہ (مرزا بشیر احمد)

جائے گی اور پیڑھے پھیر لیں گے۔ ۴ اور جب یہ لوگ کوئی نشان دیکھتے ہیں تو کہتے ہیں کہ یہ ایک معمولی اور قدیمی سحر ہے۔ ۵ حالانکہ اُن کے دل اُن نشانوں پر یقین کر گئے ہیں ۶ اور دلوں میں اُنہوں نے سمجھ لیا ہے کہ اب گریز کی جگہ نہیں۔ ۷ اور یہ خدا کی رحمت ہے کہ تو ان پر نرم ہوا۔ ۸ اور اگر تو سخت دل ہوتا تو یہ لوگ تیرے نزدیک نہ آتے اور تجھ سے الگ ہو جاتے۔ ۹ اگرچہ قرآنی معجزات ایسے دیکھتے جن سے پہاڑ جنبش میں آجاتے۔

یہ آیات ان بعض لوگوں کے حق میں بطور الہام القا ہوئیں جن کا ایسا ہی خیال اور حال تھا اور شاید ایسے ہی اور لوگ بھی نکل آویں جو اس قسم کی باتیں کریں اور بدرجہ یقین کامل پہنچ کر پھر منکر رہیں۔“

(برائین احمدیہ حصہ چہارم۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۵۹۲، ۵۹۳ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳)

۱۸۸۳ء ” پھر بعد اس کے فرمایا۔

۱ اِنَّا اَنْزَلْنَاكَ قَرِيْبًا مِّنَ الْقَادِيَانِ ۲ وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنَاكَ وَبِالْحَقِّ نَزَلْ  
۳ صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ ۴ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ۵

یعنی ۱ ہم نے ان نشانوں اور عجائبات کو اور نیز اس الہام پر از معارف و حقائق کو قادیان کے قریب اُتارا ہے ۲ اور ضرورتِ حقہ کے ساتھ اتارا ہے۔ اور بضرورتِ حقہ اُترا ہے۔ ۳ خدا اور اس کے رسول نے خبر دی تھی کہ جو اپنے وقت پر پوری ہوئی۔ ۴ اور جو کچھ خدا نے چاہا تھا وہ ہونا ہی تھا۔

یہ آخری فقرات اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اس شخص کے ظہور کے لئے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی حدیث..... میں اشارہ فرما چکے ہیں اور خدائے تعالیٰ اپنے کلام مقدس میں اشارہ فرما چکا ہے چنانچہ وہ اشارہ

۱ (بقیہ ترجمہ از مرتب) اس سے اعراض کرتے۔ اور

۲ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ”اس الہام پر نظر غور کرنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ قادیان میں خدائے تعالیٰ کی طرف سے اس عاجز کا ظاہر ہونا الہامی نوشتوں میں بطور پیش گوئی کے پہلے سے لکھا گیا تھا..... اب جو ایک نئے الہام سے یہ بات پایہ ثبوت پہنچ گئی کہ قادیان کو خدائے تعالیٰ کے نزدیک دمشق سے مشابہت ہے تو اُس پہلے الہام کے معنی بھی اس سے کھل گئے..... اس کی تفسیر یہ ہے کہ اِنَّا اَنْزَلْنَاكَ قَرِيْبًا مِّنَ دِمَشْقٍ بِطَرَفِ شَرْقِيْنٍ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ۔ کیونکہ اس عاجز کی سکونت جگہ قادیان کے شرقی کنارہ پر ہے۔“

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۳۹ حاشیہ)

۳ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؒ) ازالہ اوہام میں یہ فقرہ یوں ہے وَكَانَ وَعْدُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا۔

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۳۸ حاشیہ)

حصہ سوم کے الہامات میں درج ہو چکا ہے اور فرقانی اشارہ اس آیت میں ہے **هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ**۔<sup>۱</sup>

(براہین احمدیہ حصہ چہارم۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۵۹۳ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳)

**۱۸۸۳ء** ”جس روز وہ الہام مذکورہ بالا جس میں قادیان میں نازل ہونے کا ذکر ہے ہوا تھا اُس روز کشفی طور پر میں نے دیکھا کہ میرے بھائی صاحب مرحوم میرزا غلام قادر میرے قریب بیٹھ کر باواز بلند قرآن شریف پڑھ رہے ہیں اور پڑھتے پڑھتے انہوں نے ان فقرات کو پڑھا کہ **إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ قَرِيبًا مِّنَ الْقَادِيَانِ** تو میں نے سن کر بہت تعجب کیا کہ کیا قادیان کا نام بھی قرآن شریف میں لکھا ہوا ہے۔ تب انہوں نے کہا کہ یہ دیکھو لکھا ہوا ہے تب میں نے نظر ڈال کر جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ فی الحقیقت قرآن شریف کے دائیں صفحہ میں شاید قریب نصف کے موقع پر یہی الہامی عبارت لکھی ہوئی موجود ہے۔ تب میں نے اپنے دل میں کہا کہ ہاں واقعی طور پر قادیان کا نام قرآن شریف میں درج ہے اور میں نے کہا کہ تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن شریف میں درج کیا گیا ہے۔ مکہ اور مدینہ اور قادیان۔“

**۱۸۸۳ء** ”پھر بعد اس کے جو الہام ہے وہ یہ ہے۔

**صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ سَيِّدِ وَلَدِ آدَمَ وَخَاتَمِ النَّبِيِّينَ**

اور درود بھیج محمدؐ اور آل محمدؐ پر جو سردار ہے آدم کے بیٹوں کا اور خاتم الانبیاء ہے۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔

یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ یہ سب مراتب اور تفضلات اور عنایات اُسی کے طفیل سے ہیں اور اُسی

۱۔ براہین احمدیہ حصہ سوم (ناشر)

۲۔ یعنی خدا وہ ہے جس نے اپنا رسول ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تا کہ اس دین کو تمام دینوں پر غالب کرے۔ (التوبة: ۳۳)  
(سراج منیر۔ روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحہ ۴۲)

۳۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ”اس میں یہ بھی مخفی ہے جس کو خدائے تعالیٰ نے میرے پرکھول دیا کہ اُن کے نام سے اس کشف کی تعبیر کو بہت کچھ تعلق ہے۔ یعنی اُن کے نام میں جو قادر کا لفظ آتا ہے اس لفظ کو کشفی طور پر پیش کر کے یہ اشارہ کیا گیا ہے کہ یہ قادرِ مطلق کا کام ہے۔ اس سے کچھ تعجب نہیں کرنا چاہیے۔ اس کے عجائبات قدرت اسی طرح پر ہمیشہ ظہور فرما ہوتے ہیں کہ وہ غریبوں اور حقیروں کو عزت بخشتا ہے اور بڑے بڑے معززوں اور بلند مرتبہ لوگوں کو خاک میں ملا دیتا ہے۔“

۴۔ یعنی الہام ”وَكَانَ أَمْرُ اللَّهِ مَفْعُولًا“ مندرجہ صفحہ ۶۶ کے بعد (شمس)

سے محبت کرنے کا یہ صلہ ہے..... اور ایسا ہی الہام متذکرہ بالا میں جو آلِ رسول پر درود بھیجنے کا حکم ہے سو اس میں بھی یہ سر ہے کہ افاضہ انوارِ الہی میں محبتِ اہلِ بیت کو بھی نہایت عظیم دخل ہے اور جو شخص حضرتِ احدیت کے مقربین میں داخل ہوتا ہے وہ انہیں طہرین کی وراثت پاتا ہے اور تمام علوم و معارف میں اُن کا وارث ٹھہرتا ہے۔“ (براہین احمدیہ حصہ چہارم۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۵۹۷، ۵۹۸ حاشیہ نمبر ۳)

**۱۸۸۳ء** ”اس عاجز پر ظاہر کیا گیا ہے کہ یہ خاکسار اپنی عُربت اور انکسار اور توکل اور ایثار اور آیات اور انوار کے رُو سے مسیح کی پہلی زندگی کا نمونہ ہے اور اس عاجز کی فطرت اور مسیح کی فطرت باہم نہایت ہی متشابہ واقع ہوئی ہے گویا ایک ہی جوہر کے دو ٹکڑے یا ایک ہی درخت کے دو پھل ہیں اور سجدی اتحاد ہے کہ نظر کشفی میں نہایت ہی باریک امتیاز ہے اور نیز ظاہری طور پر بھی ایک مشابہت ہے اور وہ یوں کہ مسیح ایک کامل اور عظیم الشان نبی یعنی موسیٰ کا تابع اور خادم دین تھا اور اس کی انجیل تورات کی فرع ہے اور یہ عاجز بھی اس جلیل الشان نبی کے احقر خادین میں سے ہے کہ جو سید المرسل اور سب رسولوں کا سرتاج ہے اگر وہ حامد ہیں تو وہ احمد ہے اور اگر وہ محمود ہیں تو وہ محمد ہے۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔“

(براہین احمدیہ حصہ چہارم۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۵۹۳، ۵۹۴ حاشیہ نمبر ۳)

**۱۸۸۳ء** ”وَمِنْ جُمَّلَتِهَا الْهَامُّ اَخْرَجَ خَاطِبِي رُبِّي فِيهِ وَقَالَ اِنِّي خَلَقْتُكَ مِنْ جَوْهَرٍ عَيْسِي وَاِنَّكَ وَعَيْسِي مِنْ جَوْهَرٍ وَّاحِدٍ وَكَتَبِي وَّاحِدٍ۔“ (حمامۃ البشری۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۱۹۲)

**۱۸۸۳ء** (الف) ”اس مقام پر مجھ کو یاد آیا کہ ایک رات اس عاجز نے اس کثرت سے درود شریف پڑھا کہ دل و جان اُس سے معطر ہو گیا۔ اسی رات خواب میں دیکھا کہ آبِ زلال کی شکل پر نور کی مشکیں اس عاجز کے مکان میں لئے آتے ہیں اور ایک نے اُن میں سے کہا کہ یہ وہی برکات ہیں جو تُو نے محمدؐ کی طرف بھیجی تھی۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔“ (براہین احمدیہ حصہ چہارم۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۵۹۸ حاشیہ نمبر ۳)

(ب) ”ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ درود شریف کے پڑھنے میں یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود

۱ (نوٹ از مولانا جلال الدین نمس) اس الہام کو یہاں اس لئے درج کیا گیا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسی جگہ حمامۃ البشری میں تحریر فرماتے ہیں کہ یہ الہام براہین احمدیہ کی اشاعت سے پہلے کا ہے۔

۲ (ترجمہ از مرتب) اور منجملہ ان کے ایک اور الہام بھی درج ہے جس میں مجھے اللہ مخاطب کر کے کہتا ہے کہ میں نے تجھ کو عیسیٰ کے جوہر سے پیدا کیا ہے اور تُو اور عیسیٰ ایک ہی جوہر سے اور ایک ہی شے کی مانند ہو۔“

بھیجنے میں ایک زمانہ تک مجھے بہت استغراق رہا کیونکہ میرا یقین تھا کہ خدا تعالیٰ کی راہیں نہایت دقیق راہیں ہیں وہ بجز وسیلہ نبی کریم کے مل نہیں سکتیں جیسا کہ خدا بھی فرماتا ہے۔ **وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ**۔<sup>۱</sup> تب ایک مدت کے بعد کشفی حالت میں میں نے دیکھا کہ دو سقے یعنی ماشکی آئے اور ایک اندرونی راستے سے اور ایک بیرونی راہ سے میرے گھر میں داخل ہوئے ہیں اور ان کے کاندھوں پر نور کی مشکیں ہیں اور کہتے ہیں **هَذَا بِمَا صَلَّيْتَ عَلَيَّ مُحَمَّدًا**۔<sup>۲</sup> (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۳۱ حاشیہ)

۱۸۸۳ء ”پھر بعد اس کے یہ الہام ہوا۔

إِنَّكَ عَلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ۔ ۲ فاصدغ بما تؤمر واعرض عن الجاهلین۔

۱ تو سیدھی راہ پر ہے۔ ۲ پس جو حکم کیا جاتا ہے اُس کو کھول کر سنا اور جاہلوں سے کنارہ کر۔

۳ وَقَالُوا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَي رَجُلٍ مِّن قَرَبَتَيْنِ عَظِيمٍ۔ ۴ وَقَالُوا إِنَّا لَن لَكَ هَذَا۔ ۵ إِنَّ هَذَا

لَمَكْرٌ مَّكَّرْتُمُوهُ فِي الْمَدِينَةِ۔ ۶ يَنْظُرُونَ إِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ۔

۳ اور کہیں گے کہ کیوں نہیں یہ اُتر کسی بڑے عالم فاضل پر اور کئی شہروں میں سے۔ ۴ اور کہیں گے کہ یہ

مرتبہ تجھ کو کہاں سے ملا۔ ۵ یہ تو ایک مکر ہے جو تم نے شہر میں باہم مل کر بنا لیا ہے۔ ۶ تیری طرف دیکھتے ہیں اور نہیں

دیکھتے یعنی تو انہیں نظر نہیں آتا۔

۷ تَاللَّهِ لَقَدْ أَرْسَلْنَا إِلَىٰ أُمَمٍ مِّن قَبْلِكَ فَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ۔

۷ ہمیں اپنی ذات کی قسم ہے کہ ہم نے تجھ سے پہلے اُمت محمدیہ میں کئی اولیاء کامل بھیجے۔ پر شیطان نے

اُن کے توابع کی راہ کو بگاڑ دیا۔ یعنی طرح طرح کی بدعات مخلوط ہو گئیں اور سیدھا قراآنی راہ اُن میں محفوظ نہ رہا۔

۸ قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ۔ ۹ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يُبْصِرُ الْأَرْضَ

بَعْدَ مَوْتِهَا۔ ۱۰ وَمَنْ كَانَ لِلَّهِ كَانَ اللَّهُ لَهُ۔ ۱۱ قُلْ إِنْ أَفْتَرَيْتُهُ فَعَلَىٰ إِجْرَامٍ شَدِيدٍ۔

۸ کہہ اگر تم خدا سے محبت رکھتے ہو سو میری پیروی کرو۔ یعنی اتباع رسول مقبول کرو تا خدا بھی تم سے محبت

رکھے ۹ اور یہ بات جان لو کہ اللہ تعالیٰ نئے سرے زمین کو زندہ کرتا ہے ۱۰ اور جو شخص خدا کے لئے ہو جائے خدا

۱ (المائدہ: ۳۶) ۲ (ترجمہ از مرتب) یہ برکات اس درود کی وجہ سے ہیں جو تو نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بھیجا تھا۔

۳ یعنی الہام ”صَلِّ عَلَي مُحَمَّدٍ“ الخ۔ (براہین احمدیہ حصہ چہارم روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۵۹۷ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳) (مرزا بشیر احمد)

۴ ”اور“ سہو کتابت ہے لفظ ”دو“ ہونا چاہیے بمطابق حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۸۵ (ناشر)

اُس کے لئے ہو جاتا ہے۔ ۱۱ کہہ اگر میں نے یہ افترا کیا ہے تو میرے پر جرم شدید ہے۔

۱۲ اِنَّكَ الْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِينٌ اَمِيْنٌ۔ ۱۳ وَاِنَّ عَلَيْكَ رَحْمَتِي فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ۔

۱۴ وَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْصُوْرِيْنَ۔

۱۲ آج تو میرے نزدیک بامرتبہ اور امین ہے ۱۳ اور تیرے پر میری رحمت دنیا اور دین میں ہے ۱۴ اور تو مدد دیا گیا ہے۔

۱۵ يَحْبُدُكَ اللهُ وَيَمْشِيْ اِلَيْكَ۔

۱۵ خدا تیری تعریف کرتا ہے اور تیری طرف چلا آتا ہے۔

۱۶ اَلَا اِنَّ نَصْرَ اللهِ قَرِيْبٌ۔ ۱۷ خَيْرُ دَارٍ هُوَ خُدَا كِي مَدَدُ زَدِيْكَ هُوَ۔

۱۷ سُبْحَانَ الَّذِيْ اَسْرَى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا۔

۱۷ پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے بندہ کو رات کے وقت میں سیر کرایا یعنی ضلالت اور گمراہی کے زمانہ

میں جو رات سے مشابہ ہے مقامات معرفت اور یقین تک لڈنی طور سے پہنچایا۔

۱۸ خَلَقَ اٰدَمَ فَاَكْرَمَهٗ۔ ۱۹ پيدا كيا آدم كوپس اكرام كيا اس كا

۱۹ جَبْرِيُّ اللهُ فِي حُلْلِ الْاَنْبِيَاءِ۔ ۲۰ جري اللہ نبیوں کے حلوں میں۔

اس فقرہ الہامی کے یہ معنی ہیں کہ منصب ارشاد اور ہدایت اور مورد وحی الہی ہونے کا دراصل حُلَّہٗ انبیاء ہے

اور اُن کے غیر کو بطور مستعار ملتا ہے اور یہ حُلَّہٗ انبیاء اُمّتِ محمدیہ کے بعض افراد کو بغرض تکمیل ناقصین عطا ہوتا ہے

اور اُسی کی طرف اشارہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عَلَمَاءُ اُمَّتِيْ كَاَنْبِيَاءِ بِنِيْ اِسْرَآءِئِلَ۔

پس یہ لوگ اگرچہ نبی نہیں پر نبیوں کا کام اُن کے سپرد کیا جاتا ہے۔

۲۰ وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ فَاَنْقَذَكُمْ مِنْهَا۔

۲۰ اور تھے تم ایک گڑھے کے کنارہ پر سو اُس سے تم کو خلاصی بخشی یعنی خلاصی کا سامان عطا فرمایا۔

۲۱ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّرَحِمَكُمْ وَاِنْ عُدْتُمْ عَدُوًّا وَجَعَلْنَا جَهَنَّمَ لِلْكَافِرِيْنَ حَصِيْرًا۔

۲۱ خدائے تعالیٰ کا ارادہ اس بات کی طرف متوجہ ہے جو تم پر رحم کرے اور اگر تم نے گناہ اور سرکشی کی طرف

۱ (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؒ) حضرت اقدس نے اس الہام کو اربعین نمبر ۲ روحانی خزائن جلد ۱ کے صفحہ ۳۵۲

پر اور اس کے علاوہ کئی اور مقامات پر بھی بحوالہ براہین احمدیہ اَنْ يُّرَحِمَكُمْ درج فرمایا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ

علی کا لفظ سہو کتابت ہے۔

رجوع کیا تو ہم بھی سزا اور عقوبت کی طرف رجوع کریں گے اور ہم نے جہنم کو کافروں کے لئے قیدخانہ بنا رکھا ہے.....

۲۲ تَوْبُوا وَأَصْلِحُوا وَإِلَى اللَّهِ تَوَجَّهُوا وَعَلَى اللَّهِ تَوَكَّلُوا وَأَسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ

۲۲ تو بہ کرو اور فسق اور فجور اور کفر اور معصیت سے باز آؤ اور اپنے حال کی اصلاح کرو اور خدا کی طرف متوجہ

ہو جاؤ اور اُس پر توکل کرو اور صبر اور صلوة کے ساتھ اس سے مدد چاہو کیونکہ نیکوں سے بدیاں دُور ہو جاتی ہیں۔

۲۳ بُشْرَى لَكَ يَا أَحْمَدِيُّ۔ ۲۴ أَنْتَ مُرَادِيٌّ وَمَعِي۔ ۲۵ غَرَسْتُ كَرَامَتَكَ بِبَيْدِي۔

۲۳ خوشخبری ہو تجھے اے میرے احمد۔ ۲۴ تو میری مراد ہے اور میرے ساتھ ہے۔ ۲۵ میں نے تیری کرامت

کو اپنے ہاتھ سے لگایا ہے۔<sup>۱</sup>

۲۶ قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ يَعْظُمُونَ مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا أْفُرُوجَهُمْ ذَلِكَ أَزْكَى لَهُمْ۔

۲۶ مومنین کو کہہ دے کہ اپنی آنکھیں نامحرموں سے بند رکھیں اور اپنی سترگا ہوں کو اور کانوں کو نالائق امور

سے بچائیں۔ یہی ان کی پاکیزگی کے لئے ضروری اور لازم ہے۔

یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ ہر ایک مومن کے لئے منہیات سے پرہیز کرنا اور اپنے اعضاء کو ناجائز

انفعال سے محفوظ رکھنا لازم ہے اور یہی طریق اس کی پاکیزگی کا مدار ہے.....

۲۷ وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ۔ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ۔ ۲۸ وَمَا

أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ۔

۲۷ اور جب تجھ سے میرے بندے میرے بارے میں سوال کریں تو میں نزدیک ہوں، دعا کرنے والے کی

دعا قبول کرتا ہوں۔ ۲۸ اور میں نے تجھے اس لئے بھیجا ہے کہ تاسب لوگوں کے لئے رحمت کا سامان پیش کروں۔

۱ (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؒ) مکتوب مورخہ ۱۳ ستمبر ۱۸۸۳ء بنام میر عباس علی صاحب میں اس الہام کو ذکر کر کے

اس کے بعد فارسی زبان کا یہ فقرہ درج کیا گیا ہے جو اس الہام کا ترجمہ معلوم ہوتا ہے۔ ”بشارت باد تر یا احمد

من۔ تو مراد منی و بامنی۔ نشاندم درخت بزرگی ترا بدست خود۔“ اور اس الہام کے ذکر سے پہلے لکھا ہے۔

”چونکہ یہ عاجز اعلان کا اذن بھی پاتا ہے اس لئے کتاب میں یعنی حصہ چہارم میں درج بھی کیا جائے گا۔“

(مکتوبات احمد جلد اول صفحہ ۵۶۶، ۵۶۷ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

۲ یعنی براہین احمدیہ حصہ چہارم (ناشر)

۲۹ لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِينَ مُنْفَكِّينَ حَتَّى تَأْتِيَهُمُ  
الْبَيِّنَةُ وَكَانَ كَيْدُهُمْ عَظِيمًا۔

۲۹ اور جو لوگ اہل کتاب اور مشرکوں میں سے کافر ہو گئے ہیں یعنی کفر پر سخت اصرار اختیار کر لیا ہے وہ اپنے کفر سے بجز اس کے باز آنے والے نہیں تھے کہ ان کو کھلی نشانی دکھلائی جاتی اور ان کا مکر ایک بھارا مکر تھا۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جو کچھ خدائے تعالیٰ نے آیاتِ سماوی اور دلائلِ عقلی سے اس عاجز کے ہاتھ پر ظاہر کیا ہے وہ تمام حجت کے لئے نہایت ضروری تھا اور اس زمانہ کے سیاہ باطن جن کو جہل اور خبث کے کیڑے نے اندر ہی اندر کھالیا ہے ایسے نہیں تھے جو بجز آیاتِ صریحہ و براہین قطعہ اپنے کفر سے باز آجاتے بلکہ وہ اُس مکر میں لگے ہوئے تھے کہ تا کسی طرح باغِ اسلام کو صفحہ زمین سے نیست و نابود کر دیں۔

۳۰ اگر خدا ایسا نہ کرتا تو دنیا میں اندھیر پڑ جاتا۔

یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے جو دنیا کو ان آیاتِ بیّنات کی نہایت ضرورت تھی اور دنیا کے لوگ جو اپنے کفر اور خبث کی بیماری سے مجذوم کی طرح گداز ہو گئے ہیں وہ بجز اس آسمانی دوا کے جو حقیقت میں حق کے طالبوں کے لئے آبِ حیات تھی تندرستی حاصل نہیں کر سکتے تھے۔

۳۱ وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ قَالُوا إِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُونَ۔ أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ  
الْمُفْسِدُونَ۔ ۳۲ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ۔ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ۔ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ۔

۳۱ اور جب ان کو کہا جائے کہ تم زمین میں فساد مت کرو اور کفر اور شرک اور بد عقیدگی کو مت پھیلاؤ تو وہ کہتے ہیں کہ ہمارا ہی راستہ ٹھیک ہے اور ہم مفسد نہیں ہیں بلکہ مصلح اور ریفارمر ہیں۔ خبردار رہو۔ یہی لوگ مفسد ہیں جو زمین پر فساد کر رہے ہیں۔ ۳۲ کہہ میں شریر مخلوقات کی شرارتوں سے خدا کے ساتھ پناہ مانگتا ہوں اور اندھیری رات سے خدا کی پناہ میں آتا ہوں۔

یعنی یہ زمانہ اپنے فسادِ عظیم کے رُو سے اندھیری رات کی مانند ہے۔ سوا الہی قوتیں اور طاقتیں اس زمانہ کی تنویر کے لئے درکار ہیں۔ انسانی طاقتوں سے یہ کام انجام ہونا محال ہے۔

۳۳ إِنِّي نَاصِرٌكَ۔ ۳۴ إِنِّي حَافِظُكَ۔ ۳۵ إِنِّي جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِمَامًا۔ ۳۶ أَكَانَ لِلنَّاسِ  
عَجَبًا۔ ۳۷ قُلْ هُوَ اللَّهُ عَجِيبٌ۔ ۳۸ يَجْتَبِي مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ۔ ۳۹ لَا يُسْئَلُ عَمَّا



يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْتَلُونَ. ۳۰ وَتِلْكَ الْآيَاتُ نُدَاوِلَهَا بَيْنَ النَّاسِ.

۳۲ میں تیری مدد کروں گا۔ ۳۳ میں تیری حفاظت کروں گا۔ ۳۴ میں تجھے لوگوں کے لئے پیش رو بناؤں گا۔  
۳۶ کیا لوگوں کو تعجب ہوا۔ ۳۷ کہہ خدا ذوالعجاب ہے۔ ہمیشہ عجیب کام ظہور میں لاتا ہے۔ ۳۸ جس کو چاہتا ہے  
اپنے بندوں میں سے چُن لیتا ہے۔ ۳۹ وہ اپنے کاموں سے پوچھا نہیں جاتا کہ ایسا کیوں کیا اور لوگ پوچھے جاتے  
ہیں۔ ۴۰ اور ہم یہ دن لوگوں میں پھیرتے رہتے ہیں۔

یعنی کبھی کسی کی نوبت آتی ہے اور کبھی کسی کی اور عنایاتِ الہیہ نوبت بہ نوبت امتِ محمدیہ کے مختلف افراد پر  
وارد ہوتی رہتی ہیں۔

۳۱ وَقَالُوا آتَىٰ لَكَ هَذَا إِلَّا اخْتِلَاقًا. ۳۲ إِذَا نَصَرَ اللَّهُ الْمُؤْمِنَ جَعَلَ لَهُ

الْحَاسِدِينَ فِي الْأَرْضِ. ۳۳ فَالْتَأَرْ مَوْعِدَهُمْ. ۳۴ قُلِ اللَّهُ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِي خَوْضِهِمْ يَلْعَبُونَ.

۳۱ اور کہیں گے کہ یہ تجھ کو کہاں سے؟ ۳۲ اور یہ تو ایک بناوٹ ہے۔ ۳۳ خدائے تعالیٰ جب مؤمن کی مدد کرتا  
ہے تو زمین پر کئی اس کے حاسد بنا دیتا ہے۔ ۳۴ سو جو لوگ حسد پر اصرار کریں اور باز نہ آویں تو جہنم اُن کا وعدہ گاہ  
ہے۔ ۳۵ کہہ یہ سب کاروبار خدا کی طرف سے ہیں۔ پھر اُن کو چھوڑ دے تا اپنے بے جا خوض میں کھلتے رہیں۔

۳۶ تَكَلَّفُ بِالنَّاسِ وَتَرَحَّمُ عَلَيْهِمْ. ۳۷ أَنْتَ فِيهِمْ بِمَنْزِلَةِ مُوسَىٰ. ۳۸ وَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ.

۳۶ لوگوں کے ساتھ رفق اور نرمی سے پیش آ اور اُن پر رحم کر۔ ۳۷ تو اُن میں بمنزلہ موسیٰ کے ہے۔ ۳۸ اور

اُن کی باتوں پر صبر کر۔

حضرت موسیٰ بُردباری اور حلم میں بنی اسرائیل کے تمام نبیوں سے سبقت لے گئے تھے اور بنی اسرائیل  
میں نہ مسیح اور نہ کوئی دوسرا نبی ایسا نہیں ہوا جو حضرت موسیٰ کے مرتبہء عالیہ تک پہنچ سکے۔ تو ریت سے ثابت ہے جو  
حضرت موسیٰ رفق اور حلم اور اخلاقِ فاضلہ میں سب اسرائیلی نبیوں سے بہتر اور فائق تر تھے۔ جیسا کہ گنتی باب  
دوازدہم آیت سوم تو ریت میں لکھا ہے کہ موسیٰ سارے لوگوں سے جو روئے زمین پر تھے زیادہ بُردبار تھا۔ سو خدا  
نے تو ریت میں موسیٰ کی بُردباری کی ایسی تعریف کی جو بنی اسرائیل کے تمام نبیوں میں سے کسی کی تعریف میں یہ  
کلمات بیان نہیں فرمائے۔ ہاں جو اخلاقِ فاضلہ حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا قرآن شریف میں ذکر ہے  
وہ حضرت موسیٰ سے ہزار ہا درجہ بڑھ کر ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرما دیا ہے کہ حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم  
تمام اُن اخلاقِ فاضلہ کا جامع ہے جو نبیوں میں متفرق طور پر پائے جاتے تھے اور نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کے حق میں فرمایا ہے إِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ تو خلقِ عظیم پر ہے..... اور چونکہ اُمتِ محمدیہ کے علماء بنی اسرائیل کے نبیوں کی طرح ہیں اس لئے الہام متذکرہ بالا میں اس عاجز کی تشبیہ حضرت موسیٰ سے دی گئی اور یہ تمام برکات حضرت سید المرسل کے ہیں جو خداوند کریم اس کی عاجز اُمت کو اپنے کمال لطف اور احسان سے ایسے مخاطباتِ شریفہ سے یاد فرماتا ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ۔“

(براہین احمدیہ حصہ چہارم۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۵۹۹ تا ۶۰۷ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳)

۱۸۸۳ء ”پھر بعد اس کے یہ الہامی عبارت ہے۔

وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا كَمَا اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوْا اَنْتُمْ مِّنْ كَمَا اٰمَنَ السُّفَهَاۗءُ اَلَا اِنَّهُمْ هُمُ  
السُّفَهَاۗءُ وَلٰكِنْ لَّا يَعْلَمُوْنَ ۲ وَيُحِبُّوْنَ اَنْ تَدٰهِنُوْنَ ۳ قُلْ يَاۤ اَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ لَا اَعْبُدُ مَا  
تَعْبُدُوْنَ ۴ قِيْلَ اَرْجِعُوْا اِلٰى اللّٰهِ فَلَا تَرْجِعُوْنَ ۵ وَقِيْلَ اسْتَخُوْذُوْا فَاَلَا تَسْتَخُوْذُوْنَ ۶  
اَمْ تَسْتَلْهُم مِّنْ حٰرَجٍ فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ ۷ بَلْ اٰتَيْنٰهُمْ بِالْحَقِّ فَهُمْ لَلْحَقِّ  
كَارِهُوْنَ ۸ سُبْحٰنَهُ وَتَعَالٰى عَمَّا يَصِفُوْنَ ۹ اَحْسِبَ النَّاسَ اَنْ يُّتْرَكُوْا اَنْ يَقُوْلُوْا  
اٰمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ ۱۰ يُحِبُّوْنَ اَنْ يُحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا ۱۱ وَلَا يَخْفٰى عَلٰى اللّٰهِ  
خٰفِيَةً ۱۲ وَلَا يَصْلَحْ شَيْءٌ قَبْلَ اِصْلَاحِهٖ ۱۳ وَمَنْ رَّدٰ مِنْ مَّتَّبِعِهٖ فَلَا مَرَدَ لَهٗ ۱۴

۱ اور جب ان کو کہا جائے کہ ایمان لاؤ جیسے لوگ ایمان لائے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ کیا ہم ایسا ہی ایمان  
لاویں جیسے بیوقوف ایمان لائے ہیں۔ خبردار ہو۔ وہی بیوقوف ہیں مگر جانتے نہیں۔ ۲ اور یہ چاہتے ہیں کہ تم ان  
سے مدد نہ کرو۔ ۳ کہہ اے کافرو! میں اس چیز کی پرستش نہیں کرتا جس کی تم کرتے ہو۔ ۴ تم کو کہا گیا کہ خدا کی  
طرف رجوع کرو سو تم رجوع نہیں کرتے۔ ۵ اور تم کو کہا گیا جو تم اپنے نفسوں پر غالب آ جاؤ سو تم غالب نہیں آتے۔  
۶ کیا تو ان لوگوں سے کچھ مزدوری مانگتا ہے۔ پس وہ اس تاوان کی وجہ سے حق کو قبول کرنا ایک پہاڑ سمجھتے ہیں۔  
۷ بلکہ ان کو مفت حق دیا جاتا ہے اور وہ حق سے کراہت کر رہے ہیں۔ ۸ خدائے تعالیٰ ان عیبوں سے پاک و برتر  
ہے جو وہ لوگ اس کی ذات پر لگاتے ہیں۔ ۹ کیا یہ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ بے امتحان کئے صرف زبانی ایمان کے  
دعوئی سے چھوٹ جاویں گے۔ ۱۰ چاہتے ہیں جو ایسے کاموں سے تعریف کئے جائیں جن کو انہوں نے کیا نہیں۔  
۱۱ اور خدائے تعالیٰ سے کوئی چیز چھپی ہوئی نہیں۔ ۱۲ اور جب تک وہ کسی شے کی اصلاح نہ کرے اصلاح نہیں  
ہو سکتی۔ ۱۳ اور جو شخص اس کے مطیع سے رُد کیا جائے اس کو کوئی واپس نہیں لاسکتا۔

۱۳ لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ أَلَّا يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ. ۱۵ لَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ. ۱۶ وَلَا تُخَاطِبُنِي فِي الَّذِينَ ظَلَمُوا إِنَّهُمْ مُّعْرِضُونَ. ۱۷ يَا إِبْرَاهِيمُ أَعْرِضْ عَنْ هَذَا. ۱۸ إِنَّهُ عَبْدٌ غَيْبٌ صَالِحٌ. ۱۹ إِنَّهَا أَنْتَ مُذَكَّرٌ. ۲۰ وَمَا أَنْتَ عَلَيْهِمْ بِمُسِيئٍ.

۱۳ کیا تو اسی غم میں اپنے تئیں ہلاک کر دے گا کہ یہ لوگ کیوں ایمان نہیں لاتے۔ ۱۵ جس چیز کا تجھے علم نہیں اس کے پیچھے مت پڑ۔ ۱۶ اور ان لوگوں کے بارے میں جو ظالم ہیں میرے ساتھ مخاطبت مت کر۔ وہ غرق کئے جائیں گے۔ ۱۷ اے ابراہیم اس سے کنارہ کر۔ ۱۸ یہ صالح آدمی نہیں۔ ۱۹ تو صرف نصیحت دہندہ ہے۔ ۲۰ ان پر داروغہ نہیں۔

یہ چند آیات جو بطور الہام القا ہوئی ہیں بعض خاص لوگوں کے حق میں ہیں۔“

(براہین احمدیہ حصہ چہارم۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰)

۱۸۸۳ء ”پھر آگے اس کے یہ الہام ہے۔“

۱ وَاسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ ۲ وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى۔

۱ اور صبر اور صلوٰۃ کے ساتھ مدد چاہو۔ ۲ اور ابراہیم کے مقام سے نماز کی جگہ پکڑو۔

اس جگہ مقام ابراہیم سے اطلاق مرضیہ و معاملہ باللہ مراد ہے۔ یعنی محبت الہیہ اور تفویض اور رضا اور وفا۔ یہی حقیقی مقام ابراہیم کا ہے جو امت محمدیہ کو بطور تبعیت و وراثت عطا ہوتا ہے اور جو شخص قلب ابراہیم پر مخلوق ہے اس کی اتباع بھی اسی میں ہے۔

۳ يُظِلُّ رَبُّكَ عَلَىٰكَ وَيُغِيثُكَ وَيَبْرَحُكَ ۴ وَإِنْ لَّمْ يَعْصِكَ النَّاسُ فَيَعْصِكَ اللَّهُ مِنْ

عِنْدِهِ ۵ يَعْصِكَ اللَّهُ مِنْ عِنْدِهِ وَإِنْ لَّمْ يَعْصِكَ النَّاسُ۔

۳ خدائے تعالیٰ اپنی رحمت کا تجھ پر سایہ کرے گا اور نیز تیرا فریاد رس ہوگا اور تجھ پر رحم کرے گا۔ ۴ اور اگر

تمام لوگ تیرے بچانے سے دریغ کریں مگر خدا تجھے بچائے گا۔ ۵ اور خدا تجھے ضرور اپنی مدد سے بچائے گا اگرچہ

۱ (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؒ) براہین احمدیہ حصہ پنجم۔ روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۱۱۵ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس

وحی الہی کی دوسری قراءت ”إِنَّهُ عَمَلٌ غَيْبٌ صَالِحٌ“ ہے۔

۲ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ”اس مقام میں اس کے یہ معنی ہیں کہ یہ ابراہیم جو بھیجا گیا تم اپنی

عبادتوں اور عقیدوں کو اس کی طرز پر بجالو اور ہر ایک امر میں اُس کے نمونہ پر اپنے تئیں بناؤ۔“

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ۔ روحانی خزائن جلد ۷ صفحہ ۶۸)

تمام لوگ دریغ کریں۔

یعنی خدا تجھے آپ مدد دے گا اور تیری سعی کے ضائع ہونے سے تجھے محفوظ رکھے گا اور اس کی تائیدیں تیرے شامل حال رہیں گی۔

۱۰ وَإِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَئِنْ أُوقِدْتُمْ يَا هَامَانَ لَنَعْلَجَنَّ أَكْطِلُجُ إِلَى إِلَهِ مُوسَى وَإِنِّي لَأَكْظُمُهُ مِنَ الْكَاذِبِينَ.

۱۱ یاد کر جب منکر نے بغرض کسی مکر کے اپنے رفیق کو کہا ے کہ کسی فتنہ یا آزمائش کی آگ بھڑکاتا میں موسیٰ کے خدا پر یعنی اس شخص کے خدا پر مطلع ہو جاؤں کہ کیوں کروہ اُس کی مدد کرتا ہے اور اُس کے ساتھ ہے یا نہیں۔ کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ جھوٹا ہے۔

یہ کسی واقعہ آئندہ کی طرف اشارہ ہے کہ جو بصورت گذشتہ بیان کیا گیا ہے۔

۸ تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ. ۹ مَا كَانَ لَهُ أَنْ يَدْخُلَ فِيهَا إِلَّا خَائِفًا. ۱۰ وَمَا أَصَابَكَ مِنْ اللَّهِ. ۸ ابولہب کے دونوں ہاتھ ہلاک ہو گئے اور وہ بھی ہلاک ہوا۔ ۹ اور اُس کو لائق نہ تھا کہ اس کام میں بجز

خائف اور ترساں ہونے کے یونہی دلیری سے داخل ہو جاتا۔ ۱۰ اور جو تجھ کو پہنچے وہ تو خدا کی طرف سے ہے۔

یہ کسی شخص کے شر کی طرف اشارہ ہے جو بذریعہ تحریر یا بذریعہ کسی اور فعل کے اُس سے ظہور میں آوے۔ ۱۱ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِالصَّوَابِ۔

۱۲ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ (الف) ”یہ لفظ کَفَرُوا اور کَفَرُوا قراءتیں ہیں کیونکہ کافر کہنے والا بہر حال منکر بھی ہوگا اور جو شخص اس دعویٰ سے منکر ہے وہ بہر حال کافر ٹھہرائے گا اور ہَامَانَ کا لفظ هَيْمَانَ کے لفظ کی طرف اشارہ کرتا ہے اور هَيْمَانَ اس کو کہتے ہیں جو کسی وادی میں اکیلا سرگرداں پھرے۔“ (براہین احمدیہ حصہ پنجم۔ روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۸۲ حاشیہ) (ب) ”یاد رہے کہ اس وحی الہی میں دونوں قراءتیں ہیں۔ کَفَرُوا بھی اور کَفَرُوا بھی۔ اور اگر کَفَرُوا کی قراءت کی رو سے معنی لئے جائیں تو یہ معنی ہوں گے کہ پہلے شخص مُسْتَفْتَى میرے پر اعتقاد رکھتا ہوگا اور معتقدین میں داخل ہوگا اور پھر بعد میں برگشتہ اور منکر ہو جائے گا اور یہ معنی مولوی محمد حسین بنالوی پر بہت چسپاں ہیں۔ جنہوں نے براہین احمدیہ کے ریویو میں میری نسبت ایسا اعتقاد ظاہر کیا کہ اپنے ماں باپ بھی میرے پر خدا کر دیئے۔“

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۳۶۸ حاشیہ)

۱۳ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ”یہ پیش گوئی قریباً فتویٰ تکفیر سے بارہ برس پہلے براہین احمدیہ میں شائع ہو چکی ہے یعنی جبکہ مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب نے یہ فتویٰ تکفیر لکھا اور میاں نذیر حسین صاحب دہلوی کو کہا کہ سب سے

« الْفِتْنَةُ هُنَا - فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ أَوْلُوا الْعَزْمِ - ۱۲ اَلَا اِنَّهَا فِتْنَةٌ مِّنَ اللّٰهِ لِيَجِبَ حُبًّا جَبًّا حُبًّا مِّنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْاَكْرَمِ عَطَاءً غَيْرَ مَجْدُوْدٍ -

۱۱ اس جگہ فتنہ ہے پس صبر کر۔ جیسے اولو العزم لوگوں نے صبر کیا ہے۔ ۱۲ خبردار ہو یہ فتنہ خدا کی طرف سے ہے تا وہ ایسی محبت کرے جو کامل محبت ہے۔ اُس خدا کی محبت جو نہایت عزت والا اور نہایت بزرگ ہے وہ بخشش جس کا کبھی انقطاع نہیں۔

۱۳ شَاتَاَنِ تَذْبَحَانِ وَكُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ -

۱۳ دو بکریاں ذبح کی جائیں گی اور زمین پر کوئی ایسا نہیں جو مرنے سے بچ جائے گا۔ یعنی ہر ایک کے لئے قضاء و قدر درپیش ہے اور موت سے کسی کو خلاصی نہیں.....

۱۴ وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا - ۱۵ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدًا - ۱۶ اَلَمْ تَعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ

قَدِيْرٌ - ۱۷ وَجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰؤُلَاءِ شَهِيدًا -

۱۴ اور سست مت ہو اور غم مت کرو۔ ۱۵ کیا خدا اپنے بندہ کو کافی نہیں ہے۔ ۱۶ کیا تو نہیں جانتا کہ خدا ہر چیز پر

قادر ہے۔ ۱۷ اور خدا ان لوگوں پر تجھ کو گواہ لائے گا۔

بقیہ حاشیہ۔ پہلے اس پر مہر لگاوے اور میرے کفر کی نسبت فتویٰ دیدے اور تمام مسلمانوں میں میرا کافر ہونا شائع کر دے۔ سو اس فتویٰ اور میاں صاحب مذکور کے مہر سے بارہ برس پہلے یہ کتاب تمام پنجاب اور ہندوستان میں شائع ہو چکی تھی اور مولوی محمد حسین جو بارہ برس کے بعد اول المکفرین بنے، بانی تکفیر کے وہی تھے اور اس آگ کو اپنی شہرت کی وجہ سے تمام ملک میں سلگانے والے میاں نذیر حسین صاحب دہلوی تھے۔ اس جگہ سے خدا کا علم غیب ثابت ہوتا ہے کہ ابھی اس فتویٰ کا نام و نشان نہ تھا بلکہ مولوی محمد حسین صاحب میری نسبت خادموں کی طرح اپنے تئیں سمجھتے تھے اُس وقت خدا تعالیٰ نے یہ پیٹنگوئی فرمائی جس کو کچھ بھی حصہ عقل اور فہم سے ہے وہ سوچے اور سمجھے کہ کیا انسانی طاقتوں میں یہ بات داخل ہو سکتی ہے کہ جو طوفان بارہ برس کے بعد آنے والا تھا جس کا پُر زور سیلاب مولوی محمد حسین جیسے مدعی اخلاص کو درجہ ضلالت کی طرف کھینچ لے گیا اور نذیر حسین جیسے مخلص کو جو کہتا تھا کہ براہین احمدیہ جیسی اسلام میں کوئی کتاب تالیف نہیں ہوئی اس سیلاب نے دبا لیا۔ اس طوفان کی پہلے مجھے یا کسی اور کو محض عقلی قرآن سے خبر ہوتی۔ سو یہ خالص علم الہی ہے جس کو جزوہ کہتے ہیں۔“

۱۔ (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؒ) یہ پیٹنگوئی حضرت شہزادہ مولانا سید عبداللطیف صاحب کابلی شہید و مولوی عبدالرحمن صاحب کابلی شہید رضی اللہ عنہما کی شہادت سے پوری ہوئی۔ تفصیل کے لئے دیکھیے کتاب تذکرۃ الشہادتین۔

۱۸ اَوْ فِى اللّٰهِ اَجْرَكَ ۱۹ وَيَرْضٰى عَنكَ رَبُّكَ وَيُنْتِمْ اَسْمَكَ ۲۰ وَعَسٰى اَنْ تُحِبُّوا شَيْئًا وَهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ وَعَسٰى اَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا وَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ۔

۱۸ خدا تیرا بدلہ پورا دے گا۔ ۱۹ اور تجھ سے راضی ہوگا اور تیرے اسم کو پورا کرے گا۔ ۲۰ اور ممکن ہے کہ تم ایک چیز کو دوست رکھو اور اصل میں وہ تمہارے لئے بُری ہو۔ اور ممکن ہے کہ تم ایک چیز کو بُری سمجھو اور اصل میں وہ تمہارے لئے اچھی ہو اور خدائے تعالیٰ عواقب امور کو جانتا ہے تم نہیں جانتے۔

۲۱ كُنْتُ كَنُزًا مَّخْفِيًّا فَاحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ ۲۲ اِنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ كَاِنْتَا رَتْقًا فَفَتَقْنِيْهُمَا ۲۳ وَاِنْ يَتَّخِذُ وَاكَّ اِلَّا هُزُوًا ۱ اِهْدَا الَّذِى بَعَثَ اللّٰهُ ۲۴ قُلْ اِنَّمَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰى اِلٰى اِنَّمَا اِلَهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۲۵ وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِى الْقُرْاٰنِ ۲۶ لَا يَمَسُّهُ اِلَّا الْبٰطِلُوْنَ ۲۷ وَلَقَدْ لَبِثْتُ فِىكُمْ عَمْرًا مِّنْ قَبْلِهٖ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ۔

۲۱ میں ایک خزانہ پوشیدہ تھا سو میں نے چاہا کہ شناخت کیا جاؤں۔ ۲۲ آسمان اور زمین دونوں بند تھے سو ہم نے ان دونوں کو کھول دیا۔ ۲۳ اور تیرے ساتھ ہنسی سے ہی پیش آئیں گے اور ٹھٹھا مار کر کہیں گے کیا یہی ہے جس کو خدا نے اصلاح خلق کے لئے مقرر کیا۔ یعنی جن کا مادہ ہی خبث ہے ان سے صلاحیت کی امید مت رکھ۔

۱ (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؒ) یہ وحی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اربعین نمبر ۲ کے صفحہ ۸ پر بحوالہ براہین احمدیہ یوں نقل فرمائی ہے ’قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ‘۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ براہین احمدیہ میں کبوتر سے پہلے ’اَنَا‘ کا لفظ سہوکتا ہے۔ (اربعین نمبر ۲۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۳۵۴)

۲ پیر سراج الحق صاحب نعمانیؒ فرماتے ہیں۔ ”میں نے ایک روز حضرت اقدس کی خدمت میں عرض کیا کہ حضرت كُنْتُ كَنُزًا مَّخْفِيًّا کے معانی میں صوفیائے اور نیز دیگر علماء نے بہت کچھ زور لگائے آپ فرمائیں کہ اس جملہ مبارک کے کیا معنی ہیں۔ فرمایا۔ آسان معنی اس کے یہی ہیں کہ جب دنیا میں ضلالت اور گمراہی اور کفر و شرک اور بدعات و رسومات مخترعات پھیل جاتی ہیں اور خدا تعالیٰ کی معرفت اور اُس تک پہنچنے کی راہیں گم ہو جاتی ہیں اور دل سخت اور خشیت اللہ سے خالی ہو جاتے ہیں تو ایسے وقت اور ایسے زمانہ میں خدا تعالیٰ مخفی خزانہ کی طرح ہو جاتا ہے تو اس کے بعد خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ میں پھر دنیا پر ظاہر ہوں اور دنیا مجھے پہچانے تو خدا تعالیٰ کسی اپنے بندہ کو اپنے بندوں میں سے چُن لیتا ہے اور اُس کو خلعتِ خلافت عطا فرماتا ہے اُس کے ذریعہ سے وہ شناخت کیا جاتا ہے۔ وہ پسندیدہ اور برگزیدہ بندہ خدا تعالیٰ کی محبت از سر نو خالی دلوں میں بھرتا اور اُس کی معرفت کے اسرار لوگوں پر ظاہر کرتا ہے۔ ہر ایک زمانہ میں ابتدائے آفرینش سے یہی سنت اللہ اور یہی طریقۃ اللہ رہا ہے۔ بالآخر ہمارے زمانہ میں بھی ایسا ہی ہوا کہ لوگ معرفتِ الہی کو کھوپٹے۔

اور پھر فرمایا۔ ۲۳ کہہ میں صرف تمہارے جیسا ایک آدمی ہوں۔ مجھ کو یہ وحی ہوتی ہے کہ بجز اللہ تعالیٰ کے اور کوئی تمہارا معبود نہیں۔ وہی اکیلا معبود ہے جس کے ساتھ کسی چیز کو شریک کرنا نہیں چاہیے۔ ۲۵ اور تمام خیر اور بھلائی قرآن میں ہے۔ بجز اس کے اور کسی جگہ سے بھلائی نہیں مل سکتی ۲۶ اور قرآنی حقائق صرف انہیں لوگوں پر کھلتے ہیں جن کو خدائے تعالیٰ اپنے ہاتھ سے صاف اور پاک کرتا ہے ۲۷ اور میں ایک عمر تک تم میں ہی رہتا رہا ہوں۔ کیا تم کو عقل نہیں.....

۲۸ قُلْ إِنَّ هُدَى اللَّهِ هُوَ الْهُدَىٰ - ۲۹ وَإِنَّ مَعَ رَبِّكَ سَيِّدَاتٍ مِّنَ ۳۰ رَبِّ اَعْفُوْا وَ اَرْحَمُوْا مِّنَ

السَّمَاۗءِ - ۳۱ رَبِّ اِنَّ اِلٰهِيْ مَغْلُوْبًا فَاَنْتُمْ صٰرُوْا - ۳۲ اِلٰهِيْ اِلٰهِيْ لِمَا سَبَقْتَنِیْ - ۳۳ اِلٰهِيْ اَوْس۔

۲۸ کہہ ہدایت وہی ہے جو خدا کی ہدایت ہے ۲۹ اور میرے ساتھ میرا رب ہے۔ عنقریب وہ میرا راہ

بقیہ حاشیہ۔ صفات الہی میں کچھ کا کچھ اپنی طرف سے تصرف کیا۔ اسماء اللہ سے غافل ہو گئے۔ اُس کی کتابوں اور صحیفوں کو ترک کر بیٹھے۔ اُس کے نڈ اور شریک بنا لئے۔ پس خدا تعالیٰ پوشیدہ خزانہ کی طرح ہو گیا تو خدا تعالیٰ نے ہمیں اپنی معرفت اور محبت دے کر بھیجا تا کہ دنیا کو راہ راست پر لگایا جاوے۔ پس اسی واسطے ہم تحریر سے، تقریر سے، توجہ سے، دعا سے، اپنے چال چلن سے پرہیز پیشگوئیوں اور اسرار غیب سے جو خدا نے ہمیں عطا کئے اور معارف و حقائق و دقائق قرآنی سے رات دن لگے ہوئے ہیں اور ہم کیا خدا تعالیٰ نے ہمارے سب کاروبار اور اعضا اور ہاتھ اور زبان اور ہر ایک حرکت و سکون کو اپنے قبضہ میں کر رکھا ہے جس طرح اُس کی مرضی ہوتی ہے وہ ہمیں چلاتا ہے اور ہم اُسی طرح چلتے ہیں۔ ہمارا اس میں کچھ اختیار نہیں۔“

۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ”قریباً ۱۸۸۴ء میں اللہ تعالیٰ نے مجھے اس وحی سے مشرف فرمایا کہ

وَلَقَدْ لَبِثْتُ فِيكُمْ عُمُرًا مِّن قَبْلِهِ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ اور اس میں عالم الغیب خدا نے اس بات کی طرف اشارہ کیا تھا کہ

کوئی مخالف کبھی تیری سواخ پر کوئی داغ نہیں لگا سکے گا چنانچہ اس وقت تک جو میری عمر قریباً پینسٹھ سال ہے کوئی شخص دور

یا نزدیک رہنے والا ہماری گذشتہ سواخ پر کسی قسم کا داغ ثابت نہیں کر سکتا۔ بلکہ گذشتہ زندگی کی پاکیزگی کی گواہی اللہ تعالیٰ

نے خود مخالفین سے بھی دلوائی ہے جیسا کہ مولوی محمد حسین صاحب نے نہایت پُر زور الفاظ میں اپنے رسالہ اثنا عشر السنہ میں

کئی بار ہماری اور ہمارے خاندان کی تعریف کی ہے اور دعویٰ کیا ہے کہ اس شخص کی نسبت اور اس کے خاندان کی نسبت مجھ

سے زیادہ کوئی واقف نہیں اور پھر انصاف کی پابندی سے بقدر اپنی واقفیت کے تعریفیں کی ہیں۔ پس ایک ایسا مخالف جو تکفیر

کی بنیاد کا بانی ہے پیشگوئی وَلَقَدْ لَبِثْتُ فِيكُمْ كَامَصْدَقٍ ہے۔“ (نزول المسیح۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۹۰)

کھول دے گا۔ ۳۰ اے میرے خدا آسمان سے رحم اور مغفرت کر۔ ۳۱ میں مغلوب ہوں میری طرف سے مقابلہ کر۔ ۳۲ اے میرے خدا۔ اے میرے خدا۔ تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔

آخری فقرہ اس الہام کا یعنی ایلی اوس باعث سرعت و رود مشتبہ رہا ہے اور نہ اس کے کچھ معنی کھلے۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصّٰوَابِ.....

۳۳ يَا عَبْدَ الْقَادِرِ اِنِّي مَعَكَ اَسْمَعُ وَاَرَى. ۳۵ غَرَسْتُ لَكَ بِيَدِي رَحْمَتِي وَ قَدَرْتِي.

۳۶ وَ نَجَّيْنَاكَ مِنَ الْعَمْرِ وَ فَتَنَّاكَ فَتُونًا. ۳۷ لِيَا تَبْتَئَكُمْ مِثِّي هُدًى. ۳۸ اَلَا اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ

هُمُ الْغَالِبُونَ. ۳۹ وَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَ اَنْتَ فِيهِمْ. ۴۰ وَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ

وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ.

۳۳ اے عبدالقادر میں تیرے ساتھ ہوں۔ سنتا ہوں اور دیکھتا ہوں۔ ۳۵ تیرے لئے میں نے رحمت اور قدرت کو اپنے ہاتھ سے لگایا۔ ۳۶ اور تجھ کو غم سے نجات دی اور تجھ کو خالص کیا۔ ۳۷ اور تم کو میری طرف سے مدد آئے گی۔ ۳۸ خبردار ہو لشکر خدا کا ہی غالب ہوتا ہے۔ ۳۹ اور خدا ایسا نہیں جو ان کو عذاب پہنچا دے جب تک تو ان کے درمیان ہے۔ ۴۰ یا جب وہ استغفار کریں۔

۴۱ اَنَا بُدُّكَ الْاَلَا زِمٌ ۴۲ اَنَا مُحِبُّكَ ۴۳ نَفَعْتُ فِيكَ مِنْ لَدُنِّي رُوْحَ الصِّدْقِ ۴۴ وَالْقَيْتُ عَلَيْكَ

مَحَبَّةً مِثِّي وَ لِتُصَنِّعَ عَلَيَّ عَيْبِي ۴۵ كَزَّرَجٍ اَخْرَجَ شَطَاةً فَاسْتَعْلَظَ فَاسْتَوَى عَلٰى سُوْقِهِ.

۴۱ میں تیرا چارہ لازمی ہوں۔ ۴۲ میں تیرا زندہ کرنے والا ہوں۔ ۴۳ میں نے تجھ میں سچائی کی روح پھونکی ہے۔ ۴۴ اور اپنی طرف سے تجھ میں محبت ڈال دی ہے تاکہ میرے روبرو تجھ سے نیکی کی جائے۔ ۴۵ سو تو اس بیج کی طرح ہے جس نے اپنا سبزہ نکالا۔ پھر موٹا ہوتا گیا۔ یہاں تک کہ اپنے ساتوں پر قائم ہو گیا۔

ان آیات میں خدائے تعالیٰ کی اُن تائیدات اور احسانات کی طرف اشارہ ہے اور نیز اُس عروج اور اقبال اور عزت اور عظمت کی خبر دی گئی ہے کہ جو آہستہ آہستہ اپنے کمال کو پہنچے گی۔

۴۶ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا لِيُغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَ مَا تَاَخَّرَ.

۴۶ ہم نے تجھ کو کھلی کھلی فتح عطا فرمائی ہے۔ یعنی عطا فرمائیں گے۔ اور درمیان میں جو بعض مکروہات اور

شدائد ہیں وہ اس لئے ہیں تا خدائے تعالیٰ تیرے پہلے اور پچھلے گناہ معاف فرماوے۔

یعنی اگر خدائے تعالیٰ چاہتا تو قادر تھا کہ جو کام مد نظر ہے وہ بغیر پیش آنے کسی نوع کی تکلیف کے اپنے



انجام کو پہنچ جاتا اور آسانی فتحِ عظیم حاصل ہو جاتی لیکن تکالیف اس جہت سے ہیں کہ تا وہ تکالیف موجب ترقی مراتب و مغفرت خطایا ہوں.....

۴۷ اَلَيْسَ اللهُ بِكَافٍ عَبْدَهُ . ۴۸ فَبَرَأَاكَ اللهُ وَمَا قَالُوا وَكَانَ عِنْدَ اللهِ وَجِيهًا . ۴۹ اَلَيْسَ اللهُ بِكَافٍ عَبْدَهُ . ۵۰ فَلَمَّا تَجَلَّى رَبُّهُ لِلْجَبَلِ جَعَلَهُ دَكًّا . ۵۱ وَاللهُ مُوَهِّنٌ كَيْدِ الْكَافِرِينَ . ۵۲ بَعْدَ الْعُسْرِ يُسْرٌ . ۵۳ وَاللهُ الْآمُرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ . ۵۴ اَلَيْسَ اللهُ بِكَافٍ عَبْدَهُ . ۵۵ وَلِنَجْعَلَآ آيَةً لِلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا وَكَانَ أَمْرًا مَّقْضِيًّا . ۵۶ قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِي فِيهِ تَمْتَرُونَ .

۴۷ کیا خدا اپنے بندہ کو کافی نہیں۔ ۴۸ پس خدا نے اُس کو اُن الزامات سے بڑی کیا جو اُس پر لگائے گئے تھے اور خدا کے نزدیک وہ وجیہ ہے۔ ۴۹ کیا خدا اپنے بندہ کو کافی نہیں۔ ۵۰ پس جبکہ خدا نے پہاڑ پر تجلی کی تو اُس کو پاش پاش کر دیا یعنی مشکلات کے پہاڑ آسان ہوئے۔ ۵۱ اور خدائے تعالیٰ کافروں کے مکر کو سست کر دے گا اور اُن کو مغلوب اور ذلیل کر کے دکھلائے گا۔ ۵۲ تنگی کے بعد فراخی ہے۔ ۵۳ اور پہلے بھی خدا کا حکم ہے اور پیچھے بھی خدا کا ہی حکم ہے۔ ۵۴ کیا خدا اپنے بندہ کو کافی نہیں۔ ۵۵ اور ہم اُس کو لوگوں کے لئے رحمت کا نشان بنا سیں گے اور یہ امر پہلے ہی سے قرار پایا ہوا تھا۔ ۵۶ یہ وہ سچی بات ہے جس میں تم شک کرتے ہو۔

۵۷ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ اَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ . ۵۸ رِجَالٌ لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللهِ . ۵۹ مَتَّعَ اللهُ الْمُسْلِمِينَ بِبَرَكَاتِهِمْ . ۶۰ فَاَنْظُرُوا اِلَىٰ اٰثَارِ رَحْمَةِ اللهِ . ۶۱ وَاَنْبِئُونِي مِنْ مِّثْلِ هٰؤُلَاءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ . ۶۲ وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْبَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا لَّنْ يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ .

۵۷ محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کا رسول ہے اور جو لوگ اس کے ساتھ ہیں وہ کفار پر سخت ہیں۔ یعنی کفار اُن کے سامنے لا جواب اور عاجز ہیں اور اُن کی حقانیت کی ہیبت کافروں کے دلوں پر مستولی ہے اور وہ لوگ آپس میں رحم کرتے ہیں۔ ۵۸ وہ ایسے مرد ہیں کہ ان کو یادِ الہی سے نہ تجارت روک سکتی ہے اور نہ بیع مانع ہوتی ہے۔ یعنی

۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ”یہ پیشگوئی اس طرح پر پوری ہوئی کہ کپتان ڈگلس ڈپٹی کمشنر کے وقت میں میرے پر خون کا الزام لگایا گیا۔ خدا نے اُس سے مجھے بری کر دیا اور پھر مسٹر ڈوئی ڈپٹی کمشنر کے وقت میں مجھ پر الزام لگایا گیا اُس سے بھی خدا نے مجھے بری کر دیا اور پھر مجھ پر جاہل ہونے کا الزام لگایا۔ سو مخالف مولویوں کی خود جہالت ثابت ہوئی۔ اور پھر مہر علی نے مجھ پر سارق ہونے کا الزام لگایا سو اس کا خود سارق ہونا ثابت ہوا۔“

(نزول المسیح۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۰۹)

محبتِ الہیہ میں ایسا کمال تام رکھتے ہیں کہ دُنوی مشغولیاں گو کیسی ہی کثرت سے پیش آویں اُن کے حال میں خلل انداز نہیں ہو سکتیں۔ ۵۹ خدائے تعالیٰ اُن کے برکات سے مسلمانوں کو متمتع کرے گا۔ ۶۰ سو اُن کا ظہور رحمتِ الہیہ کے آثار ہیں سو اُن آثار کو دیکھو۔ ۶۱ اور اگر ان لوگوں کی کوئی نظیر تمہارے پاس ہے۔ یعنی اگر تمہارے ہم مشربوں اور ہم مذہبوں میں سے ایسے لوگ پائے جاتے ہیں کہ جو اسی طرح تائیداتِ الہیہ سے مؤید ہوں سو تم اگر سچے ہو تو ایسے لوگوں کو پیش کرو۔ ۶۲ اور جو شخص بجز دینِ اسلام کے کسی اور دین کا خواہاں اور جو یاں ہو گا وہ دین ہرگز اُس سے قبول نہیں کیا جائے گا اور آخرت میں وہ زیاں کاروں میں ہوگا۔

۶۳ يَا أَحْمَدُ فَاضَتْ الرَّحْمَةُ عَلَى شَفَعَتِكَ. ۶۴ إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكُوْتُرَ. فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ.  
۶۵ وَاقِمِ الصَّلَاةَ لِيذْكُرْنِي. ۶۶ أَنْتَ مَعِيَ وَأَنَا مَعَكَ. ۶۷ سِرُّكَ سِرِّي. ۶۸ وَصَعْنَا عَنْكَ  
وَزَرَكَ الذَّمِّي أَنْقَضَ ظَهْرَكَ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ. ۶۹ إِنَّكَ عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ. ۷۰ وَجِبْهَا  
فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمِنَ الْمَقَرَّبِينَ.

۶۳ اے احمد تیرے لبوں پر رحمت جاری ہوئی ہے۔ ۶۴ ہم نے تجھ کو معارفِ کثیرہ عطا فرمائے ہیں سو اُس کے شکر میں نماز پڑھ اور قربانی دے۔ ۶۵ اور میری یاد کے لئے نماز کو قائم کر۔ ۶۶ تو میرے ساتھ اور میں تیرے ساتھ ہوں۔ ۶۷ تیرا بھید میرا بھید ہے۔ ۶۸ ہم نے تیرا وہ بوجھ جس نے تیری کمر توڑ دی اُتار دیا ہے اور تیرے ذکر کو اونچا کر دیا ہے۔ ۶۹ تُو سیدھی راہ پر ہے۔ ۷۰ دنیا اور آخرت میں وجیہہ اور مقربین میں سے ہے۔

۷۱ حَمَاكَ اللهُ. ۷۲ نَصَرَكَ اللهُ. ۷۳ رَفَعَ اللهُ حُجَّةَ الْإِسْلَامِ. ۷۴ جَمَالَ. ۷۵ هُوَ الَّذِي  
أَمَشَانُكُمْ فِي كُلِّ حَالٍ. ۷۶ لَا تَحَاطُ أَسْرَارُ الْأَوْلِيَاءِ.

۷۱ خدا تیری حمایت کرے گا۔ ۷۲ خدا تجھ کو مدد دے گا۔ ۷۳ خدا حجتِ اسلام کو بلند کرے گا۔ ۷۴ جمالِ الہی ہے۔ ۷۵ جس نے ہر حال میں تمہارا تنقیہ کیا ہے۔ ۷۶ خدائے تعالیٰ کو جو اپنے ولیوں میں اسرار ہیں وہ احاطہ سے باہر ہیں۔ کوئی کسی راہ سے اس کی طرف کھینچا جاتا ہے اور کوئی کسی راہ سے.....

یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ خدائے تعالیٰ میں دو صفتیں ہیں جو تربیتِ عباد میں مصروف ہیں۔ ایک صفتِ رفیق اور لطف اور احسان ہے اس کا نام جمال ہے اور دوسری صفتِ قہر اور سختی ہے اس کا نام جلال ہے۔ سو

۱۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے نزولِ مسیح میں اس کا ترجمہ یوں فرمایا ہے۔ ”ہم تجھے بہت سے ارادت مند عطا کریں گے اور ایک کثیر جماعت تجھے دی جاوے گی۔“  
(نزولِ مسیح۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۰۹)

عادت اللہ اسی طرح پر جاری ہے کہ جو لوگ اُس کی درگاہِ عالی میں بلائے جاتے ہیں اُن کی تربیت کبھی جمالی صفت سے اور کبھی جلالی صفت سے ہوتی ہے اور جہاں حضرت احدیت کے تملطقاتِ عظیمہ مبذول ہوتے ہیں وہاں ہمیشہ صفتِ جمالی کی تجلیات کا غلبہ رہتا ہے مگر کبھی کبھی بندگانِ خاص کی صفاتِ جلالیہ سے بھی تادیب اور تربیت منظور ہوتی ہے جیسے انبیاءِ کرام کے ساتھ بھی خدائے تعالیٰ کا یہی معاملہ رہا ہے کہ ہمیشہ صفاتِ جمالیہ حضرت احدیت کے اُن کی تربیت میں مصروف رہے ہیں لیکن کبھی کبھی اُن کی استقامت اور اخلاقِ فاضلہ کے ظاہر کرنے کے لئے جلالی صفتیں بھی ظاہر ہوتی رہی ہیں اور اُن کو شریروں کے ہاتھ سے انواعِ اقسام کے دکھ ملتے رہے ہیں تا اُن کے وہ اخلاقِ فاضلہ جو بغیر تکالیفِ شاکہ کے پیش آنے کے ظاہر نہیں ہو سکتے وہ سب ظاہر ہو جائیں اور دنیا کے لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ وہ کچھ نہیں ہیں بلکہ سچے وفادار ہیں۔

۷۷ وَقَالُوا آتَىٰ لَكَ هَذَا. ۷۸ إِنَّ هَذَا إِلَّا سِحْرٌ يُؤْتُونَ. ۷۹ لَنْ نُؤْمِنَ لَكَ حَتَّىٰ نَرَىٰ اللَّهَ جَهْرَةً.

۸۰ لَا يُصَدِّقُ السَّفِيهَةَ إِلَّا سَيِّفَةُ الْهَلَاكِ. ۸۱ عَدُوِّي وَعَدُوُّ لَكَ. ۸۲ قُلْ آتَىٰ أَمْرُ اللَّهِ فَلَا

تَسْتَعْجِلُوهُ. ۸۳ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ الْكَلْبَتِ بِرَبِّكُمْ قَالُوا ابْلِي.

۷۷ اور کہیں گے یہ تجھے کہاں سے حاصل ہوا۔ ۷۸ یہ تو ایک سحر ہے جو اختیار کیا جاتا ہے۔ ۷۹ ہم ہرگز نہیں مانیں گے جب تک خدا کو پچھتم خود دیکھ نہ لیں۔ ۸۰ سفیہ بجز ضربہ ہلاکت کے کسی چیز کو باور نہیں کرتا۔ ۸۱ میرا اور تیرا دشمن ہے۔ ۸۲ کہہ خدا کا امر آیا ہے سو تم جلدی مت کرو۔ ۸۳ جب خدا کی مدد آئے گی تو کہا جائے گا کہ کیا میں تمہارا خدا نہیں کہیں گے کہ کیوں نہیں۔

۸۴ إِنِّي مُتَوَقِّعُكَ وَرَأَيْتُكَ إِلَىٰ وَجَاعِلِ الَّذِينَ اتَّبَعُوكَ فَوْقَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

۸۵ وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا. ۸۶ وَكَانَ اللَّهُ بِكُمْ رَءُوفًا رَحِيمًا. ۸۷ أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفَ

عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ. ۸۸ تَبُوتُ وَ أَنَا رَاضٍ مِّنْكَ. ۸۹ فَادْخُلُوا الْجَنَّةَ إِن شَاءَ اللَّهُ

أَمِينِينَ. ۹۰ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طَبْتُمْ فَادْخُلُوهَا آمِنِينَ. ۹۱ سَلَامٌ عَلَيْكَ ۹۲ جُعِلَتْ مَبَارَكًا

۹۳ سَمِعَ اللَّهُ إِنَّهُ سَمِعَ الدُّعَاءَ. ۹۴ أَنْتَ مَبَارَكٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. ۹۵ أَمْرًا ض النَّاسِ

وَبَرَكَاتُهُ. ۹۶ إِنَّ رَبَّكَ فَعَالٌ لِّمَا يَرِيْدُ. ۹۷ أَدْكُرْ نِعْمَتِي الَّتِي أَنْعَمْتُ عَلَيْكَ ۹۸ وَإِنِّي فَضَّلْتُكَ

عَلَى الْعَالَمِينَ. ۹۹ يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْبَطِيْنَةُ ارْجِعِي إِلَىٰ رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَةً فَادْخُلِي عِبَادِي

وَادْخُلِي جَنَّتِي. ۱۰۰ مَن رَّبُّكُمْ عَلَيْكُمْ ۱۰۱ وَ أَحْسَنَ إِلَىٰ أَحْبَابِكُمْ ۱۰۲ وَعَلَّكُمْ مَّالَهُ

تَكُونُوا تَعْلَمُونَ. ۱۰۳ وَإِنْ تَعُدُّوا نِعْمَةَ اللَّهِ لَا تُحْصُوهَا.

۸۲ میں تجھ کو پوری نعمت دوں گا اور اپنی طرف اٹھاؤں گا اور جو لوگ تیری متابعت اختیار کریں یعنی حقیقی طور پر اللہ و رسول کے متبعین میں داخل ہو جائیں اُن کو اُن کے مخالفوں پر کہ جو انکاری ہیں قیامت تک غلبہ بخشوں گا۔ یعنی وہ لوگ حجت اور دلیل کے رُو سے اپنے مخالفوں پر غالب رہیں گے اور صدق اور راستی کے انوار ساطعہ اُنہیں کے شامل حال رہیں گے ۸۵ اور سُست مت ہو اور غم مت کرو۔ ۸۶ خدا تم پر بہت ہی مہربان ہے۔ ۸۷ خبردار ہو بہ تحقیق جو لوگ مقربان الہی ہوتے ہیں اُن پر نہ کچھ خوف ہے اور نہ کچھ غم کرتے ہیں۔ ۸۸ تُو اس حالت میں مرے گا کہ جب خدا تجھ پر راضی ہوگا۔ ۸۹ پس بہشت میں داخل ہو انشاء اللہ امن کے ساتھ۔ ۹۰ تم پر سلام۔ تم شرک سے پاک ہو گئے سو تم امن کے ساتھ بہشت میں داخل ہو۔ ۹۱ تجھ پر سلام۔ ۹۲ تو مبارک کیا گیا۔ ۹۳ خدا نے دعا سن لی۔ وہ دعاؤں کو سنتا ہے۔ ۹۴ تو دنیا اور آخرت میں مبارک ہے..... ۹۵ لوگوں کی بیماریاں اور خدا کی برکتیں یعنی مبارک کرنے کا یہ فائدہ ہے کہ اس سے لوگوں کی روحانی بیماریاں دور ہوں گی اور جن کے نفس سعید ہیں وہ تیری باتوں کے ذریعہ سے رشد اور ہدایت پا جائیں گے اور ایسا ہی جسمانی بیماریاں اور تکالیف جن میں تقدیر مبرم نہیں۔<sup>۱</sup>

۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ”میں نے براہین احمدیہ میں غلطی سے توقی کے معنی ایک جگہ پورا دینے کے لئے کہا ہے۔ جس کو بعض مولوی صاحبان بطور اعتراض پیش کیا کرتے ہیں مگر یہ امر جائے اعتراض نہیں۔ میں مانتا ہوں کہ وہ میری غلطی ہے الہامی غلطی نہیں۔ میں بشر ہوں اور بشریت کے عوارض مثلاً جیسا کہ سہو اور نسیان اور غلطی یہ تمام انسانوں کی طرح مجھ میں بھی ہیں گو میں جانتا ہوں کہ کسی غلطی پر مجھے خدا تعالیٰ قائم نہیں رکھتا۔ مگر یہ دعویٰ نہیں کرتا کہ میں اپنے اجتہاد میں غلطی نہیں کر سکتا۔ خدا کا الہام غلطی سے پاک ہوتا ہے مگر انسان کا کلام غلطی کا احتمال رکھتا ہے کیونکہ سہو اور نسیان لازمہ بشریت ہے۔“

(ایام الصلح۔ روحانی خزائن جلد ۱۳ صفحہ ۲۷۱، ۲۷۲، نیز دیکھیے براہین احمدیہ حصہ پنجم۔ روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۹۳ حاشیہ)

۲۔ (نوٹ از مولانا عبداللطیف بہاولپوری) حضرت اقدس الہام آمراض اللّٰیضِ وَبَرَکَاتُہِ کی تشریح یوں فرماتے ہیں۔ ”یعنی لوگوں میں مرض پھیلے گی اور اس کے ساتھ ہی خدا کی برکتیں نازل ہوں گی اور وہ اس طرح پر کہ وہ بعض کونشان کے طور پر اس بلا سے محفوظ رکھے گا اور دوسرے یہ کہ یہ بیماریاں جو آئیں گی یہ دینی برکات کا موجب ہو جائیں گی اور بہتیرے لوگ اُن خوفناک دنوں میں دینی برکات سے حصہ لیں گے اور سلسلہ حقہ میں داخل ہو جائیں گے چنانچہ ایسا ہی ہوا اور طاعون کا خوفناک نظارہ دیکھ کر بڑے بڑے متعصب اس سلسلہ میں داخل ہو گئے ہیں۔“ (نزول المسیح۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۹۸)

۹۶ اور پھر فرمایا کہ تیرا رب بڑا ہی قادر ہے۔ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اور پھر فرمایا کہ ۷۷ خدا کی نعمت کو یاد رکھ اور ۹۸ میں نے تجھ کو تیرے وقت کے تمام عالموں پر فضیلت دی۔

اس جگہ جاننا چاہیے کہ یہ تفضیل طفیلی اور جزوی ہے۔ یعنی جو شخص حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل طور پر متابعت کرتا ہے اُس کا مرتبہ خدا کے نزدیک اُس کے تمام ہم عصروں سے برتر و اعلیٰ ہے۔ پس حقیقی اور کُلّی طور پر تمام فضیلتیں حضرت خاتم الانبیاء کو جناب احدیت کی طرف سے ثابت ہیں اور دوسرے تمام لوگ اُس کی متابعت اور اُس کی محبت کے طفیل سے علی قدر متابعت و محبت مراتب پاتے ہیں۔ فَمَا آعْظَمَ شَأْنَ كَمَا لِهَ الْاَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ۔

اب بعد اس کے بقیہ ترجمہ الہام یہ ہے۔ ۹۹ اے نفس بحق آرام یافتہ اپنے رب کی طرف واپس چلا آ۔ وہ تجھ پر راضی اور تو اُس پر راضی۔ پھر میرے بندوں میں داخل ہو اور میری بہشت میں اندر آ جا۔ ۱۰۰ خدا نے تجھ پر احسان کیا اور ۱۰۱ تیرے دوستوں سے نیکی کی اور ۱۰۲ اور تجھ کو وہ علم بخشا جس کو تو خود بخود نہیں جان سکتا تھا۔ ۱۰۳ اور اگر تو خدا کی نعمتوں کو گننا چاہے تو یہ تیرے لئے غیر ممکن ہے۔“

(براہین احمدیہ حصہ چہارم۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۶۰۸ تا ۶۲۳ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳)

**۱۸۸۳ء** ”پہلے اس<sup>۱</sup> سے چند مرتبہ الہامی طور پر خدائے تعالیٰ نے اس عاجز کی زبان پر یہ دعا جاری کی تھی کہ

رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُبَارَكًا حَيْثُمَا كُنْتُ۔

یعنی اے میرے رب مجھے ایسا مبارک کر کہ ہر جگہ کہ میں بود و باش کروں برکت میرے ساتھ رہے۔ پھر خدا نے اپنے لطف و احسان سے وہی دعا کہ جو آپ ہی فرمائی تھی قبول فرمائی اور یہ عجیب بندہ نوازی ہے کہ اول آپ ہی الہامی طور پر زبان پر سوال جاری کرنا اور پھر یہ کہنا کہ یہ تیرا سوال منظور کیا گیا ہے۔“

(براہین احمدیہ حصہ چہارم۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۶۲۱ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳)

**۱۸۸۳ء** ”پھر ان الہامات کے بعد چند الہام فارسی اور اُردو میں اور ایک انگریزی میں ہوا..... اور وہ یہ ہے۔

۱ بخرام<sup>۲</sup> کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں بر منار بلند تر محکم افتاد۔

۱ یعنی الہام جُعِلْتُ مُبَارَكًا مِّنْ رَّبِّهِ صَفْحَہ ۸۳۔ (شمس)

۲ (ترجمہ) ”اب ظہور کر اور نکل کہ تیرا وقت نزدیک آ گیا اور اب وہ وقت آ رہا ہے کہ محمدی گڑھے میں سے

۲ پاک محمد مصطفیٰ نبیوں کا سردار۔ ۳ خدا تیرے سب کام درست کر دے گا اور تیری ساری مُرادیں تجھے دے گا۔ ۴ ربّ الافواج اس طرف توجہ کرے گا۔ ۵ اس نشان کا مدعا یہ ہے کہ قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے مُنہ کی باتیں ہیں۔ ۶ جناب الہی کے احسانات کا دروازہ کھلا ہے ۷ اور اُس کی پاک رحمتیں اس طرف متوجہ ہیں۔ ۸ دی ڈیز شکل کم و ہن گا ڈشیل ہیپ یو۔ گوری بی ٹو دس لارڈ گو ڈ میکراوف ارتھ اینڈ ہیون۔ ۹

وہ دن آتے ہیں کہ خدا تمہاری مدد کرے گا۔ خدا نے ذوالجلال آفریندہ زمین و آسمان۔ ۱۰

(براہین احمدیہ حصّہ چہارم۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۶۲۳ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳)

۱۸۸۳ء ”ابھی چند روز کا ذکر ہے کہ یک دفعہ بعض امور میں تین طرح کا غم پیش آ گیا تھا جس کے تدارک کی کوئی صورت نظر نہیں آتی تھی اور بجز حرج و نقصان اُٹھانے کے اور کوئی سبیل نمودار نہ تھی۔ اسی روز شام کے قریب یہ عاجز اپنے معمول کے مطابق جنگل میں سیر کو گیا اور اُس وقت ہمراہ ایک آریہ ملاو اہل نامی تھا جب واپس آیا تو گاؤں کے دروازہ کے نزدیک یہ الہام ہوا۔

نُنَجِّیْكَ مِنَ الْغَمِّ۔

پھر دوبارہ الہام ہوا۔

بقیہ حاشیہ۔ نکال لئے جاویں گے اور ایک بلند اور مضبوط مینار پر اُن کا قدم پڑے گا۔“

(نزل المسیح۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۱۱)

۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں ”ایک سوال پیش ہوا کہ حضور کو جو الہام ہوا ہے قرآن خدا کا کلام ہے اور میرے منہ کی باتیں۔ اس الہام الہی میں ”میرے“ کی ضمیر کس کی طرف پھرتی ہے یعنی کس کے منہ کی باتیں۔ فرمایا۔ خدا کے منہ کی باتیں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے منہ کی باتیں۔ اس طرح کے ضماز کے اختلاف کی مثالیں قرآن شریف میں موجود ہیں۔“

(بدر مورخہ ۱۱ جولائی ۱۹۰۷ء صفحہ ۶)

۹. The days shall come when God shall help you. Glory be to ۱۰

this Lord, God Maker of earth and heaven.

۱۱ (ترجمہ از ناشر) خدائے ذوالجلال زمین و آسمان کا پیدا کرنے والا۔

ذُنُجَيْبِكَ مِنَ الْعَمِّ أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔

یعنی ہم تجھے اس غم سے نجات دیں گے۔ ضرور نجات دیں گے۔ کیا تو نہیں جانتا کہ خدا ہر چیز پر قادر ہے۔ چنانچہ اسی قدم پر جہاں الہام ہوا تھا اُس آریہ کو اُس الہام سے اطلاع دی گئی تھی اور پھر خدا نے وہ تینوں طور کا غم دور کر دیا۔ فَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَىٰ ذَٰلِكَ۔‘

(براہین احمدیہ حصہ چہارم۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۶۵۹، ۶۶۰ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۴)

۱۸۸۳ء ’’ ۱ دوہ آل مین شد بی اینگری بٹ گوڈ از وِڈ یو۔ ۲ ہی شل ہیپ یو۔ ۳ وارڈس اوف گوڈ کین ناٹ ایکس چینج۔

یعنی اگر تمام آدمی ناراض ہوں گے مگر خدا تمہارے ساتھ ہے۔ وہ تمہاری مدد کرے گا۔ خدا کی باتیں بدل نہیں سکتیں۔‘ (براہین احمدیہ حصہ چہارم۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۶۶۰، ۶۶۱ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۴)

۱۸۸۳ء ’’ ۱ أَلْخَيْرُ كُلُّهُ فِي الْقُرْآنِ ۲ كِتَابِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ ۳ إِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ۔

یعنی اتمام بھلائی قرآن میں ہے۔ ۲ جو اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے۔ وہی اللہ جو رحمان ہے۔ ۳ اُسی رحمان کی طرف کلمات طیبہ صعود کرتے ہیں۔

۴ هُوَ الَّذِي يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِنْ بَعْدِ مَا قَنَطُوا وَيَنْشُرُ رَحْمَتَهُ۔

۴ اللہ وہ ذات کریم ہے کہ جو ناامیدی کے پیچھے مینہ برساتا ہے اور اپنی رحمت کو دنیا میں پھیلاتا ہے یعنی عین ضرورت کے وقت تجدید دین کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔

۵ هَيَجَتَنِي إِلَيْهِ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ۔ ۵ جس کو چاہتا ہے بندوں میں سے چُن لیتا ہے۔

۶ وَكَذَٰلِكَ مَنَّآ عَلَىٰ يُوسُفَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوءَ وَالْفَحْشَاءَ۔ ۷ وَلِتُنذِرَ قَوْمًا مَّا أُنذِرَ آبَاءُ وَهُمْ غَافِلُونَ۔

۶ اور اسی طرح ہم نے یوسف پر احسان کیا تا ہم اُس سے بدی اور فحش کو روک دیں۔ اور تا تو اُن لوگوں کو

۱. Though all men should be angry but God is with you. ل

۲. He shall help you.

۳. Words of God cannot exchange.

ڈراوے جن کے باپ دادوں کو کسی نے نہیں ڈرایا سو وہ غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔

اس جگہ یوسف کے لفظ سے یہی عاجز مراد ہے کہ جو باعتبار کسی روحانی مناسبت کے اطلاق پایا۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصّٰوَابِ۔“ (براہین احمدیہ حصہ چہارم۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۶۶۱، ۶۶۲ حاشیہ نمبر ۴)

**۱۸۸۳ء** ”بعد اس کے فرمایا۔

ا قُلْ عِنْدِيْ شَهَادَةٌ مِّنْ اللّٰهِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّؤْمِنُوْنَ۔ ۲ اِنَّ مَعِيَ رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ۔ ۳ رَبِّ اَعْفُرْ  
وَارْحَمْ مِّنْ السَّمَآءِ۔ ۴ رَبُّنَا عَاجِجٌ۔ ۵ رَبِّ السِّجْنِ اَحْسِبْ اِلٰى مِمَّا يَدْعُوْنَ نِيْ اِلَيْهِ۔  
۶ رَبِّ نَجِّنِيْ مِّنْ غَيْبِیْ۔ ۷ اِبْلِحْ اِبْلِحْ لِمَا سَبَقْتَنِيْ۔ ۸ کرم ہائے تو مارا کر دگستاخ۔

۱ کہہ میرے پاس خدا کی گواہی ہے۔ پس کیا تم ایمان نہیں لاتے۔ یعنی خدائے تعالیٰ کا تائیدات کرنا اور اسرار غیبیہ پر مطلع فرمانا اور پیش از وقوع پوشیدہ خبریں بتلانا اور دعاؤں کو قبول کرنا اور مختلف زبانوں میں الہام دینا اور معارف اور حقائق الہیہ سے اطلاع بخشنا یہ سب خدا کی شہادت ہے جس کو قبول کرنا ایماندار کا فرض ہے۔ پھر بقیہ الہامات بالا کا یہ ہے کہ ۲ بہ تحقیق میرا رب میرے ساتھ ہے وہ مجھے راہ بتلائے گا۔ ۳ اے میرے رب میرے گناہ بخش اور آسمان سے رحم کر۔ ۴ ہمارا رب عاجی ہے (اس کے معنی ابھی تک معلوم نہیں ہوئے) ۵ جن نالائق باتوں کی طرف مجھ کو بلاتے ہیں اُن سے اے میرے رب مجھے زندان بہتر ہے۔ ۶ اے میرے خدا مجھ کو میرے غم سے نجات بخش۔ ۷ اے میرے خدا! اے میرے خدا! تُو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔ ۸ تیری بخششوں نے ہم کو گستاخ کر دیا۔

یہ سب اسرار ہیں کہ جو اپنے اپنے اوقات پر چسپاں ہیں جن کا علم حضرت عالم الغیب کو ہے۔“

(براہین احمدیہ حصہ چہارم۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۶۶۲ تا ۶۶۳ حاشیہ نمبر ۴)

**۱۸۸۳ء** ”پھر بعد اس کے فرمایا۔

هُوَ شَعْنًا۔ نَعْسًا

۱ سہو کتابت ہے ”ترجمہ“ کا لفظ لکھنے سے رہ گیا ہے۔ (ناشر)



یہ دونوں فقرے شاید عبرانی ہیں اور ان کے معنی ابھی تک اس عاجز پر نہیں کھلے۔<sup>۱</sup>

(برائین احمدیہ حصہ چہارم۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۶۶۳ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۴)

۱۸۸۳ء ”پھر بعد اس کے دو فقرے انگریزی ہیں جن کے الفاظ کی صحت باعث سرعت الہام ابھی تک معلوم نہیں اور وہ یہ ہیں۔

آئی لَوِيُوْ - آئی شِيلِ گَوِ يُوْءِ لَارِجِ پارٹی اوف اسلام۔<sup>۲</sup>

(برائین احمدیہ حصہ چہارم۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۶۶۳ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۴)

ترجمہ۔ میں تجھ سے محبت کرتا ہوں۔ میں تمہیں ایک بڑا گروہ اسلام کا دوں گا۔

(برائین احمدیہ حصہ پنجم۔ روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۱۰۵)

۱۸۸۳ء ”پھر بعد اس کے یہ الہام ہے۔

اَيَا عَيْسَىٰ اِنِّیْ مَتَّوْفِيْكَ<sup>۳</sup> وَرَاْفِعُكَ اِلَیَّ (وَمُظَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا) وَجَاعِلُ الَّذِيْنَ

۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے برائین احمدیہ حصہ پنجم میں اس الہام کی تشریح میں تحریر فرمایا ہے۔

”ہو شعنا۔ نعسا..... اے خدا میں دعا کرتا ہوں کہ مجھے نجات بخش اور مشکلات سے رہائی فرما۔ ہم نے نجات دے دی۔ یہ دونوں فقرے عبرانی زبان میں ہیں اور یہ ایک پیش گوئی ہے جو دعا کی صورت میں کی گئی اور پھر دعا کا قبول ہونا ظاہر کیا گیا اور اس کا حاصل مطلب یہ ہے کہ جو موجودہ مشکلات ہیں یعنی تنہائی، بے کسی، ناداری، کسی آئندہ زمانہ میں وہ دور کر دی جائیں گی چنانچہ پچیس برس کے بعد یہ پیش گوئی پوری ہوئی اور اس زمانہ میں ان مشکلات کا نام و نشان نہ رہا۔“

(برائین احمدیہ حصہ پنجم۔ روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۱۰۳، ۱۰۵)

(نوٹ از مولانا عبداللطیف بہاؤ پوری) فقرہ ہو شعنا متی ۹/۲۱ میں بھی آیا ہے جس کا ترجمہ حاشیہ میں یوں لکھا ہے۔  
”کرم کر کے نجات دے“ دیکھیے زبور ۱۱۸/۲۵۔

نعسا کا ترجمہ عبرانی میں ہے ”قبول ہوئی“ (عربی عبرانی ڈکشنری)

۲۔ I love you. I shall give you a large party of Islam.

۳۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ”الہام اِنِّیْ مُتَّوْفِيْكَ وَرَاْفِعُكَ اِلَیَّ اس قدر ہوا ہے جس کا خدا ہی شمار جانتا ہے۔ بعض اوقات نصف شب کے بعد فجر تک ہوتا رہا ہے۔“

(از مکتوب بنام میر عباس علی شاہ صاحب۔ مکتوبات احمد جلد ۱ صفحہ ۵۸۲ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

۴۔ (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمد) یہ فقرہ سہو کا تب سے برائین میں رہ گیا ہے۔ (برائین احمدیہ حصہ پنجم۔

روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۹۳ حاشیہ)

اَتَّبِعُواكَ فَوْقَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۚ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَثَلَاثَةٌ مِنَ الْآخِرِينَ۔  
 اے عیسیٰؑ میں تجھے کامل اجر بخشوں گا۔ یا وفات دوں گا اور اپنی طرف اٹھاؤں گا یعنی رفع درجات کروں گا۔ یا دنیا سے اپنی طرف اٹھاؤں گا۔ منکروں کے ہر ایک الزام اور تہمت سے تیرا دامن پاک کر دوں گا اور تیرے تابعین کو اُن پر جو منکر ہیں قیامت تک غلبہ بخشوں گا یعنی تیرے ہم عقیدہ اور ہم مشربوں کو حجت اور برہان اور برکات کے رو سے دوسرے لوگوں پر قیامت تک فائق رکھوں گا۔ ۲ پہلوں میں سے بھی ایک گروہ ہے اور پچھلوں میں سے بھی ایک گروہ ہے۔ اس جگہ عیسیٰ کے نام سے بھی یہی عاجز مراد ہے۔“  
 (براہین احمدیہ حصہ چہارم۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۶۶۳، ۶۶۵ حاشیہ درحاشیہ نمبر ۴)

**۱۸۸۳ء (الف)** ” اور پھر بعد اس کے اُردو میں الہام فرمایا۔

میں اپنی چمکار ڈکھلاؤں گا۔ اپنی قدرت نمائی سے تجھ کو اٹھاؤں گا۔ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اُس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اُس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔“

(براہین احمدیہ حصہ چہارم۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۶۶۵ حاشیہ درحاشیہ نمبر ۴)

**(ب)** ” دنیا میں ایک نذیر آیا۔ اس کی دوسری قراءت یہ ہے کہ دنیا میں ایک نبی آیا۔“

(اشتہار ایک غلطی کا ازالہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۲۰۷)

**(ج)** ” دنیا میں ایک نبی آیا مگر دنیا نے اُس کو قبول نہ کیا۔“ نوٹ۔ ” ایک قراءت اس الہام

میں یہ بھی ہے کہ دنیا میں ایک نذیر آیا اور یہی قراءت براہین میں درج ہے اور فتنہ سے بچنے کے لئے یہ

۱۔ اس کے متعلق دیکھیے حاشیہ نمبر ۱ صفحہ ۸۴۔ (مرزا بشیر احمد)

۲۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ” یعنی اس سلسلہ میں داخل ہونے والے دو فریق ہوں گے۔ ایک پرانے

مسلمان جن کا نام اڈالین رکھا گیا جواب تک تین لاکھ کے قریب اس سلسلہ میں داخل ہو چکے ہیں اور دوسرے نئے مسلمان جو

دوسری قوموں میں سے اسلام میں داخل ہوں گے یعنی ہندوؤں اور سکھوں اور یورپ اور امریکہ کے عیسائیوں میں سے۔ اور

وہ بھی ایک گروہ اس سلسلہ میں داخل ہو چکا ہے اور ہوتے جاتے ہیں۔“ (براہین احمدیہ حصہ پنجم۔ روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۱۰۸)

۳۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ” یہ وہی چمکار ہے جو کوہ طور کی چمکار سے مشابہت رکھتی ہے اور اس

سے مراد جلالی معجزات ہیں جیسا کہ کوہ طور پر بنی اسرائیل کو جلالی معجزات دکھائے گئے تھے۔“

(چشمہ معرفت۔ روحانی خزائن جلد ۲۳ صفحہ ۳۹۸)

دوسری قراءت درج نہیں کی گئی۔“

(از مکتوب بنام حضرت نواب محمد علی خان صاحب۔ مکتوبات احمد جلد ۲ صفحہ ۲۴۸ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

۱۸۸۳ء ” اَلْفِتْنَةُ هَهُنَا فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اَوْلُوا الْعَزْمِ۔

۱ اس جگہ ایک فتنہ ہے۔ سوا اولو العزم نبیوں کی طرح صبر کر۔

۲ فَلَمَّا تَجَلَّى رَبُّهُ لِلْجَبَلِ جَعَلَهُ دَكًّا۔

۲ جب خدا مشکلات کے پہاڑ پر تجلی کرے گا تو انہیں پاش پاش کر دے گا۔

۳ قُوَّةَ الرَّحْمَنِ لِعَبِيدِ اللّٰهِ الصَّامِدِ۔

۳ یہ خدا کی قوت ہے کہ جو اپنے بندے کے لئے وہ غنی مطلق ظاہر کرے گا۔

۴ مَقَامٌ لَا تَتَرَفَّى الْعَبْدُ فِيهِ بِسَعْيِ الْاَعْمَالِ۔

۴ یعنی عبد اللہ الصمد ہونا ایک مقام ہے کہ جو بطریق موہبت خاص عطا ہوتا ہے کوششوں سے حاصل نہیں ہو سکتا۔

۵ يَا دَاوُدُ عَامِلٌ بِالنَّاسِ رِفْقًا وَّ اِحْسَانًا۔ ۶ وَاِذَا حُيِّيتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاِحْسَنِ مِنْهَا۔

۷ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ۔ ۸ يُوسُفُ ذُو وَاثِ آيِ تُؤَلَّدُ يُوْسُ۔ تم کو وہ کرنا چاہیے جو میں نے

فرمایا ہے۔ ۹ اَشْكُرُ نِعْمَتِي رَاَيْتَ خَدَا يَجِيئِي۔ ۱۰ اِنَّكَ الْيَوْمَ لَدُو حَظِّ عَظِيْمٍ۔ ۱۱ اَنْتَ

مُحَدَّثُ اللّٰهِ۔ فِيْكَ مَا دَاةٌ فَا رُوْقِيْتَهُ۔

۱۵ اے داؤد خلق اللہ کے ساتھ رفق اور احسان کے ساتھ معاملہ کر ۱۶ اور سلام کا جواب احسن طور پر دے

۷ اور اپنے رب کی نعمت کا لوگوں کے پاس ذکر کر۔ ۹ میری نعمت کا شکر کر کہ تُو نے اُس کو قبل از وقت پایا۔ ۱۰ آج

تجھے حظِ عظیم ہے۔ ۱۱ تُو محمدؐ ث اللہ ہے۔ تجھ میں مادہ فاروقی ہے۔

۱۲ سَلَامٌ عَلَيْكَ يَا اِبْرَاهِيْمَ۔ اِنَّكَ الْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِيْنٌ اَمِيْنٌ۔ ۱۳ ذُو عَقْلٍ مَّتِيْنٌ۔ ۱۴ حَبُّ اللّٰهِ

۱۵ خَلِيْلُ اللّٰهِ ۱۶ اَسَدُ اللّٰهِ ۱۷ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ ۱۸ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَى ۱۹ اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ

صَدْرَكَ ۲۰ اَلَمْ نَجْعَلْ لَكَ سُهُوْلَةً فِیْ كُلِّ اَمْرٍ ۲۱ بَيِّنَاتٍ الْفِكْرِ وَبَيِّنَاتٍ الذِّكْرِ ۲۲ وَمَنْ

دَخَلَهُ كَانَ اٰمِنًا۔

۱۲ تیرے پر سلام ہے اے ابراہیم تو آج ہمارے نزدیک صاحب مرتبہ اور امانت دار اور ۱۳ قوی العقل

ہے اور ۱۳ دوست خدا ہے۔ ۱۵ خلیل اللہ ہے۔ ۱۶ اسد اللہ ہے ۱۷ اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر درود بھیج۔  
یعنی یہ اسی نبی کریم کی متابعت کا نتیجہ ہے۔

اور بقیہ ترجمہ یہ ہے کہ ۱۸ خدا نے تجھ کو ترک نہیں کیا اور نہ وہ تجھ پر ناراض ہے۔ ۱۹ کیا ہم نے تیرا سینہ نہیں کھولا۔ ۲۰ کیا ہم نے ہر ایک بات میں تیرے لئے آسانی نہیں کی کہ ۲۱ تجھ کو بیت الفکر اور بیت الذکر عطا کیا اور ۲۲ جو شخص بیت الذکر میں باخلاص و قصد تعبد و صحت نیت و حسن ایمان داخل ہوگا وہ سوء خاتمہ سے امن میں آجائے گا۔  
بیت الفکر سے مراد اس جگہ وہ چوبارہ ہے جس میں یہ عاجز کتاب کی تالیف کے لئے مشغول رہا ہے اور رہتا ہے اور بیت الذکر سے مراد وہ مسجد ہے کہ جو اُس چوبارہ کے پہلو میں بنائی گئی ہے۔  
اور آخری فقرہ مذکورہ بالا اسی مسجد کی صفت میں بیان فرمایا ہے جس کے حروف سے بنائے مسجد کی تاریخ بھی نکلتی ہے اور وہ یہ ہے۔

۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ (الف) ”اس مسجد مبارک کے بارے میں پانچ مرتبہ الہام ہوا۔ منجملہ ان کے ایک نہایت عظیم الشان الہام ہے اور وہ دونوں فقرہ یہ ہیں۔ فِيهِ بَرَكَاتٌ لِلنَّاسِ۔ وَ مَن دَخَلَهُ كَانَ اٰمِنًا۔“  
(از مکتوب بنام میر عباس علی صاحب۔ مکتوبات احمد جلد ۱ صفحہ ۵۶۶ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

(ب) ”ایک مرتبہ میں نے اس مسجد کی تاریخ..... الہامی طور پر معلوم کرنی چاہی تو مجھے الہام ہوا۔ مُبَارَكٌ وَمُبَارَكٌ وَ مَحَلُّ اَمْرِ مُبَارَكٍ يُجْعَلُ فِيهِ۔“  
(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۹۰)

(ج) ”اس الہام میں تین قسم کے نشان ہیں۔ (۱) اول یہ کہ اس میں خدا تعالیٰ کی طرف سے مادہ تاریخ بنائے مسجد ہے۔ (۲) دوم یہ کہ یہ پیش گوئی بتلا رہی ہے کہ ایک بڑے سلسلہ کے کاروبار اسی مسجد میں ہوں گے چنانچہ اب تک اسی مسجد میں بیٹھ کر ہزار ہا آدمی بیعت تو بہ کر چکے ہیں اسی میں بیٹھ کر صد ہا معارف بیان کئے جاتے ہیں اور اسی میں بیٹھ کر کتب جدیدہ کی تالیف کی بنیاد پڑتی ہے اور اسی میں ایک گروہ کثیر مسلمانوں کا بیخ وقت نماز پڑھتا ہے اور وعظ سنتے ہیں اور دلی سوز سے دعائیں کی جاتی ہیں اور بنائے مسجد کے وقت میں ان باتوں میں سے کسی بات کی علامت موجود نہ تھی۔  
(۳) سوم یہ کہ یہ الہام دلالت کر رہا ہے کہ آئندہ زمانہ میں کوئی آفت آنے والی ہے اور جو شخص اخلاص کے ساتھ اس میں داخل ہوگا وہ اس آفت سے بچ جاوے گا اور براہین احمدیہ کے دوسرے مقامات سے ثابت ہو چکا ہے کہ وہ آفت طاعون ہے۔ سو یہ پیش گوئی بھی اس سے نکلتی ہے کہ جو شخص پوری ارادت اور اخلاص سے جس کو خدا پسند کر ليوے اس مسجد میں داخل ہوگا وہ طاعون سے بھی بچا یا جائے گا یعنی طاعونی موت سے۔“  
(نزول المسح۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۲۵، ۵۲۶ء)

۲۳ مُبَارِكٌ وَمُبَارَكٌ وَكُلُّ أَمْرٍ مُّبَارَكٍ يُجْعَلُ فِيهِ۔ یعنی یہ مسجد برکت دہندہ اور برکت یافتہ ہے اور ہر ایک امر مبارک اس میں کیا جائے گا۔“

(براہین احمدیہ حصہ چہارم۔ روحانی خزائن جلد ۱، ۶۶۵ تا ۶۶۷ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۴)

۱۸۸۳ء ”پھر بعد اس کے اس عاجز کی نسبت فرمایا۔

۱ رُفِعَتْ وَجُعِلَتْ مُبَارَكًا۔ اتوا نچا کیا گیا اور مبارک بنا گیا۔

۲ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ أُولَئِكَ لَهُمُ الْأَمْنُ وَهُمْ مُهْتَدُونَ۔

یعنی جو لوگ ان برکات و انوار پر ایمان لائیں گے کہ جو تجھ کو خدائے تعالیٰ نے عطا کئے ہیں اور ایمان ان کا خالص اور وفاداری سے ہوگا تو ضلالت کی راہوں سے امن میں آجائیں گے اور وہی ہیں جو خدا کے نزدیک ہدایت یافتہ ہیں۔

۳ يُرِيدُونَ أَنْ يُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ۔ ۴ قُلِ اللَّهُ حَافِظُهُ۔ ۵ عِنَايَةُ اللَّهِ حَافِظُكَ۔ ۶ نَحْنُ نَرُزِقُهَا وَإِنَّا

لَهُ لَحَافِظُونَ۔ ۷ اللَّهُ خَيْرٌ حَافِظًا وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ۔ ۸ وَيُخَوِّفُونَكَ مِنْ ذُنُوبِهِ۔ ۹ إِنَّهُ

الْكُفْرِ۔ ۱۰ لَا تَخَفْ إِنَّكَ أَنْتَ الْأَعْلَى۔ ۱۱ يَنْصُرُكَ اللَّهُ فِي مَوَاطِنَ۔ ۱۲ إِنَّ يَوْمِي لَفَضْلٌ عَظِيمٌ۔

۱۳ كَتَبَ اللَّهُ لَأَعْلَبِينَ أَنَا وَرُسُلِي۔ ۱۴ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهِ۔ ۱۵ بَصَائِرُ لِلنَّاسِ۔ ۱۶ نَصَرْتُكَ مِنْ

لَدُنِّي۔ ۱۷ إِنِّي مُنَجِّجُكَ مِنَ الْعَمَى۔ ۱۸ وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيرًا۔ ۱۹ أَنْتَ مَعِي وَأَنَا مَعَكَ۔ ۲۰ خَلَقْتُ لَكَ

لَيْلًا وَنَهَارًا۔ ۲۱ أَعْمَلْ مَا شِئْتَ فَإِنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَكَ۔ ۲۲ أَنْتَ وَمِثِّي بِمَنْزِلَةٍ لَّا يَعْلَمُهَا الْخَلْقُ۔

۳ مخالف لوگ ارادہ کریں گے کہ تا خدا کے نور کو بجھا دیں۔ ۴ کہہ خدا اُس نور کا آپ حافظ ہے۔ ۵ عنایت الہیہ تیری نگہبان ہے۔ ۶ ہم نے اُتارا ہے اور ہم ہی محافظ ہیں۔ ۷ خدا خیر الحافظین ہے اور وہ ارحم الراحمین ہے ۸ اور تجھ کو اور چیزوں سے ڈرائیں گے۔ ۹ یہی پیشوایان کفر ہیں۔ ۱۰ امت خوف کرتی تھی کہ تجھ کو غلبہ ہے۔ یعنی حجت اور برہان اور قبولیت اور برکت کے رُو سے تو ہی غالب ہے۔ ۱۱ خدا کئی میدانوں میں تیری مدد کرے گا یعنی مناظرات و مجادلات بحث میں تجھ کو غلبہ رہے گا۔

پھر فرمایا کہ ۱۲ میرا دن حق اور باطل میں فرق بیٹن کرے گا۔ ۱۳ خدا لکھ چکا ہے کہ غلبہ مجھ کو اور میرے رسولوں کو ہے۔ ۱۴ کوئی نہیں کہ جو خدا کی باتوں کو ٹال دے۔ ۱۵ یہ خدا کے کام دین کی سچائی کے لئے حجت ہیں۔

۱۔ سہو کا تب سے لفظ ”اس کو“ ترجمہ سے رہ گیا ہے۔ (عبداللطیف بہاولپوری)

۱۶ میں اپنی طرف سے تجھے مدد دوں گا۔ ۱۷ میں خود تیرا غم دُور کروں گا۔ ۱۸ اور تیرا خدا قادر ہے۔ ۱۹ تو میرے ساتھ اور میں تیرے ساتھ ہوں۔ ۲۰ تیرے لئے میں نے رات اور دن پیدا کیا۔ ۲۱ جو کچھ تو چاہے کر کہ میں نے تجھے بخشا۔ ۲۲ تو مجھ سے وہ منزلت رکھتا ہے جس کی لوگوں کو خبر نہیں۔

اس آخری فقرہ کا یہ مطلب نہیں کہ منہیات شرعیہ تجھے حلال ہیں بلکہ اس کے یہ معنی ہیں کہ تیری نظر میں منہیات مکروہ کئے گئے ہیں اور اعمالِ صالحہ کی محبت تیری فطرت میں ڈالی گئی ہے۔ گویا جو خدا کی مرضی ہے وہ بندہ کی مرضی بنائی گئی اور سب ایمانیات اس کی نظر میں بطور فطرتی تقاضا کے محبوب کی گئی۔ وَذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ۔

۲۳ وَقَالُوا إِن هُوَ إِلَّا إِفْكٌ لِّفِتْرَىٰ ۖ وَمَا سَمِعْنَا بِهَذَا فِي آبَائِنَا الْأَوَّلِينَ ۚ ۲۵ وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ وَفَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ ۚ ۲۶ اجْتَبَيْنَاهُمْ وَأَصْطَفَيْنَاهُمْ ۚ ۲۷ كَذَلِكَ لِيُكُونَ آيَةً لِّلْمُؤْمِنِينَ ۚ ۲۸ أَمْ حَسِبْتُمْ أَنَّ أَصْحَابَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيمِ كَانُوا مِن آيَاتِنَا عَجَبًا ۚ ۲۹ قُلْ هُوَ اللَّهُ عَجِيبٌ ۚ ۳۰ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ ۚ ۳۱ فَفَهَّمْنَاهَا سُلَيْمَانَ ۚ ۳۲ وَجَعَلُوا بِهَا وَالسِّتِيقَاتِهَا أَنفُسَهُمْ ظُلْمًا وَعُلُوًّا ۚ ۳۳ سَنَلِقُوهُ فِي قُلُوبِهِمُ الرُّعْبَ ۚ ۳۴ قُلْ جَاءَكُمْ نُورٌ مِّنَ اللَّهِ فَلَا تَكْفُرُوا ۚ ۳۵ إِن كُنتُمْ مُّؤْمِنِينَ ۚ ۳۶ سَلَامٌ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ ۚ ۳۷ صَافَيْنَاهُ وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ ۚ ۳۸ فَاتَّخَذْنَا بِذَلِكَ الْآيَةَ ۚ ۳۹ فَاتَّخَذُوا مِن مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى ۚ

۲۳ اور کہیں گے کہ یہ جھوٹ بنا لیا ہے۔ ۲۴ ہم نے اپنے بزرگوں میں یعنی اولیاءِ سلف میں یہ نہیں سنا۔ ۲۵ حالانکہ بنی آدم یکساں پیدا نہیں کئے گئے۔ بعض کو بعض پر خدا نے بزرگی دی ہے ۲۶ اور ان کو دوسروں میں سے چُن لیا ہے۔ ۲۷ یہی سچ ہے تا مومنوں کے لئے نشان ہو۔ ۲۸ کیا تم خیال کرتے ہو کہ ہمارے عجیب کام فقط اصحابِ کہف تک ہی ختم ہیں۔ نہیں ۲۹ بلکہ خدا تو ہمیشہ صاحبِ عجائب ہے اور اُس کے عجائبات کبھی منقطع نہیں ہوتے۔ ۳۰ ہر ایک دن میں وہ ایک شان میں ہے۔ ۳۱ پس ہم نے وہ نشان سلیمان کو سمجھائے یعنی اس عاجز کو۔

۱۔ (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؒ) یہ الہامِ براہینِ احمدیہ میں اس طرح پر لکھا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اربعین نمبر ۲ طبع اول صفحہ ۷ میں بحوالہ براہینِ احمدیہ بیان فرمایا ہے اور وہاں پر اس میں هُوَ کے بعد اِلَّا بھی ہے یعنی ان الفاظ میں الہام ہے وَقَالُوا إِن هُوَ إِلَّا إِفْكٌ لِّفِتْرَىٰ ۖ وَمَا سَمِعْنَا بِهَذَا فِي آبَائِنَا الْأَوَّلِينَ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ براہین میں سہو کا تب سے اِلَّا کا لفظ رہ گیا ہے۔

۳۲ اور لوگوں نے محض ظلم کی راہ سے انکار کیا حالانکہ اُن کے دل یقین کر گئے۔ ۳۳ سو عقرب ہم اُن کے دلوں میں رعب ڈال دیں گے۔ ۳۴ کہہ خدا کی طرف سے نور اُتر رہا ہے سو تم اگر مومن ہو تو انکار مت کرو۔ ۳۵ ابراہیم پر سلام۔ ۳۶ ہم نے اُس کو خالص کیا اور غم سے نجات دی۔ ۳۷ ہم نے ہی یہ کام کیا۔ ۳۸ سو تم ابراہیم کے نقش قدم پر چلو یعنی رسول کریم کا طریقہ حقہ کہ جو حال کے زمانہ میں اکثر لوگوں پر مُشتبہ ہو گیا ہے اور بعض یہودیوں کی طرح صرف ظواہر پرست اور بعض مُشرکوں کی طرح مخلوق پرستی تک پہنچ گئے ہیں۔ یہ طریقہ خداوند کریم کے اس عاجز بندہ سے دریافت کر لیں اور اُس پر چلیں۔“

(براہین احمدیہ حصہ چہارم۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۶۶ تا ۶۷ حاشیہ نمبر ۴)

**اگست ۱۸۸۳ء** (الف) ”اُن کے سفر آخرت کی خبر بھی کہ جو اُن کو تین اکتوبر ۱۸۸۳ء میں پیش آیا۔ تخمیناً تین ماہ پہلے خداوند کریم نے اس عاجز کو دے دی تھی چنانچہ یہ خبر بعض آریہ کو بتلائی بھی گئی تھی۔“

(براہین احمدیہ حصہ چہارم۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۶۴ حاشیہ نمبر ۱۱)

(ب) ”پنڈت دیانند کی بابت اس کی موت سے دو مہینے پہلے لالہ شرمپت کو اطلاع دی گئی کہ اب وہ بہت ہی نزدیک مرے گا بلکہ کشفی حالت میں میں نے اُس کو مُردہ پایا۔“ (حقیقہ حق۔ روحانی خزائن جلد ۲ صفحہ ۳۸۲)

(ج) ”اس ملک پنجاب میں جب دیانند بانی مہانی آریہ مذہب نے اپنے خیالات پھیلانے اور سفلہ طبع ہندوؤں کو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تحقیر اور ایسے ہی دوسرے انبیاء کی توہین پر چالاک کر دیا اور خود بھی قلم پکڑتے ہی اپنی شیطانی کتابوں میں جا بجا خدا کے تمام پاک اور برگزیدہ نبیوں کی تحقیر اور توہین شروع کی اور خاص اپنی کتاب ستیا رتھ پرکاش میں بہت کچھ جھوٹ کی نجاست کو استعمال کیا اور بزرگ پیغمبروں کو گندی گالیاں دیں تب مجھے اس کی نسبت الہام ہوا کہ خدا تعالیٰ ایسے موذی کو جلد تر دنیا سے اٹھالے گا۔“

(تمتہ حقیقہ الوہی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۶۰۷)

**۲۸ اگست ۱۸۸۳ء** ”شاید پرسوں کے دن یعنی بروز سہ شنبہ مسجد کی طرف نظر کی گئی تو اُسی وقت خداوند کریم کی طرف سے ایک اور فقرہ الہام ہوا اور وہ یہ ہے۔

**فِيهِ بَرَكَاتٌ لِلنَّاسِ۔**

یعنی اس میں لوگوں کے لئے برکتیں ہیں۔“ (از مکتوب بنام میر عباس علی صاحب۔ مکتوبات احمد جلد ۱ صفحہ ۵۵۵ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

۱۔ پنڈت دیانند صاحب (مرزا بشیر احمد)

۶ ستمبر ۱۸۸۳ء ”بتاریخ ۶ ستمبر ۱۸۸۳ء روز پنج شنبہ خداوند کریم نے عین ضرورت کے وقت میں

اس عاجز کی تسلی کے لئے اپنے کلام مبارک کے ذریعہ سے یہ بشارت دی کہ

بست ویک روپیہ آنے والے ہیں۔

کیونکہ اس بشارت میں ایک عجیب بات یہ تھی کہ آنے والے روپیہ کی تعداد سے اطلاع دی گئی اور کسی خاص تعداد سے مطلع کرنا ذات غیب دان کا خاصہ ہے کسی اور کام نہیں ہے۔ دوسری عجیب برعجب یہ بات تھی کہ یہ تعداد غیر معهود طرز پر تھی کیونکہ قیمت مقررہ کتاب سے اس تعداد کو کچھ تعلق نہیں۔ پس انہیں عجائبات کی وجہ سے یہ الہام قبل از وقوع بعض آریوں کو بتلایا گیا۔“

(برائین احمدیہ حصہ چہارم۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۶۲۴ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳)

۱۰ ستمبر ۱۸۸۳ء ”پھر ۱۰ ستمبر ۱۸۸۳ء کو تاکید کی طور پر سہ بارہ الہام ہوا کہ

بست ویک روپیہ آئے ہیں

جس الہام سے سمجھا گیا کہ آج اس پیش گوئی کا ظہور ہو جائے گا چنانچہ ابھی الہام پر شاید تین منٹ سے کچھ زیادہ عرصہ نہیں گزرا ہوگا کہ ایک شخص وزیر سنگھ نامی بیمار دار آیا اور اُس نے آتے ہی ایک روپیہ نذر کیا۔ ہر چند علاج معالجہ اس عاجز کا پیشہ نہیں اور اگر اتفاقاً کوئی بیمار آ جاوے تو اگر اُس کی دوا یاد ہو تو محض ثواب کی غرض سے اللہ فی اللہ دی جاتی ہے لیکن وہ روپیہ اس سے لیا گیا کیونکہ فی الفور خیال آیا کہ یہ اُس پیش گوئی کی ایک جڑ ہے۔ پھر بعد اس کے ڈاک خانہ میں ایک اپنا معتبر بھیجا گیا اس خیال سے کہ شاید دوسری جڑ بذریعہ ڈاک خانہ پوری ہو۔ ڈاک خانہ سے ڈاک منشی نے جو ایک ہندو ہے جواب میں یہ کہا کہ میرے پاس صرف ایک منی آرڈر پانچ روپیہ کا جس کے ساتھ ایک کارڈ بھی نتھی ہے ڈیرہ غازیخان سے آیا ہے سوا بھی تک میرے پاس روپیہ موجود نہیں جب آئے گا تو دوں گا۔ اس خبر کے سننے سے سخت حیرانی ہوئی اور وہ اضطراب پیش آیا جو بیان نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ یہ عاجز اسی تردد میں سر بز انو تھا اور اس تصور میں تھا کہ پانچ اور ایک مل کر چھ ہوئے، اب اکیس کیوں کر ہوں گے۔ یا الہی یہ کیا ہوا۔ سوا سی استغراق میں تھا کہ یک دفعہ یہ الہام ہوا۔

بست ویک آئے ہیں۔ اس میں شک نہیں۔

اس الہام پر دو پہر نہیں گزرے ہوں گے کہ اسی روز ایک آریہ کہ جو ڈاک منشی کے پہلے بیان کی خبر سن چکا تھا



ڈاک خانہ میں گیا اور اس کو ڈاک منشی نے کسی بات کی تقریب سے خبر دی کہ دراصل بست روپیہ آئے ہیں اور پہلے یوں ہی منہ سے نکل گیا تھا جو میں نے پانچ روپیہ کہہ دیا۔ چنانچہ وہی آریہ بیس روپیہ معہ ایک کارڈ کے جو منشی الہی بخش صاحب اکونٹس کی طرف سے تھالے آیا اور معلوم ہوا کہ وہ کارڈ بھی منی آرڈر کے کاغذ سے نتھی نہ تھا اور نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ روپیہ آیا ہوا تھا اور نیز منشی الہی بخش صاحب کی تحریر سے جو بحوالہ ڈاکخانہ کی رسید کے تھی یہ بھی معلوم ہوا کہ منی آرڈر ۶ ستمبر ۱۸۸۳ء کو یعنی اسی روز جب الہام ہوا قادیان میں پہنچ گیا تھا۔ پس ڈاک منشی کا سارا الما، انشاء غلط نکلا اور حضرت عالم الغیب کا سارا بیان صحیح ثابت ہوا۔ پس اس مبارک دن کی یادداشت کے لئے ایک روپیہ کی شیرینی لے کر بعض آریوں کو بھی دی گئی۔ فَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَىٰ آلَائِهِ وَنِعْمَائِهِ ظَاهِرَهَا وَبَاطِنِهَا۔“

(براہین احمدیہ حصہ چہارم۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۶۲۳ تا ۶۲۶ حاشیہ نمبر ۳)

۹ اکتوبر ۱۸۸۳ء ”آج رات کیا عجیب خواب آئی کہ بعض اشخاص ہیں جن کو اس عاجز نے شناخت نہیں کیا وہ سبز رنگ کی سیاہی سے مسجد کے دروازہ کی پیشانی پر کچھ آیات لکھتے ہیں۔ ایسا سمجھا گیا ہے کہ فرشتے ہیں اور سبز رنگ اُن کے پاس ہے جس سے وہ بعض آیات تحریر کرتے ہیں اور خطِ ریحانی میں جو پہچان اور مسلسل ہوتا ہے لکھتے جاتے ہیں۔ تب اس عاجز نے اُن آیات کو پڑھنا شروع کیا جن میں سے ایک آیت یاد رہی اور وہ یہ ہے۔

لَا رَأْيَ لِي فِيهِ۔

اور حقیقت میں خدا کے فضل کو کون روک سکتا ہے۔ جس عمارت کو وہ بنانا چاہے اس کو کون مسمار کرے اور جس کو وہ عزت دینا چاہے اس کو کون ذلیل کرے۔“

(از مکتوب بنام میر عباس علی صاحب لدھیانوی۔ مکتوبات احمد جلد ۱ صفحہ ۵۷۷ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

۲۲ اکتوبر ۱۸۸۳ء ”آج اس موقع کے اثنائے میں جبکہ یہ عاجز بغرض تصحیح کاپی کو دیکھ رہا تھا بعالم کشف چند ورق ہاتھ میں دیئے گئے اور اُن پر لکھا ہوا تھا کہ

فتح کا تقارہ بجے

پھر ایک نے مسکرا کر اُن ورقوں کی دوسری طرف ایک تصویر دکھائی اور کہا کہ

دیکھو کیا کہتی ہے تصویر تمہاری

جب اس عاجز نے دیکھا تو وہ اسی عاجز کی تصویر تھی اور سبز پوشاک تھی مگر نہایت رُعب ناک جیسے سپہ سالار مسلح فتح یاب ہوتے ہیں اور تصویر کے یمین ویسار میں

حجۃ اللہ القادر و سلطان احمد مختار

لکھا تھا اور یہ سوموار کاروز انیسویں ذوالحجہ ۱۳۰۰ھ مطابق ۲۲ اکتوبر ۱۸۸۳ء اور ششم کا تک ۱۹۲۰ھ بمکرم ہے۔“  
(برائین احمدیہ حصہ چہارم۔ روحانی خزائن جلد اول صفحہ ۶۱۵ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳)

۲۲ اکتوبر ۱۸۸۳ء سے قبل ”ایک مرتبہ اس عاجز کو خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ الہام ہوا کہ

اگر تمام لوگ منہ پھیر لیں تو میں زمین کے نیچے سے یا آسمان کے اوپر سے مدد

کر سکتا ہوں۔“ (از مکتوب بنام میر عباس علی صاحب۔ مکتوبات احمد جلد اول صفحہ ۵۷۹ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

۲۹ اکتوبر ۱۸۸۳ء سے قبل ”بارہا اس عاجز کو حضرت احدیت کے مخاطبات میں ایسے کلمات فرمائے

گئے ہیں۔ جن کا حاصل یہ تھا کہ سب دنیا پنچہ قدرت احدیت میں مقہور اور مغلوب ہے اور تصرفات الہیہ زمین و آسمان میں کام کر رہے ہیں۔“

(از مکتوب بنام میر عباس علی صاحب۔ مکتوبات احمد جلد اول صفحہ ۵۸۰ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

۲۹ اکتوبر ۱۸۸۳ء سے قبل ”چندر روز کا ذکر ہے کہ یہ الہام ہوا۔

إِنْ يَمْسَسْكَ بَصْرٌ فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ - وَإِنْ يُرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَادَّ لِفَضْلِهِ - أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ - إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ لَأَتِيٌّ -“<sup>۱</sup>

(از مکتوب بنام میر عباس علی صاحب۔ مکتوبات احمد جلد اول صفحہ ۵۸۰ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

۱۹، ۲۰ نومبر ۱۸۸۳ء ”رات کو ایک اور عجیب الہام ہوا اور وہ یہ ہے۔

۱۔ (ترجمہ از مرتب) اگر وہ (خداوند کریم) تمہیں کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کے سوا کوئی بھی اُسے دُور نہیں کر سکتا اور اگر وہ تمہیں کوئی خیر پہنچانا چاہے تو کوئی اس کے فضل کو روک بھی نہیں کر سکتا۔ کیا تم جانتے نہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر بات پر کامل قدرت رکھتا ہے اللہ کا وعدہ ضرور پورا ہوگا۔

(نوٹ از مولانا عبداللطیف بہاولپوری) مکتوبات احمد میں مکتوب ۲۹ اکتوبر ۱۸۸۳ء میں صفحہ ۵۸۰ مطبوعہ ۲۰۰۸ء پر

لفظ إِنْ يَمْسَسْكَ کی بجائے إِنْ تَمْسَسْكَ لکھا ہے جو سہو کا تب معلوم ہوتا ہے۔

قُلْ لِّضَيْفِكَ اِنِّیْ مُتَوَفِّیْكَ۔ قُلْ لِاٰحِبِّیْكَ اِنِّیْ مُتَوَفِّیْكَ۔

یہ الہام بھی چند مرتبہ ہوا۔ اس کے معنی بھی دو ہی ہیں ایک تو یہ کہ جو تیرا امور فیض یا بھائی ہے اس کو کہہ دے کہ میں تیرے پر اتمامِ نعمت کروں گا۔ دوسرے معنی یہ ہیں کہ میں (تجھے) وفات دوں گا۔ معلوم نہیں کہ یہ شخص کون ہے۔ اس قسم کے تعلقات کے کم و بیش کوئی لوگ ہیں۔ اس عاجز پر اس قسم کے الہامات اور مکاشفات اکثر وارد ہوتے رہتے ہیں جن میں اپنی نسبت اور بعض احباب کی نسبت، اُن کے عُسْر یُسْر کی نسبت، اُن کے حوادث کی نسبت، ان کی عمر کی نسبت ظاہر ہوتا رہتا ہے۔“

(از مکتوب بنام میر عباس علی صاحب۔ مکتوبات احمد جلد اول صفحہ ۵۸۲ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

”پندرہ برس کے بعد جب میرے بھائی کی وفات کا وقت نزدیک آیا تو میں امرتسر تھامجھے خواب میں دکھلایا گیا کہ اب قطعی طور پر اُن کی زندگی کا پیالہ پُر ہو چکا اور بہت جلد فوت ہونے والے ہیں۔ میں نے وہ خواب حکیم محمد شریف کو جو امرتسر میں ایک حکیم تھے سنا دی اور پھر اپنے بھائی کو خط لکھا کہ آپ امور آخرت کی طرف متوجہ ہوں کیونکہ مجھے دکھلایا گیا ہے کہ آپ کی زندگی کے دن تھوڑے ہیں۔ انہوں نے عام گھر والوں کو اس سے اطلاع دے دی اور پھر چند ہفتہ میں ہی اس جہانِ فانی سے گزرے۔“ (تریاق القلوب۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۱۱، ۲۱۲)

۱۸۸۳ء ”اکسٹھواں نشان اپنے بھائی مرزا غلام قادر مرحوم کی وفات کی نسبت پیشگوئی ہے جس میں میرے ایک بیٹے کی طرف سے بطور حکایت عن الغیر مجھے یہ الہام ہوا۔

۱۔ (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؒ) حیاتِ احمد (مرتبہ شیخ یعقوب علی صاحبؒ عرفانی) جلد ۲ نمبر ۲ صفحہ ۷۲ پر یہ الہام واضح طور پر بالفاظِ قُلْ لِّضَيْفِكَ اِنِّیْ مُتَوَفِّیْكَ الخ درج ہے لیکن مکتوبات جلد اول صفحہ ۶۷ میں یہ لفظ ایسا صاف نہیں لکھا بلکہ کچھ ایسا لکھا (لضیفک) ہے کہ لِّضَيْفِكَ کی بجائے لِقْدَيْفِكَ بھی پڑھا جاسکتا ہے اور ترجمہ کے الفاظ ”مور فیض“ اس احتمال کو اور بھی قوت دیتے ہیں۔ گوضیف کے معنی بھی مور فیض سمجھے جاسکتے ہیں۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ۔ نیز خاکسار عرض کرتا ہے کہ انہی ایام میں حضور کے بھائی مرزا غلام قادر صاحب کی وفات ہوئی تھی۔

۲۔ (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؒ) ۱۸۶۸ء میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے بھائی مرزا غلام قادر صاحب مرحوم سخت بیمار ہو گئے تھے اور بالکل ایک مُشْتِ اسٹھواں سے رہ گئے تھے۔ حضرت اقدس نے ان کے لئے دعا کی تو خواب میں دکھلایا گیا کہ آپ ایک پورے تندرست انسان کی طرح بغیر کسی سہارے کے مکان میں چل رہے ہیں چنانچہ حضور نے لکھا ہے کہ برادر مذکور اس خواب کے پندرہ برس بعد تک زندہ رہے۔ مفصل دیکھیے تذکرہ صفحہ نمبر ۷، ۸۔

۳۔ (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؒ) مراد مرزا غلام قادر صاحب برادر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔

اے عمی بازیء خویش کردی و مرا افسوس بسیار دادی۔<sup>۱</sup>

یہ پیشگوئی بھی اسی شرمیت آر یہ کو قبل از وقت بتلائی گئی تھی اور اس الہام کا مطلب یہ تھا کہ میرے بھائی کی بے وقت اور ناگہانی موت ہوگی جو موجب صدمہ ہوگی..... اور بعد اس کے میرے پرکھولا گیا کہ یہ الہام میرے بھائی کی موت کی طرف اشارہ ہے چنانچہ میرا بھائی دو تین دن کے بعد ایک ناگہانی طور پر فوت ہو گیا اور میرے اُس لڑکے کو اس کی موت کا صدمہ پہنچا۔“ (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۳۳، ۲۳۴)

**۱۸۸۳ء** ”ہمارے بھائی مرزا غلام قادر صاحب مرحوم کی وفات سے ایک دن پہلے الہام ہوا  
”جنازہ“

اور میں نے اس الہام کی بہت لوگوں کو خبر دے دی چنانچہ دوسرے روز بھائی صاحب فوت ہوئے۔<sup>۲</sup>  
(نزول المسح۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۶۰۳)

**۱۸۸۳ء** ”سنہ ۱۸۸۳ء میں مجھ کو الہام ہوا کہ

تین کو چار کرنے والا مبارک۔

اور وہ الہام قبل از وقت بذریعہ اشتہار شائع کیا گیا تھا اور اس کی نسبت تفہیم یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ اس دوسری بیوی سے چار لڑکے مجھے دے گا اور چوتھے کا نام مبارک ہوگا اور اس الہام کے وقت منجملہ ان چاروں کے ایک لڑکا بھی اس نکاح سے موجود نہ تھا اور اب چاروں لڑکے بفضلہ تعالیٰ موجود ہیں۔“ (نزول المسح۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۷۴)

**دسمبر ۱۸۸۳ء** (الف) ”اس ہفتہ میں بعض کلمات انگریزی وغیرہ الہام ہوئے ہیں..... اور وہ کلمات یہ ہیں۔

اپریشن۔ ۲ عمر۔ براطوس یا پلاطوس

یعنی پڑاٹوس لفظ ہے یا پلاطوس لفظ ہے۔ باعث سرعت الہام دریافت نہیں ہوا اور عمر عربی لفظ ہے۔ اس جگہ براطوس اور پریشن کے معنی دریافت کرنے ہیں کہ کیا ہیں اور کس زبان کے یہ لفظ ہیں؟ پھر دو لفظ اور ہیں۔

۱۔ (ترجمہ از مرتب) اے چچا! تو اپنی جان پر کھیل گیا اور مجھے بہت افسوس میں چھوڑ گیا۔

۲۔ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؒ) خاکسار مرتب کے عرض کرنے پر حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نے حضرت اُم المؤمنینؓ سے دریافت کیا کہ مرزا غلام قادر صاحب کی وفات کس سنہ میں ہوئی تھی تو آپ نے فرمایا کہ میری شادی سے (جو ۱۸۸۲ء میں ہوئی تھی) ایک سال قبل ان کی وفات ہو چکی تھی نیز کتاب پنجاب چیئرس میں بھی سنہ وفات ۱۸۸۳ء ہی لکھا ہے۔

۳ ہو شعنا۔<sup>۱</sup> نعسا

معلوم نہیں کس زبان کے ہیں اور انگریزی یہ ہیں۔ اول عربی فقرہ ہے۔

۴ يَا دَاوُدُ عَامِلٌ بِالنَّاسِ رِفْقًا وَاحْسَانًا۔<sup>۲</sup>

۶ يَوْمَئِذٍ ذُوقُوا آثَارَ تِلْكَ الْيَوْمِ۔ تم کو وہ کرنا چاہیے جو میں نے فرمایا ہے۔

یہ اردو عبارت بھی الہامی ہے۔ پھر بعد اس کے ایک اور انگریزی الہام ہے اور ترجمہ اس کا الہامی نہیں..... فقرات کی تقدیم تاخیر کی صحت بھی معلوم نہیں اور بعض الہامات میں فقرات کا تقدیم تاخیر بھی ہو جاتا ہے..... اور وہ الہامی ہیں۔

۸ دُوْا آلَ مَنْ شُدَّ بِيْ اَنْگَرِيْ بٹ گا ڈاز وِ دِيُو۔ ۹ بِیْ شِلْ هِلْپْ یُو۔ ۱۰ وارڈس

آف گا ڈناٹ کین ایکس چینج۔

ترجمہ۔ اگر تمام آدمی ناراض ہوں گے لیکن خدا تمہارے ساتھ ہوگا۔ وہ تمہاری مدد کرے گا۔ اللہ کے کلام بدل نہیں سکتے۔

۱ (الف) ”یہ ایک عبرانی لفظ ہے جس کے معنی ہیں ”نجات دے۔“ فرمایا کہ ”يَا مَسِيْحُ الْخَلْقِ عَدُوْنَا كَا مَضْمُونِ اس سے ملتا جلتا ہے۔“

(ب) حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ”چونکہ یہ غیر زبان میں الہام ہے اور الہام الہی میں ایک سرعت ہوتی ہے۔ اس لئے ممکن ہے کہ بعض الفاظ کے ادا کرنے میں کچھ فرق ہو اور یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ بعض جگہ خدا تعالیٰ انسانی محاورات کا پابند نہیں ہوتا یا کسی اور زمانہ کے متروکہ محاورہ کو اختیار کرتا ہے اور یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ وہ بعض جگہ انسانی گریمر یعنی صرف ونحو کے ماتحت نہیں چلتا۔ اس کی نظیریں قرآن شریف میں بہت پائی جاتی ہیں مثلاً یہ آیت اِنَّ هٰذَا اِنْ لِّسَاجِرٍ اِنْ اِنْسَانِيْ نَحْوِيْ رُوْسِرٍ اِنْ هٰذَا اِنْ لِّسَاجِرٍ چاہیے۔“

۲ (ترجمہ از ناشر) اے داؤد لوگوں سے نرمی اور احسان کا سلوک کر۔

۳ ۶. You must do what I told you.

۴ ۸. Though all men should be angry but God is with you.

۵ ۹. He shall help you.

۶ ۱۰. Words of God not can exchange.

۷ (نوٹ از سید عبدالحی) یہ کتابت کی غلطی معلوم ہوتی ہے۔ یہی الہام صفحہ ۸۷ پر بھی درج ہے جہاں cannot کے الفاظ ہیں۔

پھر بعد اس کے ایک دو اور الہام انگریزی ہیں۔ جن میں سے کچھ تو معلوم ہے اور وہ یہ ہے۔

آئی شل ہلپ یو

مگر بعد اس کے یہ ہے۔ یو ہئیو ٹو گوامرت سر

پھر ایک فقرہ ہے جس کے معنی معلوم نہیں اور وہ یہ ہے۔

ہی ہل ٹس ان دی ضلع پشاور

(ازمکتوب بنام میرعباس علی شاہ صاحب۔ مکتوبات احمد جلد ۱ صفحہ ۵۸۳، ۵۸۴ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

(ب) ”میرعباس علی کو ایک خط لکھا تھا اس میں ایک یہ الہام تھا۔

”پرشین عمر براطوس۔ ہو شعنا نعسا۔“

اس کے معنی مفتی محمد صادق صاحب نے اپنے خط ۵/ رمضان ۱۹۰۳ء میں یہ کئے ہیں کہ

پرشین انگریزی زبان میں فارسی کو کہتے ہیں۔ عمر آپ کا نام الہامی ہے اور ہو شعنا کے معنی ہیں ہمیں

بچالے اور نعسا کے معنی ہیں ہم نے بچالیا اور براطوس وہ شخص تھا جس نے یا جوج ماجوج کو قتل کیا تھا اور.....

سے دو کو پکڑ کر انگلینڈ میں لے آیا تھا۔

اس صورت میں الہام کے یہ معنی ہیں۔

اے فارسی الاصل عمر! براطوس قاتل سے یا جوج ماجوج لوگ کہتے ہیں ہمیں بچالے۔ پس تیرے ذریعہ

(رجسٹر متفرق یادداشتیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۴)

سے ہم نے ان کو بچالیا۔“

جنوری ۱۸۸۴ء ”ابتدا میں جب یہ کتاب تالیف کی گئی تھی اس وقت اس کی کوئی اور صورت تھی۔

پھر بعد اس کے قدرت الہیہ کی ناگہانی تجلّی نے اس احقر عباد کو موسیٰ کی طرح ایک ایسے عالم سے خبر دی جس سے

۱۔ میں تیری مدد کروں گا۔

I shall help you.

۲۔ تمہیں امرتسر جانا ہوگا۔

You have to go Amritsar.

۳۔ وہ ضلع پشاور میں قیام کرتا ہے۔

He halts in the Zilla Peshawar.

(نوٹ از مولانا جلال الدین شمس) Zilla - ”ضلع“ کا لفظ انگریزی زبان میں استعمال ہوتا ہے دیکھو Public

Servants Inquiries Act section 8 (دی پبلک سرونٹس انکوائری ایکٹ دفعہ ۸) نیز دی پنجاب کورٹس ایکٹ

شائع کردہ شمیر چند ۱۹۲۳ء صفحہ ۸۳ زیر دفعہ نمبر ۳۲، The Punjab Courts Act نیز آکسفورڈ ڈکشنری

زیر لفظ ”Zilla“۔

۴۔ (نوٹ از ناشر) اس جگہ پر درج الفاظ کی سمجھ نہیں آئی۔

پہلے خبر نہ تھی یعنی یہ عاجز بھی حضرت ابن عمران کی طرح اپنے خیالات کی شبِ تاریک میں سفر کر رہا تھا کہ ایک دفعہ پردہِ غیب سے اِنِّیْ اَنَا رَبُّكَ<sup>۱</sup> کی آواز آئی اور ایسے اسرارِ ظاہر ہوئے کہ جن تک عقل اور خیال کی رسائی نہ تھی۔ سو اب اس کتاب کا متوالی اور مہتمم ظاہر اُو باطناً حضرت رب العالمین ہے۔“

(ہم اور ہماری کتاب۔ آخری صفحہ ٹائٹل براہین احمدیہ حصہ چہارم۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۶۷۳)

۱۸۸۴ء فرمایا۔ ”یہ میرا ایک پرانا الہام ہے۔“

”اَفَلَا يَتَذَكَّرُونَ اَمْرًا. وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا“<sup>۲</sup>

(الہدٰی جلد ۱ نمبر ۵ مورخہ ۲۸ نومبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۷۳)

جنوری ۱۸۸۴ء ”کچھ دن گذرے ہیں کہ اس عاجز کو ایک عجیب خواب آیا اور وہ یہ ہے کہ ایک مجمعِ زاہدین اور عابدین ہے اور ہر ایک شخص کھڑا ہو کر اپنے مشرب کا حال بیان کرتا ہے اور مشرب کے بیان کرنے کے وقت ایک شعر موزوں اُس کے منہ سے نکلتا ہے جس کا خیر لفظ قعود اور سجود اور شہود وغیرہ آتا ہے۔ جیسے یہ مصرع تمام شب گذرانیم در قیام و سجود<sup>۳</sup>

چند زاہدین اور عابدین نے ایسے ایسے شعر اپنی تعریف میں پڑھے ہیں۔ پھر اخیر پر اس عاجز نے اپنے مناسب حال سمجھ کر ایک شعر پڑھنا چاہا ہے مگر اس وقت وہ خواب کی حالت جاتی رہی اور جو شعر اس خواب کی مجلس میں پڑھنا تھا وہ بطور الہام زبان پر جاری ہو گیا اور وہ یہ ہے۔

طریقِ زہد و تعبدِ ندانم اے زاہد خدائے من قدم راند بر رہِ داؤد<sup>۴</sup>

(از مکتوب بنام میر عباس علی صاحب۔ مکتوبات احمد جلد اول صفحہ ۵۸۷ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

۳ جنوری ۱۸۸۴ء (الف) ”آپ کے مبلغ پچاس روپیہ عین ضرورت کے وقت پہنچے۔ بعض آدمیوں کے

۱ (ترجمہ از ناشر) یقیناً میں تیرا رب ہوں۔

۲ (ترجمہ از مرتب) کیا یہ لوگ تیرے معاملہ میں غور نہیں کرتے اور اگر یہ معاملہ اللہ کی طرف سے نہ ہوتا تو اس میں وہ بہت اختلاف پاتے۔

(نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمد<sup>۵</sup>) چونکہ الہدٰی میں لکھا ہوا ہے کہ یہ پُرانا الہام براہین احمدیہ کے زمانہ کا ہے اس لئے اسے براہین کے بعد رکھا جاتا ہے۔

۳ (ترجمہ از ناشر) ہم نے تمام رات قیام و سجود میں گزاری۔

۴ (ترجمہ از مرتب) اے زاہد! میں تو کوئی زہد و تعبد کا طریق نہیں جانتا۔ میرے خدا نے خود ہی میرے قدم کو داؤد کے راستہ پر ڈال دیا ہے۔

بے وقت تقاضا سے بالفعل پچاس روپیہ کی سخت ضرورت تھی۔ دُعا کے لئے یہ الہام ہوا۔

بحسن قبولی ء دعا بنکر کہ چہ زود دُعا قبول میکنم<sup>۱</sup>

۳ جنوری ۱۸۸۴ء کو یہ الہام ہوا۔ ۶ تاریخ کو آپ کا روپیہ آ گیا۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ۔“

(از مکتوب بنام میر عباس علی صاحب۔ مکتوبات احمد جلد ۱ صفحہ ۵۸۷ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

(ب) ”ایک دفعہ ہمیں اتفاقاً پچاس روپیہ کی ضرورت پیش آئی اور جیسا کہ اہل فقر اور توکل پر کبھی کبھی ایسی حالت گذرتی ہے اس وقت ہمارے پاس کچھ نہ تھا سو جب ہم صبح کے وقت سیر کے واسطے گئے تو اس ضرورت کے خیال نے ہم کو یہ جوش دیا کہ اس جنگل میں دُعا کریں۔ پس ہم نے ایک پوشیدہ جگہ میں جا کر اس نہر کے کنارہ پر دُعا کی جو قادیان سے تین میل کے فاصلہ پر بٹالہ کی طرف واقع ہے۔ جب ہم دُعا کر چکے تو دعا کے ساتھ ہی ایک الہام ہوا جس کا ترجمہ یہ ہے۔

دیکھ میں تیری دعاؤں کو کیسے جلد قبول کرتا ہوں

تب ہم خوش ہو کر قادیان کی طرف واپس آئے اور بازار کا رخ کیا تاکہ ڈاکخانہ سے دریافت کریں کہ آج ہمارے نام کچھ روپیہ آیا ہے یا نہیں چنانچہ ہمیں ایک خط ملا جس میں لکھا تھا کہ پچاس روپیہ لدھیانہ سے کسی نے روانہ کئے ہیں اور غالباً وہ روپیہ اسی دن یا دوسرے دن ہمیں مل گیا۔“ (نزول المسح۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۶۱۲)

**جنوری ۱۸۸۴ء** ”ایک رات خواب میں دیکھا کہ کسی مکان پر جو یاد نہیں رہا یہ عاجز موجود ہے اور بہت سے نئے نئے آدمی جن سے سابق تعارف نہیں ملنے کو آئے ہوئے ہیں اور آپ بھی ان کے ساتھ موجود ہیں مگر معلوم ہوتا ہے کہ کوئی اور مکان ہے۔ اُن لوگوں نے اس عاجز میں کوئی بات دیکھی ہے جو ان کو ناگوار گذری ہے، سو اُن سب کے دل منقطع ہو گئے۔ آپ نے اُس وقت مجھ کو کہا کہ وضع بدل لو۔ میں نے کہا کہ نہیں۔ بدعت ہے سو وہ لوگ بیزار ہو گئے اور ایک دوسرے مکان میں جو ساتھ ہے جا کر بیٹھ گئے۔ تب شاید آپ بھی ساتھ ہیں میں ان کے پاس گیا تا اپنی امامت سے ان کو نماز پڑھاؤں۔ پھر بھی انہوں نے بیزار سے کہا کہ ہم نماز پڑھ چکے ہیں تب اس عاجز نے اُن سے علیحدہ ہونا اور کنارہ کرنا چاہا اور باہر نکلنے کے لئے قدم اُٹھایا معلوم ہوا کہ ان سب میں سے ایک شخص پیچھے چلا آتا ہے۔ جب نظر اُٹھا کر دیکھا تو آپ ہی ہیں۔ اب اگرچہ خوابوں میں تعینات معتبر نہیں ہوتے اور اگر خدا چاہے تو تقدیراتِ معلّٰقہ کو مبدّل بھی کر دیتا ہے لیکن اندیشہ گذرتا ہے کہ خدا نخواستہ وہ آپ

۱ (ترجمہ از ناشر) دعا کی قبولیت کی خوبی دیکھ کہ کیسے جلد میں دعا کو قبول کرتا ہوں۔



ہی کا شہر نہ ہو۔ لوگوں کے شوق اور ارادت پر آپ خوش نہ ہوں حقیقی شوق اور ارادت کہ جو لغزش اور ابتلا کے مقابلہ پر کچھ ٹھہر سکے لاکھوں میں سے کسی ایک کو ہوتا ہے..... بہتر ہے کہ آنحضرتؐ و ما بھی اس عاجز کی تکلیف کشی کے لئے بہت زور نہ دیں کہ کئی اندیشوں کا محل ہے۔ یہ عاجز معمولی زاہدوں اور عابدوں کے مشرب پر نہیں اور نہ ان کی رسم اور عادت کے مطابق اوقات رکھتا ہے بلکہ ان کے پیرا یہ سے نہایت بیگانہ اور دُور ہے۔ سَيَفْعَلُ  
اللَّهُ مَا يَشَاءُ۔“ (ازمکتوب بنام میر عباس علی صاحب۔ مکتوبات احمد جلد ۱ صفحہ ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۸۹ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

**تخمیناً فروری ۱۸۸۴ء** ”مجھ کو یاد ہے اور شاید عرصہ تین ماہ یا کچھ کم و بیش ہوا ہے کہ اس عاجز کے فرزند نے ایک خط لکھ کر مجھ کو بھیجا کہ جو میں نے امتحان تحصیلداری کا دیا ہے اُس کی نسبت دعا کریں کہ پاس ہو جاوے اور بہت کچھ انکسار اور تذلل ظاہر کیا کہ ضرور دعا کریں۔ مجھ کو وہ خط پڑھ کر بجائے رحم کے غصہ آیا کہ اس شخص کو دنیا کے بارے میں کس قدر ہم اور غم ہے چنانچہ اس عاجز نے وہ خط پڑھتے ہی بہ تمام تر نفرت و کراہت چاک کر دیا اور دل میں کہا کہ ایک دنیوی غرض اپنے مالک کے سامنے کیا پیش کروں۔ اس خط کے چاک کرتے ہی الہام ہوا کہ  
”پاس ہو جاوے گا“

اور وہ عجیب الہام بھی اکثر لوگوں کو بتلایا گیا چنانچہ وہ لڑکا پاس ہو گیا۔ فَالْحَمْدُ لِلَّهِ۔“

(الحکم جلد ۳ نمبر ۳۴ مورخہ ۲۳ ستمبر ۱۸۹۹ء صفحہ ۲۰۱)

**۱۸۸۴ء** ”ایک دفعہ نواب علی محمد خاں مرحوم رئیس لودھیانہ نے میری طرف خط لکھا کہ میرے بعض امور معاش بند ہو گئے ہیں آپ دعا کریں کہ تا وہ کھل جائیں۔ جب میں نے دعا کی تو مجھے الہام ہوا کہ  
گھل جائیں گے

میں نے بذریعہ خط ان کو اطلاع دے دی۔ پھر صرف دو چار دن کے بعد وہ وجوہ معاش گھل گئے اور ان کو

بشدت اعتقاد ہو گیا۔“ (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۵۷)

۱۔ خان بہادر مرزا سلطان احمد صاحب مرحوم مراد ہیں۔ (شمس)

۲۔ (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؒ) نواب علی محمد خاں صاحب مرحوم کے متعلق یاد رکھنا چاہیے کہ وہ دراصل جھجر کے رئیس تھے مگر لودھیانہ میں رہائش رکھتے تھے اور آپ حضرت اقدس سے بہت اخلاص رکھتے تھے اور اکثر حضور سے اپنی مشکلات کے حل کروانے کے لئے دعا کروایا کرتے تھے ان کے متعلق جن نشانات کا اس جگہ ذکر کیا گیا ہے ان میں نہ تو کوئی ترتیب مد نظر ہے اور نہ ہی سوائے ایک دو کے کہ جن میں تاریخ درج ہے صحیح طور پر تاریخ کا کوئی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ ہاں صرف قیاس سے یہ کہا جاسکتا ہے کہ یہ واقعات ۱۸۸۴ء کے قریب قریب کے ہیں۔

۱۸۸۴ء ”پھر ایک دفعہ انہوں نے بعض<sup>۱</sup> اپنے پوشیدہ مطالب کے متعلق میری طرف ایک خط روانہ کیا۔ اور جس گھڑی انہوں نے خط ڈاک میں ڈالا اُسی گھڑی مجھے الہام ہوا کہ اس مضمون کا خط اُن کی طرف سے آنے والا ہے۔ تب میں نے بلا توقف اُن کی طرف یہ خط لکھا کہ اس مضمون کا خط آپ روانہ کریں گے۔ دوسرے دن وہ خط آ گیا اور جب میرا خط اُن کو ملا تو وہ دریائے حیرت میں ڈوب گئے کہ یہ غیب کی خبر کس طرح مل گئی کیونکہ میرے اس راز کی خبر کسی کو نہ تھی اور ان کا اعتقاد اس قدر بڑھا کہ وہ محبت اور ارادت میں فنا ہو گئے اور انہوں نے ایک چھوٹی سی یادداشت کی کتاب میں وہ دونوں نشان متذکرہ بالا درج کر دیئے اور ہمیشہ اُن کو پاس رکھتے تھے۔“

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۵۷، ۲۵۸)

تخمیناً ۱۸۸۴ء ”عالم کشف میں ان<sup>۲</sup> کا دوسرا خط مجھ کو ملا جس میں بہت بے قراری ظاہر کی گئی تھی تو میں نے..... اُن کے لئے دعا کی اور مجھ کو الہام ہوا کہ

کچھ عرصہ کے لئے یہ روک اُٹھا دی جاوے گی اور اُن کو اس غم سے نجات دی جائے گی۔

یہ الہام ان کو اسی خط میں لکھ کر بھیجا گیا تھا جو زیادہ تر تجب کا موجب ہوا چنانچہ وہ الہام جلد ترپور ہوا اور تھوڑے دنوں کے بعد اُن کی منڈی بہت عمدہ طور پر بارونق ہو گئی اور روک اُٹھ گئی۔“ (نزول المسیح۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۹۷)

۱۲ فروری ۱۸۸۴ء (الف) ”شاید پرسوں مکرر الہام ہوا تھا۔

يَا يَحْيَىٰ خُذِ الْكِتَابَ بِقُوَّةٍ. خُذْهَا وَلَا تَخَفْ سَنُعِيدُهَا سِيرَتَهَا الْأُولَىٰ<sup>۳</sup>

یہ آخری فقرہ پہلے بھی الہام ہو چکا ہے۔“ (از مکتوب بنام میر عباس علی صاحب۔ مکتوبات احمد جلد ۱ صفحہ ۵۹۷ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ”علی محمد خان صاحب نواب حجج نے لدھیانہ میں ایک غلہ منڈی بنائی تھی کسی شخص کی شرارت کے سبب اُن کی منڈی بے رونق ہو گئی اور بہت نقصان ہونے لگا تب انہوں نے دعا کے لئے میری طرف رجوع کیا لیکن پیشتر اس کے کہ نواب صاحب کی طرف سے میرے پاس کوئی خط اس خاص امر کے لئے دعا کے بارہ میں آتا میں نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ خبر پائی کہ اس مضمون کا خط نواب صاحب کی طرف سے آرہے گا۔

(نزول المسیح۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۹۶)

۲۔ نواب علی محمد خان صاحب آف حجج۔ (مرزا بشیر احمد)

۳۔ (ترجمہ از مرتب) اے یحییٰ اس کتاب کو مضبوطی سے پکڑ لے۔ اسے پکڑ لے اور خوف نہ کر۔ ہم اسے اس کی پہلی حالت کی طرف لوٹا دیں گے۔

(ب) ”حضرت اقدس نے اپنا ایک پرانا الہام سنایا۔

يَا يَحْيَىٰ خُذِ الْكِتَابَ بِقُوَّةٍ وَالْحَيِّزُ كُلُّهُ فِي الْقُرْآنِ۔ اور فرمایا کہ (اس میں ہم کو حضرت یحییٰ کی نسبت دی گئی ہے کیونکہ حضرت یحییٰ کو یہود کی ان اقوام سے مقابلہ کرنا پڑا تھا جو کتاب اللہ توریت کو چھوڑ بیٹھے تھے اور حدیثوں کے بہت گرویدہ ہو رہے تھے اور ہر بات میں احادیث کو پیش کرتے تھے۔ ایسا ہی اس زمانہ میں

ہمارا مقابلہ اہل حدیث کے ساتھ ہوا کہ ہم قرآن پیش کرتے اور وہ حدیث پیش کرتے ہیں۔“

(ڈاڑی حضرت مفتی محمد صادق صاحبؒ مطبوعہ احکام جلد ۶ نمبر ۱۵ مورخہ ۱۲۴ اپریل ۱۹۰۲ء صفحہ ۸)

۱۵ فروری ۱۸۸۴ء ”آج حضرت خداوند کریم کی طرف سے الہام ہوا۔

يَا عَبْدَ الرَّافِعِ إِنِّي زَافِعُكَ إِلَىٰ - إِنِّي مُعِزُّكَ - لَا مَانِعَ لِمَا أُعْطِيَ -“

(از مکتوب بنام میر عباس علی صاحبؒ مکتوبات احمد جلد ۱ صفحہ ۵۹۷ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

۲۸ مارچ ۱۸۸۴ء ”اس خط کی تحریر کے بعد یہ شعر کسی بزرگ کا الہام ہوا۔

ھرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق      ثبت است بر جریدہ عالم دوام ماؑ

(از مکتوب بنام منشی احمد جانؒ مکتوبات احمد جلد ۳ صفحہ ۲۶ مطبوعہ ۲۰۱۳ء)

۹ مئی ۱۸۸۴ء ”حضرت خداوند کریم کی قبولیت کی ایک یہ نشانی ہے کہ بعض اوقات آپ کی توجہات

کی مجھ کو وہ خبر دیتا رہا ہے اور پرسوں کے دن بھی ایک عجیب بات ہوئی کہ ابھی آں مخدوم کامنی آرڈر نہیں پہنچا تھا اور نہ خط پہنچا تھا کہ ایک منی آرڈر آپ کی طرف سے برنگ زرد مجھ کو حالت کشفی میں دکھلایا گیا اور پھر آں مخدوم کے خط سے اس عاجز کو بذریعہ الہام اطلاع دی گئی اور آپ کے مافی الضمیر سے اور خط کے مضمون سے مطلع کیا گیا۔ اس میں بہ پیرایہ الہامی عبارت بطور حکایت آں مخدوم کی طرف سے یہ بھی فقرہ تھا۔ میرے خیال میں یہ آپ کی توجہ کا اثر ہے۔ چنانچہ یہ خط کا مضمون اور مافی الضمیر کا منشاء تین ہندوؤں اور بہت سے مسلمانوں کو بھی بتلایا گیا۔ ازاں بعد آں مخدوم کامنی آرڈر اور خط بھی آ گیا۔“

(از مکتوب بنام نواب علی محمد خان صاحبؒ آف جھجر۔ مکتوبات احمد جلد ۳ صفحہ ۴۲، ۴۳ مطبوعہ ۲۰۱۳ء)

۱۔ (ترجمہ از مرتب) اے رفعت بخشنے والے خدا کے بندے۔ میں تجھے اپنی جناب میں رفعت بخشوں گا۔ میں تجھے

عزت اور غلبہ دوں گا۔ جو کچھ میں دوں اُسے کوئی بند نہیں کر سکتا۔ ۲۔ حافظ شیرازیؒ۔ (ناشر)

۳۔ (ترجمہ از مرتب) وہ شخص ہرگز نہیں مرتا۔ جس کا دل عشق سے زندہ ہو گیا۔ صفحہ عالم پر ہمارا دوام ثابت ہے۔

**مئی ۱۸۸۴ء** ”ایک مرتبہ خواب میں دیکھا کہ نواب صاحب کی حالت غم سے خوشی کی طرف مبدل ہو گئی ہے اور آسودہ حال اور شکر گزار ہیں اور نہایت عمدگی اور صفائی سے یہ خواب آئی اور یہ خواب بہ طور کشف تھی۔ چنانچہ اسی صبح کو نواب صاحب کو اس خواب سے اطلاع دی گئی۔“

(از مکتوب بنام میر عباس علی شاہ صاحب۔ مکتوبات احمد جلد ۱ صفحہ ۶۰۳، ۶۰۴ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

**مئی ۱۸۸۴ء** ”پھر ایسا اتفاق ہوا کہ ایک صاحب الہی بخش نام کو کنٹنٹ نے کہ جو اس کتاب کے معاون ہیں۔ کسی اپنی مشکل میں دعا کے لئے درخواست کی اور بطور خدمت پچاس روپیہ بھیجے اور جس روز یہ خواب آئی اس روز سے دو چار دن پہلے ان کی طرف سے دعا کے لئے الحاح ہو چکا تھا مگر یہ عاجز نواب صاحب کے لئے مشغول تھا اس لئے ان کے لئے دعا کرنے کو کسی اور وقت پر موقوف رکھا اور جس روز نواب صاحب کے لئے بشارت دی گئی تھی تو اس دن خیال آیا کہ آج منشی الہی بخش کے لئے توجہ سے دعا کریں سو بعد نماز عصر جب وقت صفا پایا اور دعا کا ارادہ کیا گیا تو پھر بھی دل نے یہی چاہا کہ اس دعا میں بھی نواب صاحب کو شامل کر لیا جائے سو اس وقت نواب صاحب اور منشی الہی بخش دونوں کے لئے دعا کی گئی۔ بعد دعا اسی جگہ الہام ہوا۔

### نَنْجِيْهِمَا مِنَ الْعَمِّ

یعنی ہم ان دونوں کو غم سے نجات دیں گے..... پھر چند روز کے بعد نواب صاحب کا خط آ گیا کہ سرائے کا کام جاری ہو گیا ہے۔“ (از مکتوب بنام میر عباس علی شاہ صاحب۔ مکتوبات احمد جلد ۱ صفحہ ۶۰۳، ۶۰۴ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

**نومبر ۱۸۸۴ء** ”ایک ابتلا مجھ کو اس شادی کے وقت یہ پیش آیا کہ باعث اس کے کہ میرا دل اور دماغ سخت کمزور تھا اور میں بہت سے امراض کا نشانہ رہ چکا تھا..... میری حالتِ مردی کا لعدم تھی اور پیرانہ سالی کے رنگ میں میری زندگی تھی اس لئے میری اس شادی پر میرے بعض دوستوں نے افسوس کیا..... کہ آپ باعث سخت کمزوری کے اس لائق نہ تھے..... غرض اس ابتلا کے وقت میں نے جناب الہی میں دعا کی اور مجھے اس نے دفع مرض کے لئے اپنے الہام کے ذریعے سے دو انیس بتلائیں اور میں نے کشفی طور پر دیکھا کہ ایک فرشتہ وہ دو انیس میرے منہ میں ڈال رہا ہے چنانچہ وہ دو انیس نے طیار کی اور اس میں خدا نے اس قدر برکت ڈال دی کہ میں نے دلی یقین سے معلوم کیا کہ وہ پُر صحت طاقت جو ایک پورے تندرست انسان کو دُنیا میں مل سکتی

۱۔ مراد نواب علی محمد خان صاحب آف جمہور (مرزا بشیر احمد) ۲۔ براہین احمدیہ (مرزا بشیر احمد)

۳۔ مراد نواب علی محمد خان صاحب آف جمہور (مرزا بشیر احمد) ۴۔ جو ۱۷ نومبر ۱۸۸۴ء کو دہلی میں ہوئی۔ (مرزا بشیر احمد)

ہے وہ مجھے دی گئی اور چارٹر کے مجھے عطا کئے گئے۔“ (تزیان القلوب۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۰۳، ۲۰۴)

۱۸۸۲ء ”إِنَّ اللَّهَ بَشَّرَنِي فِي أَبْنَائِي بِبَشَارَةٍ بَعْدَ بَشَارَةٍ حَتَّىٰ بَلَغَ عَدَدَهُمْ إِلَىٰ ثَلَاثَةِ

وَأَبْنَائِي بِهِمْ قَبْلَ وُجُودِهِمْ بِالْأَلْهَامِ،“<sup>۱</sup> (انجام آقثم۔ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۱۸۲)

۳۰ دسمبر ۱۸۸۲ء ”إِنِّي فَضَّلْتُكَ عَلَىٰ الْعَالَمِينَ۔ قُلْ أُرْسِلْتُ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا“<sup>۲</sup>

(از مکتوب بنام حاجی محمد ولی اللہ صاحب آف کپورتھلہ۔ مکتوبات احمد جلد ۱ صفحہ ۳۹۸ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

۱۸۸۵ء مارچ اوائل ”مصنف کو اس بات کا بھی علم دیا گیا ہے کہ وہ مجددِ وقت ہے اور روحانی طور پر

اُس کے کمالات مسیح بن مریم کے کمالات سے مشابہ ہیں اور ایک کو دوسرے سے بشدت مناسبت و مشابہت ہے اور اس کو خواص انبیاء و رسل کے نمونہ پر محض بہ برکت متابعت حضرت خیر البشر و افضل الرسل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن بہتوں پر اکابر اولیاء سے فضیلت دی گئی ہے کہ جو اس سے پہلے گذر چکے ہیں اور اُس کے قدم پر چلنا موجب نجات و سعادت و برکت اور اس کے برخلاف چلنا موجب بُعد و حرمان ہے۔“

(اشتہار ضمیمہ سُرمد چشم آریہ۔ روحانی خزائن جلد ۲ صفحہ ۳۲۰)

۱۸۸۵ء مارچ ۸ء ”عاجز مؤلف براہین احمدیہ حضرت قادر مطلق جل شانہ کی طرف سے مامور ہوا ہے کہ

نبی ناصری اسرائیلی (مسیح) کی طرز پر کمال مسکینی فروتنی و غربت و تدلل و تواضع سے اصلاح خلق کے لئے کوشش کرے..... اس لئے یہ قرار پایا ہے کہ بالفعل بغرض اتمام حجت یہ خط..... مع اشتہار انگریزی..... شائع کیا جائے اور اُس کی ایک ایک کاپی بخدمت معزز پادری صاحبان..... اور بخدمت معزز برہموصاحبان و آریہ صاحبان و نیچری صاحبان و حضرات مولوی صاحبان..... ارسال کی جاوے۔“

۱ (ترجمہ از مرتب) اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے بیٹوں کے بارہ میں بشارت کے بعد بشارت دی یہاں تک کہ ان کی

تعداد تین تک پہنچائی اور مجھے ان کی پیدائش سے پہلے الہام کے ذریعہ ان کی خبر دی۔

(نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؒ) اس کے متعلق حضرت ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت ہے۔ فرمایا۔ ”جب

میری شادی ہوئی اور میں ایک مہینہ قادیان ٹھہر کر پھر واپس دہلی گئی تو ان ایام میں حضرت مسیح موعودؑ نے مجھے ایک خط لکھا کہ

میں نے خواب میں تمہارے تین جوان لڑکے دیکھے ہیں۔“ (سیرۃ المہدی جلد اول صفحہ ۶۶ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

۲ (ترجمہ از مرتب) میں نے تجھ کو تمام جہانوں پر فضیلت دی۔ کہہ میں تم سب کی طرف بھیجا گیا ہوں۔

۳ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؒ) یعنی اشتہار ضمیمہ سُرمد چشم آریہ جو اردو اور انگریزی دونوں زبانوں میں شائع ہوا۔

یہ تجویز نہ اپنے فکر و اجتہاد سے قرار پائی ہے بلکہ حضرت مولیٰ کریم کی طرف سے اس کی اجازت ہوئی ہے اور بطور پیشگوئی یہ بشارت ملی ہے کہ اس خط کے مخاطب (جو خط پہنچنے پر رجوع بحق نہ کریں گے) ملزم و لا جواب و مغلوب ہو جائیں گے۔“ (مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ ۳۰، ۳۱ مطبوعہ ۲۰۱۸ء)

۱۶ اپریل ۱۸۸۵ء ”آج اسی وقت میں نے خواب دیکھا ہے کسی ابتلاء میں پڑا ہوں اور میں نے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ کہا اور جو شخص سرکاری طور پر مجھ سے مؤاخذہ کرتا ہے میں نے اُس کو کہا کیا مجھ کو قید کریں گے یا قتل کریں گے۔ اس نے کچھ ایسا کہا کہ انتظام یہ ہوا ہے کہ گرایا جائے گا۔ میں نے کہا کہ میں اپنے خداوند تعالیٰ جل شانہ کے تصرف میں ہوں۔ جہاں مجھ کو بٹھائے گا بیٹھ جاؤں گا اور جہاں مجھ کو کھڑا کرے گا کھڑا ہو جاؤں گا اور یہ الہام ہوا۔“

### يَدْعُونَ لَكَ ابْدَالَ الشَّامِ وَعِبَادُ اللَّهِ مِنَ الْعَرَبِ

یعنی تیرے لئے ابدال شام کے دُعا کرتے ہیں اور بندے خدا کے عرب میں سے دُعا کرتے ہیں۔

خدا جانے یہ کیا معاملہ ہے اور کب اور کیوں کر اس<sup>۱</sup> کا ظہور ہو۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ۔“

(از مکتوب بنام میر عباس علی صاحب۔ مکتوبات احمد جلد ۱ صفحہ ۶۰، ۶۱، ۶۲ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

۱۰ جولائی ۱۸۸۵ء ”ایک مرتبہ مجھے یاد ہے کہ میں نے عالم کشف میں دیکھا کہ بعض احکام قضاء و قدر میں نے اپنے ہاتھ سے لکھے ہیں کہ آئندہ زمانہ میں ایسا ہوگا اور پھر اُس کو دستخط کرانے کے لئے خداوند قادرِ مطلق جل شانہ کے سامنے پیش کیا ہے (اور یاد رکھنا چاہیے کہ مکاشفات اور روایا صالحہ میں اکثر ایسا ہوتا ہے کہ بعض صفاتِ جمالیہ یا جلالیہ الہیہ انسان کی شکل پر متمثل ہو کر صاحبِ کشف کو نظر آجاتے ہیں اور مجازی طور پر وہ یہی

۱۔ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؒ) آج خطہ شام اور ملک عرب اس الہام کی تصدیقی شہادت بصدائے عام کر رہا ہے اور آج وہاں سلسلہ کی کئی جماعتیں قائم ہو گئی ہیں جو حضور اقدس کے کام میں ہاتھ بٹاتیں اور حضور پرورد اور سلام بھجوتی ہیں۔

۲۔ (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؒ) اس واقعہ کے متعلق حضرت مولوی عبداللہ صاحب سنوری رضی اللہ عنہ کی روایت جو انہوں نے شہادت کے طور پر اخبار الفضل جلد ۴ نمبر ۲۴ مورخہ ۲۶ ستمبر ۱۹۱۶ء میں شائع کرائی تھی درج ذیل ہے۔

”رمضان شریف میں یہ عاجز حاضر خدمت سراپا برکت تھا کہ آخری عشرہ میں ۲۷ تاریخ کو جمعہ تھا۔ اس جمعہ کی صبح کی نماز پڑھ کر حضرت اقدس حسب معمول حجرہ مذکور (یعنی مسجد مبارک کے ساتھ مشرق والا چھوٹا حجرہ) میں جا کر چار پائی پر لیٹ گئے اور یہ عاجز پاس بیٹھ کر حسب معمول پاؤں مبارک دبانے لگ گیا حتیٰ کہ آفتاب نکل آیا اور حجرہ میں بھی روشنی ہو گئی۔“

خیال کرتا ہے کہ وہی خداوند قادرِ مطلق ہے اور یہ امر اربابِ کشف میں شائع و متعارف و معلوم الحقیقت ہے جس سے کوئی صاحبِ کشف انکار نہیں کر سکتا) غرض وہی صفت جمالی جو بعالم کشف قوتِ متخیلہ کے آگے ایسی دکھلائی

بقیہ حاشیہ۔ حضرت اقدس اس وقت کروٹ کے بل لیٹے ہوئے تھے اور منہ مبارک پر اپنا ہاتھ کہنی کی جگہ سے رکھا ہوا تھا۔ میرے دل میں اس وقت بڑے سرور اور ذوق سے یہ خیالات موجزن تھے کہ میں کیا خوش نصیب ہوں کیا ہی عمدہ موقع اللہ سبحانہ تعالیٰ نے مجھے دیا ہے کہ مہینوں میں مہینہ مبارک رمضان شریف کا ہے اور تاریخ بھی جو ۲۷ ہے مبارک ہے۔ اور عشرہ بھی مبارک ہے اور دن بھی جمعہ ہے جو نہایت مبارک ہے اور جس شخص کے پاس بیٹھا ہوں وہ بھی نہایت مبارک ہے اللہ اکبر کس قدر برکتیں آج میرے لئے جمع ہیں۔ اگر خداوند کریم اس وقت کوئی نشان حضرت اقدس کا مجھے دکھا دے تو کیا بعید ہے۔ میں اسی سرور میں تھا اور پاؤں ٹخنہ کے قریب سے دبار ہاتھ کہ یکا یک حضرت اقدس کے بدن مبارک پر لرزہ سا محسوس ہوا اور اس لرزہ کے ساتھ ہی حضور نے اپنا ہاتھ مبارک منہ پر سے اٹھا کر میری طرف دیکھا۔ اُس وقت آپ کی آنکھوں میں آنسو بھرے ہوئے تھے شاید جاری بھی تھے اور پھر اسی طرح منہ پر ہاتھ رکھ کر لیٹے رہے جب میری نظر ٹخنہ پر پڑی تو اُس پر ایک قطرہ سُرخ کا جو پھیلا ہوا نہیں بلکہ بستہ تھا مجھے دکھلائی دیا۔ میں نے اپنی شہادت کی انگلی کا پھول اُس قطرہ پر رکھا تو وہ پھیل گیا اور سُرخ میری انگلی کو بھی لگ گئی۔ اس وقت میں حیران ہوا اور میرے دل میں یہ آیت گذری۔ صِبْغَةَ اللّٰهِ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً۔ نیز یہ بھی دل میں گذرا کہ اگر یہ اللہ کا رنگ ہے تو اس میں شاید خوشبو بھی ہو۔ چنانچہ میں نے اپنی انگلی سوکھی مگر خوشبو وغیرہ کچھ نہ تھی۔ پھر میں ٹخنہ کی طرف سے کمر کی طرف دبانے لگا۔ تو حضرت اقدس کے گرتے پر بھی چند داغ سُرخ کی گیلے گیلے دیکھے۔ مجھ کو نہایت تعجب ہوا اور میں وہاں سے اُٹھ کھڑا ہوا اور حجرہ کی ہر جگہ کو خوب اچھی طرح دیکھا مگر مجھے سُرخ کا کوئی نشان حجرہ کے اندر نہ ملا۔ آخر حیران سا ہو کر بیٹھ گیا اور بدستور پاؤں دبانے لگ گیا۔ حضرت صاحب منہ پر ہاتھ رکھے لیٹے رہے۔ تھوڑی دیر کے بعد حضور اُٹھ کر بیٹھ گئے اور پھر مسجد مبارک میں آکر بیٹھ گئے یہ عاجز بدستور پھر کمر وغیرہ دبانے لگ گیا۔

اس وقت میں نے حضور سے عرض کی کہ حضور پر یہ سُرخ کہاں سے گری۔ پہلے تو ٹال دیا پھر اس عاجز کے اصرار پر وہ سارا واقعہ بیان فرمایا جس کو حضرت اقدس تفصیل کے ساتھ اپنی کتابوں میں درج فرما چکے ہیں مگر بیان کرنے سے پہلے اس عاجز کو رویت باری تعالیٰ کا مسئلہ اور کشفی امور کا خارج میں وجود پکڑنا حضرت محی الدین عربی کے واقعات سنا کر خوب اچھی طرح سے ذہن نشین کر دیا تھا کہ اس جہان میں کالمین کو بعض صفاتِ الہیہ جمالی یا جلالی متمثل ہو کر دکھلائی دی جاتی ہیں۔ پھر حضرت اقدس نے مجھے فرمایا کہ آپ کے کپڑوں پر بھی کوئی قطرہ گرا۔ میں نے اپنے کپڑے ادھر ادھر سے دیکھ کر عرض کیا کہ حضرت میرے پر تو کوئی قطرہ نہیں ہے فرمایا اپنی ٹوپی پر (جو سفید ململ کی تھی) دیکھو۔ میں نے ٹوپی اتار کر دیکھی تو ایک قطرہ اس پر بھی تھا۔ مجھے اس وقت بہت ہی خوشی ہوئی کہ میرے پر بھی ایک قطرہ خدا کی روشنائی کا گرا۔ اس عاجز نے وہ گرتے جس پر سُرخ گری تھی تبرکاً حضرت اقدس سے باصرار تمام لے لیا اس عہد پر کہ میں وصیت کر جاؤں گا کہ میرے کفن کے ساتھ دفن

دی تھی جو خداوند قادر مطلق ہے اُس ذاتِ بے چون و بے چگون کے آگے وہ کتابِ قضاء و قدر پیش کی گئی اور اُس نے جو ایک حاکم کی شکل پر متمثل تھا اپنے قلم کو سُرخ کی دوات میں ڈبو کر اوّل اُس سُرخ کو اس عاجز کی طرف چھڑکا اور بقیہ سُرخ کا قلم کے مونہہ میں رہ گیا اُس سے اُس کتاب پر دستخط<sup>۱</sup> کر دیئے اور ساتھ ہی وہ حالتِ کشفیہ دُور ہو گئی اور آنکھ کھول کر جب خارج میں دیکھا تو کئی قطرات سُرخ کے تازہ بتازہ کپڑوں پر پڑے چنانچہ ایک صاحب عبد اللہ نام جو سنور ریاست پٹیالہ کے رہنے والے تھے اور اُس وقت اس عاجز کے پاس نزدیک ہو کر بیٹھے ہوئے تھے دو یا تین قطرہ سُرخ کے اُن کی ٹوپی پر پڑے۔ پس وہ سُرخ جو ایک امر کشفی تھا وجود خارجی پکڑ کر نظر آ گئی۔ اسی طرح اور کئی مکاشفات میں جن کا لکھنا موجب تطویل ہے مشاہدہ کیا گیا ہے۔“

(سرمہ چشم آریہ۔ روحانی خزائن جلد ۲ صفحہ ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱ حاشیہ)

۱۸۸۵ء ”میں نے دیکھا کہ خدا تعالیٰ کی عدالت میں ہوں اور منتظر ہوں کہ میرا مقدمہ بھی ہوا تنے میں جواب ملا۔“

### اِصْبِرْ سَنَفْرُغْ يَا مِرْزَا<sup>۱</sup>

پھر ایک بار دیکھا کہ کچھری میں گیا ہوں تو اللہ تعالیٰ ایک حاکم کی صورت پر عدالت کی گرسی پر بیٹھا ہے اور ایک سررشتہ دار کے ہاتھ میں ایک مثل ہے جو وہ پیش کر رہا ہے۔ حاکم نے مثل دیکھ کر کہا کہ مرزا حاضر ہے۔ تو میں

بقیہ حاشیہ۔ کر دیا جاوے۔ کیونکہ حضرت اقدس اس وجہ سے اُسے دینے سے انکار کرتے تھے کہ میرے اور آپ کے بعد اس سے شرک پھیلے گا اور لوگ اس کو زیارت گاہ بنا لیں گے۔ اور اس کی پوجا شروع ہو جائے گی۔ غرض کہ بہت رد و قدح کے بعد دیا جو میرے پاس اس وقت تک موجود ہے اور سُرخ کے نشان اس وقت تک بلا کم و کاست بعینہ موجود ہیں۔

یہ ہے سچی عینی شہادت! اگر میں نے جھوٹ بولا ہو تو لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْكَافِرِينَ کی وعید کافی ہے میں خدا کو حاضر ناظر جان کر اور اُس کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جو کچھ میں نے لکھا ہے سراسر سچ ہے۔ اگر جھوٹ بولا ہو تو مجھ پر خدا کی لعنت!! لعنت!! لعنت!!! مجھ پر خدا کا غضب! غضب!! غضب!!!

عاجز عبد اللہ سنوری“

۱ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ”چونکہ عین آریہ صاحبوں کے مقابل پر یہ نشان ظاہر ہوا تھا اس لئے میرے خیال میں یہ پنڈت لکھرام کے مارے جانے کی طرف اشارہ تھا اور طاعون کے وقوع کی طرف بھی اشارہ تھا۔“ (نسیم دعوت۔ روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۲۲ حاشیہ)

۲ (ترجمہ از مرتب) مرزا! ذرا ٹھہرو ہم ابھی فارغ ہوتے ہیں۔



نے غور سے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کے پاس ایک خالی کرسی پڑی ہے مجھے اُس پر بیٹھنے کا اشارہ کیا اور پھر میں بیدار ہو گیا۔“  
(الحکم جلد ۵ نمبر ۵ مورخہ ۷ فروری ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۲ کالم نمبر ۲ والبد رجلد ۲ نمبر ۶ مورخہ ۷ فروری ۱۹۰۳ء صفحہ ۲۲ کالم نمبر ۱)

**۱۸۸۵ء / اگست ۵** ”مرزا امام الدین و نظام الدین کی نسبت مجھے الہام ہوا ہے کہ اکتیس ماہ تک اُن پر ایک سخت مصیبت پڑے گی۔ ان کے اہل و عیال و اولاد میں سے کسی مرد یا کسی عورت کا انتقال ہو جائے گا۔ جس سے اُن کو سخت تکلیف اور تفرقہ پہنچے گا۔ آج ہی کی تاریخ کے حساب جو تینیس ساون ۱۹۴۲ء مطابق ۵ اگست ۱۸۸۵ء ہے، یہ واقعہ ظہور میں آئے گا۔ مرقوم ۵ اگست ۱۸۸۵ء۔“

(اعلان مورخہ ۲۰ مارچ ۱۸۸۸ء۔ مجموعہ اشتہارات جلد ۱ صفحہ ۱۶۲ مطبوعہ ۲۰۱۸ء)

**۱۸۸۵ء (الف)** ”قریباً چودہ برس کا عرصہ گزرا ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا تھا کہ میری اس بیوی کو چوتھا لڑکا پیدا ہوا ہے اور تین پہلے موجود ہیں اور یہ بھی خواب میں دیکھا تھا کہ اس پسر چہارم کا عقیقہ بروز دوشنبہ یعنی پیر ہوا ہے۔ اور جس وقت یہ خواب دکھی تھی اس وقت ایک بھی لڑکا نہ تھا۔ یعنی کوئی بھی نہیں تھا اور خواب میں دیکھا تھا کہ اس بیوی سے میرے چار لڑکے ہیں اور چاروں میری نظر کے سامنے موجود ہیں اور چھوٹے لڑکے کا عقیقہ پیر کو ہوا ہے۔“

اب جبکہ یہ لڑکا یعنی مبارک احمد پیدا ہوا تو وہ خواب بھول گئے اور عقیقہ اتوار کے دن مقرر ہوا لیکن خدا کی قدرت ہے کہ اس قدر بارش ہوئی کہ اتوار میں عقیقہ کا سامان نہ ہو سکا اور ہر طرف سے حارج پیش آئے۔ ناچار پیر کے دن عقیقہ قرار پایا پھر ساتھ یاد آیا کہ قریباً چودہ برس گزر گئے کہ خواب میں دیکھا تھا کہ ایک چوتھا لڑکا پیدا ہوگا اور اس کا عقیقہ پیر کے دن ہوگا۔ تب وہ اضطراب ایک خوشی کے ساتھ مبدل ہو گیا کہ کیوں کر خدا تعالیٰ نے اپنی بات کو پورا کیا اور ہم سب زور لگا رہے تھے کہ عقیقہ اتوار کے دن ہو مگر کچھ بھی پیش نہ گئی اور عقیقہ پیر کو ہوا۔ یہ پیشگوئی بڑی بھاری تھی کہ اس چودہ برس کے عرصہ میں یہ پیشگوئی کہ چار لڑکے پیدا ہوں گے اور پھر چہارم کا عقیقہ پیر کے دن ہوگا۔ انسان کو یہ بھی معلوم نہیں کہ اس مدت تک کہ چار لڑکے پیدا ہو سکیں، زندہ بھی رہیں یہ خدا کے کام ہیں مگر افسوس کہ ہماری قوم دیکھتی ہے پھر آنکھ بند کر لیتی ہے۔“

(از مکتوب بنام سید محمد عبدالرحمن صاحب مدراسی۔ مکتوبات احمد جلد ۲ صفحہ ۳۹۷ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ”چنانچہ عین اکتیسویں مہینہ کے درمیان مرزا نظام الدین کی دختر یعنی مرزا امام الدین کی بھتیجی **بیمہ** (پچیس) سال ایک بہت چھوٹا بچہ چھوڑ کر فوت ہو گئی۔“

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ ۱۶۲ مطبوعہ ۲۰۱۸ء)

۲۔ حضرت اُم المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔ (بشم)

(ب) ”عرصہ چوداں برس کا ہوا ہے کہ ایک خواب آئی تھی کہ چارلٹ کے ہوں گے اور چوتھے لڑکے کا عقیدہ پیر کے دن ہوگا۔“ (ازکتوب بنام ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب۔ مکتوبات احمد جلد ۴ صفحہ ۲۱۹ مطبوعہ ۲۰۱۵ء)

**۱۸۸۵ء** ”میاں عبداللہ سنوری جو علاقہ پٹیالہ میں پٹواری ہیں ایک مرتبہ ان کو ایک کام پیش آیا جس کے ہونے کے لئے انہوں نے ہر طرح سے کوشش کی اور بعض وجوہ سے ان کو اس کام کے ہو جانے کی امید بھی ہو گئی تھی۔ پھر انہوں نے دعا کے لئے ہماری طرف التجا کی۔ ہم نے جب دعا کی تو بلا توفیق الہام ہوا۔

”اے بسا آرزو کہ خاک شدہ“<sup>۱</sup>

تب میں نے ان کو کہہ دیا کہ یہ کام ہرگز نہیں ہوگا اور وہ الہام سنا دیا اور آخر کار ایسا ظہور میں آیا اور کچھ ایسے موانع پیش آئے کہ وہ کام ہوتا ہوتا رہ گیا۔“ (نزول المسیح۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۶۱۲)

**۲۸ نومبر ۱۸۸۵ء** ”۲۸ نومبر ۱۸۸۵ء کی رات کو یعنی اُس رات کو جو ۲۸ نومبر ۱۸۸۵ء کے دن سے پہلے آئی ہے اس قدر شہب کا تماشا آسمان پر تھا جو میں نے اپنی تمام عمر میں اس کی نظیر کبھی نہیں دیکھی اور آسمان کی فضا میں اس قدر ہزار ہا شعلے ہر طرف چل رہے تھے جو اُس رنگ کا دنیا میں کوئی بھی نمونہ نہیں تا میں اُس کو بیان کر سکوں۔ مجھ کو یاد ہے کہ اُس وقت یہ الہام بکثرت ہوا تھا کہ

مَا رَمَيْتْ اِذْ رَمَيْتْ وَلَكِنَّ اللَّهَ رَمَىٰ<sup>۲</sup>

سوا اُس رمی کو رمی شہب سے بہت مناسبت تھی۔

یہ شہب ثاقبہ کا تماشا جو ۲۸ نومبر ۱۸۸۵ء کی رات کو ایسا وسیع طور پر ہوا جو یورپ اور امریکہ اور ایشیا کے عام اخباروں میں بڑی حیرت کے ساتھ چھپ گیا لوگ خیال کرتے ہوں گے کہ یہ بے فائدہ تھا لیکن خداوند کریم جانتا ہے کہ سب سے زیادہ غور سے اس تماشا کے دیکھنے والا اور پھر اس سے حظ اور لذت اٹھانے والا میں ہی تھا۔ میری آنکھیں بہت دیر تک اس تماشا کے دیکھنے کی طرف لگی رہیں اور وہ سلسلہ رمی شہب کا شام سے ہی شروع ہو گیا تھا جس کو میں صرف الہامی بشارتوں کی وجہ سے بڑے سرور کے ساتھ دیکھتا رہا کیونکہ میرے دل میں الہاماً ڈالا گیا تھا کہ یہ تیرے لئے نشان ظاہر ہوا ہے۔

اور پھر اُس کے بعد یورپ کے لوگوں کو وہ ستارہ دکھائی دیا جو حضرت مسیح کے ظہور کے وقت میں نکلا تھا۔

۱ (ترجمہ از ناشر) افسوس بہت سی آرزوئیں ہیں جو خاک میں مل گئیں۔

۲ (ترجمہ) ”جو کچھ تونے چلایا وہ تونے نہیں چلایا بلکہ خدا نے چلایا۔“ (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۷۳)

میرے دل میں ڈال گیا کہ یہ ستارہ بھی تیری صداقت کے لئے ایک دوسرا نشان ہے۔“

(آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۱۱۰، ۱۱۱، حاشیہ)

**نومبر ۱۸۸۵ء** (الف) ”ہم پر خود اپنی نسبت اپنے بعض جدی اقارب کی نسبت، اپنے بعض دوستوں کی نسبت اور بعض اپنے فلاسفر قومی بھائیوں کی نسبت کہ گویا نجم الہند ہیں اور ایک دیسی امیر نو وارد پنجابی الاصل

۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ (الف) ”وہ پیشگوئی بھی بڑی ہیبت کے ساتھ پوری ہوئی اور ایک دفعہ ناگہانی طور سے ایک شیر انسان کی خیانت سے ڈیڑھ لاکھ روپے کے نقصان کا آپ کو صدمہ پہنچا..... آپ نے اس غم سے تین دن روٹی نہیں کھائی..... ایک مرتبہ غشی بھی ہو گئی۔“ (اشہار ۱۲ مارچ ۱۸۹۷ء مجموعہ اشتہارات جلد ۲ صفحہ ۲۲ مطبوعہ ۲۰۱۸ء)

(ب) ”اخیر عمر میں سید صاحب کو ایک جوان بیٹے کی موت کا جانکاہ صدمہ پہنچا۔“

(نزول المسیح۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۶۹)

۲۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ (الف) ”ہم نے صد ہا ہندوؤں اور مسلمانوں کو مختلف شہروں میں بتلادیا تھا کہ اس شخص پنجابی الاصل سے مراد لپ سنگھ ہے جس کی پنجاب میں آنے کی خبر مشہور ہو رہی ہے لیکن اس ارادہ سکونت پنجاب میں وہ ناکام رہے گا بلکہ اس سفر میں اُس کی عزت و آسائش یا جان کا خطرہ ہے..... بالآخر اُس کو مطابق اسی پیشگوئی کے بہت حرج اور تکلیف اور سبکی اور خجالت اٹھانی پڑی اور اپنے مدعا سے محروم رہا۔“

(اشہار حکمت اخیرا و اشار ضمیرہ سرمہ چشم آریہ۔ روحانی خزائن جلد ۲ صفحہ ۳۱۸)

(ب) ”دلپ سنگھ عدن سے واپس ہوا اور اس کی عزت و آسائش میں بہت خطرہ پڑا جیسا کہ میں نے صد ہا

آدمیوں کو خبر دی تھی۔“ (نزول المسیح۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۶۰۴)

(ج) ”وہ فقرہ اشہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء جس میں لکھا ہے کہ ایک امیر نو وارد پنجابی الاصل کی نسبت متوحش

خبریں، اس سے مراد لپ سنگھ ہے۔ ایسا ہی یہ خبر جا بجا صد ہا ہندوؤں اور مسلمانوں کو جو پانچ سو سے کسی قدر زیادہ ہی ہوں گے کئی شہروں میں پیش از وقوع بتلائی گئی تھی اور اشہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء بھی دُور دُور ملکوں تک تقسیم کئے گئے تھے۔

پھر آخر کار جیسا کہ پیش از وقوع بیان کیا گیا اور لکھا گیا تھا وہ سب باتیں دلپ سنگھ کی نسبت پوری ہو گئیں۔“

(سرمہ چشم آریہ۔ روحانی خزائن جلد ۲ صفحہ ۲۳۶)

۳۔ اس اشہار میں سر سید احمد خان صاحب مخاطب ہیں۔ (عبداللطیف بہاولپوری)

۴۔ (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؒ) اخبار ریاض ہند امرت سرمہ مطبوعہ ۳ مئی ۱۸۸۶ء میں صفحہ ۲۱۳ کالم نمبر ۱ پر

مہاراجہ دلپ سنگھ صاحب کے عدن میں رہ جانے کی خبر شائع ہوئی۔

کی نسبت بعض متوحش خبریں جو کسی کے ابتلا اور کسی کی موت و فوت اعتراف اور کسی کی خود اپنی موت پر دلالت کرتی ہیں جو انشاء اللہ القدر بعد تصفیہ لکھی جائیں گی منجانب اللہ منکشف ہوئی ہیں۔“

(اشہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء۔ مجموعہ اشہارات جلد ۱ صفحہ ۱۲۳، ۱۲۴ مطبوعہ ۲۰۱۸ء)

(ب) ”دلیپ سنگھ کی نسبت پیش از وقوع اُس کو بتلایا گیا کہ مجھ کو کشتی<sup>۲</sup> طور پر معلوم ہوا ہے کہ پنجاب کا

آنا اُس کے لئے مقدر نہیں۔ یا تو یہ مرے گا اور یا ذلت اور بے عزتی اٹھائے گا اور اپنے مطلب سے ناکام رہے گا۔“

(تخنیق۔ روحانی خزائن جلد ۲ صفحہ ۳۸۲)

۱۸۸۶ء (الف) ”خداوند کریم جلّ شانہ نے اُس شہر کا نام بتا دیا ہے کہ جس میں کچھ مدت بطور خلوت رہنا چاہیے اور وہ ہوشیار پور ہے۔“

(از مکتوب بنام چوہدری رستم علی صاحب مکتوبات احمد جلد ۲ صفحہ ۷۲، ۷۳ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

(ب) ”حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک الہام مشہور ہو چکا ہے..... بایں الفاظ یا بایں معنی

ایک معاملہ کی عقدہ کشائی ہوشیار پور میں ہوگی۔“ (بدر جلد ۶ نمبر ۳۶ مورخہ ۵ ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۱۰)

۱۔ لالہ شرمیت کو۔ (شمس)

۲۔ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمس) مولوی جمال الدین صاحب ”سکنہ سیکھواں ضلع گورداسپور کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کشف حضور کو ماہ نومبر ۱۸۸۵ء میں ہوا تھا۔ لکھتے ہیں۔

”یہ خاکسار در ماہ نومبر ۱۸۸۵ء کو واسطے ملاقات جناب مرزا صاحب موصوف (حضرت مسیح موعود علیہ السلام) کے

گیا اور اسی روز منجانب اللہ بابت مہاراجہ دلیپ سنگھ کے منکشف ہوا تھا وہ میرے پاس اور نیز کئی آدمی جو اس وقت موجود

تھے ظاہر کیا کہ یہ لوگ آمدن دلیپ سنگھ صاحب کے (باعث) سرور و خوشی کر رہے ہیں یہ ان کو سرور حاصل نہ ہوگا۔ مجھ کو آج

خدا کی طرف سے ظاہر ہوا ہے کہ جب وہ آئے گا بہت شدائد و مصائب اٹھائے گا۔ بلکہ یہاں تک اس وقت مرزا صاحب

نے فرمایا کہ اس کی لاش ایک صندوق میں مجھ کو دکھلائی گئی ہے۔“

(رجسٹر روایات صحابہ نمبر ۴ صفحہ ۱۵۵ روایت مولوی جمال الدین صاحب سیکھوانی)

۳۔ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمس) میاں عبداللہ صاحب سنوری کی روایت ہے کہ پہلے حضور کا ارادہ چلے کشی کے

لئے سوجان پور ضلع گورداسپور میں جانے کا تھا مگر بعد میں الہام ہوا کہ ”تمہاری عقدہ کشائی ہوشیار پور میں ہوگی۔“

(سیرۃ الہدی جلد اول صفحہ ۶۲ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

**جنوری ۱۸۸۶ء** (الف) ”إِعْلَمَ أَنَّ زَوْجَةَ أَحْمَدَ وَأَقَارِبَهَا كَانُوا مِنْ عَشِيرَتِي. وَكَانُوا لَا يَتَّخِذُونَ فِي سُبُلِ الدِّينِ وَتَيْبَتِي. بَلْ كَانُوا يَجْتَرِءُونَ عَلَى السَّيِّئَاتِ. وَأَنْوَاعِ الْبِدْعَاتِ. وَكَانُوا فِيهَا مُفْرَطِينَ. فَأَلْهَمْتُ مِنَ الرَّحْمَانِ أَنَّهُ مَعَدَّ لَهُمْ لَوْلَمْ يَكُونُوا تَائِبِينَ. وَقَالَ لِي رَبِّي إِنَّهُمْ إِنْ لَمْ يَتُوبُوا لَمْ يَزَجْعُوا فَنَنْزِلُ عَلَيْهِمْ رِجْسًا مِنَ السَّمَوَاتِ. وَنَجْعَلُ دَارَهُمْ مَمْلُوءَةً مِنَ الْأَرَامِلِ وَالشَّيْبَاتِ. وَنَتَوَقَّاهُمْ أَبَاتِرَ مَعْدُودِينَ وَإِنْ تَابُوا وَأَصْلَحُوا فَتَتُوبُ عَلَيْهِمْ بِالرَّحْمَةِ. وَنُعَيِّرُ مَا آرَدْنَا مِنَ الْعُقُوبَةِ. فَيُظْفَرُونَ بِمَا يَبْتَغُونَ فَرِحِينَ. فَتَصَحُّ لَهُمْ إِتْمَامًا لِلْحُجَّةِ. وَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ذِي الْمَغْفِرَةِ. فَمَا يَسْبِعُوا كَلِمَاتِي. وَزَادُوا فِي مُعَادَاتِي. فَبَدَأَ لِي أَنْ أُشْبِعَ الْإِشْتِهَارَ فِي هَذَا الْبَابِ. لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ وَيَزَجْعُونَ إِلَى طُرُقِ الصَّوَابِ. وَلَعَلَّهُمْ يَكُونُونَ مِنَ الْمُسْتَغْفِرِينَ.

فَأَشَعْتُ الْإِشْتِهَارَ. وَأَنَا فِي هُشْيَارٍ. فَتَبَدُّ وَهْوَ آءِظُهُورِهِمْ غَيْرُ مَبَالِغِينَ.”<sup>۱</sup>

(انجام آقہم۔ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۲۱۱ تا ۲۱۳)

**۱۸۸۶ء** (الف) ”فَلَمَّا لَمْ يَذْتَهُوا بِهَذَا الْإِشْتِهَارِ. وَلَمْ يَتْرُكُوا طَرِيقَ التَّيْبَارِ. فَكَشَفَ اللَّهُ

۱ (ترجمہ از مرتب) جاننا چاہیے کہ احمد بیگ کی بیوی اور اس کے دیگر اقارب میرے رشتہ داروں میں سے تھے اور دینی امور کی راہوں میں میرا طریقہ اختیار نہیں کرتے تھے بلکہ وہ ہر قسم کی بدکرداریوں اور گونا گوں بدعتوں کا بڑی دلیری سے ارتکاب کرتے تھے اور اس بات میں حد سے بڑھے ہوئے تھے پس مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے الہاماً بتایا گیا کہ اگر انہوں نے توبہ نہ کی تو اللہ تعالیٰ ان پر عذاب نازل کرے گا اور مجھے میرے پروردگار نے کہا کہ اگر ان لوگوں نے توبہ نہ کی اور اپنی بے راہیوں سے باز نہ آئے تو ہم ان پر آسمان سے عذاب نازل کریں گے اور ان کے گھروں کو بیواؤں سے بھر دیں گے اور انہیں اتر، ذلیل حالت میں وفات دیں گے۔ اور اگر انہوں نے توبہ کی اور اپنی اصلاح کی تو ہم رحمت کے ساتھ ان کی طرف رجوع کریں گے اور سزا کے ارادہ کو تبدیل کر دیں گے۔ پس جو کچھ وہ چاہتے ہیں بخوشی خاطر دیکھیں گے۔ اور میں نے ان کو اتمام حجت کے لئے نصیحت کی اور کہا کہ خداوند غفور سے مغفرت چاہو مگر انہوں نے میری کوئی بات نہ سنی اور دشمنی میں اور بھی بڑھ گئے۔ پھر میرے دل میں آیا کہ اس بارہ میں اشتہار شائع کروں تا یہ لوگ ڈریں اور راہ صواب کی طرف رجوع کریں اور خدا تعالیٰ سے بخشش چاہیں۔

پس میں نے اشتہار شائع کر دیا اور میں اس وقت ہوشیار پور میں تھا۔ مگر انہوں نے اس اشتہار کو بے پرواہی سے پیچھے

کے پیچھے پھینک دیا۔

۲ (ترجمہ از مرتب) پھر جب وہ اس اشتہار سے نہ رُکے اور ہلاکت کی راہ کو نہ چھوڑا تو اللہ تعالیٰ نے مجھ پر اس خاندان

عَلَىٰ أُمُورِ الْبَيْتِ الْفَيْئَةِ وَأَتَابِيْنَ النَّوْمِ وَالْيَقْظَةِ. وَكَانَ هَذَا الْكَشْفُ تَفْصِيْلًا ذَالِكَ الْإِلَهَامِ فِي الْمَرْةِ الثَّانِيَةِ. وَبَيَانُهُ أَيُّ كُنْتُ أُرِيدُ أَنْ أَرْقُدَ. فَإِذَا تَمَثَّلْتُ لِي أُمُّ رَوْجَةَ أَحْمَدَ. وَرَأَيْتُهَا فِي شَانٍ أَحْزَنِي وَارْجَدَ. وَهُوَ أَيُّ وَجَدْتُهَا فِي فَرْعٍ شَدِيدٍ عِنْدَ التَّلَاقِي. وَعَبْرَاتُهَا يَتَحَدَّرْنَ مِنْ الْهَاقِي. فَقُلْتُ أَيَّتُهَا الْمَرْءَةُ تُؤَيُّبِي تُؤَيُّبِي فَإِنَّ الْبَلَاءَ عَلَى عَقَبِكَ. أَيْ عَلَى بِنْتِكَ وَبِنْتِ بِنْتِكَ. ثُمَّ تَنَزَّلْتُ مِنْ هَذَا الْمَقَامِ. وَفَهَيْتُ مِنْ رَبِّي أَنَّهُ تَفْصِيْلُ الْإِلَهَامِ السَّابِقِ مِنَ اللَّهِ الْعَلَامِ. وَالْقِي فِي قَلْبِي فِي مَعْنَى الْعَقَبِ مِنَ الدِّيَانِ. أَنَّ الْمُرَادَ هُنَا بِنْتُهَا وَبِنْتُ بِنْتِهَا لَا أَحَدٌ مِنَ الصَّبِيَانِ. وَنُفِثَ فِي رُوعِي أَنَّ الْبَلَاءَ بَلَاءٌ إِنْ بَلَاءٌ عَلَى بِنْتِهَا وَبَلَاءٌ عَلَى بِنْتِ الْبِنْتِ مِنَ الرَّحْمَنِ وَإِنَّهَا مُتَشَابِهَاتٌ مِنَ اللَّهِ أَحْكَمِ الْحَاكِمِيْنَ.

(انجام آتھم۔ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۲۱۳، ۲۱۴)

(ب) ”جنوری ۱۸۸۶ء میں بمقام ہوشیار پور ایک اور الہام عربی مرزا احمد بیگ<sup>۱</sup> کی نسبت ہوا تھا۔ جس کو ایک مجمع میں جس میں بابو الہی بخش صاحب اکونٹنٹ و مولوی برہان الدین صاحب جہلمی بھی موجود تھے، سنایا گیا تھا۔ جس کی عبارت یہ ہے۔

بقیہ ترجمہ۔ کے متعلق چند امور ظاہر فرمائے جبکہ میں نیند اور بیداری کے بین بین تھا۔ اور یہ کشف دوبارہ اس الہام کی تفصیل تھا جس کا واقعہ یوں ہے کہ جب میں سونے لگا تو احمد بیگ کی خوشدامن میرے سامنے متمثل ہوئی۔ میں نے اُسے جس حال میں دیکھا دیکھتے ہی میں ٹمگین ہو گیا اور میرا بدن لرز گیا۔ بوقت ملاقات میں نے اسے سخت گھبراہٹ میں پایا اور دیکھا کہ اس کی آنکھوں سے آنسو بہ رہے تھے تب میں نے اُسے کہا اے عورت! تو بہ کر۔ تو بہ کر۔ کیونکہ تیری نسل پر مصیبت آنے والی ہے۔ یعنی تیری بیٹی اور نواسی پر۔ پھر مجھ پر سے وہ کشفی حالت جاتی رہی اور مجھے اپنے رب کی طرف سے تفہیم ہوئی کہ یہ خدائے علام کی طرف سے پہلے الہام کی تفصیل ہے۔ اور عقب کے معنی کے متعلق میرے دل میں خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ ڈالا گیا کہ یہاں مراد اس کی بیٹی اور نواسی ہے نہ کوئی اور بچہ اور میرے دل میں یہ پھونکا گیا کہ بلا سے مراد دو مصیبتیں ہیں ایک وہ مصیبت جو اس کی بیٹی پر آنے والی ہے اور دوسری وہ جو اُس کی نواسی پر آئے گی۔ اور یہ دونوں خدائے حکم الحاکمین کی طرف سے باہم مشابہ ہیں۔

۱۔ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمس<sup>۲</sup>) یعنی مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری جن کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی چچا زاد بہن بیانی گئی تھیں جن کے بطن سے محمدی بیگم پیدا ہوئیں۔

رَأَيْتَ هَذِهِ الْمَرْأَةَ وَأَنْتَ الْبُكَاءِ عَلَى وَجْهِهَا فَقُلْتَ أَيَّتَها الْمَرْءَةُ تُؤْبِحُ نُؤْبِحُ فَإِنَّ الْبُلاءَ عَلَى عَقْبِكَ وَالْمُصِيبَةُ نازِلَةٌ عَلَيْكَ يَمُوتُ وَيَبْقَى مِنْهُ كَلَابٌ مُتَعَدِّدَةٌ<sup>۱</sup>۔

(اشتہار پانزدہم جولائی ۱۸۸۸ء۔ مجموعہ اشتہارات جلد ۱ صفحہ ۱۸۳ حاشیہ۔ مطبوعہ ۲۰۱۸ء)

۲۰ فروری ۱۸۸۶ء ”خداے رحیم و کریم بزرگ و برتر نے جو ہر ایک چیز پر قادر ہے (جَلَّ شَانُهُ وَعَزَّ اِسْمُهُ)

مجھ کو اپنے الہام سے مخاطب کر کے فرمایا کہ

میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔ سو میں نے تیری تضرعات کو سنا اور تیری دُعاؤں کو اپنی رحمت سے پاپیہ قبولیت جگہ دی اور تیرے سفر کو (جو ہوشیار پور اور لدھیانہ کا سفر ہے) تیرے لئے مبارک کر دیا۔ سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔ فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر! تجھ پر سلام خدا نے یہ کہا تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجے سے نجات پائیں اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں اور تادین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو اور تاحق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آجائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے اور تالوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں اور تا وہ یقین لائیں کہ میں تیرے ساتھ ہوں اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفیٰؐ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔

۱ (ترجمہ از مرتب) میں نے اس عورت (یعنی مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری کی ساس کو جو محمدی بیگم کی نانی اور مرزا امام الدین وغیرہ کی والدہ تھی) کو ایسے حال میں دیکھا کہ اس کے منہ پر گریہ و بکا کے آثار تھے تب میں نے اُسے کہا کہ اے عورت! تو بہ کر، تو بہ کر کیونکہ بلا تیری نسل کے سر پر کھڑی ہے اور یہ مصیبت تجھ پر نازل ہونے والی ہے۔ وہ شخص (یعنی مرزا احمد بیگ) مرے گا اور اس کی وجہ سے کئی سگ سیرت لوگ (پیدا ہو کر) پیچھے رہ جائیں گے۔

سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا۔ خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے اُس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے۔ اس کو مقدس رُوح دی گئی ہے اور وہ رَجَس سے پاک ہے۔ وہ نور اللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔

اس کے ساتھ فضلؑ ہے جو اُس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ وہ صاحبِ شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دُنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور رُوحِ الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی

۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ”یہ عبارت کہ خوبصورت، پاک لڑکا تمہارا مہمان..... جو آسمان سے آتا ہے یہ تمام عبارت..... چند روزہ زندگی کی طرف اشارہ ہے کیونکہ مہمان وہی ہوتا ہے جو چند روزہ کر چلا جاوے اور دیکھتے دیکھتے رخصت ہو جاوے اور بعد کا فقرہ مصلح موعود کی طرف اشارہ ہے اور اخیر تک اسی کی تعریف ہے..... بین فروری ۱۸۸۶ء کی پیش گوئی..... دو پیشگوئیوں پر مشتمل تھی جو غلطی سے ایک سمجھی گئی اور پھر بعد میں..... الہام نے اس غلطی کو رفع کر دیا۔“ (ازمکتوب بنام حضرت حکیم مولوی نور الدین صاحبؒ۔ مکتوبات احمد جلد ۲ صفحہ ۷۵ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

۲۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ”بذریعہ الہام صاف طور پر کھل گیا ہے کہ..... مصلح موعود کے حق میں جو پیشگوئی ہے وہ اس عبارت سے شروع ہوتی ہے کہ اُس کے ساتھ فضل ہے کہ جو اُس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ پس مصلح موعود کا نام الہامی عبارت میں فضل رکھا گیا اور نیز دوسرا نام اُس کا محمود اور تیسرا نام اس کا بشیر ثانی بھی ہے اور ایک الہام میں اُس کا نام فضلِ عمر ظاہر کیا گیا ہے اور ضرور تھا کہ اُس کا آنا معرض التوا میں رہتا جب تک یہ بشیرِ جنونوت ہو گیا ہے پیدا ہو کر پھر واپس اٹھایا جاتا کیونکہ یہ سب امور حکمتِ الہیہ نے اُس کے قدموں کے نیچے رکھے تھے اور بشیر اول جنونوت ہو گیا ہے بشیر ثانی کے لئے بطور اہصا تھا اس لئے دونوں کا ایک ہی پیشگوئی میں ذکر کیا گیا۔“

(سبزا شہتار۔ روحانی خزائن جلد ۲ صفحہ ۳۶۷ حاشیہ)

۳۔ (نوٹ از مولانا عبداللطیف بہاولپوری) رسالہ التبلیغ ملحقہ کتاب آئینہ کمالات اسلام میں مصلح موعود کے متعلق مزید اوصاف کا ذکر ہے۔ ”وَالْفُضْلُ يَنْزِلُ بِأَنْزُولِهِ. وَهُوَ نُورٌ وَ مُبَارَكٌ وَ طَيِّبٌ وَ مِنَ الْمُبْتَهِرِينَ يَعْشَى



رحمت و غیوری نے اُسے اپنے کلمہ تجمید سے بھیجا ہے وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا (اس کے معنی سمجھ میں نہیں آئے) دو شنبہ ہے مبارک دو شنبہ۔ فرزند دل بند گرامی و ارجمند۔

مَظْهَرُ الْأَوَّلِ وَالْآخِرِ - مَظْهَرُ الْحَقِّ وَالْعَلَاءِ كَأَنَّ اللَّهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ -

بقیہ حاشیہ۔ الْبَرَكَاتِ وَيُغْذِي الْخَلْقَ مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَيَنْصُرُ الدِّينَ.

وَيَسْمُو وَيَعْرُجُ وَيَزِي وَيُعَالِجُ كُلَّ عِلِيلٍ وَمَرْضَى وَكَانَ بِأَنْفَاسِهِ مِنَ الشَّافِينَ وَإِنَّهُ آيَةٌ مِنْ آيَاتِي. وَعَلَّمَ لِتَائِيْدَاتِي لِيَعْلَمَ الدِّينَ كَذُبُوا أَنِّي مَعَكَ بِفَضْلِ الْمُبِينِ. وَلِيَجِيءَ الْحَقُّ بِمَجِيئِهِ وَيُزْهَقَ الْبَاطِلُ بِظُهُورِهِ وَلِيَتَجَلَّى قُدْرَتِي وَيُظْهَرَ عَظَمَتِي وَيَعْلُوا الدِّينَ وَيَلْمَعُ الْبَرَاهِينُ. وَلِيَنْجُو طَلَّابُ الْحَيَاتِ مِنْ أَكْفِ مَوْتِ الْإِيْمَانِ وَالتُّورِ. وَلِيُبْعَثَ أَصْحَابُ الْقُبُورِ مِنَ الْقُبُورِ. وَلِيَعْلَمَ الدِّينَ كَفَرُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَكِتَابِهِ أَنَّهُمْ كَانُوا عَلَى خَطَاٍ وَلَيْسَتْ بَيْنَ سَبِيلِ الْمَجْرِمِينَ. فَسَيُعْطَى لَكَ غَلَامٌ زَكِيٌّ مِنْ صُلْبِكَ وَذُرِّيَّتِكَ وَنَسْلِكَ وَيَكُونُ مِنْ عِبَادِنَا الْوَجِيهِينَ. ضَيْفٌ جَمِيْلٌ يَأْتِيكَ مِنْ لَدُنَّا. نَعِيٌّ مِنْ كُلِّ دَرَنْ وَشَيْنٍ وَشَنَارٍ وَشَرَارَةٍ وَعَيْبٍ وَعَارٍ وَعَرَارَةٍ وَمِنَ الطَّيِّبِينَ.

وَهُوَ كَلِمَةُ اللَّهِ خُلِقَ مِنْ كَلِمَاتٍ تَمْجِيْدِيَّةٍ. وَهُوَ فَهِيْمٌ وَذَهِيْنٌ وَحَسِيْنٌ. قَدْ مُلِيَ قَلْبُهُ عَلَمًا. وَبَاطِنُهُ جَلَمًا. وَصَدْرُهُ سَلَمًا. وَأُعْطِيَ لَهُ نَفْسٌ مَسِيْحِيٌّ وَبُورِكَ بِالرُّوْحِ الْأَمِيْنِ. يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ. فَوَاهَا لَكَ يَا يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ. يَا أَيُّهَا فِيْنِكَ أَرْوَاْحُ الْمُبَارَكِيْنَ. “ (آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۵۷۷، ۵۷۸)

(ترجمہ از مرتب) اور فضل اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ وہ نور ہے۔ وہ مبارک ہے۔ وہ طیب ہے اور مطہرین میں سے ہے۔ وہ برکت پھیلانے کا اور مخلوق کو طیب غذائیں دے گا۔ وہ دین کی مدد کرے گا اور سر بلند ہوگا اور ترقی اور عروج پائے گا۔ ہر بیمار اور مریض کا علاج کرے گا۔ وہ اپنے انفاس سے شفا دینے والوں میں سے ہوگا۔ وہ میرے نشانات میں سے ایک نشان اور میری تائیدات کی علامت ہوگا تا وہ جو جھٹلاتے ہیں جان لیں کہ میں اپنے واضح فضل کے ساتھ تیرے ہمراہ ہوں تا اس کے آنے سے حق آجائے اور اس کے ظہور پذیر ہونے سے باطل بھاگ جائے اور تا میری قدرت جلوہ گر ہو اور میری عظمت ظاہر ہو۔ اور دین سر بلند ہو اور براہین چمکیں اور تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں ایمان اور نور کی موت کے پتھوں سے رہائی پائیں اور تا قبروں میں پڑے ہوؤں کو قبروں سے نکالا جائے اور تا وہ جنہوں نے اللہ کا، اس کے رسول کا اور اس کی کتاب کا انکار کیا جان لیں کہ وہی غلطی پر تھے اور تا مجرموں کی راہ واضح ہو جائے۔ پس عنقریب تجھے ایک

جس کا نزول بہت مبارک اور جلالِ الہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے مسح کیا ہم اس میں اپنی رُوح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا وَ كَانَ أَمْرًا مَّقْضِيًّا“

(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء۔ مجموعہ اشتہارات جلد ۱ صفحہ ۱۲۳، ۱۲۵، ۱۲۷ مطبوعہ ۲۰۱۸ء)

۱۸۸۶ء ” پھر خدائے کریم جلّ شانہ نے مجھے بشارت دے کر کہا کہ

تیرا گھر برکت سے بھرے گا اور میں اپنی نعمتیں تجھ پر پوری کروں گا اور

بقیہ حاشیہ۔ زکی غلام تیری ہی صلب، ذریت اور نسل سے دیا جائے گا، اور وہ ہمارے وجیہ بندوں میں سے ہوگا۔ ایک خوبصورت مہمان ہماری طرف سے تیرے پاس آتا ہے۔ وہ ہر میل کچیل، نقص، بدترین خصال، شرارت، عیب، عار اور گناہ سے پاک ہوگا اور پاکیزہ لوگوں میں سے ہوگا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے اور کلماتِ تجید سے پیدا کیا جائے گا۔ وہ ذہین و فہیم اور حسین ہوگا۔ اس کا دل علم سے اور اس کا باطن حلم سے اور سینہ سلامتی سے پُر کیا جائے گا۔ اسے مسیحی نفس دیا جائے گا اور وہ روح الامین سے برکت دیا جائے گا۔ دو شنبہ تیرے کیا کہنے اے دو شنبہ تیرے اندر با برکت روحیں آئیں گی۔

۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ”یہ صرف پیشگوئی ہی نہیں بلکہ ایک عظیم الشان نشانِ آسمانی ہے جس کو خدائے کریم جلّ شانہ نے ہمارے نبی کریم رؤف ورحیم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت و عظمت ظاہر کرنے کے لئے ظاہر فرمایا ہے اور درحقیقت یہ نشان ایک مُردہ کے زندہ کرنے سے صد ہا درجہ اعلیٰ و ادلیٰ و اکمل و افضل و اتم ہے کیونکہ مُردہ کے زندہ کرنے کی حقیقت یہی ہے کہ جنابِ الہی میں دعا کر کے ایک رُوح واپس منگوا یا جاوے اور ایسا مردہ زندہ کرنا حضرت مسیح اور بعض دیگر انبیاء علیہم السلام کی نسبت بائبل میں لکھا گیا ہے جس کے ثبوت میں معترضین کو بہت سی کلام ہے..... مگر اس جگہ بفضلہ تعالیٰ و احسانہ وہ برکات حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خداوند کریم نے اس عاجز کی دعا کو قبول کر کے ایسی با برکت روح بھیجی ہے کہ وعدہ فرمایا جس کی ظاہری و باطنی برکتیں تمام زمین پر پھیلیں گی۔ سوا گرچہ بظاہر یہ نشان احیاء موتی کے برابر معلوم ہوتا ہے مگر غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ یہ نشان مُردوں کے زندہ کرنے سے صد ہا درجہ بہتر ہے۔ مُردہ کی بھی رُوح ہی دعا سے واپس آتی ہے اور اس جگہ بھی دعا سے ایک رُوح ہی منگائی گئی ہے مگر اُن رُوحوں اور اس رُوح میں لاکھوں کوسوں کا فرق ہے۔“ (اشتہار ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء روز دو شنبہ۔ مجموعہ اشتہارات جلد ۱ صفحہ ۱۲۹، ۱۳۰ مطبوعہ ۲۰۱۸ء)

خواتین مبارکہ سے جن میں سے تُو بعض کو اس کے بعد پائے گا تیری نسل بہت ہوگی اور میں تیری ذریت کو بہت بڑھاؤں گا اور برکت دُوں گا مگر بعض ان میں سے کم عمری میں فوت بھی ہوں گے اور تیری نسل کثرت سے ملکوں میں پھیل جائے گی اور ہر ایک شاخ تیرے جدی بھائیوں کی کاٹی جائے گی اور وہ جلد لا ولد رہ کر ختم ہو جائے گی۔ اگر وہ توبہ نہ کریں گے تو خدا ان پر بلا پر بلا نازل کرے گا یہاں تک کہ وہ نابود ہو جائیں گے۔ اُن کے گھر بیواؤں سے بھر جائیں گے اور ان کی دیواروں پر غضب نازل ہوگا لیکن اگر وہ رجوع کریں گے تو خدا رحم کے ساتھ رجوع کرے گا۔ خدا تیری برکتیں اِرد گرد پھیلانے گا اور ایک اُجڑا ہوا گھر تجھ سے آباد کرے گا اور ایک ڈراؤنا گھر برکتوں سے بھر دے گا تیری ذریت منقطع نہیں ہوگی اور آخری دنوں تک سرسبز رہے گی۔ خدا تیرے نام کو اس روز تک جو دنیا منقطع ہو جائے عزت کے ساتھ قائم رکھے گا اور تیری دعوت کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دے گا۔ میں تجھے اُٹھاؤں گا اور اپنی طرف بلاؤں گا پر تیرا نام صفحہ زمین سے کبھی نہیں اُٹھے گا اور ایسا ہوگا کہ سب وہ لوگ جو تیری ذلت کی فکر میں لگے ہوئے ہیں اور تیرے ناکام رہنے کے درپے اور تیرے نابود کرنے کے خیال میں ہیں وہ خود ناکام رہیں گے اور ناکامی اور نامرادی میں مریں گے لیکن خدا تجھے بگلی کامیاب کرے گا اور تیری ساری مرادیں تجھے دے گا۔ میں تیرے خالص اور دلی محبوں کا گروہ بھی بڑھاؤں گا اور ان کے نفوس و اموال میں

۱۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ ”جس وقت حضور نے دعویٰ کیا اُس وقت آپ کے خاندان میں ستر کے قریب مرد تھے لیکن اب ان کے سوا جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جسمانی یا روحانی اولاد ہیں ان ستر میں سے کسی ایک کی بھی اولاد موجود نہیں۔“  
(الحکم نمبر ۱۹ مورخہ ۲۸/۲۱ مئی و ۱۴/۷ جون ۱۹۲۳ء صفحہ ۱۰)

برکت دُوں گا اور اُن میں کثرت بخشوں گا اور وہ مسلمانوں کے اس دوسرے گروہ پر تا بروز قیامت غالب رہیں گے جو حاسدوں اور معاندوں کا گروہ ہے۔ خدا اُنہیں نہیں بھُولے گا اور فراموش نہیں کرے گا اور وہ علیٰ حسبِ الاخلاص اپنا اپنا اجر پائیں گے۔ تُو مجھ سے ایسا ہے جیسے انبیاء بنی اسرائیل (یعنی ظلی طور پر اُن سے مشابہت رکھتا ہے) تُو مجھ سے ایسا ہے جیسی میری توحید۔ تُو مجھ سے اور میں تجھ سے ہوں۔ اور وہ وقت آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ خدا بادشاہوں اور امیروں کے دلوں میں تیری محبت ڈالے گا یہاں تک کہ وہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ اے منکر و اور حق کے مخالفو! اگر تم میرے بندہ کی نسبت شک میں ہو۔ اگر تمہیں اُس فضل و احسان سے کچھ انکار ہے جو ہم نے اپنے بندہ پر کیا تو اس نشانِ رحمت کی مانند تم بھی اپنی نسبت کوئی سچا نشان پیش کرو اگر تم سچے ہو اور اگر تم پیش نہ کر سکو اور یاد رکھو کہ ہرگز پیش نہ کر سکو گے تو اُس آگ سے ڈرو کہ جو نافرمانوں اور جھوٹوں اور حد سے بڑھنے والوں کے لئے تیار ہے۔ فقط۔“

(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء۔ مجموعہ اشتہارات جلد ۱ صفحہ ۱۲۵ تا ۱۲۷ مطبوعہ ۲۰۱۸ء)

**۱۸۸۶ء** ”شاید چار ماہ کا عرصہ ہوا کہ اس عاجز پر ظاہر کیا گیا تھا کہ ایک فرزند قوی الطاقینِ کامل الظاہر و الباطن تم کو عطا کیا جائے گا۔ سو اُس کا نام بشیر ہوگا۔ اب تک میرا قیاسی طور پر خیال تھا کہ شاید وہ فرزند مبارک اسی اہلیہ سے ہوگا اب زیادہ تر الہام اس بات میں ہو رہے ہیں کہ عنقریب ایک اور نکاح تمہیں کرنا پڑے گا اور جناب الہی میں یہ بات قرار پا چکی ہے کہ ایک پارساطع اور نیک سیرت اہلیہ تمہیں عطا ہوگی وہ صاحبِ اولاد ہوگی۔ اس میں تعجب کی بات یہ ہے کہ جب الہام ہوا تو ایک کشفی عالم میں چار پھل مجھ کو دیئے گئے تین ان میں سے تو آم کے تھے مگر ایک پھل سبز رنگ بہت بڑا تھا۔ وہ اس جہان کے پھلوں سے مشابہ نہیں تھا۔ اگرچہ ابھی یہ الہامی بات نہیں ہے میرے دل میں یہ پڑا ہے کہ وہ پھل جو اس جہان کے پھلوں میں سے نہیں ہے وہی مبارک لڑکا ہے کیونکہ کچھ شک نہیں کہ پھلوں سے مُراد اولاد ہے۔ اور جبکہ ایک پارساطع اہلیہ کی بشارت دی گئی اور ساتھ ہی کشفی طور پر چار

پھل دیئے گئے جن میں سے ایک پھل الگ وضع کا ہے تو یہی سمجھا جاتا ہے۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصّٰوَابِ۔“

(ازمکتوب بنام حضرت حکیم مولوی نور الدین صاحبؒ۔ مکتوبات احمد جلد ۲ صفحہ ۱۲، ۱۳ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

**۱۸۸۶ء** ”ان دنوں اتفاقاً نئی شادی کے لئے دو شخصوں نے تحریک کی تھی مگر جب ان کی نسبت استخارہ کیا گیا تو ایک عورت کی نسبت جواب ملا کہ اس کی قسمت میں ذلت و محتاجی و بے عزتی ہے اور اس لائق نہیں کہ تمہاری اہلیہ ہو اور دوسری کی نسبت اشارہ ہوا کہ اس کی شکل اچھی نہیں۔ گویا یہ اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ صاحب صورت و صاحب سیرت لڑکا جس کی بشارت دی گئی ہے وہ برعایت مناسبت ظاہری اہلیہ جمیلہ و پارسطیح سے پیدا ہو سکتا ہے۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصّٰوَابِ۔“

(ازمکتوب بنام حضرت حکیم مولوی نور الدین صاحبؒ۔ مکتوبات احمد جلد ۲ صفحہ ۱۳ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

**مارچ ۱۸۸۶ء** ”اس عاجز کے اشتہار مورخہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء پر جس میں ایک پیشگوئی دربارہ تولد ایک فرزند صالح ہے جو بصفات مندرجہ اشتہار پیدا ہوگا..... ایسا لڑکا بموجب وعدہ الہی ۹ برس کے عرصہ تک ضرور پیدا ہوگا۔ خواہ جلد ہو خواہ دیر سے۔ بہر حال اس عرصہ کے اندر پیدا ہو جائے گا۔“

(اشتہار ۲۲/مارچ ۱۸۸۶ء۔ مجموعہ اشتہارات جلد ۱ صفحہ ۱۲۸ مطبوعہ ۲۰۱۸ء)

۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ (الف) ”جن صفات خاصہ کے ساتھ لڑکے کی بشارت دی گئی ہے کسی لمبی میعاد سے گونو برس سے بھی دو چند ہوتی۔ اُس کی عظمت اور شان میں کچھ فرق نہیں آسکتا بلکہ صریح دلی انصاف ہر ایک انسان کا شہادت دیتا ہے کہ ایسی عالی درجہ کی خبر جو ایسے نامی اور اخص آدمی کے تولد پر مشتمل ہے انسانی طاقتوں سے بالاتر ہے اور دعا کی قبولیت ہو کر ایسی خبر کا ملنا بے شک یہ بڑا بھاری آسمانی نشان ہے نہ یہ کہ صرف پیشگوئی ہے۔“

(اشتہار صداقت آثار مورخہ ۱۸/اپریل ۱۸۸۶ء۔ مجموعہ اشتہارات جلد ۱ صفحہ ۱۳۲ مطبوعہ ۲۰۱۸ء)

(ب) ”وہ اگر چہ اب تک جو یکم دسمبر ۱۸۸۸ء ہے پیدا نہیں ہوا مگر خدا تعالیٰ کے وعدہ کے موافق اپنی میعاد کے اندر ضرور پیدا ہوگا۔ زمین آسمان ٹل سکتے ہیں پر اس کے وعدوں کا ملنا ممکن نہیں۔“

(سبز اشتہار۔ روحانی خزائن جلد ۲ صفحہ ۲۵۳ حاشیہ)

(ج) ”میں جانتا ہوں اور محکم یقین سے جانتا ہوں کہ خدا تعالیٰ اپنے وعدے کے موافق مجھ سے معاملہ کرے گا اور اگر ابھی اس موعود لڑکے کے پیدا ہونے کا وقت نہیں آیا تو دوسرے وقت میں وہ ظہور پذیر ہوگا اور اگر مدت مقررہ سے ایک دن بھی باقی رہ جائے گا تو خدائے عزوجل اُس دن کو ختم نہیں کرے گا جب تک اپنے وعدہ کو پورا نہ کر لے۔“

(اشتہار تکمیل تبلیغ مورخہ ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء۔ مجموعہ اشتہارات جلد ۱ صفحہ ۲۰۸ حاشیہ مطبوعہ ۲۰۱۸ء)

۱۸ اپریل ۱۸۸۶ء (الف) ”بعد اشاعت اشتہار مندرجہ بالا دوبارہ اس امر کے انکشاف کے لئے جناب الہی میں توجہ کی گئی تو آج ۱۸ اپریل ۱۸۸۶ء میں اللہ جل شانہ کی طرف سے اس عاجز پر اس قدر کھل گیا کہ ایک لڑکا بہت ہی قریب ہونے والا ہے جو ایک مدت حمل سے تجاوز نہیں کر سکتا۔ اس سے ظاہر ہے کہ غالباً ایک لڑکا ابھی ہونے والا ہے یا بالضرور اس کے قریب حمل میں لیکن یہ ظاہر نہیں کیا گیا کہ جو اب پیدا ہوگا یہ وہی لڑکا ہے یا وہ کسی اور وقت میں نوبرس کے عرصہ میں پیدا ہوگا۔“

(اشتہار صداقت آثار ۱۸ اپریل ۱۸۸۶ء۔ مجموعہ اشتہارات جلد ۱ صفحہ ۱۳۲، ۱۳۳۔ مطبوعہ ۲۰۱۸ء)

(ب) ”عربی الہام کے یہ دو فقرہ ہیں۔

انزِلُ مِنَ السَّمَاءِ - ۲ وَنَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ -

جو نزول یا قریب النزول پر دلالت کرتے ہیں۔“

(اشتہار صداقت آثار ۱۸ اپریل ۱۸۸۶ء۔ مجموعہ اشتہارات جلد ۱ صفحہ ۱۳۳ حاشیہ۔ مطبوعہ ۲۰۱۸ء)

(ج) ”پھر بعد میں اس کے یہ بھی الہام ہوا کہ

انہوں نے کہا کہ آنے والا یہی ہے یا ہم دوسرے کی راہ نکلیں۔“

(اشتہار صداقت آثار ۱۸ اپریل ۱۸۸۶ء۔ مجموعہ اشتہارات جلد ۱ صفحہ ۱۳۳۔ مطبوعہ ۲۰۱۸ء)

۱۸۸۶ء ”جن دنوں لڑکی پیدا ہوئی تھی اور لوگوں نے غلط فہمی پیدا کرنے کے لئے شور مچایا کہ پیٹنگوئی غلط نکلی ان دنوں میں یہ الہام ہوا تھا۔

دشمن کا بھی خوب وار نکلا      تَس پر بھی وہ وار پار نکلا

۱۔ اشتہار ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء۔ (مرزا بشیر احمد)

۲۔ (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؒ) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے گھر میں ۱۵ اپریل ۱۸۸۶ء میں لڑکی پیدا ہوئی جس کا نام عصمت رکھا گیا اس لڑکی کی پیدائش پر مخالفین نے یہ شور مچایا کہ لڑکے کے متعلق جو پیٹنگوئی تھی وہ غلط نکلی کیونکہ موجودہ حمل سے لڑکی پیدا ہوئی ہے نہ کہ لڑکا۔ مگر یہ اعتراض بالکل غلط تھا کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ کہیں نہیں لکھا تھا کہ موجودہ حمل سے ہی ضرور لڑکا پیدا ہوگا بلکہ الہام ۱۸ اپریل ۱۸۸۶ء کی ذیل میں یہ صراحت کی گئی تھی کہ عنقریب ایک لڑکا ہوگا خواہ موجودہ حمل سے ہو یا اس کے قریب آئندہ حمل سے۔ چنانچہ عصمت کی پیدائش کے بعد دوسرے حمل سے بشیر اول پیدا ہو گیا۔

یعنی مخالفوں نے تو یہ شور مچایا ہے کہ پیشگوئی غلط نکلی مگر جلد فہم لوگ سمجھ جائیں گے اور ناواقف شرمندہ ہوں گے۔“

(الحکم جلد ۶ نمبر ۱۶ مورخہ ۳۰ اپریل ۱۹۰۲ء صفحہ ۷)

۲۶ اپریل ۱۸۸۶ء ”شیخ مہر علی کی نسبت ضرور قادیان میں ۲۶ اپریل ۱۸۸۶ء میں ایک خطرناک خواب آئی تھی جس کی یہی تعبیر تھی کہ ان پر ایک بڑی بھاری مصیبت نازل ہوگی چنانچہ ان ہی دنوں میں ان کو اطلاع بھی دی گئی تھی۔ خواب یہ تھی کہ اُن کی فرشِ نشست کو آگ لگ گئی اور ایک بڑا تہملکہ برپا ہوا اور ایک پُر ہول شعلہ آگ کا اُٹھا اور کوئی نہیں تھا جو اُس کو بجھا تا۔ آخر میں میں نے بار بار پانی ڈال کر اُس کو بجھا دیا۔ پھر آگ نظر نہیں آئی مگر دھواں رہ گیا۔ مجھے معلوم نہیں کہ کس قدر اُس آگ نے جلادیا مگر ایسا ہی دل میں گذرا کہ کچھ تھوڑا نقصان ہوا۔ یہ خواب تھی۔ یہ خط شیخ صاحب کے حوالات میں ہونے کے بعد اُن کے گھر سے اُن کے بیٹے

۱۔ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؒ) چنانچہ اس بشارت کے مطابق عصمت کی پیدائش کے بعد ۷ اگست ۱۸۸۷ء کو ایک لڑکا پیدا ہوا جس کا نام بشیر احمد رکھا گیا جس کی پیدائش سے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء والے الہام کا یہ فقرہ پورا ہوا کہ ”خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے۔“ نیز ۸ اپریل ۱۸۸۶ء کا یہ الہام پورا ہوا کہ ”ایک لڑکا بہت ہی قریب ہونے والا ہے۔“

۲۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ”اسی وقت میرے دل میں خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ یقین کامل یہ تعبیر ڈالی گئی کہ شیخ صاحب پر اور اُن کی عزت پر سخت مصیبت آئے گی اور میرا پانی ڈالنا یہ ہوگا کہ آخر میری ہی دُعا سے نہ کسی اور وجہ سے وہ بلا دُور کی جائے گی..... آخر قریباً چھ ماہ گزرنے پر ایسا ہی ہوا اور میں انبالہ چھاؤنی میں تھا کہ ایک شخص محمد بخش نام شیخ صاحب کے فرزند جان محمد کی طرف سے میرے پاس پہنچا اور بیان کیا کہ فلاں مقدمہ میں شیخ صاحب حوالات میں ہو گئے۔ میں نے اُس شخص سے اپنے خط کا حال دریافت کیا جس میں چھ ماہ پہلے اس بلا کی اطلاع دی گئی تھی تو اُس وقت محمد بخش نے اِس خط کے پہنچنے سے لاعلمی ظاہر کی لیکن آخر خود شیخ صاحب نے رہائی کے بعد کئی دفعہ اقرار کیا کہ وہ خط ایک صندوق میں سے مل گیا۔ پھر شیخ صاحب تو حوالات میں ہو چکے تھے لیکن اُن کے بیٹے جان محمد کی طرف سے شاید محمد بخش کے دستخط سے جو ایک شخص ان کے تعلق داروں میں سے ہے کئی خط اس عاجز کے نام دُعا کے لئے آئے اور اللہ جل شانہ جانتا ہے کہ کئی راتیں نہایت مجاہدہ سے دُعا میں کی گئیں اور اوائل میں صورت قضاء و قدر کی نہایت پیچیدہ اور مہرم معلوم ہوتی تھی لیکن آخر خدا تعالیٰ نے دعا قبول کی اور اُن کے بارے میں رہا ہونے کی بشارت دے دی اور اُس بشارت سے اُن کے بیٹے کو مختصر لفظوں میں اطلاع دی گئی.....

دعا بہت کی گئی اور آخر فقرہ میں بریت اور فضل الہی کی بشارت دی گئی تھی وہ الفاظ اگرچہ بہت کم تھے مگر قَلَّ وَ دَلَّ تھے۔“

(ضمیمہ آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۶۵۳، ۶۵۴)

۳۔ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؒ) یعنی جو خط اس خواب کی اطلاع کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے شیخ مہر علی صاحب رئیس ہوشیار پور کو لکھا تھا۔

کو ملا۔ پھر بعد اس کے بھی ایک دو خواب ایسے ہی آئے جن میں اکثر حصّہ وحشت ناک اور کسی قدر اچھا تھا۔ میں تعبیر کے طور پر کہتا ہوں کہ شاید یہ مطلب ہے کہ درمیان میں سخت تکالیف ہیں اور انجام بخیر ہے مگر ابھی انجام کی حقیقت مجھ پر صفائی سے نہیں کھلی جس کی نسبت دعوے سے بیان کیا جائے۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصّٰوَابِ۔“

(از مکتوب بنام چودھری رستم علی صاحبؒ۔ مکتوبات احمد جلد ۲ صفحہ ۲۸۴ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

**۱۸۸۶ء** ”نواب صدیق حسن خانؒ کے دل میں خشک و ہابیت کا خمیر تھا اس لئے انہوں نے غیر قوموں کو صرف مہدی کی تلوار سے ڈرایا اور آخر پکڑے گئے اور نواب ہونے سے معطل کئے گئے اور بڑے انکسار سے میری طرف خط لکھا کہ میں اُن کے لئے دُعا کروں تب میں نے اُس کو قابلِ رحم سمجھ کر اُس کے لئے دُعا کی تو خدا تعالیٰ نے مجھ کو مخاطب کر کے فرمایا کہ

سرکوبی سے اُس کی عزت بچائی گئی

..... آخر کچھ مدت کے بعد اُن کی نسبت گورنمنٹ کا حکم آ گیا کہ صدیق حسن خان کی نسبت نواب کا خطاب قائم رہے۔“

(تمتہ حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۷۰)

**۱۸۸۶ء** ”مرزا امام الدین و نظام الدین اور اس جگہ کے تمام آریہ اور نیز لیکھرام پشاوری اور صد ہا دوسرے

۱۔ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؒ) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے براہین احمدیہ کے بعض شروع کے حصّے نواب صدیق حسن خان کو بھیج کر انہیں تحریک کی تھی کہ وہ اس کتاب کی اشاعت میں حصّہ لیں جس کے جواب میں نواب صاحب نے لکھا کہ دینی مباحثات کی کتابوں کا خریدنا یا اُن میں کچھ مدد دینا خلاف منشاء گورنمنٹ انگریزی ہے اس لئے اس ریاست سے خرید وغیرہ کی کچھ اُمید نہ رکھیں۔ نواب صاحب کے اس جواب کا ذکر کر کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے براہین احمدیہ حصّہ چہارم کے ضمیمہ اشتہار ”مسلمانوں کی نازک حالت اور انگریزی گورنمنٹ“ میں تحریر فرمایا۔ ”ہم بھی نواب صاحب کو اُمید گاہ نہیں بناتے بلکہ اُمید گاہ خداوند کریم ہی ہے اور وہی کافی ہے (خدا کرے گورنمنٹ انگریزی نواب صاحب پر بہت راضی رہے)۔“ جس کے بعد نواب صاحب پر گورنمنٹ انگریزی کسی معاملہ میں ناراض ہوئی اور ان سے نوابی کا خطاب واپس لے لیا۔ اس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ ”نواب صاحب صدیق حسن خان پر جو ابتلاء پیش آیا وہ بھی میری ایک پیشگوئی کا نتیجہ ہے جو براہین احمدیہ میں درج ہے انہوں نے میری کتاب براہین احمدیہ کو چاک کر کے واپس بھیج دیا تھا میں نے دعا کی تھی کہ ان کی عزت چاک کر دی جائے۔ سو ایسا ہی ظہور میں آیا۔“ (تمتہ حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۷۰ حاشیہ) نواب صاحب کو جب اپنے اس قصور کا احساس ہوا تو حضرت اقدس کی خدمت میں خط کے ذریعہ دُعا کی درخواست کی۔



لوگ خوب جانتے ہیں کہ کئی سال ہوئے کہ ہم نے اسی کے متعلق مجملاً ایک پیشگوئی کی تھی یعنی یہ کہ ہماری برادری میں سے ایک شخص احمد بیگ نام فوت ہونے والا ہے۔“

(اشتہار ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء۔ مجموعہ اشتہارات جلد ۱ صفحہ ۱۷۹ مطبوعہ ۲۰۱۸ء)

**۱۳ اگست ۱۸۸۶ء** ”ہم پر آج بھی جو تیسری اگست ۸۶ء ہے منجانب اللہ اُس کی نسبت معلوم ہوا ہے کہ اگر وہ توبہ نہ کرے تو اُس کی بے راہیوں کا وبال جلد تر اُسے درپیش ہے اور اگر یہ معمولی رنجوں میں سے کوئی رنج ہو تو اُس کو پیشگوئی کا مصداق مت سمجھو لیکن اگر ایسا رنج پیش آیا جو کسی کے خیال گمان میں نہیں تھا تو پھر سمجھنا چاہیے کہ یہ مصداق پیشگوئی ہے لیکن اگر وہ باز آنے والا ہے تو پھر بھی انجام بخیر ہوگا یا تنبیہ کے بعد راحت پیدا ہو جائے گی۔“

(سرمہ چشم آریہ۔ روحانی خزائن جلد ۲ صفحہ ۲۳۸، ۲۳۹)

**۱۳ فروری ۱۸۸۷ء** ”آج مجھے فجر کے وقت یوں القا ہوا۔ یعنی بطور الہام

عبدالباسط

معلوم نہ تھا کہ یہ کس کی طرف اشارہ ہے۔ آج آپ کے خط میں عبدالباسط دیکھا۔ شاید آپ کی طرف اشارہ ہو۔  
وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔“

(از مکتوب بنام حضرت حکیم مولوی نور الدین صاحبؒ۔ مکتوبات احمد جلد ۲ صفحہ ۲۶ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

**۱ اپریل ۱۸۸۷ء** ”چند روز ہوئے میں نے اس قرضہ کے ترڈ میں خواب میں دیکھا تھا کہ میں ایک نشیب گڑھے میں کھڑا ہوں اور اوپر چڑھنا چاہتا ہوں مگر ہاتھ نہیں پہنچتا۔ اتنے میں ایک بندہ خدا آیا، اُس نے اوپر سے میری طرف ہاتھ لمبا کیا اور میں اس کے ہاتھ کو پکڑ کر اوپر کوچھڑھ گیا اور میں نے چڑھتے ہی کہا کہ خدا تجھے اس خدمت کا بدلہ دیوے۔“

آج آپ کا خط پڑھنے کے ساتھ میرے دل میں پختہ طور پر یہ جم گیا کہ وہ ہاتھ پکڑنے والا جس سے

۱۔ یعنی مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری۔ (شمس)

۲۔ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؒ) اس پیشگوئی کے مطابق مرزا احمد بیگ ۳۰ ستمبر ۱۸۹۲ء کو بمقام ہوشیار پور فوت ہو گیا۔

۳۔ یعنی مرزا امام الدین۔ (مرزا بشیر احمد)

۴۔ (نوٹ از عرفانی صاحبؒ) حضرت حکیم الامت نے بارہا فرمایا کہ میرا الہامی نام عبدالباسط ہے۔

(مکتوبات احمد جلد ۲ صفحہ ۲۶ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

رفع تردد ہوا آپ ہی ہیں کیونکہ جیسا کہ میں نے خواب میں ہاتھ پکڑنے والے کے لئے دُعا کی ایسا ہی برکتِ قلبِ خط کے پڑھنے سے آپ کے لئے مُنہ سے دلی دُعا نکل گئی۔ مُسْتَجَابٌ اِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى۔“

(از مکتوب بنام حضرت حکیم مولوی نور الدین صاحب۔ مکتوبات احمد جلد ۲ صفحہ ۳۳ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

**۱۸۸۷ء** ”ایک دفعہ مولوی محمد حسین بٹالوی کا ایک دوست انگریزی خواں نجف علی نام (جو کہ کابل میں بھی گیا تھا اور شایدا اب بھی وہاں ہے) میرے پاس آیا اور اُس کے ہمراہ محبیبی مرزا خدا بخش صاحبؒ بھی تھے۔ ہم تینوں سیر کے لئے باہر گئے تو راستہ میں کشتی طور پر مجھے معلوم ہوا کہ نجف علی نے میری مخالفت اور نفاق میں کچھ باتیں کی ہیں چنانچہ یہ کشف اُس کو سنایا گیا تو اُس نے اقرار کیا کہ یہ بات صحیح ہے۔“

(نزل المسیح۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۸۴)

**۱۸۸۷ء** ”ایک دفعہ ہم ریل گاڑی پر سوار تھے اور لدھیانہ کی طرف جا رہے تھے کہ الہام ہوا۔  
”نصف ترانصف عمالیق را“<sup>۱</sup>

اور اس کے ساتھ یہ تفہیم ہوئی کہ امام بی بیؒ جو ہمارے جدی شرکاء میں سے ایک عورت تھی مرجائے گی اور اس کی زمین نصف ہمیں اور نصف دیگر شرکاء کو مل جائے گی۔

یہ الہام ان دوستوں کو جو اُس وقت ہمارے ساتھ تھے سنا دیا گیا تھا چنانچہ بعد میں ایسا ہی ہوا کہ عورت مذکور مرگئی اور اس کی نصف زمین ہمیں اور نصف بعض دیگر شرکاء کو ملی۔“ (نزل المسیح۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۹۱، ۵۹۲)

۱۔ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؒ) پیغام صلح جلد ۲۳ نمبر ۷۷ صفحہ ۴ سے مرزا خدا بخش صاحب کے اپنے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ جب وہ اور مولوی نجف علی قادیان آئے تو اُن دنوں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی امریکہ کے ایک باشندہ الیگزینڈر رسل وبؒ کے ساتھ خط و کتابت ہو رہی تھی۔ حضورؐ نے سیر میں یہ خواب سنائی اور مولوی نجف علی نے اقرار کیا کہ واقعی مولوی محمد حسین بٹالوی سے اُن کی باتیں سن کر آپ کا سخت مخالف ہو گیا تھا اور میں نے ارادہ کر لیا تھا کہ آپ کی کوئی بات قبول نہ کروں گا اور شخہٴ حق سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ واقعہ ۱۸۸۷ء کا ہے کیونکہ اس میں الیگزینڈر رسل وبؒ کی خط و کتابت درج ہے۔

۲۔ (ترجمہ از ناشر) نصف تیرے لئے ہے اور نصف دیگر شرکاء کے لئے۔

۳۔ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؒ) امام بی بی مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری کی ہمشیرہ تھی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک چچا زاد بھائی کی جو مفقود الخبر ہو چکا تھا، بیوہ تھی۔

(قریباً) ۱۸۸۷ء ”ایک دفعہ ہمیں موضع کُنجرال ضلع گورداسپور کو جانے کا اتفاق ہوا اور شیخ حامد علی ساکن تھہ غلام نبی ہمارے ساتھ تھا۔ جب صبح کو ہم نے جانے کا قصد کیا تو الہام ہوا کہ

اس سفر میں تمہارا اور تمہارے رفیق کا کچھ نقصان ہوگا

چنانچہ راستہ میں شیخ حامد علی کی ایک چادر اور ہمارا ایک رومال گم ہو گیا۔ اس وقت حامد علی کے پاس وہی چادر تھی۔“ (نزول المسیح - روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۶۰۷، ۶۰۸)

۱۸۸۷ء ”بچ ناتھ برہمن ولد بھگت رام کو کشفی طور پر اطلاع دی گئی تھی کہ ایک برس کے عرصہ تک تجھ پر مصیبت نازل ہونے والی ہے اور کوئی خوشی کی تقریب بھی ہوگی۔ چنانچہ اس پیشگوئی پر اس کے دستخط کرائے گئے جو اب تک موجود ہیں۔ پھر بعد ازاں ایک برس کے عرصہ میں اس کا باپ جوانی کی عمر میں ہی فوت ہو گیا اور اسی دن ان کی شادی کی تقریب بھی پیش تھی یعنی کسی کا بیاہ تھا۔“ (شعۂ حق - روحانی خزائن جلد ۲ صفحہ ۳۸۴)

۱۱ جولائی ۱۸۸۷ء ”میں نے آج خواب میں دیکھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہمارے مکان پر موجود ہیں۔ دل میں خیال آیا کہ ان کو کیا کھلائیں، آم تو خراب ہو گئے ہیں۔ تب اور آم غیب سے موجود ہو گئے۔ واللہ علم اس کی کیا تعبیر ہے۔“ (از مکتوب بنام چودھری رستم علی صاحبؒ - مکتوبات احمد جلد ۲ صفحہ ۵۰۷ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

۷ اگست ۱۸۸۷ء ”إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا كَصَبِّ السَّمَاءِ فِيهِ ظُلُمَاتٌ وَرَعْدٌ وَبَرْقٌ كُلُّ شَيْءٍ تَحْتِ قَدَمَيْهِ۔

یعنی ہم نے اس بچے کو شاہد اور مبشر اور نذیر ہونے کی حالت میں بھیجا ہے اور یہ اُس بڑے مینہ کی مانند ہے جس میں طرح طرح کی تاریکیاں ہوں اور رعد اور برق بھی ہو۔ یہ سب چیزیں اُس کے دونوں قدموں کے نیچے ہیں۔“ (سہزاد شہار - روحانی خزائن جلد ۲ صفحہ ۶۲)

۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ”الہامی عبارت میں جیسا کہ ظلمت کے بعد رعد اور روشنی کا ذکر ہے یعنی جیسا کہ اس کی عبارت کی ترتیب بیانی سے ظاہر ہوتا ہے کہ پسر متوفی کے قدم اٹھانے کے بعد پہلے ظلمت آئے گی اور پھر رعد اور برق۔ اسی ترتیب کے رو سے اس پیشگوئی کا پورا ہونا شروع ہوا۔ یعنی پہلے بشیر کی موت کی وجہ سے ابتلاء کی ظلمت وارد ہوئی اور پھر اُس کے بعد رعد اور روشنی ظاہر ہونے والی ہے اور جس طرح ظلمت ظہور میں آگئی اسی طرح یقیناً جاننا چاہیے کہ کسی دن وہ رعد اور روشنی بھی ظہور میں آجائے گی جس کا وعدہ دیا گیا ہے۔ جب وہ روشنی آئے گی تو ظلمت

**۱۸۸۸ء** (الف) ”اُس لڑکے کی پیدائش کے بعد اس کی طہارت باطنی اور صفائی استعداد کی تعریفیں الہام میں بیان کی گئیں اور پاک اور نور اللہ اور ید اللہ اور مقدس اور بشیر اور خدا باماست اس کا نام رکھا گیا..... خدا تعالیٰ نے پسر متوفی کے اپنے الہام میں کئی نام رکھے۔ اُن میں سے ایک بشیر اور ایک عموائیل اور ایک خدا باماست ورحمتِ حق اور ایک ید اللہ بجلال وجمال ہے۔“

(از مکتوب بنام حضرت حکیم مولوی نور الدین صاحبؒ۔ مکتوبات احمد جلد ۲ صفحہ ۴۷ و ۸۰ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

(ب) ”خدا تعالیٰ نے بعض الہامات میں یہ ہم پر ظاہر کیا تھا کہ یہ لڑکا جو فوت ہو گیا ہے ذاتی استعدادوں میں اعلیٰ درجہ کا ہے اور دنیوی جذبات بکلی اس کی فطرت سے مسلوب اور دین کی چمک اس میں بھری ہوئی ہے اور روشن فطرت اور عالی گوہر اور صدیقی روح اپنے اندر رکھتا ہے اور اُس کا نام بارانِ رحمت اور مبشر اور بشیر اور ید اللہ بجلال وجمال وغیرہ اسماء بھی ہیں۔ سو جو کچھ خدا تعالیٰ نے اپنے الہامات کے ذریعہ سے اُس کی صفات ظاہر کی یہ سب اُس کی صفائی استعداد کے متعلق ہیں جن کے لئے ظہور فی الخارج کوئی ضروری امر نہیں۔“

(سبزا شہتار۔ روحانی خزائن جلد ۲ صفحہ ۴۵۳، ۴۵۴)

**۱۸۸۸ء** ” اور اُس کی تعریف میں ایک الہام ہوا

جَاءَكَ النُّورُ وَهُوَ أَفْضَلُ مِنْكَ

یعنی کمالاتِ استعداد یہ میں وہ تجھ سے افضل ہے۔“

(از مکتوب بنام حضرت حکیم مولوی نور الدین صاحبؒ۔ مکتوبات احمد جلد ۲ صفحہ ۸۰ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

**۱۸۸۸ء جنوری** ”چند روز کا ذکر ہے کہ پرانے کاغذات کو دیکھتے دیکھتے ایک پرچہ نکل آیا جو میں نے اپنے ہاتھ سے بطور یادداشت کے لکھا تھا۔ اُس میں تحریر تھا کہ یہ پرچہ ۵ جنوری ۱۸۸۸ء کو لکھا گیا ہے۔ مضمون

بقیہ حاشیہ۔ کے خیالات کو بالکل سینوں اور دلوں سے مٹا دے گی اور جو اعتراضات غافلوں اور مردہ دلوں کے مُنہ سے نکلے ہیں ان کو نابود اور ناپید کر دے گی..... سو اے وے لوگو! جنہوں نے ظلمت کو دیکھ لیا حیرانی میں مت پڑو بلکہ خوش ہو اور خوشی سے اُچھلو کہ اس کے بعد اب روشنی آئے گی۔“

(سبزا شہتار۔ روحانی خزائن جلد ۲ صفحہ ۴۶۲، ۴۶۳)

۱۔ (نوٹ از مولانا جلال الدین نمسؒ) بشیر اول جو ۷ اگست ۱۸۸۷ء کو پیدا ہوا اور ۴ نومبر ۱۸۸۸ء کو فوت ہو گیا۔  
۲، ۳۔ یعنی بشیر اول۔ (نمس)

یہ تھا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ مولوی محمد حسین صاحب نے کسی امر میں مخالفت کر کے کوئی تحریر چھپوائی ہے اور اُس کی سُرنی میری نسبت ”کمینہ“ رکھی ہے۔ معلوم نہیں اس کے کیا معنی ہیں اور وہ تحریر پڑھ کر کہا ہے کہ آپ کو میں نے منع کیا تھا پھر آپ نے کیوں ایسا مضمون چھپوایا۔ لہذا مَا رَأَيْتُ وَاللَّهِ اَعْلَمُ بِتَأْوِيلِهِ۔“

(از مکتوب بنام مولوی محمد حسین صاحب بنا لوی۔ مکتوبات احمد جلد ۱ صفحہ ۳۱۳ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

**۱۴ فروری ۱۸۸۸ء** ”۱۳، ۱۴ فروری ۱۸۸۸ء کی گذشتہ رات مجھے آپ کی نسبت دو ہولناک خوابیں آئی تھیں جن سے ایک سخت ہم و غم مصیبت معلوم ہوتی تھی۔ میں نہایت وحشت و ترُدُّ میں تھا کہ یہ کیا بات ہے اور غنودگی میں ایک الہام بھی ہوا کہ جو مجھے بالکل یاد نہیں رہا۔ چنانچہ کل سندرداس کی وفات اور انتقال کا خط پہنچ گیا۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاٰجِعُوْنَ۔ معلوم ہوتا ہے یہ وہی غم تھا جس کی طرف اشارہ تھا۔“

(از مکتوب بنام چودھری رستم علی صاحبؒ۔ مکتوبات احمد جلد ۲ صفحہ ۵۳۸ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

**قریباً ۱۸۸۸ء** ”ایک دفعہ ہمیں لدھیانہ سے پٹیا لہ جانے کا اتفاق ہوا۔ روانہ ہونے سے پہلے الہام ہوا کہ ”اس سفر میں کچھ نقصان ہوگا اور کچھ ہم و غم پیش آئے گا“

اس پیشگوئی کی خبر ہم نے اپنے ہمراہیوں کو دے دی چنانچہ جبکہ ہم پٹیا لہ سے واپس آنے لگے تو عصر کا وقت تھا ایک جگہ ہم نے نماز پڑھنے کے لئے اپنا چوغہ اُتار کر سید محمد حسن خان صاحب وزیر ریاست کے ایک نوکر کو دیا تاکہ وضو کریں۔ پھر جب نماز سے فارغ ہو کر ٹکٹ لینے کے لئے جیب میں ہاتھ ڈالا تو معلوم ہوا کہ جس رومال میں روپے باندھے ہوئے تھے وہ رومال گر گیا ہے۔ تب ہمیں وہ الہام یاد آیا کہ اس نقصان کا ہونا ضروری تھا۔

پھر جب ہم گاڑی پر سوار ہوئے تو راستہ میں ایک اسٹیشن دور آہہ پر ہمارے ایک رفیق کو کسی مسافر انگریز نے محض دھوکہ دہی سے اپنے فائدہ کے لئے کہہ دیا کہ لودیانہ آ گیا ہے چنانچہ ہم اُس جگہ سب اُتر پڑے اور جب ریل چل دی تب ہم کو معلوم ہوا کہ یہ کوئی اور اسٹیشن تھا اور ایک بیابان میں اُترنے سے سب جماعت کو تکلیف ہوئی اور اس طرح پر الہام مذکورہ کا دوسرا حصہ بھی پورا ہو گیا۔“

(نزل المسح۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۶۰۹، ۶۱۰)

**مئی ۱۸۸۸ء** ”ایک بار فتح مسیح نام ایک عیسائی نے کہا تھا کہ مجھے الہام ہوتا ہے۔ میں نے جب اُسے کہا کہ تو پیشگوئی کر، تو گھبرایا اور مجھے کہا کہ ایک مضمون بند لفظ میں رکھا جاوے اور آپ اس کا مضمون بتادیں۔

مجھے خدا تعالیٰ نے اطلاع دی کہ

## ”تو اس کو قبول کر لے“

جب میں نے اس کو بھی قبول کر لیا تو کئی سو آدمیوں کے مجمع میں آخر پادری وائٹ بریجٹ نے کہا کہ یہ

(الحکم جلد ۶ نمبر ۵ مورخہ ۷ فروری ۱۹۰۲ء صفحہ ۴۴ کالم نمبر ۳)

فتح مسیح جھوٹا ہے۔“

مئی ۱۸۸۸ء (الف) ”إِنَّ اللَّهَ رَأَىٰ أَبْنَاءَ عِبِّي وَعَيَّرَهُمْ مِنْ شُعُوبِ آيِي وَأُحْيَىٰ الْمَعْمُورِينَ فِي الْمَهْلِكَاتِ..... وَالْمُنْكَرِينَ لُجُودِ اللَّهِ وَمِنَ الْمُفْسِدِينَ..... وَرَأَىٰ أَنَّهُمْ يَأْمُرُونَ بِالْمُنْكَرِ وَالشُّرُورِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوفِ..... وَلَا يَتُوبُونَ مِنْ سَبِّ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بَلْ كَانُوا عَلَيْهِ مِنَ الْمَدَامِينِ..... وَبَيَّنَّمَاهُمْ كَذَلِكَ إِذَا صُطِفَانِي رَبِّي لِتَجْدِيدِ دِينِهِ..... وَرَزَقَنِي مِنَ الْإِلَهَامَاتِ وَالْمُكَالَمَاتِ وَالْمُخَاطَبَاتِ وَالْمُكَاشَفَاتِ رِزْقًا حَسَنًا..... فَطَعُوا وَبَعُؤُوا وَاسْتَدْعُوا الْآيَاتِ اسْتِهْزَاءً وَ قَالُوا لَا نَعْلَمُ إِلَهًا يُكَلِّمُ أَحَدًا..... فَلْيَأْتِنَا بِآيَةٍ إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ..... وَكَذَلِكَ سَدَرُوا فِي غَلَوَاتِهِمْ وَجَمَحُوا فِي جَهْلَاتِهِمْ وَسَدَلُوا ثُوبَ الْخِيَلَاءِ يَوْمًا فَيَوْمًا. حَتَّىٰ بَدَأَ لَهُمْ أَنْ يُشِيعُوا خَزَعِيلَاتِهِمْ وَ يَصْطَاذُوا السُّفَهَاءَ بِتَلْبِيسَاتِهِمْ. فَكَتَبُوا كِتَابًا كَانَ فِيهِ سَبُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَبُّ كَلَامِ اللَّهِ تَعَالَىٰ وَإِنْكَارُ وُجُودِ الْبَارِئِ عَزَّ اسْمُهُ. وَمَعَ ذَلِكَ طَلَبُوا فِيهِ آيَاتِ صِدْقِي مَبْنِيَّ وَ آيَاتِ وُجُودِ اللَّهِ تَعَالَىٰ وَأَرْسَلُوا كِتَابَهُمْ

Reverend White Brecht ل

۷ (ترجمہ از مرتب) اللہ تعالیٰ نے میرے جدی بھائیوں اور فریبیوں کو دیکھا کہ وہ مہلک امور میں منہمک ہیں..... اور اللہ تعالیٰ کے وجود کے منکر اور مفسد لوگ ہیں..... اور اُس نے دیکھا کہ وہ لوگوں کو بدیوں اور شرارتوں کی طرف بلاتے اور نیکی کے کاموں سے روکتے ہیں..... اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بدزبانی سے باز نہیں آتے بلکہ اس پر اصرار کرتے ہیں..... اسی دوران میں اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے دین کی تجدید کے لئے چُن لیا..... اور اپنے الہامات، مخاطبات اور مکاشفات سے مجھے بہرہ ور کیا..... جس پر انہوں نے سرکش کی اور تمسخر کے طور پر مجھ سے نشانات کا مطالبہ کیا اور کہا کہ ہمیں ایسے معبود کا کوئی علم نہیں جو کسی سے کلام کرتا ہو..... اور اگر یہ شخص سچا ہے تو ہمیں کوئی نشان دکھائے..... اسی طرح یہ لوگ اپنی حد سے بڑھتے گئے اور اپنی جہالتوں میں سرکش ہوتے گئے اور ان کا تلبیر روز بروز بڑھتا گیا حتیٰ کہ انہوں نے اپنے گندے خیالات کی اشاعت شروع کر دی اور کم عقل لوگوں کو اپنے فریبوں کا شکار بنانے لگے چنانچہ انہوں نے ایک گندہ اشتہار نکالا ہے جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دی ہیں اور قرآن کریم کے متعلق بدزبانی کی ہے اور اللہ تعالیٰ کی ہستی کا انکار کیا ہے اور ساتھ ہی مجھ سے میری سچائی کے متعلق نشانات کا مطالبہ کیا اور اللہ تعالیٰ کی ہستی کا ثبوت مانگا ہے اور انہوں نے اپنا یہ اشتہار

فِي الْأَفَاقِ وَالْأَقْطَارِ وَأَعَانُوا بِهَا كَفَرَةَ الْهِنْدِ وَعَتَوْا عُنُوتًا كَبِيرًا مَّا سَمِعَ مِثْلَهُ فِي الْفَرَاغَةِ  
 الْأَوَّلِينَ. فَلَمَّا بَلَغَنِي كِتَابُهُمُ الَّذِي كَانَ قَدْ صَنَعَهُ كَبِيرُهُمْ فِي الْخُبْرِ وَالْعُبْرِ..... فَإِذَا  
 الْكَلِمَاتُ كَلِمَاتٌ تَكَادُ السَّمُوتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهَا..... فَغَلَّقْتُ الْأَبْوَابَ وَدَعَوْتُ الرَّبَّ الْوَهَّابَ.  
 وَطَرَحْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَخَرَرْتُ أَمَامَهُ سَاجِدًا..... وَقُلْتُ يَا رَبِّ يَا رَبِّ انصُرْ عَبْدَكَ وَاخْذُلْ  
 أَعْدَاءَكَ. اسْتَجِبْنِي يَا رَبِّ اسْتَجِبْنِي. إِيَّاكَ يُسْتَهْزَأُ بِكَ وَبِرَسُولِكَ. وَحَتَّى مَا يُكْذِبُونَ  
 كِتَابَكَ وَيَسُبُّونَ نَبِيَّكَ. بِرَحْمَتِكَ اسْتَعِثْ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا مُعِينُ.  
 فَرَحِمَ رَبِّي عَلَيَّ تَضَرُّعَاتِي وَزَفَرَاتِي وَعَبْرَاتِي وَتَادَاتِي وَقَالَ:

إِنِّي رَأَيْتُ عَصِيَانَهُمْ وَطُغْيَانَهُمْ فَسَوْفَ أَصْرِبُهُمْ بِأَنْوَاعِ الْأَفَاتِ أُبِيدُهُمْ مِمَّنْ تَحْتِ السَّمُوتِ  
 وَ سَتَنْظُرُ مَا أَفْعَلُ بِهِمْ وَ كُنَّا عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَادِرِينَ. إِنِّي أَجْعَلُ نِسَاءَهُمْ أَرَامِلَ وَ أَبْنَاءَهُمْ  
 يَتَامَى وَ بِيُوتَهُمْ خَرِبَةً لَيْدُونَ وَ قُوا طَعْمَهُ مَا قَالُوا وَ مَا كَسَبُوا. وَلَكِنْ لَا أَهْلِكُهُمْ دَفْعَةً وَاحِدَةً بَلْ  
 قَلِيلًا قَلِيلًا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ وَيَكُونُونَ مِنَ التَّوَّابِينَ إِنَّ لِعَنَّتِي تَأْزِلَةً عَلَيْهِمْ وَ عَلَى جُذُرَانِ

بقیہ ترجمہ۔ تمام اطرافِ عالم میں شائع کیا ہے اور اس طرح سے ہندوستان بھر کے غیر مسلم لوگوں کو اسلام کے خلاف  
 مدد دی ہے اور اس قدر تکبر کیا ہے جو پہلے فراعنہ نے بھی نہیں کیا ہوگا سو جب ان کے سرغہ کا جو خباثت میں بھی اُن کا بڑا  
 ہے جیسا کہ عمر میں بڑا ہے، لکھا ہوا یہ اشتہار مجھے ملا..... تو میں نے دیکھا کہ وہ الفاظ ایسے تھے کہ قریب تھا کہ آسمان ان کی  
 وجہ سے پھٹ جائیں..... اس پر میں نے دروازوں کو بند کر لیا اور خدا تعالیٰ کے حضور سجدہ میں گر کر ڈعا کی..... اور کہا کہ  
 اے میرے رب! اے میرے رب! اپنے بندہ کی نصرت فرما اور اپنے دشمنوں کو ذلیل و رسوا کر۔ اے میرے رب!  
 میری دُعا سن اور اُسے قبول فرما۔ کب تک تجھ سے اور تیرے رسول سے تمسخر کیا جائے گا اور کس وقت تک یہ لوگ تیری  
 کتاب کو جھٹلاتے اور تیرے نبی کے حق میں بدکلامی کرتے رہیں گے۔ اے ازلی ابدی۔ اے مددگار خدا! میں تیری  
 رحمت کا واسطہ دے کر تیرے حضور فریاد کرتا ہوں۔

تب میرے رب نے میری گریہ و زاری اور میری آہوں کو سُن کر مجھ پر رحم فرمایا اور مجھے پکار کر فرمایا۔  
 میں نے اُن کی نافرمانی اور سرکشی کو دیکھا ہے میں اُن پر طرح طرح کی آفات ڈال کر اُنہیں آسمان کے نیچے سے نابود  
 کر دوں گا اور تم جلد دیکھو گے کہ میں ان کے ساتھ کیا سلوک کرتا ہوں اور ہم ہر ایک بات پر قادر ہیں۔ میں اُن کی عورتوں کو بیوہ  
 اُن کے بچوں کو یتیم اور اُن کے گھروں کو ویران کر دوں گا اور اس طرح سے وہ اپنی باتوں کا اور اپنی کارروائیوں کا مزہ چکھیں  
 گے لیکن میں اُنہیں یکدم ہلاک نہیں کروں گا بلکہ تدریجاً پکڑوں گا تاکہ اُنہیں رجوع اور توبہ کا موقع ملے۔ میری لعنت اُن پر

بِيوتِهِمْ وَعَلَى صَغِيرِهِمْ وَكَبِيرِهِمْ وَنِسَاءِهِمْ وَرَجَالِهِمْ وَنَزِيلِهِمْ الَّذِي دَخَلَ آبُؤَابَهُمْ  
وَكُلُّهُمْ كَانُوا مَلْعُونِينَ. إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَقَطَعُوا تَعَلُّقَهُمْ مِنْهُمْ وَبَعَدُوا  
مِنْ مَجَالِسِهِمْ فَأُولَئِكَ مِنَ الْمَرْحُومِينَ.

هَذِهِ خِلَاصَةٌ مَا أَلْهَيْتَنِي رَبِّي. فَبَلَغْتُ رَسَالَاتِ رَبِّي فَمَا خَافُوا وَمَا صَدَّقُوا بَلْ زَادُوا طُغْيَانًا  
وَكَفْرًا وَظَلُّوا يَسْتَهْزِئُونَ كَأَعْدَاءِ الدِّينِ. فَخَاطَبَتْنِي رَبِّي وَقَالَ:

إِنَّا سَرَّيْهِمْ آيَاتٍ مُّبْكِيَةً وَنُنزِّلُ عَلَيْهِمْ هُبُومًا عَجِيبَةً. وَأَمْرًا ضَاغْرِبَةً. وَنَجْعَلُ لَهُمْ  
مَعِيشَةً ضَنْكًا وَنَصُبُ عَلَيْهِمْ مَصَائِبَ فَلَا يَكُونُ لَهُمْ أَحَدٌ مِنَ النَّاصِرِينَ.

فَكَذَلِكَ فَعَلَ اللَّهُ تَعَالَى بِهِمْ وَأَنْقَضَ ظُهُورَهُمْ بِأَثْقَالِ الْهُبُومِ وَالذُّيُونِ وَالْحَاجَاتِ.  
وَأَنْزَلَ عَلَيْهِمْ مِنَ أَنْوَاعِ الْبَلَايَا وَالْأَفَاتِ. وَفَتَحَ عَلَيْهِمْ أَبْوَابَ الْمَوْتِ وَالْوَفَاتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ  
أَوْ يَكُونُونَ مِنَ الْمُنْتَهِيينَ وَلَكِنْ قَسَتْ قُلُوبُهُمْ فَمَا فَهَمُوا وَمَاتَتْ نَفْسُهُمْ وَمَا كَانُوا مِنَ الْخَائِفِينَ.

وَلَمَّا قَرَّبَ وَقْتُ ظُهُورِ الْآيَةِ اتَّفَقَ فِي تِلْكَ الْآيَةِ أَنْ وَاحِدًا مِّنْ أَعَزِّتِهِمُ الَّذِي كَانَ  
اسْمُهُ أَحْمَدُ بِيَتِكَ أَرَادَ أَنْ يَبْلُغَكَ أَرْضَ أُخْتِهِ الْبَيْتِ كَانَ بَعْلَهَا مَفْقُودَ الْخَيْرِ مِنْ سِنِينَ.

(آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۵۶۶ تا ۵۷۰)

بقیہ ترجمہ۔ اُن کے گھروں پر، اُن کے چھوٹوں اور بڑوں پر، اُن کی عورتوں اور مردوں پر اور اُن کے اُس مہمان پر جو اُن  
کے گھر میں داخل ہوگا پڑے گی اور اُن تمام پر لعنت بر سے گی سوائے اُن لوگوں کے جو ایمان لائیں اور اچھے عمل کریں اور  
اُن سے اپنے تعلقات منقطع کر لیں اور اُن کی مجالس سے دُوری اختیار کریں۔ پس وہی لوگ ہیں جن پر رحم کیا جائے گا۔

یہ میرے رب کی اس وحی کا خلاصہ ہے جو اُس نے مجھ پر نازل کی۔ پس میں نے اپنے پروردگار کے پیغامات اُن کو  
پہنچا دیئے لیکن نہ تو وہ ڈرے اور نہ ہی انہوں نے تصدیق کی بلکہ سرکشی اور انکار میں بڑھتے گئے اور استہزاء میں  
دشمنانِ دین کا سا شیوہ اختیار کر لیا۔ پس میرے رب نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا۔

ہم اُنہیں رُلانے والے نشانات دکھائیں گے اور اُن پر عجیب عجیب ہوموم و امراض نازل کریں گے اور اُن کی معیشت  
تنگ کر دیں گے اور اُن پر مصائب پر مصائب ڈالیں گے اور کوئی اُنہیں بچانے والا نہیں ہوگا۔

پس اسی طرح اللہ تعالیٰ نے اُن کے ساتھ سلوک کیا۔ غموں، قرضوں اور حاجات کے بوجھ سے ان کی پیٹھیں توڑ دیں  
اور ان پر قسم قسم کے مصائب اور آفات نازل کئے اور موت فوت کے دروازے ان پر کھول دیئے تاکہ وہ باز آئیں اور  
غفلت کو چھوڑ دیں لیکن ان کے دل سخت ہو گئے پس وہ نہ سمجھے اور نہ بیدار ہوئے اور نہ ہی اُنہیں کوئی خوف لاحق ہوا۔ اور جب



(ب) ”نامبرده کی ایک ہمیشہ ہمارے ایک چچا زاد بھائی غلام حسین نام کو بیاہی گئی تھی۔ غلام حسین عرصہ پچیس سال سے کہیں چلا گیا ہے اور مفقود الخبر ہے۔ اس کی زمین ملکیت جس کا ہمیں حق پہنچتا ہے نامبرده کی ہمیشہ کے نام کاغذات سرکاری میں درج کرادی گئی تھی۔ اب حال کے بندوبست میں جو ضلع گورداسپورہ میں جاری ہے نامبرده یعنی ہمارے خط کے مکتوب الیہ نے اپنی ہمیشہ کی اجازت سے یہ چاہا کہ وہ زمین جو چار ہزار یا پانچ ہزار روپیہ کی قیمت کی ہے اپنے بیٹے محمد بیگ کے نام بطور ہبہ منتقل کرادیں چنانچہ ان کی ہمیشہ کی طرف سے یہ ہبہ نامہ لکھا گیا۔ چونکہ وہ ہبہ نامہ بجز ہماری رضامندی کے بے کار تھا اس لئے مکتوب الیہ نے تمام تر عجز و انکسار ہماری طرف رجوع کیا تا ہم اس ہبہ پر راضی ہو کر اس ہبہ نامہ پر دستخط کردیں اور قریب تھا کہ دستخط کردیتے لیکن یہ خیال آیا کہ جیسا کہ ایک مدت سے بڑے بڑے کاموں میں ہماری عادت ہے جناب الہی میں استخارہ کر لینا چاہیے سو یہی جواب مکتوب الیہ کو دیا گیا۔ پھر مکتوب الیہ کے متواتر اصرار سے استخارہ کیا گیا۔ وہ استخارہ کیا تھا گویا آسمانی نشان کی درخواست کا وقت آپہنچا تھا جس کو خدائے تعالیٰ نے اس پیرایہ میں ظاہر کر دیا۔ اُس خدائے قادر و حکیم مطلق نے مجھے فرمایا کہ اس شخص کی دختر کلاں کے نکاح کے لئے سلسلہ جنبانی کر اور اُن کو کہہ دے کہ تمام سلوک اور مروّت تم سے اسی شرط سے کیا جائے گا اور یہ نکاح تمہارے لئے موجب برکت بقیہ ترجمہ۔ نشان کے ظہور کا وقت قریب آیا تو ان ایام میں ایسا اتفاق ہوا کہ ان لوگوں کے ایک نہایت ہی قریبی رشتہ دار نے جس کا نام احمد بیگ تھا ارادہ کیا کہ اپنی ہمیشہ کی زمین پر قبضہ کر لے۔ جس کا خاندانی سالوں سے مفقود الخبر ہو گیا تھا۔

۱ یعنی مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری۔ (شش)

۲ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ”وَأُنْبِئُكَ مِنْ أٰخْبَارٍ مَّا ذَهَبَ وَهَلِيَ قَطْرُ الْيَمَّا وَمَا كُنْتُ إِلَيْهَا مِنْ الْمُسْتَدْنِينَ. فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيَّ أَنْ اٰخُطِبَ صَبِيَّتَهُ الْكَبِيْرَةَ لِنَفْسِكَ. وَقُلْ لَهُ لِيصَا هَرِكَ اَوَّلًا ثُمَّ لِيَقْتَسِمِ مِنْ قَبْسِكَ. وَقُلْ إِنِّي اٰمُرْتُ لِاَهْبِكَ مَا طَلَبْتُ مِنَ الْاَرْضِ وَاَرْضًا اٰخْرَى مَعَهَا وَاُحْسِنِ الْيَنِكَ بِاِحْسَانَاتِ اٰخْرَى عَلٰى اَنْ تُنْكِحَنِيْ اِحْدَى بَنَاتِكَ الَّتِيْ هِيَ كَبِيْرَتُهَا. وَذٰلِكَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ. فَاِنْ قَبِلْتَ فَسْتَجِدْنِيْ مِنَ الْمُتَقَاتِلِيْنَ. وَاِنْ لَّمْ تَقْبَلْ فَاَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اٰخْبَرَنِيْ اَنْ اِنْكَاحَهَا رَجُلًا اٰخَرَ لَا يَبَارِكُ لَهَا وَلَا لَكَ فَاِنْ لَّمْ تَزِدْجِرْ فَيُصَبِّ عَلَيْكَ مَصَآئِبٌ وَاٰخِرُ الْمَصَآئِبِ مَوْتُكَ فَتَمُوْتُ بَعْدَ النَّكَاحِ اِلَى ثَلَاثِ سِنِيْنَ. بَلْ مَوْتُكَ قَرِيْبٌ وَ يَرِدُ عَلَيْكَ وَاَنْتَ مِنَ الْغَافِلِيْنَ وَ كَذٰلِكَ يَمُوْتُ بَعْلُهَا الَّذِيْ يَصِيْرُ رُوْحَهَا اِلَى حَوْلَتِيْ وَ سَيِّئَةٌ اَشْهَرُ قَضَاءٍ مِنَ اللّٰهِ فَاَصْنَعْ مَا اَنْتَ صَآئِعُهُ وَاِنِّيْ لَكَ لِيَمِنَ النَّاصِحِيْنَ..... ثُمَّ كَتَبْتُ اِلَيْهِ مَكْتُوْبًا بِاِيْسَاءٍ مَّثَانِيْ وَاِشَارَةً رَحْمَانِيْ..... وَهَآ اَنَا كَتَبْتُ مَكْتُوْبِيْ هٰذَا مِنْ اَمْرِيْ لَآ عَنْ اَمْرِيْ فَاَحْفَظْ مَكْتُوْبِيْ هٰذَا

اور ایک رحمت کا نشان ہوگا اور ان تمام برکتوں اور رحمتوں سے حصہ پاؤ گے جو اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۸ء میں درج ہیں لیکن اگر نکاح سے انحراف کیا تو اس لڑکی کا انجام نہایت ہی بُرا ہوگا اور جس کسی دوسرے شخص سے بیاہی جائے گی وہ روز نکاح سے اڑھائی سال تک اور ایسا ہی والد اس دختر کا تین سال تک فوت ہو جائے گا۔<sup>۱</sup> اور ان کے گھر پر تفرقہ اور تنگی اور مصیبت پڑے گی اور درمیانی زمانہ میں بھی اس دختر کے لئے کئی کراہت اور غم کے امر پیش آئیں گے۔

بقیہ حاشیہ۔ فی صَدُّوْكَ فَإِنَّهُ مِنْ صَدُوْقٍ آمِدِّیْنَ۔ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ اَنْتَبٰی فِیْهِ صَادِقٌ وَكُلُّ مَا وَعَدْتُ فَهُوَ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰی وَمَا قُلْتُ اِذْ قُلْتُ وَلٰكِنْ اَنْطَقَنِی اللّٰهُ تَعَالٰی بِاَلْهَامِہ۔“ (آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۵۷۲ تا ۵۷۴) (ترجمہ از مرتب) مجھے ایسے امور پر اطلاع دی گئی جن کی طرف کبھی میرا وہم بھی نہ گیا تھا اور نہ اُن کا مجھے کچھ پتہ تھا۔ ایسے وقت میں اللہ تعالیٰ نے مجھے وحی کے ذریعہ سے حکم دیا کہ اس شخص کی بڑی لڑکی کے رشتہ کے لئے تحریک کرو اور اُسے کہہ کہ پہلے وہ تم سے مصاہرت کا تعلق قائم کرے اور اس کے بعد تمہارے نور سے روشنی حاصل کرے۔ نیز اُسے کہہ کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ جو زمین تم نے مانگی ہے وہ میں تمہیں دے دوں اور اس کے علاوہ کچھ اور زمین بھی۔ نیز تم پر اور کئی رنگ میں احسانات کروں بشرطیکہ تم اپنی بڑی لڑکی کا رشتہ مجھ سے کر دو اور یہ تمہارے اور میرے درمیان ایک عہد و پیمانہ ہے جسے اگر تم قبول کرو گے تو مجھے بہترین طور پر اسے قبول کرنے والا پاؤ گے اور اگر تم نے قبول نہ کیا تو یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بتایا ہے کہ اس لڑکی کا کسی اور شخص سے نکاح نہ اس لڑکی کے حق میں مبارک ہوگا نہ تمہارے حق میں۔ اور اگر تم اپنے ارادے سے باز نہ آئے تو تم پر مصائب نازل ہوں گے اور آخر میں تمہاری موت ہوگی اور تم نکاح کے بعد تین سال کے اندر مر جاؤ گے بلکہ تمہاری موت قریب ہے اور وہ موت ایسے حال میں آئے گی کہ تو غافل ہوگا اور ایسا ہی اُس لڑکی کا شوہر بھی اڑھائی سال کے اندر مر جائے گا۔ یہ قضاء الہی ہے پس تم جو چاہو کرو میں نے تم کو نصیحت کر دی ہے..... پھر میں نے اُسے اللہ تعالیٰ کے اشارہ سے خط لکھا..... (اور اُسے یہ بھی لکھا کہ) لو میں نے یہ خط خدا کے حکم سے لکھا ہے اپنی رائے سے نہیں لکھا۔ پس اس خط کو اپنے صندوق میں محفوظ رکھ کہ یہ نہایت ہی سچے امین کی طرف سے ہے اور خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ میں اس معاملہ میں سچا ہوں اور جو وعدہ میں نے کیا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور میں نے نہیں کہا بلکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے الہام سے مجھے بلوایا ہے۔

۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ”تین سال تک فوت ہونا روز نکاح کے حساب سے ہے مگر یہ ضروری نہیں کہ کوئی واقعہ اور حادثہ اس سے پہلے نہ آوے بلکہ بعض مکاشفات کے رُو سے مکتوب الیہ کا زمانہ حوادث جن کا انجام معلوم نہیں، نزدیک پایا جاتا ہے۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔ منہ“ (آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۲۸۶ حاشیہ)

۲۔ والد اس عورت کا نکاح سے چوتھے مہینے مطابق پیشگوئی فوت ہو گیا یعنی نکاح ۷ اپریل ۱۸۹۲ء کو ہوا اور وہ ۳۰ ستمبر ۱۸۹۲ء کو بمقام ہوشیار پور گزر گیا۔ منہ“ (آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۲۸۶ حاشیہ)

پھر ان دنوں میں جو زیادہ تصریح اور تفصیل کے لئے بار بار توجہ کی گئی تو معلوم ہوا کہ خدا تعالیٰ نے یہ مقرر کر رکھا ہے کہ وہ مکتوب الیہ کی دختر کلاں کو جس کی نسبت درخواست کی گئی تھی ہر ایک روک دور کرنے کے بعد انجام کار اسی عاجز کے نکاح میں لاوے گا اور بے دینوں کو مسلمان بناوے گا اور گمراہوں میں ہدایت پھیلاوے گا چنانچہ عربی الہام اس بارے میں یہ ہے۔

كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَكَانُوا بِهَا يَسْتَهْزِءُونَ فَسَيَكْفِيكَهُمْ اللَّهُ وَيُرُدُّهَا إِلَيْكَ لَا تَبْدِيلَ  
لِكَلِمَاتِ اللَّهِ إِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيدُ. أَنْتَ مَعِيَ وَ أَنَا مَعَكَ. عَلَيَّ أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ  
مَقَامًا مَّحْمُودًا.

یعنی انہوں نے ہمارے نشانوں کو جھٹلایا اور وہ پہلے سے ہنسی کر رہے تھے۔ سو خدا تعالیٰ ان سب کے تدارک کے لئے جو اس کام کو روک رہے ہیں تمہارا مددگار ہوگا اور انجام کار اُس کی اس لڑکی کو تمہاری طرف واپس لائے گا کوئی نہیں جو خدا کی باتوں کو ٹال سکے۔ تیرا رب وہ قادر ہے کہ جو کچھ چاہے وہی ہو جاتا ہے تو میرے ساتھ اور میں تیرے ساتھ ہوں اور عنقریب وہ مقام تجھے ملے گا جس میں تیری تعریف کی جائے گی۔ یعنی گو اوّل میں احمق اور نادان لوگ بد باطنی اور بدظنی کی راہ سے بدگوئی کرتے ہیں اور نالائق باتیں منہ پر لاتے ہیں لیکن آخر خدا تعالیٰ کی مدد دیکھ کر شرمندہ ہوں گے اور سچائی کے کھلنے سے چاروں طرف سے تعریف ہوگی۔“

(اشہار ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء۔ مجموعہ اشہارات جلد ۱ صفحہ ۷۷، ۸۰، ۱۷۸ مطبوعہ ۲۰۱۸ء)

(ج) ”فَمِنْهَا مَا وَعَدَنِي رَبِّي فِي عَشِيرَتِي الْأَقْرَبِينَ. إِنَّهُمْ كَانُوا يُكْذِبُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَكَانُوا  
بِهَا يَسْتَهْزِءُونَ. وَيَكْفُرُونَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ. وَقَالُوا لَا حَاجَةَ لَنَا إِلَى اللَّهِ وَلَا إِلَى كِتَابِهِ وَلَا إِلَى  
رَسُولِهِ خَاتِمِ النَّبِيِّينَ. وَقَالُوا لَا نَتَقَبَّلُ آيَةَ حَتَّىٰ يُرِينَا اللَّهُ آيَةً فِي أَنْفُسِنَا وَإِنَّا لَا نُؤْمِنُ بِالْفِرْقَانِ  
وَلَا نَعْلَمُ مَا الرِّسَالَةُ وَمَا الْإِيمَانُ وَ إِنَّا مِنَ الْكَاْفِرِينَ. فَدَعَوْتُ رَبِّي بِالْتَضَرُّعِ وَ الْإِبْتِهَالِ

۱۔ (ترجمہ از مرتب) پس منجملہ ان نشانات کے ایک وہ نشان ہے جو میرے رب نے میرے قریبی رشتہ داروں کے بارے میں وعدہ کیا۔ وہ الہی نشانات کو جھٹلاتے اور استہزاء کرتے تھے اور اللہ اور اس کے رسول کا انکار کرتے اور کہتے کہ ہمیں اللہ اور اس کی کتاب کی کوئی ضرورت نہیں اور نہ ہی اس کے رسول خاتم النبیین کی حاجت ہے اور یہ بھی کہتے کہ ہم کوئی نشان اس وقت تک قبول نہیں کریں گے جب تک کہ خدا ہمیں اپنے آدمیوں میں کوئی نشان دکھائے اور ہمیں تو ان پر کوئی ایمان نہیں اور ہم نہیں جانتے کہ رسالت اور ایمان کیا ہے۔ ہم ان کے منکر ہیں۔ تب میں نے اپنے رب سے تضرع اور

وَمَدَدْتُ إِلَيْهِ أَيْدِيَ السُّؤَالِ فَأَلْهَمَنِي رَبِّي وَقَالَ  
سَأَرِيهِمْ آيَةً مِّنْ أَنْفُسِهِمْ.

وَأَخْبَرَنِي وَقَالَ

إِنِّي سَأَجْعَلُ بِنْتًا مِّنْ بَنَاتِهِمْ آيَةً لَهُمْ

فَسَبَّأَهَا وَقَالَ

إِنَّهَا سَيُجْعَلُ لِّبَيْتِهِ وَيَمُوتُ بَعْلُهَا وَأَبُوهَا إِلَى ثَلَاثِ سَنَةٍ مِّنْ يَوْمِ النِّكَاحِ. ثُمَّ  
نَزَّذَهَا إِلَيْكَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَلَا يَكُونُ أَحَدُهُمَا مِنَ الْعَاصِيَيْنِ.

وَقَالَ

إِنَّا رَأَوْهَا إِلَيْكَ لَا تَبْدِيلَ لِكَلِمَاتِ اللَّهِ إِنَّ رَبَّكَ فَعَالٌ لِّمَا يُرِيدُ.

(کرامات الصادقین ٹائٹل پیج آخری ورق۔ روحانی خزائن جلد ۷ صفحہ ۱۶۲)

۱۸۸۸ء ”اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۷ء کی پیشگوئی کا انتظار کریں جس کے ساتھ یہ بھی الہام ہے۔

وَيَسْأَلُونَكَ أَحَقُّ هُوَ. قُلْ إِي وَرَبِّي إِنَّهُ لَحَقُّ وَمَا أَنْتُمْ بِمُعْجِزِينَ. زَوْجُنَا كَهَا لَا مُبَدِّلَ  
لِكَلِمَاتِي. وَإِنْ يَرَوْا آيَةً يُعْرِضُوا وَيَقُولُوا سِحْرٌ مُّسْتَبْرَأٌ.

اور تجھ سے پوچھتے ہیں کہ کیا یہ بات سچ ہے۔ کہہ ہاں مجھے اپنے رب کی قسم ہے کہ یہ سچ ہے اور تم اس بات

بقیہ ترجمہ۔ عاجزی کے ساتھ دعا کی اور اس کی طرف سوال کا ہاتھ بڑھایا تو میرے رب نے الہام کیا اور فرمایا۔

میں انہیں ان کے اپنے آدمیوں میں نشان دکھاؤں گا۔

اور بتایا کہ میں ان کی ایک لڑکی کو ان کے حق میں نشان بناؤں گا اور اس کی تعیین کی اور فرمایا کہ وہ بیوہ ہو جائے گی اور اس کا  
خاوند اور اس کا باپ روز نکاح سے تین سال کے اندر اندر مر جائیں گے اور ان کی موت کے بعد ہم اُسے تیری طرف  
لوٹائیں گے اور ان میں سے کوئی اسے بچا نہیں سکے گا اور فرمایا کہ ہم اُسے تیری طرف لوٹائیں گے۔ اللہ تعالیٰ کی باتیں  
ٹل نہیں سکتیں تمہارا رب جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

۱ غالباً سہو کا تب ہے ”سَنُجْعَلُ“ ہونا چاہیے۔ (شمس)

۲ سہو کتابت ہے۔ جولائی ۱۸۸۸ء ہونا چاہیے۔ ملاحظہ ہو آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۲۸۸۔ (شمس)

کو وقوع میں آنے سے روک نہیں سکتے۔ ہم نے خود اس سے تیرا عقد نکاح باندھ دیا ہے۔ میری باتوں کو کوئی بدلا نہیں سکتا۔ اور نشان دیکھ کر منہ پھیر لیں گے اور قبول نہیں کریں گے اور کہیں گے کہ یہ کوئی پکا فریب یا پکا جادو ہے۔“  
(اشتہار ۲۷/ دسمبر ۱۸۹۱ء ملحق بہ آسانی فیصلہ۔ روحانی خزائن جلد ۴ صفحہ ۳۵۰)

**جولائی ۱۸۸۸ء** ”الہام<sup>۱</sup>..... فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللَّهُ اس کی تفصیل مکرر توجہ سے یہ کھلی ہے کہ خدا تعالیٰ ہمارے کنبے اور قوم میں سے ایسے تمام لوگوں پر کہ جو اپنی بے دینی اور بدعتوں کی حمایت کی وجہ سے پیشگوئی کے مزاحم ہونا چاہیں گے اپنے قہری نشان نازل کرے گا اور ان سے لڑے گا اور انہیں انواع اقسام کے عذابوں میں مبتلا کر دے گا اور وہ مصیبتیں اُن پر اتارے گا جن کی ہنوز اُنہیں خبر نہیں۔ اُن میں سے ایک بھی ایسا نہیں ہوگا جو اس عقوبت سے خالی رہے کیونکہ انہوں نے نہ کسی اور وجہ سے بلکہ بے دینی کی راہ سے مقابلہ کیا۔“  
(اشتہار ۱۵/ جولائی ۱۸۸۸ء۔ مجموعہ اشتہارات جلد ۱ صفحہ ۱۸۱ مطبوعہ ۲۰۱۸ء)

**۱۸۸۸ء** ”ہمیں اس<sup>۲</sup> رشتہ کی درخواست کی کچھ ضرورت نہیں تھی، سب ضرورتوں کو خدا تعالیٰ نے پورا کر دیا تھا۔ اولاد بھی عطا کی اور اُن میں سے وہ لڑکا بھی جو دین کا چراغ<sup>۳</sup> ہوگا۔ بلکہ ایک اور لڑکا ہونے کا قریب مدّت تک وعدہ دیا جس کا نام محمود احمد ہوگا اور اپنے کاموں میں اولوالعزم نکلے گا۔“  
(اشتہار ۱۵/ جولائی ۱۸۸۸ء۔ مجموعہ اشتہارات جلد ۱ صفحہ ۱۸۲ مطبوعہ ۲۰۱۸ء)

۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ”یہ امر کہ الہام میں یہ بھی تھا کہ اس عورت کا نکاح آسمان پر میرے ساتھ پڑھا گیا ہے یہ درست ہے مگر جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں اس نکاح کے ظہور کے لئے جو آسمان پر پڑھا گیا خدا کی طرف سے ایک شرط یہ بھی تھی جو اسی وقت شائع کی گئی تھی اور وہ یہ کہ آيْتَهَا الْمَرْءَةُ تُؤْتِي تُوْبِي فَإِنَّ الْبَلَاءَ عَلَى عَقِبِكَ<sup>۴</sup>۔ پس جب ان لوگوں نے اس شرط کو پورا کر دیا تو نکاح<sup>۵</sup> فسخ ہو گیا یا تاخیر میں پڑ گیا۔“ (تمتہ حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۵۷۰)

۲۔ مندرجہ اشتہار مورخہ دہم جولائی ۱۸۸۸ء۔ مجموعہ اشتہارات جلد ۱ صفحہ ۱۷۸ مطبوعہ ۲۰۱۸ء۔ (مرزا بشیر احمد)

۳۔ یعنی محمدی بیگم بنت مرزا احمد بیگ کے رشتہ کی۔ (مرزا بشیر احمد)

۴۔ (نوٹ از حضرت مولانا جلال الدین نٹس<sup>۶</sup>) یعنی بشیر اڈل جو ۷ اگست ۱۸۸۷ء کو پیدا ہوا اور ۴ نومبر ۱۸۸۸ء کو فوت ہو گیا اور اس کے متعلق جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ”دین کا چراغ“ لکھا ہے یہ اُس زمانہ سے تعلق رکھتا ہے جبکہ ابھی آپ پر یہ بات نہیں کھلی تھی کہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء والے الہام میں دراصل دو لڑکوں کی خبر دی گئی تھی۔ ایک وہ لڑکا جو مہمان کے طور پر آنے والا تھا اور اُس نے دوسرے لڑکے کے لئے بطور اربابص کے ہونا تھا اور دوسرا وہ جو عمر پانے والا تھا

۵۔ (ترجمہ از ناشر) اے عورت! تو بہ کر تو بہ کر کیونکہ بلا تیری نسل کے سر پر کھڑی ہے۔

**اگست ۱۸۸۸ء** ”اللہ جل شانہ نے مجھے خبر دی کہ

يُصَلُّونَ عَلَيْكَ صَلَاحَاءَ الْعَرَبِ وَابْدَالَ الشَّامِ - وَتُصَلِّيَ عَلَيْكَ الْأَرْضُ وَالسَّمَاءُ.

وَيَحْمَدُكَ اللَّهُ عَنْ عَرِيشِهِ“ (از مکتوب بنام شی مظہر حسین صاحب۔ مکتوبات احمد جلد ۱ صفحہ ۶۶۰ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

**اگست ۱۸۸۸ء** ”بارہاغوث اور قطب وقت میرے پر مکشوف کئے گئے جو میری عظمت مرتبت پر ایمان

لائے ہیں اور لائیں گے۔“ (از مکتوب بنام شی مظہر حسین صاحب۔ مکتوبات احمد جلد ۱ صفحہ ۶۶۰ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

**اگست ۱۸۸۸ء** ”اور مجھے بشارت دی ہے کہ جس نے تجھے شناخت کرنے کے بعد تیری

دشمنی اور تیری مخالفت اختیار کی وہ جہنمی ہے۔“

(از مکتوب بنام شی مظہر حسین صاحب۔ مکتوبات احمد جلد ۱ صفحہ ۶۶۰ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

**۱۸۸۸ء** ”یہ بات کھلی کھلی الہام الہی نے ظاہر کر دی کہ بشیر جو فوت ہو گیا ہے وہ بے فائدہ نہیں آیا

تھا بلکہ اُس کی موت اُن سب لوگوں کی زندگی کا موجب ہوگی جنہوں نے محض اللہ اُس کی موت سے غم کیا اور اُس ابتلا

کی برداشت کر گئے کہ جو اُس کی موت سے ظہور میں آیا۔“ (سبزا شہتہار۔ روحانی خزائن جلد ۲ صفحہ ۴۶۲، ۴۶۳ حاشیہ)

**۱۸۸۸ء** ”اُس موت کی تقریب پر بعض مسلمانوں کی نسبت یہ الہام ہوا۔

أَحْسِبُ النَّاسَ أَنْ يُتْرَكُوا أَنْ يَقُولُوا آمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُونَ - قَالُوا تَاللَّهِ تَفْتُنُوا تَذَكَّرُ

يُوسُفَ حَتَّى تَكُونَ حَرَضًا أَوْ تَكُونَ مِنَ الْهَالِكِينَ - شَاهَدَتِ الْوُجُوهُ فَتَنَوْلَ عَنْهُمْ حَتَّى

بقیہ حاشیہ۔ اور بشیر اوّل کے لئے دین کے چراغ کا لفظ اُس کی ذاتی استعدادات کی بناء پر استعمال کیا گیا جیسا کہ آنحضرت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے صاحبزادے ابراہیم کے متعلق فرماتے ہیں۔ لَوْ عَاشَ إِبْرَاهِيمُ لَكَانَ صِدِّيقًا نَبِيًّا۔ یعنی

اگر میرا بیٹا ابراہیم زندہ رہتا تو وہ ایسی استعداد رکھتا تھا کہ نبی ہو جاتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۲۰ فروری

۱۸۸۶ء والے الہام کی تشریح اپنے یکم دسمبر ۱۸۸۸ء والے ”سبزا شہتہار“ میں فرمادی ہے جس کا ذکر آگے آتا ہے۔

۱۔ (ترجمہ از مرتب) تجھ پر عرب کے صلحاء اور شام کے ابدال درود بھیجیں گے۔ زمین و آسمان تجھ پر درود بھیجتے ہیں اور

اللہ تعالیٰ عرش سے تیری تعریف کرتا ہے۔ ۲۔ یعنی بشیر اوّل کی موت۔ (مرزا بشیر احمد)

۳۔ (ترجمہ از ناشر) کیا لوگ یہ گمان کر بیٹھے ہیں کہ یہ کہنے پر کہ ہم ایمان لے آئے وہ چھوڑ دیئے جائیں گے اور

آزمائے نہیں جائیں گے۔ انہوں نے کہا خدا کی قسم! تو ہمیشہ یوسف ہی کا ذکر کرتا رہے گا یہاں تک کہ تو (غم سے)

نڈھال ہو جائے یا ہلاک ہو جانے والوں میں سے ہو جائے۔ چہرے بگڑ گئے۔ پس تو ان سے کچھ عرصہ تک اعراض کر۔

حِينَ- إِنَّ الصَّابِرِينَ يُؤْتَىٰ أَجْرُهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ-

اب خدا تعالیٰ نے ان آیات میں صاف بتلادیا کہ بشر کی موت لوگوں کی آزمائش کے لئے ایک ضروری امر تھا جو کچے تھے وہ مصلح موعود کے ملنے سے نومید ہو گئے اور انہوں نے کہا کہ تو اسی طرح اس یوسف کی باتیں ہی کرتا رہے گا یہاں تک کہ قریب المرگ ہو جائے گا یا مر جائے گا۔ سو خدا تعالیٰ نے مجھے فرمایا کہ ایسوں سے اپنا منہ پھیر لے جب تک وہ وقت پہنچ جائے اور بشر کی موت پر جو ثابت قدم رہے ان کے لئے بے اندازہ اجر کا وعدہ ہوا۔ یہ خدا تعالیٰ کے کام ہیں اور کوتاہ بینوں کی نظر میں حیرت ناک۔“

(از مکتوب بنام حضرت حکیم مولوی نور الدین صاحبؒ مکتوبات احمد جلد ۲ صفحہ ۷۹ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

۱۸۸۸ء ”إِنَّ لِي كَانَ إِبْنًا صَغِيرًا وَكَانَ اسْمُهُ بِشِيرًا فَافْتَوَىٰ فَكَانَ اللَّهُ فِي آيَامِ الرِّضَاعِ وَاللَّهُ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ لِلدَّيْنِ اثْرًا وَسُبُلَ التَّقْوَىٰ وَالْإِزْتِياعِ فَالْهَمْتُ مِنْ رَبِّي- إِنَّا نَرُدُّهُ إِلَيْكَ تَفَضُّلاً عَلَيْكَ“<sup>۱</sup>  
(سیر الخلافة۔ روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۳۸۱)

۱۸۸۸ء (الف) ”خدا تعالیٰ نے اس عاجز پر ظاہر کیا کہ ایک دوسرا بشیر تمہیں دیا جائے گا جس کا نام محمود بھی ہے۔ وہ اپنے کاموں میں اولوالعزم ہوگا۔ يَخْلُقُ اللَّهُ مَا يَشَاءُ“

(سبزا شہار مورخہ یکم دسمبر ۱۸۸۸ء۔ روحانی خزائن جلد ۲ صفحہ ۲۶۳ حاشیہ)

(ب) ”ایک الہام میں اس دوسرے فرزند کا نام بھی بشیر رکھا ہے چنانچہ فرمایا کہ

دوسرا بشیر تمہیں دیا جائے گا

یہ وہی بشیر ہے جس کا دوسرا نام محمود ہے جس کی نسبت فرمایا کہ وہ اولوالعزم ہوگا اور حسن و احسان

میں تیرا نظیر ہوگا۔ يَخْلُقُ اللَّهُ مَا يَشَاءُ“

(از مکتوب بنام حضرت حکیم مولوی نور الدین صاحبؒ مکتوبات احمد جلد ۲ صفحہ ۸۰ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

بقیہ ترجمہ۔ یقیناً صبر کرنے والوں کو بغیر حساب ان کا اجر دیا جائے گا۔

۱۔ (ترجمہ از مرتب) میرا ایک لڑکا جس کا نام بشیر احمد تھا شیر خوار کی کے ایام میں فوت ہو گیا اور حق یہ ہے کہ جن لوگوں نے تقویٰ اور خشیت الہی کے طریق کو اختیار کر لیا ہو ان کی نظر اللہ تعالیٰ پر ہی ہوتی ہے۔ اس وقت مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے الہام ہوا جس کا ترجمہ یہ ہے کہ ہم محض اپنے فضل اور احسان سے وہ تجھے واپس دیں گے۔ (یعنی اس کا مثیل عطا ہوگا۔ سو اللہ تعالیٰ نے ایک دوسرا بیٹا عطا کیا۔ شمس)

(ج) ”خداے عزوجل نے..... اپنے لطف و کرم سے وعدہ دیا تھا کہ بشیر اڈل کی وفات کے بعد ایک دوسرا بشیر دیا جائے گا جس کا نام محمود بھی ہوگا اور اس عاجز کو مخاطب کر کے فرمایا تھا کہ وہ اولوالعزم ہوگا اور حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا۔ وہ قادر ہے جس طور سے چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔“

(اشتہار تکمیل تبلیغ مورخہ ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء۔ مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ ۲۰۷ حاشیہ۔ مطبوعہ ۲۰۱۸ء)

**۱۸۸۸ء** ”میرا پہلا لڑکا جو زندہ موجود ہے جس کا نام محمود ہے ابھی وہ پیدا نہیں ہوا تھا جو مجھے کشتی طور پر اس کے پیدا ہونے کی خبر دی گئی اور میں نے مسجد کی دیوار پر اس کا نام لکھا ہوا یہ پایا کہ

### محبود

تب میں نے اس پیشگوئی کے شائع کرنے کے لئے سبز رنگ کے ورقوں پر ایک اشتہار چھاپا جس کی تاریخ اشاعت یکم دسمبر ۱۸۸۸ء ہے۔“

(تزیاق القلوب۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۱۴)

**۱۸۸۸ء** ”مجھے ایک خواب میں اُس مصلح موعود کی نسبت زبان پر یہ شعر جاری ہوا تھا

اے فخر رُسل قُرب تو معلوم شد دیر آمدہ ز راہِ دُور آمدہ لُ

(اشتہار تکمیل تبلیغ مورخہ ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء۔ مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ ۲۰۸ حاشیہ۔ مطبوعہ ۲۰۱۸ء)

**۱۸۸۸ء** (الف) ”خدا تعالیٰ نے مجھ پر یہ بھی ظاہر کیا کہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی حقیقت میں دو سعید لڑکوں کے پیدا ہونے پر مشتمل تھی اور اس عبارت تک کہ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے پہلے بشیر کی نسبت پیشگوئی ہے کہ جو روحانی طور پر نزول رحمت کا موجب ہوا اور اس کے بعد کی عبارت دوسرے بشیر کی نسبت ہے۔“

(سبز اشتہار۔ روحانی خزائن جلد ۲ صفحہ ۲۶۳ حاشیہ)

(ب) ”اور یہ دھوکہ کھانا نہیں چاہیے کہ جس پیشگوئی کا ذکر ہوا ہے وہ مصلح موعود کے حق میں ہے کیونکہ بذریعہ الہام صاف طور پر کھل گیا ہے کہ یہ سب عباراتیں پسر متوٹی کے حق میں ہیں اور مصلح موعود کے حق میں جو پیشگوئی ہے وہ اس عبارت سے شروع ہوتی ہے کہ اُس کے ساتھ فضل ہے کہ جو اُس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ پس مصلح موعود کا نام الہامی عبارت میں فضل رکھا گیا اور نیز دوسرا نام اُس کا محمود اور تیسرا نام اس کا بشیر ثانی بھی

ل (ترجمہ از مرتب) اے رسولوں کے فخر تیرا خدا کے نزدیک مقام قرب مجھے معلوم ہو گیا ہے تو دیر سے آیا ہے (اور) دُور کے راستے سے آیا ہے۔



ہے اور ایک الہام میں اُس کا نام فضل عمر ظاہر کیا گیا ہے اور ضرور تھا کہ اُس کا آنا معرض التوا میں رہتا جب تک یہ بشیر جو فوت ہو گیا ہے پیدا ہو کر پھر واپس اُٹھایا جاتا کیونکہ یہ سب امور حکمت الہیہ نے اُس کے قدموں کے نیچے رکھے تھے اور بشیر اول جو فوت ہو گیا ہے بشیر ثانی کے لئے بطور اہصا تھا اس لئے دونوں کا ایک ہی پیشگوئی میں ذکر کیا گیا۔“ ل

(سبزا شہار۔ روحانی خزائن جلد ۲ صفحہ ۲۶۷ حاشیہ)

ل (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؒ) مورخہ ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ پیدائش ہوئے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آپ کی پیدائش کی اطلاع اس اشتہار کے ذریعہ جس کا عنوان ”تکمیل تبلیغ“ تھا۔ یوں شائع فرمائی۔

”خدا نے عزوجل نے جیسا کہ اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء اور اشتہار یکم دسمبر ۱۸۸۸ء میں مندرج ہے اپنے لطف و کرم سے وعدہ دیا تھا کہ بشیر اول کی وفات کے بعد ایک دوسرا بشیر دیا جائے گا جس کا نام محمود بھی ہوگا اور اس عاجز کو مخاطب کر کے فرمایا تھا کہ وہ اولو العزم ہوگا اور حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا۔ وہ قادر ہے جس طور سے چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔ سو آج ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء میں مطابق ۹ جمادی الاول ۱۳۰۶ھ روز شنبہ میں اس عاجز کے گھر میں بفضلہ تعالیٰ ایک لڑکا پیدا ہو گیا ہے جس کا نام بالفعل محض تقاؤل کے طور پر بشیر اور محمود بھی رکھا گیا ہے اور کامل انکشاف کے بعد پھر اطلاع دی جائے گی مگر ابھی تک مجھ پر یہ نہیں کھلا کہ یہی لڑکا مصلح موعود اور عمر پانے والا ہے یا وہ کوئی اور ہے لیکن میں جانتا ہوں اور محکم یقین سے جانتا ہوں کہ خدا تعالیٰ اپنے وعدہ کے موافق مجھ سے معاملہ کرے گا اور اگر ابھی اس موعود لڑکے کے پیدا ہونے کا وقت نہیں آیا تو دوسرے وقت میں وہ ظہور پذیر ہوگا اور اگر مدت مقررہ سے ایک دن بھی باقی رہ جائے گا تو خدا نے عزوجل اُس دن کو ختم نہیں کرے گا جب تک اپنے وعدہ کو پورا نہ کر لے۔ مجھے ایک خواب میں اس مصلح موعود کی نسبت زبان پر یہ جاری ہوا تھا۔

اے فخر رسل قرب تو معلوم شد دیر آمدہ ز راہ دور آمدہ

پس اگر حضرت باری جل شانہ کے ارادہ میں دیر سے مراد اسی قدر دیر ہے جو اس پسر کے پیدا ہونے میں جس کا نام بطور تقاؤل بشیر الدین محمود رکھا گیا ہے ظہور میں آئی تو تعجب نہیں کہ یہی لڑکا موعود لڑکا ہو ورنہ وہ بفضلہ تعالیٰ دوسرے وقت پر آئے گا۔“ (اشتہار تکمیل تبلیغ مطابق ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء۔ مجموعہ اشتہارات جلد ۱ صفحہ ۲۰۷، ۲۰۸ حاشیہ۔ مطبوعہ ۲۰۱۸ء)

(نوٹ از مولانا جلال الدین نمسؒ) اس اشتہار میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو ہی قرار دیا اور تقاؤل کے طور پر نام بھی بشیر الدین محمود رکھا مگر کامل انکشاف کے بعد صحیح اطلاع دینے کا وعدہ فرمایا۔ سو حضور علیہ السلام ایفائے عہد فرماتے ہیں اور اس امر کے متعلق مختلف کتب میں اطلاع دیتے ہیں۔

(الف) ”محمود جو بڑا لڑکا ہے اس کی پیدائش کی نسبت اس سبزا شہار میں صریح پیشگوئی مع محمود کے نام کے

۱۸۸۸ء (الف) ”مجھے حکم دیا گیا ہے کہ جو لوگ حق کے طالب ہیں وہ سچا ایمان اور سچی ایمانی پاکیزگی اور محبتِ مولیٰ کا راہ سیکھنے کے لئے اور گندی زینت اور کاہلانہ اور غدارانہ زندگی کے چھوڑنے کے لئے مجھ

بقیہ حاشیہ۔ موجود ہے جو پہلے لڑکے کی وفات کے بارے میں شائع کیا گیا تھا جو رسالہ کی طرح کئی ورق کا اشتہار سبز رنگ کے ورقوں پر ہے۔“ (ضمیمہ انجامِ آتھم۔ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۲۹۹)

(ب) ”پانچویں پیشگوئی میں نے اپنے لڑکے محمود کی پیدائش کی نسبت کی تھی کہ وہ اب پیدا ہوگا اور اُس کا نام محمود رکھا جائے گا اور اس پیشگوئی کی اشاعت کے لئے سبز ورق کے اشتہار شائع کئے گئے تھے جو اب تک موجود ہیں اور ہزاروں آدمیوں میں تقسیم ہوئے تھے چنانچہ وہ لڑکا پیشگوئی کی میعاد میں پیدا ہوا اور اب نوے سال میں ہے۔“

(سراجِ منیر۔ روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحہ ۳۶)

(ج) ”محمود جو میرا بڑا بیٹا ہے اس کے پیدا ہونے کے بارے میں اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء میں اور نیز اشتہار یکم دسمبر ۱۸۸۸ء میں جو سبز رنگ کے کاغذ پر چھاپا گیا تھا پیشگوئی کی گئی اور سبز رنگ کے اشتہار میں یہ بھی لکھا گیا کہ اس پیدا ہونے والے لڑکے کا نام محمود رکھا جائے گا..... پھر جبکہ اس پیشگوئی کی شہرت بذریعہ اشتہارات کامل درجہ پر پہنچ چکی..... تب خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم سے ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو مطابق ۹ جمادی الاول ۱۳۰۶ھ میں بروز شنبہ محمود پیدا ہوا۔“

(نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؒ) مصلح موعود کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی جیسا کہ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے اشتہار تکمیل تبلیغ مورخہ ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کے حاشیہ میں خیال ظاہر فرمایا تھا اور بعض دوسرے مقامات پر بھی اشارات کئے ہیں حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایّدہ اللہ تعالیٰ کے وجود میں پوری ہوئی۔ چنانچہ جملہ واقعات اور کوائف اس پر شاہد ہیں اور خود حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایّدہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے صراحت کے ساتھ اپنے اوپر چسپاں کیا ہے۔

(نوٹ از مولانا جلال الدین نمسؒ) چنانچہ حضور نے ۲۸ جنوری ۱۹۲۴ء بروز جمعۃ المبارک خطبہ جمعہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے علم پا کر اپنے مصلح موعود ہونے کا اعلان فرمایا۔ حضور فرماتے ہیں۔

(الف) ”خدا تعالیٰ نے اپنی مشیت کے ماتحت آخراں امر کو ظاہر کر دیا اور مجھے اپنی طرف سے علم بھی دے دیا کہ مصلح موعود سے تعلق رکھنے والی پیشگوئیاں میرے متعلق ہیں۔“

(ب) ”آج پہلی دفعہ میں نے وہ تمام پیشگوئیاں پڑھیں اور اب ان پیشگوئیوں کو پڑھنے کے بعد میں خدا تعالیٰ کے فضل سے یقین اور وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے یہ پیشگوئی میرے ذریعہ سے ہی پوری کی ہے۔“

(روزنامہ افضل یکم فروری ۱۹۲۴ء صفحہ ۶)

سے بیعت<sup>۱</sup> کریں۔ پس جو لوگ اپنے نفسوں میں کسی قدر یہ طاقت پاتے ہیں انہیں لازم ہے کہ میری طرف آویں کہ میں اُن کا غمخوار ہوں گا اور اُن کا بار ہلکا کرنے کے لئے کوشش کروں گا اور خدا تعالیٰ میری دُعا اور میری توجہ میں اُن کے لئے برکت دے گا بشرطیکہ وہ ربانی شرائط پر چلنے کے لئے بدل و جان طیار ہوں گے۔ یہ ربانی حکم ہے جو آج میں نے پہنچا دیا ہے۔ اس بارہ میں عربی الہام یہ ہے۔

إِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِأَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا۔ الَّذِينَ يَبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللَّهَ يَدُ اللَّهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ۔“

(سبزا شتہار۔ روحانی خزائن جلد ۲ صفحہ ۷۰-۷۱)

(ترجمہ) جب تو نے اس خدمت کے لئے قصد کر لیا تو خدا تعالیٰ پر بھروسہ کر اور یہ کشتی ہماری آنکھوں کے رُو برو اور ہماری وحی سے بنا۔ جو لوگ تجھ سے بیعت کریں گے وہ تجھ سے نہیں بلکہ خدا سے بیعت کریں گے خدا کا ہاتھ ہوگا جو ان کے ہاتھوں پر ہوگا۔

(ب) ”اُس نے اس سلسلہ کے قائم کرنے کے وقت مجھے فرمایا کہ زمین میں طوفانِ ضلالت برپا ہے تو اس طوفان کے وقت میں یہ کشتی طیار کر۔ جو شخص اس کشتی میں سوار ہوگا وہ غرق ہونے سے نجات پا جائے گا اور جو انکار میں رہے گا اُس کے لئے موت درپیش ہے۔ اور فرمایا کہ جو شخص تیرے ہاتھ میں ہاتھ دے گا اُس نے تیرے ہاتھ میں نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہاتھ دیا۔“ (فتح اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۲۴، ۲۵)

۱۸۸۹ء ”خدا تعالیٰ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا..... کہ خدا تعالیٰ کے حضور میں اپنی تمام طاقتوں کے ساتھ حاضر ہو جاؤ اور اپنے رب کریم کو اکیلا مت چھوڑو۔ جو شخص اُسے اکیلا چھوڑتا ہے وہ اکیلا چھوڑا جائے گا۔“

(اشتہار تکمیل تبلیغ مورخہ ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء۔ مجموعہ اشتہارات جلد ۱ صفحہ ۲۰۹ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

۱۸۸۹ء مارچ ۱۴ ”مجھے معلوم ہوا ہے کہ بعض فوائد و منافع بیعت کہ جو آپ لوگوں کے لئے مقدر ہیں اس انتظام پر موقوف ہیں کہ آپ سب صاحبوں کے اسماء مبارکہ ایک کتاب میں بقید ولدیت و سکونت مستقل و عارضی طور معہ کسی قدر کیفیت کے (اگر ممکن ہو) اندراج پائیں۔“

(اشتہار گزارش ضروری مورخہ ۴ مارچ ۱۸۸۹ء۔ ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۵۵۸)

۱۔ (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؒ) بیعتِ اولیٰ لدھیانہ میں ۲۰ رجب ۱۳۰۶ھ مطابق ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء بروز شنبہ کو ہوئی۔

۴/مارچ ۱۸۸۹ء ”یہ انتظام جس کے ذریعہ سے راستبازوں کا گروہ کثیر ایک ہی سلک میں منسلک ہو کر وحدت مجموعی کے پیرایہ میں خلق اللہ پر جلوہ نما ہوگا اور اپنی سچائی کی مختلف البخروج شعاعوں کو ایک ہی خطِ ممتد میں ظاہر کرے گا۔ خداوند عزوجل کو بہت پسند آیا ہے۔“

(اشتہارگزارش ضروری مورخہ ۴/مارچ ۱۸۸۹ء۔ ازالدواہم۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۵۵۹)

۴/مارچ ۱۸۸۹ء ”خدا تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ محض اپنے فضل اور کرامت خاص سے اس عاجز کی دعاؤں اور اس ناچیز کی توجہ کو ان کی پاک استعدادوں کے ظہور و بروز کا وسیلہ ٹھہراوے اور اس قدوس جلیل الذات نے مجھے جوش بخشا ہے تا میں ان طالبوں کی تربیت باطنی میں مصروف ہو جاؤں۔“

(اشتہارگزارش ضروری مورخہ ۴/مارچ ۱۸۸۹ء۔ ازالدواہم۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۵۶۲)

مارچ ۱۸۸۹ء ”مخملہ ان نشانوں کے جو پیشگوئی کے طور پر ظہور میں آئے وہ پیشگوئی ہے جو میں نے اخویم قاضی ضیاء الدین صاحب قاضی کوئی ضلع گوجرانوالہ کے متعلق کی تھی..... اور وہ یہ ہے..... کہ قاضی صاحب آپ کو ایک سخت ابتلاء پیش آنے والا ہے۔“

(تریاق القلوب۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۷۲)

اپریل ۱۸۸۹ء ”ایک دفعہ مجھے علی گڑھ میں جانے کا اتفاق ہوا اور مرض ضعفِ دماغ کی وجہ سے جس کا قادیان میں بھی کچھ مدت پہلے دورہ ہو چکا تھا میں اس لائق نہیں تھا کہ زیادہ گفتگو یا اور کوئی دماغی محنت کا کام کر سکتا..... اس حالت میں علی گڑھ کے ایک مولوی صاحب محمد اسلمیل نام مجھ سے ملے اور انہوں نے نہایت اتکساری سے وعظ کے لئے درخواست کی..... میں نے اس درخواست کو بشوقِ دل قبول کیا اور چاہا کہ لوگوں کے عام مجمع میں اسلام کی حقیقت بیان کروں..... لیکن بعد اس کے میں خدا تعالیٰ کی طرف سے روکا گیا۔“

۱۔ یعنی بیعت کرنے والوں کی۔ (شمس)

۲۔ (نوٹ از مولانا عبداللطیف بہاولپوری) یہ پیشگوئی حضورؐ نے اس وقت فرمائی جبکہ قاضی صاحب لدھیانہ میں حضورؐ کی بیعت سے مشرف ہوئے اور پھر جس طرح یہ ابتلاء پیش آیا اور پیشگوئی پوری ہوئی اس کی تفصیل قاضی صاحب موصوف نے اپنے خط میں درج کر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں بھیجی چنانچہ حضورؐ نے اس خط کو بھی اسی کتاب تریاق القلوب میں درج فرمادیا۔ تفصیل وہاں دیکھ لی جاوے۔

۳۔ (نوٹ از ناشر) علی گڑھ کا سفر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپریل ۱۸۸۹ء میں اختیار کیا۔

(حیات احمد جلد ۳ صفحہ ۵۳ مطبوعہ ۲۰۱۳ء)

مجھے یقین ہے کہ چونکہ میری صحت کی حالت اچھی نہیں تھی اس لئے خدا تعالیٰ نے نہ چاہا کہ زیادہ مغز خوراری کر کے کسی جسمانی بلا میں پڑوں۔ اس لئے اُس نے وعظ کرنے سے مجھے روک دیا۔

ایک دفعہ اس سے پہلے بھی ایسا ہی اتفاق ہوا تھا کہ میری ضعف کی حالت میں ایک نبی گذشتہ نبیوں میں سے کشفی طور پر مجھ کو ملے اور مجھے بطور ہمدردی اور نصیحت کے کہا کہ اس قدر دماغی محنت کیوں کرتے ہو اس سے تو تم بیمار ہو جاؤ گے۔“

(فتح اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۷، ۱۸ احاشیہ)

**دسمبر ۱۸۹۰ء**

”کیا شک ہے ماننے میں تمہیں اس مسیح کے جس کی مماثلت کو خدا نے بتا دیا حاذق طبیب پاتے ہیں تم سے یہی خطاب خوبوں کو بھی تو تم نے مسیحا بنا دیا“

(نائل رسالہ فتح اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱)

**۱۸۹۰ء** ”حضرت عالی سیدنا مولانا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بطور پیشگوئی فرما چکے ہیں کہ اس اُمت پر ایک زمانہ آنے والا ہے جس میں وہ یہودیوں سے سخت درجہ کی مشابہت پیدا کر لے گی..... تب فارس کی اصل میں سے ایک ایمان کی تعلیم دینے والا پیدا ہوگا۔ اگر ایمان ثریا میں معلق ہوتا، تو وہ اُسے اس جگہ سے بھی پالیتا۔ یہ پیشگوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے جس کی حقیقت الہام الہی نے اس عاجز پر کھول دی اور نصرت سے اُس کی کیفیت ظاہر کر دی اور مجھ پر خدا تعالیٰ نے اپنے الہام کے ذریعہ سے کھول دیا کہ حضرت مسیح بن مریم بھی درحقیقت ایک ایمان کی تعلیم دینے والا تھا جو حضرت موسیٰ سے چودہ سو برس بعد پیدا ہوا اس زمانہ میں جبکہ یہودیوں کی ایمانی حالت نہایت کمزور ہو گئی تھی اور وہ بوجہ کمزوری ایمان کے ان تمام خرابیوں میں پھنس گئے تھے جو درحقیقت بے ایمانی کی شاخیں ہیں۔ پس جبکہ اس اُمت کو بھی اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے عہد پر چودہ سو برس کے قریب مدت گزری تو وہی آفات ان میں بھی بکثرت پیدا ہو گئیں جو یہودیوں میں پیدا ہوئی تھیں۔ تا وہ پیشگوئی پوری ہو جو ان کے حق میں کی گئی تھی۔ پس خدا تعالیٰ نے ان کے لئے بھی ایک ایمان کی تعلیم دینے والا مثل مسیح اپنی قدرت کاملہ سے بھیج دیا۔ مسیح جو آنے والا تھا یہی ہے چاہو تو قبول کرو جس کسی کے کان سننے کے ہوں سُنے۔ یہ خدا تعالیٰ کا کام ہے اور لوگوں کی نظر میں عجیب۔“

(فتح اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۰، ۹ احاشیہ)

۱۸۹۰ء ”خدا تعالیٰ نے مجھے بھی بشارت دی کہ

موت کے بعد میں پھر تجھے حیات بخشوں گا

اور فرمایا کہ

جو لوگ خدا تعالیٰ کے مقرب ہیں وہ مرنے کے بعد پھر زندہ ہو جایا کرتے ہیں۔

اور فرمایا کہ

میں اپنی چمکا رکھلاؤں گا اور اپنی قدرت نمائی سے تجھے اٹھاؤں گا

پس میری اس دوبارہ زندگی سے مراد بھی میرے مقاصد کی زندگی ہے۔“ (فتح اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۶ حاشیہ)

۱۸۹۰ء ”اس حکیم و قدیر نے اس عاجز کو اصلاحِ خلاق کے لئے بھیج کر..... دنیا کو حق اور راستی کی طرف

کھینچنے کے لئے کئی شاخوں پر امر تا نید حق اور اشاعتِ اسلام کو مُقسّم کر دیا..... یہ پانچ طور کا سلسلہ جو خدا تعالیٰ

نے اپنے ہاتھ سے قائم کیا..... خدا تعالیٰ کی نظر میں یہ سب ضروری ہیں اور جس اصلاح کے لئے اُس نے ارادہ

فرمایا ہے وہ اصلاح بجز استعمال ان پانچوں طریقوں کے ظہور پذیر نہیں ہو سکتی۔“

(فتح اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۱، ۱۲، ۲۵، ۲۶)

۱۸۹۰ء ”مجھے یاد ہے کہ ایک مرتبہ ایک سخت بے دین ہندو سے اس عاجز کی گفتگو ہوئی اور اس

نے حد سے زیادہ تحقیر دینِ متین کے الفاظ استعمال کئے۔ غیرت دینی کی وجہ سے کسی قدر اس عاجز نے

وَاعْلَظْ عَلَيْهِمْ پر عمل کیا مگر چونکہ وہ ایک شخص کو نشانہ بنا کر درشتی کی گئی تھی اس لئے الہام ہوا کہ

تیرے بیان میں سختی بہت ہے رِقْ چاہیے رِقْ۔“

(از مکتوب بنام مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی۔ مکتوبات احمد جلد ۱ صفحہ ۳۱۶ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

جنوری ۱۸۹۱ء توضیح مرام

(توضیح مرام مسائل بیچ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۴۹)

۱ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؒ) یہ پانچ شاخیں ہیں جن کی تفصیل حضور اقدس نے آگے اسی کتاب میں فرمائی

ہے۔ ایک شاخ تالیف و تصنیف کا سلسلہ ہے دوسری اشتہارات۔ تیسری مہمان خانہ اور مہمانوں کی خاطر مدارات۔ چوتھی

مکتوبات اور پانچویں شاخ سلسلہ بیعت ہے۔ (تفصیل کے لئے دیکھیے فتح اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۲ تا ۲۵)

۲ اس رسالہ توضیح مرام کا نام الہامی ہے۔ (عبداللطیف بہاولپوری)

۱۸۹۱ء ”فضل الرحمنؑ کی نسبت اس عاجز کو پہلے سے ظنِ نیک ہے۔ ایک دفعہ اس کی نسبت

سَيِّهْدِي<sup>۱</sup> کا الہام ہو چکا ہے۔“

(از مکتوب بنام حضرت حکیم مولوی نور الدین صاحبؒ۔ مکتوبات احمد جلد ۲ صفحہ ۱۱۰ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

۱۸۹۱ء ”اللہ جلّ شانہ کی وحی اور الہام سے میں نے مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور یہ بھی میرے پر

ظاہر کیا گیا ہے کہ میرے بارہ میں پہلے سے قرآن شریف اور احادیثِ نبویہ میں خبر دی گئی ہے اور وعدہ دیا گیا ہے۔“

(از مکتوب بنام مولوی عبدالجبار صاحب غزنوی۔ مکتوبات احمد جلد ۱ صفحہ ۲۲۳۔ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

۱۸۹۱ء ”کل میں نے اپنے بازو پر یہ لفظ اپنے تئیں لکھتے ہوئے دیکھا کہ

میں اکیلا ہوں اور خدا میرے ساتھ ہے۔

اور اس کے ساتھ مجھے الہام ہوا۔

اِنَّ مَعِيَ رَبِّي سَيَهْدِي<sup>۲</sup>

سو میں جانتا ہوں کہ خداوند تعالیٰ اپنی طرف سے کوئی حجت ظاہر کر دے گا۔“

(از مکتوب بنام مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی۔ مکتوبات احمد جلد ۱ صفحہ ۳۱۲۔ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

۱۱ مارچ ۱۸۹۱ء ”شاید ایک ہفتہ ہوا میں نے آپ کو خواب میں دیکھا۔ گویا آپ مجھ سے پوچھتے

ہیں کہ میں کیا کروں۔ تو میں نے آپ کو یہ کہا ہے۔

خدا سے ڈر پکھر جو چاہے کر۔“

(از مکتوب بنام شیخ فتح محمد صاحب۔ مکتوبات احمد جلد ۳ صفحہ ۲۸۰۔ مطبوعہ ۲۰۱۳ء)

۱۔ مفتی فضل الرحمن صاحب داماد حضرت خلیفۃ المسیح الاولؒ۔ (مرزا بشیر احمد)

۲۔ (ترجمہ از مرتب) وہ ضرور سیدھے راستے پر ڈالا جائے گا۔

(نوٹ از عرفانی صاحبؒ) مفتی فضل الرحمن صاحبؒ کے رشتہ نکاح کے متعلق حضرت مولوی صاحبؒ نے مشورہ

پوچھا تھا..... حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مشورہ دیا اور الہام الہی نے اس کی تائید فرمائی۔

(از مکتوب بنام حضرت حکیم مولوی نور الدین صاحبؒ۔ مکتوبات احمد جلد ۲ صفحہ ۱۱۰ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

۳۔ (ترجمہ از مرتب) میرے ساتھ میرا خدا ہے۔ وہ ضرور میرے لئے راستے پیدا کر دے گا۔

۱۸۹۱ء ”ہماری ایک لڑکی عصمت بی بی نام تھی ایک دفعہ اس کی نسبت الہام ہوا۔

كَزَمُ الْجَنَّةَ دَوْحَةَ الْجَنَّةِ<sup>۱</sup>

تفہیم یہ تھی کہ وہ زندہ نہیں رہے گی۔ سوا ایسا ہی ہوا۔“ (نزول المسیح۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۹۳)

۱۸۹۱ء ”ایک دفعہ ایسا اتفاق ہوا کہ میں نعمت اللہ ولی کا وہ قصیدہ دیکھ رہا تھا جس میں اس نے میرے

آنے کی بطور پیشگوئی خبر دی ہے اور میرا نام بھی لکھا ہے اور بتلایا ہے کہ تیرھویں صدی کے اخیر میں وہ مسیح موعود ظاہر ہوگا اور میری نسبت یہ شعر لکھا ہے کہ۔

مہدی وقت و عیسیٰ دوران ہر دو را شہسوار مے بینم

یعنی وہ آنے والا مہدی بھی ہوگا اور عیسیٰ بھی ہوگا۔ دونوں ناموں کا مصداق ہوگا اور دونوں طور کے دعوے کرے گا۔

پس اس اثناء میں کہ میں یہ شعر پڑھ رہا تھا عین پڑھنے کے وقت مجھے یہ الہام ہوا۔

از پئے آن محمد احسن را تارکِ روزگار مے بینم<sup>۲</sup>

یعنی میں دیکھتا ہوں کہ مولوی سید محمد احسن امر وہی اسی غرض کے لئے اپنی نوکری سے جو ریاست بھوپال میں تھی علیحدہ ہو گئے تا خدا کے مسیح موعود کے پاس حاضر ہوں اور اس کے دعوے کی تائید کے لئے خدمت بجالاوے، اور یہ ایک پیشگوئی تھی جو بعد میں نہایت صفائی سے ظہور میں آئی۔“

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۳۴۶)

۱۸۹۱ء ”جب یہ آیتیں اُتریں کہ مشرکین رجس ہیں، پلید ہیں، شتر البریہ ہیں، سفہا ہیں اور ذریت شیطان

۱۔ (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؒ) سیرۃ المہدی جلد ۱ صفحہ ۴۴۵ مطبوعہ ۲۰۰۸ء سے معلوم ہوتا ہے کہ صاحبزادی عصمت بی بی کی وفات ۱۸۹۱ء میں تصنیف و اشاعت ازالہ اوہام سے پہلے ہوئی تھی اور یہ الہام بہر حال پہلے کا ہے مگر چونکہ ہم پہلے کی تعیین نہیں کر سکتے اس لئے اسے ۱۸۹۱ء میں ہی رکھا جاتا ہے۔

۲۔ (ترجمہ از مرتب) انگور کی جلتی تیل۔ جنت کا بڑا درخت۔

۳۔ (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؒ) یہ الہامی شعر نمونہ پرچہ القادیان کیم ستمبر ۱۹۰۲ء میں بھی درج ہے لیکن پہلے مصرعہ میں ”از پئے آن محمد احسن را“ کی بجائے ”از برایش محمد احسن را“ لکھا ہے۔ اگر یہ راوی کے حافظہ کی غلطی نہیں ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ اس الہامی شعر کی دو قراءتیں ہیں۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔



ہیں اور اُن کے معبود و تودالنار اور حسبِ جہنم ہیں تو ابوطالب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بلا کر کہا کہ اے میرے بھتیجے! اب تیری دشنام دہی سے قوم سخت مشتعل ہو گئی ہے اور قریب ہے کہ تجھ کو ہلاک کریں اور ساتھ ہی مجھ کو بھی۔ تُو نے اُن کے عقلمندوں کو سفیہ قرار دیا اور اُن کے بزرگوں کو شتر البریہ کہا اور ان کے قابلِ تعظیم معبودوں کا نام ہیزمِ جہنم اور وُقُودُ النَّار رکھا اور عام طور پر ان سب کو جس اور ذریتِ شیطان اور پلید ٹھہرایا۔ میں تجھے خیر خواہی کی راہ سے کہتا ہوں کہ اپنی زبان کو تھام اور دشنام دہی سے باز آ جا ورنہ میں قوم کے مقابلہ کی طاقت نہیں رکھتا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں کہا کہ اے چچا! یہ دشنام دہی نہیں ہے بلکہ اظہارِ واقعہ اور نفسِ الامر کا عینِ محل پر بیان ہے، اور یہی تو کام ہے جس کے لئے میں بھیجا گیا ہوں۔ اگر اس سے مجھے مرنا درپیش ہے تو میں بخوشی اپنے لئے اس موت کو قبول کرتا ہوں۔ میری زندگی اسی راہ میں وقف ہے۔ میں موت کے ڈر سے اظہارِ حق سے رُک نہیں سکتا۔

اور اے چچا! اگر تجھے اپنی کمزوری اور اپنی تکلیف کا خیال ہے تو تُو مجھے پناہ میں رکھنے سے دست بردار ہو جا۔ بخدا مجھے تیری کچھ بھی حاجت نہیں میں احکامِ الہی کے پہنچانے سے کبھی نہیں رکوں گا۔ مجھے اپنے مولیٰ کے احکامِ جان سے زیادہ عزیز ہیں۔ بخدا اگر میں اس راہ میں مارا جاؤں تو چاہتا ہوں کہ پھر بار بار زندہ ہو کر ہمیشہ اسی راہ میں مرتا رہوں۔ یہ خوف کی جگہ نہیں بلکہ مجھے اس میں بے انتہالذت ہے کہ اس کی راہ میں دُکھ اٹھاؤں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ تقریر کر رہے تھے اور چہرہ پر سچائی اور نورانیت سے بھری ہوئی رقت نمایاں ہو رہی تھی اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ تقریر ختم کر چکے تو حق کی روشنی دیکھ کر بے اختیار ابوطالب کے آنسو جاری ہو گئے اور کہا کہ میں تیری اس اعلیٰ حالت سے بے خبر تھا۔ تُو اور ہی رنگ میں اور اُد رہی شان میں ہے جا اپنے کام میں لگا رہے جب تک میں زندہ ہوں جہاں تک میری طاقت ہے میں تیرا ساتھ دوں گا۔

یہ سب مضمون ابوطالب کے قصہ کا اگرچہ کتابوں میں درج ہے مگر یہ تمام عبارت الہامی ہے جو خدائے تعالیٰ نے اس عاجز کے دل پر نازل کی صرف کوئی کوئی فقرہ تشریح کے لئے اس عاجز کی طرف سے ہے اس الہامی عبارت سے ابوطالب کی ہمدردی اور دلسوزی ظاہر ہے لیکن بکمال یقین یہ بات ثابت ہے کہ یہ ہمدردی پیچھے سے انوارِ نبوت و آثارِ استقامت دیکھ کر پیدا ہوئی تھی ہمارے سید و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بڑا حصہ عمر کا جو چالیس برس ہے بے کسی اور پریشانی اور تیبی میں بسر کیا تھا کسی خویش یا قریب نے اس زمانہ تنہائی میں کوئی حق خویشی اور قرابت کا ادا نہیں کیا تھا یہاں تک کہ وہ روحانی بادشاہ اپنی صغریٰ کی حالت میں لاوارث بچوں کی طرح

بعض بیابان نشین اور خانہ بدوش عورتوں کے حوالہ کیا گیا اور اُسی بے کسی اور غربتی کی حالت میں اس سید الانام نے شیر خوارگی کے دن پورے کئے اور جب کچھ سن تمیز پہنچا تو یتیم اور بے کس بچوں کی طرح جن کا دنیا میں کوئی بھی نہیں ہوتا اُن بیابان نشین لوگوں نے بکریاں چرانے کی خدمت اُس مخدوم العالمین کے سپرد کی اور اُس تنگی کے دنوں میں بجز ادنیٰ قسم کے اناجوں یا بکریوں کے دودھ کے اور کوئی غذا نہ تھی جب سن بلوغ پہنچا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شادی کے لئے کسی چچا وغیرہ نے باوجود آنحضرت کے اول درجہ کے حسن و جمال کے کچھ فکر نہیں کی بلکہ پچیس برس کی عمر ہونے پر اتفاقی طور پر محض خدائے تعالیٰ کے فضل و کرم سے ایک مکہ کی رئیسہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے لئے پسند کر کے آپ سے شادی کر لی یہ نہایت تعجب کا مقام ہے کہ جس حالت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی چچا ابوطالب اور حمزہ اور عباس جیسے موجود تھے اور بالخصوص ابوطالب رئیس مکہ اور اپنی قوم کے سردار بھی تھے اور دنیوی جاہ و حشمت و دولت و مقدرت بہت کچھ رکھتے تھے مگر باوجود ان لوگوں کی ایسی امیرانہ حالت کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ ایام بڑی مصیبت اور فاقہ کشی اور بے سامانی سے گذرے یہاں تک کہ جنگلی لوگوں کی بکریاں چرانے تک نوبت پہنچی اور اس دردناک حالت کو دیکھ کر کسی کے آنسو جاری نہیں ہوئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر شباب پہنچنے کے وقت کسی چچا کو خیال تک نہیں آیا کہ آخر ہم بھی تو باپ ہی کی طرح ہیں شادی وغیرہ امور ضروریہ کے لئے کچھ فکر کریں حالانکہ اُن کے گھر میں اور اُن کے دوسرے اقارب میں بھی لڑکیاں تھیں۔ سو اس جگہ بالطبع یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس قدر سردمہری اُن لوگوں سے کیوں ظہور میں آئی اس کا واقعی جواب یہی ہے کہ ان لوگوں نے ہمارے سید و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ ایک لڑکا یتیم ہے جس کا باپ نہ ماں ہے بے سامان ہے جس کے پاس کسی قسم کی جمعیت نہیں نادار ہے جس کے ہاتھ پلے کچھ بھی نہیں ایسے مصیبت زدہ کی ہمدردی سے فائدہ ہی کیا ہے اور اُس کو اپنا داماد بنانا تو گویا اپنی لڑکی کو تباہی میں ڈالنا ہے مگر اس بات کی خبر نہیں تھی کہ وہ ایک شہزادہ اور روحانی بادشاہوں کا سردار ہے جس کو دنیا کے تمام خزانوں کی کنجیاں دی جائیں گی۔“

۱۸۹۱ء ”صحیح مسلم میں یہ جو لکھا ہے کہ حضرت مسیح دمشق کے منارہ سفید شرتی کے پاس اتریں گے..... دمشق کے لفظ کی تعبیر میں میرے پر مغائب اللہ یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ اس جگہ ایسے قصبہ کا نام دمشق رکھا گیا ہے جس میں ایسے لوگ رہتے ہیں جو یزیدی الطبع اور یزید پلیدی عادات اور خیالات کے پیرو ہیں..... مجھ پر یہ ظاہر کیا

گیا ہے کہ دمشق کے لفظ سے دراصل وہ مقام مراد ہے جس میں یہ دمشق والی مشہور خاصیت پائی جاتی ہے اور خدائے تعالیٰ نے مسیح کے اُترنے کی جگہ جو دمشق کو بیان کیا تو یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ مسیح سے مراد وہ اصلی مسیح نہیں ہے جس پر انجیل نازل ہوئی تھی بلکہ مسلمانوں میں سے کوئی ایسا شخص مراد ہے جو اپنی روحانی حالت کی رُو سے مسیح سے اور نیز امام حسین سے بھی مشابہت رکھتا ہے کیونکہ دمشق پایہ تخت یزید ہو چکا ہے اور یزیدیوں کا منصوبہ گاہ جس سے ہزار ہا طرح کے ظالمانہ احکام نافذ ہوئے وہ دمشق ہی ہے..... سو خدائے تعالیٰ نے اُس دمشق کو جس سے ایسے پُر ظلم احکام نکلتے تھے اور جس میں ایسے سنگ دل اور سیاہ دروں لوگ پیدا ہو گئے تھے اس غرض سے نشانہ بنا کر لکھا کہ اب مثیل دمشق عدل اور ایمان پھیلانے کا ہیڈ کوارٹر ہوگا کیونکہ اکثر نبی ظالموں کی بستی میں ہی آتے رہے ہیں اور خدا تعالیٰ لعنت کی جگہوں کو برکت کے مکانات بناتا رہا ہے۔“

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۳۲ تا ۱۳۷ حاشیہ)

**۱۸۹۱ء** ”قادیان کی نسبت مجھے یہ بھی الہام ہوا کہ

أُخْرِجَ مِنْهُ الْيَزِيدِيُّونَ

یعنی اس میں یزیدی لوگ پیدا کئے گئے ہیں۔“

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۳۸ حاشیہ)

**۱۸۹۱ء** (الف) ”ایک صاف اور صریح کشف میں مجھ پر ظاہر کیا گیا کہ ایک شخص حارث نام یعنی حرّاث<sup>۱</sup>

آنے والا جو ابوداؤد کی کتاب میں لکھا ہے یہ خبر صحیح ہے اور یہ پیشگوئی اور مسیح کے آنے کی پیشگوئی درحقیقت یہ دونوں اپنے مصداق کی رُو سے ایک ہی ہیں۔ یعنی ان دونوں کا مصداق ایک ہی شخص ہے جو یہ عاجز ہے۔“

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۳۵ حاشیہ)

(ب) ”یہ پیشگوئی جو ابوداؤد کی صحیح میں درج ہے کہ ایک شخص حارث نام یعنی حرّاث ماورائے نہر سے یعنی

سمرقند کی طرف سے نکلے گا جو آل رسول کو تقویّت دے گا جس کی امداد اور نصرت ہر ایک مومن پر واجب ہوگی۔ الہامی طور پر مجھ پر ظاہر کیا گیا ہے کہ یہ پیشگوئی اور مسیح کے آنے کی پیشگوئی جو مسلمانوں کا امام اور مسلمانوں میں سے ہوگا دراصل یہ دونوں پیشگوئیاں متحد المضمون ہیں اور دونوں کا مصداق یہی عاجز ہے۔“

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۴۱ حاشیہ)

<sup>۱</sup> (نوٹ از مولانا جلال الدین شمس) حارث کے معنی زمیندار کے ہیں اور حرّاث سے مراد بڑا زمیندار ہے اور یہ بات حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں پائی جاتی ہے۔

۱۸۹۱ء ”پھر وہ منصور مجھے کشف کی حالت میں دکھایا گیا اور کہا گیا کہ خوشحال ہے۔ خوشحال ہے۔“

مگر خدائے تعالیٰ کی کسی حکمت خفیہ نے میری نظر کو اُس کے پہچاننے سے قاصر رکھا لیکن امید رکھتا ہوں کہ کسی دوسرے وقت دکھایا جائے۔“ (ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۳۹ حاشیہ)

۱۸۹۱ء ”الہام ہوا قُلْ لَوْ كَانَ الْأَمْرُ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللَّهِ لَوَجَدْتُمْ فِيهِ اخْتِلَافًا كَثِيرًا۔ قُلْ لَوِ اتَّبَعَ اللَّهُ أَهْوَاءَ كُمْ لَفَسَدَتِ السَّمَوَاتُ وَالْأَرْضُ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَبَطَلَتْ حِكْمَتُهُ۔ وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا۔ قُلْ لَوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِكَلِمَاتِ رَبِّي لَنَفَدَ الْبَحْرُ قَبْلَ أَنْ تَنْفَدَ كَلِمَاتُ رَبِّي وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهِ مَدَدًا۔ قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا۔“

پھر اس کے بعد الہام کیا گیا کہ

ان علماء نے میرے گھر کو بدل ڈالا۔ میری عبادت گاہ میں ان کے چولہے ہیں۔ میری پرستش کی جگہ میں ان کے پیالے اور ٹھوٹھیاں رکھی ہوئی ہیں اور چوہوں کی طرح میرے نبی کی حدیثوں کو کتر رہے ہیں۔

(ٹھوٹھیاں وہ چھوٹی پیالیاں ہیں جن کو ہندوستانی میں سکوریاں کہتے ہیں۔ عبادت گاہ سے مراد اس الہام

۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ”اس کے لشکر یعنی اس کی جماعت کا سردار دوسرے گروہ ایک توفیق یافتہ شخص ہوگا جس کو آسمان پر منصور کے نام سے پکارا جاوے گا کیونکہ خدائے تعالیٰ اس کے خادمانہ ارادوں کا جو اس کے دل میں ہوں گے آپ ناصر ہوگا۔ اس جگہ اگرچہ اُس منصور کو سپہ سالار کے طور پر بیان کیا ہے مگر اس مقام میں درحقیقت کوئی ظاہری جنگ و جدل مراد نہیں ہے بلکہ یہ ایک روحانی فوج ہوگی کہ اُس حارث کو دی جائے گی۔“ (ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۳۸، ۱۳۹ حاشیہ)

۲۔ (ترجمہ از مرتب) کہہ کہ اگر یہ معاملہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہ ہوتا بلکہ غیر اللہ کی بناوٹ ہوتا تو تم اس میں بہت اختلاف پاتے۔ کہہ کہ اگر اللہ تعالیٰ تمہارے خیالات باطلہ کی پیروی کرتا تو آسمان وزمین اور ان کے اندر رہنے والی مخلوق میں فساد برپا ہو جاتا اور حکمت الہی باطل ہو جاتی اور اللہ تعالیٰ غالب اور حکیم ہے۔ کہہ کہ اگر سمندر میرے رب کی باتوں (کے لکھنے) کے لئے روشنائی بن جاتے تو میرے رب کی باتوں کے ختم ہونے سے پہلے سمندر ختم ہو جاتے اگرچہ ہم اتنے ہی اور (سمندر) ان میں شامل کر کے انہیں بڑھاتے۔ کہہ اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو۔ اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا اور اللہ تعالیٰ بہت ہی بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

میں زمانہ حال کے اکثر مولویوں کے دل ہیں جو دنیا سے بھرے ہوئے ہیں۔“

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۳۹، ۱۴۰ احاشیہ)

**۱۸۹۱ء** ”کشفی حالت میں اس عاجز نے دیکھا کہ انسان کی صورت پر دو شخص ایک مکان میں بیٹھے ہیں، ایک زمین پر اور ایک چھت کے قریب بیٹھا ہے۔ تب میں نے اُس شخص کو جو زمین پر تھا مخاطب کر کے کہا کہ مجھے ایک لاکھ فوج کی ضرورت ہے مگر وہ چپ رہا اور اُس نے کچھ بھی جواب نہ دیا۔ تب میں نے اس دوسرے کی طرف رخ کیا جو چھت کے قریب اور آسمان کی طرف تھا اور اُسے میں نے مخاطب کر کے کہا کہ مجھے ایک لاکھ فوج کی ضرورت ہے۔ وہ میری اس بات کو سُن کر بولا کہ ایک لاکھ نہیں ملے گی مگر پانچ ہزار سپاہی دیا جائے گا۔ تب میں نے اپنے دل میں کہا کہ اگرچہ پانچ ہزار تھوڑے آدمی ہیں پر اگر خدائے تعالیٰ چاہے تو تھوڑے بہتوں پر فتح پاسکتے ہیں۔ اُس وقت میں نے یہ آیت پڑھی۔ **كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللَّهِ**۔“<sup>۱</sup>

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۳۹ احاشیہ)

**۱۸۹۱ء** ”اس عاجز پر ظاہر کیا گیا ہے کہ جو بات اس عاجز کی دعا کے ذریعہ سے رُڈ کی جائے وہ کسی اور ذریعہ سے قبول نہیں ہو سکتی اور جو دروازہ اس عاجز کے ذریعہ سے کھولا جائے وہ کسی اور ذریعہ سے بند نہیں ہو سکتا۔“

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۵۸ احاشیہ)

**۱۸۹۱ء** ”مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ

**أَنْتَ أَشَدُّ مُنَاسَبَةً بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَأَشْبَهُ النَّاسِ بِهِ خُلُقًا وَخُلُقًا وَزَمَانًا**۔“<sup>۲</sup>

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۶۵)

**۱۸۹۱ء** ”خدائے تعالیٰ نے ایک قطعی اور یقینی پیشگوئی میں میرے پر ظاہر کر رکھا ہے کہ میری ہی ذریت سے ایک شخص پیدا ہوگا جس کو کئی باتوں میں مسیح سے مشابہت ہوگی۔ وہ آسمان (سے) اترے گا اور زمین والوں کی راہ سیدھی کر دے گا۔ وہ اسیروں کو رستگاری بخشے گا اور ان کو جو شبہات کی زنجیروں میں مقید ہیں رہائی دے گا۔ فرزندِ دلنبد گرامی وارجمند۔ **مَطْهَرُ الْحَقِّ وَالْعَلَاءِ**۔ **كَأَنَّ اللَّهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ**۔“<sup>۳</sup>

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۸۰)

<sup>۱</sup> (ترجمہ از ناشر) کتنی ہی کم تعداد جماعتیں ہیں جو اللہ کے حکم سے کثیر التعداد جماعتوں پر غالب آگئیں۔ (البقرة: ۲۵۰)

<sup>۲</sup> (ترجمہ از مرتب) تو کیا بلحاظ اخلاق اور کیا بلحاظ صورت و خلقت اور کیا بلحاظ زمانہ عیسیٰ ابن مریم کے ساتھ سب لوگوں سے بڑھ کر مناسبت اور مشابہت رکھتا ہے۔

<sup>۳</sup> (ترجمہ از مرتب) فرزندِ دلنبد بزرگ اور اقبال مند۔ حق اور رفعت کا مظہر گویا کہ خدا آسمان سے اتر آیا ہے۔

**۱۸۹۱ء** ”چند روز کا ذکر ہے کہ اس عاجز نے اس طرف توجہ کی کہ کیا اس حدیث کا جو آلاءِ آیاتُ بَعْدَ الْمَاءِ تَبِیْنِ ہے ایک یہ بھی منشاء ہے کہ تیرہویں صدی کے اواخر میں مسیح موعود کا ظہور ہوگا اور کیا اس حدیث کے مفہوم میں بھی یہ عاجز داخل ہے تو مجھے کشفی طور پر اس مندرجہ ذیل نام کے اعداد حروف کی طرف توجہ دلائی گئی کہ دیکھ یہی مسیح ہے کہ جو تیرہویں صدی کے پورے ہونے پر ظاہر ہونے والا تھا۔ پہلے سے یہی تاریخ ہم نے نام میں مقرر کر رکھی تھی اور وہ یہ نام ہے۔

### غلام احمد قادیانی

اس نام کے عدد پورے تیرہ سو ہیں اور اس قصبہ قادیان میں بجز اس عاجز کے اور کسی شخص کا غلام احمد نام نہیں بلکہ میرے دل میں ڈالا گیا ہے کہ اس وقت بجز اس عاجز کے تمام دنیا میں غلام احمد قادیانی کسی کا بھی نام نہیں اور اس عاجز کے ساتھ اکثر یہ عادت اللہ جاری ہے کہ وہ سبباً بعض اسرار اعداد حروف تجہی میں میرے پر ظاہر کر دیتا ہے۔“

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۸۹، ۱۹۰)

**۱۸۹۱ء** (الف) ”ایک دفعہ میں نے آدم کے سن پیدائش کی طرف توجہ کی تو مجھے اشارہ کیا گیا کہ ان اعداد پر نظر ڈال جو سورۃ العصر کے حروف میں ہیں کہ انہیں میں سے وہ تاریخ نکلتی ہے۔“

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۹۰)

(ب) ”خدا تعالیٰ نے مجھے ایک کشف کے ذریعہ سے اطلاع دی ہے کہ سورۃ العصر کے اعداد سے بحساب الججد معلوم ہوتا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک عصر تک جو عہد نبوت ہے یعنی تین بیس برس کا تمام و کمال زمانہ یہ کل مدت گذشتہ زمانہ کے ساتھ ملا کر ۴۷۳۹ برس ابتداءً دنیا سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روز وفات تک قمری حساب سے ہیں۔“

(تحفہ گولڑویہ۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۲۵۱، ۲۵۲)

**۱۸۹۱ء** ”ایک شخص کی موت کی نسبت خدائے تعالیٰ نے اعداد تجہی میں مجھے خبر دی جس کا ما حاصل یہ ہے کہ

### كَلْبٌ يَمُوتُ عَلَى كَلْبٍ

۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ”اور شمسی حساب کے رو سے ۴۵۹۸ برس بعد آدم صغی اللہ حضرت نبینا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خدائے تعالیٰ کی طرف سے ظاہر ہوئے۔“ (تحفہ گولڑویہ۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۲۴۷ حاشیہ)

یعنی وہ کُتتا ہے اور کُتتے کے عدد پر مرے گا جو باون<sup>۵۲</sup> سال پر دلالت کر رہے ہیں۔ یعنی اس کی عمر باون<sup>۵۲</sup> سال سے تجاوز نہیں کرے گی جب باون سال کے اندر قدم دھرے گا تب اُسی سال کے اندر اندر رابی مُلکِ بقا ہوگا۔“

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۹۰)

**۱۸۹۱ء** ”ابھی تھوڑے دن گزرے ہیں کہ ایک مدقوق اور قریب الموت انسان مجھے دکھائی دیا اور اُس نے ظاہر کیا کہ میرا نام دین محمد ہے اور میرے دل میں ڈالا گیا کہ یہ دین محمدی ہے جو مجسم ہو کر نظر آیا ہے اور میں نے اس کو تسلی دی کہ تو میرے ہاتھ سے شفا پا جائے گا۔“

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۲۰۶)

**۱۸۹۱ء** ”اور یہ جو میں نے مسمریزی طریق کا عمل الترب<sup>۱</sup> نام رکھا جس میں حضرت مسیح بھی کسی درجہ تک

۱۔ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمس<sup>۲</sup>) ترب کے معنی لغت میں ہم عمر یا مثیل کے لکھے ہیں مگر اس لفظ میں تُراب کی طرف بھی اشارہ ملتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

”وَأَمَّا التُّرَابُ فَاعْلَمُوا أَنَّ هَذَا اللَّفْظُ مَا خُوذُ مِنْ لَفْظِ التَّرْبِ. وَتَرَبُّ الشَّيْءِ الَّذِي خُلِقَ مَعَ ذَلِكَ الشَّيْءِ عِنْدَ أَهْلِ الْعَرَبِ. وَقَالَ ثَعْلَبٌ تَرَبُّ الشَّيْءِ مِثْلُهُ وَمَا شَابَهُ شَيْئًا فِي الْحُسْنِ وَالْبَهَاءِ. فَعَلَى هَذَيْنِ الْمُعْتَبَرَيْنِ سُبِي التُّرَابُ تَرَابًا لِكُونِهَا فِي خَلْقِهَا تَرَبُّ السَّمَاءِ. فَإِنَّ الْأَرْضَ خُلِقَتْ مَعَ السَّمَاءِ فِي إِبْتِدَاءِ الزَّمَانِ. وَكشَابُهَا فِي أَنْوَاعِ صُنْعِ اللَّهِ الْمَنَّانِ.“ (انجامِ آقہم۔ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۲۶۲، ۲۶۳ حاشیہ)

(ترجمہ از مرتب) ”لفظ تُراب ترب سے ماخوذ ہے اور عربوں کے نزدیک تَرَبُّ الشَّيْءِ کے معنی ہیں وہ چیز جو اس کے ساتھ پیدا ہو اور ثعلب کا قول ہے کہ کسی چیز کی ترب وہ ہے جو خوبی میں اس کی مانند ہو۔ پس ان دونوں معنوں کی رو سے مٹی کا نام تُراب اس لئے رکھا گیا کہ وہ پیدائش میں آسمان کی ہم عمر یا مثیل ہے کیونکہ زمین ابتدائی زمانہ میں آسمان کے ساتھ ہی پیدا ہوئی ہے اور وہ دونوں اللہ تعالیٰ کی صنعت کے اقسام میں مشابہ ہیں۔“

پس اس رو سے وحی الہی میں اس طرف اشارہ ہے کہ یہ علم زمینی ہے نہ کہ آسمانی۔ اسے وہی لوگ استعمال کرتے ہیں جو روحانیت سے کم حصہ رکھتے ہیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

”اولیاء اور اہل سلوک کی تواریخ اور سوانح پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ کالمین ایسے عملوں سے پرہیز کرتے رہے ہیں مگر بعض لوگ اپنی ولایت کا ایک ثبوت بنانے کی غرض سے یا کسی اور نیت سے ان مشغلوں میں مبتلا ہو گئے تھے۔“

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد ۳۔ صفحہ ۲۵۷ حاشیہ)

مشق رکھتے تھے یہ الہامی نام ہے اور خدائے تعالیٰ نے مجھ پر ظاہر کیا کہ یہ عمل الترب ہے اور اس عمل کے عجائبات کی نسبت یہ بھی الہام ہوا۔

هَذَا هُوَ التَّرْبُ الَّذِي لَا يَعْلَمُونَ

یعنی یہ وہ عمل الترب ہے جس کی اصل حقیقت کی زمانہ حال کے لوگوں کو کچھ خبر نہیں۔“

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۲۵۹ حاشیہ)

**۱۸۹۱ء** ”اور مجھے اُس ذات کی قسم ہے کہ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ ابھی اور اسی وقت کشفی طور پر یہ صداقت مذکورہ بالا میرے پر ظاہر کی گئی ہے اور اسی مُعَلِّمِ حَقِيقِي کی تعلیم سے میں نے وہ سب لکھا ہے جو ابھی لکھا ہے۔ فَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَىٰ ذَٰلِكَ۔“

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۲۹۳)

**۱۸۹۱ء** ”اس عاجز کو ایک سخت بیماری آئی یہاں تک کہ قریب موت کے نوبت پہنچ گئی بلکہ موت کو سامنے دیکھ کر وصیت بھی کر دی گئی اُس وقت گویا یہ پیشگوئی آنکھوں کے سامنے آ گئی اور یہ معلوم ہو رہا تھا کہ اب آخری دم ہے اور کل جنازہ نکلنے والا ہے تب میں نے اس پیشگوئی کی نسبت خیال کیا کہ شاید اس کے اور معنی ہوں گے جو میں سمجھ نہیں سکا۔ تب اُسی حالت قریب الموت میں مجھے الہام ہوا۔

الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِينَ

یعنی یہ بات تیرے رب کی طرف سے سچ ہے تو کیوں شک کرتا ہے۔“

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۳۰۶)

**۱۸۹۱ء** ”خدائے تعالیٰ نے آپ اپنے کلام میں میری طرف اشارہ کر کے فرمایا ہے۔

نبی ناصری کے نمونہ پر اگر دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ وہ بندگانِ خدا کو بہت صاف کر رہا ہے اس سے زیادہ کہ کبھی جسمانی بیماریوں کو صاف کیا گیا ہو۔“

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۳۳۵)

۱۔ یعنی مَا قَتَلُواكَ وَمَا صَلَبُوكَ کی تفسیر بیان فرمودہ ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۲۹۰ تا ۲۹۳ (مرزا بشیر احمد)

۲۔ یعنی مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری والی پیش گوئی بحوالہ ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۳۰۵، ۳۰۶۔ (شمس)



**۱۸۹۱ء** ”ایک مدت کی بات ہے جو اس عاجز نے خواب میں دیکھا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ مبارکہ پر میں کھڑا ہوں اور کئی لوگ مر گئے ہیں یا مقتول ہیں اُن کو لوگ دفن کرنا چاہتے ہیں۔ اسی عرصہ میں روضہ کے اندر سے ایک آدمی نکلا اور اُس کے ہاتھ میں ایک سرکنڈہ تھا اور وہ اُس سرکنڈہ کو زمین پر مارتا تھا اور ہر ایک کو کہتا تھا کہ تیری اس جگہ قبر ہوگی۔ تب وہ یہی کام کرتا کرتا میرے نزدیک آیا اور مجھ کو دکھلا کر اور میرے سامنے کھڑا ہو کر روضہ شریفہ کے پاس کی زمین پر اُس نے اپنا سرکنڈہ مارا اور کہا کہ تیری اس جگہ قبر ہوگی۔ تب آنکھ کھل گئی۔ اور میں نے اپنے اجتہاد سے اس کی یہ تاویل کی کہ یہ معیتِ معادی کی طرف اشارہ ہے کیونکہ جو شخص فوت ہونے کے بعد روحانی طور پر کسی مقدس کے قریب ہو جائے تو گویا اس کی قبر اُس مقدس کی قبر کے قریب ہوگئی۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ وَعَلَيْهِ اَحْكَمُ۔“ (ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۳۵۲)

**۱۸۹۱ء** ”طلوع شمس کا جو مغرب کی طرف سے ہوگا ہم اُس پر بہر حال ایمان لاتے ہیں لیکن اس عاجز پر جو ایک رویا میں ظاہر کیا گیا وہ یہ ہے جو مغرب کی طرف سے آفتاب کا چڑھنا یہ معنی رکھتا ہے کہ ممالکِ مغربی جو قدیم سے ظلمتِ کفر و ضلالت میں ہیں آفتابِ صداقت سے متور کئے جائیں گے اور اُن کو اسلام سے حصہ ملے گا۔“ (ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۳۷۶، ۳۷۷)

**۱۸۹۱ء** ”میں نے دیکھا کہ میں شہر لنڈان میں ایک منبر پر کھڑا ہوں اور انگریزی زبان میں ایک نہایت مدلل بیان سے اسلام کی صداقت ظاہر کر رہا ہوں۔ بعد اس کے میں نے بہت سے پرندے پکڑے جو چھوٹے چھوٹے درختوں پر بیٹھے ہوئے تھے اور اُن کے رنگ سفید تھے اور شاید تیر کے جسم کے موافق اُن کا جسم ہوگا۔ سو میں نے اس کی یہ تعبیر کی کہ اگرچہ میں نہیں مگر میری تحریریں ان لوگوں میں پھیلیں گی اور بہت سے راست باز انگریز صداقت کے شکار ہو جائیں گے۔“ (ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۳۷۷)

**۱۸۹۱ء** ”اُس نے مجھے بھیجا اور میرے پر اپنے خاص الہام سے ظاہر کیا کہ مسیح ابن مریم فوت ہو چکا ہے چنانچہ اُس کا الہام یہ ہے کہ

۱ (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؒ) چونکہ مدت کی مقدار معلوم نہیں ہو سکی اس لئے اسے اس کے وقت ذکر کی رعایت سے ۱۸۹۱ء کے نیچے ہی رکھا جاتا ہے۔

مسیح ابن مریم رسول اللہ فوت ہو چکا ہے اور اُس کے رنگ میں ہو کر وعدہ کے موافق تو آیا ہے۔ وَكَانَ وَعْدُ اللَّهِ مَفْعُولًا۔ اَنْتَ مَعِيَ وَ اَنْتَ عَلَى الْحَقِّ الْمُبِينِ۔

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۴۰۲)

اَنْتَ مُصِيبٌ وَمُعِينٌ لِلْحَقِّ۔<sup>۱</sup>

۱۸۹۱ء ”خداے تعالیٰ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ

تُو مغلوب ہو کر یعنی بظاہر مغلوبوں کی طرح حقیر ہو کر پھر آخر غالب ہو جائے گا اور انجام تیرے لئے ہوگا اور ہم وہ تمام بوجھ تجھ سے اتار لیں گے جس نے تیری کمر توڑ دی۔ خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ تیری توحید تیری عظمت تیری کمالیت پھیلاوے خدا تعالیٰ تیرے چہرہ کو ظاہر کرے گا اور تیرے سایہ کو لمبا کر دے گا۔ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اُسے قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔ عنقریب اسے ایک ملک عظیم دیا جائے گا (یعنی اُس کو قبولیت بخشی جائے گی اور خلق کثیر کے دل اس کی طرف مائل کئے جائیں گے) اور خزائن اُس پر کھولے جائیں گے (یعنی خزائن معارف و حقائق کھولے جائیں گے) کیونکہ آسمانی مال جو خداے تعالیٰ کے خاص بندوں کو ملتا ہے جس کو وہ دنیا میں تقسیم کرتے ہیں دنیا کا درم و دینار نہیں بلکہ حکمت و معرفت ہے جیسا کہ خدا تعالیٰ نے اس کی طرف اشارہ کر کے فرمایا ہے کہ **يُؤْتِي الْحِكْمَةَ مَنْ يَشَاءُ ۚ وَمَنْ يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا ۗ لَا يَخِرُّ مَالٌ كُوفَةً** ہیں۔ سو پاک مال حکمت ہی ہے جس کی طرف حدیث نبوی میں بھی اشارہ ہے کہ **اِنَّمَا اَنَا قَائِسٌ وَاللّٰهُ هُوَ الْمُعْطِي**۔ یہی مال ہے جو مسیح موعود کے نشانوں میں سے ایک نشان ہے (یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے اور تمہاری آنکھوں میں عجیب۔ ہم عنقریب تم میں ہی اور تمہارے ارد گرد نشان دکھلاویں گے

۱ (ترجمہ از مرتب) اور اللہ کا وعدہ پورا ہو کر رہے گا۔ تُو میرے ساتھ ہے اور تُو روشن حق پر قائم ہے۔ تو راہِ صواب پر ہے اور حق کا مددگار ہے۔

۲ (ترجمہ از ناشر) وہ جسے چاہے حکمت عطا کرتا ہے اور جو بھی حکمت دیا جائے تو یقیناً وہ خیر کثیر دیا گیا۔ (البقرہ: ۲۷۰)

۳ (ترجمہ از ناشر) میں تو صرف تقسیم کرنے والا ہوں اور عطا کرنے والا تو اللہ ہے۔

حجت قائم ہو جائے گی اور فتح کھلی کھلی ہوگی۔ کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم لوگ ایک بھاری جماعت ہیں یہ سب بھاگ جائیں گے اور پیٹھ پھیر لیں گے اگر لوگ تجھے چھوڑ دیں گے پر میں نہیں چھوڑوں گا اور اگر لوگ تجھے نہیں بچائیں گے پر میں بچاؤں گا میں اپنی چکار دکھاؤں گا اور قدرت نمائی سے تجھے اٹھاؤں گا۔ اے ابراہیم تجھ پر سلام ہم نے تجھے خالص دوستی کے ساتھ چن لیا۔ خدا تیرے سب کام درست کر دے گا اور تیری ساری مرادیں تجھے دے گا۔ تو مجھ سے ایسا ہے جیسی میری توحید اور تفرید۔ خدا ایسا نہیں جو تجھے چھوڑ دے جب تک وہ خبیث کو طیب سے جدا نہ کرے۔ وہ تیرے مجد کو زیادہ کرے گا اور تیری ذریت کو بڑھائے گا اور من بعد تیرے خاندان کا تجھ سے ہی ابتدا قرار دیا جائے گا۔ میں تجھے زمین کے کناروں تک عرّت کے ساتھ شہرت دوں گا اور تیرا ذکر بلند کروں گا اور تیری محبت دلوں میں ڈال دوں گا۔ جَعَلْنَاكَ الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ (ہم نے تجھ کو مسیح ابن مریم بنایا) ان کو کہہ دے کہ میں عیسیٰ کے قدم پر آیا ہوں۔ یہ کہیں گے کہ ہم نے پہلوں سے ایسا نہیں سنا۔ سو تو ان کو جواب دے کہ تمہارے معلومات وسیع نہیں خدا بہتر جانتا ہے۔ تم ظاہر لفظ اور ابہام پر قانع ہو اور اصل حقیقت تم پر مکشوف نہیں۔ جو شخص کعبہ کی بنیاد کو ایک حکمت الہی کا مسئلہ سمجھتا ہے وہ بڑا عقلمند ہے کیونکہ اس کو اسرارِ ملکوتی سے حصّہ ہے۔ ایک اولی العزم پیدا ہوگا۔ وہ حُسن اور احسان میں تیرا نظیر ہوگا۔ وہ تیری ہی نسل سے ہوگا۔

فرزندِ دلبد گرامی وارجمند مَظْهَرُ الْحَقِّ وَالْعَلَاءِ كَانَ اللَّهُ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ يَأْتِي عَلَيْكَ زَمَانٌ مُخْتَلِفٌ أَرْوَاحٍ مُخْتَلِفَةٍ. وَتَرَى نَسْلًا بَعِيدًا. وَلَنْحَيِّبَنَّكَ حَيَوَةً طَيِّبَةً. تَمَّانِينَ حَوْلًا أَوْ قَرِيبًا مِنْ ذَلِكَ. إِنَّكَ بِأَعْيُنِنَا سَتَبِئَنَّكَ الْمَتَوَكِّلِ. يَحْمَدُكَ اللَّهُ مِنْ عَرَشِهِ. كَذَّبُوا

۱ (ترجمہ از ناشر) فرزندِ دلبد۔ بزرگ اور صاحبِ اقبال۔ حق اور رفعت کا مظہر (اس کا آنا ایسا ہے) گویا کہ خدا آسمان سے اتر آیا۔

۲ (ترجمہ از مرثب) تجھ پر مختلف ازواج (یعنی رفقاء) کے ساتھ مختلف زمانے آئیں گے اور تُو دُور کی نسل دیکھے گا اور ہم تجھے خوش زندگی نصیب کریں گے اسی سال یا اس کے قریب۔ یعنی تیری عمر اسی برس یا اس کے قریب ہوگی۔ تو ہماری آنکھوں کے سامنے ہے میں نے تیرا نام متوکل رکھا ہے۔ خدا عرش پر سے تیری تعریف کر رہا ہے۔ انہوں نے ہمارے

بِأَيْتِنَا وَكَانُوا بِهَا يَسْتَهْزِءُونَ. سَيَكْفِيكَهُمْ اللَّهُ وَيَزِدُّهَا إِلَيْنَا. لَا تَبْدِيلَ لِكَلِمَاتِ

اللَّهِ. إِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِمَا يُرِيدُ۔“ (ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۴۴۱ تا ۴۴۳)

**۱۸۹۱ء** ”یہ وہ زمانہ ہے جو اس عاجز پر کشفی طور پر ظاہر ہوا جو کمال طغیان اس کا اُس سن ہجری میں شروع ہوگا۔ جو آیت **وَإِنَّا عَلَىٰ ذَهَابٍ بِهَ لِقَادِرُونَ** میں بحساب جمل مخفی ہے۔ یعنی ۱۲ھ۔“

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۴۵۵)

**۱۸۹۱ء** ”خدائے تعالیٰ نے اپنے کشفِ صریح سے اس عاجز پر ظاہر کیا ہے کہ قرآن کریم میں مثالی طور پر ابن مریم کے آنے کا ذکر ہے۔“

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۴۶۰)

**۱۸۹۱ء** ”اُس نے محض اپنے فضل سے بغیر وسیلہ کسی زمینی والد کے اس ابن مریم کو روحانی پیدائش اور روحانی زندگی بخشی جیسا کہ اس نے خود اس کو اپنے بہام میں فرمایا۔

ثُمَّ أَحْيَيْنَاكَ بَعْدَ مَا أَهْلَكْنَا الْقُرُونَ الْأُولَىٰ وَجَعَلْنَاكَ الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ

یعنی پھر ہم نے تجھے زندہ کیا بعد اس کے جو پہلے قرونوں کو ہم نے ہلاک کر دیا اور تجھے ہم نے مسیح ابن مریم

بنایا۔ یعنی بعد اس کے جو عام طور پر مشائخ اور علماء میں موت روحانی پھیل گئی۔“

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۴۶۴)

**۱۸۹۱ء** ”قُلْ إِنِّي أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُؤْمِنِينَ. الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي آذَهَبَ عَنِّي الْحَزْنَ

وَآتَانِي مَالَهُمْ يَوْمَ أَحَدٌ مِّنَ الْعَالَمِينَ۔“

أَحَدٌ مِّنَ الْعَالَمِينَ سے مراد زمانہ حال کے لوگ یا آئندہ زمانہ کے ہیں۔ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِالصَّوَابِ۔“

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۴۷۹)

بقیہ ترجمہ۔ نشانوں کو جھٹلایا اور وہ پہلے سے ہنسی کر رہے تھے۔ خدا ان کے مقابل تجھے کافی ہو جائے گا اور اس کو تیری طرف لوٹائے گا۔ اللہ تعالیٰ کے کلمات کو کوئی تبدیل کرنے والا نہیں۔ تیرا رب وہ قادر ہے کہ جو کچھ چاہے وہی ہو جاتا ہے۔

۱۔ (ترجمہ از مرتب) یقیناً ہم اُس کو لے جانے پر قادر ہیں۔ (المؤمنون: ۱۹)

۲۔ تفصیل مذکورہ حوالہ میں پڑھیں۔ (ناشر)

۳۔ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمس) یہ بہام انجام آتھم۔ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۷۷ پر یوں درج ہے۔

”الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي آذَهَبَ عَنِّي الْحَزْنَ وَأَعْطَانِي مَالَهُمْ يَوْمَ أَحَدٌ مِّنَ الْعَالَمِينَ۔“

ترجمہ۔ ”ان کو کہہ دے کہ میں خدا کی طرف سے مامور ہوں اور سب سے پہلے اس بات پر ایمان لانے والا میں ہوں۔ اس خدا کو تعریف ہے جس نے میرا غم دور کیا اور مجھ کو وہ چیز دی جو اس زمانہ کے لوگوں میں سے کسی کو نہیں دی گئی۔“

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۵۸ اور ۱۱۰)

۱۸۹۱ء ”جب لوگ مسیح موعود کے دعویٰ سے سخت ابتلا میں پڑ گئے یہ الہامات ہوئے۔

۱. الَّذِينَ تَابُوا وَأَصْلَحُوا أُولَئِكَ أَتُوبُ عَلَيْهِمْ وَأَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيمُ. ۲. أُمَّمُ  
يَسِّرْنَا لَهُمُ الْهُدَىٰ وَ أُمَّمٌ حَقَّىٰ عَلَيْهِمُ الْعَذَابُ. ۳. وَيَمْكُرُونَ وَيَمْكُرُ اللَّهُ وَاللَّهُ خَبِيرٌ  
الْمَاكِرِينَ. ۴. وَلَكَيْدُ اللَّهِ أَكْبَرُ. ۵. وَإِنْ يَتَّخِذْ وَنَكَ إِلَّا هُزُؤًا أَهَذَا الَّذِي بَعَثَ اللَّهُ ۶. قُلْ  
أَيُّهَا الْكٰفِرَاتُ إِنِّي مِنَ الصّٰدِقِيْنَ. ۷. فَانْتَظِرُوا آيَاتِي حَتَّىٰ حِينٍ. ۸. سَأُرِيهِمْ آيَاتِنَا فِي الْأَفَاقِ  
وَفِي أَنْفُسِهِمْ. ۹. حُجَّةٌ قَائِمَةٌ وَفَتْحٌ مُّبِينٌ. ۱۰. إِنَّ اللَّهَ يَفْصَلُ بَيْنَكُمْ إِنْ اللَّهُ لَا يَهْدِي مَنْ  
هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ. ۱۱. يُرِيدُونَ أَنْ يُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَاللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِ وَلَوْ كَرِهَ  
الْكَافِرُونَ. ۱۲. نُرِيدُ أَنْ نُنزِّلَ عَلَيْكَ سُرَارًا مِنَ السَّمَاءِ وَنُنزِّلَ الْأَعْدَاءَ كُلَّ مُمْزِقٍ وَنُرِي  
فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَجُنُودَهُمَا مِمَّا كَانُوا يَحْذَرُونَ. ۱۳. سَلَطْنَا كَلْبًا عَلَيْكَ وَغَيَّبْنَا سَبْعًا  
مِّنْ قَوْلِكَ وَفَتَنَّاكَ فُتُونًا. ۱۴. فَلَا تَحْزَنْ عَلَى الَّذِي قَالُوا إِنَّ رَبَّكَ لِبِالْبَرِّ صَادِقٌ. ۱۵. حُكْمُ  
اللَّهِ الرَّحْمٰنِ لِخَلِيفَةِ اللَّهِ السُّلْطٰنِ ۱۶. يُؤْتِي لَهُ الْمُلْكَ الْعَظِيمَ وَيُفْتَحُ عَلَى يَدِهِ الْخَزَائِنَ  
وَنُشْرِقُ الْأَرْضَ بِنُورِ رَبِّهَا. ۱۷. ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ وَفِي آعْيِبِكُمْ عَجِيبٌ.

۱ یعنی جو لوگ توبہ کریں گے اور اپنی حالت کو درست کر لیں گے تب میں بھی اُن کی طرف رجوع کروں گا اور میں تواب اور رحیم ہوں۔ ۲ بعض گروہ وہ ہیں جن کے لئے ہم نے ہدایت کو آسان کر دیا اور بعض وہ ہیں جن پر عذاب ثابت ہوا۔ ۳ وہ مکر کر رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ بھی مکر کر رہا ہے اور وہ خیر الما کرین ہے ۴ اور اس کا مکر بہت بڑا ہے۔ ۵ اور تجھے ٹھٹھوں میں اڑاتے ہیں۔ کیا یہی ہے جو مبعوث ہو کر آیا ہے۔ ۶ ان کو کہہ دے کہ اے منکر و! میں صدقوں میں سے ہوں۔ اور کچھ عرصہ کے بعد تم میرے نشان دیکھو گے۔ ۸ ہم انہیں اُن کے ارد گرد اور خود انہیں میں اپنے نشان دکھائیں گے۔ ۹ حجت قائم کی جائے گی اور فتح کھلی کھلی ہوگی۔ ۱۰ خدا تم میں فیصلہ

کردے گا۔ وہ کسی جھوٹے، حد سے بڑھنے والے کارہنما نہیں ہوتا۔ ۱۱ چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نُور کو نُجھادیں مگر خدا اُسے پُورا کرے گا اگرچہ مُنکر لوگ کراہت ہی کریں۔ ۱۲ ہمارا ارادہ یہ ہے کہ کچھ اسرار تیرے پر آسمان سے نازل کریں اور دشمنوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیں اور فرعون اور ہامان اور ان کے لشکروں کو وہ باتیں دکھادیں جن سے وہ ڈرتے ہیں۔ ۱۳ ہم نے کُتوں کو تیرے پر مُسلط کیا اور درندوں کو تیری بات سے غصہ دلا یا اور سخت آزمائش میں تجھے ڈال دیا۔ ۱۴ سوتو اُن کی باتوں سے کچھ غم نہ کر۔ تیرا رب گھات میں ہے۔ ۱۵ وہ خدا جو رحمان ہے وہ اپنے خلیفہ سلطان کے لئے مندرجہ ذیل حکم صادر کرتا ہے کہ ۱۶ اس کو ایک ملک عظیم دیا جائے گا اور خزائن علوم و معارف اس کے ہاتھ پر رکھ لے جائیں گے اور زمین اپنے رب کے نور سے روشن ہو جائے گی۔ ۱۷ یہ خدائے تعالیٰ کا فضل ہے اور تمہاری آنکھوں میں عجیب۔“ (ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۵۶۵، ۵۶۶)

**۱۸۹۱ء** ”جب مولوی محمد حسین صاحب نے ہمارے کفر کا فتویٰ دیا اور لوگوں کو بھڑکایا کہ یہ مسلمان نہیں۔ ان کے جنازے درست نہیں اور ان کو مسلمانوں کے قبرستانوں میں دفن نہ ہونے دیا جاوے۔ اُس وقت چونکہ بغض و عداوت بڑھ گئی تھی۔ ہم گویا تنہا رہ گئے۔ اُس وقت میں نے کشتی حالت میں دیکھا کہ میرے بڑے بھائی مرزا غلام قادر مرحوم کی شکل پر ایک شخص آیا ہے مگر مجھے فوراً معلوم کرایا گیا کہ یہ فرشتہ ہے۔ میں نے کہا کہ تم کہاں سے آئے ہو؟ اُس نے کہا کہ

جِئْتُ مِنْ حَضْرَةِ الْوِثْرِ

میں جناب باری سے آیا ہوں۔ میں نے کہا کہ کیوں؟ اُس نے کہا کہ بہت سے لوگ تم سے الگ ہو گئے ہیں اور تمہاری عداوت میں بڑھتے جاتے ہیں۔ یہ پیغام دینے آیا ہوں۔ میں نے اُس کو الگ ہو کر ایک بات کہنی چاہی۔ جب وہ الگ ہوا تو میں نے کہا کہ لوگ تو مجھ سے علیحدہ ہو گئے ہیں مگر کیا تم بھی الگ ہو گئے ہو؟ اُس نے کہا نہیں۔ ہم تو تمہارے ساتھ ہیں۔ معاً میری حالت کشف اس پر جاتی رہی۔“

(الحکم جلد ۷ نمبر ۲ مورخہ ۱۷ جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۶۔ البدر جلد ۱ نمبر ۱۲ مورخہ ۱۶ جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۹۰)

**۱۸۹۱ء** ”چونکہ میری توجہ پر مجھے ارشاد ہو چکا ہے کہ

أَدْعُوَنِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ

۱۔ نیز دیکھیے انوار الاسلام۔ روحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۵۴۔ (عبداللطیف بہاولپوری)

۲۔ (ترجمہ از ناشر) مجھے پکارو میں تمہیں جواب دوں گا۔

اور مجھے یقین دلایا گیا ہے کہ اگر آپ<sup>۱</sup> تقویٰ کا طریق چھوڑ کر ایسی گستاخی<sup>۲</sup> کریں گے اور آیت لا تَقْفُوا مَا لَيْسَ لَكُم بِهِ عِلْمٌ کو نظر انداز کر دیں گے تو ایک سال تک اس گستاخی کا آپ پر ایسا کھلا کھلا اثر پڑے گا جو دوسروں کے لئے بطور نشان کے ہو جائے گا۔“ (از اشتہار ۱۷ اکتوبر ۱۸۹۱ء۔ مجموعہ اشتہارات جلد ۱ صفحہ ۲۹۰۔ مطبوعہ ۲۰۱۸ء)

**نومبر ۱۸۹۱ء** ”رَأَيْتُنِي فِي الْمَنَامِ عَيْنَ اللَّهِ وَتَيَقَّنْتُ أَنَّي هُوَ وَلَمْ يَبْقَ لِي إِرَادَةٌ وَلَا خَظَرَةٌ وَلَا عَمَلٌ مِّنْ جِهَةِ نَفْسِي وَصِرْتُ كِرَانًا مُّغْلَبًا بَلْ كَشَيْءٍ تَأْكُطُهُ سَنِيٌّ آخَرٌ وَأَخْفَاكُهُ فِي نَفْسِهِ حَتَّىٰ مَا بَقِيَ مِنْهُ أَثَرٌ وَلَا رَائِحَةٌ وَصَارَ كَالْمَفْقُودِينَ۔“

وَأَعْيَىٰ بَعَيْنَ اللَّهِ رُجُوعَ الظِّلِّ إِلَىٰ أَصْلِهِ وَعَيْبُوبَتَهُ فِيهِ كَمَا يَجْرِي مِثْلُ هَذِهِ الْحَالَاتِ فِي بَعْضِ الْأَوْقَاتِ عَلَى الْمَجْبُوبِينَ۔ وَتَفْصِيلُ ذَلِكَ أَنَّ اللَّهَ إِذَا أَرَادَ شَيْئًا مِّنْ نِّظَامِ الْخَيْرِ جَعَلَنِي مِّنْ تَجَلِّيَاتِهِ الذَّائِبَةِ بِمَنْزِلَةِ مَشِيدَتِهِ وَعِلْمِهِ وَجَوَارِحِهِ وَتَوْجِيهِدِهِ وَتَفَرُّدِهِ لِاتِّمَامِ

☆ (مضمون بالا کا مفہوم بزبان اُردو حضرت اقدس کے الفاظ میں)

”میں نے اپنے ایک کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا<sup>۳</sup> ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں اور میرا اپنا کوئی ارادہ اور کوئی خیال اور کوئی عمل نہیں رہا اور میں ایک سوراخ دار برتن کی طرح ہو گیا ہوں یا اس شے کی طرح جسے کسی دوسری شے نے اپنی بغل میں دبایا ہو اور اُسے اپنے اندر بالکل مخفی کر لیا ہو یہاں تک کہ اُس کا کوئی نام و نشان باقی نہ رہ گیا ہو۔“

۱۔ مولوی سید نذیر حسین صاحب دہلوی۔ (مرزا بشیر احمد)

۲۔ یعنی یہ جسارت کہ ”ایک مجلس میں میرے تمام دلائل وفات مسیح سن کر اللہ جل شانہ کی تین مرتبہ قسم کھا کر یہ کہہ دیجئے کہ یہ دلائل صحیح نہیں ہیں اور صحیح اور یقینی امر یہی ہے کہ حضرت مسیح ابن مریم زندہ بجدہ العصری آسمان کی طرف اُٹھائے گئے ہیں۔“ (اشتہار ۱۷ اکتوبر ۱۸۹۱ء۔ مجموعہ اشتہارات جلد ۱ صفحہ ۲۹۰۔ مطبوعہ ۲۰۱۸ء)

۳۔ (ترجمہ از ناشر) وہ موقف اختیار نہ کر جس کا تجھے علم نہیں۔ (بنی اسرائیل: ۳۷)

۴۔ (ترجمہ از ناشر) اور عین اللہ سے میری مراد ظل کا اپنے اصل کی طرف لوٹ جانا اور اس میں اس کا فنا ہو جانا ہے جیسا کہ بعض اوقات ایسی حالتیں مجھ میں پر طاری ہوتی رہتی ہیں اور اس کی تفصیل یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے خیر کے نظام میں سے کسی بات کا ارادہ فرمایا تو مجھے اپنی ذاتی تجلیات سے بمنزلہ اپنی مشیت، اپنے علم، اپنے اعضاء، اپنی توحید اور تفرید بنا دیا ۵۔ (نوٹ از مولانا جلال الدین نمس) خواب میں اگر کوئی دیکھے کہ وہ خدا بن گیا ہے۔ تو اس کی یہ تعبیر ہوگی۔ ”اِهْتَدَىٰ إِلَى الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِيمِ۔“ (تعبیر الانام از ابن سیرین باب الالف صفحہ ۹) کہ اس شخص کو سیدھی راہ کی طرف ہدایت ملی۔

مُرَادِهِ وَتَكْبِيلِ مَوَاعِيدِهِ كَمَا جَرَتْ عَادَتُهُ بِأَلَا بُدَالٍ وَالْأَقْطَابِ وَالصِّدِّيقِينَ.

فَرَأَيْتُ أَنَّ رُوحَهُ أَحَاطَ عَلَيَّ وَاسْتَوَى عَلَيَّ جِسْمِي وَلَفَنِي فِي ضَمْنِ وُجُودِهِ حَتَّى مَا بَقِيَ  
مِيَّ ذَرَّةً وَكُنْتُ مِنَ الْعَائِبِينَ. وَنَظَرْتُ إِلَى جَسَدِي فَإِذَا جَوَارِحِي جَوَارِحُهُ وَعَيْنِي عَيْنُهُ  
وَأُذُنِي أُذُنُهُ وَلِسَانِي لِسَانُهُ. أَخَذَنِي رَبِّي وَاسْتَوْفَانِي وَأَكَّدَ الْإِسْتَيْفَاءَ حَتَّى كُنْتُ مِنَ  
الْفَانِينَ. وَوَجَدْتُ قُدْرَتَهُ وَقُوَّتَهُ تَفُورُ فِي نَفْسِي وَالْوَهِيَّتَهُ تَتَمَوَّجُ فِي رُوحِي وَضَرِبَتْ حَوْلَ  
قَلْبِي سُرَادِقَاتِ الْحَضْرَةِ وَدَقَّقَتْ نَفْسِي سُلْطَانَ الْجَبْرُوتِ. فَمَا بَقِيَتْ وَمَا بَقِيَ إِرَادَتِي وَلَا  
مُنَائِي. وَانْهَدَمَتْ عِمَارَةُ نَفْسِي كُلِّهَا وَتَرَاءَتْ عِمَارَاتُ رَبِّ الْعَالَمِينَ. وَانْمَحَتْ أَظْلَالُ  
وُجُودِي وَعَقَفَتْ بَقَايَا أَنَانِيَّتِي وَمَا بَقِيَتْ ذَرَّةً مِنْ هُوِيَّتِي. وَالْأَلُوْهِيَّةُ غَلَبَتْ عَلَيَّ غَلَبَةً  
شَدِيدَةً تَأَمَّمَتْ وَجُدْبَتْ إِلَيْهَا مِنْ شَعْرِ رَأْسِي إِلَى أَظْفَارِ أَرْجُلِي. فَكُنْتُ لُبًّا بِلَا قُشُورٍ وَدُهْنًا  
بِغَيْرِ ثُغْلٍ وَبُدُورٍ وَبُوعَدَا بَيْتِي وَبَيْنَ نَفْسِي فَكُنْتُ كَشَيْءٍ لَا يُرَى أَوْ كَقَطْرَةٍ رَجَعَتْ إِلَى  
الْبَحْرِ فَسَتَرَهُ الْبَحْرُ بِرِدَائِهِ وَكَانَ تَحْتَ أَمْوَاجِ الْيَمِّ كَالْمَسْتُورِينَ. فَكُنْتُ فِي هَذِهِ الْحَالَةِ  
لَا أَدْرِي مَا كُنْتُ مِنْ قَبْلُ وَمَا كَانَ وُجُودِي وَكَانَتْ الْأَلُوْهِيَّةُ نَفَذَتْ فِي عُرُوقِي وَأَوْتَارِي

بقیہ ترجمہ۔ اس اثناء میں میں نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کی رُوح مجھ پر محیط ہوگئی اور میرے جسم پر مستولی ہو کر اپنے وجود  
میں مجھے پہنا کر لیا یہاں تک کہ میرا کوئی ذرہ بھی باقی نہ رہا اور میں نے اپنے جسم کو دیکھا تو میرے اعضا اُس کے اعضا اور  
میری آنکھ اُس کی آنکھ اور میرے کان اُس کے کان اور میری زبان اس کی زبان بن گئی تھی۔ میرے رب نے مجھے پکڑا اور ایسا  
پکڑا کہ میں بالکل اس میں موہو گیا اور میں نے دیکھا کہ اُس کی قدرت اور قوت مجھ میں جوش مارتی اور اُس کی الوہیت مجھ میں  
موجزن ہے۔ حضرت عزت کے خیمے میرے دل کے چاروں طرف لگائے گئے اور سلطانِ جبروت نے میرے نفس کو پیس  
ڈالا۔ سونہ تو میں میں ہی رہا اور نہ میری کوئی تمنا ہی باقی رہی۔ میری اپنی عمارت گر گئی اور رب العالمین کی عمارت نظر آنے  
لگی۔ اور الوہیت بڑے زور کے ساتھ مجھ پر غالب ہوئی اور میں سر کے بالوں سے ناخن پاتا تک اس کی طرف کھینچا گیا پھر  
میں ہمہ مغز ہو گیا جس میں کوئی پوست نہ تھا اور ایسا تیل بن گیا جس میں کوئی میل نہیں تھی اور مجھ میں اور میرے نفس میں  
جدائی ڈال دی گئی۔ پس میں اُس شے کی طرح ہو گیا جو نظر نہیں آتی یا اُس قطرہ کی طرح جو دریا میں جا ملے اور دریا اُس کو  
اپنی چادر کے نیچے چھپالے۔ اس حالت میں میں نہیں جانتا تھا کہ اس سے پہلے میں کیا تھا اور میرا وجود کیا تھا۔ الوہیت میری رگوں  
بقیہ ترجمہ از ناشر۔ تا وہ اپنا مقصد پورا کرے اور اپنے وعدوں کی تکمیل کرے جیسا کہ ابدال اور اقطاب اور صدیقین کے ساتھ  
اس کی سنت جاری ہے۔



وَأَجْزَاءِ أَعْصَابِي وَرَأْيَيْتُ وَجُودِي كَالْمَنْهُوْبَيْنِ. وَكَانَ اللَّهُ اسْتَخْدَمَ جَمِيعَ جَوَارِحِي وَمَلَكَهَا بِقُوَّةٍ  
لَا يُبْكِرُ زِيَادَةً عَلَيْهَا فَكُنْتُ مِنْ أَخْذِهِ وَتَنَاوَلَهُ كَأَنِّي لَهُ أَكُنُّ مِنَ الْكَائِنِينَ. وَكُنْتُ أَتَيَّقُنُ أَنَّ  
جَوَارِحِي لَيْسَتْ جَوَارِحِي بَلْ جَوَارِحُ اللَّهِ تَعَالَى وَكُنْتُ أَتَخَيَّلُ أَنِّي انْعَدَمْتُ بِكُلِّ وَجُودِي  
وَأَنْسَلَخْتُ مِنْ كُلِّ هُوِيَّتِي. وَالْآنَ لَا مُتَارِعَ وَلَا شَرِيكَ وَلَا قَابِضَ يَزِاجِمُ. دَخَلَ رَبِّي عَلَيَّ  
وَجُودِي وَكَانَ كُلُّ غَضْبِي وَحَلْمِي وَحُلُومِي وَمُرْمِي وَحَرَكَتِي وَسُكُونِي لَهُ وَمِنْهُ. وَصِرْتُ مِنْ  
نَفْسِي كَالْعَالِيَيْنِ. وَبَيْنَمَا أَنَا فِي هَذِهِ الْحَالَةِ كُنْتُ أَقُولُ إِنَّا نُرِيدُ نِظَامًا جَدِيدًا. سَمَاءً جَدِيدَةً  
وَأَرْضًا جَدِيدَةً فَخَلَقْتُ السَّلْوَاتِ وَالْأَرْضَ أَوْلًا بِصُورَةٍ إِبْهَامِيَّةٍ لَا تَفْرِيقَ فِيهَا وَلَا تَرْتِيبَ.  
ثُمَّ فَرَّقْتُهَا وَرَتَّبْتُهَا بِوَضْعٍ هُوَ مُرَادُ الْحَقِّ وَكُنْتُ أَجِدُ نَفْسِي عَلَى خَلْقِهَا كَالْقَادِرِينَ. ثُمَّ  
خَلَقْتُ السَّمَاءَ الدُّنْيَا وَقُلْتُ إِنَّا زَيْنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحٍ ثُمَّ قُلْتُ الْآنَ نَخْلُقُ  
الْإِنْسَانَ مِنْ سُلَالَةٍ مِنْ طِينٍ. ثُمَّ انْحَدَرْتُ مِنَ الْكُشْفِ إِلَى الْإِلَهَامِ فَجَزَى عَلَيَّ لِسَانِي.

بقیہ ترجمہ۔ اور پٹھوں میں سرایت کر گئی اور میں بالکل اپنے آپ سے کھویا گیا اور اللہ تعالیٰ نے میرے سب اعضا  
اپنے کام میں لگائے اور اس زور سے اپنے قبضہ میں کر لیا کہ اُس سے زیادہ ممکن نہیں چنانچہ اس کی گرفت سے میں بالکل  
معدوم ہو گیا اور میں اُس وقت یقین کرتا تھا کہ میرے اعضا میرے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے اعضا ہیں اور میں خیال کرتا  
تھا کہ میں اپنے سارے وجود سے معدوم اور اپنی ہویئت سے قطعاً نکل چکا ہوں۔ اب کوئی شریک اور منازع روک  
کرنے والا نہیں رہا۔ خدا تعالیٰ میرے وجود میں داخل ہو گیا اور میرا غضب اور حلم اور تخی اور شیرینی اور حرکت اور سکون  
سب اسی کا ہو گیا اور اس حالت میں میں یوں کہہ رہا تھا کہ ہم ایک نیا نظام اور نیا آسمان اور نئی زمین چاہتے  
ہیں۔ سو میں نے پہلے تو آسمان اور زمین کو اجمالی صورت میں پیدا کیا جس میں کوئی ترتیب اور تفریق نہ تھی پھر  
میں نے منشاء حق کے موافق اس کی ترتیب اور تفریق کی اور میں دیکھتا تھا کہ میں اس کے خلق پر قادر ہوں۔ پھر  
میں نے آسمان دنیا کو پیدا کیا اور کہا۔ إِنَّا زَيْنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحٍ۔ پھر میں نے کہا اب ہم انسان کو  
مٹی کے خلاصہ سے پیدا کریں گے۔ پھر میری حالت کشف سے الہام کی طرف منتقل ہو گئی اور میری زبان پر

۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ”ایک دفعہ کشفی رنگ میں میں نے دیکھا کہ میں نے نئی زمین اور نیا آسمان  
پیدا کیا ہے اور پھر میں نے کہا کہ آؤ اب انسان کو پیدا کریں۔ اس پر نادان مولویوں نے شور مچایا کہ دیکھو اب اس شخص نے  
خدا کی کا دعویٰ کیا حالانکہ اُس کشف سے یہ مطلب تھا کہ خدا میرے ہاتھ پر ایک ایسی تبدیلی پیدا کرے گا کہ گویا آسمان اور  
زمین نئے ہو جائیں گے اور حقیقی انسان پیدا ہوں گے۔“ (چشمہ مسیحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵)

أَرَدْتُ أَنْ أَسْتَخْلِفَ فَخَلَقْتُ آدَمَ. إِنَّا خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ وَكُنَّا كَذَلِكَ خَالِقِينَ.  
وَالْقِي فِي قَلْبِي أَنَّ اللَّهَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْلُقَ آدَمَ فَيَخْلُقُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ  
وَيَخْلُقُ كُلَّ مَا لَا بَدَّ مِنْهُ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِينَ. ثُمَّ فِي آخِرِ الْيَوْمِ السَّادِسِ يَخْلُقُ آدَمَ.  
وَكَذَلِكَ جَرَتْ عَادَتُهُ فِي الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ. وَالْقِي فِي قَلْبِي أَنَّ هَذَا الْخَلْقَ الَّذِي رَأَيْتُهُ إِشَارَةً  
إِلَى تَأْيِيدَاتِ سَمَائِيَّةٍ وَأَرْضِيَّةٍ وَجَعَلَ الْأَسْبَابَ مُوَافِقَةً لِلْمَطْلُوبِ وَخَلَقَ كُلَّ فِطْرَةٍ مُنَاسِبَةً  
مُسْتَعِدَّةً لِلْحُقُوقِ بِالصَّالِحِينَ الطَّيِّبِينَ.

وَالْقِي فِي بَالِي أَنَّ اللَّهَ يُعَادِي كُلَّ فِطْرَةٍ صَالِحَةٍ مِنَ السَّمَاءِ وَيَقُولُ كُونِي عَلَى عِدَّةٍ لِنُصْرَةِ  
عَبْدِي وَارْحَلُوا إِلَيْهِ مُسَارِعِينَ.

وَرَأَيْتُ ذَٰلِكَ فِي رَجَبِ الثَّانِي سَنَةِ ۱۳۰۹ هـ فَتَبَارَكَ اللَّهُ أَصْدَقُ الْمُوحِدِينَ. وَلَا تَعْنِي بِهِذِهِ  
الْوَاقِعَةِ كَمَا يُعْنَى فِي كُتُبِ أَصْحَابِ وَحَدِيثِ الْوُجُودِ وَمَا تَعْنَى بِذَٰلِكَ مَا هُوَ مَذْهَبُ الْحَوْلِيِّينَ.  
بَلْ هَذِهِ الْوَاقِعَةُ تُوَافِقُ حَدِيثَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْنَى بِذَٰلِكَ حَدِيثَ الْبُخَارِيِّ فِي بَيَانِ  
مَرْتَبَةِ قُرْبِ النَّوَافِلِ لِعِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ. “ (آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۵۶۳ تا ۵۶۴)

ترجمہ۔ جاری ہوا۔ اَرَدْتُ أَنْ أَسْتَخْلِفَ فَخَلَقْتُ آدَمَ إِنَّا خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ۔  
(کتاب البریہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۳ صفحہ ۱۰۳ تا ۱۰۵)

۱۔ (ترجمہ از مرتب) میں نے ارادہ کیا کہ خلیفہ بناؤں تو میں نے آدم کو پیدا کیا۔ یقیناً ہم نے انسان کو  
احسن تقویم میں پیدا کیا ہے اور ہم اسی طرح پیدا کرنے والے ہیں۔  
۲۔ (ترجمہ از مرتب) اور میرے دل میں ڈالا گیا کہ جب اللہ تعالیٰ کسی آدمی کو پیدا کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو چھ دنوں  
کے اندر آسمانوں اور زمین کو اور ان تمام چیزوں کو پیدا کرتا ہے جن کا آسمان یا زمین میں پایا جانا ضروری ہوتا ہے اور چھٹے  
دن کے اخیر میں آدم کو پیدا کرتا ہے اور یہی اس کی ستّ مستمرہ ہے۔ اور یہ بات بھی میرے دل میں ڈالی گئی ہے کہ نئے  
آسمان اور زمین کا پیدا کیا جانا جو میں نے رؤیا میں دیکھا ہے اس میں تائیداتِ سماوی و ارضی کی طرف اور اصل مقصود  
کے مناسب حال اسباب پیدا کرنے اور ایسی فطرتوں کو وجود میں لانے کی طرف اشارہ ہے جو صالحین طیبین میں شامل  
ہونے کی اہلیت رکھتے ہوں۔ نیز میرے دل میں ڈالا گیا کہ اللہ تعالیٰ ہر ایک فطرتِ صالحہ کو آسمان سے حکم دیتا ہے کہ  
میرے بندے کی نصرت کے لئے تیار ہو جاؤ اور اس بندے کی طرف دوڑ کر آؤ۔

اور یہ رؤیا میں نے رجب الثانی ۱۳۰۹ھ میں دیکھی تھی۔ پس سچی وحی کرنے والا اللہ بڑا برکت والا ہے۔ اور اس سے مراد  
وحدت و جودی لوگوں والا عقیدہ یا حلولیوں والا عقیدہ نہیں بلکہ یہ واقعہ صحیح بخاری کی اس حدیث کے مطابق ہے جس میں  
نوافل کے ذریعہ سے اللہ کے صالح بندوں کو حاصل ہونے والے مرتبہ قرب کا ذکر ہے۔

**۱۸۹۱ء** ”میں پہلے خط میں لکھ چکا ہوں کہ ایک آسمانی فیصلہ کے لئے میں مامور ہوں اور اس کے ظاہری انتظام کے درست کرنے کے لئے میں نے ۲۷ دسمبر ۱۸۹۱ء کو ایک جلسہ تجویز کیا ہے۔ متفرق مقامات سے اکثر مخلص جمع ہوں گے۔“

(ازمکتوب بنام حضرت نواب محمد علی خان صاحب آف مالیر کوئلہ۔ مکتوبات احمد جلد ۲ صفحہ ۱۶۱۔ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

**۱۸۹۱ء** ”ایک دُعا کے وقت کشفی طور پر مجھے معلوم ہوا کہ آپ میرے پاس موجود ہیں اور ایک دفعہ گردن اُونچی ہوگئی اور جیسے اقبال اور عزت کے بڑھنے سے انسان اپنی گردن کو خوشی کے ساتھ اُبھارتا ہے ویسی ہی صورت پیدا ہوئی۔“

میں حیران ہوں کہ یہ بشارت کس وقت اور کس قسم کے عروج سے متعلق ہے۔ میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ اس کے ظہور کا زمانہ کیا ہے مگر میں کہہ سکتا ہوں کہ کسی وقت میں کسی قسم کا اقبال اور کامیابی اور ترقی عزت اللہ جل شانہ کی طرف سے آپ کے لئے مقرر ہے۔ اگرچہ اس کا زمانہ نزدیک ہو یا دُور ہو۔ سو میں آپ کے پیش آمدہ ملال سے گو پہلے غمگین تھا مگر آج خوش ہوں کیونکہ آپ کے مال کار کی بہتری کشفی طور پر معلوم ہوگئی۔“

(ازمکتوب بنام حضرت نواب محمد علی خان صاحب آف مالیر کوئلہ۔ مکتوبات احمد جلد ۲ صفحہ ۱۶۱۔ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

**۱۸۹۱ء** ”کِتَابٌ سَجَّلْنَاكَ مِنْ عِنْدِنَا۔“

یہ وہ کتاب ہے جس پر ہم نے اپنے پاس سے مہر لگا دی ہے۔“

(آسمانی فیصلہ۔ روحانی خزائن جلد ۲ صفحہ ۳۲۱)

**۱۸۹۱ء** ”خدا تعالیٰ نے مجھے مخاطب کر کے صاف لفظوں میں فرمایا ہے۔“

۱۔ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؒ) ”آسمانی فیصلہ“ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس طرف اشارہ فرمایا ہے کہ اسلام کی برکات اب بھی جاری ہیں اور آپ اس دُعا کے ثابت کرنے کے لئے مامور ہیں۔

۲۔ خاکسار مرتب عرض کرتا ہے کہ یہ بشارت ۱۹۰۸ء میں اس طرح سے پوری ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت نواب صاحب کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دامادی کا شرف بخشا اور حضور کی بڑی صاحبزادی حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ آپ کے نکاح میں آئیں اس سے بڑھ کر آپ کی اقبال مندی، خوش نصیبی اور ترقی عزت اور کیا ہو سکتی ہے۔ (مرزا بشیر احمد)

۱ اَنَا الْفَاتِحُ أَفْتَحُ لَكَ۔ ۲ تَرَى نَصْرًا عَجِيبًا وَيَخْرُونَ عَلَى الْمَسَاجِدِ۔ ۳ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا إِنَّ  
كُنَّا خَاطِئِينَ۔ ۴ جَلَابِيبُ الصِّدْقِ۔ ۵ فَاسْتَقِمْ كَمَا أَمَرْتَ۔ ۶ الْخَوَارِقُ تَحْتَ مُنْتَهَى  
صِدْقِ الْأَقْدَامِ۔ ۷ كُنْ لِلَّهِ جَمِيعًا وَمَعَ اللَّهِ جَمِيعًا۔ ۸ عَلَيَّ أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْبُودًا۔  
یعنی میں فتاح ہوں تجھے فتح دوں گا۔ ۲ ایک عجیب مدد تو دیکھے گا اور منکر یعنی بعض اُن کے جن کی قسمت  
میں ہدایت مقدر ہے اپنے سجدہ گا ہوں پر گریں گے ۳ یہ کہتے ہوئے کہ اے ہمارے رب! ہمارے گناہ  
بخش۔ ہم خطا پر تھے۔ ۴ یہ صدق کے جلابیب ہیں جو ظاہر ہوں گے۔ ۵ سو جیسا کہ تجھے حکم کیا گیا ہے استقامت  
اختیار کر۔ ۶ خوارق یعنی کرامات اُس محل پر ظاہر ہوتی ہیں جو انتہائی درجہ صدق اقدام کا ہے۔ ۷ تو سارا خدا کے  
لئے ہو جا۔ تو سارا خدا کے ساتھ ہو جا۔ ۸ خدا تجھے اُس مقام پر اُٹھائے گا جس میں تو تعریف کیا جائے گا۔“  
(آسمانی فیصلہ۔ روحانی خزائن جلد ۴ صفحہ ۳۴۲)

**۱۸۹۱ء** ” ایک الہام میں چند دفعہ تکرار اور کسی قدر اختلافِ الفاظ کے ساتھ فرمایا کہ  
”میں تجھے عزت دوں گا اور بڑھاؤں گا اور تیرے آثار میں برکت رکھ دوں گا۔  
یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔“

(آسمانی فیصلہ۔ روحانی خزائن جلد ۴ صفحہ ۳۴۲)

**۲۷ دسمبر ۱۸۹۱ء** ۱۱-۱۵-۲۳-۱-۲۸-۲-۲۶-۲-۲۷-۲-۱۳-۲۷-۲۸

۱۱-۱۳-۳۴-۱۱-۱۶-۴۷-۲۷-۲۸-۱-۱۰-۱۴-۲۷-۲-۱

۱-۱-۱۳-۲۳-۷-۱۳-۱۱-۳۴-۲۳-۳۴-۵-۱-۷

۱-۱۳-۱-۵-۷-۱-۲-۷-۱۳-۱-۱۶-۱۱-۳۴-۷-۱-۳۴-۷-۲۸-۵-۱۳

۱-۷-۱-۲۸-۲-۱۳

(آسمانی فیصلہ۔ روحانی خزائن جلد ۴ صفحہ ۳۵۰)

**۱۸۹۲ء** ” دیکھا گیا ہے کہ جب کوئی سخت عارضہ ہوتا ہے تو خداوند کریم اپنی طرف سے شفا بخشتا ہے۔  
۱ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمس) یہ اعداد اور ان کے اندر کی چابی سب الہام کا حصہ ہیں جس کی حقیقت خدا تعالیٰ  
ہی جانتا ہے مگر انشاء اللہ العزیز اپنے وقت پر ضرور ظاہر ہوگی۔  
(نوٹ از ناشر) ان اعداد کا اصل عکس یہ ہے۔

۱۱-۱۵-۲۳-۱-۲۸-۲-۲۶-۲-۲۷-۲-۱۳-۲۷-۲۸

۱۱-۱۳-۳۴-۱۱-۱۶-۴۷-۲۷-۲۸-۱-۱۰-۱۴-۲۷-۲-۱

۱-۱-۱۳-۲۳-۷-۱۳-۱۱-۳۴-۲۳-۳۴-۵-۱-۷

۱-۱۳-۱-۵-۷-۱-۲-۷-۱۳-۱-۱۶-۱۱-۳۴-۷-۱-۳۴-۷-۲۸-۵-۱۳

۱-۷-۱-۲۸-۲-۱۳

اسی طرح ایک دفعہ زحیر اور اسہال خونی کی سخت بیماری ہوئی..... لیکن اس نازک حالت میں خدا تعالیٰ نے اپنی طرف سے ایک عجیب طور سے شفا بخشی..... ایسا ہی اس دوسری بیماری میں جب حال قریب موت ہوا تو خدا تعالیٰ کی طرف سے الہام ہوا۔

## الْاِبْرَاءُ

سو یقین رکھتا ہوں کہ خداوند کریم اس بیماری سے نجات بخشنے گا۔“

(از مکتوب بنام حضرت حکیم مولوی نور الدین صاحبؒ۔ مکتوبات احمد جلد ۲ صفحہ ۱۳۳۔ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

۱۸۹۲ء ”بارہا اس عاجز کا نام مکاشفات میں غازی رکھا گیا ہے۔“

(نشان آسمانی۔ روحانی خزائن جلد ۴ صفحہ ۷۵)

۱۸۹۲ء ”یہ عاجز خدائے تعالیٰ کے احسانات کا شکر ادا نہیں کر سکتا کہ اس تکفیر کے وقت میں کہ ہر ایک طرف سے اس زمانہ کے علماء کی آوازیں آرہی ہیں کہ لَسْتُمْ مُؤْمِنًا۔ اللہ جل شانہ کی طرف سے یہ ندا ہے

قُلْ اِنِّیْ اٰمِرٌ وَّاٰوَّلُ الْمُؤْمِنِیْنَ۔<sup>۱</sup>

ایک طرف حضرات مولوی صاحبان کہہ رہے ہیں کہ کسی طرح اس شخص کی بیخ کنی کرو اور ایک طرف الہام ہوتا ہے

یَتَرَبَّصُّوْنَ عَلَیْكَ الدَّاوِیْرَ عَلَیْهِمْ دَاوِیْرَةُ السَّوْءِ۔<sup>۲</sup>

اور ایک طرف وہ کوشش کر رہے ہیں کہ اس شخص کو سخت ذلیل اور رسوا کریں اور ایک طرف خدا وعدہ کر رہا ہے۔

اِنِّیْ مُهَيِّئُ مَنْ اَرَادَ اِهْلَاکَکَ۔ اَللّٰهُ اَجْرُکَ۔ اَللّٰهُ یُعْطِیْکَ جَلَالَکَ۔<sup>۳</sup>

اور ایک طرف مولوی لوگ فتویٰ پر فتویٰ لکھ رہے ہیں کہ اس شخص کی ہم عقیدگی اور پیروی سے انسان کافر ہو جاتا

۱۔ (ترجمہ از ناشر) تو مومن نہیں ہے۔

۲۔ (ترجمہ) کہہ دے کہ میں مامور ہو کر آیا ہوں اور میں اوّل المؤمنین ہوں۔

(آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۱۰۹، ۱۱۰ء حاشیہ)

۳۔ (ترجمہ از مرتب) وہ تجھ پر حوادث کے نزول کا انتظار کر رہے ہیں۔ بڑی گردش انہی پر پڑے گی۔

۴۔ (ترجمہ از مرتب) جو تیری ذلت چاہے میں اُسے ذلیل کروں گا۔ اللہ تیرا اجر ہے۔ اللہ تجھے تیرا جلال عطا کرے گا۔

(نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمد) الہام اِنِّیْ مُهَيِّئُ مَنْ اَرَادَ اِهْلَاکَکَ حضرت اقدس کو ۱۸۹۲ء میں بمقام

(دیکھیے الحکم مورخہ ۳۰ نومبر ۱۸۹۷ء صفحہ ۲)

لاہور شیخ محمد حسین بٹالوی کی نسبت بھی ہوا تھا۔

ہے اور ایک طرف خدائے تعالیٰ اپنے اس الہام پر بتواتر زور دے رہا ہے۔

”قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ<sup>۱</sup>

غرض یہ تمام مولوی صاحبان خدائے تعالیٰ سے لڑ رہے ہیں۔ اب دیکھیے کہ فتح کس کی ہوتی ہے۔“

(نشان آسمانی۔ روحانی خزائن جلد ۴ صفحہ ۳۹۸، ۳۹۹)

**۲۵ جولائی ۱۸۹۲ء** ”۲۵ جولائی ۱۸۹۲ء مطابق ۳۰ ربیع الثانی ۱۳۰۹ھ روز دوشنبہ۔ آج میں نے

بوقت صبح صادق ساڑھے چار بجے دن کے خواب میں دیکھا کہ ایک حویلی ہے اس میں میری بیوی والدہ محمود اور ایک عورت بیٹھی ہے تب میں نے ایک مشک سفید رنگ میں پانی بھرا ہے اور اس مشک کو اٹھا کر لایا ہوں اور وہ پانی لا کر ایک اپنے گھرے میں ڈال دیا ہے۔ میں پانی کو ڈال چکا تھا کہ وہ عورت جو بیٹھی ہوئی تھی یکا یک سُرخ اور خوش رنگ لباس پہنے ہوئے میرے پاس آگئی کیا دیکھتا ہوں کہ ایک جوان عورت ہے۔ پیروں سے سرتک سُرخ لباس پہنے ہوئے شاید جالی کا کپڑا ہے۔ میں نے دل میں خیال کیا کہ وہی عورت ہے جس کے لئے اشتہار دیئے تھے لیکن اس کی صورت میری بیوی کی صورت معلوم ہوئی۔ گویا اس نے کہا یا دل میں کہا کہ میں آگئی ہوں۔ میں نے کہا یا اللہ آ جاوے اور پھر وہ عورت مجھ سے بغل گیر ہوئی اس کے بغل گیر ہوتے ہی میری آنکھ کھل گئی۔ فَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَىٰ ذَٰلِكَ۔

اس سے دو چار روز پہلے خواب میں دیکھا تھا کہ روشن بی بی میرے دالان کے دروازہ پر آکھڑی ہوئی ہے

اور میں دالان کے اندر بیٹھا ہوں۔ تب میں نے کہا کہ آ روشن بی بی اندر آ جا۔“

(رجسٹر متفرق یادداشتیں از حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ صفحہ ۳۳)

**اگست ۱۸۹۲ء** ”مجھے تین چار روز ہوئے ایک متوحش خواب آئی تھی۔ جس کی یہ تعبیر تھی کہ ہمارے ایک

دوست پردشمن نے حملہ کیا ہے اور کچھ ضرر پہنچاتا ہے مگر معلوم ہوتا ہے کہ دشمن کا بھی کام تمام ہو گیا۔“

(از مکتوب بنام حضرت حکیم مولوی نور الدین صاحبؒ۔ مکتوبات احمد جلد ۲ صفحہ ۱۳۵۔ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

۱۔ (ترجمہ از مرتب) کہہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی اختیار کرو۔ اسی طرح وہ بھی تم سے محبت کرے گا۔

۲۔ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؒ) یہ متوحش خواب حضرت خلیفۃ المسیح الاولؒ کے متعلق تھی اور اس میں ایک

دوست سے مراد بھی آپ ہی ہیں چنانچہ حضرت اقدسؒ اسی مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں۔

”کل کی ڈاک میں آں مکرم کا محبت نامہ پہنچ کر بوجہ بشریت اس کے پڑھنے سے ایک حیرت دل پر طاری ہوئی مگر

اگست ۱۸۹۲ء

”میں نے رات کو جس قدر آں مکرم کے لئے دعا کی اور جس حالت پر سوز میں دعا کی اُس کو خداوند کریم خوب جانتا ہے..... دعا کی حالت میں یہ الفاظ مجانب اللہ زبان پر جاری ہوئے۔

لَوْ لِي عَلَيْهِ (أَوْ) لَا وَلِيَّ عَلَيْهِ

اور یہ خدا تعالیٰ کا کلام تھا اور اسی کی طرف سے تھا۔“

(از مکتوب بنام حضرت حکیم مولوی نور الدین صاحبؒ۔ مکتوبات احمد جلد ۲ صفحہ ۱۳۵۔ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

۱۴ اگست ۱۸۹۲ء ”۲۰ محرم ۱۳۰۹ھ مطابق ۱۴ اگست ۱۸۹۲ء۔ آج خواب میں میں نے دیکھا

کہ محمدی (بنگم) جس کی نسبت پیشگوئی ہے باہر کسی تکیہ میں معہ چند کس کے بیٹھی ہوئی ہے اور سراسر کا شاید منڈا ہوا ہے اور بدن سے تنگی ہے اور نہایت مکروہ شکل ہے۔ میں نے اُس کو تین مرتبہ کہا ہے کہ تیرے سر مونڈے ہونے کی یہ تعبیر ہے کہ تیرا خاوند مر جائے گا اور میں نے دونوں ہاتھ اس کے سر پر اتارے ہیں اور پھر خواب میں

بقیہ حاشیہ۔ ساتھ ہی دل پھر کھل گیا۔ یہ خداوند حکیم و کریم کی طرف سے ایک ابتلاء ہے انشاء اللہ القدر کوئی خوف کی جگہ نہیں..... مجھے معلوم نہیں کہ ایسا پُر اشتعال حکم کسی اشتعال کی وجہ سے دیا گیا ہے کیا بد قسمت وہ ریاست ہے جس سے ایسے مبارک قدم نیک بخت اور سچے خیر خواہ نکالے جائیں اور معلوم نہیں کیا ہونے والا ہے۔“

(مکتوبات احمد جلد ۲ صفحہ ۱۳۵۔ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

(نوٹ) حضرت مولانا یعقوب علی صاحب عرفانیؒ اس پُر اشتعال حکم کے سبب پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ”حضرت حکیم الامت اور مولوی محرم علی چشتی مرحوم پر ایک سیاسی الزام آپ کے دشمنوں نے لگا یا تھا۔ راجہ امر سنگھ صاحب کو حضرت حکیم الامت سے بہت محبت تھی اور وہ آپ کی عملی زندگی اور صداقت پسندی کا عاشق تھا اور وہ ایک مدبر اور صائب الرائے نوجوان تھا وہ سیاسی جماعت جو مہاراجہ پرتاپ سنگھ کی حالت سے واقف اور ان پر قابو یافتہ تھی انہیں یہ شبہ تھا کہ کسی بھی وقت مہاراجہ پرتاپ سنگھ کو معزول کر دیا جائے گا اور اس کی جگہ مہاراجہ امر سنگھ ہو جائیں گے یہ دراصل سیاسی اور اقتداری جنگ تھی اور اس کو مذہب کا رنگ دیا گیا کہ حضرت مولوی صاحب راجہ امر سنگھ کو جب وہ مہاراجہ ہو جائیں گے مسلمان کر لیں گے اس قسم کی سازش کر کے آپ کو اور مولوی محرم علی چشتی کو جموں سے نکل جانے کا حکم دے دیا گیا۔ آپ نے حضرت اقدس کو اطلاع دی اس کے جواب میں حضرت اقدس نے..... خط لکھا۔“ (حیات احمد جلد چہارم صفحہ ۲۶۷، ۲۶۸ طبع دوم) لے (ترجمہ از مرتب) اس پر مہربان ہوا (یا) اس کے مقابلہ میں کوئی دوست نہیں۔

میں نے یہی تعبیر کی ہے۔ اور اسی رات والدہ محمود نے خواب میں دیکھا کہ محمدی (بیگم) سے میرا نکاح ہو گیا ہے اور ایک کاغذ مہران کے ہاتھ میں ہے جس پر ہزار روپیہ مہر لکھا ہے اور شیرینی منگوائی گئی ہے اور پھر میرے پاس وہ خواب میں کھڑی ہے۔“ (رجسٹر متفرق یادداشتیں از حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۳۴)

**۲۰ اگست ۱۸۹۲ء روز شنبہ** ”آج رات بوقت دو بجے میں نے دیکھا کہ ایک سانپ صاحب جان مرحومہ کے گھر میں پھرتا ہے۔ پھر وہ زمین پر بیٹھ گیا اور محمد سعید نے اس کے سر پر انگلی رکھی تا اس کو قتل کرے۔ پھر میں نے بھی انگلی رکھ دی تب اس کے سر میں آگ لگ گئی مگر مجھے معلوم ہوا کہ میری انگلی کو اس نے کاٹا ہے۔ انگلی دہنی طرف کی سب سے تھی متورم ہو گئی اور اندیشہ رہا کہ اس کا اثر دل کو نہ پہنچے مگر پہنچتا معلوم نہیں ہوا اور اسی خواب میں معلوم ہوا کہ کچھ تکلیف محمود کو بھی پہنچی ہے مگر بظاہر خیریت ہے۔ الہی ہر ایک تکلیف سے بچا۔ آمین۔“ (رجسٹر متفرق یادداشتیں از حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۴۳)

**۲۶ اگست ۱۸۹۲ء** ”آج رات خواب میں دیکھا کہ کوئی شخص کہتا ہے کہ لڑکے کہتے ہیں کہ عید کل تو نہیں پر پرسوں ہوگی۔“

معلوم نہیں کل اور پرسوں کی کیا تعبیر ہے۔“

(از مکتوب بنام حضرت حکیم مولوی نور الدین صاحبؒ۔ مکتوبات احمد جلد ۲ صفحہ ۱۳۵ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

**۱۸۹۲ء قریباً** ”خلیفہ سید محمد حسن صاحب وزیر اعظم پٹیا لہ کسی ابتلا اور فکر اور غم میں مبتلا تھے۔ ان کی طرف سے متواتر دعا کی درخواست ہوئی۔ اتفاقاً ایک دن یہ الہام ہوا۔“

”چل رہی ہے نسیم رحمت کی جو دعا کیجئے قبول ہے آج“

اُس وقت مجھے یاد آیا کہ آج انہیں کے لئے دعا کی جائے چنانچہ دعا کی گئی اور ان کو بذریعہ خط اطلاع دی گئی اور تھوڑے عرصہ کے بعد انہوں نے ابتلاء سے رہائی پائی اور بذریعہ خط اپنی رہائی سے اطلاع دی۔“

(نزول المسیح۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۶۰۳)

**۱۸۹۲ء** ”میں نے اُس کی وفات کے بعد اُس کو ایک مرتبہ خواب میں دیکھا کہ سیاہ کپڑے پہنے ہوئے ہے (جو سر سے پیر تک سیاہ ہیں) اور مجھ سے قریباً سو قدم کے فاصلہ پر کھڑا ہے اور مجھ سے مدد کے طور پر کچھ مانگتا ہے۔ میں نے جواب دیا کہ اب وقت گزر گیا اب ہم میں اور تم میں بہت فاصلہ ہے

۱۔ میر عباس علی صاحب لدھیانوی۔ (مرزا بشیر احمد)



(حقیقۃ الوحی - روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۳۰۹)

تو میرے تک نہیں پہنچ سکتا۔“

”طُوبَى لِمَنْ سَنَّ وَ سَارَ“<sup>۱</sup>

۱۸۹۲ء

(آئینہ کمالات اسلام - روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۲ - رجسٹر متفرق یادداشتیں از حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۳۱)

۱۸۹۲ء ”لَا تَخْفَ اِنَّنِي مَعَكَ - وَمَا اِسْ مَع مَشِيكَ - اَنْتَ مِيْنِي بِمَنْزِلَةٍ لَا يَعْلمُ الْخَلْقُ - وَجَدْتُكَ

مَا وَجَدْتُكَ - اِنِّي مُهَيِّئُ مَنْ اَرَادَ اِهَانَتَكَ - وَاِنِّي مُعِينٌ مَنْ اَرَادَ اِعَانَتَكَ - اَنْتَ مِيْنِي وَ بِيْرَكَ

بِيْرِي وَ اَنْتَ مُرَادِي وَ مَعِي - اَنْتَ وَجِيْهَةٌ فِيْ حَضْرَتِي - اِحْتَرْتُكَ لِنَفْسِي“<sup>۲</sup>

(آئینہ کمالات اسلام - روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۱۱)

۱۸۹۲ء ۱۔ ”مِنِهْ دَلْ دَرْتَنَعْمُ هَاؤُ دُنْيَا كَر خُودَا خَوَاهِي

كِه مِ خَوَاهِدْ نِكَا رِمَنْ تَهِيْدِ سْتَانِ عَشْرْتِ رَا“<sup>۳</sup>

۲۔ ”مَصْفَا قَطْرَه بَايْدْ كِه تَا كُوْهَرِ شُوْدِ پِيْدَا

كُجَا بِيْنْدِ دَلِ نَا پَاكِ رُوؤْ پَاكِ حَضْرْتِ رَا“<sup>۴</sup>

(آئینہ کمالات اسلام - روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۵۵)

۱۸۹۲ء ”اب اس عاجز پر خداوند کریم نے جو کچھ کھولا اور ظاہر کیا وہ یہ ہے کہ اگر ہیئت دانوں اور طبعی والوں

کے قواعد کسی قدر شہب ثاقبہ اور دمدار ستاروں کی نسبت قبول بھی کئے جائیں تب بھی جو کچھ قرآن کریم میں اللہ جَلَّ شَانُهُ وَعَزَّ اَسْمُهُ نے ان کائنات الجوّ کی روحانی اغراض کی نسبت بیان فرمایا ہے اُس میں اور

۱۔ (ترجمہ از مرتب) جس شخص نے اس طریق کو اختیار کر لیا اور اس پر چل پڑا وہ بہت ہی خوش نصیب ہے۔

۲۔ (ترجمہ از مرتب) خوف نہ کر میں تیرے ساتھ ہوں اور تیرے ساتھ ساتھ چلتا ہوں تو میرے ہاں وہ منزلت رکھتا

ہے جسے مخلوق میں سے کوئی نہیں جانتا۔ میں نے تجھے پایا ہے جو میں نے تجھے پایا ہے۔ جو تیری اہانت چاہے گا میں اُسے

ذلیل و رسوا کر دوں گا اور جو شخص تیری مدد کرنے کا ارادہ کرے گا اس کا میں مددگار ہوں گا۔ تو میرا ہے اور تیرا از میرا راز ہے اور تُو

میرا مقصود ہے اور میرے ساتھ ہے۔ تُو میری درگاہ میں صاحب وجاہت ہے۔ میں نے تجھے اپنے لئے برگزیدہ کر لیا ہے۔

۳۔ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمس) اس شعر کا صرف دوسرا مصرع الہامی ہے اور شعر کا مطلب یہ ہے کہ اگر تم خدا

کو چاہتے ہو تو دنیا کی آسائشوں سے دل مت لگاؤ کیونکہ میرا محبوب آسائش سے دُور رہنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

۴۔ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمس) اس شعر کا صرف پہلا مصرع الہامی ہے۔ اور شعر کا مطلب یہ ہے کہ موتی

کے پیدا ہونے کے لئے صاف قطرہ چاہیے۔ ایک ناپاک دل اس جناب عالی کے پاک چہرے کو کہاں دیکھ سکتا ہے۔

اُن ناقص العقل حکماء کے بیان میں کوئی مزاحمت اور جھگڑا نہیں کیونکہ ان لوگوں نے تو اپنا منصب صرف اس قدر قرار دیا ہے کہ علل مادیہ اور اسباب عادیہ ان چیزوں کے دریافت کر کے نظام ظاہری کا ایک باقاعدہ سلسلہ مقرر کر دیا جائے لیکن قرآن کریم میں روحانی نظام کا ذکر ہے اور ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ کا ایک فعل اس کے دوسرے فعل کا مزاحم نہیں ہو سکتا۔ پس کیا یہ تعجب کی جگہ ہو سکتی ہے کہ جسمانی اور روحانی نظام خدا تعالیٰ کی قدرت سے ہمیشہ ساتھ ساتھ رہیں۔“

۱۸۹۲ء **وَإِنَّا نَجِدُ الْوَارِثِينَ فِي كُلِّ عَامٍ يَتَزَايَدُونَ**۔<sup>۱</sup>

(رجسٹر متفرق یادداشتیں از حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۸)

۳/ ستمبر ۱۸۹۲ء ”اقبال کے دن آئیں گے۔<sup>۲</sup> يَا تَيْبِكَ مِنْ كُلِّ فَجِّ عَمِيْقٍ۔<sup>۳</sup> اَنْظُرْ اِلَى يُوسُفَ وَ اِقْبَالِهٖ۔<sup>۴</sup> وَ قَالُوا مَتَى هَذَا الْوَعْدِ۔<sup>۵</sup> قُلْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ۔<sup>۶</sup> خَرُّوْا لَهٗ سُجَّدًا۔“<sup>۷</sup>

(رجسٹر متفرق یادداشتیں از حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۷)

۲۱/ ستمبر ۱۸۹۲ء ”سَيُوَدُّ لَكُمْ الْوَلَدُ وَيُدْنِي مِنْكُمْ الْفَضْلُ۔ اِنَّ نُوْرِي قَرِيْبٌ۔“<sup>۱</sup>

(رجسٹر متفرق یادداشتیں از حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۶)

۲۴/ ستمبر ۱۸۹۲ء روز شنبہ ”آج بوقت قریب دو بجے رات کے میں نے خواب میں دیکھا کہ میری بیوی

آشفته حال کسی طرف گئی ہوئی ہے میں نے ان کو بلایا ہے اور کہا کہ چلو تمہیں وہ درخت دکھلا آؤں۔ پس میں ان کو باہر کی طرف لے گیا۔ جب درخت کے قریب پہنچے جہاں قریب ایک باغ بھی تھا تو میں نے اپنی بیوی سے پوچھا کہ محمود کہاں ہے اُس نے کہا کہ بہشت میں۔ پھر کہا کہ قبر کے بہشت میں۔ اَللّٰهُمَّ زِدْ فِيْ عُمْرِيْ وَعُمْرِ اِيْنِيْ وَعُمْرِ رُوْحَتِيْ وَبَدِّلْ سُوْءَ هٰذِيْهِ الرُّوْحِيَا بِالْحَسَنَةِ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ امين۔ تَوَكَّلْتُ عَلٰىكَ۔“<sup>۱</sup>

(رجسٹر متفرق یادداشتیں از حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۴۴)

۱ (ترجمہ از مرتب) اور ہم وارثوں کو ہر سال میں بڑھتے ہوئے پاتے ہیں۔

۲ (ترجمہ از مرتب) ۲ ہر دور کی راہ سے تیرے پاس تحائف آئیں گے۔ ۳ یوسف کو دیکھ اور اس کے اقبال کو بھی۔ ۴ انہوں نے کہا یہ وعدہ کب تک۔ ۵ کہہ یقیناً خدا کا وعدہ سچ ہے۔ ۶ وہ اس کی خاطر سجدہ کرتے ہوئے گر پڑے۔

۷ (ترجمہ از مرتب) عنقریب تمہارے لئے ایک لڑکا پیدا کیا جائے گا اور فضل تم سے نزدیک کیا جائے گا۔ یقیناً میرا نور قریب ہے۔

۸ (ترجمہ از مرتب) اے اللہ! میری عمر میں زیادتی فرما اور میرے بیٹے کی عمر میں اور میری بیوی کی عمر میں بھی۔ اور

اس خواب کی برائی کو بھلائی میں بدل دے اور تو ہر چیز پر قادر ہے۔ آمین۔ میں نے تجھی پر توکل کیا ہے۔

۲۷/ ستمبر ۱۸۹۲ء ”ایک دفعہ میری بیوی کے حقیقی بھائی سید محمد اسماعیل کا (جن کی عمر اس وقت دس برس کی تھی) پٹیالہ سے خط آیا کہ میری والدہ فوت ہو گئی ہے اور اسحاق میرے چھوٹے بھائی کو کوئی سنبھالنے والا نہیں ہے اور پھر خط کے اخیر میں یہ بھی لکھا ہوا تھا کہ اسحاق بھی فوت ہو گیا ہے اور بڑی جلدی سے بلایا کہ دیکھتے ہی چلے آویں۔ اس خط کے پڑھنے سے بڑی تشویش ہوئی کیونکہ اس وقت میرے گھر کے لوگ بھی سخت تپ سے بیمار تھے..... تب مجھے اس تشویش میں یک دفعہ غنودگی ہوئی اور یہ الہام ہوا۔

إِنَّ كَيْدَ كُنَّ عَظِيمٌ

یعنی اے عورتو! تمہارے فریب بہت بڑے ہیں..... اس کے ساتھ ہی تفہیم ہوئی کہ یہ ایک خلاف واقعہ بہانہ بنایا گیا ہے۔ تب میں نے..... شیخ حامد علی کو جو میرا نوکر تھا پٹیالہ روانہ کیا جس نے واپس آ کر بیان کیا کہ اسحق اور اس کی والدہ ہر دو زندہ موجود ہیں۔“ (نزول المسح۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۶۱۰، ۶۱۱)

۳۰/ ستمبر ۱۸۹۲ء اُظْلَمَاتُ الْإِبْتِلَاءِ۔ ۲۔ هَذَا يَوْمٌ عَصِيبٌ۔ ۳۔ يُؤَلِّدُ لَكَ الْوَلَدَ وَيُدْنِي مِنْكَ الْفَضْلُ۔ ۴۔ إِنَّ نُورِي قَرِيبٌ۔ ۵۔ اُظْلَمَاتُ الْإِبْتِلَاءِ۔ ۶۔ هَذَا يَوْمٌ عَصِيبٌ۔ ۷۔ أَجِبِي مِنْ حَضْرَةِ الْوَثْرِ۔<sup>۱</sup>  
(رجسٹر متفرق یادداشتیں از حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۵۰)

۱/ اکتوبر ۱۸۹۲ء اعْفَى اللَّهُ عَنْكَ لِمَ أَذْنَتَ لَهُمْ۔ ۲۔ إِنَّمَا أَمْرُكَ إِذَا أَرَدْتَ لِشَيْءٍ أَنْ تَقُولَ لَهُ  
<sup>۱</sup> (نوٹ از ناشر) یہ تاریخ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی متفرق یادداشتوں کے رجسٹر میں صفحہ ۴۴ پر درج ہے۔  
نیز تفصیل یوں درج ہے۔

”۲/ ستمبر ۱۸۹۲ء کو پٹیالہ سے ایک برنگ خط آیا جس میں لکھا تھا کہ اسحاق اور اسحاق کی والدہ فوت ہو گئیں۔ اس سے بڑا فکری گزرا اور اسی دن حامد علی کو پٹیالہ کی طرف روانہ کیا۔ رات کو الہام ہوا إِنَّ كَيْدَ كُنَّ عَظِيمٌ۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ کچھ مکر ہے۔ اسی دن کو یہ الہام مولوی عبدالکریم صاحب اور محمود کی والدہ کو سنایا گیا۔ آج ۲۹/ ستمبر ۱۸۹۲ء کو میرا ناصربواب صاحب کا خط آیا کہ زندہ ہیں اور تصدیق الہام کی ہو گئی۔“

۲۔ (ترجمہ از مرتب) ۱۱ ابتلاء کے اندھیرے۔ ۲ یہ سخت دن ہے۔ ۳ تجھے ایک بیٹا عطا ہوگا اور فضل تیرے نزدیک ہوگا۔ ۴ میرا نور قریب ہے۔ ۵ ابتلاء کے اندھیرے۔ ۶ یہ سخت دن ہے۔ ۷ میں جناب باری سے آتا ہوں۔

۳۔ (ترجمہ از مرتب) ۱۱ اللہ تجھے معاف کرے ان کو تو نے کیوں اجازت دی۔ ۲ تیرا کام یہ ہے کہ جب تو کسی

كُنْ فَيَكُونُ. ۳ أَنْتَ بِنَا مُلْحِقٌ. ۴ إِنَّهَا أَمْرُكَ إِذَا أَرَدْتَ لِشَيْءٍ أَنْ تَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ.  
 ۵ اِتِّبِكَ غَدًا. ۶ جَاءَكَ رَبُّكَ الْأَعْلَى. ۷ أَنْتَ بِنَا مُلْحِقٌ. ۸ إِنَّهَا أَمْرُكَ إِذَا أَرَدْتَ لِشَيْءٍ أَنْ  
 تَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ. ۹ أَنْتَ مِنْ مَاءٍ نَا وَهُمْ مِنْ فِشَلٍ. ۱۰ أَنْتَ بِنَا مُلْحِقٌ. ۱۱ إِنَّهَا أَمْرُكَ إِذَا  
 أَرَدْتَ لِشَيْءٍ أَنْ تَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ. ۱۲ أَنْتَ مِيْنِي بِمَنْزِلَةِ تَوْحِيدِي وَتَفَرِيدِي. ۱۳ أَنْتَ  
 مِيْنِي بِمَنْزِلَةِ لَا يَعْطَاهَا الْخَلْقُ. ۱۴ الْبَيْتُ الْمُحَوَّفَةُ مِلَّتٌ مِنْ بَرَكَاتٍ.“

(رجسٹر متفرق یادداشتیں از حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۶)

۱۰/ اکتوبر ۱۸۹۲ء ”مَرَادَاتُكَ حَاصِلَةٌ۔<sup>۱</sup> یہ الہام قرآن کریم میں لکھا ہوا دکھلایا گیا۔“

(رجسٹر متفرق یادداشتیں از حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۶)

۱۲/ اکتوبر ۱۸۹۲ء ۱۲/ اکتوبر ۱۸۹۲ء مطابق ۲۸/ سونچ ۱۹۳۹ء

”برسر سنہ ۳ صد شمار این کار را معلوم ہوتا ہے کہ این کار سے مراد اشتہار زن موعودہ کا کام ہے۔“

(رجسٹر متفرق یادداشتیں از حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۵۰)

وَاللَّهُ أَعْلَمُ۔“

۱۲/ اکتوبر ۱۸۹۲ء ۱ جَاءَكَ رَبُّكَ الْأَعْلَى. وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ فَتَرْضَى.

۲ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُمْ أَنْبِئْ بِأَمْرِ يَتَأْتِي. ۳

(رجسٹر متفرق یادداشتیں از حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۷)

بقیہ ترجمہ۔ چیز کا ارادہ کرے تو اُسے کہے کہ ہو جا تو ہو جائے گی۔ ۳ تو ہم سے ملنے والا ہے۔ ۴ تیرا کام یہ ہے کہ جب تو کسی چیز کا ارادہ کرے تو اُسے کہے کہ ہو جا تو وہ ہو جائے گی۔ ۵ میں تیرے پاس کل آؤں گا۔ ۶ تیرا رب اعلیٰ تیرے پاس آیا۔ ۷ تو ہم سے ملنے والا ہے۔ ۸ تیرا کام یہ ہے کہ جب تو کسی چیز کا ارادہ کرے تو اُسے کہے کہ ہو جا تو وہ ہو جائے گی۔ ۹ تو ہمارے پانی سے ہے اور وہ بڑ دلی سے۔ ۱۰ تو ہم سے ملنے والا ہے۔ ۱۱ تیرا کام یہ ہے کہ جب تو کسی چیز کا ارادہ کرے تو اُسے کہے کہ ہو جا تو وہ ہو جائے گی۔ ۱۲ تو مجھ سے ایسا ہے جیسے میری توحید اور تفرید۔ ۱۳ تو مجھ سے اس مرتبہ پر ہے جس کو مخلوق نہیں جانتی۔ ۱۴ وہ گھر جو لوگوں کے ہجوم سے گھرا ہوا ہے برکتوں سے بھر دیا گیا ہے۔

۱ (ترجمہ از مرتب) تیری مرادیں حاصل ہوں گی۔ ۲ (ترجمہ از مرتب) اس کام کو تین سو کے سر پر شمار کر۔

۳ (ترجمہ از مرتب) تیرا رب اعلیٰ تیرے پاس آیا۔ اور تجھے ایسا کچھ دے گا جس سے تو راضی ہو جائے گا۔

۴ تیرے پاس نبیوں کا چاند آئے گا اور کام ظاہر ہو جائے گا۔

اکتوبر ۱۸۹۲ء ”سبحان اللہ! مخالفتِ قومِ کثیر کا رے ست صعب۔ این کار از تو آید و مردان چنیں کنند۔ اَنْتَ مِیْ بِمَنْزِلَةِ لَا یَعْلَمُهَا الْخَلْقُ۔ وَجَدْتُكَ مَا وَجَدْتُكَ۔ اَنْتَ مَخْلُوقٌ مِّنْ مَّاءٍ نَّالِقَدَائِمٍ وَهُمْ مِّنْ الْفَشْلِ۔“<sup>۱</sup>  
(رجسٹر متفرق یادداشتیں از حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۹)

اکتوبر ۱۸۹۲ء فَقُلْ لَهُمْ مَّيْسُورًا۔ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ۔ یَعْقِلُكَ رَبُّكَ بِالْكِتَابِ وَالْحِكْمَةِ۔ فَشِبَّهَ عَلَيْهِ وَكَانَ مِنَ الْمَلْبِيسِ۔“<sup>۲</sup>  
(رجسٹر متفرق یادداشتیں از حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۳۰)

اکتوبر ۱۸۹۲ء <sup>الہام</sup> محمد حسین۔ (گورنمنٹ پنجاب میں شہادت مخفی ناصانی سے بچتا ہے)  
اِذَا دُكِّتِ الْاَرْضُ دَكَّا دَكًّا۔<sup>۳</sup>  
(رجسٹر متفرق یادداشتیں از حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۳۰)

۱۸/ اکتوبر ۱۸۹۲ء ”جب یہ عاجز نورافشاں کے جواب میں اس بات کو دلائل شافیہ کے ساتھ لکھ چکا کہ جو حقیقتِ روحانی قیامت کے مصداق ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور کسی قدر نعتِ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جو درحقیقت احاطہ بیان سے خارج ہے ان عبارات میں درج کر چکا اور نیز بطور نمونہ کچھ مناقب و محامد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی اسی ثبوت کے ذیل میں تحریر کر چکا تو وہ ۱۷ اکتوبر ۱۸۹۲ء کا دن تھا۔ پھر جب میں رات کو بعد تحریر نعتِ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور مناقب و محامد صحابہ رضی اللہ عنہم سو یا تو مجھے ایک نہایت مبارک اور پاک رویا دکھایا گیا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ میں ایک وسیع مکان میں ہوں جس کے نہایت کشادہ اور وسیع دالان ہیں اور نہایت مکلف فرش ہو رہے ہیں اور اوپر کی منزل ہے اور میں ایک جماعت کثیر کو ربانی حقائق و معارف سنارہا ہوں اور ایک اجنبی اور غیر معتقد مولوی اُس جماعت میں بیٹھا ہے جو ہماری جماعت میں سے نہیں ہے مگر میں اس

۱۔ (ترجمہ از مرتب) اللہ تعالیٰ پاک ہے۔ بہت سے لوگوں کی مخالفت مشکل کام ہے یہ کام تجھ سے ہو سکتا ہے اور مرد ایسا ہی کرتے ہیں۔ تو میری طرف سے ایسے مرتبہ پر ہے جسے لوگ نہیں جانتے۔ میں نے تجھے پایا جیسا کہ پایا۔ تو ہمارے قدیم پانی سے پیدا شدہ ہے اور وہ بڑی دلی سے ہیں۔

۲۔ (ترجمہ از مرتب) پس انہیں آسان پہلو سے کہہ اور ان کے لئے بخشش مانگ تجھے تیرا رب کتاب اور حکمت کے ذریعہ عقل دے گا۔ یہ امر اُس پر مشتبہ ہو گیا اور وہ شک میں پڑ گیا۔

۳۔ (ترجمہ از مرتب) جب زمین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائے گا۔

کا حلیہ پہچانتا ہوں۔ وہ لاغر اندام اور سفید ریش ہے۔ اُس نے میرے اُس بیان میں دخل بے جا دے کر کہا کہ یہ باتیں کنہ باری میں دخل ہے اور کنہ باری میں گفتگو کرنے کی ممانعت ہے۔ تو میں نے کہا کہ اے نادان ان بیانیوں کو کنہ باری سے کچھ تعلق نہیں۔ یہ معارف ہیں اور میں نے اُس کے بے جا دخل سے دل میں بہت رنج کیا اور کوشش کی کہ وہ چپ رہے مگر وہ اپنی شرارتوں سے باز نہ آیا۔ تب میرا غصہ بھڑکا اور میں نے کہا کہ اس زمانہ کے بذات مولوی شرارتوں سے باز نہیں آتے۔ خدا اُن کی پردہ دری کرے گا اور ایسے ہی چند الفاظ اور بھی کہے جو اب مجھے یاد نہیں رہے۔ تب میں نے اس کے بعد کہا کہ کوئی ہے کہ اس مولوی کو اس مجلس سے باہر نکالے تو میرے ملازم حامد علی نام کی صورت پر ایک شخص نظر آیا۔ اُس نے اُٹھتے ہی اس مولوی کو پکڑ لیا اور دھکے دے کر اُس کو اُس مجلس سے باہر نکالا اور زینہ کے نیچے اوتا ردیا۔ تب میں نے نظر اُٹھا کر دیکھا تو کیا دیکھتا ہوں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری جماعت کے قریب ایک وسیع چبوترہ پر کھڑے ہیں اور یہ بھی گمان گذرتا ہے کہ چہل قدمی کر رہے ہیں اور معلوم ہوتا ہے کہ جب مولوی کو نکالا گیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُسی جگہ کے لہی کھڑے تھے مگر اُس وقت نظر اُٹھا کر دیکھا نہیں۔ اب جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں کتاب آئینہ کمالاتِ اسلام ہے یعنی یہی کتاب اور یہ مقام جو اُس وقت چھپا ہوا معلوم ہوتا ہے اور آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگشتِ مبارک اُس مقام پر رکھی ہوئی ہے کہ جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حامدِ مبارک کا ذکر اور آپ کی پاک اور پُر اثر اور اعلیٰ تعلیم کا بیان ہے اور ایک انگشت اُس مقام پر بھی رکھی ہوئی ہے کہ جہاں صحابہ رضی اللہ عنہم کے کمالات اور صدق و وفا کا بیان ہے اور آپ ﷺ فرماتے ہیں اور کہتے ہیں کہ

هَذَا لِي وَهَذَا لِاصْحَابِي

یعنی یہ تعریف میرے لئے ہے اور یہ میرے اصحاب کے لئے۔

اور پھر بعد اس کے خواب سے الہام کی طرف میری طبیعت متنبّول ہوئی اور کشفی حالت پیدا ہو گئی تو کشفاً میرے پر ظاہر کیا گیا کہ اس مقام میں جو خدا تعالیٰ کی تعریف ہے، اُس پر اللہ تعالیٰ نے اپنی رضا ظاہر کی اور پھر اُس کی نسبت یہ الہام ہوا کہ هَذَا الثَّنَاءُ لِيْ اَوْرِیْہ رات منگل کی تھی اور تین بجے پر پندرہ منٹ

۱۔ ”کے“ کے بعد کتاب سے یہاں لفظ ”قریب“ چھٹ گیا ہے۔ (ناشر)

۲۔ (ترجمہ از مرتب) یہ تعریف میرے لئے ہے۔

گزرے تھے۔“<sup>۱</sup> (آئینہ کمالاتِ اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۲۱۷ تا ۲۱۷ حاشیہ)

۱۹/ اکتوبر ۱۸۹۲ء ”زرچندہ حیدرآباد۔“<sup>۲</sup>

کشف میں نواب محمد علی سے ملاقات ہوئی۔“ (رجسٹر متفرق یادداشتیں از حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۳۱)

۱۔ اسی کشف کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عربی میں یوں تحریر فرمایا ہے۔

”رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنِّي فِي حَلَقَةٍ مُلْتَحِمَةٍ وَرُفْقَةٍ مُزْدَجِمَةٍ. وَأَبِينُ بَعْضُ الْمَعَارِفِ بِجَاشٍ مَّتِينٍ. وَلِسَانٍ مُبِينٍ لِلْحَاضِرِينَ. وَرَأَيْتُ أَنَّ الْمَكَانَ رُبْعٌ لَطِيفٌ نَظِيفٌ يَنْفِي التَّرْحَ رُؤْيَتُهُ وَيَسُرُّ النَّاطِرِينَ هَيْئَتُهُ. وَكُنْتُ أَحَالَ أَنَّهُ مَكَانِي فَحَبَدًا هُوَ مِنْ مَكَانٍ رَأَيْتُ فِيهِ سَيِّدَ الْمُرْسَلِينَ. وَرَأَيْتُ عِنْدِي رَجُلًا مِنَ الْعُلَمَاءِ لَا بَلَّ مِنَ السُّفَهَاءِ جَائِئِيًا عَلَى رُكْبَتِهِ يُنْكِرُ عَلَيَّ لِعِبَاوَتِهِ وَيَكَلِّبُ عَلَى اللَّجَاجِ لِشَقَاوَتِهِ. وَرَأَيْتُهُ كَالْحَاسِدِينَ. فَاسْتَدَّ عَضْبِي وَقُلْتُ: تَعَسَا لَهُؤَلَاءِ الْعُلَمَاءِ إِنَّهُمْ مِنْ أَعْدَاءِ الدِّينِ. فَقُلْتُ هَلْ مِنْ أَمْرٍ يُعْرِجُهُ مِنْ هَذَا الْمَقَامِ، كَأَخْرَاجِ الْأَشْرَارِ وَاللِّئَامِ وَيُطَهِّرُ الْمَكَانَ مِنْ هَذَا الْقَرِينِ الضَّيْنِ. فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ خُدَّامِي. وَهَمَّ بِأَخْرَاجِهِ مِنْ أَمَامِ عَيْنِي وَمَقَامِي لِيُؤْمِنَنِي مِنْ ذَلِكَ الطَّنِينِ. فَرَأَيْتُ أَنَّهُ أَخَذَهُ وَجَعَلَ يَدْفَعُهُ وَيُدْبُهُ وَيَذْأَطُهُ مِنَ الْمَكَانِ وَلَهُ رَطِيظٌ وَكَرْبٌ وَفَزَعٌ مَعَ الْأَرْدَمَانِ حَتَّى أُخْرِجَ فَأَصْبَحَ مِنَ الْعَالِيِينَ. فَفَرَعْتُ نَظْرِي فَإِذَا جَدْتُنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ وَكَانَتْهُ كَانَ يَرَى كُلَّ مَا وَقَعَ بَيْنَنَا مَوَارِيًا عِيَانَهُ. فَأَخَذَنِي هَيْبَةً مِنْ رُؤْيَتِهِ وَنَهَضْتُ اسْتَقْرِجِي مَكَانًا يَنَابِسُ شَأْنَهُ وَقُمْتُ كَالْعَادِمِينَ. فَإِذَا دَنَوْتُ مِنْهُ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَنَظَرْتُ إِلَى وَجْهِهِ فَإِذَا وَجْهُ قَدْرَأَيْتُهُ مِنْ قَبْلُ. مَا رَأَيْتُ وَجْهًا أَحْسَنَ مِنْهُ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ خَاتَمُ الْحَسِينِينَ وَالْجَمِيلِينَ، كَمَا أَنَّهُ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ. وَرَأَيْتُ فِي يَدِهِ كِتَابًا فَإِذَا هُوَ كِتَابِي ”الْمِرْآة“ الَّتِي صَنَفْتُهُ بَعْدَ ”الْبَرَاهِينِ“. وَكَانَ قَدْ وَضَعَ إِضْبَعًا عَلَى مَحَلِّ فِيهِ مَدْحَةٌ وَإِضْبَعًا عَلَى مَحَلِّ فِيهِ مَدْحٌ أَصْحَابِهِ وَقَدْ قَيَّدَ لِحْظَهُ بِهِمَا وَهُوَ يَتَبَسَّمُ وَيَقُولُ هَذَا لِي وَهَذَا لِأَصْحَابِي وَكَانَ يَنْظُرُ إِلَيْهِ كَالْقَارِئِينَ. ثُمَّ انْحَدَرْتُ طَبِيعَتِي إِلَى الْإِلْهَامِ فَأَشَارَ الرَّبُّ الْكَرِيمُ إِلَى مَقَامٍ مِنْ مَقَامَاتِ ”الْمِرْآة“ وَقَالَ هَذَا الثَّنَاءُ لِي ثُمَّ اسْتَيْقَظْتُ. فَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.“

(آئینہ کمالاتِ اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۵۶۲، ۵۶۳)

۲۔ (ترجمہ از مرتب) حیدرآباد کے چندے کاروپہ۔

۱۹/ اکتوبر ۱۸۹۲ء ”اَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ رُوْحَ اللّٰهِ ۲ اِنَّ رُوْحَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ ۳ اَرَدْتُ اَنْ

اَسْتَخْلِفَ فَاَخْلَفْتُ اَدَمَ ۴ فَاِذَا سَوَّيْتُهُ وَتَفَعَّلْتُ فِيْهِ مِنْ رُوْحِيْ فَفَعَّلُوْا لِيْ سَاجِدِيْنَ ۱“

(رجسٹر متفرق یادداشتیں از حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۳۰)

۳/ نومبر ۱۸۹۲ء ”تیرے کلام میں جو تیرے منہ سے نکلتا ہے برکت رکھی جاتی ہے کیونکہ وہ تیرے مونہہ

سے نکلتا ہے۔“

۳/ نومبر ۱۸۹۲ء ”يَوْمَ يَجِيْءُ الْحَقُّ وَيَكْشِفُ الصِّدْقُ وَيَخْسِرُ الْخَاسِرُوْنَ“

(آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۲۶۶ و رجسٹر متفرق یادداشتیں از حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۶)

(ترجمہ) ”اس دن حق آئے گا اور صدق کھل جائے گا اور جو خسارہ میں ہیں وہ خسارہ میں پڑیں گے۔“

(آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۲۶۷)

نومبر ۱۸۹۲ء ”يَأْتِيْ قَمْرُ الْاَنْبِيَاءِ وَاْمْرُكَ يَتَّالِي ۱“

(رجسٹر متفرق یادداشتیں از حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۶)

۹/ نومبر ۱۸۹۲ء ”میں نے خواب میں دیکھا کہ میں قادیان کی طرف آتا ہوں اور نہایت اندھیری اور

مشکل راہ ہے اور میں رَجْمًا بِالْغَيْبِ قدم مارتا جاتا ہوں اور ایک غیبی ہاتھ مجھ کو مدد دیتا جاتا ہے یہاں تک کہ

میں قادیان پہنچ گیا اور جو مسجد سکھوں کے قبضہ میں ہے وہ مجھ کو نظر آئی۔ پھر میں سیدھی گلی میں جو کشمیریوں کی

طرف سے آتی ہے چلا۔ اس وقت میں نے اپنے تئیں ایک سخت گھبراہٹ میں پایا کہ گویا اس گھبراہٹ سے

بیہوش ہوتا جاتا ہوں اور اس وقت بار بار ان الفاظ سے دُعا کرتا ہوں کہ رَبِّ تَجَلَّ رَبِّ تَجَلَّ ۲ اور ایک دیوانہ

کے ہاتھ میں میرا ہاتھ ہے اور وہ بھی رَبِّ تَجَلَّ کہتا ہے اور بڑے زور سے میں دُعا کرتا ہوں۔

اور اس سے پہلے مجھ کو یاد ہے کہ میں نے اپنے لئے اور اپنی بیوی کے لئے اور اپنے لڑکے محمود کے لئے میں

۱ (ترجمہ از مرتب) اللہ کی رحمت سے ناامید مت ہو۔ ۲ یقیناً اللہ کی رحمت قریب ہے۔ ۳ میں نے چاہا کہ

خلیفہ بناؤں تب میں نے آدم کو پیدا کیا۔ ۴ پھر جب میں اسے ٹھیک ٹھاک کروں اور اس میں اپنی روح پھونکوں تو تم

اس کے لئے سجدہ کرتے ہوئے گر جاؤ۔

۱ (ترجمہ از مرتب) نبیوں کا چاند آئے گا اور تیرا کام ظاہر ہو جائے گا۔

۲ (ترجمہ از مرتب) اے میرے رب تجلی فرما اے میرے رب تجلی فرما۔



نے بہت دُعا کی ہے۔ پھر میں نے دو کتے خواب میں دیکھے۔ ایک سخت سیاہ اور ایک سفید اور ایک شخص ہے کہ وہ کتوں کے بچے کاٹتا ہے۔ پھر یہ الہام ہوا۔

كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ۔<sup>۱</sup>

(رجسٹر متفرق یادداشتیں از حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۳۵)

”اَنْتَ مَعِيَ وَاَنَا مَعَكَ وَلَا يَعْلَمُهَا إِلَّا الْمُسْتَرِشِدُونَ“۔<sup>۲</sup>

۱۲ نومبر ۱۸۹۲ء

(رجسٹر متفرق یادداشتیں از حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۶)

”قَدْ جَاءَ وَقْتُ الْفَتْحِ وَالْفَتْحُ أَقْرَبُ“۔<sup>۳</sup>

۱۳ نومبر ۱۸۹۲ء

(رجسٹر متفرق یادداشتیں از حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۶)

”رَدَدْنَا إِلَيْكَ الْكُرَّةَ الْغَائِيَةَ“<sup>۲</sup> وَقَالُوا أَلَيْسَ لَكَ هَذَا<sup>۳</sup> قُلْ هُوَ اللَّهُ

عَجِيبٌ۔<sup>۴</sup> لَا تَتَوَيْبُ عَلَيْكُمْ الْيَوْمَ۔ يَغْفِرُ اللَّهُ لَكُمْ وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ“

(رجسٹر متفرق یادداشتیں از حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۶)

(ترجمہ) ۲ اور کہتے ہیں کہ یہ مراتب تجھ کو کہاں۔ ۳ ان کو کہہ کہ وہ خدا عجیب خدا ہے۔ ۴ آج تم پر کوئی

سرزنش نہیں۔ خدا تمہیں بخش دے گا اور وہ ارحم الراحمین ہے۔ (آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۲۶۷، ۲۶۸)

۷/دسمبر ۱۸۹۲ء ”۷/دسمبر ۱۸۹۲ء کو ایک اور رو یاد کیا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ میں حضرت علی

کرم اللہ وجہہ بن گیا ہوں یعنی خواب میں ایسا معلوم کرتا ہوں کہ وہی ہوں اور خواب کے عجائبات میں سے

ایک یہ بھی ہے کہ بعض اوقات ایک شخص اپنے تئیں دوسرا شخص خیال کر لیتا ہے سو اس وقت میں سمجھتا ہوں کہ میں

علی مرتضیٰ ہوں اور ایسی صورت واقعہ ہے کہ ایک گروہ<sup>۵</sup> خوارج کا میری خلافت کا مزاحم ہو رہا ہے۔ یعنی وہ گروہ

۱ (ترجمہ از مرتب) تم بہترین اُمت ہو جو لوگوں کو فائدہ پہنچانے کے لئے نکالی گئی ہے۔

۲ (ترجمہ از مرتب) تو میرے ساتھ ہے اور میں تیرے ساتھ ہوں اور اس حقیقت کو کوئی نہیں جانتا مگر وہی جو

رُشد رکھتے ہیں۔ ۳ (ترجمہ از مرتب) فتح کا وقت آ گیا ہے اور فتح قریب تر ہے۔

۴ (ترجمہ از مرتب) اہم دوبارہ تیری طرف لوٹائیں گے۔

۵ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ ”اس کے الفاظ سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ کے بعد جو خلافت ہوگی اس کا

انکار ایک جماعت کرے گی اور فتنہ ڈالے گی“ (برکاتِ خلافت۔ انوار العلوم جلد ۲ صفحہ ۱۷۶)

میری خلافت کے امر کو روکنا چاہتا ہے اور اس میں فتنہ انداز ہے۔ تب میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس ہیں اور شفقت اور توڈ د سے مجھے فرماتے ہیں کہ

يَا عَلِيُّ دَعَّهُمْ وَأَنْصَارَهُمْ وَزَرَّاعَتَهُمْ

یعنی اے علی ان سے اور ان کے مددگاروں اور ان کی کھیتی سے کنارہ کر اور ان کو چھوڑ دے اور ان سے منہ پھیر لے اور میں نے پایا کہ اس فتنہ کے وقت صبر کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو فرماتے ہیں اور اعراض کے لئے تاکید کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تو ہی حق پر ہے مگر ان لوگوں سے ترکِ خطاب بہتر ہے اور کھیتی سے مراد مولویوں کے پیروؤں کی وہ جماعت ہے جو ان کی تعلیموں سے اثر پذیر ہے جس کی وہ ایک مدت سے آپاشی کرتے چلے آئے ہیں۔

پھر بعد اس کے میری طبیعت الہام کی طرف منحدر ہوئی اور الہام کے رُو سے خدا تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا کہ ایک شخص مخالف میری نسبت کہتا ہے۔

ذُرُونِي أَقْتُلْ مُوسَى

یعنی مجھ کو چھوڑ و تا میں موسیٰ کو یعنی اس عاجز کو قتل کر دوں۔ اور یہ خواب رات کے تین بجے قریباً میں منٹ کم میں دیکھی تھی اور صبح بدھ کا دن تھا۔ فَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَىٰ ذَالِكَ۔<sup>۱</sup>

(آئینہ کمالاتِ اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۲۱۸، ۲۱۹ حاشیہ)

۱۔ اسی کشف کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عربی میں یوں تحریر فرمایا ہے۔

”وَرَأَيْتُ فِي مَنَامٍ آخَرَ كَأَنِّي صِرْتُ عَلِيًّا ابْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَ النَّاسُ يَتَنَازَعُونَ فِي خِلَافَتِي وَ كُنْتُ فِيهِمْ كَالَّذِي يُضَامُ وَيُنْتَهَنُ. وَيَعْشَاهُ أَذْرَانُ الظُّنُونِ وَ هُوَ مِنَ الْمُبْتَرِّينَ. فَظَرَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِلَيَّ وَ كُنْتُ أَحَالَ نَفْسِي أَنِّي مِنْهُ بِمَنْزِلَةِ الْإِبْنَاءِ وَ هُوَ مِنْ آبَائِ الْمَكْرَمِينَ. فَقَالَ وَ هُوَ مُتَحَيِّنٌ ” يَا عَلِيُّ دَعَّهُمْ وَأَنْصَارَهُمْ وَ زَرَّاعَتَهُمْ “ فَعَلِمْتُ فِي نَفْسِي أَنَّهُ يُؤَصِّبُنِي بِصَرْفِ الْوَجْهِ مِنَ الْعُلَمَاءِ وَ تَرَكَتْ تَدْ كُرْهُمَ وَ الْإِعْرَاضَ عَنْهُمْ وَ قَطَعَ الطَّمْعَ وَ الْخَيْبِينَ مِنْ إِصْلَاحِ هَؤُلَاءِ الْمُفْسِدِينَ. فَإِنَّهُمْ لَا يَقْبَلُونَ الْإِصْلَاحَ فَصَرَفَ الْوَقْتِ فِي نُصْحِهِمْ فِي حُكْمِ إِصْلَاحِ الْوَقْتِ وَ طَمَعُ قَبُولِ الْحَقِّ مِنْهُمْ كَطَمَعِ الْعَطَاءِ مِنَ الضَّيِّينَ. وَ رَأَيْتُ أَنَّهُ يُحِبُّنِي وَيُصَدِّقُنِي وَيَرْحَمُ عَلَيَّ وَيُشِيرُ إِلَيَّ أَنَّ عَكَازَ تَهْ مَعِي وَ هُوَ مِنَ النَّاصِرِينَ.“

(آئینہ کمالاتِ اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۵۶۳، ۵۶۴)

۱۸۹۲ء (الف) ”میرے پرکشفاً یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ یہ زہرناک ہوا جو عیسائی قوم سے دنیا میں پھیل گئی حضرت عیسیٰ کو اس کی خبر دی گئی تب اُن کی روح روحانی نزول کے لئے حرکت میں آئی اور اُس نے جوش میں آکر اور اپنی اُمت کو ہلاکت کا مفسدہ پرداز پا کر زمین پر اپنا قائم مقام اور شبیہ چاہا جو اُس کا ایسا ہم طبع ہو کہ گویا وہی ہو۔ سو اُس کو خدائے تعالیٰ نے وعدہ کے موافق ایک شبیہ عطا کی اور اس میں مسیح کی ہمت اور سیرت اور روحانیت نازل ہوئی اور اس میں اور مسیح میں بندت اتصال کیا گیا۔ گویا وہ ایک ہی جوہر کے دو ٹکڑے بنائے گئے اور مسیح کی توجہات نے اس کے دل کو اپنا قرار گاہ بنایا اور اس میں ہو کر اپنا تقاضا پورا کرنا چاہا۔ پس ان معنوں سے اُس کا وجود مسیح کا وجود ڈھہرا اور مسیح کے پُر جوش ارادات اس میں نازل ہوئے جن کا نزول الہامی استعارات میں مسیح کا نزول قرار دیا گیا۔“

(آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۲۵۴، ۲۵۵)

(ب) ”جیسا کہ میرے پرکشفاً کھولا گیا ہے حضرت مسیح کی روح ان افتراؤں کی وجہ سے جو اُن پر اس زمانہ میں کئے گئے اپنے مثالی نزول کے لئے شدت جوش میں تھی اور خدا تعالیٰ سے درخواست کرتی تھی کہ اس وقت مثالی طور پر اس کا نزول ہو۔ سو خدائے تعالیٰ نے اُس کے جوش کے موافق اُس کی مثال کو دنیا میں بھیجا تا وہ وعدہ پورا ہو جو پہلے سے کیا گیا تھا..... حضرت مسیح علیہ السلام کو دو مرتبہ یہ موقعہ پیش آیا کہ اُن کی روحانیت نے قائم مقام طلب کیا۔ اول جبکہ اُن کے فوت ہونے پر چھ سو برس گزر گیا اور یہودیوں نے اس بات پر حد سے زیادہ اصرار کیا کہ وہ نعوذ باللہ مکار اور کاذب تھا اور اُس کا ناجائز طور پر تولد تھا اور اسی لئے وہ مصلوب ہوا اور عیسائیوں نے اس بات پر غلٹ کیا کہ وہ خدا تھا اور خدا کا بیٹا تھا اور دنیا کو نجات دینے کے لئے اُس نے صلیب پر جان دی..... تب بہ اعلام الہی مسیح کی روحانیت جوش میں آئی اور اُس نے ان تمام الزاموں سے اپنی بریت چاہی اور خدا تعالیٰ سے اپنا قائم مقام چاہا۔ تب ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے..... یہ مسیح ناصری کی روحانیت کا پہلا جوش تھا جو ہمارے سید ہمارے مسیح خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور سے اپنی مراد کو پہنچا۔ قَالَ حَمْدُ لِلّٰہ۔“

پھر دوسری مرتبہ مسیح کی روحانیت اس وقت جوش میں آئی کہ جب نصاریٰ میں دجالیت کی صفت اتم اور اکمل طور پر آگئی..... پس اس زمانہ میں دوسری مرتبہ حضرت مسیح کی روحانیت کو جوش آیا اور انہوں نے دوبارہ مثالی طور پر دنیا میں اپنا نزول چاہا اور جب ان میں مثالی نزول کے لئے اشد درجہ کی توجہ اور خواہش پیدا ہوئی تو خدا تعالیٰ نے اُس خواہش کے موافق دجال موجودہ کے نابود کرنے کے لئے ایسا شخص بھیج دیا جو ان کی روحانیت

کا نمونہ تھا۔ وہ نمونہ مسیح علیہ السلام کا روپ بن کر مسیح موعود کہلایا..... موجودہ فتنوں کے لحاظ سے مسیح کا نازل ہونا ہی ضروری تھا کیونکہ مسیح کی ہی قوم بگڑی تھی اور مسیح کی قوم میں ہی دجالیت پھیلی تھی اس لئے مسیح کی روحانیت کو ہی جوش آنا لائق تھا۔

یہ وہ دقیق معرفت ہے کہ جو کشف کے ذریعہ سے اس عاجز پر کھلی ہے۔ اور یہ بھی کھلا کہ یوں مقدر ہے کہ ایک زمانہ کے گزرنے کے بعد کہ خیر اور صلاح اور غلبہ توحید کا زمانہ ہوگا پھر دنیا میں فساد اور شرک اور ظلم عود کرے گا اور بعض بعض کو کیڑوں کی طرح کھائیں گے اور جاہلیت غلبہ کرے گی اور دوبارہ مسیح کی پرستش شروع ہو جائے گی اور مخلوق کو خدا بنانے کی جہالت بڑے زور سے پھیلے گی اور یہ سب فساد عیسائی مذہب سے اس آخری زمانہ کے آخری حصہ میں دنیا میں پھیلیں گے۔ تب پھر مسیح کی روحانیت سخت جوش میں آ کر جلالی طور پر اپنا نزول چاہے گی تب ایک قہری شبیہ میں اُس کا نزول ہو کر اُس زمانہ کا خاتمہ ہو جائے گا تب آخر ہوگا اور دنیا کی صف لپیٹ دی جائے گی۔ اس سے معلوم ہوا کہ مسیح کی اُمت کی نالائق کرتوتوں کی وجہ سے مسیح کی روحانیت کے لئے یہی مقدر تھا کہ تین مرتبہ دُنیا میں نازل ہو۔“ (آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۳۴۱ تا ۳۴۶)

**دسمبر ۱۸۹۲ء** ”اب مجھ کو بتلایا گیا کہ جو مسلمان کو کافر کہتا ہے اور اس کو اہل قبلہ اور کلمہ گو اور عقائد اسلام کا معتقد پا کر پھر بھی کافر کہنے سے باز نہیں آتا وہ خود دائرۃ اسلام سے خارج ہے۔ سو میں مامور ہوں کہ ایسے لوگوں سے جو ائمۃ التکفیر ہیں اور مفتی اور مولوی اور محدث کہلاتے ہیں اور ابناء اور نساء بھی رکھتے ہیں، مباہلہ کروں اور پہلے ایک عام مجلس میں ایک مفصل تقریر کے ذریعہ سے ان کو اپنے دلائل سمجھا دوں اور اسی مجلس میں ان کے تمام الزامات اور شبہات کا جو ان کے دل میں خلجان کرتے ہیں جواب بھی دے دوں اور پھر اگر کافر کہنے سے باز نہ آویں تو اُن سے مباہلہ کروں۔“ (آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۲۵۶، ۲۵۷)

**دسمبر ۱۸۹۲ء** ”مباہلہ کی اجازت کے بارے میں جو کلام الہی میرے پر نازل ہوا وہ یہ ہے۔

نَظَرَ اللَّهُ إِلَيْكَ مُعْظَرًا. وَقَالُوا أَنْتَجْعَلُ فِيهَا مَنْ يُفْسِدُ فِيهَا. قَالَ إِنِّي أَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُونَ  
قَالُوا كِتَابٌ مُنْتَلَىٰ مِنَ الْكُفْرِ وَالْكَذِبِ قُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَابْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا  
وَنِسَاءَكُمْ وَأَنْفُسَنَا وَأَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَعْنَةَ اللَّهِ عَلَى الْكَاذِبِينَ.

یعنی خدا تعالیٰ نے ایک معطر نظر سے تجھ کو دیکھا اور بعض لوگوں نے اپنے دلوں میں کہا کہ اے خدا کیا تو زمین پر ایک ایسے شخص کو قائم کر دے گا کہ جو دنیا میں فساد پھیلاوے؟ تو خدا تعالیٰ نے اُن کو جواب دیا کہ جو میں

جانتا ہوں تم نہیں جانتے۔ اور ان لوگوں نے کہا کہ اس شخص کی کتاب ایک ایسی کتاب ہے جو کذب اور کفر سے بھری ہوئی ہے سو ان کو کہہ دے کہ آؤ ہم اور تم معاہدہ اپنی عورتوں اور بیٹوں اور عزیزوں کے مبادلہ کریں۔ پھر ان پر لعنت کریں جو کاذب ہیں۔“

۱۸۹۲ء ”مجھے حکم ہوا ہے کہ میں مبادلہ کی درخواست کو آئینہ کمالات اسلام کے ساتھ شائع کروں۔“  
(از مکتوب بنام نواب محمد علی خاں صاحبؒ۔ مکتوبات احمد جلد ۲ صفحہ ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲۔ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

دسمبر ۱۸۹۲ء ”یہ وہ اجازت مبادلہ ہے جو اس عاجز کو دی گئی لیکن ساتھ اس کے جو بطور تبشیر کے اور الہامات ہوئے ان میں سے بھی کسی قدر لکھتا ہوں اور وہ یہ ہیں۔

۱ یَوْمَ يَجِيءُ الْحَقُّ وَيُكْشَفُ الصِّدْقُ وَيَخْسَرُ الْخَاسِرُونَ. ۲ أَنْتَ مَعِيَ وَأَنَا مَعَكَ وَلَا يَعْلَمُهَا إِلَّا الْمُسْتَشْرِشِدُونَ. ۳ نَزَدُ إِلَيْكَ الْكَرَّةَ الثَّانِيَةَ وَنُبِّدَ لَكَ مِنْ بَعْدِ خَوْفِكَ أَمْنًا. ۴ يَا تِي قَمَرُ الْأَنْبِيَاءِ وَأَمْرُكَ يَتَأْتِي. ۵ يَسْرُ اللَّهُ وَجْهَكَ وَيُنِيذُ بِرُهَانِكَ. ۶ سَيُؤَلِّدُكَ الْوَلَدُ وَيُدْنِي مِنْكَ الْفَضْلُ إِنَّ نُورِي قَرِيبٌ. ۷ وَقَالُوا أَلَيْسَ لَكَ هَذَا قُلُّهُ اللَّهُ عَجِيبٌ. ۸ وَلَا تَيْئَسُ مِنْ رُوحِ اللَّهِ. ۹ أَنْظِرْ إِلَى يُوسُفَ وَاقْبَالَهِ. ۱۰ قَدْ جَاءَ وَقْتُ الْفَتْحِ وَالْفَتْحُ أَقْرَبُ. ۱۱ يَخْرُونَ عَلَى الْمَسَاجِدِ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا إِنَّا كُنَّا خَاطِئِينَ. ۱۲ لَا تَتْرِبْ عَلَيْكُمْ الْيَوْمَ يَغْفِرُ اللَّهُ لَكُمْ وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ. ۱۳ أَرَدْتُ أَنْ أَسْتَخْلِفَ فَخَلَفْتُ أَدَمَ نَجِيَّ الْأَنْسَارِ. ۱۴ إِنَّا خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي يَوْمٍ مَوْعُودٍ.

۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تریاق القلوب روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۲۰ پر فرماتے ہیں۔

”میرا دوسرا لڑکا جس کا نام بشیر احمد ہے اس کے پیدا ہونے کی پیشگوئی آئینہ کمالات اسلام کے صفحہ ۲۶۶ میں کی گئی ہے..... اور پیشگوئی کے الفاظ یہ ہیں۔ یَاتِي قَمَرُ الْأَنْبِيَاءِ وَأَمْرُكَ يَتَأْتِي. يَسْرُ اللَّهُ وَجْهَكَ. وَيُنِيذُ بِرُهَانِكَ. سَيُؤَلِّدُكَ الْوَلَدُ وَيُدْنِي مِنْكَ الْفَضْلُ. إِنَّ نُورِي قَرِيبٌ..... یعنی نبیوں کا چاند آئے گا اور تیرا کام بن جائے گا۔ تیرے لئے ایک لڑکا پیدا کیا جائے گا اور فضل تجھ سے نزدیک کیا جائے گا یعنی خدا کے فضل کا موجب ہوگا اور نیز یہ کہ شکل و شباهت میں فضل احمد سے جو دوسری بیوی سے میرا لڑکا ہے مشابہت رکھے گا اور میرا نور قریب ہے۔ پھر..... ۲۰ اپریل ۱۸۹۳ء کو جیسا کہ اشتہار ۲۰/۱/۲۰ اپریل ۱۸۹۳ء سے ظاہر ہے اس پیشگوئی کے مطابق وہ لڑکا پیدا ہوا جس کا نام بشیر احمد رکھا گیا۔“ (مراد حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد ایم اے)۔ (شش)

۲۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۲۶۶۔ (ناشر)

یعنی اس دن حق آئے گا اور صدق کھل جائے گا اور جو لوگ خسارہ میں ہیں وہ خسارہ میں پڑیں گے۔ ۲ تُو میرے ساتھ اور میں تیرے ساتھ ہوں اور اس حقیقت کو کوئی نہیں جانتا مگر وہی جو رُشد رکھتے ہیں۔ ۳ ہم پھر تجھ کو غالب کریں گے اور خوف کے بعد امن کی حالت عطا کر دیں گے۔ ۴ نبیوں کا چاند آئے گا اور تیرا کام تجھے حاصل ہو جائے گا۔ ۵ خدا تیرے منہ کو بٹاش کرے گا اور تیرے بُرہان کو روشن کر دے گا۔ ۶ اور تجھے ایک بیٹا عطا ہوگا اور فضل تجھ سے قریب کیا جائے گا اور میرا نُور نزدیک ہے۔ ۷ اور کہتے ہیں کہ یہ مراتب تجھ کو کہاں؟ ان کو کہہ کہ وہ خدا عجیب خدا ہے اُس کے ایسے ہی کام ہیں جس کو چاہتا ہے اپنے مقربوں میں جگہ دیتا ہے۔ ۸ اور میرے فضل سے نو امید مت ہو۔ ۹ یوسف کو دیکھ اور اُس کے اقبال کو۔ ۱۰ فتح کا وقت آ رہا ہے اور فتح قریب ہے۔ مخالف یعنی جن کے لئے تو بہ مقدر ہے ۱۱ اپنی سجدہ گاہوں میں گریں گے کہ اے ہمارے خدا ہمیں بخش کہ ہم خطا پر تھے۔ ۱۲ آج تم پر کوئی سرزنش نہیں، خدا تمہیں بخش دے گا اور وہ ارحم الراحمین ہے۔ ۱۳ میں نے ارادہ کیا کہ ایک اپنا خلیفہ زمین پر مقرر کروں تو میں نے آدم کو پیدا کیا جو نوحیُّ الْاَسْرَار ہے۔ ۱۴ ہم نے ایسے دن اس کو پیدا کیا جو وعدہ کا دن تھا۔

یعنی جو پہلے سے پاک نبیؐ کے واسطے سے ظاہر کر دیا گیا تھا کہ وہ فلاں زمانہ میں پیدا ہوگا اور جس وقت پیدا ہوگا فلاں قوم دُنیا میں اپنی سلطنت اور طاقت میں غالب ہوگی اور فلاں قسم کی مخلوق پرستی رُوئے زمین پر پھیلی ہوئی ہوگی۔ اسی زمانہ میں وہ موعود پیدا ہوا اور وہ صلیب کا زمانہ اور عیسیٰ پرستی کا زمانہ ہے۔“

(آئینہ کمالاتِ اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۲۶۶ تا ۲۶۹)

**۱۸۹۲ء** ”مجھے دکھلایا اور بتلایا گیا اور سمجھایا گیا ہے کہ دنیا میں فقط اسلام ہی حق ہے اور میرے پر ظاہر کیا گیا کہ یہ سب کچھ بمرکت پیروی حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم تجھ کو ملا ہے اور جو کچھ ملا ہے اُس کی نظیر دوسرے مذاہب میں نہیں کیونکہ وہ باطل پر ہیں۔“

**۱۸۹۲ء** (الف) ”مجھے یہ قطعی طور پر بشارت دی گئی ہے کہ اگر کوئی مخالف دین میرے سامنے مقابلہ کے لئے آئے گا تو میں اس پر غالب ہوں گا اور وہ ذلیل ہوگا۔“

(ب) ”وَ اَوْحٰی اِلَیَّ بِاَنَّیَّیْ غَالِبٌ عَلٰی كُلِّ خَصِیْبٍ اَعْلٰی۔ وَقَالَ اِنِّیْ مُهَيَّبٌ مِّنْ اَرَادَ اِهَاتَتْكَ“

(آئینہ کمالاتِ اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۳۴۸)

۱ (ترجمہ از ناشر) اور خدا نے میری طرف وحی کی کہ میں ہر اندھے دشمن پر غالب ہوں۔ اور فرمایا میں اس کی اہانت کروں گا جو تیری اہانت کا ارادہ کرے گا۔

(ج) ”مجھے اُس نے اپنے فضل و کرم سے اپنے خاص مکالمہ سے شرف بخشا ہے اور مجھے اطلاع دے دی ہے کہ میں جو سچا اور کامل خدا ہوں میں ہر ایک مقابلہ میں جو روحانی برکات اور سماوی تائیدات میں کیا جائے تیرے ساتھ ہوں اور تجھ کو غلبہ ہوگا۔“ (جنگ مقدس۔ روحانی خزائن جلد ۶ صفحہ ۷۱۳، ۱۳۸)

**۱۸۹۲ء** ”مجھے اطلاع دی گئی ہے کہ میں ان مسلمانوں پر بھی اپنے کشفی اور الہامی علوم میں غالب ہوں۔ ان کے ملبہموں کو چاہیے کہ میرے مقابل پر آویں۔ پھر اگر تائید الہی میں اور فیض سماوی میں اور آسمانی نشانوں میں مجھ پر غالب ہو جائیں تو جس کا رد سے چاہیں مجھ کو ذبح کر دیں مجھے منظور ہے اور اگر مقابلہ کی طاقت نہ ہو تو کفر کے فتوے دینے والے جو الہاماً میرے مخاطب ہیں یعنی جن کو مخاطب ہونے کے لئے الہام الہی مجھ کو ہو گیا ہے پہلے لکھ دیں اور شائع کر دیں کہ اگر کوئی خارق عادت امر دیکھیں تو بلا چون و چرا دعویٰ کو منظور کر لیں میں اس کام کے لئے بھی حاضر ہوں اور میرا خداوند کریم میرے ساتھ ہے لیکن مجھے یہ حکم ہے کہ میں ایسا مقابلہ صرف ائمۃ الکفر سے کروں۔“ (آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۳۴۸)

**۱۸۹۲ء** ”اتحاد الناس کہ جو امام اور فضلا علم کے نہیں ہیں اور نہ ان کا فتویٰ ہے ان کے لئے مجھے یہ حکم ہے کہ اگر وہ خوارق دیکھنا چاہتے ہیں تو صحبت میں رہیں۔ خدائے تعالیٰ غنی بے نیاز ہے جب تک کسی میں تذلل اور انکسار نہیں دیکھتا اس کی طرف توجہ نہیں فرماتا لیکن وہ اس عاجز کو ضائع نہیں کرے گا اور اپنی حجت دنیا پر پوری کر دے گا اور کچھ زیادہ دیر نہیں ہوگی کہ وہ اپنے نشان دکھاوے گا۔“

(آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۳۴۹)

**۱۰ دسمبر ۱۸۹۲ء** ”یہی خط لکھتے لکھتے یہ الہام ہوا۔

يَجِيئُ الْحَقُّ وَيُكْشِفُ الصُّدُقَ وَيَحْسِرُ الْغَاسِرُونَ. يَأْتِي قَمَرُ الْأَنْبِيَاءِ وَأَمْرُكَ يَتَأْتِي.  
إِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيدُ.

یعنی حق ظاہر ہوگا اور صدق کھل جائے گا اور جنہوں نے بدظنیوں سے زیان اٹھایا وہ ذلت اور رسوائی کا زیان بھی اٹھائیں گے۔ نبیوں کا چاند آئے گا اور تیرا کام ظاہر ہو جائے گا۔ تیرا رب جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

۱۔ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؒ) یعنی خط بنام نواب محمد علی خاں صاحب آف مالیر کو ٹلہ مندرجہ آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۳۳۱ تا ۳۵۷۔

مگر میں نہیں جانتا کہ یہ کب ہوگا اور جو شخص جلدی کرتا ہے خدائے تعالیٰ کو اس کی ایک ذرہ بھی پروا نہیں۔ وہ غنی ہے دوسرے کا محتاج نہیں۔ اپنے کاموں کو حکمت اور مصلحت سے کرتا ہے اور ہر ایک شخص کی آزمائش کر کے پیچھے سے اپنی تائید دکھلاتا ہے۔“

(آئینہ کمالاتِ اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۳۵۵)

**۱۸۹۲ء** ”حضرت اقدس نے ویب صاحب<sup>۱</sup> کے ہندوستان آنے سے پہلے خواب میں دیکھا تھا کہ وہ ہند میں آیا ہے اور ڈھول بجا رہا ہے جس کی تعبیر یہ تھی کہ وہ ایک بیہودہ کام میں مصروف ہے جس سے کچھ حاصل نہیں چنانچہ یہ بات پوری ہوئی۔“

(بدر جلد ۶ نمبر ۱ مورخہ ۱۲ مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۲)

**۱۸۹۲ء** ”چند ماہ کا عرصہ ہوا ہے جس کی تاریخ مجھے یاد نہیں کہ ایک مضمون میں نے میاں محمد حسین کا دیکھا جس میں میری نسبت لکھا ہوا تھا کہ یہ شخص کذاب اور دجال اور بے ایمان اور باایں ہمہ سخت نادان اور جاہل اور علومِ دینیہ سے بے خبر ہے۔ تب میں جناب الہی میں رویا کہ میری مدد کر تو اس دعا کے بعد الہام ہوا کہ

أَدْعُوْنِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ

یعنی دعا کرو کہ میں قبول کروں گا۔ مگر میں بالطبع نافر تھا کہ کسی کے عذاب کے لئے دعا کروں۔“

(آئینہ کمالاتِ اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۶۰۴)

**۱۸۹۳ء** ”میرا ارادہ یہ تھا کہ یہ خط اُردو میں لکھوں۔ لیکن رات کو بعض اشارات الہامی سے ایسا معلوم ہوا کہ یہ خط عربی میں لکھنا چاہیے اور یہ بھی الہام ہوا کہ ان لوگوں پر اثر بہت کم پڑے گا۔ ہاں اتمامِ حجت ہوگا۔“

(آئینہ کمالاتِ اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۳۶۰)

”قَدْ أَلْهَيْتَنِي رَبِّيَ أَمْرَكُمْ وَقَالَ

**۱۸۹۳ء**

إِنَّهُمْ يُنَادَوْنَ مِنْ مَّكَانٍ بَعِيدٍ۔“

(آئینہ کمالاتِ اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۳۶۶)

۱۔ Mr. Webb یعنی التبلیغ مشمولہ آئینہ کمالاتِ اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۳۶۴ (مرزا بشیر احمد)

۲۔ (ترجمہ از مرتب) (اے فقراء و مشائخ) مجھے میرے رب نے آپ لوگوں کے متعلق الہام کے ذریعہ سے بتایا ہے کہ یہ لوگ دُور سے پکارے جاتے ہیں۔ یعنی بہت دُور جا پڑے ہیں۔



۱۸۹۳ء ”هُوَ نَادَانِي وَقَالَ

قُلْ لِعِبَادِي إِنَّنِي أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُؤْمِنِينَ“<sup>۱</sup>

(آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۳۶۷)

۱۸۹۳ء ”نَادَانِي رَبِّي مِنَ السَّمَاءِ أَنْ

اِصْبَحَ الْفُلْكَ بِأَعْيُنِنَا وَوَحِينَا وَقُمْ وَأَنْذِرْ فَإِنَّكَ مِنَ الْمَأْمُورِينَ ۲ لِيُنذِرَ قَوْمًا مَّا  
أَنْذِرَ آبَاءَهُمْ ۳ وَلِيَتَسْتَبِينَ سَبِيلَ الْمُجْرِمِينَ ۴ إِنَّا جَعَلْنَاكَ الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ  
لَا تَمَّ حُجَّتِي عَلَى قَوْمٍ مُتَنَصِّرِينَ ۵ قُلْ هَذَا فَضْلُ رَبِّي ۶ وَإِنِّي أُجِرُّدُ نَفْسِي مِنْ ضُرُوبِ  
الْخُطَابِ ۷ وَأُمِرْتُ مِنَ اللَّهِ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُؤْمِنِينَ ۸ إِنَّهُ يَرَى الْأَوْقَاتَ وَيَعْلَمُ  
مَصَائِحَهَا ۹ وَإِنْ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا عِنْدَهُ خَزَائِنُهُ ۱۰ إِنَّمَا أَمْرُهُ إِذَا أَرَادَ شَيْئًا أَنْ يَقُولَ لَهُ كُنْ  
فَيَكُونُ ۱۱ قُلْ أَتَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ ۱۲ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ اللَّهُ غَيْرُ الْمَشْبُوبِ ۱۳ يَرْفَعُ مَنْ  
يَشَاءُ وَيَضَعُ مَنْ يَشَاءُ وَيُعِزُّ مَنْ يَشَاءُ وَيُذِلُّ مَنْ يَشَاءُ وَيَجْتَبِي إِلَيْهِ مَنْ يَشَاءُ

۱ (ترجمہ از مرتب) اس نے مجھے پکار کر فرمایا کہ میرے بندوں سے کہہ دے کہ میں خدا کی طرف سے مامور ہوں اور میں سب سے پہلے ایمان لانے والا ہوں۔

۲ (ترجمہ از مرتب) میرے رب نے مجھے آسمان سے پکار کر فرمایا کہ اٹھو ہماری آنکھوں کے سامنے اور ہماری وحی کے ماتحت یہ کشتی تیار کرو اور اٹھو اور (لوگوں کو آنے والے عذابوں سے) ڈرا۔ کیونکہ تو مامور ہے کہ ۲ ان لوگوں کو ڈرائے جن کے باپ دادوں کے پاس کوئی نذیر نہیں آیا تھا ۳ اور تاکہ مجرموں کی راہ اچھی طرح ظاہر ہو جائے۔ ۴ ہم نے تجھے مسیح ابن مریم بنایا ہے تاکہ نصرا نیت کو اختیار کرنے والے لوگوں پر میں اپنی حجت پوری کروں۔ ۵ تو کہہ کہ یہ میرے رب کا فضل ہے ۶ اور میں اپنے آپ کو ہر قسم کے خطابوں سے الگ رکھتا ہوں۔ ۷ اور مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ملا ہے اور میں سب سے پہلے ایمان لانے والا ہوں۔ ۸ وہ اوقات کو دیکھتا اور ان کے مصالح کو جانتا ہے ۹ اور ہر چیز کے اس کے پاس خزانے ہیں ۱۰ جب وہ کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے تو کہتا ہے۔ ہو جا۔ پس وہ ہو جاتی ہے۔ ۱۱ تو کہہ کہ کیا تم اللہ تعالیٰ کے فعل پر تعجب کرتے ہو۔ ۱۲ تو کہہ کہ اللہ کی شان نہایت عجیب ہے ۱۳ وہ جسے چاہتا ہے بلند کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے گرا دیتا ہے۔ جسے چاہتا ہے عزت دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ذلیل کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے اپنی جناب

۱۳ لَا يُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ مِنَ الْمَسْئُولِينَ۔ ۱۵ قُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي آذَنَ عَنِّي الْحَزَنَ  
 وَأَعْطَانِي مَا لَمْ يُعْطِ أَحَدٌ مِّنَ الْعَالَمِينَ۔ ۱۶ وَقَالُوا كِتَابٌ مُّمْتَلِئٌ مِّنَ الْكُفْرِ  
 وَالْكَذِبِ۔ ۱۷ قُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَابْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ وَأَنْفُسَنَا  
 وَأَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لِّعَنَّةِ اللَّهِ عَلَى الْكَافِرِينَ۔ ۱۸ وَأَدْعُ عِبَادِي إِلَى الْحَقِّ  
 وَبَشِّرْهُمْ بِآيَاتِ اللَّهِ وَادْعُهُمْ إِلَى كِتَابٍ مُّبِينٍ۔ ۱۹ إِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ  
 اللَّهَ يَدُ اللَّهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ۔ ۲۰ وَاللَّهُ مَعَهُمْ حَيْثُمَا كَانُوا إِنَّ كَانُوا فِي بَيْعَتِهِمْ مِّنَ  
 الصَّادِقِينَ۔ ۲۱ قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ نُورًا  
 وَيَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَيَجْعَلْكُمْ مِنَ الْمُنصُورِينَ۔ ۲۲ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوْا وَإِنَّ اللَّهَ  
 مَعَ الْمُحْسِنِينَ۔

هَذَا مَا أَلْهَمَنِي رَبِّي فِي وَقْتِي هَذَا وَمَنْ قَبْلَ يُنْعِمُ عَلَيَّ مِنْ يَشَاءُ وَهُوَ خَيْرُ الْمُتَعَمِّرِينَ۔

(آئینہ کلمات اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۷۳ تا ۷۵ تا ۷۳)

بقیہ ترجمہ۔ کا برگزیدہ بنالیتا ہے۔ ۱۳ جو کچھ کرتا ہے اس کی بابت پوچھا نہیں جاتا اور لوگ جو کچھ کرتے ہیں اس کی بابت پوچھے جائیں گے۔ ۱۵ تو کہہ کہ تمام تعریف اللہ کو ہے جس نے مجھ سے غم دور کر دیا اور مجھے وہ کچھ دیا جو تمام مخلوقات میں سے اور کسی کو نہیں دیا۔ ۱۶ اور کہتے ہیں کہ یہ کتاب کفر اور جھوٹ سے پڑ ہے۔ ۱۷ کہہ کہ آؤ ہم اپنے بیٹوں اور تمہارے بیٹوں، اپنی عورتوں اور تمہاری عورتوں اور اپنے آدمیوں اور تمہارے آدمیوں کو بلا کر تضرع کے ساتھ جھوٹوں پر لعنت ڈالیں۔ ۱۸ اور میرے بندوں کو حق کی طرف بلا اور انہیں اللہ تعالیٰ کے (جلوہ نمائی کے) دنوں کی بشارت دے اور ایک روشن کتاب کی طرف انہیں بلا۔ ۱۹ جو لوگ تیری بیعت کرتے ہیں وہ (تیری نہیں بلکہ) خدا کی بیعت کرتے ہیں۔ اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں پر ہوتا ہے۔ ۲۰ اور وہ جہاں پر ہوں گے اللہ ان کے ساتھ ہوگا بشرطیکہ وہ اپنی بیعت میں سچے ہوں۔ ۲۱ تو کہہ کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا اور وہ تمہیں اپنا خاص نور عطا کرے گا اور تمہیں کوئی امتیازی نشان بخشے گا اور اپنے منصوروں میں داخل کر دے گا۔ ۲۲ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے ساتھ ہوتا ہے جو تقویٰ اختیار کریں اور اللہ نیکوکاروں کے ساتھ ہوتا ہے۔ یہ ہیں وہ الہام جو میرے رب نے مجھے اسی وقت اور اس سے قبل کئے۔ وہ جس پر چاہتا ہے انعام کرتا ہے اور وہ سب ممنعموں سے بہتر ہے۔

۱۸۹۳ء ”وَبَشِّرَنِي فِي وَقْتِي هَذَا- وَقَالَ

يَا عَيْسَى سَأُرِيكَ آيَاتِي الْكُبْرَى“<sup>۱</sup>

(آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۳۸۲)

۱۸۹۳ء ”إِنِّي مَعَكَ حَيْثُ مَا كُنْتُ وَإِنِّي نَاصِرُكَ وَإِنِّي بُدُّكَ اللَّازِمُ وَ عَضُّكَ الْأَقْوَى-

وَأَمَرَنِي أَنْ أَدْعُوَ الْخَلْقَ إِلَى الْفُرْقَانِ وَدِينِ خَيْرِ الْوَرَى“<sup>۲</sup> (آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۳۸۳)

۱۸۹۳ء ”نَادَانِي وَقَالَ- إِنِّي جَاعِلُكَ عَيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ وَكَانَ اللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ مُّقْتَدِرًا“<sup>۳</sup>

(آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۳۲۶)

۱۸۹۳ء ”وَفَهَّمَنِي رَبِّي أَسْرَارَ هَذِهِ الْآيَةِ وَاحْتَضَنَنِي بِهَا-“

(آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۴۴۲، ۴۴۳)

۱۸۹۳ء ” وَقَدْ أَنْبَأَنِي رَبِّي أَنَّي كَسَفِيئَةَ نُوحٍ لِلْخَلْقِ فَمَنْ آتَانِي وَ دَخَلَ فِي الْبَيْعَةِ

فَقَدْ نَجَّاهُ مِنَ الضَّيْعَةِ“<sup>۴</sup>

۱ (ترجمہ از مرتب) اور خدا تعالیٰ نے مجھے اسی وقت بشارت دی اور فرمایا ہے۔ اے عیسیٰ! میں تجھے عنقریب بڑے بڑے نشان دکھاؤں گا۔

۲ (ترجمہ از مرتب) تو جہاں بھی ہو میں تیرے ساتھ ہوں میں تیری مدد کروں گا اور میں ہمیشہ کے لئے تیرا چارہ اور سہارا اور تیرا نہایت قوی بازو ہوں اور مجھے حکم دیا کہ میں لوگوں کو قرآن اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی دعوت دوں۔

۳ (ترجمہ از مرتب) اللہ تعالیٰ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں تجھے عیسیٰ ابن مریم بناتا ہوں اور اللہ ہر ایک بات پر قادر ہے۔

۴ (ترجمہ از مرتب) اور میرے رب نے مجھے اس آیت کے اسرار سمجھائے ہیں اور انہیں مجھ سے مخصوص کیا ہے۔

۵ (نوٹ از مولانا جلال الدین ٹنڈی) یعنی آیت وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الرَّجْعِ وَالْأَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ۔ اس آیت کی حضور نے آگے تفسیر فرمائی ہے۔ دیکھیے آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۴۴۲ تا ۴۴۶۔

۶ (ترجمہ از مرتب) اور میرے رب نے مجھے خبر دی ہے کہ میں لوگوں کے لئے نوح کی کشتی کی طرح ہوں۔ پس جو شخص میرے پاس آکر بیعت میں داخل ہوگا وہ ضائع ہونے سے بچ جاوے گا۔

۱۸۹۳ء ” وَإِنِّي أَدْرِكْتُ بِالْكِشْفِ أَنَّ حَظِيذَةَ الْقُدْسِ تُسْقَى بِسَاءِ الْقُرْآنِ وَهُوَ بَحْرٌ مَوْجٌ  
مِّنْ مَّاءِ الْحَيَاةِ. مَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَهُوَ يُحْيَى. بَلْ يَكُونُ مِنَ الْمُحْيِينَ.“<sup>۱</sup>

(آئینہ کمالاتِ اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۵۳۵، ۵۳۶)

۱۸۹۳ء ”۱ یَا أَحْمَدُ بَارَكَ اللَّهُ فِيكَ. ۲ الرَّحْمَنُ عَلَّمَ الْقُرْآنَ. ۳ لَتُنذِرَ قَوْمًا مَّا أُنذِرَ  
أَبَاؤَهُمْ. ۴ وَلِتَسْتَبِينَ سَبِيلَ الْمَجْرِمِينَ. ۵ قُلْ إِنِّي أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُؤْمِنِينَ.  
۶ يَعِيسَى إِنِّي مُتَوَفِّيكَ وَرَافِعَكَ إِلَيَّ وَمُطَهِّرَكَ مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا وَجَاعِلَ الَّذِينَ اتَّبَعُوكَ  
فَوْقَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. ۷ إِنَّكَ الْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِينٌ أَمِينٌ. ۸ أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ  
تَوْحِيدِي وَتَفْرِيدِي فَحَانَ أَنْ تُعَانَ وَتُعَرَفَ بَيْنَ النَّاسِ. ۹ وَيُعَلِّمَكَ اللَّهُ مِنْ عِنْدِهِ.  
۱۰ تُقِيمُ الشَّرِيْعَةَ وَتُحْيِي الدِّينَ. ۱۱ إِنَّا جَعَلْنَاكَ الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ. ۱۲ وَاللَّهُ يَعِصِبُكَ مِنْ  
عِنْدِهِ وَلَوْ لَمْ يَعِصِبْكَ النَّاسُ. ۱۳ وَاللَّهُ يَنْصُرُكَ وَلَوْ لَمْ يَنْصُرْكَ النَّاسُ. ۱۴ الْحَقُّ مِنْ  
رَبِّكَ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُبْتَلِينَ. ۱۵ يَا أَحْمَدِي أَنْتَ مُرَادِي وَمَعِي. ۱۶ أَنْتَ وَجِبَةُ فِي

۱ (ترجمہ از مرتب) مجھے کشف سے معلوم ہوا ہے کہ حظیرۃ القدس کی سیرابی قرآن کریم کے پانی سے ہو رہی ہے وہ  
ایک سمندر ہے جس میں آب حیات موجیں مار رہا ہے۔ جو اس میں سے پیتا ہے وہ زندہ ہو جاتا ہے بلکہ دوسروں کو زندہ  
کرنے والا بن جاتا ہے۔

۲ (ترجمہ از مرتب) ۱ اے احمد! خدا نے تجھ میں برکت رکھ دی ہے۔ ۲ خدائے رحمان نے تجھے قرآن سکھایا  
۳ تاکہ تُو ان لوگوں کو ڈرائے جن کے باپ دادے ڈرائے نہیں گئے ۴ اور تاکہ مجرموں کی راہ کھل جائے۔ ۵ کہہ میں  
خدا کی طرف سے مامور ہوں اور میں سب سے پہلے ایمان لانے والا ہوں۔ ۶ اے عیسیٰ میں تجھے وفات دُوں گا  
اور اپنی طرف اٹھاؤں گا اور منکروں کے ہر ایک الزام اور تہمت سے تیرا دامن پاک کروں گا اور تیرے تابعین  
کو اُن پر جو منکر ہیں قیامت تک غلبہ بخشوں گا۔ ۷ آج تُو میرے نزدیک با مرتبہ اور امین ہے۔ ۸ تُو مجھ سے ایسا  
ہے جیسا میری توحید اور تفرید۔ سو وہ وقت آ گیا جو تیری مدد کی جائے اور تجھے لوگوں میں معروف و مشہور کیا جائے  
۹ اور اللہ تعالیٰ تجھے اپنے پاس سے سکھائے گا۔ ۱۰ تو شریعت کو قائم کرے گا اور دین کو زندہ کرے گا۔ ۱۱ ہم نے  
تجھے مسیح بن مریم بنایا ہے ۱۲ اور اللہ تعالیٰ تیری حفاظت کرے گا اگرچہ لوگ تیری حفاظت نہ کریں ۱۳ اور اللہ تعالیٰ  
تیری مدد کرے گا، اگرچہ لوگ تیری مدد نہ کریں۔ ۱۴ یہ بات تیرے رب کی طرف سے سچ ہے۔ پس تُو شک کرنے والوں  
میں سے مت ہو۔ ۱۵ اے میرے احمد! تُو میری مراد ہے اور میرے ساتھ ہے۔ ۱۶ تُو میری درگاہ میں وجیہ ہے۔

حَضَرْتِي. ۱۷ اخْتَرْتُكَ لِنَفْسِي. ۱۸ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحِبُّكُمْ اللّٰهُ  
وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَيَرْحَمْ عَلَيْكُمْ وَهُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ.

(آئینہ کمالات اسلام - روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۵۵۰، ۵۵۱)

۱۸۹۳ء ”تَضَرَّعْتُ فِي حَضْرَةِ اللّٰهِ تَعَالَى وَظَرَحْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ مُتَمَنِّيًا لِكَشْفِ سِرِّ النُّزُولِ  
وَ كَشْفِ حَقِيْقَةِ الدَّجَالِ لِاعْلَمَهُ عِلْمَ الْيَقِيْنِ. وَارَاهُ عَيْنَ الْيَقِيْنِ. فَتَوَجَّهْتُ عَنَّا يَتَهُ  
لِتَعْلِيْمِي وَتَفْهِيْمِي. وَالْهَيْبَةُ وَعَلِيْمَةُ مِنْ لَدُنْهُ اَنَّ النُّزُولَ فِيْ اَصْلِ مَفْهُومِهِ حَقٌّ وَّلٰكِنْ  
مَّا فَهَمَ الْمُسْلِمُوْنَ حَقِيْقَتَهُ..... فَاخْبَرْتِي رَبِّيْ اَنَّ النُّزُولَ رُوْحَانِيٌّ لِاجْسَانِي..... اَمَّا  
الدَّجَالُ فَاسْمَعُوْا اُبَيِّنْ لَكُمْ حَقِيْقَتَهُ مِنْ صَفَاءِ الْهَامِي وَ زُلَايِي..... اَيُّهَا الْاَعْرَظَةُ  
قَدْ كُشِفَ عَلَيَّ اَنَّ وَحْدَةَ الدَّجَالِ لَيْسَتْ وَحْدَةً شَخْصِيَّةً بَلْ وَحْدَةً نُّوعِيَّةً بِمَعْنَى اِتِّحَادِ  
الْاَرَاءِ فِي نَوْعِ الدَّجَالِيَّةِ كَمَا يَدُلُّ عَلَيْهِ لَفْظُ الدَّجَالِ وَ اِنَّ فِيْ هَذَا الْاِسْمِ اَيَاتٍ  
لِّلْمُتَفَكِّرِيْنَ. فَالْمُرَادُ مِنْ لَفْظِ الدَّجَالِ سِلْسِلَةٌ مُلْتَمِئَةٌ مِنْ هِمَمِ دَجَالِيَّةٍ بَعْضُهَا ظَاهِرٌ  
لِّلْبَعْضِ كَمَا كَانَتْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوعٌ مِنْ لَبِنٍ مُّتَّحِدَةٍ الْقَالِبِ كُلِّ لَبِنَةٍ تُشَارِكُ مَا يَلِيْهَا فِي  
لَوْنِهَا وَ قِيَامِهَا وَ مَقْدَارِهَا وَ اسْتِحْكَامِهَا وَ اُدْخِلْتَ بَعْضُهَا فِي بَعْضٍ وَ اُشْبِدْتَ مِنْ

بقیہ ترجمہ۔ ۱۷ میں نے تجھے اپنے لئے اختیار کیا۔ ۱۸ کہہ اگر تم خدا سے محبت رکھتے ہو تو اؤ میری پیروی کرو تا خدا بھی تم  
سے محبت رکھے اور تمہارے گناہ بخش دے اور تم پر رحم کرے اور وہی سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔

۱۹ (ترجمہ از مرتب) میں نے اللہ تعالیٰ کے حضور زاری کی اور اس کے سامنے اپنے آپ کو یہ تمنا کرتے ہوئے ڈال  
دیا کہ مجھ پر نزول کا راز کھلے اور دجال کی حقیقت کا انکشاف ہو تا کہ علم الیقین کی رو سے جانوں اور عین الیقین کی آنکھ سے  
دیکھوں۔ تب اس کی عنایت میری تعلیم و تفہیم کی خاطر متوجہ ہوئی اور مجھے الہاماً بتلایا گیا کہ اصل مفہوم کے لحاظ سے تو  
نزول حق ہے مگر مسلمان اس کی حقیقت کو نہیں سمجھے..... پس میرے رب نے مجھے بتلایا کہ نزول روحانی ہے جسمانی  
نہیں..... اب دجال کے متعلق سُنو جس کی حقیقت میں تمہیں صاف اور خالص الہام سے بتاتا ہوں..... اے عزیزو!  
مجھے بتایا گیا ہے کہ دجال کو بصبغہ واحد ذکر کرنے سے مقصود اس کی وحدتِ شخصی کا اظہار نہیں بلکہ وحدتِ نوعی مراد ہے  
کہ اس کے تمام افراد دجالی خیالات میں ہم رنگ ہوں گے جیسا کہ اس لفظ دجال سے بھی ظاہر ہوتا ہے اور سوچنے  
سے یہ نام کئی رنگ میں اس حقیقت کا پتہ دیتا ہے۔ پس لفظ دجال سے مراد دجالی خیالات کی ایک زنجیر ہے جس کی  
کڑیاں ایک دوسری سے ایسی ملی ہوئی ہیں جیسے ایک قالب کی اینٹوں کی پختہ عمارت ہو جس کی اینٹیں رنگ، توام،

خَارِجَهَا بِالطَّيِّبِينَ۔“ (آئینہ کمالاتِ اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۵۵۲ تا ۵۵۳)

۱۸۹۳ء ”رَأَيْتُ فِيهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا رَأَيْتُهُ فِي مُسْتَظَرِّفِ الْأَيْكَامِ فَجَعَلَنِي كَالْعِرْدَادِ وَأَعَدَّنِي لِلْإِصْلَاحِ لِأُحَارِبِ الْفِرَاعِنَةَ وَالظَّالِمِينَ۔“<sup>۱</sup>

(آئینہ کمالاتِ اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۵۶۱)

۱۸۹۳ء ”وَهَاتَانِي رَبِّي وَقَالَ۔

إِنَّا مُهْلِكُوا بَعْلَهَا كَمَا أَهَلَكْنَا آبَاهَا وَرَأَوْهَا إِلَيْكَ۔ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُنْتَرِينَ۔ وَمَا نُؤَخِّرُهُ إِلَّا لِأَجَلٍ مُّعَدُّودٍ۔ قُلْ تَرَبَّصُوا الْآجَلَ وَإِنِّي مَعَكُمْ مِنَ الْمُنْتَرِ بَصِيرِينَ۔ وَإِذَا جَاءَ وَعْدُ الْحَقِّ أَهَذَا الَّذِي كَذَّبْتُمْ بِهِ أَمْ كُنْتُمْ عَمِينَ۔“<sup>۲</sup>

(آئینہ کمالاتِ اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۵۷۶)

۱۸۹۳ء (الف) ”وَ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنِّي أَسْرَجْتُ جَوَادِي لِيُعْضَ مُرَادِي وَمَا أَدْرِي أَيْنَ تَأْهُبِي وَ أَيْ أَمْرٍ مَطْلَبِي۔ وَ كُنْتُ أَحْسُ فِي قَلْبِي أَنِّي لَأَمْرٍ مِنَ الْمَشْغُوفِينَ۔

بقیہ ترجمہ۔ مقدور اور مضبوطی میں ایک جیسی ہوں اور ان کو باہم ملا کر اور باہر سے لپ کر ایک کر دیا گیا ہو۔

۱۔ (ترجمہ از مرتب) انہی ایام میں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور اس سے پہلے بھی قریب عرصہ میں مجھے آپ کی زیارت ہو چکی تھی۔ آپ نے مجھے اپنا چاک بنایا اور مجھے مقابلہ کے لئے تیار کیا تاکہ میں فرعونی سیرت لوگوں اور ظالموں سے جنگ کروں۔

۲۔ (ترجمہ از مرتب) اور میرے رب نے مجھے مبارکباد دی اور فرمایا۔ ہم اس کے خاندان کو (بھی) ہلاک کریں گے جیسا کہ ہم نے اس کے باپ کو ہلاک کیا اور اس (لڑکی) کو تیری طرف لوٹائیں گے۔ تیرے رب کی طرف سے (یہ) سچ ہے۔ پس تو شک کرنے والوں میں سے نہ ہو۔ اور ہم اسے صرف گنتی کی مدت کے لئے تاخیر کریں گے۔ کہہ اس عرصہ کی انتظار کرو اور میں (بھی) تمہارے ساتھ انتظار کرنے والوں میں سے ہوں۔ اور جب خدا کا وعدہ آئے گا (تب کہا جائے گا) کیا یہ وہی ہے جس کو تم نے جھٹلایا تھا یا تم اندھے تھے۔

۳۔ (ترجمہ از مرتب) اور (ایک مرتبہ) میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا میں نے کسی مقصد کے لئے جانے کی غرض سے اپنے گھوڑے پر زین ڈالی ہے اور یہ بات میں نہیں جانتا تھا کہ کدھر اور کس مقصد کے لئے جانے کی تیاری کر رہا ہوں۔ ہاں میں اپنے دل میں یہ محسوس کر رہا تھا کہ میں کسی خاص بات کے شغف اور اشتیاق کی وجہ سے یہ تیاری کر رہا ہوں اور میں نے

فَامْتَطَيْتُ أَجْرِدِي بِاسْتِصْحَابِ بَعْضِ السِّلَاحِ مَتَوَكِّلاً عَلَى اللَّهِ كَسَنَّةِ أَهْلِ الصَّلَاحِ.  
وَلَمْ أَكُنْ كَالْمَتَبَاطِينِ. ثُمَّ وَجَدْتُ نِي كَائِي عَثَرْتُ عَلَى حَيْلٍ قَصْدُوا مَتَسَلِّحِينَ دَارِي  
لِإِهْلَاكِي وَتَبَارِي وَكَانَهُمْ يَجِيئُونَ لِاضْرَارِي مُنْخَرِطِينَ وَكُنْتُ وَحِيدًا وَمَعَ ذَلِكَ  
رَأَيْتَنِي أَيْ لَا أَلْبَسُ مِنْ خُوذٍ غَيْرِ عُدِدٍ وَجَدْتُهَا مِنَ اللَّهِ كَعُوذٍ. وَقَدْ أَنْفَتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ  
الْقَاعِدِينَ وَ الْمَتَخَلِّفِينَ الْخَائِفِينَ فَأَنْطَلَقْتُ مُجِدًّا إِلَى جِهَةٍ مِنَ الْجِهَاتِ. مُسْتَفْرِيًا إِرْبِي  
الَّذِي كُنْتُ أَحْسِبُهُ مِنْ أَكْبَرِ الْمَهَبَاتِ وَأَعْظَمِ الْمَعْرُوبَاتِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. إِذْ رَأَيْتُ  
أُلُوفًا مِنَ النَّاسِ فَارِسِينَ عَلَى الْأَفْرَاسِ. يَأْتُونَ إِلَيَّ مُتَسَارِعِينَ. فَفَرَحْتُ بِرُؤْيَيْهِمْ  
كَالْحَبَّاسِ وَ وَجَدْتُ فِي قَلْبِي حَوْلًا لِلْجَحَاسِ. وَ كُنْتُ أَتْلُوهُمْ كِتَابَ الصَّبَاحِ وَاللَّيْلِ. ثُمَّ  
أَطَلَقْتُ الْفَرَسَ عَلَى أَثَارِهِمْ لِأَدْرِكَ مِنْ فَصِّ أَخْبَارِهِمْ. وَ كُنْتُ أَتَبَيَّنُ أَنَّ لِي مِنَ  
الْمُطَفَّرِينَ. فَدَنَوْتُ مِنْهُمْ فَأَذَاهُمْ قَوْمٌ دُرُوسٌ الْبَرَّةَ كَرِيهَةَ الْهَيْئَةِ مَيْسَبُهُمْ كَيْسَبِ  
الْمُشْرِكِينَ. وَلِبَاسُهُمْ لِبَاسُ الْفَاسِقِينَ وَرَأَيْتُهُمْ مُطَلِقِينَ أَفْرَاسَهُمْ كَالْمَغِيرِينَ.

بقیہ ترجمہ۔ کچھ ہتھیار لگانے اور صالحین کے طریق کے مطابق اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کر کے چستی کے ساتھ گھوڑے پر  
سوار ہو گیا۔ اس کے بعد میں نے ایسا محسوس کیا کہ گویا مجھے کچھ سواروں کا پتہ لگا ہے جو مسلح ہیں اور مجھے ہلاک کرنے کی  
غرض سے میرے مکان پر چڑھائی کر کے آئے ہیں اور میں تنہا ہوں اور ان ہتھیاروں کے سوا جو اللہ تعالیٰ کی طرف  
سے مجھے پناہ کے طور پر دیئے گئے تھے کوئی خود وغیرہ بچاؤ کا سامان میرے پاس نہیں تھا اور میدانِ مقابلہ سے پیچھے ہٹ  
رہنا اور ڈر کر اندر بیٹھے رہنا بھی گوارا نہ ہوا اس لئے میں اپنے اس اہم مقصد کے لئے جو میرے پیش نظر تھا اور دین و دنیا  
کے حق میں بہترین نتائج پیدا کرنے والا تھا۔ اپنی پوری طاقت اور کوشش کے ساتھ تیزی سے ایک طرف چل پڑا۔ اسی  
اثناء میں اچانک مجھے ہزار ہا شاہ سوار نظر آئے جو گھوڑوں پر سوار تھے اور نہایت تیزی کے ساتھ میری طرف آرہے  
تھے۔ میں انہیں دیکھ کر ایسا خوش ہوا کہ گویا مجھے غنیمت ملی ہے اور مجھے اپنے اندر دشمن کے مقابلہ کی طاقت محسوس ہونے  
لگی اور میں اس طرح پران کا پیچھا کرنے لگا جیسے شکاری لوگ شکار کا پیچھا کرتے ہیں۔ پھر میں نے اس کی حقیقتِ حال  
دریافت کرنے کے لئے اپنا گھوڑا ان کے پیچھے دوڑایا اور مجھے یقین تھا کہ میں کامیاب ہوں گا۔ پھر میں ان کے قریب  
ہوا تو دیکھتا کیا ہوں کہ ان لوگوں کے کپڑے بوسیدہ اور دریدہ ہیں۔ ان کی شکلیں مکروہ ہیں اور ان کی ہیئت مشرکوں کی سی  
اور لباس بدکردار لوگوں کا سا ہے اور میں نے دیکھا کہ وہ غارت ڈالنے کی غرض سے اپنے گھوڑے دوڑا رہے ہیں

وَكُنْتُ أَقِيدُ لَحْظِي بِأَسْبَابِهِمْ كَالرَّائِيْنَ وَكُنْتُ أُسَارِعُ إِلَيْهِمْ كَالْكَلِمَةِ. وَكَانَ فَرَسِي كَأَنَّهُ يُرْجِيهِ قَائِدُ الْعَيْبِ كِازَجَاءِ الْحُمُولَاتِ بِالْحَدَادَةِ. وَكُنْتُ عَلَى طَلَاوَةِ أَقْدَامِهِ كَالْمُسْتَظَرِّ فَيَنْ. فَمَا لَبِثُوا أَنْ رَجَعُوا مُتَدَهِّدًا إِلَى خِمِيلَتِي لِيُزَاجِمُوا حَوْلِي وَحِيلَتِي وَيَلْتَفِلُوا شِمَارِي وَيُرْجِعُوا أَشْجَارِي. وَلَيْشُنُوا عَلَيْهَا الْعَارَاتِ كَالْمُفْسِدِينَ فَأَوْحَشَنِي دُخُولُهُمْ فِي بُسْتَانِي وَأُدْهَشْتُ بِأَعْرَاقِهِمْ وَوُلُوجِهِمْ فِيهَا فَصَجِرْتُ صَجْرًا شَدِيدًا وَقَلِقَ جَنَانِي وَشَهِدْتُ تَوَسُّمِي أَنَّهُمْ يُرِيدُونَ إِبَادَةَ أَثْمَارِي وَكَثَرَ أَعْصَانِي فَبَادَرْتُ إِلَيْهِمْ وَظَنَنْتُ أَنَّ الْوَقْتَ مِنْ مَخَاشِي اللَّأْوَاءِ. وَصَارَتْ أَرْضِي مَوْطِنَ الْأَعْدَاءِ. وَأَوْجَسْتُ فِي نَفْسِي خَيْفَةً كَالضَّعِيفِينَ الْمَرْؤِدِينَ فَقَصَدْتُ الْحَدِيثَةَ لِأَفْتِشَ الْحَقِيقَةَ. فَلَمَّا دَخَلْتُ حَدِيثَتِي. وَاسْتَشْرَفْتُ بِتَحْدِيقِي حَدَقَتِي وَاسْتَظْلَعْتُ طَلَعَ مَقَامِهِمْ رَأَيْتُهُمْ مِنْ مَّكَانٍ بَعِيدٍ فِي بُحْبُوحَةِ بُسْتَانِي سَاقِطِينَ مَصْرُوعِينَ كَالْمَيْتِينَ. فَأَفْرَحَ كَرْبِي وَآمَنَ سِرْبِي وَبَادَرْتُ إِلَيْهِمْ جَدًّا وَبِأَقْدَامِ الْفَرِحِينَ فَلَمَّا دَنَوْتُ مِنْهُمْ وَجَدْتُهُمْ أَصْبَحُوا فَرَسِي

بقیہ ترجمہ۔ اور میں پورے غور اور توجہ سے ان کی شکلوں کو دیکھ رہا ہوں اور میں پہلوانوں اور بہادروں کی طرح تیزی سے ان کی طرف جا رہا ہوں اور میرا گھوڑا ایسا تیزی سے جاتا تھا کہ کوئی غیب سے اسی طرح پر چلا رہا ہے جیسا کہ حدی خوان لوگ اونٹوں کو تیز چلاتے ہیں۔ میں اس کے قدموں کی خوبصورتی اور دلکشی کی وجہ سے بھی خوشی محسوس کرتا تھا۔ اس پر انہوں نے میری طاقت اور میری تدبیر میں مزاحم ہونے۔ میرے باغ کے پھلوں کو تلف کرنے اور درختوں کی بیج کئی کرنے اور ان کو تباہ و برباد کرنے کے لئے ان پر غارت ڈالنے کی غرض سے فوراً لوٹ کر میرے باغ کی طرف رُخ کیا۔ ان کے میرے باغ میں داخل ہونے اور گھس جانے کی وجہ سے میں گھبرایا اور مجھے سخت تشویش اور بے چینی پیدا ہوئی اور میری فراست نے بتایا کہ وہ لوگ میرے باغ کے پھلوں کو تباہ کرنا اور شاخوں کو توڑ دینا چاہتے ہیں اس لئے میں دوڑ کر ان کی طرف بڑھا اور میں نے سمجھا کہ یہ وقت سخت خطرناک ہے اور میری زمین کو دشمنوں نے اپنا وطن بنا لیا ہے اور میں کمزور اور خوفزدہ لوگوں کی طرح اپنے دل میں خوف محسوس کرنے لگا۔ سو اس بنا پر میں حقیقت حال معلوم کرنے کی غرض سے اپنے باغ کی طرف چل پڑا اور جب میں اپنے باغ میں داخل ہوا اور غور سے اُس میں نگاہ ڈالی اور اس میں ان کے مقام کی جگہ دریافت کرنے لگا تو میں نے دُور ہی سے دیکھا کہ وہ میرے باغ کے درمیانی صحن میں گرے پڑے اور مردوں کی طرح پکچھڑے پڑے ہیں۔ اس پر میری گھبراہٹ جاتی رہی اور مجھے اطمینان خاطر حاصل ہو گیا اور میں نہایت خوشی کے ساتھ



كَمَوْتِ نَفْسٍ وَاحِدٍ مِّبْتَلَيْنِ ذَلِيلَيْنِ مَفْهُورَيْنِ سُلِخَتْ جُلُودُهُمْ وَشَجَّتْ رُءُوسُهُمْ  
 وَدُعِطَتْ حُلُوفُهُمْ وَقُطِعَتْ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلُهُمْ وَصَرِعُوا كَالْمَمْرُوقِينَ. وَاعْتَبِلُوا كَالَّذِينَ  
 سَقَطَ عَلَيْهِمْ صَاعِقَةٌ فَكَانُوا مِنَ الْمُحْرَقِينَ. فَقُمْتُ عَلَى مَصَارِعِهِمْ عِنْدَ الثَّلَاقِ  
 وَعَبَّرَاتِي يَتَحَدَّرْنَ مِنْ مَاقِيٍّ وَقُلْتُ يَا رَبِّ رُوْحِي فِدَاءُ سَبِيلِكَ لَقَدْ تَبَّتْ عَلَيَّ. وَنَصَرْتُ  
 عَبْدَكَ بِنُصْرَةٍ لَا يُوجَدُ مِثْلُهُ فِي الْعَالَمِينَ. رَبِّ قَتَلْتَهُمْ بِأَيْدِيكَ قَبْلَ أَنْ قَاتَلَ  
 صِرْعَانَ. وَحَارَبَ حِثَّانَ. وَبَارَزَ قِتْلَانَ. تَفَعَّلَ مَا تَشَاءُ وَلَيْسَ مِثْلَكَ فِي النَّاصِرِينَ.  
 أَنْتَ أَنْقَذْتَنِي وَنَجَّيْتَنِي وَمَا كُنْتُ أَنْ أُنْجِيَ مِنْ هَذِهِ الْبَلَايَا لَوْ لَا رَحْمَتُكَ يَا أَرْحَمَ  
 الرَّاحِمِينَ. ثُمَّ اسْتَبَقِظْتُ وَكُنْتُ مِنَ الشَّاكِرِينَ الْمُنِيبِينَ. فَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.  
 وَأَوْلْتُ هَذِهِ الرُّوْيَا إِلَى نُصْرَةِ اللَّهِ وَظَفَرِهِ بِغَيْرِ تَوْسِطِ الْإَيْدِيِّ وَالْأَسْبَابِ.  
 لِيُتِمَّ عَلَيَّ نِعْمَاءَهُ وَيَجْعَلَنِي مِنَ الْمُتَعَبِّينَ. وَالْآنَ أَبِينْ لَكُمْ تَأْوِيلَ الرُّوْيَا

بقیہ ترجمہ۔ تیزی سے ان کی طرف بڑھا اور جب میں ان کے قریب پہنچا تو دیکھا کہ وہ سب کے سب یکدم ذلت کی حالت میں اور مور و غضب الہی بن کر اس طرح پر مر گئے جیسے ایک شخص کا مرنا واقع ہوتا ہے اور ان کے چمڑے اتارے گئے اور ان کے سروں کو کچل دیا گیا اور ان کے گلوں کو کاٹ دیا گیا اور ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیئے گئے اور پارہ پارہ کر کے پھینک دیئے گئے اور یکدم ان پر ایسی تباہی آئی جیسے کسی قوم پر بجلی گر کر ایک ہی دم میں اُسے نابود کر دیتی ہے اور وہ بھسم ہو گئے۔ اس کے بعد میں ان کی ہلاکت کی جگہ پر جہاں وہ مقابلہ کے لئے اکٹھے ہوئے تھے کھڑا ہوا اور میری آنکھوں سے آنسو کثرت سے بہ رہے تھے اور میں نے (بارگاہ الہی میں) عرض کیا کہ اے میرے رب میری جان تیری راہ پر فدا ہوتی ہے مجھ ناچیز پر خاص کرم فرمایا ہے اور اپنے بندہ درگاہ کی وہ نصرت فرمائی ہے جس کی نظیر اقوام میں نہیں مل سکتی۔ اے میرے رب تُو نے پیشتر اس کے کہ دو فریق باہم جنگ کرتے اور دُوحریف کارزار کو عمل میں لاتے اور دو مرد میدان کارزار میں کارفرما ہوتے، اپنے ہاتھوں سے ان کو قتل کر دیا۔ تُو جو چاہتا ہے کرتا ہے اور تیرے جیسا کوئی مدد دینے والا نہیں ہے۔ تُو نے ہی مجھے بچایا اور مجھے نجات بخشی۔ اے ارحم الراحمین اگر تو رحم نہ کرتا تو ممکن نہ تھا کہ میں ان بلاؤں اور آفات سے نجات پاتا۔ پھر میں بیدار ہو گیا اور میں اس وقت اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کر رہا تھا اور اس کی طرف میری رُوح جھکی ہوئی تھی۔ پس اللہ تعالیٰ کے لئے تعریف ہے جو تمام مخلوق کا رب ہے۔

اور میں نے اس رُویا کی یہ تعبیر کی کہ اس میں ظاہری اسباب اور انسانی کوششوں کے دخل کے بغیر اللہ تعالیٰ کی طرف سے نصرت اور کامیابی کی بشارت ہے اور یہ کہ وہ مجھ پر اپنے انعام کو کامل کرنا اور مجھے اپنے فضلوں میں داخل کرنا چاہتا ہے۔ اب میں

لِتَكُونُوا مِنَ الْمُبْتَلِينَ. فَأَمَّا شَجُّ الرُّءُوسِ وَ دَعَطُ الْحُلُوقِ فَتَأْوِيلُهُ كَسْرُ كَبْرِ  
الْأَعْدَاءِ. وَقَصْمُ إِزْدِهَائِهِمْ وَجَعْلُهُمْ كَالْمُنْكَسِرِينَ. وَأَمَّا تَقْطِيعُ الْأَيْدِي فَتَأْوِيلُهُ  
إِزَالَةُ قُوَّةِ الْمُبَارَاتِ وَالْمُبَارَاتِ وَاعْجَازُهُمْ وَصَدُّهُمْ عَنِ الْبَطْشِ وَحِيلِ الْمُقَاوَمَاتِ  
وَأَنْتِزَاعِ أَسْلِحَةِ الْهَيْجَاءِ مِنْهُمْ وَجَعْلُهُمْ مَخْذُولِينَ مَصْدُودِينَ وَأَمَّا تَقْطِيعُ الْأَرْجُلِ  
فَتَأْوِيلُهُ إِثْمَامُ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ وَسَدُّ طَرِيقِ الْمَنَاصِ وَتَغْلِيقُ أَبْوَابِ الْفِرَارِ وَتَشْدِيدُ  
الْإِزَامِ عَلَيْهِمْ وَجَعْلُهُمْ كَالْمَسْجُونِينَ وَهَذَا فِعْلُ اللَّهِ الَّذِي قَادِرٌ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ. يُعَذِّبُ  
مَنْ يَشَاءُ. وَيَرْحَمُ مَنْ يَشَاءُ. وَيَهْزِمُ مَنْ يَشَاءُ. وَيَفْتَحُ لِمَنْ يَشَاءُ وَمَا كَانَ لَهُ أَحَدٌ  
مِّنَ الْمُعْجِزِينَ.“

(آئینہ کلمات اسلام - روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۵۷۸-۵۸۱)

(ب) ”مدت کی بات ہے، میں نے ایک خواب دیکھا تھا کہ میں ایک گھوڑے پر سوار ہوں اور باغ کی  
طرف جاتا ہوں اور میں اکیلا ہوں۔ سامنے سے ایک لشکر نکلا جس کا یہ ارادہ ہے کہ ہمارے باغ کو کاٹ دیں۔  
مجھ پر اُن کا کوئی خوف طاری نہیں ہوا اور میرے دل میں یہ یقین ہے کہ میں اکیلا ان سب کے واسطے کافی ہوں۔  
وہ لوگ اندر باغ میں چلے گئے اور ان کے پیچھے میں بھی چلا گیا۔ جب میں اندر گیا تو میں کیا دیکھتا ہوں کہ وہ سب  
کے سب مرے پڑے ہیں اور اُن کے سر اور ہاتھ اور پاؤں کاٹے ہوئے ہیں اور اُن کی کھالیں اُترتی ہوئی ہیں  
تب خدا تعالیٰ کی قدرتوں کا نظارہ دیکھ کر مجھ پر رقت طاری ہوئی اور میں روپڑا کہ کس کا مقدور ہے کہ ایسا کر سکے۔  
فرمایا۔ اس لشکر سے ایسے ہی آدمی مراد ہیں جو جماعت کو مُرتد کرنا چاہتے ہیں اور اُن کے عقیدوں کو بگاڑنا  
چاہتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ ہماری جماعت کے باغ کے درختوں کو کاٹ ڈالیں۔ خدا تعالیٰ اپنی قدرت نمائی

بقیہ ترجمہ۔ تمہاری بصیرت افزائی کے لئے اس روایا کی تعبیر کھول کر بتاتا ہوں۔ اس میں سر کو کچلنے اور گلا کاٹنے سے مراد  
دشمن کے تکلیف کو اور اُن کے فخر و غرور کو توڑنا اور اُن میں انکسار پیدا کرنا ہے اور اُن کے ہاتھوں کو کاٹنے سے مراد اُن کی مقابلہ  
کی قوت کو مٹانا، انہیں عاجز کر دینا اور چیرہ دستی سے اور مقابلہ کرنے سے روکنا اور ان سے لڑائی کے ہتھیار چھین لینا اور  
انہیں بستی اور بے چارگی کی حالت میں کر دینا ہے۔ اور پاؤں کاٹنے کے معنی اُن پر اتمام حجت کرنا اور بھاگ سکنے کی تمام  
راہیں اور فرار کے تمام دروازے بند کرنا اور انہیں پورے طور پر ملزم کرنا اور قیدیوں کی طرح کر دینا ہے۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کا  
فضل ہے جو ہر ایک بات پر کامل قدرت رکھتا ہے جسے چاہتا ہے عذاب دیتا ہے اور جس پر چاہتا ہے رحم کرتا ہے اور جسے  
چاہتا ہے شکست دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے فتح دیتا ہے اور اسے کوئی روک نہیں سکتا۔

کے ساتھ اُن کو ناکام کرے گا اور اُن کی تمام کوششوں کو نیست و نابود کر دے گا۔

فرمایا۔ یہ جو دیکھا گیا ہے کہ اُن کا سر کٹا ہوا ہے اس سے یہ مراد ہے کہ اُن کا تمام گھمنڈ ٹوٹ جائے گا اور اُن کے تکبر اور نخوت کو پامال کیا جائے گا اور ہاتھ ایک ہتھیار ہوتا ہے جس کے ذریعہ سے انسان دشمن کا مقابلہ کرتا ہے۔ ہاتھ کے کاٹے جانے سے مراد یہ ہے کہ اُن کے پاس مقابلہ کا کوئی ذریعہ نہیں رہے گا اور پاؤں سے انسان شکست پانے کے وقت بھاگنے کا کام لے سکتا ہے لیکن اُن کے پاؤں بھی کٹے ہوئے ہیں جس سے یہ مراد ہے کہ اُن کے واسطے کوئی جگہ فرار کی نہ ہوگی اور یہ جو دیکھا گیا ہے کہ ان کی کھال بھی اُتری ہوئی ہے اس سے یہ مراد ہے کہ اُن کے تمام پردے فاش ہو جائیں گے اور اُن کے عیوب ظاہر ہو جائیں گے۔“

(بدر جلد ۲ نمبر ۲۳ مورخہ ۷ جون ۱۹۰۶ء صفحہ ۳)

۱۸۹۳ء ”الایۃ دشمن نادان و بے راہ بترس از تیغ برانِ م حمد“ لے

(اشتہار مورخہ ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء مشمولہ آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۶۴۹)

۱۔ (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؒ) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سب سے اوّل اجمالی طور پر ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار (مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ ۱۲۲، ۱۲۳۔ مطبوعہ ۲۰۱۸ء) میں اس پیشگوئی کا ذکر فرمایا۔ پھر برکات الدعا (روحانی خزائن جلد ۶ صفحہ ۴۲۲) کرامات الصادقین ٹائٹل پیج آخری صفحہ (روحانی خزائن جلد ۷ صفحہ ۱۶۰ تا ۱۶۳) اور آئینہ کمالات اسلام (روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۶۴۹) میں مفصل طور پر اس کے متعلق الہامات الہی بیان فرمائے جن میں صاف طور پر لکھ دیا گیا کہ لیکھر ام اپنی شوخی شرارت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دینے کی سزا میں چھ سال کے اندر عید کے قریب بذریعہ قتل اس دنیا سے کوچ کر جائے گا۔

اس کے مقابل پر اُس نے بھی اپنی کتاب میں حضرت اقدس کی نسبت لکھا کہ میرے پریشین نے مجھے یہ الہام کیا ہے کہ یہ شخص (یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ مرتب) تین سال کے اندر ہیضہ سے مر جائے گا۔

لیکن نتیجہ یہ ہوا کہ جس طرح حضرت اقدس نے اس کی نسبت پیشگوئی فرمائی تھی کہ بترس از تیغ برانِ محمد الخ اسی کے مطابق یہ شخص چھ برس کے عرصہ کے اندر بذریعہ قتل پنجہ اجل میں گرفتار ہو گیا اور جس طرح فرمایا گیا تھا کہ گوسالہ سامری کی طرح ٹکڑے ٹکڑے کیا جائے گا بالکل اسی طرح یہ گوسالہ سامری بھی شنبہ کے دن ٹکڑے ٹکڑے کر کے لٹا دیا گیا اور جس طرح وہ جلایا گیا اور اس کی ہڈیاں دریا میں پھینکی گئیں۔ اسی طرح یہ بھی جلایا گیا اور اس کی ہڈیاں بھی دریا ہی میں ڈالی گئیں۔ تفصیل کے لئے دیکھیے استفتاء اردو۔ روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحہ ۱۲۵۔ سراج منیر، روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحہ ۱۱۰، ۱۱۱۔ تریاق القلوب۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۱۷۲ تا ۱۹۱۔ نزول المسیح، روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۲۲ تا ۵۲۳۔ حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۹۴ تا ۳۰۶۔ چشمہ معرفت روحانی خزائن جلد ۲۳ صفحہ ۱۳۳ وغیرہ۔

”یعنی اے لیکھرام تو کیوں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیتا ہے۔ تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اس تلوار سے جو تجھے ٹکڑے ٹکڑے کر دے گی کیوں نہیں ڈرتا۔“ (حقیقۃ الوحی - روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۳۰۱)

**۱۸۹۳ء (الف)** ”اس عاجز نے اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں..... لیکھرام پشاوری کو اس بات کی دعوت کی تھی کہ اگر وہ خواہشمند ہوں تو اُن کی قضا و قدر کی نسبت بعض پیشگوئیاں شائع کی جائیں۔ سو اس اشتہار کے بعد..... لیکھرام نے بڑی دلیری سے ایک کارڈ اس عاجز کی طرف روانہ کیا کہ میری نسبت جو پیشگوئی چاہو شائع کر دو۔ میری طرف سے اجازت ہے سو اُس کی نسبت جب توجہ کی گئی تو اللہ جل شانہ کی طرف سے یہ الہام ہوا۔

عَجَلُ جَسَدُ لَهٗ خَوَارٌ - لَهٗ نَصَبٌ وَعَذَابٌ

یعنی یہ صرف ایک بے جان گوسالہ ہے جس کے اندر سے ایک مکروہ آواز نکل رہی ہے اور اُس کے لئے ان گستاخیوں اور بدزبانیوں کے عوض میں سزا اور رنج اور عذاب مقدر ہے جو ضرور اس کو مل رہے گا۔“

(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء مشمولہ آئینہ کمالات اسلام - روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۶۳۹، ۶۵۰)

(ب) ”یہ گوسالہ بے جان ہے جس میں روحانیت کی جان نہیں۔ صرف آواز ہی آواز ہے پس وہ سامری کے گوسالہ کی طرح ٹکڑے ٹکڑے کیا جائے گا۔ یاد رہے کہ عبارت لَهٗ نَصَبٌ وَعَذَابٌ کی تصریح موافق تفسیر الہی یہ ہے کہ لَهٗ کِبَلُّ لَهٗ نَصَبٌ وَعَذَابٌ۔“

(حقیقۃ الوحی - روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۳۰۰)

**۲۰ فروری ۱۸۹۳ء (الف)** ”آج جو ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء روزِ دو شنبہ ہے۔ اس عذاب کا وقت معلوم کرنے کے لئے توجہ کی گئی تو خداوند کریم نے مجھ پر ظاہر کیا کہ آج کی تاریخ سے جو بیس فروری ۱۸۹۳ء ہے چھ برس کے عرصہ تک یہ شخص اپنی بدزبانیوں کی سزا میں یعنی اُن بے ادبیوں کی سزا میں جو اس شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں کی ہیں عذاب شدید میں مبتلا ہو جائے گا۔“

(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء مشمولہ آئینہ کمالات اسلام - روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۶۵۰)

(ب) ”لیکھرام کے متعلق ایک یہ پیشگوئی تھی کہ

يُقْضَىٰ أَمْرٌ لِّفِي سِتِّ

یعنی چھ میں اس کا کام تمام کیا جائے گا..... اس پیشگوئی کا جیسا کہ مفہوم ہے ایسا ہی ظہور میں آیا۔ یعنی لیکھرام چھ مارچ کو زخمی ہوا اور دن کے چھٹے گھنٹے میں زخمی ہوا۔“

(استفتاء اُردو - روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحہ ۱۲۵ حاشیہ)

۱۸۹۳ء ”میرے خدا نے یہ ظاہر کیا کہ چھ برس تک لیکچر ام بذریعہ قتل نابود ہو جائے گا..... اور میرے پر ظاہر کیا گیا کہ اس کے مرنے کے تھوڑی مدت کے بعد پنجاب میں طاعون پھیل جائے گی۔“

(از مکتوب بنام لالہ بھیم سین صاحب۔ مکتوبات احمد جلد ۱ صفحہ ۹۱۔ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

۱۸۹۳ء ”اس کتاب<sup>۱</sup> کی تحریر کے وقت دو دفعہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت مجھ کو ہوئی اور آپ نے اس کتاب کی تالیف پر بہت مسرت ظاہر کی۔

اور ایک رات یہ بھی دیکھا کہ ایک فرشتہ بلند آواز سے لوگوں کے دلوں کو اس کتاب کی طرف بلاتا ہے اور کہتا ہے۔

هَذَا كِتَابٌ مُّبَارَكٌ فَقَوْمُوا لِلْإِلَّهِ جَلَالًا وَالْإِكْرَامِ

یعنی یہ کتاب مبارک ہے اس کی تعظیم کے لئے کھڑے ہو جاؤ۔“

(”اشتہار“ مندرجہ آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۶۵۲)

۲۵ فروری ۱۸۹۳ء ”آج رات میں نے جو ۲۵ فروری ۱۸۹۳ء کی رات تھی۔ شیخ صاحب کی

ان باتوں<sup>۲</sup> سے سخت درد مند ہو کر آسمانی فیصلہ کے لئے دُعا کی۔ خواب میں مجھ کو دکھلایا گیا کہ ایک دوکاندار کی طرف میں نے کسی قدر قیمت بھیجی تھی کہ وہ ایک عمدہ اور خوشبودار چیز بھیج دے۔ اُس نے قیمت رکھ کر ایک بدبودار چیز بھیج دی۔ وہ چیز دیکھ کر مجھے غصہ آیا اور میں نے کہا کہ جاؤ دوکاندار کو کہو کہ وہی چیز دے ورنہ میں اس دُعا کی اُس پر نالاش کروں گا اور پھر عدالت سے کم سے کم چھ ماہ کی اُس کو سزا ملے گی اور امید تو زیادہ کی ہے۔ تب دوکاندار نے شاید یہ کہلا بھیجا کہ یہ میرا کام نہیں یا میرا اختیار نہیں اور ساتھ ہی یہ کہلا بھیجا کہ ایک سودائی پھرتا ہے اُس کا اثر میرے دل پر پڑ گیا اور میں بھول گیا اور اب وہی چیز دینے کو تیار ہوں۔

۱۔ یعنی آئینہ کمالات اسلام (نہش) ۲۔ شیخ مہر علی صاحب رئیس ہوشیار پور (مرزا بشیر احمد)

۳۔ (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمد) شیخ مہر علی صاحب کی نسبت اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس کے قید ہونے سے چھ ماہ قبل بذریعہ ایک خواب اطلاع دی تھی کہ اس کی جائے نشست فرش کو آگ لگی ہوئی ہے اور حضرت نے اس پر پانی ڈال کر بجھایا ہے۔ اس ابتلا اور مصیبت سے حضرت اقدس نے اُسی وقت شیخ صاحب کو خبر دے دی اور توبہ اور استغفار کی طرف توجہ دلائی لیکن بعد ہائی شیخ صاحب نے حضرت کے اس خط سے انکار کر دیا بلکہ اُلٹا یہ مشہور کرنا شروع کیا کہ خط تو کوئی نہیں لکھا مگر اس مضمون کا جھوٹا بیان مجھ سے لکھوانا چاہتے تھے۔ اس جگہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے شیخ صاحب کے اسی دل آزار رویہ کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔

اس کی میں نے یہ تعبیر کی کہ شیخ صاحب پر یہ ندامت آنے والی ہے اور انجام کار وہ نادم ہوں گے اور ابھی کسی دوسرے آدمی کا اُن کے دل پر اثر ہے۔“

(اشتہار شیخ مہر علی صاحب رئیس ہوشیار پور صفحہ ۷، مندرجہ آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۶۵۵، ۶۵۶)

۱۸۹۳ء ”پھر میں نے توجہ کی تو مجھے یہ الہام ہوا۔

إِنَّا نَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ - نُقَلِّبُ فِي السَّمَاءِ مَا قَلَّبْتَ فِي الْأَرْضِ إِنَّا مَعَكَ  
نَرْفَعُكَ دَرَجَاتٍ -

یعنی ہم آسمان پر دیکھ رہے ہیں کہ تیرا دل مہر علی کی خیراندیشی سے بددعا کی طرف پھر گیا۔ سو ہم بات کو اسی طرح آسمان پر پھیر دیں گے جس طرح تو زمین پر پھیرے گا۔ ہم تیرے ساتھ ہیں تیرے درجات بڑھائیں گے۔“

(اشتہار شیخ مہر علی صاحب رئیس ہوشیار پور صفحہ ۸ مندرجہ آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۶۵۶)

۱۸۹۳ء ”خواب میں میں نے دیکھا کہ اس کے گھر میں آگ لگ گئی اور پھر میں نے اُس کو بجھایا.....

بعد میں شیخ مہر علی کی نسبت ایک اور پیشگوئی کی گئی تھی کہ وہ ایک اور سخت بلا میں مبتلا ہوگا چنانچہ بعد اس کے وہ مرض فالج میں مبتلا ہو گیا۔“

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۳۳)

۱۸ مارچ ۱۸۹۳ء (الف) ”آج جو ۲۹ شعبان ۱۳۱۰ھ ہے اس مضمون کے لکھنے کے وقت خدا تعالیٰ نے دعا کے لئے دل کھول دیا۔ سو میں نے اس وقت اسی طرح سے رقتِ دل سے اس مقابلہ میں فتح پانے کے لئے دعا کی اور میرا دل ٹھل گیا اور میں جانتا ہوں کہ قبول ہوگئی اور میں جانتا ہوں کہ وہ الہام جو مجھ کو میاں بٹالوی کی نسبت ہوا تھا کہ اِنِّي مُهَيِّئُ مَنَ آرَادَ اِهَاتَتَاكَ وَه اسی موقع کے لئے ہوا تھا۔ میں نے اس مقابلہ کے لئے چالیس دن کا عرصہ ٹھہرا کر دعا کی ہے اور وہی عرصہ میری زبان پر جاری ہوا۔“

(آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۶۰۴)

(ب) (خدا تعالیٰ نے) ”مجھ کو بشارت دی کہ اگر میاں بٹالوی یا کوئی دوسرا اُس کا ہم مشرب مقابلہ پر

آئے تو شکست فاش اٹھا کر سخت ذلیل ہوگا۔“

(کرامات الصادقین۔ روحانی خزائن جلد ۷ صفحہ ۴۶)

۱۔ یعنی شیخ مہر علی صاحب رئیس ہوشیار پور۔ (مرزا بشیر احمد) ۲، ۳۔ مقابلہ تفسیر نویسی۔ (شمس)

۱۹/مارچ ۱۸۹۳ء ”یکم رمضان المبارک۔ اِنِّیْ مَعَكُمْ اَسْمَعُ وَاَرَى ۲ اِذْ فَعَّ بِاَلَّتِیْ هِیْ اَحْسَنُ

۳ نَجَّیْنَاكَ مِنَ الْعَمِّ وَفَتْنَاكَ فَتُوْنَا ۴ رسید مرثدہ کہ ایام غم نخواہد ماند۔ ۵ یلہ الامر من قبل ومن بعد۔ ۶ اِنَّكَ مِیْتُتٌ وَاِنَّهُمْ مِیْتُتُونَ۔ ۷ لَنْبَدَّ لَنْكُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِكُمْ اَمْنًا۔ ۸ یَضْرِبُونَ وُجُوْهُمْ اَیْنَ الْمَغْرُ۔ ۹ یَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَیْرَ الْاَرْضِ۔ یعنی زمین کے باشندوں کے خیالات اور رائیں بدلانی جائیں گی۔ ۱۰ اِنَّمَا یُوَخَّضُهُمْ اِلَى اَجَلٍ مُّسَمًّی اَجَلٍ قَرِیْبٍ ۱۱ اِنَّا مُقْتَدِرُونَ وَاِنَّا قَادِرُونَ۔ ۱۲ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا اِنَّا كُنَّا خَاطِیْئِیْنَ“<sup>۱</sup> (رجسٹر متفرق یادداشتیں از حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۸۴)

۲۵/مارچ ۱۸۹۳ء ”اب تک آپ کے لئے جہاں تک انسانی کوشش سے ہو سکتا ہے توجہ کی گئی..... اور آخر جو بار بار کی توجہ کے بعد الہام ہوا۔ وہ یہ تھا۔

اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ قُلْ قَوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِیْنَ

یعنی اللہ جل شانہ ہر ایک چیز پر قادر ہے۔ کوئی بات اس کے آگے انہونی نہیں۔ انہیں کہہ دو.....<sup>۲</sup>  
جائیں۔ اور یہ الہام ابھی ہوا ہے۔ اس الہام میں جو میرے دل میں خدا تعالیٰ کی طرف سے فعلی طور پر کئے وہ یہی ہیں کہ ارادۃ الہی آپ کی خیر اور بہتری کے لئے مقدر ہے لیکن وہ اس بات سے وابستہ ہے کہ آپ اسلامی صلاحیت اور التزام صوم و صلوة و تقویٰ و طہارت میں ترقی کریں بلکہ ان شرائط سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ امر مخفی نہایت ہی بابرکت امر ہے جس کے لئے یہ شرائط رکھے گئے ہیں۔“

(از مکتوب بنام نواب محمد علی خان صاحب مکتوبات احمد جلد ۲ صفحہ ۱۹۹ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

۱ (ترجمہ از مرتب) ۱ میں تم دونوں کے ساتھ ہوں۔ میں سنتا ہوں اور دیکھتا ہوں۔ ۲ ایسے طریق سے مدافعت کر جو احسن ہو۔ ۳ ہم نے تجھے غم سے نجات دی اور تیری خوب آزمائش کی۔ ۴ خوشخبری پہنچی کہ غم کے دن نہیں رہیں گے۔ ۵ خدا ہی کے لئے معاملہ ہے اس کے پہلے اور اس کے بعد بھی۔ ۶ تو بھی مرے گا اور وہ بھی مرے گا۔ ۷ یقیناً ہم تمہارے خوف کی حالت کو اس کے بعد امن کی حالت میں بدل دیں گے۔ ۸ وہ اپنے منہ پٹیشیں گے کہ کہاں بھاگیں۔ ۹ اُس دن وہ زمین دوسری زمین میں تبدیل کر دی جائے گی۔ ۱۰ وہ ان کو مقررہ میعاد تک ڈھیل دے رہا ہے۔ وہ میعاد قریب ہے۔ ۱۱ ہم قادر و توانا ہیں۔ ۱۲ اے ہمارے رب ہم کو بخش دے ہم خطا کار تھے۔

۱ (اصحاب احمد جلد دوم صفحہ ۲۱۶ طبع اول) یہ جگہ اصل خط میں پھٹی ہوئی ہے۔

۲۱ اپریل ۱۸۹۳ء<sup>۱</sup> ”حضرت مولوی حکیم نور الدین صاحب..... نے بھیرہ میں ایک عظیم الشان مکان بنوایا تھا..... ابھی پورے طور پر وہ مکان طیار نہ ہوا تھا..... جاڑہ کا موسم تھا مولوی صاحب چلتی ہوئی ملاقات کو آئے تھے۔ رات کو حضرت امام کو وحی<sup>۲</sup> ہوئی کہ مولوی صاحب کو ہجرت کرنی چاہیے۔ چنانچہ صبح کو مولوی صاحب کو سنایا کہ ہجرت کرو اور وطن نہ جاؤ۔ یہ صدیق کا فرزند کوئی چگونی درمیان نہ لایا۔ مکان خراب ہوا۔ مگر یہ مرد خدا نہیں گیا۔“  
(خلاصہ خطبہ مولانا عبدالکریم صاحب<sup>۳</sup> الحکم جلد ۶ نمبر ۳۲ مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۱)

۲۱ اپریل ۱۸۹۳ء ”آج جو ۲۱ اپریل ۱۸۹۳ء مطابق ۱۴/ماہ رمضان ۱۳۱۰ھ ہے۔ صبح کے وقت تھوڑی سی غنودگی کی حالت میں میں نے دیکھا کہ میں ایک وسیع مکان میں بیٹھا ہوا ہوں اور چند دوست بھی میرے پاس موجود ہیں۔ اتنے میں ایک شخص قوی ہیکل مہیب شکل، گویا اُس کے چہرہ پر سے خون ٹپکتا ہے۔ میرے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا۔ میں نے نظر اٹھا کر دیکھا تو مجھے معلوم ہوا کہ وہ ایک نئی خلقت اور شامل کا شخص ہے گویا انسان نہیں ملائکہ شداد غلاظ میں سے ہے اور اُس کی ہیبت دلوں پر طاری تھی اور میں اُس کو دیکھتا ہی تھا کہ اُس نے مجھ سے پوچھا کہ لیکھرام کہاں ہے؟ اور ایک<sup>۴</sup> اور شخص کا نام لیا کہ وہ کہاں ہے۔ تب میں نے اُس وقت سمجھا کہ یہ شخص لیکھرام اور اُس دوسرے شخص کی سزا دہی کے لئے مامور کیا گیا ہے مگر مجھے معلوم نہیں رہا کہ وہ دوسرا<sup>۵</sup> (نوٹ از مولانا عبداللطیف بہاولپوری) یہ تاریخ حضرت خلیفہ اول<sup>۶</sup> کی جہی بیاض میں (جو مولوی عبدالرحمن صاحب شاکر کے پاس ہے) درج ہے۔

۲ (نوٹ از مولانا عبداللطیف بہاولپوری) اس وحی کا ذکر حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی سوانح حیات میں جو اکبر شاہ صاحب نجیب آبادی کو لکھوائی، یوں فرمایا۔ ”مولوی عبدالکریم صاحب سے (حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے) فرمایا کہ مجھ کو نور الدین کے متعلق الہام ہوا ہے اور وہ شعر حریری میں موجود ہے۔

لَا تَصْبُؤْنَ إِلَى الْوَطَنِ فِيهِ تَهَانٌ وَتُمْتَحَنُ۔“

(یعنی تو وطن کی طرف ہرگز رخ نہ کرنا۔ اس میں تیری اہانت ہوگی اور تجھے تکلیفیں اٹھانی پڑیں گی)

(مرقاۃ الیقین فی حیاة نور الدین)

۳ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمس<sup>۷</sup>) واقعات نے بتا دیا کہ دوسرا شخص شردھان تھا جو اس پیشگوئی کے مطابق دسمبر ۱۹۲۶ء کو عبدالرشید کا تب دہلوی کے ہاتھ سے مارا گیا۔ شردھانند کے واقعہ قتل کے متعلق حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

”یہ واقعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کے مطابق ہے..... دو شخصوں کے قتل کی پیشگوئی تھی ان میں سے ایک لیکھرام صاحب تھے اور دوسرے کا نام آپ کو اُس وقت یاد نہ تھا۔ عجیب حکمت ہے کہ پہلے شردھانند صاحب



شخص کون ہے۔ ہاں یہ یقینی طور پر یاد رہا ہے کہ وہ دوسرا شخص انہیں چند آدمیوں میں سے تھا جن کی نسبت میں اشتہار دے چکا ہوں اور یہ یک شنبہ کا دن اور ۴ بجے صبح کا وقت تھا۔ **فَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَىٰ ذَٰلِكَ**۔“

(برکات الدعا۔ ٹائٹل پیج۔ روحانی خزائن جلد ۶ صفحہ ۳۳ حاشیہ)

**۱۸۹۳ء** ”اللہ جلّ شانہ کی قسم ہے کہ مجھے صاف طور پر اللہ جلّ شانہ نے اپنے الہام سے فرما دیا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام بلا تفاوت ایسا ہی انسان تھا جس طرح اور انسان ہیں مگر خدا تعالیٰ کا سچا نبی اور اس کا مرسل اور برگزیدہ ہے اور مجھ کو یہ بھی فرمایا کہ جو مسیح کو دیا گیا وہ بمتبع نبی علیہ السلام تجھ کو دیا گیا ہے اور تو مسیح موعود ہے اور تیرے ساتھ ایک نورانی حربہ ہے جو ظلمت کو پاش پاش کرے گا اور یُکَسِّرُ الصَّلِيبَ کا مصداق ہوگا۔“

(حجۃ الاسلام۔ روحانی خزائن جلد ۶ صفحہ ۴۹)

**۱۸۹۳ء** ”وَإِنِّي رَأَيْتُ أَنَّ هَذَا الرَّجُلَ يُؤْمِنُ بِبَيِّنَاتِي قَبْلَ مَوْتِهِ وَرَأَيْتُ كَأَنَّهُ تَرَكَ قَوْلَ التَّكْفِيرِ وَتَابَ. وَهَذِهِ رُؤْيَايَ وَأَرْجُو أَنْ يُجْعَلَهَا رَبِّي حَقًّا.“

(حجۃ الاسلام۔ روحانی خزائن جلد ۶ صفحہ ۵۹)

**۱۸۹۳ء جون ۵** ”آج رات جو مجھ پر کھلا وہ یہ ہے کہ جبکہ میں نے بہت تضرّع اور ابہتال سے جناب الہی میں دعا کی کہ تو اس امر میں فیصلہ کر اور ہم عاجز بندے ہیں تیرے فیصلہ کے سوا کچھ نہیں کر سکتے تو اس نے مجھے یہ

بقیہ حاشیہ۔ کا نام منشی رام تھا اور مارے جانے کے وقت اُن کا نام شردھانند تھا۔ اسی وجہ سے حضرت صاحب کو اُن کا نام یاد نہ رہا۔ پھر وہ لیکھرام کے بھی قائم مقام ہیں چنانچہ تیج (اخبار) نے لکھا ہے کہ جب لیکھرام کے قتل کی خبر جالندھر پہنچی تو سوامی شردھانند صاحب اپنا کام چھوڑ کر لاہور آگئے اور سوامی لیکھرام صاحب کا کام انہوں نے سنبھال لیا۔ بہر حال آریوں میں سے بڑے پایہ کے لیڈر تھے بہت سی باتیں ان کے قتل کی لیکھرام صاحب کے قتل سے ملتی ہیں۔ لیکھرام صاحب ہفتہ کے دن جمعہ وعید سے اگلے روز مارے گئے اور یہ جمعرات کو مارے گئے جو جمعہ کے ساتھ کا دن ہے۔ وہاں بھی قاتل کبیل پوش تھا اور یہاں بھی کبیل پوش ہی ہے۔ وہاں بھی قاتل کو پہلے روکا گیا لیکن اس کو اندر جانے کی اجازت دی گئی اور یہاں بھی اسی طرح ہوا۔“

(الفضل مورخہ ۱۱ جنوری ۱۹۲۷ء صفحہ ۴)

۱۔ (ترجمہ از مرتب) اور میں نے دیکھا کہ یہ شخص یعنی مولوی محمد حسین بٹالوی اپنے مرنے سے پہلے میرا مومن ہونا مان لے گا اور میں نے دیکھا کہ گویا اس نے مجھے کافر کہنا چھوڑ دیا ہے اور اس خیال سے توبہ کر لی ہے اور یہ میری روایا ہے اور میں امید رکھتا ہوں کہ میرا خدا سے پورا کر دے گا۔

۲۔ (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؒ) اس پیشگوئی کے بیس برس بعد ۱۹۱۴ء میں مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے

نشان بشارت کے طور پر دیا ہے کہ اس بحث<sup>۱</sup> میں دونوں فریقوں میں سے جو فریق عمداً جھوٹ کو اختیار کر رہا ہے اور سچے خدا کو چھوڑ رہا ہے اور عاجز انسان کو خدا بنا رہا ہے وہ انہیں دنوں مباحثہ کے لحاظ سے یعنی فی دن ایک مہینہ لے کر یعنی ۱۵ ماہ تک ہاویہ میں گرایا جاوے گا اور اُس کو سخت ذلت پہنچے گی بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے اور جو شخص سچ پر ہے اور سچے خدا کو مانتا ہے اُس کی اس سے عزت ظاہر ہوگی اور اُس وقت جب پیشگوئی ظہور میں آوے گی بعض اندھے سو جا کھے کتے جائیں گے اور بعض لنگڑے چلے لگیں گے اور بعض بہرے سننے لگیں گے۔“<sup>۲</sup>

(جنگ مقدس مضمون حضرت اقدس ۵ جون ۱۸۹۳ء۔ روحانی خزائن جلد ۶ صفحہ ۲۹۱، ۲۹۲)

بقیہ حاشیہ۔ ایک مقدمہ کے دوران میں منصف درجہ اول ضلع گوجرانوالہ کی عدالت میں بیان دیتے ہوئے اور اسلام کے مختلف فرقوں کا ذکر کرتے ہوئے لکھوایا کہ ”یہ سب فرقے قرآن مجید کو خدا کا کلام مانتے ہیں اور یہ سب فرقے قرآن کی مانند حدیث کو بھی مانتے ہیں ایک فرقہ احمدی بھی اب تھوڑے عرصہ سے پیدا ہوا ہے جب سے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے دعویٰ مسیحیت اور مہدویت کا کیا ہے یہ فرقہ بھی قرآن کو اور حدیث کو یکساں مانتا ہے..... کسی فرقہ کو جن کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔ ہمارا فرقہ مطلقاً کافر نہیں کہتا۔“ (تفصیل کے لئے دیکھیے افضل مورخہ ۱۱ فروری ۱۹۱۳ء صفحہ ۳)

۱ (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؒ) یعنی مناظرہ مابین حضرت مسیح موعود علیہ السلام و ڈپٹی عبداللہ آتھم جو کتاب جنگ مقدس میں درج ہے۔

۲ (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؒ) اس پیشگوئی میں صاف طور پر ظاہر کیا گیا تھا کہ اگر آتھم حق کی طرف رجوع نہ کرے گا تو پندرہ ماہ تک ہاویہ میں گرایا جاوے گا سو چونکہ آتھم نے میعاد مقررہ کے اندر اسلام اور بانی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق اپنی عادت کے خلاف بالکل خاموشی اختیار کر لی اور دیگر قرآن سے بھی ثابت کر دیا کہ وہ پیشگوئی کی عظمت سے ڈر گیا اور اسلام کی حقانیت سے مرعوب ہو گیا اس لئے اللہ تعالیٰ نے اپنی صفت مَا كَانَ اللَّهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ کے مطابق اس پر رحم کیا اور اُسے ہاویہ میں گرنے سے بچالیا لیکن چونکہ بعد میں اُس نے حضرت اقدس کے بار بار متوجہ کرنے حتیٰ کہ چار ہزار روپیہ تک انعامی اشتہار شائع کرنے پر بھی اظہار حق سے انکار کیا چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے چار ہزار روپیہ کا انعامی اشتہار دیتے ہوئے تحریر فرمایا کہ

”اب اگر آتھم صاحب قسم کھالیوں (کہ وہ پیشگوئی کے نتیجہ میں مرعوب نہیں ہوئے اور کسی جہت سے بھی رجوع نہیں کیا) تو وعدہ ایک سال قطعی اور یقینی ہے جس کے ساتھ کوئی بھی شرط نہیں اور تقدیر مُبرم ہے اور اگر قسم نہ کھائیں تو پھر بھی خدا تعالیٰ ایسے مجرم کو بے سزا نہیں چھوڑے گا جس نے حق کا انخفا کر کے دنیا کو دھوکہ دینا چاہا..... اور وہ دن نزدیک ہیں دور نہیں۔“ (اشتہار انعامی چار ہزار روپیہ۔ مجموعہ اشتہارات جلد ۱ صفحہ ۵۷۸ مطبوعہ ۲۰۱۸ء) ”اگر آتھم کو عیسائی لوگ ٹکڑے ٹکڑے

۵/جون ۱۸۹۳ء ” آج جلسہ مباحثہ سے واپس آنے کے بعد قریب ایک بجے دن کے حضرت اقدس کو اس مباحثہ کی فتح پر ایک بشارت بخش الہام ہوا جو حضور نے اسی وقت حاضرین کو آکر سنایا اور وہ یہ ہے۔

هَذَاكَ اللَّهُ

یعنی اللہ تعالیٰ تجھے مبارک باد دیتا ہے۔ (عبدالکریمؑ)۔“ (مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ ۴۶۰ حاشیہ مطبوعہ ۲۰۱۸ء)

جون ۱۸۹۳ء (۱) ”يَمُوتُ قَبْلَ اَزْ ثَمَانِيَةٍ“ ایک دشمن کی نسبت یہ الہام ہے۔ نام اس دشمن کا یاد نہیں۔

(۲) ”يَمُوتُ بِغَيْرِ مَرَضٍ“ یہ کس کی نسبت ہے۔ پتہ معلوم نہیں۔“

(رجسٹر متفرق یادداشتیں از حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۸۴)

۲/اگست ۱۸۹۳ء ”خواب میں میں نے دیکھا کہ میں اپنی اسی کتاب میں یہ مصرع لکھتا ہوں۔

أَوْ بَلْبَلٍ چلیں کہ وقت آیا۔“

(رجسٹر متفرق یادداشتیں از حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۱۶)

۲۲/اگست ۱۸۹۳ء ”۹/صفر ۱۳۱۱ھ۔ ۸/بھادوں ۱۹۵۰ء روز سہ شنبہ۔

آج رات میں نے دیکھا کہ ایک شخص مجھ کو کہتا ہے کہ تم ولی ہو۔ میں نے کہا کہ کیوں کر۔ اس نے جواب دیا کہ میں تمہارے ملنے کے لئے آیا تھا۔ راہ میں دریا تھا۔ میں نے کہا کہ اگر یہ ولی ہے تو دریا کا یہ کنارہ گر پڑے۔ تبھی وہ گر پڑا اور پھر میری بیوی نے مجھ کو مبارک باد دی کہ تمہارے تیسرا لڑکا پیدا ہوا۔ مبارک باد ہو۔“

(رجسٹر متفرق یادداشتیں از حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۱۸)

بقیہ حاشیہ۔ بھی کر دیں اور ذبح بھی کر ڈالیں تب بھی وہ قسم نہیں کھائیں گے۔“ (انجام آتھم۔ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۳) مگر اس پر بھی آتھم نے قسم نہ کھائی۔ سو چونکہ آتھم نے سچی قسم سے منہ پھیرا اور نہ چاہا کہ حق ظاہر ہو اس لئے آخری اشتہار مورخہ ۳۰ دسمبر ۱۸۹۵ء پر جو قسم دلانے کے لئے دیا گیا تھا ابھی سات مہینے بھی نہیں گزرے تھے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق آتھم صاحب مورخہ ۲۷ جولائی ۱۸۹۶ء بمقام فیروز پور اس جہان سے رخصت ہو گئے۔

۱۔ حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی۔ (شمس)

۲۔ (ترجمہ از مرتب) بیماری کے بغیر مرے گا۔

۳۔ (ترجمہ از مرتب) آٹھ سے پہلے مرے گا۔

۱۸۹۳ء ”بَشَّرَنِي رَبِّي وَقَالَ

۱ اِنِّي سَأُوْتِيكَ بَرَكَهً وَاُجْعَلُ اَنْوَارَهَا حَتَّى يَتَبَرَّكَ بِبَيْتِكَ الْمَلُوكُ وَالسَّلَاطِيْنُ.

وَقَالَ

۲ اِنِّي مُهِينٌ مَّنْ اَرَادَ اِهَانَتَكَ وَاِنَّا كَفَيْتَاكَ الْمُسْتَهْزِئِيْنَ. ۳ يَا اَحْمَدُ بَارَكَ اللهُ فِيكَ. مَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلَكِنَّ اللهَ رَحِي. لِنُنْذِرَ قَوْمًا مَّا اُنْذِرَ اَبَاؤُهُمْ وَلِنَسْتَبِيْنَ سَبِيْلَ الْمُجْرِمِيْنَ. ۴ قُلْ اِنِّي اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ. ۵ قُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا. ۶ كُلُّ بَرٍّ كَرِيْمٌ مِّنْ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبَارَكَ مَنْ عَلَّمَهُ وَتَعَلَّمَ. ۷ وَقُلْ اِنْ اَفْتَرَيْتُهُ فَعَلَيْ اِجْرَاجِي. ۸ وَيَمْكُرُوْنَ وَيَكْفُرُوْنَ وَاللهُ خَيْرُ الْمَاكِرِيْنَ. ۹ هُوَ الَّذِي اَرْسَلَ رَسُوْلَهُ بِالْهُدَى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهِ. ۱۰ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِ اللهِ. ۱۱ اِنِّي مَعَكَ فَكُنْ مَعِيَ اَيَّمَا كُنْتَ. كُنْ مَعَ اللهِ حَيْثُمَا كُنْتَ. اَيْنَمَا تَوَلَّوْا فَغَمَّ وَجْهَ اللهِ. ۱۲ كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ وَفَخَرًا لِّلْمُؤْمِنِيْنَ. ۱۳ وَلَا تَتَيْئَسْ مِنْ رُّوْحِ اللهِ اَلَا اِنَّ رُوْحَ اللهِ قَرِيْبٌ. اَلَا اِنَّ نَصْرَ اللهِ قَرِيْبٌ. يَا تَيْتِكَ مِنْ

۱ (ترجمہ از مرتب) میرے رب نے مجھے بشارت دی اور فرمایا۔ ۱ میں تجھے برکت دوں گا اور اس کے انوار کو روشن کروں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ اور فرمایا۔ ۲ میں اس شخص کی اہانت کروں گا جو تیری اہانت کا ارادہ کرے گا اور وہ لوگ جو تیرے پر ہنسی ٹھٹھا کرتے ہیں ان کے لئے ہم کافی ہیں۔ ۳ اے احمد! خدا نے تجھ میں برکت رکھ دی ہے۔ جو کچھ تُو نے چلایا وہ تُو نے نہیں چلایا بلکہ خدا نے چلایا تاکہ تُو ان لوگوں کو ڈراوے جن کے باپ دادے ڈرائے نہیں گئے اور تاکہ مجرموں کی راہ گھل جائے یعنی معلوم ہو جائے کہ کون تجھ سے برگشتہ ہوتا ہے۔ ۴ کہہ میں خدا کی طرف سے مامور ہوں اور میں سب سے پہلے ایمان لانے والا ہوں۔ ۵ کہہ حق آیا اور باطل بھاگ گیا اور باطل بھاگنے والا ہی تھا۔ ۶ ہر ایک برکت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہے۔ پس بڑا مبارک وہ ہے جس نے تعلیم دی اور جس نے تعلیم پائی۔ ۷ اور کہہ اگر میں نے افترا کیا ہے تو میری گردن پر میرا گناہ ہے۔ ۸ وہ لوگ بھی تدبیریں کر رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ بھی تدبیر کر رہا ہے اور اللہ تعالیٰ کی تدبیر سب سے بہتر ہوتی ہے۔ ۹ اسی نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تا اس دین کو سب دینوں پر غالب کرے۔ ۱۰ خدا کی باتوں کو کوئی بدل نہیں سکتا۔ ۱۱ میں تیرے ساتھ ہوں پس تُو میرے ساتھ ہو جہاں تُو ہووے۔ خدا کے ساتھ ہو جہاں تو ہووے۔ جس طرف تم رُخ کرو گے اسی طرف اللہ تعالیٰ کی توجہ ہوگی۔ ۱۲ تم بہترین اُمت ہو جو لوگوں کے فائدہ کے لئے اور مؤمنین کے لئے موجب فخر بنا کر پیدا کی گئی ۱۳ اور تُو خدا کی رحمت سے نومید مت ہو۔ خبردار ہو کہ خدا کی رحمت قریب ہے۔ خبردار ہو کہ خدا کی مدد قریب ہے۔ وہ مدد ہر ایک

كُلِّفَ عَمِيْقٍ۔ يَنْصُرُكَ اللهُ مِنْ عِنْدِهِ۔ يَنْصُرُكَ رِجَالٌ تُؤَجِّجُ إِلَيْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ۔ لَا مُبَدِّلَ  
لِكَلِمَاتِ اللهِ۔ ۱۳ وَ إِنَّكَ الْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِينٌ أَمِيْنٌ۔ ۱۵ وَقَالُوا إِن هَذَا إِلَّا اخْتِلَاقٌ۔ قُلِ اللهُ ثُمَّ  
ذَرَّهُمْ فِي خَوْضِهِمْ يَلْعَبُونَ۔ ۱۶ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَى عَلَى اللهِ كَذِبًا۔ ۱۷ وَإِنَّ عَلَيْكَ رَحْمَتِي  
فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ۔ وَ إِنَّكَ لَمِنَ الْمُنصُورِيْنَ۔

۱۸ بُشْرَى لَكَ يَا أَحْمَدِي أَنْتَ مُرَادِي وَمَعِي عَرَسْتُ كَرَامَتِكَ بِبَيْدِي۔ ۱۹ أَكَانَ لِلنَّاسِ  
عَجَبًا۔ قُلْ هُوَ اللهُ عَجِيْبٌ يَجْتَبِي مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ۔ لَا يُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْئَلُونَ۔  
۲۰ وَ تِلْكَ الْآيَاتُ نُنَادِي لَهَا بَيْنَ النَّاسِ۔ ۲۱ وَ إِذَا نَصَرَ اللهُ الْمُؤْمِنَ جَعَلَ لَهُ الْهَاسِدِيْنَ۔  
۲۲ تَلَكَّفَ بِالنَّاسِ وَ تَرَحَّمْ عَلَيْهِمْ أَنْتَ فِيهِمْ بِمَنْزِلَةِ مُوسَى فَاصْبِرْ عَلَى جَوْرِ الْجَائِرِيْنَ۔  
۲۳ أَحْسَبَ النَّاسُ أَنْ يُتْرَكَوْا أَنْ يَقُولُوْا آمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُونَ۔ ۲۴ أَلْفِتْنَةٌ هُنَا فَاصْبِرْ كَمَا  
صَبَرَ أَوْلُوا الْعَزْمِ۔ أَلَا إِنَّهَا فِتْنَةٌ مِّنَ اللهِ لِيَجِبَ حُبًّا جَمًّا۔ ۲۵ وَفِي اللهُ أَجْرَكَ وَيَرْضَى عَنْكَ

بقیہ ترجمہ۔ دُور کی راہ سے تجھے پہنچے گی۔ خدا اپنی طرف سے تیری مدد کرے گا۔ تیری مدد وہ لوگ کریں گے جن کے  
دلوں میں ہم اپنی طرف سے الہام کریں گے۔ خدا کی باتیں ٹل نہیں سکتیں۔ ۱۳ اور تو ہمارے نزدیک صاحب مرتبہ ہے اور  
امین ہے۔ ۱۵ اور کہیں گے کہ یہ وحی نہیں ہے یہ کلمات تو اپنی طرف سے بنائے گئے ہیں۔ ان کو کہہ کہ وہ خدا ہے کہ جس نے  
یہ کلمات نازل کئے۔ پھر ان کو پہلو بلب کے خیالات میں چھوڑ دے۔ ۱۶ اور اس سے زیادہ ظالم اور کون ہے جو خدا تعالیٰ پر  
جھوٹ باندھے۔ ۱۷ اور تیرے پر میری رحمت دُنیا اور دین میں ہے۔ اور تُو یقیناً ان لوگوں میں سے ہے جن کے شامل حال  
نصرت الہی ہوتی ہے۔

۱۸ تجھے بشارت ہو اے میرے احمد۔ تُو میری مراد اور میرے ساتھ ہے۔ میں نے تیری عزت کا درخت اپنے ہاتھ  
سے لگا لیا۔ ۱۹ کیا ان لوگوں کو تعجب ہے۔ تو کہہ خدا ذو العجاوب ہے وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے انتخاب کر لیتا  
ہے۔ وہ اپنے کاموں سے پوچھا نہیں جاتا اور لوگ پوچھے جاتے ہیں۔ ۲۰ اور یہ دن ہم لوگوں میں پھیرتے رہتے ہیں۔  
۲۱ اور جب خدا مومن کی مدد کرتا ہے تو اس کے کئی حاسد مقرر کر دیتا ہے۔ ۲۲ لوگوں سے لطف کے ساتھ پیش آ اور ان پر  
رحم کر تُو ان میں بمنزلہ موسیٰ کے ہے اس لئے ظالموں کے ظلم پر صبر کر۔ ۲۳ کیا لوگ سمجھتے ہیں کہ وہ یونہی چھوڑ دیئے جائیں  
گے اور ان کا امتحان نہیں لیا جائے گا۔ ۲۴ اس جگہ ایک فتنہ برپا ہوگا۔ پس صبر کر جیسا کہ اولوا العزم نبیوں نے صبر کیا۔ خبردار وہ فتنہ  
(آزمائش) خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوگا تا وہ تجھ سے محبت کرے۔ ۲۵ اللہ تعالیٰ تجھے تیرا اجر پورا پورا دے گا اور تجھ سے

رَبُّكَ وَيُنَبِّئُكَ اسْمُكَ وَإِنَّ يَتَّخِذُ وَاكِفًا هُزُؤًا قُلْ إِنِّي مِنَ الصَّادِقِينَ. فَانْتَظِرُوا آيَاتِي حَتَّىٰ حِينٍ. ۲۶ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَكَ الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ. ۲۷ قُلْ هَذَا فاضل رَبِّي وَإِنِّي أَجْرِدُ نَفْسِي مِنْ ضُرُوبِ الْخَطَايَا. وَإِنِّي أَحَدٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ. ۲۸ يُرِيدُونَ أَنْ يُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَاللَّهُ يُنِيرُهُ نُورَهُ وَيُخَيِّرُ الدِّينَ. ۲۹ نُريدُ أَنْ نُكْرِلَ عَلَيْكَ آيَاتٍ مِنَ السَّمَاءِ وَنُزِقَ الْأَعْدَاءَ كُلَّ مَنَزِقٍ. ۳۰ حُكْمُ اللَّهِ الرَّحْمَنِ لِخَلِيفَةِ اللَّهِ السُّلْطَانِ. ۳۱ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِأَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا إِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللَّهَ يَدُ اللَّهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ. ۳۲ وَأَمَّا حَقِّي عَلَيْهِمُ الْعَذَابُ وَيَمْكُرُونَ وَاللَّهُ خَبِيرٌ الْمَاكِرِينَ. ۳۳ قُلْ عِنْدِي شَهَادَةٌ مِنَ اللَّهِ فَهَلْ أَنْتُمْ مُؤْمِنُونَ. قُلْ عِنْدِي شَهَادَةٌ مِنَ اللَّهِ فَهَلْ أَنْتُمْ مُسْلِمُونَ. ۳۴ إِنَّ مَعِيَ رَبِّي سَيَهْدِينِ. ۳۵ رَبِّ ارْنِي كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتَىٰ. رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ مِنَ السَّمَاءِ. ۳۷ رَبِّ لَا تَذَرْنِي فَرْدًا وَأَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِينَ. ۳۸ رَبِّ أَصْلِحْ أُمَّةَ مُحَمَّدٍ. ۳۹ رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَأَنْتَ خَيْرُ

بقیہ ترجمہ۔ راضی ہوگا اور تیرے نام کو کمال بخشنے گا اور یہ لوگ تو مجھے تمسخر کا نشانہ بناتے ہیں۔ تو کہہ کہ میں یقیناً راست باز ہوں۔ پس تم ایک وقت تک میرے نشانوں کا انتظار کرو۔ ۲۶ تمام تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے تجھے مسیح ابن مریم بنایا۔ ۲۷ کہہ یہ میرے رب کا فضل ہے اور میں تو اپنے آپ کو تمام قسم کے خطابات سے الگ رکھتا ہوں اور میں تو ایک مسلمان ہوں۔ ۲۸ وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنے مونہوں کی پھونکوں سے بجھا دیں لیکن اللہ تعالیٰ اپنے نور کو کمال تک پہنچائے گا اور دین کو زندہ کرے گا۔ ۲۹ ہم تجھ پر آسمان سے نشانات اُتارنا چاہتے ہیں اور دشمنوں کو بالکل منتشر کر دینا چاہتے ہیں۔ ۳۰ خدائے رحمن کا حکم ہے اس کے خلیفہ کے لئے جس کی بادشاہت آسمانی ہے۔ ۳۱ پس اللہ پر توکل کر۔ ہماری آنکھوں کے سامنے اور ہمارے حکم سے کشتی بنا۔ جو تیری بیعت کرتے ہیں وہ تیری نہیں بلکہ خدا کی بیعت کرتے ہیں۔ اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں پر ہوتا ہے۔ ۳۲ اور (بالمقابل) کئی گروہ ایسے ہیں جن پر عذاب واقع ہوگا اور وہ تدبیریں کر رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ سب سے بہتر تدبیر کرنے والا ہے۔ ۳۳ ان کو کہہ کہ میرے پاس خدا کی گواہی ہے۔ پس کیا تم ایمان لاؤ گے یا نہیں۔ پھر ان کو کہہ کہ میرے پاس خدا کی گواہی ہے پس کیا تم قبول کرو گے یا نہیں۔ ۳۴ میرے ساتھ میرا رب ہے عنقریب وہ میرا راہ کھول دے گا۔ ۳۵ اے میرے رب! مجھے دکھلا کہ تو کیوں کر مردوں کو زندہ کرتا ہے۔ ۳۶ اے میرے رب! مغفرت فرما اور آسمان سے رحم کر۔ ۳۷ اے میرے رب! مجھے اکیلا مت چھوڑ اور تو خیر الوارثین ہے۔ ۳۸ اے میرے رب! اُمّت محمدیہ کی اصلاح کر۔ ۳۹ اے ہمارے رب! ہم میں اور ہماری قوم میں سچا فیصلہ کر دے اور تو سب فیصلہ کرنے والوں

الْفَاتِحِينَ۔ ۴۰ وَيُخَوِّفُونَكَ مِنْ دُونِهِ إِنَّكَ بِأَعْيُنِنَا سَمِعْنَاكَ الْمُتَوَكِّلَ۔ ۴۱ يَحْمَدُكَ اللَّهُ مِنْ عَرْشِهِ نَحْمَدُكَ وَنُصَلِّيْكَ۔ ۴۲ يَا أَحْمَدُ يَتِمُّ اسْمُكَ وَلَا يَتِمُّ اسْمِي۔ ۴۳ كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَابِدٌ سَبِيلٍ۔ وَكُنْ مِنَ الصَّالِحِينَ الصَّادِقِينَ۔ ۴۴ أَنَا اخْتَرْتُكَ وَالْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّي۔ ۴۵ خُذُوا التَّوْحِيدَ التَّوْحِيدَ يَا أَبْنَاءَ الْفَارِسِ۔ ۴۶ وَبَشِّرِ الَّذِينَ آمَنُوا أَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ۔ ۴۷ وَلَا تَصْعَرَ لِمَخْلُقِ اللَّهِ وَلَا تَسْتَمِرَّ مِنَ النَّاسِ وَ اخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُسْلِمِينَ۔ ۴۸ أَصْحَابُ الصُّفَّةِ وَمَا أَدْرَاكَ مَا أَصْحَابُ الصُّفَّةِ تَرَى أَعْيُنُهُمْ تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ يُصَلُّونَ عَلَيْكَ رَبَّنَا إِنَّا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُنَادِي لِلْإِيمَانِ رَبَّنَا أَمَّا فَانْكُتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ۔ ۴۹ شَأْنُكَ عَجِيبٌ وَ أَجْرُكَ قَرِيبٌ۔ ۵۰ وَمَعَكَ جُنْدُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِينَ۔ ۵۱ أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ تَوْحِيدِي وَتَفَرِيدِي فَحَانَ أَنْ تُعَانَ وَتُعَرَفَ بَيْنَ النَّاسِ۔ ۵۲ بَوْرُكَتُ يَا أَحْمَدُ وَكَانَ مَا بَارَكَ اللَّهُ فِيكَ حَقًّا فِيكَ۔ ۵۳ أَنْتَ وَجِيهَةٌ فِي حَضْرَتِي۔ اخْتَرْتُكَ لِنَفْسِي وَأَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ لَا يَعْلَمُهَا الْخَلْقُ۔ ۵۴ وَمَا

بقیہ ترجمہ۔ سے بہتر ہے۔ ۴۰ اور تجھے یہ لوگ ڈراتے ہیں۔ تو ہماری آنکھوں کے سامنے ہے۔ میں نے تیرا نام متوکل رکھا۔ ۴۱ خدا عرش سے تیری تعریف کر رہا ہے۔ ہم تیری تعریف کرتے ہیں اور تیرے پر درود بھیجتے ہیں۔ ۴۲ اے احمد! تیرا نام پورا ہو جائے گا اور میرا نام پورا نہیں ہوگا۔ ۴۳ تو دنیا میں ایسے طور پر رہ کہ گویا تو ایک غریب الوطن بلکہ ایک راہرو ہے اور صالح اور استباز لوگوں میں سے ہو۔ ۴۴ میں نے تجھے چن لیا اور اپنی محبت تیرے پر ڈال دی۔ ۴۵ توحید کو پکڑو۔ توحید کو پکڑو۔ اے فارس کے بیٹو! ۴۶ اور تُو ان لوگوں کو جو ایمان لائے یہ خوشخبری سنا کہ اُن کا قدم خدا کے نزدیک صدق کا قدم ہے۔ ۴۷ اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے رُوگردانی نہ کر اور لوگوں کے ملنے سے نہ تھک اور اطاعت اختیار کرنے والوں کے لئے اپنے بازو کو جھکا۔ ۴۸ جو صفہ کے رہنے والے ہیں اور تو کیا جانتا ہے کہ کیا ہیں صفہ کے رہنے والے۔ تُو دیکھے گا کہ اُن کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوں گے۔ وہ تیرے پر درود بھیجیں گے اور کہیں گے کہ اے ہمارے خدا! ہم نے ایک منادی کرنے والے کی آواز سنی ہے جو ایمان کی طرف بلاتا ہے۔ اے ہمارے رب! ہم ایمان لائے۔ پس ہمیں بھی گواہوں میں لکھ۔ ۴۹ تیری شان عجیب ہے اور تیرا اجر قریب ہے۔ ۵۰ اور آسمانوں اور زمینوں کی ایک فوج تیرے ساتھ ہے۔ ۵۱ تُو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ میری توحید اور تفرید۔ پس وہ وقت آتا ہے کہ تُو مدد دیا جائے گا اور دنیا میں مشہور کیا جائے گا۔ ۵۲ اے احمد! تو برکت دیا گیا اور جو کچھ تجھے برکت دی گئی وہ تیرا ہی حق تھا۔ ۵۳ تو میری درگاہ میں وجیہ ہے۔ میں نے تجھے اپنے لئے چنا۔ تو مجھ سے بمنزلہ اُس انتہائی قُرب کے ہے جس کو دنیا نہیں جان سکتی ۵۴ اور خدا ایسا نہیں کہ تجھ کو چھوڑ

كَانَ اللَّهُ لِيَتْرَكَكَ حَتَّى يَمِيَّزَ الْخَبِيثَ مِنَ الطَّيِّبِ. ۵۵ اُنْظُرْ إِلَى يُوسُفَ وَاقْبَالِهِ. ۵۶ وَاللَّهُ غَالِبٌ عَلَى أَمْرِهِ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ. ۵۷ أَرَدْتُ أَنْ أَسْتَعْلِفَ فَخَلَقْتُ أَدَمَ لِيُقِيمَ الشَّرِيْعَةَ وَيُحْيِي الدِّينَ. ۵۸ كِتَابُ الْوَلِيِّ ذُو الْفَقَارِ عَلِيٍّ. ۵۹ وَلَوْ كَانَ الْإِيْمَانُ مُعْلَقًا بِأَثْرِيًّا لَنَالَهُ رَجُلٌ مِنْ أِبْنَاءِ الْفَارِسِ. ۶۰ يَكَادُ زَيْتُهُ يُضِيءُ وَلَوْ لَمْ تَمَسَّهُ نَارٌ. ۶۱ جَرِيءُ اللَّهِ فِي حَلْلِ الْمُرْسَلِينَ. ۶۲ قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ. ۶۳ وَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ سَيِّدِ وَوَلَدِ أَدَمَ وَخَاتِمِ النَّبِيِّينَ. ۶۴ يَزْحَمُكَ رَبُّكَ وَيَعْصِمُكَ مِنْ عِنْدِهِ وَإِنْ لَمْ يَعْصِمِكَ النَّاسُ. ۶۵ يَعْصِمُكَ اللَّهُ مِنْ عِنْدِهِ وَإِنْ لَمْ يَعْصِمِكَ أَحَدٌ مِنَ أَهْلِ الْأَرْضِينَ. ۶۶ تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ. مَا كَانَ لَهُ أَنْ يَدْخُلَ فِيهَا إِلَّا خَائِفًا وَمَا أَصَابَكَ فِيهِنَّ اللَّهُ وَعَاظَمَكَ أَنْ الْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِينَ. ۶۷ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ. ۶۸ إِنَّا سَأَلْنَا رَبَّنَا أَيُّهَا النَّبِيُّ فِي الْغَيْبَةِ وَنَزَّهَا إِلَيْكَ أَمْرٌ مِنْ لَدُنَّا إِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ. ۶۹ إِنَّهُمْ كَانُوا يُكْذِبُونَ بِآيَاتِي وَكَانُوا مِنْ الْمُسْتَهْزِئِينَ. ۷۰ فَبَشِّرْ لَكَ فِي النَّكَاحِ. ۷۱ اَلْحَقُّ

بقیہ ترجمہ۔ دے جب تک کہ پاک اور پلید میں فرق کر کے نہ دکھلاوے۔ ۵۵ یوسف اور اس کے اقبال کی طرف دیکھو۔ ۵۶ اللہ تعالیٰ اپنے امر پر غالب ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ ۵۷ میں نے چاہا کہ میں خلیفہ بناؤں پس میں نے آدم کو پیدا کیا تاکہ وہ شریعت کو قائم کرے اور دین کو زندہ کرے۔ ۵۸ ولی کی کتاب علی کی ذوالفقار ہے۔ ۵۹ اور اگر ایمان ثریا سے لٹکا ہوتا تو ابناء فارس میں سے ایک شخص اُسے وہاں سے بھی لے آتا۔ ۶۰ قریب ہے کہ اُس کا تیل روشن ہو جائے اگرچہ آگ سے چھوئی بھی نہ ہو۔ ۶۱ اللہ کا رسول تمام رسولوں کے لباس میں۔ ۶۲ کہہ اگر تم خدا سے محبت رکھتے ہو تو آؤ میری پیروی کرو تا خدا بھی تم سے محبت رکھے۔ ۶۳ اور محمدؐ پر اور محمدؐ کی آل پر درود بھیج۔ جو تمام بنی آدم کا سردار اور خاتم النبیین ہے۔ ۶۴ تیرا رب تجھ پر رحمت کرے گا اور اپنی جناب سے تیری حفاظت کا سامان کرے گا اگرچہ لوگ تیری حفاظت نہ کریں۔ ۶۵ اللہ تعالیٰ اپنی جناب سے تیری حفاظت کرے گا اگرچہ روئے زمین کے لوگوں میں سے کوئی بھی تیری حفاظت نہ کرے۔ ۶۶ ابواب کے دونوں ہاتھ ٹوٹ گئے اور وہ ہلاک ہو گیا۔ اس کو نہیں چاہیے تھا کہ وہ اس کام میں (یعنی کفیر اور تکذیب میں) دخل دیتا مگر ڈرتے ہوئے۔ جو تجھ پر آئے وہ اللہ کی طرف سے ہے اور جان لے کہ نیک انجام متقیوں کا ہوتا ہے۔ ۶۷ اور اپنے قریبی رشتہ داروں کو آنے والے عذاب سے ڈرا۔ ۶۸ ہم انہیں اس بیوہ کے متعلق بھی اپنا ایک نشان دکھائیں گے اور اسے تیری طرف لوٹائیں گے۔ یہ امر ہماری جناب سے مقدر ہو چکا ہے اور ہم ہی کرنے والے ہیں۔ ۶۹ یہ لوگ میرے نشانوں کو جھٹلاتے تھے اور مجھ پر تمسخر کرتے تھے۔ ۷۰ پس تجھے نکاح کی بشارت ہو۔ ۷۱ یہ بات تیرے رب



مِنْ رَبِّكَ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُنْتَرِينَ. ۷۲ إِنَّا زَوَّجْنَاكَهَا. لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِ اللَّهِ. ۷۳ وَإِنَّا رَأَوْنَا  
 إِلَيْكَ إِنَّ رَبَّكَ فَعَالٌ لِّمَا يُرِيدُ. ۷۴ فَضَلُّ مِنْ لَدُنَّا. لِيَكُونَ آيَةً لِلنَّاطِرِينَ. ۷۵ شَاتَانِ تَذُبْحَانِ  
 وَكُلٌّ مِنْ عَلِيِّهَا فَإِنَّ. ۷۶ وَنُرِيهِمْ آيَاتِنَا فِي الْأَفَاقِ وَفِي أَنْفُسِهِمْ وَنُرِيهِمْ جَزَاءَ الْفَاسِقِينَ.  
 ۷۷ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ وَانْتَهَى أَمْرُ الزَّمَانِ إِلَيْنَا الْيَسْرُ هَذَا بِالْحَقِّ. بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي  
 ضَلَالٍ مُّبِينٍ. ۷۸ كُنْتُ كَنُزًا مُخْفِيًّا فَأَحْبَبْتُ أَنْ أُعْرَفَ. ۷۹ إِنَّ السَّلْوَاتِ وَالْأَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا  
 فَفَتَقْنَاهُمَا. ۸۰ قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ يُؤْتِيهِ الْإِنَّمَاءُ الْهَلْكَمُ إِلَهٌ وَاحِدٌ. وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِي الْفُرْانِ لَا يَمْسُهُ  
 إِلَّا الْبَطْهَرُونَ. ۸۱ وَ لَقَدْ لَبِثْتُ فِيكُمْ عُمُرًا مِّن قَبْلِهِ أَفَلَا تَعْقُلُونَ. ۸۲ قُلْ إِنَّ هُدَى اللَّهِ هُوَ  
 الْهُدَىٰ وَإِنَّ مَعِيَ رَبِّي سَيَهْدِينِ. ۸۳ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ مِّن السَّمَاءِ. ۸۴ رَبِّ إِنِّي مَغْلُوبٌ فَأَنْتَ صِرْ.  
 ۸۵ إِبْرِيْلَ إِنِّي لِمَا سَبَقْتَانِي. ۸۶ يَا عَبْدَ الْقَادِرِ إِنِّي مَعَكَ أَسْمَعُ وَأَرَى. ۸۷ غَرَسْتُ لَكَ بِيَدِي رَحْمَتِي  
 وَقُدْرَتِي وَإِنَّكَ الْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِينٌ أَمِينٌ. ۸۸ أَنَا بُدُّكَ اللَّزْمُ أَنَا مُحْيِيكَ نَفَعْتُكَ فِيكَ مِنْ لَدُنِّي

بقیہ ترجمہ۔ کی طرف سے حق ہے۔ پس تو شک کرنے والوں میں سے مت ہو۔ ۷۲ ہم نے اس کو تیرے ساتھ ملا دیا  
 ہے۔ اللہ تعالیٰ کی باتیں ٹل نہیں سکتیں۔ ۷۳ اور ہم اُسے تیری طرف واپس لائیں گے۔ تیرا رب جو چاہتا ہے کرتا ہے۔  
 ۷۴ یہ ہمارا فضل ہے تا دیکھنے والوں کے لئے ایک نشان ہو۔ ۷۵ دو بکریاں ذبح کی جائیں گی اور رُوئے زمین کے سب  
 لوگ فنا ہونے والے ہیں۔ ۷۶ اور ہم انہیں ارد گرد اور خود ان کی ذات میں نشان دکھائیں گے اور انہیں ہم نافرمانوں کی  
 سزا (کامنونہ) دکھائیں گے۔ ۷۷ جب اللہ تعالیٰ کی مدد اور فتح آئے گی اور زمانہ ہماری طرف رجوع کرے گا (اُس دن کہا  
 جائے گا کہ) کیا حق نہ تھا؟ بلکہ وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا کھلی گمراہی میں ہیں۔ ۷۸ میں ایک خزانہ پوشیدہ تھا پس میں نے  
 چاہا کہ ظاہر کیا جاؤں۔ ۷۹ آسمان اور زمین بند گٹھڑی کی طرح تھے۔ پس ہم نے ان کو کھول دیا۔ ۸۰ کہہ میں محض ایک بشیر  
 ہوں جس پر وحی کی جاتی ہے کہ تمہارا معبود صرف ایک ہے اور تمام بھلائی اور نیکی قرآن میں ہے اور اس کے اسرار تک وہی  
 پہنچ سکتے ہیں جو پاک دل ہیں۔ ۸۱ اور میں نے اس سے پہلے ایک عمر تم میں بسر کی ہے پس کیا تم سوچتے نہیں۔ ۸۲ کہو اللہ  
 کی ہدایت ہی اصل ہدایت ہے اور میرا رب میرے ساتھ ہے وہ ضرور میرے لئے رستہ نکالے گا۔ ۸۳ اے میرے  
 رب! بخش اور آسمان سے رحمت نازل کر۔ ۸۴ اے میرے رب! میں مغلوب ہوں تو میرے دشمن سے انتقام لے۔  
 ۸۵ اے میرے خدا! اے میرے خدا! تُو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا؟ ۸۶ اے عبدالقادر! میں تیرے ساتھ ہوں سنتا ہوں اور  
 دیکھتا ہوں۔ ۸۷ میں نے اپنے ہاتھ سے اپنی رحمت اور قدرت کا درخت تیرے لئے لگایا اور تُو آج ہمارے نزدیک  
 صاحب مرتبہ اور امین ہے۔ ۸۸ میں تیرا لازمی چارہ ہوں۔ میں تجھے زندہ کرنے والا ہوں۔ میں نے اپنی طرف سے راسخی

رُوحَ الصِّدِّيقِ ۸۹ وَالْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةٌ مِّمَّنِي وَ لِتُصَنَعَ عَلَيَّ عَيْنِي كَزُرْعٍ أَخْرَجَ شَطَأَهُ فَازْرَهُ  
 فَاسْتَعْلَطَ فَاسْتَوَى عَلَى سَوْقِهِ ۹۰ إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا لِيُغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ  
 ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ ۹۱ فَكُنْ مِنَ الشَّاكِرِينَ ۹۲ أَلَيْسَ اللَّهُ بِكَافٍ عَبْدَهُ ۹۳ أَلَيْسَ اللَّهُ عَلِيمًا  
 بِالشَّاكِرِينَ ۹۴ فَقَبِلَ اللَّهُ عَبْدَهُ وَ بَرَّاهُ مِمَّا قَالُوا وَ كَانَ عِنْدَ اللَّهِ وَجِيهًا ۹۵ فَلَمَّا تَجَلَّى رَبُّهُ  
 لِلْجَبَلِ جَعَلَهُ دَكًّا وَ اللَّهُ مُوهِنٌ كَيْدَ الْكَافِرِينَ ۹۶ وَلِنَجْعَلَ آيَةً لِلنَّاسِ وَ رَحْمَةً مِّنَّا وَ لِنُعْطِيَهُ  
 مَجْدًا مِّنْ لَّدُنَّا وَ كَذَلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ۹۷ أَنْتَ مَعِي وَ أَنَا مَعَكَ سِرُّكَ سِرِّي ۹۸ لَا  
 تُحَاطُ أَسْرَارُ الْأَوْلِيَاءِ ۹۹ إِنَّكَ عَلَىٰ حَقِّ مُبِينٍ وَ جِيهًا فِي الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ وَ مِنَ الْمُقَرَّبِينَ ۱۰۰  
 لَا يُصَدِّقُ السِّفِيهِ إِلَّا ضَرْبَةَ الْإِهْلَاكِ ۱۰۱ عَدُوِّي وَ عَدُوُّكَ ۱۰۲ عَجَلٌ جَسَدٌ لَهُ خُوَارٌ ۱۰۳  
 قُلْ أَنَّىٰ أَمْرُ اللَّهِ فَلَا تَكُنْ مِنَ الْمُسْتَعْجِلِينَ ۱۰۴ يَا نَبِيَّكَ قَهْرُ الْأَنْبِيَاءِ وَ أَمْرُكَ يَتَأَلَّىٰ ۱۰۵  
 وَ كَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرَ الْمُؤْمِنِينَ ۱۰۶ يَوْمَ يَبْيُحُ الْحَقُّ وَ يَنْكَشِفُ الصُّدُوقُ وَ يَخْسِرُ الْغَاسِرُونَ ۱۰۷  
 وَ تَرَى الْعَافِلِينَ يَخْرُونَ عَلَى الْمَسَاجِدِ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا إِنَّا كُنَّا خَاطِئِينَ ۱۰۸ لَا تَقْرِب

بقیہ ترجمہ۔ کی روح تجھ میں پھونکی۔ ۸۹ اور میں نے تجھ پر اپنی جناب سے محبت ڈال دی اور ایسا کیا کہ تو میری آنکھوں  
 کے سامنے تیار کیا جائے۔ اس کھتی کی طرح جو اپنی سوئی نکالے پھر مضبوط ہو جائے پھر اپنی نالی پر کھڑی ہو جائے۔ ۹۰ ہم  
 نے تجھے کھلی کھلی فتح دے دی تا تیری طرف منسوب کردہ غلطیوں کو چاہے پہلی ہوں یا پچھلی مٹا دے۔ ۹۱ پس ٹوٹا کرین میں  
 سے ہو جا۔ ۹۲ کیا اللہ اپنے بندہ کے لئے کافی نہیں ہے؟ ۹۳ کیا اللہ تعالیٰ شکر کرنے والوں کو جاننے والا نہیں؟ ۹۴ پس  
 اللہ تعالیٰ نے اپنے بندہ کو قبول فرمایا اور لوگوں کی جھوٹی تہمتوں سے بڑی ثابت کیا اور وہ اپنے رب کے نزدیک وجیہ ہے  
 ۹۵ اور جب خدا مشکلات کے پہاڑ پر تھیلی کرے گا تو اسے پاش پاش کر دے گا اور اللہ کافروں کی تدبیر کو سٹ کر دے گا  
 ۹۶ اور تا کہ ہم اُسے لوگوں کے لئے نشان اور اپنی طرف سے رحمت بنا سکیں اور تا کہ ہم اسے اپنی طرف سے بزرگی عطا  
 کریں اور ہم اسی طرح محسنوں کو جزا دیا کرتے ہیں۔ ۹۷ تو میرے ساتھ ہے اور میں تیرے ساتھ۔ تیرا بھید میرا بھید  
 ہے۔ ۹۸ اولیاء کے اسرار کا احاطہ نہیں کیا جاسکتا۔ ۹۹ تو کھلے کھلے حق پر ہے دنیا اور آخرت میں وجیہ اور مقربین میں سے  
 ہے۔ ۱۰۰ نادان آدمی ہلاکت کی مار کو ہی مانتا ہے۔ ۱۰۱ وہ میرا بھی دشمن ہے اور تیرا بھی۔ ۱۰۲ وہ ایک گوسالہ ہے، وہ جسم ہی  
 جسم ہے (روحانیت نہیں) وہ بڑ بڑاتا ہے۔ ۱۰۳ کہہ اللہ کا حکم آیا سمجھو اس لئے تم جلد بازی نہ کرو۔ ۱۰۴ تیرے پاس نبیوں کا  
 چاند آئے گا اور تیرا کام سہل طور پر حاصل ہو جائے گا۔ ۱۰۵ اور مومنوں کی مدد کرنا ہمارے ذمہ ہو چکا ہے۔ ۱۰۶ جس دن  
 حق آئے گا اور سچائی کھل جائے گی اور نقصان اٹھانے والے نقصان اٹھائیں گے۔ ۱۰۷ اور تم ان غافلوں کو دیکھو گے کہ وہ  
 سجدہ گا ہوں پر گر کر کہیں گے اے ہمارے رب! ہمیں بخش کہ ہم خطا کار تھے۔ ۱۰۸ (انہیں کہا جائے گا) آج تم پر کوئی

عَلَيْكُمْ الْيَوْمَ يَغْفِرُ اللَّهُ لَكُمْ وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ. ۱۰۹ تَمُوتُ وَ أَنْتَا رَاضٍ مِنْكَ. سَلَامٌ  
عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَأَدْخَلُوهَا أَمِينِينَ. “ (تخفہ بغداد۔ روحانی خزائن جلد ۷ صفحہ ۲۱ تا ۳۱)

”وَإِنِّي أَنَا الرَّحْمَانُ نَاصِرٌ حِزْبِهِ“

۱۸۹۳ء

وَمَنْ كَانَ مِنْ حِزْبِي فَيَعْلَى وَيُنْصَرُ

(کرامات الصادقین۔ روحانی خزائن جلد ۷ صفحہ ۸۶)

وَبَشِّرَنِي رَبِّي وَقَالَ مُبَشِّرًا

۱۸۹۳ء

”سَتَعْرِفُ يَوْمَ الْعِيدِ وَالْعِيدُ أَقْرَبُ“

(کرامات الصادقین۔ روحانی خزائن جلد ۷ صفحہ ۹۶)

بقیہ ترجمہ۔ سرزنش نہیں، اللہ تمہیں بخش دے گا اور وہ سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔ ۱۰۹ تو اس حالت میں وفات پائے گا کہ میں تجھ سے راضی ہوں گا۔ تمہارے لئے سلامتی ہے اور خوشحالی ہے۔ پس تم اس میں امن کے ساتھ داخل ہو جاؤ۔  
۱۔ (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؒ) اس شعر کا پہلا مصرع الہامی ہے اور شعر کا ترجمہ یہ ہے اور میں ہی ہوں رحمن اپنی جماعت کی مدد کرنے والا۔ اور جو شخص میرے گروہ میں سے ہو اُسے غلبہ اور نصرت دی جائے گی۔  
۲۔ (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؒ) اس شعر کا دوسرا مصرع الہامی ہے اور شعر کا ترجمہ یہ ہے کہ میرے رب نے مجھے بشارت دی اور بشارت دے کر کہا کہ تو عنقریب عید کے دن کو پہچان لے گا اور عید اس سے قریب تر ہوگی۔  
اس شعر کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

”کتاب کرامات الصادقین کے ایک عربی شعر میں جو واقعہ قتل پنڈت لیکھرام سے چار سال پہلے تمام قوموں میں شائع ہو چکا تھا۔ اُس کی موت کا دن اور تاریخ بھی بتلائی گئی تھی۔ چنانچہ اس شعر پر ہندو اخبار نے لیکھرام کے قتل کے وقت بڑا شور مچایا تھا اور وہ شعر یہ ہے۔ وَبَشِّرَنِي رَبِّي..... غرض یہ عظیم الشان پیشگوئی اس قدر قوت اور عام شہرت کے ساتھ پھیلنے کے بعد ۶ مارچ ۱۸۹۷ء کو اس طرح پوری ہوئی کہ ایک شخص نے جس کا آج تک پتہ نہیں لگا کہ کون تھا، شام کے وقت لاہور کے شہر میں شنبہ کے دن جو عید سے دوسرا دن تھا لیکھرام کے پیٹ میں ایک کاری چھری مار کر دن دھاڑے ایسا غائب ہوا کہ آج تک پھر اس کا پتہ نہ لگا حالانکہ لیکھرام کے ساتھ کتنی مدت سے رہتا تھا۔“

(نزول المسیح۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۶۰)

۱۱ ستمبر ۱۸۹۳ء ”میں نے خواب میں دیکھا کہ والدہ محمود خوش لباس کے ساتھ ایک جگہ آئی ہے جہاں مولوی نور دین بیٹھے ہیں اور آکر دو جوڑا کڑا مولوی صاحب کو دیئے ہیں۔ پھر دیکھا کہ وہ کھانا تیار کر رہی ہیں اور منشی جلال الدین بیٹھے ہیں اور پھر ایک عورت آئی ہے جس کا نام اغلباً بھاگ بھری، جوان عورت ہے جس نے مجھ کو بلا یا ہے۔“ (رجسٹر متفرق یادداشتیں از حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۱۶)

۱۸ ستمبر ۱۸۹۳ء ”۷ ربیع الاول ۱۳۱۱ھ۔ ۲۱ سوج ۱۹۵۰ء روز دو شنبہ۔

اللَّهُمَّ بَارِكْ لِي فِي هَذَا الرَّؤْيَا۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ اوّل گویا کوئی شخص مجھ کو کہتا ہے کہ میرا نام فتح اور ظفر ہے اور پھر یہ الفاظ زبان پر جاری ہوئے۔

أَصْلَحَ اللَّهُ أَمْرِي كَلِّهٖ ۱

اور پھر دیکھا کہ ایک مکان شبیہ مسجد میں ہوں اور ایک الماری کے پاس کھڑا ہوں اور حامد علی بھی کھڑا ہے اتنے میں میری نظر پڑی تو میں نے میاں عبداللہ غزنوی کو دیکھا کہ بیٹھے (ہیں) اور میرا بھائی مرزا غلام قادر بھی بیٹھا ہے۔ تب میں نے نزدیک ہو کر ان کو السلام علیکم (کہا) تو انہوں نے بھی علیکم السلام کہا اور بہت سے دعائیہ کلمات ساتھ ملا دیئے جن میں صرف یہ لفظ محفوظ رہا کہ أَخْرَكَ اللَّهُ مَكْرَعِي يَهِي يَادِرْهِي کہ ان کے کلمات ایسے ہی تھے کہ تیرا خدا مددگار ہو۔ تیری فتح ہو۔ پھر میں اس مجلس میں بیٹھ گیا اور کہا کہ میں نے خواب بھی دیکھی ہے کہ کسی کو میں نے السلام علیکم کہا ہے اور اس نے جواب دیا ہے وَعَلَيْكُمْ السَّلَامُ وَالسَّلَامُ وَالظَّفَرُ۔“ (رجسٹر متفرق یادداشتیں از حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۱۷)

یکم اکتوبر ۱۸۹۳ء خواب۔ ”رَأَيْتُ فِي لَيْلَتِي هَذِهِ أَنَّ النَّمْلَ تَخْرُجُ مِنْ أَنْفِي بَعْضَهَا حَيًّا وَبَعْضَهَا مَيِّتًا. وَبَعْدَهَا خَرَجَ الدَّمُ وَجَمَعَ فِي الْأَرْضِ۔

وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِتَأْوِيلِهِ وَقَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْهِ۔“ ۲ (رجسٹر متفرق یادداشتیں از حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۱۹)

۱ (ترجمہ از مرتب) خدا تعالیٰ میرا تمام کام درست کر دے۔

۲ (ترجمہ از مرتب) میں نے اسی رات خواب میں دیکھا کہ میری ناک سے چوونٹیاں نکل رہی ہیں بعض زندہ ہیں اور بعض مردہ۔ اور اس کے بعد خون نکلا اور زمین میں جمع ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ اس کی تعبیر کو بہتر جانتا ہے اور میں نے اپنا معاملہ اس کے سپرد کیا۔

**۱۸۹۳ء** ”اگرچہ مسلمانوں کے ظاہری عقیدہ کے موافق لیلیۃ القدر ایک متبرک رات کا نام ہے مگر جس حقیقت پر خدا تعالیٰ نے مجھ کو مطلع کیا ہے وہ یہ ہے کہ علاوہ ان معنوں کے جو مسلم قوم ہیں لیلیۃ القدر وہ زمانہ بھی ہے جب دنیا میں ظلمت پھیل جاتی ہے اور ہر طرف تاریکی ہی تاریکی ہوتی ہے۔ تب وہ تاریکی بالطبع تقاضا کرتی ہے کہ آسمان سے کوئی نور نازل ہو۔ سو خدا تعالیٰ اس وقت اپنے نورانی ملائکہ اور روح القدس کو زمین پر نازل کرتا ہے۔ اسی طور کے نزول کے ساتھ جو فرشتوں کی شان کے ساتھ مناسب حال ہے۔ تب روح القدس تو اس مجدد اور مصلح سے تعلق پکڑتا ہے جو اجتبا اور اصطفیٰ کی خلعت سے مشرف ہو کر دعوتِ حق کے لئے مامور ہوتا ہے اور فرشتے ان تمام لوگوں سے تعلق پکڑتے ہیں جو سعید اور رشید اور مُستعد ہیں اور ان کو نیکی کی طرف کھینچتے ہیں اور نیک توفیقیں ان کے سامنے رکھتے ہیں۔ تب دنیا میں سلامتی اور سعادت کی راہیں پھیلتی ہیں اور ایسا ہی ہوتا رہتا ہے جب تک دین اپنے اُس کمال کو پہنچ جائے جو اس کے لئے مقدر کیا گیا ہے۔“

(شہادۃ القرآن۔ روحانی خزائن جلد ۶ صفحہ ۳۱۳، ۳۱۴)

**۱۸۹۳ء** ”وَإِنَّ رَبِّيَ قَدْ بَشَّرَنِي فِي الْعَرَبِ وَالْهَبْنِيِّ أَنْ أَمُوتَهُمْ وَأُرِيَهُمْ طَرِيقَهُمْ وَأُصْلِحَ لَهُمْ شُيُوءَهُمْ۔“<sup>۱</sup>

(حمامۃ البشری۔ روحانی خزائن جلد ۷ صفحہ ۱۸۲)

**۱۸۹۳ء** ”أَنْتَ عَلَى بَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّكَ رَحْمَةً مِنْ عِنْدِ اللَّهِ۔ وَمَا أَنْتَ بِفَضْلِهِ مِنْ مَّجَانِينِ۔ وَيُخَوِّفُونَكَ مِنْ دُونِهِ۔ إِنَّكَ بِأَعْيُنِنَا۔ سَتَجِدُنَا الْيَوْمَ الْمَتَوَكِّلِينَ يَحْمَدُكَ اللَّهُ مِنْ عَرْشِهِ۔ وَلَنْ تَرْضَى عَنْكَ الْيَهُودُ وَلَا النَّصَارَى۔ وَيَمْكُرُونَ وَيَمْكُرُ اللَّهُ وَاللَّهُ خَيْرُ الْمَاكِرِينَ۔“<sup>۲</sup>

(حمامۃ البشری۔ روحانی خزائن جلد ۷ صفحہ ۱۸۳)

۱ (ترجمہ از مرتب) اور میرے رب نے عرب کی نسبت مجھے بشارت دی اور الہام کیا ہے کہ میں اُن کی خبر گیری کروں اور ٹھیک راہ بتاؤں اور ان کا حال درست کروں۔

۲ (ترجمہ از مرتب) تو اپنے رب کی طرف سے اعلیٰ درجہ کی شہادت کے ساتھ اس کی طرف سے رحمت ہے اور تو اس کے فضل سے مجنون نہیں ہے۔ اور اللہ کے سوا تجھے اوروں سے ڈراتے ہیں۔ ہم خود تیری نگرانی کرنے والے ہیں۔ میں نے تیرا نام متوکل رکھا ہے۔ اللہ اپنے عرش سے تیری تعریف کرتا ہے۔ اور یہود و نصاریٰ تجھ سے کبھی راضی نہ ہوں گے اور تدبیریں کرتے رہیں گے اور اللہ بھی تدبیر کرے گا اور تدبیر کرنے میں اللہ سب سے بڑھ چڑھ کر ہے۔

۱۸۹۳ء ”وَقَدْ أَلْقَى فِي قَلْبِي أَنَّ قَوْلَ ”عَيْسَىٰ عِنْدَ مَنَارَةِ دِمَشْقَ“ إِشَارَةٌ إِلَى زَمَانِ ظُهُورِهِ فَإِنَّ أَعْدَادَ حُرُوفِهِ تَدُلُّ عَلَى السَّنَةِ الْهَجْرِيَّةِ الَّتِي بَعَثَنِي اللَّهُ فِيهِ وَاخْتَارَ ذِكْرَ لَفْظِ الْمَنَارَةِ إِشَارَةً إِلَى أَنَّ أَرْضَ دِمَشْقَ تُنْبِئُ وَتُشْرِقُ بِدَعْوَاتِ الْمَسِيحِ الْمَوْعُودِ بَعْدَ مَا أَظْلَمَتْ بِأَنْوَاعِ الْبِدْعَاتِ وَأَنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ أَرْضَ دِمَشْقَ كَانَتْ مَنَبَعَ فَتَنِ الْمُنْتَضِرِينَ.“<sup>۱</sup>

(حمامة البشرى - روحانی خزائن جلد ۷ صفحہ ۲۲۵)

۱۸۹۳ء ”الْهَمَنِي رَبِّي لِأَنَّمْ حُجَّةَ اللَّهِ عَلَيْهِمْ وَأَرَى الْخَلْقَ جَهْلَ الْفَاسِقِينَ فَالْفَتْ هَذِهِ الرِّسَالَةَ.“<sup>۲</sup>

(نورالحق حصہ دوم - روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۲۵۹)

۱۸۹۳ء ”الهام اللہ - قَدْ فِ فِي قُلُوبِهِمُ الرُّعْبُ“<sup>۳</sup>

(رجسٹر متفرق یادداشتیں از حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۴۰)

۱۸۹۳ء (الف) ”إِنَّ كُنْتُمْ فِي رَيْبٍ مِّمَّا آيَدْنَا عَبْدَنَا فَاتُوا بِكِتَابٍ مِّنْ مِّثْلِهِ“<sup>۴</sup>

(الحکم جلد ۶ نمبر ۲۳ مورخہ ۲۴ جون ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۲)

۱ (ترجمہ از مرتب) میرے دل میں ڈالا گیا کہ حدیث کے الفاظ جن میں منارہ دمشق کے پاس عیسیٰ کے نزول کا ذکر ہے اس میں اس کے زمانہ ظہور کی طرف بھی اشارہ ہے کیونکہ اس کے حروف کے اعداد اسی سال ہجری پر دلالت کرتے ہیں جس میں اللہ تعالیٰ نے مجھے مبعوث فرمایا اور آپ نے منارہ کا لفظ اس بات کی طرف اشارہ کرنے کے لئے استعمال کیا کہ دمشق کی زمین طرح طرح کی بدعات کی ظلمتوں میں رہنے کے بعد مسیح موعود کی دُعاؤں سے روشن ہو جائے گی اور یہ بات تو تمہیں معلوم ہی ہے کہ دمشق کی زمین عیسائیوں کے فتنہ کا منبع رہی ہے۔

۲ (ترجمہ از مرتب) میرے رب نے مجھے الہام کیا کہ میں ان (عیسائیوں) پر الہی حجت پوری کروں اور ان بدکاروں کی جہالت لوگوں کو دکھاؤں۔ تب میں نے یہ رسالہ (نورالحق) تالیف کیا۔

۳ (ترجمہ از ناشر) ان کے دلوں میں رعب ڈال دیا گیا۔

۴ (ترجمہ از مرتب) اگر تم اس بات کے متعلق شک میں ہو کہ ہم نے اپنے اس بندہ کی تائید و نصرت کی ہے تو اس کتاب (نورالحق) کی مانند کوئی کتاب لے آؤ۔

۵ (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمد) پیر سراج الحق صاحب نعمانی روایت فرماتے ہیں کہ ”مجھے یاد ہے کہ نورالحق کتاب عربی زبان میں لکھنے کے لئے آپ آمادہ ہوئے تو آپ کو مسجد مبارک میں صبح کی نماز کے بعد کہ خاکسار آپ کی کمر اور پیچ اور گردن دبار ہاتھ دوجی ہوئی إِنَّ كُنْتُمْ فِي رَيْبٍ مِّمَّا..... الخ اُسی وقت آپ نے یہ دوجی ہم کو سنائی اور بشارت دی کہ اس کتاب کی مثل کوئی پیش نہیں کر سکتا خواہ دنیا جمع ہو جاوے۔“

(الحکم مورخہ ۲۴ جون ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۲)

(ب) ”بَعْدَ مَا أُرْمَعْتُ تَأْلِيْفَ هَذَا الْكِتَابِ الْهَمْتُ مِنْ رَبِّ الْأَرْبَابِ أَنَّ الْكَافِرِيْنَ وَالْمُكْفِرِيْنَ لَا يُعْدِرُونَ عَلَيَّ أَنْ يُؤَلَّفُوا كِتَابًا مِّثْلَ هَذَا فِي نَنْوَاهَا وَنَظْمِهَا مَعَ التَّزَامِ مَعَارِفِهَا وَحِكْمِهَا. فَمَنْ أَرَادَ أَنْ يُكذِّبَ إِلَهَائِي فَلْيَأْتِ بِمِثْلِ كَلَامِي. فَإِنَّ الْمَهْدِيَّ يَهْدِي إِلَى أُمُورٍ لَا يَهْدِي إِلَيْهَا غَيْرُهُ. وَلَا يُدْرِكُهُ مُعَانِدُهُ وَلَا يُوَكِّلُهُ عَلَى الْهَوَاءِ سَيْرُهُ.“<sup>۱</sup>

(نورالحق حصہ دوم سرورق طبع اول۔ روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۱۸۷)

(ج) ”وَقَدْ الْهَمْتُ مِنْ رَبِّي أَنَّهُمْ كُلُّهُمْ كَالْعَسَى وَلَنْ يَأْتُوا بِمِثْلِ هَذَا وَأَنَّهُمْ كَانُوا فِي دَعَاؤِهِمْ كَاذِبِينَ.“<sup>۲</sup>

(نورالحق حصہ دوم۔ روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۲۶۰)

(د) ”رسالہ نورالحق اگرچہ عیسائیوں کی مولویت آزمانے کے لئے لکھا گیا مگر یہ چند مخالف یعنی شیخ محمد حسین بٹالوی اور اس کے نقش قدم پر چلنے والے میاں رسل بابا وغیرہ جو مکلف اور بدگوار بد زبان ہیں اس خطاب سے باہر نہیں ہیں۔ الہام سے یہی ثابت ہوا ہے کہ کوئی کافروں اور مکلفوں سے رسالہ نورالحق کا جواب نہیں لکھ سکے گا کیونکہ وہ جھوٹے اور کاذب اور مفتری اور جاہل اور نادان ہیں۔“

(اتہام الحجۃ۔ روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۳۰۳)

۱۸۹۳ء ”دو خواب اور دو الہام سے مجھ پر ظاہر ہوا ہے کہ دشمن اور مخالف اس کی نظیر بنانے سے عاجز رہے گا۔“

(ازمکتوب بنام مولوی اصف علی صاحب پروفیسر اسلامیہ کالج لاہور۔ مکتوبات احمد جلد ۵ صفحہ ۳۷۹ مطبوعہ ۲۰۱۵ء)

۱۸۹۳ء ”وَلَيْ أَنْ أَقُولَ إِنِّي حِرْزُ لَهَا وَحِصْنٌ حَافِظٌ مِنَ الْأَفَاتِ وَكَشْرِي رَّبِّي وَقَالَ

مَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ۔

۱۔ (ترجمہ از مرتب) اور جب میں نے اس کتاب (نورالحق) کی تالیف کا پختہ ارادہ کر لیا تو خداوند کریم کی طرف سے مجھے یہ الہام ہوا کہ کافر اور مکلف لوگ اس جیسی کتاب کی تالیف نہیں کر سکیں گے۔ جو اس کی نثر اور نظم میں اور معارف اور حکمتوں کے التزام میں اس کی مثل ہو۔ اس لئے جو شخص میرے دعویٰ الہام کو جھوٹا ثابت کرنا چاہتا ہو اسے چاہیے کہ میرے اس کلام کی مثل لائے اور یاد رکھو کہ کوئی اس کی مثل نہیں لاسکتا کیونکہ مہدی ان امور کی طرف راہ پاتا ہے جن تک اس کے غیر کی رسائی نہیں ہوتی اور اس کا دشمن اسے نہیں پاسکتا اگرچہ وہ ہوا میں ہی کیوں نہ اڑتا ہو۔

۲۔ (ترجمہ از مرتب) میرے رب کی طرف سے مجھے الہام ہوا ہے کہ یہ سب ہی اندھوں کی طرح ہیں اور اس کی مثل ہرگز نہیں لاسکیں گے اور یہ اپنے دعووں میں جھوٹے ہیں۔

ترجمہ۔ اور میں کہہ سکتا ہوں کہ میں اس گورنمنٹ کے لئے بطور ایک تعویذ کے ہوں اور بطور ایک پناہ کے ہوں جو آفتوں سے بچاؤے اور خدا نے مجھے بشارت دی اور کہا کہ خدا ایسا نہیں کہ ان کو دکھ پہنچاؤے اور تو ان میں ہو۔“  
(نورالحق حصہ اول۔ روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۴۵)

**۱۸۹۴ء (الف)** ”وَإِنِّي رَأَيْتُ عَيْسَىٰ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَرَّاتًا فِي الْمَنَامِ وَمَرَّاتًا فِي الْحَالَةِ الْكُشْفِيَّةِ۔ وَقَدْ أَكَلَ مَعِيَ عَلَىٰ مَائِدَةٍ وَاحِدَةٍ۔ وَرَأَيْتُهُ مَرَّةً وَاسْتَفْسَرْتُهُ مِمَّا وَقَعَ قَوْمُهُ فِيهِ۔ فَاسْتَوَىٰ عَلَيْهِ الدَّهْشُ وَذَكَرَ عَظَمَةَ اللَّهِ وَطَفِيقَ يُسُوعَ وَيُقَدِّسُ وَأَشَارَ إِلَى الْأَرْضِ وَقَالَ إِنَّمَا أَنَا تَرَائِي وَبِرِّي مِمَّا يَقُولُونَ۔ فَرَأَيْتُهُ كَالْمُنْكَسِرِ بَيْنَ الْمَتَوَاضِعِينَ۔“

ترجمہ۔ اور میں نے بارہا عیسیٰ علیہ السلام کو خواب میں دیکھا اور بارہا کشفی حالت میں ملاقات ہوئی۔ اور ایک ہی خوان میں میرے ساتھ اُس نے کھایا اور ایک دفعہ میں نے اس کو دیکھا اور اس فتنہ کے بارے میں پوچھا جس میں اس کی قوم مبتلا ہو گئی ہے۔ پس اُس پر دہشت غالب ہو گئی اور خدا تعالیٰ کی عظمت کا اس نے ذکر کیا اور اُس کی تسبیح اور تقدیس میں لگ گیا اور زمین کی طرف اشارہ کیا اور کہا کہ میں تو صرف خاک کی ہوں اور ان تہمتوں سے بری ہوں جو مجھ پر لگائی جاتی ہیں۔ پس میں نے اس کو ایک متواضع اور کسر نفسی کرنے والا آدمی پایا۔“

(نورالحق حصہ اول۔ روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۵۶، ۵۷)

(ب) ”خدا کی عجیب باتوں میں سے جو مجھے ملی ہیں ایک یہ بھی ہے جو میں نے عین بیداری میں جو کشفی بیداری کہلاتی ہے یسوع مسیح سے کئی دفعہ ملاقات کی ہے اور اُس سے باتیں کر کے اس کے اصل دعویٰ اور تعلیم کا حال دریافت کیا ہے۔ یہ ایک بڑی بات ہے جو توجہ کے لائق ہے کہ حضرت یسوع مسیح ان چند عقائد سے جو کفارہ اور تثلیث اور ابیت ہے ایسے منتقرا پائے جاتے ہیں کہ گویا ایک بھاری افترا جو ان پر کیا گیا ہے وہ یہی ہے۔“

یہ مکاشفہ کی شہادت بے دلیل نہیں ہے بلکہ میں یقین رکھتا ہوں کہ اگر کوئی طالب حق نیت کی صفائی سے ایک مدت تک میرے پاس رہے اور وہ حضرت مسیح کو کشفی حالت میں دیکھنا چاہے تو میری توجہ اور دعا کی برکت سے وہ ان کو دیکھ سکتا ہے۔ اُن سے باتیں بھی کر سکتا ہے اور اُن کی نسبت اُن سے گواہی بھی لے سکتا ہے کیونکہ میں وہ شخص ہوں جس کی رُوح میں بروز کے طور پر یسوع مسیح کی رُوح سکونت رکھتی ہے۔“

(تحفہ قیصریہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحہ ۲۷۳)



۱۸۹۳ء ”وَرَأَيْتُهُ مَرَّةً أُخْرَى فَأَسْمَاءٌ عَلَى عَتَبَةِ بَابِي وَفِي يَدَيْهَا قِرْطَاسٌ كَصَحِيفَةٍ فَأَلْقَى فِي قَلْبِي أَنَّ فِيهَا أَسْمَاءَ عِبَادٍ يُحِبُّونَ اللَّهَ وَيُحِبُّهُمْ وَبَيَّانُ مَرَاتِبٍ قُرْبِهِمْ عِنْدَ اللَّهِ فَقَرَأْتُهَا فَاذًا فِي خَيْرِهَا مَكْتُوبٌ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى فِي مَرَّتَيْنِي عِنْدَ رَبِّي.

هُوَ مِثِّي بِمَنْزِلَةِ تَوْحِيدِي وَتَفَرُّدِي فَكَأَدَّ أَنْ يُعْرِفَ بَيْنَ النَّاسِ.

ترجمہ۔ اور ایک مرتبہ میں نے اُس کو دیکھا کہ میرے دروازہ کی دلیز پر کھڑا ہے اور ایک کاغذ خط کی طرح اُس کے ہاتھ میں ہے۔ سو میرے دل میں ڈالا گیا کہ اس خط میں ان لوگوں کے نام درج ہیں کہ جو خدا تعالیٰ کو دوست رکھتے ہیں اور خدا تعالیٰ انہیں دوست رکھتا ہے اور اُس میں اُن کے اُن مراتبِ قرب کا بیان ہے جو عند اللہ اُن کو حاصل ہیں۔ پس میں نے اس خط کو پڑھا۔ سو کیا دیکھتا ہوں کہ اس کے آخر میں میرے مرتبہ کی نسبت خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ لکھا ہوا ہے کہ وہ مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ میری توحید اور تفرید اور عنقریب وہ لوگوں میں مشہور کیا جائے گا۔“

۱۸۹۳ء (الف) ”فَالْحَقُّ الَّذِي أَرَانَا الْحَقُّ الْحَكِيمُ وَ أَنْبَأَنَا اللَّطِيفُ الْعَلِيمُ هُوَ أَنَّ حَرْبَةَ الْمَسِيحِ الْمُؤَعَّدِ سَنَاوِيَّةٌ لَا أَرْضِيَّةٌ وَ مُحَارَبَاتُهُ كُلُّهَا بِأَنْظَارٍ رُوحَانِيَّةٍ لَا بِأَسْلِحَةٍ جِسْمَانِيَّةٍ وَ هُوَ يَقْتُلُ الْأَعْدَاءَ بِعَقْدِ النَّظَرِ وَالْهَيْمَةِ أَعْيُنِي بِتَصَرُّفِ الْبَاطِنِ وَ إِتْمَامِ الْحُجَّةِ لَا بِالسِّهَامِ وَ الرِّمَاحِ وَ الْمَشْرِفِيَّةِ وَ لَهُ مَلَكُوتُ السَّمَاءِ لَا مَلَكُوتُ الْأَرْضِيْنَ.

ترجمہ۔ پس وہ حق جو ہم کو حکیم مطلق نے دکھلایا اور لطیفِ علیم نے بتلایا وہ یہی ہے کہ مسیح موعود کا حربہ آسمانی ہے نہ زمینی اور لڑائیاں اُس کی روحانی نظروں کے ساتھ ہیں نہ جسمانی ہتھیاروں کے ساتھ، اور وہ دشمنوں کو نظر اور ہمت سے قتل کرے گا۔ یعنی تصرفِ باطن اور اتمامِ حجت کے ساتھ نہ تیر اور نیزہ اور تلوار سے اور اُس کی آسمانی بادشاہت ہے نہ زمینی۔“

(ب) ”وَأَلْهَمْنَا أَنَّ الْحَرْبَ حَرْبٌ رُوحَانِيٌّ بِنَظَرٍ رُوحَانِيٍّ.

ترجمہ۔ اور ہمارے رب نے ہمیں الہام دیا کہ مسیح موعود کی لڑائیاں رُوحانی لڑائیاں ہیں جو رُوحانی نظر کے ساتھ ہوں گی۔“

(نور الحق حصہ اول۔ روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۷۵)

۱۸۹۳ء ”وَأَلْقَىٰ فِي رُوعِ ابْنِ الْمَسِيحِ سَمَى الْأَخْرِيِّينَ مِنَ النَّصَارَى الدَّجَالِيِّينَ - لَا الْأَوْلِيِّينَ - وَإِنْ كَانَ الْأَوْلُونَ أَيْضًا دَاخِلِينَ فِي الضَّالِّينَ الْمُحَرِّفِينَ - وَالسِّرُّ فِي ذَلِكَ أَنَّ الْأَوْلِيِّينَ مَا كَانُوا مُجْتَهِدِينَ سَاعِينَ لِضَلَالِ الْخَلْقِ كِمَثَلِ الْأَخْرِيِّينَ - بَلْ مَا كَانُوا عَلَيْهَا قَادِرِينَ -

ترجمہ۔ اور میرے دل میں ڈالا گیا ہے کہ حضرت مسیح نے آخری زمانہ کے نصاریٰ کا نام دجال رکھا اور ایسا نام پہلوں کا نہیں رکھا اگرچہ پہلے بھی گمراہوں میں داخل تھے اور کتابوں کی تحریف کرنے والے تھے۔ سو اس میں بھید یہ ہے کہ پہلے نصاریٰ خلق اللہ کے گمراہ کرنے کی ایسی سخت کوششیں نہیں کرتے تھے جیسی پچھلوں نے کیں بلکہ وہ ان کوششوں پر قادر نہیں تھے۔“ (نورالحق حصہ اول۔ روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۷۹، ۸۰)

۱۸۹۳ء ”وَأَلْقَىٰ فِي رُوعِ ابْنِ الْمَرَادِ مِنَ لَفْظِ الرُّوحِ فِي آيَةِ ”يَوْمَ يَقُومُ الرُّوحُ“ جَمَاعَةَ الرُّسُلِ وَالتَّيْبِيِّينَ وَالْمُحَدَّثِينَ أَجْمَعِينَ الَّذِينَ يُلْقَى الرُّوحُ عَلَيْهِمْ وَيُجْعَلُونَ مُكَلِّمِينَ -

ترجمہ۔ اور میرے دل میں ڈالا گیا کہ اس آیت میں لفظ رُوح سے مراد رسولوں اور نبیوں اور محدثوں کی جماعت مراد ہے۔ جن پر رُوح القدس ڈالا جاتا ہے اور خدا تعالیٰ کے ہم کلام ہوتے ہیں۔“ (نورالحق حصہ اول۔ روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۹۸)

۱۸۹۳ء ”وَإِنِّي أَلْهَمْتُ مِنْ رَبِّي أَنَّكَ لَا تَقْدِرُ عَلَىٰ هَذَا الضَّلَالِ وَبِيَدِي اللَّهُ عَجَزَكَ وَيُخْزِيكَ وَيُثْبِتُ أَنَّكَ أَسِيرٌ فِي الْجَهْلِ وَالضَّلَالِ وَلَوْ اجْتَمَعَتْ قَوْمُكَ مَعَكَ عَلَىٰ هَذَا الْخِيَالِ فَتَرْجِعُونَ مَغْلُوبِينَ -

ترجمہ۔ اور مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے الہام ہوا ہے کہ تو اس مقابلہ پر قادر نہیں ہوگا اور خدا تعالیٰ تیرا عجز ظاہر کر دے گا اور تجھے رُسوا کر دے گا اور ثابت کرے گا کہ تو گمراہی میں اسیر ہے اور اگرچہ تیری قوم اس خیال مقابلہ میں تجھ سے متفق ہو جائے مگر آخر تم مغلوب ہو جاؤ گے۔“ (نورالحق حصہ اول۔ روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۱۵۳)

۱۸۹۳ء ”وَإِنِّي أَرَىٰ أَنَّ أَهْلَ مَكَّةَ يَدْخُلُونَ أَفْوَاجًا فِي حِزْبِ اللَّهِ الْقَادِرِ الْمُخْتَارِ وَهَذَا مِنْ رَبِّ السَّمَاءِ وَعَجِيبٌ فِي أَعْيُنِ أَهْلِ الْأَرْضِيِّينَ -

ترجمہ۔ اور میں دیکھتا ہوں کہ اہل مکہ خدائے قادر کے گروہ میں فوج در فوج داخل ہو جائیں گے اور یہ آسمان کے خدا کی طرف سے ہے اور زمینی لوگوں کی آنکھوں میں عجیب۔“ (نورالحق حصہ دوم۔ روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۱۹۷)

۱۸۹۳ء ”فَالْتَأْوِيلُ الصَّحِيحِ وَالْمَعْنَى الْحَقُّ الصَّرِيحُ أَنَّ الْمُرَادَ مِنْ حُسُوفٍ أَوَّلِ لَيْلَةٍ رَمَضَانَ أَنْ يَنْخَسِفَ الْقَمَرُ فِي لَيْلَةٍ أُولَى مِنْ لَيَالٍ ثَلَاثٍ يَكْمُلُ نُورُ الْقَمَرِ فِيهَا وَتَعْرِفُ أَيَّامَ الْبَيْضِ..... الْمُرَادُ مِنْ قَوْلِهِ وَتَنْكَسِفُ الشَّمْسُ فِي النِّصْفِ مِنْهُ أَنْ يَظْهَرَ كُسُوفُ الشَّمْسِ مُنْصِيفًا أَيَّامَ الْإِنْكَسَافِ..... وَمَا قُلْتُ مِنْ نَفْسِي بَلْ هَذَا الْهَامُّ مِنَ رَبِّ الْعَالَمِينَ.“

ترجمہ۔ پس تاویل صحیح اور معنی حق صریح یہ ہیں کہ یہ فقرہ کہ خسوف اول رات رمضان میں ہوگا اس کے معنی یہ ہیں کہ ان تین راتوں میں سے جو چاندنی راتیں کہلاتی ہیں پہلی رات میں گرہن ہوگا اور ایام بیض کو تو جانتا ہے..... یہ قول کہ سورج گرہن اُس کے نصف میں ہوگا۔ اس سے یہ مراد ہے کہ سورج گرہن ایسے طور سے ظاہر ہوگا کہ ایام کسوف کو نصفاً نصف کر دے گا..... یہ میں نے اپنی طرف سے نہیں کہا بلکہ خدا تعالیٰ کے الہام سے کہا ہے۔“

۱۸۹۳ء ”إِعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ نَفَثَ فِي رُوعِي أَنَّ هَذَا الْخُسُوفُ وَالْكَسُوفُ فِي رَمَضَانَ آيَاتَانِ مُخَوِّفَتَانِ لِقَوْمٍ اتَّبَعُوا الشَّيْطَانَ. وَاتَّرَاوُ الظُّلْمَ وَالطُّغْيَانَ وَهَيَّجُوا الْفِتْنَ وَأَحْبَبُوا الْإِفْتِنَانَ وَمَا كَانُوا مُنْتَبِهِينَ..... وَلَئِنْ أَبَوْا فَإِنَّ الْعَذَابَ قَدْ حَانَ.“

ترجمہ۔ جان کہ خدا تعالیٰ نے میرے دل میں پھونکا کہ یہ خسوف اور کسوف جو رمضان میں ہوا ہے یہ دو خوفناک نشان ہیں جو ان کے ڈرانے کے لئے ظاہر ہوئے ہیں جو شیطان کی پیروی کرتے ہیں جنہوں نے ظلم اور بے اعتدالی کو اختیار کر لیا..... اور اگر نافرمانی کی تو عذاب کا وقت تو آ گیا۔“ (نور الحق حصہ دوم۔ روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۲۲۷، ۲۲۸)

۱۸۹۳ء ”فَهَا أَنَا أَدْعُوهُمْ كُلَّهُمْ كَدَعَوِي لِلنَّصَارَى لِهَذِهِ الْمَقَابَلَةِ وَأَنَا دِيبُهُمْ لِهَذِهِ الْمُنَاصَلَةِ إِنْ كَانُوا مِنَ الصَّادِقِينَ وَعَلِمْتُ مِنْ رَبِّي أَنَّهُمْ مِنَ الْمَغْلُوبِينَ.“

(نور الحق حصہ دوم آخری صفحہ نمائیل بیچ۔ روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۲۷۱، ۲۷۲)

۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ”میں نے اپنی کتاب نور الحق کے صفحہ ۳۵ سے صفحہ ۳۸ تک یہ پیشگوئی لکھی ہے کہ خدا نے مجھے یہ خبر دی ہے کہ رمضان میں جو خسوف کسوف ہوا یہ آنے والے عذاب کا ایک مقدمہ ہے چنانچہ اس پیشگوئی کے مطابق ملک میں ایسی طاعون پھیلی کہ اب تک تین لاکھ کے قریب لوگ مر گئے۔“ (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۳۹)

۲۔ (ترجمہ از ناشر) ”اور انہوں نے فتنوں کو بھڑکایا اور فتنہ بازی کو پسند کیا۔ اور وہ باز آنے والے نہیں۔“

۳۔ (ترجمہ از مرتب) پس لو میں ان تمام (مکفر مولویوں) کو اس مقابلہ کے لئے بلاتا ہوں جیسا کہ میں نے عیسائیوں کو بلایا اور میں ان کو اس بحث کے لئے بلاتا ہوں اگر وہ سچوں میں سے ہیں اور میرے رب کی طرف سے مجھے علم دیا گیا ہے کہ وہ مغلوب ہوں گے۔

۱۸۹۳ء ”وَبَشَّرَنِي وَقَالَ-

إِنَّ الْمَسِيحَ الْمَوْعُودَ الَّذِي يَرْقُبُونَهُ وَالْمَهْدِيَّ الْمَسْعُودَ الَّذِي يَنْتَظِرُونَهُ هُوَ أَنْتَ. نَفَعَلُ مَا نَشَاءُ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُهْتَرِينَ.<sup>۱</sup>“  
(اتهام الحجّة۔ روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۲۷۵)

۱۸۹۳ء ”وَقَالَ- إِنَّكَ مِنَ الْمَأْمُورِينَ لِئَنْذِرَ قَوْمًا مَّا أَنْذِرَ آبَاؤُهُمْ وَلِتَسْتَبِينَ سَبِيلَ الْمُجْرِمِينَ.<sup>۲</sup>“  
(سرّ الخلافة۔ روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۳۲۶)

۱۸۹۳ء ”وَأَظْهَرَ عَلَيَّ رَبِّي أَنَّ الصِّدِّيقَ وَالْفَارُوقَ وَعُثْمَانَ كَانُوا مِنْ أَهْلِ الصَّلَاحِ وَالْإِيمَانِ- وَكَانُوا مِنَ الَّذِينَ أَثَرَهُمُ اللَّهُ وَخُصُّوا بِمَوَاهِبِ الرَّحْمَانِ.....“

وَأِنِّي أُخْبِرْتُ أَنَّهُمْ مِنَ الصَّالِحِينَ وَمَنْ آذَاهُمْ فَقَدْ آذَى اللَّهَ وَكَانَ مِنَ الْمُعْتَدِينَ.<sup>۳</sup>“  
(سرّ الخلافة۔ روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۳۲۶، ۳۲۷)

۱۸۹۳ء ”وَعَلِمْتُ أَنَّ الصِّدِّيقَ أَعْظَمُ شَأْنًا وَأَرْفَعُ مَكَانًا مِنْ جَمِيعِ الصَّحَابَةِ.<sup>۴</sup>“  
(سرّ الخلافة۔ روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۳۳۷)

۱۸۹۳ء ”كَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَارِفًا تَامًّا الْمَعْرِفَةِ حَلِيمًا الْخُلُقِ رَحِيمًا الْفِطْرَةِ- وَكَانَ يَعْيشُ فِي زِيِّ الْإِنْكَسَارِ وَالْعُزْبَةِ- وَكَانَ كَثِيرَ الْعَفْوِ وَالشَّفَقَةِ وَالرَّحْمَةِ- وَكَانَ يُعْرِفُ بِنُورِ

۱۔ (ترجمہ از مرتب) خدا نے مجھے بشارت دی اور کہا کہ وہ مسیح موعود اور مہدی مسعود جس کا انتظار کرتے ہیں وہ تُو ہے۔ ہم جو چاہتے ہیں کرتے ہیں۔ پس تو شک کرنے والوں میں سے نہ ہو۔

۲۔ (ترجمہ از مرتب) اور فرمایا۔ تو مامور ہے کہ ان لوگوں کو ڈرائے۔ جن کے باپ دادوں کے پاس کوئی نذیر نہیں آیا تھا اور تاکہ مجرموں کی راہ اچھی طرح ظاہر ہو جائے۔

۳۔ (ترجمہ از مرتب) اور میرے رب نے مجھ پر یہ ظاہر کیا کہ صدیق اور فاروق اور عثمان صالح اور مومن تھے اور ان لوگوں میں سے تھے جنہیں اللہ تعالیٰ نے چُن لیا اور خدا تعالیٰ کی عطا سے مخصوص کئے گئے..... اور مجھے خبر دی گئی کہ وہ صالحین میں سے تھے اور جس شخص نے ان کو ایذا پہنچائی تو اُس نے اللہ تعالیٰ کو ایذا پہنچائی اور وہ حد سے گزرنے والا ہوا۔

۴۔ (ترجمہ از مرتب) اور مجھے علم دیا گیا ہے کہ صدیق تمام صحابہ میں سے بڑی شان اور بلند مرتبہ رکھتے ہیں۔

۵۔ (ترجمہ از مرتب) وہ (یعنی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ) عارف کامل، عادۃ حلیم اور فطرۃ رحیم تھے۔ خاکساری اور انکسار آپ کا شیوہ تھا اور عفو، شفقت و رأفت آپ کا معمول تھا اور آپ کی پیشانی سے نور شکتا تھا۔ آپ کا آنحضرتؐ

الْجَبَهَةُ وَكَانَ شَدِيدَ التَّعَلُّقِ بِالْمُصْطَفَى وَ التَّصَقَّتْ رُوحُهُ بِرُوحِ خَيْرِ الْوَرَى وَ عَشِيَهُ مِنَ  
النُّورِ مَا غَشِيَ مُقْتَدَاهُ مَحْبُوبِ الْمَوْلَى وَ اُخْتَفَى تَحْتَ شَعْشَعَانِ نُورِ الرَّسُولِ وَ فُيُوضُهُ الْعُظْمَى -  
وَ كَانَ مُمْتَازًا مِنْ سَائِرِ النَّاسِ فِي فَهْمِ الْقُرْآنِ وَ فِي مَحَبَّةِ سَيِّدِ الرَّسْلِ وَ فخرِ نَوْعِ الْإِنْسَانِ -  
وَلَمَّا تَجَلَّى لَهُ النَّشْأَةُ الْآخِرُويَّةُ وَ الْأَسْرَارُ الْإِلَهِيَّةُ نَفَضَ التَّعَلُّقَاتِ الدُّنْيَوِيَّةَ وَ نَبَذَ  
الْعَلَقَ الْجَسْمَانِيَّةَ وَ انْصَبَعَ بِصَبْغِ الْمَحْبُوبِ وَ تَرَكَ كُلَّ مُرَادٍ لِلْوَاحِدِ الْمَطْلُوبِ وَ تَجَرَّدَتْ  
نَفْسُهُ عَنْ كُدُورَاتِ الْجَسَدِ وَ تَلَوَّنَتْ بِلَوْنِ الْحَقِّ الْوَاحِدِ وَ غَابَتْ فِي مَرَضَاتِ رَبِّ الْعَالَمِينَ -  
وَ إِذَا تَمَكَّنَ الْحُبُّ الصَّادِقُ الْإِلَهِيُّ مِنْ جَمِيعِ عُرُوقِ نَفْسِهِ وَ جَذَرِ قَلْبِهِ وَ دَرَاتِ وُجُودِهِ  
وَ ظَهَرَتْ أَنْوَارُهُ فِي أَعْمَالِهِ وَ أَقْوَالِهِ وَ قِيَامِهِ وَ قَعُودِهِ سُبْحَى صِدْقًا وَ أُعْطِيَ عِلْمًا غَضًا طَرِيقًا وَ  
عَمِيقًا مِنْ حَضْرَةِ خَيْرِ الْوَاهِبِينَ فَكَانَ الصِّدْقُ لَهُ مَلَكَةً مُسْتَقَرَّةً وَ عَادَةً طَبْعِيَّةً وَ بَدَأَتْ فِيهِ  
أَثَارُهُ وَ أَنْوَارُهُ فِي كُلِّ قَوْلٍ وَ فِعْلٍ وَ حَرَكَةٍ وَ سُكُونٍ وَ حَوَاسِّ وَ أَنْفَاسٍ وَ أُدْخِلَ فِي الْمُنْعَمِينَ  
عَلَيْهِمْ مِنْ رَبِّ السَّلْوَاتِ وَ الْأَرْضِينَ وَ إِنَّهُ كَانَ نُسْخَةً إِجْمَالِيَّةً مِنْ كِتَابِ النُّبُوَّةِ وَ كَانَ إِمَامًا  
أَرْبَابِ الْفَضْلِ وَ الْفُتُوَّةِ وَ مِنْ بَقِيَّةِ طِينِ النَّبِيِّينَ -

بقیہ ترجمہ۔ سے ایسا گہرا تعلق تھا کہ آپ کی روح آنحضرت کی روح پاک سے متحد ہو چکی تھی اور آپ پر انہیں انوار کا  
نزول ہو گیا تھا جو آنحضرت کے شامل حال تھے اور آنحضرت کے انوار و فیوض عظیمہ آپ پر محیط تھے۔ اور فہم قرآن  
اور سید المرسل فخر بنی نوع انسان کی محبت میں آپ تمام لوگوں سے ممتاز تھے۔

اور جب آپ پر روحانی عالم اور اسرار الہیہ کا دروازہ کھلا تو آپ نے عام دنیوی تعلقات اور جسمانی علاقوں کو چھوڑ دیا  
اور محبوب حقیقی کے رنگ میں رنگین ہو گئے اور خداوند یکتا کی راہ میں ہر ایک مراد کو چھوڑ دیا اور جسمانی کدورتوں کا جامہ اتار  
کر خدائی صفات کا جامہ پہن لیا اور رضائے الہی میں محو ہو گئے۔

اور جب عشق حقیقی آپ کے رگ و ریشہ میں اور ہر ذرہ وجود میں جاگزیں ہو گیا اور اس کے انوار آپ کے افعال و اقوال  
اور نشست و برخاست میں نمایاں طور پر نظر آنے لگے تو آپ کو صدیق کا نام دیا گیا اور تازہ اور باریک علوم خداوند تعالیٰ کی  
طرف سے عطا ہوئے جس کے نتیجہ میں صدق آپ کی فطرت میں داخل ہو گیا اور طبعی عادت بن گیا اور اس کے آثار و انوار  
آپ کے ہر ایک قول و فعل اور ہر ایک حرکت و سکون میں نیز آپ کے حواس اور انفس طیبہ میں ظاہر ہو گئے اور آپ کو  
خداوند کریم نے اپنے خاص انعام یافتہ لوگوں میں داخل فرمایا اور حق یہ ہے کہ آپ کا وجود کتاب نبوت کا ایک اجمالی نسخہ تھا  
اور آپ ارباب فضل و کمال کے پیشوا اور انبیاء کی پاک سرشت سے بہرہ یاب تھے۔

وَلَا تَحْسَبْ قَوْلَنَا هَذَا نَوْعًا مِنَ الْمُبَالَغَةِ وَلَا مِنْ قَبِيلِ الْمُسَامَحَةِ وَالتَّجْوِزِ وَلَا مِنْ  
فَوْرِ عَيْنِ الْمَحَبَّةِ بَلْ هُوَ الْحَقِيقَةُ الَّتِي ظَهَرَتْ عَلَيَّ مِنْ حَضْرَةِ الْعِزَّةِ.”

(سِرِّ الخِلافة۔ روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۳۵۵)

۱۸۹۴ء (الف) ”خدا تعالیٰ کے الہام نے مجھے بتلادیا کہ ڈپٹی عبداللہ آتھم نے اسلام کی عظمت اور اُس  
کے رعب کو تسلیم کر کے حق کی طرف رُجوع کرنے کا کسی قدر حصہ لے لیا جس حصہ نے اُس کے وعدہ موت اور  
کامل طور کے ہاویہ میں تاخیر ڈال دی اور ہاویہ میں تو گر لیکن اس بڑے ہاویہ سے تھوڑے دنوں کے لئے بچ گیا  
جس کا نام موت ہے.....  
خدا تعالیٰ نے..... مجھے فرمایا۔

إِظْلَعِ اللَّهُ عَلَى هَيْبِهِ وَعَيْبِهِ. وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللَّهِ تَبْدِيلًا. وَلَا تَعْجَبُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَنْتُمْ  
الْأَعْلَوْنَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ. وَبِعِزَّتِي وَجَلَالِي إِنَّكَ أَنْتَ الْأَعْلَى. وَنُبْرُقُ الْأَعْدَاءَ كُلَّ مُبْرَقٍ.  
وَمَكْرُ أَوْلِيكَ هُوَ يَبُورُ. إِنَّا نَكْشِفُ السِّرَّ عَنْ سَاقِهِ. يَوْمَ مَعِينِ يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُونَ. ثَلَاثَةٌ مِنَ الْأَوْلِيَيْنِ  
وَأَوْلِيَّةٌ مِنَ الْآخِرِينَ. وَهَذِهِ تَذَكِيرَةٌ فَمَنْ شَاءَ اتَّخَذَ إِلَى رَبِّهِ سَبِيلًا.

ترجمہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے اس کے ہم و غم پر اطلاع پائی اور اس کو مہلت دی۔ جب تک کہ وہ بے باکی  
اور سخت گوئی اور تکذیب کی طرف میل کرے اور خدا تعالیٰ کے احسان کو بھلا دے (یہ معنی فقرہ مذکورہ کے تفہیم الہی  
سے ہیں) اور پھر فرمایا کہ خدا تعالیٰ کی یہی سنت ہے اور تو رہا پانی سنتوں میں تغیر اور تبدل نہیں پائے گا۔ اس فقرہ  
کے متعلق یہ تفہیم ہوئی کہ عادت اللہ اسی طرح پر جاری ہے کہ وہ کسی پر عذاب نازل نہیں کرتا جب تک ایسے کامل

بقیہ ترجمہ۔ میرا یہ کلام مبالغہ پر ہرگز مبنی نہیں ہے۔ نہ اس کی بنا محض خوش اعتقاد پر ہے بلکہ یہ وہ حقیقت ہے جو  
اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھ پر ظاہر ہوئی ہے۔

۱ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؒ) محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے درویش قادیان منشی محمد اسماعیل  
صاحب سیالکوٹی سے روایت کرتے ہیں کہ ”جب آتھم کی میعاد کا آخری دن تھا تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام  
مسجد مبارک کی چھت پر تشریف لائے اور حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؒ کو بلایا اور فرمایا کہ مجھے الہام ہوا ہے۔  
إِظْلَعِ اللَّهُ عَلَى هَيْبِهِ وَعَيْبِهِ اور اس کی تفہیم یہ ہوئی ہے کہ ہر کسی کی ضمیر آتھم کی طرف جاتی ہے اس لئے معلوم ہوا کہ وہ اس میعاد  
کے اندر نہیں مرے گا۔“ (اصحاب احمد جلد اول صفحہ ۵۷، مطبوعہ ۱۹۵۱ء، ناشر شیخ محمد اسماعیل صاحب پانی پتی)

اسباب پیدا نہ ہو جائیں جو غضبِ الہی کو مشتعل کریں اور اگر دل کے کسی گوشہ میں بھی کچھ خوفِ الہی مخفی ہو اور کچھ دھڑک شروع ہو جائے تو عذاب نازل نہیں ہوتا اور دوسرے وقت پر جا پڑتا ہے۔

اور پھر فرمایا کہ کچھ تعجب مت کرو اور غمناک مت ہو اور غلبہ تمہیں کو ہے اگر تم ایمان پر قائم رہو۔ یہ اس عاجز کی جماعت کو خطاب ہے۔ اور پھر فرمایا کہ مجھے میری عزت اور جلال کی قسم ہے کہ تو ہی غالب ہے (یہ اس عاجز کو خطاب ہے) اور پھر فرمایا کہ ہم دشمنوں کو پارہ پارہ کر دیں گے۔ یعنی ان کو ذلت پہنچے گی اور ان کا مکر ہلاک ہو جائے گا۔ اس میں یہ تفہیم ہوئی کہ تم ہی فتح یاب ہو نہ دشمن، اور خدا تعالیٰ بس نہیں کرے گا اور نہ باز آئے گا جب تک دشمنوں کے تمام مکروں کی پردہ دری نہ کرے اور ان کے مکر کو ہلاک نہ کر دے یعنی جو مکر بنایا گیا اور مجسم کیا گیا اُس کو توڑ ڈالے گا اور اُس کو مُردہ کر کے پھینک دے گا، اور اُس کی لاش لوگوں کو دکھا دے گا اور پھر فرمایا کہ ہم اصل بھید کو اس کی پنڈلیوں میں سے ننگا کر کے دکھا دیں گے یعنی حقیقت کو کھول دیں گے اور فتح کے دلائلِ بیّنہ ظاہر کریں گے اور اُس دن مومن خوش ہوں گے۔ پہلے مومن بھی اور پچھلے مومن بھی۔ اور پھر فرمایا کہ وجہ مذکورہ سے عذاب موت کی تاخیر ہماری سنّت ہے جس کو ہم نے ذکر کر دیا۔ اب جو چاہے وہ راہ اختیار کر لے جو اُس کے رب کی طرف جاتی ہے اس میں بدظنی کرنے والوں پر زجر اور ملامت ہے اور نیز اس میں یہ بھی تفہیم ہوئی ہے کہ جو سعادت مند لوگ ہیں اور جو خدا ہی کو چاہتے ہیں اور کسی بخل اور تعصّب یا جلد بازی یا سوء فہم کے اندھیرے میں مبتلا نہیں وہ اس بیان کو قبول کریں گے اور تعلیمِ الہی کے موافق اس کو پائیں گے لیکن جو اپنے نفس اور اپنی نفسانی ضد کے پیرو یا حقیقت شناس نہیں وہ بے باکی اور نفسانی ظلمت کی وجہ سے اُس کو قبول نہیں کریں گے۔“

(انوار الاسلام۔ روحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۲، ۳)

(ب) ”اس ہماری تحریر سے کوئی یہ خیال نہ کرے کہ جو ہونا تھا وہ سب ہو چکا اور آگے کچھ نہیں کیونکہ آئندہ کے لئے الہام میں یہ بشارتیں ہیں۔ وَنُزِقُ الْأَعْدَاءَ كُلَّ مَمَزَقٍ۔ يَوْمَ مَعِينٍ يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُونَ۔ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَثَلَاثَةٌ مِنَ الْآخِرِينَ۔ یعنی مخالف فاش شکستوں سے پارہ پارہ ہو جائیں گے اور اُس دن مومن خوش ہوں گے۔ پہلا گروہ بھی اور پچھلا گروہ بھی۔ پس یقیناً سمجھو کہ وہ دن آنے والے ہیں کہ وہ سب باتیں پوری ہوں گی جو الہی الہام میں آچکیں۔ دشمن شرمندہ ہوگا اور مخالف ذلت اٹھائے گا اور ہر ایک پہلو سے فتح ظاہر ہو جائے گی اور یقیناً سمجھیے کہ یہ بھی ایک فتح ہے اور آنے والی فتح کا ایک مقدمہ ہے۔“

(انوار الاسلام۔ روحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۱۶، ۱۷)

(ج) ”بعض وقت ایک باریک پیشگوئی لوگوں کے امتحان کے لئے ہوتی ہے تا خدا تعالیٰ انہیں دکھلاوے کہ ان کی عقلیں کہاں تک ہیں اور ہم لکھ چکے ہیں کہ حدیث نبوی کی رو سے اس پیشگوئی میں کج دل لوگوں کا امتحان بھی منظور تھا اس لئے باریک طور پر پوری ہوئی مگر اس کے اور بھی لوازم ہیں جو بعد میں ظاہر ہوں گے جیسا کہ کشف ساق کی پیشگوئی اس کی طرف اشارہ کرتی ہے۔“

(اشتہار ملحقہ ضیاء الحق۔ روحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۳۱۹)

۱۸۹۳ء ”خدائے تعالیٰ نے کئی دفعہ میرے پر ظاہر کیا ہے کہ اس جماعت پر ایک ابتلاء آنے والا ہے تا اللہ تعالیٰ دیکھے کہ کون سچا ہے اور کون کچا ہے۔“

(از مکتوب بنام نواب محمد علی خان صاحب۔ مکتوبات احمد جلد ۲ صفحہ ۲۰۲ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

۱۸۹۳ء ”اس تحریر کے لکھنے کے بعد مجھ پر نیند غالب ہو گئی اور میں سو گیا اور خواب میں دیکھا کہ

۱۔ یعنی تحریر متعلق سعد اللہ لدھیانوی۔ (مرزا بشیر احمد)

(نوٹ) حضرت مولانا مولوی حاجی حافظ نور الدین خلیفۃ المسیح اولؒ فرماتے ہیں۔

”میرا لڑکا عبدالحی آیۃ اللہ ہے۔ محمد احمد عمر گیا تھا۔ لدھیانہ کے ایک معترض نے اس پر اعتراض کیا..... میں نے اس لودھیانوی معترض کی تحریر کا کچھ بھی لحاظ نہ کیا اور اس پر کوئی توجہ نہ کی مگر میرے آقا و امام نے اس پر توجہ کی تو اس کو وہ بشارت ملی جو انوار الاسلام کے صفحہ ۲۶ (روحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۲۷) پر درج ہے اور پھر اس کے چند برس بعد یہ بچہ جس کا نام عبدالحی ہے پیدا ہوا۔ کشف کے مطابق اس کے جسم پر بعض پھوڑے نکلے جن کے علاج میں میری طبابت گرو تھی۔ عبدالحی کو ان پھوڑوں کے باعث سخت تکلیف تھی اور وہ ساری رات اور دن بھر تڑپتا اور بے چین رہتا۔ جس کے ساتھ ہم کو بھی کرب ہوتا۔ مگر ہم مجبور تھے، کچھ نہ کر سکتے تھے۔ ان پھوڑوں کے علاج کی طرف بھی اس کشف میں ایما تھا اور اس کی ایک جُزو ہلدی تھی اور اس کے ساتھ ایک اور دوائی تھی جو یاد نہ رہی تھی۔ ہم نے اس کے اضطراب اور کرب کو دیکھ کر چاہا کہ ہلدی لگائیں۔ آپ نے کہا کہ میں جرات نہیں کر سکتا کیونکہ اس کا دوسرا جُزو یاد نہیں۔ مگر ہم نے غلطی کھائی اور ہلدی لگادی۔ جس سے وہ بہت ہی تڑپا اور آخر ہم کو وہ دھونی پڑی۔ اس سے ہمارا ایمان تازہ ہو گیا کہ ہم کیسے ضعیف اور عاجز ہیں کہ اپنے قیاس اور فکر سے اتنی بات نہیں نکال سکے اور یہ مامور اور مُرسلوں کی جماعت ایک مشین اور کھل کی طرح ہوتے ہیں جس کے چلانے والا اللہ تعالیٰ ہی ہوتا ہے۔ اس کے بلائے بغیر یہ نہیں بولتے۔ غرض میرا ایمان ان نشانوں سے بھی پہلے کا ہے اور یہ خدا کا فضل ہے کہ اس نے ہم کو نشان کے بغیر نہ چھوڑا۔ سینکڑوں نشان دکھادیئے۔“ (حقائق الفرقان جلد ۲ صفحہ ۱۱۵، ۱۱۶ مطبوعہ ۲۰۰۵ء)

۲۔ (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؒ) یہ لڑکا اس پیشگوئی کے پانچ سال بعد ۱۵ فروری ۱۸۹۹ء کو پیدا ہوا۔ جس کا نام عبدالحی رکھا گیا۔



اخویم مولوی حکیم نور الدین صاحب ایک جگہ لیٹے ہوئے ہیں اور اُن کی گود میں ایک بچہ کھیلتا ہے جو انہیں کا ہے اور وہ بچہ خوش رنگ خوبصورت ہے اور آنکھیں بڑی بڑی ہیں۔ میں نے مولوی صاحب سے کہا کہ خدا نے بعوض محمد احمد آپ کو وہ لڑکا دیا کہ رنگ میں، شکل میں، طاقت میں اُس سے بدرجہا بہتر ہے اور میں دل میں کہتا ہوں کہ یہ تو اور بیوی کا لڑکا معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ پہلا لڑکا تو ضعیف الخلق، بیمار سا اور نیم جان سا تھا اور یہ تو قوی ہیکل اور خوش رنگ ہے اور پھر میرے دل میں یہ آیت گزری جس کا زبان سے سنانا یاد نہیں اور وہ یہ ہے۔

مَا نُنْسَخُ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنسِئَهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَا أَوْ مِثْلَهَا۔ اَلَمْ تَعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ<sup>۱</sup>۔  
 اور میں جانتا ہوں کہ یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے اس عدو والدین<sup>۲</sup> کا جواب ہے کیونکہ اس نے عیسائیوں کا حامی بن کر اسلام پر حملہ کیا اور وہ بھی بے جا اور بے ایمانی سے بھرا ہوا حملہ، اور ایک جزو اس خواب کی رہ گئی۔ میں نے دیکھا کہ اس بچے کے بدن پر کچھ پھنسی یا ٹوٹول کے مشابہ بخارات نکل رہے ہیں اور کوئی کہتا ہے کہ اس کا علاج ہلدی اور ایک اور چیز ہے۔ ”وَ اللّٰهُ اَعْلَمُ“ (انوار الاسلام۔ روحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۲۶ تا ۲۸ بقیہ حاشیہ در حاشیہ)

**۱۸۹۳ء** ”اولاد کے بارے میں میاں عبدالحق نے کوئی الہام تو پیش نہ کیا صرف طول امل ہے لیکن ہم کو اس بارہ میں بھی الہام ہوا اور اللہ جل شانہ نے بشارت دی اور فرمایا کہ

اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ

یعنی ہم تجھے ایک لڑکے کی خوشخبری دیتے ہیں۔“ (انوار الاسلام۔ روحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۳۰ حاشیہ)

<sup>۱</sup> (ترجمہ از مرتب) جس نشان کو بھی ہم مٹادیں یا بھلوا دیں اس سے بہتر دوسرا نشان یا اس جیسا نشان لاتے ہیں۔ کیا تو نہیں جانتا کہ خدا تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔ (البقرہ: ۱۰۷) <sup>۲</sup> سعد اللہ لدھیانوی۔ (مرزا بشیر احمد)  
<sup>۳</sup> (نوٹ از مولانا جلال الدین شمس) یعنی میاں عبدالحق غزنوی **تھم** امر تسری۔ جس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ مباہلہ کیا تھا۔

<sup>۴</sup> حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ”ہمیں خدا تعالیٰ نے عبدالحق کی یا وہ گوئی کے جواب میں بشارت دی تھی کہ تجھے ایک لڑکا دیا جائے گا جیسا کہ ہم اسی رسالہ انوار الاسلام میں اس بشارت کو شائع بھی کر چکے ہیں۔ سَوَّالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالْبِيْنَةُ کہ اس الہام کے مطابق ۲۷/ ذیقعد ۱۳۱۲ھ میں مطابق ۲۴ مئی ۱۸۹۵ء میرے گھر میں لڑکا پیدا ہوا جس کا نام شریف احمد رکھا گیا۔“ (ناسخ ضیاء الحق صفحہ آخر۔ روحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۳۲۳)

☆ ۱۷/اگست ۱۸۹۴ء ”إِنِّي أَنَا الْوَدُودُ الْكَرِيمُ“ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۷)

☆ ۱۸/اگست ۱۸۹۴ء ”إِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوْا وَالَّذِينَ هُمْ مُحْسِنُونَ“

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۷)

ترجمہ۔ خدا ان کے ساتھ ہے جو پرہیزگاری اختیار کرتے ہیں اور ان کے ساتھ ہے جو نیکو کار ہیں۔

(انجام آتھم۔ روحانی خزائن جلد نمبر ۱۱ صفحہ ۵۵، ۵۴)

☆ ۲۲/اگست ۱۸۹۴ء ”وَفِي ذَٰلِكُمْ بَلَاءٌ مِّن رَّبِّكُمْ عَظِيمٌ“

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۷)

☆ ۲۵/اگست ۱۸۹۴ء (الف) ”إِنَّ النَّاسَ كَانُوا بِآيَاتِنَا يَجْحَدُونَ“

(ب) ”ظَنَّ الْمُؤْمِنُونَ بِأَنفُسِهِمْ حَيْرَاءً“

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۷)

☆ ۲۶/اگست ۱۸۹۴ء ”يَوْمَئِذٍ يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُونَ ثَلَاثَةً مِنَ الْأَوَّلِينَ وَثَلَاثَةً مِنَ الْآخِرِينَ“

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۷)

ترجمہ۔ اس دن مومن خوش ہوں گے۔ ایک گروہ پہلوں میں سے اور ایک گروہ پچھلوں میں سے۔

(انجام آتھم۔ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۶۱، ۶۲)

۱ (نوٹ از ناشر) یہاں ۱۸۹۴ء کے وہ الہامات درج کئے جاتے ہیں جو حضرت مسیح موعود

علیہ السلام نے ایک کاپی میں درج فرمائے تھے اور جب ۱۹۳۵ء میں حضرت صاحبزادہ

مرزا بشیر احمد صاحب نے پہلی بار تذکرہ مرتب کیا تھا اس وقت یہ گم ہو چکی تھی۔ ۱۹۳۸ء میں یہ

کاپی حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کو مل گئی اور حضور نے اس کا ذکر اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ

۱۹/اگست ۱۹۳۸ء مطبوعہ الفضل جلد ۲۶ نمبر ۲۰۰ مورخہ ۳۱/اگست ۱۹۳۸ء میں فرمایا تھا۔

بعد میں یہ کاپی دوبارہ کاغذات میں کہیں گم ہو گئی اور ۱۹۸۳ء میں قادیان سے مل گئی۔ موجودہ تذکرہ

کے متن میں یہ الہامات صفحہ ۲۳۴ تا ۲۴۳ درج ہیں اور ان پر ☆ کا نشان لگادیا گیا ہے۔

۱ (ترجمہ از مرتب) یقیناً میں بہت محبت کرنے والا مہربان ہوں۔

۲ (ترجمہ از مرتب) اور اس میں تمہارے خدا کی طرف سے تمہارا بڑا امتحان ہے۔

۳ (ترجمہ از مرتب) یقیناً لوگ ہمارے نشانوں کا انکار کرتے تھے۔

۴ (ترجمہ از مرتب) مومنوں نے اپنے (لوگوں کے) بارہ میں نیک گمان کیا۔

☆ ۲۶ / اگست ۱۸۹۴ء (الف) ”إِنَّا نَكْشِفُ السِّرَّ عَنْ سَاقِهِ۔“

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۸)

ترجمہ۔ ہم حقیقت کو اس کی پنڈلی سے کھول دیں گے۔ (انجام آتھم۔ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۶۱)

(ب) ”وَلَا تَعْجَبُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَنْتُمْ الْأَعْلَوْنَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ۔“

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۸)

إِنَّكَ أَنْتَ الْأَعْلَى۔“

ترجمہ۔ اور تعجب مت کرو اور غمناک مت ہو اور تم ہی غالب ہو گے اگر تم ایمان پر ثابت قدم

رہے۔ یقیناً غلبہ تجھ ہی کو ہے۔ (انجام آتھم۔ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۶۱)

رہے۔ یقیناً غلبہ تجھ ہی کو ہے۔

☆ ۲۷ / اگست ۱۸۹۴ء (الف) ”إِنِّي مَعَ رَبِّي سَيِّدِينَ۔“ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۸)

ترجمہ۔ بتحقیق میرا رب میرے ساتھ ہے وہ مجھے راہ بتلائے گا۔

(براہین احمدیہ ہر چہار حصص روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۶۶۳ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۴)

(ب) ”میں نے دیکھا کہ ایک طرف بیت اللہ اور ایک طرف بیت المقدس اور بیچ میں میں کھڑا ہوں۔“

(ج) ”میں نے دیکھا کہ کچھ کیلے میرے سامنے رکھے ہیں اور ایک کیلا میں نے حامد علی کو دیا ہے۔“

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۸)

”لَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللَّهِ تَبْدِيلًا“

☆ ۲۹ / اگست ۱۸۹۴ء

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۹)

(انجام آتھم۔ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۶۱)

ترجمہ۔ تو خدا کی سنت میں تبدیلی نہیں پائے گا۔

☆ ۳۱ / اگست ۱۸۹۴ء (الف) ”إِطَّلَعَ اللَّهُ عَلَى هَبِّهِ وَعَظِيمِهِ۔“ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۸)

(انجام آتھم۔ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۶۱)

ترجمہ۔ خدا اس کے آچی آتھم کے غم پر مطلع ہوا۔

(ب) إِطَّلَعَ اللَّهُ عَلَى هَبِّهِ وَعَظِيمِهِ ۲. وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللَّهِ تَبْدِيلًا ۳. وَلَا تَعْجَبُوا وَلَا تَحْزَنُوا ۴.

۴ وَفِي ذَٰلِكَ بَلَاءٌ مِّن رَّبِّكُمْ عَظِيمٌ ۱.

۵ وَأَنْتُمْ الْأَعْلَوْنَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۶. إِنَّا نَكْشِفُ السِّرَّ عَنْ سَاقِهِ ۷. وَنَمِزُقُ

الْأَعْدَاءَ كُلَّ مَمِزُقٍ ۸. يَوْمَئِذٍ يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُونَ ۹. ثَلَاثَةٌ مِّنَ الْأَوَّلِينَ وَثَلَاثَةٌ مِّنَ الْآخِرِينَ۔

۱ (ترجمہ از مرتب) ۲ اور اس میں تمہارے رب کی طرف سے عظیم ابتلاء ہے۔

۱۰۔ هَذِهِ تَذَكْرَةٌ فَمَنْ شَاءَ اتَّخَذَ إِلَىٰ رَبِّهِ سَبِيلًا۔ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۹)  
 ترجمہ۔ ۱۔ خدا اس کے آجی آتھم کے غم پر مطلع ہوا۔ ۲۔ یہ خدا کی سنت ہے اور تو خدا کی سنت میں تبدیلی نہیں  
 پائے گا۔ ۳۔ اور تجب مت کرو اور غمناک مت ہو۔ ۴۔ اور تم ہی غالب ہو اگر تم ایمان پر ثابت قدم رہے اور ہم  
 حقیقت کو اس کی پینڈی سے کھول دیں گے۔ ۵۔ اور ہم دشمنوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیں گے۔ ۸۔ اس دن مومن خوش  
 ہوں گے اور گروہ پہلوں میں سے اور ایک بچھلوں میں سے۔ ۱۰۔ یہ تذکرہ ہے جو چاہے خدا کی راہ کو اختیار کرے۔  
 (انجام آتھم۔ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۶۱، ۶۲)

☆ یکم ستمبر ۱۸۹۳ء ”الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنِّي الْحُزْنَ۔“

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۰)

ترجمہ۔ اس خدا کو تعریف جس نے میرا غم دور کیا۔ (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۱۰)

☆ ۲۱ ستمبر ۱۸۹۳ء (الف) ”میں نے دیکھا کہ کئی انار میرے پاس رکھے ہیں اور ایک انار میں  
 نے اپنے ہاتھ میں لیا ہے۔“

(ب) ”وَمَكَرَ أُولَئِكَ هُوَ يَبُورُ۔“

”أَيُّ يَهْلِكُ بَعْدَ وُجُودِهَا وَتَجَسُّبِهَا۔ وَيَمُوتُ بَعْدَ حَيَاتِهَا فِي أَعْيُنِ النَّاسِ۔“<sup>۱</sup>

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۰)

ترجمہ۔ اور ان کا مکر ہلاک ہو جائے گا۔ (انجام آتھم۔ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۶۱)

(ج) ”كَيْفَ لِكَ ذُرًّا لَا يُضَاعُ۔“

ترجمہ۔ تیرے جیسا موتی ضائع نہیں کیا جاتا۔ (انجام آتھم۔ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۵۵)

(د) ”عَسَىٰ أَنْ تَكْرَهُهُ شَيْئًا وَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَعَسَىٰ أَنْ تُحِبُّوا شَيْئًا وَهُوَ شَرٌّ

لَّكُمْ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ۔“ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۰، ۱۱)

ترجمہ۔ یہ ممکن ہے کہ تم ایک چیز کو بُری سمجھو اور وہ اصل میں تمہارے لیے اچھی ہو اور ممکن ہے کہ تم ایک چیز

کو دوست رکھو اور وہ اصل میں تمہارے لئے بُری ہو اور خدا چیزوں کی اصل حقیقت کو جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

(برائین احمدیہ ہر چہار حصص۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۳۳۱ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۱۱)

۱۔ (ترجمہ از مرتب) یعنی اس کے وجود پانے اور جسم اختیار کرنے کے بعد وہ ہلاک ہو جائے گا اور لوگوں کی نظر میں  
 اس کی حیات کے بعد وہ مر جائے گا۔

☆ ۱۴ ستمبر ۱۸۹۴ء ”وَقْتُ الْإِبْتِلَاءِ وَوَقْتُ الْإِصْطِفَاءِ وَلَا يُرَدُّ وَقْتُ الْعَذَابِ

عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِينَ۔ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۱)

ترجمہ۔ ابتلاء کا وقت ہے اور اصطفاء کا وقت ہے اور عذاب کا وقت مجرموں کے سر پر سے کبھی نہیں ٹل سکتا۔

(انجام آتھم۔ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۵۷)

☆ ۱۸ ستمبر ۱۸۹۴ء (الف) ”لَنْ يَجْعَلَ اللَّهُ لِلْكَافِرِينَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ سَبِيلًا۔“

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۱)

ترجمہ۔ خدا ہرگز ایسا نہیں کرے گا کہ کافروں کا مومنوں پر کچھ الزام ہو۔ (انجام آتھم۔ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۵۹)

(ب) ”داغ ہجرت“

(ج) ”وَمَكْرُوا وَمَكَرَ اللَّهُ وَاللَّهُ خَيْرٌ الْمَاكِرِينَ ثُمَّ يَنْقُضِي عَلَى الْمَاكِرِينَ۔“<sup>۱</sup>

(د) ”..... الرِّوَالِحُ — قَالُوا سَاحِرٌ كَذَّابٌ۔“ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۱)

(ه) ”إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ۔“

ترجمہ۔ تیرا بدگو بے خیر ہے یعنی خدا اسے بے نشان کر دے گا اور وہ نامراد مرے گا۔

(انجام آتھم۔ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۵۸)

(و) ”عَسَى أَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا وَهُوَ خَيْرٌ لَكُمْ وَعَسَى أَنْ تُحِبُّوا شَيْئًا وَهُوَ شَرٌّ

لَكُمْ۔ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ۔“

ترجمہ۔ یہ ممکن ہے کہ تم ایک چیز کو بُری سمجھو اور وہ اصل میں تمہارے لیے اچھی ہو اور ممکن ہے کہ تم ایک چیز

کو دوست رکھو اور وہ اصل میں تمہارے لئے بُری ہو اور خدا چیزوں کی اصل حقیقت کو جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

(براہین احمدیہ ہر چہار حصص۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۴۳۱ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۱۱)

(ز) ”وَذَرْنِي وَالْمُكَذِّبِينَ أُولِي النَّعْمَةِ۔“

ترجمہ۔ اور منعم مکذّبوں کی سزا مجھ پر چھوڑ دے۔ (انجام آتھم۔ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۵۵)

۱ (ترجمہ از مرتب) اور انہوں نے بھی تدبیریں کیں اور اللہ نے بھی تدبیریں کیں اور اللہ تدبیر کرنے والوں میں سے

سب سے بہتر ہے۔ پھر وہ تدبیر کرنے والوں پر چھٹ پڑے گا۔ ۲ (نوٹ) یہ الفاظ پڑھے نہیں جاسکے۔ (ناشر)

۳ (ترجمہ از مرتب) انہوں نے کہا کہ یہ شخص جادو گرا اور بہت بڑا جھوٹا ہے۔

(ح) ”خُذْهَا وَلَا تَخَفْ سَنُعِيدُهَا سَبِيْرَتَهَا الْأُوْلَىٰ“ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۲)

(ط) ”الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ“ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۱، ۱۲)

۲۹ ستمبر ۱۸۹۳ء ”آخر اے مُردار! دیکھے گا کہ تیرا کیا انجام ہوگا۔ اے عَدُوّ اللہ! تو مجھ سے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ سے لڑ رہا ہے۔ بخدا مجھے اسی وقت ۲۹ ستمبر ۱۸۹۳ء کو تیری نسبت الہام ہوا ہے۔

إِنَّ شَأْنِكَ هُوَ الْأَبْتَرُ“ (انوار الاسلام۔ روحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۸۵، ۸۶)

ترجمہ۔ تیرا بد گوبے خیر ہے یعنی خدا سے بے نشان کر دے گا اور وہ نامراد مرے گا۔

(انجام آتھم۔ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۵۸)

☆ ۳۰ ستمبر ۱۸۹۳ء (الف) ”إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا“ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۲)

ترجمہ۔ ہم نے تجھ کو کھلی کھلی فتح دی ہے۔

(ب) ”أَنْتَ مَعِيَ وَمَنْ مَعَكَ“ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۲)

☆ ۳ اکتوبر ۱۸۹۳ء ”قَدْ جَاءَ كُمْ الْفَتْحُ“ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۲)

☆ ۱۵ اکتوبر ۱۸۹۳ء ”يَا نُوحُ أَسِرْ رُوْيَاكَ“ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۳)

ترجمہ۔ اے نوح! اپنے خواب کو پوشیدہ رکھ۔

۱۔ (ترجمہ از مرتب) اسے پکڑ لے اور خوف مت کر۔ ہم اس کی پہلی خصلت پھر اُس میں ڈال دیں گے۔

۲۔ (ترجمہ از مرتب) آج میں نے تمہارا دین تمہارے لئے مکمل کر دیا ہے۔

۳۔ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمس) یہ شخص یعنی سعد اللہ لدھیانوی جنوری ۱۹۰۷ء کے پہلے ہفتہ میں نمودنیا پبلک سے مر گیا۔

اس کے مرنے کے کچھ عرصہ بعد یعنی ۱۲ جولائی ۱۹۲۶ء کو اس کا اکلوتا بیٹا محمود نامی بھی جو اس الہام سے پہلے کا تھا موضع کوم کلاں

ضلع لدھیانہ میں لا ولد فوت ہو گیا اور اس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق سعد اللہ کی نسل منقطع ہو گئی۔

۴۔ (ترجمہ از مرتب) تو میرے ساتھ اور ان کے ساتھ ہے جو تیرے ساتھ ہیں۔

۵۔ (ترجمہ از مرتب) فتح تمہارے پاس آگئی ہے۔

☆ ۱۱ اکتوبر ۱۸۹۳ء ”عبداللہ آتھم کی نسبت۔ لِيُنْبَنَنَّ فِي الْحَطْمَةِ“

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۳)

ترجمہ۔ اور آتھم نابود کرنے والی آگ میں ڈال دیا جاوے گا۔ (انجام آتھم۔ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۶۲)

☆ ۱۲ اکتوبر ۱۸۹۳ء ”إِنَّ النَّصَارَى حَوْلُوا الْأَمْرَ“ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۳)

اکتوبر ۱۸۹۳ء ”بعض نادان عیسائیوں کا یہ کہنا کہ جو ہونا تھا ہو چکا عجیب حماقت اور بے دینی ہے۔

وہ اس امر واقعی کو کیوں کرا اور کہاں چھپا سکتے ہیں کہ وہ پہلی پیشگوئی دو پہلو پر مشتمل تھی۔ پس اگر ایک ہی پہلو پر مدار فیصلہ رکھا جائے تو اس سے بڑھ کر کونسی بے ایمانی ہوگی اور دوسرے پہلو کے امتحان کا وہی ذریعہ ہے جو الہی تفہیم نے میرے پر ظاہر کیا۔ یعنی یہ کہ آپ قسم مؤکد بعد اب موت کھا جائیں۔“

(انوار الاسلام روحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۹۴)

☆ ۴ نومبر ۱۸۹۳ء ”اس تاریخ میں نے دیکھا کہ ایک سانپ میں نے قتل کیا اور ایک سانپ سے

میں بھاگا ہوں۔“

☆ ۵ نومبر ۱۸۹۳ء (الف) ”اس تاریخ یہ الہام ہوا۔ برروئے من انوارها بتافت۔“

(ب) ”برروئے من انوار سعادت بتافت۔“ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۳)

(ج) ”فَبَرَأَ اللَّهُ مِمَّا قَالُوا وَكَانَ عِنْدَ اللَّهِ وَجِيهًا۔“

ترجمہ۔ سو خدا نے ان کے الزاموں سے اس کو بری کیا اور وہ خدا کے نزدیک ایک وجیہ ہے۔

(انجام آتھم۔ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۵۸)

۱۔ (ترجمہ از مرتب) نصاریٰ نے حقیقت کو بدل دیا ہے۔

۲۔ (نوٹ از سید عبدالحی) یعنی عبداللہ آتھم والی پیشگوئی کہ ۱۵ ماہ تک ہاویہ میں گرایا جاوے گا بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے۔

۳۔ (ترجمہ از مرتب) میرے چہرہ پر اس کے انوار ہویدا ہیں۔

۴۔ (ترجمہ از مرتب) میرے چہرہ پر خوش بختی کے انوار ہویدا ہیں۔

(د) اِنَّ مَعِيَ رَبِّي سَيَهْدِيْنِ۔ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۳)  
ترجمہ۔ تحقیق میرا رب میرے ساتھ ہے وہ مجھے راہ بتلائے گا۔

(برائین احمدیہ ہر چہار حصہ۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۶۶۳ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۴)

۱۸۹۴ء ”جب آتھم نے قسم کھانے سے انکار کیا تب فیصلہ کے لئے دوسرا الہام یہ ہوا کہ اگر آتھم اس دعوے میں سچا ہے کہ اُس نے رجوع نہیں کیا تو وہ عمر پائے گا اور اگر جھوٹا ہے تو جلد مر جائے گا۔“

(ایام اصلاح۔ روحانی خزائن جلد ۱۴ صفحہ ۳۲۶ حاشیہ)

☆ ۵ دسمبر ۱۸۹۴ء ”۵ دسمبر ۱۸۹۴ء کو میں نے خواب دیکھا کہ اوّل گویا محمود کے کپڑوں کو آگ لگی ہے اور میں نے بجھادی ہے اور پھر ایک اور شخص کے آگ لگی اور میں نے بُجھا دی ہے اور پھر میرے کپڑوں کو آگ لگا دی ہے اور میں نے اپنے اوپر پانی ڈال لیا ہے اور آگ بُجھ گئی ہے مگر کچھ سیاہ داغ سا بازو پر نمودار ہے اور خیر ہے۔ اَفْوَضُ اَمْرِي اِلَى اللّٰهِ۔“

☆ ۱۱ دسمبر ۱۸۹۴ء بروز منگل ”وقت ۱۲ منٹ دو گھنٹے

يَوْمَ الثُّلَاثِ

رَأَيْتُ فِي هَذَا الْوَقْتِ كَأَنَّ حَامِدًا عَلِيًّا دَخَلَ فِي هَذِهِ الْحُجْرَةِ وَفِي يَدَيْهِ فَخِذَانِ مِنْ شَاةٍ مَسْلُوحَةٍ۔

فَقَفَّوْضُ اَمْرِنَا اِلَى اللّٰهِ وَنَسَلْنَاهُ خَيْرًا وَّ عَافِيَةً۔ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَاحْفَظْنَا مِنْ كُلِّ بَلَاءٍ وَاحْفَظْنَا مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ۔“<sup>۱</sup>

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۵)

☆ ۱۲ دسمبر ۱۸۹۴ء ”يَوْمَ الْاَرْبَعَاءِ

رَأَيْتُ فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ كَأَنِّي عَلَى مَكَانِ مُحَمَّدٍ حُسَيْنٍ بَطْنِ الْوَيْطِيِّ وَانَّا صَلَّيْنَا وَظَنَنْتُ اَنِّي اِمَامٌ

۱ (ترجمہ از مرتب) اس وقت میں نے دیکھا کہ گویا حامد علی اس کمرہ میں داخل ہوا ہے اور اس کے ہاتھ میں کھال اُتری ہوئی بکری کی دورانی ہیں۔

پس ہم اپنا معاملہ خدا کے سپرد کرتے ہیں اور اس سے بہتری اور عافیت کے طالب ہیں۔ اے ہمارے رب! ہمارے قصور معاف فرما اور ہمیں ہر مصیبت سے بچا اور ہمیں دنیا و آخرت کی رسوائی سے بھی محفوظ رکھ۔



وَ اَخْطَأْتُ فِي جَهْرِ الْفَاتِحَةِ..... وَقُلْتُ لِمَ لَمْ تَهْتَعُونِي مِنَ الْجَهْرِ. ثُمَّ ظَنَنْتُ اَنِّي كَبَّرْتُ جَهْرًا وَمَا قَرَأْتُ الْفَاتِحَةَ وَمَا اتَذَكَّرْتُ اَنْ مُحَمَّدٌ حُسَيْنٌ كَانَ مَعَنَا فِي الصَّلَاةِ اَوْ اَدَّى قِبَلَنَا الصَّلَاةَ ثُمَّ اِذَا فَرَعْنَا مِنَ الصَّلَاةِ كُنْتُ جَالِسًا عَلَى مُقَابَلَةِ مُحَمَّدٍ حُسَيْنٍ عَلَى فِرَاشٍ وَ اَظُنُّ اَنَّهُ كَانَ فِي هَذَا الْوَقْتِ اَسْوَدَ اللَّوْنِ كَالْعُرْيَانِ وَكَانَ لَوْنُهُ مَائِلًا اِلَى السَّوَادِ فَاخَذَنِي الْحَيَاءُ اَنْ اَنْظُرَ اِلَيْهِ..... وَ اَظُنُّ اَنِّي قُلْتُ لَهُ هَلْ لَكَ اَنْ تُصَالِحَ وَ تَسِيَلُ اِلَى السَّلَامِ قَالَ نَعَمْ فَدَلَّنِي مِنْهُ حَتَّى عَانَقْتَنِي جَالِسًا فَقُلْتُ اَتَغْفِرُنِي كُلَّ مَا قُلْتُ فِي شَأْنِكَ مِنْ كَلِمَاتٍ تُؤْذِيكَ فَاِنْ شِئْتَ فَاعْفِرْ وَ اُرِيدُ اَنْ لَا يَبْغِي لَكَ غِلٌّ وَ نَزَاعٌ يَوْمَ نَحْشُرُوْا نَقُوْمَ اِمَامِ اللهِ تَعَالَى قَالَ غَفَرْتُ لَكَ قُلْتُ فَاشْهَدْ اَنِّي غَفَرْتُ لَكَ كُلَّ مَا جَرَى عَلَيَّ لِسَانِكَ مِنْ تَكْفِيْرِي وَ تَكْذِيْبِي وَ غَيْرِ ذَلِكَ ثُمَّ قُبِيتُ وَ تَذَكَّرْتُ رُوْيَا فِي هَذَا الْبَابِ وَقُلْتُ يَعْلَمُ الْحَاضِرُونَ مِنْ اَتْبَاعِي اَنِّي رَأَيْتُ مِنْ قَبْلِ فِي هَذَا الْبَابِ ثُمَّ نَادَا مُنَادٍ اَنْ رَجُلًا اَلْمَسْهُي سُلْطَانِ بِيْغٍ فِي حَالَةِ الْاِحْتِضَارِ فَقُلْتُ سَيَبُوتُ وَ رَأَيْتُ مِنْ قَبْلِ اَنَّ الْمُصَالِحَةَ يَكُوْنُ فِي يَوْمِ مَوْتِهِ.

وَقُلْتُ لَهُ اَنِّي رَأَيْتُ مِنْ قَبْلِ فِي مَنَاجِي اَنَّ مِنْ عَلَامَاتِ الْمُصَالِحَةِ اَنَّهُ يَوْمَ مَعِيْدَةِ يَمُوْتُ بِهَاءِ الدِّيْنِ فَتَبَسَّمَ مُحَمَّدٌ حُسَيْنٌ وَ عَجِبَ عَجَبًا شَدِيْدًا وَقَالَ هَذَا حَقٌّ اِنَّ بِهَاءِ الدِّيْنِ قَدْ مَاتَ فَكَانَتْهُ اِسْتِعْظَمَ شَانَ هَذَا الْخَبْرِ ثُمَّ اَنْتَقَلَ مِنْ مَكَانٍ اِلَى مَكَانٍ اٰخَرَ الدِّيْنِ كَانَ فِي بَيْتٍ وَ اِحِدٍ فَقَصَدْتُ اَنْ اَدْعُوْهُ اِلَى مَا اِدْعُوْهُ اَنْ اُهَيِّئْهَا لَهُ فَجِئْتُهٗ بِمَكَانٍ كَانَ فِيْهِ وَ قُلْتُ اِقْبَلْ دَعْوَتِي الْيَوْمَ فَاعْتَدَرَ اِعْتِدَارًا خَفِيْفًا ثُمَّ قَبِلَ وَقَالَ سَاجِدٌ وَقُلْتُ اِنِّي رَأَيْتُ قَبْلَ هَذَا اَنَّ الْمُصَالِحَةَ يَكُوْنُ بِلَا وَاِسْطَةِ اِحِدٍ وَا لَا يَكُوْنُ بَيْنِي وَ بَيْنَكَ اِحِدٌ. فَكَانَ كَمَا رَأَيْتُ وَ رَأَيْتُهُ عِنْدَ الْمَعَانِقَةِ كَاَنَّهُ طِفْلٌ صَغِيْرٌ اَسْوَدَ اللَّوْنِ. (كاپي الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۶۳-۱۶۴)

اس روایا کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سراج منیر میں یوں فرمایا ہے۔

”ایک مرتبہ میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا میں محمد حسینؑ کے مکان پر گیا ہوں اور میرے ساتھ ایک جماعت ہے اور ہم نے وہیں نماز پڑھی اور میں نے امامت کرائی اور مجھے خیال گذرا کہ مجھ سے نماز میں یہ غلطی ہوئی ہے کہ میں نے ظہر یا عصر کی نماز میں سورہ فاتحہ کو بلند آواز سے پڑھنا شروع کر دیا تھا۔ پھر مجھے معلوم ہوا کہ

میں نے سورہ فاتحہ بلند آواز سے نہیں پڑھی بلکہ صرف تکبیر بلند آواز سے کہی پھر جب ہم نماز سے فارغ ہوئے تو میں کیا دیکھتا ہوں کہ محمد حسین ہمارے مقابل پر بیٹھا ہے اور اس وقت مجھے اُس کا سیاہ رنگ معلوم ہوتا ہے اور بالکل برہنہ ہے۔ پس مجھے شرم آئی کہ میں اُس کی طرف نظر کروں۔ پس اُسی حال میں وہ میرے پاس آ گیا۔ میں نے اُسے کہا کہ کیا وقت نہیں آیا کہ تُو صلح کرے اور کیا تُو چاہتا ہے کہ تجھ سے صلح کی جائے۔ اُس نے کہا کہ ہاں۔ پس وہ بہت نزدیک آیا اور بغل گیر<sup>۱</sup> ہوا اور وہ اس وقت چھوٹے بچے کی طرح تھا۔ پھر میں نے کہا کہ اگر تُو چاہے تو ان باتوں سے درگزر کر جو میں نے تیرے حق میں کہیں جن سے تجھے دکھ پہنچا۔ اور خوب یاد رکھ کہ میں نے کچھ نہیں کہا مگر صحت نیت سے اور ہم ڈرتے ہیں خدا کے اس بھاری دن سے جبکہ ہم اس کے سامنے کھڑے ہوں گے اس نے کہا کہ میں نے درگزر کی۔ تب میں نے کہا کہ گواہ رہ کہ میں نے وہ تمام باتیں تجھے بخش دیں جو تیری زبان پر جاری ہوئیں اور تیری تکفیر اور تکذیب کو میں نے معاف کیا۔ اس کے بعد ہی وہ اپنے اصلی قدر پر نظر آیا اور سفید کپڑے نظر آئے۔ پھر میں نے کہا جیسا کہ میں نے خواب میں دیکھا تھا آج وہ پورا ہو گیا۔

پھر ایک آواز دینے والے نے آواز دی کہ ایک شخص جس کا نام سلطان بیگ ہے جان گندن میں ہے۔ میں نے کہا کہ اب عنقریب وہ مر جائے گا کیونکہ مجھے خواب میں دکھلایا گیا ہے کہ اُس کی موت کے دن صلح ہوگی۔ پھر میں نے محمد حسین کو یہ کہا کہ میں نے خواب میں یہ دیکھا تھا کہ صلح کے دن کی یہ نشانی ہے کہ اُس دن بہاؤ الدین فوت ہو جائے گا۔ محمد حسین نے اس بات کو سن کر نہایت تعظیم کی نظر سے دیکھا اور ایسا تعجب کیا جیسا کہ ایک شخص ایک واقعہ صحیحہ کی عظمت سے تعجب کرتا ہے اور کہا یہ بالکل سچ ہے اور واقعی بہاؤ الدین فوت ہو گیا۔ پھر میں نے اس کی دعوت کی اور اُس نے ایک خفیف عذر کے بعد دعوت کو قبول کر لیا اور پھر میں نے اُس کو کہا کہ میں نے خواب میں یہ بھی دیکھا تھا کہ صلح بلا واسطہ ہوگی۔ سو جیسا کہ دیکھا تھا ویسا ہی ظہور میں آ گیا اور یہ بدھ کا دن اور تاریخ ۱۲ دسمبر ۱۸۹۴ء تھی۔“

(سراج منیر۔ روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحہ ۸۰، ۸۱)

۱ (نوٹ از مولانا جلال الدین بخشؒ) یہ روایا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں پوری ہوئی چنانچہ حضور فرماتے ہیں۔

”جب میرا زمانہ آیا تو اللہ تعالیٰ نے اُن کے دل میں ندامت پیدا کی۔ چنانچہ میں ایک دفعہ بٹالہ گیا تو وہ خود مجھ سے ملنے کے لئے آئے اور میں نے دیکھا کہ اُن پر سخت ندامت طاری تھی..... پھر اللہ تعالیٰ نے اس روایا کو اس رنگ میں بھی پورا فرما دیا کہ ان کے دلوں کے تعلیم حاصل کرنے کے لئے قادیان آئے اور انہوں نے میرے ہاتھ پر بیعت کی۔“

(الفضل مورخہ ۲۰ جولائی ۱۹۴۴ء صفحہ ۲)

☆ ۲۱ دسمبر ۱۸۹۴ء (الف) ”فَاجَاءَهَا الْبُخَاصُ إِلَى جِدْعِ النَّخْلَةِ. قَالَتْ يَا لَيْتَنِي  
مِتُّ قَبْلَ هَذَا. فَوَقَاهُمُ اللَّهُ مِنْ شَرِّ ذَلِكَ الْيَوْمِ“<sup>۱</sup>

اس وقت میں نے دیکھا کہ میری بیوی اس گھر کے اندر کے دالان میں گھبرائی در دِزہ میں اضطراب کرتی  
ہوئی میری چارپائی تک پہنچی ہے۔“

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۹)

(ب) ”يَا مَسِيحُ الْخَلْقِ عَدَوَانَا.“  
(ترجمہ) اے مسیح جو خلقت کی بھلائی کے لئے بھیجا گیا۔ ہماری طاعون کے دفع کے لئے مدد کر۔

(ایام الصلح۔ روحانی خزائن جلد ۱۴ صفحہ ۴۰۳)

مارچ ۱۸۹۵ء ”کچھ تھوڑے دن ہوئے ہیں کہ مجھ کو خواب آیا تھا کہ ایک جگہ میں بیٹھا ہوں۔ ایک دفعہ کیا  
دیکھتا ہوں کہ غیب سے کسی قدر روپیہ میرے سامنے موجود ہو گیا ہے۔ میں حیران ہوا کہ کہاں سے آیا۔ آخر میری  
یہ رائے ٹھہری کہ خدا تعالیٰ کے فرشتہ نے ہماری حاجات کے لئے یہاں رکھ دیا ہے۔ پھر ساتھ الہام ہوا کہ

إِنِّي مُرْسِلٌ إِلَيْكُمْ هَدِيَّةً

کہ میں تمہاری طرف ہدیہ بھیجتا ہوں اور ساتھ ہی میرے دل میں پڑا کہ اس کی یہی تعبیر ہے کہ ہمارے  
مخلص دوست حاجی سیٹھ عبدالرحمن صاحب اس فرشتہ کے رنگ میں ممتثل کئے گئے ہوں گے اور غالباً وہ روپیہ  
بھیجیں گے اور میں نے اس خواب کو عربی زبان میں اپنی کتاب میں لکھ لیا چنانچہ کل اس کی تصدیق ہو گئی۔  
الْحَمْدُ لِلَّهِ۔ یہ قبولیت کی نشانی ہے کہ مولیٰ کریم نے خواب اور الہام سے تصدیق فرمائی۔“

(از مکتوب بنام سیٹھ عبدالرحمن صاحب مدرسی۔ مکتوبات احمد جلد ۲ صفحہ ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

اپریل ۱۸۹۵ء ”أَوْحَى إِلَيَّ أَنَّ الدِّينَ هُوَ الْإِسْلَامُ وَأَنَّ الرَّسُولَ هُوَ الْمُصْطَفَى السَّيِّدُ الْإِمَامُ۔  
رَسُولُ أُمَّتِي أَمِينٌ. فَكَمَا أَنَّ رَبَّنَا أَحَدٌ يَسْتَحِقُّ الْعِبَادَةَ وَحْدَهُ فَكَذَلِكَ رَسَوْلُنَا الْبَطَّاعُ وَاحِدًا لَا  
نَبِيَّ بَعْدَهُ وَلَا شَرِيكَ مَعَهُ وَأَنَّهُ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ.

(خدا تعالیٰ نے) مجھے الہام کیا کہ دین اللہ اسلام ہی ہے اور سچا رسول مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سردار امام

۱ (ترجمہ از مرتب) پھر اس (عورت) کو در دِزہ کھجور کے تنے کی طرف لے گئی۔ تب اس نے کہا کاش میں اس سے  
پہلے مر جاتی۔ پھر خدا نے انہیں اس دن کی خرابی سے بچا لیا۔

ہے جو رسول اُمّی امین ہے۔ پس جیسا کہ عبادت صرف خدا کے لئے مسلم ہے اور وہ وحدہ لا شریک ہے اسی طرح ہمارا رسول اس بات میں واحد ہے کہ اس کی پیروی کی جاوے اور اس بات میں واحد ہے کہ وہ خاتم الانبیاء ہے۔“  
(منن الرحمن۔ روحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۱۶۴)

**۱۸۹۵ء (الف)** ”إِنَّهُ صَرَفَ قَلْبِي إِلَى تَحْقِيقِ الْأَلْسِنَةِ وَأَعَانَ نَظْرِي فِي تَنْقِيدِ اللُّغَاتِ الْمُتَفَرِّقَةِ وَعَلَّمَنِي أَنَّ الْعَرَبِيَّةَ أُمَّهَا وَجَامِعُ كَيْفِيَّتِهَا وَكَمَّهَا. وَأَنَّهَا لِسَانُ أَصْلَى النَّوْجِ الْإِنْسَانِ وَلُغَةُ أُمَّهَا مِيثَةُ مَنْ حَضَرَ الرَّحْمَانِ. وَتَبَيَّنَتْ لِخَلْقَةِ الْبَشَرِ مِنْ أَحْسَنِ الْخَالِقِينَ.“

اس نے زبانوں کی تحقیق کی طرف میرے دل کو پھیر دیا اور میری نظر کو متفرق زبانوں کے پرکھنے کے لئے مدد کی اور مجھ کو سکھلایا کہ عربی تمام زبانوں کی ماں اور ان کی کیفیت کمیت کی جامع ہے اور وہ نوع انسان کے لئے ایک اصلی زبان اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک الہامی لغت ہے اور انسانی پیدائش کا تتمہ ہے جو احسن الخالقین نے ظاہر کیا ہے۔“  
(منن الرحمن۔ روحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۱۶۶)

**(ب)** ”وَعَلَّمْتُ مِنْ سِرِّ اللُّغَاتِ وَمَعْنَوَاهَا. وَرُودَتْ مِنْ فَصِّ الْكَلِمَاتِ وَنَجْوَاهَا. وَكَذَلِكَ أُعْطِيتُ مِنْ أَسْرَارِ عَلِيَا وَنِكَاتِ عَظْمِي.“

اور مجھ کو لغتوں کا سر اور ان کی اصل جگہ بتلائی گئی اور کلمات کے بیوند اور ان کے راز سے میں توشہ دیا گیا اور اسی طرح بلند بھید مجھ کو عطا کئے گئے اور بڑے بڑے نکتے مجھ کو دیئے گئے۔“  
(منن الرحمن۔ روحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۱۸۲، ۱۸۳)

**۱۸۹۵ء** ”وَكُشِفَ عَلَيَّ أَنَّ الْأَيَةَ الْمُوصُوفَةَ وَالْإِشَارَاتِ الْمَلْفُوفَةَ تَهْدِي إِلَى فَصَائِلِ الْعَرَبِيَّةِ. وَتُشِيرُ إِلَى أَنَّهَا أُمَّ الْأَلْسِنَةِ وَأَنَّ الْقُرْآنَ أُمَّ الْكُتُبِ السَّابِقَةِ. وَأَنَّ مَكَّةَ أُمَّ الْأَرْضَيْنِ.“

اور میرے پرکھو لا گیا کہ آیت موصوفہ اور اشارات ملفوفہ عربی کے فضائل کی طرف ہدایت کرتی ہیں اور اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہیں کہ وہ اُمّ اللسان ہے اور قرآن پہلی کتابوں کا اُمّ یعنی اصل ہے اور مکہ تمام زمین کا اُمّ ہے۔“  
(منن الرحمن۔ روحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۱۸۳)

۱ (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؒ) یعنی آیت لِنُنذِرَ أُمَّ الْقُرَىٰ وَمَنْ حَوْلَهَا۔ (الانعام: ۹۳) ترجمہ۔ تاکہ تو بستیوں کی ماں اور اس کے ارد گرد بسنے والوں کو ڈرائے۔

۲۴ مئی ۱۸۹۵ء ”جب یہ پیدا ہوا تھا تو اُس وقت عالم کشف میں میں نے دیکھا کہ آسمان پر سے ایک روپیہ اُترا اور میرے ہاتھ پر رکھا گیا۔ اس پر لکھا تھا۔  
 مَعْمَرُ اللّٰہِ“<sup>۱</sup>

(بدر جلد ۶ نمبر ۱، ۲، مورخہ ۱۰ جنوری ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

۱۸۹۵ء ”مجھے اپنے مرض ذیابیطس کی وجہ سے آنکھوں کا بہت اندیشہ تھا کیونکہ اس مرض کے غلبہ سے آنکھ کی بینائی کم ہو جایا کرتی ہے اور نزول الماء ہو جاتا ہے۔ اس اندیشہ کی وجہ سے دعا کی گئی تو الہام ہوا کہ  
 نَزَلَتْ الرَّحْمَةُ عَلٰی ثَلَاثِ الْعَيْنِ وَعَلَى الْاُخْرَيَيْنِ۔“

یعنی رحمت تین اعضا پر نازل ہوگی ایک تو آنکھ اور دوا اور عضو۔ اس جگہ آنکھ کا ذکر تو کر دیا لیکن باقی دو اعضا کی تصریح نہیں فرمائی مگر لوگ کہا کرتے ہیں کہ زندگی کا لطف تین عضو کے بقا میں ہے۔ آنکھ، کان، پران۔ اس الہام کے پورا ہونے کی کیفیت اس سے معلوم ہو سکتی ہے کہ قریباً اٹھارہ سال سے یہ مرض مجھے لاحق ہے اور ڈاکٹر اور حکیم لوگ جانتے ہیں کہ اس مرض میں آنکھوں کو کیسا اندیشہ ہوتا ہے پھر کونسی طاقت ہے جس نے پہلے سے خبر دے دی کہ یہ قانون تجھ پر توڑ دیا جائے گا اور بعد میں ایسا ہی کر کے دکھا دیا۔“

(نزول المسج۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۹۲، ۵۹۳)

دسمبر ۱۸۹۵ء ”میں نے اس تاریخ سے پہلے جو جمادی الثانی ۱۳۱۳ھ روز شنبہ مطابق ۷ دسمبر ۱۸۹۵ء ہے دیکھا تھا کہ میرے تینوں لڑکے ایک جگہ بیٹھے ہیں اور میں کہتا ہوں یعنی ان کو مخاطب کر کے کہ ہم میں اور تم میں صرف ایک دن کی میعاد ہے۔ اس کی میں نے یہ تعبیر کی ہے کہ یہ چوتھے لڑکے کی روح مجھ میں بولی ہے۔“

(رجسٹر متفرق یادداشتیں از حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۰۴)

۱ (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمد) مراد حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحبؒ ہیں۔ یہ روایا حضورؐ نے جنوری ۱۹۰۷ء میں بیان فرمائی ہے مگر چونکہ ساتھ فرما دیا ہے کہ حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحبؒ کی پیدائش کے وقت دیکھی تھی۔ اس لئے اسے صاحبزادہ موصوف کی پیدائش کے سن کے الہامات و کشوف میں درج کیا گیا ہے۔  
 ۲ (نوٹ از ناشر) الحکم مورخہ ۱۰ جنوری ۱۹۰۷ء صفحہ ۱۱ میں یہ کشف ان الفاظ میں درج ہے۔

”جب یہ پیدا ہوا تھا تو اُس وقت عالم کشف میں آسمان پر ایک ستارہ دیکھا تھا جس پر لکھا تھا۔ مَعْمَرُ اللّٰہِ“

۳ (ترجمہ از مرتب) خدا کی طرف سے عمر پانے والا۔

۲۷/ جنوری ۱۸۹۶ء ”رَأَيْتُ كَأَنَّ مَسْجِدًا أَعْنَى الْمَسْجِدِ الَّذِي وَقَعَ عِنْدَ السُّوقِ قَدْ هُدِّمَتْ  
وَهَدَّمَهُ رَجُلٌ. وَهَدَّمَهُ مَعَهُ مَكَانًا لَنَا. وَأَنَا أَقُولُ كَانَ هَذَا مَسْجِدًا فَتَفَوَّضُ الْأَمْرَ إِلَى اللَّهِ.“<sup>۱</sup>

(رجسٹر منفرق یادداشتیں از حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۱۹)

۱۶/ مارچ ۱۸۹۶ء ”عین ایک بجے رات پر ۲۹/ رمضان شب دوشنبہ کو یعنی ۱۶/ مارچ ۱۸۹۶ء کو میں نے  
امام علی شاہ کو خواب میں دیکھا۔ گویا پہلے میں ان کے مکان پر گیا اور پھر وہ میرے چھوڑنے کے لئے ایک  
جماعت کے ساتھ آئے جو شاید قریب دس آدمی کے ہوں گے اور انہوں نے مجھ سے میرا طریق پوچھا اور میں  
نے بجواب ان کے فارسی زبان میں ان کو کہا کہ ”آنچه در ذکر آلا الہ الا اللہ مے کردید آن نظر اجمالی بود  
وناقص۔ و آنچه ما مے کنیم آن نظر مبسوط است و محیط۔ بہ بینید این طریق است کہ  
کارشما مثل غنچہ بود و ہمہ اجزا نہفتہ (اس میں میں نے ہاتھ کو غنچہ کی شکل بنا کر دکھلایا) پھر میں نے  
کہا۔ و کار ما ہمہ شگفتہ است و مثل گل۔ و در ذکر ما نظر بر ہمہ تفصیل نفی غیر عبور  
مے کند۔ و این چنین شکل است۔ (پھر میں نے ہاتھ کو غنچہ شگفتہ کی طرح کر کے دکھلایا) اور کہا بہ بینید  
این چنین است آلا الہ الا اللہ۔ این نفی بر ہمہ اجزاء زروئے تفصیل است۔ میں نے جب یہ بات

۱ (ترجمہ از مرتب) میں نے دیکھا گویا مسجد یعنی وہ مسجد جو بازار کے پاس ہے گرا دی گئی ہے اور اس کو ایک شخص نے  
گرایا ہے اور اس کے ساتھ ایک اور مکان کو بھی جو ہمارا تھا گرا دیا ہے اور میں کہتا ہوں کہ یہ تو مسجد تھی۔ پس ہم اس معاملے کو  
اللہ کے سپرد کرتے ہیں۔

۲ (نوٹ از ناشر) یہ کشف ایک رنگ میں اس وقت پورا ہوا جب مورخہ ۲۳/ اور ۲۴/ مئی ۲۰۱۸ء کی درمیانی رات  
معاندین نے سیالکوٹ، پاکستان میں واقع مسجد بیت المبارک کے گنبد و مینار اور اس سے ملحقہ تاریخی اہمیت کے مکان  
حکیم حسام الدین صاحبؒ کو منہدم کرنے کی کارروائی کی۔

۳ (ترجمہ از مرتب) وہ جو آلا الہ الا اللہ کے ذکر میں تم کرتے تھے وہ اجمالی نظر تھی اور ناقص۔ اور وہ جو ہم کرتے  
ہیں وہ نظر مبسوط اور محیط ہے دیکھو یوں ہے کہ تمہارا کام غنچہ کی طرح تھا اور تمام اجزاء پوشیدہ تھے..... اور ہمارا کام کھلے  
ہوئے پھول کی مانند ہے اور ہمارے ذکر میں نظر غیر کی نفی کی تمام تفصیلات پر حاوی ہے اور یہ شکل ہے..... دیکھو آلا الہ الا اللہ  
یوں ہے۔ یہ نفی تمام اجزاء پر تفصیلی طور سے ہے۔

کہی تو ان کو ایک لذت آئی جیسا کہ کسی کو ایک جدید اور عجیب نکتہ سُننے سے لذت آتی ہے اور یہ لذت اُن کی اُن کی ایک منہ کی حالت سے مجھ کو معلوم ہوئی اور انہوں نے ایک روپیہ نذر کیا۔ مجھے خیال آیا کہ میں نے تو کسی وقت ان کو دور روپے دیئے تھے۔ انہیں میں سے انہوں نے مجھے ایک روپیہ دیا۔ پھر اسی جگہ کھڑے ہونے کی حالت میں ایک گلی میں جو ہمارے مکان سے قریب شمالی طرف ہے۔ انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ آپ گورداسپور کب جائیں گے۔ میں نے جواب دیا۔ نمی دانم۔ قدمی بر زمین استوار نمی شود تا خدا انخواہد<sup>۱</sup>۔ پھر میں اسی گلی میں اُن کو وہیں چھوڑ کر نکل آیا۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ۔ اور اسی وقت ۲ بجے رات کے یہ چند سطر لکھی گئیں۔“

(رجسٹر متفرق یادداشتیں از حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۰۵)

۲۲ مارچ ۱۸۹۶ء ”الہام سعادت انجام۔“

آج ۲۲ مارچ ۱۸۹۶ء کو مجھ کو الہام ہوا۔

يَا اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ بَآءَ كُمْ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ“<sup>۲</sup>

(رجسٹر متفرق یادداشتیں از حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۰۵)

۱۸۹۶ء ”مجھے خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ

”میں اس زمانہ کے لئے تجھے گواہ کی طرح کھڑا کروں گا۔“

پس کیا خوش نصیب ہے وہ شخص جس کے بارے میں اچھی گواہی ادا کر سکوں۔“

(از مکتوب بنام حضرت نواب محمد علی خاں صاحب<sup>۳</sup>۔ مکتوبات احمد جلد ۲ صفحہ ۲۱۳ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

۱۸۹۶ء ”وہ خاص الہامات اس کے جو اس وقت میں مخالف مولویوں کو سناؤں گا ان میں سے بطور نمونہ چند

الہامات اس جگہ لکھتا ہوں۔ ان میں سے بعض الہامات بیس برس کے عرصہ سے ہیں جو مختلف تریبوں اور کمی بیشی

کے ساتھ بار بار القا ہوئے ہیں اور وہ یہ ہیں۔

۱۔ (ترجمہ از مرتب) میں نہیں جانتا کوئی قدم مضبوطی سے زمین پر نہیں پڑتا جب تک کہ خدا نہیں چاہتا۔

۲۔ (ترجمہ از مرتب) اے شہر والو! تمہارے پاس اللہ کی نصرت آگئی اور فتح قریب ہے۔

۱ یَا عِيسَى الَّذِي لَا يُضَاعُ وَقْتُهُ۔ ۲ أَنْتَ مِثِّي بِمَنْزِلَةِ لَّا يَعْلَمُهَا الْخَلْقُ۔ ۳ أَنْتَ مِثِّي بِمَنْزِلَةِ تَوْحِيدِي وَتَفْرِيدِي۔ فَحَانَ أَنْ تُعَانَ وَتُعَرَفَ بَيْنَ النَّاسِ۔ ۴ هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ۔ ۵ لَا تَبْدِيلَ لِكَلِمَاتِ اللَّهِ۔ ۶ قُلْ إِنِّي أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُؤْمِنِينَ۔ ۷ الرَّحْمَنُ عَلَّمَ الْقُرْآنَ لِتُنذِرَ قَوْمًا مَّا أُنذِرَ آبَاؤُهُمْ وَ لِيَسْتَسَبِّحِينَ سَبِيلَ الْمُجْرِمِينَ۔ ۸ إِنَّا كَفَيْنَاكَ الْمُسْتَهْزِئِينَ۔ ۹ قُلْ عِنْدِي شَهَادَةٌ مِّنَ اللَّهِ فَهَلْ أَنْتُمْ مُؤْمِنُونَ۔ قُلْ عِنْدِي شَهَادَةٌ مِّنَ اللَّهِ فَهَلْ أَنْتُمْ مُسْلِمُونَ۔ ۱۰ إِنَّ مَعِيَ رَبِّي سَيَهْدِينِ۔ ۱۱ قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ۔ ۱۲ هَلْ أُنبئكم على من تنزل الشياطين تنزل على كل أقالم آتيم۔ ۱۳ يُرِيدُونَ أَنْ يُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَاللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ۔ ۱۴ سَنُلْقِي فِي قُلُوبِهِمُ الرُّعْبَ۔ ۱۵ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ وَأَنْتَهَى أَمْرُ الرِّمَانِ الْيَنَّا أَلَيْسَ هَذَا بِالْحَقِّ۔ ۱۶ إِنِّي مَعَكَ۔ كُنْ مَعِيَ أَيَّنَمَا كُنْتَ۔ كُنْ مَعَ اللَّهِ حَيْثُمَا كُنْتَ۔ ۱۷ كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ۔

۱ ترجمہ۔ ”۱۱ اے وہ عیسیٰ جس کا وقت ضائع نہیں کیا جائے گا۔ ۲ تو میری جناب میں وہ مرتبہ رکھتا ہے جس کا لوگوں کو علم نہیں۔ ۳ تو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ میری توحید اور تفرید۔ سو وقت آ گیا کہ تو لوگوں میں شناخت کیا جائے اور مدد دیا جائے۔ ۴ وہ خدا جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تا اس دین کو سب دینوں پر غالب کرے۔ ۵ خدا کی پیشگوئیوں کو کوئی بدل نہیں سکتا۔ ۶ کہہ میں مامور ہوں اور میں سب سے پہلا مومن ہوں۔ ۷ وہ رحمن ہے جس نے قرآن سکھلایا تاکہ تو ان لوگوں کو ڈراوے جن کے باپ دادے نہیں ڈرائے گئے اور تاکہ مجرموں کی راہ کھل جائے۔ ۸ ہم تیرے لئے ٹھٹھا کرنے والوں کے لئے کافی ہیں۔ ۹ کہہ میرے پاس خدا کی گواہی ہے۔ پس کیا تم ایمان لاتے ہو۔ کہہ میرے پاس خدا کی گواہی ہے پس کیا تم قبول کرتے ہو۔ ۱۰ میرے ساتھ میرا خدا ہے وہ عنقریب مجھے کامیابی کی راہ دکھائے گا۔ ۱۱ ان کو کہہ کہ اگر تم خدا سے محبت کرتے ہو تو آؤ میرے پیچھے ہو لو تا خدا بھی تم سے محبت کرے۔ ۱۲ کیا میں بتلاؤں کہ کن پر شیطان اُترا کرتے ہیں۔ ہر ایک جھوٹے منفری پر اُترتے ہیں۔ ۱۳ ارادہ کرتے ہیں کہ خدا کے نور کو اپنے مونہہ کی پھونکوں سے بجھا دیں اور خدا اپنے نور کو کامل کرے گا اگرچہ کافر کراہت ہی کریں۔ ۱۴ عنقریب ہم ان کے دلوں پر رعب ڈال دیں گے۔ ۱۵ جب خدا کی مدد اور فتح آئے گی اور زمانہ کا امر ہماری طرف رجوع کرے گا۔ کہا جائے گا کہ کیا یہ سچ نہ تھا۔ ۱۶ میں تیرے ساتھ ہوں۔ میرے ساتھ ہو جہاں تو ہووے۔ خدا کے ساتھ ہو جہاں تو ہووے۔ ۱۷ تم بہتر اُمت ہو جو لوگوں کے نفع کے لئے نکالے گئے۔



۱۸ اِنَّكَ بِاَعْيُنِنَا يَرْفَعُ اللهُ ذِكْرَكَ. وَيُنَمُّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. ۱۹ يَا اَحْمَدُ يَتَمُّ اسْمُكَ وَلَا يَنْمُو اسْمِي. ۲۰ اِنِّي رَافِعُكَ اِلَيَّ. ۲۱ اَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّي. ۲۲ شَانُكَ عَجِيبٌ وَ اَجْرُكَ قَرِيبٌ. ۲۳ اَلْاَرْضُ وَالسَّمَاءُ مَعَكَ كَمَا هُوَ مَعِي ۲۴ اَنْتَ وَجِيهٌ فِي حَضْرَتِي. اِحْتَزُنْتُكَ لِتَفْسِي. ۲۵ اَنْتَ وَجِيهٌ فِي الدُّنْيَا وَ حَضْرَتِي. ۲۶ سُبْحَانَ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى. رَاَدَ مَجْدَكَ. يَنْقَطِعُ اَبَاءُكَ وَيَبْدَأُ مِنْكَ. ۲۷ نَصِرْتَ بِالرُّعْبِ وَ اُحْيَيْتَ بِالصِّدْقِ اَيُّهَا الصِّدِّيقُ نُصِرْتَ. ۲۸ وَقَالُوا لَا تَدْرِيبَ عَلَيْنَا اَلْيَوْمَ يَعْفِرُ اللهُ لَكُمْ وَ هُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ. ۲۹ اَثَرَكَ اللهُ عَلَيْنَا وَ لَوْ كُنَّا كَارِهِينَ. رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا اِنَّا كُنَّا خَاطِئِينَ. لَا تَتْرِيْبَ عَلَيْنَا اَلْيَوْمَ يَعْفِرُ اللهُ لَكُمْ وَ هُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ. ۳۰ وَمَا كَانَ اللهُ لِيَتْرُكَكَ حَتَّى يَمِيْرَ الْعَبِيْتِ مِنَ الظُّلُمِ. وَ اللهُ غَالِبٌ عَلَى اَمْرِهِ وَ لَكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ. ۳۱ اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللهِ وَ الْفَتْحُ وَ تَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ هَذَا الَّذِي كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ. ۳۲ اَرَدْتُ اَنْ اَسْتَخْلِفَ فَخَلَقْتُ اَدَمَ. ۳۳ سَوَّيْتُهُ وَ نَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُوْحِي. ۳۴ يَقِيْمُ الشَّرِيْعَةَ وَ يُعِي الدِّيْنَ.

بقیہ ترجمہ۔ ۱۸ تو ہماری آنکھوں کے سامنے ہے۔ خدا تیرے ذکر کو بلند کرے گا اور دنیا اور آخرت میں اپنی نعمت تیرے پر پوری کرے گا۔ ۱۹ اے احمد! تیرا نام پورا ہو جائے گا قبل اس کے جو میرا نام پورا ہو۔ ۲۰ میں تجھے اپنی طرف اٹھانے والا ہوں۔ ۲۱ میں نے اپنی محبت کو تجھ پر ڈال دیا۔ ۲۲ تیری شان عجیب ہے۔ تیرا اجر قریب ہے۔ ۲۳ میں نے تجھے اپنے لئے چُن لیا۔ ۲۴ تو دنیا اور میری جناب میں وجیہ ہے۔ ۲۵ تو میری جناب میں وجیہ ہے۔ ۲۶ پاک ہے وہ خدا جو بہت برکتوں والا اور بہت بلند ہے۔ تیری بزرگی کو اُس نے زیادہ کیا۔ اب سے تیرے باپ دادے کا ذکر منقطع ہو جائے گا اور خدا تجھ سے شروع کرے گا۔ ۲۷ تو رعب کے ساتھ مدد دیا گیا اور صدق کے ساتھ زندہ کیا گیا۔ اے صدیق! تو مدد دیا گیا۔ ۲۸ اور مخالف کہیں گے کہ اب گریز کی جگہ نہیں۔ ۲۹ خدا نے تجھے ہم پر اختیار کر لیا۔ اگرچہ ہم کراہت کرتے تھے۔ اے ہمارے خدا! ہمیں بخش کہ ہم خطا پر تھے۔ آج تم پر اے رجوع کرنے والو! کچھ سرزنش نہیں۔ خدا تمہیں بخش دے گا اور وہ ارحم الراحمین ہے۔ ۳۰ اور خدا ایسا نہیں کہ تجھے یونہی چھوڑ دے جب تک پاک اور پلید میں فرق کر کے نہ دکھلا دے اور خدا اپنے امر پر غالب ہے مگر اکثر آدمی نہیں جانتے۔ ۳۱ جب خدا کی مدد اور فتح آئی اور اس کا کلمہ پورا ہوا۔ کہا جائے گا کہ یہ وہی ہے جس میں تم جلدی کرتے تھے۔ ۳۲ میں نے ارادہ کیا کہ اپنا خلیفہ بناؤں تو میں نے آدم کو پیدا کیا۔ ۳۳ میں نے اس کو برابر کیا اور اپنی رُوح اس میں پھونکی۔ ۳۴ شریعت کو قائم کرے گا اور دین کو زندہ کرے گا۔

۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ”هُوَ كَاضْمِيرٍ وَاحِدٍ بَاعْتِبَارِ وَاحِدِنِ الَّذِيْنَ لِعَيْنِ مَخْلُوقٍ هُوَ اَوِ اَيْسَا مَحَادِرَهُ قُرْآنِ شَرِيفٍ فِيْهِ بَهْتٌ هُوَ“ (انجام آتم۔ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۵۲ حاشیہ)

۳۵ وَلَوْ كَانَ الْإِيمَانُ مُعَلَّقًا بِالْأَشْرِيَاءِ لَعَالَهُ ۳۶ سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَى بِعَبْدِهِ لَيْلًا ۳۷ خَلَقَ آدَمَ  
فَأَكْرَمَهُ ۳۸ جَرَى اللَّهُ فِي حُلِيِّ الْأَنْبِيَاءِ ۳۹ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَنِ سَبِيلِ اللَّهِ رَدًّا عَلَيْهِمْ  
رَجُلٌ مِّنْ فَارِسَ ۳۰ شَكَرَ اللَّهُ سَعْيَهُ ۳۱ كِتَابُ الْوَلِيِّ ذُو الْفَقَارِ عَلِيٍّ ۳۲ يَكَادُ زَيْنُهُ يُضِيءُ ۳۳ وَلَوْ لَمْ  
تَمَسُّهُ نَارٌ ۳۴ خُذُوا التَّوْحِيدَ التَّوْحِيدَ يَا أَبْنَاءَ الْفَارِسِ ۳۵ إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ قَرِيبًا مِّنَ الْقَادِيَانِ  
وَبِالْحَقِّ أَنْزَلْنَاهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ ۳۶ كَانَ أَمْرُ اللَّهِ مَفْعُولًا ۳۷ أَمْرٌ يَقُولُونَ نَحْنُ جَبِينٌ مُنْتَصِرٌ ۳۸ سَيُهْرَمُ  
الْجَنَعُ وَيُولُونِ الدُّبْرَ ۳۹ يَا عَبْدِي لَا تَخَفْ إِنِّي أَسْمَعُ وَأَرَى ۴۰ أَلَمْ تَرَ أَنَا نَاتِي الْأَرْضَ نَقْضُهَا  
مِنْ أَظْرَافِهَا ۴۱ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۴۲ صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ سَيِّدِ وَوَلِيِّ آدَمَ  
وَخَاتَمِ النَّبِيِّينَ ۴۳ إِنَّكَ عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۴۴ فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ ۴۵  
وَقَالُوا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَى رَجُلٍ مِّن قَرِينَيْنِ عَظِيمٍ ۴۶ وَقَالُوا إِنَّا لَنَرَىٰ لَكَ هَذَا لَمَكْرًا مَّكْرًا تَمُوهُ  
فِي الْمَدِينَةِ ۴۷ وَأَعَانَهُ عَلَيْهِ قَوْمٌ آخَرُونَ ۴۸ يَنْظُرُونَ إِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ ۴۹ اِعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ

بقیہ ترجمہ۔ ۳۵ اور اگر ایمان ثریا سے معلق ہوتا تب بھی اسے پالیتا۔ ۳۶ پاک ہے وہ جس نے اپنے بندہ کو رات میں  
سیر کرایا۔ ۳۷ آدم کو پیدا کیا اور اس کو عزت دی۔ ۳۸ خدا کا فرستادہ نبیوں کے حلقہ میں۔ ۳۹ وہ لوگ جو کافر ہو گئے اور  
خدا کی راہ سے روکنے لگے۔ ایک فارسی الاصل آدمی نے ان کے خیالات کو رد کیا۔ خدا اس کی کوشش کا شکر گزار ہے۔  
۴۰ اس ولی کی کتاب ایسی ہے جیسے علی کی ذوالفقار۔ ۴۱ اس کا تیل یونہی چمکنے کو ہے اگرچہ آگ چھو بھی نہ جائے۔  
۴۲ توحید کو پکڑو توحید پکڑو اے فارس کے بیٹو! ہم نے اس کو قادیان کے قریب اتارا ہے اور حق کے ساتھ اتارا ہے  
اور ضرورتِ حقہ کے ساتھ اترا ہے اور جو خدا نے ٹھہرا رکھا تھا وہ ہونا ہی تھا۔ ۴۳ کیا یہ کہتے ہیں کہ ہم ایک جماعتِ انتقام  
لینے والی ہیں۔ سب بھاگ جائیں گے اور پیڑ دکھلائیں گے۔ ۴۴ اے میرے بندے! مت خوف کر میں دیکھتا ہوں اور  
سنتا ہوں۔ ۴۵ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ ہم زمین کو کم کرتے چلے آتے ہیں اس کی طرفوں سے۔ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ خدا  
ہر چیز پر قادر ہے۔ ۴۶ محمدؐ پر اور اس کے آل پر درود بھیج۔ وہ بنی آدم کا سردار اور خاتم الانبیاء ہے۔ ۴۷ تو صراطِ مستقیم  
پر ہے۔ ۴۸ پس جو کچھ حکم ہوتا ہے کھول کر بیان کر اور جاہلوں سے کنارہ کر۔ ۴۹ اور کہتے ہیں کہ دو شہروں میں ایک  
بڑے آدمی کو خدا نے کیوں مامور نہ کیا۔ ۵۰ اور کہتے ہیں کہ تجھے کہاں یہ رتبہ، یہ تومکر ہے کہ مل جل کر بنایا گیا ہے اور کئی  
لوگوں نے اس مکر میں اس شخص کی مدد کی ہے۔ ۵۱ تجھے دیکھتے ہیں اور تو انہیں نظر نہیں آتا۔ ۵۲ اے لوگو! جان لو کہ

۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں: ”یعنی اس شخص کو مہدی موعود ہونے کا دعویٰ ہے جو پنجاب کے ایک چھوٹے سے گاؤں قادیان کا  
رہنے والا ہے کیوں مہدی موعود مکہ یا مدینہ میں مبعوث نہ ہوا جو سر زمین اسلام ہے۔“ (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۸۵ حاشیہ)

يُحْيِي الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا. ۵۳ وَمَنْ كَانَ لِلَّهِ كَانَ اللَّهُ لَهُ. ۵۵ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوْا وَالَّذِينَ هُمْ مُحْسِنُونَ. ۵۶ قَالُوا إِنَّ هَذَا إِلَّا اِخْتِلَاقٌ. قُلْ إِنْ افْتَرَيْتُهُ فَعَلَيَّْ اجْرَامٌ شَدِيدٌ. ۵۷ إِنَّكَ الْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِينٌ أَمِينٌ. وَإِنَّ عَلَيْكَ رَحْمَتِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. وَإِنَّكَ مِنَ الْمُنصُورِينَ. ۵۸ يَحْمَدُكَ اللَّهُ مِنْ عَرْشِهِ. يَحْمَدُكَ اللَّهُ وَيَبْسُطُ إِلَيْكَ. ۵۹ أَلَا إِنَّ نَصْرَ اللَّهِ قَرِيبٌ. ۶۰ كَيْفَ لِكَ ذُرًّا لَا يُضَاعُ. ۶۱ بُشِّرِي لَكَ يَا أَحْمَدِي. أَنْتَ مُرَادِي وَمَعِي. ۶۲ إِنْ تَصَبَّرْكَ. إِنْ حَافِظَكَ. إِنْ جَاعَلِكَ لِلنَّاسِ إِمَامًا. ۶۳ أَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا. قُلْ هُوَ اللَّهُ عَجِيبٌ. يَجْتَبِي مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ. لَا يُسْتَلَّ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْتَلُونَ. ۶۴ وَتِلْكَ الْآيَاتُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ. ۶۵ وَقَالُوا إِنَّ هَذَا إِلَّا اِخْتِلَاقٌ. ۶۶ إِذَا نَصَرَ اللَّهُ الْمُؤْمِنَ جَعَلَ لَهُ الْخَاسِدِينَ فِي الْأَرْضِ. ۶۷ قُلِ اللَّهُ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِي خَوْضِهِمْ يَلْعَبُونَ. ۶۸ لَا تُحَاطِ اسْرَارُ الْأَوْلِيَاءِ. ۶۹ تَلَكَّفُ بِالنَّاسِ وَتَرَحَّمْ عَلَيْهِمْ. ۷۰ أَنْتَ فِيهِمْ بِمَنْزِلَةِ مُوسَى. وَاصْبِرْ عَلَى مَا يَقُولُونَ. ۷۱ وَذُرِّي وَالْمُكَدِّبِينَ أُولَى النَّعْمَةِ. ۷۲ أَنْتَ مِنْ مَاءِنَا وَهُمْ مِنْ فَشَلٍ. ۷۳ وَإِذَا قَبِلَ لَهُمْ آمِنُوا كَمَا آمَنَ النَّاسُ. قَالُوا أَنْتُمْ كَمَا آمَنَ السُّفَهَاءُ

بقیہ ترجمہ۔ زمین مرگئی تھی اور خدا پھر اُسے نئے سرے زندہ کر رہا ہے۔ ۵۳ اور جو خدا کا ہو خدا اس کا ہو جاتا ہے۔ ۵۵ خدا اُن کے ساتھ ہے جو پرہیزگاری اختیار کرتے ہیں اور اُن کے ساتھ ہے جو نیکو کار ہیں۔ ۵۶ کہتے ہیں کہ یہ تمام افتراء ہے، کہہ اگر میں نے افتراء کیا ہے، تو یہ سخت گناہ میری گردن پر ہے۔ ۵۷ آج تو ہمارے نزدیک بار تیرے اور امین ہے اور تیرے پر دین اور دُنیا میں میری رحمت ہے اور تو مدد دیا گیا ہے۔ ۵۸ خدا عرش پر سے تیری تعریف کرتا ہے۔ خدا تیری تعریف کرتا ہے اور تیری طرف چلا آتا ہے۔ ۵۹ خبردار خدا کی مدد قریب ہے۔ ۶۰ تیرے جیسا موتی ضائع نہیں کیا جاتا۔ ۶۱ تجھے خوشخبری ہو، اے میرے احمد! تو میری مراد ہے اور میرے ساتھ ہے۔ ۶۲ میں تیرا مددگار ہوں میں تیرا حافظ ہوں۔ میں تجھے لوگوں کا امام بناؤں گا۔ ۶۳ کیا لوگوں کو تعجب ہوا، کہہ وہ خدا عجیب ہے جس کو چاہتا ہے اپنے بندوں میں سے چُن لیتا ہے۔ وہ اپنے کاموں میں پوچھا نہیں جاتا اور دوسرے پوچھے جاتے ہیں۔ ۶۴ اور یہ دن ہم لوگوں میں پھیرتے رہتے ہیں۔ ۶۵ اور کہتے ہیں کہ یہ تو ضرور افتراء ہے۔ ۶۶ خدا جب مومن کو مدد دیتا ہے تو زمین پر اُس کے کئی حاسد بنا دیتا ہے۔ ۶۷ کہہ خدا ہے جس نے یہ الہام کیا پھر ان کو چھوڑ دے تا اپنی کج فکریوں میں بازی کریں۔ ۶۸ اولیاء کے اسرار پر کوئی احاطہ نہیں کر سکتا۔ ۶۹ لوگوں سے لطف کے ساتھ پیش آ اور اُن پر رحم کر۔ ۷۰ تو ان میں بمنزلہ موسیٰ کے ہے اور ان کی باتوں پر صبر کر۔ ۷۱ اور منعم مکتد بوں کی سزا مجھ پر چھوڑ دے۔ ۷۲ تو ہمارے پانی میں سے ہے اور وہ لوگ فشل سے۔ ۷۳ اور جب ان کو کہا جائے کہ ایمان لاؤ جیسا کہ اچھے آدمی ایمان لائے تو جواب میں کہتے ہیں کہ کیا اس طرح ایمان لائیں جیسا کہ سفیہ اور بیوقوف ۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ”یہ جو فرمایا کہ تو ہمارے پانی میں سے ہے اور وہ لوگ فشل سے۔ اس

أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَاءُ وَلَكِنْ لَا يَعْلَمُونَ. ۷۴ قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ. ۷۵ قِيلَ ارْجِعُوا إِلَى اللَّهِ فَلَا تَرْجِعُونَ. وَقِيلَ اسْتَخُودُوا فَلَا تَسْتَخُودُونَ. ۷۶ أَلْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَكَ الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ. ۷۷ الْفِتْنَةُ لَهُنَا فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ أُولُو الْعَرْصِ. ۷۸ تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ مَا كَانَ لَهُ أَنْ يَدْخُلَ فِيهَا إِلَّا خَائِفًا. ۷۹ وَمَا أَصَابَكَ مِنْ اللَّهِ. أَلَا إِنَّهَا فِتْنَةٌ مِنَ اللَّهِ لِيُحِبَّ حُبًّا جَمًّا. حُبًّا مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْأَكْرَمِ. عَطَاءٌ غَيْرَ مَجْدُودٍ. ۸۰ وَقْتُ الْإِبْنَاءِ وَوَقْتُ الْإِصْطِفَاءِ. وَلَا يُرَدُّ وَقْتُ الْعَذَابِ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِينَ. ۸۱ وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَنْتُمْ الْأَعْلَوْنَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ. ۸۲ وَعَسَى أَنْ تُحِبُّوا شَيْئًا وَهُوَ شَرٌّ لَكُمْ وَعَسَى أَنْ تُكْرَهُوا شَيْئًا

بقیہ ترجمہ۔ ایمان لائے۔ خوب یاد رکھو کہ درحقیقت بیوقوف اور سفیہ بھی لوگ ہیں مگر انہیں معلوم نہیں کہ ہم کیسی غلطی پر ہیں۔ ۷۴ ان کو کہہ دے کہ اگر تم خدا سے محبت کرتے ہو تو آؤ میری پیروی کرو تا خدا بھی تم سے محبت رکھے۔ ۷۵ کہا گیا کہ تم رجوع کرو سو تم نے رجوع نہ کیا۔ اور کہا گیا کہ تم اپنے وساوس پر غالب آ جاؤ سو تم غالب نہ آئے۔ ۷۶ سب تعریف خدا کو ہے جس نے تجھے مسیح ابن مریم بنایا۔ ۷۷ اس جگہ فتنہ ہے سو اولو العزم لوگوں کی طرح صبر کرو۔ ۷۸ ابولہب کے دونوں ہاتھ ہلاک ہو گئے اور وہ آپ بھی ہلاک ہو گیا۔ اس کو نہیں چاہیے تھا کہ وہ اس فتنہ میں دخل دیتا یعنی اس کا بانی ہوتا مگر ڈرتے ہوئے۔ ۷۹ اور تجھے کوئی تکلیف نہیں پہنچے گی مگر اسی قدر جو خدا نے مقرر کی۔ یہ فتنہ خدا کی طرف سے ہے تا وہ تجھ سے بہت ہی پیار کرے۔ یہ خدا کا پیار کرنا ہے جو غالب اور بزرگ ہے اور یہ پیار وہ عطا ہے جو کبھی منقطع نہیں ہوگی۔ ۸۰ ابتلا کا وقت ہے اور اصطفا کا وقت ہے اور عذاب کا وقت مجرموں کے سر پر سے کبھی نہیں ٹل سکتا۔ ۸۱ اور اے اس مامور کی جماعت سست مت ہو جانا اور غم میں نہ پڑ جانا۔ اور بالآخر غلبہ تمہیں کو ہے اگر تم ایمان پر ثابت رہو گے۔ ۸۲ یہ ممکن ہے کہ ایک چیز کو تم چاہو اور وہ دراصل تمہارے لئے اچھی نہ ہو، اور ایک چیز سے نفرت کرو اور وہ دراصل تمہارے لئے اچھی ہو

بقیہ حاشیہ۔ جگہ پانی سے مراد ایمان کا پانی، استقامت کا پانی، تقویٰ کا پانی، وفا کا پانی، صدق کا پانی، حُب اللہ کا پانی ہے جو خدا سے ملتا ہے اور فشل زدلی کو کہتے ہیں جو شیطان سے آتی ہے اور ہر ایک بے ایمانی اور بدکاری کی جڑ زدلی اور نامردی ہے۔ جب قوت استقامت باقی نہیں رہتی تو انسان گناہ کی طرف جھک جاتا ہے۔ غرض فشل شیطان کی طرف سے ہے اور عقائد صالحہ اور اعمال طیبہ کا پانی خدا تعالیٰ کی طرف سے۔ جب بچہ پیٹ میں پڑتا ہے تو اس وقت اگر بچہ سعید ہے اور نیک ہونے والا ہے تو اس نطفہ پر روح القدس کا سایہ ہوتا ہے اور اگر بچہ شقی ہے اور بد ہونے والا ہے تو اس نطفہ پر شیطان کا سایہ ہوتا ہے اور شیطان اس میں شراکت رکھتا ہے اور بطور استعارہ وہ شیطان کی ذریت کہلاتی ہے اور جو خدا کے ہیں وہ خدا کے کہلاتے ہیں جن کو پہلی کتابوں میں بطور استعارہ انباء اللہ کہا گیا ہے۔“ (انجامِ آقہم۔ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۵۶، ۵۷ حاشیہ)

وَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ۔ ۸۳ كُنْتُ كَرِيماً خَفِيئاً فَأَحْبَبْتُ أَنْ أُعْرَفَ۔ ۸۴ إِنَّ  
 السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنَاهُمَا۔ ۸۵ وَإِنْ يَتَّخِذُ وُتَكَ إِلَّا هُزُؤًا۔ أَلْهَذَا الَّذِي بَعَثَ  
 اللَّهُ قُلُوبَنَا إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَىٰ إِلَيَّ أَنَّمَا إِلَهُكُمُ إِلَهٌُ وَاحِدٌ وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِي الْقُرْآنِ۔ ۸۶ وَلَقَدْ  
 لَبِثْتُ فِيكُمْ عُمُرًا مِّن قَبْلِهِ أَفَلَا تَعْقِلُونَ۔ ۸۷ وَقَالُوا إِنَّ هَذَا إِلَّا فِتْرَةٌ أَوْ۔ قُلْ إِنَّ هُدَىٰ اللَّهُ هُوَ  
 الْهُدَىٰ۔ ۸۸ أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْغَالِبُونَ۔ ۸۹ إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا لِيُغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا  
 تَقَدَّمَ مِن ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ۔ ۹۰ أَلَيْسَ اللَّهُ بِكَافٍ عَبْدَهُ۔ فَبَرَأَا اللَّهَ مِمَّا قَالُوا وَكَانَ عِنْدَ اللَّهِ  
 وَجِيهًا۔ وَاللَّهُ مُؤْتِي كَيْدِ الْكَافِرِينَ۔ ۹۱ وَلِنَجْعَلَ آيَةً لِلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا۔ وَكَانَ أَمْرًا  
 مَّقْضِيًّا۔ قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِي فِيهِ تَمَتُّوْنَ۔ ۹۲ يَا أَحْمَدُ فَاضْتِ الرَّحْمَةَ عَلَيَّ شَفَعْتِيكَ۔ ۹۳ إِنَّا  
 أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ۔ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ۔ إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ۔ ۹۴ يَا أَيُّهَا قَوْمُ الْأَنْبِيَاءِ وَأَمْرُكَ

بقیہ ترجمہ۔ اور خدا جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔ ۸۳ میں ایک خزانہ پوشیدہ تھا سو میں نے چاہا کہ شناخت کیا جاؤں۔  
 ۸۴ زمین و آسمان بندھے ہوئے تھے سو ہم نے دونوں کو کھول دیا۔ ۸۵ اور تجھے انہوں نے ایک ہنسی کی جگہ بنا رکھا ہے کیا  
 یہی ہے جو خدا کی طرف سے بھیجا گیا۔ کہہ میں ایک آدمی ہوں تم جیسا، مجھے خدا سے الہام ہوتا ہے کہ تمہارا خدا ایک خدا  
 ہے اور تمام بھلائی قرآن میں ہے۔ ۸۶ اور میں اس سے پہلے ایک مدت سے تم میں ہی رہتا تھا۔ کیا تمہیں میرے حالات  
 معلوم نہیں۔ ۸۷ اور انہوں نے کہا کہ یہ باتیں افترا ہیں کہہ حقیقی ہدایت جس میں غلطی نہ ہو خدا کی ہدایت ہے۔ ۸۸ اور  
 خبردار ہو کہ خدا کا گروہ ہی آخر کار غالب ہوتا ہے۔ ۸۹ ہم نے تجھے کھلی کھلی فتح دی ہے تا تیرے اگلے اور پچھلے گناہ معاف  
 کئے جائیں۔ ۹۰ کیا خدا اپنے بندہ کے لئے کافی نہیں ہے۔ سو خدا نے ان کے الزاموں سے اس کو بری کیا اور وہ خدا کے  
 نزدیک وجیہ ہے اور خدا کافروں کے مکر کو مست کردے گا۔ ۹۱ اور ہم اس کو لوگوں کے لئے نشان بنائیں گے اور رحمت کا  
 نمونہ ہوگا اور یہی مقدر تھا۔ یہ وہ سچا قول ہے جس میں لوگ شک کرتے ہیں۔ ۹۲ اے احمد! رحمت تیرے لبوں پر جاری  
 ہو رہی ہے۔ ۹۳ ہم نے تجھے بہت سے حقائق اور معارف اور برکات بخشے ہیں اور ذریت نیک عطا کی ہے سو خدا کے لئے  
 نماز پڑھو اور قربانی کرو۔ تیرا بدگو بہ خیر ہے یعنی خدا اُسے بے نشان کر دے گا اور وہ نامراد مرے گا۔ ۹۴ نبیوں کا چاند آئے گا

۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ”یہ الہام کہ ”إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ“ اس وقت اس عاجز پر خدا تعالیٰ  
 کی طرف سے القا ہوا کہ جب ایک شخص نو مسلم سعد اللہ نام نے ایک نظم گایوں سے بھری ہوئی اس عاجز کی طرف بھیجی  
 تھی اور اس میں اس عاجز کی نسبت اس ہندو زادہ نے وہ الفاظ استعمال کئے تھے کہ جب تک ایک شخص درحقیقت شقی،  
 خبیث طینت، فاسد القلب نہ ہو ایسے الفاظ استعمال نہیں کر سکتا..... سو یہ الہام اس کے اشتہار اور رسالہ کے پڑھنے کے

يَتَأْتِي يَوْمَ يَبْعَثُ الْحَقُّ وَيُكْشَفُ الصِّدْقُ وَيَخْسَرُ الْغَاسِرُونَ۔ ۹۵ اَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِى۔ ۹۶ اَنْتَ  
مَعِىْ وَاَنَا مَعَكَ بِسِرِّكَ سِرِّى۔ ۹۷ وَضَعْنَا عَنْكَ وَزُرْنَا الَّذِىْ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ۔  
۹۸ يُخَوِّفُونَكَ مِنْ دُوْنِهِ۔ اَيْمَةُ الْكُفْرِ۔ لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى۔ ۹۹ غَرَسْتُ لَكَ بِيَدِىْ رَحْمَتِىْ  
وَقَدَّرْتِىْ۔ ۱۰۰ لَنْ يَجْعَلَ اللهُ لِلْكَافِرِيْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلًا۔ ۱۰۱ يَنْصُرَكَ اللهُ فِىْ مَوَاطِنَ۔ ۱۰۲ كَتَبَ  
اللهُ لَآخِلِيْنَ اَنَا وَرُسُلِىْ۔ لَمْ يَبْدَلْ لِكَلِمَاتِهِ۔ ۱۰۳ اللهُ الَّذِىْ جَعَلَكَ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ۔ ۱۰۴ قُلْ هٰذَا  
فَضْلُ رَبِّىْ وَاِنِّىْ اَجْرِدُ نَفْسِىْ مِنْ ضُرُوْبِ الْخَطَايَا۔ ۱۰۵ يَا عِيسٰى اِنِّىْ مُتَوَقِّئِكَ وَرَافِعَكَ اِلَى  
وَجَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ۔ ۱۰۶ نَظَرَ اللهُ اِلَيْكَ مُعْظَرًا۔ وَقَالُوْا  
اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُفْسِدُ فِيْهَا قَالَ اِنِّىْ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ۔ وَقَالُوْا كِتَابٌ مُّبْتَلٰى مِّنْ الْكُفْرِ  
وَالْكَذِبِ۔ قُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ  
فَنَجْعَلْ لِّعَنَّةِ اللهِ عَلَى الْكَٰذِبِيْنَ۔ ۱۰۷ سَلَامٌ عَلَى اِبْرٰهِيْمَ صَافِيْنَاهُ وَنَجِيْنَاهُ مِنَ الْعَمْرِ۔ تَفَرَّدْنَا

بقیہ ترجمہ۔ اور تیرا کام تجھے حاصل ہو جائے گا۔ اس دن حق آئے گا اور سچ کھولا جائے گا اور جو خسران میں ہیں ان کا  
خسران ظاہر ہو جائے گا۔ ۹۵ میری یاد میں نماز کو قائم کر۔ ۹۶ تو میرے ساتھ اور میں تیرے ساتھ ہوں۔ تیرا بھید میرا بھید  
ہے۔ ۹۷ ہم نے تیرا وہ بوجھ اتار دیا جس نے تیری کمر توڑ دی اور تیرے ذکر کو ہم نے بلند کیا۔ ۹۸ تجھے خدا کے سوا اوروں  
سے ڈراتے ہیں۔ یہ کفر کے پیشوا ہیں۔ مت ڈر، غلبہ تجھی کو ہے۔ ۹۹ میں نے اپنی رحمت اور قدرت کے درخت تیرے  
لئے اپنے ہاتھ سے لگائے۔ ۱۰۰ خدا ہرگز ایسا نہیں کرے گا کہ کافروں کا مومنوں پر کچھ الزام ہو۔ ۱۰۱ خدا تجھے کئی میدانوں  
میں فتح دے گا۔ ۱۰۲ خدا کا یہ قدیم نوشتہ ہے کہ میں اور میرے رسول غالب رہیں گے۔ اس کے کلموں کو کوئی بدل نہیں سکتا۔  
۱۰۳ وہ خدا جس نے تجھے مسیح ابن مریم بنایا۔ ۱۰۴ کہہ یہ خدا کا فضل ہے اور میں تو کسی خطاب کو نہیں چاہتا۔ ۱۰۵ اے عیسیٰ!  
میں تجھے وفات دوں گا اور اپنی طرف اٹھاؤں گا اور تیرے تابعداروں کو تیرے مخالفوں پر قیامت تک غلبہ بخشوں گا۔  
۱۰۶ خدا نے تیرے پر خوشبودار نظر کی اور لوگوں نے دلوں میں کہا کہ اے خدا! کیا تو ایسے مفسد کو اپنا خلیفہ بنائے گا۔ خدا  
نے کہا کہ جو کچھ میں جانتا ہوں تمہیں معلوم نہیں اور لوگوں نے کہا کہ یہ کتاب گفرا اور کذب سے بھری ہوئی ہے۔ ان کو  
کہہ دے کہ آؤ ہم اپنے بیٹوں اور عورتوں اور عزیزوں سمیت ایک جگہ اکٹھے ہوں پھر مبالغہ کریں اور جھوٹوں پر  
لعنت بھیجیں۔ ۱۰۷ ابراہیم یعنی اس عاجز پر سلام ہم نے اس سے دلی دوستی کی اور غم سے نجات دی۔ یہ ہمارا ہی کام تھا  
بقیہ حاشیہ۔ وقت ہوا کہ اِنَّ نَّشَاۡئِكَ هُوَ الْاَكْبَرُ۔ سوا گراس ہندو زادہ بد فطرت کی نسبت ایسا وقوع میں نہ آیا اور وہ  
نامراد اور ذلیل اور رسوا نہ مراثو سمجھو کہ یہ خدا کی طرف سے نہیں۔“ (انجام آتھم۔ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۵۸، ۵۹ حاشیہ)

بِذَلِكَ ۱۰۸ يَا دَاوُدُ عَامِلٌ بِالنَّاسِ رِفْقًا وَوَأَحْسَانًا ۱۰۹ تَمُوتُ وَ أَنَا رَاضٍ مِنْكَ ۱۱۰ وَاللَّهُ  
يَعِصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ۱۱۱ كَذَّبُوا بِآيَاتِي وَكَانُوا بِهَا يَسْتَهْزِئُونَ ۱۱۲ فَسَبِّكْفِيكَهُمُ اللَّهُ وَيَرُدُّهَا  
إِلَيْكَ ۱۱۳ أَمْرٌ مِنْ لَدُنَّا إِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ ۱۱۴ زَوَّجْنَا كَهَا ۱۱۵ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِينَ ۱۱۶  
لَا تَبْدِيلَ لِكَلِمَاتِ اللَّهِ إِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِمَا يُرِيدُ ۱۱۷ إِنَّا رَأَدُّوْهَا إِلَيْكَ ۱۱۸ يَوْمَ تَبْدُلُ الْأَرْضُ  
غَيْرَ الْأَرْضِ ۱۱۹ إِذَا نُفِخَ فِي الصُّورِ فَلَا أَنْسَابَ بَيْنَهُمْ ۱۲۰ إِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى أَجَلٍ  
قَرِيبٍ ۱۲۱ يَأْتِي قَوْمٌ الْأَنْبِيَاءِ وَأَمْرٌ كِ يَتَأْتِي ۱۲۲ هَذَا يَوْمٌ عَصِيبٌ ۱۲۳ تَوَجَّهْتُ لِفَضْلِ الْخِطَابِ ۱۲۴  
۱۲۵ إِنَّا رَأَدُّوْهَا إِلَيْكَ ۱۲۶ إِنْ اسْتَجَارْتِكَ فَاجِرْهَا ۱۲۷ وَلَا تَخَفْ سَنُعِيدُهَا سِيَرَهَا الْأُولَىٰ ۱۲۸ إِنَّا  
فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا ۱۲۹ يَا نُوحُ اسِرْ رُؤْيَاكَ ۱۳۰ وَقَالُوا مَتَىٰ هَذَا الْوَعْدُ ۱۳۱ قُلْ إِنِّي وَعَدَ اللَّهُ حَقًّا ۱۳۲  
۱۳۳ أَنْتَ مَعِي وَ أَنَا مَعَكَ ۱۳۴ وَلَا يَعْلَمُونَ إِلَّا الْمُسْتَشْرِدُونَ ۱۳۵ لَا تَيْتَسُّ مِنْ رُوحِ اللَّهِ ۱۳۶ أَنْظُرْ  
إِلَىٰ يُوسُفَ وَاقْبَالِهِ ۱۳۷ اِطَّلَعَ اللَّهُ عَلَىٰ هَبْنِهِ وَ عَمِيهِ ۱۳۸ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللَّهِ تَبْدِيلًا ۱۳۹ وَلَا تَعْجَبُوا وَلَا

بقیہ ترجمہ۔ جو ہم نے کیا۔ ۱۰۸ اے داؤد! لوگوں سے نرمی اور احسان کے ساتھ معاملہ کر۔ ۱۰۹ تو اس حالت میں  
مرے گا کہ میں تجھ سے راضی ہوں گا۔ ۱۱۰ اور خدا تجھ کو لوگوں کے شر سے بچائے گا۔ ۱۱۱ انہوں نے میرے نشانوں کی  
مکنذیب کی اور ٹھٹھا کیا۔ سو خدا ان کے لئے تجھے کفایت کرے گا اور اس عورت کو تیری طرف واپس لائے گا۔ یہ امر  
ہماری طرف سے ہے اور ہم ہی کرنے والے ہیں۔ ۱۱۲ بعد واپسی کے ہم نے نکاح کر دیا۔ تیرے رب کی طرف سے  
سچ ہے پس تو شک کرنے والوں سے مت ہو۔ ۱۱۳ خدا کے کلمے بدلنا نہیں کرتے، تیرا رب جس بات کو چاہتا ہے وہ  
بالضرور اس کو کر دیتا ہے کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔ ۱۱۴ ہم اس کو واپس لانے والے ہیں۔ ۱۱۵ اس دن زمین دوسری  
زمین سے بدلائی جائے گی۔ ۱۱۶ جب صور میں پھونکا گیا تو کوئی رشتہ ان میں باقی نہیں رہے گا۔ خدا ان کو ایک مقرر وقت  
تک مہلت دے رہا ہے جو نزدیک وقت ہے۔ ۱۱۷ انبیوں کا چاند آئے گا اور تیرا کام حاصل ہو جائے گا۔ ۱۱۸ یہ سخت دن  
ہے۔ ۱۱۹ آج میں فیصلہ کرنے کے لئے متوجہ ہوا۔ ۱۲۰ ہم اس کو تیری طرف واپس لائیں گے۔ ۱۲۱ اگر تیری پناہ ڈھونڈے تو  
پناہ دے دے اور مت خوف کر ہم اس کی پہلی خصلت پھر اس میں ڈال دیں گے۔ ۱۲۲ ہم نے تجھ کو کھلی کھلی فتح دی۔  
۱۲۳ اے نوح! اپنے خواب کو پوشیدہ رکھ۔ ۱۲۴ اور کہا لوگوں نے کہ یہ وعدہ کب ہوگا۔ کہہ خدا کا وعدہ سچا وعدہ ہے۔ ۱۲۵ تو  
میرے ساتھ اور میں تیرے ساتھ ہوں اور اس حقیقت کو کوئی نہیں جانتا مگر وہی جو رُشد رکھتے ہیں۔ ۱۲۶ خدا کے فضل سے  
نومیدمت ہو۔ ۱۲۷ یوسف کو دیکھ اور اُس کے اقبال کو۔ ۱۲۸ خدا اس کے آجی آتھم کے غم پر مطلع ہوا۔ اس لئے اُس نے  
عذاب میں تاخیر کی۔ یہ خدا کی سنت ہے اور تُو خدا کی سنت میں تبدیلی نہیں پائے گا۔ اور تعجب مت کرو۔ اور

تَحْزَنُوا وَأَنْتُمْ الْأَعْلَوْنَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ. وَبِعِزَّتِي وَجَلَالِي إِنَّكَ أَنْتَ الْأَعْلَى. وَنُبِّذَ الْأَعْدَاءُ كُلَّ مُمَازِي. وَمَكْرٌ أَوْلَيْكَ هُوَ يَبُورُ. إِنَّا نَكْشِفُ السِّرَّ عَنْ سَاقِهِ. يَوْمَئِذٍ يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُونَ. ثَلَاثَةٌ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَثَلَاثَةٌ مِنَ الْآخِرِينَ. ۱۲۹. وَهَذَا تَذَكُّرَةٌ فَمَنْ شَاءَ اتَّخَذَ إِلَىٰ رَبِّهِ سَبِيلًا. ۱۳۰. إِنَّ النَّصَارَىٰ حَوَّلُوا الْأَمْرَ. سَتَرْتُهَا عَلَى النَّصَارَىٰ. ۱۳۱. لِيُبْذَنَ فِي الْحُطْمَةِ. ۱۳۲. إِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ حَلِيمٍ مَظْهَرِ الْحَقِّ وَالْعَلَاءِ كَأَنَّ اللَّهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ. ۱۳۳. اسْمُهُ عَمَانُوئِيلُ. ۱۳۴. يُؤَلِّدُكَ الْوَلَدُ. وَيُدْنِي مِنْكَ الْفَضْلُ. إِنَّ نُورِجِي قَرِيبٌ. ۱۳۵. قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ. ۱۳۶. عِجْلٌ جَسَدًا لَهُ خُورًا. فَلَهُ نَصَبٌ وَعَذَابٌ.

### (فارسی و اردو الہام)

۱۳۷۔ بخرام کہ وقت۔ تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں برمنار بلند تر محکم افتاد۔  
۱۳۸۔ خدا تیرے سب کام درست کر دے گا اور تیری ساری مُرادیں تجھے دے گا۔

بقیہ ترجمہ۔ غم ناک مت ہو۔ اور تم ہی غالب ہو۔ اگر تم ایمان پر ثابت قدم رہے۔ اور مجھے میری عزت اور جلال کی قسم ہے کہ غلبہ تجھی کو ہے۔ اور ہم دشمنوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیں گے۔ اور ان کا مکر ہلاک ہو جائے گا۔ اور ہم حقیقت کو اس کی پنڈلی سے کھول دیں گے۔ اُس دن مومن خوش ہوں گے۔ اور گروہ پہلوں میں سے اور ایک پچھلوں میں سے۔ ۱۲۹ اور یہ تذکرہ ہے۔ پس جو چاہے خدا کی راہ کو اختیار کرے۔ ۱۳۰۔ نصاریٰ نے حقیقت کو بدلا دیا ہے سو ہم ذلت اور شکست کو نصاریٰ پر واپس پھینک دیں گے۔ ۱۳۱ اور آہتم نابود کرنے والی آگ میں ڈال دیا جاوے گا۔ ۱۳۲ ہم تجھے ایک حلیم لڑکے کی خوشخبری دیتے ہیں جو حق اور بلندی کا مظہر ہوگا گویا خدا آسمان سے اُترا۔ ۱۳۳ نام اس کا عمانوئیل ہے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ ”خدا ہمارے ساتھ ہے۔“ ۱۳۴ تجھے لڑکا دیا جائے گا۔ اور خدا کا فضل تجھ سے نزدیک ہوگا۔ میرا نُورِ قریب ہے۔ ۱۳۵ کہہ میں شریر مخلوقات سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں۔ ۱۳۶ یہ بے جان گوسالہ ہے اور بے ہودہ گوی یعنی لیکھرام پشوری، سو اس کو دکھ کی مار اور عذاب ہوگا یعنی اسی دنیا میں۔“

۱۔ ترجمہ۔ ”اب ظہور کر اور نکل کہ تیرا وقت نزدیک آ گیا اور اب وہ وقت آ رہا ہے کہ محمدی گڑھے میں سے نکال لئے جاویں گے اور ایک بلند اور مضبوط مینار پر ان کا قدم پڑے گا۔“

(نزول الموح۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۱۱)



۱۳۹ میں اپنی چکار دکھاؤں گا۔ اپنی قدرت نمائی سے تجھ کو اٹھاؤں گا اور تیری برکتیں پھیلاؤں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔  
 ۱۴۰ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اُس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔“

(انجام آتھم۔ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۶۲ تا ۵۱)

۱۸۹۶ء ”الْقِي فِي رُوْعِي اَنْ اَكْتُبَ هَذَا الْمَكْتُوبَ فِي الْعَرَبِيَّةِ وَ اُنْزِجُهُ بِالْفَارِسِيَّةِ وَ اَزَعِي النَّوَاطِرَ فِي النَّوَاطِرِ الْاَصْلِيَّةِ وَ اَوْسِعَ التَّبْلِيغَ بِاللُّسْنِ الْاِسْلَامِيَّةِ لِيَكُوْنَ بَلَاغًا تَامًا لِلطَّلَابِيْنَ.“

(انجام آتھم۔ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۷۴، ۷۵)

۱۸۹۶ء ”يَا اَحْمَدِي اَنْتَ مُرَادِي وَمَعِي. يَحْمَدُكَ اللهُ مِنْ عَرَشِهِ.“<sup>۱</sup>

(انجام آتھم۔ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۷۷)

۱۸۹۶ء ”اَنْتَ عَيْسَى الَّذِي لَا يُضَاعُ وَقْتُهُ. كَيْثَلِكْ دُرُّ لَا يُضَاعُ. جَرِي اللهُ فِي حُلَلِ الْاَنْبِيَاءِ.“<sup>۲</sup>

(انجام آتھم۔ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۷۷، ۷۸)

۱ (ترجمہ از مرتب) میرے دل میں ڈالا گیا کہ میں اس کتاب کو عربی زبان میں لکھوں اور فارسی میں اس کا ترجمہ کروں اور اس طرح دیکھنے والوں کو حقیقی سبزہ زاروں میں پھراؤں اور تبلیغ کو اسلامی زبانوں میں پھیلاؤں تاکہ طالبان حق کے لئے یہ تبلیغ مرتبہ کمال کو پہنچ جائے۔

۲ یعنی مکتوب عربی بنام علماء..... مشمولہ کتاب انجام آتھم۔ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۷۳ تا ۲۸۲۔ (شمس)

۳ (ترجمہ از مرتب) اے میرے احمد! تو میری مراد ہے اور میرے ساتھ ہے۔ اللہ تعالیٰ عرش پر سے تیری تعریف کر رہا ہے۔

۴ (ترجمہ از مرتب) ٹو عیسیٰ ہے جس کا وقت ضائع نہیں کیا جاتا۔ تیرے جیسا موتی ضائع نہیں کیا جاتا۔ اللہ تعالیٰ کا فرستادہ نبیوں کے لباس میں۔

۱۸۹۶ء ”إِنِّي مُرْسِلُكَ إِلَى قَوْمٍ مُّفْسِدِينَ. وَإِنِّي جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِمَامًا. وَإِنِّي مُسْتَخْلِفُكَ إِكْرَامًا كَمَا جَرَتْ سُنَّتِي فِي الْأَوَّلِينَ.“<sup>۱</sup> (انجام آہم۔ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۷۹)

۱۸۹۶ء ”إِنَّكَ أَنْتَ مِنِّي الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ. وَأُرْسِلْتُ لِيَتِمَّ مَا وَعَدَ مِنْ قَبْلِ رَبِّكَ الْأَكْرَمِ. إِنَّ وَعْدَهُ كَانَ مَفْعُولًا وَهُوَ أَصْدَقُ الصَّادِقِينَ.“<sup>۲</sup> (انجام آہم۔ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۸۰)

۱۸۹۶ء ”إِنَّكَ أَنْتَ هُوَ فِي حُلِّ الْبُرُوزِ. وَهَذَا هُوَ الْوَعْدُ الْحَقُّ الَّذِي كَانَ كَالسِّرِ الْمَرْمُوزِ. فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَلَا تَخَفِ السِّنَّةَ الْجَاهِلِينَ وَكَذَلِكَ جَرَتْ سُنَّةُ اللَّهِ فِي الْمُتَقَدِّمِينَ.“<sup>۳</sup> (انجام آہم۔ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۸۰)

۱۸۹۶ء ”يَا أَحْمَدُ أُجِيبْ كُلَّ دُعَائِكَ إِلَّا فِي شُرَكَائِكَ“<sup>۴</sup> (انجام آہم۔ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۱۸۱)

کیم اکتوبر ۱۸۹۶ء ”کل کی ڈاک میں مبلغ ایک سو روپیہ مرسلہ آں محبت مجھ کو پہنچا۔ اُس کے عجائبات میں سے ایک یہ ہے کہ اس روپیہ کے پہنچنے سے تخمیناً سات گھنٹہ پہلے مجھ کو خدائے عزوجل نے اس کی اطلاع دی۔ سو آپ کی اس خدمت کے لئے یہ اجر کافی ہے کہ خدا تعالیٰ آپ سے راضی ہے اس کی رضا کے بعد اگر تمام جہان ریزہ ریزہ ہو جاوے تو کچھ پرواہ نہیں۔ یہ کشف اور الہام آپ ہی کے بارہ میں مجھ کو دو دفعہ ہوا ہے۔ فَالْحَمْدُ لِلَّهِ. الْحَمْدُ لِلَّهِ“

(از مکتوب بنام سید عبد الرحمن صاحب مدراسی۔ مکتوبات احمد جلد ۲ صفحہ ۳۲۸ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

۱۔ (ترجمہ از مرتب) میں تجھے ایک مفسد قوم کی طرف بھیجتا ہوں اور میں تجھے لوگوں کا امام بناتا ہوں اور میں تجھے اکرام سے خلیفہ مقرر کرتا ہوں جیسا کہ پہلے لوگوں میں میری سنت رہی ہے۔

۲۔ (ترجمہ از مرتب) تو ہی میری طرف سے مسیح ابن مریم ہے اور اس لئے بھیجا گیا ہے کہ تا وہ جو وعدہ تیرے رب اکرام نے پہلے سے کیا تھا۔ وہ پورا ہو۔ اس کا وعدہ ضرور پورا ہوتا ہے اور وہ سب سے بڑھ کر سچا ہے۔

۳۔ (ترجمہ از مرتب) تو بروزی طور پر وہی (یعنی عیسیٰ) ہے اور یہی وہ سچا وعدہ ہے جو راز پوشیدہ کی طرح چلا آتا تھا۔ پس جو حکم تجھے دیا جاتا ہے اُسے کھول کر لوگوں کو پہنچا اور جاہل لوگوں کی زبان درازی سے مت ڈر اور اسی طرح پہلے لوگوں میں اللہ تعالیٰ کی یہی سنت جاری رہی ہے۔

۴۔ (ترجمہ از مرتب) اے احمد! میں تیری تمام دعائیں قبول کروں گا مگر تیرے شریکوں کے بارے میں نہیں۔

۲۱ دسمبر ۱۸۹۶ء ”جلسہ اعظم مذاہب جولاہور ٹاؤن ہال میں ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۸۹۶ء کو ہوگا اُس میں اس عاجز کا ایک مضمون قرآن شریف کے کمالات اور معجزات کے بارے میں پڑھا جائے گا۔ یہ وہ مضمون ہے جو انسانی طاقتوں سے برتر اور خدا کے نشانوں میں سے ایک نشان اور خاص اُس کی تائید سے لکھا گیا ہے..... مجھے خدائے علیم نے الہام سے مطلع فرمایا ہے کہ یہ وہ مضمون ہے جو سب پر غالب آئے گا اور اس میں سچائی اور حکمت اور معرفت کا وہ نور ہے جو دوسری قومیں بشرطیکہ حاضر ہوں اور اس کو اول سے آخر تک سنیں شرمندہ ہو جائیں گی اور ہرگز قادر نہیں ہوں گی کہ اپنی کتابوں کے یہ کمال دکھلا سکیں خواہ وہ عیسائی ہوں خواہ آریہ خواہ سنا تن دھرم والے یا کوئی اور۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ اس روز اس پاک کتاب کا جلوہ ظاہر ہو۔ میں نے عالم کشف میں اس کے متعلق دیکھا کہ میرے محل پر غیب سے ایک ہاتھ مارا گیا اور اس کے چھونے سے اس محل میں سے ایک نور ساطعہ نکلا جو اردگرد پھیل گیا اور میرے ہاتھوں پر بھی اس کی روشنی ہوئی۔ تب ایک شخص جو میرے پاس کھڑا تھا وہ بلند آواز سے بولا کہ

اللَّهُ أَكْبَرُ - خَرَبَتْ حَيَبُورُ

اس کی یہ تعبیر ہے کہ اس محل سے میرا دل مراد ہے جو جائے نزول و حلول انوار ہے اور وہ نورانی معارف ہیں اور نجیب سے مراد تمام خراب مذاہب ہیں جن میں شرک اور باطل کی ملوثی ہے اور انسان کو خدا کی جگہ دی گئی یا خدا کی صفات کو اپنے کامل محل سے نیچے گرا دیا ہے۔ سو مجھے جتلا یا گیا کہ اس مضمون کے خوب پھیلنے کے بعد جھوٹے مذہبوں کا جھوٹ کھل جائے گا اور قرآنی سچائی دن بدن زمین پر پھیلتی جائے گی جب تک کہ اپنا دائرہ پورا کرے۔ پھر میں اس کشفی حالت سے الہام کی طرف منتقل کیا گیا اور مجھے یہ الہام ہوا۔

إِنَّ اللَّهَ مَعَكُمْ - إِنَّ اللَّهَ يَقُومُ آيَاتِنَا قُبَّتْ

یعنی خدا تیرے ساتھ ہے اور خدا وہیں کھڑا ہوتا ہے جہاں تو کھڑا ہو۔ یہ حمایت الہی کے لئے ایک استعارہ ہے۔“ (اشتہار مورخہ ۲۱ دسمبر ۱۸۹۶ء مجموعہ اشتہارات جلد ۲ صفحہ ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳ مطبوعہ ۲۰۱۸ء)

۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ”یہ الہام بذریعہ ایک چھپے ہوئے اشتہار مورخہ ۲۱ دسمبر کے قبل جلسہ ہذا ہی دو روز کے اندر ہی دور و نزدیک شائع کیا گیا اور سب لوگوں کو اس بات سے آگاہی دی گئی کہ ہمارا ہی مضمون غالب رہے گا۔ پس ایسا ہی ہوا کہ اس جلسہ میں جس قدر مضامین پڑھے گئے تھے ان سب پر ہمارا مضمون غالب اور فائق رہا اور خود اُس جلسہ میں غیر مذاہب کے وکلاء نے بھی پلیٹ فارم پر کھڑے ہو کر گواہیاں دیں کہ مرزا صاحب

”جب میں مضمون ختم کر چکا تو خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ الہام ہوا کہ

مضمون بالارہا“ (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۹۱)

۱۸۹۶ء ”مجھے کشفی طور پر عین بیداری میں بارہا بعض مُردوں کی ملاقات کا اتفاق ہوا ہے اور میں نے بعض فاسقوں اور گمراہی اختیار کرنے والوں کا جسم ایسا سیاہ دیکھا ہے کہ گویا وہ دھوئیں سے بنایا گیا ہے۔“

(اسلامی اصول کی فلاسفی۔ روحانی خزائن جلد ۱۰ صفحہ ۴۰۵)

بقیہ حاشیہ۔ کا مضمون سب پر غالب رہا اور انگریزی اخبار رسول ملٹری گزٹ اور پنجاب اُبزور اور دیگر اخباروں نے بڑے زور سے گواہی دی کہ ہمارا مضمون سب مضامین پر غالب رہا۔“ (نزول المسیح۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۷۳)

(نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؒ) اس بارہ میں اس مذہبی کانفرنس کے سکریٹری دھنپت رائے بی اے ایل ایل بی

پلیڈر چیف کورٹ پنجاب ”رپورٹ جلسہ اعظم مذاہب“ (دھرم مہوتسو) میں تحریر فرماتے ہیں۔

”پنڈت گوردھن داس صاحب کی تقریر کے بعد نصف گھنٹہ کا وقفہ تھا لیکن چونکہ بعد از وقفہ ایک نامی وکیل اسلام کی طرف سے تقریر کا پیش ہونا تھا اس لئے اکثر شائقین نے اپنی اپنی جگہ کونہ چھوڑا۔ ڈیڑھ بجے میں ابھی بہت سا وقت رہتا تھا کہ اسلامیہ کالج کا وسیع مکان جلد بھرنے لگا اور چند ہی منٹوں میں تمام مکان پُر ہو گیا۔ اس وقت کوئی سات اور آٹھ ہزار کے درمیان مجمع تھا۔ مختلف مذہب و ملل اور مختلف سوسائٹیوں کے معتد بہ اور ذی علم آدمی موجود تھے اگرچہ کرسیاں اور میزیں اور فرش نہایت ہی وسعت کے ساتھ مہیا کیا گیا لیکن صد ہا آدمیوں کو کھڑا ہونے کے سوا اور کچھ نہ بن پڑا اور ان کھڑے ہوئے شائقینوں میں بڑے بڑے رؤسا، عمائد پنجاب، علماء، فضلاء، بیرسٹر، وکیل، پروفیسر، اکسٹرا اسسٹنٹ، ڈاکٹر۔ غرض کہ اعلیٰ طبقہ کے مختلف برانچوں کے ہر قسم کے آدمی موجود تھے۔ ان لوگوں کے اس طرح جمع ہو جانے اور نہایت صبر و تحمل کے ساتھ جوش سے برابر پانچ چار گھنٹہ اُس وقت ایک ٹانگ پر کھڑا رہنے سے صاف ظاہر ہوتا تھا کہ ان ذی جاہ لوگوں کو کہاں تک اس مقدّس تحریک سے ہمدردی تھی..... اس مضمون کے لئے اگرچہ کمیٹی کی طرف سے صرف دو گھنٹے ہی تھے لیکن حاضرین جلسہ کو عام طور پر اس سے کچھ ایسی دلچسپی پیدا ہو گئی کہ موڈریٹر صاحبان نے نہایت جوش اور خوشی کے ساتھ اجازت دی کہ جب تک یہ مضمون نہ ختم ہو تب تک کارروائی جلسہ کو ختم نہ کیا جاوے۔ ان کا ایسا فرمانا عین اہل جلسہ اور حاضرین جلسہ کی منشاء کے مطابق تھا کیونکہ جب وقت مقررہ کے گزرنے پر مولوی ابو یوسف مبارک علی صاحب نے اپنا وقت بھی اس مضمون کے ختم ہونے کے لئے دے دیا تو حاضرین اور موڈریٹر صاحبان نے ایک نعرہ خوشی سے مولوی صاحب کا شکر یہ ادا کیا..... یہ مضمون تقریباً چار گھنٹہ میں ختم ہوا اور شروع سے اخیر تک یکساں دلچسپی و قبولیت اپنے ساتھ رکھتا تھا۔“

(رپورٹ جلسہ اعظم مذاہب (دھرم مہوتسو) صفحہ ۷۹، ۸۰)

لے اخبار رسول اینڈ ملٹری گزٹ لاہور اور پنجاب اُبزور ۲ اور ۹ جنوری ۱۸۹۷ء (ناشر)

۱۸۹۶ء ”مجھے اس سے بہت خوشی ہوئی کہ چند روز ہوئے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ مبشر الہام مجھے ہوا ہے۔“

إِنِّي مَعَ الْأَفْوَاجِ اتِّبِكَ بَغْتَةً

ترجمہ۔ یعنی میں فوجوں کے ساتھ ناگاہ تیرے پاس آنے والا ہوں۔  
یہ کسی عظیم الشان نشان کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے۔“

(از مکتوب بنام سیٹھ عبدالرحمن صاحب مدراسی۔ مکتوبات احمد جلد ۲ صفحہ ۳۵۲ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

کیم جنوری ۱۸۹۷ء (الف) ”وَبَشِّرْنِي رَبِّي بِرَابِعِ رَحْمَةٍ. وَقَالَ  
إِنَّهُ يَجْعَلُ الثَّلَاثَةَ أَرْبَعَةً.....“

ثُمَّ كُرِّرَ عَلَيَّ صُورَةٌ هَذِهِ الْوَاقِعَةِ فَبَيَّنَّمَا أَنَا كُنْتُ بَيْنَ النَّوْمِ وَالْيَقُظَةِ. فَتَحَرَّكَ فِي صَلَاتِي  
رُوحَ الرَّابِعِ بِعَالَمِهِ الْمَكْشُفَةِ فَنَادَى إِخْوَانَهُ وَقَالَ

بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ مِيعَادٌ يَوْمٍ مِّنَ الْحَضْرَةِ

فَأُظَنُّ أَنَّهُ أَشَارَ إِلَى السَّنَةِ الْكَامِلَةِ. أَوْ أَمَدٍ آخَرَ مِنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ.“

(انجام آتھم۔ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۱۸۲، ۱۸۳)

(ب) ”اسی لڑکے نے اسی طرح پیدائش سے پہلے کیم جنوری ۱۸۹۷ء میں بطور الہام یہ کلام مجھ سے کیا اور مخاطب بھائی تھے کہ مجھ میں اور تم میں ایک دن کی ميعاد ہے۔“

یعنی اے میرے بھائیوں میں پورے ایک دن کے بعد تمہیں ملوں گا۔ اس جگہ ایک دن سے مراد دو برس

۱۔ (ترجمہ از مرتب) اور میرے رب نے مجھے اپنی رحمت سے ایک چوتھے لڑکے کی بشارت دی ہے اور فرمایا ہے کہ وہ تین کو چار کر دے گا..... پھر دوبارہ اس واقعہ کا نقشہ مجھے دکھایا گیا اور اسی (کشفی) حالت میں کہ میں نیند اور بیداری کی حالت میں تھا۔ عالم مکاشفہ میں چوتھے لڑکے کی روح نے میری صلب میں حرکت کی اور اس نے اپنے بھائیوں کو پکار کر کہا کہ میرے اور تمہارے درمیان خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک دن کی ميعاد مقرر ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس نے ایک سال کی طرف یا کسی اور ميعاد کی طرف جس کا علم اللہ تعالیٰ کو ہے اشارہ کیا۔

۲۔ یعنی مبارک احمد پسر چہارم۔ (مرزا بشیر احمد)

تھے اور تیسرا برس وہ ہے جس میں پیدائش ہوئی۔“ (تزیاق القلوب۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۱۷)

(ج) ”الہام کے موافق مبالغہ کے بعد ہمیں ایک لڑکا عطا کیا جس کے پیدا ہونے سے تین لڑکے ہمارے ہو گئے یعنی دوسری بیوی سے اور نہ صرف یہی بلکہ ایک چوٹے لڑکے کے لئے متواتر الہام کیا اور ہم عبدالحق کو یقین دلاتے ہیں کہ وہ نہیں مرے گا جب تک اس الہام کا پورا ہونا بھی نہ سن لے۔ اب اس کو چاہیے کہ اگر وہ کچھ چیز ہے تو دُعا سے اس پیشگوئی کو ٹال دے۔“ (ضمیمہ انجام آہم۔ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۳۴۲)

**۱۸۹۷ء** ”خدا تعالیٰ نے..... ایک فرزند کی نسبت جس کا نام مبارک احمدؑ ہے ظاہر فرمایا کہ عبدالحق نہیں مرے گا جب تک کہ وہ پیدا نہ ہو۔“ (اشتہار معیار الانبیاء۔ مجموعہ اشتہارات جلد ۳ صفحہ ۴۰ مطبوعہ ۲۰۱۸ء)

**۱۲ جنوری ۱۸۹۷ء** ”میں ہر دم اس فکر میں ہوں کہ ہمارا اور نصاریٰ کا کسی طرح فیصلہ ہو جائے۔ میرا دل مُردہ پرستی کے فتنہ سے خون ہوتا جاتا ہے..... میں کبھی کا اس غم سے فنا ہو جاتا اگر میرا مولا اور میرا قادر تو ان مجھے تسلی نہ دیتا کہ آخر تو حید کی فتح ہے۔ غیر معبود ہلاک ہوں گے اور جھوٹے خدا اپنی خدائی کے وجود سے منقطع کئے جائیں گے۔ مریم کی معبودانہ زندگی پر موت آئے گی اور نیزا اُس کا بیٹا اب ضرور مرے گا۔ خدا قادر فرماتا ہے کہ اگر میں چاہوں تو مریم اور اُس کے بیٹے عیسیٰ اور تمام زمین کے باشندوں کو ہلاک کروں۔ سو اب اُس نے چاہا ہے کہ ان دونوں کی جھوٹی معبودانہ زندگی کو موت کا مزہ چکھا دے۔ سو اب دونوں میں گے کوئی ان کو بچا نہیں سکتا اور وہ تمام خراب استعدادیں بھی مریں گی جو جھوٹے خداؤں کو قبول کر لیتی تھیں۔ نئی زمین ہوگی اور نیا آسمان ہوگا۔ اب وہ دن نزدیک آتے ہیں کہ جو سچائی کا آفتاب مغرب کی طرف سے چڑھے گا اور یورپ کو سچے خدا کا پتہ لگے گا اور بعد اس کے توبہ کا دروازہ بند ہوگا کیونکہ داخل ہونے والے بڑے زور سے داخل ہو جائیں گے اور وہی باقی رہ جائیں گے جن کے دل پر فطرت سے دروازے بند ہیں اور نور سے نہیں بلکہ تاریکی سے محبت رکھتے ہیں۔ قریب ہے کہ سب ملتیں ہلاک ہوں گی مگر اسلام۔ اور سب حربے ٹوٹ جائیں گے مگر اسلام کا آسمانی

۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ”خدا تعالیٰ نے میری تصدیق کے لئے اور تمام مخالفوں کی تکذیب کے لئے اور عبدالحق غزنوی کو متنبہ کرنے کے لئے اس پسر چہارم کی پیشگوئی کو ۱۲ جون ۱۸۹۹ء میں جو مطابق ۴ صفر ۱۳۱۷ھ تھی بروز چار شنبہ پورا کر دیا یعنی وہ مولود مسعود چوتھا لڑکا تاریخ مذکورہ میں پیدا ہو گیا۔“

(تزیاق القلوب۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۲۱)

۲۔ ”دوسرا نام اس لڑکے کا ایک خواب کی بنا پر دولت احمد بھی ہے۔“ (مجموعہ اشتہارات جلد ۳ صفحہ ۴۰ حاشیہ مطبوعہ ۲۰۱۸ء)

حربہ کہ وہ نہ ٹوٹے گا، نہ کند ہوگا جب تک دجالیّت کو پاش پاش نہ کر دے۔ وہ وقت قریب ہے کہ خدا کی سچی توحید جس کو بیابانوں کے رہنے والے اور تمام تعلیموں سے غافل بھی اپنے اندر محسوس کرتے ہیں ملکوں میں پھیلے گی۔ اس دن نہ کوئی مصنوعی کفارہ باقی رہے گا اور نہ کوئی مصنوعی خدا۔ اور خدا کا ایک ہی ہاتھ کفر کی سب تدیروں کو باطل کر دے گا لیکن نہ کسی تلوار سے اور نہ کسی بندوق سے بلکہ مستعد روحوں کو روشنی عطا کرنے سے اور پاک دلوں پر ایک نور اُتارنے سے۔ تب یہ باتیں جو میں کہتا ہوں سمجھ میں آئیں گی۔“

(آلِ شَيْتَانِ مُسْتَفِئِفًا يُوْحِي اللّٰهُ الْقَهَّارِ مَجْمُوعَةُ اشْتِهَارَاتٍ جلد ۲ صفحہ ۱۸۲، ۱۸۳ مطبوعہ ۲۰۱۸ء)

**کیم فروری ۱۸۹۷ء** ”جب میری لڑکی مبارکہ والدہ کے پیٹ میں تھی تو حساب کی غلطی سے فکر دامن گیر ہوا اور اس کا نم حد سے بڑھ گیا کہ شاید کوئی اور مرض ہو تب میں نے جناب الہی میں دُعا کی تو الہام ہوا کہ

آید آں روزے کہ مستخلص شود<sup>۱</sup>

اور مجھے تفہیم ہوئی کہ لڑکی پیدا ہوگی چنانچہ اس کے مطابق ۲۷ رمضان ۱۳۱۴ھ کو لڑکی پیدا ہوئی جس کا نام مبارکہ رکھا گیا۔“

(نزول المسیح۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۸۰)

**۱۸۹۷ء** ”خدا تعالیٰ نے حمل کے ایام میں ایک لڑکی کی بشارت دی اور اُس کی نسبت فرمایا۔

تُنْشَأُ فِي الْحَلِيَّةِ۔

یعنی زیور میں نشوونما پائے گی۔ یعنی نہ وہ خورد سالی میں فوت ہوگی اور نہ تنگی دیکھے گی۔ چنانچہ بعد اس کے لڑکی پیدا ہوئی جس کا نام مبارکہ بیگم رکھا گیا۔“

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۲۷)

**فروری ۱۸۹۷ء** (الف) ”ایک شخص اہل تشیع میں سے جو اپنے آپ کو شیخ نجفی کے نام سے مشہور کرتا

تھا ایک دفعہ لاہور میں آکر ہمارے مقابلہ میں بہت شور مچانے لگا اور نشان کا طلب گار ہوا۔ چنانچہ ہم نے باسعادت اشتہار کیم فروری ۱۸۹۷ء اُس کو یہ وعدہ دیا کہ چالیس روز تک تجھے اللہ تعالیٰ کوئی نشان دکھلائے گا۔ سو خدا کا احسان ہے کہ ابھی چالیس دن پورے نہ ہوئے تھے کہ نشان ہلاکت لیکھر ام پشاوری وقوع میں آ گیا۔ تب تو شیخ ضال نجفی فوراً لاہور سے بھاگ گیا۔“

(نزول المسیح۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۸۷)

۱۔ (ترجمہ از ناشر) وہ دن آ رہا ہے کہ وہ تکلیف سے رہائی پائے۔

۲۔ ۲ مارچ ۱۸۹۷ء بروز منگل۔ (ناشر)

(ب) ”حضرت شیخ الاسلامؒ در خط خود وعدہ می فرماید کہ در چہل دقیقہ نشانے توانم نمود۔ بسیار خوب است۔ یکے از اخبار غیب بذریعہ اشتہار ے شائع فرمایند بجائے چہل دقیقہ مہلت چہل ساعت اوشان رامی دہیم۔ پس اگر در چہل روز نشانے از ما ظاہر نہ شد وازیشاں در چہل ساعت ظاہر شد یا فرض کنید کہ ازیشاں نیز در چہل روز ظاہر شد۔ بر بزرگی اوشاں ایمان خواہیم آورد۔ و ترک دعویٰ خود خواہیم کرد۔ و اگر نشانے از مادریں مدّت بظہور آمد وازیشاں چیزے بظہور نیامد ہمیں دلیل بر صدق ما و کذب شاں خواہد بود۔“

(اشتہار واجب الاظہار مورخہ یکم فروری ۱۸۹۷ء۔ مجموعہ اشتہارات جلد ۲ صفحہ ۱۹۸ حاشیہ مطبوعہ ۲۰۱۸ء)

**فروری ۱۸۹۷ء** ”ایک دفعہ میں نے اسی لیکھرام کے متعلق دیکھا کہ ایک نیزہ ہے اس کا پھل بڑا چمکتا ہے اور لیکھرام کا سر پڑا ہوا ہے۔ اُسے اس نیزے سے پرودیا ہے اور کہا گیا کہ پھر یہ قادیان میں نہ آوے گا۔ (ان ایام میں لیکھرام قادیان میں تھا اور اس کے قتل سے ایک ماہ پیشتر کا یہ واقعہ ہے)۔

(الہد ر جلد ۱ نمبر ۱۲ مورخہ ۱۶ جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۹۰)

۱۔ (ترجمہ از مرتب) حضرت (حاجی شیخ محمد رضا طہرانی نجفی ملقب بہ) شیخ الاسلام (جوشیعہ ہیں) اپنے خط میں وعدہ کرتے ہیں کہ ہم چالیس منٹ میں نشان دکھانے کے لئے تیار ہیں۔ بہت اچھا۔ اشتہار کے ذریعہ سے کوئی پیشگوئی شائع کریں۔ ہم انہیں چالیس منٹ کی بجائے چالیس گھنٹے کی مہلت دیتے ہیں۔ پس اگر چالیس روز کے عرصے میں ہماری طرف سے کوئی نشان ظاہر نہ ہوا اور ان کی طرف سے چالیس گھنٹے کے اندر نشان ظاہر ہو گیا بلکہ چالیس گھنٹہ نہ سہی چالیس روز کے اندر بھی اگر ان کی طرف سے کوئی نشان ظاہر ہو تو ان کی بزرگی پر ہم ایمان لے آویں گے اور اپنے دعویٰ کو چھوڑ دیں گے اور اگر اس عرصہ میں ہماری طرف سے کوئی نشان ظاہر ہوا اور ان کی طرف سے کوئی ظاہر نہ ہوا تو یہ ہمارے صدق اور ان کے کذب کی دلیل ہوگا۔

۲۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ”شیخ نجفی نے اپنے خط میں چالیس دقیقہ میں نشان دکھلانے کا وعدہ کیا تھا اور ہم نے یکم فروری ۱۸۹۷ء سے چالیس روز میں..... سو خدا کا احسان ہے کہ یکم فروری ۱۸۹۷ء سے پینتیس دن تک یعنی چالیس دن کے اندر نشان ہلاکت لیکھرام پشاوری وقوع میں آ گیا..... اب ہماری طرف سے نشان تو ہو چکا اور نجفی کا کذب کھل گیا تا ہم تنزل کے طور پر ہم راضی ہیں کہ وہ مسجد شاہی کے منارہ سے اب نیچے گر کے دکھلاوے تاکہ اگر شیخ نجدی منظرین میں داخل ہے تو بارے شیخ نجفی کا قصہ تو تمام ہوا اور اگر اب بھی اپنا نشان نہ دکھلایا تو لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلٰی الْكَافِرِيْنَ۔“

(اشتہار ۱۰ مارچ ۱۸۹۷ء۔ مجموعہ اشتہارات جلد ۲ صفحہ ۲۲۳، ۲۲۴ مطبوعہ ۲۰۱۸ء)



**۱۲/ فروری ۱۸۹۷ء** ”بتاریخ نهم رمضان المبارک ۱۳۱۲ ہجری حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی مسعود نے خواب دیکھا کہ ملازم ان کا مسٹی پیرا دروازے پر کھڑا ہوا آواز دے رہا ہے کہ یہ خط لے جاؤ مولوی سید محمد احسن صاحب کا خط ہے۔ جب حضرت اقدس نے اُس خط کو لیا تو اُس پر لکھا ہوا بہت کچھ ہے مگر حضرت اقدس نے اُس وقت صرف (العارف) پڑھا۔ جب آپ اُس خط کو اندر مکان کے لے گئے تو اس کو مسک العارف پڑھا۔ پھر آنکھ کھل گئی۔“ (مسک العارف صفحہ ۶۲ مصنفہ مولوی محمد احسن صاحبؒ امر وہوی طبع اول، شائع کردہ مطبع ضیاء الاسلام قادیان)

**۱۸۹۷ء** ”ایک عرصہ ہوا کہ مجھے الہام ہوا تھا۔

وَبِئْسَ مَكَانًاكَ - يَا تُنُونَ مِنْ كُلِّ فَجِّ عَيْبِي -

یعنی اپنے مکان کو وسیع کر کہ لوگ دُور دُور کی زمین سے تیرے پاس آئیں گے۔ سو پشاور سے مدرآس تک تو میں نے اس پیشگوئی کو پوری ہوتے دیکھ لیا مگر اس کے بعد دوبارہ پھر یہی الہام ہوا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اب وہ پیشگوئی پھر زیادہ قوت اور کثرت کے ساتھ پوری ہوگی۔ وَاللّٰهُ يُفَعِّلُ مَا يَشَاءُ لَا مَانِعَ لِمَا أَرَادَ۔“<sup>۱</sup>

(اشتہار مورخہ ۱۷ فروری ۱۸۹۷ء۔ مجموعہ اشتہارات جلد ۲ صفحہ ۲۱۰ مطبوعہ ۲۰۱۸ء)

**۱۲/ مارچ ۱۸۹۷ء** ”خداوند علیم وخبیر سے خبر پا کر میں نے اپنے اشتہار ۱۲/ مارچ ۱۸۹۷ء میں اس امر کو ظاہر کر دیا تھا کہ اب سید احمد خان صاحب کے۔ سی۔ ایس۔ آئی کی موت کا وقت قریب ہے۔ افسوس ہے کہ ایک نظر دیکھنا بھی نصیب نہ ہوا۔ سید صاحب غور سے پڑھیں کہ اب ملاقات کے عوض میں یہی اشتہار ہے چنانچہ اس اشتہار کے ایک سال بعد سید صاحب وفات پا گئے۔“ (نزول المسیح۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۶۹، ۵۷۰)

**۱۸۹۷ء** ”میں آپؑ کو یقین دلاتا ہوں کہ مجھے یہ بھی صاف لفظوں میں فرمایا گیا ہے کہ پھر ایک دفعہ ہندو مذہب کا اسلام کی طرف زور کے ساتھ رجوع ہوگا۔“

(اشتہار مورخہ ۱۲/ مارچ ۱۸۹۷ء۔ مجموعہ اشتہارات جلد ۲ صفحہ ۲۲۶ مطبوعہ ۲۰۱۸ء)

**۱۳/ مارچ ۱۸۹۷ء** ”حضرت اقدس کو بہت روز ہوئے ایک خواب بدیں طور ہوئی کہ ہماری پگڑی اور عصا

۱ (ترجمہ از ناشر) اور اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے جس چیز کا وہ ارادہ کر لے اسے کوئی روکنے والا نہیں۔

۲ مراد سر سید احمد خاں صاحب۔ (مرزا بشیر احمد)

اور چونکہ چوری ہو گیا۔ چونکہ تو جلد مل گیا مگر عصا و پگڑی کے لئے آدمی واپس لینے گیا ہے۔“  
(مکتوب مرزا خدا بخش صاحب بحکم حضرت اقدس بنام شیخ جلال الدین صاحب بلائی۔ مکتوبات احمد جلد ۴ صفحہ ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱ مطبوعہ ۲۰۱۵ء)

۱۵/ مارچ ۱۸۹۷ء ”اس تحریر کے وقت ابھی ایک الہام ہوا اور وہ یہ ہے۔  
سلامت بر تو اے مرد سلامت“

(سراج منیر۔ روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحہ ۳۱ حاشیہ۔ مجموعہ اشتہارات جلد ۲ صفحہ ۲۳۸ حاشیہ مطبوعہ ۲۰۱۸ء)

۱۸۹۷ء (الف) ”شیخ محمد حسین بٹالوی..... کی نسبت تین مرتبہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ وہ اپنی اس حالت پر ضلالت سے رجوع کرے گا اور پھر خدا اُس کی آنکھیں کھولے گا۔ وَاللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔“

(سراج منیر۔ روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحہ ۸۰)

(ب) ”ممکن ہے کہ..... محمد حسین کا انجام اس آیت پر ہو اَمَنْتُ اَنَّهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا الَّذِيْ اَمَنْتُ بِهٖ  
بَنُوْا اِسْرَآئِيْلَ۔ کیونکہ بعض روایا اس عاجز کی اس تاویل کی مؤید ہیں۔“

(سراج منیر۔ روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحہ ۳۱ حاشیہ و مجموعہ اشتہارات جلد ۲ صفحہ ۲۳۸ حاشیہ مطبوعہ ۲۰۱۸ء)

(ج) ”خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک کشف ظاہر کر رہا ہے کہ وہ بالآخر ایمان لائے گا مگر مجھے معلوم نہیں کہ وہ ایمان فرعونؑ کی طرح صرف اسی قدر ہوگا کہ اَمَنْتُ اَنَّهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا الَّذِيْ اَمَنْتُ بِهٖ بَنُوْا اِسْرَآئِيْلَ۔  
یا پرہیزگار لوگوں کی طرح۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔“

(استفتاء اُردو۔ روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحہ ۱۳۰ حاشیہ)

۱۔ (ترجمہ از مرتب) اے سلامتی بخش شخص تیرے لئے سلامتی ہے۔

۲۔ (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؒ) یہ وحی الہی اس وقت حضور پر نازل ہوئی تھی جب لکھنؤ کی ہلاکت کے بعد آریوں کی طرف سے متواتر قتل کی دھمکی دی جاتی تھی۔

۳۔ (ترجمہ از ناشر) میں ایمان لاتا ہوں کہ کوئی معبود نہیں مگر وہ جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں۔ (یونس: ۹۱)

۴۔ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؒ) حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ ”اصل میں محمد حسین زیرک آدمی تھا مگر میں دیکھتا تھا کہ ابتدا سے اس میں ایک قسم کی خود پسندی تھی۔ پس اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ اس طرح پر اس کا تنقیہ کر دے۔ یہ اس کے لئے استفرغ ہے۔ براہین میں ایک الہام درج ہے جس میں اس کا فرعون نام رکھا گیا ہے۔ اُس نے بھی آخر یہی کہا تھا کہ اَمَنْتُ بِالَّذِيْ اَمَنْتُ بِهٖ بَنُوْا اِسْرَآئِيْلَ۔ اس لئے اس کے لئے بھی

۱۸۹۷ء ”میرے پر یہی کھولا گیا ہے کہ حقیقی نبوت کے دروازے خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بکلی بند ہیں۔ اب نہ کوئی جدید نبی حقیقی معنوں کے رُو سے آسکتا ہے اور نہ کوئی قدیم نبی۔“  
(سراج منیر۔ روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحہ ۵)

۱۸۹۷ء ”نَفَخْتُ فِيكَ مِنْ لَدُنِّي رُوحَ الصِّدْقِ فِيكَ مِنْ لَدُنِّي رُوحَ الصِّدْقِ فِيكَ“ میں نے اپنے پاس سے صدق کی روح تجھ میں پھونکی..... اس الہام میں جو لفظ لَدُنْ کا ذکر ہے اُس کی شرح کشفی طور پر یوں معلوم ہوئی کہ ایک فرشتہ خواب میں کہتا ہے کہ یہ مقام لَدُنْ جہاں تجھے پہنچایا گیا یہ وہ مقام ہے، جہاں ہمیشہ بارشیں ہوتی رہتی ہیں اور ایک دم بھی بارش نہیں تھمتی۔“  
(سراج منیر۔ روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحہ ۷۶)

۱۸۹۷ء ”عالم کشف میں میں نے دیکھا کہ زمین نے مجھ سے گفتگو کی اور کہا  
يَا وَلِيَّ اللهِ كُنْتُ لَا أَعْرِفُكَ  
یعنی اے خدا کے ولی! میں تجھ کو پہچانتی نہ تھی۔“  
(سراج منیر۔ روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحہ ۸۰)

۱۸۹۷ء ”خدا تعالیٰ نے مجھے خبر دی ہے کہ ان اشتہارات کی تقریب پر جو آریہ قوم اور پادریوں اور سکھوں کے مقابل پر جاری ہوئے ہیں۔ جو شخص مقابل پر آئے گا۔ خدا اُس میدان میں میری مدد کرے گا۔“  
(سراج منیر۔ روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحہ ۸۱)

بقیہ حاشیہ۔ اَمَنْتُ بِالَّذِي کا وقت مقدر ہے۔ اس پر پوچھا گیا کہ وہ کیا امر ہے جس کی وجہ سے یہ آخری سعادت اس کے لئے مقدر ہے۔ فرمایا۔ یہ تو اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ مگر اُس نے ایک کام تو کیا ہے براہین احمدیہ پر یوں لکھا تھا اور وہ واقعی اخلاص سے لکھا تھا کیونکہ اُس وقت اُس کی یہ حالت تھی کہ بعض اوقات میرے جوتے اٹھا کر جھاڑ کر آگے رکھ دیا کرتا تھا اور ایک بار مجھے اپنے مکان میں اس غرض سے لے گیا کہ وہ مبارک ہو جاوے اور ایک بار اصرار کر کے مجھے وضو کرایا۔ غرض بڑا اخلاص ظاہر کیا کرتا تھا کئی بار اس نے ارادہ کیا کہ میں قادیان ہی میں آکر رہوں مگر میں نے اُس وقت اُسے یہی کہا تھا کہ ابھی وقت نہیں آیا۔ اس کے بعد اسے یہ ابتلا پیش آگیا۔ کیا تعجب ہے کہ اس اخلاص کے بدلے میں خدا نے اس کا انجام اچھا رکھا ہو۔“  
(الحکم مورخہ ۷/۱ جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۷۷)

۱۔ (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؒ) ان اشتہارات سے مراد ۱۵، ۲۲ مارچ و ۵، ۱۱، ۱۶، ۱۸، ۲۷ اپریل ۱۸۹۷ء کے اشتہارات ہیں جن میں لیکچرارم کے قتل کا ذمہ دار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قرار دینے والے تمام لوگوں کے سامنے ایک فیصلہ کن طریق پیش کر کے انہیں اس کی طرف بلایا گیا تھا مگر ان میں سے کسی کو سامنے آنے کی جرأت نہ ہوئی۔

۱۸۹۷ء ”مجھے میرے خدا نے مخاطب کر کے فرمایا ہے۔

الْأَرْضُ وَالسَّمَاءُ مَعَكَ كَمَا هُوَ مَعِي. قُلْ لِي الْأَرْضُ وَالسَّمَاءُ قُلْ لِي سَلَامٌ. فِي مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيكٍ مُّقْتَدِرٍ. إِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوْا وَالَّذِينَ هُمْ مُحْسِنُونَ. يَا أَيُّهَا اللَّهُ. إِنَّا سَنُنذِرُ الْعَالَمَ كُلَّهُ. إِنَّا سَنُنزِلُ. أَنَا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا.

یعنی آسمان اور زمین تیرے ساتھ ہے جیسا کہ وہ میرے ساتھ ہے۔ کہہ آسمان اور زمین میرے لئے ہے۔ کہہ میرے لئے سلامتی ہے وہ سلامتی جو خدا قادر کے حضور میں سچائی کی نشست گاہ میں ہے۔ خدا اُن کے ساتھ ہے جو اُس سے ڈرتے ہیں اور جن کا اُصول یہ ہے کہ خلق اللہ سے نیکی کرتے رہیں۔ خدا کی مدد آتی ہے ہم تمام دُنیا کو متنبہ کریں گے۔ ہم زمین پر اُتریں گے۔ میں ہی کامل اور سچا خدا ہوں میرے سوا اور کوئی نہیں۔“

(سراج منیر۔ روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحہ ۸۳، ۸۴)

۱۸۹۷ء ”خدا نے مجھے اطلاع دی ہے کہ دنیا میں جس قدر نبیوں کی معرفت مذہب پھیل گئے ہیں اور استحکام پکڑ گئے ہیں اور ایک حصہ دنیا پر محیط ہو گئے ہیں اور ایک عمر پانچ گئے ہیں اور ایک زمانہ اُن پر گزر گیا ہے اُن میں سے کوئی مذہب بھی اپنی اصلیت کے رُو سے جھوٹا نہیں اور نہ اُن نبیوں میں سے کوئی نبی جھوٹا ہے۔“

(تحفہ قیصریہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحہ ۲۵۶)

۱۸۹۷ء ”نامبردہ نے خلوت کی ملاقات میں سلطان روم کے لئے ایک خاص دعا کرنے کے لئے درخواست کی اور یہ بھی چاہا کہ آئندہ اُس کے لئے جو کچھ آسانی قضاء قدر سے آنے والا ہے اُس سے وہ اطلاع پاوے۔ میں نے اس کو صاف کہہ دیا کہ سلطان کی سلطنت کی اچھی حالت نہیں ہے اور میں کشفی طریق سے اُس کے ارکان کی حالت اچھی نہیں دیکھتا اور میرے نزدیک ان حالتوں کے ساتھ انجام اچھا نہیں۔ یہی وہ باتیں تھیں جو سفیر کو اپنی بد قسمتی سے بہت بُری معلوم ہوئیں۔ میں نے کئی اشارات سے اس بات پر

۱ ”ذمیر ہو اس تاویل سے ہے کہ اس کا مرجع مخلوق ہے۔“ (سراج منیر۔ روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحہ ۸۳ حاشیہ)

۲ (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمد) یعنی حسین کامی سفیر سلطان روم جو ۱۸۹۷ء میں قادیان آ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ملا تھا۔

۳ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ”واضح ہو کہ عرصہ تخمیناً دو ماہ یا تین ماہ کا گزر رہا ہے کہ ایک معزز ترک کی معرفت ہمیں یہ خبر ملی تھی کہ حسین کامی مذکور ایک ارتکاب جرم کی وجہ سے اپنے عہدہ سے موقوف کیا گیا ہے اور اس کی املاک

بھی زور دیا کہ رومی سلطنت خدا کے نزدیک کئی باتوں میں قصور وار ہے اور خدا سچے تقویٰ اور طہارت اور نیر انسان کی ہمدردی کو چاہتا ہے اور روم کی حالت موجودہ بربادی کو چاہتی ہے۔ تو بہ کرو تانیک پھل پاؤ۔ مگر

بقیہ حاشیہ۔ ضبط کی گئی مگر میں نے اس خبر کو ایک شخص کی روایت خیال کر کے شائع نہیں کیا تھا کہ شاید غلط ہو۔ آج اخبار نیر آصفی مدراس مورخہ ۱۲ اکتوبر ۱۸۹۹ء کے ذریعہ سے ہمیں مفصل طور پر معلوم ہو گیا کہ ہماری وہ پیشگوئی حسین کامی کی نسبت نہایت کامل صفائی سے پوری ہو گئی۔ ہماری وہ نصیحت جو ہم نے اپنے خلوت خانہ میں اُس کو کی تھی کہ تو بہ کرو تانیک پھل پاؤ۔ جس کو ہم نے اپنے اشتهار ۲۴ مئی ۱۸۹۷ء میں شائع کر دیا تھا اس پر پابند نہ ہونے سے آخر وہ اپنی پاداش کردار کو پہنچ گیا اور اب وہ ضرور اُس نصیحت کو یاد کرتا ہوگا..... اب ہم اخبار مذکور میں سے وہ چٹھی..... ذیل میں نقل کر دیتے ہیں اور وہ یہ ہے۔

### ”قسطنظیہ کی چٹھی“

”ہندوستان کے مسلمانوں نے جو گذشتہ دو سالوں میں مہاجرین کریت اور مجروحین عسا کر حرب یونان کے واسطے چندہ فراہم کر کے تو فصل ہائے دولت علیہ ترقیہ مقیم ہند کو دیا تھا معلوم ہوتا ہے کہ ہر زر چندہ تمام و کمال قسطنظیہ میں نہیں پہنچا اور اس امر کے باور کرنے کہ یہ وجہ ہوئی ہے کہ حسین بک کامی و اُس تو فصل مقیم کراچی کو جو ایک ہزار چھ سو روپیہ کے قریب مولوی انشاء اللہ صاحب ایڈیٹر اخبار وکیل امرتسر اور مولوی محبوب عالم صاحب ایڈیٹر پیسہ اخبار لاہور نے مختلف مقامات سے وصول کر کے بھیجا تھا وہ سب غبن کر گیا ایک کوڑی تک قسطنظیہ میں نہیں پہنچائی مگر خدا کا شکر ہے کہ سلیم پاشا ملحمہ کارکن کمیٹی چندہ کو جب خبر پہنچی تو اس نے بڑی جانفشانی کے ساتھ اس روپیہ کے اُگلوانے کی کوشش کی اور اس کی اراضی مملوکہ کو نیلام کرا کر وصولی رقم کا انتظام کیا اور باب عالی میں غبن کی خبر بھجوا کر نوکری سے موقوف کرایا.....“

حافظ عبدالرحمن الہندی الامرتسری۔ سکہ جدیدہ۔ وکالہ صالح آفندی قاہرہ (ملک مصر)“

(مجموعہ اشتهار جلد ۲ صفحہ ۵۷۶ تا ۵۷۸ مطبوعہ ۲۰۱۸ء)

۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ”اس تقریر میں دو پیشگوئیاں تھیں (۱) ایک یہ کہ تم لوگوں کو چال چلن اچھا نہیں اور دیانت اور امانت کی نیک صفات سے تم محروم ہو (۲) دوم یہ کہ اگر تیری یہی حالت رہی تو تجھے اچھا پھل نہیں ملے گا اور تیرا انجام بد ہوگا۔ پھر اسی اشتهار میں<sup>۱</sup> یہ لکھا تھا کہ بہتر تھا کہ یہ میرے پاس نہ آتا۔ میرے پاس سے ایسی بدگوئی سے واپس جانا اُس کی سخت بد قسمتی ہے یہی وجہ تھی کہ میری نصیحت اس کو بُری لگی اور اُس نے جا کر میری بدگوئی کی۔“

(نزول المسیح۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۶۵، ۵۶۶۔ نیز دیکھئے تریاق القلوب۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۴۰۹)

۲۔ بطور پیشگوئی سفیر مذکور کی نسبت۔ (ناشر)

میں اُس کے دل کی طرف خیال کر رہا تھا کہ وہ ان باتوں کو بہت ہی برامانتا تھا اور یہ ایک صریح دلیل اس بات پر ہے کہ سلطنت روم کے اچھے دن نہیں ہیں اور پھر اس کا بدگوئی کے ساتھ واپس جانا یہ اور دلیل ہے کہ زوال کی علامات موجود ہیں۔ ماسوا اس کے میرے دعویٰ مسیح موعود اور مہدی معہود کے بارے میں بھی کئی باتیں درمیان آئیں۔ میں نے اُس کو بار بار سمجھایا کہ میں خدا کی طرف سے ہوں اور کسی خونی مسیح اور خونی مہدی کا انتظار کرنا جیسا کہ عام مسلمانوں کا خیال ہے یہ سب بیہودہ قصے ہیں۔ اس کے ساتھ میں نے یہ بھی اُس کو کہا کہ خدا نے یہی ارادہ کیا ہے کہ جو مسلمانوں میں سے مجھ سے علیحدہ رہے گا وہ کاٹا جائے گا، بادشاہ ہو یا غیر بادشاہ۔

اور میں خیال کرتا ہوں کہ یہ تمام باتیں تیر کی طرح اُس کو لگتی تھیں اور میں نے اپنی طرف سے نہیں بلکہ جو کچھ خدا نے الہام کے ذریعہ فرمایا تھا۔ وہی کہا تھا.....

اور میں مکرر ناظرین کو اس بات کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ مجھے اس سفیر کی ملاقات کا ایک ذرہ شوق نہ تھا..... اُس کے الحاح پر میں نے اُس کو قادیان آنے کی اجازت دی۔ لیکن اللہ جل شانہ جانتا ہے جس پہ جھوٹ باندھنا لعنت کا داغ خریدنا ہے کہ اُس عالم الغیب نے مجھے پہلے سے اطلاع دے دی تھی کہ اس شخص کی سرشت میں نفاق کی رنگ آمیزی ہے۔ سو ایسا ہی ظہور میں آیا۔“

(اشہار ۲۴ مئی ۱۸۹۷ء۔ مجموعہ اشتہارات جلد ۲ صفحہ ۲۹۳ تا ۲۹۶ مطبوعہ ۲۰۱۸ء)

**جون ۱۸۹۷ء** ”اَرَدْتُ اَنْ اَسْتَخْلِفَ فَنَخَلْتُ اَدَمَ خَلِيفَةَ اللّٰهِ السُّلْطَانَ۔“<sup>۱</sup>

(مجموعہ اشتہارات جلد ۲ صفحہ ۳۰۳ مطبوعہ ۲۰۱۸ء)

**۹ جون ۱۸۹۷ء** ”ہم نے دینی مصلحت اور شکر الہی کے طور پر ایک کتاب تحفہ قیصریہ نام بطور ہدیہ قیصرہ ہند کی خدمت میں بھیجنے کے لئے تجویز کی تھی۔ آج ایک خواب سے معلوم ہوتا ہے کہ شاید اس ارادہ میں کامیابی نہ ہو۔ ایک الہام میں ہماری جماعت کے ایک ابتلاء کی طرف بھی اشارہ ہے مگر انجام سب خیر و عافیت ہے۔“

(از مکتوب بنام سیٹھ عبدالرحمن صاحب مدرسی۔ مکتوبات احمد جلد ۲ صفحہ ۳۵۵ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

**۲۵ جون ۱۸۹۷ء** ”افسوس کہ پرچہ چودھویں صدی ۱۵ جون ۱۸۹۷ء میں بھی بہت سی جزع فزع کے ساتھ سلطان روم کا بہانہ رکھ کر نہایت ظالمانہ توہین و تحقیر و استہزاء اس عاجز کی نسبت کیا گیا ہے..... مگر کچھ ضرور

۱ (ترجمہ از مرتب) میں نے چاہا کہ اپنا خلیفہ بناؤں تو آدم کو پیدا کیا جو اللہ کا خلیفہ اور بادشاہ ہے۔

نہیں کہ میں اُس کے رد میں تضحیح اوقات کروں کیونکہ وہ دیکھ رہا ہے جس کے ہاتھ میں حساب ہے لیکن ایک عجیب بات ہے جس کا اس وقت ذکر کرنا نہایت ضروری ہے اور وہ یہ کہ جب یہ اخبار چودھویں صدی میرے رُوبرو پڑھا گیا تو میری رُوح نے اس مقام میں بددعا کے لئے حرکت کی جہاں لکھا ہے کہ ”ایک بزرگ نے جب یہ اشتہار (یعنی اس عاجز کا اشتہار) پڑھا تو بے ساختہ اُن کے منہ سے یہ شعر نکل گیا۔“

چوں خدا خواہد کہ پردہ کس درد

میلش اندر طعنہ پا کاں برد“<sup>۱</sup>

میں نے ہر چند اس رُوحی حرکت کو روکا اور دبا یا اور بار بار کوشش کی کہ یہ بات میری رُوح میں سے نکل جائے مگر وہ نہ نکل سکی۔ تب میں نے سمجھا کہ وہ خدا کی طرف سے ہے تب میں نے اُس شخص کے بارے میں دُعا کی جس کو بزرگ کے لفظ سے اخبار میں لکھا گیا ہے اور میں جانتا ہوں کہ وہ دُعا قبول ہوگئی اور وہ دُعا یہ ہے کہ یا الہی اگر تُو جانتا ہے کہ میں کذاب ہوں اور تیری طرف سے نہیں ہوں اور جیسا کہ میری نسبت کہا گیا ہے ملعون اور مردود ہوں اور کاذب ہوں اور تجھ سے میرا تعلق اور تیرا مجھ سے نہیں تو میں تیری جناب میں عاجزانہ عرض کرتا ہوں کہ مجھے ہلاک کر ڈال اور اگر تُو جانتا ہے کہ میں تیری طرف سے ہوں اور تیرا بھیجا ہوا ہوں اور مسیح موعود ہوں تو اُس شخص کے پردے پھاڑ دے جو بزرگ کے نام سے اس اخبار میں لکھا

۱ (ترجمہ از ناشر) خدا تعالیٰ جب کسی کا پردہ چاک کرنا چاہتا ہے تو اس کی طبع میں پاک لوگوں پر طعنہ زنی کا میلان پیدا کر دیتا ہے۔

۲ (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؒ) اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہ یہ نشان بڑی آب و تاب سے پورا ہو گیا اور چودھویں صدی کے بزرگ نے بڑی عجز و انکساری سے معافی نامہ لکھا چنانچہ بزرگ صاحب لکھتے ہیں۔

”سیدی و مولائی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ایک خطا کار اپنی غلط کاری سے اعتراف کرتا ہوا (اس نیاز نامہ کے ذریعہ سے) قادیان کے مبارک مقام پر (گویا) حاضر ہو کر آپ کے رحم کا خواستگار ہوتا ہے۔ یکم جولائی ۱۸۹۷ء سے یکم جولائی ۱۸۹۸ء تک جو اس گنہگار کو مہلت دی گئی اب آسمانی بادشاہت میں آپ کے مقابلہ میں اپنے آپ کو مجرم قرار دیتا ہے (اس موقع پر مجھے القا ہوا کہ جس طرح آپ کی دُعا مقبول ہوئی اسی طرح میری التجا و عاجزی قبول ہو کر حضرت اقدس کے حضور سے معافی و رہائی دی گئی)..... اس وقت تو میں ایک مجرم گنہگاروں کی طرح آپ کے حضور میں کھڑا ہوتا ہوں اور معافی مانگتا ہوں (مجھ کو حاضر ہونے میں بھی کچھ عذر نہیں مگر بعض حالات میں ظاہر حاضری سے معاف کیا جانے کا مستحق ہوں) شاید جولائی ۱۸۹۸ء سے

گیا ہے لیکن اگر وہ اس عرصہ میں قادیان میں آکر مجمع عام میں توجہ کرے تو اُسے معاف فرما کہ تُو رجیم و کریم ہے۔ یہ دُعا ہے کہ میں نے اس بزرگ کے حق میں کی مگر مجھے اس بات کا علم نہیں ہے کہ یہ بزرگ کون ہے اور کہاں رہتے ہیں اور کس مذہب اور قوم کے ہیں جنہوں نے مجھے کدّاب ٹھہرا کر میری پردہ دَری کی پیٹگوائی کی اور نہ مجھے جاننے کی کچھ ضرورت ہے مگر اُس شخص کے اس کلمہ سے میرے دل کو دُکھ پہنچا اور ایک جوش پیدا ہوا تب میں نے دُعا کر دی اور یکم جولائی ۱۸۹۷ء سے یکم جولائی ۱۸۹۸ء تک اس کا فیصلہ کرنا خدا تعالیٰ سے مانگا۔“

(از اشہار مورخہ ۲۵ جون ۱۸۹۷ء۔ مجموعہ اشہارات جلد ۲ صفحہ ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶ مطبوعہ ۲۰۱۸ء)

**جولائی ۱۸۹۷ء** ”جولائی ۱۸۹۷ء میں جب عزیزی مرزا یعقوب بیگ صاحب نے اسسٹنٹ سرجنی کا آخری امتحان دیا اور ہم نے اُن کے لئے دُعا کی تو الہام ہوا۔

”تم پاس ہو گئے ہو“

یہ اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ وہ پاس ہو گیا ہے کیونکہ مخلصوں کے لئے جو یگانگت کی حد تک پہنچتے ہیں ایسے نقرے آجاتے ہیں.....

بالآخر عزیز مذکور اپنے امتحان میں بڑی خوبی سے کامیاب ہوا۔“ (نزول المسیح۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۶۰۱)

بقیہ حاشیہ۔ پہلے حاضر ہی ہو جاؤں۔ امید کہ بارگاہِ قدس سے بھی آپ کو راضی نامہ دینے کے لئے تحریک فرمائی جائے کہ نَسَبِی وَ کَلِمَہٗ نَجْدٌ لَہٗ عَزْمًا قانون کا بھی یہی اصول ہے کہ جو جرم عمدہ اوجان بوجہ کرنے کیا جائے وہ قابلِ راضی نامہ ومعافی کے ہوتا ہے۔ فَاَعْفُوْا وَاَصْفَحُوْا اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ۔

میں ہوں حضور کا مجرم

(دستخط بزرگ)

راولپنڈی ۲۹ اکتوبر ۱۸۹۷ء

(کتاب البریہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۳ صفحہ ۱۱۳ تا ۱۱۷)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس خط کے جواب میں لکھا۔

”خدا تعالیٰ اس بزرگ کی خطا کو معاف کرے اور اس سے راضی ہو۔ میں اس سے راضی ہوں اور اس

کو معافی دیتا ہوں۔“ (کتاب البریہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۳ صفحہ ۱۱۸۔ مجموعہ اشہارات جلد ۲ صفحہ ۳۸۸ مطبوعہ ۲۰۱۸ء)

۱۔ (نوٹ از مولانا عبداللطیف بہاولپوری) یہ بزرگ خواجہ جہاں داد چیف آف لگھڑ باشندہ ضلع راولپنڈی کے تھے۔ دیکھیے احکام مورخہ ۲۱، ۲۸ جون ۱۹۴۳ء صفحہ ۴۔



۲۹ جولائی ۱۸۹۷ء (الف) ”۲۹ جولائی ۱۸۹۷ء کو میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک صاعقہ مغرب کی طرف سے میرے مکان کی طرف چلی آتی ہے اور نہ اُس کے ساتھ کوئی آواز ہے اور نہ اُس نے کچھ نقصان کیا ہے بلکہ وہ ایک ستارہ روشن کی طرح آہستہ حرکت سے میرے مکان کی طرف متوجہ ہوئی ہے اور میں اُس کو دُور سے دیکھ رہا ہوں اور جبکہ وہ قریب پہنچی تو میرے دل میں تو یہی ہے کہ یہ صاعقہ ہے مگر میری آنکھوں نے صرف ایک چھوٹا سا ستارہ دیکھا جس کو میرا دل صاعقہ سمجھتا ہے۔

پھر بعد اس کے میرا دل اس کشف سے الہام کی طرف منتقل کیا گیا اور مجھے الہام ہوا کہ۔

مَا هَذَا إِلَّا تَهْدِيْدُ الْحُكَّامِ

یعنی یہ جو دیکھا اس کا بجز اس کے کچھ اثر نہیں کہ حکام کی طرف سے کچھ ڈرانے کی کارروائی ہوگی اس سے زیادہ کچھ نہیں ہوگا۔

پھر بعد اس کے الہام ہوا۔

قَدْ ابْتَلَى الْمُؤْمِنُونَ

ترجمہ۔ مومنوں پر ایک ابتلا آیا یعنی بوجہ اس مقدمہ کے تمہاری جماعت ایک امتحان میں پڑے گی۔

۱۔ (نوٹ از مولانا جلال الدین ٹپسؒ) حضرت مفتی محمد صادق صاحبؒ نے اپنی پرانی نوٹ بک کے حوالہ سے ان چار الہامات ذیل (۱) مَا هَذَا إِلَّا تَهْدِيْدُ الْحُكَّامِ۔ (۲) صادق آلِ بَاشِدْ كِه اَيَامْ بَلَا۔ الخ (۳) يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ انصُرْنِي۔ (۴) رَابِعًا۔ کی تاریخ نزول ۲۱ اگست ۱۸۹۷ء لکھی ہے۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔ ان کے علاوہ دو اور الہام بھی اسی تاریخ کے لکھے

ہیں۔ (۱) اِنِّي مَعَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْاَكْبَرِ (۲) اَنْتَ مَبْنِيْ وَاَنَا مَبْنٰكُ۔ دیکھیے ذکر حبیب صفحہ ۲۲۱ مطبوعہ دسمبر ۱۹۳۶ء

۲۔ (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؒ) یعنی مقدمہ اقدام قتل منجانب مارٹن کلارک کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ”یہ مقدمہ اس طرح سے ہوا کہ ایک شخص عبدالحمید نام نے عیسائیوں کے سکھلانے پر مجسٹریٹ ضلع امرتسر کے روبرو اظہار دئے کہ مجھے مرزا غلام احمد نے ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک کے قتل کرنے کے لئے بھیجا ہے۔ اس پر مجسٹریٹ امرتسر نے میری گرفتاری کے لئے کیم اگست کو وارنٹ جاری کیا جس کی خبر سن کر ہمارے مخالفین امرتسر و بنالہ میں ریل کے پلیٹ فارموں اور سڑکوں پر آ آ کر کھڑے ہوتے تھے تاکہ میری ذلت دیکھیں لیکن خدا کی قدرت ایسی ہوئی کہ اول تو وہ وارنٹ خدا جانے کہاں گم ہو گیا۔ دوم مجسٹریٹ ضلع امرتسر کو بعد میں خبر لگی کہ اُس نے غیر ضلع میں وارنٹ جاری کرنے میں بڑی غلطی کھائی ہے۔ پس اُس نے ۶ اگست کو جلدی سے صاحب ضلع گورداسپور کو تار دیا

پھر بعد اس کے یہ الہام ہوا کہ

لَيَعْلَمَنَّ اللَّهُ الْمُجَاهِدِينَ مِنْكُمْ وَلَيَعْلَمَنَّ الْكَافِرِينَ۔

یہ میری جماعت کی طرف خطاب ہے کہ خدا نے ایسا کیا تا خدا تمہیں جتلاوے کہ تم میں سے وہ کون ہے کہ اُس کے مامور کی راہ میں صدقِ دل سے کوشش کرتا ہے اور وہ کون ہے جو اپنے دعویٰ بیعت میں جھوٹا ہے۔ سو ایسا ہی ہوا۔ ایک گروہ تو اس مقدمہ اور دوسرے مقدمہ میں جو مسٹر ڈوئی صاحب کی عدالت میں فیصلہ ہوا صدقِ دل سے اور کامل ہمدردی سے تڑپتا پھرا اور انہوں نے اپنی مالی اور جانی کوششوں میں فرق نہیں رکھا اور دکھا اٹھا کر اپنی سچائی دکھلائی اور دوسرا گروہ وہ بھی تھا کہ ایک ذرہ ہمدردی میں شریک نہ ہو سکے سو اُن کے لئے وہ کھڑکی بند ہے جو ان صادقوں کے لئے کھولی گئی۔

پھر یہ الہام ہوا کہ

صادق آن باشد کہ ایام بلا مے گذارد با محبت با وفا

یعنی خدا کی نظر میں صادق وہ شخص ہوتا ہے کہ جو بلا کے دنوں کو محبت اور وفا کے ساتھ گذارتا ہے۔

پھر اس کے بعد میرے دل میں ایک اور موزوں کلمہ ڈالا گیا لیکن نہ اس طرح پر کہ جو الہامِ جلی کی صورت ہوتی ہے بلکہ الہامِ خفی کے طور پر دل اس مضمون سے بھر گیا اور وہ یہ تھا۔

گر قضا را عاشقے گردد اسیر بوسد آن زنجیر را کز آشنا

یعنی اگر اتفاقاً کوئی عاشق قید میں پڑ جائے تو اُس زنجیر کو چومتا ہے جس کا سبب آشنا ہوا۔

بقیہ حاشیہ۔ کہ وارنٹ فوراً روک دو۔ جس پر سب حیران ہوئے کہ وارنٹ کیسا۔ لیکن مثل مقدمہ کے آنے پر صاحبِ ضلع گورداسپور نے ایک معمولی سمن کے ذریعہ سے مجھے بلایا اور عزت کے ساتھ اپنے پاس کرسی دی۔ یہ صاحبِ ضلع جس کا نام کپتان ایم۔ ڈبلیو۔ ڈگلز تھا بہ سبب زیرک اور دانشمند اور منصف مزاج ہونے کے فوراً سمجھ گیا کہ مقدمہ بے اصل اور جھوٹا ہے۔ اس لئے میں نے ایک دوسرے مقام میں اس کو پیلا طوس سے نسبت دی ہے بلکہ مردانگی اور انصاف میں اُس سے بڑھ کر۔ لیکن خدا کا اور فضل یہ ہوا کہ خود عبد الحمید نے عدالت میں اقرار کر لیا کہ عیسائیوں نے مجھے سکھلا کر یہ اظہار دلایا تھا ورنہ یہ بیان سراسر جھوٹ ہے کہ مجھے قتل کے لئے ترغیب دی گئی تھی۔ پس صاحبِ ضلع نے اس آخری بیان کو صحیح سمجھا اور بڑے زور شور کا چٹھا لکھ کر مجھے بری کر دیا اور تبسم کے ساتھ عدالت میں مجھے مبارکباد دی۔ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَىٰ ذَٰلِكَ۔“

(نزول المسیح۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۷۶، ۵۷۷۔ مفضل بیان کے لئے دیکھیے کتاب البریہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۳ صفحہ ۱۹ تا ۱۲۳)

پھر اس کے بعد یہ الہام ہوا۔

إِنَّ الَّذِي فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لَرَأَوْكَ إِلَىٰ مَعَادٍ ۚ إِنِّي مَعَ الْآفَاقِ أُنْتَبِئُ بِغُفَّتِهِ ۗ يَا أَيُّهَا  
نُصْرَتِي ۚ إِنِّي أَنَا الرَّحْمَنُ ذُو الْمَجْدِ وَالْعُلَىٰ ۚ

یعنی وہ قادر خدا جس نے تیرے پر قرآن فرض کیا پھر تجھے واپس لائے گا یعنی انجام بخیر و عافیت ہوگا۔ میں اپنی فوجوں کے سمیت (جو ملائکہ ہیں) ایک ناگہانی طور پر تیرے پاس آؤں گا۔ میں رحمت کرنے والا ہوں۔ میں ہی ہوں جو بزرگی اور بلندی سے مخصوص ہے یعنی میرا ہی بول بالا رہے گا۔

پھر بعد اس کے یہ الہام ہوا کہ

مخالفوں میں پھوٹ اور ایک شخص متنفس کی ذلت اور اہانت اور ملامتِ خلق۔

(اور پھر اخیر حکم) اِبْرَاءَ یعنی بے قصور ٹھہرانا۔

پھر بعد اس کے الہام ہوا۔

وَفِيهِ شَيْءٌ

یعنی بریئت تو ہوگی مگر اس میں کچھ چیز ہوگی (یہ اس نوٹس کی طرف اشارہ تھا جو بڑی کرنے کے بعد لکھا گیا

تھا کہ طرزِ مباحثہ نرم چاہیے)

پھر ساتھ اس کے یہ بھی الہام ہوا کہ

بَلَجَتْ آيَاتِي

کہ میرے نشان روشن ہوں گے اور ان کے ثبوت زیادہ سے زیادہ ظاہر ہو جائیں گے (چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ اس مقدمہ میں جو ستمبر ۱۸۹۹ء میں عدالت مسٹر جے۔ آر۔ ڈریمینڈ صاحب بہادر میں فیصلہ ہوا۔ عبدالحمید ملزم نے دوبارہ اقرار کیا کہ میرا پہلا بیان جھوٹا تھا)۔

اور پھر الہام ہوا۔

لِوَأَنَّ فَتْحٍ ۚ

۱۔ (ترجمہ از ناشر) میری مدد تجھے پہنچے گی۔

۲۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔

”اصل لفظ الہام کے بٹالوی کی نسبت بہت سخت تھے ہم نے نرم الفاظ میں ان کا ترجمہ کر دیا ہے۔“

(کتاب البدیہہ۔ ٹائٹل پیج۔ روحانی خزائن جلد ۱۳ صفحہ ۱)

پھر بعد اس کے الہام ہوا۔

إِنَّمَا أَمْرُنَا إِذَا أَرَدْنَا شَيْئًا أَنْ نَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ.

یعنی ہمارے اُمور کے لئے ہمارا یہی قانون ہے کہ جب ہم کسی چیز کا ہوجانا چاہتے ہیں تو ہم کہتے ہیں کہ ہوجا پس وہ ہوجاتی ہے۔“ (تزیاق القلوب۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۳۳۱ تا ۳۳۳)

(ب) ”مقدمہ سے تین ماہ پہلے مندرجہ ذیل الہام اس ابتلاء کے بارے میں ہوئے۔

قَدْ ابْتَلَيْتُمُ الْمُؤْمِنُونَ۔ مَا هَذَا إِلَّا تَهْدِيْدُ الْحُكَّامِ۔ إِنَّ الَّذِي فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لَرَأْدُكَ إِلَى مَعَادٍ۔ إِنِّي مَعَ الْأَفْوَاجِ اتِّبِكَ بَعْتَةً۔ يَا تَيْبِكَ نُصْرَتِي۔ إِنِّي أَنَا الرَّحْمَنُ ذُو الْمَجْدِ وَالْعُلَى۔ مخالفوں میں پھوٹ..... اور ایک شخص متناسف کی ذلت اور اہانت اور ملامتِ خلق۔ (اور اخیر حکم) اِبْرَاءُ بے قصور ٹھہرانا۔ بَلَجَتْ أَيَاتِي۔

یعنی تجھ پر اور تیرے ساتھ کے مومنوں پر مؤاخذہ حکام کا ابتلاء آئے گا۔ وہ ابتلاء صرف تہدید ہوگا اس سے زیادہ نہیں۔ وہ خدا جس نے خدمتِ قرآن تجھے سپرد کی ہے پھر تجھے قادیان میں واپس لائے گا۔ میں اپنے فرشتوں کے ساتھ ناگہانی طور پر تیری مدد کروں گا۔ میری مدد تجھے پہنچے گی۔ میں ذوالجلال بلند شان والا رحمن ہوں۔ میں مخالفوں میں پھوٹ ڈالوں گا۔ (اس میں یہ اشارہ ہے کہ آخر عبدالحمید اور پادری گرے اور نور دین عیسائی مخالفانہ بیان کر دیں گے) اور یہ فقرہ کہ متناسف کی ذلت اور اہانت اور ملامتِ خلق۔ یہ محمد حسین کی طرف اشارہ ہے کہ کرسی کے معاملہ میں اور پھر پادریوں کے خلاف واقعہ شہادت پر طرح طرح کی ذلت اور ملامتِ خلق اُس کو پیش آئی اور انجام کار یہ ہوگا کہ تمہیں بری اور بے قصور ٹھہرایا جائے گا اور میرا نشان ظاہر ہوگا۔“

(ناسئل بیچ کتاب البریہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۳۔ صفحہ اوّل)

(ج) ”ایک الہام یہ تھا کہ مخالفوں میں پھوٹ اور ایک شخص متناسف کی ذلت اور اہانت اور ملامتِ خلق

چنانچہ اس الہام کا ایک حصہ تو اس طرح پورا ہوا کہ ہمارے مخالفین یعنی عبدالحمید اور اس کے سکھانے والے عیسائیوں میں پھوٹ پڑی کہ عبدالحمید نے صاف اقرار کر لیا کہ مجھے ان لوگوں نے یہ جھوٹی بات سکھائی تھی ورنہ

۱۔ (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؒ) یعنی مقدمہ اقدام قتل منجانب پادری مارٹن کلارک بخلاف حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔

۲۔ (نوٹ از مولانا عبداللطیف بہاولپوری) یعنی ابتلاء مقدمہ مذکور جس کی پیشگوئی براہین احمدیہ روحانی خزائن

جلد ۱ صفحہ ۶۱۶، ۶۱۷ میں اس مقدمہ سے اٹھارہ برس پہلے شائع ہوئی تھی۔

۳۔ Padre Gray

اصل میں یہ کچھ بات نہ تھی صرف ان کے بہکانے پر میں نے ایسا کہا..... اور دوسرا حصہ الہام کا اس طرح سے پورا ہوا کہ دورانِ مقدمہ میں جب مؤخّدین کے ایڈووکیٹ مولوی محمد حسین میری مخالفت میں عیسائیوں کے گواہ بن کر پیش ہوئے تو برخلاف اپنی اُمیدوں کے میری عزت دیکھ کر اُس طمع خام میں پڑے کہ ہم بھی کرسی مانگیں چنانچہ آتے ہی انہوں نے سوال کیا کہ مجھے کرسی ملنی چاہیے مگر افسوس کہ صاحب ڈپٹی کمشنر نے اُن کو جھڑک دیا اور سخت جھڑکا کہ تم کو کرسی نہیں مل سکتی۔ سو یہ خدا کا ایک نشان تھا کہ جو کچھ انہوں نے میرے لئے چاہا وہ خود اُن کو پیش آگیا۔“ (نزول المسیح۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۷۷، ۵۷۸)

**اکتوبر ۱۸۹۷ء** ”شروع اکتوبر ۱۸۹۷ء میں مجھے دکھایا گیا کہ میں ایک گواہی کے لئے ایک انگریز حاکم کے پاس حاضر کیا گیا ہوں اور اس حاکم نے مجھ سے سوال کیا کہ آپ کے والد کا کیا نام ہے؟ لیکن جیسا کہ شہادت کے لئے دستور ہے، مجھے قسم نہیں دی۔“ (نزول المسیح۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۹۹)

**۸ اکتوبر ۱۸۹۷ء** ”۸ اکتوبر ۱۸۹۷ء کو مجھے خواب میں دکھایا گیا کہ اس مقدمہ کا سپاہی سمن لے کر آیا ہے۔ یہ خواب مسجد میں عام جماعت کو سنائی گئی تھی۔ آخر ایسا ہی ظہور میں آیا اور سپاہی سمن لے کر آگیا اور معلوم ہوا کہ ایڈیٹر اخبار ناظم الہند لاہور نے مجھے گواہ لکھا دیا ہے..... سو جب میں ملتان میں پہنچ کر عدالت میں گواہی کے لئے گیا تو ایسا ہی ظہور میں آیا۔ حاکم کو ایسا سہو ہو گیا کہ قسم دینا بھول گیا اور اظہار شروع کر دیئے۔“ (نزول المسیح۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۹۹)

**۱۸۹۷ء** اس عاجز کو اپنے الہامات میں خدا تعالیٰ مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ

”تو مجھ سے اور میں تجھ سے ہوں اور زمین و آسمان تیرے ساتھ ہیں جیسا کہ میرے ساتھ ہیں اور تو ہمارے پانی میں سے ہے اور دوسرے لوگ خشکی سے اور تو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ میری توحید اور تو مجھ سے اس مقام اتحاد میں ہے جو کسی مخلوق کو معلوم نہیں خدا اپنے عرش سے تیری تعریف کرتا ہے۔ تو اس سے نکلا اور اس نے تمام دنیا سے تجھ کو چنا۔ تو میری درگاہ

۱۔ (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؒ) یعنی وہ مقدمہ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام شہادت کے لئے ۲۹، ۳۰ اکتوبر کو ملتان تشریف لے گئے تھے۔

۲۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ”یہ الہامات میری کتاب براہین احمدیہ اور آئینہ کمالات اسلام اور از الہ اوہام اور تحفہ بغداد وغیرہ میں شائع ہو چکے ہیں اور قریباً پچیس سال سے ان کو شائع کر رہا ہوں۔“ (کتاب البریہ روحانی خزائن جلد ۱۳ صفحہ ۱۰۰ احاشیہ)

میں وجیہ ہے۔ میں نے اپنے لئے تجھ کو پسند کیا۔ تو جہان کا نور ہے۔ تیری شان عجیب ہے۔ میں تجھے اپنی طرف اٹھاؤں گا اور تیرے گردہ کو قیامت تک غالب رکھوں گا۔ تو برکت دیا گیا۔ خدا نے تیری مجد کو زیادہ کیا۔ تو خدا کا وقار ہے۔ پس وہ تجھے ترک نہیں کرے گا۔ تو کلمۃ الازل ہے پس تو مٹایا نہیں جائے گا۔ میں فوجوں کے سمیت تیرے پاس آؤں گا۔ میرا لوٹا ہوا مال تجھے ملے گا۔ میں تجھے عزت دوں گا اور تیری حفاظت کروں گا۔ یہ ہوگا یہ ہوگا اور پھر انتقال ہوگا۔ تیرے پر میرے کامل انعام ہیں۔ لوگوں کو کہہ دے کہ اگر تم خدا سے پیار کرتے ہو تو آؤ میرے پیچھے چلو تا خدا بھی تم سے پیار کرے۔ میری سچائی پر خدا گواہی دیتا ہے پھر کیوں تم ایمان نہیں لاتے۔ تو میری آنکھوں کے سامنے ہے میں نے تیرا نام متوکل رکھا۔ خدا عرش سے تیری تعریف کرتا ہے۔ ہم تیری تعریف کرتے ہیں اور تیرے پر درود بھیجتے ہیں۔ لوگ چاہیں گے کہ اس نور کو بجھا دیں مگر خدا اس نور کو جو اس کا نور ہے کمال تک پہنچائے گا۔ ہم ان کے دلوں میں رعب ڈالیں گے۔ ہماری فتح آئے گی اور زمانہ کا کاروبار ہم پر ختم ہوگا اس دن کہا جائے گا کہ کیا یہ حق نہ تھا۔ میں تیرے ساتھ ہوں جہاں تو ہے۔ جس طرف تیرا منہ اُس طرف خدا کا منہ۔ تجھ سے بیعت کرنا ایسا ہے جیسا کہ مجھ سے۔ تیرا ہاتھ میرا ہاتھ ہے۔ لوگ دور دور سے تیرے پاس آئیں گے اور خدا کی نصرت تیرے پر اترے گی۔ تیرے لئے لوگ خدا سے الہام پائیں گے اور تیری مدد کریں گے۔ کوئی نہیں جو خدا کی پیشگوئیوں کو ٹال سکے۔ اے احمد تیرے لبوں پر رحمت جاری کی گئی اور تیرا ذکر بلند کیا گیا۔ خدا تیری حجت کو روشن کرے گا۔ تو بہادر ہے۔ اگر ایمان ثریا میں ہوتا تو تو اس کو پالیتا۔ خدا کی رحمت کے خزانے تجھے دیئے گئے۔ تیرے باپ دادے کا ذکر منقطع ہو جائے گا اور خدا ابتدا تجھ سے کرے گا۔ میں نے ارادہ کیا کہ اپنا جانشین بناؤں تو میں نے آدم کو یعنی تجھے پیدا کیا ہے۔ آواہن (خدا تیرے اندر آ آیا) خدا تجھے ترک نہیں کرے گا اور نہ چھوڑے گا جب تک کہ پاک اور پلید میں فرق نہ کرے۔ میں ایک چھپا ہوا خزانہ تھا پس میں نے چاہا کہ پہچانا جاؤں۔ تو مجھ میں اور تمام مخلوقات میں واسطہ ہے۔ میں نے اپنی روح

تجھ میں پھونکی۔ تو مدد دیا جائے گا اور کسی کو گریز کی جگہ نہیں رہے گی۔ تو حق کے ساتھ نازل ہوا اور تیرے ساتھ نبیوں کی پیشگوئیاں پوری ہوئیں۔ خدا نے اپنے فرستادہ کو بھیجا تا اپنے دین کو قوت دے اور سب دینوں پر اس کو غالب کرے۔ اس کو خدا نے قادیاں کے قریب نازل کیا اور وہ حق کے ساتھ اتر اور حق کے ساتھ اتر گیا اور ابتدا سے ایسا ہی مقرر تھا۔ تم گڑھے کے کنارے پر تھے خدا نے تمہیں نجات دینے کے لئے اسے بھیجا۔ اے میرے احمد تو میری مراد اور میرے ساتھ ہے۔ میں نے تیری بزرگی کا درخت اپنے ہاتھ سے لگایا۔ میں تجھے لوگوں کا امام بناؤں گا اور تیری مدد کروں گا۔ کیا لوگ اس سے تعجب کرتے ہیں۔ کہہ خدا عجیب ہے چن لیتا ہے جس کو چاہتا ہے اور اپنے کاموں سے پوچھا نہیں جاتا۔ خدا کا سایہ تیرے پر ہوگا اور وہ تیری پناہ رہے گا۔ آسمان بندھا ہوا تھا اور زمین بھی ہم نے دونوں کو کھول دیا۔ تو وہ عیسیٰ ہے جس کا وقت ضائع نہیں کیا جائے گا۔ تیرے جیسا موتی ضائع نہیں ہو سکتا۔ ہم تجھے لوگوں کے لئے نشان بنائیں گے اور یہ امر ابتدا سے مقدر تھا۔ تو میرے ساتھ ہے۔ تیرا بھید میرا بھید ہے تو دنیا اور آخرت میں وجیہ اور مقرب ہے۔ تیرے پر انعام خاص ہے اور تمام دنیا پر تجھے بزرگی ہے۔ بخرام کہ وقت تو نزدیک رسد وپائے محمدیاں برمنار بلند تر محکم افتاد۔ میں اپنی چمکار دکھاؤں گا اپنی قدرت نمائی سے تجھ کو اٹھاؤں گا۔ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا سے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔ اس کے لئے وہ مقام ہے جہاں انسان اپنے اعمال کی قوت سے پہنچ نہیں سکتا تو میرے ساتھ ہے۔ تیرے لئے رات اور دن پیدا کیا گیا۔ تیری میری طرف وہ نسبت ہے جس کی مخلوق کو آگاہی نہیں۔ اے لوگو تمہارے پاس خدا کا نور آیا پس تم منکر مت ہو۔‘

(کتاب البریہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۳ صفحہ ۱۰۰ تا ۱۰۳)

۱۸۹۷ء ”اس نے مجھے بشارت دی کہ میں تجھے برکت دوں گا اور بہت برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔“ (کتاب البریہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۳ صفحہ ۷۹ حاشیہ)

**نومبر ۱۸۹۷ء** ”حضور حجۃ الاسلام نے ایک رو یا دیکھی کہ گویا دارالامان میں طاعون آگئی ہے۔ اس کی تفہیم کھلی ہوئی۔

آپ نے فرمایا۔ قادیان طاعون نامیون سے مامون ومصنون رہے گا البتہ خارش کا مرض ہو تو تعجب نہیں۔ اس پر جناب نے یہ بھی اجتہاد فرمایا ہے (کہ کھلی پیدا کر دینے والی دو اطاعون کو روک دے گی)۔“  
(الحکم جلد ۱ نمبر ۵ مورخہ ۲۳ نومبر ۱۸۹۷ء صفحہ ۴)

**دسمبر ۱۸۹۷ء** ”انہی دنوں میں میں نے کشف میں دیکھا ہے کہ اگلے سال بعض احباب دنیا میں نہ ہوں گے۔ گو میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ اس کشف کا مصداق کون کون احباب ہوں گے اور میں جانتا ہوں کہ یہ اس لئے ہے تاہر ایک شخص بجائے خود سفر آخرت کی طیاری رکھے۔“  
(رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء صفحہ ۶۲)

**۱۸۹۸ء** ”مجھے معلوم ہے کہ پچھلے قحط کے دنوں میں میرے مخدوم و امام (صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهُ) (کو) اپنی جماعت کی حالت پر خیال تھا کہ اس میں بہت عیال دار اور (اکثر) غریب ہیں۔ ان کو بڑی مشکلات پیش آئیں گی جس پر حضور کو الہام ہوا۔

فَوَرَبِّ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِنَّهُ لَحَقٌّ ۚ

(الحکم جلد ۲ نمبر ۲۶ و ۲۷ مورخہ ۶، ۱۳ ستمبر ۱۸۹۸ء صفحہ ۱۱)

**۱۸۹۸ء** (الف) ”وَ اَوْحٰی اِلٰی رَبِّیْ وَ وَعَدَنِیْ اَنَّهُ سَیَنْصُرُنِیْ حَتّٰی یَبْلُغَ اَمْرِیْ مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَ مَغَارِبِهَا۔ وَ تَتَمَوَّجُ بِحُورِ الْحَقِّ حَتّٰی یُعْجِبَ النَّاسَ حُبَابَ عَوَارِبِهَا۔“  
(لُجَّةُ التُّور۔ روحانی خزائن جلد ۱۶ صفحہ ۴۰۸)

۱ یعنی ایام جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء۔ (مرزا بشیر احمد)

۲ شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم۔ (مرزا بشیر احمد)

۳ (ترجمہ از مرتب) مجھے آسمان اور زمین کے رب کی قسم ہے کہ یہ بات واقع ہونے والی ہے۔

۴ (ترجمہ از مرتب) میرے رب نے میری طرف وحی بھیجی اور وعدہ فرمایا کہ وہ مجھے مدد دے گا یہاں تک کہ میرا کلام مشارق و مغارب میں پہنچ جائے گا اور راستی کے دریا موج میں آئیں گے یہاں تک کہ اس کی موجوں کے حباب لوگوں کو تعجب میں ڈالیں گے۔



(ب) ”حضرت اقدس امام الزمان سلمہ الرحمان کو اللہ کریم نے وعدہ دیا ہے کہ میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔“

(الحکم جلد ۲ نمبر ۲۵، ۲۴ مورخہ ۲۰، ۲۱، ۲۲ اگست ۱۸۹۸ء صفحہ ۱۳)

۲۱ جنوری ۱۸۹۸ء ”میں نے ہجرت میں اس لئے متعلق دعا کی تو الہام ہوا۔“

إِنَّ اللَّهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتَّىٰ يُغَيِّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ۔

اب خیال ہوتا ہے کہ وہ الہام جو ہوا تھا کہ

کون کہہ سکتا ہے، اے بجلی! آسمان سے مت گر

(الحکم جلد ۵ نمبر ۲ مورخہ ۲۳ جولائی ۱۹۰۱ء صفحہ ۱)

شاید اسی سے متعلق ہو۔“

۱۸۹۸ء (الف) ”إِنَّ اللَّهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتَّىٰ يُغَيِّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ۔ إِنَّهُ أَوَى الْقُرْيَةَ۔

إِنِّي مَعَ الرَّحْمَنِ أَتِيكَ بَعْتَةً۔ إِنَّ اللَّهَ مُؤَهِّنُ كَيْدِ الْكَافِرِينَ۔“

(خط مولوی عبدالکریم صاحبؒ محررہ یکم فروری ۱۸۹۸ء۔ اخبار بدر جلد ۱۱ نمبر ۴، ۵ مورخہ ۱۶ نومبر ۱۹۱۱ء صفحہ ۳)

(ب) ”مجھے اس سے پہلے طاعون کے بارے میں الہام بھی ہوا اور وہ یہ ہے۔“

إِنَّ اللَّهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتَّىٰ يُغَيِّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ۔ إِنَّهُ أَوَى الْقُرْيَةَ۔

یعنی جب تک دلوں کی وباء معصیت دور نہ ہو تب تک ظاہری وباء بھی دور نہیں ہوگی۔“

(ایام الصلح روحانی خزائن جلد ۱۳ صفحہ ۳۶۱)

۱۔ یعنی طاعون کے متعلق (شمس)

۲۔ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؒ) نواب محمد علی خان صاحبؒ آف مالیر کوئلہ کی ڈائری سے معلوم ہوتا ہے کہ اس

الہام کے نزول کی تاریخ ۱۳ جنوری ہے۔ دیکھیے اصحاب احمد جلد ۲ صفحہ ۵۲۵ مطبوعہ اگست ۱۹۵۲ء

۳۔ (ترجمہ از مرتب) اللہ تعالیٰ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک کہ وہ اس چیز کو نہ بدلیں جو ان کے نفسوں میں ہے۔

۲ وہ اس بستی کو کچھ تکلیف کے بعد پناہ میں لے لے گا۔ ۳ میں رحمان کے ساتھ تیرے پاس اچانک آنے کو ہوں۔

۴ اللہ تعالیٰ کافروں کے منصوبوں کو توڑنے والا ہے۔

۵۔ (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؒ) یعنی طاعون کے سیاہ پودوں والی رویا جس کا ذکر آگے آتا ہے۔

(ج) ”إِنَّ اللَّهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتَّىٰ يُغَيِّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ۔ إِنَّهُ أَوَى الْقُرْيَةَ۔“

یعنی خدا نے یہ ارادہ فرمایا ہے کہ اس بلائے طاعون کو ہرگز دُور نہیں کرے گا جب تک لوگ اُن خیالات کو دُور نہ کر لیں جو اُن کے دلوں میں ہیں۔ یعنی جب تک وہ خدا کے مامور اور رسول کو مان نہ لیں تب تک طاعون دُور نہیں ہوگی اور وہ قادر خدا قادیان کو طاعون کی تباہی سے محفوظ رکھے گا تا تم سمجھو کہ قادیان اسی لئے محفوظ رکھی گئی کہ وہ خدا کا رسول اور فرستادہ قادیان میں تھا۔“ (دافع البلاء۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۲۲۵، ۲۲۶)

۲ فروری ۱۸۹۸ء ”آج تیسرا روز ہے، الہام ہوا کہ

يَوْمَ تَأْتِيكَ الْغَاشِيَةُ يَوْمَ تَنْجُو كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ۔ يَوْمَ نَجْزِي كُلَّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ۔“

(از خط مولانا عبدالکریم صاحب ”محررہ ۳ فروری ۱۸۹۸ء مندرجہ الحکم جلد ۲ نمبر ۲ مورخہ ۶ مارچ ۱۸۹۸ء صفحہ ۱۰)

۶ فروری ۱۸۹۸ء (الف) ”آج جو ۶ فروری ۱۸۹۸ء روز یکشنبہ ہے۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ

خدا تعالیٰ کے ملائک پنجاب کے مختلف مقامات میں سیاہ رنگ کے پودے لگا رہے ہیں اور وہ درخت نہایت بد شکل اور سیاہ رنگ اور خوفناک اور چھوٹے قد کے ہیں۔ میں نے بعض لگانے والوں سے پوچھا کہ یہ کیسے درخت ہیں تو انہوں نے جواب دیا کہ یہ طاعون کے درخت ہیں جو عنقریب مُلک میں پھیلنے والی ہے۔ میرے پر یہ امر مستبہر ہا کہ اُس نے یہ کہا کہ آئندہ جاڑے میں یہ مرض بہت پھیلے گا یا یہ کہا کہ اس کے بعد کے جاڑے میں پھیلے گا لیکن نہایت خوفناک نمونہ تھا جو میں نے دیکھا۔“ (ایام الصلح۔ روحانی خزائن جلد ۱۳ صفحہ ۳۶۱)

(ب) ”جب یہ پیشگوئی ۶ فروری ۱۸۹۸ء میں شائع ہوئی تب پنجاب میں صرف دو ضلعے آلودہ تھے مگر بعد اس

کے پنجاب کے ۲۳ ضلعے اس مرض سے آلودہ ہو گئے اور پونے دس ماہ میں تین لاکھ سولہ ہزار کیس ہوئے اور دو لاکھ اٹھارہ ہزار سات سو ننانوے فوتیاں ہوئیں۔ دیکھو سرکاری نقش جات۔“ (نزول المبع۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۳۱، ۵۳۲ حاشیہ)

فروری ۱۸۹۸ء ”مجھے ایک روحانی طریق سے معلوم ہوا ہے کہ اس مرض اور مرض خارش کا مادہ ایک ہی ہے

۱۔ ”یعنی ایک خوفناک غش ڈالنے والا، انسان کو چاروں طرف سے گھیرنے والا وقت آنے والا ہے۔ اس وقت ہر ایک شخص اپنے اعمال کے سبب سے نجات پائے گا اس وقت ہم ہر شخص کو اس کے اعمال کے موافق جزا دیں گے۔“

حضرت نے ان الہامات کے بعد جماعت کو بڑی تاکید کی کہ تیاری کرو۔ نمازوں میں عاجزی کرو۔ تہجد کی عادت ڈالو۔ تہجد میں رورو کر دعائیں مانگو کہ خدا تعالیٰ گڑگڑانے والوں اور تقویٰ اختیار کرنے والوں کو ضائع نہیں کرتا۔“

(الحکم مورخہ ۶ مارچ ۱۸۹۸ء صفحہ ۱۰)

۲۔ یعنی مرض طاعون۔ (شمس)

اور میں گمان کرتا ہوں کہ غالباً یہ بات صحیح ہوگی۔ کیونکہ مرضِ جَرَب یعنی خارش میں ایسی دوائیں مفید پڑتی ہیں جن میں کچھ پارہ کا جزو ہو یا گندھک کی آمیزش ہو اور خیال کیا جاتا ہے کہ اس قسم کی دوائیں اس مرض کے لئے بھی مفید ہو سکیں اور جبکہ دونوں مرضوں کا مادہ ایک ہے تو کچھ تعجب نہیں کہ خارش کے پیدا ہونے سے اس مرض میں کمی پیدا ہو جائے۔ یہ روحانی قواعد کا ایک راز ہے جس سے میں نے فائدہ اٹھایا ہے۔ اگر تجربہ کرنے والے اس امر کی طرف توجہ کریں اور ٹیکہ لگانے والوں کی طرح بطور حفظِ ما تقدم ایسے ملک کے لوگوں میں جو خطرہ طاعون میں ہوں خارش کی مرض پھیلاویں تو میرے گمان میں ہے کہ وہ مادہ اس راہ سے تحلیل پا جائے اور طاعون سے امن رہے مگر حکومت اور ڈاکٹروں کی توجہ بھی خدا تعالیٰ کے ارادے پر موقوف ہے میں نے محض ہمدردی کی راہ سے اس امر کو لکھ دیا ہے کیونکہ میرے دل میں یہ خیال ایسے زور کے ساتھ پیدا ہوا جس کو میں روک نہیں سکا۔“

(ایام الصلح۔ روحانی خزائن جلد ۱۴ صفحہ ۳۶۰)

**۲۵/ مارچ ۱۸۹۸ء** ”میں نے جو اپنی نسبت بعض خوابیں اور الہامات دیکھے ہیں میں اُن سے حیران ہوں۔ دو مرتبہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ گویا مجھے مرض طاعون ہو گئی ہے اور ورم طاعون نمودار ہے۔ اب آج بھی یہی خواب آئی ہے۔ اسی کے قریب قریب ایک الہام بھی ہے جو کسی رنج اور بلا پر دلالت کرتا ہے اور مُعَلِّمِین نے طاعون سے مراد کبھی تو طاعون اور کبھی خارش اور حکام کی طرف سے کوئی عذاب و تکالیف اور کبھی کوئی اور فتنہ رنجِ دہ مراد لیا ہے۔ معلوم نہیں کہ اس خواب کی کیا تعبیر ہے۔“

(از مکتوب بنام سیّد عبدالرحمن صاحب مدرّسی۔ مکتوبات احمد جلد ۲ صفحہ ۳۶۷ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

**۱۸۹۸ء** ”جب کتاب اُمہات المؤمنین عیسائیوں کی طرف سے شائع ہوئی تو انجمن حمایت اسلام لاہور کے ممبروں نے گورنمنٹ میں اس مضمون کا میموریل بھیجا کہ اس مضمون کی اشاعت بند کی جائے اور مصنف سے باز پرس ہو۔ مگر میں اُن کے میموریل کے سخت مخالف تھا اور میں نے اپنی تحریر میں صاف طور پر شائع کیا تھا کہ یہ طریق اچھا نہیں۔ مگر اُن لوگوں نے میری صلاح کو قبول نہ کیا بلکہ بدگوئی کی۔ اسی اثنا میں مجھے الہام ہوا کہ

سَتَدُّ كُرُونُ مَا أَقُولُ لَكُمْ وَأَقْوَضُ أَمْرِي إِلَى اللَّهِ

یعنی عنقریب تمہیں یہ بات میری یاد آئے گی۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ تمہیں اپنے میموریل میں ناکامی رہے گی اور جس امر کو میں نے اختیار کیا ہے یعنی مخالفین کے اعتراضات کو رد کرنا اور ان کو جواب دینا اس امر کو

میں خدائے تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں۔ یہ الہام قبل از وقت ایک گروہ کثیر کو سنایا گیا تھا چنانچہ ایسا ہی ظہور میں آیا یعنی انجمن کی وہ درخواست نامنظور ہوئی۔“ (نزول المسیح۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۶۰۳، ۶۰۴)

**۱۸۹۸ء** ”مسیح اُس صدیق کو کہتے ہیں جس کے مَسِّح یعنی چھونے میں خدانے برکت رکھی ہو..... اور اس کے مقابل پر مسیح اُس معبود دجال کو بھی کہتے ہیں جس کی خبیث طاقت اور تاثیر سے آفات اور دہریت اور بے ایمانی پیدا ہو..... یہی معنی ہیں جو خدا تعالیٰ نے میرے دل میں القاء کئے ہیں۔“ (ایام الصلح۔ روحانی خزائن جلد ۱۳، صفحہ ۲۹۴)

**۱۸۹۸ء** ”مجھے ایک الہام میں یہ فقرات القا ہوئے تھے کہ

يَا مَسِيحَ الْخَلْقِ عَدْوَانَا

میرے خیال میں ہے کہ عَدْوَى سے مراد یہی طاعون ہے۔“

”یعنی اے مسیح جو خلقت کی بھلائی کے لئے بھیجا گیا۔ ہماری طاعون کے دفع کے لئے مدد کر۔“

(ایام الصلح۔ روحانی خزائن جلد ۱۳ صفحہ ۳۲۶ و ۳۰۳)

**۴ جولائی ۱۸۹۸ء** ”جہاں براہین احمدیہ میں اسرار اور معارف کے انعام کا اس عاجز کی نسبت ذکر فرمایا

گیا ہے۔ وہاں احمد کے نام سے یاد کیا گیا ہے۔ جیسا کہ فرمایا۔ يَا أَحْمَدُ فَاضَتْ الرَّحْمَةُ عَلَيَّ شَفَقَتِيكَ۔ اور جہاں دنیا کی برکات کا ذکر کیا گیا ہے وہاں عیسیٰ کے نام سے پکارا گیا ہے۔ جیسا کہ میرے الہام میں براہین احمدیہ میں فرمایا۔ يَا عِيسَى ابْنِي مُتَوَفِّيكَ وَرَافِعِكَ ابْنِي وَمُطَهِّرِكَ مِنَ الذَّنَبِ كَفَرُوا وَجَاعِلِ الذَّنَبِ اتَّبِعُواكَ فَوْقَ الذَّنَبِ كَفَرُوا ابْنِي إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔ ایسا ہی وہ الہام ہے جو فرمایا کہ میں تجھے برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ یہ وہ سر ہے جو مہدی اور عیسیٰ کے نام کی نسبت مجھ کو الہام الہی سے کھلا اور وہ پیر کا دن اور تیرہویں صفر ۱۳۱۶ھ تھا

۱۔ براہین احمدیہ ہر چہار حصص روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۶۱۷ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳ (ناشر)

۲۔ (ترجمہ) اے احمد! تیرے لبوں پر رحمت جاری ہوئی ہے۔ (براہین احمدیہ ہر چہار حصص۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۶۱۸ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳)

۳۔ (ترجمہ) اے عیسیٰ! میں تجھے کامل اجر بخشوں گا یا وفات دوں گا اور اپنی طرف اٹھاؤں گا یعنی رفع درجات کروں گا یا دُنیا سے اپنی طرف اٹھاؤں گا اور تیرے تابعین کو ان پر جو منکر ہیں قیامت تک غلبہ بخشوں گا یعنی تیرے ہم عقیدہ اور ہم مشربوں کو حجت اور برہان اور برکات کے رُوسے دوسرے لوگوں پر قیامت تک فائق رکھوں گا۔

(براہین احمدیہ ہر چہار حصص۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۶۲۴، ۶۲۵۔ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۴)

اور جولائی ۱۸۹۸ء کی چوتھی تاریخ تھی جب کہ یہ الہام ہوا۔“ (ایام الصلح۔ روحانی خزائن جلد ۱۴ صفحہ ۳۹۸)

**۱۸۹۸ء** ”خدا تعالیٰ نے مجھے خبر دے دی ہے کہ بہت سے اس جماعت میں سے ہیں جو ابھی اس جماعت سے باہر اور خدا کے علم میں اس جماعت میں داخل ہیں۔ بار بار ان لوگوں کی نسبت یہ الہام ہوا ہے۔

يَخْرُونَ سُجَّدًا - رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا إِنَّ كُنَّا خَاطِئِينَ

یعنی سجدہ میں گریں گے کہ اے ہمارے خدا! ہمیں بخش کیونکہ ہم خطا پر تھے۔“

(ایام الصلح۔ روحانی خزائن جلد ۱۴ صفحہ ۴۲۶)

**۱۸۹۸ء** ”آئندہ موسم بظاہر وہی معلوم ہوتا ہے جو کچھ الہاماً معلوم ہوا تھا۔ وہ خبر بھی اندیشہ ناک ہے..... دن بہت سخت ہیں..... مجھے تو یہ معلوم ہوا ہے کہ یہ دن دنیا کے لئے بڑی بڑی مصیبتوں اور موت اور دکھ کے دن ہیں..... مجھے اس بات کا خیال ہے کہ اس شورِ قیامت کے وقت جس کی مجھے الہام الہی سے خبر ملی ہے حتی الوسع اپنے عزیز دوست قادیان میں ہوں۔“

(از مکتوب بنام نواب محمد علی خان صاحبؒ۔ مکتوبات احمد جلد ۲ صفحہ ۲۲۷ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

**۱۸۹۸ء** ”یہ دوا حسب الہام الہی تیار ہوئی ہے۔“

(اشتہار ”دوائے طاعون“ مورخہ ۲۳ جولائی ۱۸۹۸ء۔ مجموعہ اشتہارات جلد ۲ صفحہ ۴۳۹ حاشیہ۔ مطبوعہ ۲۰۱۸ء)

**۱۸۹۸ء** ”آپ کو وہ الہام یاد ہوگا

قادر ہے وہ بادشاہ ٹوٹا کام بناوے“

(از مکتوب بنام سیٹھ عبدالرحمن صاحبؒ مدراسی۔ مکتوبات احمد جلد ۲ صفحہ ۷۸۳ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

**یکم اگست ۱۸۹۸ء** ”صبح کی نماز کے بعد حضرت اقدسؒ نے فرمایا کہ ”میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک

ڈاڑھ کا حصہ جو بوسیدہ ہو گئی ہے اس کو میں نے منہ سے نکالا اور وہ بہت صاف تھا اور اُسے ہاتھ میں رکھا۔“ پھر فرمایا کہ ”خواب میں دانت اگر ہاتھ سے گرایا جاوے تو وہ مُنذر ہوتا ہے۔ ورنہ مُبَشِّر۔“

(الحکم جلد ۲ نمبر ۲۲، ۲۳، مورخہ ۶، ۱۳ اگست ۱۸۹۸ء صفحہ ۱۶)

**۱۸۹۸ء** ”جب بعض مخالفین کی منبری سے میرے پرنٹکس لگانے کے لئے سرکار کی طرف سے مقدمہ ہوا اور

لے یعنی تریاق الہی۔ (مرزا بشیر احمد)

میری طرف سے عذر داری کی گئی تو میں ایک دن چھوٹی مسجد میں چند احباب کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا اور آمد خرچ کا حساب کر رہے تھے کہ مجھ پر ایک کشفی حالت طاری ہوئی اور اس میں دکھایا گیا کہ ہندو تحصیل دار بٹالہ جس کے پاس مقدمہ تھا بدل گیا ہے اور اس کے عوض ایک اور شخص کرسی پر بیٹھا ہے جو مسلمان ہے اور اس کشف کے ساتھ بعض امور ایسے ظاہر ہوئے جو فتح کی بشارت دیتے تھے۔ تب میں نے اسی وقت یہ کشف حاضرین کو سنا دیا جن میں سے ایک خواجہ جمال الدین صاحب بی۔ اے انسپٹر مدارس جموں و کشمیر تھے اور بہت سے جماعت کے لوگ تھے۔ چنانچہ اس کے بعد ایسا ہوا کہ وہ ہندو تحصیل دار کا ایک بدل گیا اور اس کی جگہ میاں تاج الدین صاحب تحصیل دار بٹالہ مقرر ہوئے جنہوں نے نیک نیتی کے ساتھ اصل حقیقت کو دریافت کر لیا اور جو کچھ تحقیقات سے معلوم ہوا اس کی رپورٹ ڈکسن صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع گورداسپور میں بھیج دی اور نیک اتفاق یہ ہوا کہ صاحب موصوف بھی زیرک اور انصاف پسند تھے۔ انہوں نے لکھ دیا کہ مرزا غلام احمد صاحب کا ایک شہرت یافتہ فرقہ ہے جن کی نسبت ہم بدظنی نہیں کر سکتے یعنی جو کچھ عذر کیا گیا ہے وہ واقعی درست ہے۔ اس لئے ٹیکس معاف اور مسل داخل دفتر ہوئے۔“

(نزول المسیح۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۶۰۶، ۶۰۷)

**۱۸۹۸ء** ”میری طبیعت کچھ ایسی واقع تھی کہ میں پوشیدہ رہنے کو بہت چاہتا تھا اور میں ملنے والوں سے تنگ آجاتا تھا اور کوفتہ خاطر ہوتا تھا۔ یہاں تک کہ میرا باپ مجھ سے نو امید ہو گیا اور سمجھا کہ یہ ہم میں ایک شب باش مہمان کی طرح ہے جو صرف روٹی کھانے کا شریک ہوتا ہے اور گمان کیا کہ یہ شخص خلوت کا عادی ہے اور لوگوں سے وسیع گھر کے ساتھ میل جول رکھنے والا نہیں۔ سو وہ ہمیشہ مجھے اس عادت پر غضب سے اور تیز کار دوں سے ملامت کرتا اور مجھے دن رات اور ظاہر اور در پردہ دُنیا کی ترقی کے لئے نصیحت کیا کرتا تھا اور دُنیا کی آرائشوں کی طرف رغبت دیتا تھا اور میرا دل خدا کی طرف کھینچا جا رہا تھا اور ایسا ہی میرا بھائی مجھے پیش آیا اور وہ ان باتوں میں میرے باپ سے مشابہ تھا۔ پس خدا نے ان دونوں کو وفات دی اور زیادہ دیر تک زندہ نہ رکھا اور اُس نے مجھے کہا کہ ایسا ہی کرنا چاہیے تھا تا تجھ میں خصومت کرنے والے باقی نہ رہیں اور اُن کا الحاح تجھ کو ضرر نہ کرے۔“

(نجم الہدیٰ۔ روحانی خزائن جلد ۱۳ صفحہ ۵۱، ۵۲)

Mr. Dixon ل

۲۔ (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؒ) بتاریخ ۱۷ ستمبر ۱۸۹۸ء انکم ٹیکس معاف کیا گیا۔

۳۔ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؒ) عربی میں الہام کی عبارت یہ ہے۔ ”كَذٰلِكَ لِيَسْتَلْزِمَنِي مُتَآزِعٌ فَيْتَكَ وَلَا يَضُرُّكَ الْخَاحُ الْأَغْيَارُ۔“

(نجم الہدیٰ۔ روحانی خزائن جلد ۱۳ صفحہ ۵۲)

۳۱ ستمبر ۱۸۹۸ء (الف) الہام ..... جو حضرت اقدس کو ۳۱ ستمبر ۱۸۹۸ء کو ہوا اور جو جناب نے مسجد مبارک میں لکھوا کر چسپاں کر دیا ہے.....

”غَثَمَ غَثَمَ لَهُ دَفَعَ إِلَيْهِ مِنْ مَّالِهِ دَفْعَةً“

(الحکم جلد ۲ نمبر ۲۶، ۲۷۔ مورخہ ۱۳ د ۱۳ ستمبر ۱۸۹۸ء صفحہ ۱۳)

(ب) ”چند ہفتہ ہوئے ہیں مجھے الہام ہوا تھا۔

غَثَمَ لَهُ دَفَعَ إِلَيْهِ مِنْ مَّالِهِ دَفْعَةً<sup>۱</sup>

اس میں تفہیم یہ ہوئی تھی کہ کوئی شخص کسی مطلب کے حصول پر بہت سا حصہ اپنے مال میں سے بطور نذر بھجوائے گا۔ میں نے اس الہام کو اپنی کتاب میں لکھ لیا تھا بلکہ اپنے گھر کے قریب دیوار پر مسجد کی، نہایت خوشخط یہ الہام لکھ کر چسپاں کر دیا۔ اس الہام میں نہ کسی مدت کا ذکر ہے کہ کب ہوگا اور نہ کسی انسان کا ذکر ہے کہ کس شخص کو ایسی کامیابی ہوگی یا ایسی مسرت ظہور میں آئے گی۔“

(ازمکتوب بنام سیٹھ عبدالرحمن صاحب<sup>۲</sup> مدراسی۔ مکتوبات احمد جلد ۲ صفحہ ۳۸۳ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

۲۶ ستمبر ۱۸۹۸ء ”رات میں نے دیکھا کہ ایک بڑا پیالہ شربت کا پیا۔ اس کی حلاوت اس قدر ہے کہ میری طبیعت برداشت نہیں کرتی باس ہمہ میں اس کو پیئے جاتا ہوں اور میرے دل میں یہ خیال بھی گزرتا ہے کہ مجھے پیشاب کثرت سے آتا ہے، اتنا میٹھا اور کثیر شربت میں کیوں پی رہا ہوں۔ مگر اس پر بھی میں اُس پیالے کو پی گیا۔ شربت سے مراد کامیابی ہوتی ہے اور یہ اسلام اور ہماری جماعت کی کامیابی کی بشارت ہے۔“

(الحکم جلد ۲ نمبر ۲۸، ۲۹، ۳۰۔ مورخہ ۲۰، ۲۱ ستمبر ۱۸۹۸ء صفحہ ۳)

۱۸۹۸ء ”میں امام الزمان ہوں اور خدا میری تائید میں ہے اور وہ میرے لئے ایک تیز تلوار کی طرح کھڑا ہے اور مجھے خبر دی گئی ہے کہ جو شرارت سے میرے مقابل پر کھڑا ہوگا وہ ذلیل اور شرمندہ کیا جائے گا۔ دیکھو میں نے وہ حکم پہنچا دیا جو میرے ذمہ تھا۔“

(ضرورۃ الامام۔ روحانی خزائن جلد ۱۳ صفحہ ۹۷)

۱ (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمد<sup>۳</sup>) لسان العرب میں ہے۔ ”غَثَمَ لَهُ مِنْ الْمَالِ غَثَمَةً. إِذَا دَفَعَ لَهُ دَفْعَةً“ اور اقرب الموارد میں ہے۔ ”غَثَمَ لَهُ: دَفَعَ لَهُ دَفْعَةً مِنَ الْمَالِ جَيِّدَةً“ اس لئے الہام کا ترجمہ یہ ہوا۔ اُس نے اپنے مال میں سے اس کے لئے بہت سا حصہ ایک ہی بار الگ کر دیا۔

۱۸۹۸ء ”خدا نے..... مجھے بار بار الہام دیا ہے کہ اس زمانہ میں کوئی معرفت الہی اور کوئی محبت الہی تیری معرفت اور محبت کے برابر نہیں۔“  
(ضرورۃ الامام۔ روحانی خزائن جلد ۱۳ صفحہ ۵۰۲)

۱۳ اکتوبر ۱۸۹۸ء ”صبح کو بعد نماز فجر فرمایا کہ

رات کو بعد تہجد لیٹ گیا تو تھوڑی سی غنودگی کے بعد دیکھا کہ میرے ہاتھ میں ”سُرمہ چشم آریہ“ کے چار ورق ہیں اور کوئی کہتا ہے کہ آریہ لوگ اب خود اس کتاب کو چھپوا رہے ہیں۔“

(الحکم جلد ۲ نمبر ۳۰ مورخہ ۱۸ اکتوبر ۱۸۹۸ء صفحہ ۶)

۱۳ اکتوبر ۱۸۹۸ء ۱۳ اکتوبر ۱۸۹۸ء کو مولوی عبدالکریم صاحبؒ سیالکوٹی خطبہ جمعہ دے رہے تھے۔ دوران خطبہ فرمایا۔

”بنی اسرائیل میں سے جو کافر ہوئے اُن پر خدا نے لعنت کی، داؤد اور مسیح ابن مریم کی زبان سے۔ اور یہ اس لئے ہوئی کہ وہ حدِ اعتدال سے بڑھ نکلے اور نافرمانی کے لئے تجاؤز کر گئے۔ بنی اسرائیل کا ایسا حال ہو گیا تھا کہ نبی عن المنکر اور امر بالمعروف قطعاً چھوڑ دیا تھا۔ چھوٹے بڑوں کی شرارتوں پر اور بڑے چھوٹوں کی شیطنتوں پر رضامند ہو گئے تھے۔ اس لئے مسیح اور داؤد کی لسان سے اُن پر لعنت برسی..... اب پھر وقت آیا ہے کہ دنیا میں سوکھے ہوئے درخت ہرے ہوں۔ خدا تعالیٰ کے فضل کی بارش ہو رہی ہے۔ زمانے کا امام آیا ہے جو ابن مریم کے نام سے آیا ہے اور اس کو داؤد بھی کہا گیا ہے۔ پس بڑی ضروری اور خطرناک بات ہے کہ ایسا نہ ہو اس کے مقابلہ میں گندی اور ناپاک کوششیں کرنے والے اور اس سے منہ پھیرنے والے اُس لعنت کے نیچے آجاویں، جو داؤد اور مسیح ابن مریم کی زبان سے ہوئی۔“

جس وقت حضرت مولانا صاحب نے یہ فقرہ (خط کشیدہ) فرمایا۔ اسی وقت حضرت اقدس امام ہمام علیہ الصلوٰۃ والسلام کو الہام ہوا کہ۔

”یہ لعنت ابھی وزیر آباد میں برسی ہے۔“

(الحکم جلد ۲ نمبر ۳۲ مورخہ ۲۲ اکتوبر ۱۸۹۸ء صفحہ ۵)

۴ نومبر ۱۸۹۸ء ”آج ۴ نومبر ۱۸۹۸ء میں خواب میں مجھ کو دکھلایا گیا کہ ایک شخص روپیہ بھیجتا ہے۔

میں بہت خوش ہوا اور یقین رکھتا تھا کہ آج **۴** روپیہ آئے گا چنانچہ آج ہی ۴ نومبر ۱۸۹۸ء کو آپ کا



۱۸۹۸ء میں نے کچھ دن ہوئے خواب میں آپ کی نسبت کچھ بلا اور غم کو دیکھا تھا۔ ایسے خوابوں اور

الہاموں کو کوئی ظاہر نہیں کر سکتا۔ مجھے اندیشہ تھا آخر اس کا یہ پہلو ظاہر ہوا۔ یہ تقدیر مبرم تھی جو ظہور میں آئی۔“

(ازمکتوب بنام ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب، مکتوبات احمد جلد ۲ صفحہ ۲۱۰ مطبوعہ ۲۰۱۵ء)

۱۵ نومبر ۱۸۹۸ء ”اِیُّ مَعَكُمْ اَسْمَعُ وَاَرَى۔ ۲ فَاَصْبِرْ حَتّٰی یَاْتِیَ اللّٰهُ بِاَمْرِہٖ۔ ۳ جَزَاءُ سَیِّئٰتِہٖ

بِیْسَیِّئٰتِہَا۔ ۴ وَتَرْهَقْہُمْ ذِلَّةٌ۔ ۵ مَا لَہُمْ مِنَ اللّٰہِ مِنْ عَاصِمٍ۔ ۶ فَاَصْبِرْ حَتّٰی یَاْتِیَ اللّٰهُ بِاَمْرِہٖ۔ ۷ اِیُّ مَعَكُمْ

اَسْمَعُ وَاَرَى۔ ۸ اِیُّ مَعَكُمْ اَسْمَعُ وَاَرَى۔“ (تحریر حضرت مسیح موعود علیہ السلام مندرجہ رجسٹر محاورات العرب)

۱۵ نومبر ۱۸۹۸ء ”اِیُّ مَعْلُوْبٍ فَاَنْتَصِرْ۔ ۲ اِنَّہٗ طَیِّبٌ مَّقْبُوْلٌ الرَّحْمٰنِ۔ ۳ اِنَّ اللّٰہَ

مَعَ الْخَآئِفِیْنَ۔“ (تحریر حضرت مسیح موعود علیہ السلام مندرجہ رجسٹر محاورات العرب)

۱۶ نومبر ۱۸۹۸ء ”اِیُّ مَعِ الْغَفَّارِ اَتِیْتُكَ بَعْتَةً۔“

(تحریر حضرت مسیح موعود علیہ السلام مندرجہ رجسٹر محاورات العرب)

۱۔ (ترجمہ از مرتب) میں تم دونوں کے ساتھ ہوں سنتا ہوں اور دیکھتا ہوں۔ ۲ پس تم صبر کرو اس وقت تک کہ اللہ تعالیٰ

اپنا حکم نافذ کرے۔ ۳ برائی کا بدلہ ویسا ہی ہوگا۔ ۴ اور ان لوگوں پر ذلت طاری ہوگی۔ ۵ اللہ (کے عذاب) سے انہیں

کوئی نہیں بچا سکے گا۔ ۶ پس تم صبر کرو اس وقت تک کہ اللہ تعالیٰ اپنا حکم نافذ کرے۔ ۷ یقیناً میں تمہارے ساتھ ہوں سنتا

ہوں اور دیکھتا ہوں۔ ۸ یقیناً میں تم دونوں کے ساتھ ہوں سنتا ہوں اور دیکھتا ہوں۔

۹۔ (نوٹ از مولانا عبداللطیف بہاولپوری) یہ رجسٹر خلافت لائبریری ربوہ میں موجود ہے یہ رجسٹر وہی ہے جس کی

دوسری طرف رشتہ کے لئے لڑکوں اور لڑکیوں کے نام بھی درج ہیں۔

۱۰۔ (ترجمہ از مرتب) میں مغلوب ہوں پس میری مدد کر۔ ۲ وہ پاک ہے۔ خدا کا مقبول ہے۔ ۳ اللہ سے ڈر۔

۴ یقیناً اللہ ڈرنے والوں کے ساتھ ہے۔

۱۱۔ (ترجمہ از مرتب) میں خدائے غفار کے ساتھ ہوں تیرے پاس اچانک آؤں گا۔

۲۰ نومبر ۱۸۹۸ء (الف) ”الہام۔ محمد علی خان بِأَيِّ عَزِيْزٍ بَعْدَهُ تَعْلَمُوْنَ

مولوی محمد علیؑ خدا میرا بھی گنہ بخشے۔“

(تحریر حضرت مسیح موعود علیہ السلام مندرجہ رجسٹر محاورات العرب)

(ب) ”یہ رات جو پیر کی گزری ہے اس میں غالباً تین بجے کے قریب آپ کی نسبت مجھے الہام ہوا تھا

اور وہ یہ ہے۔

فَبِأَيِّ عَزِيْزٍ بَعْدَهُ تَعْلَمُوْنَ۔

یہ اللہ جلّ شائئہ کا کلام ہے۔ وہ آپ کو مخاطب کر کے کہتا ہے کہ اس حادثہ کے بعد اور کون سا بڑا حادثہ ہے جس سے تم عبرت پکڑو گے۔“

(از مکتوب بنام نواب محمد علی خاں صاحبؒ۔ مکتوبات احمد جلد ۳ صفحہ ۹۵ مطبوعہ ۲۰۱۳ء)

۲۱ نومبر ۱۸۹۸ء ”شیخ محمد حسین صاحب بٹالوی..... نے اس راقم کی تحقیر اور توہین اور دشنام دہی میں کوئی

کسر اٹھا نہیں رکھی..... میرے بعض دوستوں نے کمال نرمی اور تہذیب سے شیخ صاحب موصوف سے یہ درخواست کی تھی کہ..... آپ مُباہلہ کر کے تصفیہ کر لیں کیونکہ جب کسی طرح جھگڑا فیصلہ نہ ہو سکے تو آخری طریق خدا کا فیصلہ ہے جس کو مُباہلہ کہتے ہیں۔ اور یہ بھی کہا گیا تھا کہ اثر مُباہلہ کے لئے اس طرف سے ایک سال کی شرط ہے اور یہ شرط الہام کی بنا پر ہے..... شیخ محمد حسین نے..... بجائے اس کے کہ نیک نیتی سے مُباہلہ کے میدان میں آتا یہ طریق اختیار کیا کہ ایک گندہ اور گالیوں سے پُر اشتہار لکھ کر محمد بخش جعفر زٹلی اور ابوالحسن تبتی کے نام سے چھپوادیا۔

اس وقت وہ اشتہار میرے سامنے رکھا ہے اور میں نے خدا تعالیٰ سے دعا کی ہے کہ وہ مجھ میں اور محمد حسین

میں آپ فیصلہ کرے اور وہ دعا جو میں نے کی ہے یہ ہے کہ

”اے میرے ذوالجلال پروردگار! اگر میں تیری نظر میں ایسا ہی ذلیل اور جھوٹا اور مفتری ہوں جیسا

۱۔ (نوٹ از مولانا عبداللطیف بہاولپوری) ان دونوں ناموں کے سامنے یہ دو الہام لکھے ہیں۔ پہلا الہام جیسا کہ نواب

محمد علی خان صاحبؒ کے متعلق ہے۔ اسی طرح یہ دوسرا الہام مولوی محمد علی صاحب کے متعلق معلوم ہوتا ہے۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔

کہ محمد حسین بٹالوی نے اپنے رسالہ اشاعة السنۃ میں بار بار مجھ کو کڈا اب اور دجال اور مفتزی کے لفظ سے یاد کیا ہے اور جیسا کہ اُس نے اور محمد بخش جعفر زٹلی اور ابوالحسن تبتی نے اس اشتہار میں جو ۱۰ نومبر ۱۸۹۸ء کو چھپا ہے میرے ذلیل کرنے میں کوئی دقیقہ اٹھانہیں رکھا تو اے میرے مولیٰ! اگر میں تیری نظر میں ایسا ہی ذلیل ہوں تو مجھ پر تیرہ ماہ کے اندر یعنی پندرہ دسمبر ۱۸۹۸ء سے پندرہ جنوری ۱۹۰۰ء تک ذلت کی مار وار دکر اور اُن لوگوں کی عزت اور وجاہت ظاہر کر اور اس روز کے جھگڑے کو فیصلہ فرما۔ لیکن اگر اے میرے آقا! میرے مولیٰ! میرے منعم! میری اُن نعمتوں کے دینے والے جو تو جانتا ہے اور میں جانتا ہوں تیری جناب میں میری کچھ عزت ہے تو میں عاجزی سے دُعا کرتا ہوں کہ ان تیرہ (۱۳) مہینوں میں جو ۱۵ دسمبر ۱۸۹۸ء سے ۱۵ جنوری ۱۹۰۰ء تک شمار کئے جائیں گے۔ شیخ محمد حسین اور جعفر زٹلی اور تبتی مذکور کو جنہوں نے میرے ذلیل کرنے کے لئے یہ اشتہار لکھا ہے ذلت کی مار سے دنیا میں رُسا کر (یہ تیرہ مہینے خدا تعالیٰ کے الہام سے معلوم ہوئے ہیں۔ یعنی سال پر ایک ماہ اور زیادہ ہے۔ منہ)

غرض اگر یہ لوگ تیری نظر میں سچے اور متقی اور پرہیزگار اور میں کڈا اب اور مفتزی ہوں تو مجھے ان تیرہ مہینوں میں ذلت کی مار سے تباہ کر۔ اور اگر تیری جناب میں مجھے وجاہت اور عزت ہے تو میرے لئے یہ نشان ظاہر فرما کہ ان تینوں کو ذلیل، رُسا اور صُربت عَلَیْہِمُ الذِّلَّةُ کا مصداق کر۔ امین ثناء امین۔

یہ دُعا تھی جو میں نے کی۔ اس کے جواب میں یہ الہام ہوا۔

میں ظالم کو ذلیل اور رُسا کروں گا اور وہ اپنے ہاتھ کاٹے گا۔<sup>۱</sup>

(ہاتھ کاٹنے سے مراد یہ ہے کہ جن ہاتھوں سے ظالم نے جو حق پر نہیں ہے ناجائز تحریر کا کام لیا وہ ہاتھ اس کی حسرت کا موجب ہوں گے اور افسوس کرے گا کہ کیوں یہ ہاتھ ایسے کام پر چلے۔ منہ)

۱۔ (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمد) الہام میں یہ فقرہ بھی تھا کہ ”وہ اپنے ہاتھ کاٹے گا۔“ سو محمد حسین نے مجسٹریٹ ضلع کی ایک ہی دھمکی سے ہمیشہ کے لئے اس بات کا اقرار کر لیا کہ میں کبھی مرزا صاحب کو کافر اور دجال اور کڈا اب نہیں کہوں گا حالانکہ وہ اپنے رسالہ اشاعة السنۃ میں عہد کر چکا تھا کہ میں اس شخص کو مرتے دم تک کافر اور دجال کہتا رہوں گا۔ یہی حال ابوالحسن تبتی اور جعفر زٹلی کا ہوا۔ اُن کی قلمیں بھی ایسی ٹوٹیں کہ پھر خبر ہی نہیں لگی کہ کہاں گئے۔

(تفصیل کے لئے دیکھیے اشتہار ۱۷ دسمبر ۱۸۹۹ء۔ مجموعہ اشتہارات جلد ۲ صفحہ ۵۸۶ تا ۵۹۱ مطبوعہ ۲۰۱۸ء)

اور چند عربی الہامات ہوئے جو ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

۱ اِنَّ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنِ سَبِيْلِ اللّٰهِ سَيَبْئَلُهُمْ غَضَبٌ مِّن رَّبِّهِمْ ۲ ضَرْبُ اللّٰهِ اَشَدُّ  
مِن ضَرْبِ النَّاسِ ۳ اِنَّهَا اَمْرٌ اِذَا اَرَدْنَا شَيْئًا اَنْ نَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۴ اَتَعْجَبُ  
لِاَمْرِىْ ۵ اِنِّىْ مَعَ الْعُشَاقِ ۶ اِنِّىْ اَنَا الرَّحْمٰنُ ذُو الْمَجْدِ وَالْعُلٰى ۷ وَيَعْصُ الظّٰلِمُ عَلٰى يَدَيْهِ ۸  
وَيُطْرَحُ بَيْنَ يَدَيْ ۹ جَزَاءٌ سَيِّئَةٍۢ بِمِثْلِهَا ۱۰ وَ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۱۱ مَا لَهُمْ مِّن اللّٰهِ مِّنْ  
عَاجِزٍ ۱۲ فَاَصْبِرْ حَتّٰى يَأْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِ ۱۳ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ ۱۴

یہ خدا تعالیٰ کا فیصلہ ہے جس کا ما حاصل یہی ہے کہ ان دونوں فریق میں سے جن کا ذکر اس اشتہار میں ہے۔  
یعنی یہ خاکسار ایک طرف اور شیخ محمد حسین اور جعفر زئی اور مولوی ابوالحسن تبتی دوسری طرف خدا کے حکم کے نیچے  
ہیں ان میں سے جو کاذب ہے وہ ذلیل ہوگا۔ یہ فیصلہ چونکہ الہام کی بناء پر ہے اس لئے حق کے طالبوں کے لئے  
ایک گھلا گھلا نشان ہو کر ہدایت کی راہ اُن پر کھولے گا.....

اور عربی الہامات کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ جو لوگ سچے کی ذلت کے لئے بدزبانی کر رہے ہیں اور منصوبے  
باندھ رہے ہیں خدا اُن کو ذلیل کرے گا اور میعاد پندرہ دسمبر ۱۸۹۸ء سے تیرہ مہینے ہیں جیسا کہ ذکر ہو چکا ہے  
اور ۱۴ دسمبر ۱۸۹۸ء تک جو دن ہیں وہ توبہ اور رجوع کے لئے مہلت ہے۔ فقط ۱۴

(اشتہار مورخہ ۲۱ نومبر ۱۸۹۸ء۔ مجموعہ اشتہارات جلد ۲ صفحہ ۴۴۶ تا ۴۵۰ مطبوعہ ۲۰۱۸ء)

۱ (ترجمہ از مرتب) ۱ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ سے روک رہے ہیں اُن پر ان کے رب کی طرف سے غضب نازل  
ہوگا۔ ۲ اللہ کی مار لوگوں کی مار سے زیادہ سخت ہوتی ہے۔ ۳ ہم جب کسی بات کا ارادہ کریں تو اس کے متعلق ہمارا حکم صرف  
یہ ہوتا ہے کہ ہو جا تو وہ ہو جاتی ہے۔ ۴ کیا تم میرے حکم پر تعجب کرتے ہو۔ میں عاشقوں کے ساتھ ہوتا ہوں۔ ۵ میں ہی  
ہوں رحمت کرنے والا مجھ اور بزرگی کا مالک۔ ۶ اور ظالم اپنے دونوں ہاتھ کاٹے گا۔ ۷ اور میرے سامنے پھینکا جائے گا۔  
۸ بدی کا بدلہ ویسا ہی ہوگا۔ ۹ اور ان لوگوں پر ذلت طاری ہوگی۔ ۱۰ اللہ (کے عذاب) سے کوئی انہیں بچا نہیں سکے گا۔  
۱۱ پس تم صبر کرو اس وقت تک کہ اللہ تعالیٰ اپنا حکم نافذ کرے۔ ۱۲ اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کے ساتھ ہوتا ہے جو تقویٰ اختیار  
کرتے ہیں اور جو نیکو کار ہوتے ہیں۔

۱۲ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ”اشتہار بطور مبالغہ ۲۱ نومبر ۱۸۹۸ء..... میں فریق ظالم اور کاذب کی  
نسبت یہ عربی الہام تھا کہ جَزَاءٌ سَيِّئَةٍۢ بِمِثْلِهَا وَ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ۔ یعنی جس قسم کی فریق مظلوم کو بدی پہنچائی گئی ہے اسی

۲۱/ دسمبر ۱۸۹۸ء ”آج صبح کے وقت مجھ کو یہ الہام ہوا۔

قادر ہے وہ بارگاہِ ٹوٹا کام بناوے  
بنا بنایا توڑ دے کوئی اُس کا بھید نہ پاوے“

(از مکتوب بنام سیٹھ عبدالرحمن صاحبؒ مدراسی۔ مکتوبات احمد جلد ۲ صفحہ ۳۹۱ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

۳۱/ دسمبر ۱۸۹۸ء ”فرمایا کہ رات یعنی ۳۱ دسمبر ۱۸۹۸ء کی شب کو الہام ہوا۔

السَّهِيْلُ الْبَدْرِيُّ

پھر فرمایا کہ سہیل وہ ستارہ ہے جس کو وَوَلَدُ الزَّيْنَاكُش بھی کہتے ہیں کیونکہ جب وہ طلوع ہوتا ہے تو تَنَكُّوْنِي  
کیڑے ہلاک ہو جاتے ہیں۔ ابوالفضل نے اسی ستارہ کی نسبت لکھا ہے۔ ع  
وَلَدُ الزَّيْنَاكُش اَمَدٌ چوستارہ یمانی“

(الحکم جلد ۳ نمبر ۱ مورخہ ۱۰ جنوری ۱۸۹۹ء صفحہ ۶)

۱۸۹۸ء ”خواجہ جمال الدین صاحب بی۔ اے جو ہماری جماعت میں داخل ہیں جب امتحان منصفی

میں فیل ہوئے اور ان کو بہت ناکامی اور ناامیدی لاحق ہوئی اور سخت غم ہوا تو ان کی نسبت مجھے الہام ہوا کہ

سَيَغْفُرُ

یعنی اللہ تعالیٰ اُن کے اس غم کا تدارک کرے گا چنانچہ اس کے مطابق وہ جلد ریاست کشمیر میں ایک

بقیہ حاشیہ۔ قسم کی فریق ظالم کو بڑا پینچے گی۔ سو آج یہ پینچوئی کامل طور پر پوری ہوگئی کیونکہ مولوی محمد حسین نے بدزبانی  
سے میری ذلت کی تھی اور میرا نام کا فر اور دجال اور کڈّاب اور طہر رکھا تھا اور یہی فتویٰ کفر وغیرہ کا میری نسبت پنجاب اور  
ہندوستان کے مولویوں سے لکھوایا اور اسی بنا پر محمد حسین مذکور کی تعلیم سے اور خود اس کے لکھوانے سے محمد بخش جعفر زٹی لاہور  
وغیرہ نے گندے بہتان میرے پر اور میرے گھر کے لوگوں پر لگائے۔ سو اب یہی فتویٰ پنجاب اور ہندوستان کے مولویوں بلکہ  
خود محمد حسین کے اُستاد نذیر حسین نے اس کی نسبت دے دیا یعنی یہ کہ وہ کڈّاب اور دجال اور مفسر تری اور کافر اور بدعتی اور اہل سنت  
سے خارج بلکہ اسلام سے خارج ہے۔“ (اشتہار مورخہ ۳ جنوری ۱۸۹۹ء۔ مجموعہ اشتہارات جلد ۲ صفحہ ۳۸۹ مطبوعہ ۲۰۱۸ء)

تفصیل کے لئے دیکھیے اشتہار ۲ دسمبر ۱۸۹۸ء۔ مجموعہ اشتہارات جلد ۲ صفحہ ۷۲۶ تا ۷۴۲ مطبوعہ ۲۰۱۸ء)

۱۔ (نوٹ از مولانا عبداللطیف بہاوپوری) سہیل ستارہ جو عرب علاقوں میں موسم گرما کے بعد ہونے والی بارشوں  
کے بعد طلوع ہوتا ہے۔

ایسے عہدہ پر ترقی یاب ہوئے جو عہدہ منصفی سے اُن کے لئے بہتر ہوا۔ یعنی وہ تمام ریاست جموں کشمیر کے انسپکٹر مدارس ہو گئے۔“

(نزدول المسیح۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۹۱)

**قریباً ۱۸۹۸ء<sup>۱</sup>** ”ایک دفعہ ہمارے لڑکے بشیر احمد کی آنکھیں بہت خراب ہو گئی تھیں۔ پلکیں گر گئی تھیں اور پانی بہتا رہتا تھا۔ آخر ہم نے دُعا کی تو الہام ہوا۔

### بَرِّقَ طِفْلٌ بَشِيرٌ

یعنی میرے لڑکے بشیر احمد کی آنکھیں اچھی ہو گئیں۔

اس الہام کے ایک ہفتہ بعد اللہ تعالیٰ نے اس کو شفا دے دی اور آنکھیں بالکل تندرست ہو گئیں۔ اس سے پہلے کئی سال انگریزی اور یونانی علاج کیا گیا تھا مگر کچھ فائدہ نہیں ہوتا تھا بلکہ حالت ابتر ہوتی جاتی تھی۔“

(نزدول المسیح۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۶۰۸)

**۱۵ جنوری ۱۸۹۹ء** ”مَا كَانَ اللَّهُ أَنْ يُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ۔“<sup>۲</sup>

(تحریر حضرت مسیح موعود علیہ السلام براورق لمحققہ کتاب تعطیر الانام)

**۱۸ جنوری ۱۸۹۹ء** ”غِيْضُ الْمَاءِ وَقِضِي الْأَمْرِ۔“

(تحریر حضرت مسیح موعود علیہ السلام براورق لمحققہ کتاب تعطیر الانام)

(ترجمہ) پانی خشک ہو گیا اور بات کا فیصلہ ہوا۔ (حقیقۃ المہدی۔ روحانی خزائن جلد ۱۴ صفحہ ۴۴۶)

**۳ فروری ۱۸۹۹ء** (الف) ”مجھے ۲۱ رمضان المبارک ۱۳۱۶ھ جمعہ کی رات میں جس میں انتشار رُوحانیت

مجھے محسوس ہوتا تھا اور میرے خیال میں تھا کہ یہ لیلۃ القدر ہے اور آسمان سے نہایت آرام اور آہستگی سے مینہ برس رہا تھا، ایک رؤیا ہوا۔ یہ رؤیا اُن کے لئے ہے جو ہماری گورنمنٹ عالیہ کو ہمیشہ میری نسبت شک میں ڈالنے

۱ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؒ) الہام کی یہ تاریخ تخمینہ ہے اور اس تاریخ کے لحاظ سے حضرت میاں بشیر احمدؒ صاحب کی عمر اس وقت پانچ سال کی بنتی ہے حالانکہ آپ قریباً سات سال کی عمر تک آنکھوں کی تکلیف میں مبتلا رہے اس لئے الہام کی تاریخ غالباً ۱۹۰۰ء کے قریب بنتی ہے۔

۲ (ترجمہ از مرتب) خدا ایسا نہیں کہ انہیں اس حال میں عذاب دے کہ تو ان میں ہو۔

کے لئے کوشش کرتے ہیں۔ میں نے دیکھا کہ کسی نے مجھ سے درخواست کی ہے کہ اگر تیرا خدا قادر خدا ہے تو تو اس سے درخواست کر کہ یہ پتھر جو تیرے سر پر ہے بھینس بن جائے۔ تب میں نے دیکھا کہ ایک وزنی پتھر میرے سر پر ہے جس کو کبھی میں پتھر اور کبھی لکڑی خیال کرتا ہوں۔ تب میں نے یہ معلوم کرتے ہی اس پتھر کو زمین پر پھینک دیا۔ پھر بعد اس کے میں نے جناب الہی میں دُعا کی کہ اس پتھر کو بھینس بنا دیا جائے اور میں اس دُعا میں محو ہو گیا۔ جب بعد اس کے میں نے سُر اُٹھا کر دیکھا تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہ پتھر بھینس بن گیا۔ سب سے پہلے میری نظر اُس کی آنکھوں پر پڑی۔ اُس کی بڑی روشن اور لمبی آنکھیں تھیں۔ تب میں یہ دیکھ کر کہ خدا نے پتھر کو جس کی آنکھیں نہیں تھیں ایسی خوبصورت بھینس بنا دیا جس کی ایسی لمبی اور روشن آنکھیں ہیں اور خوبصورت اور مفید جاندار ہے، خدا کی قدرت کو یاد کر کے وجد میں آ گیا اور بلا توقف سجدہ میں گرا اور میں سجدہ میں بلند آواز سے خدا تعالیٰ کی بزرگی کا ان الفاظ سے اقرار کرتا تھا کہ

رَبِّيَ الْأَعْلَى - رَبِّيَ الْأَعْلَى -

اور اس قدر اونچی آواز تھی کہ میں خیال کرتا ہوں کہ وہ آواز دُور دُور جاتی تھی۔ تب میں نے ایک عورت سے جو میرے پاس کھڑی تھی جس کا نام بھانو تھا، اور غالباً اس دُعا کی اُس نے درخواست کی تھی یہ کہا کہ دیکھ ہمارا خدا کیسا قادر خدا ہے جس نے پتھر کو بھینس بنا کر آنکھیں عطا کیں اور میں یہ اُس کو کہہ رہا تھا کہ پھر ایک دفعہ خدا تعالیٰ کی قدرت کے تصور سے میرے دل نے جوش مارا اور میرا دل اُس کی تعریف سے پھر دوبارہ بھر گیا اور پھر میں پہلی طرح وجد میں آ کر سجدہ میں گر پڑا اور ہر وقت یہ تصور میرے دل کو خدا تعالیٰ کے آستانہ پر یہ کہتے ہوئے گراتا تھا کہ یا الہی! تیری کیسی بلند شان ہے تیرے کیسے عجیب کام ہیں کہ تُو نے ایک بے جان پتھر کو بھینس بنا دیا اُس کو لمبی اور روشن آنکھیں عطا کیں جن سے وہ سب کچھ دیکھتا ہے اور نہ صرف یہی بلکہ اُس کے دودھ کی بھی امید ہے۔ قدرت کی باتیں ہیں کہ کیا تھا اور کیا ہو گیا۔ میں سجدہ میں ہی تھا کہ آنکھ کھل گئی۔ قریباً اُس وقت رات کے چار بج چکے تھے۔ فَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَىٰ ذَٰلِكَ۔

۱۔ (نوٹ از مولانا جلال الدین نمشؒ) بھانو ایک عورت کا نام تھا جو بسراواں متصل قادیان کی رہنے والی تھی اور مخلص احمدی تھی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے گھرا کھڑا جاتی تھی۔

میں نے اس کی یہ تعبیر کی ہے کہ وہ ظالم طبع مخالف جو میرے پر خلاف واقعہ اور سراسر جھوٹ باتیں بنا کر گورنمنٹ تک پہنچاتے ہیں وہ کامیاب نہیں ہوں گے اور جیسا کہ خدا تعالیٰ نے خواب میں ایک پتھر کو بھینس بنا دیا اور اُس کو لمبی اور روشن آنکھیں عطا کیں اسی طرح انجام کار وہ میری نسبت حُکام کو بصیرت اور بینائی عطا کرے گا اور وہ اصل حقیقت تک پہنچ جائیں گے۔ یہ خدا کے کام ہیں اور لوگوں کی نظر میں عجیب۔“

(حقیقۃ المہدی۔ روحانی خزائن جلد ۱۴ صفحہ ۴۴۳ تا ۴۴۵)

(ب) ”اب فوجداری مقدمہ کی تاریخ ۱۴ فروری ۱۸۹۹ء ہو گئی ہے۔ دراصل بات یہ ہے کہ اب تک یہی معلوم ہوتا ہے کہ حاکم کی نیت بخیر نہیں۔ جمعہ کی رات مجھے یہ خواب آئی ہے کہ ایک لکڑی یا پتھر کو میں نے جناب الہی میں دعا کر کے بھینس بنا دیا ہے اور پھر اس خیال سے کہ ایک بڑا نشان ظاہر ہوا ہے۔ سجدہ میں گرا ہوں اور بلند آواز سے کہتا ہوں کہ رَیِّحِ الْأَعْلَى۔ رَیِّحِ الْأَعْلَى۔ میرے خیال میں ہے کہ شاید اس کی یہ تعبیر ہو کہ لکڑی اور پتھر سے مراد وہی سخت دل اور منافق طبع حاکم ہو اور پھر میری دُعا سے اس کا بھینس بن جانا اس بات کی طرف اشارہ ہو کہ وہ ہمارے لئے ایک مفید چیز بن گئی ہے جس کے دودھ کی اُمید ہے۔ اگر یہ تاویل درست ہے تو امید قوی ہے کہ مقدمہ پلٹا کھا کر نیک صورت پر آجائے گا اور ہمارے لئے مفید ہو جائے گا اور سجدہ کی تعبیر یہ لکھی ہے کہ دشمن پر فتح ہو۔ الہامات بھی اس کے قریب قریب ہیں اور یہ بھی ممکن ہے کہ اس خواب کے ظہور کا محل کوئی اور ہو۔ بہر حال ہمارے لئے بہتر ہے خواہ کسی پیرا یہ میں ہو۔“

(ماخوذ از مکتوب بنام ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب۔ مکتوبات احمد جلد ۴ صفحہ ۲۱۲ مطبوعہ ۲۰۱۵ء)

**۱۸۹۹ء** ”مسٹر ڈوئی صاحب ڈپٹی کمشنر گورداسپور کے پاس میری نسبت بہ نیت سزا دلانے کے فوجداری میں ایک مقدمہ پولیس نے بنایا تھا اور اُس کی نسبت خدا تعالیٰ نے مجھے بتلایا کہ ایسی کوشش کرنے والے نامراد

۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ”ظاہر معلوم ہوتا ہے کہ اس مقدمہ کے متعلق یہ خواب ہے کیونکہ پتھر یا لکڑی سے وہ منافق حاکم مراد ہے جس کا ارادہ یہ ہے کہ بدی پہنچا دے اور جس کی آنکھیں بند ہیں اور پھر بھینس بن جانا اور بڑی بڑی آنکھیں ہو جانا۔ اس کی یہ تعبیر معلوم ہوتی ہے کہ ایک دفعہ کوئی ایسے امور پیدا ہو جائیں جن سے حاکم کی آنکھیں کھل جائیں۔“

(از مکتوب بنام چودھری رستم علی صاحب۔ مکتوبات احمد جلد ۲ صفحہ ۷۳، ۶۳، ۶۳، ۶۳ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

۲۔ Mr. Dowie

۳۔ یعنی اس مقدمہ کے متعلق جو پولیس نے مسٹر ڈوئی ڈپٹی کمشنر گورداسپور کی عدالت میں حضرت مسیح موعود کے خلاف دائر کیا تھا۔ (ناشر)



رہیں گے چنانچہ ایسا ہی ظہور میں آیا۔ اس بارہ میں خدا تعالیٰ نے مجھے فرمایا۔

### إِنَّا تَجَالِدْنَا فَانْقَطَعَ الْعَدُوُّ وَأَسْبَابُهُ

یعنی ہم نے تلوار کے ساتھ جنگ کیا۔ پس نتیجہ یہ ہوا کہ دشمن ہلاک ہو گیا اور اُس کے اسباب بھی ہلاک ہوئے۔ اس جگہ دشمن سے مراد ایک ڈپٹی انسپکٹر ہے جس نے ناحق عداوت سے مقدمہ بنایا تھا۔ آخر طاعون سے ہلاک ہوا۔“

۱۸۹۹ء ”اس کے بعد جو مجھے الہام ہوئے وہ اسی رویا کے مؤید ہیں۔ وہ بھی ذیل میں لکھتا ہوں تاکہ اُس آخری وقت میں جب یہ باتیں پوری ہوں، لوگوں کے ایمان قوی ہوں..... اور الہامات جو اس خواب کے مؤید ہیں یہ ہیں۔

۱ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوْا وَالَّذِينَ هُمْ مُحْسِنُونَ۔ ۲ أَنْتَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوْا۔ أَنْتَ مَعِيَ يَا إِبْرَاهِيمَ۔ ۳ يَا تَيْبَتُكَ نُصْرَتِي۔ ۴ إِيَّيْ أَنَْا الرَّحْمَنُ ۵ يَا أَرْضُ الْبَلْعِي مَاءُكَ۔ ۶ غِيْضُ الْمَاءِ وَقُضِيَ الْأَمْرُ۔ ۷ سَلَامٌ قَوْلًا مِّن رَّبِّ رَجِيمٍ۔ ۸ وَامْتَا زُوا الْيَوْمَ أَيُّهَا الْمَجْرُمُونَ۔ ۹ إِنَّا تَجَالِدْنَا فَانْقَطَعَ الْعَدُوُّ وَأَسْبَابُهُ۔ ۱۰ وَيْلٌ لَهُمْ أَنَّى يُؤْفَكُونَ۔ ۱۱ يَعِضُ الظَّالِمُ عَلَى يَدَيْهِ وَيُؤْتِقُ۔ ۱۲ وَإِنَّ اللَّهَ مَعَ الْآبِرَارِ۔ وَإِنَّهُ عَلَىٰ نُصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ۔ ۱۳ شَاهَتِ الْوُجُوهُ۔ ۱۴ إِنَّهُ مِنْ آيَةِ اللَّهِ وَ إِنَّهُ فَتَحَ عَظِيمٌ۔ ۱۵ أَنْتَ إِسْمِي الْأَعْلَىٰ۔ ۱۶ وَأَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ مَحْبُوبِينَ۔ ۱۷ اخْتَرْتُكَ لِتَقْسِي۔ قُلْ إِيَّيْ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوْلَىٰ الْمُؤْمِنِينَ۔

یعنی خدا پرہیزگاروں کے ساتھ ہے۔ ۲ اور تو پرہیزگاروں کے ساتھ ہے اور تو میرے ساتھ ہے اے ابراہیم۔ ۳ میری مدد تجھے پہنچے گی۔ ۴ میں رحمان ہوں۔ ۵ اے زمین! اپنے پانی کو یعنی خلاف واقعہ اور فتنہ انگیز شکایتوں کو جو زمین پر پھیلانی گئی ہیں نکل جا۔ ۶ پانی خشک ہو گیا اور بات کا فیصلہ ہوا۔ ۷ تجھے سلامتی ہے یہ ربِّ رجیم نے فرمایا۔ ۸ اور اے ظالمو! آج تم الگ ہو جاؤ۔ ۹ ہم نے دشمن کو مغلوب کیا اور اس کے تمام اسباب کاٹ دیئے۔ ۱۰ ان پر واویلا ہے۔ کیسے افراتفراتے ہیں۔ ۱۱ ظالم اپنے ہاتھ کاٹے گا اور اپنی شرارتوں سے روکا جائے گا۔ ۱۲ اور

۱ یعنی مندرجہ بالا خواب ۳ فروری ۱۸۹۹ء (مرزا بشیر احمد)

۲ (نوٹ از ناشر) حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے براورق ملحقہ کتاب تطہیر الانام اس الہام کی تاریخ ۱۸ جنوری ۱۸۹۹ء درج فرمائی ہے۔ یہ اوراق جماعت کے ریکارڈ میں موجود ہیں۔

خدا نیکوں کے ساتھ ہوگا۔ وہ اُن کی مدد پر قادر ہے۔ ۱۳ مومنہ بگڑیں گے۔ ۱۴ خدا کا یہ نشان ہے اور یہ فتح عظیم ہے۔ ۱۵ اُو میرا وہ اسم ہے جو سب سے بڑا ہے۔ ۱۶ اور تُو محبوبین کے مقام پر ہے۔ ۱۷ میں نے تجھے اپنے لئے چُنا۔ ۱۸ کہہ میں مامور ہوں اور تمام مومنوں میں سے پہلا ہوں۔“ (حقیقۃ المہدی۔ روحانی خزائن جلد ۱۴ صفحہ ۴۴۶)

**۱۸۹۹ء** ”وہ مقدمہ جو منشی محمد بخش ڈپٹی انسپکٹر بنالہ کی رپورٹ کی بنا پر دائر ہو کر عدالت مسٹر ڈوئی صاحب مجسٹریٹ ضلع گورداسپورہ میں میرے پر چلا یا گیا تھا..... اس مقدمہ کے انجام سے خدا تعالیٰ نے پیش از وقت مجھے بذریعہ الہام خبر دے دی کہ وہ مجھے آخر کار دشمنوں کے بد ارادے سے سلامت اور محفوظ رکھے گا اور مخالفوں کی کوششیں ضائع جائیں گی۔“

سو ایسا ہی وقوع میں آیا..... قبل اس کے جو یہ مقدمہ دائر ہو مجھے خدا تعالیٰ نے اپنے الہام کے ذریعہ سے اطلاع دی تھی کہ تم پر ایسا مقدمہ عنقریب ہونے والا ہے اور اس اطلاع پانے کے بعد میں نے دعا کی اور وہ دعا منظور ہو کر آخر میری بریت ہوئی اور قبل انفصال مقدمہ کے یہ الہام بھی ہوا کہ

تیری عزت اور جان سلامت رہے گی اور دشمنوں کے حملے جو اسی بد غرض کے لئے ہیں اُن سے تجھے بچایا جائے گا۔“ (تزیاق القلوب۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۳۰۹)

**۱۸۹۹ء** ”ظہر کی نماز کا وقت تھا کہ یک دفعہ مجھے الہام ہوا کہ

تَرَىٰ فَيَخِذًا أَلَيْبًا

یعنی تُو ایک دردناک ران دیکھے گا۔ تب میں نے یہ الہام اس کو سنایا اور پھر بعد اس کے بلا توقف میں نماز کے لئے مسجد کی طرف روانہ ہونے لگا اور وہ بھی میرے ساتھ ہی زینہ پر سے اُتر ا۔ جب ہم زینہ پر سے اُتر آئے تو دو گھوڑوں پر دوڑ کے سوار دکھائی دیئے جن کی عمر بیس برس کے اندر اندر ہوگی ایک کچھ چھوٹا اور ایک بڑا۔ وہ سوار ہونے کی حالت میں ہی ہمارے پاس آ کر کھڑے ہو گئے ایک نے ان میں سے مجھ کو کہا کہ یہ دوسرا سوار میرا بھائی ہے اور اس کی ران میں سخت درد ہو رہا ہے اس کا کوئی علاج پوچھنے آئے ہیں۔ تب میں نے حامد علی کو کہہ دیا کہ گواہ رہ کہ یہ پیشگوئی دو تین منٹ میں ہی پوری ہوگئی۔“

(تزیاق القلوب۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۱۹۶، ۱۹۷)

۱۔ یعنی شیخ حامد علی کو۔ (مرزا بشیر احمد)

۱۰/مارچ ۱۸۹۹ء ”۱۰/مارچ ۱۸۹۹ء کی صبح کو بوقت سیر حضرت حجۃ اللہ نے فرمایا کہ

”میں نے خواب میں دیکھا کہ مبارکہ سلمہا اللہ پنجابی زبان میں بول رہی ہے کہ

میںوں کوئی نہیں کہہ سکد کہ ایسی آئی جس نے ایہہ مصیبت پائی۔“

(الحکم جلد ۷ نمبر ۲۱ مورخہ ۱۰ جون ۱۹۰۳ء صفحہ ۲)

۱۳/اپریل ۱۸۹۹ء ”۱۳/اپریل ۱۸۹۹ء کو یہ الہام ہوا۔

اَصْبِرْ مَلِيًّا سَاهَبْ لَكَ غَلَامًا زَكِيًّا

یعنی کچھ تھوڑا عرصہ صبر کر کہ میں تجھے ایک پاک لڑکا عنقریب عطا کروں گا اور یہ پنجشنبہ کا دن تھا اور ذی الحج

۱۳۱۶ھ کی دوسری تاریخ تھی جبکہ یہ الہام ہوا اور اس الہام کے ساتھ ہی یہ الہام ہوا

رَبِّ اَصْبَحْ زَوْجَتِي هُنِيْهٖ

یعنی اے میرے خدا! میری اس بیوی کو بیمار ہونے سے بچا اور بیماری سے تندرست کر۔ یہ اس بات کی

طرف اشارہ تھا کہ اس بچے کے پیدا ہونے کے وقت کسی بیماری کا اندیشہ ہے۔ سو اس الہام کو میں نے اس تمام

جماعت کو سنا دیا جو میرے پاس قادیان میں موجود تھے اور انھوں نے مولوی عبدالکریم صاحب نے بہت سے خط لکھ

کر اپنے تمام معزز دوستوں کو اس الہام سے خبر کر دی۔“ (تریاق القلوب۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۱۶، ۲۱۷)

۱۹/مئی ۱۸۹۹ء ”۱۹/مئی ۱۸۹۹ء کو حضرت اقدس کو یہ الہام ہوا تھا۔

”اِنَّا لَنَعْلَمُ الْاَمْرَ وَاِنَّا عَلِيْمُوْنَ سَيِّدِي الْاَمْرُ وَنَسْفَنَّ نَسْفًا“<sup>۱</sup>

(از خط مولوی عبدالکریم صاحب۔ مندرجہ الحکم جلد ۳ نمبر ۲۲ مورخہ ۲۳ جون ۱۸۹۹ء صفحہ ۸)

۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ”بچہ پیدا ہونے کے بعد جیسا کہ الہام کا منشا تھا میری بیوی بیمار ہوگئی

چنانچہ اب تک بعض عوارض مرض موجود ہیں اور اعراض شدیدہ سے بفضلہ تعالیٰ صحت ہوگئی ہے۔“

(تریاق القلوب۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۱۷ حاشیہ)

۲۔ (ترجمہ از مرتب) ہم اصل بات جانتے ہیں اور بے شک ہم جاننے والے ہیں۔ وہ بات عنقریب ظاہر کر دی جائے

گی اور یقیناً ہم ذرہ ذرہ کر کے اُڑا دیں گے۔

۱۳/جون ۱۸۹۹ء (الف) ”جب ۱۳/جون ۱۸۹۹ء کا دن چڑھا جس پر الہام مذکورہ کی تاریخ کو جو ۱۳/اپریل ۱۸۹۹ء کو ہوا تھا پورے دو مہینے ہوتے تھے تو خدا تعالیٰ کی طرف سے اُسی لڑکے کی مجھ میں رُوح بولی اور الہام کے طور پر یہ کلام اس کا میں نے سنا۔

### إِنِّي أَسْقُطُ مِنَ اللَّهِ وَأُصِيبُهُ

یعنی اب میرا وقت آ گیا اور میں اب خدا کی طرف سے اور خدا کے ہاتھوں سے زمین پر گروں گا اور پھر اُسی کی طرف جاؤں گا..... اور پھر بعد اس کے ۱۳/جون ۱۸۹۹ء کو وہ پیدا ہوا۔“  
(تزیاق القلوب۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۱۷)

(ب) ”مجھے خدا تعالیٰ نے خبر دی کہ میں تجھے ایک اور لڑکا دوں گا اور یہ وہی چوتھا لڑکا ہے جو اب پیدا ہوا جس کا نام مبارک احمد رکھا گیا اور اس کے پیدا ہونے کی خبر قریباً دو برس پہلے مجھے دی گئی اور پھر اس وقت دی گئی کہ جب اس کے پیدا ہونے میں قریباً دو مہینے باقی رہتے تھے اور پھر جب یہ پیدا ہونے کو تھا یہ الہام ہوا۔

### إِنِّي أَسْقُطُ مِنَ اللَّهِ وَأُصِيبُهُ

یعنی میں خدا کے ہاتھ سے زمین پر گرتا ہوں اور خدا ہی کی طرف جاؤں گا۔ میں نے اپنے اجتہاد سے اس کی یہ تاویل کی کہ یہ لڑکا نیک ہوگا اور رُوح بخدا ہوگا اور خدا کی طرف اس کی حرکت ہوگی اور یہ کہ جلد فوت ہو جائے گا۔ اس بات کا علم خدا تعالیٰ کو ہے کہ ان دونوں باتوں میں سے کونسی بات اس کے ارادہ کے موافق ہے۔“  
(تزیاق القلوب۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۱۳، ۲۱۴)

۱۳/جون ۱۸۹۹ء ”پھر اس کے بعد الہام ہوا۔

كُفِّي هَذَا“

(از خط مولوی عبدالکریم صاحب مندرجہ الحکم جلد ۳ نمبر ۲۳ مورخہ ۳۰ جون ۱۸۹۹ء صفحہ ۷)

۱۔ (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؒ) ایک رنگ میں اس پر چہارم کا وعدہ اس کے ظہور کے چودہ برس پہلے بھی دیا گیا تھا دیکھیے الہام ۱۸۸۵ء صفحہ ۱۱۳۔

۲۔ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؒ) صاحبزادہ مرزا مبارک احمد بچپن میں ہی ۱۶ ستمبر ۱۹۰۷ء کو وفات پا گیا۔

۳۔ (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؒ) یعنی الہام إِنْ أَسْقُطُ مِنَ اللَّهِ وَأُصِيبُهُ کے بعد۔

۴۔ (ترجمہ از مرتب) یہ کافی ہے۔

(نوٹ از مولانا عبداللطیف بہاولپوری) اس میں اس طرف اشارہ ہے کہ اب آپ کے ہاں کوئی اور زینہ بچہ پیدا نہ ہوگا۔

۱۳/جون ۱۸۹۹ء ”میرے گھر میں جو ایام اُمید تھے ۱۴/جون کو اوّل دروزہ کے وقت ہولناک حالت پیدا ہوگئی یعنی بدن تمام سرد ہو گیا اور ضعف کمال کو پہنچا اور غشی کے آثار ظاہر ہونے لگے۔ اس وقت میں نے خیال کیا کہ شاید اب اس وقت یہ عاجزہ اس فانی دنیا کو الوداع کہتی ہے۔ بچوں کی سخت دردناک حالت تھی اور دوسرے گھر میں رہنے والی عورتیں اور اُن کی والدہ تمام مُردہ کی طرح اور نیم جان تھے کیونکہ رڈی علامتیں یک دفعہ پیدا ہوگئی تھیں۔ اس حالت میں اُن کا آخری دم خیال کر کے اور پھر خدا کی قدرت کو بھی مظہر العجائب یقین کر کے اُن کی صحت کے لئے میں نے دعا کی۔ یک دفعہ حالت بدل گئی اور الہام ہوا۔

### تَحْوِيلُ الْمَوْتِ

یعنی ہم نے موت کو ٹال دیا اور دوسرے وقت پر ڈال دیا اور بدن پھر گرم ہو گیا اور حواس قائم ہو گئے اور لڑکا پیدا ہوا جس کا نام مبارک احمد رکھا گیا۔“

(از مکتوب بنام سیٹھ عبدالرحمن صاحب مدرّسی۔ مکتوبات احمد جلد ۲ صفحہ ۳۹۶ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

۱۷/جون ۱۸۹۹ء ”ایک خواب ۱۷/جون ۱۸۹۹ء کو آیا اور وہ یہ ہے کہ حضرت اقدس کیا دیکھتے ہیں کہ آگ اور دھواں ہے اور چنگاڑیاں اُڑ کر آپ کی طرف آتی ہیں مگر ضرر نہیں دیتیں۔ اس حال میں آپ یہ پڑھ رہے ہیں۔

”يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيْثُ۔ اِنَّ رَّبِّيْ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔“

(منقول از خط مولانا عبدالکریم صاحب مندرجہ الحکم جلد ۳ نمبر ۲۲ مورخہ ۲۳/جون ۱۸۹۹ء صفحہ ۸)

۲۲/جون ۱۸۹۹ء فرمایا کہ کل بہت دفعہ خدا کی طرف سے الہام ہوا کہ

”تم لوگ متقی بن جاؤ اور تقویٰ کی باریک راہوں پر چلو تو خدا تمہارے ساتھ ہوگا۔“

(الحکم جلد ۳ نمبر ۲۲ مورخہ ۲۳/جون ۱۸۹۹ء صفحہ ۷)

۲۵/جون ۱۸۹۹ء ”میں نے دو روز ہوئے کہ یا کم و بیش آپ کو خواب میں دیکھا تھا۔“

(از مکتوب بنام سیٹھ عبدالرحمن صاحب مدرّسی۔ مکتوبات احمد جلد ۲ صفحہ ۳۹۷ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

۱۔ (ترجمہ از مرتب) اے حئی اے قیوم! میں تیری رحمت سے مدد چاہتا ہوں۔ یقیناً میرا رب آسمانوں اور زمین کا رب ہے۔

۱۸۹۹ء ” جو شخص تیری پیروی نہیں کرے گا اور تیری بیعت میں داخل نہیں ہوگا اور تیرا مخالف رہے گا وہ خدا اور رسول کی نافرمانی کرنے والا اور جہنمی ہے۔“

(از مکتوب بنام بابوالہی بخش صاحب۔ مکتوبات احمد جلد ۱ صفحہ ۷۷۷ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

۳۰ جون ۱۸۹۹ء ” ۳۰ جون ۱۸۹۹ء میں مجھے یہ الہام ہوا۔

پہلے بیہوشی۔ پھر غشی۔ پھر موت۔

ساتھ ہی اس کے یہ تفہیم ہوئی کہ یہ الہام ایک مخلص دوست کی نسبت ہے جس کی موت سے ہمیں رنج پہنچے گا چنانچہ اپنی جماعت کے بہت سے لوگوں کو یہ الہام سنایا گیا اور الحکم ۳۰ جون ۱۸۹۹ء میں درج ہو کر شائع کیا گیا۔ پھر آخر جولائی ۱۸۹۹ء میں ہمارے ایک نہایت مخلص دوست یعنی ڈاکٹر محمد بوڑے خاں اسسٹنٹ سرجن ایک ناگہانی موت سے قصور میں گزر گئے۔ اول بیہوش رہے پھر یک دفعہ غشی طاری ہو گئی پھر اس ناپائیدار دنیا سے کوچ کیا اور اُن کی موت اور اس الہام میں صرف بیس بائیس<sup>۲</sup> دن کا فرق تھا۔“

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۲۳، ۲۲۴)

۱۸۹۹ء ” صبح حضرت اقدس کو یہ رؤیا ہوتی ہے کہ حضرت ملکہ معظمہ قیصرہ ہند سلمہا اللہ تعالیٰ گویا حضرت اقدس کے گھر میں رونق افروز ہوئی ہیں۔ حضرت اقدس رؤیا میں عاجز راقم عبدالکریم کو جو اُس وقت حضور اقدس کے پاس بیٹھا ہے فرماتے ہیں کہ حضرت ملکہ معظمہ کمال شفقت سے ہمارے ہاں قدم رنج فرما ہوئی ہیں اور دو روز قیام فرمایا ہے ان کا کوئی شکر یہ بھی ادا کرنا چاہیے۔ اس رؤیا کی تعبیر یہ تھی کہ حضرت کے ساتھ کوئی نصرت الہی شامل ہوئی چاہتی ہے۔“<sup>۱</sup>

(از خط مولانا عبدالکریم صاحب مندرجہ الحکم جلد ۳ نمبر ۲۴ مورخہ ۱۰ جولائی ۱۸۹۹ء صفحہ ۳)

۱۔ (نوٹ از مولانا عبداللطیف بہاولپوری) اس ہفتہ میں سب سے عجیب اور دلچسپ بات جو واقع ہوئی..... وہ ایک چٹھی کا حضرت کے نام آنا تھا۔ اس میں پختہ ثبوت اور تفصیل سے لکھا ہے کہ جلال آباد (علاقہ کابل) کے علاقہ میں یوز آسف نبی کا چبوترہ موجود ہے اور وہاں مشہور ہے کہ دو ہزار برس ہوئے کہ یہ نبی شام سے یہاں آیا تھا اور سرکار کابل کی طرف سے کچھ جاگیر بھی اس چبوترہ کے نام ہے..... اس خط سے حضرت اقدس اس قدر خوش ہوئے کہ فرمایا ” اللہ تعالیٰ گواہ اور علیم ہے کہ اگر مجھے کوئی کروڑوں روپے لادیتا تو میں کبھی اتنا خوش نہ ہوتا جیسا اس خط نے مجھے خوشی بخشی ہے۔“..... خدا کا علم اور قدرت دیکھیے ظہر کے وقت اس رؤیا کی صحیح تاویل پوری ہو گئی۔“

(از خط حضرت مولانا عبدالکریم صاحب مندرجہ الحکم مورخہ ۱۰ جولائی ۱۸۹۹ء صفحہ ۳)

**۱۸۹۹ء (الف)** ”ایک دفعہ مجھے دانت میں سخت درد ہوئی۔ ایک دم قرار نہ تھا۔ کسی شخص سے میں نے دریافت کیا کہ اس کا کوئی علاج ہے۔ اس نے کہا کہ علاج دندان اخراج دندان اور دانت نکالنے سے میرا دل ڈرا۔ تب اُس وقت مجھے غنودگی آگئی اور میں زمین پر بے تابی کی حالت میں بیٹھا ہوا تھا اور چار پائی پاس بچھی تھی میں نے بے تابی کی حالت میں اُس چار پائی کی پائنتی پر اپنا سر رکھ دیا اور تھوڑی سی نیند آگئی۔ جب میں بیدار ہوا تو درد کا نام و نشان نہ تھا اور زبان پر یہ الہام جاری تھا۔

إِذَا مَرَّضْتَ فَهُوَ يَشْفِي

یعنی جب تو بیمار ہوتا ہے تو وہ تجھے شفا دیتا ہے۔ قَالَ حَمْدُ اللَّهِ عَلَى ذَلِكَ۔“

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸)

**(ب)** ”(حضرت) مولوی نور الدین صاحب کو ایک مہینہ سے زیادہ عرصہ ہوا لگا تا دانت کا سخت درد رہا اور سوائے اُکھڑوانے کے کسی علاج سے فائدہ نہ ہوا۔

فرمایا: مجھے بھی ایک دفعہ خطرناک درد ہوا۔ یہاں تک کہ مارے درد کے غشی ہوگئی۔ اس میں الہام ہوا۔

وَإِذَا مَرَّضْتَ فَهُوَ يَشْفِي

جب اُٹھا تو درد جاتا رہا۔“ (از خط مولوی عبدالکریم صاحب مندرجہ الحکم جلد ۳ نمبر ۲۳ مورخہ ۱۰ جولائی ۱۸۹۹ء صفحہ ۴)

**۶ جولائی ۱۸۹۹ء** ”۶ جولائی کی رات کو خدا تعالیٰ نے بہشت و دوزخ کا نظارہ آپ کو دکھایا اول بہشت دکھائی گئی اور اس کے ہر قسم کے ثمرات و نعماء دکھائی گئیں اتنے میں الہام ہوا۔

يَأْتِيكَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ

پھر دوزخ دکھایا گیا۔ وہ سخت مکروہ اور پاخانہ کی شکل تھا۔ اتنے میں الہام زبان پر جاری ہوا۔

۱۔ (نوٹ از مولانا جلال الدین نیش) یہ الہام یہاں اس لئے لایا گیا ہے کہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے (جو جزب میں درج ہے) معلوم ہوتا ہے کہ ۱۰ جولائی ۱۸۹۹ء سے یہ پہلے کا الہام ہے۔

۲۔ یعنی حضرت اقدس نے فرمایا۔ (مرزا بشیر احمد)

۳۔ (ترجمہ) اس کی مدد ہر ایک دور کی راہ سے تجھے پہنچے گی۔ (اربعین نمبر ۲۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۳۶۲)

لَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ وَرَحْمَتُهُ عَلَيَّ لَأَلْقَيْتُ رَأْسِي فِي هَذَا الْكِنِيفِ۔<sup>۱</sup>

(از خط مولانا عبدالکریم صاحب<sup>ؒ</sup> مندرجہ الحکم جلد ۳ نمبر ۲۴ مورخہ ۱۰ جولائی ۱۸۹۹ء صفحہ ۴)

۲۷/ اگست ۱۸۹۹ء ”مجھ کو اپنی نسبت یہ الہام ہوا۔

”خدا نے ارادہ کیا ہے کہ تیرا نام بڑھاوے اور آفاق میں تیرے نام کی خوب چمک دکھاوے۔ آسمان سے کئی تخت اترے مگر سب سے اونچا تیرا تخت بچھایا گیا۔ دشمنوں سے ملاقات کرتے وقت ملائکہ<sup>ؑ</sup> نے تیری مدد کی۔“

(از مکتوب بنام سید عبدالرحمن صاحب<sup>ؒ</sup> مدراسی۔ مکتوبات احمد جلد ۲ صفحہ ۴۰۵ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

۳۰/ اگست ۱۸۹۹ء ”۳۰/ اگست کو خدا نے اپنے برگزیدہ کو یوں بشارت دی ہے۔

رحمتِ الہی کے چمکے سامان۔“

(منقول از خط مولانا عبدالکریم صاحب<sup>ؒ</sup> مندرجہ الحکم جلد ۳ نمبر ۳۲ مورخہ ۹ ستمبر ۱۸۹۹ء صفحہ ۵)

۳۰/ اگست ۱۸۹۹ء ”اسی تاریخ کو رویا میں حضرت اقدس نے نبض پر ہاتھ رکھ کر کہا کہ اس سے ذلت کی آواز آتی ہے یا نصرت کی۔ تو نبض سے نصرت کی آواز آئی۔“

(خط مولوی عبدالکریم صاحب<sup>ؒ</sup> مندرجہ الحکم جلد ۳ نمبر ۳۲ مورخہ ۹ ستمبر ۱۸۹۹ء صفحہ ۵)

۲/ ستمبر ۱۸۹۹ء ”اس قدر فقرہ کہ

رَبَّنَا اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِيْنَ۔

۱۔ (ترجمہ) ”اگر خدا کا فضل و رحمت مجھ پر نہ ہوتی تو میرا سراں پاخانہ میں ڈالا جاتا۔ یہ ایک انعامِ الہی کی طرز ہے کہ خدا نے آپ کو ایسے مکان کے لئے بنایا ہی نہیں اس سے پیشتر مدت ہوئی حضرت کچھ لوگوں کو اس تاریک غار میں دیکھ چکے تھے۔“

(از خط مولوی عبدالکریم صاحب<sup>ؒ</sup> مندرجہ الحکم مورخہ ۱۰ جولائی ۱۸۹۹ء صفحہ ۴)

۲۔ (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمد<sup>ؒ</sup>) احادیث نبویہ میں دنیا کو ایک روٹی کی صورت میں بتایا گیا ہے پس وحی الہی ان احادیث کی تصدیق کرتی ہے اور معنی اس کے یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت نے ہی مجھے دنیا سے بے رغبت کیا ہے ورنہ میں بھی اسی مزبلہ کا ایک کیڑا ہوتا۔

۳۔ (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمد<sup>ؒ</sup>) اربعین نمبر ۳ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۴۲۸ وضمیمہ تحفہ گلوڑویہ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۷۵ سے معلوم ہوتا ہے کہ وحی الہی ”ملائکہ نے تیری مدد کی“ کی دوسری قراءت ”فرشتوں نے تیری مدد کی“ ہے۔



اس وقت جو میں یہی مقام لکھ رہا تھا، الہام ہوا اور آج دوسری ستمبر ۱۸۹۹ء روزِ شنبہ اور ایک بجے کا عمل، وقت نمازِ ظہر ہے۔“

(تزیاق القلوب۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۶۲ حاشیہ)

۱۳ ستمبر ۱۸۹۹ء ”۱۳ ستمبر ۱۸۹۹ء کو یہ الہام ہوا۔“

ایک عزت کا خطاب۔ ایک عزت کا خطاب۔ لَکَّ خِطَابُ الْعِزَّةِ۔ ایک بڑا نشان اس کے ساتھ ہوگا۔

یہ تمام خدائے پاک قدیر کا کلام ہے..... میں اپنے اجتہاد سے اس کے یہ معنی سمجھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ اس جھگڑے کے فیصلہ کرنے کے لئے جو کسی حد تک پُرانا ہو گیا ہے اور حد سے زیادہ تکذیب اور تکفیر ہو چکی ہے۔ کوئی ایسا برکت اور رحمت اور فضل اور صلح کاری کا نشان ظاہر کرے گا کہ وہ انسانی ہاتھوں سے برتر اور پاک تر ہوگا۔ تب ایسی کھلی کھلی سچائی کو دیکھ کر لوگوں کے خیالات میں ایک تبدیلی واقع ہوگی اور نیک طینت آدمیوں کے کینے ایک دفعہ رفع ہو جائیں گے۔“

(ضمیمہ تزیاق القلوب نمبر ۴۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۵۰۱ تا ۵۰۲)

۱۸ ستمبر ۱۸۹۹ء ” آج میں نے ۱۸ ستمبر ۱۸۹۹ء کو بروز دوشنبہ خواب میں دیکھا کہ بارش ہو رہی ہے۔ آہستہ آہستہ مینہ برس رہا ہے۔ میں نے شاید خواب میں یہ کہا کہ ہم تو ابھی دُعا کرنے کو تھے کہ بارش ہو، سو ہو ہی گئی۔“

میں نہیں جانتا کہ عنقریب بارش ہو جائے یا ہمارے الہام ۱۳ ستمبر ۱۸۹۹ء ”ایک عزت کا خطاب۔ ایک عزت کا خطاب۔ لَکَّ خِطَابُ الْعِزَّةِ۔ ایک بڑا نشان اس کے ساتھ ہوگا“ کے متعلق خدا کی رحمت اور فتح و نصرت کی بارش ہماری جماعت پر ہوگی یا دونو ہی ہو جائیں۔ ہماری خواب سچی ہے۔ اس کا ظہور ضرور ہوگا۔ دونو میں سے ایک بات ضرور ہوگی یعنی یا تو خدا تعالیٰ کی مخلوق کے لئے بارانِ رحمت کا دروازہ آسمان سے کھلے گا یا غیر معمولی کوئی نشان روحانی فتح اور نصرت کا ظاہر ہوگا مگر نشان ہوگا نہ معمولی بات۔“

(الحکم جلد ۳ نمبر ۳۶ مورخہ ۱۰ اکتوبر ۱۸۹۹ء صفحہ ۷)

۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ”مجھے امتیازی مرتبہ بخشنے کے لئے خدا نے میرا نام نبی رکھ دیا ہے اور مجھے یہ ایک عزت کا خطاب دیا گیا ہے۔“

(از مکتوب بنام ایڈیٹر صاحب اخبار عام۔ مکتوبات احمد جلد ۵ صفحہ ۵۲۴ مطبوعہ ۲۰۱۵ء)

۲۔ (نوٹ از ناشر) حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس الہام کی تاریخ نزول تزیاق القلوب روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۵۰۱ میں ۱۳ ستمبر ۱۸۹۹ء تحریر فرمائی ہے۔

۱۹ ستمبر ۱۸۹۹ء ”۱۹ ستمبر ۱۸۹۹ء کو خدا تعالیٰ نے مجھے مخاطب کر کے اپنا کلام مجھ پر نازل کیا۔

إِنَّا أَخْرَجْنَا لَكَ زُرُوعًا يَا إِبْرَاهِيمُ۔

یعنی اے ابراہیم! ہم تیرے لئے ربیع کی کھیتیاں اُگائیں گے۔ زُرُوعُ، زَرْعُ کی جمع ہے اور زَرْعُ عربی زبان میں ربیع کی کھیتی یعنی کنک و جو وغیرہ کو کہتے ہیں مگر آثار ایسے نہیں ہیں کہ یہ الہام اپنے ظاہر معنوں کے رُو سے پورا ہو کیونکہ ربیع کی تخم ریزی کے ایام گویا گزر گئے لہذا مجھے صرف اجتہاد سے یہ معنی معلوم ہوتے ہیں کہ تجھے کیا نعم ہے۔ تیری کھیتیاں تو بہت نکلیں گی۔ یعنی ہم تیری تمام حاجات کے متکفل ہیں۔“

(ضمیمہ تریاق القلوب نمبر ۴۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۵۰۴ حاشیہ)

۱۴ اکتوبر ۱۸۹۹ء ”ایک اور دوسرا الہام متشابہات میں سے ہے جو ۱۴ اکتوبر ۱۸۹۹ء کو مجھے ہوا

اور وہ یہ ہے کہ  
قیصر ہند کی طرف سے شکر یہ

اب یہ ایسا لفظ ہے کہ حیرت میں ڈالتا ہے کیونکہ میں ایک گوشہ نشین آدمی ہوں اور ہر ایک قابل پسند خدمت سے عاری اور قبل از موت اپنے تئیں مردہ سمجھتا ہوں۔ میرا شکر یہ کیسا۔ سو ایسے الہام متشابہات میں سے ہوتے ہیں جب تک خود خدا ان کی حقیقت ظاہر نہ کرے۔“

۲۰ اکتوبر ۱۸۹۹ء ”۲۰ اکتوبر ۱۸۹۹ء کو خواب میں مجھے یہ دکھایا گیا کہ ایک لڑکا ہے جس کا نام عزیز ہے

اور اس کے باپ کے نام کے سر پر سلطان کا لفظ ہے۔ وہ لڑکا پکڑ کر میرے پاس لایا گیا اور میرے سامنے بٹھایا

۱۔ (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؒ) حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی رضی اللہ عنہ نے تحریر فرمایا ہے کہ

”رؤیا مذکورہ اشارتاً درج ہوئی تھی ورنہ صاف طور پر آپ نے فرمایا تھا کہ ”عزیز احمد خلف مرزا سلطان احمد کو

میں نے دیکھا ہے۔“ (الحکم مورخہ ۱۰ مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

چنانچہ یہ رؤیا اس طرح پوری ہوئی کہ او آخر فروری ۱۹۰۶ء میں اس رؤیا کے قریباً ساڑھے چھ سال بعد حضرت مرزا عزیز احمد صاحب ابن حضرت مرزا سلطان احمد صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دست مبارک پر بیعت کر کے جماعت میں داخل ہو گئے۔

اس رؤیا میں حضرت مرزا عزیز احمد صاحب کو حضرت مرزا سلطان احمد صاحب کی طرف منسوب کرنے سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ نہ صرف حضرت مرزا عزیز احمد صاحب بلکہ مرزا سلطان احمد صاحب بھی حضورؐ کی بیعت میں داخل ہو کر

گیا۔ میں نے دیکھا کہ وہ ایک پتلا سا لڑکا گورے رنگ کا ہے۔

میں نے اس خواب کی یہ تعبیر کی ہے کہ عزیز عزت پانے والے کو کہتے ہیں اور سلطان جو خواب میں اس لڑکے کا باپ سمجھا گیا ہے۔ یہ لفظ یعنی سلطان عربی زبان میں اُس دلیل کو کہتے ہیں کہ جو ایسی بین الظہور ہو جو باعث اپنے نہایت درجہ کے روشن ہونے کے دلوں پر اپنا تسلط کر لے گا یا سلطان کا لفظ تسلط سے لیا گیا ہے اور سلطان عربی زبان میں ہر ایک قسم کی دلیل کو نہیں کہتے بلکہ ایسی دلیل کو کہتے ہیں کہ جو اپنی قبولیت اور روشنی کی وجہ سے دلوں پر قبضہ کر لے اور طبائع سلیمہ پر اُس کا تسلط تام ہو جائے۔ پس اس لحاظ سے کہ خواب میں عزیز جو سلطان کا لڑکا معلوم ہوا اس کی یہ تعبیر ہوئی کہ ایسا نشان جو لوگوں کے دلوں پر تسلط کرنے والا ہوگا ظہور میں آئے گا اور اس نشان کے ظہور کا نتیجہ جس کو دوسرے لفظوں میں اس نشان کا بچہ کہہ سکتے ہیں دلوں میں میرا عزیز ہونا ہوگا جس کو خواب میں عزیز کے تمثیل سے ظاہر کیا گیا۔“

(ضمیمہ تریاق القلوب نمبر ۴۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۵۰۵، ۵۰۶)

**۲۱ اکتوبر ۱۸۹۹ء** ”ایک خواب..... ابھی ۲۱ اکتوبر ۱۸۹۹ء کو میں نے دیکھی ہے اور وہ یہ ہے کہ میں نے خواب میں محبتی اخویم مفتی محمد صادق کو دیکھا..... کہ نہایت روشن اور چمکتا ہوا ان کا چہرہ ہے اور ایک لباس فاخرہ جو سفید ہے پہنے ہوئے ہیں اور ہم دونوں ایک بگھی میں سوار ہیں اور وہ لیٹے ہوئے ہیں اور ان کی کمر پر میں نے ہاتھ رکھا ہوا ہے۔

یہ خواب ہے اور اس کی تعبیر جو خدا تعالیٰ نے میرے دل میں ڈالی ہے یہ ہے کہ صدق جس سے میں محبت رکھتا ہوں ایک چمک کے ساتھ ظاہر ہوگا اور جیسا کہ میں نے صادق کو دیکھا ہے کہ اس کا چہرہ چمکتا ہے اسی طرح وہ وقت فریب ہے کہ میں صادق سمجھا جاؤں گا اور صدق کی چمک لوگوں پر پڑے گی۔“

(ضمیمہ تریاق القلوب نمبر ۴۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۵۰۴، ۵۰۵)

بقیہ حاشیہ۔ جسمانی رشتہ کے علاوہ روحانی طور پر بھی فرزندگی میں داخل ہو جائیں گے۔ سو اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِرَبِّکَ مَا تَرْضٰی۔ حضرت مدوح بھی ۲۵ دسمبر ۱۹۳۰ء کو اپنے چھوٹے بھائی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کر کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں داخل ہو گئے۔

۱۸۹۹ء ”مبشروں کا زوال نہیں ہوتا۔ گورنر جنرل کی پیشگوئیوں کے پورا ہونے کا وقت آ گیا۔“

(الحکم جلد ۳ نمبر ۳۰ مورخہ ۱۰ نومبر ۱۸۹۹ء صفحہ ۶)

۱۸۹۹ء ”خدا نے مجھے تلوار کے ساتھ نہیں بھیجا اور نہ مجھے جہاد کا حکم دیا بلکہ مجھے خبر دی کہ تیرے ساتھ آشتی اور صلح پھیلے گی۔ ایک درندہ بکری کے ساتھ صلح کرے گا اور ایک سانپ بچوں کے ساتھ کھیلے گا۔ یہ خدا کا ارادہ ہے گو لوگ تعجب کی راہ سے دیکھیں۔“ (اشتہار واجب الاظہار۔ ضمیر تریاق القلوب نمبر ۵۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۵۲۱)

۱۹۰۰ء ”میرے چچا زاد بھائیوں میں سے امام الدین نام ایک سخت مخالف تھا۔ اُس نے یہ ایک فتنہ برپا کیا کہ ہمارے گھر کے آگے ایک دیوار کھینچ دی اور ایسے موقعہ پر دیوار کھینچی کہ مسجد میں آنے جانے کا راستہ رُک گیا اور جو مہمان میری نشست کی جگہ پر میرے پاس آتے تھے یا مسجد میں آتے تھے وہ بھی آنے سے رُک گئے اور مجھے اور میری جماعت کو سخت تکلیف پہنچی۔ گویا ہم محاصرہ میں آ گئے۔ ناچار دیوانی میں منشی خدا بخش صاحب ڈسٹرکٹ جج کے محکمہ میں نالش کی گئی۔ جب نالش ہو چکی تو بعد میں معلوم ہوا کہ یہ مقدمہ ناقابلِ فتح ہے اور اس میں یہ مشکلات ہیں کہ جس زمین پر دیوار کھینچی گئی ہے اس کی نسبت کسی پہلے وقت کی مثل کی رو سے ثابت ہوتا ہے کہ مدعا علیہ یعنی امام الدین قدیم سے اس کا قابض ہے اور یہ زمین دراصل کسی اور شریک کی تھی جس کا نام غلام جیلانی تھا اور اس کے قبضہ میں سے نکل گئی تھی تب اس نے امام الدین کو اس زمین کا قابض خیال کر کے گورداسپور میں بصیغہ دیوانی نالش کی تھی اور بوجہ ثبوت مخالفانہ قبضہ کے وہ نالش خارج ہو گئی تھی تب سے امام الدین کا اس پر قبضہ چلا آتا ہے.....

اس سخت مشکل کو دیکھ کر ہمارے وکیل خواجہ کمال الدین نے ہمیں یہ بھی صلاح دی تھی کہ بہتر ہوگا کہ اس مقدمہ میں صلح کی جائے۔ یعنی امام الدین کو بطور خود کچھ روپیہ دے کر راضی کر لیا جائے لہذا میں نے مجبوراً اس تجویز کو پسند کر لیا تھا مگر وہ ایسا انسان نہیں تھا جو راضی ہوتا۔ اس کو مجھ سے بلکہ دین اسلام سے ایک ذاتی بغض تھا اور اس کو پتہ لگ گیا تھا کہ مقدمہ چلانے کا ان پر قطعاً دروازہ بند ہے لہذا وہ اپنی شوخی میں اور بھی بڑھ گیا۔ آخر ہم نے اس بات کو خدا تعالیٰ پر چھوڑ دیا..... اور امام الدین کی یہاں تک بدنیت تھی کہ ہمارے گھر کے آگے جو صحن تھا جس میں آکر ہماری جماعت کے یکٹے ٹھہرتے تھے وہاں ہر وقت مزاحمت کرتا اور گالیاں

۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ ”ہمارا نام حکمِ عام بھی ہے جس کا ترجمہ اگر انگریزی میں کیا جائے تو

(الحکم مورخہ ۲۴ جولائی ۱۸۹۹ء صفحہ ۶)

گورنر جنرل ہوتا ہے۔“

نکالتا تھا اور نہ صرف اسی قدر بلکہ اُس نے یہ بھی ارادہ کیا تھا کہ ہمارا مقدمہ خارج ہونے کے بعد ایک لمبی دیوار ہمارے گھر کے دروازوں کے آگے کھینچ دے تاہم قیدیوں کی طرح محاصرہ میں آجائیں اور گھر سے باہر نکل نہ سکیں اور نہ باہر جا سکیں۔ یہ دن بڑی تشویش کے تھے یہاں تک کہ ہم ضَمَاقَتْ عَلَیْہِمُ الْأَرْضُ بِہِمَا رَحْبَتِ<sup>۱</sup> کا مصداق ہو گئے اور بیٹھے بیٹھے ایک مصیبت پیش آگئی۔ اس لئے جناب الہی میں دعا کی گئی اور اُس سے مدد مانگی گئی تب بعد دعا مندرجہ ذیل الہام ہوا۔

اور یہ الہام علیحدہ علیحدہ وقت کے نہیں بلکہ ایک ہی دفعہ ایک ہی وقت میں ہوا۔ مجھے یاد ہے کہ اُس وقت سید فضل شاہ صاحب لاہوری برادر سید ناصر شاہ صاحب اور سیر متعین بارہ مولہ کشمیر میرے پیر دبار ہا تھا اور دوپہر کا وقت تھا کہ یہ سلسلہ الہام دیوار کے مقدمہ کی نسبت شروع ہوا۔

میں نے سید صاحب کو کہا کہ یہ دیوار کے مقدمہ کی نسبت الہام ہے آپ جیسا جیسا یہ الہام ہوتا جائے لکھتے جائیں چنانچہ انہوں نے قلم دوات اور کاغذ لے لیا۔ پس ایسا ہوا کہ ہر ایک دفعہ غنودگی کی حالت طاری ہو کر ایک ایک فقرہ وحی الہی کا جیسا کہ سنت اللہ ہے زبان پر نازل ہوتا تھا اور جب ایک فقرہ ختم ہو جاتا تھا اور لکھا جاتا تھا تو پھر غنودگی آتی تھی اور دوسرا فقرہ وحی الہی کا زبان پر جاری ہوتا تھا یہاں تک کہ کل وحی الہی نازل ہو کر سید فضل شاہ صاحب لاہوری کے قلم سے لکھی گئی اور اس میں تفہیم ہوئی کہ یہ اُس دیوار کے متعلق ہے جو امام الدین نے کھینچی ہے جس کا مقدمہ عدالت میں دائر ہے اور یہ تفہیم ہوئی کہ انجام کار اس مقدمہ میں فتح ہوگی چنانچہ میں نے اپنی ایک کثیر جماعت کو یہ وحی الہی سنادی اور اس کے معنی اور شان نزول سے اطلاع دے دی اور اخبار الحکم<sup>۲</sup> میں چھپوادی اور سب کو کہہ دیا کہ اگرچہ مقدمہ اب خطرناک اور صورت نو میدی کی ہے مگر آخر خدا تعالیٰ کچھ ایسے اسباب پیدا کر دے گا جس میں ہماری فتح ہوگی کیونکہ وحی الہی کا خلاصہ مضمون یہی تھا۔ اب ہم اس وحی الہی کو مع ترجمہ ذیل میں لکھتے ہیں اور وہ یہ ہے۔

اَلرَّحْمٰی تَدُوْرٌ وَّیَنْزِلُ الْقَضَاءُ۔<sup>۲</sup> اِنَّ فَضْلَ اللّٰہِ لَا یَسْلُ وَّلَیْسَ لِاَحَدٍ اَنْ یَّرُدَّ مَا اٰتٰی۔<sup>۳</sup> قُلْ

۱ (ترجمہ از ناشر) زمین اپنی فراخی کے باوجود ان پر تنگ ہوگئی۔

۲ دیکھیے الحکم مورخہ ۲۴ جنوری ۱۹۰۰ء صفحہ ۱۰۔ (شمس)

۳ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں ”عجب بات ہے کہ اس الہام میں بشارت فضل کے لفظ سے شروع ہوتی ہے اور جس کے ہاتھ سے بروقت نزول یہ وحی قلمبند کرائی گئی اس کا نام بھی فضل ہے۔“ (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۸۰ حاشیہ)

اِنِّی وَرَبِّیْ اِنَّهُ لَحَقُّ لَا یَتَبَدَّلُ وَلَا یَخْفٰی۔ ۴ وَ یُنزِلُ مَا تَعَجَّبُ مِنْهُ۔ ۵ وَ حِجِّیْ مِنْ رَبِّ السَّمٰوٰتِ الْعُلٰی۔ ۶ اِنَّ رَبِّیْ لَا یَضِلُّ وَلَا یَنْسِی۔ ۷ ظَفَرٌ مُّبِیْنٌ۔ ۸ وَاِنَّمَا یُؤَخِّرُهُمْ اِلٰی اَجَلٍ مُّسَمًّی۔ ۹ اَنْتَ مَعِیْ وَ اَنَا مَعَكَ۔ ۱۰ قُلِ اللّٰهُ ثُمَّ ذَرْکَافِیْ غَیْبِہِ یَنْتَظِی۔ ۱۱ اِنَّہٗ مَعَكَ وَاِنَّہٗ یَعْلَمُ السِّرَّ وَ مَا اَخْفٰی۔ ۱۲ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ یَعْلَمُ کُلَّ شَیْءٍ وَ یَرٰی۔ ۱۳ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَ الَّذِیْنَ هُمْ یُحْسِنُوْنَ الْحُسْنٰی۔ ۱۴ اِنَّا اَرْسَلْنَا اَحْمَدًا اِلٰی قَوْمِہٖ فَاَعْرَضُوْا وَقَالُوْا کَذٰبٌ اَشْرٌ۔ وَ جَعَلُوْا یَشْہَدُوْنَ عَلَیْہٖ وَ یَسْبِیْلُوْنَ اِلَیْہٖ کَمَا ہُمْ مِنْہُمْ۔ ۱۵ اِنَّ حِجِّیْ قَرِیْبٌ اِنَّہٗ قَرِیْبٌ مُّسْتَبْرٌ۔

(ترجمہ) ۱ چکی پھرے گی اور قضا و قدر نازل ہوگی یعنی مقدمہ کی صورت بدل جائے گی جیسا کہ چکی جب گردش کرتی ہے تو وہ حصہ چکی کا جو سامنے ہوتا ہے باعث گردش کے پردہ میں آجاتا ہے اور وہ حصہ جو پردہ میں ہوتا ہے وہ سامنے آجاتا ہے مطلب یہ کہ مقدمہ کی موجودہ حالت میں جو صورت مقدمہ حاکم کی نظر کے سامنے ہے جو ہمارے لئے مضر اور نقصان رسان ہے یہ صورت قائم نہیں رہے گی اور ایک دوسری صورت پیدا ہو جائے گی جو ہمارے لئے مفید ہے اور جیسا کہ چکی کو گردش دینے سے جو منہ کے سامنے حصہ چکی کا ہوتا ہے وہ پیچھے کوچلا جاتا ہے۔ اور جو پیچھے کا حصہ ہوتا ہے وہ منہ کے سامنے آجاتا ہے اسی طرح جو مخفی اور در پردہ باتیں ہیں وہ منہ کے سامنے آجائیں گی اور ظاہر ہو جائیں گی اور جو ظاہر ہیں وہ ناقابل التفات اور مخفی ہو جائیں گی اور پھر بعد اس کے فرمایا کہ ۲ یہ خدا کا فضل ہے جس کا وعدہ دیا گیا ہے یہ ضرور آئے گا اور کسی کی مجال نہیں جو اس کو رد کر سکے یعنی آسمان پر یہ فیصلہ یافتہ امر ہے کہ یہ صورت موجودہ مقدمہ کی جس سے یاس اور نو میدی ٹپکتی ہے یک دفعہ اٹھادی جائے گی اور ایک اور صورت ظاہر ہو جائے گی جو ہماری کامیابی کے لئے مفید ہے جس کا ہنوز کسی کو علم نہیں۔ اور پھر فرمایا کہ ۳ کہہ مجھے میرے خدا کی قسم ہے کہ یہی بات سچ ہے اس امر میں نہ کچھ فرق آئے گا اور نہ یہ امر پوشیدہ رہے گا ۴ اور ایک بات پیدا ہو جائے گی جو تجھے تعجب میں ڈالے گی۔ ۵ یہ اُس خدا کی وحی ہے جو بلند آسمانوں کا خدا ہے ۶ میرا رب اس صراط مستقیم کو نہیں چھوڑتا جو اپنے برگزیدہ بندوں سے عادت رکھتا ہے اور وہ اپنے ان بندوں کو بھولتا نہیں جو مدد کرنے کے لائق ہیں۔ ۷ سو تمہیں اس مقدمہ میں کھلی کھلی فتح ہوگی ۸ مگر اس فیصلہ میں اُس وقت تک تاخیر ہے جو خدا نے مقرر کر رکھا ہے۔ ۹ تو میرے ساتھ ہے اور میں تیرے ساتھ ہوں۔ ۱۰ تو کہہ ہر ایک امر میرے خدا کے اختیار میں ہے پھر اس مخالف کو اس کی گمراہی اور ناز اور تکبر میں چھوڑ دے (یہ فقرہ وحی الہی کا ایک تسلی دینے کا فقرہ ہے کیونکہ جب ہماری نالاش کے بعد اکثر قانون دان سمجھ گئے تھے کہ یہ دعویٰ بے بنیاد ہے

ضرور خارج ہو جائے گا اور امام الدین مدعا علیہ کو ہر ایک پہلو سے یہ خبریں مل گئی تھیں کہ قانون کے رُو سے ہماری کامیابی کی سبیل بند ہے تو اس وجہ سے اُس کا تکبر بہت بڑھ گیا تھا اور وہ دعوے سے کہتا تھا کہ وہ مقدمہ عنقریب خارج ہو جائے گا بلکہ یہی سمجھو کہ خارج ہو گیا اور شریر لوگوں نے اُس کا ساتھ دیا۔ چنانچہ یہ بات قریباً تمام گاؤں میں مشہور ہو گئی تھی کہ اس مقدمہ کو ہمارے مخالفوں نے ایسا سمجھ لیا ہے کہ گویا مقدمہ اُن کے حق میں فیصلہ ہو گیا ہے سو اس جگہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ کیوں اِس قدر ناز اور رعوت دکھلا رہے ہو ہر ایک امر خدا تعالیٰ کے اختیار میں ہے اور وہ ہر ایک چیز پر قادر ہے جو چاہے کر سکتا ہے اور پھر مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ ۱۱ وہ قادر تیرے ساتھ ہے اُس کو پوشیدہ باتوں کا علم ہے بلکہ جو نہایت پوشیدہ باتیں ہیں جو انسان کے فہم سے بھی برتر ہیں وہ بھی اُس کو معلوم ہیں ماحصل اس فقرہ وحی الہی کا یہ ہے کہ اس جگہ بھی ایک پوشیدہ امر ہے کہ جواب تک نہ تجھے معلوم ہے اور نہ تمہارے وکیل کو اور نہ اُس حاکم کو جس کی عدالت میں یہ مقدمہ ہے اور پھر فرمایا کہ ۱۲ وہی خدا حقیقی معبود ہے اُس کے سوا کوئی معبود نہیں انسان کو نہیں چاہیے کہ کسی دوسرے پر توکل کرے کہ گویا وہ اُس کا معبود ہے ایک خدا ہی ہے جو یہ صفت اپنے اندر رکھتا ہے وہی ہے جس کو ہر ایک چیز کا علم ہے اور جو ہر ایک چیز کو دیکھ رہا ہے ۱۳ اور وہ خدا اُن لوگوں کے ساتھ ہوتا ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور اُس سے ڈرتے ہیں اور جب کوئی نیکی کرتے ہیں تو نیکی کے تمام باریک لوازم کو ادا کرتے ہیں سطحی طور پر نیکی نہیں کرتے اور نہ ناقص طور پر بلکہ اُس کی عمیق درمیں شاخوں کو بجالاتے ہیں اور کمال خوبی سے اُس کا انجام دیتے ہیں سو انہیں کی خدا مدد کرتا ہے کیونکہ وہ اس کی پسندیدہ راہوں کے خادم ہوتے ہیں اور اُن پر چلتے ہیں اور چلاتے ہیں۔ اور پھر فرمایا کہ ۱۴ ہم نے احمد کو یعنی اس عاجز کو اُس کی قوم کی طرف بھیجا۔ پس قوم اُس سے رُوگردان ہو گئی اور انہوں نے کہا کہ یہ تو کذاب ہے دنیا کے لالچ میں پڑا ہوا ہے یعنی ایسے ایسے حیلوں سے دنیا کمانا چاہتا ہے اور انہوں نے عدالتوں میں اُس پر گواہیاں دیں تا اُس کو گرفتار کراویں اور وہ ایک ہندسیلاب کی طرح جو اوپر سے نیچے کی طرف آتا ہے اُس پر اپنے حملوں کے ساتھ گر رہے ہیں۔ مگر وہ کہتا ہے کہ ۱۵ میرا پیارا مجھ سے بہت قریب ہے وہ قریب تو ہے مگر مخالفوں کی آنکھوں سے پوشیدہ ہے۔“

(حقیقۃ الوحی - روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۷۸ تا ۷۹ تا ۲۸۳)

۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ”یہ پیشگوئی قبل از وقت بلکہ کئی مہینے فیصلہ سے پہلے عام طور پر شائع ہو چکی تھی اور احکام اخبار<sup>۱</sup> میں درج ہو کر دور دراز نلک کے لوگوں تک اس کی خبر پہنچ چکی تھی پھر فیصلہ کا دن آیا..... سو ایسا

۲۔ یعنی الحکم مورخہ ۲۳ جنوری ۱۹۰۰ء صفحہ ۱۰ پر (ناشر)

۲۸ فروری ۱۹۰۰ء

”فَلَمَّا تَجَلَّىٰ رَبُّهُ لِلْجَبَلِ“

(تحریر حضرت مسیح موعود علیہ السلام بر اوراق المحققہ کتاب تعطیر الانام)

(ترجمہ) پس جبکہ خدا نے پہاڑ پر تجلی کی۔ (براہین احمدیہ حصہ چہارم۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۶۱۶ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳)

۲ مارچ ۱۹۰۰ء ”چند ماہ کا عرصہ گزرتا ہے کہ حضرت اقدس علیہ السلام کو الہام ہوا تھا۔

بقیہ حاشیہ۔ اتفاق ہوا کہ اس دن ہمارے وکیل خواجہ کمال الدین کو خیال آیا کہ پُرانی مش کا انڈس دیکھنا چاہیے یعنی ضمیمہ جس میں ضروری احکام کا خلاصہ ہوتا ہے۔ جب وہ دیکھا گیا تو اُس میں وہ بات نکلی جس کے نکلنے کی توقع نہ تھی۔ یعنی حاکم کا تصدیق شدہ یہ حکم نکلا کہ اس زمین پر قابض نہ صرف امام الدین ہے بلکہ میرزا غلام مرتضیٰ یعنی میرے والد صاحب بھی قابض ہیں۔ تب یہ دیکھنے سے میرے وکیل نے سمجھ لیا کہ ہمارا مقدمہ فتح ہو گیا۔ حاکم کے پاس یہ بیان کیا گیا۔ اس نے فی الفور وہ انڈس طلب کیا اور چونکہ دیکھتے ہی اس پر حقیقت کھل گئی اس لئے اس نے بلا توقف امام الدین پر ڈگری زمین کی بمعہ خرچہ کر دی۔ اگر وہ کاغذ پیش نہ ہوتا تو حاکم مجبوراً اس کے کیا کر سکتا تھا کہ مقدمہ کو خارج کرتا اور دشمن بدخواہ کے ہاتھ سے ہمیں تکلیفیں اٹھانی پڑتیں۔ یہ خدا کے کام ہیں وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

اور یہ پیشگوئی درحقیقت ایک پیشگوئی نہیں بلکہ دو پیشگوئیاں ہیں کیونکہ ایک تو اس میں فتح کا وعدہ ہے اور دوسرے ایک امر مخفی کے ظاہر کرنے کا وعدہ ہے جو سب کی نظر سے پوشیدہ تھا۔“

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۸۳، ۲۸۴)

(نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؒ) مذکورہ بالا فیصلہ جیسا کہ الحکم مورخہ ۱۷ اگست ۱۹۰۱ء صفحہ ۱۴ سے معلوم ہوتا ہے۔ ۱۲ اگست ۱۹۰۱ء کو ہوا جس میں ڈسٹرکٹ جج گورداسپور نے دیوار گرانے اور سفید میدان میں کسی جدید تعمیر نہ کرنے کا دوا می حکم دیا اور ایک سو روپیہ بطور حرجانہ مدعی کو علاوہ اخراجات مقدمہ کے دیئے جانے کا حکم صادر فرمایا جسے حضرت اقدس نے کمال فیاضی سے مرزا امام الدین کی درخواست پر اسے معاف کر دیا۔

۱۔ (نوٹ از مولانا جلال الدین نمٹسؒ) میاں امام الدین صاحبؒ سنہ ۱۹۰۰ء ضلع گورداسپور نے الہام اَلْاَمْرَ اَصُّ تَشَاعُ وَالنُّفُوسُ تَضَاعُ کی تاریخ ۲ مارچ ۱۹۰۰ء لکھی ہے۔ دیکھیے رجسٹر روایات صحابہ نمبر ۵ صفحہ ۶۲۔



الْأَمْرَ أَضْ تُشَاعُ وَالنُّفُوسُ تُضَاعُ ..... إِيْسَاهِي إِيْنَا إِلَهُ وَ إِيْنَا إِلِيَهُ رَاجِعُونَ كَا بِي

الہام ہوا۔“ (الحکم جلد ۴ نمبر ۲۹ مورخہ ۱۶ اگست ۱۹۰۰ء صفحہ ۱۰)

۱۱/ اپریل ۱۹۰۰ء (الف) ”عید اضحیٰ کی صبح کو مجھے الہام ہوا کہ کچھ عربی میں بولو۔ چنانچہ بہت احباب کو اس بات سے اطلاع دی گئی اور اس سے پہلے میں نے کبھی عربی زبان میں کوئی تقریر نہیں کی تھی لیکن اُس دن میں عید کا خطبہ عربی زبان میں پڑھنے کے لئے کھڑا ہوا تو اللہ تعالیٰ نے ایک بلیغ فصیح پر معانی کلام عربی میں میری زبان میں جاری کی جو کتاب خطبہ الہامیہ میں درج ہے۔ وہ کئی جُز کی تقریر ہے جو ایک ہی وقت میں کھڑے ہو کر زبانی فی البدیہہ کہی گئی اور خدا نے اپنے الہام میں اس کا نام نشان رکھا کیونکہ وہ زبانی تقریر محض خدائی قوت سے ظہور میں آئی۔ میں ہرگز یقین نہیں مانتا کہ کوئی فصیح اور اہل علم اور ادیب عربی بھی زبانی طور پر ایسی تقریر کھڑا ہو کر کر سکے۔“ (نزول المسیح۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۸۸)

۱ (ترجمہ) یعنی بیماریاں پھیلیں گی اور جانیں ضائع ہوں گی ..... إِيْنَا إِلَهُ وَ إِيْنَا إِلِيَهُ رَاجِعُونَ۔

۲ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؒ) ”اس الہامی پیٹنگوئی کے مطابق ملک میں وبا ہیضہ وغیرہ جس شدت کے ساتھ پھیلے ہیں اور جس قدر جانیں ان کی نذر ہوئی ہیں وہ کوئی مخفی امر نہیں ..... یہ الہام ایسے وقت میں ہوا تھا جبکہ ابھی ہیضہ وغیرہ امراض کا پنجاب میں نام و نشان نہ تھا ..... ایسا ہی إِيْنَا إِلَهُ وَ إِيْنَا إِلِيَهُ رَاجِعُونَ کا الہام بھی ہوا تھا جس سے حضرت اقدس کے کسی مخلص دوست کی موت کا پتہ ملتا ہے آخر یہ ساری باتیں (جو خدائے علیم کا کلام تھا) اپنے وقت پر پوری ہوئیں اور ان الہامات کے موافق ہماری جماعت کے بعض نہایت مخلص اور پرجوش دوست ہم سے علیحدہ ہوئے۔ ازاں جملہ میاں محمد اکبر صاحب ٹھیکیدار ساکن بٹالہ ہیں جو اس الہام کے موافق فوت ہوئے۔“

(الحکم مورخہ ۱۶ اگست ۱۹۰۰ء صفحہ ۱۰)

۳ (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؒ) الحکم جلد ۴ نمبر ۱۴ مورخہ ۱۷ اپریل ۱۹۰۰ء صفحہ ۲ میں لکھا ہے۔

”آج عید کی صبح کو مولانا موصوف (یعنی مولانا عبدالکریم صاحبؒ سیالکوٹی) اندر تشریف لے گئے اور عرض کیا کہ ”میں آج خصوصیت کے ساتھ عرض کرنے کو آیا ہوں کہ آپ تقریر ضرور کریں خواہ چند فقرے ہی ہوں۔“ آپ نے فرمایا کہ ”خدا نے ہی حکم دیا ہے۔“ اور فرمایا کہ رات کو الہام ہوا ہے کہ ”مجمع میں کچھ عربی فقرے پڑھو۔ میں کوئی اور مجمع سمجھتا تھا شاید یہی مجمع ہو۔“

(ب) ”۱۱ اپریل ۱۹۰۰ء کو عید اضحیٰ کے دن صبح کے وقت مجھے الہام ہوا کہ آج تم عربی میں تقریر کرو۔ تمہیں قوت دی گئی اور نیز یہ الہام ہوا۔

### كَلَامٌ اُفْصَحَتْ مِنْ لَدُنِّ رَبِّ كَرِيْمٍ

یعنی اس کلام میں خدا کی طرف سے فصاحت بخشی گئی ہے..... تب میں عید کی نماز کے بعد عید کا خطبہ عربی زبان میں پڑھنے کے لئے کھڑا ہو گیا اور خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ غیب سے مجھے ایک قوت دی گئی اور وہ فصیح تقریر عربی میں فی البدیہہ میرے منہ سے نکل رہی تھی کہ میری طاقت سے بالکل باہر تھی اور میں نہیں خیال کر سکتا کہ ایسی تقریر جس کی ضخامت کئی جُزوت تک تھی، ایسی فصاحت اور بلاغت کے ساتھ بغیر اس کے کہ اول کسی کاغذ میں قلمبند کی جائے کوئی شخص دنیا میں بغیر خاص الہام الہی کے بیان کر سکے۔ جس وقت یہ عربی تقریر جس کا نام خطبہ الہامیہ

۱ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؒ) اُفْصَحَتْ میں ضمیر کلام کی طرف جاتی ہے جو باعتبار معنی جمع قرار دیتے ہوئے ضمیر مؤنث لائی گئی۔ چنانچہ کلام بمعنی مجموعہ کلمات استعمال ہو کر اس کی صفت جمع لانا بھی ثابت ہے جیسا کہ

مَزَّاحِمٌ عَقَبِيٌّ كَا قَوْلِ هِ

### لَقَلَّ رَهِيْنَا خَاشِعَ الظَّرْفِ حَطَّةُ تَحَلُّبُ جَدُوِي وَالْكَلامُ الظَّرَائِفِ

(لسان العرب حرف الميم زیر لفظ كلم)

۲ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؒ) اسی خطبہ الہامیہ کے متعلق دو خواہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قلم مبارک سے لکھی ہوئی ملی ہیں۔ ۱۹/۱۹ اپریل ۱۹۰۰ء کی تاریخ دے کر حضورؐ نے میاں عبداللہ صاحب سنوری کی مندرجہ ذیل خواب لکھی ہے کہ میاں عبداللہ سنوری کہتے ہیں کہ ”منشی غلام قادر مرحوم سنور والے یہاں آئے ہیں ان سے انہوں نے پوچھا کہ اس جلسہ کی بابت اُس طرف کی خبر دو۔ کیا کہتے ہیں۔ تو اُس نے جواب دیا کہ اوپر بڑی دُھوم مچ رہی ہے۔ یہ خواب بعینہ سید امیر علی شاہ صاحب کے خواب سے مشابہ ہے کیونکہ انہوں نے دیکھا تھا کہ جس وقت عربی خطبہ بروز عید پڑھا جاتا تھا اس وقت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام جلسہ میں موجود ہیں اور اس خطبہ کو سن رہے ہیں۔ یہ خواب عین خطبہ پڑھنے کے وقت ہی بطور کشف اسی جگہ بیٹھے ہوئے ان کو معلوم ہو گیا تھا۔“

(تحریر حضرت مسیح موعود علیہ السلام بر اوراق ماہقہ کتاب تعطیر الانام)

رکھا گیا لوگوں میں سنائی گئی اُس وقت حاضرین کی تعداد شاید دو سو کے قریب ہوگی۔ سبحان اللہ اس وقت ایک نبی چشمہ کھل رہا تھا مجھے معلوم نہیں کہ میں بول رہا تھا یا میری زبان سے کوئی فرشتہ کلام کر رہا تھا کیونکہ میں جانتا تھا کہ اس کلام میں میرا دخل نہ تھا خود بخود بنے بنائے فقرے میرے منہ سے نکلتے جاتے تھے اور ہر ایک فقرہ میرے لئے ایک نشان تھا..... یہ ایک علمی معجزہ ہے جو خدا نے دکھلایا اور کوئی اس کی نظیر پیش نہیں کر سکتا۔“

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۷۵، ۳۷۶)

(ج) ”هَذَا هُوَ الْكِتَابُ الَّذِي أُلْهِمْتُ حِصَّةً مِنْهُ مِنْ رَبِّ الْعِبَادِ فِي يَوْمِ عِيدٍ مِنَ الْأَعْيَادِ فَقَرَأْتُهُ عَلَى الْحَاضِرِينَ بِأَنْطَاقِ الرُّوحِ الْأَمِينِ مِنْ غَيْرِ مَدَدِ التَّرْقِييمِ وَالتَّدْوِينِ۔ فَلَا شَكَّ أَنَّهُ آيَةٌ مِنَ الْآيَاتِ۔ وَ مَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يَنْطَقَ كَمَا نَطَقَ مُرْتَجِلًا مُسْتَحْضِرًا فِي مِثْلِ هَذِهِ الْعِبَارَاتِ..... وَإِنَّهُ صَنِيعَةٌ إِحْسَانِ الْحَضْرَةِ وَ مَطِيئَةٌ تَبْلِيغِ النَّاسِ إِلَى السَّعَادَةِ وَإِنَّهُ غَيْبٌ مِنَ اللَّهِ بَعْدَ مَا أَمَحَلَتِ الْبِلَادُ وَ عَمَّ الْفَسَادُ۔ وَلَنْ تَجِدَ هَذِهِ الْمَعَارِفَ فِي الْأَثَارِ الْمُنْتَقَاةِ الْمُدَوَّنَةِ مِنَ الثَّقَاتِ۔ بَلْ هِيَ حَقَائِقُ أُوحِيَتْ إِلَيَّ مِنْ رَبِّ الْكَائِنَاتِ۔“

(سرورق خطبہ الہامیہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۶ صفحہ ۱)

۱۔ (ترجمہ از مرتب) یہ (خطبہ الہامیہ) وہ کتاب ہے جس کا ایک حصہ مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک عید (عید الاضحیٰ ۱۳۱۷ھ جو بتاریخ ۱۱/اپریل ۱۹۰۰ء تھی) کے دن الہام ہوا تھا اور پہلے سے لکھوانے اور تحریر میں لانے کے بغیر میں نے محض روح امین کے بلوانے پر حاضرین کے سامنے پڑھا تھا۔ اس لئے اس بات میں کچھ بھی شک نہیں کہ یہ ایک بڑا بھاری نشان الہی ہے۔ اور اس طرح فی البدیہہ زبانی ایسی عبارت میں بولنا جیسا کہ میں نے یہ خطبہ پڑھا تھا کسی بشر کی طاقت میں نہیں ہے..... یہ بارگاہ الہی کا ایک عظیم الشان احسان ہے اور لوگوں کو سعادت تک پہنچانے کے لئے ایک سواری ہے اور اُس قسط کے بعد جو تمام بلاد پر محیط ہو گیا تھا اور جب کہ دنیا پر تباہی چھا گئی تھی یہ نشان خدا تعالیٰ کی طرف سے بارانِ رحمت بن کر آیا اور ایسے حقائق و معارف چیدہ سے چیدہ تصانیف سلف و خلف ثقات میں بھی قطعاً نہیں مل سکتے بلکہ یہ وہ حقائق ہیں جو رب العالمین کی طرف سے بذریعہ وحی مجھے بتائے گئے ہیں۔

## ۱۱ اپریل ۱۹۰۰ء بمقام مسجد اقصیٰ قادیان

”يَا عِبَادَ اللَّهِ فَكِّرُوا فِي يَوْمِكُمْ هَذَا يَوْمِ الْأَصْحَىٰ- فَإِنَّهُ أُوْدِعَ أَسْرَارًا لِأُولَى النَّهْيِ- وَتَعْلَمُونَ أَنَّ فِي هَذَا الْيَوْمِ يُضْحَىٰ بِكَثِيرٍ مِنَ الْعَجَبَاتِ- وَتُنْحَرُ أَبَالٌ مِّنَ الْجِبَالِ وَخَنَاطِيلٌ مِنَ الْبَقَرَاتِ- وَتُدْبَحُ أَقَاطِيعٌ مِنَ الْغَنَمِ ابْتِغَاءَ مَرَضَاتِ رَبِّ الْكَائِنَاتِ- وَكَذَلِكَ يُفْعَلُ مِّنْ ابْتِدَاءِ زَمَانِ الْإِسْلَامِ- إِلَى هَذِهِ الْأَيَّامِ- وَظَنِّي أَنَّ الْأَضَاحِي فِي شَرِيْعَتِنَا الْغُرَاءِ- قَدْ خَرَجَتْ مِنْ حَدِّ الْإِحْصَاءِ- وَفَاقَتْ ضَحَايَا الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ مِنْ أُمَّمِ الْأَنْبِيَاءِ- وَبَلَغَتْ كَثْرَةَ الذَّبَائِحِ إِلَى حَدِّ غُظَىٰ بِهِ وَجْهُ الْأَرْضِ مِنَ الدِّمَاءِ- حَتَّىٰ لَوْ جُمِعَتْ دِمَاءُهَا وَارْتِدَّ اجْرَاءُهَا لَجَرَتْ مِنْهَا الْأَنْهَارُ- وَسَالَتْ الْبِحَارُ وَفَاضَتْ الْغُدُرُ وَالْأُودِيَةُ الْكِبَارُ- وَقَدْ عَدَّ هَذَا الْعَمَلُ فِي مِلَّتِنَا مِمَّا يُقَرَّبُ إِلَى اللَّهِ سُبْحَانَهُ- وَحُسِبَ كَمِطِئَةٍ تُحَاكِي الْبَرْقَ فِي السَّيْرِ وَلَمْعَانَهُ- فَلِأَجْلِ

(ترجمہ) اے خدا کے بندو! اپنے اس دن میں کہ جو بقر عید کا دن ہے غور کرو اور سوچو کیونکہ ان قربانیوں میں عقل مندوں کے لئے بھید پوشیدہ رکھے گئے ہیں۔ اور آپ لوگوں کو معلوم ہے کہ اس دن بہت سے جانور ذبح کئے جاتے ہیں اور کئی گلے اونٹوں کے اور کئی گلے گائیوں کے ذبح کرتے ہیں۔ اور کئی ریوڑ بکریوں کے قربانی کرتے ہیں اور یہ سب کچھ خدا تعالیٰ کی رضا جوئی کے لئے کیا جاتا ہے۔ اور اسی طرح زمانہ اسلام کے ابتدا سے ان دنوں تک کیا جاتا ہے۔ اور میرا گمان ہے کہ یہ قربانیاں جو ہماری اس روشن شریعت میں ہوتی ہیں احاطہ شمار سے باہر ہیں۔ اور ان کو ان قربانیوں پر سبقت ہے کہ جو نبیوں کی پہلی امتوں کے لوگ کیا کرتے تھے۔ اور قربانیوں کی کثرت اس حد تک پہنچ گئی ہے کہ ان کے خونوں سے زمین کا منہ چھپ گیا ہے۔ یہاں تک کہ اگر ان کے خون جمع کئے جائیں اور ان کے جاری کرنے کا ارادہ کیا جائے تو البتہ ان سے نہریں جاری ہو جائیں اور دریا بہ نکلیں اور زمین کے تمام نشیبوں اور وادیوں میں خون رواں ہونے لگے۔ اور یہ کام ہمارے دین میں ان کاموں میں سے شمار کیا گیا ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کے قرب کا موجب ہوتے ہیں اور اس سواری کی طرح یہ سمجھے گئے ہیں کہ جو اپنی سیر میں بجلی سے مشابہ ہو جس کو بجلی کی چمک سے مماثلت حاصل ہو اور اسی وجہ سے ان ذبح

ذَلِكَ سُبْحَى الصَّحَايَا قُرْبَانًا. بِمَا وَرَدَ إِنَّهَا تَزِيدُ قُرْبًا وَلُفْيَانًا. كُلَّ مَنْ قَرَّبَ إِخْلَاصًا  
وَتَعَبْدًا وَإِيمَانًا. وَإِنَّهَا مِنْ أَعْظَمِ نُسُكِ الشَّرِيعَةِ. وَلِذَلِكَ سُبْحَى بِالنَّسِيكَةِ.  
وَالنُّسُكِ الطَّاعَةِ وَالْعِبَادَةِ فِي اللِّسَانِ الْعَرَبِيَّةِ. وَكَذَلِكَ جَاءَ لَفْظُ النُّسُكِ بِمَعْنَى  
ذَبْحِ الدَّبِيحَةِ. فَهَذَا الْإِشْتِرَاكُ يُدَلُّ قَطْعًا عَلَى أَنَّ الْعَابِدَ فِي الْحَقِيقَةِ هُوَ الَّذِي ذَبَحَ  
نَفْسَهُ وَقُوَاهُ. وَكُلُّ مَنْ أَصْبَاهُ لِرِضَى رَبِّ الْعَلِيَّةِ وَذَبَّ الْهُوَى. حَتَّى تَهَافَتَ  
وَأُبْمَحَى. وَذَابَ وَغَابَ وَاحْتَفَى. وَهَبَّتْ عَلَيْهِ عَوَاصِفُ الْفَنَاءِ. وَسَفَتْ ذَرَاتِهِ  
شَدَائِدُ هَذِهِ الْهُوَى جَاءِ. وَمَنْ فَكَّرَ فِي هَذَيْنِ الْمَفْهُومَيْنِ الْمُشْتَرِكَيْنِ. وَتَدَبَّرَ الْمَقَامَ  
بِتَيْقِظِ الْقَلْبِ وَفَتْحِ الْعَيْنَيْنِ. فَلَا يَبْقَى لَهُ خَفَاءٌ وَلَا مَرَأَةٌ. فِي أَنَّ هَذَا إِيْمَاءٌ. إِلَى أَنَّ

بقیہ ترجمہ۔ ہونے والے جانوروں کا نام قربانی رکھا گیا کیونکہ حدیثوں میں آیا ہے کہ یہ قربانیاں خدا تعالیٰ کے  
قرب اور ملاقات کا موجب ہیں اس شخص کے لئے کہ جو قربانی کو اخلاص اور خدا پرستی اور ایمان داری سے ادا  
کرتا ہے اور یہ قربانیاں شریعت کی بزرگ تر عبادتوں میں سے ہیں اور اسی لئے قربانی کا نام عربی میں نَسِيكَة  
ہے اور نُسُك ك لفظ عربی زبان میں فرمانبرداری اور بندگی کے معنوں میں آتا ہے اور ایسا ہی یہ لفظ یعنی نُسُك  
اُن جانوروں کے ذبح کرنے پر بھی زبان مذکور میں استعمال پاتا ہے جن کا ذبح کرنا مشروع ہے۔ پس یہ  
اشتراک کہ جو نُسُك کے معنوں میں پایا جاتا ہے قطعی طور پر اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ حقیقی پرستار اور سچا  
عابد وہی شخص ہے جس نے اپنے نفس کو مع اس کی تمام قوتوں اور مع اس کے اُن محبوبوں کے جن کی طرف اُس  
کا دل کھینچا گیا ہے اپنے رب کی رضا جوئی کے لئے ذبح کر ڈالا ہے اور خواہش نفسانی کو دفع کیا یہاں تک کہ  
تمام خواہشیں پارہ پارہ ہو کر گر پڑیں اور نابود ہو گئیں اور وہ خود بھی گداز ہو گیا اور اس کے وجود کا کچھ نمود نہ رہا  
اور چھپ گیا اور فنا کی تند ہوائیں اس پر چلیں اور اس کے وجود کے ذرات کو اس ہوا کے سخت دھکے اڑا کر  
لے گئے۔ اور جس شخص نے ان دونوں مفہوموں میں کہ جو باہم نسک کے لفظ میں مشارکت رکھتے ہیں غور کی  
ہوگی اور اس مقام کو تدبیر کی نگاہ سے دیکھا ہوگا اور اپنے دل کی بیداری اور دونوں آنکھوں کے کھولنے سے  
پیش و پس کو زیر نظر رکھا ہوگا پس اُس پر پوشیدہ نہیں رہے گا اور اس امر میں کسی قسم کی نزاع اس کے دامن کو  
نہیں پکڑے گی کہ یہ دو معنوں کا اشتراک کہ جو نسک کے لفظ میں پایا جاتا ہے اس بھید کی طرف اشارہ ہے کہ

الْعِبَادَةَ الْمُنْجِيَةَ مِنَ الْخَسَارَةِ هِيَ ذَبْحُ النَّفْسِ الْأَمَّارَةِ وَ نَحْرُهَا بِمَدَى  
الْإِنْقِطَاعِ إِلَى اللَّهِ ذِي الْأَلَاءِ وَالْأَمْرِ وَالْإِمَارَةِ مَعَ تَحْمِلِ أَنْوَاعِ الْمَرَارَةِ لِيَتَنَجَّوُ  
النَّفْسُ مِنْ مَمَوْتِ الْغَرَارَةِ وَ هَذَا هُوَ مَعْنَى الْإِسْلَامِ وَ حَقِيقَةُ الْإِنْقِيَادِ الثَّامِ  
وَالْمُسْلِمِ مَنْ أَسْلَمَ وَجْهَهُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَ لَهُ نَحْرٌ نَاقَةٌ نَفْسِهِ وَ تَلَّهَا لِلْجَبِينِ  
وَمَا نَسِيَ الْحَيْنَ فِي حِينٍ فَحَاصِلُ الْكَلَامِ أَنَّ النَّسْكَ وَ الضَّحَايَا فِي الْإِسْلَامِ هِيَ  
تَذَكِيرَةٌ لِهَذَا الْمَرَامِ وَ حَتَّى عَلَى تَحْصِيلِ هَذَا الْمَقَامِ وَ إِرْهَاصِ لِحَقِيقَةِ تَحْصُلِ  
بَعْدَ السُّلُوكِ الثَّامِ فَوَجَبَ عَلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ وَ مُؤْمِنَةٍ كَانَ يَبْتَغِي رِضَاءَ اللَّهِ الْوَدُودِ  
أَنْ يَفْهَمَ هَذِهِ الْحَقِيقَةَ وَ يَجْعَلَهَا عَيْنَ الْمَقْصُودِ وَ يُدْخِلَهَا فِي نَفْسِهِ حَتَّى تَسْرِي فِي  
كُلِّ ذَرَّةٍ الْوُجُودِ وَ لَا يَهْتَدِ وَ لَا يَسْكُنُ قَبْلَ آدَاءِ هَذِهِ الضَّحِيَّةِ لِلرَّبِّ الْمَعْبُودِ وَ لَا

بقیہ ترجمہ۔ وہ عبادت جو آخرت کے خسارہ سے نجات دیتی ہے وہ اس نفس امارہ کا ذبح کرنا ہے کہ جو بُرے کاموں کے لئے زیادہ سے زیادہ جوش رکھتا ہے اور ایسا حاکم ہے کہ ہر وقت بدی کا حکم دیتا رہتا ہے پس نجات اس میں ہے کہ اس بُرا حکم دینے والے کو انقطاع الی اللہ کے کاردوں سے ذبح کر دیا جائے اور خلقت سے قطع تعلق کر کے خدا تعالیٰ کو اپنا مونس اور آرام جان قرار دیا جائے اور اس کے ساتھ انواع اقسام کی تلخیوں کی برداشت بھی کی جائے تا نفس غفلت کی موت سے نجات پاوے اور یہی اسلام کے معنی ہیں اور یہی کامل اطاعت کی حقیقت ہے اور مسلمان وہ ہے جس نے اپنا منہ ذبح ہونے کے لئے خدا تعالیٰ کے آگے رکھ دیا ہو۔ اور اپنے نفس کی اونٹنی کو اس کے لئے قربان کر دیا ہو اور ذبح کے لئے پیشانی کے بل اس کو گرادیا ہو اور موت سے ایک دم غافل نہ ہو۔ پس حاصل کلام یہ ہے کہ ذبیحہ اور قربانیاں جو اسلام میں مروج ہیں وہ سب اسی مقصود کے لئے جو بذل نفس ہے بطور یاد دہانی ہیں اور اس مقام کے حاصل کرنے کے لئے ایک ترغیب ہے اور اُس حقیقت کے لئے جو سلوک تام کے بعد حاصل ہوتی ہے ایک ارہاس ہے۔ پس ہر ایک مرد مومن اور عورت مومنہ پر جو خدائے ودود کی رضا کی طالب ہے واجب ہے کہ اس حقیقت کو سمجھے اور اس کو اپنے مقصود کا عین قرار دے اور اس حقیقت کو اپنے نفس کے اندر داخل کرے یہاں تک کہ وہ حقیقت ہر ذرہ وجود میں داخل ہو جائے۔ اور راحت اور آرام اختیار نہ کرے جب تک کہ اس قربانی کو اپنے رب معبود کے لئے ادا نہ کر لے۔ اور

يَفْنَعُ بِنْمُودَجٍ وَ قَشِيرٍ كَالْجَهْلَاءِ وَ الْعُمَيَّانِ - بَلْ يُؤَدِّي حَقِيقَةَ أَصْحَاتِهِ - وَ يَفْضِي بِجَمِيعِ حَصَاتِهِ - وَ رُوحُ تُقَاتِهِ رُوحُ الْقُرْبَانِ - هَذَا هُوَ مُنْتَهَى سُلُوكِ السَّالِكِينَ - وَ غَايَةُ مَقْصِدِ الْعَارِفِينَ - وَ عَلَيْهِ يُخْتَتَمُ جَمِيعُ مَدَارِجِ الْأَتْقِيَاءِ - وَ بِهِ يَكْمُلُ سَائِرُ مَرَاجِلِ الصِّدِّيقِينَ وَ الْأَصْفِيَاءِ - وَ إِلَيْهِ يَنْتَهِي سَيْرُ الْأَوْلِيَاءِ - وَإِذَا بَلَغَتْ إِلَى هَذَا فَقَدْ بَلَغَتْ جُهْدَكَ إِلَى الْإِنْتِهَاءِ - وَ فُزْتَ بِمَرْتَبَةِ الْفَنَاءِ - فَحِينَئِذٍ تَبْلُغُ شَجَرَةَ سُلُوكِكَ إِلَى آتِمِ النَّمَاءِ - وَ تَصِلُ عُنُقُ رُوحِكَ إِلَى لُعَاعِ رَوْضَةِ الْقُدْسِ وَ الْكِبْرِيَاءِ - كَالنَّاقَةِ الْعَنْقَاءِ - إِذَا أَوْصَلَتْ عُنُقَهَا إِلَى الشَّجَرَةِ الْخَضْرَاءِ - وَ بَعْدَ ذَلِكَ جَذَبَاتٌ وَ نَفَحَاتٌ وَ تَجَلِّيَاتٌ مِّنَ الْحَضْرَةِ الْأَحَدِيَّةِ لِيَقْطَعَ بَعْضُ بَقَايَا عُرُوقِ الْبَشَرِيَّةِ - وَ بَعْدَ ذَلِكَ أَحْيَاءٌ وَ إِبْقَاءٌ وَ إِدْنَاؤٌ لِلنَّفْسِ الْمُطْمَئِنَّةِ الرَّاضِيَةِ الْمَرْضِيَّةِ الْفَانِيَةِ - لِيَسْتَعِدَّ الْعَبْدُ لِقَبُولِ الْفَيْضِ بَعْدَ الْحَيَاةِ الثَّانِيَةِ - وَ بَعْدَ ذَلِكَ يُكْسَى الْإِنْسَانُ

بقیہ ترجمہ۔ جاہلوں اور نادانوں کی طرح صرف نمونہ اور پوست بے مغز پر قناعت نہ کر بیٹھے بلکہ چاہیے کہ اپنی قربانی کی حقیقت کو بجا لائے اور اپنی ساری عقل کے ساتھ اور اپنی پرہیزگاری کی روح سے قربانی کی روح کو ادا کرے۔ یہ وہ درجہ ہے جس پر سالکوں کا سلوک انتہا پذیر ہوتا ہے اور عارفوں کا مقصد اپنی غایت کو پہنچتا ہے۔ اور اس پر تمام درجے پرہیزگاروں کے ختم ہو جاتے ہیں۔ اور سب منزلیں راست بازوں اور برگزیدوں کی پوری ہو جاتی ہیں۔ اور یہاں تک پہنچ کر سیر اولیاء کا اپنے انتہائی نقطہ تک جا پہنچتا ہے۔ اور جب تو اس مقام تک پہنچ گیا تو تُو نے اپنی کوشش کو انتہا تک پہنچا دیا اور فنا کے مرتبہ تک پہنچ گیا۔ پس اس وقت تیرے سلوک کا درخت اپنے کامل نشوونما تک پہنچ جائے گا اور تیری رُوح کی گردن تقدس اور بزرگی کے مرغزار کے نرم سبزہ تک پہنچ جائے گی۔ اُس اونٹنی کی مانند جس کی گردن لمبی ہو اور اُس نے اپنی گردن کو ایک سبز درخت تک پہنچا دیا ہو اور اس کے بعد حضرت احدیت کے جذبات ہیں اور خوشبوئیں ہیں اور تجلیات ہیں تا وہ بعض اُن رگوں کو کاٹ دے کہ جو بشریت میں سے باقی رہ گئی ہوں۔ اور بعد اس کے زندہ کرنا ہے اور باقی رکھنا اور قریب کرنا اُس نفس کا جو خدا کے ساتھ آرام پکڑ چکا ہے جو خدا سے راضی اور خدا اس سے راضی اور فنا شدہ ہے تاکہ یہ بندہ حیاتِ ثانی کے بعد قبولِ فیض کے لئے مستعد ہو جائے اور اس کے بعد انسان کامل کو حضرت احدیت کی طرف سے خلافت کا پیرایہ پہنایا

الْكَامِلُ حُلَّةَ الْخِلَافَةِ مِنَ الْحَضْرَةِ. وَ يُصَبِّغُ بِصَبْغِ صِفَاتِ الْأُلُوْهِيَّةِ. عَلَى وَجْهِ  
الظُّلْمِيَّةِ. تَحْقِيقًا لِمَقَامِ الْخِلَافَةِ. وَ بَعْدَ ذَلِكَ يَنْزِلُ إِلَى الْخَلْقِ لِيَجْذِبَهُمْ إِلَى  
الرُّوحَانِيَّةِ. وَ يُخْرِجُهُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ الْأَرْضِيَّةِ. إِلَى الْأَنْوَارِ السَّمَاوِيَّةِ. وَ يُجْعَلُ  
وَارِثًا لِكُلِّ مَنْ مَضَى مِنْ قَبْلِهِ مِنَ النَّبِيِّينَ وَ الصِّدِّيقِينَ وَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَ الدِّرَآيَةِ.  
وَشُمُوسِ الْقُرْبِ وَ الْوِلَايَةِ. وَ يُعْطَى لَهُ عِلْمُ الْأَوَّلِينَ. وَ مَعَارِفُ السَّابِقِينَ. مِنْ أَوْلَى  
الْأَبْصَارِ وَ حُكْمَاءِ الْمَلَّةِ. تَحْقِيقًا لِمَقَامِ الْوِرَاثَةِ. ثُمَّ يَبْكُثُ هَذَا الْعَبْدُ فِي الْأَرْضِ  
إِلَى مُدَّةٍ شَاءَ رَبُّهُ رَبُّ الْعِزَّةِ. لِيُنِيرَ الْخَلْقَ بِنُورِ الْهِدَايَةِ. وَإِذَا أَنْكَرَ النَّاسُ بِنُورِ رَبِّهِ  
أَوْ بَلَغَ الْأَمْرَ بِقَدْرِ الْكِفَايَةِ. فَحِينَئِذٍ يَتَمُّ اسْمُهُ وَ يَدْعُوهُ رَبُّهُ وَ يَرْفَعُ رُوحَهُ إِلَى  
نُقْطَتِهِ النَّفْسِيَّةِ. وَ هَذَا هُوَ مَعْنَى الرَّفْعِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَ الْمَعْرِفَةِ. وَ الْمَرْفُوعُ مَنْ  
يُسْقَى كَأْسَ الْوِصَالِ. مِنْ أَيْدِي الْمَحْبُوبِ الَّذِي هُوَ لَجَّةُ الْجَمَالِ. وَ يُدْخَلُ تَحْتَ رِذَاءِ  
الرُّبُوبِيَّةِ. مَعَ الْعُبُودِيَّةِ الْأَبَدِيَّةِ. وَ هَذَا آخِرُ مَقَامٍ يَبْلُغُهُ طَالِبُ الْحَقِّ فِي النَّشْأَةِ  
بقیمہ ترجمہ۔ جاتا ہے۔ اور رنگ دیا جاتا ہے الوہیت کی صفوں کے ساتھ۔ اور یہ رنگ ظلی طور پر ہوتا ہے تا  
مقامِ خلافت متحقق ہو جائے اور پھر اس کے بعد خلقت کی طرف اترتا ہے تا اُن کو روحانیت کی طرف کھینچے۔ اور زمین  
کی تاریکیوں سے باہر لاکر آسمانی نوروں کی طرف لے جائے اور یہ انسان اُن سب کا وارث کیا جاتا ہے جو نبیوں اور  
صدیقوں اور اہل علم اور درایت میں سے اور قرب اور ولایت کے سورجوں میں سے اس سے پہلے گزر چکے ہیں اور  
دیا جاتا ہے اس کو علم اولین کا اور معارف گذشتہ اہل بصیرت اور حکماء ملت کے تا اس کے لئے مقام وراثت کا متحقق  
ہو جائے۔ پھر یہ بندہ زمین پر ایک مدت تک جو اُس کے رب کے ارادہ میں ہے توقف کرتا ہے تاکہ مخلوق کو  
نور ہدایت کے ساتھ منور کرے اور جب خلقت کو اپنے رب کے نور کے ساتھ روشن کر چکا یا امر تبلیغ کو بقدر کفایت  
پورا کر دیا پس اُس وقت اس کا نام پورا ہو جاتا ہے اور اُس کا رب اس کو بلاتا ہے اور اُس کی روح اُس کے نقطہ نفسی  
کی طرف اٹھائی جاتی ہے اور یہی رفع کے معنی ہیں اُن کے نزدیک جو اہل علم اور معرفت ہیں اور مرفوع وہ ہے جس کو  
اُس محبوب کے ہاتھ سے جام وصال پلایا جاتا ہے جو حسن و جمال کا دریا ہے۔ اور ربوبیت کی چادر کے نیچے داخل کیا  
جاتا ہے باوجود اس بات کے کہ عبودیت ابدی طور پر رہتی ہے اور یہ وہ آخری مقام ہے جس تک ایک حق کا طالب



الْإِنْسَانِيَّةِ - فَلَا تَغْفُلُوا عَنْ هَذَا الْمَقَامِ يَا كَافَّةَ الْبَرَائِيَا - وَلَا عَنِ السِّرِّ الَّذِي يُوجَدُ فِي الضَّحَايَا - وَاجْعَلُوا الضَّحَايَا لِرُؤْيَا تِلْكَ الْحَقِيقَةِ كَالْمَرَائِيَا - وَلَا تَذْهَبُوا عَنْ هَذِهِ الْوَصَايَا - وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ نَسُوا رَبَّهُمْ وَ الْمَنَائِيَا - وَقَدْ أُشِيرَ إِلَى هَذَا السِّرِّ الْمَكْتُومِ - فِي كَلَامِ رَبِّنَا الْفَيُّومِ - فَقَالَ وَهُوَ أَصْدَقُ الصَّادِقِينَ - قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ - فَانظُرْ كَيْفَ فَسَّرَ النَّسْكَ بِلَفْظِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ - وَأَشَارَ بِهِ إِلَى حَقِيقَةِ الْأَصْحَاةِ - فَفَكَّرُوا فِيهِ يَا ذَوِي الْحِصَاةِ - وَمَنْ ضَمَّنِي مَعَ عِلْمِ حَقِيقَةِ ضَحِيَّتِهِ - وَ صِدْقِ طَوِيلَتِهِ - وَ خُلُوصِ نِيَّتِهِ - فَقَدْ ضَمَّنِي بِنَفْسِهِ وَمُهَجَّتِهِ - وَ أَبْنَاءَهُ وَ حَفَدَتَهُ - وَ لَهُ أَجْرٌ عَظِيمٌ - كَأَجْرِ إِبْرَاهِيمَ عِنْدَ رَبِّهِ الْكَرِيمِ - وَإِلَيْهِ أَشَارَ سَيِّدُنَا الْمُصْطَفَى - وَ رَسُولُنَا الْمُجْتَبَى - وَ إِمَامُ الْمُتَّقِينَ - وَ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ - وَقَالَ وَهُوَ بَعْدَ اللَّهِ أَصْدَقُ الصَّادِقِينَ - إِنَّ الضَّحَايَا هِيَ الْمَطَايَا - تُوصِلُ

بقیہ ترجمہ - انسانی پیدائش میں پہنچ سکتا ہے - پس اس مقام سے غافل مت ہواے مخلوق کے گروہ - اور نہ اس بھید سے غافل ہو جو قربانیوں میں پایا جاتا ہے - اور قربانیوں کو اس حقیقت کے دیکھنے کے لئے آئینوں کی طرح بنا دو اور ان وصیتوں کو مت بھلاؤ - اور ان لوگوں کی طرح مت ہو جاؤ جنہوں نے اپنے خدا اور اپنی موت کو بھلا رکھا ہے - اور اس پوشیدہ بھید کی طرف خدا تعالیٰ کی کلام میں اشارت کی گئی ہے چنانچہ خدا جو اصدق الصادقین ہے اپنے رسول کو فرماتا ہے کہ ان لوگوں کو کہہ دے کہ میری نماز اور میری عبادت اور میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت سب اس خدا کے لئے ہے جو پروردگار عالمیاں ہے - پس دیکھ کہ کیونکر نُسْكَ کے لفظ کی حیات اور مَمَات کے لفظ سے تفسیر کی ہے اور اس تفسیر سے قربانی کی حقیقت کی طرف اشارہ کیا ہے پس اے عقل مندو! اس میں غور کرو اور جس نے اپنی قربانی کی حقیقت کو معلوم کر کے قربانی ادا کی اور صدق دل اور خلوص نیت کے ساتھ ادا کی - پس بہ تحقیق اس نے اپنی جان اور اپنے بیٹوں اور اپنے پوتوں کی قربانی کر دی اور اس کے لئے اجر بزرگ ہے جیسا کہ ابراہیم کے لئے اس کے رب کے نزدیک اجر تھا اور اسی کی طرف ہمارے سید برگزیدہ اور رسول برگزیدہ نے جو پرہیزگاروں کا امام اور انبیاء کا خاتم ہے اشارہ کیا اور فرمایا اور وہ خدا کے بعد سب سچوں سے زیادہ تر سچا ہے - بہ تحقیق قربانیاں وہی سواریاں ہیں کہ جو خدا تعالیٰ تک پہنچاتی ہیں

إِلَى رَبِّ الْبَرَايَا. وَتَمْحُو الْخَطَايَا. وَتَدْفَعُ الْبَلَايَا. هَذَا مَا بَلَّغْنَا مِنْ خَيْرِ الْبَرِيَّةِ. عَلَيْهِ صَلَوَاتُ اللَّهِ وَ الْبَرَكَاتُ السَّنِيَّةُ. وَإِنَّهُ أَوْ مَا فِينَهُ إِلَى حِكْمِ الضَّحِيَّةِ. بِكَلِمَاتٍ كَالدَّرِ الْبَهِيَّةِ. فَالْأَسْفُ كُلُّ الْأَسْفِ أَنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ هَذِهِ النَّكَاتِ الْخَفِيَّةِ. وَلَا يَتَّبِعُونَ هَذِهِ الْوَصِيَّةَ. وَلَيْسَ عِنْدَهُمْ مَعْنَى الْعِيدِ مِنْ دُونِ الْغُسْلِ وَ لُبْسِ الْجَدِيدِ. وَ الْخُضْمِ وَ الْقَضْمِ مَعَ الْأَهْلِ وَ الْخَدَمِ وَ الْعَبِيدِ. ثُمَّ الْخُرُوجِ بِالزَّيْنَةِ لِلتَّعْيِيدِ كَالصَّنَادِيدِ. وَ تَرَى الْأَطَائِبِ مِنَ الْأَطْعِمَةِ مُنْتَهَى طَرَبِهِمْ فِي هَذَا الْيَوْمِ. وَ النَّفَائِسِ مِنَ الْأَلْبَسَةِ غَايَةَ إِرْبِهِمْ لِإِرَائَةِ الْقَوْمِ. وَ لَا يَدُرُونَ مَا الْأَصْحَاءُ. وَ لَا يَّيْ غَرَضٍ يُذْبَحُ الْغَنَمُ وَ الْبَقَرَاتُ. وَ عِنْدَهُمْ عِيدُهُمْ مِنَ الْبُكْرَةِ إِلَى الْعَشِيِّ. لَيْسَ إِلَّا لِلْأَكْلِ وَ الشُّرْبِ وَ الْعَيْشِ الْهَنِيِّ. وَ اللَّبَاسِ الْبَهِيِّ. وَ الْفَرَسِ الشَّرِيِّ. وَ اللَّحْمِ الطَّرِيِّ. وَ مَا تَرَى عَمَلَهُمْ فِي يَوْمِهِمْ هَذَا إِلَّا اِكْتِسَاءَ النَّاعِمَاتِ.

بقیہ ترجمہ۔ اور خطاؤں کو محو کرتی ہیں اور بلاؤں کو دور کرتی ہیں۔ یہ وہ باتیں ہیں جو ہمیں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پہنچیں جو سب مخلوق سے بہتر ہیں۔ ان پر خدا تعالیٰ کا سلام اور برکتیں ہوں اور آنجناب نے ان کلمات میں قربانیوں کی حکمتوں کی طرف فصیح کلموں کے ساتھ جو موتیوں کی مانند ہیں اشارہ فرمایا ہے۔ پس افسوس اور کمال افسوس ہے کہ اکثر لوگ ان پوشیدہ نکتوں کو نہیں سمجھتے اور اس وصیت کی پیروی نہیں کرتے اور ان کے نزدیک عید کے معنی بجز اس کے اور کچھ نہیں کہ غسل کریں اور نئے کپڑے پہنیں اور طعام کو سارے مومنہ کے ساتھ اور دانتوں کے کناروں سے چباویں خود اور ان کے اہل و عیال اور نوکر اور غلام۔ اور پھر آرائش کے ساتھ نماز عید کے لئے باہر نکلیں جیسے بڑے رئیس ہوتے ہیں اور تو دیکھے گا کہ اچھے کھانوں میں اس دن ان کی سب سے بڑھ کر خوشی ہے اور ایسا ہی اچھی اور نفیس پوشاکوں میں انتہائی مرتبہ ان کی حاجتوں کا ہے تا قوم کو دکھلائیں اور نہیں جانتے کہ قربانی کیا چیز ہے۔ اور کس غرض کے لئے بکریاں اور گائیاں ذبح کی جاتی ہیں۔ اور ان کے نزدیک ان کی عید فجر سے لے کر عشاء کے وقت تک محض اس لئے ہے کہ خوب کھایا جائے اور پیا جائے اور عیش خوشگوار کیا جائے اور عمدہ لباس پہنا جائے اور چالاک گھوڑوں پر سواری کی جائے اور گوشت تازہ کھایا جائے اور اس دن ان کا کام بجز اس کے تو نہیں دیکھے گا کہ نرم اور ملائم کپڑے پہنیں

وَالْمَشْطُ وَالْإِكْتِحَالُ وَتَضْيِغُ الْمَلْبُوسَاتِ. وَتَسْوِيَةُ الظَّرْرِ وَالدَّوَابِّ كَالنِّسَاءِ  
 الْمَتَبَّرَجَاتِ. ثُمَّ نَقَرَاتٍ كَنَقْرَةِ الدَّجَاجَةِ فِي الصَّلَاةِ. مَعَ عَدَمِ الحُضُورِ وَهُجُومِ  
 الوَسَاوِسِ وَالشَّتَاتِ. ثُمَّ الشَّمَائِلُ إِلَى أَنْوَاعِ الْأَغْذِيَّةِ وَالمَطْعُومَاتِ. وَمَلَأُ  
 البُطُونِ بِالْوَانِ النِّعَمِ كَالنِّعَمِ وَالعَجْمَاوَاتِ. وَالمَيْلُ إِلَى المَلَاهِي وَالمَلَاعِبِ  
 وَالجَهَلَاتِ. وَسَرَّحَ التُّفُوسِ فِي مَرَاجِعِ الشَّهَوَاتِ. وَالرُّكُوبَ عَلَى الْأَفْرَاسِ.  
 وَالعَجَلَ وَالعِنَاسِ. وَالجِمَالِ وَالبِغَالِ وَرِقَابِ النَّاسِ. مَعَ أَنْوَاعِ مِنَ  
 التَّزْيِينَاتِ. وَإِفْنَاءِ اليَوْمِ كُلِّهِ فِي الخَزَعِبِيلَاتِ. وَالهَدَايَا مِنَ القَلَايَا.  
 وَالتَّفَاخَرِ بِلُحُومِ البَقَرَاتِ وَالجَدَايَا. وَالأَفْرَاحِ وَالمِرَاحِ وَالجَذَبَاتِ  
 وَالجِمَاحِ. وَالصِّحْكَ وَالفَهْفَهَةَ بِإِبْدَاءِ النُّوَاجِدِ وَالتَّنَايَا. وَالتَّشْوُقَ إِلَى رَقِصِ  
 البَغَايَا. وَبُوسِهِنَّ وَعِنَاقِهِنَّ. وَبَعْدَ هَذَا نِطَاقِهِنَّ. فَإِنَّا لِلَّهِ عَلَى مَصَائِبِ الإِسْلَامِ.

بقیہ ترجمہ۔ اور بالوں کو کنگھی کریں اور آنکھوں کو سرمہ لگائیں اور پوشاک پر عطریں۔ اور اپنے طرے اور  
 زلفیں خوب صاف کریں جیسا کہ زینت کرنے والی عورتیں کیا کرتی ہیں اور پھر مرغی کی طرح جو دانہ پر  
 منتقل مارتی ہے چند دفعہ نماز کے لئے حرکت کریں ایسی حرکت جو اس کے ساتھ کچھ بھی حصہ حضور نہ ہو اور  
 وسوسے بکثرت ہوں اور دل میں پراگندگی ہو پھر طرح طرح کی غذاؤں کی طرف جھک جائیں اور طرح  
 طرح کے کھانوں کی طرف اور چار پائیوں کی طرح طرح طرح کی نعمتوں سے پیٹ بھر لیں اور لہو اور لعب  
 کی طرف میل کریں اور باطل کاموں کی طرف متوجہ ہوں اور شہوات کی چراگا ہوں میں اپنے نفسوں کو  
 چھوڑ دیں اور گھوڑوں پر اور یٹوں پر اور اونٹوں پر اور اونٹنیوں پر اور خچروں پر اور لوگوں کی گردنوں پر  
 سواری کریں کئی قسم کی زمینتوں کے ساتھ اور تمام دن بیہودہ باتوں میں ضائع کرنے میں اور ایک  
 دوسرے کو گوشت بھیجنے کا تحفہ اور باہم فخر کرنا گائے کے گوشت اور بکروں کے گوشت کے ساتھ۔ اور خوشیاں  
 اور رنگا رنگ کی شادیاں اور نفس کی کششیں اور سرکشیاں اور ہنسی اور تہقیر مار کر ہنسنا پچھلے دانتوں کے  
 نکالنے سے اور اگلے دودانتوں کے نکالنے سے۔ اور شوق کرنا بازاری عورتوں کے رقص کی طرف اور ان  
 کا بوسہ اور گلے لپٹانا اور بعد اس کے ان کا جائے کمر بند۔ پس ہم اسلام کی مصیبتوں پر اٹا اللہ پڑھتے ہیں اور

وَأَنْقِلَابِ الْآيَاتِ - مَاتَتِ الْقُلُوبُ - وَكَثُرَتِ الذُّنُوبُ - وَاشْتَدَّتِ الْكُرُوبُ - فَعِنْدَ هَذِهِ اللَّيْلَةِ اللَّيْلَاءِ - وَظُلُمَاتِ الْهُوجَاءِ - اِقْتَضَى رَحْمَةُ اللَّهِ نُورَ السَّمَاءِ - فَأَنَا ذَالِكَ النُّورُ - وَ الْمَجْدُّ الْمَأْمُورُ - وَ الْعَبْدُ الْمَنْصُورُ - وَالْمَهْدِيُّ الْمَعْهُودُ - وَالْمَسِيحُ الْمَوْعُودُ - وَإِنِّي نَزَلْتُ بِمَنْزِلَةٍ مِّن رَّبِّي لَا يَعْلَمُهَا أَحَدٌ مِّنَ النَّاسِ - وَإِنَّ سِرِّي أَخْفَى وَ أَنْتَى مِنْ أَكْثَرِ أَهْلِ اللَّهِ فَضْلًا عَنْ عَامَّةِ الْإِنْسَانِ - وَإِنَّ مَقَامِي أَبْعَدُ مِنْ أَيْدِي الْعَوَاصِيَيْنِ - وَصُعُودِي أَرْفَعُ مِنْ قِيَاسِ الْقَائِسِيْنَ - وَإِنَّ قَدَمِي هَذِهِ أَسْرَعُ مِنَ الْفَلَاحِ فِي مَسَالِكِ رَبِّ النَّاسِ - فَلَا تَقْيِسُونِي بِأَحَدٍ وَلَا أَحَدًا بِي وَلَا تُهْلِكُوا أَنْفُسَكُمْ بِالرَّيْبِ وَالْعَمَاسِ - وَإِنِّي لَبُّ لَا قِشْرَ مَعَهُ وَرُوحٌ لَا جَسَدَ مَعَهُ وَشَمْسٌ لَا يَحْجُبُهَا دُخَانُ الشِّبَاسِ - وَاطْلُبُوا مِثْلِي وَلَنْ تَجِدُوهُ وَإِنْ تَطَلَّبُوهُ بِالنِّبْرَاسِ - وَلَا فَخْرَ وَلَكِنْ تَحْدِيثٌ لِنِعَمِ اللَّهِ الَّذِي هُوَ غَارِسٌ لِهَذَا الْغَيْرَاسِ - وَإِنِّي غَسَلْتُ بِمَاءِ

بقیہ ترجمہ۔ نیز دنوں کی گردش پر۔ دل مر گئے اور گناہ بہت ہو گئے اور بے قراریاں بڑھ گئیں پس اس اندھیری رات کے وقت اور تند ہوا کی تاریکی کے وقت خدا کے رحم نے تقاضا کیا کہ آسمان سے نور نازل ہو سو میں وہ نور ہوں اور وہ مجدد ہوں کہ جو خدا تعالیٰ کے حکم سے آیا ہے اور بندہ مدد یافتہ ہوں اور وہ مہدی ہوں جس کا آنا مقرر ہو چکا ہے اور وہ مسیح ہوں جس کے آنے کا وعدہ تھا اور میں اپنے رب سے اُس مقام پر نازل ہوا ہوں جس کو انسانوں میں سے کوئی نہیں جانتا اور میرا بھیدا کثراہل اللہ سے پوشیدہ اور دور تر ہے قطع نظر اس سے کہ عام لوگوں کو اس سے کچھ اطلاع ہو سکے اور میرا مقام غوطہ لگانے والوں کے ہاتھوں سے بہت دور ہے اور میری اوپر چڑھنے کی بلندی قیاس میں نہیں آسکتی اور یہ قدم میرا خدا تعالیٰ کی راہ میں تیز چلنے والے اونٹوں سے تیز تر ہے۔ پس مجھے کسی دوسرے کے ساتھ قیاس مت کرو اور نہ کسی دوسرے کو میرے ساتھ۔ اور اپنے تئیں شک اور جنگ کے ساتھ ہلاک مت کرو اور میں مغز ہوں جس کے ساتھ چھلکا نہیں اور روح ہوں جس کے ساتھ جسم نہیں اور وہ سورج ہوں جس کو دشمنی اور کینہ کا دھواں چھپا نہیں سکتا اور کوئی ایسا شخص تلاش کرو جو میری مانند ہو اور ہرگز نہیں پاؤ گے اگرچہ چراغ لے کر بھی ڈھونڈتے رہو۔ اور یہ کوئی فخر نہیں مگر اُس خدا کی نعمتوں کا شکر ہے جس نے اس نونہال کو لگا یا ہے۔ اور میں نور کے پانی کے ساتھ غسل دیا گیا

التُّورِ وَ طَهَّرْتُ بَعَيْنِ الْقُدْسِ مِنَ الْاَوْسَاحِ وَ الْاَدْنَسِ . وَ سَبَّانِي رَبِّي اَحْمَدًا  
 فَاَحْمَدُونِي وَ لَا تَشْتَبُونِي وَ لَا تُوَصِّلُوا اَمْرَكُمْ اِلَى الْاِبْلَاسِ . وَ مَنْ حَمِدَنِي وَ مَا غَادَرَ  
 مِنْ نَوْعِ حَمْدٍ فَمَا مَانَ . وَ مَنْ كَذَّبَ هَذَا الْبَيَانَ فَقَدْ مَانَ . وَ اغْضَبَ الرَّحْمَنَ .  
 فَوَيْلٌ لِلَّذِي شَكَّ وَ فَسَخَ الْعَهْدَ وَ فَكَّ وَ لَوَّثَ بِطَائِفٍ مِنَ الْجِنَّ الْجَنَانَ . وَ اِنِّي جِئْتُ  
 مِنَ الْحَضْرَةِ الرَّفِيعَةِ الْعَالِيَةِ . لِيُرِيَ بِي رَبِّي مِنْ بَعْضِ صِفَاتِهِ الْجَلَالِيَّةِ .  
 وَ الْجَمَالِيَّةِ . اَعْنِي دَفَعَ الضَّيْرَ وَ اِفَاضَةَ الْخَيْرِ فَاِنَّ الزَّمَانَ كَانَ مُحْتَاجًا اِلَى دَافِعٍ شَرِّ  
 طَغَى . وَ اِلَى رَافِعٍ خَيْرٍ اِنْحَطَّ وَ اخْتَفَى . فَاقْتَضَتْ الْعِنَايَةَ الْاِلَهِيَّةُ اَنْ يُعْطَى الزَّمَانَ مَا  
 سَأَلَ بِلسَانِ الْحَالِ . وَ يُرْحَمَ طَبَقَاتُ النِّسَاءِ وَ الرِّجَالِ . فَجَعَلَنِي مَظْهَرَ الْمَسِيحِ  
 عَيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ لِدَفْعِ الضَّرِّ وَ اِبَادَةِ مَوَادِّ الْعَوَايَةِ . وَ جَعَلَنِي مَظْهَرَ النَّبِيِّ الْمُهَدِيِّ  
 اَحْمَدًا اَكْرَمَ لِاِفَاضَةِ الْخَيْرِ وَ اِعَادَةِ عَهَادِ الدَّرَايَةِ وَ الْهَدَايَةِ . وَ تَطْهِيرِ النَّاسِ مِنْ

بقیہ ترجمہ۔ ہوں اور الہی پاکیزگی کے چشمہ میں پاکیزہ کیا گیا ہوں اور صاف کیا گیا ہوں تمام میلوں اور  
 کدورتوں سے اور میرے رب نے میرا نام احمد رکھا ہے پس میری تعریف کرو اور مجھے دشنام مت دو اور اپنے امر  
 کو نانا میدی کے درجہ تک مت پہنچاؤ اور جس نے میری تعریف کی اور کوئی قسم تعریف کی نہ چھوڑی تو اس نے سچ  
 بولا اور جھوٹ کا ارتکاب نہ کیا۔ اور جس نے اس بیان کو جھٹلایا پس اس نے جھوٹ بولا ہے اور اپنے خدا کے غصے کو  
 بھڑکایا ہے پس افسوس اس آدمی پر جس نے شک کیا۔ اور عہد کو توڑا اور دل کو شیطان کے وسوسہ سے آلودہ کیا اور  
 میں بڑی اونچی درگاہ سے آیا ہوں تا میرا خدا میرے ذریعہ بعض اپنی جلالی اور جمالی صفتیں دکھلاوے یعنی شرکا  
 دور کرنا اور بھلائی کا پہنچانا کیونکہ زمانہ کو اس بات کی حاجت تھی کہ اس بدی کو دور کیا جائے جو حد سے بڑھ گئی تھی  
 اور اس نیکی کو بلند کیا جائے جو جاتی رہی تھی۔ اس لئے خدا کی عنایت نے چاہا کہ زمانہ کو وہ چیز دی جاوے جسے وہ  
 اپنی زبان حال سے مانگتا ہے اور مردوں اور عورتوں پر رحم کیا جائے پس مجھ کو مسیح عیسیٰ بن مریم کا مظہر بنایا تاکہ  
 ضرر اور گمراہی کے مادوں کو دور فرماوے اور مجھ کو مہدی احمد اکرم کا مظہر بنایا تاکہ لوگوں کو فائدہ پہنچاوے اور  
 درایت اور ہدایت کی بارش کو دوبارہ اتارے۔ اور لوگوں کو غفلت اور گناہ گاری کے میل سے پاک کرے۔

دَرَنِ الْعَفْلَةِ وَالْجِنَايَةِ. فَجِئْتُ فِي الْحَلَّتَيْنِ الْمَهْرُودَتَيْنِ الْمَصْبَعَتَيْنِ بِصَبْغِ الْجَلَالِ  
 وَ صَبْغِ الْجَمَالِ. وَأُعْطِيتُ صِفَةَ الْإِفْنَاءِ وَ الْإِحْيَاءِ مِنَ الرَّبِّ الْفَعَالِ. فَأَمَّا  
 الْجَلَالُ الَّذِي أُعْطِيتُ فَهُوَ أَثَرُ لِبُرُوزِي الْعَيْسَوِيِّ مِنَ اللَّهِ ذِي الْجَلَالِ. لِأَيِّدٍ بِهِ  
 شَرَّ الشُّرَكَ الْمَوَاجِ الْمَوْجُودِ فِي عَقَائِدِ أَهْلِ الضَّلَالِ. الْمُسْتَعِيلِ بِكَمَالِ الْإِسْتِعَالِ.  
 الَّذِي هُوَ أَكْبَرُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ فِي عَيْنِ اللَّهِ عَالِمِ الْأَحْوَالِ. وَلَا هُدْمَ بِهِ عَمُودَ الْإِفْتِرَاءِ  
 عَلَى اللَّهِ وَالْإِفْتِعَالِ. وَأَمَّا الْجَمَالُ الَّذِي أُعْطِيتُ فَهُوَ أَثَرُ لِبُرُوزِي الْأَحْمَدِيِّ مِنَ اللَّهِ  
 ذِي اللَّطْفِ وَ النَّوَالِ. لِأَعْيَدَ بِهِ صَلَاحَ التَّوْحِيدِ الْمَفْقُودِ مِنَ الْأَلْسِنِ وَ الْقُلُوبِ  
 وَ الْأَقْوَالِ وَ الْأَفْعَالِ. وَ أَقِيمَ بِهِ أَمْرَ التَّكْدِينِ وَ الْإِنْتِحَالِ. وَ أَمُرْتُ أَنْ أَقْتُلَ خَنَازِيرَ  
 الْإِفْسَادِ وَ الْإِلْحَادِ وَ الْإِضْلَالِ. الَّذِينَ يَدُوسُونَ دُرَرَ الْحَقِّ تَحْتَ الْعَالِ.  
 وَيُهْلِكُونَ حَرْتَ النَّاسِ وَيُخْرِبُونَ زُرُوعَ الْإِيمَانِ وَ التَّوَرُّعِ وَ الْأَعْمَالِ. وَ قَتَلْتَنِي هَذَا

بقیہ ترجمہ۔ پس میں زرد رنگ والے دولباسوں میں آیا ہوں جو جلال اور جمال کے رنگ سے رنگے ہوئے  
 ہیں۔ اور مجھ کو فانی کرنے اور زندہ کرنے کی صفت دی گئی ہے اور یہ صفت خدا کی طرف سے مجھ کو ملی ہے لیکن  
 وہ جلال جو مجھ کو دیا گیا ہے وہ میرے اُس بروز کا اثر ہے جو عیسوی بروز ہے اور جو خدا کی طرف سے ہے  
 تاکہ میں اُس شرک کی بدی کو نابود کروں جو گمراہوں کے عقیدوں میں موج مار رہی ہے اور موجود ہے اور  
 اپنی پوری بھڑک میں بھڑک رہی ہے اور جو حالات کے جاننے والے خدا کی نظر میں ہر ایک بدی سے بڑھ  
 کر ہے اور تاکہ میں اس کے ذریعہ سے اُس افترا کے ستون کو گرا دوں جو خدا پر باندھتے ہیں لیکن وہ جمال  
 جو مجھ کو ملا ہے وہ میرے اس بروز کا اثر ہے جس کا نام بخشش کرنے والے خدا کی طرف سے بروز احمدی ہے  
 تاکہ میں اس کے ذریعہ سے توحید کی نیکی کو جو زبانوں اور دلوں اور باتوں اور کاموں سے جاتی رہی ہے  
 واپس لاؤں اور اس کے ذریعہ سے دین داری کے امر کو قائم کروں اور مجھ کو حکم دیا گیا ہے کہ میں فساد اور  
 الحاد اور گمراہ کرنے کے اُن سؤروں کو ماروں جو سچائی کے موتیوں کو پیروں کے نیچے ملتے ہیں اور لوگوں کی  
 کھیتوں کو اجاڑتے ہیں اور ایمان اور پرہیزگاری اور عملوں کی کھیتوں کو خراب کرتے ہیں۔ اور یہ مارنا

بِحَرْبَةٍ سَبَاوِيَّةٍ لَا بِالسُّيُوفِ وَ النَّبَالِ - كَمَا هُوَ زَعْمُ الْمَحْرُومِينَ مِنَ الْحَقِّ  
 وَصِدْقِ الْمَقَالِ - فَإِنَّهُمْ ضَلُّوا وَ أَضَلُّوا كَثِيرًا مِنَ الْجَهَالِ - وَ إِنَّ الْحَرْبَ حَرِّمَتْ  
 عَلَيَّ وَ سَبَقَ لِي أَنْ أَضَعَ الْحَرْبَ وَ لَا أَتَوَجَّهَ إِلَى الْقِتَالِ - فَلَا جِهَادَ إِلَّا جِهَادَ اللِّسَانِ  
 وَ الْآيَاتِ وَ الْإِسْتِدْلَالِ - وَ كَذَلِكَ أُمِرْتُ أَنْ أَمْلَأَ بَيُّوتَ الْمُؤْمِنِينَ وَ جُرُبَهُمْ مِنَ  
 الْمَالِ - وَلَكِنْ لَا بِاللَّجَيْنِ وَ الدَّجَالِ - بَلْ بِمَالِ الْعِلْمِ وَ الرُّشْدِ وَ الْهَدَايَةِ وَ الْيَقِينِ  
 عَلَى وَجْهِ الْكَمَالِ - وَ جَعَلَ الْإِيمَانَ أَثْبَتَ مِنَ الْجِبَالِ - وَ تَبَشِيرُ الْمُثْقَلِينَ تَحْتَ  
 الْأَثْقَالِ - فَبُشْرَى لَكُمْ قَدْ جَاءَكُمْ الْمَسِيحُ - وَ مَسْحَهُ الْقَادِرُ وَ أُعْطِيَ لَهُ الْكَلَامُ  
 الْفَصِيحُ - وَ إِنَّهُ يَعْصِبُكُمْ مِنْ فِرْقَةٍ هِيَ لِلْإِضْلَالِ تَسِيحُ - وَ إِلَى اللَّهِ يَدْعُو وَ يَصِيحُ -  
 وَ كُلُّ شُبْهَةٍ يُزِيلُ وَ يُزِيحُ - وَ طُوبَى لَكُمْ قَدْ جَاءَكُمْ الْمُهْدِيُّ الْمُهْهُودُ - وَ مَعَهُ  
 الْمَالُ الْكَثِيرُ وَ الْمَتَاعُ الْمَنْصُودُ - وَ إِنَّهُ يَسْعَى لِيَرُدَّ إِلَيْكُمْ الْغَنَى الْمَفْقُودَ -

بقیہ ترجمہ۔ آسمانی ہتھیار کے ساتھ ہے تلواروں اور تیروں کے ساتھ نہیں جیسا کہ یہ گمان ان لوگوں کا ہے  
 جو حق اور راست گفتاری سے محروم ہیں کیونکہ وہ خود گمراہ ہوئے اور جاہلوں میں سے بہتوں کو گمراہ کیا ہے۔  
 اور یہ سچ بات ہے کہ کافروں کے ساتھ لڑنا مجھ پر حرام کیا گیا ہے اور میرے وجود سے پہلے میرے لئے  
 مقرر ہوا ہے کہ لڑائی کو ترک کروں اور خونریزی کی طرف متوجہ نہ ہوں۔ پس کوئی جہاد سوائے زبانی جہاد  
 کے اور نشان اور دلائل کے جہاد کے باقی نہیں رہا۔ اور ایسا ہی مجھ کو یہ بھی حکم ہے کہ مسلمانوں کے گھروں کو  
 اور ان کے توشہ دانوں کو مال سے بھر دوں لیکن چاندی سونے کے مال سے نہیں بلکہ علم اور رشد اور ہدایت  
 اور یقین کے مال سے اور نیز اس مال سے کہ ایمان کو پہاڑوں سے بھی زیادہ مضبوط کیا جائے۔ اور جو لوگ  
 بوجھوں کے نیچے دبے ہوئے ہیں ان کو بشارت دی جائے۔ پس تم کو خوش خبری ہو کہ تمہارے پاس مسیح آیا  
 اور قادر نے اس کو مسح کیا اور فصیح کلام اس کو عطا کیا گیا۔ اور وہ تم کو اس فرقہ سے بچاتا ہے جو گمراہ کرنے  
 کے لئے زمین پر سیر کرتا ہے۔ اور خدا کی طرف بلاتا ہے۔ اور ہر ایک شبہ کو دور فرماتا ہے اور تم کو مبارک  
 ہو کیونکہ مہدی معبود تمہارے پاس آپہنچا اور اس کے پاس بہت سامان و متاع ہے جو تہہ بہ تہہ رکھا ہے اور  
 وہ کوشش کرتا ہے کہ وہ مال جو تمہارے پاس سے جاتا رہا ہے پھر تمہاری طرف لوٹ آئے اور وہ

وَيَسْتَخْرِجُ الْإِقْبَالَ الْمَوْءُودَ - مَا كَانَ حَدِيثٌ يُفْتَرَى - بَلْ نُورٌ مِّنَ اللَّهِ مَعَ آيَاتٍ  
كُبْرَى - أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي أَنَا الْمَسِيحُ الْمَحْمُودِيُّ - وَإِنِّي أَنَا أَحْمَدُ الْمَهْدِيُّ - وَإِنَّ رَبِّي  
مَعِيَ إِلَى يَوْمِ لِحْدِي مِنْ يَوْمِ مَهْدِي - وَإِنِّي أُعْطِيتُ ضِرَامًا أَكْثَلًا - وَمَاءً أَزْلاَلًا - وَأَنَا  
كَوْكَبٌ يَمَانِيٌّ - وَوَابِلٌ رُّوحَانِيٌّ - إِذَا نِيَّ سِنَانٌ مُنْذَرٌ - وَدُعَائِي دَوَاءٌ مُجَرَّبٌ - أُرْمَى  
قَوْمًا جَلَالًا - وَقَوْمًا آخِرِينَ جَمَالًا - وَبِيَدِي حَرْبَةٌ أُبِيدُ بِهَا عَادَاتِ الظُّلْمِ  
وَالذُّنُوبِ - وَفِي الْآخِرَى شَرْبَةٌ أُعِيدُ بِهَا حَيَاةَ الْقُلُوبِ - فَأَسْ لِيْلِفُنَاءٍ - وَانْفَاسٍ  
لِيْلِحْيَاءٍ - أَمَّا جَلَالِي فَبِمَا قُصِدَ كَابِنِ مَرْيَمَ اسْتِيصَالِي - وَأَمَّا جَمَالِي فَبِمَا فَارَتْ  
رَحْمَتِي كَسَيْدِي أَحْمَدَ لِأَهْدِي قَوْمًا غَفَلُوا عَنِ الرَّبِّ الْمُبْتَعَالِي - أَفَأَنْتُمْ تَعْبَجُونَ -  
وَإِلَى الزَّمَانِ وَضُرُورَتِهِ لَا تَلْتَفِتُونَ - أَلَا تَرَوْنَ إِلَى زَمَانٍ اِحْتِاجَ إِلَى الرَّبِّ الْفَعَالِ -  
لِيُرِي لِقَوْمٍ صِفَةَ جَلَالِهِ وَلِآخِرِينَ صِفَةَ الْجَمَالِ - وَقَدْ ظَهَرَتِ الْآيَاتُ - وَتَبَيَّنَتِ

بقیہ ترجمہ۔ اقبال جو جیتے جی قبر میں ہے پھر قبر سے نکلے۔ یہ وہ بات نہیں کہ جھوٹ بنالی جائے بلکہ خدا کا نور ہے جو اپنے ساتھ بڑے بڑے نشان رکھتا ہے۔ اے لوگو! میں وہ مسیح ہوں جو محمدی سلسلہ میں سے ہے اور میں احمد مہدی ہوں۔ اور سچ سچ میرا رب میرے ساتھ ہے میرے بچپن سے لے کر میری لحد تک اور مجھ کو وہ آگ ملی ہے جو کھا جانے والی ہے اور وہ پانی جو میٹھا ہے اور میں یمانی ستارہ ہوں اور روحانی بارش ہوں۔ میرا رنج دینا تیز نیزہ ہے اور میری دعا مجرب دوا ہے۔ ایک قوم کو میں اپنا جلال دکھاتا ہوں اور دوسری قوم کو جمال دکھاتا ہوں۔ اور میرے ہاتھ میں ہتھیار ہے اُس کے ساتھ میں ظلم اور گناہ کی عادتوں کو ہلاک کرتا ہوں۔ اور دوسرے ہاتھ میں شربت ہے جس سے میں دلوں کو دوبارہ زندہ کرتا ہوں۔ ایک کلباڑی فنا کرنے کے لئے ہے اور دم زندہ کرنے کے لئے۔ میرا جلال اس وجہ سے ہے کہ لوگوں نے حضرت عیسیٰ کی طرح میری بیخ کنی کا قصد کیا ہے اور جمال اس وجہ سے کہ میری رحمت میرے سردار احمد کی طرح جوش میں ہے تا میں اس قوم کو راہ دکھلاؤں جو اپنے بزرگ رب سے غافل ہیں کیا تم اس بات سے تعجب کرتے ہو اور زمانہ اور اس کی ضرورت کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ زمانہ خدا کی طرف ایک حاجت رکھتا ہے تاکہ ایک قوم کو اپنے جلال کی صفت دکھاوے اور دوسری قوم کو اپنے جمال کی صفت سے مطلع فرماوے اور تحقیق نشان ظاہر ہو گئے اور علامتیں کھل گئیں



الْعَلَامَاتِ وَانْقَطَعَتِ الْخُصُومَاتُ فَمَا لَكُمْ لَا تَنْظُرُونَ وَانْكَسَفَتِ الشَّمْسُ  
 وَالْقَمَرُ فِي رَمَضَانَ فَلَا تَعْرِفُونَ وَمَاتَ بَعْضُ النَّاسِ بِنَبَأٍ مِّنَ اللَّهِ وَقُتِلَ الْبَعْضُ  
 فَلَا تُفَكِّرُونَ وَنَزَلَتْ لِي آيٌ كَثِيرَةٌ فَلَا تُبَالُونَ وَشَهِدَتْ لِي الْأَرْضُ وَالسَّمَاءُ  
 وَالْبَاءُ وَالْعَفَاءُ فَلَا تَخَافُونَ وَتَظَاهَرَتِ الْعُقُلُ وَالنُّقُلُ وَالْعَلَامَاتُ وَالْآيَاتُ  
 وَتَظَاهَرَتِ الشَّهَادَاتُ وَالرُّؤْيَا وَالْمُكَاشَفَاتُ ثُمَّ أَنْتُمْ تُنْكِرُونَ وَإِنَّ لَهَا شَأْنًا  
 عَظِيمًا لِقَوْمٍ يَتَذَكَّرُونَ وَطَلَعَ ذُو السِّنِينَ وَمَضَى مِنْ هَذِهِ الْبِئْسَةِ حُبْسَهَا إِلَّا  
 قَلِيلٌ مِّنْ سِنِينَ فَأَيُّ الْمَجْدِدِ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ وَنَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ الطَّاعُونَ  
 وَمُنِعَ الْحَجُّ وَكَثُرَ الْمَنُونُ وَاحْتَصَمَ الْفِرْقُ عَلَى مَعِينٍ مِّنْ ذَهَبٍ وَهُمْ يُقَاتِلُونَ  
 وَعَلَا الصَّلِيبُ وَأَضْحَى الْإِسْلَامُ يَسِيبُ وَيَغِيبُ كَأَنَّهُ الْعَرِيبُ وَكَثُرَ الْفِسْقُ  
 وَالْفَاسِقُونَ وَحَبَّبَ إِلَى التُّفُوسِ الْخُمْرُ وَالْقَمَرُ وَالزَّمْرُ وَتَرَأَى الزَّانُونَ

بقیہ ترجمہ۔ اور تمام جھگڑے جاتے رہے پس کیوں نہیں دیکھتے۔ اور رمضان کے مہینے میں سورج اور چاند کو  
 گرہن لگا پس تم نہیں پہچانتے اور بعض آدمی پیشگوئی کے رو سے فوت ہوئے اور بعض آدمی قتل کی پیشگوئی کے  
 رو سے مارے گئے پس تم نہیں سوچتے۔ اور میری تائید میں بہت سے نشان ظاہر ہوئے لیکن تمہیں کچھ پرواہ  
 نہیں۔ اور میرے لئے زمین اور آسمان اور پانی اور مٹی نے گواہی دی لیکن تم بالکل نہیں ڈرتے اور عقل اور  
 نقل اور علامتیں اور نشان ایک دوسرے کے گواہ ہوئے اور دوسری گواہیوں اور خوابوں اور مکاشفات نے  
 آپس میں ایک دوسرے کو قوت دی پھر تم انکار کرتے ہو۔ اور ان لوگوں کی نظر میں جو تدبر کرتے ہیں ان  
 نشانوں کی بڑی شان ہے اور ذوالسنین ستارہ نے طلوع کیا اور صدی میں سے پانچواں حصہ گزر گیا مگر چند  
 برس۔ پس اگر جانتے ہو تو بتاؤ کہ مجد کہاں ہے۔ اور طاعون پھوٹا اور حج روکا گیا اور موتیں زیادہ ہوئیں  
 اور سونے کی کان پر قوموں نے آپس میں لڑائی جھگڑے کئے اور صلیب بلند ہوئی اور اسلام نے اپنی جگہ  
 سے حرکت کی اور غائب ہو گیا گویا کہ مسافر ہے۔ اور فسق اور فاسق بہت ہو گئے اور لوگوں نے شراب اور  
 جوئے اور ناچ رنگ کی طرف رجوع کیا اور بدکار اور ایک دوسرے پر سختی کرنے والے ظاہر ہوئے

الْمَجَالِحُونَ وَقَلَّ الْمُتَّقُونَ. وَتَجَلَّى وَقْتُ رَبِّنَا وَتَمَّ مَا قَالِ السَّيِّئُونَ. فَبِأَيِّ حَدِيثٍ  
بَعْدَهُ تُؤْمِنُونَ. أَيُّهَا النَّاسُ قُومُوا لِلَّهِ زَرَافَاتٍ وَفُرَادَى فُرَادَى. ثُمَّ اتَّقُوا اللَّهَ  
وَفَكِّرُوا كَالَّذِي مَابِعْلٍ وَمَا عَادَى. أَلَيْسَ هَذَا الْوَقْتُ وَقْتُ رَحِمِ اللَّهِ عَلَى الْعِبَادِ.  
وَوَقْتُ دَفْعِ الشَّرِّ وَتَدَارِكِ عَظِيمِ الْأَكْبَادِ بِالْعِهَادِ. أَلَيْسَ سَيْلُ الشَّرِّ قَدْ بَلَغَ  
إِنْتِهَاءَهُ. وَذَيْلُ الْجَهْلِ طَوَّلَ أَرْجَاءَهُ. وَفَسَدَ الْمُلْكَ كُلَّهُ وَشَكَرَ إِبْلِيسُ جُهْلَاءَهُ.  
فَاشْكُرُوا اللَّهَ الَّذِي تَذَكَّرَكُمْ وَتَذَكَّرَ دِينَكُمْ وَمَا أَضَاعَهُ. وَعَصَمَ حَرْثَكُمْ  
وَزَرَعَكُمْ وَلُعَاعَهُ. وَأَنْزَلَ الْمَطَرَ وَأَكْمَلَ أَبْضَاعَهُ. وَبَعَثَ مَسِيحَهُ لِدَفْعِ الضَّيْرِ.  
وَمَهْدِيَّهُ لِإِقَاضَةِ الْخَيْرِ. وَادْخَلَكُمْ فِي زَمَانٍ إِمَامِكُمْ بَعْدَ زَمَانِ الْغَيْرِ. أَيُّهَا  
الْإِخْوَانُ إِنَّ زَمَانَنَا هَذَا يُضَاهِي شَهْرَنَا هَذَا بِالتَّنَاسُبِ التَّامِّ. فَإِنَّهُ إِخْرُ الْأَزْمِنَةِ  
وَإِنَّ هَذَا الشَّهْرَ إِخْرُ الْأَشْهُرِ مِنْ شُهُورِ الْإِسْلَامِ. وَكِلَاهُمَا قَرِيبٌ مِنَ الْإِخْتِتامِ.

بقیہ ترجمہ۔ اور پرہیزگار کم ہو گئے اور ہمارے خدا کی تجلّی کا وقت ظاہر ہو گیا اور وہ سب جو کچھ نبیوں نے کہا  
تھا ظہور میں آیا۔ پس اس کے سوا کس بات کو مانو گے۔ اے لوگو! خدا کے لئے تم سب کے سب یا اکیلے  
اکیلے خدا کا خوف کر کے اُس آدمی کی طرح سوچو جو نہ بخل کرتا ہے اور نہ دشمنی۔ کیا یہ وہ زمانہ نہیں کہ خدا  
بندوں پر رحم کرے؟ اور کیا یہ وہ زمانہ نہیں کہ بدی کو دفع کیا جائے اور جگروں کی پیاس کا مینہ برسانے سے  
تدارک کیا جائے؟ کیا بدی کا سیلاب اپنی انتہا کو نہیں پہنچا؟ اور جہالت کے دامن نے اپنے کناروں کو نہیں  
پھیلا یا؟ اور ملک فاسد ہو گیا اور شیطان نے جاہلوں کا شکر یہ ادا کیا پس اس خدا کا شکر کرو جس نے تم کو یاد  
کیا اور تمہارے دین کو یاد کیا اور ضائع ہونے سے محفوظ رکھا اور تمہارے بوئے ہوئے کو اور تمہاری  
زراعت کو آفتوں سے بچا یا اور مینہ نازل فرمایا اور اس کے سرمایہ کو کامل کیا۔ اور اپنے مسیح کو ضرر کے دور  
کرنے کے لئے اور اپنے مہدی کو خیر اور نفع پہنچانے کے لئے بھیجا اور تمہیں تمہارے امام کے زمانہ میں  
غیر کے زمانہ کے بعد داخل کیا۔ اے بھائیو! یہ ہمارا زمانہ ہمارے اس مہینے سے مناسبت تام رکھتا ہے کیونکہ  
یہ آخری زمانہ ہے اور یہ مہینہ بھی اسلام کے مہینوں میں سے آخری ہے اور دونوں ختم ہونے کے قریب ہیں۔

فِي هَذَا صَحَابِيَا وَفِي ذَلِكَ صَحَابِيَا. وَالْفَرْقُ فَرْقُ الْأَصْلِ وَعَكْسِ الْمَرَايَا. وَقَدْ سَبَقَ  
نَمُودَجُهَا فِي زَمَنِ خَيْرِ الْمَرَايَا. وَالْأَصْلُ صَحِيَّةُ الرُّوحِ يَا أُولَى الْأَبْصَارِ. وَإِنَّ  
صَحَابِيَا الْجَدَايَا كَالْأَطْلَالِ وَالْأَثَارِ. فَافْهَمُوا سِرَّ هَذِهِ الْحَقِيقَةِ. وَأَنْتُمْ أَحَقُّ بِهَا  
وَأَهْلَهَا بَعْدَ الصَّحَابَةِ. وَإِنَّكُمْ الْآخِرُونَ مِنْهُمْ أَلْحَقْتُمْ بِهِمْ بِفَضْلِ مَنْ اللَّهُ  
وَالرَّحْمَةِ. وَإِنَّ سِلْسِلَةَ الْأَزْمِنَةِ خُتِمَتْ عَلَى زَمَانِنَا مِنْ حَضْرَةِ الْأَحَدِيَّةِ. كَمَا  
خُتِمَتْ شَهْرُ الْإِسْلَامِ عَلَى شَهْرِ الصَّحِيَّةِ. وَفِي هَذَا إِشَارَةٌ مَعْخِفِيَّةٌ لِأَهْلِ الرَّأْيِ  
وَالرَّوِيَّةِ. وَإِنِّي عَلَى مَقَامِ الْخْتِمِ مِنَ الْوِلَايَةِ. كَمَا كَانَ سَيِّدِي الْمُصْطَفَى عَلَى مَقَامِ  
الْخْتِمِ مِنَ النَّبُوَّةِ. وَإِنَّهُ خَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ. وَأَنَا خَاتَمُ الْأَوْلِيَاءِ. لَا وَرَثَةَ بَعْدِي. إِلَّا  
الَّذِي هُوَ مِثِّي وَعَلَى عَهْدِي. وَإِنِّي أُرْسِلْتُ مِنْ رَبِّي بِكُلِّ قُوَّةٍ وَبَرَكَاتٍ وَعِزَّةٍ. وَإِنَّ قَدْحِي  
هَذِهِ عَلَى مَنَارَةٍ خُتِمَ عَلَيْهَا كُلُّ رَفْعَةٍ. فَاتَّقُوا اللَّهَ أَيُّهَا الْفِثْيَانُ. وَاعْرِفُونِي

بقیہ ترجمہ۔ اس آخری مہینہ میں بھی قربانیاں ہیں اور اس آخری زمانہ میں بھی قربانیاں ہیں۔ اور فرق صرف  
اصل اور عکس کا ہے جو آئینہ میں پڑتا ہے اور اس کا نمونہ زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں گذر چکا ہے۔ اور  
اصل روح کی قربانی ہے اے دانشمندو! اور بکروں کی قربانیاں روح کی قربانی کے لئے مثل سایوں اور آثار  
کے ہیں پس اس حقیقت کو سمجھ لو اور تم صحابہ رضی اللہ عنہم کے بعد یہ حق رکھتے ہو اور اس بات کے اہل ہو کہ اس  
حقیقت کو سمجھو اور تم ان میں سے ایک آخری گروہ ہو جو خدا کے فضل اور رحمت سے اس کے ساتھ شامل کئے  
گئے ہو۔ اور زمانوں کا سلسلہ جناب الہی سے ہمارے زمانہ پر ختم ہو گیا ہے جیسا کہ اسلام کے مہینے قربانی کے  
مہینہ پر ختم ہو گئے ہیں اور اس میں اہل رائے کے لئے ایک پوشیدہ اشارہ ہے اور میں ولایت کے سلسلہ کو ختم  
کرنے والا ہوں جیسا کہ ہمارے سید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبوت کے سلسلہ کو ختم کرنے والے تھے اور وہ  
خاتم الانبیاء ہیں۔ اور میں خاتم الاولیاء ہوں میرے بعد کوئی ولی نہیں مگر وہ جو مجھ سے ہوگا اور میرے عہد پر  
ہوگا اور میں اپنے خدا کی طرف سے تمام تر قوت اور برکت اور عزت کے ساتھ بھیجا گیا ہوں اور یہ میرا قدم  
ایک ایسے منار پر ہے جو اس پر ہر ایک بلندی ختم کی گئی ہے۔ پس خدا سے ڈرو اور مجھے پہچانو

وَأَطِيعُونِي وَلَا تَمُوتُوا بِالْعِصْيَانِ. وَقَدْ قَرَّبَ الزَّمَانَ. وَحَانَ أَنْ تُسْأَلَ كُلُّ نَفْسٍ وَتُدَانَ. أَلْبَالِيَا كَثِيرَةً وَلَا يُنَجِّبِكُمْ إِلَّا الْإِيمَانُ. وَالْخَطَايَا كَبِيرَةً وَلَا تُذَوِّبُهَا إِلَّا الذُّوبَانُ. اتَّقُوا عَذَابَ اللَّهِ أَيُّهَا الْأَعْوَانُ. وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّاتٍ. فَلَا تَفْعُدُوا مَعَ الْغَافِلِينَ وَالَّذِينَ نَسُوا الْمَنِيَا. وَسَارِعُوا إِلَى اللَّهِ وَارْكَبُوا عَلَى أَعْدَى الْمَطَايَا. وَاتْرَكُوا أَذْوَاتَ الضَّلَاجِ وَالرَّذَايَا. تَصَلُّوا إِلَى رَبِّ الْبَرَايَا. حُذُوا الْإِنْقِطَاعَ الْإِنْقِطَاعَ لِيُوهَبَ لَكُمْ الْوَصْلُ وَالْإِقْتِرَابُ. وَكَسِرُوا الْأَسْبَابَ لِيُخْلَقَ لَكُمْ الْأَسْبَابُ. وَمُوتُوا لِيُرَدَّ إِلَيْكُمْ الْحَيَاةُ أَيُّهَا الْأَحْبَابُ. الْيَوْمَ تَمَّتِ الْحُجَّةُ عَلَى الْمُخَالِفِينَ. وَانْقَطَعَتْ مَعَاذِيرُ الْمُعْتَذِرِينَ. وَيَعَسَ مِنْكُمْ زُمْرُ الْمُضِلِّينَ وَالْمُوسِوسِينَ. الَّذِينَ أَكَلُوا أَعْمَارَهُمْ فِي ابْتِغَاءِ الدُّنْيَا وَكَيْسَ لَهُمْ حَظٌّ مِنَ الدِّينِ. بَلْ هُمْ كَالْعَمِينِ. فَالْيَوْمَ أَنْقَضَ اللَّهُ ظُهُورَهُمْ وَرَجَعُوا يَا أَيُّسِينَ. الْيَوْمَ حَصَّصَ الْحَقُّ

بقیہ ترجمہ۔ اور نافرمانی مت کرو اور نافرمانی پر مت مرو۔ اور زمانہ نزدیک آ گیا ہے اور وہ وقت نزدیک ہے کہ ہر ایک جان اپنے کاموں سے پوچھی جائے اور بدلہ دی جائے۔ بلائیں بہت ہیں اور تمہیں صرف ایمان نجات دے گا اور خطائیں بڑی ہیں اور ان کو گداز نہیں کرے گا مگر گداز ہو جانا۔ خدا کے عذاب سے اے میرے انصار! ڈرو اور جو خدا سے ڈرے ان کے لئے دو بہشت ہیں پس غافلوں کے ساتھ مت بیٹھو ان لوگوں کے ساتھ جنہوں نے اپنی موتوں کو بھلا رکھا ہے۔ خدا کی طرف دوڑو اور تیز رفتار گھوڑوں پر سوار ہو جاؤ۔ ایسے گھوڑوں کو چھوڑو جو نلکڑا کے چلتے ہیں تا اپنے خدا کو ملو۔ خدا کی طرف منقطع ہو جانا عادت پکڑو تا خدا کا وصال اور اس کا قرب تمہیں عنایت کیا جائے اور اسباب کو توڑ دو تا تمہارے لئے اسباب پیدا کئے جائیں اور مرجاؤ تا دوبارہ زندگی تمہیں دی جائے۔ آج مخالفوں پر رحمت پوری ہوگئی اور عذر کرنے والوں کے سب عذر ٹوٹ گئے اور تم سے وہ سب گروہ نا امید ہو گئے جو گمراہ کرنے والے اور وسوسہ ڈالنے والے تھے انہوں نے دنیا کی طلب میں اپنی عمریں کھوئیں اور دین میں سے کوئی بہرہ حاصل نہ کیا بلکہ وہ اندھوں کی طرح ہیں۔ اور آج خدا نے ان کی کمریں توڑ دیں اور وہ نا امید ہو کر پھر گئے۔ آج دیکھنے والوں کے لئے حق ظاہر ہو گیا

لِلنَّاطِرِينَ۔ وَاسْتَبَانَ سَبِيلَ الْمُجْرِمِينَ۔ وَ لَمْ يَبْقَ مُعْرِضٌ إِلَّا الَّذِي حَبَسَهُ  
 حِرْمَانٌ أَزَلِيٌّ۔ وَلَا مُنْكَرٌ إِلَّا الَّذِي مَنَعَهُ عُدْوَانٌ فِطْرِيٌّ۔ فَتَنَرْتُكَ هُوَ لَا بِسَلَامٍ۔  
 وَقَدْ تَمَّ الْإِفْحَامُ۔ وَ تَحَقَّقَ الْأَثَامُ۔ وَإِنْ لَمْ يَنْتَهُوا فَالصَّبْرُ جَدِيْرٌ۔ وَ سَوْفَ  
 يُنَبِّئُهُمْ حَبِيْرٌ۔ ☆

بقیہ ترجمہ۔ اور مجرموں کی راہ کھل گئی اور حق سے کنارہ کرنے والا وہی شخص رہا جس کو ازلی محرومی نے روک دیا  
 اور وہی منکر رہا جس کو پیدائشی جوہر پسندی نے منع کر دیا۔ پس ہم ان لوگوں کو سلام کے ساتھ رخصت کرتے ہیں  
 اور ان پر حجت پوری ہوگئی اور ان کا قابل سزا ہونا ثابت ہو گیا پس اگر اب بھی باز نہ آویں پس صبر لائق ہے۔  
 اور عنقریب وہ جو ان کے حالات پر اطلاع رکھتا ہے ان کو متنبہ کر دے گا۔

☆ (روایات متعلقہ خطبہ الہامیہ) (۱) حضرت مولانا شیر علی صاحب رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں۔

اس دن صبح کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام عید کے لئے نکلے۔ مسجد مبارک کی سیڑھیوں سے تو آپ نے فرمایا کہ  
 رات کو مجھے الہام ہوا ہے کہ کچھ کلمات عربی میں کہو اس لئے حضرت مولوی عبدالکریم صاحب اور حضرت مولوی  
 نور الدین صاحب دونوں کو پیغام بھیجا کہ وہ کاغذ اور قلم دوات لے کر آویں کیونکہ عربی میں کچھ کلمات پڑھنے کا الہام  
 ہوا ہے۔ نماز مولوی عبدالکریم صاحب نے پڑھائی اور مسیح موعودؑ نے پھر اردو میں خطبہ فرمایا غالباً کرسی پر بیٹھ کر۔  
 اردو خطبے کے بعد آپ نے عربی خطبہ پڑھنا شروع کیا کرسی پر بیٹھ کر۔ اس وقت آپ پر ایک خاص حالت طاری تھی۔  
 آنکھیں بند تھیں۔ ہر جملے میں پہلے آواز اونچی تھی پھر دھیمی ہو جاتی تھی۔ سامنے بائیں طرف حضرت مولوی صاحبان لکھ  
 رہے تھے۔ ایک لفظ دونوں میں سے ایک نے نہ سنا اس لئے پوچھا تو حضرت صاحب نے وہ لفظ بتایا اور پھر فرمایا کہ جو  
 لفظ سنائی نہ دے وہ ابھی پوچھ لینا چاہیے کیونکہ ممکن ہے کہ مجھے بھی یاد نہ رہے۔ آپ نے فرمایا کہ جب تک اوپر سے  
 سلسلہ جاری رہا میں بولتا رہا اور جب ختم ہو گیا بس کر دی۔ (رجسٹر روایات صحابہ نمبر ۱۰ صفحہ ۳۰۳، ۳۰۴)

(۲) مولوی شیر علی صاحبؒ نے..... بیان کیا کہ بعد خطبہ حضرت صاحب فرماتے تھے کہ یہ خطبہ میری طرف سے نہ  
 تھا بلکہ میرے دل میں اللہ کی طرف سے الفاظ ڈالے جاتے تھے اور بعض اوقات کچھ لکھا ہوا میرے سامنے  
 آ جاتا تھا اور جب تک ایسا ہوتا رہا خطبہ جاری رہا لیکن جب الفاظ آنے بند ہو گئے خطبہ بند ہو گیا۔

(سیرت المہدی جلد اول صفحہ ۱۴۸ تا ۱۵۰ روایت نمبر ۱۵۶ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

اپریل ۱۹۰۰ء ”ابھی حضرت مولانا موصوف ترجمہ سنا ہی رہے تھے کہ حضرت اقدس فرط جوش

بقیہ حاشیہ۔ (۳) حضرت مولوی شیرعلی صاحبؒ نے ..... بیان کیا کہ ..... حضور نے عربی میں خطبہ پڑھنا شروع فرمایا۔ اس عربی خطبہ کے وقت آپ کی حالت اور آواز بہت دھیمی اور باریک ہو جاتی تھی۔ تقریر کے وقت آپ کی آنکھیں بند ہوتی تھیں۔ تقریر کے دوران میں ایک دفعہ حضور نے حضرت مولوی صاحبان کو فرمایا کہ اگر کوئی لفظ سمجھ نہ آئے تو اسی وقت پوچھ لیں ممکن ہے کہ بعد میں میں خود بھی نہ بتا سکوں۔ اس وقت ایک عجیب عالم تھا جس کو میں الفاظ میں بیان نہیں کر سکتا..... آپ نے فرمایا کہ جیسا جیسا کلام اترتا گیا میں بولتا گیا۔ جب یہ سلسلہ بند ہو گیا تو میں نے بھی تقریر کو ختم کر دیا۔ آپ فرماتے تھے کہ تقریر کے دوران میں بعض اوقات الفاظ لکھے ہوئے نظر آ جاتے تھے۔

(سیرت المہدی جلد اول صفحہ ۵۹۲، ۵۹۳، روایت نمبر ۶۲۳ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

(۴) حضرت بھائی عبدالرحمان صاحبؒ قادیانی روایت کرتے ہیں۔ بعض اوقات حضرت مولوی صاحب کو لکھنے میں پیچھے رہ جانے کی وجہ سے یا کسی لفظ کے سمجھ نہ آنے کے باعث یا الفاظ کے حروف مثلاً الف اور عین، صاد سین یا ثا اور ط و ت وغیرہ وغیرہ کے متعلق دریافت کرنے کی ضرورت ہوتی تو دریافت کرنے پر سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عجب کیفیت ہوتی تھی اور حضور یوں بتاتے تھے جیسے کوئی نیند سے بیدار ہو کر یا کسی دوسرے عالم سے واپس آ کر بتائے اور وہ دریافت کردہ لفظ یا حرف بتانے کے بعد پھر وہی حالت طاری ہو جاتی تھی اور انقطاع کا یہ عالم تھا کہ ہم لوگ یہ محسوس کرتے کہ حضور کا جسد اطہر صرف یہاں ہے، روح حضور پُر نور کی عالم بالا میں پہنچ کر وہاں سے پڑھ کر یا اُن کر بول رہی تھی۔ زبان مبارک چلتی تو حضور ہی کی معلوم دیتی تھی مگر کیفیت کچھ ایسی تھی کہ بے اختیار ہو کر کسی کے چلائے چلتی ہو۔ یہ سماں اور حالت بیان کرنا مشکل ہے۔ انقطاع، ہتپتل، ربودگی یا حالت مجذوبیت و بے خودی و وارفتگی اور محویت تانہ وغیرہ الفاظ میں سے شاید کوئی لفظ حضور کی اس حالت کے انظہار کے لئے موزوں ہو سکے ورنہ اصل کیفیت ایک ایسا روحانی تغیر تھا جو کم از کم میری قوت بیان سے تو باہر ہے کیونکہ سارا ہی جسم مبارک حضور کا غیر معمولی حالت میں یوں معلوم دیتا تھا جیسے ذرہ ذرہ پر اس کے کوئی نہاں در نہاں اور غیر مرئی طاقت متصرف و قابو یافتہ ہو۔ (سیرت المہدی جلد دوم صفحہ ۳۶۹ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

(۵) مکرم سید محمود عالم صاحبؒ بیان فرماتے ہیں۔ حضرت مولوی نور الدین صاحبؒ فرمایا کرتے تھے کہ جب حضرت مسیح موعودؑ نے عربی میں خطبہ عید الاضحیٰ پڑھا..... تو بعد میں جب اس کی کیفیت پوچھی گئی تو فرمایا کہ فرشتے میرے سامنے موٹے موٹے حروف میں لکھی ہوئی تختی لاتے جاتے تھے جسے میں دیکھ دیکھ کر پڑھتا جاتا تھا۔ ایک تختی آتی جب میں

۲۔ خطبہ الہامیہ کا ترجمہ۔ (مرزا بشیر احمد)

۱۔ مولانا عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ۔ (مرزا بشیر احمد)

کے ساتھ سجدہ شکر میں جا پڑے۔ آپ کے ساتھ تمام حاضرین نے سجدہ شکر ادا کیا۔ سجدہ سے سر اٹھا کر حضرت اقدسؒ نے فرمایا کہ ”ابھی میں نے سُرخ الفاظ میں لکھا دیکھا ہے کہ

### مُبارک

یہ گویا قبولیت کا نشان ہے۔“ (الحکم جلد ۴ نمبر ۱۶ مورخہ یکم مئی ۱۹۰۰ء صفحہ ۵)

**اپریل ۱۹۰۰ء** ”ایک دفعہ عزیز مرحومؒ کی زندگی میں بکثرت اس کی شفا کے لئے دعا کی۔ تب خواب میں دیکھا کہ ایک سڑک ہے گویا وہ چاند کے ٹکڑے اکٹھے کر کے بنائی گئی ہے اور ایک شخص ایوب بیگ کو اس سڑک پر سے لے جا رہا ہے اووہ سڑک آسمان کی طرف جاتی ہے اور نہایت خوش اور چمکیلی ہے گویا زمین پر چاند بچھایا گیا ہے میں نے یہ خواب اپنی جماعت میں بیان کی اور تکلف کے طور پر یہ سمجھا کہ یہ صحت کی طرف اشارہ ہے لیکن دل نہیں

(بقیہ حاشیہ) وہ سنا چکتا تو دوسری تختی آتی اور پہلی چلی جاتی۔ اس طرح تختیوں کا سلسلہ رہا۔ جب کوئی لکھنے والا پوچھتا تو گئی ہوئی تختی بھی واپس آ جاتی جسے دیکھ کر میں بتا دیتا۔ (رجسٹر روایات صحابہؓ نمبر ۴ صفحہ ۳۸)

(۶) حضرت میاں محمد یسین صاحب احمدیؒ بیان فرماتے ہیں۔ خطبہ الہامیہ حضور نے عید ذوالحجہ کے دن فرمایا۔ خطبہ کے دوران میں حضورؐ کی آواز خلاف معمول بالکل باریک تھی اور نماز کے بعد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ میں جب ایک فقرہ کہہ لیتا تھا تو آگے مجھے علم نہیں ہوتا تھا کہ میں کیا کہوں گا۔ آگے مجھے لکھا ہوا دکھایا جاتا تھا اور پھر میں بولتا تھا۔ یہ خطبہ حضور نے بالکل آہستہ آہستہ پڑھا۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ کوئی حضور کو پڑھاتا ہے اور پھر آگے حضور بول رہے ہیں۔ اس وقت حضور کی حالت معمول سے بالکل مختلف نظر آتی تھی۔ (رجسٹر روایات صحابہؓ نمبر ۱۲ صفحہ ۱۰۲)

(۷) سیدنا حضرت مصلح موعودؑ فرماتے ہیں۔ آپؐ خطبہ الہامیہ کے شروع میں لکھتے ہیں ”وَرِئِحٌ عَلَّمَتْهَا إِلَهَامًا مِّن رَّيْحٍ وَكَانَتْ آيَةً“ کہ یہ خطبہ مجھے خدا تعالیٰ نے الہاماً سکھایا ہے اور یہ خدا تعالیٰ کا ایک نشان ہے۔ خطبہ الہامیہ وہ کتاب ہے جس کا ایک حصہ خدا تعالیٰ کی طرف سے الہام کے طور پر نازل ہوا اور جو لوگ یہاں رہتے تھے وہ جانتے ہیں کہ الہامی کلام صفحہ ۲۸ تیس<sup>۳</sup> تک کا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کو الہاماً بتایا گیا تھا کہ عربی میں تقریر کر دو روح القدس تمہارے ساتھ کھڑا ہو کر تمہارے منہ میں الفاظ ڈالے گا۔ اس پر عید کے دن آپ نے خطبہ پڑھا اور وہ مطبوعہ کتاب خطبہ الہامیہ کے ۲۸ تیس<sup>۳</sup> صفحہ تک ہے جس کا آخری فقرہ ”وَسَوْفَ يَنْبِئُهُمْ خَبِيرٌ“ ہے۔

پس یہ وہ خطبہ ہے جو الہام کے طور پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوا۔

(خطاب جلسہ سالانہ ۲۷ دسمبر ۱۹۳۳ء انوار العلوم جلد ۷ صفحہ ۱۲)

۱۔ مرزا ایوب بیگ صاحب۔ (مرزا بشیر احمد)

مانتا تھا کہ اس خواب کی تعبیر صحت ہو سواب اس خواب کی تعبیر ظہور میں آئی۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ۔“

(ازمکتوب بنام ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحبؒ۔ مکتوبات احمد جلد ۳ صفحہ ۷۸-۷۹ مطبوعہ ۲۰۱۳ء)

۲۵/۱/۱۹۰۰ء ”اس خط کے لکھنے کے وقت میں جو ایوب بیگ مرحوم کی طرف توجہ تھی کہ وہ کیوں کر جلد ہماری آنکھوں سے ناپدید ہو گیا اور تمام تعلقات کو خواب و خیال کر گیا کہ ایک دفعہ الہام ہوا۔

مبارک وہ آدمی جو اس دروازہ کے راہ سے داخل ہو

یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ عزیز ی ایوب بیگ کی موت نہایت نیک طور پر ہوئی ہے اور خوش نصیب وہ ہے جس کی ایسی موت ہو۔“

(ازمکتوب بنام ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحبؒ۔ مکتوبات احمد جلد ۳ صفحہ ۷۸-۷۹ مطبوعہ ۲۰۱۳ء)

۱۹۰۰ء ”خدا نے مجھے کہا کہ اٹھ اور ان لوگوں کو کہہ دے کہ میرے پاس خدا کی گواہی ہے۔ پس کیا تم خدا کی گواہی رد کرو گے۔ خدا کا کلام جو میرے پر نازل ہوا اُس کے یہ الفاظ ہیں۔

قُلْ عِنْدِي شَهَادَةٌ مِنَ اللَّهِ فَهَلْ أَنْتُمْ مُؤْمِنُونَ۔ قُلْ عِنْدِي شَهَادَةٌ مِنَ اللَّهِ فَهَلْ أَنْتُمْ مُسْلِمُونَ۔ قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ۔ وَقُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا۔ أَمَى مَرْسَلٌ مِنَ اللَّهِ۔

(از اشتہار معیار الانخيار۔ مجموعہ اشتہارات جلد ۳ صفحہ ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱ مطبوعہ ۲۰۱۸ء)

(ترجمہ) ان کو کہہ کہ میرے پاس خدا کی گواہی ہے پس کیا تم ایمان لاؤ گے یا نہیں۔ ان کو کہہ کہ میرے پاس خدا کی گواہی ہے پس کیا تم قبول کرو گے یا نہیں۔ کہہ اگر تم خدا سے محبت رکھتے ہو تو آؤ میری پیروی کرو تا خدا بھی تم سے محبت رکھے۔“

۲۸/۱/۱۹۰۰ء ”اب اس رسالہؑ کی تحریر کے وقت میرے پر یہ منکشف ہوا کہ جو کچھ براہین احمدیہ میں قادیان کے بارے میں کشفی طور پر ہیں نے لکھا یعنی یہ کہ اس کا ذکر قرآن شریف میں موجود ہے۔ درحقیقت یہ صحیح بات ہے کیونکہ یہ یقینی امر ہے کہ قرآن شریف کی یہ آیت کہ سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَى بِعَبْدِهِ لَيْلًا مِّنْ

۱ (بقیہ ترجمہ از مرتب) اور کہہ کہ اے لوگو! میں تم سب کی طرف خدا تعالیٰ کا رسول ہو کر آیا ہوں۔ یعنی اللہ کا فرستادہ۔

۲ خطبہ الہامیہ (مرزا بشیر احمد)



المَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى الَّذِي بَارَكْنَا حَوْلَهُ لِمَنْعَرَجِ مَكَانِي أَوْ زَمَانِي دُونِ هَذَا عَلَى مِثْلِ هَذَا  
اور بغیر اس کے معراج ناقص رہتا ہے۔ پس جیسا کہ سیر مکانی کے لحاظ سے خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم کو مسجد الحرام سے بیت المقدس تک پہنچا دیا تھا ایسا ہی سیر زمانی کے لحاظ سے آنجناب کو شوکتِ اسلام کے  
زمانہ سے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ تھا برکاتِ اسلامی کے زمانہ تک جو مسیح موعود کا زمانہ ہے پہنچا دیا۔ پس  
اس پہلو کے رُو سے جو اسلام کے انتہاءِ زمانہ تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سیرِ کشفی ہے۔ مسجدِ اقصیٰ سے مراد  
مسیح موعود کی مسجد ہے جو قادیان میں واقع ہے۔ جس کی نسبت براہین احمدیہ میں خدا کا کلام یہ ہے۔ مُبَارَكٌ  
وَمُبَارَكٌ وَكُلُّ أَمْرٍ مُّبَارَكٌ يُجْعَلُ فِيهِ۔ اور یہ مبارک کا لفظ جو بصیغہ مفعول اور فاعل واقع ہوا قرآن شریف  
کی آیت بَارَكْنَا حَوْلَهُ کے مطابق ہے۔ پس کچھ شک نہیں جو قرآن شریف میں قادیان کا ذکر ہے۔“

(از ایشٹہار چندہ منارۃ المسیح مورخہ ۲۸ مئی ۱۹۰۰ء۔ ضمیمہ خطبہ الہامیہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۶ صفحہ ۲۰، ۲۱ حاشیہ)

۲/ جون ۱۹۰۰ء ” آج ۲ جون ۱۹۰۰ء کو بروز شنبہ بعد دو پہر دو بجے کے وقت مجھے تھوڑی سی غنودگی  
کے ساتھ ایک ورق جو نہایت سفید تھا دکھلایا گیا۔ اُس کی آخری سطر میں لکھا تھا۔

### اقبال

میں خیال کرتا ہوں کہ آخر سطر میں یہ لفظ لکھنے سے انجام کی طرف اشارہ تھا۔ یعنی انجام باقبال ہے۔

پھر ساتھ ہی یہ الہام ہوا۔

قادر کے کاروبار نمودار ہو گئے کافر جو کہتے تھے وہ گرفتار ہو گئے

اس کے یہ معنی مجھے سمجھائے گئے کہ عنقریب کچھ ایسے زبردست نشان ظاہر ہو جائیں گے جس سے کافر کہنے  
والے جو مجھے کافر کہتے تھے الزام میں پھنس جائیں گے اور خوب پکڑے جائیں گے اور کوئی گریز کی جگہ ان کے  
لئے باقی نہیں رہے گی۔ یہ پیشگوئی ہے ہر ایک پڑھنے والا اس کو یاد رکھے۔“

(ایشٹہار مشمولہ ضمیمہ تحفہ گولڈویہ۔ روحانی خزائن جلد ۷ صفحہ ۷ حاشیہ)

۱ (ترجمہ از ناشر) پاک ہے وہ جو رات کے وقت اپنے بندے کو مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ کی طرف لے گیا جس کے  
ماحول کو ہم نے برکت دی ہے۔ (بنی اسرائیل: ۲)

۲ (ترجمہ) یہ مسجد برکت دی گئی ہے اور برکت دینے والی ہے اور ہر ایک کام جو برکت دیا گیا ہے وہ اس میں کیا جائے گا۔  
(نزول المسیح۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۲۵)

۳ جون ۱۹۰۰ء ”۳ جون ۱۹۰۰ء کو بوقت ساڑھے گیارہ بجے یہ الہام ہوا۔

کافر جو کہتے تھے وہ نگوں سار ہو گئے جتنے تھے سب کے سب ہی گرفتار ہو گئے

یعنی کافر کہنے والوں پر خدا کی حجت ایسی پوری ہو گئی کہ ان کے لئے کوئی عذر کی جگہ نہ رہی۔ یہ آئندہ زمانہ کی خبر ہے کہ عنقریب ایسا ہوگا اور کوئی ایسی چمکتی ہوئی دلیل ظاہر ہو جائے گی کہ فیصلہ کر دے گی۔“

(از اشتہار مشمولہ ضمیر تحفہ گولڑویہ۔ روحانی خزائن جلد ۷ صفحہ ۷۷ حاشیہ)

۱۹۰۰ء ”مجھے بتلایا گیا ہے کہ تمام دینوں میں سے دین اسلام ہی سچا ہے۔ مجھے فرمایا گیا ہے کہ تمام ہدایتوں میں سے صرف قرآنی ہدایت ہی صحت کے کامل درجہ پر اور انسانی ملاوٹوں سے پاک ہے۔ مجھے سمجھایا گیا ہے کہ تمام رسولوں میں سے کامل تعلیم دینے والا اور اعلیٰ درجہ کی پاک اور پُر حکمت تعلیم دینے والا اور انسانی کمالات کا اپنی زندگی کے ذریعہ سے اعلیٰ نمونہ دکھلانے والا صرف حضرت سیدنا و مولانا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور مجھے خدا کی پاک اور مطہر وحی سے اطلاع دی گئی ہے کہ میں اس کی طرف سے مسیح موعود اور مہدی معبود اور اندرونی اور بیرونی اختلافات کا حکم ہوں۔ یہ جو میرا نام مسیح اور مہدی رکھا گیا ان دونوں ناموں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے مشرف فرمایا اور پھر خدا نے اپنے بلا واسطہ مکالمہ سے یہی میرا نام رکھا۔“

(اربعین نمبر ۱۔ روحانی خزائن جلد ۷ صفحہ ۳۴۵)

۱۹۰۰ء ”۱ یَا أَحْمَدُ بَارَكَ اللَّهُ فِيكَ. ۲ الرَّحْمَنُ عَلَّمَ الْقُرْآنَ لِتُنذِرَ قَوْمًا مَّا أُنذِرَ آبَاؤُهُمْ وَلِتُتَسَبِّحِينَ سَبِيلَ الْمَجْرَمِينَ. ۳ قُلْ إِنِّي أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُؤْمِنِينَ. ۴ هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظَاهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ. ۵ وَكُنْتُمْ عَلَىٰ شَفَا حُفْرَةٍ فَأَنْقَذَكُمْ مِنْهَا. ۶ وَكَانَ أَمْرُ اللَّهِ مَفْعُولًا. ۷ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِ اللَّهِ. ۸ إِنَّا كَفَيْنَاكَ الْمُسْتَهْزِئِينَ. ۹ هَذَا مِنْ رَحْمَةِ رَبِّكَ ۱۰ يُبَيِّنُ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ لِيَتَكُونَ آيَةً لِّلْمُؤْمِنِينَ. ۱۱ قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ. ۱۲ قُلْ عِنْدِي شَهَادَةٌ مِّنَ اللَّهِ فَهَلْ أَنْتُمْ مُؤْمِنُونَ. قُلْ عِنْدِي شَهَادَةٌ مِّنَ اللَّهِ فَهَلْ أَنْتُمْ مُسْلِمُونَ. ۱۳ وَقُلِ اعْمَلُوا عَلَىٰ مَكَانَتِكُمْ إِنِّي عَامِلٌ فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ. ۱۴ عَسَىٰ رَبُّكُمْ أَنْ يَبْرَحَكُمْ وَإِنْ عَدْتُمْ عُدْنَا. وَجَعَلْنَا جَهَنَّمَ لِلْكَافِرِينَ حَصِيرًا. ۱۵ يُخَوِّفُونَكَ مِنْ ذُنُوبِهِ. ۱۶ إِنَّكَ بِأَعْيُنِنَا. ۱۷ سَبَّيْتِكَ الْمَثُورَ. ۱۸ يَحْمَدُكَ اللَّهُ مِنْ عَرْشِهِ. ۱۹ نَحْمَدُكَ وَنُصَلِّي. ۲۰ يُرِيدُونَ أَنْ

يُظْفِنُوا نُورَ اللَّهِ بِأَوْهَاهِمُ وَ اللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِ وَ لَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ. ۲۱ سَنَلْقَى فِي قُلُوبِهِمُ الرُّعْبَ.  
 ۲۲ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَ الفَتْحُ وَ انْتَهَى أَمْرُ الزَّمَانِ إِلَيْنَا ۲۳ أَلَيْسَ هَذَا بِالْحَقِّ. ۲۴ وَقَالُوا إِنْ هَذَا  
 إِلَّا اخْتِلَافٌ. ۲۵ قُلِ اللَّهُ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِي خَوْضِهِمْ يَلْعَبُونَ. ۲۶ قُلْ إِنْ افْتَرَيْتُهُ فَعَلَى إِجْرَامِي.  
 ۲۷ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ افْتَرَى عَلَى اللَّهِ كَذِبًا. ۲۸ وَ إِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِي نَعِدُهُمْ أَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ.  
 ۲۹ إِنْ مَعَكَ فَكُنْ مَعِيَ أَيَّنَمَا كُنْتَ. ۳۰ كُنْ مَعَ اللَّهِ حَيْثُ مَا كُنْتَ. ۳۱ أَيَّنَمَا تُولُوا فَتَمَّ وَجْهُ اللَّهِ.  
 ۳۲ كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ وَ افْتِخَارًا لِلْمُؤْمِنِينَ. ۳۳ وَلَا تَيَسَّسْ مِنْ رُوحِ اللَّهِ. إِلَّا إِنْ  
 رُوحَ اللَّهِ قَرِيبٌ. إِلَّا نَصَرَ اللَّهُ قَرِيبٌ. ۳۴ يَا تِيكَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ. ۳۵ يَا تُونَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ  
 عَمِيقٍ. ۳۶ يَنْصُرْكَ اللَّهُ مِنْ عِنْدِهِ. ۳۷ يَنْصُرْكَ رِجَالٌ تُوْحَى إِلَيْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ. ۳۸ إِنْ مَنِّجَتِكَ  
 مِنَ الْعَمِّ. ۳۹ وَ كَانَ رَبُّكَ قَدِيرًا. ۴۰ إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا. ۴۱ فَتَحَ الْوَلِيُّ فَتْحًا. ۴۲ وَ قَرَّبْنَا  
 نَجِيًّا. ۴۳ أَشْجَعُ النَّاسِ. ۴۴ وَ لَوْ كَانَ إِلَّا يَمَانُ مُعَلَّقًا بِالْأُثْرِيَّا لَنَالَهُ ۴۵ أَنَارَ اللَّهُ بُرْهَانَهُ. ۴۶ يَا  
 أَحْمَدُ فَاضْتِ الرَّحْمَةَ عَلَى شَفَتَيْكَ. ۴۷ إِنَّكَ بِأَعْيُنِنَا. ۴۸ يَرْفَعُ اللَّهُ ذِكْرَكَ وَ يُنِمْ نِعْمَتَهُ  
 عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ. ۴۹ يَا أَحْمَدُ أَنْتَ مُرَادِي وَ مَعِي. ۵۰ غَرَسْتُ كَرَامَتَكَ بِبَيْدِي.  
 ۵۱ وَ نَظَرْنَا إِلَيْكَ وَ قُلْنَا يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَ سَلَامًا عَلَى إِبْرَاهِيمَ. ۵۲ يَا أَحْمَدُ يَتَمُّ اسْبُكَ وَ لَا  
 يَتَمُّ اسْمِي. ۵۳ بُورِ كَتَّ يَا أَحْمَدُ وَ كَانَ مَا بَارَكَ اللَّهُ فِيكَ حَقًّا فِيكَ. ۵۴ شَأْنُكَ عَجِيبٌ وَ أَجْرُكَ  
 قَرِيبٌ. ۵۵ إِنْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِمَامًا. ۵۶ أَ كَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا. ۵۷ قُلْ هُوَ اللَّهُ عَجِيبٌ. ۵۸ يَجْتَبِي  
 مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ. ۵۹ وَ لَا يُسْئَلُ عَمَّا يُفَعَّلُ وَ هُمْ يُسْئَلُونَ. ۶۰ أَنْتَ وَ جِيهٌ فِي حَضْرَتِي.  
 ۶۱ اخْتَرْتُكَ لِنَفْسِي. ۶۲ الْأَرْضُ وَ السَّمَاءُ مَعَكَ كَمَا هُوَ مَعِي. ۶۳ وَ سِرُّكَ سِرِّي. ۶۴ أَنْتَ مِنِّْي  
 بِمَنْزِلَةِ تَوْحِيدِي وَ تَفْرِيدِي. ۶۵ فَحَانَ أَنْ تُعَانَ وَ تُعَرَفَ بَيْنَ النَّاسِ. ۶۶ هَلْ أُنِي عَلَى الْإِنْسَانِ  
 حَيْثُ مِنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْئًا مَذْكَورًا. ۶۷ وَ كَادَ أَنْ يُعَرَفَ بَيْنَ النَّاسِ. ۶۸ وَقَالُوا أُنِي لَكَ هَذَا.  
 وَ قَالَوا إِنْ هَذَا إِلَّا اخْتِلَافٌ. ۶۹ إِذَا نَصَرَ اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ جَعَلَ لَهُ الْحَاسِدِينَ فِي الْأَرْضِ. ۷۰ قُلْ هُوَ  
 اللَّهُ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِي خَوْضِهِمْ يَلْعَبُونَ. ۷۱ سُبْحَانَ اللَّهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى زَادَ مَجْدَكَ. ۷۲ يَنْقَطِعُ

۱ (نوٹ از ناشر) براہین احمدیہ حصہ چہارم روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۲۶۷ میں یہ الہام اس طرح درج ہے۔

”إِلَّا إِنْ نَصَرَ اللَّهُ قَرِيبٌ“

اَبَاؤُكَ وَيَبَدُّهُ مِنْكَ. ۷۳ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيَشْرَكَكَ حَتَّىٰ يَبَيِّنَ الْحَقِيبَتَ مِنَ الظَّيْبِ. ۷۴ اَرَدْتُ اَنْ  
 اَسْتَخْلِفَ فَخَلَقْتُ اَدَمَ. ۷۵ يَا اَدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَ زَوْجُكَ الْجَنَّةَ. ۷۶ يَا اَحْمَدُ اسْكُنْ اَنْتَ  
 وَ زَوْجُكَ الْجَنَّةَ. ۷۷ يَا مَرْيَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَ زَوْجُكَ الْجَنَّةَ. ۷۸ تَمُوتُ وَ اَنَا رَاِضٌ مِنْكَ.  
 ۷۹ فَادْخُلُوا الْجَنَّةَ اِنْ شَاءَ اللَّهُ اَمِيْنِ. ۸۰ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوهَا اَمِيْنِ. ۸۱ خدا تیرے  
 سب کام درست کر دے گا اور تیری ساری مرادیں تجھے دے گا ۸۲ سَلَامٌ عَلَيْكَ جُعِلَتْ مَبَارَكًا.  
 ۸۳ وَ اِنِّي فَضَّلْتُكَ عَلَى الْعَالَمِيْنَ. ۸۴ وَقَالُوا اِنْ هُوَ اِلَّا اِنْفُكُ اِفْتَرَىٰ وَ مَا سَمِعْنَا بِهَذَا فِيْ اَبَائِنَا  
 الْاَوَّلِيْنَ. ۸۵ وَ كَانَ رَبُّكَ قَدِيْرًا. ۸۶ يَجْتَبِيْ اِلَيْهِ مَنْ يَّشَاءُ. ۸۷ وَ لَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيَّ اَدَمَ وَ فَضَّلْنَا  
 بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ. ۸۸ قُلْ جَاءَ كُمْ نُوْرٌ مِّنَ اللّٰهِ فَلَا تَكْفُرُوْا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ. ۸۹ اِنَّ اللّٰدِيْنَ  
 كَفَرُوْا وَ صَدُّوا عَن سَبِيْلِ اللّٰهِ رَدَّ عَلَيْهِمْ رَجُلٌ مِّنْ فَاْرِسٍ شَكَرَ اللّٰهُ سَعِيَةَ. ۹۰ كِتَابِ الْوَلِيّ  
 ذُو الْفَقَارِ عَلِيٍّ. ۹۱ وَ لَوْ كَانَ الْاِيْمَانُ مُعَلَّقًا بِالْغُرْيَا لَنَا لَهُ. ۹۲ يَكَادُ رَيْتُهُ يُضِيْءُ وَ لَوْ لَمْ تَهَسُّهُ  
 نَارٌ. ۹۳ كُنِي فَتَدُلُّ فَكَانَ قَوْسِيْنَ اَدْنَىٰ. ۹۴ اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ قَرِيْبًا مِّنَ الْقَادِيَانِ. ۹۵ وَ بِالْحَقِّ اَنْزَلْنَاهُ  
 وَ بِالْحَقِّ نَزَلَ. ۹۶ صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ. ۹۷ وَ كَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا. ۹۸ قَوْلِ الْحَقِّ الَّذِي فِيْهِ  
 تَمْتَرُوْنَ. ۹۹ وَقَالُوا اَوْلَا نُرِيْ لَ عَلَى رَجُلٍ مِّنْ قَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ. ۱۰۰ وَقَالُوا اِنَّ هَذَا لَمَكْرٌ مَّكْرَتُوْهُ  
 فِي الْمَدِيْنَةِ. ۱۰۱ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ وَ هُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ. ۱۰۲ الرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْآنَ. ۱۰۳ وَ لَا يَمْسُهُ اِلَّا  
 الْمُطَهَّرُوْنَ. ۱۰۴ يَا عَبْدَ الْقَادِرِ اِنِّي مَعَكَ. ۱۰۵ وَ اِنَّكَ الْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِيْنٌ اَمِيْنٌ. ۱۰۶ وَ اِنَّ عَلَيْكَ  
 رَحْمَتِي فِي الدُّنْيَا وَ الدِّيْنِ. ۱۰۷ وَ اِنَّكَ مِنَ الْمُنْصُوْرِيْنَ. ۱۰۸ وَ جِيْهًا فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ وَ مِنَ  
 الْمُقَرَّبِيْنَ. ۱۰۹ اَنَا بَدُّكَ الْاَلَا زِمٌ. ۱۱۰ اَنَا مُّحِيْبُكَ ۱۱۱ نَفَعْتُ فِيكَ مِنَ لُدِّي رُوْحَ الصِّدْقِ.  
 ۱۱۲ وَ اَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّي وَ لِيُصْنَعَ عَلَى عَيْنِي. ۱۱۳ يَحْمَدُكَ اللّٰهُ وَ يَبْسُطُ اِلَيْكَ. ۱۱۴ خَلَقَ اَدَمَ  
 فَآكْرَمَهُ. ۱۱۵ جَرِيُّ اللّٰهِ فِي حُلِيِّ الْاَنْبِيَاءِ. ۱۱۶ وَ مَن رُدَّ مِنْ مَّطْبَعِهِ فَلَا مَرَدَّ لَهُ. ۱۱۷ وَ اِذْ يَمْكُرُ بِكَ  
 الَّذِي كَفَرَ. ۱۱۸ اَوْ قَدِي يَا هَامَانَ لَعَلِّي اُظْلِعُ عَلَى اِلٰهِ مُوسَىٰ وَ اِنِّي لَا اُظْنُهُ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ. ۱۱۹ تَبَّتْ يَدَا  
 اِبْنِ لَهَبٍ وَ تَبَّ. مَا كَانَ لَهُ اَنْ يَدْخُلَ فِيْهَا اِلَّا خَائِفًا. ۱۲۰ وَ مَا اَصَابَكَ فَمِنَ اللّٰهِ. ۱۲۱ اَلْفِتْنَةُ هَهُنَا

۱۔ (نوٹ از مولانا جلال الدین نیش) براہین احمدیہ حصہ چہارم روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۵۸۶ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳ پر  
 یہ الہام اس طرح درج ہے ”فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَىٰ“

فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ أُولُو الْعَزْمِ - ۱۲۲ وَ اللَّهُ مُؤْتِي كَيْدِ الْكَافِرِينَ - ۱۲۳ أَلَا إِنَّهَا فِئْتَنَةٌ مِّنَ اللَّهِ لِيَلْبِثَ حُبًّا جَبًّا - حُبًّا مِّنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْأَكْرَمِ - ۱۲۴ عَطَاءٌ غَيْرٌ مَّجْدُودٍ - ۱۲۵ كُنْتُ كَنْزًا مَّخْفِيًّا فَأَحْبَبْتُ أَنْ أُعْرَفَ - ۱۲۶ إِنَّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنَاهُمَا - ۱۲۷ وَإِنْ يَتَّخِذُونَكَ إِلَّا هُزُوًا - ۱۲۸ أَهَذَا الَّذِي بَعَثَ اللَّهُ - ۱۲۹ قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَىٰ إِلَيَّ أَنَّمَا إِلَهُكُمْ إِلَهٌ وَاحِدٌ - ۱۳۰ وَالْغَيْرُ كُلُّهُ فِي الْقُرْآنِ - ۱۳۱ بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے مح مدیاں برمنار بلندتر محکم افتاد - ۱۳۲ پاک محمد مصطفیٰ نبیوں کا سردار - ۱۳۳ یعیسیٰ اِنِّی مُتَوَقِّعُكَ وَرَافِعُكَ اِلَیَّ وَجَاعِلُ الَّذِينَ اتَّبَعُوكَ فَوْقَ الَّذِينَ كَفَرُوا اِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ - ۱۳۴ ثَلَاثَةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ وَ ثَلَاثَةٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ - ۱۳۵ میں اپنی چکار دکھاؤں گا۔ اپنی قدرت نمائی سے تجھ کو اٹھاؤں گا۔ ۱۳۶ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا - ۱۳۷ اللَّهُ حَافِظُهُ - عِنَايَةُ اللَّهِ حَافِظُهُ - ۱۳۸ نَحْنُ نَزَّلْنَاهُ وَ اِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ - ۱۳۹ اللَّهُ خَيْرٌ حَافِظًا وَ هُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ - ۱۴۰-۱۴۱ يُعَذِّبُونَكَ مِّنْ دُونِهِ اِنَّهُمْ لَكٰفِرٍ - ۱۴۲ لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلَى - ۱۴۳ يَنْصُرُكَ اللَّهُ فِي مَوَاطِنَ - ۱۴۴ اِنَّ يَوْحٰى لَفَضْلٌ عَظِيْمٌ - ۱۴۵ كَتَبَ اللَّهُ لَ اٰخِلِيْنَ اَنَا وَ رُسُلِيْ - ۱۴۶ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهِ - ۱۴۷ اَنْتَ مَعِيْ وَ اَنَا مَعَكَ - ۱۴۸ خَلَقْتُ لَكَ لَيْلًا وَ نَهَارًا - ۱۴۹ اِعْمَلْ مَا شِئْتَ فَاِنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لَكَ - ۱۵۰ اَنْتَ مِثِّيْ بِمَنْزِلَةٍ لَا يَعْلَمُهَا الْخَلْقُ - ۱۵۱ اَمْرٌ حَسِبْتُمْ اَنَّ اَصْحَابَ الْكُفْهِفِ وَ الرَّقِيْمِ كَانُوْا مِنْ اٰيَاتِنَا عَجَبًا - ۱۵۲ قُلْ هُوَ اللَّهُ عَجِيْبٌ - ۱۵۳ كُلُّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَأْنٍ - ۱۵۴ هُوَ الَّذِي يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِنْ بَعْدِ مَا قَنَطُوا - ۱۵۵ قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صَادِقِيْنَ - ۱۵۶ وَ بَشِّرِ الَّذِينَ اٰمَنُوْا اَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ - ۱۵۷ اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ - ۱۵۸ سَلَامٌ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ - ۱۵۹ صَافِيْنَاهُ وَ نَجِّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ - ۱۶۰ تَقَرَّرْنَا بِذٰلِكَ - ۱۶۱ فَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِيْمَ مُصَلًِّّٰ

(اربعین نمبر ۲۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۳۵۱ تا ۳۵۵)

ترجمہ۔ اے احمد! خدا نے تجھ میں برکت ڈالی۔ ۲ اُس نے تجھے قرآن سکھایا تا تو اُن لوگوں کو ڈراوے جن کے باپ دادے نہیں ڈرائے گئے اور تا کہ مجرموں کی راہ گھل جائے یعنی معلوم ہو جائے کہ کون کون مجرم ہے۔ ۳ کہہ دے کہ میرے پر خدا کا حکم نازل ہوا ہے اور میں تمام مومنوں سے پہلا ہوں۔ ۴ وہ خدا جس نے اپنے فرستادہ کو بھیجا۔ اُس نے دو امر کے ساتھ اُسے بھیجا ہے ایک تو یہ کہ اُس کو نعمت ہدایت سے مشرف فرمایا

ہے..... اور دین الحق عطا کیا گیا ہے..... کہ وہ اسلام کی خوبی اور فوقیت ہر ایک پہلو سے تمام مذاہب پر ثابت کر دے..... ۵ اور تم ایک گڑھے کے کنارہ پر تھے۔ خدا نے تمہیں اس سے نجات دی۔ ۶ اور یہ ابتدا سے مقدر تھا۔ ۷ خدا کی باتوں کو کوئی ٹال نہیں سکتا۔ ۸ اور وہ ہنسی کرنے والوں کے لئے کافی ہوگا۔ ۹ یہ تمام کاروبار خدا کی رحمت سے ہے۔ ۱۰ وہ اپنی نعمت تیرے پر پوری کرے گا تاکہ لوگوں کے لئے نشان ہو۔ ۱۱ ان کو کہہ دے کہ اگر خدا تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو آؤ میری پیروی کرو تا خدا بھی تم سے محبت رکھے۔ ۱۲ اور ان کو کہہ دے کہ میرے پاس میری سچائی پر خدا کی گواہی ہے پس کیا تم خدا کی گواہی قبول کرتے ہو یا نہیں۔ ۱۳ اور ان کو کہہ دے کہ تم اپنی جگہ پر کام کرو اور میں اپنی جگہ پر کرتا ہوں۔ پھر تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ خدا کس کے ساتھ ہے۔ ۱۴ خدا نے تجلی فرمائی ہے کہ تا تم پر رحم کرے اور اگر تم نے منہ پھیر لیا تو وہ بھی منہ پھیر لے گا اور سچائی کے مخالف ہمیشہ کے زندان میں رہیں گے۔ ۱۵ تجھ کو یہ لوگ ڈراتے ہیں۔ ۱۶ تو ہماری آنکھوں کے سامنے ہے۔ ۱۷ میں نے تیرا نام متوکل رکھا۔ ۱۸ خدا عرش پر سے تیری تعریف کر رہا ہے۔ ۱۹ ہم تیری تعریف کرتے اور تیرے پر درود بھیجتے ہیں۔ ۲۰ لوگ چاہتے ہیں کہ خدا کے نور کو اپنے منہ کی پھونکوں سے بچھادیں مگر خدا اُس نور کو نہیں چھوڑے گا جب تک پورا نہ کر لے اگرچہ منکر کراہت کریں۔ ۲۱ ہم عنقریب اُن کے دلوں میں رعب ڈالیں گے۔ ۲۲ جب خدا کی مدد اور فتح آئے گی اور زمانہ ہماری طرف رجوع کر لے گا ۲۳ تو کہا جائے گا کہ کیا یہ سچ نہ تھا جیسا کہ تم نے سمجھا۔ ۲۴ اور کہتے ہیں کہ یہ صرف بناوٹ ہے۔ ۲۵ اُن کو کہہ دے کہ خدا ہے جس نے یہ کاروبار بنایا۔ پھر ان کو چھوڑ دے تا اپنے بازیچے میں لگے رہیں۔ ۲۶ اُن کو کہہ دے کہ اگر میں نے افترا کیا ہے تو اس کا گناہ میرے پر ہوگا۔ ۲۷ اور افترا کرنے والے سے بڑھ کر کون ظالم ہے۔ ۲۸ اور ہم قادر ہیں کہ تیری موت سے پہلے کچھ اُن کو اپنا کرشمہ قدرت دکھادیں جس کا ہم وعدہ کرتے ہیں یا تجھ کو وفات دے دیں۔ ۲۹ میں تیرے ساتھ ہوں سو تو ہر ایک جگہ میرے ساتھ رہ۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۲ تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے فائدہ کے لئے نکالے گئے اور تم مومنوں کا فخر ہو۔ ۳۳ اور خدا کی رحمت سے نومید مت ہو۔ اُس کی رحمت تجھ سے قریب ہے۔ اُس کی مدد تجھ سے قریب ہے۔ ۳۴ اس کی مدد ہر ایک دُور کی راہ سے تجھے پہنچے گی۔ ۳۵ دُور کی راہ سے مدد کرنے والے آئیں گے۔ ۳۶ خدا اپنے پاس سے تیری مدد کرے گا۔ ۳۷ وہ لوگ تیری مدد کریں گے جن کے دلوں میں میں الہام ڈالوں گا۔ ۳۸ میں غم سے تجھے نجات دوں گا۔ ۳۹ میں خدا قادر ہوں۔ ۴۰ ہم تجھے ایک کھلی فتح دیں گے۔ ۴۱ جو ولی کو فتح دی جاتی ہے وہ بڑی فتح ہوتی ہے۔

۱۔ (ترجمہ از مرتب) اللہ کے ساتھ رہ جہاں بھی کہ تو ہو۔ ۳۱ جس طرف بھی تم اپنا رخ پھیرو وہیں اللہ تعالیٰ کی توجہ ہے۔  
 ۲۔ (نوٹ از مولانا جلال الدین بخشؒ) یہ حضور اقدس علیہ السلام نے الہام کا حاصل مطلب بیان فرمایا ہے لفظی ترجمہ یہ ہے۔ اور تیرا رب قادر ہے۔

۴۲ اور ہم نے اس کو خاص اپنا راز دار بنایا۔ ۴۳ سب انسانوں سے زیادہ بہادر ہے۔ ۴۴ اور اگر ایمان ثنیا پر ہوتا تو وہیں سے وہ لے آتا۔ ۴۵ خدا اس کے بڑھان کو روشن کرے گا۔ ۴۶ اے احمد رحمت تیرے لبوں پر جاری کی گئی۔ ۴۷ تو ہماری آنکھوں کے سامنے ہے۔ ۴۸ خدا تیرے ذکر کو اونچا کرے گا اور دنیا اور آخرت میں اپنی نعمت تیرے پر پوری کرے گا۔ ۴۹ اے میرے احمد تو میری مراد ہے اور میرے ساتھ ہے۔ ۵۰ میں نے تیرا درخت اپنے ہاتھ سے لگایا۔ ۵۱ اور ہم نے تیری طرف نظر کی اور کہا کہ اے آگ جو فتنہ کی آگ قوم کی طرف سے ہے اس ابراہیم پر ٹھنڈی اور سلامتی ہو جا..... ۵۲ اے احمد تیرا نام پورا ہو جائے گا اور میرا نام پورا نہیں ہوگا۔ ۵۳ اے احمد تو مبارک کیا گیا اور جو تجھے برکت دی گئی وہ تیرا ہی حق تھا۔ ۵۴ تیری شان عجیب اور تیرا بدلہ قریب ہے۔ ۵۵ میں تجھے لوگوں کے لئے امام معبود بناؤں گا یعنی تجھے مسیح موعود اور مہدی معبود کروں گا۔ ۵۶ کیا لوگ اس سے تعجب کرتے ہیں۔ ۵۷ ان کو کہہ دے کہ خدا ذو العجاہب ہے۔ ۵۸ اسی طرح ہمیشہ کیا کرتا ہے جس کو چاہتا ہے اپنی طرف کھینچ لیتا ہے اور اپنے برگزیدوں میں داخل کر دیتا ہے۔ ۵۹ اور وہ اپنے کاموں سے پوچھا نہیں جاتا اور لوگ اپنے اعمال سے پوچھے جاتے ہیں۔ ۶۰ تو میری درگاہ میں وجیہ ہے۔ ۶۱ میں نے تجھے اپنے لئے چننا۔ ۶۲ زمین اور آسمان تیرے ساتھ ایسے ہی ہیں جیسا کہ میرے ساتھ۔ ۶۳ تیرا بھید میرا بھید ہے۔ ۶۴ تو مجھ سے ایسا ہے جیسے میری توحید اور تفرید۔ ۶۵ پس وقت آ گیا ہے کہ تجھ کو لوگوں میں شہرت دی جائے گی۔ ۶۶ اب تو تیرے پر وہ وقت ہے کہ کوئی بھی تجھ کو نہیں پہچانتا۔ ۶۷ اور نزدیک ہے کہ تو تمام لوگوں میں شہرت پا جائے گا۔ ۶۸ اور کہیں گے کہ یہ رتبہ تجھے کہاں سے ملا۔ یہ تو جھوٹ ہی معلوم ہوتا ہے۔ ۶۹ اصل بات یہ ہے کہ جب خدا تعالیٰ اپنے کسی بندہ کی مدد کرتا ہے اور اس کو اپنے برگزیدوں میں داخل کر لیتا ہے تو زمین پر کئی حاسد اس کے لئے مقرر کر دیتا ہے یہی سنت اللہ ہے۔ ۷۰ پس ان کو کہہ دے کہ میں تو کچھ چیز نہیں مگر خدا نے ایسا ہی کیا۔ پھر ان کو چھوڑ دے کہ تا بیہودہ فکروں میں پڑے رہیں۔ ۷۱ وہ خدا بہت پاک اور بہت مبارک اور بہت اونچا ہے جس نے تیری بزرگی کو زیادہ کیا۔ ۷۲ وہ وقت آتا ہے کہ تیرے باپ دادے کا ذکر کوئی بھی نہیں کرے گا اور ابتدا سلسلہ خاندان کا تجھ سے شروع ہوگا۔ (اور یہی انبیاء اور مامورین عظام میں خدا تعالیٰ کی عادت ہے) ۷۳ اور خدا ایسا نہیں ہے جو تجھے چھوڑ دے جب تک پاک اور پلید میں فرق کر کے نہ دکھلاوے۔ ۷۴ میں نے ارادہ کیا کہ ایک خلیفہ پیدا کروں سو میں نے آدم کو بنایا۔ ۷۵ اے آدم تو اور تیرے دوست اور تیری بیوی بہشت میں داخل ہو۔ ۷۶ اے احمد تو اور تیرے دوست اور تیری بیوی بہشت میں داخل ہو۔ ۷۷ اے مریم تو اور تیرے دوست اور تیری

بیوی بہشت میں داخل ہو۔ ۷۸۔ تو اس حالت میں مرے گا کہ میں تجھ سے راضی ہوں گا۔ ۷۹۔ اور خدا کے فضل سے تو بہشت میں داخل ہوگا۔ ۸۰۔ سلامتی کے ساتھ، پاکیزگی کے ساتھ، امن کے ساتھ بہشت میں داخل ہوگا۔ ۸۱۔ خدا تیرے سب کام درست کر دے گا اور تیری ساری مرادیں تجھے دے گا۔ ۸۲۔ تیرے پر سلام تو مبارک کیا گیا۔ ۸۳۔ اور جس قدر لوگ تیرے زمانہ میں ہیں سب پر میں نے تجھے فضیلت دی۔ ۸۴۔ کہیں گے کہ یہ تو افترا ہے۔ ہم نے اپنے باپ دادوں سے ایسا نہیں سنا۔ ۸۵۔ اور تیرا خدا قادر ہے ۸۶۔ جس کو چاہتا ہے اپنی طرف کھینچ لیتا ہے۔ ۸۷۔ اور ہم نے بنی آدم کو بزرگی دی اور بعض کو بعض پر فضیلت بخشی۔ ۸۸۔ اُن کو کہہ دے کہ خدا کی طرف سے نُور تمہارے پاس آیا ہے پس اگر تم مومن ہو تو انکار مت کرو۔ ۸۹۔ جو لوگ کافر ہو گئے اور خدا کی راہ کے مزاحم ہوئے اُن پر ایک مرد نے جو فارس کی نسل میں سے ہے رُڈ کیا۔ (اس کی سعی کا خدا شا کر ہے۔ براہین احمدیہ ۱۔ ۹۰۔ کتاب ولی کی علی کی ذوالفقار ہے۔ ۹۱۔ اور اگر ایمان ثریا پر ہوتا تو وہاں سے اُس کو لے آتا۔ ۹۲۔ قریب ہے کہ اس کا تیل خود بخود بھڑک اُٹھے اگر چہ آگ اس کو نہ چھوئے۔ ۹۳۔ وہ خدا سے نزدیک ہوا اور آگ سے آگے بڑھا یہاں تک کہ دو قوسوں کے درمیان کھڑا ہو گیا..... ۹۴۔ ہم نے اُس کو قادیان کے قریب اُتارا۔ ۹۵۔ اور حق کے ساتھ اُتارا اور حق کے ساتھ اُترا۔ ۹۶۔ اور اس میں وہ پیٹنگوئی پوری ہوئی جو قرآن اور حدیث میں تھی۔ ۹۷۔ یعنی وہی مسیح موعود ہے جس کا ذکر قرآن شریف اور حدیثوں میں تھا۔ ۹۸۔ سچی بات یہی ہے جس میں تم لوگ شک کرتے ہو۔ ۹۹۔ اور بعض کہیں گے کہ اس عہدہ اور منصب کے لائق فلاں فلاں تھا جو فلاں جگہ رہتا ہے۔ ۱۰۰۔ اور کہیں گے کہ یہ تو مکر ہے جو تم نے شہر میں میل محل کر بنا لیا۔ ۱۰۱۔ یہ لوگ تیری طرف دیکھتے ہیں اور تو انہیں نظر نہیں آتا۔ ۱۰۲۔ دیکھو یہ کیسا نشان ہے کہ خدا نے اُسے سکھلایا۔ ۱۰۳۔ اور بغیر ان کے جو پاک کئے جاتے ہیں کسی کو علم قرآن نہیں دیا جاتا۔ ۱۰۴۔ اے قادر کے بندے میں تیرے ساتھ ہوں۔ ۱۰۵۔ اور آج تو میرے پاس امین ۱۰۶۔ اور تیرے پر دنیا اور دین میں میری رحمت ہے۔ ۱۰۷۔ اور تو منصور اور مظفر ہے۔ ۱۰۸۔ دنیا اور آخرت میں وجہہ اور خدا کا مقرب۔ ۱۰۹۔ میں تیرا ضروری چارہ ہوں۔ ۱۱۰۔ اور میں نے تجھے زندہ کیا۔ ۱۱۱۔ میں نے اپنے پاس سے سچائی کی رُوح تجھ میں پھونکی۔ ۱۱۲۔ اور اپنی محبت تیرے پر ڈال دی۔ اور تُو نے میری آنکھوں کے سامنے پرورش پائی۔ ۱۱۳۔ خدا تیری تعریف کرتا ہے اور تیری طرف چلا آتا ہے۔ ۱۱۴۔ اس نے اس آدم کو یعنی تجھ کو پیدا کیا اور اس کو عزت دی۔ ۱۱۵۔ یہ خدا کا رسول ہے نبیوں کے حُلّوں میں۔ ۱۱۶۔ جو شخص اس کے مطیع سے رُڈ کیا گیا اس کا کوئی ٹھکانہ نہیں۔ ۱۱۷۔ اور یاد کروہ آنے والا زمانہ جب کہ ایک شخص تیرے پر تکفیر کا فتویٰ لگائے گا۔ ۱۱۸۔ اور اپنے کسی ایسے شخص کو جس کے فتویٰ کا



دنیا پر عام اثر ہوتا ہو کہے گا کہ اے ہامان میرے لئے اس فتنہ کی آگ بھڑکاتا میں اُس شخص کے خدا پر اطلاع پاؤں اور میں خیال کرتا ہوں کہ یہ جھوٹا ہے۔ ۱۱۹ ہلاک ہو گئے دونوں ہاتھ ابی لہب کے اور وہ بھی ہلاک ہو گیا۔ (یعنی جس نے یہ فتویٰ لکھا یا لکھوایا) اُس کو نہیں چاہیے تھا کہ اس معاملہ میں دخل دیتا مگر ڈرتے ڈرتے.....

۱۲۰ اس فتویٰ تکفیر سے جو کچھ تکلیف تجھے پہنچے گی وہ تو خدا کی طرف سے ہے۔ ۱۲۱ یہ ایک فتنہ ہوگا پس صبر کرو جیسا کہ اولوالعزم نبیوں نے صبر کیا۔ ۱۲۲ اور آخر خدا منکرین کے مکر کو سست کر دے گا۔ ۱۲۳ سمجھ اور یاد رکھ کہ یہ فتنہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوگا تا وہ تجھ سے بہت سہا پیار کرے۔ یہ اس خدا کا پیار ہے جو غالب اور بزرگ ہے ۱۲۴ اور اس مصیبت کے صلہ میں ایک ایسی بخشش ہے جو کبھی منقطع نہیں ہوگی۔ ۱۲۵ میں ایک پوشیدہ خزانہ تھا پس میں نے چاہا کہ پہچانا جاؤں۔ ۱۲۶ زمین اور آسمان دونوں ایک سر بستہ گٹھڑی کی طرح ہو گئے تھے۔ جن کے جواہر اور اسرار پوشیدہ تھے۔ پس ہم نے ان دونوں کو کھول دیا یعنی اس زمانہ میں ایک قوم پیدا ہوگئی جو ارضی خواص اور طبائع کو ظاہر کر رہے ہیں اور ان کے مقابل پر ایک دوسری قوم پیدا کی گئی جن پر آسمان کے دروازے کھولے گئے ۱۲۷ اور تجھے منکروں نے ایک ہنسی کی جگہ بنا رکھا ہے۔ ۱۲۸ اور کہتے ہیں کیا یہی ہے جس کو خدا نے مبعوث فرمایا۔ ۱۲۹ کہہ میں تو خدا تعالیٰ کی طرف سے فقط ایک بشر ہوں مجھ کو یہ وحی ہوتی ہے کہ تمہارا خدا ایک خدا ہے۔ ۱۳۰ اور تمام بہتری قرآن میں ہے۔ ۱۳۱ لٹک کر چل کہ تیرا وقت پہنچ گیا اور محمد یوں کا پیر ایک بلند اور محکم مینار پر پڑ گیا۔ ۱۳۲ وہی پاک محمدؐ جو نبیوں کا سردار ہے۔ ۱۳۳ اے عیسیٰ! میں تجھے وفات دوں گا اور اپنی طرف اٹھاؤں گا..... میں تیری جماعت کو تیرے مخالفوں پر قیامت تک غلبہ دوں گا۔ ۱۳۴ ایک گروہ پہلوں میں سے ہوگا جو اوائل حال میں قبول کر لیں گے اور ایک گروہ پچھلوں میں سے ہوگا جو متواتر نشانوں کے بعد مانیں گے۔ ۱۳۵ میں اپنی چمکار دکھلاؤں گا۔ اپنی قدرت نمائی سے تجھ کو اٹھاؤں گا۔ ۱۳۶ دُنیا میں ایک نذیر آیا پر دُنیا نے اُسے قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اُس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔ ۱۳۷ خدا اُس کا نگہبان ہے خدا کی عنایت اس کی نگہبان ہے۔ ۱۳۸ ہم نے اس کو اتارا اور ہم ہی اُس کے نگہبان ہیں۔ ۱۳۹ خدا بہتر نگہبانی کرنے والا

۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ”یہ جو فرمایا کہ اگر دخل دیتا تو چاہیے تھا کہ ڈرتے ڈرتے دخل دیتا۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اگر کوئی بات کسی مجذد وقت کی کسی کو سمجھ نہ آوے تو کچھ مضائقہ نہیں کہ ڈرتے ڈرتے نیک نیتی اور پاک دل کے ساتھ اس مسئلہ میں بحث کرے مگر عداوت اور بدزبانی تک اس معاملہ کو نہ پہنچا دے کہ انجام اس کا سلب ایمان اور ابولہب کا خطاب ہے۔“

(ضیاء الحق۔ روحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۲۹۴)

ہے اور وہ رحمان اور رحیم ہے۔ ۱۴۰-۱۴۱ کفر کے پیشوا تجھے ڈرائیں گے۔ ۱۴۲ تُو مت ڈر کہ تُو غالب رہے گا۔ ۱۴۳ خدا ہر ایک میدان میں تیری مدد کرے گا۔ ۱۴۴ میرا دن ایک بڑے فیصلہ کا دن ہے۔ ۱۴۵ میری طرف سے یہ وعدہ ہو چکا ہے کہ میں اور میرے رسول فتح یاب رہیں گے۔ ۱۴۶ کوئی نہیں کہ میری باتوں میں کچھ تبدیلی کر دے۔ ۱۴۷ تُو میرے ساتھ اور میں تیرے ساتھ ہوں۔ ۱۴۸ تیرے لئے میں نے رات اور دن پیدا کیا۔ ۱۴۹ جو چاہے کر کہ تُو مغفور ہے۔ ۱۵۰ تُو مجھ سے وہ نسبت رکھتا ہے جس کی دنیا کو خبر نہیں۔ ۱۵۱ کیا لوگ خیال کرتے ہیں کہ کوئی آسمان پر رہنے والا یا کسی غار میں چھپنے والا وہ عجیب تر انسان ہے۔ ۱۵۲ کہہ خدا عجیب در عجیب باتیں ظاہر کرنے والا ہے۔ ۱۵۳ ہر ایک دن نیا عجب ظاہر کرتا ہے۔ ۱۵۴ وہی خدا ہے جو نو میدی کے بعد بارش نازل کرتا ہے۔ (۱۵۵) کہہ اس پر دلیل لاؤ اگر تم سچے ہو۔ ۱۵۶ اور تُو ان لوگوں کو جو ایمان لائے یہ خوشخبری سنا کہ ان کا قدم خدا کے نزدیک صدق کا قدم ہے۔ (۱۵۷) اور پاک کلمے اس کی طرف چڑھتے ہیں۔ ۱۵۸ ابراہیمؑ پر سلام (یعنی اس عاجز پر)۔ ۱۵۹ ہم نے اُس سے محبت کی اور غم سے نجات دی۔ ۱۶۰ ہم نے ہی یہ کیا۔ ۱۶۱ پس تم ابراہیم کے قدم پر چلو۔“

(اربعین نمبر ۲۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۵۵ تا ۶۸ تا ۳۶۸)

۱۹۰۰ء ”اَسْبَحَانَ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی زَادَ مَجْدَكَ يَنْقَطِعُ اَبَاؤُكَ وَيُبْدِءُ مِنْكَ ۲ عَطَاءٌ غَيْرَ مَجْدُوذٍ ۳ سَلَامٌ قَوْلًا مِنْ رَبِّ رَحِيْمٍ ۴ وَقِيْلَ بُعْدًا لِلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۵ تَرٰى نَسْلًا بَعِيْدًا وَلَنُحْيِيَنَّكَ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۶ ثَمَّ اِنَّا نَحْنُ حَوْلًا اَوْ قَرِيْبًا مِنْ ذٰلِكَ اَوْ تَرِيْدُ عَلَيْهِ سِدْرِيْنَا ۷ وَكَانَ وَعْدًا اللّٰهُ مَفْعُوْلًا ۸ هٰذَا مِنْ رَحْمَةِ رَبِّكَ ۹ يُتِمُّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ لِيَكُوْنُ اٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۱۰ يَنْصُرُكَ اللّٰهُ فِيْ مَوَاطِنٍ ۱۱ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهِٗ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ ۱۲ وَيَمْكُرُوْنَ وَيَمْكُرُ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِيْنَ ۱۳

۱ (ترجمہ از مرتب) وہ خدا بہت پاک اور بہت مبارک اور بہت اُوچا ہے جس نے تیری بزرگی کو زیادہ کیا۔ وہ وقت آتا ہے کہ تیرے باپ دادے کا ذکر کوئی بھی نہیں کرے گا اور سلسلہ خاندان تجھ سے شروع ہوگا۔ ۲ یہ وہ عطا ہے جو کبھی منقطع نہیں ہوگی۔ ۳ تجھ پر خدا کا سلام جو رحیم ہے ۴ اور کہا جائے گا کہ ظالموں کے لئے ہلاکت ہے۔ ۵ تُو دُو رکی نسل بھی دیکھے گا اور ہم تجھے خوش زندگی عطا کریں گے۔ ۶ اسی سال یا اس کے قریب یا اس سے چند سال زیادہ۔ اور اللہ تعالیٰ کا وعدہ پورا ہو کر رہے گا۔ ۷ یہ تیرے رب کی رحمت سے ہے۔ ۸ وہ اپنی نعمت کو تجھ پر پورا کرے گا تاکہ مومنوں کے لئے نشان ہو۔ ۹ اللہ تعالیٰ کئی معرکوں میں تیری نصرت کرے گا۔ ۱۰ اور اللہ اپنا نور پورا کرے گا اگر چہ کافر ناپسند کریں۔ ۱۱ اور وہ مکر کرتے ہیں اللہ انہیں ان کے مکر کی سزا دے گا اور اللہ سب سے بہتر تدبیر کرنے والا ہے۔

۱۲ اَلَا اِنَّ رَوْحَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ - ۱۳ اَلَا اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ - ۱۴ يَا تَيْبَتِكَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ - ۱۵ يَا تَوْنٌ مِنْ  
 كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ - ۱۶ يَنْصُرُكَ رَجَالٌ تُوجِيْ اِلَيْهِمْ مِنَ السَّمَاۗءِ - ۱۷ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِ اللّٰهِ - ۱۸ اِنَّهُ  
 هُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ - ۱۹ هُوَ الَّذِيْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهُ بِالْهُدٰى وَدِيْنَ الْحَقِّ وَتَهْدِيْبِ الْاَخْلَاقِ - ۲۰ وَقَالُوْا  
 سَيُقْلَبُ الْاَمْرُ - وَمَا كَانُوْا عَلٰى الْعَيْبِ مُطَّلِعِيْنَ - ۲۱ اِنَّا اَتَيْنَاكَ الدُّنْيَا وَخَزَايِرَ رَحْمَةِ رَبِّكَ  
 وَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْصُوْرِيْنَ - ۲۲ وَاِنِّىْ جَاعِلٌ الَّذِيْنَ اَتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ -  
 ۲۳ وَاِنَّكَ لَدَيْنَا مَكِيْنٌ اَمِيْنٌ - ۲۴ اَنْتَ مَبْنُوْۤا لَآ يَعْزِلُهَا الْخَلْقُ - ۲۵ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُزَيِّنَنَّكَ حَتّٰى  
 يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ - ۲۶ فَذَرْنِيْ وَ الْمُكْذِبِيْنَ - ۲۷ وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰى اَمْرِهِ وَلٰكِنْ اَكْثَرَ النَّاسِ  
 لَا يَعْلَمُوْنَ - ۲۸ اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ - وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ -  
 ۲۹ اَرَدْتُمْ اَنْ اَسْتَعْلِفَ فَاَخْلَقْتُ اٰدَمَ - ۳۰ يُقِيْمُ الشَّرِيْعَةَ وَيُحْيِ الدِّيْنَ - ۳۱ وَلَوْ كَانَ الْاِيْمَانُ  
 مُعَلَّقًا بِالْاَرْضِيَّآ لَنَالَهُ - ۳۲ اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ قَرِيْبًا مِّنَ الْقٰدِيَّانِ وَ بِالْحَقِّ اَنْزَلْنَاهُ وَ بِالْحَقِّ نَزَّلْ -

بقیہ ترجمہ - ۱۲ دیکھ اللہ تعالیٰ کی رحمت تجھ سے قریب ہے - ۱۳ اس کی مدد تجھ سے قریب ہے - ۱۴ اس کی مدد ہر ایک  
 دُور کی راہ سے تجھے پہنچے گی - ۱۵ دُور کی راہ سے مدد کرنے والے آئیں گے - ۱۶ ایسے لوگ تیری مدد کریں گے جن پر ہم  
 آسمان سے وحی نازل کریں گے - ۱۷ اللہ تعالیٰ کی باتوں کو کوئی ٹلانہیں سکتا - ۱۸ وہ غالب اور عظمت والا ہے - ۱۹ خدا وہ  
 خدا ہے جس نے اپنا رسول اپنی ہدایت، اپنے سچے دین اور اخلاق کی درستی کے لئے بھیجا - ۲۰ اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ  
 عنقریب یہ معاملہ درہم برہم کر دیا جائے گا حالانکہ انہیں غیب پر کوئی اطلاع نہیں - ۲۱ ہم نے تجھے دنیا اور تیرے  
 رب کی رحمت کے خزانے دیئے اور تو ان لوگوں میں سے ہے جو نصرت یافتہ ہیں - ۲۲ اور میں تیرے تابعین کو  
 تیرے منکروں پر قیامت تک غالب رکھوں گا - ۲۳ اور یقیناً تو ہمارے حضور صاحب مرتبت اور امین ہے -  
 ۲۴ تو میرے حضور وہ مرتبہ رکھتا ہے جسے مخلوق نہیں جانتی - ۲۵ اور خدا ایسا نہیں ہے جو تجھے چھوڑ دے یہاں تک کہ  
 پاک اور پلید میں فرق کر کے دکھلا دے - ۲۶ پس مکہ بوں کی سزا مجھ پر چھوڑ دے - ۲۷ اللہ تعالیٰ اپنے امر پر  
 غالب ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے - ۲۸ جب اللہ کی نصرت اور فتح آئے گی اور تیرے رب کی بات پوری  
 ہو جائے گی (تو کہا جائے گا) یہ وہی چیز ہے جس کے متعلق تم جلدی کا مطالبہ کرتے تھے - ۲۹ میں نے ارادہ کیا کہ  
 اپنا خلیفہ بناؤں تو میں نے آدم کو پیدا کیا - ۳۰ وہ شریعت کو قائم کرے گا اور دین کو زندہ کرے گا - ۳۱ اور اگر  
 ایمان ثریا سے معلق ہوتا تب بھی وہ اُسے پالیتا - ۳۲ ہم نے اس کو قادیان کے قریب اُتارا ہے اور اس کو ضرورتِ حقہ  
 کے مطابق ہم نے اُتارا ہے اور وہ ضرورتِ حقہ کے ساتھ اُترا ہے - اور جو خدا نے ٹھہرا رکھا تھا وہ ہونا ہی تھا -

صَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَكَانَ أَمْرُ اللَّهِ مَفْعُولًا ۳۳ إِنَّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنَاهُمَا ۳۴ هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ ۳۵ وَقَالُوا إِنْ هَذَا إِلَّا اخْتِلَاقٌ ۳۶ قُلْ إِنْ افْتَرَيْتُهُ فَعَلَيْ إِجْرَائِي ۳۷ وَلَقَدْ لَبِثْتُ فِيكُمْ عُمُرًا مِّن قَبْلِهِ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۳۸ وَقَالُوا مَا سُبْحَتَا بِهَذَا فِي آبَائِنَا الْأَوَّلِينَ ۳۹ قُلْ إِنْ هُدَى اللَّهُ هُوَ الْهُدَىٰ ۴۰ وَمَنْ يُبْتَغِ غَيْرَهُ لَن لَّيُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ ۴۱ إِنَّكَ عَلَى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ۴۲ وَجِيهًا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَنِ الْمُنْقَرِبِينَ ۴۳ وَيَقُولُونَ أَنَّىٰ لَكَ هَذَا ۴۴ إِنْ هَذَا إِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ وَاعَانَهُ عَلَيْهِ قَوْمٌ آخَرُونَ ۴۵ أَفَتَأْتُونَ السَّحَرَةَ وَانْتُمْ تُبْصِرُونَ ۴۶ هِيَ هَاتِ هَاتِ لِمَا تُوعَدُونَ ۴۷ مِنْ هَذَا الَّذِي هُوَ مَهِينٌ ۴۸ وَلَا يَكَادُ بِيَدِيْنِ ۴۹ جَاهِلٌ أَوْ مَجْنُونٌ ۵۰ قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحِبُّكُمْ اللَّهُ ۵۱ وَإِنَّا كَفَيْنَاكَ الْمُسْتَهْزِئِينَ ۵۲ ذَرْنِي وَالْمُكَذِّبِينَ ۵۳ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَكَ الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ ۵۴ يَجْتَبِي إِلَيْهِ مَنْ يَشَاءُ ۵۵ لَا يُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْئَلُونَ

بقیہ ترجمہ۔ اللہ اور اس کے رسول کی بات سچی نکلی اور خدا کا حکم پورا ہوتا ہے۔ ۳۳ زمین اور آسمان بندھے ہوئے تھے سو ہم نے دونوں کو کھول دیا۔ ۳۴ خدا وہ خدا ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تا اس دین کو سب دینوں پر غالب کرے۔ ۳۵ اور کہتے ہیں کہ یہ تمام افترا ہے۔ ۳۶ کہہ اگر میں نے افترا کیا ہے تو یہ سخت گناہ میری گردن پر ہے۔ ۳۷ اور میں اس سے پہلے ایک مدت تک تم میں ہی رہتا تھا۔ کیا تم غور نہیں کرتے؟ ۳۸ اور وہ کہتے ہیں کہ ہم نے اس بات کا ذکر اپنے بزرگوں سے نہیں سنا۔ ۳۹ کہہ ہدایت دراصل خدا کی ہدایت ہے۔ ۴۰ اور جو شخص اس کے سوا اور دین کو پسند کرے گا اُسے قبول نہیں کیا جائے گا اور وہ آخرت میں نقصان رسیدہ ہوگا۔ ۴۱ اور یقیناً تو صراطِ مستقیم پر ہے۔ ۴۲ دنیا اور آخرت میں وجیہہ اور مقربین میں سے ہے۔ ۴۳ اور کہتے ہیں کہ یہ بات تجھے کہاں سے حاصل ہوئی۔ ۴۴ یہ تو بشر کا کلام ہے اور بعض اور لوگوں نے اس کام میں اسے مدد دی ہے۔ ۴۵ کیا تم فریب کو ماننے لگے حالانکہ تم دیکھ رہے ہو۔ ۴۶ جو وعدہ تمہیں دیا گیا ہے اس کا پورا ہونا ناممکن ہے۔ ۴۷ اس شخص کا وعدہ جو ذلیل آدمی ہے۔ ۴۸ اور اپنی بات کو کھول کر بیان بھی نہیں کر سکتا۔ ۴۹ جاہل ہے یا مجنون۔ ۵۰ کہہ اگر تم خدا سے محبت رکھتے ہو تو آؤ میری پیروی کرو تا خدا بھی تم سے محبت رکھے۔ ۵۱ اور ہم تجھ سے ٹھٹھا کرنے والوں کے مقابل پر تیرے لئے کافی ہوں گے۔ ۵۲ اور مکذّبوں کی سزا مجھ پر چھوڑ دے۔ ۵۳ سب تعریف اُس خدا کو ہے جس نے تجھے مسیح ابن مریم بنایا۔ ۵۴ جس کو چاہتا ہے اپنے لئے چُن لیتا ہے۔ ۵۵ وہ اپنے کام سے پوچھا نہیں جاتا اور لوگ پوچھے جاتے ہیں۔

۵۶ اُمَمٌ يَسْرَتَا لَهُمُ الْهُدَىٰ. وَ اُمَمٌ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْعَذَابُ. ۵۷ وَ يَمْكُرُونَ وَ يَنْكُرُ اللهُ وَ اللهُ خَيْرٌ  
 الْهَٰكِرِينَ. وَ لَكَيْدٌ اللهُ اَكْبَرُ. ۵۸ وَ اِنْ يَتَّخِذُوْكَ اِلَّا هُزُوًا. اَهْدَا الَّذِيْ بَعَثَ اللهُ. ۵۹ اِنَّ هٰذَا  
 الرَّجُلُ يَجُوْحُ الدِّيْنَ وَ قَدْ بَلَغَتْ اَيَاتِيْ وَ جَحَدُوا بِهَا وَ اسْتَيْقَنَتْهُمْ اَنْفُسُهُمْ ظُلْمًا وَ عُلُوًّا.  
 ۶۰ قَاتَلَهُمُ اللهُ اَنَّىٰ يُؤْفَكُوْنَ. ۶۱ قُلْ اَيُّهَا الْكٰفٰرُ اِنِّيْ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ. ۶۲ وَ عِنْدِيْ شَهَادَةٌ مِّنْ  
 اللهُ. ۶۳ وَ اِنِّيْ اُمِرْتُ وَ اَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ. ۶۴ وَ اصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا وَ وَحْيِنَا. ۶۵ الَّذِيْنَ  
 يُبَايِعُوْكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللهَ يَدُ اللهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ. ۶۶ وَ الَّذِيْنَ تَابُوْا وَ اصْلَحُوْا اُولٰٓئِكَ اَتُوْبُ  
 عَلَيْهِمْ وَ اَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ. ۶۷ اِلٰمَامٌ خَيْرٌ اَلْاٰمَامِ. ۶۸ وَ يَقُوْلُ الْعَدُوُّ لَسْتَ مُرْسَلًا.  
 ۶۹ سَنَاْخُذُهٗ مِنْ مَّارِنٍ اَوْ خُرْطُوْمٍ. ۷۰ وَ اِذْ قَالَ رَبُّكَ اِنِّيْ جَاعِلٌ فِى الْاَرْضِ خَلِيْفَةً. ۷۱ قَالُوْا  
 اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُفْسِدُ فِيْهَا. ۷۲ قَالَ اِنِّيْ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ. ۷۳ وَ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ وَ هُمْ لَا

بقیہ ترجمہ۔ ۵۶ کئی لوگوں کے لئے ہم نے ہدایت کا قبول کرنا سہل کر دیا اور کئی لوگ عذاب کے مستوجب ہو گئے۔  
 ۵۷ اور وہ منسوبہ کریں گے اور اللہ تعالیٰ بھی تدبیر کرے گا اور اللہ سب سے بہتر تدبیر کرنے والا ہے اور اللہ کی جنگ  
 بہت سخت ہوتی ہے۔ ۵۸ اور تجھے انہوں نے ٹھٹھے کی جگہ بنا رکھا ہے۔ وہ ہنسی کی راہ سے کہتے ہیں کیا یہی ہے جس کو خدا  
 نے مبعوث کیا۔ ۵۹ یہ شخص تو دین کی بیخ کنی کرنے والا ہے اور میری آیات روشن ہو گئیں اور انہوں نے ظلم اور تعدی  
 کی راہ سے انکار کیا حالانکہ اُن کے نفس اُ سے سچا جانتے تھے۔ ۶۰ اللہ انہیں ہلاک کرے۔ کدھر پھرے جاتے ہیں۔  
 ۶۱ کہہ اے منکر و! میں صادقوں میں سے ہوں۔ ۶۲ میرے پاس خدا کی گواہی ہے۔ ۶۳ کہہ میں خدا کی طرف سے مامور  
 ہوں اور میں سب سے پہلے ایمان لانے والا ہوں۔ ۶۴ اور ہماری آنکھوں کے روبرو کشتی تیار کر اور ہمارے اشارے  
 سے۔ ۶۵ وہ لوگ جو تیرے ہاتھ میں ہاتھ دیتے ہیں وہ خدا کے ہاتھ میں ہاتھ دیتے ہیں۔ یہ خدا کا ہاتھ ہے جو اُن کے  
 ہاتھوں پر ہے۔ ۶۶ وہ لوگ جنہوں نے توبہ کی اور اپنی اصلاح کر لی وہی ہیں جن پر میں رجوع برحمت کروں گا اور  
 میں رجوع برحمت کرنے والا اور رحیم ہوں۔ ۶۷ امام تمام جہان سے بہتر ہوتا ہے۔ ۶۸ اور دشمن کہتا ہے کہ تو مرسل  
 نہیں۔ ۶۹ ہم اُس کو ناک سے پکڑیں گے یعنی دلائل قاطعہ سے اس کا منہ بند کر دیں گے۔ ۷۰ اور جب تیرے  
 رب نے کہا میں زمین پر خلیفہ بنانے والا ہوں۔ ۷۱ وہ بولے کیا تو ایسے شخص کو خلیفہ بناتا ہے جو زمین پر فساد کرتا  
 ہے۔ ۷۲ فرمایا اس کی نسبت جو کچھ میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے۔ ۷۳ اور وہ تیری طرف نگاہ کرتے ہیں حالانکہ  
 ۱۔ (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؒ) نقل مطابق اصل۔ الہامات مندرجہ براہین احمدیہ حصہ چہارم روحانی خزائن  
 جلد ۱ صفحہ ۵۹۲ حاشیہ نمبر ۳ میں ”وَ اسْتَيْقَنَتْهُمْ“ ہے۔

يُبْصِرُونَ. ۷۴ يَتَرَبَّصُونَ عَلَيْكَ الدَّوَابَّ ۷۵ عَلَيْهِمْ دَائِرَةُ السَّوَاءِ. ۷۶ قُلِ اعْمَلُوا عَلَىٰ مَكَانَتِكُمْ إِنِّي عَامِلٌ فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ. ۷۷ وَيَعْصِمُكَ اللَّهُ وَلَوْ لَمْ يَعْصِمِكَ النَّاسُ. ۷۸ وَلَوْ لَمْ يَعْصِمِكَ النَّاسُ يَعْصِمُكَ اللَّهُ. ۷۹ سُبْحَانَ اللَّهِ. ۸۰ أَنْتَ وَقَارُهُ فَكَيْفَ يَتْرُكُكَ. ۸۱ أَنْتَ الْمَسِيحُ الَّذِي لَا يُضَاعُ وَقْتُهُ. ۸۲ كَيْفَ لَكَ دُرٌّ لَا يُضَاعُ. ۸۳ لَنْ يَجْعَلَ اللَّهُ لِلْكَافِرِينَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ سَبِيلًا. ۸۴ أَلَمْ تَرَ أَنَّا نَأْتِي الْأَرْضَ نَنْقُضُهَا مِنْ أَطْرَافِهَا. ۸۵ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. ۸۶ فَانْتَظِرُوا الْآيَاتِ حَتَّىٰ حِينٍ. ۸۷ أَنْتَ الشَّيْخُ الْمَسِيحُ وَإِنِّي مَعَكَ وَمَعَ أَنْصَارِكَ وَأَنْتَ إِسْمِي الْأَعْلَى. ۸۸ وَأَنْتَ مِثِّي بِمَنْزِلَةِ تَوْحِيدِي وَ تَفْرِيدِي. ۸۹ وَأَنْتَ مِثِّي بِمَنْزِلَةِ الْمَحْبُوبِينَ. ۹۰ فَاصْبِرْ حَتَّىٰ يَأْتِيَكَ أَمْرُنَا وَ أَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ. وَ أَنْذِرْ قَوْمَكَ وَقُلْ إِنِّي نَذِيرٌ مُبِينٌ. ۹۱ قَوْمٌ مُتَشَاكِسُونَ. ۹۲ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَ كَانُوا بِهَا يَسْتَهْزِئُونَ فَسَيَكْفِيكَهُمْ اللَّهُ وَيُرَدُّهَا إِلَيْكَ. ۹۳ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِ اللَّهِ. ۹۴ وَإِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَإِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِمَا يُرِيدُ. ۹۵ قُلْ

بقیہ ترجمہ نہیں دیکھتے۔ ۷۴ وہ تیرے متعلق حوادث کی انتظار میں رہتے ہیں۔ ۷۵ مصائب انہی کو گھیریں گے۔ ۷۶ کہہ تم اپنے طور پر اپنی کامیابی کے لئے مشغول رہو اور میں بھی عمل میں مشغول ہوں پھر دیکھو گے کہ کس کے عمل میں قبولیت پیدا ہوتی ہے۔ ۷۷ اور اللہ تعالیٰ تیری حفاظت کرے گا اگرچہ لوگ تیری حفاظت نہ کریں۔ ۷۸ اور اگر لوگ تیری حفاظت نہ کریں تو اللہ تیری حفاظت کرے گا۔ ۷۹ پاک ہے اللہ۔ ۸۰ تو خدا کا وقار ہے۔ پس وہ تجھے ترک نہیں کرے گا۔ ۸۱ تو وہ مسیح ہے جس کا وقت ضائع نہیں کیا جائے گا۔ ۸۲ تیرے جیسا موتی ضائع نہیں کیا جاسکتا۔ ۸۳ اللہ تعالیٰ کافروں کے لئے مومنوں پر الزام لگانے کا کوئی ذریعہ نہیں رکھے گا۔ ۸۴ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ ہم زمین کو کم کرتے چلے آتے ہیں اس کی تمام طرفوں سے۔ ۸۵ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ خدا ہر چیز پر قادر ہے۔ ۸۶ پس تم ایک وقت تک نشانات کی انتظار کرو۔ ۸۷ تو برگزیدہ مسیح ہے اور میں تیرے ساتھ اور تیرے انصار کے ساتھ ہوں اور تو میرا اسمِ اعلیٰ ہے۔ ۸۸ تو مجھے ایسا ہے جیسا کہ میری توحید اور تفرید۔ ۸۹ تو میرے تمام محبوبوں کا قائم مقام ہے۔ ۹۰ پس صبر کر یہاں تک کہ ہمارا حکم آوے اور اپنے نزدیک رشتہ داروں کو ڈرا اور اپنی قوم کو ڈرا اور کہہ میں کھلا کھلانڈیر ہوں۔ ۹۱ یہ ایک بدخلق قوم ہے۔ ۹۲ انہوں نے میرے نشانوں کی تکذیب کی اور ٹھٹھا کیا۔ سو خدا ان کے لئے تجھے کفایت کرے گا اور اس کو تیری طرف واپس لائے گا۔ ۹۳ اللہ تعالیٰ کے کلمات کو کوئی تبدیل کرنے والا نہیں۔ ۹۴ اور اللہ کا وعدہ حق ہے اور تیرا رب جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ ۹۵ کہہ

إِنِّي وَرَبِّي إِنَّهُ لَعَنِي وَلَا تَكُنْ مِنَ الْمُبْتَرِينَ۔ ۹۶ إِنَّا رَوَّجْنَا كَهَا۔ ۹۷ إِنَّمَا أَمْرُنَا إِذَا أَرَدْنَا شَيْئًا أَنْ نَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ۔ ۹۸ إِنَّمَا نُؤَخِّرُهُمْ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى أَجَلٍ قَرِيبٍ۔ ۹۹ وَكَانَ فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ عَظِيمًا۔ ۱۰۰ يَا بَنِيكَ نُصْرَتِي۔ ۱۰۱ إِنِّي أَنَا الرَّحْمَنُ۔ ۱۰۲ وَإِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَتَوَجَّهْتُ لِفَضْلِ الْخِطَابِ۔ ۱۰۳ قَالُوا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا إِنَّا كُنَّا خَاطِئِينَ۔ ۱۰۴ وَيَخْرُونَ عَلَىٰ الْأَذْقَانِ۔ ۱۰۵ لَا تَتْرِبُ عَلَيْكُمْ الْيَوْمَ۔ ۱۰۶ يَغْفِرُ اللَّهُ لَكُمْ وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ۔ ۱۰۷ بُشِّرِي لَكُمْ فِي هَذِهِ الْآيَاتِ۔ ۱۰۸ شَاهَتِ الْوُجُوهُ۔ ۱۰۹ يَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلَىٰ يَدَيْهِ يَا لَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُولِ سَبِيلًا۔ ۱۱۰ وَقَالُوا إِن هَذَا إِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ۔ ۱۱۱ قُلْ لَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللَّهِ لَوَجَدُوا فِيهِ اخْتِلَافًا كَثِيرًا۔ ۱۱۲ وَبَشِّرِ الَّذِينَ آمَنُوا أَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ۔ ۱۱۳ لَنْ يُغَيِّرَهُمُ اللَّهُ۔ ۱۱۴ مَا أَهْلَكَ اللَّهُ أَهْلَكَ۔ ۱۱۵ الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ أُولَٰئِكَ لَهُمُ الْأَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُونَ۔ ۱۱۶ تُفْتَحُ لَهُمُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ۔ ۱۱۷ نُرِيدُ أَنْ نَمُنَّ بِكَ عَلَىٰ سَرَارٍ مِنَ السَّمَاءِ۔ ۱۱۸ وَنُمَتِّقَ الْأَعْدَاءَ

بقیہ ترجمہ۔ مجھے اپنے رب کی قسم ہے کہ یہ سچ ہے اور تو شک کرنے والوں سے مت ہو۔ ۹۶ ہم نے اس سے تیرا عقد نکاح باندھ دیا۔ ۹۷ ہم جب کسی چیز کو چاہیں تو ہمارا حکم اس کے متعلق صرف یہ ہوتا ہے کہ ہم کہتے ہیں۔ ہو جا۔ پس وہ ہو جاتی ہے۔ ۹۸ ہم انہیں ایک مقررہ وقت تک مہلت دے رہے ہیں جو نزدیک وقت ہے۔ ۹۹ اور جب اللہ تعالیٰ کا تجھ پر بے شمار فضل ہے۔ ۱۰۰ تیرے پاس میری نصرت آئے گی۔ ۱۰۱ میں ہی رحمان ہوں۔ ۱۰۲ اور جب اللہ کی نصرت آئی اور میں فیصلہ کے لئے متوجہ ہوا۔ ۱۰۳ تو کہیں گے اے ہمارے رب ہمیں بخش دے ہم خطا کار ہیں۔ ۱۰۴ اور ٹھوڑیوں کے بل گریں گے (تب انہیں کہا جائے گا کہ) ۱۰۵ آج تم پر کوئی گرفت نہیں۔ ۱۰۶ اللہ تمہیں معاف کرے اور وہ سب سے زیادہ معاف کرنے والا ہے۔ ۱۰۷ ان دنوں میں تمہیں بشارت ہو۔ دشمنوں کے چہرے متغیر ہو جائیں گے۔ ۱۰۸ اس دن ظالم کف دست ملے گا اور کہے گا کاش میں اس رسول کا راستہ اختیار کر لیتا۔ ۱۰۹ اور کہتے ہیں یہ تو انسان کا اپنا بنایا ہوا کلام ہے۔ ۱۱۰ کہہ اگر یہ غیر اللہ کا کلام ہوتا تو تم اس میں بہت اختلاف پاتے۔ ۱۱۱ اور مومنوں کو بشارت دو کہ ان کے لئے ان کے رب کے حضور میں ایک ظاہر و باطن طور پر کامل درجہ ہے۔ ۱۱۲ اللہ انہیں ہرگز رسوا نہیں کرے گا۔ ۱۱۳ اللہ تعالیٰ تیرے اہل کو ہلاک نہیں کرے گا۔ ۱۱۴ وہ لوگ جو ایمان لائے اور اپنے ایمان کو ظلم کی ملوثی سے محفوظ رکھا وہی لوگ ہیں جن کے لئے امن ہے اور وہ ہدایت یافتہ ہیں۔ ۱۱۵ ان کے لئے آسمان کے دروازے کھولے جائیں گے۔ ۱۱۶ ہم تجھ پر بعض اور آسمانی اسرار اتارنا چاہتے ہیں۔ ۱۱۷ اور دشمنوں کو پارہ پارہ کر دیں گے۔

۱۔ (نوٹ از مولانا عبداللطیف بہاولپوری) اس الہام کی تاریخ مرزا خدا بخش صاحب نے اپنے مکتوب میں (دیکھیے اصحاب احمد جلد دوم صفحہ ۱۱۶ حاشیہ۔ مطبوعہ اگست ۱۹۵۲ء)

۱۸۹۷ء لکھی ہے۔

كُلِّ مَمَزَّتِي ۱۱۹ وَ نُرِي فِرْعَوْنَ وَ هَامَانَ وَ جُنُودَهُمَا مَا كَانُوا يَحْذَرُونَ ۱۲۰ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكٰفِرَاتُ إِنِّي  
 مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۱۲۱ فَانظُرُوا آيَاتِي حَتَّىٰ حِينٍ ۱۲۲ سَنُرِيهِنَّ آيَاتِنَا فِي الْاٰفَاقِ وَ فِي اَنْفُسِهِنَّ ۱۲۳ حُجَّةً  
 قٰئِمَةً وَ فَتْحٌ مُّبِيْنٌ ۱۲۴ حُكْمُ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ لِخَلِيْفَةِ اللّٰهِ السُّلْطٰنِ ۱۲۵ يُؤْتِيْ لَهٗ الْمَلِكُ الْعَظِيْمُ ۱۲۶  
 وَ تَفْتَحُ عَلٰى يَدِيْهِ الْخَزَائِنَ وَ تُشْرِقُ الْاَرْضَ بِمُورٍ رَّبِّهَا ۱۲۷ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ وَ فِيْ اَعْيُنِكُمْ  
 عَجِيْبٌ ۱۲۸ السَّلَامُ عَلَيْكَ ۱۲۹ اِنَّا اَنْزَلْنَاكَ بُرْهٰنًا وَ كَانَ اللّٰهُ قَدِيْرًا ۱۳۰ عَلَيْكَ بَرَكَاتٌ  
 وَ سَلَامٌ ۱۳۱ سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبِّ رَّحِيْمٍ ۱۳۲ اَنْتَ قَابِلٌ يَّاتِيْنِكَ وَاِيْلٌ ۱۳۳ تَنْزِيْلُ الرَّحْمَةِ عَلٰى ثَلَاثِ  
 اَلْعَيْنِ وَ عَلٰى الْاٰخِرِيْنَ ۱۳۴ وَلِنُخَيِّطَنَّكَ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۱۳۵ اِنَّا اَتَيْنَاكَ الْكُوْتُرَ ۱۳۶ فَصَلِّ لِرَبِّكَ  
 وَ اَنْحَرْ ۱۳۷ اِنِّيْ اَنَا اللّٰهُ فَاعْبُدْنِيْ وَ لَا تَسْتَعِنْ مِنْ غَيْرِيْ ۱۳۸ اِنِّيْ اَنَا اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا ۱۳۹ اِلَّا يَدِيْ  
 اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذِرِيْنَ ۱۴۰ اِنِّيْ مَعَ الْاَفْوَاجِ اِيْتِكَ  
 بَعْتَةً ۱۴۱ فَتَفْحٌ وَ ظَفْرٌ ۱۴۲ اِنِّيْ اَمْوُجٌ مَّوْجِ الْبَحْرِ ۱۴۳ الْفِتْنَةُ هُهُنَا فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرْتَ اَوْلَا الْعَزْمِ ۱۴۴

بقیہ ترجمہ۔ ۱۱۹ اور ہم فرعون اور ہامان اور اُس کے لشکر کو وہ کچھ دکھائیں گے جس سے وہ ڈرتے ہیں۔ ۱۲۰ کہہ اے کافرو! میں سچا ہوں۔ ۱۲۱ پس تم ایک وقت تک میرے نشانات کا انتظار کرو۔ ۱۲۲ ہم عنقریب انہیں اپنے نشان اُن کے ارد گرد اور ان کی ذاتوں میں دکھائیں گے۔ ۱۲۳ اس دن حجت قائم ہوگی اور کھلی کھلی فتح ہو جائے گی۔ ۱۲۴ خدائے رحمان کا حکم ہے اس کے خلیفہ کے لئے جس کی آسمانی بادشاہت ہے۔ ۱۲۵ اس کو ملک عظیم دیا جائے گا۔ ۱۲۶ اور خزانے اس کے لئے کھولے جائیں گے اور تمام زمین اپنے رب کے نور سے جگمگا اٹھے گی۔ ۱۲۷ یہ اللہ کا فضل ہے اور تمہاری نگاہ میں عجیب۔ ۱۲۸ تجھ پر سلامتی ہو۔ ۱۲۹ ہم نے تجھے ایک عظیم الشان حجت کے طور پر اتارا ہے اور تیرا رب قادر ہے۔ ۱۳۰ تجھ پر برکات اور سلامتی ہو۔ ۱۳۱ تم پر اسی خدا کا سلام جو رحیم ہے۔ ۱۳۲ تو قابلیت رکھتا ہے اس لئے کہ تو ایک بزرگ بارش کو پائے گا۔ ۱۳۳ تیرے تین عضووں پر خاص طور پر خدا کی رحمت نازل ہوگی۔ ایک تو آنکھ اور باقی دو اور۔ اور ہم تجھے پاکیزہ زندگی دیں گے۔ ۱۳۴ ہم نے تجھے خیر کثیر دی ہے۔ ۱۳۵ پس تو اپنے رب کی عبادت کرو اور قربانیاں کر۔ ۱۳۶ اللہ میں ہی ہوں پس میری ہی عبادت کرو اور میرے غیر سے مدد مت طلب کر۔ ۱۳۷ میں ہی اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں۔ ۱۳۸ میری طاقت کے سوا کوئی طاقت نہیں۔ ۱۳۹ ہم جب کسی قوم کی حدود میں اترتے ہیں تو ان لوگوں کی صبح خراب ہوتی ہے جنہیں ڈرایا گیا ہو۔ ۱۴۰ میں اپنی فوجوں کے ساتھ یکدم آؤں گا۔ ۱۴۱ (اس دن) کھلی کھلی فتح ہوگی اور کامیابی ہوگی۔ ۱۴۲ میں سمندر کی طرح موجزن ہوں گا۔ ۱۴۳ اس جگہ ایک فتنہ برپا ہوگا۔ پس صبر کر جیسا کہ اولو العزم نبیوں نے صبر کیا۔



۱۳۴ اِنَّا اَرْسَلْنَا اِلَيْكَ شَوْاظًا مِّنْ نَّارٍ ۱۳۵ قَدْ اَبْتَلِيَ الْمُؤْمِنُونَ ۱۳۶ ثُمَّ يَرُدُّ اِلَيْكَ السَّلَامَ ۱۳۷ وَعَلَىٰ اَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا وَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۱۳۸ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ۱۳۸ الرَّحْمٰى تَدُوْرٌ وَيُنَزِّلُ الْقَضَاءُ ۱۳۹ اِنَّ فَضْلَ اللّٰهِ لَآتٍ ۱۴۰ وَ لَيْسَ لِاَحَدٍ اَنْ يَّرُدَّ مَا اَتٰى ۱۴۱ قُلْ اِنِّى وَرِىٌّ اِنَّهُ لَحَقُّ لَا يَتَبَدَّلُ وَلَا يَغْفٰى ۱۴۲ وَيُنَزِّلُ مَا تَعْجَبُ مِنْهُ ۱۴۳ وَحِىٌّ مِّنْ رَّبِّ السَّلٰوٰتِ الْعُلٰى ۱۴۴ اِنَّ رِىٌّ لَا يِضْلٌ وَلَا يَنْسٰى ۱۴۵ ظَفَرٌ مُّبِيْنٌ ۱۴۶ وَاِنَّمَا نُؤَخِّرُهُمْ اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۱۴۷ اَنْتَ مَعِى وَاَنَا مَعَكَ ۱۴۸ قُلِ اللّٰهُ ثُمَّ دَرَّهٖ فِى عَيْهٖ يَتَمَطٰى ۱۴۹ اِنَّهُ مَعَكَ وَاِنَّهُ يَعْلَمُ السِّرَّ وَمَا اَخْفٰى ۱۵۰ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۱۵۱ يَعْلَمُ كُلَّ شَيْءٍ وَّ يَرٰى ۱۵۲ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّ الَّذِيْنَ هُمْ يُحْسِنُوْنَ الْحُسْنٰى ۱۵۳ اِنَّا اَرْسَلْنَا اَحْمَدًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَاَعْرَضُوْا وَقَالُوْا كَذٰبٌ اَشْرٌ ۱۵۴ وَجَعَلُوْا يَشْهَدُوْنَ عَلَيْهِ وَاَسْبَلُوْنَ كَمَا ءِ

بقیہ ترجمہ۔ ۱۳۴ ہم تیری طرف (آزمائش کی) آگ کے شعلے بھیجیں گے۔ ۱۳۵ مومن ضرور ابتلا میں ڈالے جائیں گے۔ پھر تیری طرف سلامتی لوٹائی جائے گی۔ ۱۳۶ اور عین ممکن ہے کہ تم ایک چیز کو ناپسند کرو اور وہ تمہارے لئے بہتر ہو۔ ۱۳۷ اور اللہ جانتا ہے مگر تم نہیں جانتے۔ ۱۳۸ چلی پھرے گی اور قضا قدر نازل ہوگی۔ ۱۳۹ یہ خدا کا فضل ہے جس کا وعدہ دیا گیا ہے یہ ضرور آئے گا۔ ۱۴۰ اور کسی کی مجال نہیں جو اُس کو رد کر سکے۔ ۱۴۱ کہہ مجھے میرے خدا کی قسم ہے کہ یہی بات سچ ہے اس امر میں نہ کچھ فرق آئے گا اور نہ یہ امر پوشیدہ رہے گا۔ ۱۴۲ اور ایک بات پیدا ہو جائے گی جو تجھے تعجب میں ڈالے گی۔ ۱۴۳ یہ اس خدا کی وحی ہے جو بلند آسمانوں کا خدا ہے۔ ۱۴۴ میرا رب اس صراطِ مستقیم کو نہیں چھوڑتا جو اپنے برگزیدہ بندوں سے عادت رکھتا ہے اور وہ اپنے ان بندوں کو بھولتا نہیں جو مدد کرنے کے لائق ہیں۔ ۱۴۵ سو تمہیں اس مقدمہ میں کھلی کھلی فتح ہوگی۔ ۱۴۶ مگر اس فیصلہ میں اس وقت تک تاخیر ہے جو ہم نے مقرر کر رکھی ہے۔ ۱۴۷ تو میرے ساتھ ہے اور میں تیرے ساتھ ہوں۔ ۱۴۸ تو کہہ ہر ایک امر میرے خدا کے اختیار میں ہے پھر اس مخالف کو اس کی گمراہی اور ناز و تکبر میں چھوڑ دے۔ ۱۴۹ وہ قادر تیرے ساتھ ہے اس کو پوشیدہ باتوں کا علم ہے بلکہ جو نہایت پوشیدہ باتیں ہیں جو انسان کے فہم سے بھی برتر ہیں وہ بھی اس کو معلوم ہیں۔ ۱۵۰ وہ خدا حقیقی معبود ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ ۱۵۱ وہی ہے جس کو ہر ایک چیز کا علم ہے اور جو ہر ایک چیز کو دیکھ رہا ہے۔ ۱۵۲ اور وہ خدا ان لوگوں کے ساتھ ہوتا ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور اس سے ڈرتے ہیں اور جب کوئی نیکی کرتے ہیں تو نیکی کے تمام باریک لوازم کو ادا کرتے ہیں۔ ۱۵۳ ہم نے احمد کو اس کی قوم کی طرف بھیجا پس قوم اس سے روگردان ہو گئی اور انہوں نے کہا کہ یہ تو کذاب ہے، دنیا کے لالچ میں پڑا ہوا ہے اور انہوں نے عدالتوں میں اس کے خلاف گواہیاں دیں تا اس کو گرفتار کرادیں اور وہ ایک ٹنڈ سیلاب کی طرح جو اوپر سے نیچے کی طرف آتا ہے اس پر اپنے حملوں

مُنْهَبِرٍ - ۱۶۳ اِنَّ حَبِيْبِي قَرِيْبٌ - اِنَّهُ قَرِيْبٌ مُّسْتَبْرٌ - ۱۶۵ وَ يَرِيْدُوْنَ اَنْ يَّفْتُلُوْكَ ۱۶۶ يَعْصِمُكَ اللّٰهُ - يَكْلُؤُكَ اللّٰهُ - ۱۶۷ اِنِّيْ حَافِظُكَ - ۱۶۸ عِنَايَةُ اللّٰهِ حَافِظُكَ - ۱۶۹ تَرَى نَسْلًا بَعِيْدًا اَبْنَاءَ الْقَمْرِ - ۱۷۰ اِنَّا كَفَيْنَاكَ الْمُسْتَهْزِئِيْنَ - ۱۷۱ اِنَّ رَبَّكَ لِبَالِهٍ صَادٍ - ۱۷۲ اِنَّهُ سَيَجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيبًا - ۱۷۳ الْاَمْرَاضُ نُّشَاعٌ وَ النَّفُوْسُ تَضَاعُ - ۱۷۴ وَ سَآزِلُ وَ اِنَّ يَوْمِيْ لَفَضْلٌ عَظِيْمٌ - ۱۷۵ لَا تَعْجَبْنِيْ مِنْ اَمْرِيْ - ۱۷۶ اِنَّا نُرِيْدُ اَنْ نُعْزِكَ وَ نَحْفَظَكَ - ۱۷۷ يٰٓاَيُّهَا قَوْمُ الْاَنْبِيَاءِ وَ اَمْرُكَ يَتَاثِي - ۱۷۸ مَا اَنْتَ اَنْ تَتُوْكَ الشَّيْطَانَ قَبْلَ اَنْ تَغْلِبَهُ - ۱۷۹ وَ يَرِيْدُوْنَ اَنْ يُظْفِقُوْا نُوْرَ اللّٰهِ - ۱۸۰ وَ اللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰى اَمْرِهِ وَلٰكِنْ اَكْثَرُ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ - ۱۸۱ الْفَوْقُ مَعَكَ وَ التَّحْتُ مَعَ اَعْدَائِكَ - ۱۸۲ وَ اَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَتَحْمُ وَجْهُ اللّٰهِ - ۱۸۳ قُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَ زَهَقَ الْبَاطِلُ - ۱۸۴ اللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَكَ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ - ۱۸۵ لِتُنذِرَ قَوْمًا مَّا اُنذِرَ اَبَاؤُهُمْ وَ لِيُنذِرَ قَوْمًا اٰخَرِيْنَ - ۱۸۶ عَسٰى اللّٰهُ اَنْ يَّجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَ الَّذِيْنَ عَادَيْتُمْ مَّوَدَّةً - ۱۸۷ اِنَّا نَعْلَمُ الْاَمْرَ وَ اِنَّا لَعَالِمُوْنَ - ۱۸۸ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمْ

بقیہ ترجمہ۔ کے ساتھ گر رہے ہیں ۱۶۳ مگر وہ کہتا ہے کہ میرا پیارا مجھ سے بہت قریب ہے۔ وہ قریب تو ہے مگر مخالفوں کی آنکھوں سے پوشیدہ ہے۔ ۱۶۵ وہ چاہتے ہیں کہ تجھے قتل کر دیں۔ ۱۶۶ اللہ تیری حفاظت کرے گا اور تیری نگہبانی کرے گا۔ ۱۶۷ میں تیری حفاظت لاکرے والا ہوں۔ ۱۶۸ اللہ تعالیٰ کی عنایت تیری محافظ ہے۔ ۱۶۹ تُو نسل بعید دیکھے گا قمر کے بیٹے۔ ۱۷۰ اٹھٹھا کرنے والوں کو سزا دینے کے لئے ہم کافی ہیں۔ ۱۷۱ تیرا رب موقع دیکھ رہا ہے۔ ۱۷۲ وہ عنقریب بچوں کو (غم کی وجہ سے) بوڑھا کر دے گا۔ ۱۷۳ بیماریاں پھیلانی جائیں گی اور جانیں ضائع ہوں گی۔ ۱۷۴ اور میں عنقریب اُتروں گا۔ اور میرا دن بڑے فیصلہ کا دن ہے۔ ۱۷۵ میرے امر سے تعجب مت کر۔ ۱۷۶ ہم تجھے عزت دینا چاہتے ہیں اور تیری حفاظت کرنا چاہتے ہیں۔ ۱۷۷ نبیوں کا چاند آئے گا اور تیرا سارا کام تجھے حاصل ہو جائے گا۔ ۱۷۸ تُو ایسا نہیں ہے کہ شیطان کو مغلوب کرنے سے قبل اسے چھوڑ دے۔ ۱۷۹ اور دشمن چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نُور کو بجھا دیں۔ ۱۸۰ اور اللہ اپنے امر پر غالب ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ ۱۸۱ بلندی تیرے لئے ہے اور پستی تیرے دشمنوں کے حصّہ میں۔ ۱۸۲ اور جدھر تم منہ پھیرو گے اُدھر ہی اللہ کی توجہ ہوگی۔ ۱۸۳ کہہ حق آیا اور باطل بھاگ گیا۔ ۱۸۴ خدا وہ خدا ہے جس نے تجھے مسیح بن مریم بنایا۔ ۱۸۵ تاکہ تُو اس قوم کو ڈرائے جن کے باپ دادے نہیں ڈرائے گئے اور تاکہ تُو دوسری قوم کو دعوت دے۔ ۱۸۶ بالکل ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے اور تمہارے دشمنوں کے درمیان دوستی پیدا کر دے۔ ۱۸۷ ہم معاملہ کی حقیقت کو جانتے ہیں اور ہم ہی جاننے والے ہیں۔ ۱۸۸ اس خدا کو تعریف ہے جس نے

الصَّهْرَ وَالنَّسَبَ۔ ۱۸۹ اُدْكُرْ نِعْمَتِي رَكَيْتَ حَدِيْبَتِي۔ ۱۹۰ هَذَا مِنْ رَحْمَةِ رَبِّكَ يُنَمِّتُهُ نِعْمَتُهُ عَلَيْكَ لِيَكُوْنَ اٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ۔ ۱۹۱ اَنْتَ مَعِيْ وَ اَنَا مَعَكَ يَا اِبْرَاهِيْمُ۔ ۱۹۲ اَنْتَ بَرَّهَانَ وَاَنْتَ فُرْقَانٌ۔ ۱۹۳ يٰرَبِّ اَللّٰهُ بِكَ سَبِيْلَهُ۔ ۱۹۴ اَنْتَ الْقَائِمُ عَلٰى نَفْسِهِ۔ ۱۹۵ مَظْهَرُ الْحَيِّ۔ ۱۹۶ وَاَنْتَ وِثْقِي مَبْدَءُ الْاَمْرِ۔ ۱۹۷ وَاَنْتَ مِنْ مَّاءِنَا وَ هُمْ مِّنْ فَشْلِ۔ ۱۹۸ اِذَا التَّقَى الْفِيْتَانِ۔ ۱۹۹ فَاِنِّيْ مَعَ الرَّسُوْلِ اَقُوْمُ۔ ۲۰۰ وَيَنْصُرُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ۔ ۲۰۱ اِنِّيْ اَنَا الرَّحْمٰنُ ذُو الْمَجْدِ وَالْعُلٰى۔ ۲۰۲ وَ مَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى۔ ۲۰۳ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى۔ ۲۰۴ اَرَدْتُ اَنْ اَسْتَخْلِفَ فَخَلَفْتُ اَدَمَ۔ ۲۰۵ وَ اِلٰهُ الْاَمْرِ مِنْ قَبْلُ وَ مِنْ بَعْدُ۔ ۲۰۶ يٰعَبْدِيْ لَا تَخَفْ۔ ۲۰۷ اَلَمْ تَرَ اَنَّا نَاتِي الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا۔ ۲۰۸ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔“ (اربعین نمبر ۲۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۳۷۹ تا ۳۸۵)

**۱۹۰۰ء** ”فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِيْ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا۔“<sup>۱</sup>  
(الحکم جلد ۴ نمبر ۳۰ مورخہ ۲۴ اگست ۱۹۰۰ء صفحہ ۱۰)

بقیہ ترجمہ۔ دامادی اور نسب ہر دو کی رو سے تم پر احسان کیا۔ ۱۸۹ میری نعمت کو یاد کر کہ تو نے میری خدیجہ کو دیکھا۔ ۱۹۰ یہ تیرے رب کی رحمت ہے۔ وہ اپنی نعمتیں تیرے پر پوری کرے گا تا کہ خدا کا یہ کام مومنوں کے لئے نشان ہو۔ ۱۹۱ اے ابراہیم! تو میرے ساتھ ہے اور میں تیرے ساتھ ہوں۔ ۱۹۲ تُو روشن نشان اور فیصلہ کن نشان ہے۔ ۱۹۳ اللہ تعالیٰ تیرے ذریعے سے لوگوں کو اپنی راہ دکھائے گا۔ ۱۹۴ تو خدا کے نفس پر قائم<sup>۲</sup> ہے۔ ۱۹۵ زندہ خدا کا مظہر ۱۹۶ اور تو میری طرف سے امر مقصود کا مبداء ہے۔ ۱۹۷ اور تو ہمارے پانی میں سے ہے اور وہ فِشَل سے ہیں۔ ۱۹۸ جب دو گروہ آمنے سامنے ہوں گے۔ ۱۹۹ تو میں اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہوں گا ۲۰۰ اور ملائکہ اس کی مدد کریں گے۔ ۲۰۱ میں ہی رحمان ہوں بزرگی اور بلندی والا۔ ۲۰۲ اور وہ اپنی خواہش کے ماتحت نہیں بولتا ۲۰۳ بلکہ وحی کا تابع ہے جو نازل کی جاتی ہے۔ ۲۰۴ میں نے ارادہ کیا کہ میں خلیفہ بناؤں پس میں نے آدم کو پیدا کیا۔ ۲۰۵ اور شروع میں بھی اور بعد میں بھی اللہ ہی کی حکومت ہے۔ ۲۰۶ اے میرے بندے مت ڈر۔ ۲۰۷ کیا تو نہیں دیکھتا کہ ہم زمین کو اس کے کناروں سے کم کرتے چلے آتے ہیں۔ ۲۰۸ کیا تو نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ ہر شے پر قادر ہے۔

۱۔ (ترجمہ از مرتب) تیرے رب کی قسم ہے وہ مومن نہیں ہوں گے جب تک تجھے اپنے تمام بھگڑوں میں حکم نہ بنائیں۔ پھر جو تُو فیصلہ کرے اس سے اپنے دلوں میں کوئی تنگی نہ پائیں اور اُسے بشارت سے تسلیم کر لیں۔

۲۔ (نوٹ از مولانا عبداللطیف بہاولپوری) یہ ترجمہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ہے۔ (دیکھیے اربعین نمبر ۳۔

”۲۶،۲۵/ اگست ۱۹۰۰ء“ ۲۶،۲۵/ اگست ۱۹۰۰ء کی درمیانی شب فرمایا.....

آج وہ الہام پورا ہوا جو کچھ مدت ہوئی شائع کیا تھا۔

”وہ بیت الصدق کو بیت التزویر بنانا چاہتے ہیں۔“<sup>۱</sup>

(الحکم جلد ۱۰ نمبر ۳۵ مورخہ ۱۰ اکتوبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۸ کالم نمبر ۳)

۱۹۰۰ء (الف) ”تحفہ گولڑویہ میں بڑے بڑے دقائق معارف بیان فرمائے ہیں۔ آج فرماتے تھے خدا تعالیٰ

کی طرف سے ایک الہام ہوا ہے جس کے یہ معنی ہیں کہ یہ رسالہ بڑا بابرکت ہوگا! اسے پورا کرو۔ اور پھر الہام ہوا۔

”قُلْ رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا“<sup>۲</sup>

(ازمکتوب مولانا عبدالکریم صاحب مندرجہ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۳۵۔ مورخہ ۱۰ اکتوبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۹)

(ب) ”اس رسالہ میں عجیب نکات و اسرار لکھے جا رہے ہیں اور اس تحفہ کی نسبت یہ وحی

حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام پر نازل ہو چکی ہے کہ رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا“

(الحکم جلد ۴ نمبر ۳۲ مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۰۰ء صفحہ ۱۰)

۷/ ستمبر ۱۹۰۰ء ”حضرت کوکل در دوسرے وقت بار بار یہ الہام ہوا۔

”إِنِّي مَعَ الْأُمَرَاءِ أَتَيْتِكَ بِعِتَّةٍ“<sup>۳</sup>

(ازمکتوب مولانا عبدالکریم صاحب مورخہ ۸ ستمبر ۱۹۰۰ء مندرجہ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۳۵ مورخہ ۱۰ اکتوبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۰)

۱۹۰۰ء ”اسی مضمون کے لکھنے کے وقت خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ

يَلَاشِ خُدا کا ہی نام ہے

یہ ایک نیا الہامی لفظ ہے کہ اب تک میں نے اس کو اس صورت پر قرآن اور حدیث میں نہیں پایا اور نہ کسی

لغت کی کتاب میں دیکھا۔ اس کے معنی میرے پر یہ کھولے گئے کہ يَلَا شَرِيكَ اس نام کے الہام سے یہ غرض

ہے کہ کوئی انسان کسی ایسی قابل تعریف صفت یا اسم یا کسی فعل سے مخصوص نہیں جو وہ صفت یا اسم یا فعل کسی

۱ (نوٹ از ناشر) اس الہام کے سلسلہ میں مزید معلومات کے لئے دیکھیے تحفہ گولڑویہ روحانی خزائن جلد ۷

صفحہ ۵۲ تا ۲۵۶ و حاشیہ صفحہ ۲۲۸ تا ۲۵۰۔

۲ (ترجمہ از ناشر) کہہ کہ اے میرے رب! مجھے علم میں بڑھا دے۔ ۳ تحفہ گولڑویہ۔ (مرزا بشیر احمد)

۴ (ترجمہ از مرتب) یعنی میں امیروں کے ساتھ تیری طرف اچانک آؤں گا۔

دوسرے میں نہیں پایا جاتا۔ یہی ستر ہے جس کی وجہ سے ہر ایک نبی کی صفات اور معجزات اظلال کے رنگ میں اس کی اُمت کے خاص لوگوں میں ظاہر ہوتی ہیں۔ جو اس کے جوہر سے مناسبت تامہ رکھتے ہیں تا کسی خصوصیت کے دھوکہ میں جہلاء اُمت کے کسی نبی کو لاشریک نہ ٹھہرائیں۔ یہ سخت کفر ہے جو کسی نبی کو یلماش کا نام دیا جائے۔“

(تحفہ گوڑویہ۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۲۰۳، ۲۰۴ حاشیہ)

**۱۹۰۰ء** ”وَإِذَا هَلَكَ الدَّجَالُ فَلَا دَجَالَ بَعْدَهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ أَمْرٌ مِّنْ لَّدُنْ حَكِيمٍ عَلِيمٍ وَنَبَأٌ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا الْكَرِيمِ وَبَشَارَةٌ مِّنْ اللَّهِ الرَّؤُوفِ الرَّحِيمِ۔“<sup>۱</sup>

(تحفہ گوڑویہ۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۲۴۱)

**۱۹۰۰ء** ”خدا نے مجھے اطلاع دے دی ہے کہ یہ تمام حدیثیں جو پیش کرتے ہیں۔ تحریف معنوی یا لفظی میں آلودہ ہیں اور یا سرے سے موضوع ہیں اور جو شخص حکم ہو کر آیا ہے اس کا اختیار ہے کہ حدیثوں کے ذخیرہ میں سے جس انبار کو چاہے خدا سے علم پا کر قبول کرے اور جس ڈھیر کو چاہے خدا سے علم پا کر رد کرے۔“

(ضمیمہ تحفہ گوڑویہ۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۵۱ حاشیہ)

**۱۹۰۰ء** (الف) ”کشفی طور پر ایک مرتبہ مجھے ایک شخص دکھایا گیا۔ گویا وہ سنسکرت کا ایک عالم آدمی ہے جو کرشن کا نہایت درجہ معتقد ہے۔ وہ میرے سامنے کھڑا ہوا اور مجھے مخاطب کر کے بولا کہ

”ہے رُوڈرگو پال تیری سنت گیتا میں لکھی ہے۔“

اسی وقت میں نے سمجھا کہ تمام دُنیا ایک رُوڈرگو پال کا انتظار کر رہی ہے کیا ہندو اور کیا مسلمان اور کیا عیسائی۔ مگر اپنے اپنے لفظوں اور زبانوں میں۔ اور سب نے یہی وقت ٹھہرایا ہے۔ اور اس کی یہ دونوں صفتیں قائم کی ہیں۔ یعنی سوروں کو مارنے والا اور گائیوں کی حفاظت کرنے والا۔ اور وہ میں ہوں جس کی نسبت ہندوؤں میں پیشگوئی کرنے والے قدیم سے زور دیتے آئے ہیں کہ وہ آریہ ورت میں یعنی اسی ملک ہند میں پیدا ہوگا اور انہوں نے اُس کے مسکن کے نام بھی لکھے ہیں مگر وہ تمام نام استعارہ کے طور پر ہیں جن کے نیچے ایک اور حقیقت ہے۔“

(تحفہ گوڑویہ۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۳۱۷، ۳۱۸ حاشیہ)

۱ (ترجمہ از مرتب) اور جب دجال ہلاک ہوگا تو اس کے بعد قیامت کے دن تک کوئی دجال نہیں ہوگا۔ یہ خدائے حکیم و علیم کی طرف سے فیصلہ ہے اور ہمارے رب کریم کی طرف سے پیشگوئی اور ردوف الرحیم خدا کی طرف سے بشارت ہے۔

۲ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ”جو محض ظنّیات کا ذخیرہ اور مجروح اور مخدوش ہیں اور نیز مخالف ان کے اور حدیثیں بھی ہیں اور قرآن بھی ان حدیثوں کو جھوٹی ٹھہراتا ہے۔“ (ضمیمہ تحفہ گوڑویہ۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۵۱ حاشیہ)

(ب) ”خدا تعالیٰ نے کشفی حالت میں بارہا مجھے اس بات پر اطلاع دی ہے کہ آریہ قوم میں کرشن نام ایک شخص جو گزرا ہے وہ خدا کے برگزیدوں اور اپنے وقت کے نبیوں میں سے تھا اور ہندوؤں میں اوتار کا لفظ درحقیقت نبی کے ہم معنی ہے۔ اور ہندوؤں کی کتابوں میں ایک پیشگوئی ہے اور وہ یہ کہ آخری زمانہ میں ایک اوتار آئے گا جو کرشن کے صفات پر ہوگا اور اس کا بروز ہوگا اور میرے پر ظاہر کیا گیا ہے کہ وہ میں ہوں۔ کرشن کی دو صفت میں ایک رُوڈر یعنی درندوں اور سُوروں کو قتل کرنے والا یعنی دلائل اور نشانوں سے۔ دوسرے گوپال یعنی گائیوں کو پالنے والا یعنی اپنے انفاس سے نیکیوں کا مددگار۔ اور یہ دونوں صفتیں مسیح موعود کی صفتیں ہیں اور یہی دونوں صفتیں خدا تعالیٰ نے مجھے عطا فرمائی ہیں۔“ (تختہ گولڈویہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۳۱۷ حاشیہ درحاشیہ)

(ج) ”وہ خدا جو زمین و آسمان کا خدا ہے اُس نے یہ میرے پر ظاہر کیا ہے اور نہ ایک دفعہ بلکہ کئی دفعہ مجھے بتلایا ہے کہ تُو ہندوؤں کے لئے کرشن اور مسلمانوں اور عیسائیوں کے لئے مسیح موعود ہے۔“

(لیکچر سیا کلوت۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۲۲۸)

(د) ”اب واضح ہو کہ راجہ کرشن جیسا کہ میرے پر ظاہر کیا گیا ہے درحقیقت ایک ایسا کامل انسان تھا جس کی نظیر ہندوؤں کے کسی رشی اور اوتار میں نہیں پائی جاتی اور اپنے وقت کا اوتار یعنی نبی تھا جس پر خدا کی طرف سے رُوح القدس اُترتا تھا۔ وہ خدا کی طرف سے فتح مند اور باقبال تھا جس نے آریہ ورت کی زمین کو پاپ سے صاف کیا۔ وہ اپنے زمانہ کا درحقیقت نبی تھا جس کی تعلیم کو پیچھے سے بہت باتوں میں بگاڑ دیا گیا۔ وہ خدا کی محبت سے پُر تھا اور نیکی سے دوستی اور شر سے دشمنی رکھتا تھا۔ خدا کا وعدہ تھا کہ آخری زمانہ میں اُس کا بروز یعنی اوتار پیدا کرے۔ سو یہ وعدہ میرے ظہور سے پورا ہوا۔“

(لیکچر سیا کلوت۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۲۲۸، ۲۲۹)

(ه) ”مجھے مجملہ اور الہاموں کے اپنی نسبت ایک یہ بھی الہام ہوا تھا کہ

”ہے کرشن رُوڈر گوپال تیری مہا گیتا میں لکھی گئی ہے۔“

(لیکچر سیا کلوت۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۲۲۹)

(و) ”جیسا کہ آریہ قوم کے لوگ کرشن کے ظہور کا ان دنوں میں انتظار کرتے ہیں۔ وہ کرشن میں ہی ہوں

اور یہ دعویٰ صرف میری طرف سے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ نے بار بار میرے پر ظاہر کیا ہے کہ

”جو کرشن آخری زمانہ میں ظاہر ہونے والا تھا وہ تُو ہی ہے۔ آریوں کا بادشاہ۔“

(تتمہ حقیقتہ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۵۲۱، ۵۲۲)

۱۹۰۰ء ”ایک بڑا تخت مربع شکل کا ہندوؤں کے درمیان بچھا ہوا ہے جس پر میں بیٹھا ہوا ہوں۔ ایک ہندو کسی کی طرف اشارہ کر کے کہتا ہے کہ کرشن جی کہاں ہیں؟ جس سے سوال کیا گیا وہ میری طرف اشارہ کر کے کہتا ہے کہ یہ ہے۔ پھر تمام ہندو روپیہ وغیرہ نذر کے طور پر دینے لگے۔ اتنے ہجوم میں سے ایک ہندو بولا۔

ہے کرشن جی رُوڈر گوپال

(یہ ایک عرصہ درازی روایا ہے) “ (الہد ر جلد ۲ نمبر ۲۱، ۲۲، مورخہ ۲۹ اکتوبر و ۸ نومبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۳۲۲)

۱۹۰۰ء ”حضرت اقدسؒ نے فرمایا کہ

ایک بار ہم نے کرشن جی کو دیکھا کہ وہ کالے رنگ کے تھے اور پتلی ناک۔ کشادہ پیشانی والے ہیں۔ کرشن جی نے اُٹھ کر اپنی ناک ہماری ناک سے اور اپنی پیشانی ہماری پیشانی سے ملا کر چسپاں کر دی۔“

(الحکم جلد ۱۲ نمبر ۱۷ مورخہ ۶ مارچ ۱۹۰۸ء صفحہ ۷)

۱۹۰۰ء ”ایک بار یہ الہامؑ ہوا تھا کہ آریوں کا بادشاہ آیا۔“

(الحکم جلد ۱۲ نمبر ۱۷ مورخہ ۶ مارچ ۱۹۰۸ء صفحہ ۷)

۱۹۰۰ء (الف) ”ایک دفعہ مجھے مرض ذیابیطس کے سبب بہت تکلیف تھی۔ کئی دفعہ سو سو مرتبہ دن میں پیشاب آتا تھا۔ دونوں شانوں میں ایسے آثار نمودار ہو گئے جن سے کاربکل کا اندیشہ تھا۔ تب میں دُعا میں

مصرف ہوا تو یہ الہام ہوا۔ وَالْمَوْتِ إِذَا عَسَعَسَ

یعنی قسم ہے موت کی جب کہ ہٹائی جائے چنانچہ یہ الہام بھی ایسا پورا ہوا کہ اس وقت سے لے کر ہمیشہ ہماری زندگی کا ہر ایک سینڈ ایک نشان ہے۔“

(نزول المسیح - روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۶۱۳)

(ب) ”پرانا الہام۔ الْوَدَاعِ۔ اللَّهُ أَكْبَرُ۔ غَيْضُ الْمَاءِ۔ وَالْمَوْتِ إِذَا عَسَعَسَ۔“

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۵)

(ج) ”بارہا میں مشاہدہ کرتا ہوں کہ بعض وقت خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی اندازی پیش گوئی میرے

۱، ۲ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؒ) چونکہ اس کشف کی صحیح تاریخ معلوم نہیں ہو سکی۔ اس لئے سابقہ کشف کی مناسبت سے اسے یہاں درج کیا گیا۔

۳ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؒ) اس الہام کی بھی صحیح تاریخ معلوم نہیں ہو سکی پچھلی مناسبت سے یہاں لکھا گیا۔

۴ (ترجمہ از ناشر) پانی خشک ہو گیا۔

حق میں یا میرے اہل و عیال کے حق میں یا کسی دوست کے حق میں ہوتی ہے اور پھر میں جناب الہی میں اس کے رد کے لئے بہت الحاح کرتا ہوں تو وہ بلا ٹال دی جاتی ہے۔ جیسا کہ ایک دفعہ میری موت کی نسبت ایک پیشگوئی تھی جس کا مطلب یہ تھا کہ جلد واقع ہونے والی ہے تو میں نے بہت الحاح سے دعا کرنا شروع کیا یہاں تک کہ الہام ہوا۔

وَالْمَوْتِ إِذَا عَسَسَ۔

ایسا ہی کئی دفعہ اتفاق ہوا ہے کہ ایک فضا مکر کا علم دیا گیا ہے اور پھر وہ کثرتِ اہتہال اور تضرع سے ٹال دی گئی ہے اور اگر میں وہ پیشگوئیاں شائع کر دیتا اور دل میں نہ رکھتا تو گو یا دشمنوں کی نظر میں بہت سی پیشگوئیاں میری جھوٹی ہوتیں۔“

(رجسٹر متفرق یادداشتیں از حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۲)

۱۹۰۰ء ”فرمایا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ محمود کی والدہ آئی ہیں اور ان کے ہاتھ میں ایک جوتی ہے اور مجھ سے کہتی ہیں یہ نئی جوتی آپ پہن لیں اور پھر میرے ہاتھ میں دے کر کہا یہ جوتی آپ کے لئے ہے پہن لیجئے۔ دشمن زیر ہے۔“

(از چٹھی مولانا عبدالکریم صاحب مندرجہ الحکم جلد ۴ نمبر ۳ مورخہ ۱۷ اکتوبر ۱۹۰۰ء صفحہ ۲)

۲۷ اکتوبر ۱۹۰۰ء (الف) ”بہت دفعہ ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک بات بتلاتے ہیں۔ میں اُس کو سنتا ہوں مگر آپ کی صورت نہیں دیکھتا ہوں۔ غرض یہ اک حالت ہوتی ہے جو بین الکشف والاہلام ہوتی ہے۔ رات کو آپ نے مسیح موعود کے متعلق یہ فرمایا ہے۔

### يَضَعُ الْحَرْبَ وَيُصَالِحُ النَّاسَ

یعنی ایک طرف تو جنگ و جدال اور حرب کو اٹھادے گا دوسری طرف اندرونی طور پر مصالحت کرادے گا۔ گویا مسیح موعود کے لئے دو نشان ہوں گے۔

اَوَّلُ بَيْرُونِي نَشَانِ كَهْ حَرْبٍ نَهْ هُوْكَ۔ دُوسرا اندرونی نشان کہ باہم مصالحت ہو جاوے گی۔

پھر اس کے بعد فرمایا۔ سَلْمَانٌ مِّنَّا اَهْلَ الْبَيْتِ۔

سَلْمَانٌ یعنی دو صلحیں۔ اور پھر فرمایا۔ عَلَي مَشْرَبِ الْحَسَنِ

یعنی حضرت حسن رضی اللہ عنہ میں بھی دو ہی صلحیں تھیں۔ ایک صلح تو انہوں نے حضرت معاویہ کے ساتھ

کر لی اور دوسری صحابہ کی باہم صلح کرادی۔ اس سے معلوم ہوا کہ مسیح موعود حسنی المشرب ہے.....

۱ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمس) کاتب کی غلطی سے بَیِّن کا لفظ لکھا گیا ہے چنانچہ الحکم مورخہ ۳۰ نومبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲ سے معلوم ہوتا ہے کہ اصل الہام يَضَعُ الْحَرْبَ بَيْنَ النَّاسِ ہے۔



اس کے بعد فرمایا کہ حسن کا دودھ پیے گا

پھر حضرت اقدس نے فرمایا کہ یہ جو لوگ کہتے ہیں کہ مہدی آپ کی آل میں سے ہوگا۔ یہ مسئلہ اس الہام سے حل ہو گیا اور مسیح موعود کا جو مہدی بھی ہے کام بھی معلوم ہو گیا۔ پس وہ جو لوگ کہتے ہیں کہ وہ آتے ہی تلوار چلائے گا اور کافروں کو قتل کرے گا جھوٹے ہیں۔ اصل بات یہی ہے جو اس الہام میں بتلائی گئی ہے کہ وہ دو صلحوں کا وارث ہوگا۔ یعنی بیرونی طور پر بھی صلح کرے گا اور اندرونی طور پر بھی مصالحت ہی کر اے گا۔“

(الحکم جلد ۴ نمبر ۲۰ مورخہ ۱۰ نومبر ۱۹۰۰ء صفحہ ۳)

(ب) ”یہ بات میرے اجداد کی تاریخ سے ثابت ہے کہ ایک دادی ہماری شریف خاندانِ سادات سے اور بنی فاطمہ میں سے تھی۔ اس کی تصدیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کی اور خواب میں مجھے فرمایا کہ

”سَلْمَانٌ مِّمَّنَا أَهْلَ الْبَيْتِ عَلَى مَشْرَبِ الْحَسَنِ“

میرا نام سلمان رکھا۔ یعنی دو سلم۔ اور سلم عربی میں صلح کو کہتے ہیں۔ یعنی مقدر ہے کہ دو صلح میرے ہاتھ پر ہوں گی۔ ایک اندرونی کہ جو اندرونی بغض اور شحنا کو دور کرے گی۔ دوسری بیرونی کہ جو بیرونی عداوت کے وجوہ کو پامال کرے اور اسلام کی عظمت دکھا کر غیر مذہب والوں کو اسلام کی طرف جھکا دے گی۔ معلوم ہوتا ہے کہ حدیث میں جو سلمان آیا ہے اُس سے بھی میں مراد ہوں۔ ورنہ اُس سلمان پر دو صلح کی پیشگوئی صادق نہیں آتی۔“

(ج) ”میں خدا سے وحی پا کر کہتا ہوں کہ میں بنی فارس میں سے ہوں۔ اور بموجب اس حدیث کے جو کنز العمال میں درج ہے بنی فارس بھی بنی اسرائیل اور اہل بیت میں سے ہیں۔“

(ایک غلطی کا ازالہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۲۱۲، ۲۱۳ حاشیہ)

(د) ”اور ایک مرتبہ مجھے یاد ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک سبزہ زار ہے۔ اس میں کسی قدر فاصلہ پر مجھ سے ہمارے سید و مولیٰ نبی عربی اُمّی صلی اللہ علیہ وسلم مع امام حسن و حسین رضی اللہ عنہما کے کھڑے ہیں۔ تب امام حسین میری طرف آئے اور مجھ سے عربی میں باتیں کیں اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف گئے اور میری طرف اشارہ کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی کہ يَا أَيُّهَا مَنْ هَذَا؟ هُوَ يَعْلَمُ لِسَانَنَا۔ تب آپ نے اس کے جواب میں فرمایا هُوَ مِمَّنَّا۔ هُوَ أَحَدٌ مِّمَّنَّا۔ تب میں نے سمجھ لیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے روحانی تعلق اور رشتہ کی طرف اشارہ کر کے امام حسین کو سمجھا دیا کہ اس کو مجھ سے اور تجھ سے ایک روحانی مناسبت ہے۔“

(تحریر حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

” اِبْشُرِي لَكَ اَحْمَدِي۔ اَنْتَ مُرَادِي وَ مَعِي۔ ۲ غَرَسْتُ لَكَ قُدْرَتِي بِيَدِي۔  
 ۳ سِرُّكَ سِرِّي۔ ۴ اَنْتَ وَجِيهَةٌ فِي حَضْرَتِي۔ ۵ اِخْتَرْتُكَ لِنَفْسِي۔ ۶ اَنْتَ مِيثِي بِمَنْزِلَةِ تَوْجِيْدِي وَ  
 تَفْرِيدِي فَحَانَ اَنْ تُعَانَ وَ تُعْرِفَ بَيْنَ النَّاسِ۔ ۷ يَا اَحْمَدُ فَاضَتْ الرَّحْمَةُ عَلَيَّ شَفَقَتِيكَ۔  
 ۸ بُورِكْتَ يَا اَحْمَدُ وَ كَانَ مَا بَارَكَ اللهُ فِيكَ حَقًّا فِيكَ۔ ۹ الرَّحْمَنُ عَلَّمَ الْقُرْآنَ لِتُنذِرَ قَوْمًا مَّا  
 اَنْذَرَ اَبَاؤُهُمْ وَ لَيْسَتَيْنِ سَبِيْلُ الْمُجْرِمِيْنَ۔ ۱۰ قُلْ اِنِّي اَمْرْتُ وَ اَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ۔ ۱۱ قُلْ اِنْ  
 كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللهَ فَاتَّبِعُوْنِي يُحِبُّكُمْ اللهُ۔ ۱۲ وَيَهْدِكُمْ اللهُ وَ يَنْصُرْكُمْ اللهُ وَ اللهُ خَيْرُ الْمَاكِرِيْنَ۔ ۱۳ وَ مَا  
 كَانَ اللهُ لِيَشْرَكَكَ حَتَّى يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ۔ ۱۴ وَ اِنَّ عَلَيْكَ رَحْمَتِي فِي الدُّنْيَا وَ الدِّيْنِ۔  
 ۱۵ وَ اِنَّكَ الْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِيْنٌ اَمِيْنٌ۔ ۱۶ وَ اِنَّكَ مِنَ الْمُنْصُوْرِيْنَ۔ ۱۷ وَ اَنْتَ وِيثِي بِمَنْزِلَةِ لَا يَعْلَمُهَا  
 الْخَلْقُ۔ ۱۸ وَ مَا اَرْسَلْنَاكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ۔ ۱۹ يَا اَحْمَدُ اسْكُنْ اَنْتَ وَ زَوْجُكَ الْجَنَّةَ۔ ۲۰ يَا اٰدَمُ

ترجمہ۔ ۱ اے میرے احمد تجھے بشارت ہو۔ تو میری مراد ہے اور میرے ساتھ ہے۔ ۲ میں نے اپنے  
 ہاتھ سے تیرا درخت لگایا۔ ۳ تیرا بھید میرا بھید ہے ۴ اور تو میری درگاہ میں وجیہ ہے۔ ۵ میں نے اپنے لئے تجھے  
 چنا۔ ۶ تو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ میری توحید اور تفرید۔ پس وقت آ گیا ہے کہ تو مدد دیا جائے اور لوگوں میں  
 تیرے نام کی شہرت دی جائے۔ ۷ اے احمد تیرے لبوں میں نعمت یعنی حقائق اور معارف جاری ہیں۔ ۸ اے  
 احمد تو برکت دیا گیا اور یہ برکت تیرا ہی حق تھا۔ ۹ خدا نے تجھے قرآن سکھایا یعنی قرآن کے اُن معنوں پر اطلاع  
 دی جن کو لوگ بھول گئے تھے تاکہ تو ان لوگوں کو ڈراوے جن کے باپ دادے بے خبر گزر گئے اور تاکہ مجرموں  
 پر خدا کی جنت پوری ہو جائے۔ ۱۰ اُن کو کہہ دے کہ میں اپنی طرف سے نہیں بلکہ خدا کی وحی اور حکم سے یہ سب  
 باتیں کہتا ہوں اور میں اس زمانہ میں تمام مومنوں میں سے پہلا ہوں۔ ۱۱ ان کو کہہ دے کہ اگر تم خدا تعالیٰ سے  
 محبت کرتے ہو تو آؤ میری پیروی کرو تا خدا بھی تم سے محبت کرے ۱۲ اور یہ لوگ مکر کریں گے اور خدا بھی مکر کرے گا  
 اور خدا بہتر مکر کرنے والا ہے۔ ۱۳ اور خدا ایسا نہیں کرے گا کہ وہ تجھے چھوڑ دے جب تک کہ پاک اور پلید میں فرق  
 نہ کر لے۔ ۱۴ اور تیرے پر دنیا اور دین میں میری رحمت ہے ۱۵ اور تو آج ہماری نظر میں صاحب مرتبہ ہے۔ ۱۶ اور ان  
 میں سے ہے جن کو مدد دی جاتی ہے ۱۷ اور مجھ سے تو وہ مقام اور مرتبہ رکھتا ہے جس کو دنیا نہیں جانتی ۱۸ اور ہم نے دنیا پر  
 رحمت کرنے کے لئے تجھے بھیجا ہے۔ ۱۹ اے احمد اپنے زوج کے ساتھ بہشت میں داخل ہو۔ ۲۰ اے آدم

۱ (نوٹ از ناشر) براہین احمدیہ ہر چہار حصص۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۶۰۲ میں ” اِبْشُرِي لَكَ يَا اَحْمَدِي“ ہے۔

اسْكُنْ أَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ. ۲۱ هَذَا مِنْ رَحْمَةِ رَبِّكَ لِيَكُونَ آيَةً لِلْمُؤْمِنِينَ. ۲۲ أَرَدْتُ أَنْ  
 أَسْتَخْلِفَ فَخَلَقْتُ أَدَمَ لِيَهْتَمَّ الشَّرِيعَةَ وَيُعِي الدِّينَ. ۲۳ جَرِيْتُ اللَّهُ فِي حُلَلِ الْأَنْبِيَاءِ. ۲۴ وَجِيئُهُ  
 فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِينَ. ۲۵ كُنْتُ كَنُزًا مَخْفِيًّا فَأَحْبَبْتُ أَنْ أُعْرَفَ. ۲۶ وَلِنَجْعَلَهُ آيَةً  
 لِلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا وَكَانَ أَمْرًا مَّقْضِيًّا. ۲۷ يَا عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ بَرَأْنِي مِنِّي وَرَافِعَكَ إِلَيَّ وَمُطَهِّرَكَ مِنَ  
 الَّذِينَ كَفَرُوا وَجَاعِلِ الَّذِينَ اتَّبَعُوكَ فَوْقَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. ۲۸ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْأَوْلِيَاءِ  
 وَثَلَاثَةٌ مِنَ الْآخِرِينَ. ۲۹ يُخَوِّفُونَكَ مِنْ دُونِهِ. ۳۰ يَعِصِبُكَ اللَّهُ مِنْ عِنْدِهِ وَ لَوْ لَمْ يَعِصِبْكَ  
 النَّاسُ. ۳۱ وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيرًا. ۳۲ يَحْمَدُكَ اللَّهُ مِنْ عَرْشِهِ. ۳۳ نَحْمَدُكَ وَنُصَلِّي. ۳۴ وَإِنَّا كَفَيْنَاكَ  
 اپنے زوج کے ساتھ بہشت میں داخل ہو یعنی ہر ایک جو تجھ سے تعلق رکھنے والا ہے گو وہ تیری بیوی ہے یا تیرا  
 دوست ہے نجات پائے گا اور اس کو بہشتی زندگی ملے گی اور آخر بہشت میں داخل ہوگا..... ۲۲ میں نے ارادہ کیا  
 کہ زمین پر اپنا جانشین پیدا کروں سو میں نے اس آدم کو پیدا کیا۔ یہ آدم شریعت کو قائم کرے گا اور دین کو زندہ  
 کر دے گا۔ ۲۳ یہ خدا کا رسول ہے نبیوں کے لباس میں۔ ۲۴ دنیا اور آخرت میں وجہہ اور خدا کے مقربوں میں  
 سے۔ ۲۵ میں ایک خزانہ پوشیدہ تھا پس میں نے چاہا کہ پہچانا جاؤں۔ ۲۶ اور ہم اس اپنے بندہ کو اپنا ایک نشان  
 بنائیں گے اور اپنی رحمت کا ایک نمونہ کریں گے، اور ابتدا سے یہی مقدر تھا۔ ۲۷ اے عیسیٰ میں تجھے طبعی طور پر  
 وفات دوں گا یعنی تیرے مخالف تیرے قتل پر قادر نہیں ہو سکیں گے۔ اور میں تجھے اپنی طرف اٹھاؤں گا یعنی  
 دلائل واضحہ سے اور کھلے کھلے نشانوں سے ثابت کر دوں گا کہ تو میرے مقربوں میں سے ہے اور ان تمام الزاموں  
 سے تجھے پاک کروں گا جو تیرے پر منکر لوگ لگاتے ہیں۔ اور وہ لوگ جو مسلمانوں میں سے تیرے پیرو ہوں گے  
 میں ان کو ان دوسرے گروہ پر قیامت تک غلبہ اور فوقیت دوں گا جو تیرے مخالف ہوں گے۔ ۲۸ تیرے تابعین کا  
 ایک گروہ پہلوں میں سے ہوگا اور ایک گروہ پچھلوں میں سے۔ ۲۹ لوگ تجھے اپنی شرارتوں سے ڈرائیں گے  
 ۳۰ پر خدا تجھے دشمنوں کی شرارت سے آپ بچائے گا گو لوگ نہ بچاویں۔ ۳۱ اور تیرا خدا قادر ہے۔ ۳۲ وہ عرش پر  
 سے تیری تعریف کرتا ہے۔ یعنی لوگ جو گالیاں نکالتے ہیں ان کے مقابل پر خدا عرش پر تیری تعریف کرتا ہے۔  
 ۳۳ ہم تیری تعریف کرتے ہیں اور تیرے پر درود بھیجتے ہیں۔ ۳۴ اور جو ٹھٹھا کرنے والے ہیں ان کے لئے ہم

۱ (ترجمہ از مرتب) ۲۱ یہ مرتبہ تیرے رب کی رحمت سے ہے تاکہ مومنوں کے لئے ایک نشان ہو۔

الْمُسْتَهْزِئِينَ۔ ۳۵ وَ قَالُوا إِنْ هُوَ إِلَّا إِفْكٌ إِفْتَرَىٰ۔ ۳۶ وَمَا سَمِعْنَا بِهَذَا فِي آبَائِنَا الْأَوَّلِينَ۔  
 ۳۷ وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ وَ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ۔ ۳۸ كَذَلِكَ لِيَتَّكُونَ آيَةً لِّلْمُؤْمِنِينَ۔  
 ۳۹ وَجَعَلُوا بِهَا وَاسْتَيْقَنَتْهَا أَنفُسُهُمْ ظُلْمًا وَ عُلُوًّا۔ ۴۰ قُلْ عِنْدِي شَهَادَةٌ مِّنَ اللَّهِ فَهَلْ أَنْتُمْ  
 مُؤْمِنُونَ۔ قُلْ عِنْدِي شَهَادَةٌ مِّنَ اللَّهِ فَهَلْ أَنْتُمْ مُّسْلِمُونَ۔ ۴۱ وَقَالُوا أَلَيْسَ لَكَ هَذَا إِنْ هَذَا إِلَّا سِحْرٌ  
 يُؤْتَوْنَهُ وَإِنَّ آيَةَ يَعْرِضُوا وَ يَقُولُوا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ۔ ۴۲ كَتَبَ اللَّهُ لَأَغْلِبَنَّ أَنَا وَ رُسُلِي۔ ۴۳ وَ اللَّهُ  
 غَالِبٌ عَلَىٰ أَمْرِهِ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ۔ ۴۴ هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَ دِينِ الْحَقِّ  
 لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ۔ ۴۵ لَا مَبْدَلَ لِكَلِمَاتِ اللَّهِ۔ ۴۶ وَ الَّذِينَ آمَنُوا وَ لَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ  
 بِظُلْمٍ أُولَٰئِكَ لَهُمُ الْأَمْنُ وَ هُمْ مُّهْتَدُونَ۔ ۴۷ وَ لَا تُخَاطِبُنِي فِي الَّذِينَ ظَلَمُوا إِنَّهُمْ مُّعْرِضُونَ۔  
 ۴۸ وَ إِنْ يَتَّخِذُونَكَ إِلَّا هُزُوًا۔ أَلْهَذَا الَّذِي بَعَثَ اللَّهُ۔ ۴۹ وَيَنْظُرُونَ إِلَيْكَ وَ هُمْ لَا يُبْصِرُونَ۔

اکیلے کافی ہیں۔ ۳۵ اور وہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ تو جھوٹا افترا ہے جو اس شخص نے کیا۔ ۳۶ ہم نے اپنے باپ دادوں  
 سے ایسا نہیں سنا۔ یہ نادان نہیں جانتے کہ کسی کو کوئی مرتبہ دینا خدا پر مشکل نہیں۔ ۳۷ ہم نے انسانوں میں سے  
 بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے۔ ۳۸ پس اسی طرح اس شخص کو یہ مرتبہ عطا فرمایا تاکہ مومنوں کے لئے نشان  
 ہو۔ ۳۹ مگر خدا کے نشانوں سے ان لوگوں نے انکار کیا۔ دل تو مان گئے مگر یہ انکار تکبر اور ظلم کی وجہ سے تھا۔  
 ۴۰ ان کو کہہ دے کہ میرے پاس خاص خدا کی طرف سے گواہی ہے پس کیا تم مانتے نہیں۔ پھر ان کو کہہ دے  
 کہ میرے پاس خاص خدا کی طرف سے گواہی ہے پس کیا تم قبول نہیں کرتے۔ ۴۱ اور جب نشان دیکھتے ہیں  
 تو کہتے ہیں کہ یہ تو ایک معمولی امر ہے جو قدیم سے چلا آتا ہے..... ۴۲ خدا نے قدیم سے لکھ رکھا ہے یعنی مقرر  
 کر رکھا ہے کہ میں اور میرے رسول ہی غالب ہوں گے۔ یعنی گو کسی قسم کا مقابلہ آپڑے جو لوگ خدا کی طرف  
 سے ہیں وہ مغلوب نہیں ہوں گے۔ ۴۳ اور خدا اپنے ارادوں پر غالب ہے مگر اکثر لوگ نہیں سمجھتے۔ ۴۴ خدا ہی  
 خدا ہے جس نے اپنا رسول ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تاکہ اس دین کو تمام دینوں پر غالب کرے۔  
 ۴۵ کوئی نہیں جو خدا کی باتوں کو بدل دے۔ ۴۶ اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور اپنے ایمان کو کسی ظلم سے آلودہ  
 نہیں کیا ان کو ہر ایک بلا سے امن ہے اور وہی ہیں جو ہدایت یافتہ ہیں۔ ۴۷ اور ظالموں کے بارے میں مجھ  
 سے کچھ کلام نہ کرو تو ایک غرق شدہ قوم ہے۔ ۴۸ اور تجھے ان لوگوں نے ایک ہنسی کی جگہ بنا رکھا ہے اور کہتے  
 ہیں کہ کیا یہی ہے جو خدا نے مبعوث فرمایا۔ ۴۹ اور تیری طرف دیکھتے ہیں اور تو انہیں نظر نہیں آتا۔

۵۰. وَإِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِي كَفَّرَ. ۵۱. أَوْ قَدْ لَبِىَ يَا هَامَانَ لَعَلِّىَ أَطَّلِعُ عَلَى إِلِهِ مَوْسَىٰ وَ إِنِّى لَأَظُنُّهُ مِنَ الْكَاذِبِينَ. ۵۲. تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ. ۵۳. مَا كَانَ لَهُ أَنْ يَدْخُلَ فِيهَا إِلَّا حَائِفًا. ۵۴. وَمَا أَصَابَكَ مِنَ اللَّهِ. ۵۵. الْفِتْنَةُ هَهُنَا فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ أُولُو الْعَزْمِ. ۵۶. إِلَّا إِنَّهَا فِتْنَةٌ مِنَ اللَّهِ لِيُحِبَّ حُبًّا جَمًّا. حُبًّا مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْأَكْرَمِ. ۵۷. عَطَاءٌ غَيْرٌ مَجْدُودٍ. ۵۸. وَفِي اللَّهِ أَجْرُكَ وَيَرْضَىٰ عَنْكَ رَبُّكَ وَيُؤْتِمُّرُ أَسْمَكَ. ۵۹. وَعَسَىٰ أَنْ تُحِبُّوا شَيْئًا وَهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ وَعَسَىٰ أَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا وَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ. ۱

۵۰. اور یاد کرو وہ وقت جب تیرے پر ایک شخص سراسر مکر سے تکفیر کا فتویٰ دے گا..... ۵۱. وہ اپنے بزرگ ہامان کو کہے گا کہ اس تکفیر کی بنیاد تو ڈال کہ تیرا اثر لوگوں پر بہت ہے اور تو اپنے فتویٰ سے سب کو افر و خنہ کر سکتا ہے سو تو سب سے پہلے اس کفر نامہ پر مہر لگا تا سب علماء بھڑک اٹھیں اور تیری مہر کو دیکھ کر وہ بھی مہریں لگا دیں اور تاکہ میں دیکھوں کہ خدا اس شخص کے ساتھ ہے یا نہیں کیونکہ میں اس کو جھوٹا سمجھتا ہوں (تب اس نے مہر لگا دی) ۵۲. ابولہب ہلاک ہو گیا اور اُس کے دونوں ہاتھ ہلاک ہو گئے۔ (ایک وہ ہاتھ جس کے ساتھ تکفیر نامہ کو پکڑا اور دوسرا وہ ہاتھ جس کے ساتھ مہر لگائی یا تکفیر نامہ لکھا) ۵۳. اس کو نہیں چاہیے تھا کہ اس کام میں دخل دیتا مگر ڈرتے ڈرتے۔ ۵۴. اور جو تجھے رنج پہنچے گا وہ تو خدا کی طرف سے ہے۔ ۵۵. جب وہ ہامان تکفیر نامہ پر مہر لگا دے گا تو بڑا فتنہ برپا ہوگا۔ پس تو صبر کر جیسا کہ اولوالعزم نبیوں نے صبر کیا..... ۵۶. یہ فتنہ خدا کی طرف سے فتنہ ہوگا تا وہ تجھ سے بہت محبت کرے۔ ۵۷. جو دائمی محبت ہے جو کبھی منقطع نہیں ہوگی ۵۸. اور خدا میں تیرا اجر ہے۔ خدا تجھ سے راضی ہوگا اور تیرے نام کو پورا کرے گا۔ ۵۹. بہت ایسی باتیں ہیں کہ تم چاہتے ہو مگر وہ تمہارے لئے اچھی نہیں اور بہت ایسی باتیں ہیں کہ تم نہیں چاہتے اور وہ تمہارے لئے اچھی ہیں اور خدا جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔“

(اربعین نمبر ۳۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۲۱۰ تا ۲۱۸ و ضمیرہ تحفہ گولروویہ۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۵۹ تا ۶۵)

۱۹۰۰ ”خدا نے مجھے اطلاع دی ہے۔ تمہارے پر حرام ہے اور قطعی حرام ہے کہ کسی مکفر اور مکذّب

۱. حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ”چونکہ کئی دفعہ کئی توتیبوں کے رنگ میں یہ الہامات ہو چکے ہیں اس لئے فقرات کے جوڑنے میں ایک خاص ترتیب کا لحاظ نہیں۔ ہر ایک ترتیب فہم لمہم کے مطابق الہامی ہے۔“

(اربعین نمبر ۳۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۲۱۲ حاشیہ)

یا متردّد کے پیچھے نماز پڑھو بلکہ چاہیے کہ تمہارا وہی امام ہو جو تم میں سے ہو۔ اسی کی طرف حدیث بخاری کے ایک پہلو میں اشارہ ہے کہ **إِمَامُكُمْ مِنْكُمْ**۔“ (اربعین نمبر ۳۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۴۱۷ حاشیہ)

**۱۹۰۰ء** ”ہم بطور نمونہ چند الہامات دوسری کتابوں میں سے لکھتے ہیں چنانچہ ازالہ اوہام<sup>۱</sup> میں صفحہ ۶۳۴ سے اخیر تک اور نیز دوسری کتابوں میں یہ الہام ہیں۔ **جَعَلْنَاكَ الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ** ہم نے تجھ کو مسیح ابن مریم بنایا یہ کہیں گے کہ ہم نے پہلوں سے ایسا نہیں سنا سوتو ان کو جواب دے کہ تمہارے معلومات وسیع نہیں۔ تم ظاہر لفظ اور ابہام پر قانع ہو اور پھر ایک اور الہام ہے اور وہ یہ ہے۔

**الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَكَ الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ۔ اَنْتَ الشَّيْخُ الْمَسِيحُ الَّذِي لَا يُضَاعُ وَقْتُهُ۔ كَيْفَ لَكَ ذُرٌّ لَا يُضَاعُ۔**

یعنی خدا کی سب حمد ہے جس نے تجھ کو مسیح ابن مریم بنایا۔ تو وہ شیخ مسیح ہے جس کا وقت ضائع نہیں کیا جائے گا۔ تیرے جیسا موتی ضائع نہیں کیا جاتا۔ اور پھر فرمایا۔

**لُنْحِيْبِيْنِكَ حَيُوْتَةً طِيْبَةً۔ ثَمَانِيْنَ حَوْلًا اَوْ قَرِيْبًا مِنْ ذَالِكَ۔ وَتَرَى نَسْلًا بَعِيْدًا۔ مَطْهَرُ الْحَقِّ وَالْعَلَاءِ كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ۔**

یعنی ہم تجھے ایک پاک اور آرام کی زندگی عنایت کریں گے۔ اسی برس یا اس کے قریب قریب یعنی دو چار برس کم یا زیادہ۔ اور تو ایک دور کی نسل دیکھے گا۔ بلندی اور غلبہ کا مظہر۔ گویا خدا آسمان سے نازل ہوا۔ اور پھر فرمایا۔

**يَا بِي قَمَرُ الْاَنْبِيَاءِ وَاْمْرُكَ يَتَاْتِي۔ مَا اَنْتَ اَنْ تَتْرُكَ الشَّيْطَانَ قَبْلَ اَنْ تَغْلِبَهُ۔ اَلْفَوْقُ مَعَكَ وَالتَّحْتُ مَعَ اَعْدَائِكَ۔**

یعنی نبیوں کا چاند چڑھے گا اور تو کامیاب ہو جائے گا۔ تو ایسا نہیں کہ شیطان کو چھوڑ دے قبل اس کے کہ اس پر غالب ہو۔ اور اوپر رہنا تیرے حصے میں ہے اور نیچے رہنا تیرے دشمنوں کے حصے میں۔ اور پھر فرمایا۔

**اِنِّي مُهَيِّئُ مَنْ اَرَادَ اِهَاتَتَكَ۔ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُتْرَكَ حَتَّى يَبِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ۔ سُبْحَانَ**

اللَّهُ أَنْتَ وَقَارُهُ. فَكَيْفَ يَتَزَكَّى. إِنْ أَنَا اللَّهُ فَاحْتَرَنِي. قُلْ رَبِّ إِنِّي اخْتَرْتُكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ.

ترجمہ۔ میں اُس کو ذلیل کروں گا جو تیری ذلت چاہتا ہے اور میں اُس کو مدد دوں گا جو تیری مدد کرتا ہے اور خدا ایسا نہیں جو تجھے چھوڑ دے جب تک وہ پاک اور پلید میں فرق نہ کر لے۔ خدا ہر ایک عیب سے پاک ہے اور تو اس کا وقار ہے۔ پس وہ تجھے کیوں کر چھوڑ دے۔ میں ہی خدا ہوں۔ تو سراسر میرے لئے ہو جا۔ تو کہہ اے میرے رب! میں نے تجھے ہر چیز پر اختیار کیا۔

اور پھر فرمایا۔

سَيَقُولُ الْعَدُوُّ لَسْتَ مُرْسَلًا. سَنَأْخُذُكَ مِنْ مَّارِنٍ أَوْ خُرْطُومٍ. وَإِنَّا مِنَ الظَّالِمِينَ مُنتَقِمُونَ. إِنْ مَعَ الْاَفْوَاجِ اِتِّبِكَ بَعْتَةٌ. يَوْمَ يَعِضُ الظَّالِمُ عَلَى يَدَيْهِ يَا لَيْتَنِي اِتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُولِ سَبِيلًا. وَقَالُوا سَيُقْلَبُ اَلْاَمْرُ وَمَا كَانُوا عَلَى الْغَيْبِ مُطَّلِعِينَ. اِنَّا اَنْزَلْنَاكَ وَكَانَ اللَّهُ قَدِيرًا.

یعنی دشمن کہے گا کہ تو خدا کی طرف سے نہیں ہے۔ ہم اس کو ناک سے پکڑیں گے یعنی دلائل قاطعہ سے اس کا دم بند کر دیں گے۔ اور ہم جزا کے دن ظالموں سے بدلہ لیں گے۔ میں اپنی فوجوں کے ساتھ تیرے پاس ناگہانی طور پر آؤں گا۔ یعنی جس گھڑی تیری مدد کی جائے گی اُس گھڑی کا تجھے علم نہیں اور اُس دن ظالم اپنے ہاتھ کاٹے گا کہ کاش میں اس خدا کے بھیجے ہوئے سے مخالفت نہ کرتا اور اس کے ساتھ رہتا۔ اور کہتے ہیں کہ یہ جماعت متفرق ہو جائے گی اور بات بگڑ جائے گی حالانکہ ان کو غیب کا علم نہیں دیا گیا۔ تو ہماری طرف سے ایک بُرہان ہے اور خدا قادر تھا کہ ضرورت کے وقت میں اپنی بُرہان ظاہر کرتا۔

اور پھر فرمایا۔

اِنَّا اَرْسَلْنَا اَحْمَدًا اِلَى قَوْمِهِ فَاَعْرَضُوا وَقَالُوا كَذَّابٌ اَشْرٌ. وَجَعَلُوا يَشْهَدُونَ عَلَيْهِ وَيَسِيلُونَ كَمَا اِمْنَهَبِهِ. اِنَّ حَبِيْبِي قَرِيْبٌ مُسْتَبْرٌ. يَا تَبَّكَ نَصْرَتِي. اِنِّي اَنَا الرَّحْمٰنُ. اَنْتَ قَابِلٌ يَا تَبَّكَ وَاِبْلٌ. اِنِّي حَاشِرٌ كُلِّ قَوْمٍ يَأْتُوْنَكَ جُنْبًا. وَ اِنِّي اَنْزَلْتُ مَكَانَكَ. تَنْزِيْلٌ مِّنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ. بَلَجَتْ اَيَاتِيْ وَلَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكَافِرِيْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلًا. اَنْتَ مَدِيْنَةُ الْعِلْمِ. طَيْبٌ مَّقْبُوْلٌ الرَّحْمٰنِ. وَاَنْتَ اَسْمِي الْاَعْلٰى. بَشْرِيْ لَكَ فِيْ هَذِهِ الْاَيَّامِ. اَنْتَ مِيْنِيْ يَا اِبْرَ اِهِيْمِ. اَنْتَ الْقَائِمُ عَلَى نَفْسِهِ. مَطْهَرُ الْحَيِّ. وَاَنْتَ مِيْنِيْ مَبْدَءُ الْاَمْرِ. اَنْتَ مِنْ مَّاءٍ نَاوَهُمْ مِّنْ فَشَلٍ. اَمْرٌ

يَقُولُونَ نَحْنُ جَمِيعٌ مُّنتَصِرُونَ. سَيَهْزَمُ الْجَنُوعُ وَيَوْلُونَ الدُّبُرَ. الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ لَكُمْ الضُّمُورَ  
وَالنَّسَبَ. أَنْذِرْ قَوْمَكَ وَقُلْ إِنِّي نَذِيرٌ مُّبِينٌ. إِنَّا أَخْرَجْنَا لَكَ زُرُوعًا يَا إِبْرَاهِيمُ. قَالُوا لَنْهْلِكَ نَتَّكُفُ  
قَالَ لَا خَوْفَ عَلَيْكُمْ لِأَغْلِبَنَ أَنَا وَرُسُلِي. وَإِنِّي مَعَ الْأَفْوَاجِ أَتِيكَ بَعْتَةً. وَإِنِّي أَمُوجُ مَوْجِ  
الْبَحْرِ. إِنَّ فَضْلَ اللَّهِ لَآتٍ. وَلَيْسَ لِأَحَدٍ أَنْ يُرَدَّ مَا آتَى. قُلْ إِنِّي وَرَبِّي إِنَّهُ لَحَقٌّ لَا يَتَّبَعُهُ وَلَا  
يَخْفَى وَيُنزِلُ مَا تَعَجَّبَ مِنْهُ وَحْيٌ مِنْ رَبِّ السَّمَوَاتِ الْعُلَى. لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ. يَعْلَمُ كُلَّ شَيْءٍ وَيَرَى.  
إِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوْا وَالَّذِينَ هُمْ يُحْسِنُونَ الْعُسَى. تَفْتَحُ لَهُمُ أَبْوَابَ السَّمَاءِ. وَلَهُمْ بُشْرَى  
فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا. أَنْتَ تَرْبِي فِي حَجْرٍ النَّبِيِّ. وَأَنْتَ تَسْكُنُ قَائِنَ الْجِبَالِ وَإِنِّي مَعَكَ فِي كُلِّ حَالٍ.

ترجمہ۔ ہم نے احمد کو اس کی قوم کی طرف بھیجا تب لوگوں نے کہا کہ یہ کذاب ہے۔ اور انہوں نے اس پر  
گواہیاں دیں اور سیلاب کی طرح اُس پر گرے۔ اُس نے کہا کہ میرا دوست قریب ہے مگر پوشیدہ۔ تجھے میری  
مدد آئے گی۔ میں رحمن ہوں۔ تو قابلیت رکھتا ہے۔ اس لئے تو ایک بزرگ بارش کو پائے گا۔ میں ہر ایک قوم میں  
سے گروہ کے گروہ تیری طرف بھیجوں گا۔ میں نے تیرے مکان کو روشن کیا۔ یہ اس خدا کا کلام ہے جو عزیز اور رحیم  
ہے اور اگر کوئی کہے کہ کیوں کر ہم جانیں کہ یہ خدا کا کلام ہے تو اُن کے لئے یہ علامت ہے کہ یہ کلام نشانوں کے  
ساتھ اُترا ہے اور خدا ہرگز کافروں کو یہ موقع نہیں دے گا کہ مومنوں پر کوئی واقعی اعتراض کر سکیں۔ تو علم کا شہر  
ہے۔ طیب اور خدا کا مقبول۔ اور تو میرا سب سے بڑا نام ہے تجھے ان دنوں میں خوشخبری ہو۔ اے ابراہیم! تو مجھ  
سے ہے تو خدا کے نفس پر قائم ہے زندہ خدا کا مظہر اور تو مجھ سے امر مقصود کا مبداء ہے اور تو ہمارے پانی سے ہے اور  
دوسرے لوگ فٹل سے۔ کیا یہ کہتے ہیں کہ ہم ایک بڑی جماعت ہیں انتقام لینے والے۔ یہ سب بھاگ جائیں  
گے اور پیٹھ پھیر لیں گے۔ اور خدا قابل تعریف ہے جس نے تجھے دامادی اور آباءی عزت بخشی۔ اپنی قوم کو ڈرا اور  
کہہ کہ میں خدا کی طرف سے ڈرانے والا ہوں۔ ہم نے کئی کھیت تیرے لئے تیار کر رکھے ہیں اے ابراہیم۔ اور  
لوگوں نے کہا کہ ہم تجھے ہلاک کریں گے مگر خدا نے اپنے بندہ کو کہا کہ کچھ خوف کی جگہ نہیں۔ میں اور میرے  
رسول غالب ہوں گے۔ اور میں اپنی فوجوں کے ساتھ عنقریب آؤں گا۔ میں سمندر کی طرح موجزنی کروں گا۔  
خدا کا فضل آنے والا ہے اور کوئی نہیں جو اس کو رد کر سکے۔ اور کہہ خدا کی قسم یہ بات سچ ہے اس میں تبدیلی نہیں  
ہوگی اور نہ وہ چھپی رہے گی، اور وہ امر نازل ہوگا جس سے تو تعجب کرے گا۔ یہ خدا کی وحی ہے جو اونچے آسمانوں کا  
بنانے والا ہے۔ اُس کے سوا کوئی خدا نہیں۔ ہر ایک چیز کو جانتا ہے اور دیکھتا ہے۔ اور وہ خدا اُن کے ساتھ ہے جو



اُس سے ڈرتے ہیں اور نیکی کو نیک طور پر ادا کرتے ہیں اور اپنے نیک عملوں کو خوبصورتی کے ساتھ انجام دیتے ہیں۔ وہی ہیں جن کے لئے آسمان کے دروازے کھولے جائیں گے۔ اور دنیا کی زندگی میں بھی ان کو بشارتیں ہیں۔ تو نبی کی کنارِ عاطفت میں پرورش پا رہا ہے..... اور میں ہر حال میں تیرے ساتھ ہوں۔ اور پھر فرمایا۔

”وَقَالُوا إِن هَذَا إِلَّا اِخْتِلَاقٌ. إِنَّ هَذَا الرَّجُلَ يَجُوعُ الدِّينَ. قُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ. قُلْ لَوْ كَانَ الْأَمْرُ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللَّهِ لَوَجَدْتُمْ فِيهِ اِخْتِلَافًا كَثِيرًا. هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَدِينِ الْحَقِّ وَتَهْدِيْبِ الْأَخْلَاقِ. قُلْ إِنِ افْتَرَيْتُهُ فَعَلَىٰ إِجْرَائِي. وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا. تَنْزِيلٌ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الرَّحِيمِ. لِيُنذِرَ قَوْمًا مَّا أُنذِرَ آبَاءَهُمْ. وَلِيُنذِرَ قَوْمًا آخَرِينَ. عَسَىٰ اللَّهُ أَنْ يَجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الَّذِينَ كَفَرُوا مَوَدَّةً. يَخْرُجُونَ عَلَى الْأَذْقَانِ سُجَّدًا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا إِنَّنَا كُنَّا خَاطِئِينَ. لَا تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ. يَغْفِرُ اللَّهُ لَكُمْ وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ. إِنِّي أَنَا اللَّهُ فَأَعْبُدْنِي وَلَا تُنْسِنِي وَاجْتَهِدْ أَنْ تَصِلَ إِلَيَّ وَأَسْأَلُ رَبَّكَ وَكُنْ سَأُولًا. اللَّهُ وَلِيُّ الْحَنَانِ عَلَّمَ الْقُرْآنَ. فَبِآيِ حَدِيثٍ بَعْدَهُ تَحْكُمُونَ. نَزَّلْنَا عَلَىٰ هَذَا الْعَبْدِ رَحْمَةً. وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ. إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ. دَنِي فَتَدُلُّ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَىٰ. ذَرْنِي وَالْمُكَدِّبِينَ. إِنِّي مَعَ الرَّسُولِ أَقْوَمُ. إِنْ يَوْحَىٰ لِفَضْلِ عَظِيمٍ. وَإِنَّكَ عَلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ. وَإِنَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِي نَعِدُهُمْ أَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ. وَإِنِّي رَافِعُكَ إِلَيَّ وَيَأْتِيكَ نُصْرَتِي. إِنِّي أَنَا اللَّهُ ذُو السُّلْطَانِ.

ترجمہ۔ اور کہتے ہیں کہ یہ بناوٹ ہے اور یہ شخص دین کی بیخ کنی کرتا ہے۔ کہہ حق آیا اور باطل بھاگ گیا۔ کہہ اگر یہ امر خدا کی طرف سے نہ ہوتا تو تم اُس میں بہت سا اختلاف پاتے یعنی خدا تعالیٰ کی کلام سے اس کی کوئی تائید نہ ملتی..... خدا وہ خدا ہے جس نے اپنے رسول کو یعنی اس عاجز کو ہدایت اور دین حق اور تہذیب اخلاق کے ساتھ بھیجا۔ ان کو کہہ دے کہ اگر میں نے افترا کیا ہے تو میرے پر اس کا جرم ہے یعنی میں ہلاک ہو جاؤں گا۔ اور اُس شخص سے زیادہ تر ظالم کون ہے جو خدا پر جھوٹ باندھے۔ یہ کلام خدا کی طرف سے ہے جو غالب اور رحیم ہے تا تو ان لوگوں کو ڈراوے جن کے باپ دادے نہیں ڈرائے گئے اور تا دوسری قوموں کو دعوت دین کرے۔

لہ (ترجمہ از مرتب) اور تو پہاڑوں کی چوٹیوں پر رہتا ہے۔

عنقریب ہے کہ خدا تم میں اور تمہارے دشمنوں میں دوستی کر دے گا اور تیرا خدا ہر چیز پر قادر ہے۔ اس روز وہ لوگ سجدہ میں گریں گے یہ کہتے ہوئے کہ اے ہمارے خدا ہمارے گناہ معاف کر ہم خطا پر تھے۔ آج تم پر کوئی سرزنش نہیں خدا معاف کرے گا اور وہ ارحم الراحمین ہے۔ میں خدا ہوں۔ میری پرستش کر اور میرے تک پہنچنے کے لئے کوشش کرتا رہ۔ اپنے خدا سے مانگتا رہ اور بہت مانگنے والا ہو۔ خدا دوست اور مہربان ہے۔ اس نے قرآن سکھلایا۔ پس تم قرآن کو چھوڑ کر کس حدیث پر چلو گے۔ ہم نے اس بندہ پر رحمت نازل کی ہے۔ اور یہ اپنی طرف سے نہیں بولتا بلکہ جو کچھ تم سنتے ہو یہ خدا کی وحی ہے۔ یہ خدا کے قریب ہوا یعنی اوپر کی طرف گیا اور پھر نیچے کی طرف تبلیغ حق کے لئے جھکا اس لئے یہ دو قوسوں کے وسط میں آ گیا۔ اوپر خدا اور نیچے مخلوق۔ مکہ بن کے لئے مجھ کو چھوڑ دے۔ میں اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہوں گا۔ میرا دن بڑے فیصلہ کا دن ہے اور تو سیدھی راہ پر ہے اور جو کچھ ہم اُن کے لئے وعدے کرتے ہیں ہو سکتا ہے کہ ان میں سے کچھ تیری زندگی میں تجھ کو دکھلا دیں اور یا تجھ کو وفات دے دیں اور بعد میں وہ وعدے پورے کریں۔ اور میں تجھے اپنی طرف اٹھاؤں گا یعنی تیرا رفع الی اللہ دینا پر ثابت کر دوں گا اور میری مدد تجھے پہنچے گی۔ میں ہوں وہ خدا جس کے نشان دلوں پر تسلط کرتے ہیں اور اُن کو قبضہ میں لے آتے ہیں۔“

۱۹۰۰ء ”۱ ایک عزت کا خطاب۔ ایک عزت کا خطاب۔ لَكَ خِطَابٌ الْعِزَّةِ۔ ۲ ایک بڑا نشان اس کے ساتھ ہوگا۔ (عزت کے خطاب سے مراد یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایسے اسباب پیدا ہو جائیں گے کہ اکثر لوگ پہچان لیں گے اور عزت کا خطاب دیں گے اور یہ تب ہوگا جب ایک نشان ظاہر ہوگا۔) ۳ خدا نے ارادہ کیا ہے کہ تیرا نام بڑھاوے اور آفاق میں تیرے نام کی خوب چمک دکھاوے۔ ۴ میں اپنی چمک دکھاؤں گا اور قدرت نمائی سے تجھے اٹھاؤں گا۔ ۵ آسمان سے کئی تخت اترے مگر سب سے اونچا تیرا تخت بچھایا گیا۔ ۶ دشمنوں سے ملاقات کرتے وقت فرشتوں نے تیری مدد کی۔ ۷ آپ کے ساتھ انگریزوں کا نرمی کے ساتھ ہاتھ تھا۔ ۸ اسی

۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ”یہ تو غیر ممکن ہے کہ تمام لوگ مان لیں کیونکہ بموجب آیت **وَلِذَا لِكَ خَلَقْتَهُمْ** اور بموجب آیت **كِرِيمٌ وَجَاعِلُ الَّذِينَ اتَّبَعُوكَ فَوْقَ الَّذِينَ كَفَرُوا** الی یومِ الْقِيَامَةِ۔ سب کا ایمان لانا خلاف نص صریح ہے۔ پس اس جگہ سعید لوگ مراد ہیں۔“ (اربعین نمبر ۳۔ روحانی خزائن جلد ۱، صفحہ ۴۲۷ حاشیہ)

۲۔ (ترجمہ از ناشر) اور اسی کے لئے اس نے انہیں پیدا کیا تھا۔ (ہود: ۱۲۰)

۳۔ (ترجمہ از ناشر) اور تیرے تابعین کو منکروں پر قیامت کے دن تک فائق رکھنے والا ہوں۔ (ال عمران: ۵۶)

طرف خدا تعالیٰ تھا جو آپ تھے۔ آسمان پر دیکھنے والوں کو ایک رائی برابر غم نہیں ہوتا۔ ۱۰ یہ طریق اچھا نہیں اس سے روک دیا جائے مسلمانوں کے لیڈر عبدالکریم کو۔ ۱۱ خُلْدُ وَالرِّفْقُ بِالرِّفْقِ فَإِنَّ الرِّفْقَ رَأْسُ الخَيْرَاتِ۔ نرمی کرو۔ نرمی کرو کہ تمام نیکیوں کا سر نرمی ہے (اخویم مولوی عبدالکریم صاحب نے اپنی بیوی سے کسی قدر زبانی سختی کا برتاؤ کیا تھا۔ اس پر حکم ہوا کہ اس قدر سخت گوئی نہیں چاہیے۔ حتی المقدور پہلا فرض مومن کا ہر ایک کے ساتھ نرمی اور حُسنِ اخلاق ہے اور بعض اوقات تلخ الفاظ کا استعمال بطور تلخ دوا کے جائز ہے۔ اما بحکم ضرورت و بقدر ضرورت نہ یہ کہ سخت گوئی طبیعت پر غالب آجائے۔) ۱۲ خدا تیرے سب کام درست کر دے گا اور تیری ساری مُرادیں تجھے دے گا۔ ۱۳ رب الافواج اس طرف توجہ کرے گا۔ ۱۴ اگر مسیح ناصری کی طرف دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ اس جگہ اس سے برکات کم نہیں ہیں۔ ۱۵ اور مجھے آگ سے مت ڈراؤ کیونکہ آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی غلام ہے۔ (یہ فقرہ بطور حکایت میری طرف سے خدا تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے۔)

اور پھر فرمایا

”لوگ آئے اور دعویٰ کر بیٹھے۔ شیر خدا نے اُن کو پکڑا۔ شیر خدا نے فتح پائی۔

اور پھر فرمایا۔

۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ”اس الہام میں تمام جماعت کے لئے تعلیم ہے کہ اپنی بیویوں سے رفق اور نرمی کے ساتھ پیش آویں۔ وہ اُن کی کنیز کیں نہیں ہیں۔ درحقیقت نکاح مرد اور عورت کا باہم ایک معاہدہ ہے پس کوشش کرو کہ اپنے معاہدہ میں دغا باز نہ ٹھہرو۔ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ<sup>۱</sup> یعنی اپنی بیویوں کے ساتھ نیک سلوک کے ساتھ زندگی کرو اور حدیث میں ہے خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ بِالْهَلِيلِ یعنی تم میں سے اچھا وہی ہے جو اپنی بیوی سے اچھا ہے سو روحانی طور پر اپنی بیویوں سے نیکی کرو۔ ان کے لئے دعا کرتے رہو اور طلاق سے پرہیز کرو کیونکہ نہایت بد خدا کے نزدیک وہ شخص ہے جو طلاق دینے میں جلدی کرتا ہے جس کو خدا نے جوڑا ہے اس کو ایک گندہ برتن کی طرح جلد مت توڑو۔“ (اربعین نمبر ۳۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۴۲۸ حاشیہ)

۲۔ البدر میں یہ الہام پون مندرج ہے۔ ”مجھے یاد ہے کہ ایک مرتبہ مجھے الہام ہوا تھا اور دوزبان میں آگ سے ہمیں مت ڈرا۔ آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی غلام ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ جو خدا کا بندہ ہوگا اسے طاعون نہ ہوگی اور جو شخص ضرر اٹھاوے گا اپنے نفس سے اٹھاوے گا۔“

(البدر مورخہ ۲۸ نومبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۳۴)

بخرام کہ وقتِ تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں بر منار بلند تر محکم افتاد۔<sup>۱</sup>  
 پاک محمد مصطفیٰ نبیوں کا سردار۔ و روشن شد نشا نہائے من۔<sup>۲</sup> بڑا مبارک وہ دن ہوگا۔ دنیا میں  
 ایک نذیر آیا پر دنیا نے اُس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے  
 اُس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔ آمین۔“ (اربعین نمبر ۳۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۴۲۸، ۴۲۹)

**۱۹۰۰ء** ”میرے ایک دوست نے اپنی نیک نیتی سے یہ عذر پیش کیا تھا کہ آیت لَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا<sup>۳</sup>  
 میں صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مخاطب ہیں۔ اس سے کیوں کر سمجھا جائے کہ اگر کوئی دوسرا شخص افترا  
 کرے تو وہ بھی ہلاک کیا جائے گا..... جس رات میں نے اپنے اس دوست کو یہ باتیں سمجھائیں تو اسی رات  
 مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے وہ حالت ہو کر جو وحی اللہ کے وقت میرے پر وارد ہوتی ہے وہ نظارہ گفتگو کا دوبارہ  
 دکھلایا گیا اور پھر الہام ہوا۔ قُلْ اِنَّ هُدٰى اللّٰهُ هُوَ الْهُدٰى<sup>۴</sup>  
 یعنی خدا نے جو مجھے اس آیت لَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا کے متعلق سمجھایا ہے۔ وہی معنی صحیح ہیں۔“

(اربعین نمبر ۴۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۴۳۲، ۴۳۶)

۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ”اس فقرہ سے مراد کہ محمدیوں کا پیرا اونچے منار پر جا پڑا یہ ہے کہ تمام  
 نبیوں کی پیشگوئیاں جو آخر الزمان کے مسیح موعود کے لئے تھیں جس کی نسبت یہود کا خیال تھا کہ ہم میں سے پیدا ہوگا اور  
 عیسائیوں کا خیال تھا کہ ہم میں سے پیدا ہوگا مگر وہ مسلمانوں میں سے پیدا ہوا اس لئے بلند مینار عزت کا محمدیوں کے حصہ  
 میں آیا اور اس جگہ محمدی کہا۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جو لوگ اب تک صرف ظاہری قوت اور شوکتِ اسلام دیکھ  
 رہے تھے جس کا اسم محمد مظہر ہے اب وہ لوگ بکثرت آسمانی نشان پائیں گے جو اسم احمد کے مظہر کو لازم حال ہے  
 کیونکہ اسم احمد انکسار اور فروتنی اور کمال درجہ کی معنویت کو چاہتا ہے جو لازم حال حقیقت احمدیت اور حامدیت  
 اور عاشقیّت اور محبتیت ہے اور حامدیت اور عاشقیّت کے لازم حال صدور آیات تائید یہ ہے۔“

(اربعین نمبر ۳۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۴۲۹ حاشیہ)

۲۔ (ترجمہ از ناشر) اور میرے نشان روشن ہو گئے۔

۳۔ (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمد) میاں وزیر خاں صاحب افغان کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دوست مولوی

محمد احسن صاحب تھے۔ رجسٹر روایات صحابہ نمبر ۱۴ صفحہ ۳۶۳۔

۴۔ (ترجمہ از ناشر) کہہ ہدایت دراصل خدا کی ہدایت ہے۔

۵۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ”اگر کوئی شخص بطور افترا کے نبوت اور مامور من اللہ ہونے کا دعویٰ کرے تو وہ  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ نبوت کے مانند ہرگز زندگی نہیں پائے گا۔“ (اربعین نمبر ۴۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۴۳۰)

۴ دسمبر ۱۹۰۰ء ”منشی الہی بخش اکونٹس کی کتاب عصائے موسیٰ مجھ کو ملی جس میں میری ذاتیات کی نسبت محض صُوَظَن سے اور خدا کی بعض سچی اور پاک پیشگوئیوں پر سراسر شتاب کاری سے حملے کئے گئے ہیں۔ وہ کتاب جب میں نے ہاتھ سے چھوڑی تو تھوڑی دیر کے بعد منشی الہی بخش صاحب کی نسبت یہ الہام ہوا۔

يُرِيدُونَ اَنْ يُرَوِّاْ ظَمْسَكُمْ . وَاللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يُرِيْكَ اِنْعَامَهُ . اَلْاِنْعَامَاتِ الْمَتَوَاتِرَةَ . اَنْتَ مِنْئِ بِمَنْزِلَةِ اَوْلَادِي . وَاللّٰهُ وَلِيْكَ وَرَبُّكَ . فَكُلْنَا يَا كَاۡرُ كُوْنِيْ بَرَدًا . اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا۟ وَالَّذِيْنَ هُمْ يُحْسِنُوْنَ الْحُسْنٰى .<sup>۱</sup>

ترجمہ۔ یہ لوگ خونِ حیض تجھ میں دیکھنا چاہتے ہیں یعنی ناپاکی اور پلیدی اور خباثت کی تلاش میں ہیں اور خدا چاہتا ہے کہ اپنی متواتر نعمتیں جو تیرے پر ہیں دکھلا دے اور خونِ حیض سے تجھے کیوں کر مشابہت ہو اور وہ کہاں تجھ میں باقی ہے۔ پاک تغیرات نے اس خون کو خوبصورت لڑکا بنا دیا اور وہ لڑکا جو اس خون سے بنا میرے ہاتھ سے پیدا ہوا اس لئے تو مجھ سے بمنزلہ اولاد کے ہے۔ یعنی گویوں کا گوشت پوست خونِ حیض سے ہی پیدا ہوتا ہے مگر وہ خونِ حیض کی طرح ناپاک نہیں کہلا سکتے۔ اسی طرح تو بھی انسان کی فطرتی ناپاکی سے جو لازمِ بشریت ہے اور خونِ حیض سے مشابہ ہے ترقی کر گیا ہے۔ اب اس پاک لڑکے میں خونِ حیض کی تلاش کرنا مُتَمَق ہے۔ وہ تو خدا کے ہاتھ سے غلامِ زکی بن گیا اور اس کے لئے بمنزلہ اولاد کے ہو گیا۔ اور خدا تیرا متوالی اور تیرا پروردگار ہے اس لئے خاص طور پر پداری مشابہت درمیان ہے۔ جس آگ کو اس کتاب عصائے موسیٰ سے بھڑکانا چاہا ہے ہم نے اُس کو بجا دیا ہے۔ خدا پر ہیزگاروں کے ساتھ ہے جو نیک کاموں کو پوری خوبصورتی کے ساتھ انجام دیتے ہیں اور تقویٰ کے باریک پہلوؤں کا لحاظ رکھتے ہیں۔“

۱ (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؒ) اخبار الحکم مورخہ ۱۰ دسمبر ۱۹۰۰ء صفحہ ۶ پر اس الہام کی نسبت لکھا ہے کہ۔  
”آپ نے ۴ دسمبر ۱۹۰۰ء کی صبح کو فرمایا کہ رات کو الہی بخش صاحب اکونٹس کی کتاب کے آنے کا نقشہ میرے سامنے پیش کیا گیا اور پھر یہ الہام ہوا.....“

اس الہام پر حضرت نے فرمایا کہ ”یہ الہام اپنے اندر ایک علمی اور فلسفیانہ پہلو رکھتا ہے جو طمٹ کے لفظ سے اور اس کے مقابلہ میں اَوْلَادِی کے لفظ میں رکھا گیا ہے۔ کیا مطلب کہ یہ مخاطب لوگ تو ایک ناپاک اور ردی شے سمجھتے ہیں حالانکہ ان کو اتنی خبر نہیں ہے کہ اَنْتَ مِنْئِ بِمَنْزِلَةِ اَوْلَادِی غرض یہ ہے کہ اس مبشر الہام سے صادق مسیح موعود علیہ السلام کا انجام ایک غضب و غصہ کے فرزند کے بالمقابل صاف معلوم ہوتا ہے۔“

۸/دسمبر ۱۹۰۰ء ۸/دسمبر ۱۹۰۰ء کی صبح کو فرمایا کہ کل رات میری انگلی کے پوٹے میں درد تھا اور اس شدت کے ساتھ درد تھا کہ مجھے خیال آیا تھا کہ رات کیوں کر بسر ہوگی۔ آخر ذرا سی غنودگی ہوئی اور الہام ہوا۔

كُونِي بَرًّا وَسَلَامًا

اور سَلَامًا کا لفظ ابھی ختم نہ ہونے پایا تھا کہ معاً درد جاتا رہا ایسا کہ کبھی ہوا ہی نہیں تھا،<sup>۱</sup>

(الحکم جلد ۴ نمبر ۴۴ مورخہ ۱۰ دسمبر ۱۹۰۰ء صفحہ ۶)

۱۱/دسمبر ۱۹۰۰ء ”میں ہرگز یقین نہیں رکھتا کہ میں اس وقت سے پہلے مروں جب تک کہ میرا قادر خدا ان جھوٹے الزاموں سے مجھے بری کر کے آپؐ کا کاذب ہونا ثابت نہ کرے اَلَا اِنَّ لَعْنَةَ اللّٰهِ عَلٰى الْكَٰذِبِيْنَ اِسى کے متعلق قطعی اور یقین طور پر مجھ کو ۱۱/دسمبر ۱۹۰۰ء روز پنجشنبہ کو یہ الہام ہوا۔

برمقام فلک شدہ یاربؐ گر امیدے دہم مدار عجب<sup>۲</sup>

۱ (ترجمہ از ناشر) تو ٹھنڈک اور سلامتی بن جا۔

۲ ”اس پر آپ نے فرمایا کہ ہم تو تو خدا تعالیٰ کے اس کلام پر جو ہم پر وحی کے ذریعہ نازل ہوتا ہے اس قدر یقین اور علی وجہ البصیرت یقین ہے کہ بیت اللہ میں کھڑا کر کے جس قسم کی چاہو قسم دے دو بلکہ میرا تو یقین یہاں تک ہے کہ اگر میں اس بات کا انکار کروں یا وہم بھی کروں کہ یہ خدا کی طرف سے نہیں تو معاً کافر ہو جاؤں۔“

(الحکم مورخہ ۱۰ دسمبر ۱۹۰۰ء صفحہ ۶)

۳ منشی الہی بخش اکاؤنٹس (ناشر)

۴ (نوٹ از ناشر) ۱۱/دسمبر ۱۹۰۰ء روز پنج شنبہ سہو کا تب ہے۔ الحکم جلد ۴ نمبر ۴۵ مورخہ ۱۷/دسمبر ۱۹۰۰ء صفحہ ۲ میں اس وحی کی تاریخ ۱۳/دسمبر وقت شب لکھی ہے جو درست تاریخ ہے اور تقویم کے حساب سے بھی روز پنج شنبہ کو ۱۳/دسمبر ۱۹۰۰ء ہی قرار پاتی ہے۔

۵ ”برمقام فلک شدہ یاربؐ گر امیدے دہم مدار عجب

(خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ تیری دُہائی اب آسمان پر پہنچ گئی ہے۔ اب میں اگر تجھے کوئی امید اور بشارت دوں تو تعجب مت کر۔ میری سنت اور موبہت کے خلاف نہیں) بعد ۱۱۔ انشاء اللہ (فرمایا اس کی تفہیم نہیں ہوئی کہ ۱۱ سے کیا مراد ہے گیارہ دن یا گیارہ ہفتے یا کیا۔ یہی ہندسہ ۱۱ کا دکھایا گیا ہے)۔“

(الحکم مورخہ ۱۷/دسمبر ۱۹۰۰ء صفحہ ۲)

بعد ۱۱۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ میں نہیں جانتا کہ گیاراں دن ہیں یا گیاراں ہفتہ یا گیاراں مہینے یا گیاراں سال۔ مگر بہر حال ایک نشان میری بریت کے لئے اس مدت میں ظاہر ہوگا۔“  
(اربعین نمبر ۴۔ روحانی خزائن جلد ۷ صفحہ ۴۵۷ حاشیہ)

۱۳ دسمبر ۱۹۰۰ء (الف) ”پھرجی ہوئی۔“

لاہور میں ہمارے پاک ممبر موجود ہیں ان کو اطلاع دی جاوے۔ نظیف مٹی کے ہیں۔ وسوسہ لے (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؒ) بعد میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اس کا انکشاف ہوا کہ یہ الہام الہی بخش کے بارے میں ہے چنانچہ حضور تمہ حقیقۃ الوحی کے حاشیہ میں تحریر فرماتے ہیں۔ ”باو الہی بخش صاحب گیارہ چار پایوں کے ہلاک ہونے کے بعد طاعون کے ساتھ ہلاک کئے گئے۔ جیسا کہ اس الہامی شعر میں ہے۔“

برمقام فلک شدہ یاربؑ گر امید سے دہم مدار عجب

بعد گیاراں۔ اس سے معلوم ہوا کہ باوصاحب کا بارہواں نمبر تھا اور ان کے بعد دو اور ہیں تا چودہ پورے ہو جاویں۔“  
(تمہ حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۵۸۹ حاشیہ)

چونکہ الہامی پیشگوئیاں ذوالوجہ والمعارف ہوا کرتی ہیں جن کے مصداق متعدد بار وقوع پذیر ہو کر مومنوں کے ایمان کو تازہ کرتے اور نیا عرفان پیدا کرتے ہیں۔ اس بناء پر اس پیشگوئی کا ایک اور بھی مصداق حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ الودد کے وجود میں ظاہر ہوا چنانچہ حضرت مدوح نے اس الہام کو ہجرت قادیان پر چسپاں کرتے ہوئے فرمایا۔  
”جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات کے مطالعہ سے میں نے سمجھا کہ ہماری ہجرت یقینی ہے اور یہ فیصلہ کیا گیا کہ مجھے قادیان چھوڑ دینا چاہیے تو اس وقت لاہور فون کیا گیا کہ کسی نہ کسی طرح ٹرانسپورٹ کا انتظام کیا جائے لیکن آٹھ دس دن تک کوئی جواب نہ آیا اور جواب آیا بھی تو یہ کہ حکومت کسی قسم کی ٹرانسپورٹ مہیا کرنے سے انکار کرتی ہے اس لئے کوئی گاڑی نہیں مل سکتی میں اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات کا مطالعہ کر رہا تھا۔ الہامات کا مطالعہ کرتے ہوئے مجھے ایک الہام نظر آیا۔ ”بعد گیارہ“ میں نے خیال کیا کہ گیارہ سے مراد گیارہ تاریخ ہے اور میں نے سمجھا کہ شاید ٹرانسپورٹ کا انتظام قمری گیارہ تاریخ کے بعد ہوگا مگر انتظار کرتے کرتے عیسوی ماہ کی ۲۸ تاریخ آگئی لیکن گاڑی کا کوئی انتظام نہ ہو سکا..... میں سوچ رہا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام ”بعد گیارہ“ سے کیا مراد ہے۔ تو مجھے میاں بشیر احمد صاحب کا پیغام ملا کہ میجر جنرل نذیر احمد صاحب کے بھائی میجر بشیر احمد صاحب ملنے کے لئے آئے ہیں۔ دراصل یہ ان کی غلطی تھی وہ میجر بشیر احمد صاحب نہیں تھے بلکہ ان کے دوسرے بھائی کھیٹن عطاء اللہ صاحب تھے..... میں نے انہیں حالات بتائے

نہیں رہے گا مگر مٹی رہے گی۔ سلسلہ قبول الہامات میں سب سے کچا مولوی تھا۔ سب مولوی ننگے ہو جائیں گے۔ اَنَا اللّٰهُ ذُو الْبَیِّنِ۔ اِنِّیْ مَعَ الرَّسُوْلِ اَقْوَمٌ۔“<sup>۱</sup>

(الحکم جلد ۴ نمبر ۴۵ مورخہ ۱۷ دسمبر ۱۹۰۰ء صفحہ ۲)

(ب) ”ایک دفعہ الہام ہوا تھا کہ لاہور میں ہمارے پاک محبت ہیں۔ وسوسہ پڑ گیا ہے پر مٹی

نظیف ہے۔ وسوسہ نہیں رہے گا۔ مٹی رہے گی۔“ (الحکم جلد ۶ نمبر ۲۹ مورخہ ۱۷ اگست ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۲)

۱۹۰۰ء ”ایک دفعہ ڈاکٹر نور محمد صاحب مالک کارخانہ ہمد صحت کالٹر کا ساخت بیمار ہو گیا۔ اس کی والدہ بہت بے تاب تھی۔ اس کی حالت پر رحم آیا اور دعا کی تو الہام ہوا۔

”اچھا ہو جائے گا۔“

بقیہ حاشیہ۔ اور کہا کہ وہ سواری اور حفاظت کا کوئی انتظام کر سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں آج ہی واپس جا کر کوشش کرتا ہوں..... آخر انہوں نے نواب محمد الدین صاحب مرحوم کی کارلی اور عزیز منصور احمد کی چپ۔ اسی طرح بعض اور دوستوں کی کاریں حاصل کیں اور قادیان چل پڑے۔ دوسرے دن ہم نے اپنی طرف سے ایک اور انتظام کرنے کی بھی کوشش کی اور چاہا کہ ایک احمدی کی معرفت کچھ گاڑیاں مل جائیں۔ اُس دوست کا وعدہ تھا کہ وہ ملٹری کو ساتھ لے کر آٹھ نو بجے قادیان پہنچ جائیں گے لیکن وہ نہ پہنچ سکے یہاں تک کہ دس بج گئے اس وقت مجھے یہ خیال آیا کہ شاید گیارہ سے مراد گیارہ بجے ہو اور یہ انتظام گیارہ کے بعد ہو۔ میاں بشیر احمد صاحب جن کے سپرد ان دنوں ایسے انتظام تھے اُن کے بار بار پیغام آتے تھے کہ سب انتظام رہ گئے ہیں اور کسی میں بھی کامیابی نہیں ہوئی۔ میں نے اُنہیں فون کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام ”بعد گیارہ“ سے میں سمجھتا ہوں کہ گیارہ بجے کے بعد کوئی انتظام ہو سکے گا۔ پہلے میں سمجھتا تھا کہ اس سے گیارہ تاریخ مراد ہے لیکن اب میرا خیال ہے کہ شاید اس سے مراد گیارہ بجے کا وقت ہے..... آخر گیارہ بج کر پانچ منٹ پر میں نے فون اٹھایا اور چاہا کہ ناصر احمد کو فون کروں کہ ناصر احمد نے کہا کہ میں فون کرنے ہی والا تھا کہ کیپٹن عطاء اللہ یہاں پہنچ چکے ہیں اور گاڑیاں بھی آگئی ہیں چنانچہ ہم کیپٹن عطاء اللہ صاحب کی گاڑیوں میں قادیان سے لاہور پہنچے۔“

(اقتباس خطبہ جمعہ از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ۔ الفضل مورخہ ۳۱ جولائی ۱۹۴۹ء صفحہ ۶۰۵)

۱ (ترجمہ از مرتب) میں اللہ ہوں بہت احسان کرنے والا۔ میں یقیناً اپنے رسول کی مدد کے لئے کھڑا ہوں گا۔



اسی وقت یہ الہام سب کو سنایا گیا جو پاس موجود تھے۔ آخر ایسا ہی ہوا کہ وہ لڑکا خدا کے فضل سے بالکل تندرست ہو گیا۔“

(نزول المسیح۔ روحانی خزائن جلد ۱۸۔ صفحہ ۶۰۸)

**۱۹۰۰ء** ”حضرت اُمّ المؤمنین علیہا السلام کی طبیعت ۳ جنوری ۱۹۰۱ء کو کسی قدر ناساز ہو گئی تھی۔ اس کے متعلق حضرت اقدس نے سیر کے وقت فرمایا کہ چند روز ہوئے میں نے اپنے گھر میں کہا کہ میں نے کشف میں دیکھا ہے کہ کوئی عورت آئی ہے اور اس نے آکر کہا ہے کہ تمہیں لے کچھ ہو گیا ہے اور پھر الہام ہوا

### أَصِحَّ زَوْجَتِي<sup>۱</sup>

چنانچہ کل ۳ جنوری ۱۹۰۱ء کو یہ کشف اور الہام پورا ہو گیا۔ یکا یک بے ہوشی ہو گئی اور جس طرح پر مجھے دکھایا گیا تھا اسی طرح ایک عورت نے آکر بتا دیا۔“

(الحکم جلد ۵ نمبر ۳ مورخہ ۲۴ جنوری ۱۹۰۱ء صفحہ ۵)

**۱۹۰۱ء** ”قَالُوا إِنَّ التَّفْسِيرَ لَيْسَ بِشَيْءٍ“<sup>۲</sup>

(الحکم جلد ۵ نمبر ۳ مورخہ ۲۴ جنوری ۱۹۰۱ء صفحہ ۸)

**۱۵ جنوری ۱۹۰۱ء** (الف) ”فرمایا۔ آج رات کو الہام ہوا۔

### مَنْعَهُ مَانِعٌ مِنَ السَّمَاءِ

یعنی اس تفسیر نویسی میں کوئی تیرا مقابلہ نہ کر سکے گا۔ خدا نے مخالفین سے سلب طاقت اور سلب علم کر لیا ہے۔ اگرچہ ضمیر واحد مذکر غائب ایک شخص یعنی مہر شاہ<sup>۳</sup> کی طرف ہے لیکن خدا نے ہمیں سمجھایا ہے کہ اس شخص کے وجود میں تمام مخالفین کا وجود شامل کر کے ایک ہی کا حکم رکھا ہے تاکہ اعلیٰ سے اعلیٰ اور اعظم سے اعظم معجزہ ثابت ہو کہ تمام مخالفین ایک وجود یا کئی جان ایک قالب بن کر اس تفسیر کے مقابلہ میں لکھنا چاہیں تو ہرگز نہ لکھ سکیں گے۔“

(الحکم جلد ۵ نمبر ۳ مورخہ ۲۴ جنوری ۱۹۰۱ء صفحہ ۱۰)

۱۔ حضرت اُمّ المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا مراد ہیں۔ (شمس)

۲۔ (ترجمہ از ناشر) میری بیوی کو تندرست کر دے۔

۳۔ (ترجمہ از مرتب) انہوں نے کہا کہ یہ تفسیر کچھ بھی نہیں (یعنی تفسیر اعجاز المسیح)

۴۔ یعنی پیر مہر علی شاہ گولڑوی۔ (شمس)

(ب) ”إِنِّي أُرِيْتُ مَبَشَّرَةً فِي لَيْلَةِ الثُّلَاثَاءِ - إِذْ دَعَوْتُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ لِي مُعْجَزَةً لِلْعُلَمَاءِ - وَدَعَوْتُ أَنْ لَا يَفْقِدَ عَلَيَّ مِغْلِبُهُ أَحَدٌ مِنَ الْأَدْبَاءِ - وَلَا يُعْطَى لَهُمْ قُدْرَةٌ عَلَيَّ إِلَّا نَشَاءً - فَأُجِيبُ دُعَائِي فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ الْمُبَارَكَةِ مِنْ حَضْرَةِ الْكِبَرِيَاءِ - وَبَشَّرَنِي رَبِّي وَقَالَ مَنَعَهُ مَا نِعَ مِنْ السَّمَاءِ - فَقَهَمْتُ أَنَّهُ يُشِيرُ إِلَيَّ أَنَّ الْعِدَا لَا يَفْقِدُونَ عَلَيَّ - وَلَا يَأْتُونَ بِسُيْئِهِ وَلَا كَصِفَتِيهِ - وَكَانَتْ هَذِهِ الْبِشَارَةُ مِنَ اللَّهِ الْمَنَّانِ فِي الْعَشْرِ الْأَخِيرِ مِنْ رَمَضَانَ“

(اعجاز المسیح - روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۶۸، ۶۹)

(ج) ”جب بالمقابل تفسیر نویسی میں مخالف مولوی عاجز آگئے اور مہر علی شاہ گولڑوی نے کئی طرح کی قابل شرم کارروائیاں کیں تو اللہ تعالیٰ نے اس عاجز کو یک طرفہ طور پر تفسیر القرآن کا معجزہ عطا فرمایا اور ستر روز کے عرصہ میں رسالہ اعجاز المسیح لکھا گیا۔ اس عرصہ میں طرح طرح کی رکاوٹیں پیش آئیں اور بہت سا وقت بیماری میں گزارا..... انہیں دنوں میں اس رسالہ کے متعلق یہ الہام ہوا کہ مَنَعَهُ مَا نِعَ مِنَ السَّمَاءِ یعنی روک دیا اس کو روکنے والے نے آسمان سے۔ سو یہ الہام اس صفائی سے پورا ہوا ہے کہ اب تک میاں مہر علی اُس کا جواب نہیں دے سکا اور نہ اُن کا کوئی حامی جواب دینے پر قادر ہو سکا۔“

(نزول المسیح - روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۶۰۲)

۱۹۰۱ء ”کتاب اعجاز المسیح کے بارے میں یہ الہام ہوا تھا کہ

مَنْ قَامَ لِلْجَوَابِ وَتَكَبَّرَ - فَسَوْفَ يَرَى أَنَّهُ تَنَدَّمَ وَتَدَمَّرَ

یعنی جو شخص غصہ سے بھر کر اس کتاب کا جواب لکھنے کے لئے طیارا ہوگا وہ عنقریب دیکھ لے گا کہ وہ نادم ہوا

اور حسرت کے ساتھ اُس کا خاتمہ ہوا۔“

(نزول المسیح - روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۷۱، ۵۷۲)

۱۔ (ترجمہ از مرتب) منگل کی رات کو میں نے ایک مبشر خواب دیکھا تھا جبکہ میں نے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کی تھی کہ اس کتاب (اعجاز المسیح) کو علماء کے لئے معجزہ بنا دے اور یہ دعا کی تھی کہ کوئی ادیب اس کی مثل نہ لاسکے اور انہیں اس کے انشاء کی توفیق ہی نہ ملے۔ پس میری دعا اسی مبارک رات خدا تعالیٰ کی جناب میں قبول ہوگئی اور میرے خدا نے مجھے بشارت دی اور فرمایا کہ آسمان سے منع کر دیا گیا ہے کہ کوئی شخص اس کتاب کی نظیر لکھے۔ تو میں سمجھ گیا کہ اس الہام میں خدا نے اشارہ کیا ہے کہ دشمن اس امر پر قادر نہیں ہوں گے اور اس کی مثل نہیں لاسکیں گے (نہ ہی بلاغت میں اور نہ ہی سورہ فاتحہ کے حقائق میں) اور یہ بشارت رمضان شریف کے آخری عشرے میں ملی تھی۔

۲۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ (الف) ”محمد حسن فیضی ساکن موضع بھیں تحصیل چکوال ضلع جہلم

”بَلِيَّةٌ مَّالِيَّةٌ - یعنی مالی ابتلاء۔“

(البدر جلد ۲ نمبر ۳ مورخہ ۶ فروری ۱۹۰۳ء صفحہ ۲۲)

۲۲ فروری ۱۹۰۱ء ”فرمایا۔ رات ایک پھنسی نے جو کئی دن سے نکلی ہوئی ہے اور ساتھ ہی خارش نے تنگ

کیا۔ بشریت کی وجہ سے دھیان آیا کہ کہیں یہ ذیابیطس کا اثر اور نتیجہ نہ ہو۔ اتنے میں خدائے رحیم و قدوس نے وحی کی کہ

إِنِّي أَنَا الرَّحْمَنُ دَافِعُ الْأَذَى<sup>۱</sup>

اور پھر وحی ہوئی۔

إِنِّي لَا يَخَافُ لَدَيَّ الْمُرْسَلُونَ<sup>۲</sup>۔“

(از چٹھی مولانا عبدالکریم صاحب مندرجہ الحکم جلد ۵ نمبر ۸ مورخہ ۳ مارچ ۱۹۰۱ء صفحہ ۹)

۲۳ فروری ۱۹۰۱ء حضرت اقدس کو الہام ہوا۔ ”كَفَيْتَكَ الْمُسْتَهْزِئِينَ<sup>۳</sup>۔“

(الحکم جلد ۵ نمبر ۸ مورخہ ۳ مارچ ۱۹۰۱ء صفحہ ۱۲)

بقیہ حاشیہ۔ مدرس مدرسہ نعمانیہ واقعہ شاہی مسجد لاہور نے عوام میں شائع کیا کہ میں اس کتاب کا جواب لکھتا ہوں اور ایسی لاف مارنے کے بعد جب اس نے جواب کے لئے نوٹ تیار کرنے شروع کئے اور ہماری کتاب کے اندر بعض صدقتوں پر جو ہم نے لکھی تھیں لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْكَافِرِينَ لکھا تو جلد ہلاک ہو گیا دیکھو مجھ پر لعنت بھیج کر ایک ہفتہ کے اندر ہی آپ لعنتی موت کے نیچے آ گیا۔“

(ب) ”پیر مہر علی شاہ گولڑوی نے جب اس کتاب اعجاز المسیح کا بہت عرصہ کے بعد جواب اردو میں لکھا تو اس بات کے ثابت ہو جانے سے کہ یہ اردو عبارت بھی لفظ بلفظ مولوی محمد حسن بھیس کی کتاب کا سرقہ ہے مہر علی شاہ کی بڑی ذلت ہوئی اور مذکورہ بالا الہام اُس کے حق میں بھی پورا ہوا۔“

۱ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمس) اس الہام کو ۱۹۰۱ء کے تحت اس لئے رکھا گیا کہ البدر کے مندرجہ بالا پرچے میں یہ الفاظ ہیں۔ ”یکم فروری کو ایک دو سال کا الہام آپ نے اس کے متعلق سنایا“ اور الحکم ۱۴ فروری ۱۹۰۳ء صفحہ ۷ میں یہ الفاظ ہیں۔ ”فرمایا ایک پُرانا الہام بَلِيَّةٌ مَّالِيَّةٌ ہے۔“

۲ (ترجمہ از مرتب) میں رحمن ہوں تکلیفوں کو دور کرنے والا۔

۳ (ترجمہ از مرتب) میرے حضور میں مُرسل نہیں ڈرتے۔

۴ (ترجمہ از مرتب) ٹھٹھا کرنے والوں کے مقابلہ میں ہم تیرے لئے کافی ہیں۔

اپریل ۱۹۰۱ء ” حضرت اقدس امام ہمام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک روز اپنی اور سلسلہ عالیہ کے خاص دوستوں کی زیادتی عمر کے لئے دعا کی تو یہ مبشر الہام ہوا۔

رَبِّ زِدْنِي عُمُرِي وَفِي عُمُرِي زِيَادَةً خَارِقَ الْعَادَةِ<sup>۱</sup>

(الحکم جلد ۵ نمبر ۱۲ مورخہ ۱۷ اپریل ۱۹۰۱ء صفحہ ۱۳)

۱۸ اپریل ۱۹۰۱ء ” ۱۸ اپریل ۱۹۰۱ء کو آپ نے ایک الہام سنایا تھا۔

سال دیگر را کہ مے داند حساب تا کجا رفت آنکہ باما بود یار“<sup>۲</sup>

(الحکم جلد ۵ نمبر ۱۸ مورخہ ۱۷ مئی ۱۹۰۱ء صفحہ ۱۲)

۱۹۰۱ء ” حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایک دفعہ بخارا آیا تو الہام ہوا۔

”السَّلَامُ عَلَيكُمْ“

چنانچہ اس کے بعد بہت جلد تندرست ہو گئے۔“ (الحکم جلد ۵ نمبر ۲۱ مورخہ ۱۰ جون ۱۹۰۱ء صفحہ ۹ حاشیہ)

۹ مئی ۱۹۰۱ء ” ۹ مئی ۱۹۰۱ء کو آپ نے یہ الہام سنایا۔

” آج سے یہ شرف دکھائیں گے ہم“ (الحکم جلد ۵ نمبر ۱۸ مورخہ ۱۷ مئی ۱۹۰۱ء صفحہ ۱۲)

۱۹۰۱ء ” اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ایک سورۃ بھیج کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قدر اور مرتبہ ظاہر کیا ہے اور وہ سورۃ ہے اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِأَصْحَابِ الْفِيلِ..... اس میں ایک عظیم الشان پیشگوئی ہے کہ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ تیرے رب نے اَصْحَابِ الْفِيلِ کے ساتھ کیا کیا۔ یعنی اُن کا مکر اُلٹا کر اُن پر ہی مارا..... یہ پیشگوئی قیامت تک جائے گی۔ جب کبھی کوئی اصحاب الفیل پیدا ہوگا تب ہی اللہ تعالیٰ اُن کے تباہ کرنے کے لئے اُن کی کوششوں کو خاک میں ملا دینے کے سامان کر دیتا ہے.....

اس وقت اَصْحَابِ الْفِيلِ کی شکل میں اسلام پر حملہ کیا گیا ہے۔ مسلمانوں کی حالت میں بہت کمزوریاں

ہیں۔ اسلام غریب ہے اور اصحاب فیل زور میں ہیں مگر اللہ تعالیٰ وہی نمونہ پھر دکھانا چاہتا ہے.....

۱ (ترجمہ) اے میرے رب! میری عمر میں اور میرے ساتھی کی عمر میں خارق عادت زیادت فرما۔“

(الحکم مورخہ ۱۷ اپریل ۱۹۰۱ء صفحہ ۱۳)

۲ (ترجمہ از مرتب) آئندہ سال کا حساب کون جانتا ہے۔ جو دوست گذشتہ سال ہمارے ساتھ تھے وہ اب کدھر گئے۔

مجھے بھی یہی الہام ہوا ہے جس سے صاف صاف پایا جاتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی نصرت اور تائید اپنا کام کر کے رہے گی۔“

(الحکم جلد ۵ نمبر ۲۶ مورخہ ۱۷ جولائی ۱۹۰۱ء صفحہ ۲)

۱۹۰۱ء ”اللہ تعالیٰ نے اس عاجز کا نام سُلْطَانُ الْقَلَمِ رکھا اور میرے قلم کو ذوالفقار علی فرمایا۔“

(الحکم جلد ۵ نمبر ۲۲ مورخہ ۱۷ جون ۱۹۰۱ء صفحہ ۲)

جولائی ۱۹۰۱ء ”تین دن ہوئے مجھے الہام ہوا تھا۔

رَبِّیْ مَعَ الْاَفْوَاجِ اَتَيْكَ بَعْتَةً ۱

میں حیران ہوں یہ الہام مجھے بہت مرتبہ ہوا ہے اور عموماً مقدمات میں ہوا ہے۔ افواج کے لفظ سے معلوم ہوتا ہے کہ مقابل میں بھی بڑے بڑے منصوبے کئے گئے ہیں اور ایک جماعت ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کا جوش نفسانی نہیں ہوتا ہے اس کے تو انتقام کے ساتھ بھی رحمانیت کا جوش ہوتا ہے۔ پس جب وہ افواج کے ساتھ آتا ہے تو اس سے صاف پایا جاتا ہے کہ مقابل میں بھی فوجیں ہیں جب تک مقابل کی طرف سے جوش انتقام کی حد نہ ہو جاوے خدا تعالیٰ کی انتقامی قوت جوش میں نہیں آتی۔“

(الحکم جلد ۵ نمبر ۲۶ مورخہ ۱۷ جولائی ۱۹۰۱ء صفحہ ۹)

۱۱ اگست ۱۹۰۱ء ”الہام الہی۔“ اَيَّامٌ غَضَبِ اللّٰهِ غَضِبْتُ غَضَبًا شَدِيدًا۔ اِنَّهُ يُنَجِّیْ

اَهْلَ السَّعَادَةِ۔ رَبِّیْ اُنْجِی الصَّادِقِیْنَ ۲

(تحریر حضرت مسیح موعود علیہ السلام بر جسٹر محاورات العرب)

۱ (نوٹ از مولانا عبداللطیف بہاولپوری) اس الہام کی تاریخ حضرت مفتی محمد صادق صاحب ۲۲ اگست ۱۸۹۷ء لکھی ہے۔ دیکھیے ذکر حبیب صفحہ ۲۲۱۔ مطبوعہ دسمبر ۱۹۳۶ء

۲ (ترجمہ از مرتب) میں فوجیں لے کر تیرے پاس اچانک آؤں گا۔

(نوٹ از ایڈیٹر الحکم) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ۱۵ جولائی ۱۹۰۱ء کو گورداسپور اُس مقدمہ میں جو میرزا نظام الدین وغیرہ پر مسجد مبارک کا راستہ بند کرنے کی وجہ سے کیا گیا تھا۔ فریق ثانی کی درخواست پر بغرض ادائے شہادت گئے ہوئے تھے۔ وہاں پر آپ نے یہ الہام بیان فرمایا۔

(الحکم مورخہ ۱۷ جولائی ۱۹۰۱ء صفحہ ۹)

۳ (ترجمہ از مرتب) غضب الہی کے ایام۔ میں سخت غضب ناک ہوا۔ وہ سعید لوگوں کو بچالے گا۔ میں راست بازوں کو نجات دوں گا۔

۴ (الحکم میں یوں مذکور ہے۔

”غَضِبْتُ غَضَبًا شَدِيدًا“

فرمایا۔ جب یہ وحی ہوئی تو میں غضب الہی سے ڈر گیا اور میں نے دُعا کی۔ تب یہ وحی ہوئی۔

۱۵/ اگست ۱۹۰۱ء

”۱۵/ اگست ۱۹۰۱ء کی صبح کو ایک الہام ہوا۔

وَأِنِّي أَرَى بَعْضَ الْمَصَائِبِ تَنْزِيلًا،<sup>۱</sup>

(الحکم جلد ۵ نمبر ۳۱ مورخہ ۲۴/ اگست ۱۹۰۱ء صفحہ ۴)

۲۱/ اگست ۱۹۰۱ء

”الہام۔ اِنَّا آعْطَيْنَاكَ الْكُوثُرَ۔ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ۔“

(تحریر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام برر جسٹر محاورات العرب)

(ترجمہ) ”ہم نے تجھ کو معارف کثیرہ عطا فرمائے ہیں سو اُس کے شکر میں نماز پڑھ اور قربانی دے۔“

(براہین احمدیہ حصہ چہارم۔ روحانی خزائن جلد اول صفحہ ۶۱۸ حاشیہ درحاشیہ نمبر ۳)

۲۶/ اگست ۱۹۰۱ء

فرمایا۔ ”تقویٰ کے مضمون پر ہم کچھ شعر لکھ رہے تھے۔ اس میں ایک مصرع الہامی

درج ہوا۔ وہ شعر یہ ہے

ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے

اس میں دوسرا مصرع الہامی ہے۔“ (الحکم جلد ۵ نمبر ۳۲ مورخہ ۳۱/ اگست ۱۹۰۱ء صفحہ ۱۳)

۱۹۰۱ء ”۲۶ یا ۲۷/ اگست یا اس کے قریب ایک دن حضرت نے فرمایا ”ہم نے رویا میں دیکھا ہے کہ

ایک شخص نے قے کی ہے اور اس پر کپڑا دے کر اُسے چھپاتا ہے۔“

(الحکم جلد ۵ نمبر ۳۳ مورخہ ۱۰/ ستمبر ۱۹۰۱ء صفحہ ۹)

۲۸/ اگست ۱۹۰۱ء ”۲۸/ اگست ۱۹۰۱ء کی صبح کو حضرت نے فرمایا کہ ”ہمارے مخالف دو قسم کے

لوگ ہیں۔ ایک تو مسلمان ملامولوی وغیرہ۔ دوسرے عیسائی انگریز وغیرہ۔ دونوں اس مخالفت میں اور اسلام پر

ناجائز حملے کرنے میں زیادتی کرتے ہیں۔ آج ہمیں ان دونوں قوموں کے متعلق ایک نظارہ دکھایا گیا اور الہام کی

بقیہ حاشیہ۔ ۱۔ ”غَضِبْتُ غَضَبًا شَدِيدًا۔ پھر دعا کی تو یہ وحی نازل ہوئی۔ اِنَّهُ يُنَجِّیْ اَهْلَ السَّعَادَةِ۔

۲۔ اس کے بعد یہ وحی ہوئی۔ اِنِّي اُنْجِي الصَّادِقِيْنَ۔“ (الحکم مورخہ ۱۷/ اگست ۱۹۰۱ء صفحہ ۱۴)

۱ (ترجمہ از مرثب) اور میں دیکھتا ہوں کہ بعض مصائب نازل ہو رہے ہیں۔

صورت پیدا ہوئی مگر اچھی طرح یا ذہنیں رہا۔ انگریزوں وغیرہ کے متعلق اس طرح سے تھا کہ ان میں بہت لوگ ہیں جو سچائی کی قدر کریں گے اور ملامتوں وغیرہ کے متعلق یہ تھا کہ ان میں سے اکثر کی قوت مسلوب ہو گئی ہے۔“

(الحکم جلد ۵ نمبر ۳۳ مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۰۱ء صفحہ ۹)

۲ ستمبر ۱۹۰۱ء ”فرمایا۔ آج ہم نے رؤیا میں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کا دربار ہے اور ایک مجمع ہے اور اس میں تلواروں کا ذکر ہو رہا ہے۔ تو میں نے اللہ تعالیٰ کو مخاطب کر کے کہا کہ

سب سے بہتر اور تیز تر وہ تلوار ہے جو تیری تلوار میرے پاس ہے

اس کے بعد ہماری آنکھ کھل گئی اور پھر ہم نہیں سوئے کیونکہ لکھا ہے کہ جب مبشر خواب دیکھو تو اُس کے بعد جہاں تک ہو سکے نہیں سونا چاہیے اور تلوار سے مراد یہی حربہ ہے جو کہ ہم اس وقت اپنے مخالفوں پر چلا رہے ہیں جو آسمانی حربہ ہے۔“

(الحکم جلد ۵ نمبر ۳۳ مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۰۱ء صفحہ ۹)

۳۰ ستمبر ۱۹۰۱ء ”۳۰ ستمبر ۱۹۰۱ء کی رات کو حضرت اُمّ المؤمنین علیہا السلام نے ۱۲ بجے کے قریب ایک رؤیا دیکھی اور آپ نے حضرت اقدس کو اُسی وقت اس رؤیا سے اطلاع دی اور وہ یوں ہے۔

عیسیٰ کا مسئلہ حل ہو گیا۔ خدا کہتا ہے میں جب عیسیٰ کو اتارتا ہوں تو پوڑی کھینچ لیتا ہوں۔

اس کے معنی حضرت اُمّ المؤمنین کے دل میں یہ ڈالے گئے کہ عیسیٰ کی حیات و ممات میں انسان کا دخل نہیں۔

یہ تو رؤیا کا مضمون ہے۔ حضرت امام ہمام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ اس پر میں نے توجہ کی تو یہ القا ہوا کہ

حقیقت میں ہزار سالہ موت کے بعد جو اب احیا ہوا ہے اس میں انسانی ہاتھ کا دخل نہیں ہے۔

جیسے خدا نے مسیح کو بن باپ پیدا کیا تھا یہاں مسیح موعود کو بلا واسطہ کسی اُستاد یا مُرشد روحانی زندگی عطا فرمائی۔ اُستاد بھی حقیقت میں باپ ہی ہوتا ہے بلکہ حقیقی باپ اُستاد ہی ہوتا ہے۔ افلاطون کہتا ہے کہ باپ تو روح کو زمین پر لاتا ہے اور اُستاد زمین سے آسمان پر پہنچاتا ہے۔ غرض تو جیسے مسیح بن باپ پیدا ہوا اور اُس کی اس حیات میں کسی انسان کا دخل نہ تھا ویسے ہی یہاں بدوں کسی اُستاد یا مُرشد کے خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل اور فیض

سے روحانی زندگی عطا کی۔

پھر میں نے موت کے متعلق جب توجیح کی تو ذرا سی غنودگی کے بعد الہام ہوا۔  
فری میسن<sup>۱</sup> مسلط نہیں کئے جائیں گے کہ اس کو ہلاک کریں۔  
فری میسن کے متعلق میرے دل میں گزرا کہ جن کے ارادے مخفی ہوں۔

پوڑی کے متعلق یہ تفہیم ہوئی کہ ارواح کا نزول آسمان سے ہی ہوتا ہے اور صعود بھی آسمان ہی پر ہوتا ہے۔  
غرض یہ کیسی لطیف بات ہے کہ خدا تعالیٰ نے اس میں عظیم الشان بشارت اور پیشگوئی رکھ دی ہے۔ لوگ  
ہمارے قتل کے ارادے کریں گے مگر خدا تعالیٰ اُن کو ہم پر مسلط نہیں کرے گا۔“

(الحکم جلد ۵ نمبر ۷ مورخہ ۱۰ اکتوبر ۱۹۰۱ء صفحہ ۷)

۱۹۰۱ء فرمایا۔ ”میں نے ایک مرتبہ دیکھا کہ میرے ہاتھ میں ایک کاغذ ہے۔ میں نے ایک شخص کو دیا کہ  
اسے پڑھو تو اس نے کہا اس پر ادا ہن لکھا ہوا ہے۔ مجھے اس سے کراہت آئی۔ میں نے اُسے کہا کہ تو مجھے  
دکھا۔ جب میں نے پھر ہاتھ میں لے کر دیکھا تو اس پر لکھا ہوا تھا۔

أَرَدْتُ أَنْ أَسْتَعْلِفَ فَاخْلَقْتُ أَدَمَ“<sup>۲</sup>

(الحکم جلد ۵ نمبر ۳۹ مورخہ ۲۴ اکتوبر ۱۹۰۱ء صفحہ ۲)

۱۹۰۱ء ”ایک دفعہ میں نے عالم کشف میں دیکھا کہ مبارک احمد جو پسر چہارم میرا ہے چٹائی کے پاس گر پڑا  
ہے اور سخت چوٹ آئی ہے اور گرتے خون سے بھر گیا ہے۔

خدا کی قدرت کہ ابھی اس کشف پر شاید تین منٹ سے زیادہ نہیں گزرے ہوں گے کہ میں دالان سے  
باہر آیا اور مبارک احمد کہ شاید اس وقت سوا دو سال کا ہوگا چٹائی کے پاس کھڑا تھا۔ بچوں کی طرح کوئی حرکت  
کر کے پیر پھسل گیا اور زمین پر جا پڑا اور کپڑے خون سے بھر گئے اور جس طرح عالم کشف میں دیکھا تھا اسی  
طرح ظہور میں آ گیا۔“

(نزول المسیح۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۹۷، ۵۹۸)

۱ FREEMASON

۲ (ترجمہ از مرتب) میں نے ارادہ کیا کہ خلیفہ بناؤں۔ پس میں نے آدم کو پیدا کیا۔



۲۱/ اکتوبر ۱۹۰۱ء ”قاضی یوسف علی صاحب نعمانی سررشتہ دار اکیڈمی کوئٹہ انتظامی کونسل سنگرور ریاست جیند پانچ مہینے سے سخت بیمار تھے۔ بیماری کی حالت میں سنگرور سے بمشکل دارالامان حضرت امام کے قدموں میں حاضر ہوئے چونکہ ان کی اپنی زندگی کا بالکل بھروسہ نہیں رہا تھا اور زیست سے قطع امید کر کے اس نیت سے کہ امام کے قدموں میں جان نکلے آپڑے یہاں بھی علاج ہوتا رہا اور کوئی فائدہ کی صورت نظر نہ آئی ایک روز وہ سخت بیمار ہوئے یعنی ۲۱ اکتوبر ۱۹۰۱ء کو ظہر کے وقت سے اُن کی حالت متغیر ہو گئی رانوں تک پیر اور مونڈھوں تک ہاتھ ٹھنڈے بخ ہو گئے بہت کچھ تدبیریں کیں کوئی کارگر نہ ہوئی عشاء کا وقت آ گیا اور حالت خراب ہوتی گئی۔ رات کے گیارہ بجے وہ حالت پیدا ہوئی جو مایوسی کی حالت تھی اور نصف بدن بے جان ہو گیا اور قریب تھا کہ رُوح پرواز کر جائے۔ نبض ایسی کمزور ہوئی کہ گویا ایک کیڑی کی چال سے بھی کم تھی قاضی صاحب نے اپنا آخری وقت قطعی جان لیا اور یقین ہو گیا کہ اب زیست کا پیالہ لبریز ہو گیا کلمہ شہادت پڑھا اور اپنے امام کی تصدیق کی تجدید کی اور اپنے آپ کو خدا کی طرف لگایا۔ یہ آخری حالت دیکھ کر صاحبزادہ پیر سراج الحق صاحب نعمانی گھبرائے اور حضرت امام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرت امام علیہ السلام کو جگا کر یہ ماجرا عرض کیا کہ اب قاضی صاحب کا آخری وقت ہے۔ حضرت اقدس نے تین دوائیں اپنے پاس سے اُسی وقت طیار کر کے صاحبزادہ صاحب کو عنایت کیں اور خود دعا کی۔ کچھ منٹ ہی گزرے ہوں گے جو حضرت کو دُور و یا مبشر اور ایک الہام ہوا۔ وہ الہام یہ ہے۔

### هَذَا عِلَاجُ الْوَقْتِ وَالنَّزْرِ بِيَسِي

اس کے معنی یہ ہوئے کہ یہ جو علاج آپ نے کیا یہ ایسے ہی آڑے وقت کا علاج ہے اور نَزْرِ بِيَسِي جو زہروں کو دُور کرنے والی ہے، اس کا استعمال کرو۔ سو حضرت اقدس صبح کے وقت نَزْرِ بِيَسِي اپنے ساتھ لائے اور اس کے استعمال کا حکم دیا۔ یہ یقینی بات ہے کہ ادھر حضرت اقدس نے دُعا کی اور ادھر الہام اور دُعا ہو اور اُسی وقت جو ایک منٹ کا فاصلہ بھی بیچ میں نہیں بتا سکتے قاضی صاحب میں رُوح داخل ہو گئی اور اَنَا فَا نَا مِیں تندرست ہو گئے۔“

(الحکم جلد ۵ نمبر ۳۹ مورخہ ۲۴ اکتوبر ۱۹۰۱ء صفحہ ۱۵، ۱۶)

۱۶ نومبر ۱۹۰۱ء ”فرمایا۔ آج ایک مُنذر الہام ہوا ہے اور اس کے ساتھ ایک خوفناک رویا بھی ہے۔ وہ الہام یہ ہے۔ مَحْبُومٌ پھر نَظَرْتُ إِلَى الْمَحْبُومِؑ

پھر دیکھا کہ بکرے کی ران کا ٹکڑا چھت سے لٹکا یا ہوا ہے۔“ (الحکم جلد ۵ نمبر ۴۲ مورخہ ۱۷ نومبر ۱۹۰۱ء صفحہ ۴)

۱۷ نومبر ۱۹۰۱ء ”رات میں نے ایک رویا دیکھی ہے یعنی ۱۷ نومبر کی رات کو جس کی صبح کو ۱۸ نومبر تھی

اور وہ رویا یہ ہے۔ میں نے دیکھا کہ ایک سپاہی وارنٹ لے کر آیا ہے اور اس نے میرے ہاتھ پر ایک رسی سی لپیٹی ہے تو میں اُسے کہہ رہا ہوں کہ یہ کیا ہے مجھے تو اس سے ایک لذت اور سُور آور رہا ہے۔ وہ لذت ایسی ہے کہ میں اسے بیان نہیں کر سکتا۔ پھر اسی اثنا میں میرے ہاتھ میں معاً ایک پروانہ دیا گیا ہے۔ کسی نے کہا کہ یہ اعلیٰ عدالت سے آیا ہے۔ وہ پروانہ بہت ہی خوشخط لکھا ہوا تھا اور میرے بھائی مرزا غلام قادر صاحب مرحوم کا لکھا ہوا تھا۔ میں نے اس پروانہ کو جب پڑھا تو اس میں لکھا ہوا تھا۔  
عدالتِ عالیہ نے اسے بری کیا ہے۔

فرمایا۔ اس سے پہلے کئی دن ہوئے یہ الہام ہوا تھا۔

رَشْنِ الْخَبْرِؑ

۱۹۰۱ء ”مبارکہ کے متعلق ایک الہام سنایا۔“ رَشْنِ ناخواندہ مہمان کو کہتے ہیں۔“

(الحکم جلد ۵ نمبر ۴۴ مورخہ ۳۰ نومبر ۱۹۰۱ء صفحہ ۲)

۱۹۰۱ء ”مبارکہ کے متعلق ایک الہام سنایا۔“

نواب مبارکہ بیگم۔“

(الحکم جلد ۵ نمبر ۴۴ مورخہ ۳۰ نومبر ۱۹۰۱ء صفحہ ۳)

۱۹۰۱ء ”ہوا اک خواب میں مجھ پر یہ اظہر کہ اِس کو بھی ملے گا بخت برتر

لقب عزت کا پاوے وہ مقرر یہی روزِ ازل سے ہے مقدر“

۱۔ (ترجمہ از مرتب) یعنی ایک تپ والا۔ ۲۔ (ترجمہ از مرتب) میں نے اس تپ والے کی طرف دیکھا۔

۳۔ (ترجمہ از مرتب) یعنی اچانک خبر آگئی۔ ۴۔ حضرت اقدس کی صاحبزادی (مرزا بشیر احمد)

۵۔ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ۔ (مرزا بشیر احمد)

”نہ دیکھیں وہ زمانہ بے کسی کا  
یہ ہو میں دیکھ لوں تقویٰ سبھی کا  
بشارت تُو نے پہلے سے سنا دی  
”خدا یا تیرے فضلوں کو کروں یاد  
کہا ہرگز نہیں ہوں گے یہ برباد  
خبر تُو نے یہ مجھ کو بارہا دی!  
”بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا  
کروں گا دُور اُس ماہ سے اندھیرا  
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی  
”کھڑی ہے سر پہ ایسی ایک ساعت  
مجھے یہ بات مولا نے بتادی  
مصیبت کا، الم کا، بے بسی کا  
جب آوے وقت میری واپسی کا  
فَسُبْحَانَ الَّذِي أَحْزَى الْأَعْدَى“<sup>۱</sup>  
بشارت تُو نے دی اور پھر یہ اولاد  
بڑھیں گے جیسے بانوں میں ہوں شمشاد  
فَسُبْحَانَ الَّذِي أَحْزَى الْأَعْدَى“  
جو ہوگا ایک دن محبوب میرا  
دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا  
فَسُبْحَانَ الَّذِي أَحْزَى الْأَعْدَى“  
کہ یاد آجائے گی جس سے قیامت  
فَسُبْحَانَ الَّذِي أَحْزَى الْأَعْدَى“

(مجموعہ آمین۔ بشیر احمد۔ شریف احمد۔ مبارک کی آمین۔ مطبوعہ ۲۷ نومبر ۱۹۰۱ء)

**۱۹۰۱ء** ”ایک دفعہ میں نے خواب میں دیکھا کہ مبارک احمد میرا چوتھا لڑکا فوت ہو گیا ہے۔ اس سے چند دنوں کے بعد مبارک احمد کو سخت تپ ہوا اور آٹھ دفعہ غش ہو کر آخری غش میں ایسا معلوم ہوا کہ جان نکل گئی ہے۔ آخر دعا شروع کی اور ابھی میں دعائیں تھا کہ سب نے کہا کہ مبارک احمد فوت ہو گیا ہے۔ تب میں نے اس پر اپنا ہاتھ رکھا تو نہ دم تھا نہ نبض تھی۔ آنکھیں میت کی طرح پتھرا گئیں تھیں لیکن دعا نے ایک خارق عادت اثر دکھلایا اور میرے ہاتھ رکھنے سے ہی جان محسوس ہونے لگی یہاں تک کہ لڑکا زندہ ہو گیا اور زندگی کے علامات پیدا ہو گئے۔ تب میں نے بلند آواز سے حاضرین کو کہا کہ اگر عیسیٰ بن مریم نے کوئی مُردہ زندہ کیا ہے تو اس سے زیادہ ہرگز نہیں یعنی اسی طرح کا مُردہ زندہ ہوا ہوگا نہ کہ وہ جس کی جان آسمان پر پہنچ چکی ہو اور ملک الموت نے اس کی رُوح کو قراگاہ تک پہنچا دیا ہو۔“

(نزول المسیح۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۹۸)

۱ (ترجمہ از مرتب) پاک ہے وہ ذات جس نے دشمنوں کو ذلیل و خوار کیا۔

۱۹۰۱ء ”ایک دفعہ مجھے الہام ہوا۔

”رَبِّ اَرِنِي كَيْفَ تُخَيِّرُ الْمَوْتِي. رَبِّ اغْفِرْ وَاَرْحَمْ مِنَ السَّمَاءِ“

اے میرے رب! مجھے دکھا کہ تُو مُردہ کیوں کر زندہ کرتا ہے اور آسمان سے اپنی بخشش اور رحمت نازل فرما۔ اس الہام میں یہ خبر دی گئی کہ کبھی ایسا موقع آنے والا ہے کہ ہمیں یہ دُعا کرنی پڑے گی اور وہ قبول ہوگی چنانچہ ایسا ہوا کہ ایک دفعہ ہمارا لڑکا مبارک احمد ایسا سخت بیمار ہوا کہ سب نے کہا وہ مر گیا ہے ہم اُٹھے اور دُعا کرتے ہوئے لڑکے پر ہاتھ پھیرتے تھے تو لڑکے کو سانس آنا شروع ہو گیا تھا۔ علاوہ ازیں یہ الہام اس طرح سے بھی پُورا ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اب تک ہمارے ہاتھ سے ہزار ہا رُوحانی مُردہ زندہ کئے ہیں اور کر رہا ہے۔“

(نزول المسیح۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۶۱۳، ۶۱۴)

۹ جنوری ۱۹۰۲ء ”ابتدائے جنوری ۱۹۰۲ء کو ایک عرب صاحب آئے ہوئے تھے بعض لوگ اُن کے متعلق مختلف رائیں رکھتے تھے۔ حضرت اقدس امام علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ۹ جنوری کی شب کو اس کے متعلق الہام ہوا۔

قَدْ جَرَتْ عَادَةُ اللَّهِ أَنَّهُ لَا يَنْفَعُ الْأَمْوَاتُ إِلَّا الدُّعَاءُ۔<sup>۱</sup>

اس وقت رات کے تین بجے ہوں گے۔

حضرت اقدس فرماتے ہیں کہ اس وقت پر میں نے دعا کی تو یہ الہام ہوا۔

فَكَلِمَةٌ مِنْ كُلِّ بَابٍ وَلَكِنْ يَنْفَعُهُ إِلَّا هَذَا الدَّوَاءُ (أَمَى الدُّعَاءُ)<sup>۲</sup>

اور پھر ایک اور الہام اسی عرب کے متعلق ہوا کہ

فَيَتَّبِعُ الْقُرْآنَ. إِنَّ الْقُرْآنَ كِتَابُ اللَّهِ كِتَابُ الصَّادِقِ؛<sup>۳</sup>

(الحکم جلد ۷ نمبر ۱۲ مورخہ ۳۱ مارچ ۱۹۰۳ء صفحہ ۳)

۱ (ترجمہ از مرتب) اللہ تعالیٰ کی عادت اس طرح پر جاری ہے کہ مُردوں کو دعا کے سوا اور کوئی چیز نفع نہیں دیتی۔

۲ (ترجمہ از مرتب) پس اس سے ہر رنگ میں گفتگو کر مگر اس دوا (یعنی دعا) کے سوا کوئی چیز اس پر اثر نہیں کرے گی۔

۳ (ترجمہ از مرتب) اس کے نتیجے میں وہ قرآن کی اتباع اختیار کر لے گا۔ قرآن اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے وہ سچے کی کتاب ہے۔

نوٹ۔ چنانچہ ۹ جنوری ۱۹۰۲ء کی صبح کو جب آپ سیر کو نکلے تو حضرت اقدس نے عربی زبان میں ایک تقریر

فرمائی..... جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ عرب صاحب جو پہلے بڑے جوش سے بولتے تھے بالکل صاف ہو گئے اور انہوں نے

قریباً فروری ۱۹۰۲ء ” ایک رات کو مجھے اس طرح الہام ہوا کہ جیسے اخبار عن الغائب ہوتا ہے اور وہ یہ الفاظ تھے۔

إِنِّي أَفِرُّ مَعَ أَهْلِي إِلَيْكَ<sup>۱</sup>

یہ الہام سب دوستوں کو سنایا گیا چنانچہ اسی دن خلیفہ نور الدین صاحب کا جنموں سے خط آیا کہ اس شہر میں طاعون کا زور پڑ گیا ہے اور میں آپ سے اجازت چاہتا ہوں کہ اپنے سب بال بچے کو ساتھ لے کر قادیان چلا آؤں۔“

(نزول المسیح - روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۸۹)

۲۹/ مارچ ۱۹۰۲ء ” لَوْلَا الْإِكْرَامُ لَهَلَكَ الْمَقَامُ ۲ يَأْتِي عَلَى جَهَنَّمَ زَمَانٌ لَيْسَ فِيهَا أَحَدٌ“<sup>۳</sup>

(الحکم جلد ۶ نمبر ۱۲ مورخہ ۳۱/ مارچ ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۵)

ترجمہ۔ اگر تیرا پاس مجھے نہ ہوتا اور تیرا اکرام مد نظر نہ ہوتا تو میں اس گاؤں کو ہلاک کر دیتا۔ طاعون پر ایک ایسا وقت بھی آنے والا ہے کہ کوئی بھی اس میں گرفتار نہیں ہوگا یعنی انجام کار خیر و عافیت ہے۔

(دافع البلاء - روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۲۲۷ و ۲۲۸)

۱۹۰۲ء ” خدا تعالیٰ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا۔

يَأْتِي عَلَى جَهَنَّمَ زَمَانٌ لَيْسَ فِيهَا أَحَدٌ

یعنی اس جہنم پر جو طاعون اور زلزلوں کا جہنم ہے ایک دن ایسا زمانہ آئے گا کہ اس جہنم میں کوئی فرد بشر بھی نہیں ہوگا۔ یعنی اس ملک میں۔ اور جیسا کہ نوح کے وقت میں ہوا کہ ایک خلق کثیر کی موت کے بعد امن کا

بقیہ حاشیہ۔ صدق دل سے بیعت کی اور ایک اشتہار بھی شائع کیا اور بڑے جوش کے ساتھ اپنے ملک کی طرف بغرض تبلیغ چلے گئے۔“

(الحکم مورخہ ۳۱/ مارچ ۱۹۰۳ء صفحہ ۳)

۱۔ (ترجمہ از مرتب) میں اپنے اہل کے ساتھ تیری طرف دوڑ کر آ رہا ہوں۔

۲۔ (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمد) اس سے مراد حضرت خلیفۃ المسیح الاولؑ نہیں ہیں بلکہ خلیفہ نور الدینؑ صاحب ساکن جموں ہیں جو پہلے تاجر کتب تھے۔

۳۔ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمس) ڈائری حضرت نواب محمد علی خان صاحب میں اس الہام کی تاریخ ۲۹/ مارچ لکھی ہے۔ دیکھیے اصحاب احمد جلد ۲ صفحہ ۵۷۲ مطبوعہ اگست ۱۹۵۲ء مؤلفہ ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے۔ قادیان۔

زمانہ بخشا گیا ایسا ہی اس جگہ بھی ہوگا۔

اور پھر اس الہام کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

ثُمَّ يُغَاثُ النَّاسُ وَيَعَصِرُونَ<sup>۱</sup>

یعنی پھر لوگوں کی دعائیں سنی جائیں گی اور وقت پر بارشیں ہوں گی۔ اور باغ اور کھیت بہت پھل دیں گے

اور خوشی کا زمانہ آجائے گا اور غیر معمولی آفتیں دُور ہو جائیں گی۔“ (تجلیات الہیہ۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۹۹)

۱۶ اپریل ۱۹۰۲ء ۱۶ اپریل ۱۹۰۲ء کی صبح کو فرمایا۔

”رات میں نے کشف میں دیکھا کہ کوئی بیمار کتا ہے۔ میں اُسے دوادینے لگا ہوں تو میری زبان پر جاری ہوا۔

اس کتے کا آخری دم ہے۔“

(الحکم جلد ۱۴ نمبر ۱۹ مورخہ ۲۸ مئی ۱۹۱۰ء صفحہ ۵)

۱۰ اپریل ۱۹۰۲ء ”آج پہلے وقت ہی یہ الہام ہوا۔

دِلْم مے بلرزَد چو یَا دِ اُورم      مَنَاجَاتِ شُورِیْدَه اَنْدَر حَرَمِ<sup>۲</sup>

شوریدہ سے مُراد دعا کرنے والا ہے اور حَرَم سے مراد جس پر خدا نے تباہی کو حرام کر دیا ہو۔ اور دِلْم مے

بلرزَد خدا کی طرف (سے) ہے یعنی یہ دعائیں قوی اثر ہیں۔ میں انہیں جلدی قبول کرتا ہوں۔ یہ خدا تعالیٰ کے

فضل اور رحمت کا نشان ہے۔ دِلْم مے بلرزَد، بظاہر ایک غیر محلّ سماحوارہ ہو سکتا ہے مگر یہ اسی کے مشابہ ہے جو

بخاری میں ہے کہ مومن کی جان نکالنے میں مجھے ترّد ہوتا ہے۔

۱۔ (نوٹ از ناشر) البدر مورخہ ۶ فروری ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۸ میں یہ الہام یوں درج ہے۔ یُغَاثُ النَّاسُ وَيَعَصِرُونَ۔“

۲۔ (ترجمہ از مرتب) جب مجھے پریشان حال شخص کا حرم میں علیحدگی کی حالت میں دُعا کرنا یاد آتا ہے تو میرا

دل کانپ جاتا ہے۔

(نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؒ) اس الہام میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس مناجات کی

طرف اشارہ ہے جو حضور کی طرف سے بوساطت پیر صاحب منشی احمد جان صاحب ۱۳۰۳ھ میں بیت اللہ کے اندر

باواز بلند دعا کی گئی اور جماعت آمین کہتی گئی۔ چنانچہ پیر صاحب جب حج کے لئے تشریف لے جانے لگے تو

توریت میں جو پچھتا نا وغیرہ کے الفاظ آئے ہیں دراصل وہ اسی قسم کے محاورہ ہیں جو اس سلسلہ کی ناواقفی کی وجہ سے لوگوں نے نہیں سمجھے۔ اس الہام میں خدا تعالیٰ کی اعلیٰ درجہ کی محبت اور رحمت کا اظہار ہے اور حرم کے لفظ میں گویا حفاظت کی طرف اشارہ ہے۔“

**۱۹۰۲ء** ”حضرت سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ رَأَيْتُ رَّبِّي عَلَى صُورَةِ آيَةٍ. یعنی میں نے اپنے رب کو اپنے باپ کی شکل پر دیکھا۔ میں نے بھی اپنے والد صاحب کی شکل پر اللہ تعالیٰ کو دیکھا۔ اُن کی شکل بڑی بارعب تھی۔ انہوں نے ریاست کا زمانہ دیکھا ہوا تھا اس لئے بڑے بلند ہمت اور عالی حوصلہ

بقیہ حاشیہ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انہیں خط لکھا کہ

”اس عاجزنا کارہ کی ایک عاجزانہ التماس یاد رکھیں کہ جب آپ کو بیت اللہ کی زیارت بفضل اللہ تعالیٰ میسر ہو تو اس مقام محمود مبارک میں اس احقر عباد اللہ کی طرف سے انہیں لفظوں سے مسکنت اور غربت کے ہاتھ بخضور دل اٹھا کر گزارش کریں کہ ”اے ارحم الراحمین! ایک تیرا بندہ عاجز و نا کارہ پُر خطا اور نالائق غلام احمد جو تیری زمین ملک ہند میں ہے اس کی یہ عرض ہے کہ اے ارحم الراحمین! تُو مجھ سے راضی ہو اور میرے خطیاتیات اور گناہوں کو بخش کہ تُو غفور اور رحیم ہے اور مجھ سے وہ کرا جس سے تُو بہت ہی راضی ہو جائے۔ مجھ میں اور میرے نفس میں مشرق اور مغرب کی دُوری ڈال۔ اور میری زندگی اور میری موت اور میری ہر ایک قوت جو مجھے حاصل ہے اپنی ہی راہ میں کرا اور اپنی ہی محبت میں مجھے زندہ رکھ اور اپنی ہی محبت میں مجھے مار اور اپنے ہی کامل محبتیں میں اٹھا۔ اے ارحم الراحمین! جس کام کی اشاعت کے لئے تُو نے مجھے مامور کیا ہے اور جس خدمت کے لئے تُو نے میرے دل میں جوش ڈالا ہے اس کو اپنے ہی فضل سے انجام تک..... اور عاجز کے ہاتھ سے حجت اسلام مخالفین پر اور ان سب پر جو اسلام کی خوبیوں سے بے خبر ہیں پوری کرا اور اس عاجز اور..... اور مخلصوں اور ہم مشربوں کو مغفرت اور مہربانی کے..... حمایت میں رکھ کر دین و دنیا میں اُن کا متکفل..... اور سب کو اپنے دارالرضا میں پہنچا اور اپنے..... اور اُس کے آل اور اصحاب پر زیادہ سے زیادہ درود و سلام و برکات نازل کر۔ آمین یا رب العالمین۔“

یہ دُعا ہے جس کے لئے آپ پر فرض ہے کہ ان ہی الفاظ سے بلا تبدل و تغیر بیت اللہ میں حضرت ارحم الراحمین میں اس عاجز کی طرف سے کریں۔ والسلام۔ خاکسار غلام احمد ۱۳۰۳ھ

(نوٹ) اس خط کے بوسیدہ ہوجانے کی وجہ سے کچھ حصہ اڑ گیا ہے جہاں نقطے دے دیئے ہیں۔

تھے۔ غرض میں نے دیکھا کہ وہ ایک عظیم الشان تخت پر بیٹھے ہیں اور میرے دل میں ڈالا گیا کہ خدا تعالیٰ ہے۔ اس میں برّیہ ہوتا ہے کہ باپ چونکہ شفقت اور رحمت میں بہت بڑا ہوتا ہے اور قُرب اور تعلق شدید رکھتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کا باپ کی شکل میں نظر آنا اس کی عنایت، تعلق اور شدّتِ محبت کو ظاہر کرتا ہے۔ اس لئے قرآن شریف میں بھی آیا ہے **كَذٰلِكَ رَآكُمْ اَبَآءُكُمْ** اور میرے الہامات میں یہ بھی ہے **اَنْتَ مِثِّي بِمَنْزِلَةٍ اَوْلَادِي**۔ یہ قرآن شریف کی اسی آیت کے مفہوم اور مصداق پر ہے۔“ (الحکم جلد ۶ نمبر ۷ مورخہ ۱۰ مئی ۱۹۰۲ء صفحہ ۷)

**۱۰/۱۱ اپریل ۱۹۰۲ء** ”۱۰/۱۱ اپریل کو الہام ہوا۔“

(الحکم جلد ۶ نمبر ۷ مورخہ ۱۰ مئی ۱۹۰۲ء صفحہ ۷)

**۱۱/۱۱ اپریل ۱۹۰۲ء** ”۱۱/۱۱ اپریل کو الہام ہوا۔“

رہنمائے عالم جاودانی شد۔“<sup>۳</sup>

(الحکم جلد ۶ نمبر ۷ مورخہ ۱۰ مئی ۱۹۰۲ء صفحہ ۷)

**۱۹۰۲ء** ”حضرت اقدس ایک روز فرماتے تھے۔ ہم نے کشف میں دیکھا کہ قادیان ایک بڑا عظیم الشان شہر بن گیا اور انتہائی نظر سے بھی پرے تک بازار نکل گئے اونچی اونچی دو منزلی چومنزلی یا اس سے بھی زیادہ اونچے اونچے چبوتروں والی دکانیں عمدہ عمارت کی بنی ہوئی ہیں اور موٹے موٹے سیٹھ، بڑے بڑے پیٹ والے جن سے بازار کو رونق ہوتی ہے، بیٹھے ہیں اور ان کے آگے جواہرات اور لعل اور موتیوں اور ہیروں، روپوں اور اشرافیوں کے ڈھیر لگ رہے ہیں اور قسما قسم کی دوکانیں خوبصورت اسباب سے جگمگا رہی ہیں۔ یکے، بگھیاں، ٹمٹم، فنن، پالکیاں، گھوڑے، شکر میں، پیدل اس قدر بازار میں آتے جاتے ہیں کہ مونڈھے سے مونڈھا بھڑک کر چلتا ہے اور راستہ بمشکل ملتا ہے۔“

(ازمضمون پیرسراج الحق صاحب مندرجہ الحکم جلد ۶ نمبر ۱۶ مورخہ ۳۰ اپریل ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۲، ۱۳)

۱۔ (ترجمہ از ناشر) جس طرح تم اپنے آباء کا ذکر کرتے ہو۔ (البقرہ: ۲۰۱)

۲۔ (ترجمہ) تو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ اولاد۔ (دافع البلاء۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۲۲۸)

۳۔ (ترجمہ از مرتب) اس نے عالم بقا کی راہ اختیار کر لی۔



۱۹۰۲ء ۱۔ ”دودفعہ ہم نے روایا میں دیکھا کہ بہت سے ہندو ہمارے آگے سجدہ کرنے کی طرح جھکتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ اوتار ہیں اور کرشن ہیں اور ہمارے آگے نذریں دیتے ہیں۔

۲۔ اور ایک دفعہ الہام ہوا۔

ہے کرشن رُوڈرگو پال تیری مہما ہو۔ تیری استی گیتا میں موجود ہے۔<sup>۱</sup>

۳۔ اَنْتَ مَعِيَ وَارِئِي مَعَكَ ۱۔ اِرِئِي بَايَعُنْكَ بَايَعَنِي رَبِّي ۲۔“<sup>۲</sup>

(الحکم جلد ۶ نمبر ۱۵ مورخہ ۲۲/۲۳ اپریل ۱۹۰۲ء صفحہ ۸)

۱۸/۱۸ اپریل ۱۹۰۲ء ”فرمایا کہ آج رات کو یہ الہام ہوا۔

”ارِئِي مَعَ الرَّسُولِ اَقُوْمُ۔ وَ مِنْ يَلُوْمُهُ الْوَوْمُ۔ اُقْطِرُ وَاَصُوْمُ۔“<sup>۳</sup>

(الحکم جلد ۶ نمبر ۱۶ مورخہ ۳۰/۳۱ اپریل ۱۹۰۲ء صفحہ ۶)

۱۔ (ترجمہ از ناشر) سُوْرُوں کو مارنے والے اور گائیوں کی حفاظت کرنے والے کرشن تو قابل تعریف ہے۔ تیری ثناء گیتا میں لکھی ہے۔

۲۔ (ترجمہ از مرتب) تو میرے ساتھ ہے اور میں تیرے ساتھ ہوں۔

۳۔ (ترجمہ) میں نے تجھ سے ایک خرید و فروخت کی ہے یعنی ایک چیز میری تھی جس کا تو مالک بنا یا گیا اور ایک چیز تیری تھی جس کا میں مالک بن گیا۔ تو بھی اس خرید و فروخت کا اقرار کرو اور کہہ دے کہ خدا نے مجھ سے خرید و فروخت کی۔

(دافع البلاء۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۲۲۸)

۴۔ (ترجمہ) میں اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہوں گا اس کی مدد کروں گا اور جو اُس کو ملامت کرے گا اُس کو ملامت کروں گا۔ روزہ افطار کروں گا اور روزہ رکھوں گا یعنی کبھی طاعون بند ہو جائے گی اور کبھی زور کرے گی۔

(الحکم مورخہ ۳۰/۳۱ اپریل ۱۹۰۲ء صفحہ ۶، ۷)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ”ظاہر ہے کہ خدا روزہ رکھنے اور افطار سے پاک ہے اور یہ الفاظ اپنے اصلی معنوں کی رو سے اُس کی طرف منسوب نہیں ہو سکتے۔ پس یہ صرف ایک استعارہ ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ کبھی میں اپنا قہر نازل کروں گا اور کبھی کچھ مہلت دوں گا..... اس قسم کے استعارات خدا کی کتابوں میں بہت ہیں جیسا کہ ایک حدیث میں ہے کہ قیامت کو خدا کہے گا کہ میں بیمار تھا، میں بھوکا تھا، میں ننگا تھا۔ الخ“

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۰۷ حاشیہ)

۱۹۰۲ء ”جو باتیں آج سے چار برس پہلے کہی گئی تھیں وہ پوری ہو گئیں..... اور پھر اس کے بعد ان دنوں میں بھی خدا نے مجھے خبر دی چنانچہ وہ عزوجل فرماتا ہے۔

۱ مَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ. ۲ إِنَّهُ أَوَى الْقُرْيَةَ. ۳ لَوْلَا الْإِكْرَامُ لَهَلَكَ الْمُقَامُ.  
 ۴ إِنْ أَنَا الرَّحْمَنُ دَافِعُ الْأَذَى. ۵ إِنْ لَا يَخَافُ لَدَيَّ الْمُرْسَلُونَ. ۶ إِنْ حَفِيفٌ. ۷ إِنْ مَعَ الرَّسُولِ  
 ۸ أَوْمٌ ۸ وَالْأَوْمُ مَنْ يَلُومُ. ۹ أَفْطِرٌ وَ أَصُومٌ. ۱۰ غَضِبْتُ غَضَبًا شَدِيدًا. ۱۱ الْأَمْرَاضُ تُشَاعُ.  
 وَالنُّفُوسُ تُشَاعُ. إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ. أُولَئِكَ لَهُمُ الْأَمْنُ وَهُمْ  
 مُهْتَدُونَ. ۱۲ إِنَّا نَأْتِي الْأَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ أَطْرَافِهَا. ۱۳ إِنْ أَجْهَزُ الْجَيْشَ فَأَصْبَحُوا فِي دَارِهِمْ  
 جَائِمِينَ. ۱۴ سَنُرِيهِمْ آيَاتِنَا فِي الْأَفَاقِ وَ فِي أَنْفُسِهِمْ. ۱۵ نَصْرٌ مِّنَ اللَّهِ وَ فَتْحٌ مُّبِينٌ. ۱۶ إِنْ  
 بَايَعْتُكَ بِأَيِّعْنِي رَبِّي. ۱۷ أَنْتَ مَبْنُورٌ لِّأَوْلَادِي. ۱۸ أَنْتَ مَبْنُورٌ وَأَنَا مِنْكَ. ۱۹ عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ  
 رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا. ۲۰ الْفَوْقُ مَعَكَ وَالتَّحْتُ مَعَكَ. ۲۱ فَاصْبِرْ حَتَّى يَأْتِيَ اللَّهُ بِأَمْرِهِ.

۱ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ ”اللہ تعالیٰ نے کئی بار مجھے بذریعہ وحی فرمایا ہے کہ غَضِبْتُ غَضَبًا شَدِيدًا۔“  
 (بدر مورخہ ۱۳ اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۵)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ”میں قسم حضرت احدیت جل شانہ کی کھا کر کہتا ہوں کہ میرے پر خدا نے اپنی وحی کے ذریعہ سے ظاہر فرمایا ہے کہ میرا غضب زمین پر بھڑکا ہے کیونکہ اس زمانہ میں اکثر لوگ معصیت اور دنیا پرستی میں ایسے غرق ہو گئے ہیں کہ خدائے تعالیٰ پر بھی ایمان نہیں رہا اور وہ جو اُس کی طرف سے اصلاح خلق کے لئے بھیجا گیا ہے اُس سے ٹھٹھا کیا جاتا ہے اور یہ ٹھٹھا اور لعن طعن حد سے گزر گیا ہے۔ پس خدا فرماتا ہے کہ میں اُن سے جنگ کروں گا۔ (جنگ سے مراد انسانی جنگ نہیں ہے بلکہ فرشتوں کا جنگ اور قضا و قدر کا جنگ) اور میرے وہ حملے اُن پر ہوں گے جو اُن کے خیال و گمان میں نہیں کیونکہ انہوں نے جھوٹ سے اس قدر دوستی کی کہ سچائی کو اپنے پاؤں کے نیچے پامال کرنا چاہا۔ پس خدا فرماتا ہے کہ میں نے اب ارادہ کیا ہے کہ اپنے غریب گروہ کو ان درندوں کے حملوں سے بچاؤں اور سچائی کی حمایت میں کئی نشان ظاہر کروں۔“ (اشہار ۱۵ اپریل ۱۹۰۵ء۔ مجموعہ اشہارات جلد ۳ صفحہ ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹ مطبوعہ ۲۰۱۸ء)

۲ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ”یاد رہے کہ خدا تعالیٰ بیٹوں سے پاک ہے۔ نہ اس کا کوئی شریک ہے اور نہ بیٹا ہے اور نہ کسی کو حق پہنچتا ہے کہ وہ یہ کہے کہ میں خدا ہوں یا خدا کا بیٹا ہوں لیکن یہ فقرہ اس جگہ قبیل مجاز اور استعارہ میں سے ہے۔ خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا ہاتھ قرار دیا اور فرمایا



خرید و فروخت کی ہے یعنی ایک چیز میری تھی جس کا تو مالک بنایا گیا اور ایک چیز تیری تھی جس کا میں مالک بن گیا تو بھی اس خرید و فروخت کا اقرار کرو اور کہہ دے کہ خدا نے مجھ سے خرید و فروخت کی۔ ۱۷ تو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ اولاد۔ ۱۸ تو مجھ میں سے ہے اور میں تجھ میں سے ہوں۔ ۱۹ وہ وقت قریب ہے کہ میں ایسے مقام پر تجھے کھڑا کروں گا کہ دنیا تیری حمد و ثنا کرے گی۔ ۲۰ نوق تیرے ساتھ ہے اور تخت تیرے دشمنوں کے ساتھ۔ ۲۱ پس صبر کر جب تک کہ وعدہ کا دن آجائے۔ ۲۲ طاعون پر ایک ایسا وقت بھی آنے والا ہے کہ کوئی بھی اس میں گرفتار نہیں ہوگا یعنی انجام کار خیر و عافیت ہے۔“ (دافع البلاء۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۲۲۶ تا ۲۲۸)

۲۱/اپریل ۱۹۰۲ء ”مدت ہوئی کہ پہلے اس سے طاعون کے بارے میں حِکَايَةٌ عَنِ الْعَبْدِ خدائے مجھے یہ خبر دی تھی۔ يَا مَسِيحُ الْخَلْقِ عَدُوًّا اَنَا لَمْ اَكْرَأْ ج کہ ۲۱/اپریل ۱۹۰۲ء ہے اسی الہام کو پھر اس طرح فرمایا گیا۔

يَا مَسِيحُ الْخَلْقِ عَدُوًّا اَنَا لَمْ اَكْرَأْ ج تَرَى مِنْ بَعْدِ مَوَاذِنَا وَفَسَادِنَا۔

یعنی اے خدا کے مسیح جو مخلوق کی طرف بھیجا گیا ہماری جلد خبر لے اور ہمیں اپنی شفاعت سے بچا۔ تو اس کے بعد ہمارے خبیث مادوں کو نہیں دیکھے گا اور نہ ہمارا فساد کچھ فساد باقی رہے گا۔ یعنی ہم سیدھے ہو جاویں گے اور گندہ دہانی اور بدزبانی چھوڑ دیں گے۔ یہ خدا کا کلام براہین احمدیہ کے اُس الہام کے مطابق ہے کہ آخری دنوں میں ہم لوگوں پر طاعون بھیجیں گے جیسا کہ فرمایا كَذٰلِكَ مَدَنَّا عَلٰى يُوْسُفَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْءَ وَالْفَحْشَآءَ۔ یعنی ہم طاعون کے ساتھ اس یوسف پر یہ احسان کریں گے کہ بدزبان لوگوں کا منہ بند کر دیں گے تاکہ وہ ڈر کر گالیوں سے باز آجائیں۔ انہی دنوں کے متعلق خدا کا یہ کلام ہے جس میں زمین کی کلام سے مجھے اطلاع دی گئی اور وہ یہ ہے يَا وَّلِيَّ اللّٰهِ كُنْتُ لَا اَعْرِفُكَ۔ یعنی اے خدا کے ولی! میں اس سے پہلے تجھے نہیں پہچانتی تھی۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ کشنی طور پر زمین میرے سامنے کی گئی اور اس نے یہ کلام کیا کہ میں اب تک تجھے نہیں پہچانتی تھی کہ تُو وِلِيُّ الرَّحْمٰنِ ہے۔“

(دافع البلاء۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۲۸ حاشیہ)

۱۹۰۲ء ”چراغ دین کی نسبت میں یہ مضمون لکھ رہا تھا کہ تھوڑی سی غنودگی ہو کر مجھ کو خدائے عزوجل

۱ یعنی چراغ دین جمونی مرتد۔ (شمس)

۲ رسالہ دافع البلاء۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۲۳۹ تا ۲۴۲۔ (ناشر)

کی طرف سے یہ الہام ہوا۔

### نَزَلَ بِهِ جَبِيْزٌ

یعنی اُس پر جَبِيْزُ نازل ہوا اور اسی کو اس نے الہام یا روایا سمجھ لیا۔ جَبِيْزُ دراصل خشک اور بے مزہ روٹی کو کہتے ہیں جس میں کوئی حلاوت نہ ہو اور مشکل سے حلق میں سے اُتر سکے اور مردِ بخیل اور لئیم کو بھی کہتے ہیں جس کی طبیعت میں کمیگی اور فروماگی اور بخل کا حصّہ زیادہ ہو اور اس جگہ لفظ جَبِيْزُ سے مراد وہ حدیثِ انفس اور اَضْعَاثُ الْاَحْلَامِ ہیں جن کے ساتھ آسمانی روشنی نہیں اور بخل کے آثار موجود ہیں اور ایسے خیالات خشک مجاہدات کا نتیجہ، یا تمنا اور آرزو کے وقت القاءِ شیطان ہوتا ہے اور یا خشکی اور سوداوی مواد کی وجہ سے کبھی الہامی آرزو کے وقت ایسے خیالات کا دل پر القاء ہو جاتا ہے، اور چونکہ اُن کے نیچے کوئی روحانیت نہیں ہوتی اس لئے الہی اصطلاح میں ایسے خیالات کا نام جَبِيْزُ ہے اور علاج تو بہ اور استغفار اور ایسے خیالات سے اعراض کلتی ہے ورنہ جَبِيْزُ کی کثرت سے دیوانگی کا اندیشہ ہے۔ خدا ہر ایک کو اس بلا سے محفوظ رکھے۔“

(دافع البلاء۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۲۳۳ حاشیہ نمبر ۱)

”رات کو عینِ خسوفِ قمر کے وقت میں چراغِ دین کی نسبت مجھے یہ الہام ہوا۔“

### اِنِّیْ اُذِيْبُ مَنْ يُّرِيْبُ

میں فنا کر دوں گا، میں غارت کروں گا۔ میں غضب نازل کروں گا۔ اگر اُس نے شک کیا اور اس پر ایمان نہ لایا اور رسالت اور مامور ہونے کے دعویٰ سے توبہ نہ کی اور خدا کے انصار جو ساہائے دراز سے خدمت اور نصرت میں مشغول اور دن رات صحبت میں رہتے ہیں ان سے عَفْوٌ تَقْصِيْرٌ نہ کرائی کیونکہ اُس نے جماعت کے تمام مخلصوں کی توہین کی کہ اپنے نفس کو اُن سب پر مقدم کر لیا۔“

(دافع البلاء۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۲۳۳، ۲۳۴ حاشیہ نمبر ۲)

۱۔ چراغِ دینِ جمونی مرتد۔ (شمس)

۲۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ”یہ شخص ۱۳/۱۲/۱۹۰۶ء کو مع اپنے دونوں بیٹوں کے طاعون سے فوت ہو کر میری پیٹنگوئی کی تصدیق کر گیا اور بڑی نومیدی سے اس نے جان دی اور مرنے سے چند دن پہلے ایک مہابلہ کا کاغذ اس نے لکھا جس میں اپنا اور میرا نام ذکر کر کے خدا تعالیٰ سے دعا کی کہ ہم دونوں میں سے جو جھوٹا ہے وہ ہلاک ہو۔ خدا کی قدرت کہ وہ کاغذ بھی کاتب کے ہاتھ میں ہی تھا اور وہ کاپی لکھ رہا تھا کہ چراغِ دین مع اپنے دونوں بیٹوں کے اُسی دن ہمیشہ کے لئے رخصت ہو گیا۔ فَاعْتَبِرُوْا يَا اُولِي الْاَبْصَارِ“ (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۲۶)

۲۸ اپریل ۱۹۰۲ء حضرت اقدس کو الہام ہوا۔

”إِنِّي أَحَافِظُ كُلَّ مَنْ فِي الدَّارِ“<sup>۱</sup>

(الحکم جلد ۶ نمبر ۱۶ مورخہ ۳۰ اپریل ۱۹۰۲ء صفحہ ۷)

۳۰ اپریل ۱۹۰۲ء ”فرمایا آج رات کو الہام ہوا۔“

لَوْلَا الْأَمْرُ لَهَلَكَ النَّمْرُ۔

یعنی اگر سنت اللہ اور امر الہی اس طرح پر نہ ہوتا کہ آئینۃ الکفر اخیر میں ہلاک ہوا کریں تو اب بھی بڑے بڑے مخالف جلد تباہ ہو جاتے لیکن چونکہ بڑے مخالف جو ہوتے ہیں ان میں ایک خوبی عزم اور ہمت اور لوگوں پر حکمرانی اور اثر ڈالنے کی ہوتی ہے اس واسطے ان کے متعلق یہ امید بھی ہوتی ہے کہ شاید لوگوں کے حالات سے عبرت پکڑ کر توبہ کریں اور دین کی خدمت میں اپنی قوتوں کو کام میں لائیں۔“ (الحکم جلد ۶ نمبر ۱۶ مورخہ ۳۰ اپریل ۱۹۰۲ء صفحہ ۸)

۱۹۰۲ء ”ایک عرصہ ہوا میں نے خواب میں دیکھا تھا کہ گویا میرا ناصر نواب ایک دیوار بنا رہے ہیں جو فصیل شہر ہے میں نے اس کو جو دیکھا تو خوف آیا کیونکہ وہ قد آدم بنی ہوئی تھی۔ خوف یہ ہوا کہ اس پر آدمی چڑھ سکتا ہے۔ مگر جب دوسری طرف دیکھا تو معلوم ہوا کہ قادیان بہت اونچی کی گئی ہے اس لئے یہ دیوار دوسری طرف سے بہت اونچی ہے اور یہ دیوار گویا ریختہ کی بنی ہوئی ہے۔ فرش کی زمین بھی پختہ کی گئی ہے اور غور سے جو دیکھا تو وہ دیوار ہمارے گھروں کے ارد گرد ہے اور ارادہ ہے کہ قادیان کے گرد بھی بنائی جاوے۔ شاید اللہ رحم کر کے ان بلاؤں میں تخفیف کر دے۔“ (الحکم جلد ۶ نمبر ۳۶ مورخہ ۱۰ اکتوبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۶)

۱ (ترجمہ از مرتب) میں ہر ایک کو جو تیرے گھر کی چار دیوار کے اندر ہے طاعون سے بچاؤں گا۔

(نوٹ از الہدر) ۴ مئی ۱۹۰۴ء۔ ”آج دن کو مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے مینیجر و ایڈیٹر رسالہ ریویو آف ریلیجنسز کی طبیعت علیل ہو گئی اور درد سر اور بخار کے عوارض کو دیکھ کر مولوی صاحب کو شبہ گزرا کہ شاید طاعون کے آثار ہیں۔ جب اس بات کی خبر حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ہوئی تو آپ فوراً مولوی صاحب کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ میرے دار میں ہو کر اگر آپ کو طاعون ہو تو پھر ”إِنِّي أَحَافِظُ كُلَّ مَنْ فِي الدَّارِ“ الہام اور یہ سب کاروبار گویا عبث ٹھہرا۔ آپ نے نبض دیکھ کر ان کو یقین دلایا کہ ہرگز بخار نہیں ہے پھر تھرما میٹر لگا کر دکھایا کہ پارہ اس حد تک نہیں ہے جس سے بخار کا شبہ ہو اور فرمایا کہ میرا تو خدا کی وحی پر ایسا ہی ایمان ہے جیسا کہ اس کی کتابوں پر ہے۔“ (الہدر مورخہ ۸ و ۱۶ مئی ۱۹۰۴ء صفحہ ۴)

**۱۹۰۲ء** ”ایک دفعہ میں خود سخت بیمار ہو گیا اور حالت ایسی بگڑی کہ بیماری سے جان بڑھونا مشکل معلوم ہوتا تھا۔ تب یہ الہام ہوا۔ مَا كَانَ لِنَفْسٍ أَنْ تَمُوتَ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ وَ أَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَبْكَرُهُ فِي الْأَرْضِ ۗ“

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے اپنے وعدہ کے موافق عین ناامیدی کی حالت میں شفا بخشی اور یوں تو ہزار ہا لوگ شفا پاتے ہیں مگر ایسی ناامیدی کی حالت میں سینکڑوں انسانوں میں دعویٰ سے یہ پیش کرنا کہ شفا ضرور حاصل ہو جائے گی یہ انسان کا کام نہیں۔“ (نزول المسح۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۹۹)

**۱۹۰۲ء** ”میں نے اُسے بارہا دیکھا ہے۔ ایک بار میں نے اور مسیح نے ایک ہی پیالہ میں گائے کا گوشت کھایا تھا۔“ (الحکم جلد ۶ نمبر ۲۹ مورخہ ۱۷ اگست ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۲)

**۱۹۰۲ء** ”ایک دفعہ ان کا لڑکا مرزا ابراہیم بیگ مرحوم بیمار ہوا تو انہوں نے میری طرف دعا کے لئے خط لکھا۔ ہم نے دعا کی تو کشف میں دیکھا کہ ابراہیم ہمارے پاس بیٹھا ہے اور کہتا ہے کہ مجھے بہشت سے سلام پہنچا دو۔ جس کے معنی یہی دل میں ڈالے گئے کہ اب ان کی زندگی کا خاتمہ ہے۔ اگرچہ دل نہیں چاہتا تھا تاہم بہت سوچنے کے بعد میرزا محمد یوسف بیگ صاحب کو اس حادثہ سے اطلاع دی گئی اور تھوڑے دنوں کے بعد وہ جوان غریب مزاج فرمانبردار بیٹا ان کی آنکھوں کے سامنے اس جہان فانی سے چل بسا۔“ (نزول المسح۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۶۰۱)

**۱۹۰۲ء مئی ۵** ”رات کے تین بجے حضرت اقدس کو الہام ہوا۔

إِنِّي أَحَافِظُ كُلَّ مَنْ فِي الدَّارِ إِلَّا الَّذِينَ عَلَوْا بِأَسْتِكَبَارٍ ۗ“

۱۔ (ترجمہ از مرتب) کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر مر نہیں سکتا اور جو وجود لوگوں کو نفع پہنچاتا ہے وہ دنیا میں زیادہ دیر تک قائم رہتا ہے۔

۲۔ یعنی حضرت مسیح علیہ السلام کو۔ (مرزا بشیر احمد)

۳۔ مرزا محمد یوسف بیگ صاحب ساکن سامانہ ریاست پٹیالہ۔ (مرزا بشیر احمد)

۴۔ (ترجمہ) یعنی میں دار کے اندر رہنے والوں کی حفاظت کروں گا سوائے ان لوگوں کے جنہوں نے تکبر کے ساتھ علو کیا۔ (الحکم مورخہ ۱۰ مئی ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۰)

فرمایا۔ علو و قسم کا ہوتا ہے۔ ایک جائز ہوتا ہے اور دوسرا ناجائز۔ جائز کی مثال وہ علو ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام میں تھا اور ناجائز کی مثال وہ علو ہے جو فرعون میں تھا۔“ (الحکم جلد ۶ نمبر ۱۷ مورخہ ۱۰ مئی ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۰)

۱۹۰۲ء مئی ۱۵ فرمایا کہ صبح کی نماز کے بعد یہ الہام ہوا۔

### إِنِّي أَرَى الْمَلَائِكَةَ الشِّدَادِ

فرمایا۔ ”خدا کے غضب شدید سے بغیر تقویٰ و طہارت کے کوئی نہیں بچ سکتا۔ پس سب کو چاہیے کہ تقویٰ و طہارت کو اختیار کریں اور اگر کوئی فاسق اور فاجر دار میں داخل ہو جائے تو اس کا بچ رہنا یقینی کیوں کر ہو سکتا ہے۔ ہاں اس میں پھر بھی ایک قسم کی خصوصیت کی گئی ہے۔ کیونکہ جو لوگ علو استکبار نہ کریں ان کی حفاظت کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے لیکن إِنَّهُ أَوْى الْقَرْيَةَ<sup>۱</sup> میں یہ امر نہیں۔ وہاں انتشار اور ہل چل شدید سے بچنے کا وعدہ معلوم ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسا امر نہیں کرتا جس سے لوگوں کو جرأت پیدا ہو جائے اور گناہ کی طرف جھکنے لگیں۔“

(الحکم جلد ۶ نمبر ۱۷ مورخہ ۱۰ مئی ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۰، ۱۱)

۱۹۰۲ء (الف) ”ان دنوں میں خدا تعالیٰ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا۔

إِنِّي أَحَافِظُ كُلَّ مَنْ فِي الدَّارِ إِلَّا الَّذِينَ عَلَوْا مِنِ اسْتِكْبَارٍ وَأُحَافِظُكَ خَاصَّةً سَلَامٌ  
قَوْلًا مِّن رَّبِّ رَجِيمٍ۔

یعنی میں ہر ایک ایسے انسان کو طاعون کی موت سے بچاؤں گا جو تیرے گھر میں ہوگا مگر وہ لوگ جو تکبر سے اپنے تئیں اونچا کریں۔ اور میں تجھے خصوصیت کے ساتھ بچاؤں گا۔ خدائے رحیم کی طرف سے تجھے سلام۔“

(نزل المسیح۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۴۰۱)

(ب) ”اُس نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ تُو اور جو شخص تیرے گھر کی چار دیواری کے اندر ہوگا اور وہ جو

کامل پیروی اور اطاعت اور سچے تقویٰ سے تجھ میں محو ہو جائے گا وہ سب طاعون سے بچائے جائیں گے اور ان

۱۔ (ترجمہ) میں سخت فرشتوں کو دیکھتا ہوں جیسا کہ مثلاً ملک الموت وغیرہ ہیں۔ (الحکم مورخہ ۱۰ مئی ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۰)

۲۔ (ترجمہ) وہ اس قادیان کو کسی قدر بلا کے بعد اپنی پناہ میں لے گا۔ (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۹۷)

۳۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ”اس جگہ یہ نہیں سمجھنا چاہیے کہ وہی لوگ میرے گھر کے اندر ہیں جو

میرے اس خشت و خاک کے گھر میں بود و باش رکھتے ہیں بلکہ وہ لوگ بھی جو میری پوری پیروی کرتے ہیں میرے

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۱۰)

روحانی گھر میں داخل ہیں۔“



آخری دنوں میں خدا کا یہ نشان ہوگا تا وہ قوموں میں فرق کر کے دکھلاوے۔<sup>۱</sup> لیکن وہ جو کامل طور پر پیروی نہیں کرتا وہ تجھ میں سے نہیں ہے۔ اس کے لئے مت دل گیر ہو۔ یہ حکم الہی ہے جس کی وجہ سے ہمیں اپنے نفس کے لئے اور ان سب کے لئے جو ہمارے گھر کی چار دیواریں میں رہتے ہیں ٹیکا کی کچھ ضرورت نہیں۔“

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۲)

(ج) ”اور اُس نے مجھے مخاطب کر کے یہ بھی فرما دیا کہ۔

عموماً قادیان میں سخت بربادی انگن طاعون نہیں آئے گی جس سے لوگ کتوں کی طرح مریں اور مارے غم اور سرگردانی کے دیوانہ ہو جائیں اور عموماً تمام لوگ اس جماعت کے گووہ کتنے ہی ہوں مخالفوں کی نسبت طاعون سے محفوظ رہیں گے۔“

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۲)

۱۱ مئی ۱۹۰۲ء ”آج صبح خدا تعالیٰ کی طرف سے وحی ہوئی۔

خوشی کا مقام۔ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيبٌ۔<sup>۲</sup>

فرمایا۔ اب یہ ہماری آمدِ ثانی ہے اور فرمایا۔ مسیح علیہ السلام کو صلیب کا واقعہ پیش آیا اور خدا تعالیٰ نے انہیں اس سے نجات دی۔ ہمیں اس کی مانند صُلب یعنی پیٹھ کے متعلقات کے درد سے وہی واقعہ جو پورا موت کا نمونہ تھا پیش آیا اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس سے عافیت بخشی۔ اور فرمایا جس طرح توریت کا وہ بادشاہ جسے نبی نے کہا کہ تیری عمر کے پندرہ دن رہ گئے ہیں اور اس نے بڑی تضرع اور خشوع سے گریہ و بکا کیا اور خدا تعالیٰ نے اس نبی کی معرفت اُسے بشارت دی کہ اس کی عمر پندرہ روز کی جگہ پندرہ سال تک بڑھائی گئی اور معاً اُسے ایک اور خوشخبری دی گئی کہ دشمن پر اُسے فتح بھی نصیب ہوگی اسی طرح اللہ تعالیٰ نے ہمیں بھی دو بشارتیں دی ہیں۔ ایک عافیت یعنی عمر کی درازی کی بشارت، جس کے الفاظ ہیں ”خوشی کا مقام“ دوسری ”عظیم الشان نصرت اور فتح کی بشارت۔“

(الحکم پرچہ غیر معمولی۔ مورخہ ۱۱ مئی ۱۹۰۲ء)

۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ”میں بار بار کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ اس پیشگوئی کو ایسے طور سے ظاہر کرے گا کہ ہر ایک طالب حق کو کوئی شک نہیں رہے گا اور وہ سمجھ جائے گا کہ مجزہ کے طور پر خدا نے اس جماعت سے معاملہ کیا ہے بلکہ بطور نشان الہی کے نتیجہ یہ ہوگا کہ طاعون کے ذریعہ سے یہ جماعت بہت بڑھے گی اور خارق عادت ترقی کرے گی اور ان کی یہ ترقی تعجب سے دیکھی جائے گی۔“

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۶، ۵)

۲۔ (ترجمہ از مرتب) اللہ تعالیٰ کی عظیم الشان نصرت اور جلد آنے والی فتح۔ ۳۔ یہ درد گردہ تھا۔ (شمس)

مئی ۱۹۰۲ء ”دوران ایامِ دورہ مرض میں

۱ اَلْيَوْمَ يَوْمٌ عِيدٍ ۲ كُلُّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ ۳ اے میرے قادر خدا اس پیالہ کو ٹال دے۔ ۴ خدا غمگین ہے۔ ۵ يُعَظِّمُكَ الْمَلَائِكَةُ ۳

خدا تعالیٰ کی وحی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر نازل ہوئی۔“ (الحکم جلد ۶ نمبر ۱۹ مورخہ ۲۴ مئی ۱۹۰۲ء صفحہ ۱)

مئی ۱۹۰۲ء ”فرمایا۔ بیماری کی شدت میں جبکہ یہ گمان ہوتا تھا کہ رُوح پرواز کر جائے گی مجھے بھی الہام ہوا۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّ اَهْلَكَتْ هَذِهِ الْعَصَابَةَ فَلَنْ تُعْبَدَ فِي الْاَرْضِ اَبَدًا ۳

(الحکم جلد ۶ نمبر ۲۰ مورخہ ۳۱ مئی ۱۹۰۲ء صفحہ ۵)

جون ۱۹۰۲ء ”سَيَهْزَمُ فَلَا يُرَىٰ۔ نَبَأٌ مِّنَ اللّٰهِ الَّذِي يَعْلَمُ السِّرَّ وَ اَخْفَىٰ۔

ترجمہ۔ عنقریب وہ گریز کر جائے گا اور پھر نظر نہ آئے گا۔ یہ پیشگوئی ہے خدا کی طرف سے جو نہاں در نہاں

کو جاننے والا ہے۔“ (الہدای والتبصرۃ لمن یتزی۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۲۵۴)

۱۹۰۲ء ”میں ایک اور رویا لکھتا ہوں جو طاعون کی نسبت مجھے ہوئی اور وہ یہ کہ میں نے ایک جانور دیکھا

جس کا قد ہاتھی کے قد کے برابر تھا مگر مونہہ آدمی کے مونہہ سے ملتا تھا اور بعض اعضاء دوسرے جانوروں سے مشابہ تھے اور میں نے دیکھا کہ وہ یوں ہی قدرت کے ہاتھ سے پیدا ہو گیا اور میں ایک ایسی جگہ پر بیٹھا ہوں جہاں چاروں طرف بن ہیں جن میں بیل، گدھے، گھوڑے، کتے، سُور، بھیڑیے، اُونٹ وغیرہ ہر ایک قسم کے موجود ہیں اور میرے دل میں ڈالا گیا کہ یہ سب انسان ہیں جو بد عملوں سے ان صورتوں میں ہیں۔

۱ (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؒ) ۹، ۱۰ مئی ۱۹۰۲ء کو حضرت اقدس علیہ السلام کو دردِ صلب کا دورہ ہوا تھا اس کی طرف اشارہ ہے۔

۲ (ترجمہ از مرتب) آج کا دن عید کا دن ہے۔ ۲ ہر دن وہ ایک نئی شان میں ہوتا ہے۔

۳ (ترجمہ از مرتب) ہ فرشتے تیری تعظیم کرتے ہیں۔

۴ (ترجمہ) اے خدا! اگر تو نے اس جماعت کو ہلاک کر دیا تو پھر اس کے بعد اس زمین میں تیری پرستش کبھی نہ ہوگی۔

(الحکم مورخہ ۳۱ مئی ۱۹۰۲ء صفحہ ۵)

۵ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؒ) یہ پیشگوئی علامہ رشید رضا ایڈیٹر المنار مصر کے متعلق ہے۔

اور پھر میں نے دیکھا کہ وہ ہاتھی کی ضخامت کا جانور جو مختلف شکلوں کا مجموعہ ہے جو محض قدرت سے زمین میں سے پیدا ہو گیا ہے وہ میرے پاس آ بیٹھا ہے اور قُطْب کی طرف اُس کا مونہہ ہے۔ خاموش صورت ہے، آنکھوں میں بہت حیا ہے اور بار بار چند منٹ کے بعد اُن بنوں میں سے کسی بن کی طرف دوڑتا ہے اور جب بن میں داخل ہوتا ہے تو اس کے داخل ہونے کے ساتھ ہی شورِ قیامت اٹھتا ہے اور ان جانوروں کو کھانا شروع کرتا ہے اور ہڈیوں کے چابنے کی آواز آتی ہے۔ تب وہ فراغت کر کے پھر میرے پاس آ بیٹھتا ہے اور شاید دن 'منٹ کے قریب بیٹھا رہتا ہے۔ اور پھر دوسرے بن کی طرف جاتا ہے اور وہی صورت پیش آتی ہے جو پہلے آئی تھی اور پھر میرے پاس آ بیٹھتا ہے۔ آنکھیں اُس کی بہت لمبی ہیں اور میں اس کو ہر ایک دفعہ جو میرے پاس آتا ہے خوب نظر لگا کر دیکھتا ہوں اور وہ اپنے چہرہ کے اندازہ سے مجھے یہ بتلاتا ہے کہ میرا اس میں کیا قصور ہے میں مامور ہوں۔ اور نہایت شریف اور پرہیزگار جانور معلوم ہوتا ہے اور کچھ اپنی طرف سے نہیں کرتا بلکہ وہی کرتا ہے جو اس کو حکم ہوتا ہے۔

تب میرے دل میں ڈالا گیا کہ یہی طاعون ہے اور یہی وہ دَابَّةُ الْأَرْضِ ہے جس کی نسبت قرآن شریف میں وعدہ تھا کہ آخری زمانہ میں ہم اس کو نکالیں گے اور وہ لوگوں کو اس لئے کاٹے گا کہ وہ ہمارے نشانوں پر ایمان نہیں لاتے تھے..... یہی دَابَّةُ الْأَرْضِ جو ان آیات میں مذکور ہے جس کا مسیح موعود کے زمانہ میں ظاہر ہونا ابتداء سے مقرر ہے۔ یہی وہ مختلف صورتوں کا جانور ہے جو مجھے عالم کشف میں نظر آیا اور دل میں ڈالا گیا کہ یہ طاعون کا کیڑا ہے اور خدا تعالیٰ نے اس کا نام دَابَّةُ الْأَرْضِ رکھا کیونکہ زمین کے کیڑوں میں سے ہی یہ بیماری پیدا ہوتی ہے اسی لئے پہلے چوہوں پر اس کا اثر ہوتا ہے اور مختلف صورتوں میں ظاہر ہوتی ہے اور جیسا کہ انسان کو ایسا ہی ہر ایک جانور کو یہ بیماری ہو سکتی ہے اسی لئے کشفی عالم میں اس کی مختلف شکلیں نظر آئیں۔“

(نزول المسیح۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۳۱۵ تا ۳۱۷)

**اگست ۱۹۰۲ء** ”نزول المسیح جو آج کل لکھ رہے ہیں اور پیر لوٹوی کی کتاب سیفِ چشتیائی بھی زیر نظر ہے اس پر کسی قدر توجہ کرنے سے یہ الہام ہوا۔

إِنِّي أَنَا رَبُّكَ الْقَدِيرُ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِي“<sup>۱</sup>

(الحکم جلد ۶ نمبر ۲۸ مورخہ ۱۰ اگست ۱۹۰۲ء صفحہ ۴)

۱ (ترجمہ از مرتب) میں ہی ہوں تیرا رب کامل قدرت والا۔ میری باتوں کو کوئی غلا نہیں سکتا۔

۱۵ اگست ۱۹۰۲ء<sup>۱</sup> ”تُخْرِجُ الصُّدُورَ إِلَى الْقُبُورِ“<sup>۲</sup>

یہ بھی ایک الہام ہے۔ اس الہام کے بعد نذیر حسین دہلوی اور فتح علی اور اللہ بخش تونسوی وغیرہ اس جہان سے رخصت ہوئے۔“  
(الحکم جلد ۶ نمبر ۳۹ مورخہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۰)

اگست ۱۹۰۲ء (الف) ”شاید تین ماہ کا عرصہ ہو گیا ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا تھا کہ قادیان کی اُس گلی میں جس میں ہم اکثر سیر کو جاتے ہیں آپؐ مصافحہ کے لئے میری طرف آرہے ہیں۔ سو وہ بات پوری ہو گئی۔“  
(الحکم جلد ۶ نمبر ۳۷ مورخہ ۱۷ اکتوبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۶)

(ب) ”میں نے ایک بار اُس کے متعلق دیکھا کہ گویا اُسی راستہ ہم سیر کو نکلے ہیں تو اُس بڑے کے درخت کے نیچے جو میرا بخش جام کی حویلی کے پاس ہے نبی بخش سامنے سے آکر ملا ہے اور اُس نے مصافحہ کیا ہے۔ یہ روایا اُن دنوں کی ہے جب وہ مخالفت کے اشتہار چھوٹا پھرتا تھا۔“

(الحکم جلد ۶ نمبر ۳۸ مورخہ ۲۳ اکتوبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۰)

۱۹۰۲ء ”خدا تعالیٰ کی میرے ساتھ یہ عادت ہے کہ جب دعا انتہا کو پہنچ جاتی ہے تو آخر ایک فرشتہ نازل ہوتا ہے وہ اپنے ہاتھ سے اس روک کو توڑتا ہے۔ تب بعد اس کے بلا توقف رحمت الہی ظاہر ہو جاتی ہے بلکہ قبل اس کے جو صبح ہو آثار رحمت نمودار ہونے لگتے ہیں۔“

(از مکتوب بنام سیٹھ عبدالرحمن صاحب مدراسی۔ مکتوبات احمد جلد ۲ صفحہ ۴۱۶، ۴۱۷، مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

۱ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؒ) یہ تاریخ حضرت مفتی محمد صادق صاحبؒ نے اپنی پُرانی نوٹ بک میں لکھی ہے۔ دیکھیے ذکر حبیب صفحہ ۲۱۶۔ مطبوعہ دسمبر ۱۹۳۶ء۔

۲ (ترجمہ از مرتب) مخالفین کے سرگروہ قبروں کی طرف منتقل کئے جائیں گے۔

۳ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؒ) اس سے مراد مہر نبی بخش صاحب ہیں جو کسی وقت لغزش کھا کر مرتد ہو گئے تھے بعد میں توبہ کی توفیق پائی اور حضرت اقدسؒ کی خدمت میں تجدید بیعت کے لئے خط لکھا۔ اس کے جواب میں حضورؐ نے یہ تحریر فرمایا۔

۴ (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؒ) یہ بڑا اُس چوک کے جنوب کی طرف (کوچہ کے غربی جانب) پندرہ بیس گز کے فاصلہ پر تھا جو قصر خلافت کی طرف سے محلہ دارالانوار کی طرف جانے والے راستہ اور احمدیہ چوک سے محلہ دارالعلوم وغیرہ کی طرف جانے والے راستہ کا مقام اتصال ہے اور جس راستے کا یہاں ذکر ہے اس سے یہی مؤخر الذکر راستہ مراد ہے۔

**۱۹۰۲ء** ”حدیثوں میں جو آیا ہے کہ مسیح موعود کے وقت عمریں بڑھادی جاویں گی اس کے معنی یہی مجھے سمجھائے گئے ہیں کہ جو لوگ خادمِ دین ہوں گے اُن کی عمریں بڑھائی جاویں گی۔ جو خادم نہیں ہو سکتا وہ بڑھے نیل کی مانند ہے کہ مالک جب چاہے اُسے ذبح کر ڈالے۔“ (الحکم جلد ۶ نمبر ۳۱ مورخہ ۳۱ اگست ۱۹۰۲ء صفحہ ۸)

**۱۹۰۲ء** ”خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ مسیح محمدی مسیح موسوی سے افضل ہے۔“

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۱۷)

**۱۹۰۲ء** ”میں نے اپنے والد صاحب کو خواب میں دیکھا (دراصل ملائکہ کا تمثیل تھا مگر آپ کی صورت میں) آپ کے ہاتھ میں ایک چھوٹی سی چھڑی ہے۔ گویا مجھے مارنے کے لئے ہے۔ میں نے کہا کوئی اپنی اولاد کو بھی مارتا ہے۔ جب میں یہ کہتا ہوں تو اُن کی آنکھیں پُر آب ہو جاتی ہیں۔ پھر وہ ایسا ہی کرتے ہیں تو میں یہی کہتا ہوں۔ آخر دو تین بار جب اسی طرح ہوا پھر میری آنکھ کھل گئی۔“ (الحکم جلد ۶ نمبر ۳۹ مورخہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۶)

**۱۹۰۲ء** حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب کی طبیعت کل ناساز تھی۔ آج الحمد للہ اچھی تھی حال دریافت فرمایا اور پھر فرمایا کہ ہم نے جو تصرفات اللہ کے دیکھے ہیں اس سے تو بعض وقت دواؤں کا بھی خیال نہیں آتا۔ بعض وقت ہم کو دوا سے شفا ہوئی اور بعض وقت محض دعا سے۔ فرمایا

میں نے دعا کی کہ بدوں دوا کے شفا دے تو پھر اذن ہوا کہ ہم نے شفا دی اور شفا ہو گئی۔“

(الحکم جلد ۶ نمبر ۳۹ مورخہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۶)

**۱۹۰۲ء** ”مولوی نذیر حسین دہلوی مر گیا۔ اُس کے مرنے کی خبر آئی تو آپ کی زبان پر اس کے لئے جاری ہوا۔

مَا تَ صَالَ هَا كَمَا۔“ (الحکم جلد ۶ نمبر ۳۹ مورخہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۷)

**۱۷ اکتوبر ۱۹۰۲ء** ”فرمایا۔ آج میری زبان پر پھر یہ الہام جاری تھا۔

إِنِّي أَحَافِظُ كُلَّ مَنْ فِي الدَّارِ إِلَّا الَّذِينَ عَلَوْا مِنِ اسْتِكْبَارٍ۔

۱۔ (ترجمہ از مرتب) ایک گمراہ شخص سرگردانی کی حالت میں مر گیا۔

۲۔ (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؒ) ”اس الہام سے اس کی تاریخ (۱۳۲۰ھ) بھی نکلتی ہے۔“

(الحکم مورخہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۷ حاشیہ نمبر ۱)

۳۔ (ترجمہ از مرتب) میں ان تمام کی جو ڈار میں ہیں حفاظت کروں گا سوائے ان لوگوں کے جو تکبر سے بڑے بنتے ہیں۔

إِلَّا الَّذِينَ عَلَوْاٰ همیشه ساتھ ہی ہوتا ہے۔ خدا معلوم اس کے کیا معنی ہیں۔ اس لئے بھی کہا جاتا ہے کہ یہ لوگ متنبہ رہیں۔ تقویٰ پر قائم رہیں۔ ایک علوتو اس رنگ میں ہوتا ہے جیسے کہ اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ اور ایک علوشیطان کا ہوتا ہے جیسے اَبِيْ وَاسْتَكْبَرُوْا اور اس کے بارے میں ہے۔ اَمَّ كُنْتُمْ مِنَ الْعَالِيْنَ<sup>۳</sup>۔ یہ اُس سے سوال ہے کہ تیرا علوتکبر کے رنگ میں ہے یا واقعی ہے خدا تعالیٰ کے بندوں کے واسطے بھی اَعْلَىٰ کا لفظ آیا اور ہمیشہ آتا ہے۔ جیسے اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلَىٰ مگر یہ تو انکسار سے ہوتا ہے اور وہ تکبر سے ملا ہوا ہوتا ہے۔“

(الہد راجلدا نمبر ۱ مورخہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۴)

۱۸ اکتوبر ۱۹۰۲ء بروز شنبہ (الف) ”فرمایا کہ آج کوئی پہررات باقی ہوگی کہ الہام ہوا۔

اِنِّیْ اَحَافِظُ كُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ وَلِنَجْعَلَنَّ اٰیَةً لِلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا۔ وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضٰیًا۔  
عِنْدِیْ مَعَالَجَاتٌ“<sup>۴</sup>

(الہد راجلدا نمبر ۱ مورخہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۵)

(ب) ”میں نے اس الہام کو معمول کے موافق کتاب میں لکھ لیا اور پھر گھر میں دریافت کیا کہ آج تم نے کوئی خواب دیکھا ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ میں نے ابھی ایک خواب دیکھا ہے کہ ایک صندوق بذریعہ بلٹی آیا ہے جس کو شیخ رحمت اللہ نے بھیجا ہے اور وہ دو ایوں کا صندوق ہے۔ حکیم فضل الدین کی بیوی اور ہرودائی پاس کھڑی ہیں۔ جب اُس کو کھولا گیا تو وہ لبالب دو ایوں سے بھرا ہوا تھا۔ ڈبیاں ہیں، شیشیاں ہیں، غرض پورے طور پر بھرا ہوا ہے گھاس پھوس کی جگہ بھی دو ایوں ہیں۔

میں نے اس لحاظ سے کہ اُن کے ایمان میں اور بھی ترقی ہو کہا کہ مجھے آج یہ الہام ہوا ہے اور میں نے وہ لکھا ہوا الہام ان کو دکھا دیا۔ خدا کی قدرت ہے کہ کیسا عجیب توارد ہے ادھر الہام میں رَحْمَةً مِّنَّا ہے ادھر رو یا میں دکھایا گیا ہے کہ رحمت اللہ نے بھیجا ہے۔ اور پھر حکیم فضل الدین کی بیوی مریم کا پاس ہونا۔

۱۔ (ترجمہ از ناشر) اور جہاں تک تیرے رب کی نعمت کا تعلق ہے تو (اسے) بکثرت بیان کیا کر۔ (الضُّحٰی: ۱۲)

۲۔ (ترجمہ از ناشر) اس نے انکار کیا اور استکبار سے کام لیا۔ (البقرة: ۳۵)

۳۔ (ترجمہ از ناشر) یا تو بہت اونچے لوگوں میں سے ہے۔ (ص: ۷۶) ۴۔ (ترجمہ از ناشر) یقیناً تو ہی غالب آنے والا ہے۔ (طلہ: ۶۹)

۵۔ (ترجمہ از ناشر) میں ہر ایک کو جو اس گھر کی چار دیواری کے اندر ہے طاعون سے بچاؤں گا تا کہ ہم اسے لوگوں کے لئے اپنی رحمت کا نشان بنائیں اور یہ امر پہلے ہی سے قرار پایا ہوا تھا۔ میرے پاس کئی علاج ہیں۔

۶۔ (نوٹ از ناشر) الحکم مورخہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۰ پر اس الہام میں وَلِنَجْعَلَنَّکِیْ بَجَائِیْ وَلِنَجْعَلَنَّکِیْ الْفَاظِ دَرَجِیْنَ۔

کے مراد حضرت اُمّ المؤمنین علیہا السلام۔ (ایڈیٹر)

چراغ کا لانا، یہ سب مبشرات ہیں۔ لَجَعَلَهُ آيَةً لِلنَّاسِ سے مراد یہ ہے کہ یہ وعدہ حفاظت جو ہے اس حفظ کو لوگوں کے لئے ایک نشان ٹھہراؤں گا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اب کھلے کھلے طور پر کچھ کرنا چاہتا ہے۔ جیسے اِنَّا تَجَالِدُنَا فِيں ہوا تھا۔ اس وقت ایک قوم تمنا کے ساتھ ٹیکا کر رہی ہے اور ہم اس نشان کے ساتھ ناز کرتے ہیں۔“

۱۸/ اکتوبر ۱۹۰۲ء ”اس الہام کے ساتھ ایک اردو الہام بھی تھا مگر وہ بہت لمبا تھا یاد نہیں رہا اس کا خلاصہ اور مغز یاد رہا ہے کہ ایمان کے ساتھ نجات ہے۔“ (الحکم جلد ۶ نمبر ۳۹ مورخہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۰)

۱۸/ اکتوبر ۱۹۰۲ء ”فرمایا کہ رات کو مجھے ایک اور فقرہ الہام ہوا تھا، بھول گیا تھا اب یاد آیا ہے وہ یہ ہے۔  
اَحْسِبَ النَّاسَ اَنْ يُّتْرَكُوْا اَنْ يَقُوْلُوْا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ۔“

(البدرد جلد ۱ نمبر ۱ مورخہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۷)

ترجمہ۔ کیا یہ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ بے امتحان کئے صرف زبانی ایمان کے دعویٰ سے چھوٹ جاویں گے۔

(براہین احمدیہ حصہ چہارم۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۶۰۸)

۱۹/ اکتوبر ۱۹۰۲ء ”يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُظْفِقُوْا نُوْرًا۔ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَخَفُوْا عِرْضَكَ۔  
اِنِّي مَعَكَ وَمَعَ اَهْلِكَ“

(بدرد جلد ۱ نمبر ۲ مورخہ ۷ نومبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۰)

۲۰/ اکتوبر ۱۹۰۲ء ”رات تین بجے کے قریب مجھے الہام ہوا۔

۱۔ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمس) چراغ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک ملازم تھے۔ بعد میں مدرسہ احمدیہ میں چپڑا سی ہوتے تھے۔ ریٹائر ہو کر ربوہ دارالہجرت میں وفات پائی۔

۲۔ (نوٹ از ناشر) البدرد مورخہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۵ میں درج ہے کہ ”یہ بھی الہام ہوا مگر اصل لفظ یاد نہیں کہ ایمان کے ساتھ نجات ہے۔“

۳۔ (نوٹ از ناشر) الحکم مورخہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۱ پر اس الہام میں اَنْ يَقُوْلُوْا کی بجائے وَيَقُوْلُوْا کے الفاظ درج ہیں۔

۴۔ (ترجمہ از مرتب) دشمن ارادہ کریں گے کہ تیرے نور کو بجھادیں۔ وہ تیری ہتک عزت کرنا چاہیں گے مگر میں تیرے ساتھ اور تیرے اہل کے ساتھ ہوں گا۔

(نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمد) الحکم مورخہ ۱۰ نومبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۱ میں ”يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَخَفُوْا عِرْضَكَ“ کی بجائے اس کی یہ قراءت بیان ہوئی ہے۔ ”وَ اَنْ يَّتَخَفُوْا عِرْضَكَ۔“

وَإِنَّمَا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِي نَعُدُّهُمْ لِلسِّلْسِلَةِ السَّمَآوِيَّةِ أَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ - جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا هُوَ كَاثِرٌ - قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَىٰ إِلَيَّ أَنَّمَا إِلَهُكُمْ إِلَهُ وَاحِدٌ - وَالْحَيُّ كُلُّهُ فِي الْقُرْآنِ - فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِينَ<sup>۱</sup>

معلوم ہوتا ہے کہ آدمی دو قسم ہیں۔ ایک وہ کہ جانتے تو نہیں مگر اُن میں ابھی انسانیت ہے۔ دوسرے وہ جن کے آنکھ، کان، فہم وغیرہ سب جاتے رہتے ہیں اور حجارہ میں داخل ہیں۔ وہ بھی جہنم میں داخل ہوں گے جو کہ سمجھے ہوئے تو ہیں مگر بعض تعلقات دنیاوی کی وجہ سے وہ قبول نہیں کرتے۔ معلوم ہوتا ہے اس میں کوئی تجویز ہے اور اس کو ابھی مخفی رکھا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ترقی ہونے والی ہے اور اللہ کریم کچھ چشم نمائی کرنے والے ہیں۔ اور یہ بھی فرمایا کہ جو کچھ ہمارے ارادہ میں ہے وہ ہو چکا۔ اب ٹل نہیں سکتا۔“

(الہدٰی جلد ۱ نمبر ۲ مورخہ ۷ نومبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۰، ۱۱)

**۱۹۰۲ء** ”طاعون کا تذکرہ ہو پڑا۔ فرمایا۔ ایک بار مجھے یہ الہام ہوا تھا کہ  
خدا قادیان میں نازل ہوگا اپنے وعدہ کے موافق۔

اور پھر یہ بھی تھا۔

إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ۔“<sup>۲</sup>

(الہدٰی جلد ۱ نمبر ۲ مورخہ ۷ نومبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۱۔ الحکم جلد ۶ نمبر ۴۰ مورخہ ۱۰ نومبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۱)

**۳۰ اکتوبر ۱۹۰۲ء (الف)** ”نتیجہ خلاف مراد ہوا یا نکلا  
آخر کا لفظ ٹھیک یا نہیں اور یہ بھی پختہ پتہ نہیں کہ یہ الہام کس امر کے متعلق ہے۔“

(الہدٰی جلد ۱ نمبر ۲ مورخہ ۷ نومبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۶)

**(ب)** ”نتیجہ خلاف امید ہے۔“

(الحکم جلد ۶ نمبر ۴۰ مورخہ ۱۰ نومبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۱)

۱۔ (ترجمہ از مرتب) اور یا تو ہم تجھے وہ بعض وعدے دکھادیں گے جو ہم نے سلسلہ سماویہ کے لئے کئے ہیں اور یا تجھے وفات دے دیں گے۔ جو کچھ ہمارے ارادہ میں ہے وہ ہو کر رہے گا۔ تو کہہ دے کہ میں تمہاری طرح ایک بشر ہوں جس پر وحی کی گئی ہے کہ تمہارا معبود ایک ہی ہے۔ اور تمام خیر قرآن میں ہے۔ پس اس آگ سے ڈرو جس کا بندھن انسان اور پتھر ہیں اور جو کفار کے لئے تیار کی گئی ہے۔

۲۔ (ترجمہ از مرتب) سوائے مومنوں اور نیک عمل کرنے والوں کے۔



۶ نومبر ۱۹۰۲ء ”۶ نومبر ۱۹۰۲ء کی شام کو میرے دل میں ڈالا گیا کہ ایک قصیدہ مقامِ مُدّ کے مباحثہ کے متعلق بناؤں۔“  
(اعجاز احمدی۔ روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۲۰۳)

۱۹۰۲ء (الف) ”فَقَدْ سَرَّنِي فِي هَذِهِ الصُّورِ صُورَةً  
لِيَدْفَعَ رَبِّي كُلَّمَا كَانَ يَحْشُرُ<sup>۱</sup>

ترجمہ۔ پس ان صورتوں میں مجھے ایک طریق اچھا معلوم ہوا تا میرا خدا اس طوفان کو دور کر دے جو اُس نے اُٹھایا ہے۔“  
(اعجاز احمدی۔ روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۱۵۶)

(ب) ”ایک قصیدہ میں نے عربی میں تالیف کیا تھا جس کا نام اعجاز احمدی رکھا تھا اور الہامی طور پر بتلایا گیا تھا کہ

اس کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکے گا اور اگر طاقت بھی رکھتا ہوگا تو خدا کوئی روک ڈال دے گا۔ پس قاضی ظفر الدین جو نہایت درجہ اپنی طینت میں شمیرانکار اور تعصب اور خود بینی رکھتا تھا اس نے اس قصیدہ کا جواب لکھنا شروع کیا تا خدا کے فرمودہ کی تکذیب کرے۔ پس ابھی وہ لکھ ہی رہا تھا کہ ملک الموت نے اس کا کام تمام کر دیا۔“

(تمتہ حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۶۰۴ حاشیہ)

(ج) ”میرے مکان کے ملحق دو مکان تھے جو میرے قبضہ میں نہیں تھے اور باعث تنگی مکان تو وسیع مکان<sup>۲</sup> کی ضرورت تھی۔ ایک دفعہ مجھے کشفی طور پر دکھلایا گیا جو اُس زمین پر ایک بڑا چوبترہ ہے اور مجھے خواب میں دکھایا گیا کہ اس جگہ ایک لمبا دالان بن جائے۔ اور مجھے دکھایا گیا کہ اس زمین کے مشرقی حصہ نے ہماری عمارت کے بننے کے لئے دعا کی ہے اور مغربی حصہ کی زمین اُفتادہ نے آمین کہی ہے۔“

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۳۹۳)

۱ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ هَذَا الشَّعْرُ مِنْ وَحْيِ اللَّهِ تَعَالَى جَلَّ شَأْنُهُ۔ (اعجاز احمدی۔ روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۱۵۶ حاشیہ) (ترجمہ از ناشر) یہ شعر اللہ جَلَّ شَأْنُهُ کی وحی سے ہے۔

۲ مولوی ثناء اللہ صاحب نے۔ (مرزا بشیر احمد)

۳ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؒ) معلوم ہوتا ہے کہ یہ وہی مکان ہے جس کا اشتہار کشتی نوح کے آخر میں حضرت اقدسؑ نے دیا تھا اور جس میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؒ رہتے تھے اور اس لحاظ سے یہ کشف ۱۹۰۲ء یا اس سے قدرے قبل کا بتا ہے مگر چونکہ صحیح تاریخ کا پتہ نہیں لگ سکا اس لئے اسے کشتی نوح کے سن تصنیف میں درج کر دیا ہے۔ وَاللَّهُ أَعْلَمُ۔

۱۵ نومبر ۱۹۰۲ء (قریباً) ”۲۹ نومبر ۱۹۰۲ء روز شنبہ کو ایک خواب بیان کیا جسے دیکھے ہوئے قریب دو ہفتے گزرے تھے۔ وہ خواب یہ ہے کہ

ایک مقام پر میں کھڑا ہوں تو ایک شخص آ کر چیل کی طرح جھپٹا مار کر میرے سر سے ٹوپی لے گیا۔ پھر دوسری بار حملہ کر کے آیا کہ میرا عمامہ لے جاوے مگر میں اپنے دل میں مطمئن ہوں کہ یہ نہیں لے جاسکتا۔ اتنے میں ایک نحیف الوجود شخص نے اسے پکڑ لیا مگر میرا قلب شہادت دیتا تھا کہ یہ شخص دل کا صاف نہیں ہے۔ اتنے میں ایک اور شخص آ گیا جو قادیان کا رہنے والا تھا اُس نے بھی اُسے پکڑ لیا۔ میں جانتا تھا کہ مؤخر الذکر ایک مومن متقی ہے۔ پھر اُسے عدالت میں لے گئے تو حاکم نے اُسے جاتے ہی ۴ یا ۶ یا ۹ ماہ کی قید کا حکم دے دیا۔“

(البدرد جلد ۱ نمبر ۶، ۵ مورخہ ۲۸ نومبر و ۵ دسمبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۷۷)

۱۹۰۲ء ”فرمایا کہ مجھے رویا ہوا ہے کیا دیکھتا ہوں کہ ایک آدمی سر سے بنگا میلے کچیلے کپڑے پہنے ہوئے میرے پاس آیا ہے۔ اُس سے مجھے سخت بدبو آتی ہے۔ میرے پاس آ کر کہتا ہے کہ میرے کان کے نیچے طاعون کی گلٹی نکلی ہوئی ہے۔ میں اُسے کہتا ہوں پیچھے ہٹ جا، پیچھے ہٹ جا۔ آپ نے فرمایا کہ اس کے ساتھ تفہیم الہی کوئی نہیں۔“

(البدرد جلد ۱ نمبر ۶، ۵ مورخہ ۲۸ نومبر و ۵ دسمبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۳۴)

۱۷ نومبر ۱۹۰۲ء ”فرمایا۔ رات میں نے خواب میں کچھ بارش ہوتی دیکھی ہے۔ یونہی ترشح سا ہے اور قطرات پڑ رہے ہیں مگر بڑے آرام اور سکون سے۔“

(البدرد جلد ۱ نمبر ۶، ۵ مورخہ ۲۸ نومبر و ۵ دسمبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۳۵)

۱۸ نومبر ۱۹۰۲ء ”فرمایا کہ نماز (فجر) سے کوئی ۲۰ یا ۲۵ منٹ پیشتر میں نے خواب دیکھا کہ گویا ایک زمین خریدی ہے کہ اپنی جماعت کی مٹی میں وہاں دفن کیا کریں تو کہا گیا کہ اس کا نام مقبرہ بہشتی ہے یعنی جو اس میں دفن ہوگا وہ بہشتی ہوگا۔ پھر اس کے بعد کیا دیکھتا ہوں کہ کشمیر میں کسر صلیب کے لئے یہ سامان ہوا ہے کہ کچھ پُرانی انجیلیں وہاں سے نکلی ہیں۔ میں نے تجویز کی کہ کچھ آدمی وہاں جاویں تو وہ انجیلیں لاویں تو ایک کتاب اُن پر لکھی جاوے۔ یہ سن کر مولوی مبارک علی صاحب تیار ہوئے کہ میں جاتا ہوں مگر اس مقبرہ بہشتی میں میرے لئے جگہ رکھی جاوے۔ میں نے کہا کہ خلیفہ نور الدین کو بھی ساتھ بھیج دو یہ خواب ہے جو میں نے سنایا۔“

۱۔ (نوٹ از ناشر) احکم مورخہ ۲۴ نومبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۴ میں خواب کے الفاظ یوں ہیں۔ ”فرمایا رات کو خواب میں دیکھا کہ خفیف سا ترشح ہو رہا ہے مگر بڑے آرام و سکون سے۔“

اور فرمایا کہ اس سے پیشتر میں نے تجویز کی تھی کہ ہماری جماعت کی میتوں کے لئے ایک الگ قبرستان یہاں ہو سو خدا نے آج اس کی تائید کر دی۔ اور انجیل کے معنی بشارت کے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ خدا نے ارادہ کیا ہے کہ وہاں سے کوئی بڑی بشارت ظاہر کرے اور جو شخص وہ کام کر کے لائے گا وہ قطعی بہشتی ہے۔“  
(البدر جلد ۱ نمبر ۵، مورخہ ۲۸ نومبر ۵/ دسمبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۳۵)

۲۰ نومبر ۱۹۰۲ء بروز پنج شنبہ ”فرمایا رات کو میں نے پگٹ کے متعلق دعا کی اور صبح بھی کی مجھے یہ دکھایا گیا کہ کسی نے مجھے چار پانچ کتابیں دی ہیں جن پر لکھا ہوا تھا تسبیح تسبیح تسبیح بعد اس کے الہام ہوا۔  
اللَّهُ شَدِيدُ الْعِقَابِ إِنَّهُمْ لَا يُحْسِنُونَ۔“

اس الہام سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کی موجودہ حالت خراب ہے اور یا آئندہ تو بہ نہ کریں گے۔ اور یہ معنی بھی اس کے ہیں لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ اور یہ مطلب بھی اس سے ہے کہ اس نے یہ کام اچھا نہیں کیا۔ اللہ تعالیٰ پر یہ افترا اور منصوبہ باندھا اور اللہ شَدِيدُ الْعِقَابِ ظاہر کرتا ہے کہ اس کا انجام اچھا نہ ہوگا اور عذاب الہی میں گرفتار ہوگا۔ حقیقت میں یہ بڑی شوخی ہے کہ خدائی کا دعویٰ کیا جاوے۔“  
(البدر جلد ۱ نمبر ۵، مورخہ ۲۸ نومبر ۵/ دسمبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۴۶)

۱۔ (نوٹ از ناشر) الحکم مورخہ ۲۴ نومبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۴ میں یہی خواب باختلاف الفاظ درج ہے۔  
۲۔ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمس) پگٹ (Pigott) لنڈن کا ایک پادری تھا جس نے دعویٰ کیا کہ وہ مسیح موعود ہے۔ چند آدمی اس کے ساتھ ہو گئے۔ اس کا ایک ٹائپ شدہ اشتہار مفتی محمد صادق صاحب کے نام آیا تھا۔ مفتی صاحب نے وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں پیش کیا تب حضور نے ایک چھوٹا سا اشتہار صرف ایک صفحہ کا لکھ کر مولوی محمد علی صاحب کو دیا کہ اس کا انگریزی میں ترجمہ کر کے اور چھپوا کر ولایت بھیج دیں۔ اس اشتہار میں حضور نے لکھا تھا کہ تمہارے دعویٰ کا اشتہار ہمارے سیکرٹری کے پاس پہنچا ہے۔ تم اس دعویٰ میں جھوٹے ہو اور اگر تم طاقت رکھتے ہو تو میرا مقابلہ کرو۔ خدا نے مجھ کو یہ بتایا ہے کہ میں مسیح موعود ہوں اور اسلام سچا دین ہے۔ یہ اشتہار جب اس کو پہنچا تو اس نے خاموشی اختیار کی۔ اس اشتہار کو ولایت کے اخباروں نے بھی چھاپا اور ان کے Cuttings (تراشے) قادیان آئے تھے۔ اُن دنوں میں ایک عورت اس کے پاس رہتی تھی اس کے ساتھ اس کا تعلق ہو گیا جس کے متعلق اخباروں میں اس کے حق میں بدنامی کی خبریں شائع ہوئیں مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس اشتہار کے پہنچنے کے بعد وہ خاموش ہو گیا۔ اس نے نہ پھر کبھی کوئی دعویٰ کیا اور نہ ہی اپنی کوئی جماعت بنائی اور نہ کوئی سلسلہ قائم کیا اور اسی خاموشی میں وہ فوت ہو گیا۔

۳۔ (ترجمہ از مرتب) اللہ کی سزا سخت ہوتی ہے یہ لوگ نیک اعمال بجا نہیں لاتے۔  
۴۔ (نوٹ از ناشر) اس الہام کے الفاظ البدر ۲۱ نومبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۲۵ میں بھی درج ہیں اور الحکم مورخہ ۲۴ نومبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۶ میں قدرے اختلاف الفاظ سے اس روایا کی تفصیل درج ہے۔

۲۱ نومبر ۱۹۰۲ء ”میں جب اشتہار کو ختم کر چکا۔ شاید دو تین سطریں باقی تھیں تو خواب نے میرے پر زور کیا یہاں تک کہ میں بجز بوری کا غذا کو ہاتھ سے چھوڑ کر سو گیا۔ تو خواب میں مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اور مولوی عبداللہ صاحب چکڑالوی نظر کے سامنے آ گئے۔ میں نے ان دونوں کو مخاطب کر کے یہ کہا۔

خُسِفَ الْقَمَرُ وَالشَّمْسُ فِي رَمَضَانَ۔ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكْفِرَانِ۔

یعنی چاند اور سورج کو تو رمضان میں گرہن لگ چکا۔ پس تم اے دونوں صاحبو! کیوں خدا کی نعمت کی تکذیب کر رہے ہو؟ پھر میں خواب میں اخویم مولوی عبدالکریم صاحب کو کہتا ہوں کہ اَلْآءِ سے مراد اس جگہ میں ہوں اور پھر میں نے ایک دالان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا کہ اس میں چراغ روشن ہے۔ گویا رات کا وقت ہے اور اسی الہام مندرجہ بالا کو چند آدمی چراغ کے سامنے قرآن شریف کھول کر اس سے یہ دونوں فقرے نقل کر رہے ہیں۔ گویا اسی ترتیب سے قرآن شریف میں موجود ہے اور ان میں سے ایک شخص کو میں نے شناخت کیا کہ میاں نبی بخش صاحب رفوگر امرت سری ہیں۔“

(ریویو بر مباحثہ بٹالوی و چکڑالوی۔ روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۲۰۹ حاشیہ)

۲۲ نومبر ۱۹۰۲ء ”آج رات مجھے رویا میں دکھایا گیا کہ ایک درخت باردار اور نہایت لطیف اور خوبصورت پھلوں سے لدا ہوا ہے اور کچھ جماعت تکلف اور زور سے ایک بوٹی کو اُس پر چڑھانا چاہتی ہے جس کی جڑ نہیں بلکہ چڑھارکھی ہے۔ وہ بوٹی اُفتیمون کی مانند ہے اور جیسے جیسے وہ بوٹی اس درخت پر چڑھتی ہے اس کے پھلوں کو نقصان پہنچاتی ہے اور اس لطیف درخت میں ایک کھجواہٹ اور بدشکلی پیدا ہو رہی ہے اور جن پھلوں کی اس درخت سے توقع کی جاتی ہے اُن کے ضائع ہونے کا سخت اندیشہ ہے بلکہ کچھ ضائع ہو چکے ہیں۔ تب میرا دل اس بات کو دیکھ کر گھبرایا اور پگھل گیا اور میں نے ایک شخص کو جو ایک نیک اور پاک انسان کی صورت پر کھڑا تھا، پوچھا کہ یہ درخت کیا ہے اور یہ بوٹی کیسی ہے جس نے ایسے لطیف درخت کو شکنجہ میں دبا رکھا ہے۔ تب اُس نے جواب میں مجھے یہ کہا کہ یہ درخت قرآن خدا کا کلام ہے اور یہ بوٹی وہ احادیث اور اقوال وغیرہ ہیں جو قرآن کے مخالف ہیں یا مخالف ٹھہرائی جاتی ہیں اور اُن کی کثرت نے اس درخت کو دبا لیا ہے اور اس کو نقصان پہنچا رہی ہیں۔ تب میری آنکھ کھل گئی۔“

(ریویو بر مباحثہ بٹالوی و چکڑالوی۔ روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۲۱۲ حاشیہ)

۲۲ نومبر ۱۹۰۲ء ”اسی رات میں ایک الہام ہوا۔ بوقت ۳ بجے ۲ منٹ اوپر اور وہ یہ ہے۔

مَنْ أَعْرَضَ عَنِّي نَبَتْلِيهِ بَدْءٌ رِيَّةٍ فَاسْقَةٍ مُلْحَدَةٍ يَمِيلُونَ إِلَى الدُّنْيَا وَلَا يَعْبُدُونَ بِنِيَّ شَيْئًا۔

جو شخص قرآن سے کنارہ کرے گا ہم اُس کو ایک خبیث اولاد کے ساتھ مبتلا کریں گے جن کی ملحدانہ زندگی ہوگی۔ وہ دنیا پر گریں گے اور میری پرستش سے ان کو کچھ بھی حصہ نہ ہوگا یعنی ایسی اولاد کا انجام بد ہوگا اور تو بہ اور تقویٰ نصیب نہیں ہوگا۔“ (ریویو بر مباحثہ بنا لوی و پکڑا لوی۔ روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۲۱۳ حاشیہ)

۵ نومبر ۱۹۰۲ء (الف) ”جمعہ کے دن جب میں بیمار تھا تو مجھے یہ الہام ہوا تھا۔

يَمُوتُ قَبْلَ يَوْجِي هَذَا

یعنی یہ میرے اس دن سے پیشتر مرے گا۔ یوم سے مراد جمعہ کا دن ہے جو کہ اصل میں خدا کا دن ہے۔“

(الہد جلد نمبر ۷ مورخہ ۱۲ نومبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۵۵)

(ب) ”مولوی رسل بابا امرتسری..... طاعون سے پکڑا گیا اور اُس کے عین طاعون کے دنوں میں جمعہ کے روز مجھ کو الہام ہوا کہ يَمُوتُ قَبْلَ يَوْجِي هَذَا یعنی آئندہ جمعہ سے پہلے مر جائے گا چنانچہ وہ آئندہ جمعہ سے پہلے ۸ نومبر ۱۹۰۲ء کو ۵ ۱/۶ بجے صبح کے اس جہان فانی سے رخصت ہوا۔“

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۳۱۲، ۳۱۳)

۶ نومبر ۱۹۰۲ء (الف) ”رات کو میری ایسی حالت تھی کہ اگر خدا کی وحی نہ ہوتی تو میرے اس خیال میں

کوئی شک نہ تھا کہ میرا آخری وقت ہے۔ اسی حالت میں میری آنکھ لگ گئی تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک جگہ پر میں ہوں اور وہ کوچہ سرستہ سا معلوم ہوتا ہے کہ ۳ بھینسے آئے ہیں۔ ایک اُن میں سے میری طرف آیا تو میں نے اُسے مار کر ہٹا دیا پھر دوسرا آیا تو اُسے بھی ہٹا دیا۔ پھر تیسرا آیا اور وہ ایسا پر زور معلوم ہوتا تھا کہ میں نے خیال کیا

۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ”اس واقعہ کے دیکھنے کے ساتھ ہی مجھ کو تفہیم ہوئی کہ کوئی دشمن

مقدمہ برپا کرے گا اور اس کے تین وکیل ہوں گے..... بعد میں کرم دین نے جہلم میں میرے پر مقدمہ کیا اور میری طلبی ہوئی اور وہ مقدمہ فوجداری اور سخت مقدمہ تھا اور جیسا کہ کشفی حالت میں ظاہر کیا گیا تین وکیل اُس کے تھے۔

آخر ہوجب وعدۃ الہی وہ مقدمہ اس کا خارج ہوا۔“ (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۳۹۵)

کہ اب اس سے مفر نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ کی قدرت کہ مجھے اندیشہ ہوا تو اُس نے اپنا منہ ایک طرف پھیر لیا۔ میں نے اُس وقت یہ نیغمت سمجھا کہ اُس کے ساتھ رگڑ کر نکل جاؤں۔ میں وہاں سے بھاگا اور بھاگتے ہوئے خیال آیا کہ وہ بھی میرے پیچھے بھاگے گا مگر میں نے پھر کر نہ دیکھا۔ اُس وقت خواب میں خدا تعالیٰ کی طرف سے میرے دل پر مندرجہ ذیل دعا القا کی گئی۔

رَبِّ كُلِّ شَيْءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحْفَظْنِي وَانصُرْنِي وَارْحَمْنِي ۱

اور میرے دل میں ڈالا گیا کہ یہ اسمِ اعظم ہے اور یہ وہ کلمات ہیں کہ جو اسے پڑھے گا ہر ایک آفت سے اُسے نجات ہوگی۔ (الہدٰی جلد ۱ نمبر ۷ مورخہ ۱۲ دسمبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۵۴)

(ب) ”وَمِنْ آيَاتِي مَا أَنْبَأَنِي الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ. فِي أَمْرِ رَجُلٍ لَيْمٍ وَبُهْتَانِهِ الْعَظِيمِ. وَأَوْحَى إِلَيَّ أَنَّهُ يُرِيدُ أَنْ يَتَخَطَّفَ عِرْصَتَكَ. ثُمَّ يَجْعَلُ نَفْسَهُ عِرْصَتَكَ وَارَانِي فِيهِ رُؤْيَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. وَارَانِي أَنَّ الْعُدُوَّ أَعَدَّ لِدَايِكَ ثَلَاثَةَ حِمَاةٍ لِيَتَوَهَّبُوا وَإِعْنَاتٍ. وَرَأَيْتُ كَأَنِّي أُحْضِرْتُ مُحَاكِمَةً كَالْمَأْخُودِينَ. وَرَأَيْتُ أَنَّ آخِرَ أَمْرِي نَجَاةٌ بِفَضْلِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَ لَوْ بَعْدَ حِينٍ. وَبُشِّرْتُ أَنَّ الْبَلَاءَ يُرَدُّ عَلَى عَدُوِّي الْكُذَّابِ الْمُهَيَّبِينَ..... ثُمَّ قَعَدْتُ كَأَلَمْتُمْ طَرِيقِينَ. وَمَا مَرَّ عَلَيَّ مَا رَأَيْتُ إِلَّا سَنَةً فَإِذَا ظَهَرَ قَدْرُ اللَّهِ عَلَى يَدِ عَدُوِّ مُبِينٍ بِاسْمِهِ كَرُمُ الدِّينِ.“

(مواہب الرحمن۔ روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۳۵۰)

ترجمہ۔ ”اور مجھ پر میرے نشانوں کے ایک یہ ہے کہ جو خدائے علیم و حکیم نے ایک لیم شخص کی نسبت اور اس کے بہتانِ عظیم کی نسبت مجھے خبر دی اور مجھے اپنی وحی سے اطلاع دی کہ یہ شخص میری عزت دُور کرنے کے لئے حملہ کرے گا اور انجام کار میرا نشانہ آپ بن جائے گا۔ اور خدا نے تین خوابوں میں یہ حقیقت میرے پر ظاہر لے (ترجمہ) اے میرے رب! ہر شے تیری خادم ہے۔ اے میرے رب! میری حفاظت کر اور میری نصرت کر اور مجھ پر رحم کر۔

”فرمایا۔ یہ دعا ایک حرز اور تعویذ ہے۔ اور میرے دل میں اس وقت یہ بات پڑتی تھی کہ یہی اسمِ اعظم ہے۔ فرمایا کہ میں اس دعا کو اب التزاماً ہر نماز میں پڑھا کروں گا۔ آپ بھی پڑھا کریں۔ فرمایا۔ اس میں بڑی بات جو سچی توحید سکھاتی یعنی اللہ جل شانہ کو ہی صَاحِبُ اور نَافِعِ یقین دلاتی ہے یہ ہے کہ اس میں سکھایا گیا ہے کہ ہر شے تیری خادم ہے یعنی کوئی موزی اور مضر شے تیرے ارادے اور اذن کے بغیر کچھ بھی نقصان نہیں کر سکتی۔“ (الحکم مورخہ ۱۰ دسمبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۰)

۲۔ (نوٹ از ناشر) الحکم مورخہ ۱۰ دسمبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۰ میں بھی یہی خواب باختلاف الفاظ درج ہے۔

کی اور خواب میں میرے پر ظاہر کیا کہ یہ دشمن تین حمایت کرنے والے اپنی کامیابی کے لئے مقرر کرے گا تاکہ کسی طرح اہانت کرے اور رنج پہنچا دے اور مجھے خواب میں دکھایا گیا کہ گویا میں کسی عدالت میں گرفتاروں کی طرح حاضر کیا گیا ہوں اور مجھے دکھلایا گیا کہ انجام ان حالات کا میری نجات ہے۔ اگرچہ کچھ مدت کے بعد ہوا اور مجھے بشارت دی گئی کہ اس دشمن کذاب مہین پر بلا رُو کی جائے گی..... پھر میں انتظار کرتا رہا کہ کب یہ پیشگوئی کی باتیں ظہور میں آئیں گی پس جب ایک برس گزرا تو یہ مقدر باتیں کرم دین کے ہاتھ سے ظہور میں آگئیں (یعنی اس نے ناحق میرے پرفوجداری مقدمات دائر کئے)۔“

(حقیقۃ الوحی - روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۲۵)

**۶/ دسمبر ۱۹۰۲ء** ”اس خواب کے بعد پھر کیا دیکھتا ہوں کہ ایک گھوڑے کا سوار ملا۔ جب میں گھر کے قریب آیا تو ایک شخص نے میرے ہاتھ پر پیسے رکھے۔ میں نے خیال کیا کہ اس میں دوٹی چوٹی بھی ہوگی آگے آیا تو دیکھا کہ فِجُو<sup>۱</sup> (فضل نشان) کشمیری عورت بیٹھی ہے۔ پھر جب مسجد میں گیا تو دیکھا کہ ہزار ہا آدمی بیٹھے ہیں اور کپڑے سب کے پُرانے معلوم ہوتے ہیں۔ مسجد میں اور آگے بڑھا تو دیکھا ایک جنازہ رکھا ہوا ہے۔ اس کی بڑی سی چارپائی ہے۔ یہ معلوم نہیں کہ کس کا جنازہ ہے۔“

(الہدرد جلد انمبر ۷ مورخہ ۱۲/ دسمبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۵۴)

**۸/ دسمبر ۱۹۰۲ء** ”میں دیکھتا ہوں کہ ایک جگہ پر وضو کرنے لگا تو معلوم ہوا کہ وہ زمین پوئی ہے اور اس کے نیچے ایک غاری چلی جاتی ہے۔ میں نے اس میں پاؤں رکھا تو دھس گیا اور خوب یاد ہے کہ پھر میں نیچے ہی نیچے چلا گیا۔ پھر ایک جست کر کے میں اُپر آ گیا اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میں ہوا میں تیر رہا ہوں اور ایک گڑھا ہے مثل دائرے کے گول اور اس قدر بڑا جیسے یہاں سے نواب صاحب کا گھر، اور میں اُس پر ادھر سے ادھر اور ادھر سے ادھر تیر رہا ہوں۔ سید محمد احسن صاحب کنارہ پر تھے۔ میں نے اُن کو بلا کر کہا کہ دیکھ لیجئے کہ عیسیٰؑ تو پانی پر چلتے تھے اور میں ہوا پر تیر رہا ہوں اور میرے خدا کا فضل اُن سے بڑھ کر مجھ پر ہے۔ حامد علی میرے ساتھ ہے اور اُس گڑھے پر ہم نے کئی پھیرے کئے۔ نہ ہاتھ نہ پاؤں ہلانے پڑتے ہیں اور بڑی آسانی

۱۔ یعنی تین بھینسوں والا خواب (نمش)

۲۔ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؒ) فِجُو قادیان کے ایک شخص مسٹی غفارا کی بیوی تھی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے گھر میں خادمہ تھی۔

۳۔ یعنی نرم اور کھوکھی۔ (نمش)

۴۔ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؒ) یہاں سے مراد مسجد مبارک ہے اور نواب صاحب کے گھر سے مراد نواب محمد علی خاں صاحب کا وہ مکان ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے گھر کے ساتھ متصل تھا۔

سے ادھر ادھر تیر رہے ہیں۔ ایک بجنے میں ۲۰ منٹ باقی تھے کہ میں نے یہ خواب دیکھا۔“

(الہدٰی جلد ۱ نمبر ۷ مورخہ ۱۲ دسمبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۵۵)

۹ دسمبر ۱۹۰۲ء ”گذشتہ شب کو مجھے یہ الہام ہوا ہے۔“

سَلَامٌ عَلَيْكَ يَا اِبْرَاهِيْمُ

پھر اس کے بعد الہام ہوا۔ سَلَامٌ عَلٰی اَمْرِكِ۔ صِرْتِ فَاَيْزًا۔“<sup>۱</sup>

(الہدٰی جلد ۱ نمبر ۷ مورخہ ۱۲ دسمبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۵۵۔ الحکم جلد ۶ نمبر ۴۴ مورخہ ۱۰ دسمبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۸)

۱۲ دسمبر ۱۹۰۲ء ”فرمایا کہ یہ الہام ہوا ہے اس کے ساتھ ایک اور عجیب اور مبشر فقرہ تھا وہ یاد نہیں رہا۔“

يُنَادِي مُنَادٍ مِّنَ السَّمَاءِ۔“<sup>۲</sup>

(الہدٰی جلد ۱ نمبر ۸ مورخہ ۱۹ دسمبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۵۸)

”رَأَيْتَ مَعَ الْاَفْوَاجِ اِنِّي۔“<sup>۳</sup>

۱۹ دسمبر ۱۹۰۲ء

(الہدٰی جلد ۱ نمبر ۹ مورخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۶۸۔ الحکم جلد ۶ نمبر ۴۶ مورخہ ۲۲ دسمبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۴)

۱۹ دسمبر ۱۹۰۲ء ”مغرب و عشاء کی نماز باجماعت ادا کر کے حضرت اقدس تشریف لے گئے اور پھر

تشریف لائے تو آپ نے اپنی تین رو یا سنائیں جو کہ آپ نے پے در پے دیکھی تھیں۔

کہ ایک شخص نے ایک رو پیہ اور پانچ چھوڑے رو یا میں دیئے۔

۱ (ترجمہ) یعنی اے ابراہیم! تجھ پر سلام۔ تیرے کاروبار پر سلامتی ہو اور تو بامراد ہو گیا۔

(الہدٰی مورخہ ۱۲ دسمبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۵۵)

۲ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ”مولوی رسل بابا..... ۸ دسمبر ۱۹۰۲ء کو ساڑھے پانچ بجے صبح کے اس

جہان فانی سے رخصت ہوا اور یہ میرا الہام اس کی موت سے پہلے شائع کیا گیا تھا اور الحکم میں بھی شائع ہو چکا ہے۔ پھر

ساتھ ہی مجھے یہ الہام ہوا سَلَامٌ عَلَيْكَ يَا اِبْرَاهِيْمُ۔ سَلَامٌ عَلٰی اَمْرِكِ۔ صِرْتِ فَاَيْزًا یعنی اے ابراہیم

تیرے پر سلام ٹوٹیا ہو گیا۔“ (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۳۱۲، ۳۱۳)

۳ (ترجمہ از مرتب) ایک آسمان سے آیا ہوا پکارنے والا پکار رہا ہے۔

۴ (ترجمہ از مرتب) میں فوجیں لے کر آ رہا ہوں۔



اس کے بعد پھر غنودگی ہوئی تو دیکھا کہ تریاق القلوب کا ایک صفحہ دکھایا گیا ہے جس پر

### عَلَى شُكْرِ الْمَصَائِبِ

لکھا ہوا ہے جس کے یہ معنی ہوئے کہ لَهْذِهِ صَلَّةٌ عَلَى شُكْرِ الْمَصَائِبِ گویا یہ روپیہ اور چھواریے شکر المصائب کا صلہ ہے۔ تیسری دفعہ پھر کچھ ورق دکھائے گئے جن پر بیٹوں کے بارے میں کچھ لکھا ہوا تھا اور جو اس وقت یاد نہیں ہے۔“  
(البدرد جلد ۱ نمبر ۹ مورخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۶۹)

۲۱/ دسمبر ۱۹۰۲ء ”۲۱/ ۲۲ دسمبر کے درمیان کی شب کو دو اور ۳ بجے کے درمیان یہ الہام ہوا۔

### يَأْتِي عَلَيْكَ زَمَنٌ كَيْمَثِلِ زَمَنِ مُوسَىٰ ۱

(البدرد جلد ۱ نمبر ۹ مورخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۷۱)

۲۲/ دسمبر ۱۹۰۲ء (الف) ”إِنَّهُ كَرِيمٌ تَمَشَّى أَمَامَكَ وَعَادَى مِنْ عَادَى ۲“

(البدرد جلد ۱ نمبر ۹ مورخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۷۱۔ البدرد جلد ۱ نمبر ۱۰ مورخہ ۲ جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۷۶۔

الحکم جلد ۶ نمبر ۲۶ مورخہ ۲۳ دسمبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۳، ۱۴)

(ب) فرمایا۔ کل جو الہام ہوا تھا يَأْتِي عَلَيْكَ زَمَنٌ كَيْمَثِلِ زَمَنِ مُوسَىٰ یہ اسی الہام کے آگے

معلوم ہوتا ہے جہاں ایک الہام کا قافیہ جب دوسرے الہام سے ملتا ہے خواہ وہ الہامات ایک دوسرے سے دس دن کے فاصلہ سے ہوں مگر میں سمجھتا ہوں کہ ان دونوں کا تعلق آپس میں ضرور ہے یہاں بھی موسیٰ اور عادی کا قافیہ ملتا ہے اور پھر توریت میں اس قسم کا مضمون ہے کہ خدا نے موسیٰ کو کہا کہ تُو چل میں تیرے آگے چلتا ہوں۔“

(البدرد جلد ۱ نمبر ۱۰ مورخہ ۲ جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۷۶)

۲۳/ دسمبر ۱۹۰۲ء نماز فجر سے پیشتر حضرت اقدس نے یہ رؤیا سنائی۔

”میں کسی اور جگہ ہوں اور قادیان کی طرف آنا چاہتا ہوں۔ ایک دو آدمی ساتھ ہیں۔ کسی نے کہا راستہ بند

۱ (ترجمہ) یعنی تیرے پر ایسا زمانہ آنے والا ہے جیسے موسیٰ پر آیا تھا۔ (البدرد مورخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۷۱)

۲ (نوٹ از ناشر) الحکم مورخہ ۲۳ دسمبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۱ میں اس الہام کی تفصیل یوں درج ہے۔ ”۲۱/ دسمبر کی رات کو جس

کی صبح کو ۲۲ دسمبر تھی اور جو اخیر عشرہ رمضان کی پہلی رات تھی آپ کو یہ الہام ہوا۔ يَأْتِي عَلَيْكَ زَمَانٌ كَيْمَثِلِ زَمَنِ مُوسَىٰ۔

فرمایا۔ اس زمانہ میں جو بیس پچیس برس کے قریب ہوتا ہے یہ الہام کبھی نہیں ہوا۔ موسیٰ کا نام تو کئی الہاموں میں رکھا گیا ہے۔“

۳ (ترجمہ) یعنی وہ کریم ہے تیرے آگے آگے چلتا ہے جس نے تیری عداوت کی گویا اس کی عداوت کی۔

(البدرد مورخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۷۱)

ہے۔ ایک بڑا سحرِ ذخرا چل رہا ہے۔ میں نے دیکھا تو واقعی میں کوئی دریا نہیں بلکہ ایک بڑا سمندر ہے اور پچھیدہ ہو ہو کر چل رہا ہے جیسے سانپ چلا کرتا ہے۔ ہم واپس چلے آئے کہ ابھی راستہ نہیں اور یہ راہ بڑا خوفناک ہے۔“  
(الہدٰر جلد ۱۰ نمبر ۱۰ مورخہ ۲ جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۷۶)

**۲۵ دسمبر ۱۹۰۲ء** ”۲۵ دسمبر ۱۹۰۲ء کو خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک وحی ہوئی تھی جو میری طرف سے بطور حکایت تھی اور وہ یہ ہے۔ اِنِّیْ صَادِقٌ وَ سَیِّدُ شَہْدِ اللّٰہِ لِیْ“<sup>۱</sup>

(ترجمہ) میں صادق ہوں اور صادق ہوں۔ عنقریب خدا تعالیٰ میری گواہی دے گا۔“

(اشتہار مورخہ یکم جنوری ۱۹۰۳ء۔ مجموعہ اشتہارات جلد ۳ صفحہ ۲۹۲ مطبوعہ ۲۰۱۸ء)

**۱۹۰۲ء (الف)** ”اِنِّیْ اَنَا الصَّاعِقَةُ“<sup>۲</sup>

(الہدٰر جلد ۱۱ نمبر ۱۱ مورخہ ۹ جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۸۶۔ الحکم جلد ۷ نمبر ۱۰ مورخہ ۱۰ جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۲)

(ب) ”مولانا مولوی عبدالکریم صاحب نے فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا نیا اسم ہے آج تک کبھی نہیں سنا۔ حضرت اقدسؒ نے فرمایا۔ بے شک۔ اسی طرح طاعون کی نسبت جو الہامات ہیں وہ بھی ہیں۔ جیسے اَفْطُرُ وَاَصُوْمُ۔ یہ بھی کیسے لطیف الفاظ ہیں۔ گویا خدا فرماتا ہے کہ طاعون کے متعلق میرے دو کام ہوں گے۔ کچھ حصہ چُپ رہوں گا یعنی روزہ رکھوں گا اور کچھ افطار کروں گا اور یہی واقعہ ہم چند سال سے دیکھتے ہیں۔ شدت گرمی اور شدت سردی کے موسم میں طاعون دب جاتی ہے گویا وہ اَصُوْمُ کا وقت ہے اور فروری، مارچ، اکتوبر وغیرہ میں زور کرتی ہے، وہ گویا اِفْطَار کا وقت ہوتا ہے اور اسی لطیف کلام میں سے ہے۔ اِنِّیْ اَنَا الصَّاعِقَةُ“  
(الہدٰر جلد ۱۱ نمبر ۱۱ مورخہ ۹ جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۸۶)

(ج) ۳۱ دسمبر ۱۹۰۲ء بروز چہار شنبہ، حضرت اقدسؒ نے فرمایا۔

”ایک دفعہ ایک خاکروبہ نے ایک جگہ سے میلا اٹھایا اور اس کا ایک حصہ چھوڑ دیا۔ میں جو مکان کے اندر بیٹھا ہوا تھا مجھے نظر آیا کہ اس نے ایک حصہ چھوڑ دیا ہے تو میں نے اُس خاکروبہ سے کہا وہ سن کر حیران ہوئی کہ

<sup>۱</sup> (نوٹ از ناشر) الہدٰر مورخہ ۲ جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۷۷ اور الحکم مورخہ ۲۴ دسمبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۳ میں یہ الہام

۲۴ دسمبر ۱۹۰۲ء کے حوالہ سے ان الفاظ میں درج ہے۔ ”اِنِّیْ صَادِقٌ وَ سَیِّدُ شَہْدِ اللّٰہِ لِیْ“

<sup>۲</sup> (ترجمہ از مرتب) میں ہی صاعقہ ہوں۔

اس نے اندر بیٹھے کیسے دیکھ لیا۔ میں نے اس پر خدا کا شکر کیا کہ یہ باوجود میلی کے سر پر موجود ہونے کے نہیں دیکھ سکتی حالانکہ مجھے اس نے اس قدر دُور دراز فاصلہ سے دکھلادیا۔“ (البدر جلد ۱ نمبر ۱۱ مورخہ ۹ جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۸۴)

**۱۹۰۲ء** یکم جنوری ۱۹۰۳ء کو فرمایا۔

”ایک دفعہ مجھے ایک فرشتہ آٹھ یا دس سالہ لڑکے کی شکل پر نظر آیا۔ اُس نے بڑے فصیح اور بلغ الفاظ میں کہا کہ  
خدا تمہاری ساری مُرادیں پوری کرے گا۔“

(البدر جلد ۱ نمبر ۱۲ مورخہ ۱۶ جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۹۰)

**یکم جنوری ۱۹۰۳ء بروز پنج شنبہ (الف)** ”اَوَّلَ اَیْکِ خَفِیْفِ خَوَابٍ مِیْنِ جَوْ کَشْفِ کَی رَنَکِ مِیْنِ تَہَا مِجْہَہِ دَکْہَا یَا گِیَا کَہ مِیْنِ نَیْ اَیْکِ لِبَاسٍ فَخَرِہِ یَہِنَا ہُو اَہِے اَوْر چَہْرَہِ چَکِ رَہَا ہِے۔ پَہْرَہِ کَشْفِی حَالَتِ وَحِیِ اَلْہِیِّ کِی طَرْفِ مَنْقَلِ ہُو گِیَ چِنَا نِچَہِ وَہِ تَمَامِ فِقْرَاتِ وَحِیِ اَلْہِیِّ کَہِ جَوْ بَعْضِ اَسْ کَشْفِ سَے پَہْلَے اَوْر بَعْضِ بَعْدِ مِیْنِ تَہَا ذِیْلِ مِیْنِ لَکْہَے جَاتَے ہِیْنِ اَوْر وَہِ یَہِ ہِیْنِ۔“

یُیْدِیْ لَکَ الرَّحْمٰنُ شَیْئًا۔ اَتٰی اَمْرُ اللّٰہِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْہٗ بِبِشَارٰتِہٖ تَلَقَّآہَا النَّبِیُّوْنَ۔

ترجمہ۔ خدا جو رحمان ہے تیری سچائی ظاہر کرنے کے لئے کچھ ظہور میں لائے گا۔ خدا کا امر آ رہا ہے۔ تم جلدی نہ کرو۔ یہ ایک خوش خبری ہے جو نبیوں کو دی جاتی ہے۔

صبح ۵ بجے کا وقت تھا۔ یکم جنوری ۱۹۰۳ء و یکم شوال ۱۳۲۰ھ روزِ عید، جب میرے خدا نے مجھے یہ خوش خبری دی۔“

(اشتہار یکم جنوری ۱۹۰۳ء۔ مجموعہ اشتہارات جلد ۳ صفحہ ۲۹۱، ۲۹۲ مطبوعہ ۲۰۱۸ء)

۱۔ حضرت اقدسؑ نے فرمایا۔ ”شیء سے مراد کوئی عظیم الشان بات ہے۔ اس کی عظمت کے لئے ہی اللہ تعالیٰ نے اس کو پوشیدہ رکھا ہے کیونکہ چھپانے میں ایک عظمت ہوتی ہے جیسے جنّت کے انعامات کے لئے فرمایا ہے۔ فَلَا تَعْلَمُوْا نَفْسًا مَّا اُخْفِیْ لَہُمْ مِّنْ قُرْآٰنٍ اَعْلٰیْنِ۔“ کھانے پر جیسے دسترخوان ہوتا ہے۔ اُس کے چھپانے میں بھی ایک عظمت ہی مقصود ہوتی ہے۔ غرض یہ چھوٹی سی بات نہیں ہے۔“

۲۔ (نوٹ از ناشر) البدر مورخہ ۹ جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۸۵ میں بھی یہ الہامات مع خواب درج ہیں۔

۳۔ (ترجمہ از ناشر) کوئی جان نہیں جانتی کہ اس کی آنکھوں کی ٹھنڈک کے لئے کیا کیا مخفی رکھا گیا ہے۔ (السجدة: ۱۸)

(ب) ” حضرت اقدس تشریف لائے تو کمر کے گرد ایک صاف لپیٹا ہوا تھا۔ فرمایا کہ کچھ شکایت درد گردہ کی شروع ہو رہی ہے اس لئے میں نے باندھ لیا ہے ذرا غنودگی ہوئی تھی اس میں الہام ہوا ہے۔

### تا عودِ صحت<sup>۱</sup>

فرمایا کہ۔ صحت تو اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہوتی ہے جب تک وہ ارادہ نہ کرے کیا ہو سکتا ہے۔“

(البدر جلد ۱۱ نمبر ۱۱ مورخہ ۹ جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۸۵)

۲ جنوری ۱۹۰۳ء ” فرمایا رات مجھے الہام ہوا۔

جَاءَنِي آيْلٌ وَاخْتَارَ - وَادَارَ اصْبَعَهُ وَ اَشَارَ - يَعْصِيكَ اللهُ مِنَ الْعِدَا وَيَسْطُو  
بِكُلِّ مَنْ سَطَا<sup>۱</sup> - آئل جبرائیل ہے، فرشتہ بشارت دینے والا۔

فرمایا۔ آئل اصل میں ایالت سے ہے یعنی اصلاح کرنے والا جو مظلوم کو ظالم سے بچاتا ہے۔ یہاں جبرائیل نہیں کہا، آئل کہا۔ اس لفظ کی حکمت یہی ہے کہ وہ دلالت کرے کہ مظلوم کو ظالموں سے بچاوے۔ اس لئے فرشتہ کا نام ہی آئل رکھ دیا۔ پھر اُس نے اُنکی ہلائی کہ چاروں طرف کے دشمن۔ اور اشارہ کیا کہ يَعْصِيكَ اللهُ مِنَ الْعِدَا وغیرہ۔ یہ بھی اُس پہلے الہام سے ملتا ہے اِنَّهُ كَرِيْمٌ تَمَشِيْ اَمَامَكَ وَعَاذِيْ مِنْ عَاذِيْ - وہ کریم ہے تیرے آگے آگے چلتا ہے جس نے تیری عداوت کی اُس کی عداوت کی۔ چونکہ آئل کا لفظ لغت میں مل نہ سکتا ہوگا یا زبان میں کم مستعمل ہوتا ہوگا اس لئے الہام نے خود اس کی تفصیل کر دی ہے۔“

(البدر جلد ۱۲ نمبر ۱۲ مورخہ ۱۶ جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۹۰)

۹ جنوری ۱۹۰۳ء ” اِنَّ وَعَدَ اللهُ اَتِيْ - رَكَالٌ وَرَكَآ - فَطُوْبِيْ لِيْمَنْ وَجَدَ وَرَايْ -

۱ (ترجمہ از مرتب) بحالی صحت تک۔

۲ (ترجمہ) آ یا میرے پاس آئل، اور اُس نے اختیار کیا (یعنی چُن لیا تجھ کو) اور گھمایا اُس نے اپنی اُنکی کو، اور اشارہ کیا کہ خدا تجھے دشمنوں سے بچاوے گا اور ٹوٹ کر پڑے گا اُس شخص پر جو تجھ پر اُچھلا۔ (البدر مورخہ ۱۶ جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۹۰)

۳ (نوٹ از ناشر) الحکم مورخہ ۱۷ جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۶، ۵ میں یہ فقرہ ” پھر اُس نے اُنکی ہلائی کہ چاروں طرف کے دشمن۔ اور اشارہ کیا کہ يَعْصِيكَ اللهُ مِنَ الْعِدَا وغیرہ۔“ درج نہیں۔

۴ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمس) الحکم میں وَرَكَالٌ ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حقیقتہ الوحی روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۹۴ پر بھی ”واؤ“ کے ساتھ لکھا ہے۔

## قُتِلَ خَيْبَةَ - وَزَيْدَ هَيْبَةَ<sup>۱</sup>۔

(البدردجلد انمبر ۱۲ مورخہ ۱۶ جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۹۶۔ الحکم جلد ۷ نمبر ۲ مورخہ ۱۷ جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۶ حاشیہ)

(ترجمہ) ”خدا کا وعدہ آیا اور زمین پر ایک پاؤں مارا۔ اور خلل کی اصلاح کی۔ پس مبارک وہ جس

نے پایا اور دیکھا۔“

”ایسی حالت میں مارا گیا کہ اس کی بات کو کسی نے نہ سنا اور اس کا مارا جانا ایک ہیبت ناک امر تھا۔ یعنی

لوگوں کو بہت ہیبت ناک معلوم ہوا اور اس کا بڑا اثر دلوں پر ہوا۔“

(تذکرۃ الشہادتین۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۷۵ حاشیہ)

۱۱ جنوری ۱۹۰۳ء (الف) ”ثُمَّ فِي يَوْمٍ مِنَ الْيَوْمِ - أُرِيْتُ قِرْطَاسًا مِنْ رَبِّي الْعَلَّامِ - وَإِذَا

نَظَرْتُ فَوَجَدْتُ عُنُقَانَهُ بِقَيْئَةِ الطَّاعُونَ - وَعَلَى ظَهْرِهِ إِعْلَانٌ مِثِّي كَأَنِّي أَشَعْتُ مِنْ عِنْدِي وَاقَعْتُ  
ذَلِكَ الْمَنُونِ“<sup>۲</sup>

(مواہب الرحمن۔ روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۳۲۸)

(ب) ”اب طاعون سر پر ہے اور جہاں تک مجھے خدا تعالیٰ سے علم دیا گیا ہے ابھی بہت سادہ حصہ اس کا

(لیکچر لاہور۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۱۷۴)

باقی ہے۔“

۱۔ اس الہام کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ”ایک صریح وحی الہی صاحبزادہ مولوی عبداللطیف

صاحب مرحوم کی نسبت ہوئی تھی جبکہ وہ زندہ تھے بلکہ قادیان میں ہی موجود تھے۔“

(دیکھیے حاشیہ اشتہار ۱۶ اکتوبر ۱۹۰۳ء مندرجہ تذکرۃ الشہادتین۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۷۵ حاشیہ)

۲۔ (ترجمہ از ناشر) ایک دن خدائے علیم کی طرف سے مجھے ایک کاغذ دکھایا گیا اور جب میں نے اس پر نگاہ ڈالی تو

میں نے اس پر بِقَيْئَةِ الطَّاعُونَ (طاعون کا باقی ماندہ حصہ) کا عنوان لکھا ہوا پایا اور اس کی پشت پر میری طرف

سے ایک اعلان رقم ہے۔ گویا میں نے اپنی طرف سے ان اموات کا واقعہ شائع کیا۔

(نوٹ از ناشر) یہ الہام الحکم مورخہ ۱۷ جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۶ حاشیہ اور بدرد مورخہ ۱۶ جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۹۴

میں یوں درج ہے۔

”فرمایا کہ ابھی فجر کو میں نے ایک خواب دیکھا کہ میرے ہاتھ میں ایک کاغذ ہے۔ اس کے ایک طرف کچھ اشتہار ہے

اور دوسری طرف ہماری طرف سے لکھا ہوا ہے۔ جس کا عنوان یہ ہے۔ بِقَيْئَةِ الطَّاعُونَ۔“

۱۲/ جنوری ۱۹۰۳ء ”میں نے دیکھا کہ میری بیوی نے ایک روپیہ مجھ کو دیا ہے اور کہا کہ یہ تمہارے لئے روپیہ نذر ہے۔“

۱۳/ جنوری ۱۹۰۳ء ”۱ اِنِّیْ مُهَيِّئُ مَنْ اَرَادَ اِهَانَتَكَ ۲ اِنِّیْ مُعَيِّنٌ مَنْ اَرَادَ اِعَانَتَكَ۔

۳ اَنْتَ وَجِيْهُ فِیْ حَضْرَتِیْ ۴ اِحْتَرْتُكَ لِنَفْسِیْ وَ سِرُّكَ سِرِّیْ ۵ اَنْتَ مَعِیْ وَ اَنَا مَعَكَ وَ سِرُّكَ سِرِّیْ ۶ اِذَا غَضِبْتَ غَضِبْتُ وَ كَلَّمَا اَحْبَبْتَ اَحْبَبْتُ۔

۷ اَنْتَ وَنَبِیُّ بَمَنْزِلَةِ تَوْحِیْدِیْ وَ تَفَرُّدِیْ ۸ فَحَانَ اَنْ تُعَانَ وَ تُعْرَفَ بَيْنَ (النَّاسِ) یَحْمَدُكَ اللهُ مِنْ عَرَشِهِ ۹ وَ یَحْمَدُكَ اللهُ وَ یَمْشِیْ اِلَیْكَ ۱۰ اَنْتَ وَجِيْهُ فِیْ حَضْرَتِیْ ۱۱ اِحْتَرْتُكَ لِنَفْسِیْ وَ سِرُّكَ سِرِّیْ ۱۲ اَنْتَ وَنَبِیُّ بَمَنْزِلَةِ اَلَّا یُعْلَمُهَا الْخَلْقُ ۱۳ یَا اَحْمَدِیْ اَنْتَ مُرَادِیْ وَ مَعِیْ ۱۴ وَ اَنْتَ مَعِیْ وَ اَنَا مَعَكَ ۱۵ سِرُّكَ سِرِّیْ ۱۶ اِذَا غَضِبْتَ غَضِبْتُ وَ كَلَّمَا اَحْبَبْتَ اَحْبَبْتُ ۱۷ اَنْتَ وَجِيْهُ فِیْ حَضْرَتِیْ اِحْتَرْتُكَ لِنَفْسِیْ۔“

۱۹۰۳ء ”وَ اِنَّهُ بَشَّرَنِیْ وَ قَالَ لَا اَبْقِیْ لَكَ فِی الْمَحْزِیَّاتِ ذِكْرًا۔

وَ قَالَ یَعْصِمُكَ اللهُ مِنْ عِنْدِهِ وَ هُوَ الْوَلِیُّ الرَّحْمٰنُ۔“

(مواہب الرحمن۔ روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۲۳۵)

۱۔ (ترجمہ از مرتب) ۱ میں اس شخص کی اہانت کروں گا جو تیری اہانت کرے گا۔ ۲ میں اس شخص کی اعانت کروں گا جو تیری اعانت کرے گا۔ ۳ تو میری درگاہ میں وجیہ ہے۔ ۴ میں نے تجھے اپنے لئے چُن لیا اور تیرا بھیج میرا بھیج ہے۔ ۵ تو میرے ساتھ ہے اور میں تیرے ساتھ ہوں اور تیرا بھیج میرا بھیج ہے۔ ۶ جب تو غضبناک ہوتا ہے تو میں غضبناک ہوتا ہوں اور جب تو محبت کرتا ہے تو میں محبت کرتا ہوں۔ ۷ تو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ میری توحید اور تفرید۔ ۸ پس وقت آ گیا ہے کہ تیری مدد کی جائے اور تجھے لوگوں میں مشہور کیا جائے۔ اللہ عرش سے تیری تعریف کرتا ہے۔ ۹ اور اللہ تیری تعریف کرتا ہے اور تیری طرف چلا آتا ہے۔ ۱۰ تو میری درگاہ میں وجیہ ہے۔ ۱۱ میں نے تجھے اپنے لئے چُن لیا اور تیرا بھیج میرا بھیج ہے۔ ۱۲ میرے نزدیک تیرا وہ مرتبہ ہے جس کو لوگ نہیں جانتے۔ ۱۳ اے میرے احمد! تو میری مراد ہے اور میرے ساتھ ہے۔ ۱۴ اور تو میرے ساتھ ہے اور میں تیرے ساتھ ہوں۔ ۱۵ تیرا بھیج میرا بھیج ہے۔ ۱۶ جب تو غضبناک ہوتا ہے تو میں غضبناک ہوتا ہوں اور جب تو محبت کرتا ہے تو میں محبت کرتا ہوں۔ ۱۷ تو میری درگاہ میں وجیہ ہے۔ میں نے تجھ کو اپنے لئے چُن لیا۔

۲۔ (ترجمہ از مرتب) اور اس نے مجھے بشارت دی اور فرمایا۔ میں تیرے متعلق رسوا کن باتوں کا ذکر تک نہیں چھوڑوں گا۔ اور فرمایا۔ اللہ تعالیٰ تیری حفاظت اپنی طرف سے کرے گا اور وہی بے حد رحم کرنے والا دوست ہے۔

۱۶ جنوری ۱۹۰۳ء ”سفر میں الہام۔“

أرْبِكَ بَرَكَاتٍ مِّنْ كُلِّ طَرَفٍ“۔<sup>۲</sup> (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲)

۱۹ جنوری ۱۹۰۳ء ”بوقت واپسی ۱۹ جنوری ۱۹۰۳ء۔ اَشْرَكَ اللهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ ۲ غَاسِقُ اللهِ“<sup>۳</sup>

اس سے پہلا الہام

”إِنِّي مَعَ الْأَفْوَاجِ إِيَّتِكَ ۴ أَلَيْسَ اللهُ بِكَافٍ عَبْدَهُ ۵ يَا جِبَالِ أُوِّبِ مَعَهُ وَالطَّيْرِ“<sup>۴</sup>

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲، ۳)

۱۔ (نوٹ از ناشر) الحکم مورخہ ۳۱ جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۵ اور البدر مورخہ ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱ جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۷ و ۹ میں

یہ الہام درج ہے نیز البدر صفحہ ۷ میں تحریر ہے کہ مورخہ ۱۵ جنوری ۱۹۰۳ء کولاہور میں کثرت سے بار بار یہ الہام ہوا۔

۲۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ”یہ پیشگوئی اس طرح پوری ہوئی کہ جب میں جہلم کے قریب پہنچا۔ تو تخمیناً دس ہزار سے زیادہ آدمی ہوگا کہ وہ میری ملاقات کے لئے آیا اور تمام سڑک پر آدمی تھے اور ایسے انکسار کی حالت میں تھے کہ گویا سجدے کرتے تھے اور پھر ضلع کی کچہری کے ارد گرد اس قدر لوگوں کا ہجوم تھا کہ حکام حیرت میں پڑ گئے۔ گیارہ سو آدمیوں نے بیعت کی اور قریباً دو سو کے عورت بیعت کر کے اس سلسلہ میں داخل ہوئی اور کرم دین کا مقدمہ جو میرے پر تھا خارج کیا گیا اور بہت سے لوگوں نے ارادت اور انکسار سے نذرانے دیئے اور تحفے پیش کئے اور اس طرح ہر ایک طرف سے برکتوں سے مالا مال ہو کر قادیان میں واپس آئے اور خدا تعالیٰ نے نہایت صفائی سے وہ پیشگوئی پوری کی۔“

(حقیقۃ الوئی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۶۴)

۳۔ (ترجمہ) یعنی میں ہر ایک جانب سے تجھے اپنی برکتیں دکھاؤں گا۔“ (البدر مورخہ ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱ جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۹)

۴۔ (نوٹ از ناشر) جہلم سے واپسی پر یہ الہام ہوا۔ الحکم مورخہ ۳۱ جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۵ اور البدر مورخہ ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱ جنوری ۱۹۰۳ء درج ہے۔

۵۔ (ترجمہ از مرتب) اللہ تعالیٰ نے ہر ایک چیز پر تجھے ترجیح دی۔ ۲۔ وہ قمر جس کو خسوف لگے گا۔

۶۔ (ترجمہ از مرتب) ۳ میں فوجوں کے ساتھ تیرے پاس آؤں گا۔ ۴ کیا اللہ اپنے بندے کے لئے کافی نہیں۔

۵۔ اے پہاڑو! اس کے ساتھ خدا تعالیٰ کے حضور جھک جاؤ اور اے پرندو! تم بھی۔

۷۔ نیز تحریر فرمایا۔ ”راستہ میں لاہور سے آگے گوجرانوالہ اور وزیر آباد اور گجرات وغیرہ اسٹیشنوں پر اس قدر لوگ ملاقات کے لئے آئے کہ اسٹیشنوں پر انتظام رکھنا مشکل ہو گیا۔ ٹکٹ پلیٹ فارم ختم ہونے کی وجہ سے لوگ بلا ٹکٹ پلیٹ فارم پر چلے گئے اور بعض مقامات پر گاڑی کو کثرت ہجوم کی وجہ سے زیادہ دیر تک ٹھہرایا گیا اور نہایت نرمی سے زائروں کو ملازمین ریل نے گاڑی سے علیحدہ کیا۔ بعض جگہ کچھ دُور تک لوگ گاڑی کو پکڑے ہوئے ساتھ چلے گئے۔ خوف تھا کہ کوئی آدمی نہ مر جائے۔ ان واقعات کو مخالف اخباروں نے بھی مثل ”نچہ فولاد“ کے شائع کیا تھا۔ منہ“ (حقیقۃ الوئی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۶۴ حاشیہ)

۱۹ جنوری ۱۹۰۳ء جہلم سے واپس قادیان آ کر الہام ہوا۔

”آفَانِیْنِ اٰیَاتٍ۔“<sup>۱</sup> (الحکم جلد ۷ نمبر ۴ مورخہ ۳۱ جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۵)

۲۰ جنوری ۱۹۰۳ء ”میں نے دیکھا کہ گویا میں موسیٰ ہوں اور دریائے نیل پر کھڑا ہوں۔ پاس میرے

بنی اسرائیل ہیں۔ اتنے میں فرعون مع اپنے تمام لشکر کے آپہنچا تب میری جماعت نے کہا کہ اب ہم پکڑے گئے

اس وقت بہت سختی اور زور سے میں نے کہا۔ ”کَلَّا اِنَّ مَعِيَ رَبِّيَّ سَابِقَهَا يٰۤاٰیَاتٍ۔“<sup>۲</sup>

اس کے ساتھ ہی آنکھ کھل گئی اور یہی زبان پر جاری تھا۔“ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱)

۲۱ جنوری ۱۹۰۳ء ۱۔ ”خواب میں میں نے دیکھا کہ کرم الدین کو کچھ سزا ہو گئی ہے۔

پھر اس کے بعد یہ الہام ہوا۔ ”ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ۔“<sup>۳</sup>

۲۔ ”نوفرزندی نسبت الہام ہوا۔ غَايِبُ اللّٰهِ

یعنی وہ قمر جس کو خسوف لگے گا۔“ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲)

۲۲ جنوری ۱۹۰۳ء (الف) ”رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَاَنَّ اِمْرًاۢتِيْ جَاءَتْنِيْ وَعَلَيْهَا نُوْبٌ كَالْمَحْرَمِ

<sup>۱</sup> (نوٹ از ناشر) البدر مورخہ ۲۳/۳۰ جنوری ۱۹۰۷ء صفحہ ۷ میں یہ الہام مع ترجمہ یوں درج ہے۔ ”جہلم سے

واپسی پر حضرت اقدس کو ایک اور الہام ہوا۔ آفَانِیْنِ اٰیَاتٍ۔ (گونا گوں نشانات)“

<sup>۲</sup> (ترجمہ از مرتب) نہیں نہیں ایسا نہیں ہو سکتا۔ میرا رب میرے ساتھ ہے۔ وہ ضرور میرے لئے رستہ نکالے گا۔

<sup>۳</sup> (نوٹ از ناشر) الحکم مورخہ ۳۱ جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۵ کے علاوہ البدر مورخہ ۲۳، ۳۰ جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۷

میں بھی ۱۹ جنوری ۱۹۰۳ء کے تحت یہ روایا یوں درج ہے۔

”میں مصر کے دریائے نیل پر کھڑا ہوں اور میرے ساتھ بہت سے بنی اسرائیل ہیں اور میں اپنے آپ کو موسیٰ سمجھتا ہوں۔ ایسا

معلوم ہوتا ہے کہ ہم بھاگے چلے آتے ہیں۔ نظر اٹھا کر پیچھے دیکھا تو معلوم ہوا کہ فرعون ایک لشکر کثیر کے ساتھ ہمارے تعاقب میں

ہے اور اس کے ساتھ بہت سامان مثل گھوڑے و گاڑیوں ورتھوں کے ہے اور وہ ہمارے بہت قریب آ گیا ہے۔ میرے ساتھی بنی

اسرائیل بہت گھبرائے ہوئے ہیں اور اکثر ان میں سے بے دل ہو گئے ہیں اور بلند آواز سے چلاتے ہیں کہ اے موسیٰ ہم پکڑے

گئے۔ تو میں نے بلند آواز سے کہا۔ کَلَّا اِنَّ مَعِيَ رَبِّيَّ سَابِقَهَا يٰۤاٰیَاتٍ۔ اتنے میں میں بیدار ہو گیا اور زبان پر یہی الفاظ جاری تھے۔“

<sup>۴</sup> (ترجمہ از مرتب) یہ اس لئے کہ انہوں نے نافرمانی کی اور حد سے بڑھ گئے۔

<sup>۵</sup> (ترجمہ از مرتب) میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا میری بیوی میرے پاس آئی ہے اور اس پر گویا احرام والے پکڑے



وَجَلَسْتُ عِنْدِي. وَقَالَتْ لَوْ مِتُّ فَعَلَيْكَ أَنْ تَغْسِلَنِي أَنْتَ لَا غَيْرُكَ. وَأَرَادَتْ عِنْدَ وَضْعِ الْحَبْلِ. ثُمَّ بَعَدَ ذَلِكَ أَحْسَسْتُ زَلْزَلَةً خَفِيفَةً وَمَا أَعْقَبَهَا ضَرَرٌ. وَخَرَجْتُ أَنَا وَزَوْجَتِي مِنْ مَكَانِ السَّقْفِ إِلَى الْفِنَاءِ وَكَانَ هَذَا يَوْمَ الْغَيْبِيسِ ۲۲ شَوَّالِ ۱۳۲۰ هـ وَأَحْسَسْتُ فِي نَفْسِي فِي وَقْتِ قَوْلِ زَوْجَتِي كَأَنَّ جَبْرِيْلَ قَاعِدٌ عِنْدِي. “

(ب) ”رات کو میں نے دیکھا کہ ایک بڑا زلزلہ آیا مگر اس سے کسی عمارت وغیرہ کا نقصان نہیں ہوا۔“  
(البدْر جلد ۲ نمبر ۵ مورخہ ۲۰ فروری ۱۹۰۳ء صفحہ ۳۶)

۲۴ جنوری ۱۹۰۳ء ”میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا میں ایک مضمون شائع کرنے لگا ہوں۔ گویا کرم الدین کے مقدمہ کے بارے میں کہ آخری نتیجہ کیا ہوا۔ اور میں اس پر یہ عنوان لکھنا چاہتا ہوں۔

تَفْصِيْلٌ مَّا صَنَعَ اللهُ فِي هَذَا الْبَأْسِ بَعْدَ مَا أَشْعَعْنَا فِي النَّاسِ. قَدْ بَعُدُوا مِنْ مَاءِ الْحَيَاةِ. فَسَجَّحَهُمْ تَسْحِيْقًا. “<sup>۲</sup>

۲۶ جنوری ۱۹۰۳ء ”مجھے جو قریب دو ماہ سے کھانسی ہے آج میں نے دیکھا کہ گویا مولوی محمد احسن نے

بقیہ حاشیہ۔ ہیں اور میرے پاس بیٹھ گئی اور کہا کہ اگر میں مر جاؤں تو مجھے آپ ہی غسل دیں۔ اور اس وقت اس نے وضو غسل کے وقت مرنا مراد لیا۔ پھر اس کے بعد میں نے ایک خفیف سا زلزلہ محسوس کیا جس سے کوئی نقصان نہیں ہوا اور میں اور میری بیوی مکان کے اندر سے صحن میں نکل آئے۔ اور یہ جمعرات کا دن اور تاریخ ۲۲ شوال ۱۳۲۰ھ تھی۔ اور میں نے اپنی بیوی کے قول کے وقت اپنے دل میں محسوس کیا گویا حضرت جبرئیل میرے پاس بیٹھے ہوئے ہیں۔

۱ (نوٹ از ناشر) الحکم مورخہ ۷ فروری ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۴ اور البدْر ۲۳/۳۰ جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۷ میں بھی یہ روایا درج ہے۔

۲ (نوٹ از ناشر) البدْر مورخہ ۲۰ فروری ۱۹۰۳ء صفحہ ۳۶۔ البدْر مورخہ ۲۳/۳۰ جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۷ اور الحکم مورخہ ۳۱ جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۵ میں یہ الہام مع تفصیل ان الفاظ میں درج ہے۔

”فرمایا۔ آج ایک کشف میں دکھایا گیا۔ تَفْصِيْلٌ مَّا صَنَعَ اللهُ فِي هَذَا الْبَأْسِ بَعْدَ مَا أَشْعَعْنَا فِي النَّاسِ۔ اس کے بعد الہامی صورت ہو گئی اور زبان پر یہی جاری تھا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مقدمہ کے متعلق جو قبل از وقت پیشگوئی کے رنگ میں بتلایا گیا تھا اب اس کی تفصیل ہوگی۔“

۳ (ترجمہ از مرتب) تفصیل ان کارناموں کی جو خدا نے اس جنگ میں کئے۔ بعد اس کے کہ ہم نے اس پیشگوئی کو لوگوں میں شائع کیا۔ وہ زندگی کے پانی سے دُور ہو گئے ہیں۔ پس تو انہیں اچھی طرح پیس ڈال۔

۴ (نوٹ از ناشر) الحکم مورخہ ۷ فروری ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۴ کے علاوہ البدْر مورخہ ۲۳/۳۰ جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۷ میں یہ روایا ۲۵ جنوری کے تحت یوں درج ہے۔ ”مجھے کھانسی کی کمال تکلیف تھی۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ

جو مجھے ایک دوا دی ہے سپاری جیسی شکل ہے اور کچھ جانفل کی شکل ہے ٹکڑے جانفل کے معلوم ہوتے ہیں جو ان کے ہاتھ میں ہیں پھر میری آنکھ کھل گئی۔ **فَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَىٰ ذٰلِكَ**۔ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۳)

**۲۸ جنوری ۱۹۰۳ء** (الف) ”اس وقت مجھے اوّل ایک کشفی صورت میں خواب کے ذریعہ سے دکھلایا گیا ہے کہ میرے گھر میں (یعنی اُمّ المؤمنین) کہتے ہیں کہ اگر میں فوت ہو جاؤں تو میری تجہیز و تکفین آپ خود اپنے ہاتھ سے کرنا۔ اس کے بعد مجھے ایک بڑا مندر الہام ہوا ہے۔ **غَايِبُ اللّٰهِ**۔“<sup>۱</sup>

(البدردجلد ۲ نمبر ۱، مورخہ ۲۳، ۳۰ جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۷)

(ب) ”مجھے اس کے یہ معنی معلوم ہوئے ہیں کہ جو بچہ میرے ہاں پیدا ہونے والا ہے۔“

بقیہ حاشیہ۔ مولوی محمد احسن صاحب مجھے ایک گانٹھ سونٹھ یا سپاری کی اور جانفل دے رہے ہیں کہ اسے منہ میں رکھو۔ اس خواب کے بعد مجھے دو گھنٹہ تک بالکل آرام رہا اور اب بھی تکلیف تو ہے مگر بہت کم اور ۲۶ جنوری کی سیر میں آپ نے فرمایا۔ رات کو میں نے سونٹھ اور جانفل منہ میں رکھا تھا۔ اس سے کھانسی کو بہت ہی آرام ہے۔“

۱ (نوٹ از الحکم) ”۲۸ جنوری ۱۹۰۳ء آج صبح کو چار ساڑھے چار بجے کے قریب مشکوئے معلیٰ میں صاحبزادی پیدا ہوئی جس کے متعلق گزشتہ شب کو پیدا ہونے سے پہلے **غَايِبُ اللّٰهِ** کا الہام ہوا تھا۔ الحکم کی گزشتہ اشاعت میں جو یہ درج ہوا ہے کہ الہام بعد میں ہوا تھا یہ سہو ہوا ہے۔ اصل یوں ہے کہ بچہ پیدا ہونے سے قریباً چار گھنٹے پیشتر یہ الہام حضرت اقدس کو ہوا تھا جو اس وقت آپ نے تشریف لا کر مولانا مولوی سید محمد احسن صاحب کو سنایا اس وقت رات کے ۱۲ بجے تھے۔“

حضرت جتہ اللہ نے مولوی صاحب کے دروازہ پر دستک دی۔ مولوی صاحب نے جب پوچھا کہ کون ہے تو فرمایا غلام احمد۔ پھر آپ نے یہ الہام مولوی صاحب کو سنایا اور ایک رو یا بھی سنائی جو اسی وقت دیکھی تھی کہ حضرت جتہ اللہ کو حضرت ام المؤمنین کہتی ہیں کہ اگر میرا انتقال ہو جاوے تو آپ اپنے ہاتھ سے میری تجہیز و تکفین کریں۔“ (الحکم مورخہ ۱۴ فروری ۱۹۰۳ء صفحہ ۴)

۲ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ ”میں نے اس سے پیشتر یہ خیال کیا تھا کہ چونکہ عنقریب گھر میں وضع حمل ہونے والا ہے۔ تو شاید مولود کی وفات پر یہ لفظ دلالت کرتا ہے۔ مگر بعد میں غور کرنے سے معلوم ہوا کہ اس سے مراد ابتلا ہے اجتہادی امور ایسے ہی ہوا کرتے ہیں کہ اوّل خیال کسی اور طرف چلا جاتا ہے غرضیکہ اس کے معنی ہوئے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی امر بطور ابتلا کے ہے اور اس سے جماعت کا ابتلا مراد نہیں ہے بلکہ منکرین کا جو کہ جہالت، نادانی، افترا سے کام لیتے ہیں..... تاریخ کی جب خدا کی طرف منسوب ہو تو دشمن کی آنکھ میں ابتلاء کا موقع اس سے مراد ہوتا ہے اور اس لئے اس کو غایب اللہ کہتے ہیں۔“

۳ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمس) یہ بچہ صاحبزادی امّہ انصیر صاحبہ تھیں جو ۲۸ جنوری ۱۹۰۳ء کو ساڑھے چار بجے کے قریب پیدا ہوئیں اور ۳ ستمبر ۱۹۰۳ء کو فوت ہوئیں۔ دیکھئے غیر معمولی پرچہ الحکم مورخہ ۳ دسمبر ۱۹۰۳ء۔

۴ (نوٹ از ناشر) الحکم مورخہ ۳۱ جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۵

وہ زندہ نہ رہے گا۔“ (البدردجلد ۲ نمبر ۱ و ۲ مورخہ ۲۳ و ۳۰ جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۸)

(ج) ۲۸ جنوری ۱۹۰۳ء ۲۸ شوال ۱۳۲۰ھ

۱۔ ”اَسَيِّرُ مَكَ اللّٰهُ اَكْرَامًا عَجَبًا“<sup>۱</sup>

۲ اس کے ساتھ دیکھا کہ ایک قیمتی چونغ سنہری رنگ کا میرے پاس ہے میں نے کہا کہ میں اس کو عید کے دن پہنوں گا۔

۳ پھر دیکھا کہ جہلم کی کچہری میں ہم ہیں اور سنسار چند کے کمرہ میں نہیں بلکہ کسی اور حاکم کے کمرہ کی طرف

جار ہے ہیں۔ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۳)

۲۔ ”اِنَّ اللّٰهَ مَعَ عِبَادِهِ يُوَسِّطُ لَكُمْ“<sup>۲</sup> (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۴۔

البدردجلد ۲ نمبر ۲، مورخہ ۲۳ و ۳۰ جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۰۔ الحکم جلد ۷ نمبر ۴ مورخہ ۳۱ جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۵)

۲۹ جنوری ۱۹۰۳ء ”اِنِّي مَعَ الرَّسُولِ اَقْوَمُ۔ اَصْلِحْ وَاَصْوَمُ۔ يَا جِبَالِ اَوْبِي مَعَهُ

وَالطَّيْرِ۔ قَدْ بَعُدُوا مِنْ مَّاءِ الْحَيَاةِ فَسَحِّقْهُمْ تَسْحِيقًا“<sup>۳</sup>

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۳)

۳۰ جنوری ۱۹۰۳ء ۱۔ ”لَا يَمُوتُ اَحَدٌ مِّنْ رِّجَالِكُمْ“<sup>۴</sup>

۲۔ ”اسی رات خواب میں دیکھا کہ گویا زار روس کا سوٹا میرے ہاتھ میں ہے اور اس میں پوشیدہ طور پر

۱۔ (نوٹ از ناشر) البدردمورخہ ۲۳ و ۳۰ جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۸ اور الحکم مورخہ ۳۱ جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۵

میں یہ الہام ان الفاظ میں درج ہے۔ ”سَأَكْرِمُكَ اَكْرَامًا عَجَبًا“۔ نیز البدردمورخہ ۲۷ فروری ۱۹۰۳ء صفحہ ۴۳

میں تحریر ہے کہ ”اس الہام میں عَجَبًا کا لفظ بتلاتا ہے کہ کوئی نہایت ہی موثر بات ہے۔“

۲۔ (ترجمہ از ناشر) اعتریب اللہ تعالیٰ عجیب طور پر تیری بزرگی ظاہر کر دے گا۔

۳۔ (ترجمہ) خدا اپنے بندوں کے ساتھ ہے۔ وہ تیری عنخواری کرے گا۔ (البدردمورخہ ۶ فروری ۱۹۰۳ء صفحہ ۲۴)

۴۔ (ترجمہ از مرتب) میں اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہوں گا۔ میں خاص رحمتیں نازل کروں گا اور عذاب کو روکوں گا

اے پہاڑ اور اے پرندو! میرے اس بندہ کے ساتھ وجد اور رقت سے میری یاد کرو۔ وہ زندگی کے پانی سے دُور ہو گئے ہیں۔ پس تو انہیں اچھی طرح پیس ڈال۔

۵۔ (ترجمہ از مرتب) تمہارے خاص آدمیوں میں سے کوئی نہیں مرے گا۔

(نوٹ) البدردمیں درج ہے کہ اس الہام کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ ”اس کے حقیقی معنی کہ

تمہارے رجال میں کوئی نہ مرے گا تو ہونہیں سکتے کیونکہ موت تو انبیاء تک کو آتی ہے اور نہ قیامت تک کسی نے زندہ رہنا

ہے۔ مگر اس کے مفہوم کا پتہ نہیں ہے۔ شاید کوئی اور معنی ہوں۔“ (البدردمورخہ ۶ فروری ۱۹۰۳ء صفحہ ۲۴)

۶۔ (نوٹ از مولانا جلال الدین نیش) یعنی جس رات الہام ”لَا يَمُوتُ اَحَدٌ مِّنْ رِّجَالِكُمْ“ ہوا تھا۔

بندوق کی نالی بھی ہے۔ دونوں کام نکالتا ہے۔

اور پھر دیکھا کہ وہ بادشاہ جس کے پاس بوعلی سینا تھا اس کی کمان میرے پاس ہے اور میں نے اس کمان سے ایک شیر کی طرف تیر چلایا ہے اور شاید بوعلی سینا بھی میرے پاس کھڑا ہے اور وہ بادشاہ بھی۔“

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۴)

۳۱ جنوری ۱۹۰۳ء ”إِنَّ اللَّهَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ“<sup>۱</sup> (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۴)

۱۹۰۳ء ”الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي وَهَبَ لِي عَلَى الْكِبَرِ رَبْعَةً مِّنَ الْبَنِينَ وَ أَنْجَزَ وَعْدَهُ مَن

الْإِحْسَانِ - وَ بَشَّرَنِي بِخَامِسٍ فِي حَيَاتِي مِّنَ الْأَحْيَانِ“ (موہب الرحمن - روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۳۶۰)

یعنی اللہ تعالیٰ کو حمد و ثنا ہے جس نے پیرانہ سالی میں چار لڑکے مجھے دیئے اور اپنا وعدہ پورا کیا..... (اور) پانچواں لڑکا جو چار سے علاوہ بطور ناملہ پیدا ہونے والا تھا، اُس کی خدا نے مجھے بشارت دی کہ وہ کسی وقت ضرور پیدا ہوگا۔“<sup>۲</sup>

(حقیقۃ الوحی - روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۲۹، ۲۲۸)

۲ فروری ۱۹۰۳ء ”إِنِّي مَعَ الرَّسُولِ أَقَوْمٌ ۲ وَأَصْلِي وَأَصُومٌ ۳ وَأَعْطَيْكَ مَا يَدُومٌ ۴

۵ سَنُعَلِيكَ ۶ سَأَكْرِمُكَ إِكْرَامًا عَجَبًا ۷ سَمِعَ الدُّعَاءَ ۸ إِنِّي مَعَكَ وَمَعَ

أَهْلِكَ ۹ إِنِّي مَعَ الْأَقْوَامِ أَتَيْكَ بَعْتَةً ۱۰ دُعَاءُكَ مُسْتَجَابٌ“<sup>۱</sup>

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۵)

(ترجمہ) ”۱ میں اس رسول کے ساتھ کھڑا ہوں گا۔ ۲ اور تجھے وہ چیز دوں گا جو ہمیشہ رہے۔ ۳ ہم تجھے

۱ (نوٹ از مولانا عبد اللطیف بہاولپوری) یہ روایا باختلاف الفاظ الحکم اور البدر میں بھی ہے۔ دیکھیے الحکم

مورخہ ۳۱ جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۵ اور البدر مورخہ ۶ فروری ۱۹۰۳ء صفحہ ۲۴۔

۲ (ترجمہ از مرتب) یقیناً اللہ تعالیٰ نہایت ہی مہربان اور بہت ہی رحم کرنے والا ہے۔

۳ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ”چنانچہ قریباً تین ماہ کا عرصہ گزرا ہے کہ میرے لڑکے محمود احمد کے گھر

میں لڑکا پیدا ہوا جس کا نام نصیر احمد رکھا گیا۔“ (حقیقۃ الوحی - روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۲۹)

۴ (نوٹ از ناشر) الحکم مورخہ ۷ فروری ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۶ میں ان الہامات کی ترتیب مختلف ہے۔

۵ (ترجمہ از مرتب) ۲ میں خاص رحمتیں نازل کروں گا اور عذاب کو روکوں گا۔

نجات دیں گے۔ ۵ ہم تجھے غالب کریں گے۔ ۶ اور میں تجھے ایسی بزرگی دوں گا جس سے لوگ تعجب میں پڑیں گے۔ ۷ میں تیرے ساتھ ہوں اور تیرے اہل کے ساتھ۔ ۹ میں فوجوں کے ساتھ ناگہانی طور پر آؤں گا۔ ۱۰“

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۹۰، ۹۳، ۹۹، ۱۰۶)

**۲ فروری ۱۹۰۳ء** ”دیکھا کہ گویا مرزا خدا بخش دکھلاتے ہیں کہ خون کے چھینٹے ان پر پڑے ہیں کچھ کرتے کے نیچے کے حصہ پر کچھ ساتھ گر بیان کے قریب اس پر میں کہتا ہوں کہ یہ تو اسی طرح چھینٹے معلوم ہوتے ہیں کہ جو عبداللہ سنوری اور مجھ پر پڑے تھے۔“

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۴، ۵)

**۳ فروری ۱۹۰۳ء** (الف) ”إِنِّي مَعَ الرَّسُولِ أَقْوَمُ ۲ أَصْلِي وَأَصْوَمُ ۳ وَأُعْطِيكَ مَا يَدُومُ ۴

أَسْهَرُ وَأَنَامُ ۵ وَاجْعَلْ لَكَ أَنْوَارَ الْقُدُومِ ۶ بَرَزَ مَا عِنْدَهُم مِّنَ الرِّمَاحِ“

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۵)

(ترجمہ) ”۱ میں اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہوں گا۔ ۲-۳ اور وہ چیز تجھے دوں گا جو تیرے ساتھ ہمیشہ

رہے گی۔ ۴-۵ اور تیرے لئے اپنے آنے کے نور عطا کروں گا۔ ۶ انہوں نے جو کچھ ان کے پاس ہتھیار تھے

سب ظاہر کر دیئے۔“

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۹۵، ۱۰۶، ۱۰۷)

(ب) ”إِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوْا“

(الحکم جلد ۷ نمبر ۵ مورخہ ۷ فروری ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۶)

(ترجمہ) خدا ان کے ساتھ ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں۔ (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۰۵)

۱ (ترجمہ از مرتب) تیری دعا سنی گئی۔ ۲ (ترجمہ از مرتب) ۱۰ تیری دعا مقبول ہے۔

۳ (نوٹ از ناشر) یہ روایا البدر مورخہ ۶ فروری ۱۹۰۳ء صفحہ ۲۴ میں بھی باختلاف الفاظ درج ہے۔

۴ (ترجمہ از مرتب) ۲ میں (تجھ پر) خاص رحمتیں نازل کروں گا اور عام لوگوں سے اپنے عذاب کو روک لوں گا۔

۵ (ترجمہ از مرتب) ۴ میں چشم نمائی بھی کروں گا اور چشم پوشی بھی۔

(نوٹ از ناشر) ۱۔ الحکم مورخہ ۷ فروری ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۶ میں یہ الہامات مختلف ترتیب سے درج ہیں۔ ۲۔ الہام ”بَرَزَ مَا

عِنْدَهُم مِّنَ الرِّمَاحِ“ الحکم مورخہ ۱۳ فروری ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۳ اور البدر مورخہ ۱۳ فروری ۱۹۰۳ء صفحہ ۲۵ میں بھی درج ہے۔

۶ تذکرۃ الشہادتین میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کا ترجمہ یوں بھی فرمایا ہے۔ ”اور اپنی تجلی کے نور تجھ

میں رکھ دوں گا۔“ (تذکرۃ الشہادتین۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۹)

۴ فروری ۱۹۰۳ء ”ذَالِكَ بِمَا عَصَوْا وَكَانُوا يَعْتَدُونَ۔“

(الحکم جلد ۷ نمبر ۵ مورخہ ۷ فروری ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۶)

(ترجمہ) ”کیونکہ وہ لوگ حد سے نکل گئے ہیں اور نافرمانی کی راہوں پر قدم رکھا ہے۔“

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۹۳)

۸ فروری ۱۹۰۳ء ”اَلْحَرْبُ مُهَيَّجَةٌ۔“<sup>۱</sup> پھر یہ زندہ ہوئی ہے مرمز کر۔“

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۵)

فروری ۱۹۰۳ء ”آج آریہ سماج قادیان کی طرف سے میری نظر سے ایک اشتہار گزر رہا..... اس اشتہار

میں ہمارے سید و مولیٰ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت اور میری نسبت اور میرے معزز احباب کی نسبت اس قدر سخت الفاظ اور گالیاں استعمال کی ہیں کہ بظاہر یہی دل چاہتا تھا کہ ایسے لوگوں کو مخاطب نہ کیا جاوے مگر خدا تعالیٰ نے اپنی وحی خاص سے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ

”اس تحریر کا جواب لکھ اور میں جواب دینے میں تیرے ساتھ ہوں۔“

تب مجھے اس مبشر وحی سے بہت خوشی پہنچی کہ جواب دینے میں میں اکیلا نہیں۔ سو میں اپنے خدا سے

قوت پا کر اٹھا اور اُس کی روح کی تائید سے میں نے اس رسالہ<sup>۲</sup> کو لکھا۔“

(نسیم دعوت۔ روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۳۶۳، ۳۶۴)

۱۹۰۳ء ”ایک دفعہ میں نے دعا کی کہ یہ بیماریاں بالکل دُور کر دی جائیں تو جواب ملا کہ ایسا نہیں ہوگا۔

تب میرے دل میں خدائے تعالیٰ کی طرف سے یہ ڈالا گیا کہ مسیح موعود کے لئے یہ بھی ایک علامت ہے کیونکہ لکھا

۱۔ (ترجمہ از ناشر) جنگ بھڑکائی جائے گی۔

(نوٹ) ”البدر میں یہ الہام ان الفاظ میں موجود ہے۔ حَرْبٌ مُهَيَّجَةٌ جوش سے بھری ہوئی لڑائی۔

فرمایا کہ اس کا اشارہ یا تو مقدمہ کی شاخوں کی طرف معلوم ہوتا ہے یا آریہ سماج کو جو اشتہار نو مسلموں نے دیا ہے اُس سے جوش میں آکر وہ لوگ کچھ گندی گالیاں وغیرہ دیویں چنانچہ شام کو ایک اشتہار آریوں کی طرف سے نکل آیا جس میں

(البدر مورخہ ۱۳ فروری ۱۹۰۳ء صفحہ ۲۵)

ایسے ہی گندے الفاظ تھے۔“

۲۔ یعنی رسالہ ”نسیم دعوت“ (عبداللطیف بہاولپوری)

ہے کہ وہ دوزرد چادروں میں اترے گا۔ سو یہ وہی دوزرد رنگ کی چادریں ہیں۔ ایک اوپر کے حصہ بدن پر اور ایک نیچے کے حصہ بدن پر۔“

۹ فروری ۱۹۰۳ء ”اِنِّیْ مَعَ الْاَفْوَاجِ اِتِّیْكَ بَعْتَةً۔ ۲ اِنِّیْ مَعَ الْاَسْبَابِ اِتِّیْكَ بَعْتَةً۔ ۳ اِنِّیْ

مَعَ الرَّسُوْلِ مُحِیْطٌ۔ ۴ اِنِّیْ مَعَ الرَّسُوْلِ اُجِیْبُ۔ میں رسول کو واسطہ ڈال کر خود جواب دوں گا۔

۵ اُحْطِیْ وَاُصِیْبُ۔ ۶ اِنِّیْ مَعَ الرَّسُوْلِ اَقُوْمُ وَلَنْ اَبْرَحَ الْاَرْضَ اِلَى الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ“

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۵، ۶)

(ترجمہ) ۱ میں فوجوں کے ساتھ ناگہانی طور پر آؤں گا۔ ۲، ۳۔ ۴ میں رسول کے ساتھ ہو کر جواب

دوں گا۔ ۵ اپنے ارادہ کو کبھی چھوڑ بھی دوں گا اور کبھی ارادہ پورا کروں گا۔ ۶ میں اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہوں

گا اور وقت مقررہ تک میں اس زمین سے علیحدہ نہیں ہوں گا۔ (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۰۶، ۱۰۷)

۱۱ فروری ۱۹۰۳ء (الف) ”اے ازلی ابدی خدا بیڑیوں کو پکڑ کے آ۔“

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۶۔ حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۰۷)

(ترجمہ) ”اے ازلی ابدی خدا میری مدد کے لئے آ۔“

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۰۷)

۱۔ (نوٹ از ناشر) البدر مورخہ ۱۳ فروری ۱۹۰۳ء صفحہ ۲۵ اور الحکم مورخہ ۱۳ فروری ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۳ میں یہ

الہامات قدرے مختلف ترتیب سے درج ہیں۔

۲۔ (بقیہ ترجمہ از مرتب) ۲ میں خاص سامان لے کر تیرے پاس اچانک آؤں گا۔ ۳ میں اپنے رسول کی حمایت میں

(انہیں) گھیرنے والا ہوں۔

۳۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ”اس وحی الہی کے ظاہری الفاظ یہ معنی رکھتے ہیں کہ میں خطا بھی

کروں گا اور صواب بھی۔ یعنی جو میں چاہوں گا کبھی کروں گا کبھی نہیں۔ اور کبھی میرا ارادہ پورا ہوگا اور کبھی نہیں۔ ایسے

الفاظ خدا تعالیٰ کے کلام میں آجاتے ہیں۔ جیسا کہ احادیث میں لکھا ہے کہ میں مومن کی قبض روح کے وقت تردد میں پڑتا

ہوں حالانکہ خدا تردد سے پاک ہے۔ اسی طرح یہ وحی الہی ہے کہ کبھی میرا ارادہ خطا جاتا ہے اور کبھی پورا ہو جاتا ہے۔ اس

کے یہ معنی ہیں کہ کبھی میں اپنی تقدیر اور ارادہ کو منسوخ کر دیتا ہوں اور کبھی وہ ارادہ جیسا کہ چاہا ہوتا ہے۔“

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۰۶ احاشیہ)

(ب) ”إِنِّي مَعَ الْجَيْشِ أَيْتِكَ بَغْتَةً۔ إِنِّي أَنَا الرَّحْمَنُ ذُو اللَّطْفِ وَالنَّدَى۔

إِنِّي أَنَا الرَّحْمَنُ ذُو الْمَجْدِ وَالْعُلَى۔“<sup>۱</sup> (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۶)

۱۷ فروری ۱۹۰۳ء روزہ شنبہ ”يَوْمُ الْاِثْنَيْنِ وَفَتْحِ الْحَنَيْنِ“<sup>۲</sup>

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۶۔ البدر جلد ۲ نمبر ۵ مورخہ ۲۰ فروری ۱۹۰۳ء صفحہ ۳۹۔

الحکم جلد ۷ نمبر ۷ مورخہ ۲۱ فروری ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۶)

۱۸ فروری ۱۹۰۳ء ”وَيُبْقِيكَ۔ تَابِدِيرِ تَرَا خَوَابِدِ دَاشْتِ“<sup>۳</sup>

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۶)

۲۱ فروری ۱۹۰۳ء ”صَاقَتِ الْاَرْضُ بِمَا رَحِبَتْ“<sup>۴</sup>

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۶)

۲۲ فروری ۱۹۰۳ء آج رات ۵ بجے دیکھا کہ شیخ رحمت اللہ صاحب نے نہایت شیریں اور سرد

اور لذیذ دودھ مجھے پلایا ہے۔ پھر کسی نے کہا کہ اب.....<sup>۵</sup> (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۶)

۲۵ فروری ۱۹۰۳ء ”زَن بَادَاں فَرزَنَدِ كَه چَنِیں پَدَرِے بَكزَرَدِ وَاو مَلُولِ نِیست۔“<sup>۶</sup>

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۶)

۱۔ (ترجمہ از مرتب) میں لشکر کے ساتھ تیرے پاس اچانک آؤں گا۔ میں ہی لطف اور بخشش کا مالک رحمان ہوں۔

میں ہی بزرگی اور بلندی کا مالک رحمان ہوں۔

۲۔ (ترجمہ از مرتب) روز سوموار اور حنین والی فتح۔

۳۔ (ترجمہ از ناشر) وہ خدا تجھے دیر تک زندہ رکھے گا۔

۴۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ کل ۱۸ فروری کو یکا یک مرض کا دورہ ہو گیا اور ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو گئے۔

اسی حالت میں ایک الہام ہوا جس کا صرف ایک حصہ یاد رہا۔ چونکہ بہت تیزی کے ساتھ ہوا تھا جیسے بجلی کو ندتنی ہے اس لئے باقی حصہ

محفوظ نہ رہا۔ وہ یہ ہے۔ ”وَيُبْقِيكَ اس کا ترجمہ بھی اللہ تعالیٰ نے ساتھ ہی بتایا اور وہ یہ ہے۔ تَابِدِيرِ تَرَا خَوَابِدِ دَاشْتِ“

(الحکم مورخہ ۲۱ فروری ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۶۔ البدر مورخہ ۲۷ فروری ۱۹۰۳ء صفحہ ۷۷)

۵۔ (ترجمہ از مرتب) زمین فرانچی کے باوجود تنگ ہو گئی۔ ۶۔ یہاں درج الفاظ پڑھے نہیں جاسکے۔ (ناشر)

۷۔ (ترجمہ از مرتب) وہ لڑکا جس کا ایسا باپ گزر جائے اور وہ ملول تک نہ ہو (کاش) وہ عورت ہوتا (تو اچھا تھا)۔



۱۹۰۳ء ” فرمایا کہ میں دیکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فیوض عجیب ثوری شکل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جاتے ہیں اور پھر وہاں جا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ میں جذب ہو جاتے ہیں اور وہاں سے نکل کر ان کی لاناہتانا لیاں ہوتی ہیں اور بقدر حصہ رسدی ہر حق دار کو پہنچتی ہیں۔“

(الحکم جلد ۷ نمبر ۸ مورخہ ۲۸ فروری ۱۹۰۳ء صفحہ ۷)

یکم مارچ ۱۹۰۳ء ” صبح کی سیر (کے وقت) نواب صاحب کو مخاطب کر کے فرمایا کہ آج رات ایک کشف میں آپ کی تصویر ہمارے سامنے آئی اور اتنا لفظ الہام ہوا۔ حُجَّةُ اللہو۔ یہ امر کوئی ذاتی معاملات سے تعلق نہیں رکھتا۔ اس کے متعلق یوں تفہیم ہوئی کہ چونکہ آپ اپنی برادری اور قوم میں سے اور سوسائٹی میں سے الگ ہو کر آئے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے آپ کا نام حُجَّةُ اللہ رکھا یعنی آپ ان پر حجت ہوں گے۔ قیامت کے دن ان کو کہا جاوے گا کہ فلاں شخص نے تم سے نکل کر اس صداقت کو پرکھا اور مانا تم نے کیوں ایسا نہ کیا۔ یہ بھی تم میں سے ہی تھا اور تمہاری طرح کا ہی انسان تھا۔ چونکہ خدا تعالیٰ نے آپ کا نام حُجَّةُ اللہ رکھا آپ کو بھی چاہیے کہ آپ ان لوگوں پر تحریر سے، تقریر سے، ہر طرح سے حجت پوری کر دیں۔“

(الحکم جلد ۷ نمبر ۹ مورخہ ۱۰ مارچ ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۱)

۱۹۰۳ء ” آج بوقت چار بجے صبح کو میں نے ایک خواب دیکھا۔ میں حیرت میں ہوں کہ اس کی کیا تعبیر ہے۔ میں نے آپ کی بیگم صاحبہ عزیزہ سعیدہ امۃ الحمید بیگم کو خواب میں دیکھا کہ جیسے ایک اولیاء اللہ خدا سے تعلق رکھنے والی ہوتی ہیں اور ان کے ہاتھ میں دس روپیہ سفید اور صاف ہیں۔ یہ میرے دل میں گزرا ہے کہ دس روپیہ ہیں۔ میں نے صرف دُور سے دیکھے ہیں۔ تب انہوں نے وہ دس روپیہ اپنے ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ کی طرف پھینکے ہیں اور ان روپوں میں سے نور کی کرنیں نکلتی ہیں جیسا کہ چاند کی شعاعیں ہوتی ہیں وہ نہایت تیز اور چمک دار کرنیں ہیں جو تاریکی کو روشن کر دیتی ہیں اور میں اس وقت تعجب میں ہوں کہ روپیہ میں سے کس وجہ سے اس قدر نورانی کرنیں نکلتی ہیں اور خیال گزرتا ہے کہ ان نورانی کرنوں کا اصل موجب خود وہی ہیں۔ اس حیرت سے آنکھ کھل گئی..... تعجب میں ہوں کہ اس کی تعبیر کیا ہے۔ شاید اس کی تعبیر یہ ہے کہ ان کے لئے خدا تعالیٰ کے علم میں کوئی نہایت نیک حالت درپیش ہے۔ اسلام میں عورتوں میں سے بھی صالح اور ولی ہوتی رہی ہیں جیسا کہ رابعہ بصری رضی اللہ عنہا۔ اور یہ بھی خیال گزرتا ہے کہ شاید اس کی یہ تعبیر ہو کہ زمانہ کے رنگ بدلنے سے آپ کو

۱۔ نواب محمد علی خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ۔ (مرزا بشیر احمد) ۲۔ نواب محمد علی خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ۔ (شمس)

کوئی بڑا مرتبہ مل جائے اور آپ کی یہ نیگم صاحبہ اس مرتبہ میں شریک ہوں۔ آئندہ خدا تعالیٰ کو بہتر معلوم ہے۔“  
(از مکتوب بنام نواب محمد علی خان صاحب۔ مکتوبات احمد جلد ۲ صفحہ ۲۶۲ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

۹/مارچ ۱۹۰۳ء ۱۔ ”میں نے دیکھا کہ ایک پروانہ میرے نام آیا ہے جس میں لکھا ہے کہ چارجگہ پر طاعون کا حکم جاری کیا گیا..... میں ڈرتا ہوں کہ وہ احکام تو میرے پاس نہیں پہنچے گویا میں ان کاغذات کا محافظ دفتر ہوں۔“<sup>۱</sup>

۲۔ ”اور دیکھا کہ گویا ایک شخص امام الدین اور مولوی محمد یہ بھی انگریزی میں کچھ کام کر رہے ہیں۔“  
(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۷)

۱۰/مارچ ۱۹۰۳ء ”يُرِيدُونَ اَنْ لَّا يَتَمَّرَ اَمْرُكَ - وَاللّٰهُ يَأْتِي اِلَّا اَنْ يُتَمَّرَ اَمْرُكَ -“  
(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۷)

(ترجمہ) ”وہ ارادہ کریں گے جو تیرا کام ناتمام رہے۔ اور خدا نہیں چاہتا جو تجھے چھوڑ دے جب تک تیرے تمام کام پورے نہ کرے۔“  
(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۹۸)

۱۵/مارچ ۱۹۰۳ء ”اِنَّا نَرِثُ الْاَرْضَ نَا كُلُّهَا مِنْ اٰخَرِ اِفْهًا -“  
(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۷)

(ترجمہ) ”ہم زمین کے وارث ہوں گے اور اطراف سے اس کو کھاتے آئیں گے۔“  
(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۰۷)

۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ ”رات کو میں نے ایک خواب دیکھی کہ ایک شخص نے مجھے ایک پروانہ دیا ہے۔ وہ لمبا سا کاغذ ہے میں نے پڑھا تو لکھا ہوا تھا کہ عدالت سے چارجگہ کے لئے طاعون کا حکم جاری کیا گیا ہے۔ اس پروانہ سے پایا جاتا تھا کہ اس کا اجرا میں نے کیا ہے۔ جیسے کاغذات محافظ دفتر کے پاس ہوتے ہیں ویسے ہی وہ میرے پاس ہے۔ میں نے کہا کہ یہ حکم ایک عرصہ سے ہے اور اس کی تعمیل آج تک نہ ہوئی۔ اب میں اس کا کیا جواب دوں گا۔ اس سے مجھے ایک خوف طاری ہوا اور تمام رات میں اسی خرخشہ میں رہا اور اس پر روشن خط میں لفظ طاعون کا لکھا تھا۔ گویا حکم میرے نام آتا ہے اور میں جاری کرتا ہوں۔“

پھر میں نے دیکھا کہ اپنی جماعت کے چند آدمی کشتی کر رہے ہیں۔ میں نے کہا آؤ میں تم کو ایک خواب سناؤں۔ مگر وہ نہ آئے۔ میں نے کہا۔ کیوں نہیں سنتے۔ جو شخص خدا کی باتیں نہیں سنتا وہ دوزخی ہوتا ہے۔“

(الہد مورخہ ۲۰/مارچ ۱۹۰۳ء صفحہ ۶۵، ۶۶)

**مارچ ۱۹۰۳ء** ”میں نے بعض بیماریوں میں آزمایا ہے اور دیکھا ہے کہ محض دعا سے اس کا فضل ہوا اور مرض جاتا رہا ہے۔ ابھی دو چار دن ہوئے ہیں کثرتِ پیشاب اور اسہال کی وجہ سے میں مضطرب ہو گیا تھا۔ میں نے دعا کی تو الہام ہوا۔“

### دُعَاءُكَ مُسْتَجَابٌ

اس کے بعد ہی دیکھا کہ وہ شکایت جاتی رہی۔ خدا ایک ایسا نسخہ ہے جو سارے نسخوں سے بہتر ہے اور چھپانے کے قابل ہے۔ مگر پھر دیکھتا ہوں کہ یہ بخل ہے اس لئے ظاہر کرنا پڑتا ہے۔“

(الحکم جلد ۷ نمبر ۱۱ مورخہ ۲۳ مارچ ۱۹۰۳ء صفحہ ۶)

**۱۶/مارچ ۱۹۰۳ء** ”ایک خاص جماعت کے شخص کی نسبت جو معلوم ہے خواب میں معلوم ہوا یعنی خواب میں کہ گھوڑے سے گر پڑا۔ پھر اس کی تشریح میں معلوم ہوا کہ استقامت میں فرق آ گیا۔“

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۷)

**۱۹/مارچ ۱۹۰۳ء** ”فرمایا کہ آج میں نے ایک خواب دیکھا جیسے آنکھ کے آگے ایک نظارہ گزر جاتا ہے۔ دیکھتا ہوں کہ دو سنڈھوں کے سر جسم سے الگ کئے ہوئے ہاتھوں میں ہیں۔ ایک ایک ہاتھ میں اور دوسرا دوسرے ہاتھ میں۔“

(الہدیر جلد ۲ نمبر ۱۱ مورخہ ۱۳ اپریل ۱۹۰۳ء صفحہ ۸۱)

**۲۶/مارچ ۱۹۰۳ء** ”فرمایا۔ آج میری طبیعت علیٰ تھی اس لئے میری آنکھ لگ گئی۔ جب اٹھا تو یہ الفاظ زبان پر جاری تھے یا سنائی دیئے۔ طاعون کا دروازہ کھولا گیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ طاعون اب پیچھا نہیں چھوڑتی۔“

(الہدیر جلد ۲ نمبر ۱۰ مورخہ ۲۷ مارچ ۱۹۰۳ء صفحہ ۸۰)

۱ (ترجمہ از مرتب) تمہاری دعا مقبول ہے۔

۲ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ ”رات کو میں نے خواب دیکھا کہ ایک شخص اپنی جماعت میں سے گھوڑے پر سے گر پڑا۔ پھر آنکھ کھل گئی۔ سوچتا رہا کہ کیا تعبیر کریں۔ قیاسی طور پر جو بات اقرب ہو وہ لگائی جاسکتی ہے کہ اس اثناء میں غنودگی غالب ہوئی اور الہام ہوا۔ استقامت میں فرق آ گیا

ایک صاحب نے کہا کہ وہ کون شخص ہے؟ حضرت نے فرمایا کہ معلوم تو ہے مگر جب تک خدا کا اذن نہ ہو میں بتلا یا نہیں

(الہدیر مورخہ ۲۷ اپریل ۱۹۰۳ء صفحہ ۷۵)

کرتا۔ میرا کام دعا کرنا ہے۔“

**۱۹۰۳ء** ”رویا۔“ میں اس مکان کی طرف سے مسجد کی طرف چلا جا رہا ہوں۔ میں نے ایک شخص کو آتے ہوئے دیکھا جو کہ ایک سگھ کی طرح معلوم ہوتا تھا جس طرح سے اکالنے اور کو کہ سگھ ہوتے ہیں۔ اس کے ہاتھ میں ایک بہت تیز، خوفناک، بڑا اور چوڑا پتھر تھا اور اُس پتھر کے کا دستہ چھوٹا سا تھا۔ وہ پتھر ابڑا ہی تیز معلوم ہوتا تھا اور ایسا معلوم ہوتا تھا گو یا وہ اس سے لوگوں کو قتل کرتا پھرتا تھا۔ جہاں اُس نے پتھر ارکھا اور گردن اُڑ گئی۔ کچھ اس طرح معلوم ہوتا تھا جس طرح میں نے لیکھرام کے وقت میں ایک آدمی خواب میں دیکھا تھا۔ اس کی صورت بڑی ڈراؤنی تھی اور بڑا ہی دہشت ناک آدمی معلوم ہوتا تھا۔ مجھے بھی اُس سے خوف معلوم ہوا اور میں نے اس کی طرف جاننا نہ چاہا لیکن میرے پاؤں بہت بوجھل ہو گئے اور میں بڑا ہی زور لگا کر اُدھر سے نکلا لیکن اُس نے میری مزاحمت نہ کی اور اگرچہ مجھ کو اُس سے خوف معلوم ہوا لیکن اُس نے مجھ کو کوئی تکلیف نہ دی اور پھر وہ خبر نہیں کہ کس طرف کو نکل گیا۔“

(البدردجلد ۲ نمبر ۱۱ مورخہ ۱۳ اپریل ۱۹۰۳ء صفحہ ۸۵)

**۱۹۰۳ء** ”رویا۔“ ایک حنائی رنگ کا کاغذ لکھا ہوا دو ورقہ کاغذ کچھ تھوڑے فاصلہ پر گر پڑا ہے۔ میں نے ایک ہندو کو کہا کہ اس کو پکڑو۔ جب وہ پکڑنے لگا تو وہ کاغذ کچھ تھوڑی دُور آگے جا پڑا۔ پھر وہ ہندو اٹھانے لگا تو وہ وہاں سے اُڑ کر آگے جا پڑا۔ لیکن وہ دو ورقہ اس طرح کچھ ترتیب سے گھل کر اُڑتا رہا ہے کہ اس طرح معلوم ہوتا ہے کہ گو یا وہ کوئی جاندار چیز ہے۔ جب وہ کچھ فاصلہ تک چلا گیا تو وہ ہندو وہاں جا کر پھر اس کو پکڑنے لگا۔ تب وہ دو ورقہ اُڑ کر میرے پاس آ گیا تو اُس وقت میری زبان سے یہ کلمہ نکلا۔

جس کا تھا اُس کے پاس آ گیا

پھر میں نے اس کو مخاطب ہو کر کہا کہ ہم وہ قوم ہیں جو رُوح القدس کے بلائے بولتے ہیں۔ ہم وہ قوم ہیں جن کے حق میں خدا نے فرمایا ہے۔ لَتَفْعَلْنَا فِيهِمْ مِّنْ صِدْقًا۔<sup>۱</sup>

اسلامی خدمات کسی دوسرے سے اللہ تعالیٰ لینا ہی نہیں چاہتا۔ شاید دوسرا اس میں کچھ غلطی بھی کرے۔ وَاللَّهُ أَعْلَمُ۔

جو شخص اسلام کے عقائد کا منافی ہے وہ اسلام کی تائید کیا کرے گا۔ سناتن دھرم میں اس طرح کے بھی آدمی ہوتے ہیں کہ وہ کسی فرقہ کے مکذّب نہیں ہوتے اور معمولی چیزوں کے آگے بھی ہاتھ جوڑتے پھرتے ہیں۔

۱ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؒ) اس سے مراد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اپنا رہائشی مکان ہے جو کہ مسجد مبارک سے متصل ہے۔

۲ (ترجمہ از مرتب) ہم نے یقیناً ان لوگوں میں اپنی بعض سچائیوں کی رُوح ڈال دی ہے۔

خدا نہیں چاہتا کہ جو سلسلہ اُس نے اپنے ہاتھ سے لگایا ہے اس کا کوئی شریک ہو۔ یہاں سے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ ہمارا کاغذ ہمارے پاس آ گیا۔“

۱۷/۱۲ اپریل ۱۹۰۳ء رُویا۔ ”میں کسی راستہ پر چلا جاتا ہوں۔ گھر کے لوگ بھی ساتھ ہیں اور مبارک احمد کو میں نے گود میں لیا ہوا ہے۔ بعض جگہ نشیب و فراز بھی آجاتا ہے جیسے کہ دیوار کے برابر چڑھنا پڑتا ہے مگر آسانی سے اتر چڑھ جاتا ہوں اور مبارک اسی طرح میری گود میں ہے۔ ارادہ ہے کہ ایک مسجد میں جانا ہے۔ جاتے جاتے ایک گھر میں جا داخل ہوئے ہیں۔ گویا وہ گھر ہی مسجد موعود ہے جس کی طرف ہم جا رہے ہیں۔ اندر جا کر دیکھا ہے کہ ایک عورت بعمر ۱۸ سال سفید رنگ و ہاں بیٹھی ہے۔ اس کے کپڑے بھگلوے رنگ کے ہیں مگر بہت صاف ہیں۔ جب اندر گئے ہیں تو گھر والوں نے کہا ہے کہ یہ احسن کی ہمیشہ ہے۔“ (الحکم جلد ۱۵ مورخہ ۲۴ اپریل ۱۹۰۳ء صفحہ ۶)

۱۲/۱۲ اپریل ۱۹۰۳ء ”فرمایا کہ میں دیکھتا ہوں کہ ایک بڑا بحرِ ذخائر کی طرح دریا ہے جو سانپ کی طرح بل پیچ کھاتا مغرب سے مشرق کو جا رہا ہے اور پھر دیکھتے دیکھتے سمت بدل کر مشرق سے مغرب کو اُلٹا بننے لگا ہے۔“

۱۷/۱۲ اپریل ۱۹۰۳ء ”مولوی محمد حسین کی نسبت

إِنِّي سَأْخِذُكَ فِي آخِرِ الْوَقْتِ أَنْتَ لَسْتَ عَلَى الْحَقِّ۔“<sup>۱</sup>

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۷)

۲۱/۱۲ اپریل ۱۹۰۳ء ”فرمایا۔ آج صبح جب میں نماز کے بعد ذرا لیٹ گیا تو الہام ہوا مگر افسوس ہے کہ ایک حصہ اس کا یاد نہیں رہا۔ ایک پہلے عربی کا فقرہ تھا اور اس کے بعد اس کا ترجمہ اُردو میں تھا۔ وہ اُردو فقرہ یاد ہے۔ یہ بات آسمان پر قرار پا چکی ہے، تبدیل ہونے والی نہیں۔ اور عربی فقرہ کچھ اس سے مشابہ تھا۔

۱ (ترجمہ از مرتب) یقیناً میں اُسے آخری وقت میں بتا دوں گا کہ تو حق پر نہیں تھا۔

(نوٹ از ناشر) البدور مورخہ ۲۴/۱۲ اپریل ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۰۹ اور الحکم مورخہ ۲۴/۱۲ اپریل ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۵ میں ۱۸/۱۲ اپریل ۱۹۰۳ء کے حوالہ سے یوں تحریر ہے ”فرمایا کہ میں لیٹا ہوا تھا کہ مولوی محمد حسین صاحب نظر کے آگے سے پھر گئے۔ پھر یہ لفظ الہام ہوئے۔ سَأْخِذُكَ فِي آخِرِ الْوَقْتِ أَنْتَ لَسْتَ عَلَى الْحَقِّ۔“

## تَعَهَّدَ وَتَمَكَّنَ فِي السَّمَاءِ

مگر وہ اصل فقرہ بھول گیا اور اس نسیان میں بھی کچھ منشاء الہی ہوتا ہے۔ گویا اس کا یہ مطلب ہے کہ یہ اب تقدیر مُبرم ہے اس میں اب تبدیلی نہیں ہوگی۔“

(الحکم جلد ۷ نمبر ۱۵ مورخہ ۲۴ اپریل ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۲)

۲۵ اپریل ۱۹۰۳ء الہام طاعون کی نسبت۔

”يَا اَرْضُ اِْبَلِجِي مَاءَكَ وَيَا سَمَاءَ اَقْلِجِي“<sup>۱</sup> (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۷)

۲۶ اپریل ۱۹۰۳ء ”رَبِّ اِنِّي مَظْلُومٌ فَانْتَصِرْ۔ فَسَجِّحْهُمْ تَسْحِيحًا“<sup>۲</sup>

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۷)

۲۹ اپریل ۱۹۰۳ء (الف) ”امِنَّا مِنَ اللّٰهِ الرَّحِيْمِ“ احمد مقبول۔“

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۷)

(ب) ”اِنَّا نَرِيْطُ الْاَرْضَ نَا كُلُّهَا مِنْ اَطْرَافِهَا“

(البدرد جلد ۲ نمبر ۱۵ مورخہ یکم مئی ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۱۷ حاشیہ)

(ترجمہ) ہم زمین کے وارث ہوں گے اور اطراف سے اس کو کھاتے آئیں گے۔

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۰۷)

۱ (ترجمہ از مرتب) اے زمین اپنا پانی نکل لے اور اے بادل ٹوہرنے سے رُک جا۔

(نوٹ از ناشر) الحکم مورخہ ۲۴ اپریل ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۵ اور البدرد مورخہ یکم مئی ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۷ میں اس الہام

کے بارہ میں تحریر ہے کہ ”طاعون کے متعلق ایک یہ الہام ہے۔ قُلْنَا يَا اَرْضُ اِْبَلِجِي مَاءَكَ وَيَا سَمَاءَ اَقْلِجِي اس

الہام کے متعلق جہاں تک میری رائے ہے، وہ یہ ہے کہ یہ عام شہروں اور دیہات کے متعلق نہیں اور نہ اس سے دوام منع ثابت

ہوتا ہے۔ غالباً یہی ہے کہ بعض دیہات اور شہروں میں جن کی نسبت خدا کا ارادہ ہے چند مہینوں تک طاعون بند رہے اور پھر جہاں

خداوند قدیر چاہے پھر پھوٹ پڑے اور یہ بگلی بند نہیں ہوگی جب تک وہ ارادہ بکمال و تمام پورا نہ ہو جائے جو آسمان پر فرار پایا

ہے اور ضرور ہے کہ زمین اپنے مواد نکالتی رہے جب تک کہ خدا کا ارادہ اپنے کمال کو نہ پہنچے۔ میرزا غلام احمد“

۲ (ترجمہ از مرتب) اے میرے رب میں ستم رسیدہ ہوں میری مدد فرما اور انہیں اچھی طرح پیس ڈال۔

۳ (ترجمہ از مرتب) خدائے رحیم کی طرف سے امن پانے والا۔

۳۰ اپریل ۱۹۰۳ء ”فِيهِ خَيْرٌ وَبَرَكَهٌ لَّ اَرْبَعَةَ عَشَرَ دَوَّآبًا۔“ یا شاید یہ ہے اِنَّا اَمَتْنَا

(کالی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۷)

اَرْبَعَةَ عَشَرَ دَوَّآبًا۔“

(ترجمہ) ہم نے چودہ چار پایوں کو ہلاک کر دیا۔

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۰۸)

۳۰ اپریل ۱۹۰۳ء ”فرمایا کہ مجھے الہام ہوا مگر اس کا آخری حصہ یاد ہے دوسرے الفاظ یاد

نہیں رہے۔ جو الفاظ یاد ہیں وہ یہ ہیں۔ فِيهِ خَيْرٌ وَبَرَكَهٌ

اس کا ترجمہ بھی بتلایا گیا۔ اس میں تمام دُنیا کی بھلائی ہے۔“ (الہدٰی جلد ۲ نمبر ۱۶ مورخہ ۸ مئی ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۲۲)

یکم مئی ۱۹۰۳ء ”فرمایا کہ میں نے ایک مندر روایا دیکھی ہے مگر شکر ہے کہ وہ درمیان میں رہ گئی۔ دیکھتا ہوں

کہ کوئی شخص ہے جو میدان میں بیٹھا ہے اور کہتا ہے کہ یہاں ایک بیل ذبح کریں گے۔ وہ باتوں ہی میں رہا اور

کوئی بیل وغیرہ ذبح نہ ہوا۔ اسی حالت میں الہام ہوا جس کے الفاظ تو یاد نہیں رہے۔“

(الہدٰی جلد ۲ نمبر ۱۶ مورخہ ۸ مئی ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۲۲)

۱۹۰۳ء (الف) ”میں نے ایک دفعہ کشف<sup>۱</sup> میں اللہ تعالیٰ کو تمثیل کے طور پر دیکھا میرے گلے میں ہاتھ

ڈال کر فرمایا۔ جے ٹوں میرا ہور ہیں سب جگ تیرا ہو۔“ (بدرد جلد ۶ نمبر ۱۷ مورخہ ۲۵ اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۸)

(ب) ”دنیوی تمام لذات میں خواص کا ہی حصہ زیادہ ہے پنجابی شعرا اس پر کیا عمدہ صادق آتا ہے۔

جے ٹوں میرا ہور ہیں سب جگ تیرا ہو

(الہدٰی مورخہ ۸ مئی ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۲۲)

۱۔ (ترجمہ) اس میں تمام دنیا کی بھلائی ہے۔

۲۔ (ترجمہ از ناشر) چودہ چار پائے۔

۳۔ (نوٹ از ناشر) الحکم مورخہ ۱۰ مئی ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۳ میں بھی یہ روایا باختلاف الفاظ درج ہے۔

۴۔ (نوٹ از مولانا عبداللطیف بہاولپوری) اس کشف کو یہاں اس لئے ذکر کیا کہ اگلے کشف سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ بھی

اسی زمانہ کا ہے اور حافظ محمد ابراہیم صاحب مہاجر کی روایت سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ کشف براہین احمدیہ کے زمانہ سے بھی

بہت پہلے کا ہے جبکہ حضور کی عمر تقریباً تینتیس سال کی تھی۔ دیکھیے سیرت احمدیہ ۱۹۱ مصنفہ مولوی قدرت اللہ صاحب سنوریؒ۔

۵۔ (نوٹ از ناشر) یہ الہام الہی الحکم مورخہ ۱۰ مئی ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۳ میں بھی مذکور ہے۔

مجھے خواب میں دو دفعہ پنجابی مصرعہ بتلائے گئے ہیں۔ ایک تو یہی جو بیان ہوا اور ایک دفعہ میں نے دیکھا کہ ایک وسیع میدان ہے۔ اس میں ایک مجذوب (جس میں محبتِ الہی کا جذبہ ہو) میری طرف آرہا ہے۔ جب میرے (پاس) پہنچا تو اُس نے یہ پڑھا۔

عشقِ الہی و سے مُنہ پر ولیاں ایہہ نشانی“

(البدر جلد ۲ نمبر ۱۶ مورخہ ۸ مئی ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۲۳)

۲ مئی ۱۹۰۳ء ”فرمایا کہ کچھ دن ہوئے کہ میں بیماروں کے لئے دعا کرتا تھا۔ ایک شخص کے لئے خاص طور سے دعا کی۔ دیکھا کہ وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور پھر الہام ہوا کہ

آثارِ صحت

مگر تصریح بالکل نہیں کہ یہ الہام کس کی نسبت ہے۔“ (البدر جلد ۲ نمبر ۱۶ مورخہ ۸ مئی ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۲۳)

۳ مئی ۱۹۰۳ء ”اول دیکھا کہ میں ایک قبرستان میں ہوں شاید اس جگہ تین قبریں ہیں میں ایک قبر پر ٹھہر گیا۔ شاید وہ والد کی قبر تھی۔ تھوڑی دیر کے بعد صاحبِ قبر اندر سے نکل آیا اور مجھ سے مصافحہ کیا اور میں نے نام پوچھا تو کہا میرا نام نظام الدین ہے۔ پھر ہم وہاں سے رخصت ہونے لگے تو میں نے اُس زندہ شخص کو کہا کہ میرے والدین کو سلام کہنا اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی سلام کہنا۔ تب وہاں سے روانہ ہوئے۔ راہ میں میں نے ایک شخص کو کہا کہ اتنا بڑا معجزہ ظاہر ہوا کیا اب بھی قبول نہیں کرو گے۔ اس نے کہا کہ اب کیوں قبول نہ کریں، اب تو حد ہو گئی۔ پھر بعد اس کے الہام ہوا۔ سَلِّیْہُ حَامِدٌ مُسْتَبْشِرٌ۔“

پھر الہام ہوا۔ ”نَقِلُوْا اِلَی الْمَقَابِرِ۔“ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۹)

۱۳ مئی ۱۹۰۳ء ”۱۳ مئی کو والدہ محمود سخت بیمار تھی تب سے۔ تب الہام ہوا۔

”خوشی و خرمی“

تب قبل اس کے کہ شام ہو ان کو صحت حاصل ہو گئی اور خوشحال ہو گئی۔“ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۸)

۱ (نوٹ از ناشر) الحکم مورخہ ۱۰ مئی ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۳ میں بھی یہ الہام مع تفصیل درج ہے۔

۲ (ترجمہ از مرتب) صحیح سلامت۔ اللہ تعالیٰ کا شکر کرنے والا۔ خوشخبری دینے والا۔

۳ (ترجمہ از مرتب) وہ قبروں کی طرف منتقل کئے گئے۔



۱۴ مئی ۱۹۰۳ء الہام۔ ”سرانجام جاہل جہنم بود کہ جاہل نکو عاقبت کم بود“<sup>۱</sup>

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۸۔ بدرجلد ۲ نمبر ۲۳ مورخہ ۷ جون ۱۹۰۶ء صفحہ ۳)

۱۵ مئی ۱۹۰۳ء الہام۔ ”کسی کی طرف سے کلام ہے۔ ہمارے دوست چل دیئے اور ہم بھی۔“

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۸)

۱۸ مئی ۱۹۰۳ء ”پہلے میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص میرے پاس بیان کرتا ہے کہ تمہاری فلاں فتح

ہوئی، فلاں فتح ہوئی، فلاں فتح ہوئی۔ بعد اس کے الہام ہوا۔ مجموعہ فتوحات۔“

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۸)

۲۷ مئی ۱۹۰۳ء ”خواب میں اوّل دیکھا کہ ایک چوند سیاہ رنگ مجھ کو دیا گیا ہے اور اس کے لوہے کے

بٹن میرے ہاتھ میں ہیں اور پھر میں نے اس کے جیب میں ہاتھ ڈالا تو اس میں سے ایک پرچہ نکلا۔ اس

میں یہ عبارت لکھی ہوئی تھی۔ بلا نازل یا حادث۔ یا.....

اور میں نے خواب میں اپنی بیوی کے پاس یہ ذکر کیا کہ اس میں یہ لکھا ہوا ہے کہ بلا نازل یا حادث۔ یا.....

اور دو پرچہ اور تھے ان کا مضمون یاد نہیں۔“

۳۱ مئی ۱۹۰۳ء ”آج خواب میں میں نے دیکھا کہ ایک جگہ میں اپنی جوتی بھول گیا ہوں۔ پھر مجھے یاد

آیا تو میں اسی جگہ گیا تو معلوم ہوا کہ جوتی اس جگہ نہیں کوئی اٹھا کر لے گیا اور اس جگہ بجائے جوتی کے بہت سے

چنے یعنی نخود پڑے ہیں۔ پھر مجھے الہام ہوا۔ مشکل کشا کے ہو گئے مشکل تمام کام۔

۱ (ترجمہ از مرتب) جاہل کا انجام جہنم ہے۔ جاہل کا خاتمہ بالخیر کم ہوتا ہے۔

۲ (نوٹ از ناشر) البدر مورخہ ۲۹ مئی ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۴ میں اس الہام کے بارہ میں تحریر ہے ”فرمایا بارہ بجے کے

قریب میں نے ایک رویا میں دیکھا کہ کوئی کہتا ہے کہ یہ فتح ہوگئی۔ بار بار اسے تکرار کرتا ہے گویا کہ بہت سے فتوحات کی

طرف اشارہ ہے۔ اس کے بعد طبیعت وحی کی طرف منتقل ہوئی اور الہام ہوا۔ مجموعہ فتوحات۔“

۳ (نوٹ از ناشر) البدر مورخہ ۵ جون ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۵۴ میں اس رویا و الہام کے الفاظ یوں ہیں۔

”فرمایا۔ یہ الفاظ الہام..... ہوئے ہیں مگر معلوم نہیں کہ کس کی طرف اشارہ ہے۔ بلا نازل یا حادث یا..... یاد نہیں

رہا کہ ”یا“ کے آگے کیا تھا۔ رویا کا معاملہ بھی عجیب ہے۔ بیچ در بیچ بات ہوتی ہے اور الگ الگ رنگ ہوتا ہے۔ صحابہ کرامؓ کی شہادت کو

آنحضرتؐ نے گائیوں کے ذبح ہونے کے رنگ میں دیکھا حالانکہ خدا اس بات پر قادر تھا کہ خواب میں خاص صحابہ ہی کو دکھلا دیتا۔“

”۳۱ مئی ۱۹۰۳ء مطابق ۳ ربیع الاول ۱۳۲۱ھ روزِ یکشنبہ“

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۸) ”اللَّهُمَّ ارْحَمْ“

۳ جون ۱۹۰۳ء ”خواب میں دیکھا کہ کسی شخص نے مجھ کو کچھ روپیہ دیا کہ یہ سرکار سے تجھ کو ملا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ ڈگری کا روپیہ تھا۔ میں نے اس کو ایک چادر کے پلے میں باندھ کر رکھ لیا اور میں نے دینے والے کو پوچھا کہ کیا اس کی رسید لوگے۔ اس نے کہا کہ رسید کی حاجت نہیں میں اعتباری آدمی ہوں۔ پھر دیکھا کہ وہ روپیہ گم ہو گیا۔ کوئی لے گیا۔ میں نے اُس شخص سے پوچھا کہ وہ کتنا روپیہ تھا۔ اُس نے کہا سو روپیہ تھے اور میں نے ایک شخص کو جو اپنے ملازموں میں سے معلوم ہوتا ہے پکڑ لیا کہ تو نے لیا ہے اور وہ انکار کرتا ہے۔ اب تک پتہ نہیں کہ کس نے لیا۔ ہم کچھری کے مقام پر ہیں مگر وہاں حاکم کوئی نہیں۔ بعد اس کے الہام ہوا۔

إِنِّي مَعَكَ وَمَعَ أَهْلِكَ. إِنِّي مَعَ كَثْرَةِ رِزْقِكَ. ۱

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۹)

۳ جون ۱۹۰۳ء ”۲ یا ۳ بجے رات کو میں نے ایک خواب دیکھا کہ ایک جگہ پر مح چند ایک دوستوں کے گیا ہوں۔ وہ دوست وہی ہیں جو رات دن پاس رہتے ہیں۔ ایک اُن میں مخالف بھی معلوم ہوتا ہے۔ اس کا سیاہ رنگ، لمبا قد اور کپڑے چرکین ہیں۔ آگے جاتے ہوئے تین قبریں نظر آئی ہیں۔ ایک قبر کو دیکھ کر میں نے خیال کیا کہ والد صاحب کی قبر ہے اور دوسری قبریں سامنے نظر آئیں۔ میں ان کی طرف چلا۔ اس قبر سے کچھ فاصلہ پر گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ صاحب قبر (جسے میں نے والد کی قبر سمجھا تھا) زندہ ہو کر قبر پر بیٹھا ہوا ہے۔ غور سے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ اور شکل ہے والد صاحب کی شکل نہیں مگر خوب گورا رنگ، پتلا بدن، فرہبہ چہرہ ہے۔ میں نے سمجھا کہ اس قبر میں یہی تھا۔ اتنے میں اُس نے آگے ہاتھ بڑھایا کہ مصافحہ کرے۔ میں نے مصافحہ کیا اور نام پوچھا تو اُس نے کہا نظام الدین۔ پھر ہم وہاں سے چلے آئے۔ آتے ہوئے میں نے اُسے پیغام دیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور والد صاحب کو السلام علیکم کہہ چھوڑنا۔ راستہ میں میں نے اس مخالف سے پوچھا کہ آج جو ہم نے یہ عظیم الشان معجزہ دیکھا کیا اب بھی نہ مانو گے؟ تو اُس نے جواب دیا کہ اب تو حد ہو گئی، اب بھی نہ مانوں تو کب مانوں۔ مُردہ زندہ ہو گیا ہے۔ اس کے بعد الہام ہوا۔ سَلِّمُوا حَامِدًا مُسْتَبْشِرًا کچھ حصہ الہام کا یاد نہیں رہا۔

۱ نقل مطابق اصل۔ (ناشر)

۲ (ترجمہ از مرتب) یقیناً میں تیرے ساتھ اور تیرے اہل کے ساتھ ہوں۔ میں تیرے کثرتِ رزق کے ساتھ ہوں۔

والد کا زندہ ہونا یا کسی اور مردہ کا زندہ ہونا، کسی مردہ امر کا زندہ ہونا ہے۔ میں نے اس سے یہ بھی سمجھا کہ ہمارا کام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جلال ظاہر ہونے کا موجب اور نیز والدین کے رفع درجات کا بھی موجب ہے۔“ (البدردجلد ۲ نمبر ۲۱ مورخہ ۱۲ جون ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۶۲۔ الحکم جلد ۷ نمبر ۲۲ مورخہ ۱۷ جون ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۵)

۴/جون ۱۹۰۳ء ”خدا جانے کس کے حق میں ہے لَا يُؤَافِيكَ اللَّهُ يَا يَهُدَىٰ لَا يُعَافِيكَ اللَّهُ۔“<sup>۱</sup>

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۰)

”عمر دراز

۲۰/جون ۱۹۰۳ء

إِنَّا الْتَمَّاكَ الْحَدِيدَ۔ إِنِّي تَعَلَّقْتُ بِأَهْدَابِكُمْ۔ رَجُلٌ كَبِيرٌ۔<sup>۲</sup>

یادداشت۔ جب یہ الہام ہوا اِنِّي تَعَلَّقْتُ بِأَهْدَابِكُمْ۔ رَجُلٌ كَبِيرٌ اس کے بعد قلات کے بادشاہ معطل کی طرف سے خط آیا کہ میں آپ کے دامن سے وابستہ ہو گیا۔ اس کے گواہ مفتی محمد صادق، مولوی مبارک علی، سید سرور شاہ، مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے، مولوی عبدالکریم صاحب، مولوی حکیم نور دین صاحب، نواب محمد علی خان صاحب، مولوی شیر علی صاحب بی۔ اے وغیرہ اصحاب ہیں جو چالیس کے قریب ہوں گے۔“ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۹، ۱۰)

۲۱/جون ۱۹۰۳ء ”مجھے دو عصا دیئے گئے۔ ایک جو میرے پاس تھا، دوسرے وہ جو گم ہو گیا تھا اور گمشدہ عصا کو جو میں نے دیکھا تو اس کے منہ پر لکھا ہوا تھا۔

دُعَاؤُكَ مُسْتَجَابٌ۔“<sup>۳</sup> (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۰)

۲۸/جون ۱۹۰۳ء الہام۔ ”آيَاتٌ لِلنَّاسِ عَلِيمِينَ۔“<sup>۴</sup>

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۰)

۱ (ترجمہ از مرتب) اللہ تیرے پاس نہیں آئے گا۔ ۲ (ترجمہ از مرتب) اللہ تجھے عافیت نہیں دے گا۔

۳ (ترجمہ از مرتب) ہم نے تیرے لئے لوہے کو نرم کر دیا۔ میں نے آپ کا دامن پکڑ لیا ہے۔ ایک بڑا آدمی۔

۴ (ترجمہ از مرتب) تیری دعا مقبول ہے۔

۵ (نوٹ از ناشر) البدرد مورخہ ۲۶ جون ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۷۹ اور الحکم مورخہ ۲۴ جون ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۵ پر یہ الفاظ درج ہیں۔

”۲۱ جون کو ایک چھڑی پر لکھا ہوا دکھایا گیا دُعَاؤُكَ مُسْتَجَابٌ۔“

۶ (ترجمہ از مرتب) سوال کرنے والوں کے لئے نشانات۔

۲۹ جون ۱۹۰۳ء ”رات کے وقت جو میرے خیال پر یہ کشش غالب ہوئی کہ یہ مقدمات جو کرم الدین کی طرف سے میرے پر ہیں یا بعض میری جماعت کے لوگوں کی طرف سے کرم الدین پر ہیں ان کا انجام کیا ہوگا۔ سو اس غلبہء کشش کے وقت میری حالت وحی الہی کی طرف منتقل کی گئی اور خدا کا یہ کلام میرے پر نازل ہوا۔

إِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوْا وَالَّذِينَ هُمْ مُحْسِنُونَ. فِيهِ آيَاتٌ لِّلسَّائِلِينَ

اس کے معنی یہ مجھے سمجھائے گئے کہ ان دونوں فریقوں میں سے خدا اس کے ساتھ ہوگا اور اس کو فتح اور نصرت نصیب کرے گا کہ جو پرہیزگار ہیں۔ یعنی جھوٹ نہیں بولتے، ظلم نہیں کرتے، تہمت نہیں لگاتے اور دغا اور فریب اور خیانت سے ناحق خدا کے بندوں کو نہیں ستاتے اور ہر ایک بدی سے بچتے اور راست بازی اور انصاف کو اختیار کرتے ہیں اور خدا سے ڈر کر اس کے بندوں کے ساتھ ہمدردی اور خیر خواہی اور نیکی کے ساتھ پیش آتے ہیں اور بنی نوع کے وہ سچے خیر خواہ ہیں۔ ان میں درندگی اور ظلم اور بدی کا جوش نہیں بلکہ عام طور پر ہر ایک کے ساتھ وہ نیکی کرنے کے لئے تیار ہیں سو انجام یہ ہے کہ ان کے حق میں فیصلہ ہوگا تب وہ لوگ جو پوچھا کرتے ہیں جو ان دونوں گروہوں میں سے حق پر کون ہے۔ ان کے لئے نہ ایک نشان بلکہ کئی نشان ظاہر ہوں گے۔“

(الہدٰی جلد ۲ نمبر ۲۴ مورخہ ۳ جولائی ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۸۹)

۱۳ جولائی ۱۹۰۳ء ”إِنِّي أَنْزَرْتُكَ وَاخْتَرْتُكَ“ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۰)

(ترجمہ) میں نے تجھے روشن کیا اور چن لیا۔ (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۰۵)

۱۴ جولائی ۱۹۰۳ء ”الَاتِيئَسُوا مِن خَزَائِنِ رَحْمَةِ اللَّهِ ۲ إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكُوتِرَ ۳

يَأْتِيكَ مِنْ كُلِّ فَجِّ عَمِيقٍ ۴ يَا تُونٍ مِنْ كُلِّ فَجِّ عَمِيقٍ ۵ وَسِيعَ مَكَانِكَ ۶ إِنِّي أَنْزَرْتُكَ وَاخْتَرْتُكَ ۷ إِنَّا فَتَحْنَا عَلَيْكَ أَبْوَابَ الدُّنْيَا ۸“ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۱)

۱۸ جولائی ۱۹۰۳ء الہام۔ ”جَاءَكَ الْفَتْحُ ۹ ثُمَّ جَاءَكَ الْفَتْحُ ۱۰“

پھر میں نے دیکھا کہ مبارک کو بہت سُرخ پگڑی پہنائی گئی ہے۔“ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۲)

۱ (نوٹ از ناشر) الحکم مورخہ ۳۰ جون ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۱ میں بھی یہ الہامات مع تفصیل درج ہیں۔

۲ (ترجمہ از مرتب) اللہ کی رحمت کے خزانوں سے نا اُمید مت ہو۔ ۲ ہم نے تجھے خیر کثیر دیا۔ ۳ دُور دُور سے تیرے پاس ہدیے آئیں گے۔ ۴ لوگ دُور دُور سے تیرے پاس آئیں گے۔ ۵ تُو اپنے مکان کو وسیع کر۔ ۶ میں نے تجھے روشن کیا اور چن لیا۔ ۷ ہم نے تجھ پر دُنیا کے دروازے کھول دیئے۔

۸ (ترجمہ از مرتب) تیرے پاس فتح آئی پھر تیرے پاس فتح آئی۔

۲۱ جولائی ۱۹۰۳ء ”آج قریب صبح میں نے دیکھا کہ مرزا احمد بیگ رشتہ دار نظام الدین فوت ہو گیا ہے اور ایسا خیال گزرا کہ وہ سخت جان کنڈن میں ہے۔ پھر میں نے کہا کہ احمد بیگ اور امام الدین کے مرنے میں صرف چھ سات دن کا فاصلہ ہے۔ اسی کی تائید میں اسی تاریخ صاحبزادہ سراج الحق نے خواب میں دیکھا کہ ایک درخت نہایت سرسبز ہے اور نظام الدین کی ملکیت ہے اس کے نیچے ہم کھڑے ہیں۔ اتنے میں میرا اسماعیل آئے اور کہا کہ اس کی ایک شاخ ہم کاٹ دیں گے۔ تب انہوں نے اس درخت کی ایک سرسبز شاخ کاٹ دی۔“ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۲)

۲۱ جولائی ۱۹۰۳ء الہام۔ ”يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَفَتْحِ الْحُنَيْنِ۔“<sup>۱</sup>

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۲)

۲۳ جولائی ۱۹۰۳ء ۱۔ ”خواب میں میں نے دیکھا کہ میں نے کچھ پھل پائے ہیں کسی نے مجھے پوچھا وہ کون سے پھل ہیں میں نے کہا کہ ایک طوبیٰ ایک آم ایک اور پھل۔“<sup>۲</sup>

۲۔ ”دیکھا ظفر احمد میرے پاس آیا ہے۔“ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۲)

۲۴ جولائی ۱۹۰۳ء ”الْفِتْنَةُ وَالصَّدَقَاتُ۔“<sup>۳</sup>

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۲۔ البدر جلد ۲ نمبر ۲۹ مورخہ ۷ اگست ۱۹۰۳ء صفحہ ۲۲۶)

۲۷ جولائی ۱۹۰۳ء ”خواب میں میں نے دیکھا کہ ایک شخص گویا چراغ یا فجا گورداسپور سے آیا ہے اور اس کے پاس کچھ روپے اور کچھ پیسے ہیں اور کہتا ہے کہ یہ بقیہ چندہ گورداسپور سے لایا ہوں۔ میں نے ایک خوان میں یعنی برتن میں وہ روپے جمع کرادیئے تو معلوم ہوا کہ بہت سے پیسے ہیں۔ میں نے چاہا کہ یہ چندہ کاروپہ ہے اس کو گن لیں۔ جب میں گننے لگا تو وہ تمام پیسے کشش کی شکل پر ہو گئے ہیں۔“ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۳)

۱۔ (ترجمہ از مرتب) سوموار کا دن اور حنین کی فتح۔

۲۔ (نوٹ از ناشر) البدر مورخہ ۷ اگست ۱۹۰۳ء صفحہ ۲۲۶ پر یہ خواب یوں تحریر ہے۔ ”فرمایا کہ رات کو میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے ہاتھ میں ایک آنب ہے جسے میں نے تھوڑا سا چوسا تو معلوم ہوا کہ وہ تین پھل ہیں۔ جب کسی نے پوچھا کہ کیا پھل ہیں تو کہا ایک آنب ہے، ایک طوبا اور ایک اور پھل ہے۔“

۳۔ (ترجمہ از مرتب) ایک خاص فتنہ آ رہا ہے اور اس کا علاج صدقات ہیں۔

۲۸ جولائی ۱۹۰۳ء ”میں نے دیکھا کہ میں ایک پہاڑ پر ہوں اور میرے ساتھ کئی آدمی ہیں اور ہم مدل جو ایک قسم کا اناج ہوتا ہے اس کے دانے کھا رہے ہیں اور زمین پر جب نظر کی تو بہت سے ڈیلے زمین پر پڑے ہیں۔ پھر میں وہاں سے اٹھا اور ایک کنارہ پر گیا تو مجھے اندیشہ ہوا کہ اس کے کنارہ پر صد ہا تھکا گڑھا ہے جس گڑھے سے خدا نے مجھ کو بچا لیا اور پھر دوسری طرف میں آیا تو سطح مستوی نہیں بلکہ ایک طرف سے بہت اونچا اور دوسری طرف سے بہت نیچا ہے جس سے انسان بے اختیار پھسل سکتا ہے مگر خدا نے مجھے اس سے بچا لیا۔“

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۳)

۲۹ جولائی ۱۹۰۳ء ”يَنْقَطِعُ اِبَاءُكَ وَيُبَدِّءُ مِنْكَ“ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۲) (ترجمہ) تیرے باپ دادے کا ذکر منقطع ہو جائے گا اور تیرے بعد سلسلہ خاندان کا تجھ سے شروع ہوگا۔

(حقیقۃ الوقی - روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۷۹)

۲۹ جولائی ۱۹۰۳ء ”سَعَى لَهَا سَعْيَهَا“<sup>۱</sup> (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۲)

۳۰ جولائی ۱۹۰۳ء ”الہام کسی کی نسبت یعنی حِکَايَةً عَنِ الْغَيْبِ

كَذَّبَتْ“<sup>۲</sup> (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۳)

۱۹۰۳ء ”ایک دن یہ ذکر آ گیا کہ دوزخ کے سات دروازے ہیں اور بہشت کے آٹھ ہیں تو مجھے خیال گزرا کہ ایک دروازہ بہشت کا کیوں زیادہ ہے۔ اس پر معاً خدا تعالیٰ نے دل میں ڈالا کہ

”جرائم کے اصول بھی سات ہیں اور محاسن کے بھی سات۔ مگر ایک دروازہ رحمتِ الہی

کا ہے جو کہ بہشت کے دروازوں میں زیادہ ہے۔“ (الہد جلد ۲ نمبر ۲۹ مورخہ ۷ اگست ۱۹۰۳ء صفحہ ۲۷۷)

۱۱ اگست ۱۹۰۳ء الہام - ”رَأَيْتُ اَرَى الرَّحْمٰنَ حَلَّ غَضْبِهِ عَلَى الْاَرْضِ“<sup>۳</sup>

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۵)

۱ (ترجمہ از مرتب) اس نے اس کے لئے بڑی کوشش کی۔ ۲ (ترجمہ از مرتب) تو نے جھوٹ بولا۔

۳ اس کی تشریح حضرت اقدس علیہ السلام نے یہ فرمائی ہے کہ ”میں رحمن کو دیکھتا ہوں (یعنی) اگرچہ خدا رحمن ہے مگر گناہ حد سے

بڑھ گیا ہے جس سے اس کا غضب نازل ہو گیا ہے۔“ (الہد مورخہ ۲۸ اگست ۱۹۰۳ء صفحہ ۲۵۳ والحکم مورخہ ۲۴ اگست ۱۹۰۳ء صفحہ ۶)

۱۳/ اگست ۱۹۰۳ء - ”اَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا. لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْكَافِرِينَ۔ ۲ لَا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا. لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْكَافِرِينَ۔ ۳ اَلَيْسَ اللَّهُ بِكَافٍ عَبْدَهُ۔ ۴ يَا جِبَالُ أَوِّبِي مَعَهُ وَالطَّيْرُ۔ ۵ كَتَبَ اللَّهُ لَا غَلْبَةَ لَنَا وَرُسُلِي۔“<sup>۱</sup>

۲ - ”اَلَيْسَ۔ ۱ اِنَّكَ لَیِّنَ الْمُرْسَلِیْنَ۔ عَلٰی صِرَاطٍ مُسْتَقِیْمٍ۔ تَنْزِیْلَ الْعَزِیْزِ الرَّحِیْمِ۔  
۲ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَ الَّذِیْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ۔ ۳ اَلَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا فَاتَّخِذْنِیْ وَ كِبٰلًا۔  
۴ اُكْرِمُكَ بَعْدَ تَوْهِنِیْكَ۔ ۵ یَسْئَلُوْنَكَ عَن شَانِكَ۔ ۶ قُلِ اللّٰهُ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِیْ حَوْضِهِمْ یَلْعَبُوْنَ۔“<sup>۲</sup>

۱ (ترجمہ از مرتب) تم خوف نہ کرو اور غمگین نہ ہو۔ جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ہو۔ ۲ تم خوف نہ کرو اور غمگین نہ ہو۔ جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ہو۔ ۳ کیا اللہ اپنے بندہ کے لئے کافی نہیں۔ ۴ اے پہاڑو! اس کے ساتھ خدا کے حضور جھک جاؤ اور اے پرندو! تم بھی ۵ اللہ نے لکھ چھوڑا ہے کہ میں اور میرے رسول غالب رہیں گے۔

۲ (نوٹ از ناشر) البدر مورخہ ۲۸/ اگست ۱۹۰۳ء صفحہ ۲۵۳ اور الحکم مورخہ ۱۷/ اگست ۱۹۰۳ء صفحہ ۲۰ حاشیہ میں ایس کے بعد وَالْقُرْآنِ الْحَكِيمِ کے الفاظ بھی آئے ہیں۔

۳ (ترجمہ از مرتب) اے سردار تو خدا کا مرسل ہے اور راہِ راست پر ہے۔ اس کا نزول اس خدا کی طرف سے ہے جو غالب اور رحم کرنے والا ہے۔

۴ (ترجمہ) ”خدا اُن کے ساتھ ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور وہ جو نیکو کار ہیں۔“ (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۰۵)

۵ (ترجمہ از مرتب) ۳ میرے سوا کوئی معبود نہیں۔ پس تو مجھے ہی اپنا کارساز بنا۔

۶ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ”جب یہ الہام مجھ کو ہوا تو میرے دل پر ایک لرزہ پڑا اور مجھے خیال آیا کہ میری جماعت ابھی اس لائق نہیں کہ خدا تعالیٰ ان کا نام بھی لے اور مجھے اس سے زیادہ کوئی حسرت نہیں کہ میں فوت ہو جاؤں اور جماعت کو ایسی ناتمام اور خام حالت میں چھوڑ جاؤں۔“

(مجموعہ اشتہارات جلد ۳ صفحہ ۳۲۴ مطبوعہ ۲۰۱۸ء)

۷ (نوٹ از ناشر) البدر مورخہ ۲۸/ اگست ۱۹۰۳ء صفحہ ۲۵۳ اور الحکم مورخہ ۱۷/ اگست ۱۹۰۳ء صفحہ ۲۰ حاشیہ میں یہاں ”اُكْرِمُكَ“ کی جگہ ”نَسَاكِرُ مَكَتْ“ کے الفاظ درج ہیں۔

۸ (ترجمہ از مرتب) ۴ میں بعد اس کے جو مخالف تیری توہین کریں تجھے عزت دوں گا اور تیرا اِکرام کروں گا۔ ۵ تیری شان کے بارے میں وہ پوچھیں گے ۶ تو کہہ وہ خدا ہے جس نے مجھے یہ مرتبہ بخشا ہے۔ پھر ان کو لہو و لعب کے خیالات میں چھوڑ دے۔

۷ إِنَّ السَّلْوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنَاهُمَا ۸ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَّ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفَيْلِ  
 اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِي تَضْلِيلٍ ۹ كَتَبَ اللّٰهُ لَآ غَلْبٰتَ اَنَا وَرُسُلِي ۱۰ جِئْتُ فَصَلَّ الْفَتْحَ ۱۱  
 (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۵)

۱۵/ اگست ۱۹۰۳ء ”لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ“ ۱۲

(الہدردجلد ۲ نمبر ۳۲ مورخہ ۲۸ اگست ۱۹۰۳ء صفحہ ۲۵۳۔ الحکم جلد ۷ نمبر ۳۰ مورخہ ۱۷ اگست ۱۹۰۳ء صفحہ ۲۰ حاشیہ)

۱۸/ اگست ۱۹۰۳ء ”۱ سَاْ كُرْمِكَ اِكْرَامًا حَسَنًا ۲ سَاْ كُرْمِكَ اِكْرَامًا عَجَبًا ۳ اِنَّ السَّلْوٰتِ  
 وَ الْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنَاهُمَا ۴ قُلِ اللّٰهُ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِيْ خَوْضِهِمْ يَلْعَبُوْنَ ۵ يَسْئَلُوْنَكَ عَنِّ

۱ (بقیہ ترجمہ از مرتب) ۷ آسمان اور زمین ایک گھڑی کی طرح بندھے ہوئے تھے تب ہم نے ان دونوں کو کھول  
 دیا۔ ۸ کیا تُو نے نہیں دیکھا کہ تیرے رب نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیا کیا۔ کیا اس نے ان کی تدبیر کو ضائع نہ کر دیا۔  
 ۹ اللہ نے لکھ چھوڑا ہے کہ میں اور میرے رسول غالب رہیں گے۔ ۱۰ اُتُو فُتْحِ کے موسم میں آیا ہے۔

۱۱ (ترجمہ از مرتب) جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ۱۲ (ترجمہ از مرتب) میں تیرا بہت اچھا کرام کروں گا۔  
 ۱۳ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ”ایک دفعہ جب میں گورداسپور میں ایک فوجداری مقدمہ کی وجہ سے  
 (جو کرم دین جہلمی نے میرے پر دائر کیا تھا) موجود تھا۔ مجھے الہام ہوا یَسْئَلُوْنَكَ الْخ..... بعد اس کے جب ہم کچھری میں  
 گئے تو فریقِ ثانی کے وکیل نے مجھ سے یہی سوال کیا کہ کیا آپ کی شان اور آپ کا مرتبہ ایسا ہی ہے جیسا کہ تریاق القلوب  
 میں لکھا ہے۔ میں نے جواب دیا کہ ہاں خدا کے فضل سے یہی مرتبہ ہے۔ اُسی نے یہ مرتبہ مجھے عطا کیا ہے۔ تب وہ الہام جو  
 خدا کی طرف سے صبح کے وقت ہوا تھا قریباً عصر کے وقت پورا ہو گیا۔“ (حقیقۃ الوجدی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۷۷، ۲۷۸)۔  
 خاکسار مرتب عرض کرتا ہے کہ وکیل فریقِ مخالف نے جس کتاب کے متعلق مذکورہ بالا سوال کیا تھا وہ دراصل  
 تحفہ گولڈ وی تھی تریاق القلوب نہیں تھی، اور تحفہ گولڈ ویہ کے جو صفحات وکیل فریقِ مخالف نے پیش کر کے ان کے متعلق  
 مذکورہ بالا سوال کیا تھا وہ صفحہ ۴۸ لغایت ۵۰ تھے چنانچہ اس مقدمہ کی مثل جس میں وہ کتاب شامل کی گئی تھی اور  
 جس پر مہر عدالت ثبت شدہ ہے عدالت سے اس کی نقل حاصل کر لی گئی ہے اور وہ ہمارے پاس محفوظ ہے، اس میں  
 حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بیان حضور کے اپنے الفاظ میں اس طرح پر درج ہے۔

”تحفہ گولڈ ویہ میری تصنیف ہے۔ یکم ستمبر ۱۹۰۲ء کو شائع ہوا۔ پیر مہر علی کے مقابلہ پر لکھی ہے۔ یہ کتاب



شَانِكَ. قُلِ اللَّهُ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِي خَوْضِهِمْ يَلْعَبُونَ. ۶ مَا تَرَىٰ فِي خَلْقِ الرَّحْمَنِ مِن تَفَٰوُتٍ ۗ

(الہدیر جلد ۲ نمبر ۳۲ مورخہ ۲۸ اگست ۱۹۰۳ء صفحہ ۲۵۳۔ احکم جلد ۷ نمبر ۳۱ مورخہ ۲۲ اگست ۱۹۰۳ء صفحہ ۶)

(ترجمہ) ”۲ میں تجھے ایسی بزرگی دوں گا جس سے لوگ تعجب میں پڑیں گے ۳ آسمان اور زمین ایک گھڑی

کی طرح بندھے ہوئے تھے ہم نے ان دونوں کو کھول دیا۔ یعنی زمین نے اپنی پوری قوت ظاہر کی، اور آسمان

نے بھی۔ ۴ ان کو کہہ کہ وہ خدا ہے جس نے یہ کلمات نازل کئے ہیں۔ پھر ان کو لہو و لعب کے خیالات میں چھوڑ

دے ۵ یعنی تیری شان کے بارے میں پوچھیں گے کہ تیری شان اور کیا مرتبہ ہے۔ کہہ وہ خدا ہے جس نے مجھے یہ

مرتبہ بخشا ہے۔ پھر ان کو اپنی لہو و لعب میں چھوڑ دے۔“ (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۹۳، ۷۳، ۷۰، ۷۷، ۷۸، ۷۹)

۱۸ اگست ۱۹۰۳ء روایا۔ ”ایک خوان میرے آگے پیش ہوا ہے۔ اس میں فالودہ معلوم ہوتا ہے

اور کچھ فیرنی بھی رکا بیوں میں ہے۔ میں نے کہا کہ چچھ لاؤ۔ تو کسی نے کہا کہ ہر ایک کھانا عمدہ نہیں ہوتا سوائے

فیرنی اور فالودہ کے۔“ (الہدیر جلد ۲ نمبر ۳۲ مورخہ ۲۸ اگست ۱۹۰۳ء صفحہ ۳۵۱)

۱۹ اگست ۱۹۰۳ء ”اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحَابِ الْفِيلِ. اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِي

تَضْلِيلٍ۔“ (الہدیر جلد ۲ نمبر ۳۲ مورخہ ۲۸ اگست ۱۹۰۳ء صفحہ ۲۵۳۔ احکم جلد ۷ نمبر ۳۱ مورخہ ۲۲ اگست ۱۹۰۳ء صفحہ ۶)

(ترجمہ) ”کیا تو نے نہیں دیکھا کہ تیرے رب نے اصحابِ فیل کے ساتھ کیا کیا۔ کیا اس نے ان کے

مکر کو الٹا کر انہیں پر نہیں مارا۔“ (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۰۸)

۱۹ اگست ۱۹۰۳ء ”لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا فَاتَّخِذْنِي وَاكِيلًا۔“

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۵)

بقیہ حاشیہ۔ سیف چشتیائی کے جواب میں نہیں لکھی گئی۔

سوال۔ جن لوگوں کا ذکر صفحہ ۴۸ لغایت صفحہ ۵۰ اس کتاب میں لکھا ہے آپ ہی اس کا مصداق ہیں؟

جواب۔ خدا کے فضل اور رحمت سے میں اس کا مصداق ہوں۔“

(دیکھیے سیرۃ الہدی جلد اول صفحہ ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

پس حقیقۃ الوحی کے اس حوالہ میں تحفہ گوٹڑویہ کے بجائے تزیان القلوب سہواً لکھا گیا ہے۔ (مرزا بشیر احمد)

۱ (ترجمہ از مرتب) ۶ رحمن کی پیدائش میں تم کوئی کسر نہیں پاؤ گے۔

۲ (ترجمہ از مرتب) میرے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ پس تو مجھے ہی اپنا کارساز بنا۔

## ۲۰ اگست ۱۹۰۳ء ”کَتَبَ اللَّهُ لَأَعْلَبَنِّي أَنَا وَرُسُلِي“

(البدردجلد ۲ نمبر ۳۲ مورخہ ۲۸ اگست ۱۹۰۳ء صفحہ ۲۵۳۔ احکم جلد ۷ نمبر ۳۱ مورخہ ۲۲ اگست ۱۹۰۳ء صفحہ ۶)

(ترجمہ) ”خدا نے لکھ چھوڑا ہے کہ میں اور میرے رسول غالب رہیں گے۔“

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۷۵، ۷۶)

## ۲۲ اگست ۱۹۰۳ء الہام۔ ”خدا کی پناہ میں عمر گزارو۔“

(البدردجلد ۲ نمبر ۳۲ مورخہ ۲۸ اگست ۱۹۰۳ء صفحہ ۲۵۳۔ احکم جلد ۷ نمبر ۳۱ مورخہ ۲۲ اگست ۱۹۰۳ء صفحہ ۶)

## ۲۳ اگست ۱۹۰۳ء ”۲۳ اگست ۱۹۰۳ء کو بزبان انگریزی میں نے ڈوئی کے مقابل پر ایک اشتہار

شائع کیا تھا اور خدا تعالیٰ سے الہام پا کر اس میں لکھا تھا کہ خواہ ڈوئی میرے ساتھ مباہلہ کرے یا نہ کرے وہ خدا کے عذاب سے نہیں بچے گا اور خدا جھوٹے اور سچے میں فیصلہ کر کے دکھلائے گا۔“

(تمتہ حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۵۰۹ حاشیہ)

## ۲۴ اگست ۱۹۰۳ء ”۲۴ اگست ۱۹۰۳ء کو میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک بلی ہے گویا وہ میرے

ایک کبوتر پر حملہ کرتی ہے۔ میں نے اس کی ناک کاٹ دی تب بھی وہ حملہ سے باز نہیں آئی تب میں نے گلے سے

۱۔ (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؒ) ”یہ شخص امریکہ کا باشندہ تھا۔ اسلام کا سخت دشمن اور عیسائیت کا پکا حامی تھا۔ اس نے نبوت کا دعویٰ کیا اور حضرت اقدس کے بار بار سمجھانے کے باوجود اس کے رویہ میں ذرا تغیر پیدا نہ ہوا بلکہ دن بدن تکبر، شوخی اور شرارت میں بڑھتا گیا۔ آخر حضرت اقدس اور اس کے درمیان مباہلہ ہوا جس کے مضمون کو یورپ و امریکہ کے متعدد اخباروں نے شائع کیا۔“ (تفصیل کے لئے دیکھیے تمہ حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۵۰۶، ۵۰۷)

پھر اس کا جو حشر ہوا اسے میں حضور ہی کے الفاظ میں بیان کرتا ہوں۔ ”اس (ڈوئی) کی زندگی کے ہر ایک پہلو پر آفت پڑی۔ اس کا خاں ہونا ثابت ہوا اور وہ شراب کو اپنی تعلیم میں حرام قرار دیتا تھا مگر اُس کا شراب خوار ہونا ثابت ہو گیا اور وہ اُس اپنے آباد کردہ شہر صیجون سے بڑی حسرت کے ساتھ نکالا گیا جس کو اُس نے کئی لاکھ روپیہ خرچ کر کے آباد کیا تھا اور نیز سات کروڑ نقد روپیہ سے جو اُس کے قبضہ میں تھا اس کو جواب دیا گیا اور اس کی بیوی اور اُس کا بیٹا اُس کے دشمن ہو گئے اور اُس کے باپ نے اشتہار دیا کہ وہ ولد الزنا ہے..... آخر کار اُس پر فاج گرا اور ایک تختہ کی طرح چند آدمی اُس کو اٹھا کر لے جاتے رہے اور پھر بہت غموں کے باعث پاگل ہو گیا اور حواس بجا نہ رہے..... آخر کار مارچ ۱۹۰۷ء کے پہلے ہفتہ میں ہی بڑی حسرت اور درد اور دکھ کے ساتھ مر گیا۔“ (تمتہ حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۵۱۲، ۵۱۳)

اس کو پکڑا اور زمین سے اس کو رگڑنا چاہا لیکن جب میں زمین سے اس کو لگانا چاہتا ہوں تو وہ زور کر کے اوپر کو آجاتی ہے مگر بہر حال اس کا گلا میرے ہاتھ میں ہے جب کسی طرح وہ زمین پر لگ سکے جیسا کہ میرا منشاء تھا تب میں نے کہا آؤ اس بلی کو پھانسی دے دیں۔

اور پھر میں نے آئینہ خواب میں دیکھا اور رعب ناک اور چمکتا ہوا چہرہ نظر آیا۔“

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۵)

**کیم ستمبر ۱۹۰۳ء** ” فرمایا کہ آج خواب میں ایک فقرہ منہ سے یہ نکلا۔

فیر میں،“<sup>۱</sup> (البدردجلد ۲ نمبر ۲۴ مورخہ ۱۱ ستمبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۳۶۶)

**۴ ستمبر ۱۹۰۳ء** ” دیکھا کہ دو فرشتے یاد آدمی میرے پاس آتے ہیں ایک دہنے طرف ایک بائیں طرف

اور دونوں کے پاس پستول ہیں اور میں لیٹا ہوا تھا۔ بعد اس کے الہام ہوا۔ ”فِي حِفَاظَةِ اللّٰهِ“<sup>۲</sup>

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۶)

**۵ ستمبر ۱۹۰۳ء** ”میں نے ایک کشتی نظر میں دیکھا کہ ایک درخت سرو کی ایک بڑی لمبی شاخ جو

نہایت خوبصورت اور سرسبز تھی ہمارے باغ میں سے کاٹی گئی ہے اور وہ ایک شخص کے ہاتھ میں ہے تو کسی نے کہا کہ اس شاخ کو اس زمین میں جو میرے مکان کے قریب ہے اس بیری کے پاس لگا دو جو اس سے پہلے کاٹی گئی

۱۔ (نوٹ از ناشر) البدرد مورخہ ۱۱ ستمبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۳۶۵ میں یہی روایا مختلف الفاظ درج ہے۔

۲۔ (ترجمہ از مرتب) اچھا آدمی (Fair man) ۳۔ (ترجمہ از مرتب) اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں۔

(نوٹ از ناشر) البدرد مورخہ ۱۸ ستمبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۳۸۰ اور الحکم مورخہ ۳۰ ستمبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۵ میں یہ روایا

باختلاف تاریخ و الفاظ درج ہے۔

۴۔ (نوٹ از مولانا عبداللطیف بہاولپوری) حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس

کشف کو دو شہیدوں (صاحبزادہ سید عبداللطیف صاحب اور مولوی نعمت اللہ صاحب) پر چسپاں فرماتے ہوئے فرمایا۔

”بیری جو پہلے کاٹی گئی تھی اس سے مراد سید عبداللطیف صاحب تھے۔ انہیں بیری قرار دے کر اس

طرف اشارہ کیا گیا کہ وہ پھل دار یعنی صاحب اولاد تھے اور سرو کی شاخ سے یہ مراد تھی کہ بیری کے بعد جو شاخ

کاٹی جائے گی وہ پھل دار نہیں ہوگی چنانچہ مولوی نعمت اللہ خان صاحب کی ابھی تک شادی بھی نہ ہوئی تھی کہ شہید

کر دیئے گئے۔“ (افضل مورخہ ۱۱ دسمبر ۱۹۲۳ء صفحہ ۵)

تھی اور پھر دوبارہ اُگے گی اور ساتھ ہی مجھے یہ وحی الہی ہوئی کہ

”کابل سے کاٹا گیا اور سیدھا ہماری طرف آیا“

اس کی میں نے یہ تعبیر کی کہ تخم کی طرح شہید مرحوم کا خون زمین پر پڑا ہے اور وہ بہت بارور ہو کر ہماری جماعت

(تذکرۃ الشہادتین۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۵۷)

کو بڑھاوے گا۔“

”الہام۔ سَلَامٌ عَلَیْكُمْ طِبْتُمْ۔ یَا حَفِیْظُ۔ یَا عَزِیْزُ۔ یَا رَفِیْقُ“

۷/ستمبر ۱۹۰۳ء

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۶)

”خواب۔ میں نے دیکھا میرے ہاتھ میں ایک کتاب ہے کسی مخالف کی۔

میں اس کو پانی میں دھور ہا ہوں اور ایک شخص پانی ڈالتا ہے۔ جب میں نے نظر اٹھا کر دیکھا تو وہ ساری کتاب

دھوئی گئی ہے اور سفید کاغذ نکل کر آیا ہے صرف ٹائٹل تیج پر ایک نام یا اس کے مشابہ رہ گیا ہے۔“

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۷)

”رسول صلی اللہ علیہ وسلم پناہ گزین ہوئے قلعہ ہند میں۔“

۲۱/ستمبر ۱۹۰۳ء

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۷ و الحکم جلد ۷ نمبر ۴۶، ۴۷، ۴۸ مورخہ ۷/۲۴ دسمبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۵)

۱۔ (نوٹ از ناشر) الحکم مورخہ ۳۰/ستمبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۵ اور البدر مورخہ ۱۸/ستمبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۳۸۰ میں ان الہامات

کی تاریخ ۹/ستمبر ۱۹۰۳ء مرقوم ہے۔

۲۔ (ترجمہ از مرتب) تمہارے لئے سلامتی ہے خوش رہو۔ اے حفاظت کرنے والے۔ اے غالب۔ اے رفیق۔

۳۔ (نوٹ از البدر) فرمایا۔ ”مجھے الہام ہوا۔ سَلَامٌ عَلَیْكُمْ طِبْتُمْ۔ پھر چونکہ بیماری وبائی کا بھی خیال تھا۔

اس کا علاج خدا تعالیٰ نے یہ بتلایا کہ اس کے ان ناموں کا ورد کیا جاوے۔ یَا حَفِیْظُ۔ یَا عَزِیْزُ۔ یَا رَفِیْقُ۔

رفیق خدا تعالیٰ کا نیا نام ہے جو کہ اس سے پیشتر اسمائے باری تعالیٰ میں کبھی نہیں آیا۔“

(البدر مورخہ ۱۸/ستمبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۳۸۰۔ الحکم مورخہ ۳۰/ستمبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۵)

۴۔ (نوٹ از ناشر) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس خواب کو اپنے ان خطبات پر منطبق کیا جو

آپ نے ان افتراءات کے رد میں ارشاد فرمائے تھے جو جنرل ضیاء الحق کے زمانہ میں حکومت نے اپنے ”وائٹ پیپر“ میں

جماعت احمدیہ پر لگائے تھے۔ دیکھیے ”زَهَقَ الْبَاطِلُ“ صفحہ ۵۸۱ تا ۵۸۳ طبع اول۔

۵۔ (نوٹ از ناشر) البدر مورخہ یکم جنوری ۱۹۰۴ء صفحہ ۶ میں یہ الہام یوں درج ہے۔

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پناہ گزین ہوئے قلعہ ہند میں۔“

۲۳ ستمبر ۱۹۰۳ء ”حضرت اقدسؒ نے صبح کو اٹھ کر ذیل کارویا سنایا۔

میں نے ایک قلم لکھنے کے واسطے اٹھائی ہے۔ دیکھنے سے معلوم ہوا کہ اس کی زبان ٹوٹی ہوئی ہے۔ تو میں نے کہا کہ محمد افضل نے جو پَر (رب) بھیجے ہیں اُن میں (سے) ایک لگا دو۔ وہ پَر تلاش کئے جا رہے ہیں کہ اس اثنائے میں میری آنکھ کھل گئی.....

فرمایا کہ کوئی دنیا کا کاروبار چھوڑ کر ہمارے پاس بیٹھے تو ایک دریا پیشگوئیوں کا بہتا ہوا دیکھے جیسے کہ کل کی قلم والی پیشگوئی پوری ہوئی ہے۔“

۲۳ ستمبر ۱۹۰۳ء ”خوش و خورم باش“ؒ

۱۹۰۳ء ” ایک وحی میں خدا تعالیٰ نے مجھ کو مخاطب کر کے فرمایا تھا۔

يَا اَحْمَدُ جَعَلْتَ مَرْسَلًا

اے احمد تو مرسل بنایا گیا۔ یعنی جیسے کہ تُو بروزی رنگ میں احمد کے نام کا مستحق ہوا حالانکہ تیرا نام غلام احمد تھا۔ سو اسی طرح بروز کے رنگ میں نبی کے نام کا مستحق ہے کیونکہ احمد نبی ہے نبوت اس سے مُنْفَك نہیں ہو سکتی۔“

۱ (نوٹ از ایڈیٹر البدر) ”۱۰ بجے کے بعد مقدمہ کرم دین صاحب بنام حضرت اقدس و حکیم فضل دین صاحب پیش ہوا۔ خواجہ صاحب نے حکیم فضل دین صاحب کی طرف سے درخواست پیش کی کہ مولوی کرم دین صاحب نے جو استغاثہ کیا ہے وہ وہی امر ہے جس کی تحقیق کے لئے خود میری طرف سے کرم دین صاحب پر استغاثہ دائر ہوئے ہیں اس لئے جب تک وہ مقدمات فیصلہ نہ ہوں اس وقت تک اس مقدمہ کو ملتوی کیا جاوے۔ اس پر فریقین کے وکلاء کی بحث رہی اور عدالت نے دوسرے دن فیصلہ دینے کا حکم صادر فرمایا۔ شام کے وقت حضرت اقدسؒ کو الہام ہوا۔ خوش و خورم باش۔ ۲۴ کو مقدمہ شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم بنام مولوی کرم دین صاحب و ایڈیٹر سراج الاخبار جہلم تھا مگر چونکہ مستغیث کی شہادت موجود نہ تھی اس لئے اس کی تاریخ ۲۱ اکتوبر ۱۹۰۳ء پڑی۔ کل کی بحث پر چونکہ ابھی عدالت نے فیصلہ تحریر نہیں کیا تھا اس لئے خواجہ صاحب نے کچھ اور قانونی بحث کرنی چاہی جس کو سن کر عدالت نے ایک بجے کے بعد اسی دن یہ فیصلہ دیا کہ درخواست التواء مقدمہ نامنظور ہے اور اس طرح سے خدا کی وہ بات پوری ہوئی جو کہ اس نے ۲۲ کی رات کو اپنے فرستادہ کو دکھائی اور ۲۳ کی صبح کو اُس نے سنائی۔“

(البدر مورخہ ۲ اکتوبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۳۹۰)

۲ (ترجمہ از مرتب) خوش و خرم ہو۔ (نوٹ از مرتب) یہ الہام مقدمہ کرم دین کے دوران میں ہوا۔

**۱۹۰۳ء** ”طاعون کے دنوں میں جبکہ قادیان میں طاعون زور پر تھا۔ میرا لڑکا شریف احمد بیمار ہوا اور ایک سخت تپ محرقہ کے رنگ میں چڑھا جس سے لڑکا بالکل بیہوش ہو گیا اور بیہوشی میں دنوں ہاتھ مارتا تھا۔ مجھے خیال آیا کہ اگرچہ انسان کو موت سے گریز نہیں مگر اگر لڑکا ان دنوں میں جو طاعون کا زور ہے فوت ہو گیا تو تمام دشمن اس تپ کو طاعون ٹھہرائیں گے اور خدا تعالیٰ کی اُس پاک وحی کی تکذیب کریں گے کہ جو اُس نے فرمایا ہے **إِنِّي أَحَافِظُ كُلَّ مَنْ فِي الدَّارِ** یعنی میں ہر ایک کو جو تیرے گھر کی چاردیوار کے اندر ہے طاعون سے بچاؤں گا۔ اس خیال سے میرے دل پر وہ صدمہ وارد ہوا کہ میں بیان نہیں کر سکتا۔ قریباً رات کے بارہ بجے کا وقت تھا کہ جب لڑکے کی حالت اُتر ہو گئی اور دل میں خوف پیدا ہوا کہ یہ معمولی تپ نہیں یہ اور ہی بلا ہے۔ تب میں کیا بیان کروں کہ میرے دل کی کیا حالت تھی کہ خدا نخواستہ اگر لڑکا فوت ہو گیا تو ظالم طبع لوگوں کو حق پوشی کے لئے بہت کچھ سامان ہاتھ آجائے گا۔ اسی حالت میں میں نے وضو کیا اور نماز کے لئے کھڑا ہو گیا اور معاً کھڑا ہونے کے ساتھ ہی مجھے وہ حالت میسر آ گئی جو استجاب دعا کے لئے ایک کھلی کھلی نشانی ہے اور میں اُس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ ابھی میں شاید تین رکعت پڑھ چکا تھا کہ میرے پرکشی حالت طاری ہو گئی اور میں نے کشفی نظر سے دیکھا کہ لڑکا بالکل تندرست ہے۔ تب وہ کشفی حالت جاتی رہی اور میں نے دیکھا کہ لڑکا ہوش کے ساتھ چار پائی پر بیٹھا ہے اور پانی مانگتا ہے اور میں چار رکعت پوری کر چکا تھا۔ فی الفور اُس کو پانی دیا اور بدن پر ہاتھ لگا کر دیکھا کہ تپ کا نام و نشان نہیں اور ہڈیاں اور بیتابی اور بیہوشی بالکل دُور ہو چکی تھی اور لڑکے کی حالت بالکل تندرستی کی تھی۔ مجھے اُس خدا کی قدرت کے نظارہ نے الہی طاقتوں اور دُعا قبول ہونے پر ایک تازہ ایمان بخشا۔“

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۸۷، ۸۸ حاشیہ)

**۱۹۰۳ء** فرمایا۔ ”چند سال ہوئے ایک دفعہ ہم نے عالم کشف میں اسی لڑکے شریف احمد کے متعلق کہا تھا کہ **اَب تُو ہمارى جگہ بیٹھ اور ہم چلتے ہیں۔**“

(بدر جلد ۶، نمبر ۱، مورخہ ۱۰ جنوری ۱۹۰۷ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۱۱، نمبر ۱۰، مورخہ ۱۰ جنوری ۱۹۰۷ء صفحہ ۱)

۱۔ (نوٹ از مولانا عبداللطیف بہاولپوری) چونکہ سال کی تعیین نہیں ہو سکی اس لئے پہلے کشف کی مناسبت سے اسے

یہاں درج کیا گیا۔

۱۹۰۳ء ” اَتَىٰ اَمْرُ اللّٰهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْهُ ۚ بِشَارَةً تَلْقٰهَا السَّيِّئُوْنَ ۗ ۳ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ ۗ ۴ اِنَّهٗ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ ۗ ۵ وَاِنَّهٗ غَالِبٌ عَلٰى اَمْرِهٖ ۗ وَلٰكِنْ اَكْثَرُ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۗ ۶ اِنَّمَا اَمْرُهٗ اِذَا اَرَادَ شَيْئًا اَنْ يَقُوْلَ لَهُ كُنْ فَيَكُوْنُ ۗ ۷ اَتَفَرُّوْنَ مِنِّيْ وَاِنَّمَا مِنَ الْمُجْرِمِيْنَ مُنْتَقِمُوْنَ ۗ ۸ يَقُوْلُوْنَ اِنْ هٰذَا اِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ ۗ وَاَعَانَهٗ عَلَيْهِ قَوْمٌ اٰخَرُوْنَ ۗ ۹ جَاهِلٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ ۗ ۱۰ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَالْتَبِعُوْنِيْ يُحِبِّبْكُمْ اللّٰهُ ۗ ۱۱ اِنَّا كَفَيْتَاكَ الْمُسْتَهْزِيْئِيْنَ ۗ ۱۲ اِنِّيْ مُهَيِّئُ مَنْ اَرَادَ اِهَانَتَكَ ۗ ۱۳ وَاِنِّيْ مُعِيْنٌ مِّنْ اَرَادَ اِعَانَتَكَ ۗ ۱۴ وَاِنِّيْ لَا يَخَافُ لَدَيَّ الْمُرْسَلُوْنَ ۗ ۱۵ اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ۗ وَتَبَتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ ۗ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ ۗ ۱۶ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ قَالُوْا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ ۗ ۱۷ اَلَا اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ ۗ ۱۸ وَاِنْ يَّتَّخِذُوْا نَكَرًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَاءَ سِوَا اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ يَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ ۗ ۱۹

ترجمہ۔ ۱ خدا کا امر آ رہا ہے، پس تم جلدی مت کرو۔ ۲ یہ خوشخبری ہے جو قدیم سے نبیوں کو ملتی رہی ہے۔ ۳ خدا اُن کے ساتھ ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں۔ یعنی ادب اور حیا اور خوفِ الہی کی پابندی سے اُن ظنی راہوں کو بھی چھوڑتے ہیں جن میں معصیت اور نافرمانی کا گمان ہو سکتا ہے اور دلیری سے کوئی قدم نہیں اٹھاتے بلکہ ڈرتے ڈرتے کسی فعل یا قول کے بجالانے کا قصد کرتے ہیں اور خدا اُن کے ساتھ ہے جو اُس کے ساتھ اخلاص اور اُس کے بندوں سے نیکی بجالاتے ہیں۔ ۴ وہ قوی اور غالب ہے۔ ۵ وہ ہر ایک امر پر غالب ہے، مگر اکثر لوگ نہیں جانتے۔ ۶ جب وہ ایک بات کو چاہتا ہے تو کہتا ہے کہ ہو۔ پس وہ بات ہو جاتی ہے۔ ۷ کیا تم مجھ سے بھاگ سکتے ہو اور ہم مجرموں سے انتقام لیں گے۔ ۸ کہتے ہیں کہ یہ تو صرف انسان کا قول ہے اور ان باتوں میں دوسروں نے اس شخص کی مدد کی ہے۔ ۹ یہ تو جاہل ہے یا مجنون ہے۔ ۱۰ ان کو کہہ دے کہ اگر تم خدا کو دوست رکھتے ہو تو آؤ میری پیروی کرو تا خدا بھی تمہیں دوست رکھے۔ ۱۱ اور جو لوگ تجھے ٹھٹھا کرتے ہیں ہم ان کے لئے کافی ہیں۔ ۱۲ میں اُس شخص کی اہانت کروں گا جو تیری اہانت کے درپے ہے۔ ۱۳ اور میں اُس شخص کی مدد کروں گا جو تیری مدد کرنا چاہتا ہے۔ ۱۴ میں ہوں جو میرے پاس ہو کر میرے رسول ڈرا نہیں کرتے۔ ۱۵ جب خدا کی مدد اور فتح آئے گی، اور تیرے رب کا کلمہ پورا ہو جائے گا تو کہا جائے گا کہ یہ وہی ہے جس کے لئے تم جلدی کرتے تھے۔ ۱۶ اور جب اُن کو کہا جاتا ہے کہ زمین پر فساد مت کرو تو کہتے ہیں کہ ہم تو اصلاح کرتے ہیں۔ ۱۷ خبردار رہو کہ وہی مفسد ہیں اور تجھے انہوں نے ہنسی اور ٹھٹھے کی جگہ بنا رکھا ہے۔ ۱۸ اور ٹھٹھا مار کر کہتے ہیں کہ

إِلَّا هُزُوا۟ ۗ أَلْهَا الدِّبۡجۡ بَعَثَ اللّٰهُ ۚ بَلۡ اَتَيْنَاهُمۡ بِالْحَقِّ فَمَهُمۡ لِلْحَقِّ كَارِهُوۡنَ ۙ ۱۹ وَ سَيَعْلَمُ الَّذِيۡنَ  
 ظَلَمُوۡۤا اَيُّۤ مُنۡقَلَبٍ يَّتَّخِلُبُوۡنَ ۙ ۲۰ سُبْحٰنَهُ وَ تَعَالٰى عَمَّا يَصِفُوۡنَ ۙ ۲۱ وَ يَقُوۡلُوۡنَ لَسْتَ مُرۡسَلًا ۙ  
 ۲۲ قُلۡ عِنۡدِیۡ شَہَادَةٌ مِّنۡ اللّٰهِ فَهَلۡ اَنْتُمْ تُؤۡمِنُوۡنَ ۙ ۲۳ اَنْتَ وَ جِیۡہُ فِیۡ حَضَرَتِیۡ ۙ اِخۡتَرۡتَکَ لِیَنۡفِیۡسِیۡ ۙ  
 ۲۴ اِذَا غَضِبۡتَ غَضِبۡتَ ۙ وَ کَلَّمَاۤ اَحَبَبۡتَ اَحَبَبۡتَ ۙ ۲۵ یَحۡمَدُکَ اللّٰهُ مِنْ عَرۡشِہٖ ۙ ۲۶ یَحۡمَدُکَ اللّٰهُ  
 وَ یَمِشِیۡ اِلَیۡکَ ۙ ۲۷ اَنْتَ مِیۡبۡیۡ بِمِۡنۡزِلَۃٍ لَا یَعۡلَمُہَا الْخَلۡقُ ۙ ۲۸ اَنْتَ مِیۡبۡیۡ بِمِۡنۡزِلَۃٍ تُوۡحِیۡدِیۡ وَ تَفۡرِیۡدِیۡ ۙ  
 ۲۹ اَنْتَ مِنْ مَّآءِۡنَا وَ هُمۡ مِنْ فَسۡلٍ ۙ ۳۰ اَلْحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِیۡ جَعَلَکَ الْمَسِیۡحَ ابۡنَ مَرِیۡمَ ۙ ۳۱ وَ عَلَمَکَ  
 مَا لَمْ تَعۡلَمَ ۙ ۳۲ قَالُوۡۤا اِنۡیۡ لَکَ ہٰذَا ۙ ۳۳ قُلۡ هُوَ اللّٰهُ عَجِیۡبٌ لَا رَاۡدَ لِفَضۡلِہٖ ۙ ۳۴ لَا یُسۡتَلۡ عَمَّا یَفۡعَلُ  
 وَ هُمۡ یُسۡتَلۡوُنَ ۙ اِنَّ رَبَّکَ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیۡدُ ۙ ۳۵ خَلَقَ اٰدَمَ فَاَکَرَمَہٗ ۙ ۳۶ اَرَدۡتُ اَنْ اَسۡتَخۡلِفَ فَاَخۡلَفۡتُ  
 بقیہ ترجمہ - کیا یہ وہی شخص ہے کہ جو خدا نے مبعوث فرمایا - یوں ان کی باتیں ہیں اور اصل بات یہ ہے کہ ہم  
 نے ان کے سامنے حق پیش کیا، پس وہ حق کے قبول کرنے سے کراہت کر رہے ہیں - ۱۹ اور جن لوگوں نے  
 ظلم کیا ہے وہ عنقریب جان لیں گے کہ وہ کس طرف پھیرے جائیں گے - ۲۰ خدا ان تہمتوں سے پاک اور  
 برتر ہے جو اس پر لگا رہے ہیں - ۲۱ اور کہتے ہیں کہ تو خدا کی طرف سے بھیجا ہوا نہیں - ۲۲ ان کو کہہ دے کہ  
 خدا کی میرے پاس گواہی موجود ہے - پس کیا تم ایمان لاتے ہو - ۲۳ تو میری درگاہ میں وجیہ ہے - میں نے  
 اپنے لئے تجھے چُن لیا - ۲۴ جب تو کسی پر ناراض ہو تو میں اُس پر ناراض ہوتا ہوں اور ہر ایک چیز جس سے تو  
 پیار کرتا ہے میں بھی اُس سے پیار کرتا ہوں - ۲۵ خدا اپنے عرش سے تیری تعریف کرتا ہے - ۲۶ خدا تیری  
 تعریف کرتا ہے اور تیری طرف چلا آتا ہے - ۲۷ تو مجھ سے اُس مرتبہ پر ہے جس کو دنیا نہیں جانتی - ۲۸ تو مجھ  
 سے ایسا ہے جیسا کہ میری توحید اور تفرید - ۲۹ تو ہمارے پانی سے ہے اور وہ لوگ فسل سے - ۳۰ اُس خدا کو  
 حمد ہے جس نے تجھے مسیح ابن مریم بنایا - ۳۱ اور تجھے وہ باتیں سکھائیں جن کی تجھے خبر نہ تھی - ۳۲ لوگوں نے  
 کہا کہ یہ مرتبہ تجھے کہاں سے اور کیوں کر مل سکتا ہے - ۳۳ ان کو کہہ دے کہ میرا خدا عجیب ہے - اُس کے  
 فضل کو کوئی رد نہیں کر سکتا - ۳۴ جو کام وہ کرتا ہے اُس سے پوچھا نہیں جاتا کہ ایسا کیوں کیا مگر لوگ اپنے  
 اپنے کاموں سے پوچھے جاتے ہیں - تیرا رب جو چاہتا ہے کرتا ہے - ۳۵ اُس نے اس آدم کو پیدا کر کے اس  
 کو بزرگی دی - ۳۶ میں نے اس زمانہ میں ارادہ کیا کہ اپنا ایک خلیفہ زمین پر قائم کروں، پس میں نے اس



ادَمَ۔ ۳۷ وَقَالُوا اتَّجَعَلُ فِيهَا مَنْ يُفْسِدُ فِيهَا، قَالَ إِنَّيْ أَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُونَ۔ ۳۸ يَقُولُونَ إِنَّ هَذَا إِلَّا اِخْتِلَاقٌ۔ ۳۹ قُلِ اللّٰهُ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِي خَوْضِهِمْ يَلْعَبُونَ۔ ۴۰ وَبِالْحَقِّ أَنْزَلْنَاهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ۔ ۴۱ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ۔ ۴۲ يَا أَحْمَدِي أَنْتَ مُرَادِي وَمَعِي۔ ۴۳ سِرُّكَ سِرِّي۔ ۴۴ شَأْنُكَ عَجِيبٌ وَأَجْرُكَ قَرِيبٌ۔ ۴۵ إِنَّيْ أَنْزَلْتُكَ وَاخْتَرْتُكَ۔ ۴۶ يَا بَنِي عَلَيْنِكَ زَمَنٌ كَيْفَلُ زَمَنِ مُوسَى۔ ۴۷ وَلَا تُخَاطِبُنِي فِي الَّذِينَ ظَلَمُوا إِنَّهُمْ مُّعْرِضُونَ۔ ۴۸ وَيَمَكُرُونَ وَيَمَكُرُ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَبِيرُ الْمَاكِرِينَ۔ ۴۹ إِنَّهُ كَرِيمٌ تَسْمِيْ أَمَامَكَ وَعَادِي لَكَ مِنْ عَادِي، وَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَى۔ ۵۰ إِنَّا نَرِثُ الْأَرْضَ نَاكُلُهَا مِنْ أَطْرَافِهَا۔ لِنُنذِرَ قَوْمًا مَّا أُنذِرَ آبَاءَهُمْ وَلِنَسْتَبِيْنَ سَبِيْلَ الْمُجْرِمِينَ۔ ۵۱ قُلِ إِنَّيْ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُؤْمِنِينَ۔ ۵۲ قُلِ يُوحَىٰ إِلَيَّ أَنَّمَا إِلَهُكُمُ اللّٰهُ وَاحِدٌ۔ ۵۳ وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِي الْقُرْآنِ۔

بقیہ ترجمہ۔ آدم کو پیدا کیا۔ ۳۷ اور لوگوں نے کہا کہ کیا تو ایسا شخص اپنا خلیفہ بناتا ہے جو زمین پر فساد کرتا ہے یعنی پھوٹ ڈالتا ہے۔ تو خدا نے انہیں کہا کہ جن باتوں کا مجھے علم ہے تمہیں وہ باتیں معلوم نہیں۔ ۳۸ اور کہتے ہیں کہ یہ ایک بناوٹ ہے۔ کہہ خدا ہے جس نے یہ سلسلہ قائم کیا، ۳۹ پھر یہ کہہ کر ان کو اپنے لہو و لعب میں چھوڑ دے۔ ۴۰ اور ہم نے حق کے ساتھ اس کو اتارا اور ضرورتِ حقہ کے موافق وہ اُترا۔ ۴۱ اور ہم نے تجھے تمام دنیا کے لئے ایک عام رحمت کر کے بھیجا ہے۔ ۴۲ اے میرے احمد! تو میری مراد ہے اور میرے ساتھ ہے۔ ۴۳ تیرا بھید میرا بھید ہے۔ ۴۴ تیری شان عجیب ہے اور اجر قریب ہے۔ ۴۵ میں نے تجھے روشن کیا اور میں نے تجھے چُنا۔ ۴۶ تیرے پر ایک ایسا زمانہ آئے گا جیسا کہ موسیٰ پر زمانہ آیا تھا۔ ۴۷ اور تو ان لوگوں کے بارے میں میری جناب میں شفاعت مت کر جو ظالم ہیں کیونکہ وہ غرق کئے جائیں گے۔ ۴۸ اور یہ لوگ مکر کریں گے اور خدا بھی ان سے مکر کرے گا اور خدا تعالیٰ بہتر مکر کرنے والا ہے۔ ۴۹ وہ کریم ہے جو تیرے آگے آگے چلتا ہے اور اُس کو وہ اپنا دشمن قرار دیتا ہے جو تجھ سے دشمنی کرتا ہے اور وہ عنقریب تجھے وہ چیزیں دے گا جن سے تو راضی ہو جائے گا۔ ۵۰ ہم زمین کے وارث ہوں گے اور ہم اُس کو اُس کے طرفوں سے کھاتے جاتے ہیں تاکہ تو اس قوم کو ڈراوے جن کے باپ دادے ڈرائے نہیں گئے اور تاکہ مجرموں کی راہ کھل جائے۔ ۵۱ کہہ میں مامور ہوں اور میں سب سے پہلے مومن ہوں۔ ۵۲ کہہ میرے پر یہ وحی نازل ہوتی ہے کہ تمہارا خدا ایک خدا ہے۔ ۵۳ اور تمام خیر قرآن میں ہے۔

۵۳ لَا يَمْسُهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ۔ ۵۵ فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ۔ ۵۶ يُرِيدُونَ أَنْ لَا بُدَّ لَكُمْ وَاللَّهُ يَأْتِي إِلَّا أَنْ يُنْتَهَى أَمْرُكَ۔ ۵۷ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُنْزِلَ عَلَيْكَ حَتَّى يَمِيزَ الْخَبِيثَ مِنَ الطَّيِّبِ۔ ۵۸ هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ۔ وَكَانَ وَعْدُ اللَّهِ مَفْعُولًا۔ ۵۹ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ أَلَىٰ۔ ۶۰ وَرَكَعًا وَرَكِيًّا۔ ۶۱ يَعْصِمُكَ اللَّهُ مِنَ الْعَدَا، وَيَسْطُو بِكُلِّ مَنْ سَطَا۔ حَلَّ غَضَبُهُ عَلَى الْأَرْضِ۔ ۶۲ ذَٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَأَوَّكَلُوا يَعْتَدُونَ۔ ۶۳ الْأَمْرَاضُ تَشَاعُ وَالنُّفُوسُ تُصَاعُ۔ ۶۴ أَمْرٌ مِنَ السَّمَاءِ۔ ۶۵ أَمْرٌ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْأَكْرَمِ۔ ۶۶ إِنَّ اللَّهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتَّىٰ يُغَيِّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ۔ ۶۷ إِنَّهُ أَوَى الْفَضِيَّةَ۔ ۶۸ لَا عَاصِمَ الْيَوْمَ إِلَّا اللَّهُ۔ ۶۹ اصْنَعِ الْفُلْكَ بِأَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا۔ ۷۰ إِنَّهُ مَعَكَ وَمَعَ أَهْلِكَ۔ ۷۱ إِنِّي أُحَافِظُ كُلَّ مَنْ فِي الدَّارِ إِلَّا الَّذِينَ عَلَوْا مِنِّي اسْتِكْبَارًا۔ ۷۲ وَأُحَافِظُكَ خَاصَّةً۔

بقیہ ترجمہ۔ ۵۳ اس کے حقائق معارف تک وہی لوگ پہنچتے ہیں جو پاک کئے جاتے ہیں۔ ۵۵ پس تم اُس کے بعد یعنی اس کو چھوڑ کر کس حدیث پر ایمان لاؤ گے۔ ۵۶ یہ لوگ ارادہ کرتے ہیں کہ کچھ ایسی کوشش کریں کہ تیرا امر نامتو رہ جائے لیکن خدا تو یہی چاہتا ہے کہ تیری بات کو کمال تک پہنچا دے۔ ۵۷ اور خدا ایسا نہیں ہے کہ قبل اس کے جو پاک اور پلید میں فرق کر کے دکھلا دے۔ ۵۸ تجھے چھوڑ دے۔ ۵۹ خدا وہ خدا ہے جس نے اپنے رسول کو (یعنی اس عاجز کو) ہدایت اور دین حق دے کر اس غرض سے بھیجا ہے تا وہ اس دین کو تمام دینوں پر غالب کرے اور خدا کا وعدہ ایک دن ہونا ہی تھا۔ ۶۰ خدا کا وعدہ آگیا اور ایک پیر اس نے زمین پر مارا اور خلل کی اصلاح کی۔ ۶۱ خدا تجھے دشمنوں سے بچائے گا اور اُس شخص پر حملہ کرے گا کہ جو ظلم کی راہ سے تیرے پر حملہ کرے گا۔ ۶۲ اُس کا غضب زمین پر اتر آیا۔ ۶۳ کیونکہ لوگوں نے معصیت پر کمر باندھی اور وہ حد سے گزر گئے۔ ۶۴ بیماریاں ملک میں پھیلانی جائیں گی اور طرح طرح کے اسباب سے جانیں تلف کی جائیں گی۔ ۶۵ یہ امر آسمان پر فرار پا چکا ہے۔ ۶۶ یہ اُس خدا کا امر ہے جو غالب اور بزرگ ہے۔ ۶۷ جو کچھ قوم پر نازل ہوا خدا اُس کو نہیں بدلے گا جب تک کہ وہ لوگ اپنے دلوں کی حالتیں نہ بدلائیں۔ ۶۸ وہ اُس گاؤں کو جو قادیان ہے کسی قدر ابتلا کے بعد اپنی پناہ میں لے لے گا۔ ۶۹ آج خدا کے سوا کوئی بچانے والا نہیں۔ ۷۰ ہماری آنکھوں کے سامنے اور ہماری وحی سے کشتی بنا۔ ۷۱ وہ قادر خدا تیرے ساتھ اور تیرے لوگوں کے ساتھ ہے۔ ۷۲ میں ہر ایک کو جو تیرے گھر کے اندر ہے بچاؤں گا۔ مگر وہ لوگ جو میرے مقابل پر تکبر سے اپنے تئیں نافرمان اور اونچا رکھتے ہیں۔ یعنی پورے طور پر اطاعت نہیں کرتے۔ ۷۳ اور خاص کر میری حفاظت تیرے شامل حال رہے گی۔

۷۳ سَلَامٌ قَوْلًا مِّن رَّبِّ رَحِيمٍ۔ ۷۴ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ ۷۵ وَامْتَأَزُوا الْيَوْمَ أَيُّهَا الْمُجْرِمُونَ۔  
 ۷۶ إِنِّي مَعَ الرُّسُولِ أَقَوْمٌ وَأَفْطِرُ وَأَصُومُ۔ ۷۷ وَالْوَمُّ مَن يَلُومُ۔ ۷۸ وَأَعْطَيْكَ مَا يَدُومُ۔  
 ۷۹ وَاجْعَلْ لَكَ أَنْوَارَ الْقُدُومِ۔ ۸۰ وَلَنْ أَبْرَحَ الْأَرْضَ إِلَى الْوَقْتِ الْمَعْلُومِ۔ ۸۱ إِنِّي أَنَا الصَّاعِقَةُ  
 وَإِنِّي أَنَا الرَّحْمَنُ ذُو اللَّطْفِ وَالنَّدى۔

بقیہ ترجمہ۔ ۷۳ خدائے رحیم کی طرف سے سلامتی ہے۔ ۷۴ تم پر سلامتی ہے۔ تم پاک نفس ہو۔ ۷۵ اور اے مجرمو! آج تم الگ ہو جاؤ۔ ۷۶ میں اس رسول کے ساتھ کھڑا ہوں اور افطار کروں گا اور روزہ بھی رکھوں گا۔  
 ۷۷ اور اُس کو ملامت کروں گا جو ملامت کرتا ہے۔ ۷۸ اور تجھے وہ نعمت دوں گا جو ہمیشہ رہے گی۔ ۷۹ اور اپنی تجلی کے نور تجھ میں رکھ دوں گا۔ ۸۰ اور میں اس زمین سے وقت مقتدر تک علیحدہ نہیں ہوں گا۔ یعنی میری قہری تجلی میں فرق نہ آئے گا۔ ۸۱ میں صاعقہ ہوں اور میں رحمن ہوں صاحب لطف اور بخشش۔“

(تذکرۃ الشہادتین۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۹۳۴)

**۱۹۰۳ء** ”اے تمام لوگو! سن رکھو کہ یہ اس کی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان بنایا۔ وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلاوے گا اور حجت اور بُرہان کے رُوسے سب پران کو غلبہ بخشے گا۔ وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہوگا جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائے گا۔ خدا اس مذہب اور اس سلسلہ میں نہایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالے گا اور ہر ایک کو جو اس کے معدوم کرنے کا فکر رکھتا ہے نامراد رکھے گا اور یہ غلبہ ہمیشہ رہے گا یہاں تک کہ قیامت آجائے گی اور کوئی ان میں سے عیسیٰ بن مریم کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گا۔ یاد رکھو کہ کوئی آسمان سے نہیں اترے گا۔ ہمارے سب مخالف جو اب زندہ موجود ہیں وہ تمام مریں گے..... اور پھر ان کی اولاد جو باقی رہے گی وہ بھی مرے گی اور ان میں سے بھی کوئی آدمی عیسیٰ بن مریم کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گا اور پھر اولاد کی اولاد مرے گی اور وہ بھی مریم کے بیٹے کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گی۔ تب خدا اُن کے دلوں میں گھبراہٹ ڈالے گا کہ زمانہ صلیب کے غلبہ کا بھی گزر گیا اور دنیا دوسرے رنگ میں آگئی مگر مریم کا بیٹا عیسیٰ اب تک آسمان سے نہ اُترے۔ تب دانشمند یک دفعہ اس عقیدہ سے بیزار ہو جائیں گے اور ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہیں ہوگی کہ عیسیٰ کے انتظار کرنے والے کیا مسلمان اور کیا عیسائی سخت نومید اور بدنظر ہو کر اس جھوٹے عقیدہ کو چھوڑیں گے اور دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا اور ایک

ہی پیشوا۔ میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔“ (تذکرۃ الشہادتین۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۶۶، ۶۷)

**۱۹۰۳ء** ”اور یہ خیال مت کرو کہ آریہ یعنی ہندو یا ہندی والے کچھ چیز ہیں وہ صرف اس زبور کی طرح ہیں جس میں بجز نیش زنی کے اور کچھ نہیں۔ وہ نہیں جانتے کہ توحید کیا چیز ہے اور روحانیت سے سراسر بے نصیب ہیں۔ عیب چینی کرنا اور خدا کے پاک رسولوں کو گالیاں دینا ان کا کام ہے اور بڑا کمال ان کا یہی ہے کہ شیطانی وساوس سے اعتراضات کے ذخیرے جمع کر رہے ہیں اور تقویٰ اور طہارت کی روح ان میں نہیں۔ یاد رکھو کہ بغیر روحانیت کے کوئی مذہب چل نہیں سکتا اور مذہب بغیر روحانیت کے کچھ بھی چیز نہیں۔ جس مذہب میں روحانیت نہیں اور جس مذہب میں خدا کے ساتھ مکالمہ کا تعلق نہیں اور صدق و صفا کی روح نہیں اور آسمانی کشش اُس کے ساتھ نہیں اور فوق العادت تبدیلی کا نمونہ اس کے پاس نہیں وہ مذہب مردہ ہے۔ اس سے مت ڈرو۔ ابھی تم میں سے لاکھوں اور کروڑوں انسان زندہ ہوں گے کہ اس مذہب کو نابود ہوتے دیکھ لو گے۔“

(تذکرۃ الشہادتین۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۶۷، ۶۸)

**۱۹۰۳ء** ”میرا ارادہ تھا کہ قبل اس کے جو ۱۶ اکتوبر ۱۹۰۳ء کو بمقام گورداسپور ایک مقدمہ پر جاؤں..... یہ رسالہ تالیف کر لوں اور اس کو ساتھ لے جاؤں۔ تو ایسا اتفاق ہوا کہ مجھے درِ دگر درہ سخت پیدا ہوا۔ میں نے خیال کیا کہ یہ کام ناتمام رہ گیا۔ صرف دو چار دن ہیں اگر میں اسی طرح درِ دگر درہ میں مبتلا رہا جو ایک مہلک بیماری ہے تو یہ تالیف نہیں ہو سکے گا۔ تب خدا تعالیٰ نے مجھے دعا کی طرف توجہ دلائی۔ میں نے رات کے وقت میں جبکہ تین گھنٹے کے قریب بارہ بجے کے بعد رات گزر چکی تھی۔ اپنے گھر کے لوگوں سے کہا کہ اب میں دُعا کرتا ہوں تم آمین کہو۔ سو میں نے اسی دردناک حالت میں صاحبزادہ مولوی عبداللطیف کے تصور سے دعا کی کہ یا الہی اس مرحوم کے لئے میں اس کو لکھنا چاہتا تھا۔ تو ساتھ ہی مجھے غنودگی ہوئی اور الہام ہوا۔

سَلَامٌ قَوْلًا مِّن رَّبِّ رَحِيمٍ۔

یعنی سلامتی اور عافیت ہے، یہ خدا نے رحیم کا کلام ہے۔

پس قسم ہے مجھے اُس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ ابھی صبح کے چھ نہیں بجے تھے کہ میں بالکل تندرست ہو گیا اور اسی روز نصف کے قریب کتاب کو لکھ لیا۔ فَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَىٰ ذٰلِكَ۔“

(تذکرۃ الشہادتین۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۷۴، ۷۵)

۱۳ اکتوبر ۱۹۰۳ء ”سَبَّحَكَ اللَّهُ وَرَأَفَاكَ - خداترا از عیوب منزہ کرد و باتو موافقت کرد۔“

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۸)

(ترجمہ) خدانے ہر ایک عیب سے تجھے پاک کیا اور تجھ سے موافقت کی۔ (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۹۹)

۲۲ اکتوبر ۱۹۰۳ء اٰیُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ - مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۲ وَاِنَّكَ اَنْتَ الْمُبْجَازُ ۳ اِنَّ مَلَكُتُ الشَّرْقِ وَالْمَغْرِبِ۔

یہ الہام مذکورہ بالا نواب محمد علی صاحب کے پسر عبدالرحیم کے حق میں ہوا کہ پہلے مایوسی کی حالت ہوئی پھر شفاعت کی۔ خدا تعالیٰ نے چند یوم میں شفا بخشی..... پھر بعد اس کے ۲۷ اکتوبر ۱۹۰۳ء تک آثارِ صحت

۱ (ترجمہ از ناشر) آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتا ہے۔ کون ہے جو اس کے اذن کے بغیر اس کے حضور شفاعت کرے۔ ۲ اور تجھے شفاعت کی اجازت دی جاتی ہے۔ ۳ میں مشرق اور مغرب کا مالک ہوا۔

۵ ”ہمارے مکرم خان صاحب محمد علی خان صاحب کا چھوٹا لڑکا عبدالرحیم سخت بیمار ہو گیا۔ چودہ روز ایک ہی تپ لازم حال (رہا) اور اس پر حواس میں فتور اور بیہوشی رہی آخر نوبت احتراق تک پہنچ گئی..... حضرت خلیفۃ اللہ علیہ السلام کو ہر روز دعا کے لئے توجہ دلائی جاتی تھی اور وہ کرتے تھے۔ ۲۵ اکتوبر کو حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں بڑی بے تابی سے عرض کی گئی کہ عبدالرحیم کی زندگی کے آثار اچھے نظر نہیں آتے۔ حضرت رؤف الرحیم تہجد میں اس کے لئے دعا کر رہے تھے کہ اتنے میں خدا کی وحی سے آپ پر کھلا کہ تقدیر مبرم ہے اور ہلاکت مقدر

..... فرمایا۔ جب خدا تعالیٰ کی یہ قہری وحی نازل ہوئی تو مجھ پر حد سے زیادہ حزن طاری ہوا۔ اُس وقت بے اختیار میرے منہ سے نکل گیا کہ یا الہی اگر یہ دعا کا موقع نہیں تو میں شفاعت کرتا ہوں۔ اس کا موقع تو ہے۔ اس پر معاً وحی نازل ہوئی۔ اٰیُسَبِّحُ لَهُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ - مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ اِلَّا بِاِذْنِهٖ اس جلالی وحی سے میرا بدن کانپ گیا اور مجھ پر سخت خوف اور ہیبت وارد ہوئی کہ میں نے بلا اذن شفاعت کی ہے ایک دو منٹ کے بعد پھر وحی ہوئی۔ اِنَّكَ اَنْتَ الْمُبْجَازُ یعنی تجھے اجازت ہے۔ اس کے بعد حالاً بعد حال عبدالرحیم کی صحت ترقی کرنے لگی اور اب ہر ایک جو دیکھتا اور پہچانتا تھا اسے دیکھ کر خدا تعالیٰ کے شکر سے بھر جاتا اور اعتراف کرتا ہے کہ لا یریب مُردہ زندہ ہوا ہے۔“

(مکتوب محررہ حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی مطبوعہ البدر مورخہ ۲۹ اکتوبر، ۱۸ نومبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۳۲۱)

عبدالرحیم ظاہر ہوئے اور اگرچہ آج کی تاریخ سے ۲ نومبر ۱۹۰۳ء تک باعث شدتِ احتراق بولنے پر قادر نہیں ہوا صرف ہاں ہوں کرتا ہے لیکن بیماری نے چھوڑ دیا۔ **فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَىٰ ذٰلِكَ۔**

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۸)

**۲۵/ اکتوبر ۱۹۰۳ء** ” اِنِّیْ اُنْوِرُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ۔ ۲ ظَفَرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ فَتَحَ مُبِیْنَ۔ ۳ ظَفَرٌ وَ فَتَحَ مِّنَ اللّٰهِ۔ ۴ فخر احمد۔ ۵ اِنِّیْ کَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا۔“<sup>۱</sup> (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۸)

**۱۹۰۳ء (قریباً)** ”عرصہ قریباً تین سال کا ہوا ہے کہ صبح کے وقت کشتی طور پر مجھے دکھایا گیا کہ مبارک احمد سخت مہموت اور بدحواس ہو کر میرے پاس دوڑا آیا ہے اور نہایت بے قرار ہے اور حواس اڑے ہوئے ہیں اور کہتا ہے کہ ابا پانی۔ یعنی مجھے پانی دو.....

اس کے بعد اسی وقت ہم باغ میں گئے۔ اور قریباً آٹھ بجے صبح کا وقت تھا اور مبارک احمد بھی ساتھ تھا اور مبارک احمد کئی دوسرے چھوٹے بچوں کے ساتھ باغ کے ایک گوشے میں کھیلتا تھا اور عمر قریباً چار برس کی تھی۔ اُس وقت میں ایک درخت کے نیچے کھڑا تھا۔ میں نے دیکھا کہ مبارک احمد زور سے میری طرف دوڑتا چلا آتا ہے اور سخت بدحواس ہو رہا ہے۔ میرے سامنے آ کر اتنا اُس کے منہ سے نکلا کہ ابا پانی۔ بعد اس کے نیم بیہوش کی طرح ہو گیا اور وہاں سے کنواں قریباً پچاس قدم کے فاصلہ پر تھا۔ میں نے اُس کو گود میں اٹھالیا اور جہاں تک مجھ سے ہو سکا میں تیز قدم اٹھا کر اور دوڑ کر کنوئیں تک پہنچا اور اُس کے منہ میں پانی ڈالا۔ جب اُس کو ہوش آئی اور کچھ آرام آیا تو میں نے اُس سے اس حادثہ کا سبب دریافت کیا تو اُس نے کہا کہ بعض بچوں کے کہنے سے میں نے بہت سا پسا ہوا نمک پھانک لیا اور دماغ پر بخار چڑھ گئے اور سانس رُک گیا اور گلا گھونٹا گیا۔ پس اس طرح پر خدا نے اُس کو شفا دی اور کشتی پیشگوئی پوری کی۔“

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۳۹۹، ۴۰۰)

**۲۲ نومبر ۱۹۰۳ء** ” یکم رمضان ۱۳۲۱ھ موافق ۲۲ نومبر ۱۹۰۳ء خواب میں میں نے دیکھا کہ میں ایک

قبر پر ہوں، صاحبِ قبر زندہ ہو گیا۔ میں اُس کو کہتا ہوں کہ تم آمین کرو میں دعا کرتا ہوں تب میں نے کئی دعائیں کیں اور سب کے آخر میں نے اُس کو کہا کہ دعا کرو کہ میری عمر پچانوین<sup>۹۵</sup> برس کی ہو تب اس نے آمین کرنے سے خاموشی اختیار کی اس پر میں نے بہت اصرار کیا اور اس کو پکڑ کر جھنجھوڑا اور ہلایا بہت اصرار کے بعد اس نے

<sup>۱</sup> (ترجمہ از مرتب) ۱ میں روشن کروں گا ہر اس شخص کو جو اس گھر میں ہے۔ ۲ خدا کی طرف سے ظفر اور کھلی کھلی فتح۔

۳ خدا کی طرف سے ظفر اور فتح۔ ۴ احمد کا فخر۔ ۵ میں نے خدائے رحمن کے لئے روزہ کی منت مانی۔

آمین کہہ دیا۔“ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۹)

۲۲ نومبر ۱۹۰۳ء ”یکرمضان ۱۳۲۱ھ مَا أَحْسَنَ شَأْنَكَ - سخت بیماری کے وقت دعا کی گئی تھی۔“

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۹، ۲۰)

۲۳ نومبر ۱۹۰۳ء ”۲ رمضان میں میں نے دیکھا کہ سلطان احمد کی تائی مسماۃ حرمت بی بی ایک مکان پر

جو سکھوں کے دھرم سالہ سے مشابہ ہے میرے پاس آئی اور لڑائی کا ارادہ رکھتی ہے اور کھڑی ہو کر میری طرف ایک سوٹا چلایا جو سیاہ رنگ کا تھا۔ میں نے اپنی سفید سوٹی سے اس کو روک دیا۔ بعد اس کے میں نے اس کو کہا کہ اگر میں نفسانی آدمی ہوں تو تم مجھے فنا کر سکتی ہو لیکن اگر میں نفسانی آدمی نہیں تو تم مجھے فنا نہیں کر سکتی۔“

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۹)

۲۶ نومبر ۱۹۰۳ء ۱۔ ”میری فتح ہوئی میرا غلبہ ہوا۔

۲۔ اِنِّیْ اُمِرْتُ لِلرَّحْمٰنِ فَاتُّوْنِیْ اَجْمَعِیْنَ۔ ۲ اِنِّیْ اُمِرْتُ مِنَ الرَّحْمٰنِ فَاتُّوْنِیْ اَجْمَعِیْنَ۔

۳ اِنِّیْ اُمِرْتُ مِنَ الرَّحْمٰنِ فَاتُّوْنِیْ اَجْمَعِیْنَ“ ۳ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۹)

۱۔ (نوٹ از ناشر) الحکم مورخہ ۱۷، ۲۴ دسمبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۱۵ اور البدر مورخہ ۱۶ دسمبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۷۴ ۷۳ میں یہ رویا یوں درج ہے۔ ”میں ایک قبر پر بیٹھا ہوں۔ صاحب قبر میرے سامنے بیٹھا ہے۔ میرے دل میں خیال آیا کہ آج بہت سی دعائیں امور ضروری کے متعلق مانگ لوں اور یہ شخص آمین کہتا جاوے۔ آخر میں نے دعائیں مانگنی شروع کیں جن میں سے بعض دعائیں یاد ہیں اور بعض بھول گئیں۔ ہر ایک دعا پر وہ شخص بڑی شرح صدر سے آمین کہتا تھا۔ ایک دعا یہ ہے کہ الہی! میرے سلسلے کو ترقی ہو اور تیری نصرت اور تائید اس کے شامل حال ہو۔ اور بعض دعائیں اپنے دوستوں کے حق میں تھیں۔ اتنے میں خیال آیا کہ یہ دعا بھی مانگ لوں کہ میری عمر ۹۵ سال ہو جاوے۔ میں نے دعا کی اُس نے آمین نہ کہی۔ میں نے وجہ پوچھی وہ خاموش ہو رہا۔ پھر میں نے اُس سے سخت تکرار اور اصرار شروع کیا یہاں تک کہ اس سے ہاتھ پائی کرتا تھا۔ بہت عرصہ کے بعد اُس نے کہا اچھا دعا کرو میں آمین کہوں گا۔ چنانچہ میں نے دعا کی کہ الہی میری عمر ۹۵ برس کی ہو جاوے۔ اس نے آمین کہی۔ میں نے اس سے کہا کہ ہر ایک دعا پر تو شرح صدر سے آمین کہتا تھا اس دعا پر کیا ہو گیا۔ اُس نے ایک دفتر غدروں کا بیان کیا کہ یہ وجہ تھی فلاں وجہ تھی جو میرے ذہن سے جاتا رہا مگر مفہوم بعض غدروں کا یہ تھا کہ گویا وہ کہتا ہے کہ جب ہم کسی امر کی نسبت آمین کہتے ہیں تو ہماری ذمہ داری بہت بڑھ جاتی ہے۔“

۲۔ (ترجمہ از مرتب) تیرا حال کیسا اچھا ہے۔

۳۔ (ترجمہ از ناشر) ۱ میں خدائے رحمن کی طرف سے مامور ہوں پس تم سب میرے پاس آؤ۔ ۲ میں خدائے رحمن کی طرف سے امیر بنایا گیا ہوں پس تم سب میرے پاس آؤ۔

۲۶ نومبر ۱۹۰۳ء ”لَكَ الْفَتْحُ وَلَكَ الْعَلْبَةُ“<sup>۱</sup> (الاستفتاء ضمیمہ حقیقۃ الوحی - روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۷۰۲)

نومبر ۱۹۰۳ء ”اھماری فتح، ہمارا غلبہ۔ ۲ ظفرٌ مِنَ اللَّهِ وَفَتْحٌ مُبِينٌ۔ ۳ ظَفَرٌ وَفَتْحٌ مِنَ اللَّهِ“<sup>۲</sup>

(الحکم جلد ۷ نمبر ۴۶، ۷۷، ۲۴ مورخہ ۱۷، ۲۴ دسمبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۵۔ البدر جلد ۳ نمبر ۱ مورخہ یکم جنوری ۱۹۰۴ء صفحہ ۶)

۲۷ دسمبر ۱۹۰۳ء روز چار شنبہ ”خواب میں میں نے دیکھا کہ گھر میں میں ایک جگہ بیٹھا ہوں یک دفعہ وہ

چوبارہ جس میں انھی مولوی عبدالکریم صاحب رہتے ہیں گر اور تمام گر کے نیچے آ پڑا اور اس کے گرنے کا بہت

صدمہ ہوا، اور بڑی آواز آئی۔ اسی وقت میرے خیال میں آیا کہ غلام قادر میرا بھائی چوبارہ میں تھا۔ شاید وہ

دب کر مر گیا۔ پھر دوبارہ دل میں ڈالا گیا کہ وہ اس چوبارہ میں نہیں تھا وہ بچ گیا ہے۔ یہ خواب ہے جو آج

بارہویں روزہ کی رات میں بدھ کے دن کی رات کو میں نے دیکھی۔ میں دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ اس کے

بد اثر سے مجھے اور میرے تمام عیال اطفال اور میرے دوستوں کو بچا دے۔ آمین ثم آمین۔“

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۰)

۲۸ دسمبر ۱۹۰۳ء (الف) ”شب چار دسمبر ۱۹۰۳ء مطابق ۱۴ رمضان المبارک۔ جب یہ توجہ کی گئی کہ

حمل والدہ محمود نکالنا بہتر ہے یا نہیں تو اس وقت بوقت قریب اڑھائی بجے رات کے یہ الہام ہوا۔

۱ (ترجمہ از مرتب) تیرے لئے فتح ہے اور تیرے لئے غلبہ۔

۲ ”سعد اللہ کی اس پیشگوئی کے پورا ہونے کے متعلق ایک مجلس میں ذکر تھا..... ایک..... خادم نے عرض کیا کہ یہ امر

شاید قبل از وقت ہو۔ اس پر حضرت اقدس نے بزور کہا کہ یہ پیشگوئی پوری ہو چکی ہے اور ہمیں اس میں کوئی تامل نہیں

ہم یقین رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری اس بات کو جھوٹا نہیں کرے گا اور اس میں فتح ہماری ہے۔ اس پر حضرت کو الہام

ہوا جو احکم میں ۳۰ نومبر ۱۹۰۶ء کو چھاپ دیا گیا۔

لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَا بَرَّةَ

اور ابھی اس الہام پر تھوڑا ہی عرصہ گزرا تھا کہ ۴ جنوری کی شب کو لدھیانہ کے ایک تار نے خبر دی کہ سعد اللہ فوت ہو گیا۔“

(الحکم مورخہ ۱۰ جنوری ۱۹۰۷ء صفحہ ۱۵)

۳ (ترجمہ از ناشر) ۲ خدا کی طرف سے ظفر اور کھلی کھلی فتح۔ ۳ خدا کی طرف سے ظفر اور فتح۔



۱ وَاللَّهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ تَكْتُمُونَ ۲ بَلَاءٌ وَأَنْوَارٌ ۳ إِيَّيْنَا الرَّحْمَنُ ثُمَّ  
 إِيَّيْنَا الرَّحْمَنُ ۴ خوش باش کہ عاقبت نکو خواهد بود - خوش باش کہ  
 عاقبت نکو خواهد بود- ۵ بستر عیش-“ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۰)

(ب) الہام ” وَاللَّهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ تَكْتُمُونَ“ کے بارہ میں فرمایا۔

” آج ۲۵ جون ۱۹۰۴ء روز شنبہ کو یعنی اس رات کو جو جمعہ کا دن گزرنے کے بعد آتی ہے مطابق  
 ۱۰ ربیع الثانی ۱۳۲۲ھ اور دہم ہاڑ ۱۹۵۶ء میرے گھر میں لڑکی پیدا ہوئی اور اس کا نام امۃ الحفیظ رکھا گیا۔ یہ  
 وہی لڑکی ہے جس کی نسبت الہام ہوا تھا۔ وَاللَّهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ تَكْتُمُونَ“

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۳۰)

۱۲ دسمبر ۱۹۰۳ء ” الہام - إِيَّيْنَا حَمِي الرَّحْمَنِ - میں ہوں رحمن کی چراگاہ  
 وَاللَّهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ تَكْتُمُونَ“

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۱)

۱ (ترجمہ از مرتب) ۱ اور اللہ تعالیٰ نکالنے والا ہے جو کچھ کہ تم چھپاتے ہو۔ ۲ آزمائش اور انوار۔ ۳ میں رحمن خدا  
 ہوں۔ پھر (میں کہتا ہوں) میں رحمن خدا ہوں۔ ۴ خوش ہو کہ انجام نیک ہوگا۔ خوش ہو کہ انجام نیک ہوگا۔  
 ۵ (نوٹ از ناشر) البدر مورخہ یکم جنوری ۱۹۰۴ء صفحہ ۶، الحکم مورخہ ۱۷، ۲۴ دسمبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۵ میں الہام نمبر ۳  
 ”إِيَّيْنَا أَنَا الرَّحْمَنُ ثُمَّ إِيَّيْنَا أَنَا الرَّحْمَنُ“ درج نہیں۔  
 ۶ (نوٹ از ناشر) البدر مورخہ ۲۴ دسمبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۸۳ میں یہ الہام یوں درج ہے۔ ”إِيَّيْنَا حَمِي الرَّحْمَنِ  
 (میں خدا کی باڑ ہوں)۔“

فرمایا یہ خطاب میری طرف ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اعدا طرح طرح کے منصوبے کرتے ہوویں گے۔ ایک  
 شعر بھی اس مضمون کا ہے

اے آنکہ سوئے من بدویدی بصد تبر از باغبان بترس کہ من شاخِ مثمر<sup>۷</sup>

۷ (ترجمہ از مرتب) اور اللہ تعالیٰ نکالنے والا ہے جو کچھ کہ تم چھپاتے ہو۔

۸ (ترجمہ از ناشر) اے وہ جو میری طرف سینکڑوں کلہاڑے لے کر دوڑا ہے باغبان سے ڈر کیونکہ میں ایک پھل دار  
 شاخ ہوں۔

۱۷/دسمبر ۱۹۰۳ء ”رمضان شریف کی ۷/شب کو جس پر لیلیۃ القدر کا گمان کیا جاتا ہے حضرت حجۃ اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بمقام گورداسپور اپنی جماعت کے موجود اور غیر موجود خدام کے لئے عام طور پر دعائیں کیں جو موجود تھے یا جن کے نام یاد آگئے ان کا نام لے کر اور کل جماعت کے لئے عام طور پر دعا کی جس پر الہام ہوا۔

### فَبَشِّرْهُم بِأَنَّهُمْ سَيُؤْتُونَ

(الحکم جلد ۷ نمبر ۴۶، ۷، ۴، ۳، ۲، ۱، ۲۴/دسمبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۵۔ البدر جلد ۳ نمبر ۳ مورخہ یکم جنوری ۱۹۰۴ء صفحہ ۶ حاشیہ)

۱۷/دسمبر ۱۹۰۳ء خواب۔ ”ہمارے مکان کے متصل ایک بڑا چبوترہ ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ اس جگہ ایک لمبا دالان مہمانوں کے واسطے بنایا جائے۔ پھر ہم نے دعا کی کہ بن جاوے۔“

(البدر جلد ۳ نمبر ۱ مورخہ یکم جنوری ۱۹۰۴ء صفحہ ۶۔ الحکم جلد ۲ نمبر ۴۶، ۷، ۴، ۳، ۲ مورخہ ۱۷/دسمبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۵)

۱۷/دسمبر ۱۹۰۳ء ”اَتْرَىٰ نَصْرًا مِّنْ عِنْدِ اللَّهِ ۚ اَنْتَ مَعِيْ وَ اَنَا مَعَكَ ۚ ۳ اُرِيْحُكَ وَلَا اُجِيْحُكَ۔

۴ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَ الَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ۔ ۵ غَلِبَتِ الرُّوْمُ فِيْ اَدْنٰى الْاَرْضِ وَ هُمْ مِّنْ بَعْدِ غَلِبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَ۔ ۶ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَ الَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ۔ ۷ اُرِيْحُكَ وَلَا اُجِيْحُكَ۔ ۸ اَطَالَ اللّٰهُ بَقَاءَكَ۔ ۹ كَمَلَّ اللّٰهُ اِعْرَازَكَ“

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۱)

۱۸/دسمبر ۱۹۰۳ء ”اِرِنِّيْ مَعَ الرَّسُوْلِ اَقُوْمُ ۲ اَقْصِدْكَ وَاَرْوْمُ۔ ۳ وَاَعْطِيْكَ مَا يَدُوْمُ

۱۔ (ترجمہ از مرتب) پس مومنوں کے لئے خوشخبری ہے۔

۲۔ سو ایسا ہی ہوا۔ بجائے ایک دالان کے اس پلیٹ فارم پر قریباً سارا مہمان خانہ اور مدرسہ احمدیہ تعمیر ہو گیا۔ (مرتب)

۳۔ (ترجمہ از مرتب) اٹو اللہ کی طرف سے نصرت دیکھے گا۔ ۲ تو میرے ساتھ ہے اور میں تیرے ساتھ ہوں۔ ۳ میں تجھے راحت دوں گا اور تجھے نہ مٹاؤں گا۔ ۴ یقیناً اللہ ان لوگوں کے ساتھ ہے جو متقی اور نیکو کار ہیں۔ ۵ رومی قریب کی زمین میں مغلوب ہو گئے اور وہ مغلوب ہونے کے بعد جلد ہی غالب ہو جائیں گے۔ ۶ یقیناً اللہ ان لوگوں کے ساتھ ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور وہ جو محسن ہیں۔ ۷ میں تجھے راحت دوں گا اور تجھے نہیں مٹاؤں گا۔ ۸ اللہ تعالیٰ تجھے لمبی عمر تک باقی رکھے۔ ۹ اللہ تعالیٰ تیرا اعزاز مکمل فرمائے۔

۴۔ (ترجمہ از مرتب) ۱ میں اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہوں گا۔ ۲ میں تیری طرف توجہ اور ارادہ کروں گا۔ ۳ اور تجھے وہ چیز

۴ ضرور کامیابی۔ ۵ کُلُّكُمْ ذَاهِبٌ۔ ۶ اَكْمَلِ اللهُ كُلَّ مَقْصِدِي۔ ۷ كُلُّ اَمْرِي كَيْبَلٌ۔“

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۱)

۱۹/ دسمبر ۱۹۰۳ء (الف) ”اَكْبَرُ عِنْدَ اللهِ مَوْتُ هَذَا الرَّجُلِ۔ ۲ اولاد کے ساتھ ملائم سلوک کیا جائے گا۔“<sup>۳</sup>

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۱۔ البدر جلد ۳ نمبر ۱ مورخہ یکم جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۶)

بقیہ ترجمہ۔ دوں گا جو ہمیشہ رہے گی۔ ۵ تم میں سے ہر ایک چل بسے والا ہے۔ ۶ اللہ تعالیٰ نے میرا تمام مقصد پورا کر دیا۔ ۷ میرا سارا کام مکمل ہو گیا۔

۱ (نوٹ از ناشر) البدر مورخہ یکم جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۶ میں یہ الہامات یوں درج ہیں۔

”كُلُّكُمْ ذَاهِبٌ۔ ضرور کامیابی۔ اَكْمَلِ اللهُ كُلَّ مَقْصِدِي۔ كُلُّ اَمْرِي كَيْبَلٌ۔ اِنِّي مَعَ الرَّسُولِ اَقْوَمُ وَاَقْصِدُكَ وَاَزْوَمُ۔ اَنْتَ مَعِي وَاَنَا مَعَكَ۔ اُرِيْحُكَ وَلَا أُجِيْحُكَ۔“ اور الگ مورخہ ۱۷، ۲۲/ دسمبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۵ میں الہامات ”ضرور کامیابی“ اور ”اُرِيْحُكَ وَلَا أُجِيْحُكَ“ درج نہیں۔

۲ (ترجمہ از مرثب) اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس شخص کی موت کا واقعہ بڑا بھاری ہے۔

۳ (نوٹ از سید عبدالحی) سیدنا حضرت مصلح موعودؑ نے ۸/ مارچ ۱۹۵۶ء کو اپنے بیٹے صاحبزادہ مرزا اظہر احمد صاحب کے نکاح کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا۔

”خان محمد خان صاحبؑ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پرانے صحابی تھے اور آپ سلسلہ سے اتنی محبت رکھتے تھے کہ جب وہ یکم جنوری ۱۹۰۳ء کو فوت ہوئے تو دوسرے دن حضرت مسیح موعود علیہ السلام مسجد میں صبح کی نماز کے لئے تشریف لائے اور فرمایا آج مجھے الہام ہوا ہے کہ ”اہل بیت میں سے کسی شخص کی وفات ہوئی ہے۔“

حاضرین مجلس نے کہا کہ حضور کے اہل بیت تو خدا تعالیٰ کے فضل سے خیریت سے ہیں۔ پھر یہ الہام کس شخص کے متعلق ہے۔ آپ نے فرمایا خان محمد خان صاحب کپور تھلوی کل فوت ہو گئے ہیں اور یہ الہام مجھے انہی کے متعلق ہوا ہے۔ گویا خدا تعالیٰ نے الہام میں انہیں اہل بیت میں سے قرار دیا ہے۔

پھر ان کے متعلق یہ الہام بھی ہوا کہ ”اولاد کے ساتھ نرم سلوک کیا جائے گا۔“

(الفضل ۲۳ نومبر ۱۹۶۰ء بحوالہ خطبات محمود جلد سوم صفحہ ۶۷۸)

(نوٹ از حضرت عرفانی صاحبؑ) منشی محمد خان صاحبؑ افسرگی خانہ کپور تھلہ تھے۔ جب ان کی وفات ہوئی اس

جگہ کے لئے کپور تھلہ کے کئی شخص امیدوار تھے..... اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بذریعہ وحی بتا دیا تھا کہ

(ب) ازلزلہ کا ایک دھکا۔ ۲ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَضُرُّ ۳ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَ الَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ۔ ۴ تَرٰى نَصْرًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَ اِنَّهُمْ يَعْجَبُوْنَ۔“ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۱)

۲/ جنوری ۱۹۰۴ء ”میری کھانسی کے لئے الہام۔

۱۔ انشاء اللہ خیر و عافیت۔ خوش باش کہ عاقبت نکو خواہد بود۔<sup>۲</sup>

۲۔ غُلِبَتِ الرُّومُ فِيْ اَدْنٰى الْاَرْضِ وَ هُمْ مِّنْ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَ۔<sup>۳</sup>

۳۔ اُس کوٹھہ نے دعا کی اور اس کوٹھہ نے آمین کہی۔ فَضْلٌ يَّبْسِيؤُ۔<sup>۴</sup>

۴۔ ایک کتاب دیکھی جس نے اوّل سطر میں بہشت کا ذکر کیا ہے اور پھر نارنول کا۔ گویا جگہ اس کی نارنول

ہے جو ایک شہر ہے۔“ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۲)

بقیہ حاشیہ۔ اولاد کے ساتھ نرم سلوک کیا جائے گا چنانچہ (حضرت منشی محمد خان صاحب کے فرزند اکبر) منشی عبدالمجید خان صاحب افسرگی خانہ مقرر ہوئے اور بالآخر ترقی کرتے کرتے وہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ہوئے اور اسی عہدے سے پینشن پائی۔

۱۔ (ترجمہ از مرتب) ۲ اللہ تعالیٰ ضرر نہیں پہنچائے گا۔ ۳ اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کے ساتھ ہوتا ہے جو تقویٰ اختیار کریں اور جو نیکو کار ہوں۔ ۴ تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مدد دیکھے گا اور وہ بیکتے رہیں گے۔

۲۔ (نوٹ از ناشر) البدر مورخہ کیم جنوری ۱۹۰۴ء صفحہ ۶ اور الحکم مورخہ ۱۷ دسمبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۵ میں الہام نمبر ۴ میں وَ اِنَّهُمْ يَعْجَبُوْنَ کی بجائے وَ هُمْ يَعْجَبُوْنَ کے الفاظ درج ہیں نیز درج بالا الہامات کے ساتھ ایک روایا باختلاف الفاظ درج ہے جس کے البدر میں الفاظ یوں ہیں۔ ”روایا میں دیکھا کہ کوئی کہتا ہے زلزلہ کا ایک دھکا مگر میں نے کوئی زلزلہ محسوس نہیں کیا نہ دیوار و مکان ہلتا دیکھا۔“

۳۔ (ترجمہ از مرتب) خوش ہو کہ انجام اچھا ہوگا۔

۴۔ (ترجمہ از مرتب) ۲ رومی قریب کی زمین میں مغلوب ہو گئے اور وہ مغلوب ہونے کے بعد جلد ہی غالب ہو جائیں گے۔

۵۔ (ترجمہ از مرتب) آسان فضل۔ (نوٹ از ناشر) الحکم مورخہ ۱۷ جنوری ۱۹۰۴ء صفحہ ۲ میں اس الہام کے ساتھ یہ روایا درج ہے۔ ”۱۳ جنوری کو حضرت اقدس نے فرمایا۔ چند روز ہوئے ہم نے دیکھا کہ اُس رُوڈی پر جوگی کے سرے پر ہے ایک کوٹھا ہے۔ اُس کوٹھے نے دعا کی اور جس کوٹھے میں ہم رہتے ہیں اُس کوٹھے نے آمین کہی۔ دعا برکات وغیرہ کے لئے تھی۔“

۳ جنوری ۱۹۰۴ء ” اِنِّیْ سَا نَصْرُکَ ۲ نصرت و فتح و ظفر تابست سال ۳ اِنِّیْ اَجِدُّ رِیْحَ یُوْسُفَ لَوْ لَا اَنْ تُفْتِنِدُوْنَ“ ۱

۸ جنوری ۱۹۰۴ء ” اَطْوَلُ اللّٰهُ عُمْرَکَ ۲ اَطَالَ اللّٰهُ بَقَاءَکَ ۳ کَمَلُ اللّٰهُ اِعْزَاذَکَ“ ۲

۱ (نوٹ از سید عبدالحی) یہ الہام ۳ جنوری اور ۲۷ جنوری ۱۹۰۴ء کا ہے۔ ۱۹۰۴ء میں میں سال جمع کرنے سے ..... ۱۹۲۳ء بنتا ہے۔

مذکورہ الہام میں ۱۹۲۳ء کی طرف اشارہ ہے جب مسجد فضل لندن کا قیام عمل میں آیا تھا چنانچہ اب جو عظیم عالمی فتوحات کا سلسلہ شروع ہوا ہے ان کا تعلق اسی مسجد سے ہے اور یہی سال طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنَ الْمَغْرِبِ کا آغاز اور عالمی فتح و ظفر کی ابتدا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اُس روایا کی تعبیر ہے جس کا ذکر کرتے ہوئے حضور تحریر فرماتے ہیں۔

”ایسا ہی طلوع شمس کا جو مغرب کی طرف سے ہوگا ہم اس پر بہر حال ایمان لاتے ہیں۔ لیکن اس عاجز پر جو ایک روایا میں ظاہر کیا گیا وہ یہ ہے جو مغرب کی طرف سے آفتاب کا چڑھنا یہ معنی رکھتا ہے کہ ممالک مغربی جو قدیم سے ظلمت کفر و ضلالت میں ہیں آفتابِ صداقت سے منور کئے جائیں گے اور ان کو اسلام سے حصہ ملے گا اور میں نے دیکھا کہ میں شہر لنڈن میں ایک نمبر پر کھڑا ہوں اور انگریزی زبان میں ایک نہایت مدلل بیان سے اسلام کی صداقت ظاہر کر رہا ہوں۔ بعد اس کے میں نے بہت سے پرندے پکڑے جو چھوٹے چھوٹے درختوں پر بیٹھے ہوئے تھے اور ان کے رنگ سفید تھے اور شاید تیتیر کے جسم کے موافق ان کا جسم ہوگا۔ سو میں نے اس کی یہ تعبیر کی کہ اگرچہ میں نہیں مگر میری تحریریں ان لوگوں میں پھیلیں گی اور بہت سے راست باز انگریز صداقت کے شکار ہو جائیں گے۔“

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸)

۲ (ترجمہ از مرتب) ۱ میں تجھے جلد ہی مدد دوں گا۔ ۲ نصرت اور فتح اور ظفر بین ۲ سال تک۔ ۳ میں یوسف کی خوشبو پاتا ہوں اگر تم مجھے بہکا ہوا نہ کہو۔

۳ (ترجمہ از مرتب) ۱ اللہ تیری عمر دراز کرے۔ ۲ اللہ تعالیٰ تجھے دیر تک باقی رکھے۔ ۳ خدا تیرا اعزاز کامل کرے۔

۱۹ جنوری ۱۹۰۴ء - ”إِنِّي رَكِبْتُ فَخِذَمِي شَاةً مَسْلُوحَةً طَرِيَّتَيْنِ. أَرَانِي أَحَدٌ وَهَمَانِي يَدِيهِ مَا أَعْلَمُ ذَهَبَ بِهِمَا أَوْ بَقِي قَائِمًا“۔

رَبِّ أَحْقَطِي وَرَوْحِي وَوَلَدِي وَأَحْبَابِي وَأَوْلَادَ أَحْبَابِي مِنْ شَرِّ هَذِهِ الرُّؤْيَا۔ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔ آمِينَ۔<sup>۱</sup>

۲۔ ”لَا تَنْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ فَاتُونِي بِأَهْلِكُمْ أَجْمَعِينَ“۔<sup>۲</sup>

۳۔ ”میں نے دیکھا کہ گویا مبارک کے بدن پر کچھ لرزہ ہے۔ میں اس کو گولی دینا چاہتا ہوں اور باہر

قاضی ضیاء الدین کھڑا ہے میں چاہتا ہوں اس کو ایک روپیہ شیرینی لانے کے لئے دوں۔“

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۲)

۱۳ جنوری ۱۹۰۴ء ”رُؤْيَا۔ مولوی محمد علی صاحب نے مجھ سے کہا کہ آپ چلے جائیں۔ میں قادیان کو

چلا گیا ہوں اور میں وضو کر رہا ہوں اور فکر میں ہوں کہ ہم کیوں چلے آئے۔ مچکھ دیا ہوا تھا خواجہ کمال الدین

صاحب سے مشورہ کر لیتے۔“ (الحکم جلد ۸ نمبر ۲ مورخہ ۱۷ جنوری ۱۹۰۴ء صفحہ ۲)

۱۴ جنوری ۱۹۰۴ء - ”قَرِيبًا دُوْبَجِي رَاتِ كَالِهَامِ هُوَا۔ اَرَدْتُ اَنْ تَسْتَفْتِحَ“۔<sup>۳</sup>

۲۔ ”رُؤْيَا۔ فرمایا۔ ہم ایک جگہ جا رہے ہیں۔ ایک ہاتھی دیکھا۔ اُس سے بھاگے اور ایک اور کوچہ میں

چلے گئے۔ لوگ بھی بھاگے جاتے ہیں۔ میں نے پوچھا کہ ہاتھی کہاں ہے۔ لوگوں نے کہا کہ وہ کسی اور کوچہ میں

چلا گیا ہے۔ ہمارے نزدیک نہیں آیا۔

پھر نظارہ بدل گیا۔ گویا گھر میں بیٹھے ہیں۔ قلم پر میں نے دونوک لگائے ہیں جو ولایت سے آئے ہیں۔ پھر

میں کہتا ہوں یہ بھی نامرد ہی نکلا۔ اس کے بعد الہام ہوا۔ ”إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ ذُو انْتِقَامٍ“۔<sup>۴</sup>

(الحکم جلد ۸ نمبر ۲ مورخہ ۱۷ جنوری ۱۹۰۴ء صفحہ ۲)

۱۔ (ترجمہ از مرتب) میں نے کھال اُتری بکری کی دو تازہ رانیں دیکھیں۔ کسی نے مجھے دکھائیں جو اس کے ہاتھ میں

تھیں۔ میں نہیں جانتا کہ وہ ان کو لے گیا یا لے کھڑا رہا۔ اے میرے رب اس رؤیا کے شر سے میری حفاظت فرما اور میری

بیوی کی اور میری اولاد کی اور میرے دوستوں اور دوستوں کی اولاد کی۔ یقیناً تو ہر چیز پر قادر ہے۔ آمین

۲۔ (ترجمہ از مرتب) آج تم پر کوئی ملامت نہیں۔ پس تم سب اپنے اہل سمیت میرے پاس آؤ۔

۳۔ (ترجمہ از مرتب) میں چاہتا ہوں کہ آپ فتح کے لئے دعا کریں۔

۴۔ (ترجمہ از مرتب) اللہ تعالیٰ یقیناً غالب ہے اور سزا دینے کی طاقت رکھتا ہے۔

۲۷ جنوری ۱۹۰۴ء ۱۔ ”انصرت وفتح وظفر تابست سال۔<sup>۱</sup>

۲۔ ”رَأَيْتُ رَوْحِي مَخْلُوقَ الرَّأْسِ۔

مَا أَعْلَمُ تَعْبِيرُهُ اللَّهُمَّ اصْرِفْ سُوءَ هَذَا الرَّؤْيَا عَنِّي وَعَنْ رَوْحِي وَعَنْ وُلْدِي۔ آمِينَ۔<sup>۲</sup>  
(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۳)

۸ فروری ۱۹۰۴ء ”فرمایا کہ کھانسی کی شدت بہت ہوتی تھی اور بعض وقت حالت جان کنڈنی کی سی ہو جاتی تھی اور کوئی اُمید زندگی کی باقی نہ رہتی تھی کہ مجھے الہام ہوا۔

إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللَّهِ أَفْوَاجًا۔<sup>۳</sup>

اس کی تفہیم یہ ہوئی کہ موت کا جو خیال کرتے ہو وہ غلط ہے۔ یہ اُس وقت ہوگی جب خدا کی فتح اور نصرت ہوگی اور لوگ فوج در فوج اس سلسلہ میں داخل ہوں گے۔“  
(الہدٰی جلد ۳ نمبر ۸ مورخہ ۲۲ فروری ۱۹۰۴ء صفحہ ۲)

۱۵ فروری ۱۹۰۴ء ”رؤیا میں دیکھا کہ دو پیاز ہاتھ میں ہیں اور پھر آپ کو ایک کوٹھا پیازوں کا دکھایا گیا مگر اس کوٹھے کو کسی نے ایسی لات ماری کہ وہ اندر ہی اندر غرق ہو گیا اور ایک الہام ہوا۔

۱۔ (ترجمہ از ناشر) نصرت اور فتح اور ظفر بیس سال تک۔

۲۔ (ترجمہ از مرتب) میں نے (رؤیا میں) دیکھا کہ میری اہلیہ کا سر منڈھا ہوا ہے۔ میں اس کی تعبیر نہیں جانتا۔ اے اللہ! اس رؤیا کے بد اثرات مجھ سے، میری اہلیہ سے اور میری اولاد سے دُور فرما دے۔ آمین۔

۳۔ (ترجمہ از مرتب) جب اللہ تعالیٰ کی مدد اور فتح آئے گی اور لوگوں کو تم اللہ کے دین میں فوج در فوج داخل ہوتے دیکھو گے۔

۴۔ (نوٹ از ناشر) الحکم مورخہ ۷ فروری ۱۹۰۴ء صفحہ ۶ میں اس الہام کی تفصیل یوں درج ہے۔ ”فرمایا کہ کھانسی

جب شدت سے ہوتی ہے تو بعض وقت دم رکنے لگتا ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جان کنڈن کی سی حالت ہے چنانچہ اس

شدت کھانسی میں مجھے اللہ تعالیٰ کی غناء ذاتی کا خیال گزرا اور میں سمجھتا تھا کہ اب گویا موت کا وقت قریب ہے اس وقت

الہام ہوا۔ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللَّهِ أَفْوَاجًا۔ اس کے یہ معنی سمجھائے

گئے کہ ایسا خیال اس وقت غلط ہے بلکہ اس وقت جب إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ کا نظارہ دیکھو اس وقت تو کوچ

ضروری ہو جاتا ہے۔“

لَعَلِّيٰ اَتَيْتُكُمْ مِّنْهَا بِقَبَسٍ اَوْ اَجْدُ عَلٰى النَّارِ هُدًى۔“<sup>۱</sup>

(الہدٰر جلد ۳ نمبر ۱۱ مورخہ ۱۶ مارچ ۱۹۰۴ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۸ نمبر ۶ مورخہ ۷ فروری ۱۹۰۴ء صفحہ ۴)

۲۴ فروری ۱۹۰۴ء ۱۔ ”میں نے دیکھا کوئی کہتا ہے کہ فلاں شخص کی جگہ شیخ آیا۔ خیال گزرتا ہے کہ چند ولال کی جگہ آیا۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔“

۲۔ ”میں نے دیکھا کہ ایک سُرخ جوتا میرے سامنے رکھا گیا ہے اور ایک سنہری جوتا عمدہ کسی اور کو بھیجا گیا ہے۔ خیال گزرتا ہے کہ وہ میری جماعت میں سے ہے۔ شاید خواجہ کمال الدین ہیں۔ ایسا ہی خیال گزرتا ہے۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔“ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۳)

۲۹ فروری ۱۹۰۴ء ”میدان میں فتح خدا تجھے دے گا۔“

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۳۔ ضمیمہ الہدٰر جلد ۳ نمبر ۱۱ مورخہ ۱۶ مارچ ۱۹۰۴ء صفحہ ۱۰)

کیم مارچ ۱۹۰۴ء ”تمہارا نام ہے علی باس“

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۳)

۲ مارچ ۱۹۰۴ء ”وقت صبح کے دیکھا کہ ایک کاغذ کا تھیلہ ہے جو روپیہ سے بھرا ہوا ہے وہ مجھ کو کسی نے دیا اور میں نے لے لیا اور رومال سفید میں اس کو باندھنے لگا ہوں اور باندھتے وقت یہ دعا پڑھی۔

رَبِّ اجْعَلْ بَرَکَاتِہٖ فِیہٖ<sup>۲</sup>

اور یہ کلمہ بطور الہام تھا اور غنودگی ہوگئی اور دیکھا کہ ایک ٹوکرا انگوروں کے ڈبوں کا بھرا ہوا آیا ہے۔“

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۳)

۱۱ مارچ ۱۹۰۴ء ”بُشْرٰی لَکَ یَا غُلَامَہٗ اَحْمَدُ“<sup>۳</sup>

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۳)

۱ (ترجمہ از مرتب) اُمید ہے کہ میں تمہارے پاس اس میں سے کوئی انگارہ لے آؤں یا اس آگ کے پاس مجھے رہنمائی مل جائے۔

۲ (ترجمہ از ناشر) اے میرے رب اس میں برکت ڈال دے۔

۳ (ترجمہ از مرتب) اے غلام احمد تجھے بشارت ہو۔



**۱۳ مارچ ۱۹۰۴ء** ” تیرہ مارچ ۱۹۰۴ء کو میں نے دیکھا کہ گویا ہولیوں کے دن ہیں۔ بہت ہندو سیاہ کپڑے پہنے ہوئے ہولی میں مشغول ہیں۔ چند بڑی مسجد میں جہاں میں کھڑا ہوں آئے ہیں۔ پھر میں بازار کے اندر آیا ہوں اور غول کے غول ہندو سیاہ کپڑے پہنے ہوئے کھڑے ہیں۔ ایک گروہ کے پاس جو میں جاتا ہوں تو کہتا ہوں خبردار میں مسلمان ہوں۔“ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۳)

**۱۴ مارچ ۱۹۰۴ء** ”إِنَّ اللَّهَ مُعِينٌ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ“<sup>۱</sup>

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۴۷)

**۱۵ مارچ ۱۹۰۴ء** ”میں نے خواب میں دیکھا کہ میں نے اپنے مقدمہ میں دو معتبر آدمی حاکم کی طرف بھیجے ہیں اور پھر میں گیا ہوں اور جا کر پلنگ پر بیٹھ گیا ہوں اور اس وقت سلطان احمد میرے ساتھ ہے اور میں نے دیکھا کہ وہ دونوں فرستادہ میرے وہاں موجود ہیں اور ایک ہندو بیٹھا ہے جو مخالف ہے وہ دیکھتے ہی حاکم کو کہنے لگا کہ اب میں جاتا ہوں۔“ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۴)

**۲۶ مارچ ۱۹۰۴ء روزِ شنبہ** ”میں نے عبدالرحمن خان خلف نواب محمد علی خان صاحب کے لئے دعا کی۔ صبح کے وقت بطور کشف مجھ پر ظاہر کیا گیا کہ رات کا وقت ہے اور کوئی کہتا ہے روشنی ہوگئی، روشنی ہوگئی۔ پھر کوئی کہتا ہے کہ آسمان پر روشنی ہے۔ جب میں نے آسمان پر نظر کی تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک یا دو لکیریں سنہری رنگ کی آسمان پر شمالاً و جنوباً ہیں پھر میری آنکھ کھل گئی۔“ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۴)

**۲۷ مارچ ۱۹۰۴ء** ۱۔ ”إِنَّ شَأْنَيْكَ هُوَ الْآبَتَرُ“<sup>۲</sup>

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۵۔ بدرجلد ۳ نمبر ۱۵ مورخہ ۱۶/۱۶ اپریل ۱۹۰۴ء صفحہ ۴)

۲۔ ”بادشاہ وقت پر جو تیر چلاوے۔ اسی تیر سے وہ آپ مارا جاوے۔“

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۵۔ بدرجلد ۱۱ نمبر ۱۱ مورخہ ۱۵ جون ۱۹۰۵ء صفحہ ۲)

**۳۱ مارچ ۱۹۰۴ء** ”خواب میں دیکھا کہ میں آگ کے پاس کھڑا ہوں اور دامن میرا آگ میں پڑ گیا مگر آگ اس کو چھو بھی نہیں گئی۔ بعد اس کے الہام ہوا۔

خدا کا فضل خدا کی رحمت۔“ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۵)

۱ (ترجمہ از ناشر) اللہ تعالیٰ ہر امر میں مددگار ہے۔ ۲ (ترجمہ از ناشر) یقیناً تیرا دشمن ہی اتر رہے گا۔

۱۲/اپریل ۱۹۰۴ء ”علیٰ بیگم۔ پھر دیکھا کہ منشی جلال الدین آگئے۔“ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۵)

۱۶/اپریل ۱۹۰۴ء ”میں نے دیکھا کہ ایک عورتوں میں سے عورت ہے۔ اس کے بھائی اور ایک بیٹا فوت ہو گیا ہے۔ کچھ خدا کی طرف سے تنبیہ ہے۔“ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۵)

۱۲/اپریل ۱۹۰۴ء ”اے بسا خانہ دشمن کہ تو ویراں کر دی“ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۵)

۱۲/اپریل ۱۹۰۴ء ”اصحت اور تندرستی ۱ آجرت من الثار۔ ۲  
۳ اے بسا خانہ دشمن کہ تو ویراں کر دی ۴ جدھر دیکھتا ہوں اُدھر تو ہی تو ہے۔“

(الحکم جلد ۸ نمبر ۱۳ مورخہ ۲۲/اپریل ۱۹۰۴ء صفحہ ۱)

۱۶/اپریل ۱۹۰۴ء ”خبر کے وقت فرمایا کہ ہم نے ایک خواب دیکھا ہے کہ ایک سڑک ہے جس پر کوئی کوئی درخت ہے اور ایک مقام دارہ (فقراء کے تکیہ وغیرہ) کی طرح ہے۔ میں وہاں پہنچا ہوں۔ مفتی محمد صادق میرے ساتھ تھے۔ دو چار اور دوست بھی ہمراہ تھے لیکن اُن کے نام اور وہ حصّہ خواب کا بھول گیا ہوں۔ آخر سڑک کے کنارہ آیا تو ایک مکان دیکھا جو کہ میرا یہ (سکونتی) مقام معلوم ہوتا ہے لیکن چاروں طرف پھرتا ہوں، اُس کا دروازہ نہیں ملتا اور جہاں دروازہ تھا وہاں ایک پختہ عمارت کی دیوار معلوم ہوتی ہے۔ فجّو (فضل النساء) سفید کپڑے پہنے بیٹھی ہے اور اُس کے ساتھ فجّا (فضل) بھی ہے لیکن فجّے کی ایک اُنکلی پر خفیف سازخم ہے جس سے وہ روتا ہے۔ فجّے نے آکر ایک ستون جیسی دیوار کو صرف ہاتھ ہی لگایا ہے کہ وہاں ایک دروازہ بڑی پھانک کی طرح ایسے کھل گیا ہے جیسے ایک پینچ کے دبانے سے بعض گل دار دروازے کھل جاتے ہیں۔ جب اُس دروازہ کے اندر داخل ہوا تو کسی نے کہا کہ یہ دروازہ فضل الرحمن نے کھول دیا ہے۔“ (الہدٰی جلد ۳ نمبر ۱۶، ۱۷ مورخہ ۲۲/اپریل و یکمئی ۱۹۰۴ء صفحہ ۶)

۱ الہام نمبر ۱ ”صحت اور تندرستی“ الہدٰی مورخہ ۱۶/اپریل ۱۹۰۴ء صفحہ ۴ میں نہیں ہے۔ (ناشر)

۲ (ترجمہ از مرتب) ۲ میں نے آگ سے بچا لیا۔

۳ (ترجمہ از ناشر) دشمن کے کتنے ہی گھر ہیں جنہیں تو نے ویراں کر دیا ہے۔

۴ ”یہ الہامات ۱۲/اپریل کو ۱۰ بجے کے قریب جب آپ دعا کر رہے تھے ہوئے طاعون کی کارروائی کے متعلق ہیں۔“ (الحکم مورخہ ۲۲/اپریل ۱۹۰۴ء صفحہ ۱)

۵ (نوٹ از ناشر) کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۵ کی عبارت پورے طور پر پڑھی نہیں جاسکی اس وجہ سے الہدٰی کے حوالہ سے اسے متن میں درج کر دیا گیا ہے۔

۱۷/۱۹ اپریل ۱۹۰۴ء ”إِنِّي مَعَ الْأَفْوَاجِ اتِّبِكَ بَعْتَةً“<sup>۱</sup>

کہنہ ۱ اَفَاتَّخَذْتُمْ عِنْدَ اللَّهِ عَهْدًا فَلَنْ يُخْلِفَ اللَّهُ مِيثَاقَهُ<sup>۲</sup>

۲ مَا كَانَ لِنَفْسٍ أَنْ تَمُوتَ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ<sup>۳</sup>

۳ وَإِنْ كُنْتُمْ فِي رَيْبٍ مِمَّا نَزَّلْنَا عَلَىٰ عَبْدِنَا فَأْتُوا بِشَفَاءٍ مِمَّنْ مِثْلِهِ

۴ يَا وَلِيَّ اللَّهِ كُنْتُ لَا أَعْرِفُكَ“ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۶)

(ترجمہ) ۳ یعنی اگر تمہیں اُس نشان میں شک ہو جو شفا دے کر ہم نے دکھلایا تو تم اس کی نظیر کوئی اور

شفا پیش کرو۔ (تریق القلوب۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۰۹)

(ترجمہ) ۴ یعنی اے خدا کے ولی! میں تجھ کو پہچانتی نہ تھی۔ (سراج منیر۔ روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحہ ۸۱)

۱۷/۱۹ اپریل ۱۹۰۴ء ”ایک رویا کے بعد الہام ہوا۔“

مَنْ دَخَلَهُ كَانَ آمِنًا<sup>۱</sup>

اس الہام کو سناتے وقت حضورؐ نے فرمایا کہ دیکھو اس مسجد پر بھی یہی الہام لکھا ہوا ہے جو پچیس برس کے

قریب کا ہے۔“ (الحکم جلد ۸ نمبر ۱۳ مورخہ ۲۲/۱۲/۱۹۰۴ء صفحہ ۱)

۱۷/۱۹ اپریل ۱۹۰۴ء ۱۔ ”اَفَسَحَّحْتُمْ تَسْحِيْقًا“<sup>۲</sup> زندگی کے فیشن سے دُور جا پڑے ہیں۔

۳ اَفَسَحَّحْتُمْ تَسْحِيْقًا

۱۔ (ترجمہ از مرتب) میں فوجوں کے ساتھ تیرے پاس اچانک آؤں گا۔

۲۔ (ترجمہ از مرتب) کیا تم نے اللہ سے کوئی عہد لیا ہوا ہے جس پر وہ اپنے عہد کی خلاف ورزی نہیں کرے گا۔

۳۔ (ترجمہ از مرتب) ۲ کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے اذن کے بغیر نہیں سکتا۔

۴۔ (ترجمہ از مرتب) جو اس میں داخل ہوگا وہ خطرات سے محفوظ ہو جائے گا۔ ۵۔ مسجد مبارک قادیان۔ (ناشر)

۵۔ (ترجمہ) ۱ پس پس ڈال اُن کو خوب پس ڈالنا۔ (الحکم مورخہ ۲۲/۱۲/۱۹۰۴ء صفحہ ۱)

(نوٹ از ناشر) اس الہام کے متعلق الحکم میں تحریر ہے۔ ”فرمایا کہ میں اپنی جماعت کے لئے اور قادیان کے

لئے دعا کر رہا تھا تو یہ الہام ہوا۔“

از زندگی کے فیشن سے دُور جا پڑے ہیں۔ ۲ اَفَسَحَّحْتُمْ تَسْحِيْقًا“

فرمایا۔ میرے دل میں آیا کہ اس پس ڈالنے کو میری طرف کیوں منسوب کیا گیا ہے۔ اتنے میں میری نظر اس دعا پر پڑی

۲۔ ”درایامِ مقدمہ جہلم۔ رَبِّ كُلِّ شَيْءٍ حَادِمُكَ رَبِّ فَاحْفَظْنِي وَانصُرْنِي وَارْحَمْنِي۔“

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۶)

(ترجمہ) ”اے میرے خدا ہر ایک چیز تیری خادم ہے۔ اے میرے خدا شریک شریک سے مجھے

نگہ رکھ۔ اور میری مدد کر اور مجھ پر رحم کر۔“

۱۹۰۴ء ”رویا۔ ایک عورت قرآن پڑھ رہی تھی۔ اس سے اپنی جماعت کی نسبت تفاعل کی نیت سے

پوچھا کہ پہلی سطر پراؤل کیا لفظ ہے تو اس نے کہا کہ غُفُورٌ الرَّحِيمُ میں نے سمجھا کہ یہ جماعت کے لئے ہے۔“

(البدرد جلد ۳ نمبر ۱۶، ۱۷ مورخہ ۲۴ اپریل و یکم مئی ۱۹۰۴ء صفحہ ۶)

۲۱ اپریل ۱۹۰۴ء ”أَنْتَ مِثِّي بِمَنْزِلَةِ عَرْشِي۔ أَنْتَ مِثِّي بِمَنْزِلَةِ لَا يَعْلَمُهَا الْخَلْقُ۔“

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۶)

بقیہ حاشیہ۔ جو ایک سال ہوا بیت الدعا پر لکھی ہوئی ہے اور وہ دعایہ ہے يَا رَبِّ فَاسْمِعْ دُعَائِي وَمَزِقْ

أَعْدَاءَكَ وَأَعْدَائِي وَأَنْجِزْ وَعْدَكَ وَانصُرْ عَبْدَكَ وَارِنَا أَيَّامَكَ وَشَهْرَنَا حُسَامَكَ وَلَا تَذَرْنَا مِنَ

الْكَافِرِينَ شَرِيْرًا۔ اس دعا کو دیکھنے اور اس الہام کے ہونے سے معلوم ہوا کہ یہ میری دعا کی قبولیت کا وقت ہے۔

پھر فرمایا کہ ہمیشہ سے سنت اللہ اسی طرح پر چلی آتی ہے کہ اس کے ماموروں کی راہ میں جو لوگ روک ہوتے ہیں

ان کو ہٹا دیا کرتا ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کے بڑے فضل کے دن ہیں۔ ان کو دیکھ کر خدا تعالیٰ کی ہستی پر ایمان اور یقین بڑھتا ہے

کہ وہ کس طرح ان امور کو ظاہر کر رہا ہے۔“

۱۔ (نوٹ از ناشر) الحکم مورخہ ۲۴ اپریل ۱۹۰۴ء صفحہ ۱ پر یہ رویا ان الفاظ میں درج ہے۔

”ایک عورت قرآن پڑھنے لگی ہے میں نے اُس سے کہا کہ صفحہ کا پہلا لفظ کھول کر بتاؤ میں اس سے تفاعل لینا چاہتا

ہوں۔ اُس نے قرآن شریف کھولا تو صفحہ کے سر پر لکھا ہوا تھا غُفُورٌ رَحِيمٌ۔ فرمایا یہ بشارت ہے۔“

۲۔ (ترجمہ از مرتب) تو میرے نزدیک بمنزلہ میرے عرش کے ہے۔ تو میرے نزدیک وہ مقام رکھتا ہے جس

سے تمام مخلوق ناواقف ہے۔

۳۔ (نوٹ از ناشر) البدرد مورخہ ۲۴ اپریل و یکم مئی ۱۹۰۴ء صفحہ ۱۸ اور الحکم مورخہ ۲۴ اپریل ۱۹۰۴ء صفحہ ۱ میں

یہ الہامات باختلاف ترتیب و تاریخ درج ہیں۔

۴۔ (ترجمہ از مرتب) اے میرے رب! تو میری دعاسن اور اپنے دشمنوں اور میرے دشمنوں کو ٹکڑے ٹکڑے

کردے اور اپنا وعدہ پورا فرما اور اپنے بندے کی مدد فرما اور ہمیں اپنے دن دکھا اور ہمارے لئے اپنی تلوار سونٹ

لے اور انکار کرنے والوں میں سے کسی شریک کو باقی نہ رکھ۔

۵۔ (نوٹ از البدرد) ”عرش پر آپ نے فرمایا کہ یہ لفظ اس لئے بیان کیا گیا ہے کہ خدا تعالیٰ کی

” إِنَّ اللَّهَ حَافِظٌ كُلِّ شَيْءٍ ۚ اذْكُرْ عَلَيْكَ نِعْمَتِي غَرَسْتُ لَكَ بَيْدِي

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۸)

رَحْمَتِي وَقَدَّرْتِي“ ۱

۲۲۸/اپریل ۱۹۰۴ء (الف) ” اِعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ ۲ ۱ اِنِّي غَفَرْتُ لَكُمْ ۳ ۱ اِنْ شَاءَ اللَّهُ اٰمِيْن ۱

بقیہ حاشیہ۔ تجلیاتِ جمالی و جلالی کا اتم مظہر عرش ہے اور مسیح موعود اتم مظہر صفاتِ جمالیہ کا ہے جو کہ اس وقت ظاہر ہو رہی ہیں اور اس لئے کل انبیاء کے ناموں سے مجھے خطاب کیا گیا ہے تاکہ ان کے کل صفات کا مظہر تام میں ہو جاؤں۔ خدا تعالیٰ کی صفاتِ مُجِيبِي وَ مُبِينِي برابر کام میں زور سے لگی ہوئی ہیں۔ ایک طرف تو لوگ زندہ ہو رہے ہیں اور ایک طرف مَر رہے ہیں۔ پس چونکہ ان ایام میں خدا کی صفات اپنی پوری تجلی سے کام کر رہی ہیں اس مناسبت کے لحاظ سے عرش کہا گیا ہے۔“ (البدر مورخہ ۲۴/اپریل و دیکم مئی ۱۹۰۴ء صفحہ ۸)

۱ (ترجمہ از مرتب) یقیناً اللہ ہر چیز کی حفاظت کرتا ہے۔ یاد کر میری نعمت کو جو تجھ پر کی۔ میں نے تیرے لئے اپنے ہاتھ سے اپنی رحمت اور اپنی قدرت کا درخت لگایا۔

(نوٹ از ناشر) البدر مورخہ ۲۴/اپریل و دیکم مئی ۱۹۰۴ء صفحہ ۱۸ اور الحکم پرچہ غیر معمولی مورخہ ۲۸/اپریل ۱۹۰۴ء حاشیہ میں الہام ” اذْكُرْ نِعْمَتِي ۱ غَرَسْتُ لَكَ بَيْدِي رَحْمَتِي وَقَدَّرْتِي“ کو مورخہ ۲۸/اپریل ۱۹۰۴ء کے تحت دیا ہے اور اذْكُرْ کے بعد عَلَيْكَ کا لفظ نہیں۔

(نوٹ از مرتب) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک انگوٹھی جو حضورؐ کی وفات کے بعد قمرہ اندازی کے ذریعہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؒ کے حصہ میں آئی تھی اس میں یہ عبارت کندہ ہے اذْكُرْ نِعْمَتِي الَّتِي اَنْعَمْتُ عَلَيْكَ غَرَسْتُ لَكَ بَيْدِي رَحْمَتِي وَقَدَّرْتِي اور تاریخ ۱۳۰۱ ہجری درج ہے۔



اس انگوٹھی کا عکس یہ ہے۔ ممکن ہے کہ یہ الہام نیا ہو یا ان دو الہاموں کو جو تذکرہ کے صفحہ ۸۰

صفحہ ۸۳ میں آچکے ہیں انگوٹھی میں کندہ کر دیا ہو۔

۲ (ترجمہ از مرتب) ۱ کرو جو چاہو۔ ۲ میں نے تمہیں گناہوں سے محفوظ کر لیا ہے۔ ۳ انشاء اللہ تم محفوظ ہو۔

۴ زَادَ اللهُ عُمْرَكَ ۵ اَعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ ۶ اِنِّي اَمَرْتُ لَكُمْ ۷ اَمْرُ الْمَلَائِكَةِ لَكُمْ ۸

(کاہنی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۸)

(ب) ”امن است در مکانِ محبتِ سرائے ما

اور ایک خواب میں معلوم ہوا کہ طاعون تو گئی مگر بخار رہ گیا۔“

(الحکم ۲ پرچہ غیر معمولی جلد ۸ نمبر ۱۳ مورخہ ۲۸ اپریل ۱۹۰۴ء)

(ترجمہ) ہماری محبت کا گھرا من کا گھر ہے۔ (حقیقۃ الوحی - روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۹۸)

۲۹ اپریل ۱۹۰۴ء ”اکور یہ خطرناک حالت میں ہے۔ مشرقی طاقت۔“

بقیہ ترجمہ - اللہ تعالیٰ نے تیری عمر بڑھادی۔ کرو جو تم چاہتے ہو۔ میں نے تمہارے لئے فرشتوں کو حکم دے دیا ہے۔  
۱ (نوٹ از ناشر) البدر مورخہ ۲۳ اپریل و یکم مئی ۱۹۰۴ء صفحہ ۸ اور الحکم پرچہ غیر معمولی مورخہ ۲۸ اپریل ۱۹۰۴ء میں یہ الہامات ترتیب کے فرق سے دیئے گئے ہیں۔ نیز الہام اذْ کُرْ نِعْمَتِي۔ غَزَسْتُ لَكَ بِبَيْدِي رَحْمَتِي وَقُدْرَتِي بھی درج ہے۔

۲ (نوٹ از ناشر) البدر مورخہ ۲۳ اپریل و یکم مئی ۱۹۰۴ء صفحہ ۸ میں بھی یہ الہام درج ہے۔

۳ ایڈیٹر صاحب اخبار الحکم لکھتے ہیں۔ ”جب جاپان اور روس کی لڑائی شروع ہوئی ہے اور ابھی کوئی میدان جاپان نے نہیں مارا تھا حضرت اقدسؑ کو ایک الہام ہوا تھا۔ ”ایک مشرقی طاقت اور کوریا کی نازک حالت۔“ اس الہام کو ہماری جماعت کا بہت بڑا حصہ جانتا ہے خصوصاً وہ لوگ جو دارالامان میں رہتے ہیں۔ میری غفلت سے یہ اخبار میں پہلے شائع نہیں ہو سکا۔ اس وقت میری غرض اس الہام کے اندراج سے یہ ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ سلسلہ عالیہ کے ساتھ اس مشرقی طاقت کو کوئی مناسبت ہے۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ۔“ (الحکم مورخہ ۱۰ جولائی ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۰)

(نوٹ از مولانا عبداللطیف بہاولپوری) روس اور جاپان کی جنگ سے پہلے کوریا پر روس کا اقتدار تھا۔ یہ جنگ ۲۸، ۲۷ مئی ۱۹۰۵ء کو ختم ہوئی اور معاہدہ صلح مرتب کیا گیا۔ اس معاہدہ صلح میں سب سے پہلی شرط یہ تھی کہ کوریا میں جاپان کا پورا اقتدار رہے گا۔ گویا مشرقی طاقت (جاپان) کے غلبہ اور کوریا کے مفتوح ہونے پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی واضح رنگ میں پوری ہو گئی۔ نیز یہ بھی واضح رہے کہ پیشگوئیوں کے ظہور تعدد وقوع میں مثالی کا حکم رکھتے ہیں اب جو اُنق سیاست پر مشرقی طاقت کا نیا ستارہ طلوع ہو رہا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ واقعات آئندہ اس الہامی پیشگوئی کی ایک نئی تفسیر پیش کریں گے۔ اِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالٰی۔

۲ اِنْتَبِي فِي الْكِتَابِ مَسْطُورٌ۔ ۳ دُنْيَا بَامِيدٍ قَائِمٌ۔ ۴ فَتَحْنَا عَلَيْكَ اَبْوَابَ الدُّنْيَا“<sup>ل</sup>

(کافی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۸)

۳۰/۱ اپریل ۱۹۰۴ء ”اُعْطِيْتُمْ كُلَّ النَّعِيمِ۔ تَرَزُّقُونَ مِنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ تَحْتِ

اَرْجُلِكُمْ“<sup>ل</sup>

(کافی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۸)

۹ مئی ۱۹۰۴ء (الف) فرمایا۔ رویا میں ”کسی نے بیروں کا ایک ڈھیر چار پائی پر لا کر رکھ دیا ہے۔“

(البدردجلد ۳ نمبر ۱۸، ۱۹، ۲۰ مورخہ ۱۶ و ۱۷ مئی ۱۹۰۴ء صفحہ ۱۰۔ الحکم جلد ۸ نمبر ۱۶ مورخہ ۱۷ مئی ۱۹۰۴ء صفحہ ۵)

(ب) ”فرمایا۔ رویا میں ایک جنت دکھائی گئی۔ پھر الہام ہوا۔

۱ مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِي وَعَدَ الْمُتَّقُونَ ۲ لِيَبْزُدَا دُؤَا حُسْنًا مَعَ حُسْنِكِ“<sup>ل</sup>

(الحکم جلد ۸ نمبر ۱۶ مورخہ ۱۷ مئی ۱۹۰۴ء صفحہ ۵)

”دُخْتِ كِرَامِ“<sup>ل</sup>

۱۰ مئی ۱۹۰۴ء

(الحکم جلد ۸ نمبر ۱۶ مورخہ ۱۷ مئی ۱۹۰۴ء صفحہ ۵۔ البدردجلد ۳ نمبر ۱۸، ۱۹، ۲۰ مورخہ ۱۶، ۱۷ مئی ۱۹۰۴ء صفحہ ۱۰)

۱ (ترجمہ از مرتب) ۲ میں کتاب میں لکھا ہوا ہوں۔ یعنی میرا کتاب میں ذکر ہے۔ ۳ دُنْيَا اُمِيدٍ پَرَقَائِمٌ ہے۔

۴ ہم نے تجھ پر دُنْيَا کے دروازے کھول دیئے۔

۵ (ترجمہ از مرتب) تمہیں ہر قسم کی نعمتیں دی گئیں۔ تمہیں اُوپر سے بھی رِزْقِ طے گا اور تمہارے پاؤں کے

نیچے سے بھی۔

۶ البدرد میں لِيَبْزُدَا دُؤَا کی بجائے لَفْظِ سَيَبْزُدَا دُؤَا لکھا ہے۔ (البدرد مورخہ ۱۶، ۱۷ مئی ۱۹۰۴ء صفحہ ۱۰ حاشیہ) (شمس)

۷ (ترجمہ از مرتب) ۱ اس جنت کی مثال جس کا پرہیزگاروں کو وعدہ دیا گیا ہے۔ ۲ تیرے حسن کے ساتھ انہیں بھی

حسن میں بڑھنا چاہیے۔

۸ (ترجمہ از مرتب) کریم آباء کی لڑکی۔

(نوٹ از مولانا جلال الدین شمس<sup>ؒ</sup>) الہام دُخْتِ كِرَامِ کی مصداق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صاحبزادی

امۃ الحفیظہ بیگم صاحبہ ہیں جو ۲۵ جون ۱۹۰۴ء کو پیدا ہوئیں اور نواب محمد عبداللہ خان صاحب کے عقد میں آئیں۔

۱۵ مئی ۱۹۰۴ء ” اَنْتَ مَعِيَ وَاَنَا مَعَكَ ۲ اِنِّي مَعَكَ يَا اِمَامًا رَفِيْعَ الْقَدْرِ۔

۳ رَبِّ اجْزِئْهُ جَزَاءً اَوْفَى ۴ شوخ و شنگ لڑکا پیدا ہوگا۔ ۵ اِنَّهُ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ۔<sup>۱</sup>

(الحکم جلد ۸ نمبر ۱۶ مورخہ ۱۷ مئی ۱۹۰۴ء صفحہ ۵۔ البدر جلد ۳ نمبر ۱۸، ۱۹، ۲۰ مورخہ ۱۶، ۱۷ مئی ۱۹۰۴ء صفحہ ۱۰)

۱۶ مئی ۱۹۰۴ء ” اِنِّي مَعَكَ وَمَعَ اَهْلِكَ ۲ كَيْتَلِكْ دُرٌّ لَا يُضَاعُ۔“

(الحکم جلد ۸ نمبر ۱۶ مورخہ ۱۷ مئی ۱۹۰۴ء صفحہ ۵۔ البدر جلد ۳ نمبر ۱۸، ۱۹، ۲۰ مورخہ ۱۶، ۱۷ مئی ۱۹۰۴ء صفحہ ۱۰)

(ترجمہ) ۱ میں تیرے ساتھ ہوں اور تیرے اہل کے ساتھ ہوں۔ (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۹۹)

(ترجمہ) ۲ تیرے جیسا موتی ضائع نہیں کیا جاتا۔ (الربعین نمبر ۳۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۴۲۲)

۱۷ مئی ۱۹۰۴ء (الف) ” اَلنَّالِكَ الْخَالِدِ۔ معنی دیگر نہ پسندیم ما۔“<sup>۲</sup>

(الحکم جلد ۸ نمبر ۱۷ مورخہ ۱۷ مئی ۱۹۰۴ء صفحہ ۲۔ البدر جلد ۳ نمبر ۲۹ مورخہ یکم اگست ۱۹۰۴ء صفحہ ۴)

(ب) ”مولوی کرم دین کے مقدمہ میں جو گورداسپور میں دائر تھا کرم دین مذکور اس بات پر زور دیتا تھا

کہ لئیم کے لفظ کے معنی ولد الزنا ہیں اور کذاب کے یہ معنی ہیں جو ہمیشہ جھوٹ بولتا ہو۔ یہی معنی پہلی عدالت

نے قبول کئے۔ ان دنوں میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھے الہام ہوا۔ معنی دیگر نہ پسندیم ما۔ جس سے یہ

تفہیم ہوئی کہ دوسری عدالت میں یہ معنی قائم نہیں رہیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا، اور اپیل کی عدالت میں صاحب

ڈویژنل جج نے ان تمام عذرات کو رد کر دیا اور یہ لکھا کہ کذاب اور لئیم کے الفاظ کرم دین کے مناسب حال ہیں

بلکہ وہ اس سے بڑھ کر الفاظ کا بھی مستحق ہے۔ سو صاحب ڈویژنل جج نے وہ پُر تکلف معنی کرم دین کے پسند نہ کئے

جو پہلی عدالت میں پسند کئے گئے تھے۔“ (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۳۹۴)

۱۸ مئی ۱۹۰۴ء ” اٰ كَتَبَ اللّٰهُ لَآ غَلْبَانَ اَنَا وَّرَسُلِيْ ۲ لَا تُقْبَلُ مِنْهُمْ شَهَادَةٌ۔“<sup>۳</sup>

(الحکم جلد ۸ نمبر ۱۷ مورخہ ۱۷ مئی ۱۹۰۴ء صفحہ ۲)

۳ حسن بیان۔“

۱ (ترجمہ از مرتب) اٹو میرے ساتھ ہے اور میں تیرے ساتھ ہوں۔ ۲ اے عالی قدر امام میں تیرے ساتھ ہوں۔

۳ اے میرے رب اسے پوری پوری جزا دے۔ ۴ چُست اور ہوشیار لڑکا پیدا ہوگا۔ ۵ یقیناً خدا جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

۶ (ترجمہ از مرتب) ہم نے تمہارے لئے لوہا نرم کر دیا۔ کسی اور معنی کو ہم پسند نہیں کرتے۔

۷ (ترجمہ از مرتب) خدا نے لکھ چھوڑا ہے کہ میں اور میرے رسول غالب رہیں گے۔ ۲ ان لوگوں کی کوئی

شہادت قبول نہیں کی جائے گی۔



”سَنَلِّقِي فِي قُلُوبِهِمُ الرُّعْبَ“<sup>۱</sup> مئی ۱۹۰۴ء

(البدردجلد ۳ نمبر ۲۹ مورخہ یکم اگست ۱۹۰۴ء صفحہ ۴۔ الحکم جلد ۸ نمبر ۱۷ مورخہ ۲۴ مئی ۱۹۰۴ء صفحہ ۲)

”مجھے بارہا خدا تعالیٰ مخاطب کر کے فرما چکا ہے کہ جب تُو دعا کرے تو میں تیری سنوں گا۔“  
۱۹۰۴ء (الحکم جلد ۸ نمبر ۱۷ مورخہ ۲۴ مئی ۱۹۰۴ء صفحہ ۴)

”إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا“ مئی ۱۹۰۴ء

(الحکم جلد ۸ نمبر ۱۸ مورخہ ۳۱ مئی ۱۹۰۴ء صفحہ ۹۔ البدردجلد ۳ نمبر ۲۰، ۲۱ مورخہ ۲۴ مئی و یکم جون ۱۹۰۴ء صفحہ ۱۵)

(ترجمہ) ہم ایک کھلی کھلی فتح تجھ کو عطا کریں گے۔  
(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۷۷)

”إِنِّي أَنَا الرَّحْمَنُ سَأَجْعَلُ لَكَ سُهُولَةً فِي أَمْرِكَ“<sup>۲</sup> اِنِّي أَنَا التَّوَّابُ  
مَنْ جَاءَكَ جَاءَنِي“<sup>۳</sup> وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللَّهُ بِبَدْرٍ وَأَنْتُمْ أَذِلَّةٌ“<sup>۴</sup> سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ۔  
ه عَفَّتِ الدِّيَارُ مَحَلُّهَا وَمَقَامُهَا“<sup>۵</sup>

(الحکم جلد ۸ نمبر ۱۸ مورخہ ۳۱ مئی ۱۹۰۴ء صفحہ ۹۔ البدردجلد ۳ نمبر ۲۰، ۲۱ مورخہ ۲۴ مئی و یکم جون ۱۹۰۴ء صفحہ ۱۵)

یکم جون ۱۹۰۴ء (الف) ”ساتھ اس کے یہ بھی الہام تھا کہ

زلزلہ کا دھکا“<sup>۶</sup>

(اشتہار ۱۸/۱۸ اپریل ۱۹۰۵ء۔ مجموعہ اشتہارات جلد ۳ صفحہ ۵۸ مطبوعہ ۲۰۱۸ء)

۱۔ (ترجمہ از مرتب) ہم ان کے دلوں پر رُعب طاری کر دیں گے۔

(نوٹ از مولانا جلال الدین نٹس) یہ الہام گورداسپور سے واپس آتے وقت راستہ میں ہوا تھا جہاں حضرت مسیح

موعود علیہ السلام مقدمہ کرم دین کے تعلق میں تشریف لے گئے تھے۔ (دیکھیے الحکم مورخہ ۲۴ مئی ۱۹۰۴ء صفحہ ۲)

۲۔ (ترجمہ از مرتب) ا میں ہی رحمن ہوں۔ میں تیرے لئے تیرے کام میں سہولت پیدا کروں گا۔ ۲ میں ہی ہوں تو بہ

قبول کرنے والا۔ جو تیرے پاس آیا وہ میرے پاس آیا۔ ۳ اللہ تعالیٰ نے تم کو بدر میں مدد دی اس حالت میں کہ تم بہت کمزور

تھے۔ ۴ تمہارے لئے سلامتی ہے تم خوش رہو۔ ۵ عارضی رہائش کے مکانات بھی مٹ جائیں گے اور مستقل رہائش کے بھی۔

۶ یعنی الہام عَفَّتِ الدِّيَارُ مَحَلُّهَا وَمَقَامُهَا۔ (عبداللطیف بہاولپوری)

۷۔ (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمد) خاکسار مرتب عرض کرتا ہے کہ اس الہام الہی کے مطابق ۲۴ اپریل ۱۹۰۵ء کو

شمالی ہندوستان میں ایک نہایت خطرناک زلزلہ آیا جس کا مرکز دھرم سالہ ضلع کا گٹڑہ تھا۔ اس زلزلہ سے ہزاروں مکانات

اور جائیں تلف ہوئیں۔

(ب) ”خدا نے مجھے خبر دی کہ ایک زلزلہ کا دھگکا ظاہر ہوگا جس سے جانوں اور عمارتوں کا نقصان ہوگا..... چنانچہ ۴ اپریل ۱۹۰۵ء کو وہ زلزلہ آیا۔“

(اشتہار ۲۹/۱ پریل ۱۹۰۶ء، مجموعہ اشتہارات جلد ۳ صفحہ ۳۸۶ مطبوعہ ۲۰۱۸ء)

**۱۹۰۴ء** ”اَنْتَ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْكَ ۲ عَسَىٰ اَنْ تَكْرَهُواْ شَيْئًا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ“

(الحکم جلد ۸ نمبر ۱۸ مورخہ ۳۱ مئی ۱۹۰۴ء صفحہ ۸۔ البدر جلد ۳ نمبر ۲۱، ۲۰ مورخہ ۲۴ مئی ویکم جون ۱۹۰۴ء صفحہ ۱۵)

(ترجمہ) تو مجھ میں سے ہے اور میں تجھ میں سے ہوں۔ (دافع البلاء۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۲۸)

۲ بہت ایسی باتیں ہیں کہ تم نہیں چاہتے اور وہ تمہارے لئے اچھی ہیں۔ (اربعین نمبر ۳۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۴۱۸)

**۱۹۰۴ء** روایا۔ ”عطر کی شیشی ہاتھ میں ہے۔ ہاتھوں پر اور پگڑی پر عطر مل رہے ہیں۔“

(الحکم جلد ۸ نمبر ۱۸ مورخہ ۳۱ مئی ۱۹۰۴ء صفحہ ۹۔ البدر جلد ۳ نمبر ۲۱، ۲۰ مورخہ ۲۴ مئی ویکم جون ۱۹۰۴ء صفحہ ۱۵)

**۱۹۰۴ء جون ۸** ”(ایک الہام کا خلاصہ) خدا تیرا دوست ہے۔ اسی کے صلاح و مشورہ پر چل۔

دوبارہ الہام ہوا۔

”عَفَتِ الدِّيَارُ مَحَلَّهَا وَمَقَامَهَا. اِنِّيْ اُحَافِظُ كُلَّ مَنْ فِي الدَّارِ. اَعْطَيْتُكَ كُلَّ النَّعِيْمِ“<sup>۱</sup>

(الحکم جلد ۸ نمبر ۱۹، ۲۰ مورخہ ۱۰، ۱۷ جون ۱۹۰۴ء صفحہ ۱۰)

**۱۲ جون ۱۹۰۴ء** ”كَتَبَ اللهُ لَأَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ. كَيْفَ لِكَ دُرٍّ لَا يُضَاعُ. لَا يَأْتِيْ

عَلَيْكَ يَوْمَ الْخُسْرَانِ“<sup>۲</sup> (الاستغناء۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۷۰۲)

**۱۲ جون ۱۹۰۴ء** ”اَعْطَيْتُكُمْ كُلَّ النَّعِيْمِ. اِنَّ الدِّيْنَ اَتَقَوُّواْ وَالدِّيْنَ اَمْنُوْا اَلَهُمْ مَّغْفِرَةٌ

وَرِزْقٌ كَرِيْمٌ“<sup>۳</sup> (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۸)

۱ (ترجمہ از مرتب) عارضی رہائش کے بھی مکانات مٹ جائیں گے اور مستقل رہائش کے بھی۔ میں تمام ان لوگوں کی جو اس گھر میں رہتے ہیں حفاظت کروں گا۔ میں نے تجھے سارے انعامات عطا کئے ہیں۔

۲ (ترجمہ از مرتب) خدا نے لکھ چھوڑا ہے کہ میں اور میرے رسول غالب رہیں گے۔ تیرے جیسا موتی ضائع نہیں کیا جاتا۔ تجھ پر گھائے کا دن نہیں آئے گا۔

۳ (ترجمہ از مرتب) میں نے تم کو ہر قسم کی نعمتیں دیں۔ جن لوگوں نے تقویٰ اختیار کیا اور وہ جو ایمان لائے ان کے لئے بخشش اور باعزت رزق ہے۔

۱۴/جون ۱۹۰۴ء ”مَكَانَ أَلَيْمٍ“<sup>۱</sup>

”۱۴/جون ۱۹۰۴ء کو دیکھا کہ ہم ایک حاکم کی عدالت کے دروازہ کے قریب بیٹھے ہوئے ہیں اور بعض لوگ اس کی راہ پر بیٹھ گئے ہیں۔ اتنے میں وہ حاکم نکلا ہے۔ گھوڑے پر سوار ہے اور بہت ناراض ہے۔ کہتا ہے یہ لوگ میری راہ پر کیوں بیٹھ گئے۔ اتنی قید اور اتنے ضرب بید لگاؤ۔“ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۹)

۱۸/جون ۱۹۰۴ء ”۱ رسیدہ بود بلائے و لے بخیر گذشت ۲ اِنَّمَا أَمْرُكَ إِذَا أَرَدْتَ شَيْئًا أَنْ تَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ ۳ كُلُّ بَرَكَتٍ فِي هَذَا ۴ كُلُّ أَمْرٍ مُبَدَّلٌ ۵ سَأَجْعَلُ لَكَ سُهُولَةً فِي كُلِّ أَمْرٍ“<sup>۲</sup>

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۹)

۱۹/جون ۱۹۰۴ء ”والدہ محمود کی طرف سے۔ اُرِيدُ أَنْ أَتَخَلَّصَ“<sup>۳</sup>

منجانب اللہ۔ اُرِيدُ أَنْ أُخَلِّصَ“<sup>۴</sup>

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۹)

۲۱/جون ۱۹۰۴ء روزہ شنبہ ”أَنَا الرَّحْمَنُ فَاطْلُبْنِي تَجِدْنِي“<sup>۵</sup>

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۹)

۲۲/جون ۱۹۰۴ء ”أَحْسِنْ وَذَاكَ ۲ سَأَجْعَلُ لَكَ سُهُولَةً فِي أَمْرِكَ ۳ لَنْ تَنَالُوا الْيَدَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِنْهَا لُحُوبًا“<sup>۶</sup>

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۹)

۱ (ترجمہ از مرتب) دردناک گھر۔

۲ (ترجمہ از مرتب) ۱ مصیبت آگئی تھی لیکن خیریت سے گزر گئی۔ ۲ تیرا معاملہ یوں ہے کہ جب تو کسی چیز کا ارادہ کرے اور اُس سے کہے کہ ہو جا تو وہ ہو جاتی ہے۔ ۳ تمام برکت اسی میں ہے۔ ۴ ہر بات بدلی ہوئی ہے۔ ۵ عنقریب میں تیرے لئے ہر امر میں سہولت کر دوں گا۔

۶ (ترجمہ از مرتب) میں خلاصی دینا چاہتا ہوں۔

۷ (ترجمہ از مرتب) میں رحمن خدا ہوں تو مجھے تلاش کرے گا تو پالے گا۔

۸ (ترجمہ از مرتب) ۱ اپنی دوستی کو سنوار۔ ۲ میں عنقریب تیرے معاملے میں سہولت پیدا کر دوں گا۔ ۳ تم نیکی ہرگز حاصل نہیں کر سکتے جب تک کہ تم اپنی پسندیدہ چیزوں کو خرچ نہ کرو۔

۳۰ جون ۱۹۰۴ء

”فرمایا کہ صبح کو یہ فقرہ الہام ہوا۔“

خدا تیری ساری مرادیں پوری کر دے گا۔“

(الہد راجلد ۳ نمبر ۲ مورخہ ۱۶ جولائی ۱۹۰۴ء صفحہ ۴۔ الحکم جلد ۸ نمبر ۲۲ مورخہ ۱۰ جولائی ۱۹۰۴ء صفحہ ۱۲)

جون ۱۹۰۴ء ”مولوی محمد علی صاحب کو رویا میں کہا۔ آپ بھی صالح تھے اور نیک ارادہ رکھتے تھے

آؤ ہمارے ساتھ بیٹھ جاؤ۔“ (الہد راجلد ۳ نمبر ۲۹ مورخہ یکم اگست ۱۹۰۴ء صفحہ ۴)

۲۶ جولائی ۱۹۰۴ء ”بوقت فجر۔ دیکھا کہ ہم قادیان گئے ہیں۔ اپنے دروازے کے سامنے

کھڑے ہیں۔ ایک عورت نے کہا۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ۔ اور پوچھا کہ راضی خوشی آئے۔ خیر و عافیت سے آئے۔“

(الحکم جلد ۸ نمبر ۲۵، ۲۶ مورخہ ۳۱ جولائی و ۱۰ اگست ۱۹۰۴ء صفحہ ۱۵)

۲۷ جولائی ۱۹۰۴ء ”ایک نظارہ دکھایا گیا کہ کوئی امر پیش کیا گیا ہے۔ پھر الہام ہوا۔

إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ۔ إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ لَلْمَسِيحِ الْمَوْعُودِ۔“<sup>۱</sup>

(الحکم جلد ۸ نمبر ۲۵، ۲۶ مورخہ ۳۱ جولائی و ۱۰ اگست ۱۹۰۴ء صفحہ ۱۵)

۲۹ جولائی ۱۹۰۴ء (الف) ”دیکھا کہ بڑے مرزا صاحب مرحوم نے ایک بڑی لونی سیاہ رنگ کی بنوائی

ہے جو کہ حاجی باندھ لے کر آیا ہے اور گویا مرزا صاحب مرحوم کی طرف سے کہتا ہے کہ یہ اس کام (یعنی کوئی ناش

کرنی ہے یا ایسا ہی کوئی کام ہے) کے لئے بنوائی تھی لیکن اب آپ کا ارادہ اس کے لئے نہیں تو رکھ چھوڑو کسی اور

کام آئے گی۔“ (الحکم جلد ۸ نمبر ۲۵، ۲۶ مورخہ ۳۱ جولائی، ۱۰ اگست ۱۹۰۴ء صفحہ ۱۵)

(ب) ”مبارک سو مبارک۔ آسمانی تائیدیں ہمارے ساتھ ہیں۔

أَجْرُكَ قَائِمٌ وَذِكْرُكَ دَائِمٌ۔“<sup>۲</sup>

(الحکم جلد ۸ نمبر ۲۵، ۲۶ مورخہ ۳۱ جولائی، ۱۰ اگست ۱۹۰۴ء صفحہ ۱۵۔ الہد راجلد ۳ نمبر ۲۹ مورخہ یکم اگست ۱۹۰۴ء صفحہ ۴)

۱۔ (ترجمہ از مرتب) ہم نے اُسے لیلیۃ القدر میں اُتارا ہے۔ ہم نے اُسے مسیح موعود کے لئے اُتارا ہے۔

۲۔ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؒ) یہ الہام الہد راجلد ۳ نمبر ۲۹ مورخہ یکم اگست ۱۹۰۴ء صفحہ ۴ میں بھی ہے مگر اس میں الہام کے

متعلق وہ تشریح نہیں جو الحکم میں دی گئی ہے۔

۳۔ (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؒ) یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے والد ماجد حضرت مرزا غلام مرتضیٰ صاحب۔

۴۔ (ترجمہ از مرتب) تیرا اجر ثابت ہے اور تیرا ذکر دائم رہنے والا ہے۔

(ج) ”ا میں تمہیں بھی ایک معجزہ دکھاؤں گا۔ ۲ اَلنَّالِكَ الْحَدِيْدُ“<sup>۱</sup>

(البدردجلد ۳ نمبر ۲۹ مورخہ یکم اگست ۱۹۰۴ء صفحہ ۴)

۱۹۰۴ء ”کرم دین نام ایک مولوی نے فوجداری مقدمہ گورداسپور میں میرے نام دائر کیا اور میرے مخالف مولویوں نے اس کی تائید میں آتمارام اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کی عدالت میں جا کر گواہیاں دیں اور ناخنوں تک زور لگایا اور ان کو بڑی امید ہوئی کہ اب کی دفعہ ضرور کامیاب ہوں گے اور ان کو جھوٹی خوشی پہنچانے کے لئے ایسا اتفاق ہوا کہ آتمارام نے اس مقدمہ میں اپنی نانہمی کی وجہ سے پوری غور نہ کی اور مجھ کو سزائے قید دینے کے لئے مستعد ہو گیا۔ اُس وقت خدا نے میرے پر ظاہر کیا کہ وہ آتمارام کو اُس کی اولاد کے ماتم میں مبتلا کرے گا۔ چنانچہ یہ کشف میں نے اپنی جماعت کو سنا دیا اور پھر ایسا ہوا کہ قریباً بیس پچیس دن کے عرصہ میں دو بیٹے اُس کے مر گئے اور آخر یہ اتفاق ہوا کہ آتمارام سزائے قید تو مجھ کو نہ دے سکا۔ اگرچہ فیصلہ لکھنے میں اُس نے قید کرنے کی بنیاد بھی باندھی مگر اخیر پر خدا نے اُس کو اس حرکت سے روک دیا لیکن تاہم اُس نے سات سو روپیہ جرمانہ کیا۔ پھر ڈویژنل جج کی عدالت سے عزت کے ساتھ میں بری کیا گیا اور کرم دین پر سزا قائم رہی اور میرا جرمانہ واپس ہوا مگر آتمارام کے دو بیٹے واپس نہ آئے پس جس خوشی کے حاصل ہونے کی کرم دین کے مقدمہ میں ہمارے مخالف مولویوں کو تمنا تھی وہ پوری نہ ہو سکی اور خدا تعالیٰ کی اس پیشگوئی کے مطابق جو میری کتاب مواہب الرحمن میں پہلے سے چھپ کر شائع ہو چکی تھی، میں بری کیا گیا اور میرا جرمانہ واپس کیا گیا اور حاکم معجز کو منسوخی حکم کے ساتھ یہ تنبیہ ہوئی کہ یہ حکم اس نے بے جا دیا مگر کرم دین کو جیسا کہ میں مواہب الرحمن میں شائع کر چکا تھا سزا مل گئی اور عدالت کی رائے سے اُس

۱ (ترجمہ از مرتب) ہم نے تیرے لئے لوہے کو نرم کر دیا ہے۔

۲ (نوٹ از مولانا عبداللطیف بہاولپوری) قاضی محمد یوسف صاحب امیر جماعت احمدیہ سرحد اپنی ”سوانح ظہور احمد موعود“ میں لکھتے ہیں۔

”حضور نے رؤیا دیکھا کہ ایک شیر آتمارام کے دونوں لڑکے اٹھا کر لے گیا۔ ادھر حضرت صاحب نے رؤیا سنائی

ادھر آتمارام کو تارا گئی کہ آپ کے لڑکے کو طاعون ہو گیا۔ دو جوان لڑکے یکے بعد دیگرے طاعون سے مر گئے۔“

(ظہور احمد موعود صفحہ ۵۱، ۵۲ شائع کردہ قاضی محمد یوسف صاحب فاروقی احمدی)

کے کذاب ہونے پر مہر لگ گئی۔“ (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۲۴، ۱۲۵)

اگست ۱۹۰۴ء ”يَا جِبَالُ اسْجُدِي مَعَهُ وَالطَّيْرُ“<sup>۱</sup> (البدر جلد ۳ نمبر ۲۹ مورخہ یکم اگست ۱۹۰۴ء صفحہ ۴)

ستمبر ۱۹۰۴ء ”۱۔ خواب میں دیکھا کہ کسی نے کھجوریں اور بیر پکے ہوئے پیش کئے ہیں۔

۲۔ نہایت خوشنما برنی ایک ڈبے میں دیکھی۔

۳۔ ایک امیر کے نظارہ کے بعد الہام ہوا۔ يُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَى حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا<sup>۲</sup>

۴۔ کوئی کہتا ہے۔ ہماری قسمت آیت وار۔“ (الحکم جلد ۸ نمبر ۳۱ مورخہ ۱۷ ستمبر ۱۹۰۴ء صفحہ ۸)

ستمبر ۱۹۰۴ء ”إِنِّي مَعَ الرَّسُولِ فَقَطْ“<sup>۳</sup>

(الحکم جلد ۸ نمبر ۳۳ مورخہ ۳۰ ستمبر ۱۹۰۴ء صفحہ ۷)

۱۳ اکتوبر ۱۹۰۴ء ”مورخہ ۱۳ اکتوبر کو بوقت ساڑھے بارہ بجے الہام ہوا۔

قَدْ جَاءَ الدِّينُ مِنَ النَّصْرَةِ ثُمَّ سَيَعُودُ مِنَ النَّصْرَةِ“<sup>۴</sup>

(الحکم جلد ۸ نمبر ۳۳ مورخہ ۳۰ ستمبر ۱۹۰۴ء صفحہ ۶ حاشیہ)

۱۹۰۴ء ”بہت سے حادثات اور عجیب کاموں کے بعد تیرا حادثہ ہوگا۔“

(البدر جلد ۳ نمبر ۳۹ مورخہ ۱۶ اکتوبر ۱۹۰۴ء صفحہ ۸)

۲۰ اکتوبر ۱۹۰۴ء ”میں نے خواب میں سراج الحق کو دیکھا اور میں انہیں کہتا ہوں کہ اتنی مدت تم

کہاں رہے۔ پھر میں نے ارادہ کیا ہے کہ ایک الہام لکھوں اور وہ یہ ہے۔

إِشْرَاقُ الْعَارِضِ بَعْدَ إِصْلَاحِ الْعَارِضِ“<sup>۵</sup>

۲۔ ”اور خواب آئی کہ ایک مُرغ میرے بستر (پر) بیٹھا ہے۔ میں نے اُس کی ٹانگ (پر) سوئی

۱۔ (ترجمہ از مرتب) اے پہاڑو! تم بھی اس کی معیت اختیار کر کے سجدہ میں گر جاؤ اور پرندے بھی گر جائیں۔

۲۔ (ترجمہ از مرتب) وہ خدا کی محبت میں مسکینوں، یتیموں اور اسیروں کو کھانا کھلاتے ہیں۔

۳۔ (ترجمہ از مرتب) میں اپنے رسول کے ساتھ ہوں اور بس۔

۴۔ (ترجمہ از مرتب) دین پہلے بھی نصرت ہی سے غالب آیا تھا اور اب دوبارہ بھی وہ نصرت ہی کے ذریعہ سے

غالب آئے گا۔

۵۔ (ترجمہ از مرتب) بیماری سے شفا پانے کے بعد رخسار کا چمکنا۔

ماری اور پھر پکڑ کر اپنی زوجہ کو دیا جس سے مراد لڑکا کہتے ہیں۔“ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۳۰)

۲۱/نومبر ۱۹۰۴ء ”۲۵/شعبان ۱۳۲۲ھ ۴/نومبر ۱۹۰۴ء بروز جمعہ مقام سرائے بٹالہ بوقت واپسی اڑسیا لکوٹ۔ خواب میں میں نے دیکھا کہ راجہ گلاب سنگھ راجہ وفات (یافتہ) کشمیر میرے پیرد بارہا ہے اور پھر دیکھا کہ بہت سے زیورات سونے کے جمع ہو رہے ہیں اور مولوی نور دین صاحب نے پوچھا ہے یہ کیسے زیورات ہیں۔ میں نے کہا گوالیار کے راجہ نے خیرات کے لئے بھیجے ہیں اور گوالیار کا راجہ بھی ملنے کے لئے آتا ہے۔“

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۳۱)

۲۲/نومبر ۱۹۰۴ء ”مطابق ۱۲/رمضان ۱۳۲۲ھ۔ ۱/روز نقصان بر تو نیاید۔ ۲/کَيْشَلِكْ دُرُّ لَا يُضَاعُ۔ ۳/لَا يَأْتِي عَلَيْكَ يَوْمُ الْخُسْرَانِ۔“<sup>۱</sup>

۲۳/نومبر ۱۹۰۴ء (الف) ”آج خواب میں دیکھا کہ بہت سی کنجیاں میرے سامنے پڑی ہیں شاید ہزار دو ہزار کنجی ہے۔ یعنی مفتاح۔“

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۳۱)

(ب) ۲۳/نومبر ۱۹۰۴ء وقت ۹ بجے شام۔ ”میں نے دیکھا کہ میں ایک عورت کی چادر لے کر باہر نکلا ہوں اور ایک جگہ آتا ہوں جو مسجد سے مشابہ ہے۔ شاید وقت شام ہے اور میں اندر سے ننگا ہوں یعنی کرتہ نہیں ہے زنا نہ چادر اوپر ہے اور ایک رکعت پڑھ کر آیا ہوں کسی سبب سے باہر آ گیا ہوں آگے مولوی نور دین صاحب نماز شام پڑھنے لگے ہیں۔ میں نے کہا آپ نماز پڑھاویں انہوں نے نماز میں اوّل الْحَمْد پڑھا ہے۔ بعد اس کے یہ چند کلمے پڑھے ہیں جو اس وقت سمجھتا ہوں جو قرآن شریف میں سے ہیں اور وہ یہ ہیں۔

۱ (نوٹ از مولانا عبداللطیف بہاؤ پوری) اس خواب کو لکھنے سے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ دعا لکھی ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِیْ وَلَدًا ذَكَرًا حَامِسًا مَعَ حَیَاةٍ نَّفْسِیْ وَ زَوْجَتِیْ وَ وُلْدِیْ اَجْمَعِیْنَ۔ اٰمِیْن۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اے اللہ! مجھے میری بیوی اور میری ساری اولاد کی زندگی کے ساتھ ایک پانچواں فرزند فرما۔ آمین

۲ (ترجمہ از مرتب) نقصان کا دن تجھ پر نہ آئے۔ ۲ تیرے جیسا موتی ضائع نہیں کیا جاتا۔ ۳ تجھ پر گھائے کا دن نہیں آئے گا۔ (نوٹ از مولانا عبداللطیف بہاؤ پوری) الہام ”روز نقصان بر تو نیاید“ الحکم مورخہ ۲۴/نومبر ۱۹۰۴ء صفحہ ۱۶ اور البدر مورخہ ۲۴/نومبر و یکم دسمبر ۱۹۰۴ء صفحہ ۳ پر بھی شائع ہوا ہے۔

۳ (نوٹ از ناشر) الحکم مورخہ ۲۴/نومبر ۱۹۰۴ء صفحہ ۶ میں یہ خواب ان الفاظ میں درج ہے۔ ”اپنے آگے بہت سی کنجیاں دیکھیں جو شاید دو ہزار کے قریب ہیں یا زیادہ۔“

## الْفَارِقُ - وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْفَارِقُ ۱

بعد اس کے آنکھ کھل گئی۔“ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۳۲)

(ج) ”بیوی پھر گئی۔ اس کو مرتد ہونا کہتے ہیں۔ ہماری آخری گھڑی۔“

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۳۳)

**نومبر ۱۹۰۴ء** ”رؤیا۔ حضرت صاحبزادہ مبارک احمد سَلَّمَتَهُ اللهُ الْآخِذُ حضرت کو کچھ دیر تک نہیں ملا۔

حضرت کو تشویش اور فکر ہوئی۔ اس کی تلاش کر رہے ہیں۔ تب حضرت اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ نے فرمایا کہ یہ مبارک موجود تو

ہے۔ پھر حضرت نے تین سجدہ شکر کے کئے زمین پر۔“ (الحکم جلد ۸ نمبر ۴۰ مورخہ ۲۴ نومبر ۱۹۰۴ء صفحہ ۶)

**۲۵ نومبر ۱۹۰۴ء** ”الہام۔ غلام قادر آگئے۔ گھر نورا اور برکت سے بھر گیا۔ رَدَّ اللهُ إِلَيْهِ۔“

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۳۳)

۱۔ (ترجمہ از مرتب) وہ عظیم الشان اَمْر فارق آ رہا ہے اور تم کیا سمجھتے ہو کہ وہ اَمْر فارق کس شان کا ہوگا۔

۲۔ (نوٹ از ناشر) البدر مورخہ ۲۴ نومبر و یکم دسمبر ۱۹۰۴ء صفحہ ۳ و الحکم مورخہ ۲۴ نومبر ۱۹۰۴ء صفحہ ۶ میں یہ

رؤیا ۲۴ نومبر ۱۹۰۴ء کے حوالہ سے باختلاف الفاظ درج ہے۔ البدر میں اس رؤیا کے الفاظ یوں ہیں۔

”میں نے ایک سفید تہ بند باندھا ہوا ہے مگر وہ بالکل سفید نہیں ہے کچھ کچھ میلا ہے کہ اس اثناء میں مولوی صاحب

نماز پڑھانے لگے ہیں اور انہوں نے سورۃ الحمد بھر سے پڑھی ہے اور اُس کے بعد انہوں نے یہ پڑھا۔ الْفَارِقُ

وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْفَارِقُ۔ اس وقت مجھے یہی معلوم ہوا کہ یہ قرآن شریف میں سے ہی ہے۔“

۳۔ (نوٹ از ناشر) الحکم مورخہ ۲۴ نومبر ۱۹۰۴ء صفحہ ۶ میں یہ الہام یوں درج ہے۔

”غلام قادر آئے گھر نورا اور برکت سے بھر گیا۔ رَدَّ اللهُ إِلَيْهِ۔“

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ فرمودہ مورخہ ۲۳ اپریل ۱۹۹۹ء میں اس الہام کا اطلاق

صاحبزادہ مرزا غلام قادر صاحب کی شہادت پر ان الفاظ میں کیا۔

”اب میں آپ کے سامنے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک الہام پڑھ کر سناتا ہوں جس کا اطلاق لازماً

مرزا غلام قادر شہید کے اوپر ہوتا ہے۔ اس کے سوا ہونہیں سکتا۔

۱۹۰۴ء میں ۲۵ نومبر کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام ہوا۔ ”غلام قادر آگئے، گھر نورا اور برکت سے بھر

گیا۔ رَدَّ اللهُ إِلَيْهِ۔ نیچے ترجمہ ہے اللہ تعالیٰ نے اسے میرے پاس پھر بھیج دیا۔ رَدَّ اللهُ إِلَيْهِ۔ کا ترجمہ ہے اللہ تعالیٰ

نے اسے میرے پاس بھیج دیا۔ اب غلطی سے اس سے پہلے اس الہام کو حضرت مرزا غلام قادر کے اوپر چسپاں کرنے

کی کوشش کی گئی ہے حالانکہ حضرت مرزا غلام قادر تو اس الہام سے بہت پہلے وفات پا چکے تھے اور ان کے آنے سے

مسیح موعود کا گھر کیسے برکت سے بھر گیا۔ ”گھر نورا اور برکت سے بھر گیا۔“ ظاہر ہے کہ یہ ایک پیشگوئی تھی۔ ایک ایسا

غلام قادر آنے والا ہے میری اولاد میں جس کے آنے سے جس گھر میں آئے گا وہ گھر برکت اور نور سے بھر جائے گا۔“

(شہدائے احمدیت صفحہ ۱۶۔ شاخ کردہ طاہر فاؤنڈیشن ربوہ۔ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

۴۔ (ترجمہ از مرتب) اللہ تعالیٰ نے اسے میرے پاس پھر بھیج دیا۔



۸/دسمبر ۱۹۰۴ء (الف) ”رسید مُژدہ کہ ایام نوبہار آمد<sup>۱</sup>

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۳۳۔ البدر جلد ۳ نمبر ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶ مورخہ ۲۴ نومبر و دیکم دسمبر ۱۹۰۴ء صفحہ ۸۔ ب)

(ب) ۸/دسمبر ۱۹۰۴ء روزِ عیدِ روزِ جمعہ ”إِنَّا آعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ“<sup>۲</sup>

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۳۳)

۱۲/دسمبر ۱۹۰۴ء ”لَا تَيْدَسُوا مِنْ خَزَائِنِ رَحْمَةِ رَبِّيَ۔ ۲ إِنَّا آعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ“<sup>۳</sup>

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۳۳)

۶/جنوری ۱۹۰۵ء ”حضرت حکیم نور الدین صاحب کی طبیعت بہت علیل رہی چنانچہ اسی وجہ سے

آپ کو درسِ قرآن ملتوی رکھنا پڑا۔ آپ کی طبیعت کی ناسازی دیکھ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آپ کی صحت کے لئے کثرت سے دعا شروع کی تو ۶/جنوری کو آپ نے تشریف لا کر فرمایا کہ میں دعا کر رہا تھا کہ یہ الہام ہوا۔

إِنْ كُنْتُمْ فِي رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلَىٰ عَبْدِنَا فَأْتُوا بِشَفَاءٍ مِّنْ مِّمْلَةٍ۔“<sup>۴</sup>

(البدر جلد ۴ نمبر ۲ مورخہ ۱۰ جنوری ۱۹۰۵ء صفحہ ۵)

۱۸/جنوری ۱۹۰۵ء (الف) ”۱۸/جنوری ۱۹۰۵ء روز چار شنبہ مطابق ۱۱ ذی قعدہ ۱۳۲۲ھ

پہلے قریب صبح دیکھا کہ کسی نے بہت سے پیسے جس قدر ہاتھ میں آسکتے ہیں میرے ہاتھ میں دے دیئے۔

بعد اس کے الہام ہوا۔ اِنِّیْ مَعَ الرَّسُوْلِ اَقْوَمُ<sup>۵</sup> بعد اس کے آنکھ کھل گئی۔

پھر غنودگی ہو کر دیکھا کہ دولفانے بند جن میں خط ہیں یا کوئی خبر ہے کسی کے ہاتھ میں ہیں۔ اس نے ان

دونوں میں سے ایک لفافہ مجھے دے دیا۔ بعد اس کے الہام ہوا۔ چونکا دینے والی خبر

یہ وقت صبح تھا۔ پانچ صبح کے بج چکے تھے کچھ منٹ اوپر بھی۔ (۱۸/جنوری ۱۹۰۵ء روز چار شنبہ)

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۳۴)

۱۔ (ترجمہ از مرتب) خوشخبری آئی ہے کہ نئی بہار کے دن آگئے ہیں۔

۲۔ (ترجمہ از مرتب) ہم نے تجھے خیر کثیر دیا۔

۳۔ (ترجمہ از مرتب) میرے رب کی رحمت کے خزانوں سے تم نا امید مت ہو۔ ہم نے تجھے خیر کثیر دیا۔

۴۔ (ترجمہ از مرتب) جو کچھ ہم نے اپنے بندے پر نازل کیا ہے اگر تمہیں اس میں کوئی شک ہو تو اس شفا کی مثل کوئی شفا پیش کرو۔

۵۔ (ترجمہ از مرتب) میں اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہوں گا۔

۶۔ نیز دیکھئے البدر مورخہ یکم فروری ۱۹۰۵ء صفحہ ۳ و الحکم مورخہ ۳۱ جنوری ۱۹۰۵ء صفحہ ۸ (عبداللطیف بہاؤ پوری)

(ب) ”بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ“

۱ غَلَبَتِ الرُّومُ فِي أَدْنَى الْأَرْضِ وَهُمْ مِنْ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُونَ۔ ۲ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوْا وَالَّذِينَ هُمْ مُحْسِنُونَ۔ ۳ أَنِّي أَمَرُ اللَّهَ فَلَا تَسْتَعْجِلُوهُ۔ ۴ بِشَارَةٌ تَلْقَاهَا النَّبِيُّونَ۔ ۵ تَرَى نَصْرًا مِنَ اللَّهِ وَآيَاتُهُمْ يَعْجَبُونَ۔ ۶ إِنَّهُ كَرِيمٌ تَمَشَّى أَمَامَكَ وَعَادَى لَكَ مِنْ عَادَى۔ ۷ ذَلِكَ بِمَا عَصَوْا وَكَانُوا يَعْتَدُونَ۔ ۸ إِنِّي مُهَيِّئُ مَنْ أَرَادَ إِهَانَتَكَ وَإِنِّي مُعَيِّنٌ مَنْ أَرَادَ إِعَانَتَكَ۔ ۹ إِذَا غَضِبْتَ غَضِبْتُ وَكُلَّمَا أَحْبَبْتَ أَحْبَبْتُ۔ ۱۰ أَنْتَ وَجِيهٌ فِي حَضْرَتِي۔ ۱۱ اخْتَرْتُكَ لِنَفْسِي۔ ۱۲ يَحْمَدُكَ مِنْ عَرْشِهِ۔ ۱۳ يَحْمَدُكَ اللَّهُ وَيَمْنِيئُ إِلَيْكَ۔ ۱۴ أَتَرَكَ اللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ۔ ۱۵ سَنُنَجِّيكَ۔ سَنُعَلِّيكَ۔ ۱۶ سَأُكْرِمُكَ إِكْرَامًا عَجَبًا۔ ۱۷ إِنِّي مَعَ الْأَفْوَاجِ إِيَّاكَ بَعْتَةً۔ ۱۸ آيَاتٌ لِلسَّائِرِينَ۔ ۱۹ ظَفَرٌ مِنَ اللَّهِ وَفَتْحٌ مُبِينٌ۔ ۲۰ أَنْتَ مَعِي وَأَنَا مَعَكَ۔ ۲۱ أُرِيحُكَ وَلَا أُجِيحُكَ۔ ۲۲ أَطَالَ اللَّهُ بِقَاءِكَ وَكَتَمَ اللَّهُ عِزَّكَ۔ وَطَوَّلَ اللَّهُ عُمُرَكَ۔ ۲۳ نصرت وفتح و ظفر تا بست سال۔ ۲۴ میدان میں فتح۔ ۲۵ أَنْتَ مَعِي بِمَنْزِلَةِ عَرْشِي۔ ۲۶ أَنْتَ مَعِي بِمَنْزِلَةِ تَوْحِيدِي وَتَفْرِيدِي۔

۱۔ (ترجمہ از مرتب) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ۱۔ رومی قریب کی زمین میں مغلوب ہو گئے اور وہ مغلوب ہو جانے کے بعد ہی غالب آئیں گے۔ ۲۔ یقیناً اللہ ان لوگوں کے ساتھ ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور ان لوگوں کے ساتھ ہے جو نیکو کار ہیں۔ ۳۔ اللہ کا حکم آ گیا پس جلدی نہ چاہو۔ ۴۔ یہ وہ خوشخبری ہے جو نبیوں کو ملی۔ ۵۔ تو اللہ کی طرف سے نصرت کو دیکھے گا اور وہ بہکتے رہیں گے۔ ۶۔ وہ کہ کریم ہے تیرے آگے آگے چلتا ہے اور اس کو اپنا دشمن قرار دیتا ہے جو تجھ سے دشمنی کرتا ہے۔ ۷۔ یہ اس وجہ سے کہ انہوں نے نافرمانی کی اور حد سے بڑھتے تھے۔ ۸۔ میں اس کو ذلیل کروں گا جو تیری ذلت کا ارادہ کرے اور میں اس کا مددگار ہوں گا جو تیری مدد کرے۔ ۹۔ جب تو غضبناک ہوتا ہے تو میں غضبناک ہوتا ہوں اور ہر وہ جس سے تو محبت کرتا ہے اس سے میں بھی محبت کرتا ہوں۔ ۱۰۔ تو میری بارگاہ میں وجیہ ہے۔ ۱۱۔ میں نے تجھ کو اپنے لئے چن لیا۔ ۱۲۔ وہ اپنے عرش سے تیری تعریف کرتا ہے۔ ۱۳۔ اللہ تیری تعریف کرتا ہے اور تیری طرف چل کر آتا ہے۔ ۱۴۔ اللہ تعالیٰ نے تجھے ہر چیز پر ترجیح دی۔ ۱۵۔ ہم جلد ہی تجھے نجات دیں گے۔ ہم تجھے جلد ہی غالب کریں گے۔ ۱۶۔ عنقریب میں تجھے بزرگی دوں گا جس سے لوگ تعجب کریں گے۔ ۱۷۔ میں اچانک فوجوں کے ساتھ تیرے پاس آؤں گا۔ ۱۸۔ پوچھنے والوں کے لئے نشان ہیں۔ ۱۹۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ظفر اور کھلی کھلی فتح۔ ۲۰۔ تو میرے ساتھ ہے اور میں تیرے ساتھ ہوں۔ ۲۱۔ تجھے آرام دوں گا اور تیرا نام نہیں مٹاؤں گا۔ ۲۲۔ اللہ تجھے دیر تک باقی رکھے اور تیرے اعزاز کو مکمل کرے اور تیری عمر کو لمبا کرے۔ ۲۳۔ نصرت اور فتح اور ظفر بیس سال تک..... ۲۵۔ تو مجھ سے بمنزلہ میرے عرش کے ہے۔ ۲۶۔ تو مجھ سے بمنزلہ میری توحید اور تفرید کے ہے۔

۲۷ اَنْتَ مِثِّي بِسْمِزَلَّةٍ لَا يَعْلَمُهَا الْخَلْقُ۔ ۲۸ يَعْصِبُكَ اللهُ وَ لَوْ لَمْ يَعْصِبْكَ النَّاسُ۔ ۲۹ اَلَيْسَ اللهُ بِكَافٍ عَبْدًا۔ ۳۰ يَا جِبَالَ اَوْبِي مَعَهُ وَالطَّيْرَ۔ ۳۱ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحَابِ الْفِيلِ۔ ۳۲ اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِي تَضْلِيلٍ۔“  
(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۳۴، ۳۵)

۲۸ جنوری ۱۹۰۵ء ”الہام۔ ۱ بِسْمِ الْكَافِي۔ ۲ بِسْمِ اللهِ الشَّافِي۔ ۳ بِسْمِ اللهِ الْغُفُورِ الرَّحِيمِ۔ ۴ بِسْمِ اللهِ الْبَرِّ الرَّحِيمِ۔ ۵ يَا حَفِيظُ۔ يَا عَزِيزُ۔ يَا رَفِيعُ۔ ۶ يَا وَلِيَّ اَشْفِيئِي۔“  
(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۳۵)

کیم فروری ۱۹۰۵ء (الف) ”اِنِّي مَعَ الرُّوحِ مَعَكَ وَمَعَ اَهْلِكَ۔ ۲ اِنِّي لَا جِدَ رِيحَ يُوَسِّفُ لَوْلَا اَنْ تُغْفِدُ وَاِنْ۔“  
(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۳۵)

بقیہ ترجمہ۔ ۲۷ تو مجھ سے اس مرتبہ پر ہے جس کو مخلوق نہیں جانتی۔ ۲۸ اللہ تجھے بجائے گا خواہ لوگ تجھے نہ بچائیں۔ ۲۹ کیا اللہ اپنے بندے کے لئے کافی نہیں۔ ۳۰ اے پہاڑو! اس کے ساتھ جھک جاؤ اور اے پرندو تم بھی۔ ۳۱ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ تیرے رب نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیسا سلوک کیا۔ ۳۲ کیا ان کی تدبیر کو ناکام نہ بنا دیا۔  
۱ (ترجمہ از مرتب) میں اللہ کے نام سے مدد چاہتا ہوں جو کافی ہے۔ ۲ میں اللہ کے نام سے مدد چاہتا ہوں جو شافی ہے۔ ۳ میں اللہ کے نام سے مدد چاہتا ہوں جو غفور و رحیم ہے۔ ۴ میں اللہ کے نام کے ساتھ مدد چاہتا ہوں جو احسان کرنے والا رحم کرنے والا ہے۔ ۵ اے حفاظت کرنے والے۔ اے غالب۔ اے رفیق۔ اے ولی مجھے شفا دے۔  
۶ (نوٹ از ناشر) البدر مورخہ کیم فروری ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۳ اور الحکم مورخہ ۳۱ جنوری ۱۹۰۵ء صفحہ ۸ پر یہ الہامات یوں درج ہیں۔  
”۲۷ جنوری ۱۹۰۵ء کو حضرت اقدس کے دائیں رخسارہ مبارک پر ایک آماں سامنودار ہوا جس سے بہت تکلیف ہوئی۔ حضور نے دعا فرمائی تو ذیل کے فقرات الہام ہوئے۔ دم کرنے سے فوراً صحت حاصل ہو گئی۔“

بِسْمِ اللهِ الْكَافِي۔ بِسْمِ اللهِ الشَّافِي۔ بِسْمِ اللهِ الْغُفُورِ الرَّحِيمِ۔ بِسْمِ اللهِ الْبَرِّ الرَّحِيمِ۔

يَا حَفِيظُ يَا عَزِيزُ۔ يَا رَفِيعُ۔ يَا وَلِيَّ اَشْفِيئِي۔“

۳ (ترجمہ از مرتب) میں مع جبریل کے تیرے ساتھ اور تیرے اہل کے ساتھ ہوں۔ ۲ اگر ایسا نہ ہو کہ تم مجھے جھٹلانے لگو تو میں ضرور کہوں گا کہ مجھے یقیناً یوسف کی خوشبو آ رہی ہے۔

۴ (نوٹ از ناشر) البدر مورخہ ۸ فروری ۱۹۰۵ء صفحہ ۲ اور الحکم مورخہ ۱۰ فروری ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۲ میں یہ الہامات ترتیب کے اختلاف سے درج ہیں۔

(ب) ۱ اَنْتَ مِیْبِیْ بِمَنْزِلَةِ تَوْحِیْدِیْ وَ تَفَرِّیْدِیْ۔ ۲ اَنْتَ مِیْبِیْ بِمَنْزِلَةِ عَزِّیْنِ۔ ۳ اَنْتَ مِیْبِیْ بِمَنْزِلَةِ وَلَدِیْ۔ ۴ اَنْتَ مِیْبِیْ بِمَنْزِلَةِ لَا یَعْلَمُهَا الْخَلْقُ۔ ۵ اِنِّیْ مَعَ الرُّوْحِ مَعَكَ وَ مَعَ اَهْلِكَ ۶ اَثَرْتُكَ وَ اَخْتَرْتُكَ۔ ۷ اَنْتَ وَ جِیْہُ فِیْ حَضْرَتِیْ۔ ۸ اِخْتَرْتُكَ لِنَفْسِیْ۔“<sup>۱</sup> (کافی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۳۵)

(ج) ”رؤیا۔ ایک کاغذ دکھایا گیا جس میں کچھ سطور فارسی خط میں ہیں اور سب انگریزی لکھا ہوا ہے۔ مطلب جن کا یہ سمجھ میں آیا کہ جس قدر روپیہ نکلتا ہے سب دے دیا جاوے گا۔“

(الہدیر جلد ۴ نمبر ۵ مورخہ ۸ فروری ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۵ مورخہ ۱۰ فروری ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۲)

(د) ”ایک رؤیا دیکھی کہ ایک کاغذ ہے جس کے اوپر کی دو تین سطریں فارسی خط میں ہیں باقی سب انگریزی ہے۔ اس کا مطلب یہ سمجھ میں آیا کہ گویا کوئی میرا نام لے کر کہتا ہے کہ دو سو پچاس روپیہ انہیں دیا جائے۔“

(ریویو آف ریلیجنز جلد ۴ نمبر ۲ فروری ۱۹۰۵ء ٹائٹل صفحہ آخر)

۴ فروری ۱۹۰۵ء ”۱ سَلَامٌ قَوْلًا مِّن رَّبِّ رَحِيْمٍ۔ ۲ وَ اِمْتَاذُوا الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمَجْرِمُونَ۔

۳ سَلَامٌ قَوْلًا مِّن رَّبِّ رَحِيْمٍ۔ ۴ وَ اِمْتَاذُوا الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمَجْرِمُونَ۔“<sup>۲</sup>

(کافی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۳۵)

۲۰ فروری ۱۹۰۵ء (الف) ”اِنَّمَا اَمْرُكَ اِذَا اَرَدْتَ شَيْئًا اَنْ تَقُوْلَ لَهُ كُنْ فَيَكُوْنُ۔“

(الہدیر جلد ۴ نمبر ۷ مورخہ ۵ مارچ ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۷ مورخہ ۲۳ فروری ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۲۔ ریویو آف ریلیجنز ماہ مارچ ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۳۰)

(ترجمہ) ”تو جس بات کا ارادہ کرتا ہے وہ تیرے حکم سے فی الفور ہو جاتی ہے۔“

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۰۸)

(ب) ”حضور کی طبیعت ناساز تھی۔ حالت کشفی میں ایک شیشی دکھائی گئی جس پر لکھا ہوا تھا۔“

خاکسار پیپر منٹ۔“

(الحکم جلد ۹ نمبر ۷ مورخہ ۲۳ فروری ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۲۔ ریویو آف ریلیجنز ماہ مارچ ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۳۰)

۱ (ترجمہ از مرتب) ”اُو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ میری توحید اور تفرید۔ ۲ تو مجھ سے بمنزلہ عرش کے ہے۔ ۳ تو مجھ سے بمنزلہ بیٹے کے ہے۔ ۴ تو مجھ سے اس مرتبہ پر ہے جس کو دنیا نہیں جانتی۔ ۵ میں مع جبریل کے تیرے ساتھ ہوں اور تیرے اہل کے ساتھ۔ ۶ میں نے تجھے ترجیح دی اور تجھ کو چن لیا۔ ۷ تو میری درگاہ میں وجیہ ہے۔ ۸ میں نے تجھ کو اپنے لئے چن لیا۔“

۲ (ترجمہ از مرتب) ”اسلامتی ہو رب رحیم کی طرف سے یہ بات ہے۔ ۲ اور اے مجرمو! آج تم علیحدہ ہو جاؤ۔ ۳ سلامتی ہو رب رحیم کی طرف سے یہ بات ہے۔ ۳ اور اے مجرمو! آج تم علیحدہ ہو جاؤ۔“

۲۷ فروری ۱۹۰۵ء ” میں نے بطور کشف دیکھا کہ دردناک موتوں سے عجیب طرح پر شورِ قیامت برپا

ہے۔ میرے منہ پر یہ الہامِ الہی تھا کہ مَوْتَا مَوْتِي لَگ رہی ہے

اور مجھے دکھایا گیا کہ ملک عذابِ الہی سے مٹ جانے کو ہے۔ نہ مستقل سکونت امن کی جگہ رہے گی نہ عارضی سکونت۔ مقاموں پر اور عارضی سکونت گاہوں پر آفت آئے گی اور پھر مارچ کے مہینہ میں خدا تعالیٰ نے اپنی پاک وحی سے میرے پر ظاہر کیا کہ مکذوبوں کو ایک نشان دکھایا جائے گا۔“

(اشتہار الدعوت ۱۵/۵ اپریل ۱۹۰۵ء۔ مجموعہ اشتہارات جلد ۳ صفحہ ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰ مطبوعہ ۲۰۱۸ء)

۱۔ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؒ) یہ شورِ قیامت برپا کرنے والا نشان وہ زلزلہ تھا جو ۴ اپریل ۱۹۰۵ء کی صبح کو مختلف مقامات پر آیا اور متعدد اخباروں میں اسے نمونہء قیامت قرار دیا گیا۔ اخبار روکیل امرتسر نے لکھا۔

”یہ زلزلہ اس درجہ ہولناک اور مہیب تھا کہ اسے قیامتِ صغریٰ کہنا کچھ مبالغہ نہ ہوگا بلکہ جس وقت وہ اپنی پوری شدت پر خدائے قہار کا جلال ظاہر کر رہا تھا۔ اُس وقت تو لوگوں کو عموماً یہی یقین آ گیا تھا کہ بس قیامت آ ہی گئی ہے۔“

یہ تصدیق ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس ارشاد کی جو حضورؐ نے فرمایا کہ

”یہ ایک قیامت ہے۔ جو لوگ قیامت کے منکر ہیں وہ اب دیکھ لیں کہ کس طرح ایک ہی سینڈ میں ساری دنیا فنا ہو سکتی ہے..... اور فرمایا۔ یہ قیامت ہمارے لئے نصرتِ الحق ہے۔ ہم صبحِ یومی مضمون لکھ رہے تھے اور اس الہام پر پہنچے تھے جو براہین احمدیہ میں درج تھا کہ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اُس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اُس کی سچائی کو ظاہر کر دے گا۔“

ہم یہ الفاظ لکھ ہی رہے تھے اور اس کے پورا ہونے کے ثبوت آگے درج کرنے کو تھے کہ یک دفعہ زلزلہ ہوا۔ یہ ایک زور آور حملہ ہے اور پیشگوئی میں حملوں کا لفظ جمع ہے جو عربی میں تین پر اطلاق پاتا ہے اس واسطے خوف ہے کہ طاعون اور زلزلہ کے سوائے خدا جانے تیسرا حملہ کون سا ہے جو ہماری سچائی کے ثبوت کے واسطے خدا تعالیٰ نے ظاہر فرمایا ہے۔“

(بدر سلسلہ جدید جلد ۱ نمبر ۱ مورخہ ۱۶ اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۶)

۲۔ (نوٹ از ناشر) البدر مورخہ ۵ مارچ ۱۹۰۵ء صفحہ ۳ اور الحکم مورخہ ۲۴ مارچ ۱۹۰۵ء صفحہ ۲ کے تحت بھی یہ الہام مع کشف درج ہے۔

۳۔ (نوٹ از ناشر) البدر کے ایڈیٹر مکرم بابو محمد افضل صاحب ۲۱ مارچ ۱۹۰۵ء کو وفات پا گئے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بطور ایڈیٹر مکرم مفتی محمد صادقؒ کے تقرر کی توثیق فرمائی اور یہ خبر الحکم میں بڑے نمایاں طور پر شائع ہوئی۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحبؒ کے ایڈیٹر بننے کے بعد اپریل ۱۹۰۵ء کے پہلے دو پرچے ”البدر“ کے ٹائٹل پر ہی شائع ہوئے۔ پھر ۲۰ اپریل ۱۹۰۵ء کے پرچے سے ”البدر“ کی بجائے ”بدر“ نمایاں طور پر اخبار کی پیشانی پر شائع ہوتا رہا۔ بعض احباب خود سے ایک عرصہ تک اسے ”بدر سلسلہ جدید“ لکھتے رہے۔

## ۲۷ مارچ ۱۹۰۵ء ”خداے عزوجل اس کی عزت رکھے۔“

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۳۹)

## ۳۱ مارچ ۱۹۰۵ء ”وہ رات جس کے بعد جمعہ ۳ مارچ ۱۹۰۵ء ہے ایک بجنے کے بعد پینتیس منٹ پر

اس رات میں میں نے خواب دیکھا کہ کچھ روپیہ کی کمی اور سخت مشکلات پیش ہیں اور بہت فکر دامن گیر ہے۔ میں کسی کو کہتا ہوں کہ ایک کاغذ بناؤ جس میں لکھا ہو کہ جمع یہ تھا اور خرچ یہ ہوا۔ کوئی میری بات کی طرف توجہ نہیں کرتا اور سامنے ایک شخص کچھ حساب کے کاغذات لکھ رہا ہے۔ میں نے شناخت کیا کہ یہ تو لکھنؤ داس جمع خرچ نویس ہے جو کسی زمانہ میں خزانہ سیالکوٹ میں اسی عہدہ پر نوکر تھا۔ میں نے اس کو بلانا چاہا۔ وہ بھی نہ آیا۔ لا پروا رہا۔ اور میں نے دیکھا کہ روپیہ کی بہت کمی ہے۔ کسی طرح بات نہیں بنتی۔ اسی اثناء میں ایک صالح مرد سادہ طبع سادہ پوش آیا۔ اُس نے اپنی بھری ہوئی مٹھی روپیہ کی میری جھولی میں ڈال دی اور ایسے جلدی چلا گیا کہ میں اس کا نام بھی نہ پوچھ سکا مگر پھر بھی روپیہ کی کمی رہی۔ پھر ایک اور صالح مرد آیا جو محض نورانی شکل سادہ طبع کوٹلہ کے ایک صوفی کی شکل کے مشابہ تھا جس کا نام غالباً کرم الہی یا فضل الہی ہے جس نے گرتہ بیچ کر ہمیں روپیہ دیا تھا صورت انسان کی ہے مگر علیحدہ خلقت کا آدمی معلوم ہوتا ہے۔ اس نے دونوں ہاتھ روپیہ سے بھر کر میری جھولی میں وہ روپیہ ڈال دیا اور وہ بہت سا روپیہ ہو گیا۔ میں نے پوچھا کہ آپ کا نام کیا ہے۔ اس نے کہا۔ نام کیا ہوتا ہے نام کچھ نہیں۔ میں نے کہا کچھ بتلاؤ۔ نام کیا ہے۔ اس نے کہا ٹیچی۔ اور میں اُس وقت چشم پُر آب ہو گیا کہ ہماری جماعت میں ایسے بھی ہیں جو اس قدر روپیہ دیتے اور نام نہیں بتلاتے اور ساتھ ہی کہتا ہوں کہ یہ تو آدمی نہیں ہے یہ تو فرشتہ ہے۔ اور جب بہت سے مال کا نظارہ میرے سامنے آیا میں نے کہا میں اس میں سے منظور محمد کی بیوی کو دوں گا کہ وہ حاجت مند ہے اور جب میں نے یہ خواب دیکھا اس وقت رات کا ایک بج کر اس پر پینتیس منٹ زیادہ گزر چکے تھے۔“

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۳۹)

۱ ”ٹیچی پنجابی زبان میں وقت مقررہ کو کہتے ہیں۔ یعنی عین ضرورت کے وقت پر آنے والا۔“

(حقیقۃ الہی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۳۴۶)

۲ (نوٹ از ناشر) الحکم مورخہ ۲۴ مارچ ۱۹۰۵ء صفحہ ۲ اور ریویو آف ریلیجنز ماہ مارچ ۱۹۰۵ء ٹائٹل صفحہ آخر پر یہ خواب یوں درج ہے۔

”کوئی شخص ہے اس سے میں کہتا ہوں کہ تم حساب کر لو مگر وہ نہیں کرتا اتنے میں ایک شخص آیا اور اس نے ایک مٹھی

۶ مارچ ۱۹۰۵ء ”تھوڑی سی غنودگی ہوئی تو دیکھتا ہوں کہ یہ مکان لُجواب بن رہا ہے (جس کا اشتہار کشتی نوح میں دیا تھا) سامنے آ گیا ہے۔ اس پر ایک معمار بیٹھا ہے۔ اس نے کہا۔ مبارک۔ میں نے کہا خیر مبارک۔“ (الحکم جلد ۹ نمبر ۱۰ مورخہ ۲۴ مارچ ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ ریویو آف ریلیجنز جلد ۴ نمبر ۳ بابت ماہ مارچ ۱۹۰۵ء ٹائٹل صفحہ آخر)

تخمیناً ۱۸ مارچ ۱۹۰۵ء ”میں نے خواب میں دیکھا کہ کوئی مجھے کہتا۔ سزائے موت۔ یعنی چالیس دن کے بعد موت کا حکم ہے۔ میں نے مولوی محمد علی صاحب سے پوچھا ہے اس حکم کا اپیل بھی ہو سکتا ہے؟ انہوں نے کہا اپیل ہو سکتا ہے بلکہ اپیل دراپیل بھی۔“

پھر بعد اس کے مجھے ۱۸ مارچ ۱۹۰۵ء کو بخار ہوا۔ پیشاب نہایت شدید درد سے آتا تھا اور پیشاب کی راہ خون آنا شروع ہوا یہاں تک کہ بہت سا خون نکلا۔

پھر خدا تعالیٰ کی طرف سے ۱۸ مارچ ۱۹۰۵ء کے بعد شام کو الہام ہوا۔ سنتا ہے۔ دیکھتا ہے  
پھر الہام ہوا۔  
لَا تَيْسُرُوا مِنْ رُوحِ اللَّهِ

پھر ایک الہام عربی میں تھا جس کے یہ معنی تھے کہ مکتبہ بین کونشان دکھلائے جائیں گے۔ پھر بعد اس کے مرض سے اس قدر تخفیف کہ مرض دُور ہو گئی صرف کسی قدر سوزش باقی ہے۔“ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۴۰)

۲۰ مارچ ۱۹۰۵ء ”آج ۲۰ مارچ ۱۹۰۵ء کو مرض طاعون میں محمد افضلؒ بیمار ہوا اور اسی وقت کسی کی نسبت جو معلوم نہیں الہام ”شکار مرگ۔“ وَاللَّهُ أَعْلَمُ کس کی نسبت ہے۔ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۴۰)

بقیہ حاشیہ۔ بھر کر روپے مجھے دیئے ہیں اس کے بعد ایک اور شخص آیا جو الہی بخش کی طرح ہے مگر انسان نہیں بلکہ فرشتہ معلوم ہوتا ہے اس نے دونوں ہاتھ روپیوں کے بھر کر میری جھولی میں ڈال دیئے ہیں تو وہ اس قدر ہو گئے ہیں کہ میں ان کو گن نہیں سکتا پھر میں نے اس کا نام پوچھا تو اس نے کہا میرا کوئی نام نہیں دوبارہ دریافت کرنے پر کہا کہ میرا نام ہے پٹیچی۔ میں نے بہت سا مال دیکھ کر دل میں کہا کہ فلاں حاجت مند کو کچھ دے دوں گا اور ایک حاجت مند دکھایا گیا سخت حال قابل رحم۔“

۱۔ (نوٹ از حضرت مولانا جلال الدین شمسؒ) اس سے وہ مکان مراد ہے جس میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؒ رہتے تھے۔  
۲۔ (ترجمہ از مرتب) اللہ تعالیٰ کی رحمت سے نا امید مت ہو۔

۳۔ (نوٹ از ناشر) الحکم مورخہ ۲۴ مارچ ۱۹۰۵ء صفحہ ۲ میں ۱۸ و ۱۹ مارچ ۱۹۰۵ء کے تحت یہ الہامات یوں درج ہیں۔ ”وہ سنتا ہے اور دیکھتا ہے۔ لَا تَيْسُرُوا مِنْ رُوحِ اللَّهِ۔ ایک عربی الہام تھا الفاظ مجھے یاد نہیں رہے حاصل مطلب یہ ہے (مکتبوں کونشان دکھایا جاوے گا۔“

۴۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ”محمد افضل مرحوم ۲۱ مارچ ۱۹۰۵ء کو فوت ہو گیا۔“ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۴۰)

”أُنزِلَ الرَّحْمَةُ عَلَى ثَلَاثٍ - الْعَيْنِ وَعَلَى الْأَخْرِيِّينَ“<sup>۱</sup> مارچ ۱۹۰۵ء

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۴۱)

۲۳/مارچ ۱۹۰۵ء (الف) ”آج میں نے ایک لمبی خواب میں دیکھا کہ ایک جگہ میں ہوں اور آتما مجسٹریٹ گورداسپور میرے پاس ہے۔ ہم زمین پر بیٹھے ہیں اور بہت سی گفتگو مقدمہ کی بابت اس سے ہوئی ہے۔ میں کچھ ایسا ذکر کرتا ہوں کہ تُو نے تو مجھے ستایا، خدا نے مجھے بری کیا۔ تو نے مجھے تکلیف دی۔ پھر میں کہتا ہوں کہ دراصل اس مقدمہ میں انصاف کرنا تیرے پر مشکل تھا کہ دو فریق کے ایک ہی وقت میں تیرے پاس مقدمے پیش ہوئے اور تیری انصافی قوت طعنِ خلق یا حکام کی بدظنی کا خیال کر کے اسی خیال کی مغلوب ہو گئی۔ تو نے خدا کا خوف نہیں کیا مگر افسوس ہے کہ ایک بد معاش کے لئے تو نے مجھے بہت تکلیف دی اور میں نے تیری اولاد کی نسبت کچھ نہیں کہا صرف ایک خواب ان کی موت کی نسبت دیکھا تھا جو پورا ہو گیا۔ شاید اسی خواب کی وجہ سے تجھ میں مخالفت کا جوش پیدا ہوا۔ اس نے آہ مار کر کہا کہ مجھ سے غلطی ہوئی اور دراصل اس دھوکہ دینے کا بانی چند لعل ہے۔ پھر بعد اس کے نہایت غمناک دل سے گویا اس پر کوئی مصیبت ہے عذر خواہ ہو کر اس نے اپنا سر میرے بازو پر رکھ دیا گویا سجدہ کرتا ہے اور میری پناہ مانگتا ہے۔ میں نے کہا اچھا۔ میں نے خدا کے لئے تیرا گناہ بخشا۔ یہ بات کہتے ہی آنکھ کھل گئی اور جب میں نے اس کے بیٹے کا ذکر کیا تو میں زمین پر الگ جا بیٹھا اور اس کو دکھایا کہ خواب میں جب تیرے بیٹے کی موت مجھ کو دکھائی گئی تو تم اس طرح زمین پر بیٹھے تھے۔“

(ب) ”الہام۔ فَأَجَاءَهُ الْمَخَاضُ إِلَى جُدْعِ النَّخْلَةِ - قَالَ يَلَيْتَنِي مِتُّ قَبْلَ هَذَا وَكُنْتُ نَسِيًّا مَّنْسِيًّا - هُزُّ إِلَيْكَ بِجُدْعِ النَّخْلَةِ تُسَاقِطُ عَلَيْكَ رُطْبًا جَنِيًّا“<sup>۲</sup>  
(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۴۱، ۴۲)

۱ (ترجمہ از ناشر) تین اعضاء پر رحمت نازل کی گئی ایک آنکھ اور دو اور عضو۔

۲ (نوٹ از مولانا عبداللطیف بہاولپوری) یہ روایا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد میں پوری ہوئی۔ حضور فرماتے ہیں۔

”بعد میں اسی مجسٹریٹ کو ایسی سزا ملی کہ وہ ایک دفعہ لدھیانہ کے سٹیشن پر مجھے ملنے کے لئے آیا اور اس نے روتے ہوئے مجھ سے معافی مانگی اور کہا میں سخت دکھ میں ہوں۔ میں نے مرزا صاحب کے پاس معافی مانگنے کے لئے جانا تھا لیکن وہ تو اب فوت ہو چکے ہیں اس لئے میں آپ کے پاس آیا ہوں۔ آپ میرے لئے دعا کریں کہ خدا تعالیٰ مجھے اس عذاب سے نکال لے۔ اگر یہ عذاب کچھ اور عرصہ تک قائم رہا تو میں پاگل ہو جاؤں گا۔“ (الفضل مورخہ ۲۹ نومبر ۱۹۵۷ء صفحہ ۵)

۳ (ترجمہ از مرتب) پھر اس کو در دزہ کھجور کے تنے کی طرف لے گئی۔ تب اس نے کہا کاش میں اس سے پہلے مرجاتا اور بھولا بسرا ہو جاتا۔ کھجور کے تنے کو ہلاتے پرتا زہ بتا زہ کھجوریں گریں گی۔



(ج) ”حضرت مسیح موعود علیہ السلام جناب باری میں دعا کر رہے تھے کہ نزولِ وحی ہوا۔

”سَلَامًا سَلَامًا“<sup>۱</sup> (بدر جلد ۱ نمبر ۱ مورخہ ۱۶ اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۳)

”چودھری رستم علی“

۲۶ مارچ ۱۹۰۵ء

(الحکم جلد ۹ نمبر ۱۲ مورخہ ۱۰ اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۲)

”۲۹ مارچ ۱۹۰۵ء کو اعلیٰ حضرت کو جب کہ آپ دعا کر رہے تھے الہام ہوا۔

۲۹ مارچ ۱۹۰۵ء

”سَلَامًا سَلَامًا“ (الحکم جلد ۹ نمبر ۱۱ مورخہ ۳۱ مارچ ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

”رات کے وقت نزولِ وحی ہوا۔

یکم اپریل ۱۹۰۵ء

مَعُونَا نَارَ جَهَنَّمَ<sup>۲</sup>

فرمایا۔ اجتہادی طور پر ایسا خیال آتا ہے کہ شاید اللہ تعالیٰ اب قریباً طاعون کو دُنیا سے اُٹھانے والا ہے۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔ یا یہ کہ اس گاؤں سے اُٹھانے والا ہے۔“

(بدر جلد ۱ نمبر ۱ مورخہ ۱۶ اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۱۲ مورخہ ۱۰ اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۲)

۱۔ ”موت دروازے پر کھڑی ہے۔“

۱۳ اپریل ۱۹۰۵ء

۲۔ ”رُویا۔ دیکھا کہ مرزا نظام الدین کے مکان پر مرزا سلطان احمد کھڑا ہے اور سب لباس سر تا پاسبانہ

ہے۔ ایسی گاڑھی سیاہی کہ دیکھی نہیں جاتی۔ اسی وقت معلوم ہوا کہ یہ ایک فرشتہ ہے جو سلطان احمد کا لباس

پہن کر کھڑا ہے۔ اُس وقت میں نے گھر میں مخاطب ہو کر کہا کہ یہ میرا بیٹا ہے۔ تب دو فرشتے اور ظاہر ہو گئے اور

تین کرسیاں معلوم ہوئیں اور تینوں پر وہ تین فرشتے بیٹھ گئے اور بہت تیز قلم سے کچھ لکھنا شروع کیا جس کی تیز

آواز سنائی دیتی تھی۔ ان کے اس طرز کے لکھنے میں ایک رُعب تھا۔ میں پاس کھڑا ہوں (کہ بیداری ہو گئی)۔

اُسی وقت حضرت اقدسؑ نے یہ خواب سنایا اور فرمایا کہ کوئی ہیبت ناک نشان ہونے والا ہے۔ اس کی تعبیر

یوں ہے کہ سلطان احمد سے مراد ایسے دلائل اور براہین ہیں جو دلوں پر تسلط کرتے اور دلوں کو پکڑ لیتے ہیں اور

نظام الدین سے مراد ایسا نشان ہے جس سے دین اسلام کی صلاحیت ہوگی اور اُس کا نظام درست ہو جائے گا۔

۱۔ (ترجمہ از مرثب) سلامتی سلامتی۔

۲۔ (ترجمہ) ہم نے جہنم کی آگ کو مٹو کیا۔ (بدر مورخہ ۱۶ اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۳۔ الحکم مورخہ ۱۰ اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۲)

سیاہ کپڑے ظاہر کرتے ہیں کہ اب کوئی ڈرانے والا نشان ظاہر ہونے والا ہے اور یہ جو کہا کہ یہ میرا بیٹا ہے اس سے یہ مراد ہے کہ یہ ہماری دعاؤں کا نتیجہ ہے کیونکہ نتیجہ بچے کو بھی کہتے ہیں۔“

(بدر جلد نمبر ۱۷ مورخہ ۱۶ اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۱۲ مورخہ ۱۰ اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۲)

۱۵ اپریل ۱۹۰۵ء ”كَفَفْتُ عَنْ بَيْتِي اسْرًا اَيْلًا۔“

فرمایا۔ بنی اسرائیل سے مراد وہ قوم ہے جس پر اس قسم کے واقعات تکلیف وارد ہوئے ہوں جیسے کہ بنی اسرائیل پر فرعون کے زمانہ میں ہوئے تھے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہماری جماعت بنی اسرائیل سے مشابہ ہے۔ وہ لوگ جو ان پر بے جا ظالمانہ حملہ کرتے ہیں ان کو خدا تعالیٰ نے فرعون سے مشابہت دی ہے اور پیشگوئی کا حاصل مطلب یہ ہے کہ ایسے بے جا حملہ کرنے والے روک دیئے جائیں گے اور ایسے نشان ظاہر ہوں گے کہ ان کی باتوں کا لوگوں کے دلوں پر کچھ اثر نہیں ہوگا۔“

(بدر جلد نمبر ۱۷ مورخہ ۱۶ اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۱۲ مورخہ ۱۰ اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۲)

۱۶ اپریل ۱۹۰۵ء ”کوئی رُوح کہتی ہے

ہم نے وہ جہان چھوڑ دیا ہے

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی آدمی ہم سے تعلق دوستی یا دشمنی رکھنے والا اس جہان سے گزر جائے گا۔“

(بدر جلد نمبر ۱۷ مورخہ ۱۶ اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۱۲ مورخہ ۱۰ اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۲)

۱۷ اپریل ۱۹۰۵ء ”۴۳ اپریل ۱۹۰۵ء کو جب زلزلہ آیا تھا اس دن لاہور سے کئی دوستوں کے خط آئے.....

کہ ہم کو خداوند تعالیٰ نے اس آفت سے بچا لیا مگر میر محمد اسماعیل صاحب کا ایک خط بھی نہ آیا..... پھر دوسرے روز بھی کوئی خط نہ آیا..... پھر تیسرے روز بھی کوئی خط نہ آیا اور کسی دوست نے بھی نہ لکھا کہ میر محمد اسماعیل صاحب خیر و عافیت سے ہیں۔ تب ان دونوں کی حالت مارے غم کے قریب موت کے ہو گئی اور حضرت کو دعا کے واسطے

۱۔ (ترجمہ از مرتب) میں نے بنی اسرائیل سے (دشمن کا حملہ) روک دیا۔

۲۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ ”یہ میرے ساتھ عادت اللہ ہے کہ کشف میں اس دنیا کو ’وہ جہان‘ کے نام سے پکارا جاتا ہے۔“

(ریویو آف ریلیجنز جلد ۴ نمبر ۴ بابت ماہ اپریل ۱۹۰۵ء ٹائٹل صفحہ آخر)

۳۔ یعنی حضرت اُم المؤمنینؓ و والدہ صاحبہ حضرت اُم المؤمنینؓ۔ (شمس)

کہا حضرت نے ان کا سخت قلق اور رنج دیکھ کر بہت توجہ سے دعا کی تو جواب میں یہ الہام ہوا۔

اسسٹنٹ سرجن،<sup>۱</sup>

(بدرجلد نمبر ۱۶ مورخہ ۲۰ جولائی ۱۹۰۵ء صفحہ ۷)

۸ اپریل ۱۹۰۵ء ”آج رات تین بجے کے قریب خدائے تعالیٰ کی پاک وحی مجھ پر نازل ہوئی جو ذیل میں لکھی جاتی ہے۔

تازہ نشان۔ تازہ نشان کا دھکے۔ زَلَزَلَةُ السَّاعَةِ۔ قُوَا أَنْفُسِكُمْ۔ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الْأَبْرَارِ۔  
دَنِي مِنْكَ الْفُضْلُ۔ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ۔

(ترجمہ مع شرح) یعنی خدا ایک تازہ نشان دکھائے گا۔ مخلوق کو اس نشان کا ایک دھکے لگے گا۔ وہ قیامت کا زلزلہ ہوگا۔ مجھے علم نہیں دیا گیا کہ زلزلہ سے مراد زلزلہ ہے یا کوئی اور شدید آفت ہے جو دنیا پر آئے گی جس کو قیامت کہہ سکیں گے اور مجھے علم نہیں دیا گیا کہ ایسا حادثہ کب آئے گا اور مجھے علم نہیں کہ وہ چند دن یا چند ہفتوں تک ظاہر ہوگا یا خدائے تعالیٰ اس کو چند مہینوں یا چند سال کے بعد ظاہر فرمائے گا۔ بہر حال وہ حادثہ زلزلہ ہو یا کچھ اور ہو۔ قریب ہو یا بعید ہو۔ پہلے سے بہت خطرناک ہے۔ سخت خطرناک ہے۔ اگر ہمدردی مخلوق مجھے مجبور نہ کرتی تو میں بیان نہ کرتا.....

بقیہ ترجمہ عربی وحی کا یہ ہے کہ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ نیکی کر کے اپنے تئیں بچا لو قبل اس کے جو وہ ہولناک دن آوے جو ایک دم میں تباہ کر دے گا۔ اور فرماتا ہے کہ خدا ان کے ساتھ ہے جو نیکی کرتے ہیں اور بدی سے بچتے ہیں اور پھر اُس نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میرا فضل تیرے نزدیک آ گیا۔ یعنی وہ وقت آ گیا کہ تو کامل طور پر شناخت کیا جاوے۔ حق آ گیا اور باطل بھاگ گیا.....

دیکھو! آج میں نے بتا دیا۔ زمین بھی سنتی ہے اور آسمان بھی کہ ہر ایک جو راستی کو چھوڑ کر شرارتوں پر آمادہ ہوگا اور ہر ایک جو زمین کو اپنی بدیوں سے ناپاک کرے گا وہ پکڑا جائے گا۔ خدا فرماتا ہے کہ قریب ہے جو میرا تہر زمین پر اترے کیونکہ زمین پاپ اور گناہ سے بھر گئی۔ پس اٹھو اور ہوشیار ہو جاؤ کہ وہ آخری وقت

۱ (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؒ) چنانچہ ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب اسی سال میڈیکل کالج لاہور کے آخری

امتحان میں تمام پنجاب میں اول نمبر پر پاس ہو کر اسسٹنٹ سرجن مقرر ہوئے اور ۱۹۲۸ء میں سول سرجن لگ کر

۱۹۳۶ء میں ریٹائر ہوئے۔

قریب ہے جس کی پہلے نبیوں نے بھی خبر دی تھی۔ مجھے اُس ذات کی قسم ہے جس نے مجھے بھیجا کہ یہ سب باتیں اُس کی طرف سے ہیں میری طرف سے نہیں ہیں۔ کاش یہ باتیں نیک ظنی سے دیکھی جاویں۔ کاش میں اُن کی نظر میں کاذب نہ ٹھہرتا تا دنیا ہلاکت سے بچ جاتی..... ورنہ وہ دن آتا ہے کہ انسانوں کو دیوانہ کر دے گا۔ نادان بد قسمت کہے گا کہ یہ باتیں جھوٹ ہیں۔ ہائے وہ کیوں اس قدر سوتا ہے۔ آفتاب تو نکلنے کو ہے۔ جب خدائے تعالیٰ اس وحی کے الفاظ میرے پر نازل کر چکا تو ایک رُوح کی آواز میرے کان میں پڑی جو کوئی ناپاک رُوح تھی اور میں نے اس کو یہ کہتے سنا کہ

میں سوتے سوتے جہنم میں پڑ گیا

انسان کا کیا حرج ہے اگر وہ فسق و فجور کو چھوڑ دے۔ کون سا اس میں اس کا نقصان ہے اگر وہ مخلوق پرستی نہ کرے۔ آگ لگ چکی ہے۔ اُٹھو اور اس آگ کو اپنے آنسوؤں سے بجھاؤ۔“

(اشتہار الانذار ۱۸ اپریل ۱۹۰۵ء۔ مجموعہ اشتہارات جلد ۳ صفحہ ۵۲ تا ۵۳ مطبوعہ ۲۰۱۸ء)

۱۹ اپریل ۱۹۰۵ء ”۱۹ اپریل ۱۹۰۵ء کو پھر خدا تعالیٰ نے مجھے ایک سخت زلزلہ کی خبر دی ہے جو نمونہ قیامت اور ہوش رُبا ہوگا۔ چونکہ دُومرتبہ مکرر طور پر اس علیم مطلق نے اس آئندہ واقعہ پر مجھے مطلع فرمایا ہے اس لئے میں یقین رکھتا ہوں کہ یہ عظیم الشان حادثہ جو مشرکے حادثہ کو یاد دلادے گا۔ دُور نہیں ہے۔ مجھے خدائے عزوجل نے یہ بھی فرمایا ہے کہ یہ دونوں زلزلے تیری سچائی ظاہر کرنے کے لئے دُونشان ہیں اُنہیں نشانوں کی طرح جو موسیٰؑ نے فرعون کے سامنے دکھائے تھے اور اُس نشان کی طرح جو نوخ نے اپنی قوم کو دکھلایا تھا۔

اور یاد رہے کہ ان نشانوں کے بعد ابھی بس نہیں ہے بلکہ کئی نشان ایک دوسرے کے بعد ظاہر ہوتے رہیں گے یہاں تک کہ انسان کی آنکھ کھلے گی اور حیرت زدہ ہو کر کہے گا کہ یہ کیا ہوا چاہتا ہے۔ ہر ایک دن سخت اور پہلے سے بدتر آئے گا۔ خدا فرماتا ہے کہ میں حیرت ناک کام دکھلاؤں گا اور بس نہیں کروں گا جب تک کہ لوگ اپنے دلوں کی اصلاح نہ کر لیں اور جس طرح یوسفؑ نبی کے وقت میں ہوا کہ سخت کال پڑا یہاں تک کہ کھانے کے لئے درختوں کے پتے بھی نہ رہے۔ اسی طرح ایک آفت کا سامنا موجود ہوگا اور جیسا کہ یوسفؑ نے اناج کے ذخیرے سے لوگوں کی جان بچائی اسی طرح جان بچانے کے لئے خدا نے اس جگہ بھی مجھے ایک روحانی

۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ”اگر خدا تعالیٰ نے اُس آفت شدیدہ کے ظہور میں بہت ہی تاخیر ڈال دی تو زیادہ سے زیادہ سولہ سال ہیں اس سے زیادہ نہیں۔“ (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم۔ روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۲۵۸)

غذا کا مہتمم بنایا ہے۔ جو شخص اس غذا کو سچے دل سے پورے وزن کے ساتھ کھائے گا میں یقین رکھتا ہوں کہ ضرور اس پر رحم کیا جائے گا.....

ہاں خدا نے مجھے یہ خبر دے رکھی ہے کہ طاعون اس جماعت کی تعداد کو بڑھائے گی اور دوسرے مسلمانوں کی تعداد کو گھٹائے گی..... میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس آنے والے نشان کے بعد جو مجھ کو قبول کرے گا اس کا ایمان قابلِ عزت نہیں۔ جس کے کان ہیں سنے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرا غضب زمین پر بھڑکا ہے کیونکہ زمین والوں نے میری طرف سے منہ پھیر لیا ہے۔ پس جب ایک انسانی سلطنت عدول حکمی سے ناراض ہو جاتی ہے اور ہولناک سزا دیتی ہے پھر خدا کا غضب کیسا ہوگا۔ پس تو بہ کرو کہ دن نزدیک ہیں۔ اور اس بارے میں جو عربی میں مجھے وحی الہی ہوئی اس جگہ میں اُس کو معترضہ لکھ کر اس اشتہار کو ختم کرتا ہوں اور وہ یہ ہے۔

بخور آنچه ترابخور انم۔ لَكَ دَرَجَةٌ فِي السَّمَاءِ وَفِي الدِّينِ هُمْ يُبْصِرُونَ۔ نَزَلْتُ لَكَ۔ لَكَ نُرِي آيَاتٍ وَتَهْدِي مَا يَعْزُرُونَ۔ قُلْ عِنْدِي شَهَادَةٌ مِنَ اللَّهِ فَهَلْ أَنْتُمْ مُؤْمِنُونَ۔ كَفَفْتُ عَنْ بَيْتِي اسْرَآئِيلَ۔ إِنَّ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَجُنُودَهُمَا كَانُوا خَاطِئِينَ۔ اِنِّي مَعَ الْاَفْوَاجِ اِتِيكَ بَعْتَةً۔ یعنی جو کچھ میں تجھے کھلاتا ہوں وہ کھا۔ تیرا آسمان پر ایک درجہ ہے اور نیز ان میں درجہ ہے جو آنکھیں رکھتے ہیں اور دیکھتے ہیں اور میں تیرے لئے زمین پر اُتروں گا تا اپنے نشان دکھلاؤں۔ ہم تیرے لئے زلزلہ کا نشان دکھلائیں گے اور وہ عمارتیں جن کو غافل انسان بناتے ہیں یا آئندہ بنائیں گے گرا دیں گے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک زلزلہ نہیں بلکہ کئی زلزلے ہوں گے جو عمارتوں کو وقتاً فوقتاً گرائیں گے۔

اور پھر فرمایا کہ میں تیری جماعت کے لوگوں کو جو مخلص ہیں اور بیٹوں کا حکم رکھتے ہیں، بچاؤں گا۔ اس وحی

۱۔ (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؒ) یہ پیشگوئی ۲۰ مئی ۱۹۰۵ء کو پوری ہوگئی۔ یعنی دھرم سالہ میں مورخہ ۲۰ مئی ۱۹۰۵ء کو پھر سخت زلزلہ آیا اور کئی نئے مکانات جو رہائش کے لئے بنائے گئے تھے گرا گئے۔

(دیکھیے سول اینڈ ملٹری گزٹ مورخہ ۲۴ مئی ۱۹۰۵ء)

۲۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ ”یہ فقرہ روحانی اور ظاہری دونوں معنی رکھتا ہے۔ اس کے یہ بھی معنی ہیں کہ بداندیشیوں اور منصوبوں کی جو عمارتیں وہ بنائیں گے انہیں اللہ تعالیٰ منہدم کرتا رہے گا۔“

(الحکم مورخہ ۲۳ اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۶)

میں خدا تعالیٰ نے مجھے اسرائیل قرار دیا اور مخلص لوگوں کو میرے بیٹے۔ اس طرح پر وہ بنی اسرائیل ٹھہرے۔ اور پھر فرمایا کہ میں آخر کو ظاہر کروں گا کہ فرعون یعنی وہ لوگ جو فرعون کی خصلت پر ہیں اور ہامان یعنی وہ لوگ جو ہامان کی خصلت پر ہیں اور ان کے ساتھ کے لوگ جو ان کا لشکر ہیں۔ یہ سب خطا پر تھے اور پھر فرمایا کہ میں اپنی تمام فوجوں کے ساتھ یعنی فرشتوں کے ساتھ نشانوں کے دکھلانے کے لئے ناگہانی طور پر تیرے پاس آؤں گا۔ یعنی اُس وقت جب اکثر لوگ باور نہیں کریں گے اور ٹھٹھے اور ہنسی میں مشغول ہوں گے اور بالکل میرے کام سے بے خبر ہوں گے۔ تب میں اُس نشان کو ظاہر کر دوں گا کہ جس سے زمین کانپ اُٹھے گی۔ تب وہ روز دُنیا کے لئے ایک ماتم کا دن ہوگا۔ مبارک وہ جوڈریں اور قبل اس کے جو خدا کے غضب کا دن آوے تو بہ سے اس کو راضی کر لیں کیونکہ وہ حلیم اور کریم اور غفور اور تَوَّاب ہے جیسا کہ وہ شَدِيدُ الْعِقَابِ بھی ہے۔“

(اشتہار ۱۸/۱ اپریل ۱۹۰۵ء۔ مجموعہ اشتہارات جلد ۳ صفحہ ۳۵۵ تا ۳۶۲ مطبوعہ ۲۰۱۸ء)

۱۹/۱ اپریل ۱۹۰۵ء ”خدا نے مجھ پر ظاہر فرمایا ہے کہ آخری حصہ زندگی کا یہی ہے جو اب گزر رہا ہے جیسا کہ عربی میں وحی الہی یہ ہے۔“

قَرَّبَ اجَلِكَ الْمُقَدَّرُ۔ وَلَا يُبْقِي لَكَ مِنَ الْمُخْزِيَاتِ ذِكْرًا۔

یعنی تیری اجل مقدر اب قریب ہے اور ہم تیری نسبت ایک بات بھی ایسی باقی نہیں چھوڑیں گے جو موجب رسوائی اور طعن و تشنیع ہو۔ اسی بناء پر اس نے مجھے توفیق دی کہ پنجم حصہ براہین احمدیہ شائع کیا جائے۔“  
(براہین احمدیہ حصہ پنجم۔ روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۹۰ حاشیہ)

۱۳/۱ اپریل ۱۹۰۵ء ”رؤیا میں دیکھا کہ میں قادیان کے بازار میں ہوں اور ایک گاڑی پر سوار ہوں جیسے کہ ریل گاڑی ہوتی ہے۔ آگے ایک مکان نظر آیا۔ اس وقت زلزلہ آیا مگر ہم کو کوئی نقصان اس زلزلہ سے نہیں ہوا۔“  
(بدر جلد ۱ نمبر ۳ مورخہ ۲۰/۱ اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

۱۹۰۵ء ”میں دیکھتا ہوں کہ ابھی تک ظاہری بیعت کرنے والے بہت ایسے ہیں کہ نیک ظنی کا مادہ بھی ہنوز ان میں کامل نہیں اور ایک کمزور بچہ کی طرح ہر ایک ابتلاء کے وقت ٹھوکر کھاتے ہیں اور بعض بد قسمت ایسے ہیں کہ شریر لوگوں کی باتوں سے جلد متاثر ہو جاتے ہیں اور بدگمانی کی طرف ایسے دوڑتے ہیں جیسے کتا مُردار کی طرف۔“

۱۔ (نوٹ از ناشر) یہ تاریخ کا پی البہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۴۲ سے لی گئی ہے جہاں صرف البہام درج ہے۔

۲۔ (نوٹ از ناشر) الحکم مورخہ ۱۷/۱ اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۲ میں یہ رؤیا باختلاف الفاظ درج ہے۔

پس میں کیوں کر کہوں کہ وہ حقیقی طور پر بیعت میں داخل ہیں۔ مجھے وقتاً فوقتاً ایسے آدمیوں کا علم بھی دیا جاتا ہے مگر اذن نہیں دیا جاتا کہ اُن کو مطلع کروں۔ کئی چھوٹے ہیں جو بڑے کئے جائیں گے اور کئی بڑے ہیں جو چھوٹے کئے جائیں گے۔ پس مقامِ خوف ہے۔“ (براہین احمدیہ حصہ پنجم۔ روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۱۱۴)

**۱۹۰۵ء** ”خدا تعالیٰ نے قرآن شریف کی ان آیتوں کی نسبت جو سورۃ کہف میں ذوالقرنین کے قصہ کے بارے میں ہیں میرے پر پیشگوئی کے رنگ میں معنے کھولے ہیں۔“

(براہین احمدیہ حصہ پنجم۔ روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۱۱۹)

**۱۹۰۵ء** ”خدا نے مجھے فرمایا کہ وہ تو تجھے رد کرتے ہیں مگر میں تجھے خاتم الخلفاء بناؤں گا۔“

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم۔ روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۲۶۷ حاشیہ)

**۱۵ اپریل ۱۹۰۵ء** ”قبل ظہر تھوڑی سی ربودگی اور غنودگی ہو کر یہ الہام ہوا۔  
إِنِّي مَعَ الْآفْوَاجِ أَيْتِكَ بَعْتَةً“<sup>۱</sup>

(الحکم جلد ۹ نمبر ۱۳ مورخہ ۱۷ اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۲)

**۱۵ اپریل ۱۹۰۵ء** (الف) ”آج رات خواب میں دیکھا کہ سخت زلزلہ آیا ہے جو پہلے سے زیادہ معلوم ہوتا تھا۔“

(بدر جلد نمبر ۳ مورخہ ۲۰ اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

(ب)

”اک نشان ہے آنیوالا آج سے کچھ دن کے بعد

تاریخ امروزہ ۱۵ اپریل ۱۹۰۵ء

آئے گا قہر خدا سے خلق پر اک انقلاب

یک بیک اک زلزلہ سے سخت جنبش کھائیں گے

اک جھپک میں یہ زمیں ہو جائے گی زیر و زبر

رات جو رکھتے تھے پوشاکیں برنگِ یاسمن

۱۔ (نوٹ از مولانا جلال الدین بخشؒ) یہ معنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے براہین احمدیہ حصہ پنجم۔ روحانی خزائن

جلد ۲۱ صفحہ ۱۱۹ تا ۱۲۶ پر بیان فرمائے ہیں۔

(بدر مورخہ ۲۰ اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

۲۔ (ترجمہ) میں فوجیں لے کر اچانک تیرے پاس آؤں گا۔

ہوش اڑ جائیں گے انساں کے پرندوں کے حواس  
ہر مسافر پر وہ ساعت سخت ہے اور وہ گھڑی  
خون سے مردوں کے کوہستان کے آبِ رواں  
مضحل ہو جائیں گے اس خوف سے سب جن و انس  
اک نمونہ قہر کا ہوگا وہ ربانی نشان  
ہاں نہ کر جلدی سے انکار اے سفیہ ناشناس  
وہی حق کی بات ہے ہو کر رہے گی بے خطا  
بھولیں گے نعموں کو اپنے سب کبوتر اور ہزار  
راہ کو بھولیں گے ہو کر مست و بیخود راہوار<sup>(۱)</sup>  
سُرخ ہو جائیں گے جیسے ہو شرابِ انجبار  
زار بھی ہوگا تو ہوگا اُس گھڑی باحالِ زار  
آساں حملے کرے گا کھینچ کر اپنی کٹار  
اس پہ ہے میری سچائی کا سبھی دار و مدار  
کچھ دنوں کر صبر ہو کر مٹتی اور بُردبار“

(براہین احمدیہ حصہ پنجم۔ روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۱۵۱، ۱۵۲)

(نوٹ) ”خدا تعالیٰ کی وحی میں زلزلہ کا بار بار لفظ ہے اور فرمایا کہ ایسا زلزلہ ہوگا جو نمونہ قیامت ہوگا۔  
بلکہ قیامت کا زلزلہ اس کو کہنا چاہیے جس کی طرف سورۃ اِذَا زُلْزِلَتْ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا اشارہ کرتی ہے لیکن میں  
ابھی تک اس زلزلہ کے لفظ کو قطعی یقین کے ساتھ ظاہر پر جمانہیں سکتا۔ ممکن ہے کہ یہ معمولی زلزلہ نہ ہو بلکہ کوئی اور  
شدید آفت ہو جو قیامت کا نمونہ دکھاوے جس کی نظیر کبھی اس زمانہ نے نہ دیکھی ہو اور جانوں اور عمارتوں پر سخت  
تباہی آوے۔ ہاں اگر ایسا فوق العادت نشان ظاہر نہ ہو اور لوگ کھلے طور پر اپنی اصلاح بھی نہ کریں تو اُس  
صورت میں میں کاذب ٹھہروں گا۔“

۱۸ اپریل ۱۹۰۵ء (الف) ”دیکھا کہ زور سے اللہ اکبر اللہ اکبر (ساری اذان) کہہ رہا ہوں۔ ایک  
اُونچے درخت پر ایک آدمی بیٹھا ہے۔ وہ بھی یہی کلمات بول رہا ہے۔ اس کے بعد میں نے باوازِ بلند دُرد شریف  
پڑھنا شروع کیا اور اس کے بعد وہ آدمی نیچے اُتر آیا اور اُس نے کہا کہ سید محمد علی شاہ آگئے ہیں۔

اس کے بعد کیا دیکھتا ہوں کہ بڑے زور سے زلزلہ آیا ہے اور زمین اس طرح اُڑ رہی ہے جس طرح رُوئی  
دُھنی جاتی ہے۔ اس کے بعد یہ وحی نازل ہوئی۔

ہے سہراہ پر تمہارے وہ جو ہے مولا کریم۔“

(بر جلد ۱ نمبر ۳ مورخہ ۲۰ اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۱۴ مورخہ ۲۳ اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ”اگر خدا تعالیٰ نے اس آفتِ شدیدہ کے ظہور میں بہت ہی تاخیر ڈال  
دی تو زیادہ سے زیادہ سولہ سال ہیں اس سے زیادہ نہیں۔“ (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم۔ روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۲۵۸)



(ب)

”سونے والو جلد جاگو یہ نہ وقتِ خواب ہے  
زلزلہ سے دیکھتا ہوں میں زمیں زیر و زبر  
ہے سر راہ پر کھڑا نیکیوں کی وہ مولیٰ کریم  
کوئی کشتی اب بچا سکتی نہیں اس سبیل سے  
جو خبر دی وحی حق نے اس سے دل بیتاب ہے  
وقت اب نزدیک ہے آیا کھڑا سیلاب ہے  
نیک کو کچھ غم نہیں ہے گو بڑا گرداب ہے  
حیلے سب جاتے رہے اک حضرتِ توّاب ہے“

(اشتہار النّداء من وحی السّماء - مجموعہ اشتہارات جلد ۳ صفحہ ۵۵ ۳ مطبوعہ ۲۰۱۸ء)

(ج)

”اک ضیافت ہے بڑی اے غافلو کچھ دن کے بعد  
فاسقوں اور فاجروں پر وہ گھڑی دُشوار ہے  
خوب ٹھل جائے گا لوگوں پر کہ دیں کس کا ہے دیں  
وحی حق کے ظاہری لفظوں میں ہے وہ زلزلہ  
وہ تباہی آئے گی شہروں پہ اور دیہات پر  
ایک دم میں غمکدے ہو جائیں گے عشرت کدے  
وہ جو تھے اُونچے محل اور وہ جو تھے قصر بریں  
ایک ہی گردش سے گھر ہو جائیں گے مٹی کا ڈھیر  
کب یہ ہوگا یہ خدا کو علم ہے پر اس قدر  
پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی  
جس کی دیتا ہے خبر فرقاں میں رحماں بار بار  
جس سے قیمہ بن کے پھر دیکھیں گے قیمہ کا بگھار  
پاک کر دینے کا تیر تھ کعبہ ہے یا ہر دوار  
لیک ممکن ہے کہ ہو کچھ اور ہی قسموں کی مار  
جس کی دُنیا میں نہیں ہے مثل کوئی زینہار  
شادیاں کرتے تھے جو بیٹھیں گے ہو کر سوگوار  
پست ہو جائیں گے جیسے پست ہواک جائے غار  
جس قدر جانیں تلف ہوں گی نہیں اُن کا شمار  
دی خبر مجھ کو کہ وہ دن ہوں گے ایام بہار  
یہ خدا کی وحی ہے اب سوچ لو اے ہوشیار“

(منقول از نوٹ بک حضرت مسیح موعود علیہ السلام بحوالہ دُرّ الثّمن شائع کردہ مکرم محمد یامین صاحب مرحوم)

۱۲/۲۱ اپریل ۱۹۰۵ء (الف) ”اَمْنِ اسْتِ دَر مَكَانِ مَحَبَّتِ سِرَائِے مَا“<sup>۱</sup>

(بدر جلد نمبر ۳ مورخہ ۲۰ اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۱ - الحکم جلد ۹ نمبر ۱۴ مورخہ ۲۴ اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

(ب) ”۳۱ اپریل ۱۹۰۵ء کے زلزلہ کے وقت ہم مع اپنے تمام اہل و عیال کے باغ میں چلے گئے تھے اور ایک میدان ہماری زمین کا جس میں پانچ ہزار آدمی کی گنجائش ہو سکتی تھی ہم نے سونے کے لئے

۱ (ترجمہ از مرتب) ہمارے مکانِ محبتِ سرائے میں امن ہے۔

پسند کیا اور اس میں دو خیمے لگائے اور ارد گرد دقتاتوں سے پردہ کر دیا مگر پھر بھی چوروں کا خطرہ تھا کیونکہ جنگل تھا۔ اس کے قریب ہی بعض دیہات میں نامی چور رہتے ہیں جو کئی مرتبہ سزا پانچکے ہیں۔

ایک مرتبہ رات کو میں نے خواب میں دیکھا کہ میں پہرہ کے لئے پھرتا ہوں۔ جب میں چند قدم گیا تو ایک شخص مجھے ملا اور اُس نے کہا کہ آگے فرشتوں کا پہرہ ہے یعنی تمہارے پہرہ کی کچھ ضرورت نہیں تمہاری فرودگاہ کے ارد گرد فرشتے پہرہ دے رہے ہیں۔ پھر بعد اس کے الہام ہوا۔

### آمن آست در مقام محبت سرانے ما

پھر چند روز کے بعد ایسا اتفاق ہوا کہ ارد گرد کے دیہات میں سے ایک گاؤں کا باشندہ جو نامی چور تھا چوری کے ارادہ سے ہمارے باغ میں آیا اور اس کا نام بشن سنگھ تھا۔ رات کا پچھلا حصہ تھا جب وہ اس ارادہ سے باغ میں داخل ہوا مگر موقع نہ ملنے سے ایک پیاز کے کھیت میں بیٹھ گیا اور بہت سی پیاز اس نے توڑی اور ایک ڈھیر لگا دیا اور پھر کسی نے دیکھ لیا تب وہاں سے دوڑا اور وہ اس قدر قوی ہیکل تھا کہ اس کو دس آدمی بھی پکڑ نہ سکتے اگر خدا کی پیشگوئی نے پہلے سے اُس کو پکڑا ہوا نہ ہوتا۔ دوڑنے کے وقت ایک گڑھے میں پیرا اس کا جا پڑا۔ پھر بھی وہ سنبھل کر اٹھا۔ مگر آگے پیچھے سے لوگ پہنچ گئے اور اس طرح پر سردار بشن سنگھ باوجود اپنی سخت کوشش کے پکڑے گئے اور عدالت میں جاتے ہی سزا یاب ہو گئے۔

بعد اس کے ہمارے سکونتی مکان میں سے جو باغ میں ہے جس میں ہم دن کے وقت رہتے تھے ایک بڑا سانپ نکلا جو ایک زہریلا سانپ تھا اور بڑا لمبا تھا وہ بھی اس چور کی طرح اپنی سزا کو پہنچا اور اس طرح پرفرشتوں کی حفاظت کا ثبوت ہمیں دست بدست مل گیا۔“

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۳۱۵، ۳۱۶)

”جَاءَكَ الْفَتْحُ“<sup>۱</sup>

۲۲ اپریل ۱۹۰۵ء

(بدر جلد ۱ نمبر ۴ مورخہ ۲۷ اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۱۴ مورخہ ۲۴ اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

۱۔ ”تمام حوادث اور عجائباتِ قدرت دکھلانے کے بعد تیرا حادثہ ہوگا۔“

(برائین احمدیہ حصہ پنجم روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۹۰ حاشیہ)

(بدر مورخہ ۲۷ اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

۱ (ترجمہ) تیرے پاس فتح آئی۔

۲ (نوٹ از ناشر) کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۴۲ میں اس الہام کے الفاظ یوں مندرج ہیں۔

”تمام حوادث اور عجائباتِ قدرت دکھلانے کے بعد تمہارا حادثہ آئے گا۔“

۲۔ ”بھونچال آیا اور بڑی شدت سے آیا۔“ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۴۲)

(بدرجلد ۱ نمبر ۴ مورخہ ۲۷ اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۱۴ مورخہ ۲۴ اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

”قُلْ مَا لَكَ حِيلَةٌ“<sup>۱</sup>

۲۷ اپریل ۱۹۰۵ء

(بدرجلد ۱ نمبر ۴ مورخہ ۲۷ اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۱۴ مورخہ ۲۴ اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

۲۸ اپریل ۱۹۰۵ء ”رؤیا میں دیکھا کہ ایک سفید کپڑا ہے اس پر کسی نے ایک انگشتری رکھ دی ہے۔

اس کے بعد الہامات ذیل ہوئے۔

۱۔ فتح نمایاں۔ ہماری فتح۔ ۲۔ صَدَّقْتَ الرَّؤْيَا۔ ۳۔ إِيَّيْ مَعَ الْأَفْوَاجِ اِتِّبِكَ بَعْتَةً“<sup>۲</sup>

(الحکم جلد ۹ نمبر ۱۵ مورخہ ۳۰ اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

۲۹ اپریل ۱۹۰۵ء ”رات دو بجنے میں سات منٹ باقی تھے کہ میں نے دیکھا کہ یکا یک زمین ہلنی

شروع ہوئی۔ پھر ایک زور کا دھکا لگا۔ میں نے رؤیا ہی میں گھر والوں کو کہا کہ اٹھو زلزلہ آیا ہے اور یہ بھی کہا کہ

۱۔ (ترجمہ از مرتب) کہو اب تمہارا حیلہ کارگر نہیں ہو سکتا۔

۲۔ (ترجمہ) سچا کیا تو نے خواب کو۔ میں اپنے فرشتوں کی فوجوں کے ساتھ اس وقت آؤں گا کہ کسی کو گمان بھی نہ

(بدرمورخہ ۲۷ اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

ہوگا کہ ایسا حادثہ ہونے والا ہے۔

۳۔ (نوٹ از ناشر) بدرمورخہ ۲۷ اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۱ میں یہ رؤیا و الہامات مع تفصیل یوں درج ہیں۔

”رؤیا میں دیکھا کہ ایک سفید سا کپڑا بچھا ہوا ہے اس پر کسی نے ایک انگشتری رکھ دی ہے۔ اس کے بعد یہ وحی نازل ہوئی۔

فتح نمایاں۔ ہماری فتح۔

یعنی واقعات آئندہ کے واسطے جو پیش گوئیاں کی ہوئی ہیں اور جن پر دشمن ہنسی کرتا ہے ان کو خدا تعالیٰ پورا کر کے ہماری

صداقت دنیا پر ظاہر کر دے گا اور لوگ نیک چلنی اختیار کریں گے اور خدا پر ایمان لائیں گے۔

صَدَّقْتَ الرَّؤْيَا۔ إِيَّيْ مَعَ الْأَفْوَاجِ اِتِّبِكَ بَعْتَةً۔

خدا تعالیٰ ہمیشہ انبیاء کی امداد فرشتوں کے ذریعہ سے کرتا ہے جو لوگوں کے دلوں میں نیکی کی ترغیب پیدا کرتے ہیں اور حق

کی طرف راہ دکھاتے ہیں۔ اسی شب صاحبزادہ میاں محمود احمد صاحب نے خواب میں دیکھا تھا کہ حضرت کو إِيَّيْ مَعَ

الْأَفْوَاجِ اِتِّبِكَ بَعْتَةً<sup>۳</sup> الہام ہوا ہے۔ صبح اٹھ کر ذکر کیا تو معلوم ہوا کہ بے شک یہ الہام ہوا ہے۔“

۴۔ (نوٹ از مولانا عبداللطیف بہاولپوری) حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانیؒ کو خواب میں یہ الہام بتائے جانے میں

غالباً ایک بڑی حکمت یہ تھی کہ اس الہام کا آپ کے زمانہ خلافت میں ایک خاص ظہور مقدر تھا جیسا کہ مارچ ۱۹۵۳ء میں ہوا۔

مبارک کو لے لو۔ اسی حالتِ رویا میں یہ بھی خیال آیا کہ شاستری کی پیشگوئی غلط نکلی۔“

(الحکم جلد ۹ نمبر ۱۵ مورخہ ۳۰ اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

**۲۹ اپریل ۱۹۰۵ء** ”آج ۲۹ اپریل ۱۹۰۵ء کو پھر خدا تعالیٰ نے مجھے دوسری مرتبہ کے زلزلہ شدیدہ کی نسبت اطلاع دی ہے۔ سو میں محض ہمدردیِ مخلوق کے لئے عام طور پر تمام دُنیا کو اطلاع دیتا ہوں کہ یہ بات آسمان پر قرار پا چکی ہے کہ ایک شدید آفت سخت تباہی ڈالنے والی دُنیا پر آوے گی جس کا نام خدا تعالیٰ

۱ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۲۷ اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۱ پر یہ رویا یوں درج ہے۔

”گزشتہ رات کو ۲ بجنے میں سات منٹ باقی تھے جب کہ ہم نے یہ رویا دیکھا کہ زمین ہلتی ہے۔ پہلے ہم نے خیال کیا کہ شاید ویسے ہی کچھ حرکت ہوئی ہے مگر پھر زور سے ایک دھکا لگا۔ تب یقین ہوا کہ زلزلہ ہے اور میں گھر کے آدمیوں کو جگاتا ہوں اور کہتا ہوں کہ اٹھو۔ زلزلہ آیا۔ مبارک کو بھی اٹھا لو اور یہ بھی رویا میں کہتا ہوں کہ جوتھی کس قدر جھوٹے ہیں۔ پنڈت نے تو اخبار میں چھپوایا تھا کہ اب زلزلہ نہیں آئے گا اس کے بعد بیداری ہوئی۔“

۲ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ”مجھے خدا تعالیٰ خبر دیتا ہے کہ وہ آفت جس کا نام اُس نے زلزلہ رکھا ہے نمونہ قیامت ہوگا اور پہلے سے بڑھ کر اس کا ظہور ہوگا..... اگرچہ بظاہر لفظ زلزلہ کا آیا ہے مگر ممکن ہے کہ وہ کوئی اور آفت ہو جو زلزلہ کا رنگ اپنے اندر رکھتی ہو مگر نہایت شدید آفت ہو جو پہلے سے بھی زیادہ تباہی ڈالنے والی ہو جس کا سخت اثر مکانات پر بھی پڑے..... جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ زلزلہ تیری ہی زندگی میں آئے گا اور اس زلزلہ کے آنے سے تیرے لئے فتح نمایاں ہوگی اور ایک مخلوق کثیر تیری جماعت میں داخل ہو جائے گی اور تیرے لئے وہ آسمانی نشان ہوگا۔ تیری تائید کے لئے خدا خود اُترے گا اور اپنے عجائب کام دکھائے گا جو کبھی دُنیا نے نہیں دیکھے اور دُور دُور سے لوگ آئیں گے اور تیری جماعت میں داخل ہوں گے اور وہ زلزلہ پہلے زلزلہ سے بڑھ کر ہوگا اور اس میں قیامت کے آثار ظاہر ہوں گے اور دُنیا میں ایک انقلاب پیدا کرے گا اور خدا فرماتا ہے کہ میں اُس وقت آؤں گا کہ جب دل سخت ہو جائیں گے اور زلزلہ آنے کے خیال سے لوگ اطمینان حاصل کر لیں گے اور خدا فرماتا ہے کہ میں مخفی طور پر آؤں گا اور میں ایسے وقت میں آؤں گا کہ کسی کو بھی اطلاع نہیں ہوگی۔ یعنی لوگ اپنے دُنیا کے کاروبار میں سرگرمی اور اطمینان سے مشغول ہوں گے کہ یک دفعہ وہ آفت نازل ہو جائے گی اور اس سے پہلے لوگ تسلی کر بیٹھے ہوں گے کہ زلزلہ نہیں آئے گا اور اپنے تئیں بے خطر اور امن میں سمجھ لیا ہوگا تب یک دفعہ یہ آفت ان کے سروں پر ٹوٹے گی مگر خدا فرماتا ہے کہ وہ بہار کے دن ہوں گے۔ آفتاب بہار کی صبح میں نمودار ہوگا اور خزاں کی شام میں غروب کرے گا تب کئی گھروں میں ماتم پڑے گا کیونکہ انہوں نے وقت کو شناخت نہ کیا۔“

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم۔ روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۲۵۳ تا ۲۵۵)

نے بار بار زلزلہ رکھا ہے۔ میں نہیں جانتا کہ وہ قریب ہے یا کچھ دنوں کے بعد خدا تعالیٰ اُس کو ظاہر فرمادے گا۔ مگر بار بار خبر دینے سے یہی سمجھا جاتا ہے کہ بہت دُور نہیں ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کی خبر اور اُس کی خاص وحی ہے جو عالم الاسرار ہے.....

خدا فرماتا ہے کہ میں چُھپ کر آؤں گا۔ میں اپنی فوجوں کے ساتھ اس وقت آؤں گا کہ کسی کو گمان بھی نہ ہوگا کہ ایسا حادثہ ہونے والا ہے۔ غالباً وہ صبح کا وقت ہوگا یا کچھ حصہ رات میں سے، یا ایسا وقت ہوگا جو اس سے قریب ہے.....

اور خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اُس روز میں اُن پر رحم کروں گا جن کے دل مجھ سے ترساں اور ہراساں ہیں جو نہ بدی کرتے ہیں اور نہ بدی کی مجلسوں میں بیٹھتے ہیں۔

اور خدا نے یہ بھی فرمایا کہ اس روز تیرے لئے فتح نمایاں ظاہر ہوگی۔ کیونکہ خدا اس روز وہ سب کچھ دکھلائے گا جو قبل از وقت دنیا کو سنایا گیا۔ خوش قسمت وہ جو اب بھی سمجھ جائے.....

مجھے خدا تعالیٰ نے اطلاع دی ہے تا وہ جو خدا تعالیٰ کو شناخت نہیں کرتے اور نہ مجھ کو، اُن کو پتہ لگ جائے۔ میں محض ہمدردی کی راہ سے یہ بھی کہتا ہوں کہ اگر بڑے بڑے مکانوں سے جو دو منزلے سے منزلے ہیں اجتناب کریں تو اس میں رعایت ظاہر ہے آئندہ ان کا اختیار۔‘

(اشہار ۱۲۹ اپریل ۱۹۰۵ء بروز شنبہ مجموعہ اشہارات جلد ۳ صفحہ ۳۶۵، ۳۶۶ مطبوعہ ۲۰۱۸ء)

**اپریل ۱۹۰۵ء** ”جب ہم بہار کے موسم میں ۱۹۰۵ء میں باغ میں تھے تو مجھے اپنی جماعت کے لوگوں میں سے جو باغ میں تھے کسی ایک کی نسبت یہ الہام ہوا تھا کہ

خدا کا ارادہ ہی نہ تھا کہ اُس کو اچھا کرے مگر فضل سے اپنے ارادہ کو بدل دیا

اس الہام کے بعد ایسا اتفاق ہوا کہ سید مہدی حسین صاحب جو ہمارے باغ میں تھے اور ہماری جماعت میں داخل ہیں اُن کی بیوی سخت بیمار ہوگئی۔ وہ پہلے بھی تپ اور ورم سے جو منہ اور دونوں پیروں اور تمام بدن پر تھی، بیمار تھی اور بہت کمزور تھی اور حاملہ تھی۔ پھر بعد وضع حمل جو باغ میں ہوا اُس کی حالت بہت نازک ہوگئی اور آثار نومیدی ظاہر ہو گئے اور میں اس کے لئے دعا کرتا رہا۔ آخر خدا تعالیٰ کے فضل سے اس کو دوبارہ زندگی حاصل ہوئی..... دوسرے روز سید مہدی حسین کی اہلیہ کی زبان پر یہ الہام من جانب اللہ جاری ہوا۔ تو اچھی تو

نہ ہوتی مگر حضرت صاحب کی دعا کا سبب ہے کہ اب تو اچھی ہو جائے گی۔“

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۷۸، ۷۹، ۸۰)

کیم مئی ۱۹۰۵ء ۱۔ ”عالم کشف میں ایک اشتہار دکھایا گیا۔ اس کے سر پر لکھا ہوا ہے۔

### الْمُبَارَكُ

پھر بطور وحی کے زبان پر جاری ہوا۔ بَرَكَتُهُ زَائِدَةٌ عَلَىٰ هَذَا الرَّجُلِ

اس کے بعد ایک روایا ہوا کہ میں رات کو اٹھا ہوں۔ پہلے بشیر احمد، شریف احمد ملے۔ پھر میں آگے جاتا ہوں

کہ پہرے والوں کو دیکھوں تو میں کہتا ہوں یا کوئی کہتا ہے کہ

اس کے آگے فرشتے پہرہ دے رہے ہیں۔“

(بدر جلد ۱ نمبر ۳ مورخہ ۲۷ اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

۲۔ روایا۔ ”دیکھا کہ زلزلہ آیا ہے۔“

(بدر جلد ۱ نمبر ۳ مورخہ ۲۷ اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۱۶ مورخہ ۱۰ مئی ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

۱۳ مئی ۱۹۰۵ء ۱۔ ”مَا رَمَيْتْ إِذْ رَمَيْتْ وَلَكِنَّ اللَّهَ رَفِيَ“

فرمایا۔ اس سے اشارہ ان اشتہارات کی طرف معلوم ہوتا ہے جو حال میں شائع ہو رہے ہیں۔“

۲۔ روایا۔ صبح کے وقت لکھا ہوا دکھایا گیا۔ ”آہ نادر شاہ کہاں گیا۔“

(بدر جلد ۱ نمبر ۳ مورخہ ۲۷ اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۱۶ مورخہ ۱۰ مئی ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

۱۔ (ترجمہ) یعنی ایک سے زیادہ برکت ہے اس مرد پر۔ (بدر مورخہ ۲۷ اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

۲۔ (نوٹ از ناشر) الحکم مورخہ ۳۰ اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۱ میں بدر میں درج کشف باختلاف الفاظ موجود ہے جب کہ بعد والی روایا الحکم مورخہ ۱۰ مئی ۱۹۰۵ء صفحہ ۱ میں درج ہے۔

۳۔ (ترجمہ از مرتب) جو تیر تونے چلایا وہ تونے نہیں چلایا بلکہ خدا نے چلایا۔

۴۔ (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؒ) یہ پیشگوئی اس طور پر پوری ہوئی کہ ۱۹۲۹ء میں جب امیر امان اللہ خاں والی تخت افغانستان کی حکومت کا تختہ اللہ تعالیٰ نے حبیب اللہ خاں المعروف بچہ سقہ کے ہاتھ سے اٹوایا تو افغانوں نے جلد ہی نادر خاں کو جو اس وقت فرانس میں تھا، اپنی مدد کے لئے بلا یا چنانچہ نادر خاں آیا اور اس کے ہاتھ سے بچہ سقہ گرفتار ہو کر مارا گیا اور نادر خاں افغانستان کا بادشاہ بن گیا۔ اس وقت اس نے اپنے خاندانی اور ملکی لقب ”خان“ کو چھوڑ کر

۱۹۰۵ء ”مجھے خدا نے اپنے الہام سے یہ بھی خبر دی ہے کہ

جو شخص تیری طرف تیر چلائے گا میں اُسی تیر سے اس کا کام تمام کروں گا۔“

(براہین احمدیہ حصہ پنجم۔ روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۱۰۲)

۱۹۰۵ء / مئی (کشف) فرمایا۔ ”آج باغ میں سے ایک جامن کا پتہ میں نے غور سے دیکھا تو اس

پر جدھر سے پڑھیں یہی لکھا ہوا نظر آتا تھا۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ (بدر جلد ۵ نمبر ۵ مورخہ ۴ مئی ۱۹۰۵ء صفحہ ۷)

۱۹۰۵ء / مئی ”اَيَسْتَدْعُوْكَ اَحَقُّ هُوَ۔ قُلْ اِنِّىْ وَرَبِّىْ اِنَّهُ لَحَقُّ“<sup>۱</sup> پھر بہار آئی

خدا کی بات پھر پوری ہوئی۔ اس کے یہ معنی معلوم ہوتے ہیں کہ بہار کے دنوں میں زلزلہ ظاہر ہوگا۔

۳ فتح نمایاں۔“ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۴۳)

بقیہ حاشیہ۔ اُس کی بجائے ”شاہ“ کا لقب اختیار کیا اور ”نادر شاہ“ کہلانے لگا۔

اس کے بعد ۸ نومبر ۱۹۳۳ء کو عین دن کے وقت نادر شاہ کو ایک شخص عبدالخالق نے ایک بڑے مجمع میں قتل کر دیا اور اس طرح پر نادر شاہ کی بے وقت اور اچانک موت نے نہ صرف افغانستان بلکہ تمام دنیا کی زبان سے بے ساختہ یہ الفاظ کہلوائے کہ ”آہ نادر شاہ کہاں گیا۔“

۱ (ترجمہ از مرثب) اور تجھ سے اس اہم واقعہ کے متعلق پوچھتے ہیں کہ کیا وہ واقعی ہونے والا ہے۔ کہو ہاں۔ مجھے اپنے رب کی قسم ہے وہ یقیناً واقع ہوگا۔

۲ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ”پھر خدا نے مجھے خبر دی کہ بہار کے زمانہ میں ایک اور سخت زلزلہ آنے والا ہے۔ وہ بہار کے دن ہوں گے۔ نہ معلوم کہ وہ ابتداء بہار کا ہوگا جبکہ درختوں میں پتہ نکلتا ہے یا درمیان اُس کا یا اخیر کے دن۔ جیسا کہ الفاظ وحی کے یہ ہیں ”پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی۔“ چونکہ پہلا زلزلہ بھی بہار کے ایام میں آیا تھا اس لئے خدا نے خبر دی کہ وہ دوسرا زلزلہ بھی بہار میں ہی آئے گا اور چونکہ آخر جنوری میں بعض درختوں کا پتہ نکلتا شروع ہو جاتا ہے اس لئے اسی مہینہ سے خوف کے دن شروع ہوں گے اور غالباً مئی کے اخیر تک وہ دن رہیں گے۔“ (الوصیٰت۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۱۴)

۳ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۱۱ مئی ۱۹۰۵ء صفحہ ۱ اور الحکم مورخہ ۱۰ مئی ۱۹۰۵ء صفحہ ۱ میں یہ الہامات ترتیب کے

اختلاف سے مندرج ہیں۔

۱۰/ مئی ۱۹۰۵ء ”کیا عذاب کا معاملہ درست ہے۔ اگر درست ہے تو کس حد تک۔“

(بدر جلد ۱ نمبر ۶ مورخہ ۱۱ مئی ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۱۷ مورخہ ۱۷ مئی ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

۱۳/ مئی ۱۹۰۵ء ”خواب میں دیکھا کہ جیسا ہم ایک عدالت میں ہیں اور ایک مقدمہ ہے۔ شبہ گزرتا ہے کہ

مجسٹریٹ ایک شخص ڈپٹی قائم علی ہے اور اس کا سررشتہ دار ہمارے بھائی غلام قادر صاحب مرحوم ہیں اور ہم تینوں ایک ہی جگہ بیٹھے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا ہم مدعی ہیں اور مدعا علیہ کو بلوانا ہے۔ مجسٹریٹ نے سررشتہ دار کے کان میں کچھ کہا جس کو ہم نے بھی سن لیا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ یہ <sup>۲۵</sup> روپے طلبانہ داخل کر دیں اور فریق ثانی کو بلا یا جاوے۔ ہم نے جیب سے پچیس روپے دے دیئے اور فریق مخالف کو طلب کیا گیا۔“

فرمایا۔ قائم علی میں ”علی“ خدا کا نام ہے اور اس سے مراد علوم ربہ اور غلام قادر سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی قدرت سے کچھ کام کرنا چاہتا ہے اور طلبانہ سے مراد کچھ ابتلاء اور تکلیف ہے۔ یعنی قدرت خداوندی سے کامیابی ضرور ہماری ہے لیکن اُس میں کچھ درمیانی تکلیف مقدر ہے جیسا کہ ہمیشہ انبیاء اور اولیاء اللہ کے ساتھ ہوا کرتا ہے۔“

۱۴/ مئی ۱۹۰۵ء ”میاں محمد اسحاق، حضرت میر ناصر نواب صاحب کا چھوٹا صاحبزادہ بیمار تھا۔ ڈاکٹر صاحب

کی رائے میں حالت اچھی نہ تھی۔ فرمایا۔ میں نے دعا کی اور دعا کی اصل وجہ تو شامت اعدا تھی۔ ورنہ اولاد ہو یا کوئی اور عزیز۔ موت فوت تو ساتھ ہی ہے۔ غرض جب میں دعا کر رہا تھا تو یہ الہام ہوا۔

اَسْلَامًا قَوْلًا مِّن رَّبِّ رَحِيْمًا<sup>۲</sup> پر خدا کا رحم ہے، کوئی بھی اس سے ڈر نہیں۔“

(الحکم جلد ۹ نمبر ۱۷ مورخہ ۱۷ مئی ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

مئی ۱۹۰۵ء ”۲۴ مئی کو بیان کیا کہ کئی روز ہوئے جب اسحاق بیمار تھا، تو کیا دیکھتا ہوں کہ بہت

۱۔ (نوٹ از ناشر) الحکم مورخہ ۱۷ مئی ۱۹۰۵ء صفحہ ۱ میں معمولی لفظی تبدیلی سے خواب تو درج ہے مگر تعبیر درج نہیں۔

۲۔ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۱۱ مئی ۱۹۰۵ء صفحہ ۱ میں ۱۷ مئی ۱۹۰۵ء کے تحت اس الہام کے بارہ میں یہ الفاظ ہیں۔

”فرمایا چند روز ہوئے ہم نے خواب میں دیکھا کہ میاں محمود احمد اور میاں محمد اسحاق بیمار ہیں ان کے واسطے دعا

کرتے تھے۔ الہام ہوا۔“

(حقیقۃ المہدی۔ روحانی خزائن جلد ۱۴ صفحہ ۴۴۶)

۳۔ (ترجمہ) سلامتی ہے یہ رب رحیم نے فرمایا۔



سے مُردارِ خوارِ جانو رلم ڈھینگ ہیں اور پاس ہی ایک مُردار پڑا ہوا ہے۔ اس روایا کے بعد اس جگہ کو بدل دیا۔ وہ معاً اچھا ہو گیا۔ پہلے اس کے متعلق الہام ہوا تھا۔ **سَلَامٌ قَوْلًا مِّن رَّبِّ رَحِيمٍ**۔<sup>۱</sup>  
(الحکم جلد ۹ نمبر ۱۸ مورخہ ۲۳ مئی ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

**۱۶ مئی ۱۹۰۵ء** ” ایک عورت کو دیکھا کہ میرے دروازہ کے آگے باہر آ کر بیٹھ گئی ہے مقرض سے تمام سر کے بال کٹے ہوئے ہیں اور ایک میلی سی پگڑی سر پر لپیٹی ہوئی ہے میں نے اس کے دیکھنے سے بہت کراہت کی اور میں اس مکان سے باہر کو بھاگا اور پگڑی ساتھ لے لی کہ نیچے جا کر پہن لوں گا اور جب میں اس کے مقابل پر ہو کر گزرنے لگا تو میں نے کہا۔  
**لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْكَاذِبِينَ**۔<sup>۲</sup>

اور نیچے جا کر پگڑی لپیٹتا تھا اور ڈرتا تھا کہ وہ آ نہ جاوے۔“ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۴۴)  
**۲۰ مئی ۱۹۰۵ء** **صَدَقْنَا الرُّؤْيَا إِنَّا كَذَّابِك نَجْزِي الْمُتَصَدِّقِينَ**۔<sup>۳</sup>  
(الحکم جلد ۹ نمبر ۱۱۸ مورخہ ۲۳ مئی ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

**۲۲ مئی ۱۹۰۵ء** ” اسی پیشگوئی کے متعلق جو زلزہ ثانیہ کی نسبت شائع ہو چکی ہے۔  
آج ۲۲ مئی ۱۹۰۵ء کو بوقت پانچ بجے صبح خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ وحی ہوئی۔

۱ (نوٹ از مولانا عبداللطیف بہاولپوری) حضرت میر صاحبؒ نے اس کے بعد ۳۹ سال حیات پا کر تاریخ ۱۷ مارچ ۱۹۴۴ء وفات پائی اور عجیب قدرتِ الہی ہے کہ آخری وقت میں جبکہ سورہ لیس آپ پر پڑھی جا رہی تھی جب پڑھنے والے نے آیت ”سَلَامٌ قَوْلًا مِّن رَّبِّ رَحِيمٍ“ کی تلاوت کی تو آپ کی روحِ قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی گویا آخری لمحاتِ حیات میں اس الہامِ ربّانی کے سننے کی منتظر تھی۔

۲ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۱۸ مئی ۱۹۰۶ء میں اس روایا کے درج ذیل الفاظ ہیں۔

” ایک جگہ مردار پڑے ہیں اور لم ڈھینگ مردارِ خوارِ جانو ر بھی جمع ہیں۔ ہم وہاں سے چلے آئے۔“

۳ (ترجمہ از مرتب) جھوٹوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔

۴ (ترجمہ) یعنی زلزہ کی نسبت تیرے دیکھے ہوئے کو سچا کر کے دکھلادیا اور اسی طرح ہم صدقہ دینے والوں کو جزا دیتے ہیں۔ (بدر مورخہ ۱۸ مئی ۱۹۰۵ء صفحہ ۵)

صَدَقْنَا الرُّؤْيَا إِنَّا كَذَالِكَ نَجْزِي الْمُتَصَدِّقِينَ۔“

(بدر جلد ۷ نمبر ۷ مورخہ ۱۸ مئی ۱۹۰۵ء صفحہ ۵)

۲۳ مئی ۱۹۰۵ء ”ازمین تہ وبالا کردی۔ ۲ لنگر اٹھا دو۔ ۳ اِنِّی مَعَ الْاَفْوَاجِ اِتِّیْكَ بَعْتَةً۔“

(کاپی الہامات<sup>۱</sup> حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۴۳)

اُرِّیْدُ مَا تُرِّیْدُ وَنْ۔“<sup>۲</sup>

۲۴ مئی ۱۹۰۵ء ”رؤیا میں دیکھا کہ زینب نام ایک خادمہ لڑکی ساتھ ہے اور اس کنوئیں<sup>۳</sup> کی طرف جو

باغ کے جنوبی مغربی کونے پر ہے، میں گیا ہوں تو کہتا ہوں کہ ایسے کنوئیں سے دُور رہنا چاہیے۔ زلزلہ کے وقت ایسے کنوئیں خطرناک ہوتے ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ زمین کے اندر یہ کنواں گر پڑے۔ گویا زلزلہ کے سبب کنوئیں کے زیر وبالا ہونے کا بھی اندیشہ ہے۔“ (الحکم جلد ۹ نمبر ۱۸ مورخہ ۲۴ مئی ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

۲۶ مئی ۱۹۰۵ء (الف) ”الہام۔ اَشْرُّ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ۔“<sup>۴</sup>

۲ میں ان کو سزا دوں گا۔ ۳ میں اس عورت کو سزا دوں گا۔“

(کاپی الہامات<sup>۱</sup> حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۴۴)

۱ (ترجمہ از مرتب) ۳ میں اپنی فوجوں کے ساتھ تیرے پاس اچانک آؤں گا۔ میں وہی چاہتا ہوں جو تم چاہتے ہو۔

(نوٹ از ناشر) الحکم مورخہ ۲۴ مئی ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۱ اور بدر مورخہ ۲۵ مئی ۱۹۰۵ء صفحہ ۲ پر الہام ”اُرِّیْدُ مَا

تُرِّیْدُ وَنْ“ مورخہ ۲۵ مئی ۱۹۰۵ء کے تحت مندرج ہے۔

۲ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۱۸ مئی ۱۹۰۵ء صفحہ ۵ والحکم مورخہ ۲۴ مئی ۱۹۰۵ء صفحہ ۱ میں یہ الہامات

ترتیب کے اختلاف سے درج ہیں۔ نیز الہام ”اُرِّیْدُ مَا تُرِّیْدُ وَنْ“ درج نہیں۔

۳ یہ کنواں اب مٹی بھر کر بند کر دیا گیا ہے۔ (شمس)

۴ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۱۸ مئی ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۱ میں یہی رؤیا الفاظ کی معمولی تبدیلی سے درج ہے۔

(بدر مورخہ ۲۵ مئی ۱۹۰۵ء صفحہ ۲)

۵ (ترجمہ) ۱ شرات ان لوگوں کی جن پر تُو نے انعام کیا۔

۲ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۲۵ مئی ۱۹۰۵ء صفحہ ۲ میں ان الہامات سے متعلق تحریر ہے کہ

”فرمایا۔ گھر میں طبیعت علیل تھی۔ بہت سردرد، بخار اور کھانسی بھی تھی۔ لوگوں کے لئے ابتلاء کا خوف ہوتا

ہے۔ میں نے رات بہت دعا کی (شیخ رحمت اللہ صاحب کو مخاطب کر کے) آپ کے لئے بھی دعا کی تھی۔ پہلے تو ایک

مشنتہ سا الہام ہوا۔

(ب) ”گھر والوں کے متعلق یہ الہام ہوا۔

رَدَّ إِلَيْهَا رَوْحَهَا وَرِيحَانَهَا ۲ اِنِّي رَدَدْتُ إِلَيْهَا رَوْحَهَا وَرِيحَانَهَا ۱

(بدر جلد ۱ نمبر ۸ مورخہ ۲۵ مئی ۱۹۰۵ء صفحہ ۲)

۲۷ مئی ۱۹۰۵ء (الف) ”اَعْبُدُ الْقَادِرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ۲ اَزَى رِضْوَانَهُ ۳ اللَّهُ أَكْبَرُ ۱

(ب) خواب میں میں نے سنا کہ آنے والے زلزلہ کی یہ نشانی ہے۔ پھر میں نے دیکھا کہ خیمہ نصب کردہ

بقیہ حاشیہ۔ معلوم نہیں کس کے متعلق ہے اور وہ یہ ہے۔

شَرُّ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۱ میں ان کو سزا دوں گا۔ میں اس عورت کو سزا دوں گا۔

معلوم نہیں یہ کس کے متعلق ہے۔“

۱ (ترجمہ از مرتب) اللہ تعالیٰ نے اس کی طرف اس کی راحت اور خوش زندگی کو لوٹا دیا۔ ۲ میں نے اس کی

راحت اور خوش زندگی کو لوٹا دیا۔

۲ (نوٹ از ناشر) الحکم مورخہ ۲۴ مئی ۱۹۰۵ء صفحہ ۱ میں بھی یہ الہامات درج ہیں۔

۳ (نوٹ از ناشر) بدر والحکم میں الہامات ”عَبْدُ الْقَادِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ۲ اَزَى رِضْوَانَهُ ۳ اللَّهُ أَكْبَرُ ۱ کے بارہ میں تحریر ہے کہ

”پہلی وحی کے متعلق فرمایا کہ خدا اپنی کچھ قدرتیں میرے واسطے ظاہر کرنے والا ہے اس واسطے میرا نام عبد القادر

رکھا۔ رضوان کا لفظ دلالت کرتا ہے کہ کوئی فعل دنیا میں خدا کی طرف سے ایسا ظاہر ہونے والا ہے جس سے ثابت ہو جائے

اور دنیا پر روشن ہو جائے کہ خدا مجھ پر راضی ہے۔ دنیا میں بھی جب بادشاہ کسی پر راضی ہوتا ہے تو فعلی رنگ میں بھی اس

رضامندی کا کچھ اظہار ہوتا ہے۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ اس کی رضا پر دلالت کرنے والے افعال دیکھتا ہوں۔

مومن کو اللہ تعالیٰ کی رضا بہت پیاری ہے۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ مؤمنین جب بہشت میں داخل کئے جائیں گے تو ان

سے کہا جائے گا کہ اب مانگو جو کچھ مانگنا چاہتے ہو۔ تو وہ عرض کریں گے کہ اے رب! تو ہم پر راضی ہو جا۔ جواب ملے گا اگر

میں راضی نہ ہوتا تو تم کو بہشت میں کس طرح داخل کرتا۔“ (بدر مورخہ ۲۵ مئی ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ الحکم مورخہ ۳۱ مئی ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

۳ (ترجمہ از مرتب) ا قادر خدا کا بندہ۔ اللہ تعالیٰ اس پر راضی ہوا۔ ۲ میں اس کی خوشنودی دیکھتا ہوں۔ ۳ اللہ تعالیٰ

سب سے بڑا ہے۔

میدان میں سے جو درحقیقت باغ کے قریب نصب کیا ہوا ہے ایک چیز گری ہے میں نے اس کو اٹھا لیا جب غور سے دیکھا تو وہ ایک زیور ہے یعنی لونگ طلائی ہے گویا میری بیوی کا لونگ کھویا گیا تھا جو مل گیا۔“  
(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۴۳)

**۲۸ مئی ۱۹۰۵ء** روایا۔ ”شیخ رحمت اللہ صاحب کی ایک گھڑی میرے پاس ہے اور ایک ایسی چیز جیسے ترازو کے دو پلڑے ہوتے ہیں۔ مثل جھیوروں کی بینگھی کے۔ میں ایک ڈولی میں بیٹھا ہوا ہوں۔ پھر کسی نے میاں شریف احمد کو اس میں بٹھا دیا اور اس کو چکر دینا شروع کیا۔ اتنے میں گھڑی گر گئی اور اس جگہ قریب ہی گری ہے۔ میں کہتا ہوں کہ اس کو تلاش کرو۔ ایسا نہ ہو کہ محمد حسین نالاش کر دے۔

فرمایا کہ خیال گزرتا ہے کہ شاید گھڑی سے مراد وہ ساعت ہے جو زلزلہ کی ساعت ہے جو معلوم نہیں۔  
وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔ اور وہ رحمت کی ساعت ہے یعنی یہ ساعت ہمارے واسطے رحمت الہی کا موجب ہوگی۔“

(بدر جلد ۸ مورخہ ۲۵ مئی ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۱۹ مورخہ ۳۱ مئی ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

**۲۹ مئی ۱۹۰۵ء** ”يَا تُوْنَوْنَ مِنْ كُلِّ فَجِّ عَمِيْقٍ وَيَا تَيْبِكَ مِنْ كُلِّ فَجِّ عَمِيْقٍ۔“<sup>۱</sup>  
(فرمایا) یہ الہام کوئی بچپن ۲۵ سال کے بعد پھر ہوا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کے کسی زبردست

۱ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۲۵ مئی ۱۹۰۵ء صفحہ ۲ اور الحکم مورخہ ۳۱ مئی ۱۹۰۵ء صفحہ ۱ میں یہ خواب ان الفاظ میں درج ہے۔

”دیکھا کہ کسی نے کہا کہ آنے والے زلزلے کی یہ نشانی ہے۔ جب میں نے نظر اٹھائی تو دیکھا کہ اس ہمارے خیمہ کے سر پر سے جو باغ کے قریب نصب کیا ہوا ہے، ایک چیز گری ہے۔ خیمہ کی چوب کا اوپر کا سراوہ چیز ہے۔ جب میں نے اٹھایا تو وہ ایک لونگ ہے جو عورتوں کے ناک میں ڈالنے کا ایک زیور ہے اور ایک کاغذ کے اندر لپٹا ہوا ہے۔ میرے دل میں خیال گذرا کہ یہ ہمارے ہی گھر کا مدت سے کھویا ہوا تھا اور اب ملا ہے اور زمین کی بلندی سے ملا ہے اور یہی نشانی زلزلہ کی ہے۔“

۲ (ترجمہ) اس کثرت سے لوگ تیری طرف آئیں گے کہ جن راہوں پر وہ چلیں گے وہ عمیق ہو جائیں گے اور وہ مدد ہر ایک دُور کی راہ سے تجھے پہنچے گی اور ایسی راہوں سے پہنچے گی کہ وہ راہ لوگوں کے بہت چلنے سے جو تیری طرف آئیں گے گہرے ہو جائیں گے۔  
(حقیقۃ الوئی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۷۷)

اظہار کا پھر کوئی وقت قریب ہے۔“ (بدر جلد ۱ نمبر ۹ مورخہ یکم جون ۱۹۰۵ء صفحہ ۲)

۳۰ مئی ۱۹۰۵ء ”صَلَوَةُ الْعَرْشِ إِلَى الْفَرْشِ“ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۴۳)

۳۱ مئی ۱۹۰۵ء (الف) ”والدہ محمود کی مرض جو سخت تھی مشتبہ تھی۔ الہام ہوا۔“

۳۱ مئی ۱۹۰۵ء ”إِنَّ مَعِيَ رَبِّي سَيَهْدِينِ“ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۴۳)

۱ (نوٹ از ناشر) الحکم مورخہ ۳۱ مئی ۱۹۰۵ء صفحہ ۱ میں بھی یہ الہام درج ہے۔ تفصیل یوں ہے۔

”یہ پرانا الہام ہے جو براہین میں درج ہے مگر کل پھر اس کی تجدید ہوئی ہے۔ معلوم ہوتا ہے نئے رنگ میں اس کا ظہور ہونے والا ہے۔“

۲ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ یکم جون ۱۹۰۵ء صفحہ ۲ میں الہام ”صَلَوَةُ الْعَرْشِ إِلَى الْفَرْشِ“ کے بارہ میں تحریر ہے۔

”یعنی رحمت الہی جو تم پر ہے اس کی کیفیت یہ ہے کہ وہ عرش سے لے کر فرش تک ہے۔“

فرمایا۔ اس میں کئی کیفی مبالغہ ہے۔ گویا اللہ تعالیٰ کی رحمت نے فضا کو بھر دیا۔ یہ الہام آئندہ بشارت پر دلالت کرتا ہے۔ یہ لفظی ہی نہیں بلکہ عملی رنگ میں ظاہر ہونے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی سنت ہے کہ جب وہ کسی پر خوش ہوتا ہے تو عملی رنگ میں اُس کا اظہار دُنیٰ پر کرتا ہے۔“

بدر کی اس تفصیل کے علاوہ الحکم مورخہ ۳۱ مئی ۱۹۰۵ء صفحہ ۱ میں اس الہام کے بارہ میں مزید تحریر ہے کہ

”اللہ تعالیٰ کی سنت اور ہے کہ جب وہ کسی پر خوش ہوتا ہے تو پھر انعام و اکرام بھی کرتا ہے برخلاف اہل دنیا کے کہ وہ جب کسی سے کوئی عطیہ نذرانہ وغیرہ لے لیتے تو صرف لفظوں میں کہہ دیتے ہیں ہم تم پر بہت خوش ہیں۔ غرض یہ بڑا مبشر الہام ہے۔ عرش تو تجھی گاہِ الہی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ زمین میں قبولیت پیدا کر دے گا جیسا کہ ایک حدیث میں آیا ہے کہ ایک شخص گمنامی کی حالت میں ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جب اس سے راضی ہوتا ہے تو جبرئیل کو حکم دیتا ہے کہ ملائکہ کو اس کی خبر کر دو اسی طرح پر وہ دوسرے ملائکہ کو اور زمین میں اس کی قبولیت ڈالی جاتی ہے۔“

۳ (ترجمہ) تحقیق میرے ساتھ میرا رب ہے مجھے راہ دکھائے گا اور کامیاب کرے گا۔ (بدر مورخہ یکم جون ۱۹۰۵ء صفحہ ۲)

۴ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ یکم جون ۱۹۰۵ء صفحہ ۲ اور الحکم مورخہ ۱۰ جون ۱۹۰۵ء صفحہ ۱ میں اس الہام کے بارہ میں تحریر ہے کہ

”حضرت کے گھر میں بیمار تھیں اور سخت تکلیف تھی۔ کئی دوائیاں کیں کچھ فائدہ نہ ہوا آخر آپ دعا میں

(ب) ”اس الہام سے چند منٹ بعد ہی میرے دل میں ڈالا گیا کہ یہ بیماری باعث حرارتِ جگر ہے اور دل میں ڈالا گیا کہ کتاب شفاء السقام کا نسخہ اس کے لئے مفید ہوگا۔ سو وہ نسخہ بنایا گیا اور وہ قرص تھے۔ جب تین چار قرص کھائے گئے تو ایک دن صبح کے وقت میں نے خواب میں دیکھا کہ عبدالرحمن نام ایک شخص ہمارے مکان میں آیا ہے اور وہ کھڑا ہو کر کہتا ہے کہ بخار ٹوٹ گیا اور یہ عجیب قدرتِ الہی ہے کہ ایک طرف یہ خواب دیکھی گئی اور دوسری طرف جب میں نے نبض دیکھی تو بخار کا نام و نشان نہ تھا۔ پھر یہ الہام ہوا۔  
تو در منزلِ ماچو بار بار آئی خدا بر رحمتِ بارید یانے۔“<sup>۱</sup>

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۸۹، ۲۹۰)

**۳/جون ۱۹۰۵ء** ”يُنَبِّئِي النَّاسَ مِنَ الْأَمْرَاضِ“<sup>۲</sup>

فرمایا۔ یہ میری طرف اشارہ تھا کہ بہتوں کو میرے ذریعہ سے امراضِ خطرناک سے نجات ہوگی۔“

(بدر جلد ۱ نمبر ۹ مورخہ یکم جون ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۲۰ مورخہ ۱۰ جون ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

**۷/جون ۱۹۰۵ء** ”والدہ محمود کو سخت موذی بخار تھا۔ رات میں نے دعا کی صبح ایک شخص خواب (میں)

بقیہ حاشیہ۔ مشغول ہوئے۔ الہام ہوا۔ اِنَّ مَعِيَ رَبِّي سَيَهْدِيْنِ۔ چنانچہ دو منٹ ابھی گزرے تھے کہ خدا نے مرض کی حقیقت کھول دی۔ مرض نہایت تکلیف دہ تپ تھا۔ ساتھ اس کے اور عوارض تھے۔“

علاوہ ازیں بدر مورخہ ۸ جون ۱۹۰۵ء صفحہ ۳ پر اس الہام کے بارہ میں مزید تحریر ہے کہ

”اس الہام کے ہوتے ہی میرے دل میں پڑا کہ اب تک علاج کا راستہ درست نہ تھا۔ اب اللہ تعالیٰ علاج کے واسطے صحیح راہ بتلا دے گا۔ چنانچہ اسی وقت دل میں یہ بات ڈالی گئی کہ جگر میں کچھ نقص معلوم ہوتا ہے اس طرف توجہ کرنی چاہیے۔ اس سے پہلے تشخیص درست نہیں ہوئی۔ چنانچہ مولوی صاحب (حضرت مولوی نور الدین صاحب خلیفہ اولؒ) کے ساتھ ذکر کیا گیا انہوں نے اسی وقت ایک نسخہ تجویز کیا۔ جگر پر ضما د کیا تو خدا تعالیٰ نے فوراً آرام دیا اور ایسی راحت ہوئی کہ پہلے کسی دوائی سے نہ ہوئی تھی۔“

۱ (ترجمہ) اس کے معنی دونوں طرح ہو سکتے ہیں۔ ایک تو یہ کہ کیا خدا نے ابر رحمت برسایا یا نہ برسایا۔ یعنی ضرور برسایا اور دوسرا یہ لفظ ابر رحمت خدا کا بدل ہو اور اس طرح یہ معنی ہوں گے کہ خدا ہی خود ابر رحمت ہے۔ کیا وہ برسایا نہ برسایا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جو انسان بار بار دعا کرتا ہے گویا خدا کے گھر میں جاتا ہے اور آخر کار خدا اُس کی سنتا ہے۔

(بدر مورخہ ۸ جون ۱۹۰۵ء صفحہ ۲)

۲ (ترجمہ از بدر) امراض سے لوگوں کو نجات دیتا ہے اور دے گا۔

(بدر مورخہ یکم جون ۱۹۰۵ء صفحہ ۲)

آیا۔ گویا وہ کہتا ہے بخارٹوٹ گیا۔ اسی دن بخارٹوٹ گیا۔“ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۴۴)

جون ۱۹۰۵ء ”۱۰/ جون ۱۹۰۵ء کو قبل ظہر بیان کیا کہ دو تین دن ہوئے الہام ہوا تھا۔

مُضِرِّ صِحَّتِ -“ (الحکم جلد ۹ نمبر ۲۱ مورخہ ۱۷ جون ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

۱۹ جون ۱۹۰۵ء ”۱ اِنِّیْ مَعَكَ وَ مَعَ اَهْلِكَ وَ مَعَ كُلِّ مَنْ اَحَبَّكَ - ۲ رَدَدْتُ

اَلیْهَا رَوْحَهَا وَ رِیْحَانَهَا - ۳ اِنَّ مَعِیْ رَبِّیْ سَیْهَدِیْنِ - ۴ امن است در مقام محبت  
سرائے ما۔“

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۴۳)

۱۳ جون ۱۹۰۵ء ”خواب میں خدا تعالیٰ کی طرف سے پانچ شعر دکھائے (گئے) جو بھول گئے۔

پانچوں شعر یاد رہا اور وہ یہ تھا

تو در منزل ماچو بار بار آئی خدا بر رحمت ببارید یا نے“

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۴۴)

۱۵ جون ۱۹۰۵ء ”اس کا غوث محمد نام رکھا گیا“ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۴۴)

۱۶ جون ۱۹۰۵ء ”رؤیا۔ قبل از نماز صبح۔ میں اپنے مکان میں کمرے کے اندر کھڑا ہوں۔ اس وقت

۱ (نوٹ از ناشر) الحکم مورخہ ۱۰ جون ۱۹۰۵ء صفحہ ۱ اور بدر مورخہ یکم جون ۱۹۰۵ء صفحہ ۲ میں بھی یہ الہام درج ہے۔

۲ (ترجمہ از مرتب) ۱ میں تیرے ساتھ ہوں اور تیرے اہل کے ساتھ ہوں اور ان تمام کے ساتھ جو تجھ سے محبت

رکھتے ہیں یا رکھیں گے۔ ۲ میں نے اس کی طرف اس کی راحت اور خوش زندگی کو لوٹا دیا۔ ۳ یقیناً میرے ساتھ میرا رب

ہے جو میری رہنمائی کرے گا۔ ۴ ہمارے محبت بھرے مکان میں ہر طرح سے امن ہے۔

۳ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۸ جون ۱۹۰۵ء صفحہ ۲ اور الحکم مورخہ ۱۷ جون ۱۹۰۵ء صفحہ ۱ میں یہ خواب

باختلاف الفاظ درج ہے۔ بدر میں موجود تفصیل کے الفاظ یہ ہیں۔

”ایک کاغذ دکھا یا گیا جس پر پانچ سطریں لکھی ہوئی تھیں۔ ان کو نظم کہہ سکتے ہیں نہ نثر۔ کچھ ملا جلا سا تھا۔ وہ

کاغذ میرے ہاتھ میں دیا گیا۔ میں نے پانچوں سطروں کو پڑھا مگر اٹھتے اٹھتے ایک سطر یاد رہی اور وہ اس طرح تھی۔

تو در منزل ماچو بار بار آئی خدا بر رحمت ببارید یا نے“

دیکھا کہ باہر ایک عورت<sup>۱</sup> زین پر بیٹھی ہے جو مخالفانہ رنگ میں ہے۔ وہ بہت بُری حالت میں ہے اور اُس کے سر کے بال مقراض سے کٹے ہوئے ہیں۔ کوئی زیور نہیں اور نہایت رڈی اور مکروہہ حالت میں ہے اور اُس کے سر پر ایک میلا سا کپڑا پگڑی کی طرح لپیٹا ہوا ہے۔ اُس کے ساتھ بات کرنے سے مجھے کراہت آتی ہے۔ نمازِ عصر کا وقت ہے میں جلدی سے اُٹھا ہوں کہ نماز کیلئے چلا جاؤں۔ کچھ کپڑے میں نے ساتھ لئے ہیں کہ نیچے جا کر پہن لوں گا۔ یہ جلدی اس لئے کی کہ اس عورت کو میرے ساتھ بات کرنے کا موقع نہ ملے۔ پس میں نے جلدی کے سبب پگڑی کو ہاتھ میں لیا اور پشمینہ کی سُرخ چادر اوپر لے لی اور کمرے سے نکلا۔ جب میں اس کے برابر گذرا تو میرے منہ سے یا آسمان سے آواز آئی کہ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْكَافِرِينَ۔

ساتھ ہی یہ الہام ہوا کہ اس پر آفت پڑی، آفت پڑی اور دیکھا کہ وہ عورت ایک نہایت ذلیل شکل میں کوڑھیوں کی طرح بیٹھی ہے۔“

(بدر جلد ۱۰ نمبر ۱۰ مورخہ ۸ جون ۱۹۰۵ء صفحہ ۷۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۲۲ مورخہ ۲۳ جون ۱۹۰۵ء صفحہ ۲)

**۱۹/جون ۱۹۰۵ء** ۱۔ ”خواب میں کسی کی نسبت اپنے دوستوں میں سے الہام ہوا۔

اس کو اچھا کرنا ہی نہیں تھا۔ بے نیازی کے کام ہیں۔ اعجازِ مسیح

یعنی اُس شخص کی تقدیر میں شفا نہیں تھی۔ خدا تعالیٰ کی بے نیازی نے ایسا ہی چاہا تھا پر یہ معجزہ مسیح ہے

کہ وہ اچھا ہو گیا۔“

۲۔ ”يَكْفِي النَّاسَ مِنَ الْأَمْرَاضِ۔“<sup>۲</sup> (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۴۵)

۱۔ (نوٹ از ایڈیٹر الحکم) ”یہ وہی عورت معلوم ہوتی ہے جس کے متعلق اسی اخبار میں درج ہوا تھا کہ میں ان کو سزا

دوں گا۔ میں اس عورت کو سزا دوں گا۔“ (الحکم مورخہ ۲۳ جون ۱۹۰۵ء صفحہ ۲)

۲۔ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۱۵ جون ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۲ اور الحکم مورخہ ۲۳ جون ۱۹۰۵ء صفحہ ۲ میں اس الہام کے

بارہ میں تحریر ہے کہ ”ہماری جماعت کے چار آدمیوں میں سے جو سخت بیمار ہوئے تھے اس جگہ باغ میں ان میں سے ایک<sup>۳</sup>

کے متعلق یہ الہام ہوا۔ خدا نے اس کو اچھا کرنا ہی نہیں تھا۔ بے نیازی کے کام ہیں۔ اعجازِ مسیح۔“

۳۔ (ترجمہ) (وہ) امراض سے لوگوں کو نجات دیتا ہے اور دے گا۔ (بدر مورخہ یکم جون ۱۹۰۵ء صفحہ ۲)

۴۔ چار بیماروں میں سے ایک میاں محمد اسحاق صاحبزادہ جناب میر ناصر نواب صاحب تھے جن کی مرض کی حالت

(ریویو آف ریلیجنسز بابت ماہ جولائی ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۹۰)

ظاہری نظر میں واقعی مایوسی کی حد تک پہنچ چکی تھی۔



۲۰/جون ۱۹۰۵ء ”اَعْجَلْ - عَجَّلْ ۲ اَنْتَ مِیْنِیْ بِمَنْزِلَةِ عَرْشِیْ - ۳ اَنْتَ مِیْنِیْ بِمَنْزِلَةِ  
لَا یَعْلَمُهَا الْخَلْقُ - ۴ صَلَوةُ الْعَرْشِ اِلَى الْفَرْشِ - ۵ اَنْتَ مِیْنِیْ وَاَنَا مِنْكَ“<sup>۱</sup>

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۴۵)

۲۶/جون ۱۹۰۵ء ”اِنِّیْ مَعَ الرَّحْمٰنِ فِیْ كُلِّ حَالَةٍ - حَالَةِ الْمَوْتِ وَحَالَةِ الْبَقَاءِ“<sup>۲</sup>

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۴۵)

۲/جولائی ۱۹۰۵ء ”رُویا۔ دیکھا کہ ایک بڑا دریا ہے۔ اُس میں سے کوئی چیز نکلی جس میں سے شعلے  
نکلنے ہیں اور ہمارے سامنے ہوئی جیسا کہ دریا بطور تحفہ کے کوئی چیز ہمارے آگے پیش کرتا ہے۔ وہ چیز ہم نے  
لے لی۔ تو وہ ایک ٹوپی تھی جس کو ہم نے سر پر رکھ لیا۔ اُس کے بعد دریا نے ایک اور چیز پیش کی جو ایک چغہ کی  
شکل میں تھی۔ وہ بھی ہم نے لے لی۔“

فرمایا۔ دریا سے مراد کوئی بڑا بادشاہ یا اسی کی مانند کوئی اور ذی شان آدمی یا کوئی بڑا اہل علم و فضل و کمال  
ہوتا ہے اور اُس کے تحفہ دینے سے مراد حلقہ خادموں میں داخل ہونا یا معتقد ہونا یا مالی خدمت کرنا۔ یا کسی  
غرض کے لئے رجوع لانا ہے۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ۔“

(بدرجلد ۱ نمبر ۱۳ مورخہ ۲۹/جون ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۲۴ مورخہ ۱۰/جولائی ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۱)

۳/جولائی ۱۹۰۵ء ”تیرے لئے میرا نام چمکا

اسی دن دیکھا ایک لفافہ میں سے کئی پیسے نکلے ہیں پھر دیکھا کہ پیسے میرے آگے رکھے ہیں۔“

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۴۵)

۱۳/جولائی ۱۹۰۵ء ”روحانی عالم تیرے پر کھولا گیا۔ فَبَصَّرَكَ الْیَوْمَ حَدِیْدًا“<sup>۳</sup>

۱۔ (ترجمہ از مرتب) جلدی کر۔ جلدی کر۔ ۲ تو مجھ سے بمنزلہ میرے عرش کے ہے۔ ۳ تو مجھ سے اس مرتبہ پر ہے  
جس کو دنیا نہیں جانتی ۴ رحمت الہی عرش سے فرش تک ہے۔ ۵ تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں۔

۲۔ (ترجمہ از مرتب) میں ہر حالت میں رحمن خدا کے ساتھ ہوں خواہ موت کی حالت ہو خواہ بقاء کی۔

۳۔ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۱۳/جولائی ۱۹۰۵ء صفحہ ۲ میں ان الہامات کی تاریخ ۱۲/جولائی ۱۹۰۵ء مندرج ہے۔

نیز ”روحانی عالم تیرے پر کھولا گیا“ کی بجائے ”روحانی عالم کا دروازہ تیرے پر کھولا گیا۔“ مرقوم ہے۔

۴۔ (ترجمہ از مرتب) پس آج تیری نگاہ تیز ہے۔

روحانی عالم تیرے پر کھولا گیا۔ فَبَصَّرَكَ الْيَوْمَ حَدِيدًا۔“

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۴۵)

۲۶ جولائی ۱۹۰۵ء ”كُنْتُ كَنَزًا مَخْفِيًّا فَاحْبَبْتُ أَنْ أُعْرَفَ۔“<sup>۱</sup>

فرمایا۔ یہ صفات الہیہ کا ظہور ہے۔ کسی زمانہ میں کوئی ایک صفت ظاہر ہوتی ہے اور کسی زمانہ میں پوشیدہ رہتی ہے۔ جب ایک اصلاح کا زمانہ دُور پڑ جاتا ہے اور لوگوں میں خدا شناسی نہیں رہتی تو اللہ تعالیٰ پھر اپنی معرفت کو ظاہر کرنے کے واسطے ایک ایسا آدمی پیدا کرتا ہے جس کے ذریعہ سے اس کی معرفت دُنیا میں پھیلتی ہے لیکن جس زمانہ میں وہ مخفی ہوتا ہے اس زمانہ میں عابدوں کی عبادت اور زاہدوں کے زُہد بھی ادھورے اور نکلے رہ جاتے ہیں۔ یہ الہام براہین احمدیہ میں بھی درج ہے لیکن اب پھر اس کے خاص ظہور کا وقت معلوم ہوتا ہے اس واسطے دوبارہ یہ الہام ہوا ہے۔“

(بدر جلد ۱ نمبر ۱۷ مورخہ ۲۷ جولائی ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ ریویو آف ریلیجنز جلد ۴ نمبر ۸ بابت ماہ اگست ۱۹۰۵ء صفحہ ۳۳۰)

۲۹ جولائی ۱۹۰۵ء ”فرمایا آج اللہ تعالیٰ نے میرا ایک اور نام رکھا ہے جو پہلے کبھی سنا بھی نہیں۔“

تھوڑی سی غنودگی ہوئی اور الہام ہوا۔ محمد مفلح۔“

(الحکم جلد ۹ نمبر ۲ مورخہ ۳۱ جولائی ۱۹۰۵ء صفحہ ۳)

۳۱ جولائی ۱۹۰۵ء ”إِنِّي أَنَا الرَّحْمَنُ۔ أَقْدَرُ مَا أَشَاءُ۔“<sup>۲</sup> محمد مفلح۔“

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۴۵)

۳ اگست ۱۹۰۵ء ”رُؤْيَا مِثْلِ دَيْكْحَا كَهْ أَيْكْ لِفَانَهْ هِيْ جِسْ مِثْلِ كِجْهْ پِيْ هِيْ۔ كِجْهْ پِيْ هِيْ اسْ مِثْلِ سِيْ

نكل كر باهر سامنے بھی پڑے ہیں۔ اس کے بعد الہام ہوا۔“

تیرے لئے میرا نام چمکا۔

فرمایا۔ اس الہام سے پہلے اگرچہ خواب میں پیسے دیکھے گئے جو کسی جھگڑے یا غم پر دلالت کرتے ہیں مگر وحی الہی صریح لفظوں میں دلالت کرتی ہے کہ اس کے بعد کوئی نشان ظاہر ہوگا جس کے واقعہ سے خدا تعالیٰ اپنے

۱۔ (ترجمہ) میں مخفی خزانہ تھا پھر میں نے چاہا کہ میں پہچانا جاؤں۔

(بدر مورخہ ۲۷ جولائی ۱۹۰۵ء صفحہ ۲)

۲۔ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۲۷ جولائی ۱۹۰۵ء صفحہ ۲ میں صرف الہام درج ہے۔

۳۔ (ترجمہ از مرتب) میں رحمن خدا ہوں جو چاہتا ہوں مقدر کرتا ہوں۔

نام اور اپنی ہستی کو لوگوں پر ظاہر کرے گا۔“

(بدر جلد ۱۸ نمبر ۱۸ مورخہ ۳ اگست ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۲۸ مورخہ ۱۰ اگست ۱۹۰۵ء صفحہ ۳)

”فَزِعَ عَيْسَىٰ وَمَنْ مَعَهُ“<sup>۱</sup>

۲۰ اگست ۱۹۰۵ء

(بدر جلد ۲۰ نمبر ۲۰ مورخہ ۱۷ اگست ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۳۰ مورخہ ۲۴ اگست ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

(الف) ”فَزِعَ عَيْسَىٰ وَمَنْ مَعَهُ“

۲۲ اگست ۱۹۰۵ء

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۴۶)

(ب) ”چند آدمی سامنے ہیں۔ ایک چادر میں کوئی شے ہے۔ ایک شخص نے کہا کہ یہ آپ لے لیں۔

دیکھا تو اُس میں چند مرغ ہیں اور ایک بکرا ہے۔ میں اُن مرغوں کو اٹھا کر اور سر سے اُونچا کر کے لے چلا تا کہ کوئی بلی وغیرہ نہ پڑے۔ راستہ میں ایک بلی ملی جس کے منہ میں کوئی شے مثل چوہا ہے مگر اس بلی نے اس طرف توجہ نہیں کی اور میں ان مرغوں کو محفوظ لے کر گھر پہنچ گیا۔“

(بدر جلد ۲۰ نمبر ۲۰ مورخہ ۱۷ اگست ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۳۰ مورخہ ۲۴ اگست ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

۱۔ ”پہاڑ گر اور زلزلہ آیا۔“

۲۴ اگست ۱۹۰۵ء

۲۔ رُویا۔ ”میں ایک جگہ کھڑا ہوں۔ آگے ایک پردہ ہے۔ پردہ کے پیچھے سے آواز آئی۔

تُو جانتا ہے میں کون ہوں۔ میں خدا ہوں۔ جس کو چاہتا ہوں عزت دیتا ہوں جس کو چاہتا ہوں ذلت دیتا ہوں۔“

(بدر جلد ۲۱ نمبر ۲۱ مورخہ ۲۴ اگست ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۳۰ مورخہ ۲۴ اگست ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

”دیکھا کہ ایک شخص سامنے کھڑا ہے۔ اس نے نہایت زور کے ساتھ قلم چلایا

۲۶ اگست ۱۹۰۵ء

جیسا کہ کوئی دیاسلانی رگڑتا ہے اور اس کے قلم کے لکھنے کی آواز بھی آئی۔ اس نے لکھا۔

۱۔ (ترجمہ از مرتب) عیسیٰ اور اس کے ساتھی گھبرا گئے۔

(نوٹ) ”جس دن یہ الہام سنایا گیا یعنی ۲۱ اگست ۱۹۰۵ء اسی دن حضرت مخدوم وکرم مولوی عبدالکریم صاحب

غَفَرَ اللهُ لَهُ کی گردن کے نیچے ایک چھوٹی سی پھنسی نمودار ہوئی۔ یہ مولوی صاحب مرحوم کی مرض کی ابتداء تھی اور ۵۱ دن کی مرض کے بعد ۱۱ اکتوبر بدھ کے روز ۲ ۱/۴ بجے دن کے حضرت مرحوم بموجب الہام الہی ”سینتالیس سال کی عمر اِنَّا لِلّٰهِ

وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ“ اس دارِنا پائیدار سے انتقال فرما کر حیاتِ ابدی میں جا داخل ہوئے۔“

(ریویو آف ریلیجنز ماہ اکتوبر ۱۹۰۵ء ٹائٹل پیج صفحہ ۲)

## شَاهَتِ الْوُجُوْا

فرمایا۔ اس کے معنی ہیں دشمنوں کے مونہہ کالے ہو گئے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی عظیم الشان نشان کے ذریعہ سے دشمنوں کو روسیہ کرنا چاہتا ہے۔“

(بدر جلد ۱ نمبر ۲۱ مورخہ ۲۴ اگست ۱۹۰۵ء صفحہ ۲)

۲۹ اگست ۱۹۰۵ء ”اے عمارت مفت میں تو تھک گئی۔“

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۴۶)

۳۰ اگست ۱۹۰۵ء (الف) ”مولوی عبدالکریم صاحب کی گردن کے نیچے پشت پر ایک پھوڑا ہے

جس کو چیرا دیا گیا ہے۔

فرمایا۔ میں نے ان کے واسطے رات دعا کی تھی۔ روایا میں دیکھا کہ مولوی نور الدین صاحب ایک کپڑا اوڑھے بیٹھے ہیں اور رو رہے ہیں۔

فرمایا۔ ہمارا تجربہ ہے کہ خواب کے اندر رونا اچھا ہوتا ہے اور میری رائے میں طیب کارونا مولوی صاحب کی صحت کی بشارت ہے۔“

(بدر جلد ۱ نمبر ۲۲ مورخہ ۳۱ اگست ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ احکم جلد ۹ نمبر ۳۱ مورخہ ۳۱ اگست ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۰)

(ب) ”ایک خواب میں اُن کو دیکھا تھا کہ گویا وہ صحت یاب ہیں مگر خوابیں تعبیر طلب ہوتی ہیں..... خوابوں کی تعبیر میں کبھی موت سے مراد صحت اور کبھی صحت سے مراد موت ہوتی ہے اور کئی مرتبہ خواب میں ایک شخص کی موت دیکھی جاتی ہے اور اس کی تعبیر زیادتِ عمر ہوتی ہے۔“

(تمتہ حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۴۵۸، ۴۵۹)

(ج) ”روایا۔ دیکھا کہ میرے ہاتھ میں چابیاں ہیں۔ ایک صندوق کھولنے کا ارادہ ہے۔ فرمایا۔ اس میں اشارہ حل مشکلات کی طرف ہے۔“

(بدر جلد ۱ نمبر ۲۲ مورخہ ۳۱ اگست ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ احکم جلد ۹ نمبر ۳۱ مورخہ ۳۱ اگست ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۰)

۳۱ اگست ۱۹۰۵ء (الف) ”ایک عورت مرگئی۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاٰجِعُوْنَ۔“

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۴۶)

(ب) ”نماز پڑھ رہے تھے اور فاتحہ کے بعد سورۃ العصر پڑھنا تھا۔ اتنے میں غنودگی ہو کر سورۃ العصر کی جگہ بڑے زور سے زبان پر یہ سورۃ بطور الہام جاری ہوئی۔

إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ۔<sup>۱</sup>

(بدر جلد ۱ نمبر ۲۲ مورخہ ۳۱ اگست ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۳۱ مورخہ ۳۱ اگست ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۰)

(ج) فرمایا۔ ”نصف رات سے فجر تک مولوی عبدالکریم کے لئے دعا کی گئی۔ صبح (کی نماز) کے بعد جب سویا تو یہ خواب آئی..... میں نے دیکھا کہ عبداللہ سنوری میرے پاس آیا ہے اور وہ ایک کاغذ پیش کر کے کہتا ہے کہ اس کاغذ پر میں نے حاکم سے دستخط کرانا ہے اور جلدی جانا ہے۔ میری عورت سخت بیمار ہے اور کوئی مجھے پوچھتا نہیں۔ دستخط نہیں ہوتے۔ اس وقت میں نے عبداللہ کے چہرہ کی طرف دیکھا تو زرد رنگ اور سخت گھبراہٹ اس کے چہرہ پر ٹپک رہی ہے۔ میں نے اُس کو کہا کہ یہ لوگ رُوکھے ہوتے ہیں۔ نہ کسی کی سپارش مانیں اور نہ کسی کی شفاعت۔ میں تیرا کاغذ لے جاتا ہوں۔ آگے جب کاغذ لے کر گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص مٹھن لال نام جو کسی زمانہ میں بٹالہ میں اسٹرا اسٹنٹ تھا۔ کرسی پر بیٹھا ہوا کچھ کام کر رہا ہے اور گرد اس کے عملہ کے لوگ ہیں۔ میں نے جا کر کاغذ اس کو دیا اور کہا کہ یہ ایک میرا دوست ہے اور پرانا دوست ہے اور واقف ہے اس پر دستخط کر دو۔ اس نے بلا تامل اسی وقت لے کر دستخط کر دیئے۔ پھر میں نے واپس آ کر وہ کاغذ ایک شخص کو دیا اور کہا خبردار ہوش سے پکڑو ابھی دستخط کیلئے ہیں اور پوچھا کہ عبداللہ کہاں ہے۔ انہوں نے کہا کہ کہیں باہر گیا ہے۔ بعد اس کے آنکھ کھل گئی اور ساتھ پھر غنودگی کی حالت ہو گئی۔ تب میں نے دیکھا کہ اس وقت میں کہتا ہوں مقبول کو بلاؤ اس کے کاغذ پر دستخط ہو گئے ہیں۔

یہ جو مٹھن لال دیکھا گیا ہے۔ ملائک طرح طرح کے تمثلات اختیار کر لیا کرتے ہیں۔ مٹھن لال سے مراد ایک فرشتہ تھا۔ سنوری سے یہ مراد ہے سنو عربی میں بلی کو کہتے ہیں اور علم تعبیر کی رُو سے بلی ایک بیماری کا نمونہ ہے۔ عبداللہ سنوری سے مراد ہوئی، وہ عبداللہ جو بیمار ہے۔ فرمایا طب تو ظاہری محکمہ ہے ایک اس کے وراء محکمہ پردہ میں ہے جب تک وہاں دستخط نہ ہو کچھ نہیں ہوتا۔“

(بدر جلد ۱ نمبر ۲۲ مورخہ ۳۱ اگست ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۳۱ مورخہ ۳۱ اگست ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۰)

۱۔ (ترجمہ از ناشر) جب اللہ کی مدد اور فتح آئے گی۔

(د) فرمایا۔ ”مولوی صاحب کی زیادہ علالت کے وقت میں بہت دعا کرتا تھا اور بعض نقشے میرے آگے ایسے آئے جن سے نا اُمیدی ظاہر ہوتی تھی اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا موت کا وقت ہے..... یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے بشارت نازل کی، اور عبد اللہ سنوری والا خواب میں نے دیکھا جس سے نہایت درجہ غمناک دل کو تشفی ہوئی..... اس دعا میں میں نے ایک شفاعت کی تھی جیسا کہ خواب کے الفاظ سے بھی ظاہر ہے کہ یہ شخص میرا دوست ہے۔ خدا کی قدرت اور اس کا عالم الغیب ہونا ظاہر ہونا تھا کہ مولوی صاحب بچ گئے۔ خدا کی کتب میں نبی کے ماتحت اُمت کو عورت کہا جاتا ہے جیسا کہ قرآن شریف میں ایک جگہ نیک بندوں کی تشبیہ فرعون کی عورت سے دی گئی ہے اور دوسری جگہ عمران کی بیوی سے مشابہت دی گئی ہے۔ انا جیل میں بھی مسیح کو دوا لہا اور اُمت کو دُہن قرار دیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اُمت کے واسطے نبی کی ایسی ہی اطاعت لازم ہے جیسی کہ عورت کو مرد کی اطاعت کا حکم ہے۔ اسی واسطے ہماری روایا میں عبد اللہ نے کہا کہ میری بیوی بیمار ہے۔ عبد اللہ نبی کا نام ہے۔ قرآن شریف میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام عبد اللہ آیا ہے۔ مٹھن سے مراد وہ لذت اور راحت صحت کی ہے جو بیماری کی تلخی کے بعد نصیب ہوتی ہے۔ مقبول سے مراد ہے کہ دعا قبول ہوگئی۔ یہ سب گہرے استعارات ہیں اور تمثلات ہیں۔“

(بدرجلد ۱ نمبر ۲۳ مورخہ ۷ ستمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۳۲ مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۳)

۱۹۰۵ء ”بہت عرصہ پہلے یہ بھی دیکھا گیا تھا کہ جس چوبارہ میں مولوی صاحب رہتے ہیں وہ چوبارہ گر گیا۔“  
(الحکم جلد ۱۰ نمبر ۶ مورخہ ۱۷ فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۱)

۳۱ اگست ۱۹۰۵ء ”بعد ظہر الہام ہوا۔“

### آرِنِجْ زَلْزَلَةُ السَّاعَةِ“

(الحکم جلد ۹ نمبر ۳۱ مورخہ ۳۱ اگست ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۰۔ بدرجلد ۱ نمبر ۲۲ مورخہ ۳۱ اگست ۱۹۰۵ء صفحہ ۲)

۱۔ چونکہ اس روایا کی صحیح تاریخ معلوم نہیں ہو سکی اس لئے اوپر کی مناسبت سے اسے یہاں درج کیا گیا۔ (نہیں)

۲۔ (ترجمہ از مرتب) مجھے موعودہ ساعت کا زلزلہ دکھا۔

(نوٹ از مولانا عبداللطیف بہاولپوری) اس الہام یعنی آرِنِجْ زَلْزَلَةُ السَّاعَةِ کے بعد ۹ مارچ ۱۹۰۶ء کو الہام ہوا رَبِّ لَا تُرِنِجْ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ۔ رَبِّ لَا تُرِنِجْ مَوْتَ أَحَدٍ مِّنْهُمْ بظاہر یہ دونوں الہام متضاد معلوم ہوتے ہیں لیکن دراصل ان میں کوئی تضاد نہیں۔ پہلے الہام سے روایت کشفی مراد ہے اور دوسرے الہام سے زلزلۃ السَّاعَةِ کی پیشگوئی

۲ ستمبر ۱۹۰۵ء (الف) ”سینتالیس سال کی عمر۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ۔“

(اس سے دوسرے دن ۳ ستمبر ۱۹۰۵ء کو ایک شخص کا خط آیا جس نے اپنی بدکاریوں اور غفلتوں پر نہایت

افسوس کی تحریر کر کے لکھا۔ اب میری عمر سینتالیس سال کی ہے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ۔“

فرمایا۔ کئی دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ جو خط باہر سے آنے والا ہوتا ہے اس کے مضمون سے پہلے ہی سے اطلاع دی

جاتی ہے۔“ (بدر جلد ۱ نمبر ۲۳ مورخہ ۷ ستمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۳۲ مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۳)

(ب) ”اس نے اچھا ہونا ہی نہیں تھا۔“<sup>۱</sup> (تمتہ حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۴۵۸)

(ج) ”تُوْتِرُونَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَفِي الدِّيْنِ تَقْصِرُونَ۔“<sup>۲</sup>

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۴۶)

بقیہ حاشیہ۔ کا وقوع متاخر کیا جانا مراد ہے چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں ”آج (۲۷ مارچ ۱۹۰۶ء) زلزلہ کے وقت کے لئے توجہ کی گئی تھی کہ کب آوے گا۔ اسی توجہ کی حالت میں زلزلہ کی صورت آنکھوں کے آگے آگئی اور پھر الہام ہوا رَبِّ اٰخِرُ وَقْتِ هٰذَا (الہام ۲۷/۳ مارچ ۱۹۰۶ء) خاکسار مرتب عرض کرتا ہے کہ یہ الہامی دعا اس دوسرے الہام کے مترادف ہے کہ رَبِّ لَا تُرِنِي زَلَزَلَةَ السَّاعَةِ۔ لَا تُرِنِي مَوْتَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ اور اللہ تعالیٰ نے یہ دعا قبول بھی فرمائی۔ اَخَّرَهُ اللّٰهُ اِلَى وَقْتِ مُسَمِّي (الہام ۲۸/۳ مارچ ۱۹۰۶ء) اور پہلی الہامی دعا یوں قبول ہوئی کہ جب ۸، ۹، ۱۰ اپریل ۱۹۰۶ء کو پھر رَبِّ اَرِنِي زَلَزَلَةَ السَّاعَةِ کا الہام ہوا تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک زلزلہ کا نظارہ دکھایا اور اس کے ساتھ ہی الہام ہوا لِيَمَنَ الْمَلِكُ الْيَوْمَ۔ لِلّٰهِ الْوٰحِدِ الْقَهَّارِ (الہام ۱۱ جون ۱۹۰۶ء) اس الہام کی ہیبت محتاج بیان نہیں۔

۱ (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؒ) خاکسار عرض کرتا ہے کہ بعد میں واقعات نے بتا دیا کہ اس الہام میں مولانا عبدالکریم صاحبؒ کی جو اس وقت کاربنکل سے بیمار تھے، وفات کی خبر دی گئی تھی کیونکہ وفات کے وقت اُن کی عمر سینتالیس سال کی تھی۔

۲ (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؒ) حضرت مولانا عبدالکریم صاحبؒ چونکہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایک نہایت ہی مخلص بزرگ تھے جن کی وفات پر طبعاً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور جماعت کو سخت صدمہ ہونے والا تھا اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس الہام کے ذریعے سے ہوشیار کر دیا۔

۳ (ترجمہ از مرتب) تم دُنیا کی زندگی کو ترجیح دیتے ہو اور دین میں کوتاہی کرتے ہو۔

(نوٹ از مولانا عبداللطیف بہاولپوری) بدر مورخہ ۱۳/ اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲ میں ”وَفِي الدِّيْنِ تَقْصِرُونَ“

کا فقرہ نہیں ہے۔

۱۷ ستمبر ۱۹۰۵ء ”مَا كَانَ لِنَفْسٍ أَنْ تَمُوتَ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ“<sup>۱</sup>

(بدرجلد ۱ نمبر ۲۳ مورخہ ۷ ستمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۳۲ مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۳)

۱۷ ستمبر ۱۹۰۵ء ۱۔ ”ایک کاغذ دکھایا گیا جیسا کہ منی آرڈر کا فارم ہوتا ہے اور سامنے اس کے پاس

ص (پندرہ) رکھے ہوئے ہیں۔ (اس کشف کے تھوڑی دیر بعد پندرہ کا ایک منی آرڈر آیا)

۲۔ ایک کاغذ دکھائی دیا اس پر لکھا ہوا تھا۔ ”آتش نشاں“

۳۔ پھر ایک کاغذ دکھائی دیا اس پر لکھا تھا۔

”مَصَالِحُ الْعَرَبِ - مَسِيئَةُ الْعَرَبِ“<sup>۲</sup>

۴۔ پھر ایک کاغذ دکھائی دیا اس پر لکھا تھا۔ ”بامراد“

۵۔ پھر ایک کاغذ دکھائی دیا اس پر لکھا تھا۔ ”رَدِّ بِلَا“<sup>۳</sup>

(الحکم جلد ۹ نمبر ۲۳ مورخہ ۷ ستمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۳۔ بدرجلد ۱ نمبر ۲۳ مورخہ ۷ ستمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲)

۱۔ (ترجمہ از مرتب) اِذْنِ الْهٰی کے بغیر کوئی نفس مرنے نہیں سکتا۔

۲۔ (نوٹ از ایڈیٹر الحکم) آج کے الہام مَسِيئَةُ الْعَرَبِ کا ذکر تھا۔ فرمایا۔ اس کے یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ ”عرب میں چلنا“ شاید مقدر ہو کہ ہم عرب<sup>۴</sup> میں جائیں۔ مدت ہوئی کہ کوئی پچیس چھبیس سال کا عرصہ گزرا ہے ایک دفعہ میں نے خواب میں دیکھا تھا کہ ایک شخص میرا نام لکھ رہا ہے تو آدھا نام اُس نے عربی میں لکھا ہے اور آدھا انگریزی میں لکھا ہے۔ انبیاء کے ساتھ ہجرت بھی ہے لیکن بعض روایاتی کے اپنے زمانہ میں پورے ہوتے ہیں اور بعض اولاد یا کسی تبع کے ذریعے سے پورے ہوتے ہیں۔ مثلاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قیصر و کسریٰ کی کنجیاں ملی تھیں تو وہ ممالک حضرت عمرؓ کے زمانہ میں فتح ہوئے۔“

(الحکم مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۳)

۳۔ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب کا بیان ہے کہ یہ الہام ”رَدِّ بِلَا“ ۴ ستمبر ۱۹۰۵ء کو ہوا۔ یعنی جس روز کہ مولانا عبدالکریم صاحب کا بڑا ۱۱ پریشن کیا گیا۔ دیکھیے الحکم مورخہ ۱۰ فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۴۔ (شمس)

۴۔ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؒ) یہ پیشگوئی حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ذریعہ

پوری ہوئی چنانچہ حضور دودفعہ عرب میں تشریف لے گئے۔ پہلے تو ۱۹۱۲ء میں حج بیت اللہ شریف کی غرض سے مکہ معظمہ

اور مدینہ منورہ اور جدہ کا سفر کیا اور دوسری دفعہ ۱۹۲۴ء میں حضور بیت المقدس اور دمشق تشریف لے گئے۔



۷/ ستمبر ۱۹۰۵ء ”وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ“<sup>۱</sup>

(بدرجلد انمبر ۲۳ مورخہ ۷ ستمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۳۲ مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۳)

۸/ ستمبر ۱۹۰۵ء ۱۔ ”الہام۔ اِذَا جَاءَ أَفْوَاجٌ وَسَمَّ مِنَ السَّمَاءِ“<sup>۲</sup> کفن میں لپیٹا گیا۔

۲ اِذَا جَاءَ أَفْوَاجٌ وَسَمَّ مِنَ السَّمَاءِ۔<sup>۳</sup> کفن میں لپیٹا گیا۔ ۵ مَصَالِحُ الْعَرَبِ۔  
مَسِيرُ الْعَرَبِ“<sup>۴</sup> (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۷۷)

۲۔ ”مجھے اپنے بار بار پیشاب کرنے پر خیال آ کے بہت دکھ ہوا اور میں نے اپنے دل میں خدا تعالیٰ کی (طرف) توجہ کر کے کہا کہ میری مرض مولوی عبدالکریم صاحب کی مرض سے کم نہیں ہے تو تھوڑی سی غنودگی ہو کر الہام ہوا۔

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ۔“<sup>۵</sup> (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۷۸)

۹/ ستمبر ۱۹۰۵ء ”إِنَّ الْمَعَايَا لَا تَطْيِشُ سِوَاهُمَا“<sup>۶</sup>

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۷۷۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۳۲ مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۳)

۱۔ (ترجمہ از مرتب) اور جو تیرے رب کا احسان ہے اس کو بیان کر۔

۲۔ (ترجمہ از مرتب) ۱ جب آسمان سے فوجیں اور زہر آئیں گے۔ ۳ جب آسمان سے فوجیں اور زہر آئیں گے۔

۳۔ (نوٹ از مولانا جلال الدین نٹس) الحکم مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۳ میں یہ الہام یوں ہے۔

”کفن میں لپیٹا ہوا۔“ اس الہام میں حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کی وفات کی اطلاع دی گئی ہے۔

۴۔ (ترجمہ از مرتب) ۵ عرب لوگوں کے مصالح کے لئے عرب کے علاقوں کا سفر کرنا۔

۵۔ (ترجمہ از مرتب) تم پر سلامتی ہو۔

(نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۱۳ ستمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲ میں اس الہام کی تاریخ ۱۰ ستمبر ۱۹۰۵ء ہے نیز لکھا ہے

”دورہ پیشاب کی بڑی تکلیف تھی۔ دعا کی گئی۔ الہام ہوا۔ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ۔“

۶۔ (ترجمہ از مرتب) بے شک موتوں کے تیر خطا نہیں جاتے۔

۷۔ (نوٹ از ناشر) الحکم مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۲ میں مرقوم ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ”حضرت

مولوی عبدالکریم صاحب کی بیماری کا ذکر کرتے ہوئے ۹ ستمبر کو فرمایا کہ مجھے بہت ہی فکر تھا کہ بعض الہامات ان میں

۱۰/ ستمبر ۱۹۰۵ء ” صبح کے وقت یہ دیکھا کہ ایک مکان ہے اس کے دروازہ کی بڑی کرسی کہ آدمی سے زیادہ کرسی بلند ہے اور وہ دروازہ چبوترہ کی طرح آگے کچھ عمارت رکھتا ہے جس پر تین چار آدمی بیٹھ سکتے ہیں اور اس دروازہ میں مولوی عبدالکریم صاحب بیٹھے ہوئے ہیں اور میں اور چند دوست ہمارے اس دروازہ کے سامنے کھڑے ہیں تب میں نے مولوی عبدالکریم صاحب کو مخاطب کر کے کہا۔ مولوی صاحب میں آپ کو آپ کی صحت پر مبارک باد دیتا ہوں۔“ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۷۷)

بقیہ حاشیہ۔ متوحش ہیں۔ آج صبح بہت سوچنے کے بعد میرے دل میں یہ بات ڈالی گئی ہے کہ بعض وقت ترتیب کے لحاظ سے الہامات پہلے یا پیچھے ہو جاتے ہیں چنانچہ ان الہامات کی ترتیب اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں یہ ڈالی کہ ایسے الہامات جیسے ”اِذَا جَاءَ اَفْوَاجٌ وَوَسَّوْا مِنَ السَّمَاءِ“ اور ”كُنْ فِي لَبِيْثًا كُنَّ“ اور ”اِنَّ الْمَتَّيْنِ لَا تَطْيِشُ سَهْمَهُمَا“ یہ اس بات کو ظاہر کرتے ہیں کہ قضا و قدر تو ایسی ہی تھی مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل و رحم سے ردِّ بلا کر دیا۔“

۱ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۲۲ ستمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۲ اور الحکم مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۲ میں یہ روایا ان الفاظ میں درج ہے۔

”ایک جگہ ایک بڑی حویلی ہے۔ اس کے آگے ایک بڑا چبوترہ ہے جس کی کرسی بہت بلند ہے۔ اس پر مولوی عبدالکریم صاحب سفید کپڑے پہنے ہوئے دروازہ پر بیٹھے ہیں۔ اسی جگہ میں ہوں اور پانچ چار اور دوست ہیں جو ہر وقت اسی فکر میں رہتے ہیں۔ میں نے کہا مولوی صاحب میں آپ کو آپ کی صحت کی مبارکباد دیتا ہوں اور پھر میں رو پڑا اور میرے ساتھ کے دوست بھی رو پڑے اور مولوی صاحب بھی رو پڑے۔ پھر میں نے کہا دعا کرو اور دعا میں تین دفعہ سورہ فاتحہ پڑھی۔“

۲ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمس) خواب کے دو حصے ہیں ابتدائی حصہ میں مولوی صاحب کی درمیانی حالت صحت طبع کی طرف اشارہ تھا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو کاربکل سے بالکل نجات دے دی اور آخری حصہ میں آپ کی وفات کے متعلق خبر تھی۔ ابتدائی حصہ کے متعلق ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب لکھتے ہیں کہ

”اپریشن کے بعد زخم کی حالت کئی روز تک خراب رہی اور انگور کا نام و نشان نظر نہ آتا تھا۔ حضرت نے دعا

۱۲/ ستمبر ۱۹۰۵ء الہام۔ ”دو شہتیر ٹوٹ گئے۔ اِنِّیْ مُهَيِّنٌ مِّنْ اَرَادَ اِهَانَتَكَ“<sup>۱</sup>۔

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۴۸۔ بدرجلد انمبر ۲۴ مورخہ ۱۴ ستمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲)

۱۳/ ستمبر ۱۹۰۵ء ”الہام۔ عَفَّتِ الدِّيَارُ كَذِ كَرْمِي“<sup>۲</sup>۔ الہام۔ عَفَّتِ الدِّيَارُ كَذِ كَرْمِي۔

۲ عَفَّتِ الدِّيَارُ كَذِ كَرْمِي۔“<sup>۳</sup> (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۴۸)

بقیہ حاشیہ۔ کی۔ صبح کو رو دیا سنایا..... اُسی روز قریب دس بجے کے میں جو پٹی لگانے کے لئے گیا تو یہ دیکھ کر مجھے بڑی حیرانی ہوئی کہ قریباً تمام زخم پر انگور آ گیا تھا۔ اس سے پہلے روز انگور کا نام و نشان نہ تھا اور سڑا ہوا مواد اس کے اندر سے نکلتا تھا۔ یہ بالکل عجوبہ اور خارق عادت بات تھی کہ اتنے بڑے زخم پر جو اس وقت قریب ۱۸ انچ لمبا اور ۶ انچ چوڑا تھا، ایک دن میں انگور آ جائے۔ میرے اور ڈاکٹر رشید الدین صاحب کے خیال میں یہ قریباً آٹھ دس روز کا کام تھا جو ایک دن میں ظہور پذیر ہوا تھا اور یہ دعا کا نتیجہ تھا۔“ (الحکم مورخہ ۱۰ فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۴)

۱ (ترجمہ از مرتب) میں ایسے شخص کو ذلیل کروں گا جو تیری اہانت چاہے گا۔

۲ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۷ جون ۱۹۰۶ء صفحہ ۴ میں اس الہام کی وضاحت یوں مندرج ہے۔

”فرمایا۔ جو الہام الہی نازل ہوا تھا کہ دو شہتیر ٹوٹ گئے ان میں سے ایک شہتیر تو مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم

تھے دوسرے چودھری صاحب معلوم ہوتے ہیں۔“

(نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمد) الحکم مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۲ میں ہے ”دو شہتیر ٹوٹ جائیں گے۔“

اس کے بعد زور سے الہام ہوا۔ ”اِنِّیْ مُهَيِّنٌ مِّنْ اَرَادَ اِهَانَتَكَ“۔

۳ (ترجمہ از مرتب) دیار مٹ جائیں گے جیسا کہ میں بتا چکا ہوں۔ دیار مٹ جائیں گے جیسا کہ میں بتا چکا ہوں۔

دیار مٹ جائیں گے جیسا کہ میں بتا چکا ہوں۔

۴ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۱۴ ستمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲ میں صرف الہام درج ہے جب کہ الحکم مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۰۵ء

صفحہ ۱۲ میں ”کَذِ كَرْمِي“ کی یہ وضاحت مرقوم ہے۔

” فرمایا۔ کَذِ كَرْمِي سے مراد یہ ہے کہ جیسا کہ پہلے پیش گوئی ہو چکی ہے۔“

۵ یعنی چودھری الہ داد صاحب ہیڈ کلرک دفتر ریویو آف ریلیجنز قادیان جو ۲۷ مئی ۱۹۰۶ء کو

فوت ہوئے۔ (شمس)

۱۶/ ستمبر ۱۹۰۵ء روایا۔ ”دیکھا کہ ایک شخص مسٹی شرمپت ساتھ ہے۔ ایک گہرے پانی میں جو جھیل کی طرح ہے ہم ہر دو کنارہ کی طرف تیرتے جاتے ہیں۔ کنارہ بہت دُور ہے اور میں پانی پر لیٹا ہوا جا رہا ہوں اور تیرتا چلا جاتا ہوں۔ اسی طرح تیرتے ہوئے جب میں قریب نصف کے پہنچا تو معلوم ہوا کہ قریباً زانو تک پانی ہے۔ پھر کنارہ پر پہنچ گئے اور خیال آیا کہ میرا لڑکا مبارک اُسی کنارہ پر رہا ہے۔ پھر ہم اس کو لینے کے واسطے واپس آئے۔ تب دیکھا کہ پانی ایک طرف سے بالکل خشک ہے ایک طرف باقی ہے اور لوگ خشکی پر چلتے ہیں ہم بھی خشکی کی راہ پر چلنے لگے۔

فرمایا۔ بظاہر تو آج کل مولوی عبدالکریم صاحب کے واسطے دعا کی جاتی ہے اور غالباً ان کے متعلق یہ روایا ہے۔ شاید یہ تعبیر ہو کہ ایک حصّہ زخم کا خشک ہو گیا ہے اور دوسرا حصّہ ابھی باقی ہے اور شرمپت کے لفظ سے انجام بخیر معلوم ہوتا ہے۔ ”وَاللّٰهُ اَعْلَمُ“

(بدجلد ۱ نمبر ۲۵ مورخہ ۲۲ ستمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۳۳ مورخہ ۲۳ ستمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

۱۹/ ستمبر ۱۹۰۵ء روایا۔ ”دیکھا کہ مرزا غلام قادر صاحب میرے بڑے بھائی نہایت سفید لباس پہنے ہوئے میرے ساتھ جا رہے ہیں اور کچھ باتیں کرتے ہیں۔ ایک شخص ان کی باتیں سن کر کہتا ہے کہ یہ کیسی فصیح بلیغ گفتگو کرتے ہیں گویا پہلے سے حفظ کر کے آئے ہیں۔ فقط

فرمایا۔ ہمارا تجربہ ہے کہ جب کبھی ہم اپنے بھائی صاحب کو خواب میں دیکھتے ہیں اس سے مراد کسی مشکل کام کا حل ہونا ہوتا ہے..... غلام قادر سے خدائے قادر کی قدرت کی طرف اشارہ ہے۔“

(بدجلد ۱ نمبر ۲۵ مورخہ ۲۲ ستمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۳۳ مورخہ ۲۳ ستمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

۲۰/ ستمبر ۱۹۰۵ء ”خواب میں دیکھا کہ میں قصبہ بٹالہ میں ہوں۔ عصر کا وقت تنگ ہوتا جاتا ہے اور بازار میں جا رہا ہوں ایک طرف دہنی طرف بازار کے دیکھا ایک چھوٹی سی مسجد ہے۔ میں نماز کے ارادہ سے مسجد میں گیا دور سے مرزا خدا بخش کی آواز آئی پھر میں مسجد میں داخل ہوا۔ مرزا خدا بخش تو کہیں چلا گیا مگر آگے مرزا رحمت اللہ بیگ مرحوم کھڑا ہے اور میاں منظور محمد بھی نظر آیا۔ اسحاق نے کہا کہ مرزا صاحب نے رحمت اللہ کی روٹی

۱ (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؒ) حضرت میر محمد اسحاق صاحب رضی اللہ عنہ سابق ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ

و ناظر ضیافت۔

بند کردی ہے اور نکال دیا ہے اُس کا ارادہ تھا کہ کہیں چلا جاؤں مگر منظور محمد نے روک لیا ہے اور کہا کہ ہم دونوں مل کر یہاں تجارت کریں گے بعد اس کے الہام ہوا۔

إِنِّي أَنَا الرَّحْمَنُ لَا يَخَافُ لَدَيْ الْمُرْسَلُونَ - قُلِ اللَّهُ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِي خَوْضِهِمْ يَلْعَبُونَ<sup>۱</sup>

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۴۹)

۱۔ (ترجمہ) تحقیق میں رحمن خدا ہوں۔ مُرسل میرے پاس نہیں ڈرا کرتے کہ یہ خدا کے کام ہیں۔ پھر ان کو چھوڑ دے۔ جن کاموں میں لگے ہوئے ہیں ان میں لہو لعب کریں۔ (بدر مورخہ ۲۲ ستمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۷)

۲۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ”دیکھا کہ میں بٹالہ کو جاتا ہوں۔ خیال آیا کہ نماز کا وقت تنگ ہے اس واسطے ایک مسجد میں گیا جو کہ چھوٹی سی مسجد ہے۔ مسجد کے زینوں پر سے چڑھتے ہوئے مرزا خدا بخش صاحب کی آواز آئی۔ وہ تو کہیں کو چلے گئے۔ پھر جب میں مسجد میں داخل ہوا تو دیکھا کہ بڑے مرزا صاحب یعنی والد صاحب کا ایک پرانا نوکر مرزا رحمت اللہ نام جو قریباً پچاس سال تک والد صاحب کی خدمت میں رہا تھا اور جس کو فوت ہوئے بھی قریباً چالیس سال ہوئے ہیں وہاں موجود ہے اور غمگین سا ہے اور مسجد کے کنوئیں کی منڈیر پر محمد اسحاق بیٹھا ہے اور پیر منظور محمد بھی اس جگہ ہے۔ اسحاق نے مرزا رحمت اللہ کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ بڑے مرزا صاحب نے اس کی روٹی بند کر دی ہے اور یہ ارادہ کرتا تھا کہ چلا جائے اور خدا جانے کہاں جانا تھا مگر منظور محمد نے اس کو رکھ لیا ہے کہ تجارت کر کے گزارہ کر لیں گے۔ ہمارے دل میں خیال آیا کہ معلوم نہیں مرزا صاحب نے کیوں روٹی بند کر دی ہے بزرگوں کے کام پر اعتراض نہیں ہو سکتا۔ پھر الہام ہوا۔

إِنِّي أَنَا الرَّحْمَنُ لَا يَخَافُ لَدَيْ الْمُرْسَلُونَ - قُلِ اللَّهُ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِي خَوْضِهِمْ يَلْعَبُونَ -

فرمایا کہ یہ ایک پُر معنی خواب ہے اور مولوی عبدالکریم صاحب کے متعلق معلوم ہوتی ہے۔ روٹی مدارِ حیات ہے کیونکہ خوراک کے ساتھ زندگی کا بقا ہے۔ روٹی کا بند ہونا اس دُنیا سے فوت ہو جانا ہوتا ہے۔ سو بنظر اسباب ظاہری یہ سخت بیماری ایک موت کا پیغام ہے۔ لیکن روٹی پھر لگ گئی ہے کیونکہ منظور محمد نے رحمت اللہ کو رکھ لیا ہے۔ رحمت اللہ سے مراد خدا کی رحمت ہے اور منظور محمد سے مراد وہ امر ہے جو محمد کو منظور ہے۔ وحی الہی نے میرا نام محمد بھی رکھا ہے۔ پس اس سے مراد مولوی صاحب کی صحت اور تندرستی ہے جس کے واسطے ہم دعائیں کرتے ہیں۔ تجارت سے مراد دعا کرنا، خدا پر ایمان رکھنا، اس پر بھروسہ کرنا اور اعمالِ صالحہ کا بجالانا ہے۔ جیسا کہ قرآن شریف میں آیا ہے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا هَلْ أَدُلُّكُمْ

۲۳ ستمبر ۱۹۰۵ء

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا مِنْ ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ  
وَجَبَّ الشُّكْرُ عَلَيْنَا مَا دَعَا إِلَهُ دَاعٍ<sup>۱</sup>

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۴۹)

۲۴ ستمبر ۱۹۰۵ء

”أَتَانِي نَصْرَتِي<sup>۲</sup> - يَا تَيْبِكَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ“<sup>۳</sup>

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۴۹)

۲۷ ستمبر ۱۹۰۵ء

”حَسَنْتَ مُسْتَقَرًّا وَمُقَامًا“<sup>۴</sup>

یعنی نیک ہے از رو قرار گاہ و مقام کے۔“

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۴۹)

بقیہ حاشیہ۔ علی تِجَارَةٍ تُنْجِيكُمْ مِنْ عَذَابِ آيَةٍ تُوْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَتُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ<sup>۱</sup>..... غرض معمولی زندگی جو بغیر کسی عوض کے تھی وہ تو بند ہو چکی ہے لیکن اب تجارتی زندگی باقی ہے یعنی وہ زندگی جو دعاؤں کا نتیجہ ہے اسی نے رحمت اللہ کو جاتے جاتے روک لیا ہے۔“ (بدر مورخہ ۲۲ ستمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۷)

۱ (ترجمہ از مرثب) ہم پر وداع کی گھاٹی سے بدر کا طلوع ہوا۔ ہم پر شکر کرنا لازم ہے جب تک کوئی دعا کرنے والا دعا کر سکتا ہے۔

۲ (نوٹ از ناشر) الحکم مورخہ ۲۴ ستمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲ اور بدر مورخہ ۲۹ ستمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۳ میں الہام کی تاریخ ۲۲ ستمبر اور صرف مصرعہ اولیٰ درج ہے۔ یعنی طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا مِنْ ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ۔

(نوٹ از شیخ یعقوب علی عرفانیؒ ایڈیٹر الحکم) ۲۱ ستمبر کی رات کو اعلیٰ حضرت مولوی صاحب کے لئے بہت دعا کرتے رہے۔ اس پر (یہ) الہام ہوا۔

۳ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۱۳ اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲ میں اس الہام کی تاریخ ۲۷ ستمبر درج ہے اور الفاظ یوں ہیں۔ ”تَأْتِيكَ نَصْرَتِي“

۴ (ترجمہ از ناشر) ۱ میری نصرت آئے گی۔ ۲ ہر ایک دُور کی راہ سے تیرے پاس تحائف آئیں گے۔

۵ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۱۳ اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲ پر اس الہام کی تاریخ ۲۸ ستمبر درج ہے۔

۶ (ترجمہ از ناشر) اے مومنو! میں تمہیں ایک تجارت کی خبر دیتا ہوں جو تمہیں دردناک عذاب سے بچائے اور وہ یہ ہے کہ اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اپنے مال اور جان سے اللہ کی راہ میں کوشش کرو۔ (الصف: ۱۱، ۱۲)

۲۸ ستمبر ۱۹۰۵ء ”اَلَا تَخْفٰ اِىَّ لَا يَخْفٰ لَدَى الْمُرْسَلُوْنَ ۲ وَقَالُوْا مَنْ ذَا الَّذِى يَشْفَعُ عِنْدَ ۱

هٰٓهٖهَات هٰٓهٖهَات لِمَا تُوعَدُوْنَ ۳ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيزٌ ذُو الْاِقْتِدَارِ اَفَلَا تُؤْمِنُوْنَ ۴ قُلْ عِنْدِىْ شَهَادَةٌ مِّنَ اللّٰهِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّؤْمِنُوْنَ ۵ وَمَا اَرْسِلُكُمْ مِّنْ اَمْرِىْ ۶ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۶ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِیْلِ ۷ اَلَمْ یَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِیْ تَضْلِیْلِ ۸“ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۵۱)

۲۹ ستمبر ۱۹۰۵ء ”اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ اِنَّا كُنَّا مُنْزِلِیْنَ ۹“

(بدرجلد ۱ نمبر ۲۷ مورخہ ۱۶ اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۳۴ مورخہ ۳۰ ستمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۲)

کیم ۱ اکتوبر ۱۹۰۵ء ”کسی شخص نے ہمارے ہاتھ پر سونف رکھ دی ہے۔“

(بدرجلد ۱ نمبر ۲۷ مورخہ ۱۶ اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۳۵ مورخہ ۱۰ اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

۲ اکتوبر ۱۹۰۵ء ”دیکھا کہ ایک مکان ہے۔ اس پر چڑھنے کے لئے ایک زینہ لگا ہوا ہے جو لوہے کا

ہے اور تختے پاؤں رکھنے کے بھی ہیں۔ اوپر ایک دروازہ ہے۔ میں اس زینہ پر چڑھتا ہوں مگر چڑھ نہیں سکتا۔ اتنے میں اوپر سے کسی نے دروازہ بند کر دیا اور کہا کہ دوسرے راستے سے آؤ۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ راستہ تو نزدیک ہے اور فوراً پہنچ سکتے ہیں مگر دوسرا راستہ دُور ہے۔ کوئی دو تین سو گز کا فاصلہ ہے۔ پس ہم اُس دوسرے

۱ (ترجمہ) امت خوف کر۔ مجھ سے میری درگاہ میں رسول خوف نہیں کیا کرتے ۲ اور کہتے ہیں کون ہے جو اس کے پاس

شفاعت کرے۔ وہ بات جس کا تم کو وعدہ دیا جاتا ہے بالکل انہونی ہے ۳ کہہ اللہ تعالیٰ غالب ہے قدرت رکھنے والا۔ پس کیا تم

ایمان نہیں لاتے ۴ کہہ میرے پاس اللہ کی طرف سے گواہی ہے۔ پس کیا تم ایمان لاتے ہو؟ (بدرمورخہ ۱۶ اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

۵ (ترجمہ از ناشر) ۵ اور میں اپنی طرف سے کچھ نہیں بڑھاتا اور سب تعریف اللہ کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار

ہے۔ ۶ کیا تو نہیں جانتا کہ تیرے رب نے تہمتی والوں سے کیا سلوک کیا؟ کیا اس نے ان کی تدبیروں کو رایگاں نہیں کر دیا؟

۷ (نوٹ از ناشر) بدرمورخہ ۱۶ اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۱ اور الحکم مورخہ ۳۰ ستمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۲ پر الہام نمبر ۴ کے آخر

پر مُؤْمِنُوْنَ کی بجائے تُوْمِنُوْنَ درج ہے۔ نیز الہام نمبر ۵ میں وَمَا كِیْ بِجَاۓ قُلِّ مَا كِیْ الْفَاظِ دَرَجِیْنَ اُوْرَانِ

الہامات کی تاریخ نزول ۲۹ ستمبر درج ہے۔

۸ (ترجمہ) ہم نے اس کو لیلۃ القدر میں اُتارا ہے۔ یقیناً ہم ہی اُتارنے والے ہیں۔ (بدرمورخہ ۱۶ اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

۹ (نوٹ از ناشر) بدرمورخہ ۱۶ اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۱ اور الحکم مورخہ ۳۰ ستمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۲ پر آنے والے تمام

الہامات کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالہ سے ۲۸ ستمبر ۱۹۰۵ء کے تحت آچکے ہیں اس لئے صرف ایک

الہام جو کاپی میں نہیں آیا ۲۹ ستمبر ۱۹۰۵ء کے تحت بدر الحکم کے حوالہ سے درج کیا گیا ہے۔

راستہ سے جانے لگے تو دیکھا کہ میں ایک مضبوط گھوڑے پر سوار ہوں اور آگے آگے ایک خدمتگار ہے جس کا نام غفار ہے اور ایک اور سوار بھی ساتھ ہے جو آگے آگے چلتا ہے۔ میں غفار کو کہتا ہوں کہ آگے مت نکل ہمارے ساتھ ساتھ چل۔ تھوڑا راستہ طے کیا تھا کہ آنکھ کھل گئی۔“

(بدر جلد ۱ نمبر ۲۷ مورخہ ۱۶ اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۳۵ مورخہ ۱۰ اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

۱۔ ”رہا گو سندان عالی جناب“<sup>۴</sup>

۲۔ ”آہوئے مرگ“<sup>۵</sup> (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۵۱)

۱۔ ”دیکھا کہ میں گورداسپور سے آیا ہوں اور ایک مضبوط گوٹ گھوڑے پر سوار ہوں

جو ککے رنگ کا ہے۔ گھوڑے پر ہی نماز پڑھی ہے اور سجدہ بھی کیا ہے۔ مجھے خیال آیا کہ جب میں گورداسپور گیا تھا تو میرا بھائی بیمار تھا اور ان کے بچنے کی امید نہ تھی۔ معلوم نہیں اس کا اب کیا حال ہے۔ گھر کے پاس کوچہ میں میرا بخش حجام ملا۔ وہ بڑی خوش خوش باتیں کرتا ہے جس سے میں نے سمجھا کہ اب بھائی صاحب تندرست ہوں گے۔

۲۔ ”رؤیا۔ دیکھا کہ ایک عورت قریباً تیس سال عمر فوت ہو گئی۔“

(بدر جلد ۱ نمبر ۲۸ مورخہ ۱۳ اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲)

۱۰ اکتوبر ۱۹۰۵ء ”الہام۔ اِوَاذُ كَفَفْتُ عَنْ بِنِي اسْرَائِيلَ۔“<sup>۶</sup>

۱۔ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۱۳ اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲ اور الحکم مورخہ ۱۰ اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱ میں ”رہا گو سفندان عالی جناب“ لکھا ہے اور فارسی میں گو سندان اور گو سفندان دونوں طور سے استعمال ہوتے ہیں اور دونوں کا ترجمہ ایک ہی ہے۔

۲۔ (ترجمہ از مرتب) عالی جناب کی بھیڑیں رہا ہیں۔ ۳۔ (ترجمہ از مرتب) موت کے ہرن۔

۴۔ (نوٹ از ناشر) الحکم مورخہ ۱۰ اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱ میں اس رؤیا کے بارہ میں تحریر ہے کہ

”چنانچہ اس روز تابی ملازمہ حضرت اقدس کی پوتی جو عمر تیس سال تھی بچہ جننے کے بعد بعارضہ کزاز (یعنی

ٹنٹنس) فوت ہو گئی۔“

۵۔ (ترجمہ) جب میں نے بنی اسرائیل کو دشمنوں کے شر سے بچالیا۔ (بدر مورخہ ۱۳ اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲)

(نوٹ از ناشر) الحکم مورخہ ۱۰ اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱ اور بدر مورخہ ۱۳ اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲ میں یہ الہام تفصیل کے

اختلاف سے درج ہے۔ بدر کی تفصیل یوں ہے۔

”دیکھا کہ میں کسی جگہ ہوں اور استنجا کے واسطے ایک جگہ سے ڈھیلا لیا ہے تو دیکھا کہ وہاں بہت سے آدمی جیسے مزدور



۲ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ۔<sup>۱</sup>

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۵۱)

۱۱/ اکتوبر ۱۹۰۵ء ۱۔ روایا۔ ”دیکھا کہ قدرت اللہ کی بیوی روپوں کی ایک ڈھیری میرے پیش کرتی ہے۔ اس میں ایک لکڑی بھی ہے۔“ (بدر جلد نمبر ۲۸ مورخہ ۱۳ اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲، الحکم جلد ۹ نمبر ۳۶ مورخہ ۱۷ اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۰)

۲۔ ”الہام۔ ۱ اُرِيدُ الْخَيْرِ۔ ۲ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ۔<sup>۲</sup>

(الحکم جلد ۹ نمبر ۳۶ مورخہ ۱۷ اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۰)

۱۲/ اکتوبر ۱۹۰۵ء ”إِنِّي مُهَيِّئُ مَنْ أَرَادَ إِهَاتِكَ۔“<sup>۳</sup> (بدر جلد نمبر ۲۸ مورخہ ۱۳ اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲)

۱۵/ اکتوبر ۱۹۰۵ء ”دیکھا کہ ایک شخص نے بیڈ میں تھوڑا سا پانی مجھ کو دیا ہے۔“

بقیہ حاشیہ۔ لنگوٹی پوش ہوتے ہیں، بیٹھے ہیں جن سے کراہت ہوئی۔ پھر میں نے شادی خاں کو بلانا چاہا اور خیال آیا کہ اتنے آدمیوں میں سے اسے کس طرح شناخت کروں، مگر میں نے آواز دی تو شادی خاں فوراً کھڑا ہو گیا۔ اس کے ساتھ الہام ہوا۔ اِذْ كَفَفْتُ عَنْ يَمِينِي اسْرَآءِئِيلَ۔“

۱۔ (ترجمہ از ناشر) ۲ اے لوگو! اپنے رب کی عبادت کرو جس نے تمہیں پیدا کیا اور ان لوگوں کو بھی جو تم سے پہلے تھے۔  
۳۔ (ترجمہ از الحکم) ۱ میں خیر کا ارادہ کرتا ہوں۔ ۲ اے لوگو! اپنے رب کی عبادت کرو جس نے تم کو پیدا کیا۔

(الحکم مورخہ ۱۷ اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۰)

۳۔ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۱۳ اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲ اور الحکم مورخہ ۱۷ اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۰ میں یہ الہام تفصیل کے اختلاف سے درج ہے۔ الحکم کی تفصیل یوں ہے۔

”فرمایا۔ مولوی عبدالکریم صاحب کی موت پر حد سے زیادہ غم کرنا اور اس کی نسبت یہ خیال کر لینا کہ اس کے بغیر اب فلاں خرچ ہوگا ایک قسم کی مخلوق کی عبادت ہے کیونکہ جس سے حد سے زیادہ محبت کی جاتی ہے یا حد سے زیادہ اس کی جدائی کا غم کیا جاتا ہے وہ معبود کے حکم میں ہو جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ ایک کو بلا لیتا ہے دوسرا قائم مقام اس کے کر دیتا ہے، قادر اور بے نیاز ہے۔ پہلے اس سے ایک یہ بھی الہام ہوا تھا جو ۴ ستمبر کے قریب کا ہے۔ تُوُوْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا یعنی تم دنیا کی زندگی کو اختیار کرتے ہو۔“

۴۔ (ترجمہ از مرتب) میں اس شخص کی اہانت کروں گا جو تیری اہانت کا ارادہ کرے گا۔

۵۔ اس سے مراد میاں شادی خاں صاحب مرحوم ہیں جو حضرت مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم کے خسر تھے۔ (شمس)

پھر الہام ہوا۔ آپِ زندگی<sup>۱</sup>  
 پھر الہام ہوا۔ قَلِّ مِيعَادُ رَبِّكَ<sup>۲</sup>  
 پھر الہام ہوا۔ اس دن خدا کی طرف سے سب پر اُداسی چھا جائے گی۔<sup>۳</sup>

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۵۲)

۱۷/ اکتوبر ۱۹۰۵ء ”رسید مژدہ کہ آن یارِ دل پسند آمد  
 رسید مژدہ کہ دیوار از میان برخاست“<sup>۴</sup>

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۵۲)

بدرجلد انمبر ۲۹ مورخہ ۲۰ اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۷ مورخہ ۲۳ اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

۱۸/ اکتوبر ۱۹۰۵ء ۱۔ ”إِنِّي مَعَ الرَّسُولِ أَقْوَمُ وَالْوَمُّ مَن يَلُومُ وَأُعْطِيكَ مَا يَدُومُ“

۲۔ ”خواب میں دیکھا کہ ایک چغٹا ہے۔ وہ اُلٹا ہے مگر اس پر زربفت کا کام کیا ہوا ہے دھاگانظر نہیں آتا۔“

(بدرجلد انمبر ۲۹ مورخہ ۲۰ اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۷ مورخہ ۲۳ اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

۱۔ (ترجمہ از مرتب) زندگی کا پانی۔

(نوٹ از ناشر) ریویو آف ریلیجنز ماہ دسمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۴۸۰ میں ۱۸ اکتوبر ۱۹۰۵ء کے تحت اس

الہام کی تفصیل یوں درج ہے۔

”چند روز کارو یا ہے کہ ایک کوری ٹنڈ میں کچھ پانی مجھے دیا گیا ہے۔ پانی صرف دو تین گھونٹ باقی اس میں رہ گیا

ہے لیکن بہت مصفیٰ اور مقطر پانی ہے۔ اس کے ساتھ الہام تھا۔ آپِ زندگی۔“

۲۔ (ترجمہ از مرتب) تیرے رب کی مقرر کردہ میعاد تھوڑی رہ گئی ہے۔

۳۔ (نوٹ از ناشر) الحکم مورخہ ۲۳ اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱ اور بدر مورخہ ۲۰ اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۳ میں الہام کے

الفاظ یہ ہیں۔ ”خدا کی طرف سے سب پر اُداسی چھا گئی۔“ نیز ان الہامات کی تاریخ ۱۸ اکتوبر درج ہے۔

۴۔ (ترجمہ از مرتب) خوشخبری ملی کہ وہ محبوب آگیا۔ خوشخبری ملی کہ پردہ درمیان سے اُٹھ گیا۔

۵۔ (ترجمہ از مرتب) میں اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہوں گا اور جو ملامت کرے گا میں اُسے ملامت کروں گا اور تجھے

وہ کچھ عطا کروں گا جو ہمیشہ رہنے والا ہے۔

۶۔ الحکم ۲۳ اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱ میں لفظ ”مَا يَلُومُ“ ہے جو غالباً سوکاتب ہے۔ (نہیں)

۱۹/ اکتوبر ۱۹۰۵ء - ”لَا تَقُومُوا وَلَا تَقْعُدُوا إِلَّا مَعَهُ. لَا تَرُدُّوا مَوْرِدًا إِلَّا مَعِيَ. اِنِّي مَعَكُمْ. وَمَعَ أَهْلِكِ.“<sup>۱</sup>

(بدرجلد ۱ نمبر ۲۹ مورخہ ۲۰ اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۳۔ احکم جلد ۹ نمبر ۷ مورخہ ۲۳ اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

۲۔ ”اِنِّي مَعَ الرَّحْمَنِ اَدْوَرُ“<sup>۲</sup>

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۵۲)

۲۰/ اکتوبر ۱۹۰۵ء ”یہ خدا کا کام ہے۔ اللہ اکبر۔“

(بدرجلد ۱ نمبر ۳۰ مورخہ ۲۷ اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲)

۲۱/ اکتوبر ۱۹۰۵ء - ”اِنِّي مَعَ الرَّسُولِ اَقُومُ وَاَرْوُمُ مَا يَرْوُمُ“<sup>۳</sup>

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۵۲۔ بدرجلد ۱ نمبر ۳۰ مورخہ ۲۷ اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲)

۲۔ ”ہمارا حصہ دے دو۔“

۳۔ ”اِنِّي اَلُوْمُ مَنْ يَلُوْمُ وَاَعْطِيكَ مَا يَدُوْمُ“<sup>۴</sup>

(بدرجلد ۱ نمبر ۳۰ مورخہ ۲۷ اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲)

۲۲/ اکتوبر ۱۹۰۵ء (الف) ”رُويَا دِيكَا كَدِهْلِي كُنْتِي هِي تُوْتَمَامِ دَرُوَا زِي بِنْدِي هِي۔ پھر دیکھا کہ اُن پر

قفل لگے ہوئے ہیں۔ پھر دیکھا کہ کوئی شخص کچھ تکلیف دینے والی شے میرے کان میں ڈالتا ہے۔ میں نے کہا تم مجھے کیا دکھ دیتے ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے زیادہ دکھ دیا گیا تھا۔“

(بدرجلد ۱ نمبر ۳۰ مورخہ ۲۷ اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ احکم جلد ۹ نمبر ۳۸ مورخہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

۱۔ (ترجمہ از مرتب) نہ کھڑے ہو اور نہ بیٹھو مگر اُس کے ساتھ۔ نہ اُتر و کسی جگہ میں مگر میرے ساتھ۔ میں تیرے اور تیرے اہل کے ساتھ ہوں۔

(نوٹ از مولانا جلال الدین مٹس) سفرِ دہلی کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے استخارہ کیا اور اس پر

الہام ہوا۔

۲۔ (ترجمہ از مرتب) میں خدائے رحمن کے ساتھ چکر کھاتا ہوں۔

۳۔ (ترجمہ از ناشر) میں اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہوں گا اور جس بات کا وہ قصد کرے گا اس کا میں قصد کروں گا۔

۴۔ (ترجمہ از مرتب) میں ملامت کرنے والے کو ملامت کروں گا اور تجھے وہ چیز عطا کروں گا جو ہمیشہ کے لئے ہوگی۔

(ب) ”تَأْتِيكَ وَأَنَا مَعَكَ“<sup>۱</sup>

یہ الہام بخیر و عافیت سفر سے واپس آنے کی خبر دیتا ہے۔“ (الحکم جلد ۹ نمبر ۲۳ مورخہ ۱۰ دسمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۵)  
 ۲۴/ اکتوبر ۱۹۰۵ء ”فرمایا کہ آج رات میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ تھوڑے چنے بھنے ہوئے سفید ہیں اور ان کے ساتھ ہی منقہ بھی ہے۔

فرمایا۔ ہمارا تجربہ ہے کہ چنے، مٹولی، بینگن یا پیاز خواب میں دیکھیں تو کوئی امر مکروہ پیش آتا ہے۔ لیکن منقہ دل کو قوت دینے والی شے ہے اور اس کا دیکھنا اچھا ہے۔ اس خواب سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی امر مکروہ چھوٹا یا بڑا درپیش ہے جو منقہ کی آمیزش سے وہ کراہت جاتی رہے گی۔ فرمایا کہ انسان کی زندگی کے ساتھ مکروہات کا سلسلہ بھی لگا ہوا ہے۔ اگر انسان چاہے کہ میری ساری عمر خوشی میں گزرے تو یہ ہونہیں سکتا۔ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا۔ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا۔ یہ زندگی کا چکر ہے جب تنگی آوے تو سمجھنا چاہیے کہ اس کے بعد فرانی بھی ضرور آئے گی۔“ (بدر جلد ۱ نمبر ۳۱ مورخہ ۱۳ اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۳۸ مورخہ ۱۳ اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

۲۵/ اکتوبر ۱۹۰۵ء ”رویا۔ دیکھا کہ بڑا سخت زلزلہ آیا ہے۔“ (بدر جلد ۱ نمبر ۳۱ مورخہ ۱۳ اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۴)

نومبر ۱۹۰۵ء ”رَبِّ عَلَيْنِي مَا هُوَ خَيْرٌ عِنْدَكَ۔“ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۵۲)

(ترجمہ) اے میرے خدا مجھے وہ سکھلا جو تیرے نزدیک بہتر ہے۔ (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۰۶)

کیم نومبر ۱۹۰۵ء ”دَسِتْ تُو، دُعَا تُو، تَرَحَّمْ زِخْدَا“<sup>۲</sup> (کاپی الہامات

حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۵۲۔ بدر جلد ۱ نمبر ۳۴ مورخہ ۸ نومبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۳۸ مورخہ ۱۳ اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲)

۱۔ (ترجمہ از مرتب) وہ تیرے پاس آئے گی جبکہ میں تیرے ساتھ ہوں گا۔

(نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؒ) اس میں حضرت اُمّ المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طرف اشارہ ہے۔

۲۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ اگلے دن جو خواب میں چنے دیکھے گئے تھے معلوم ہوتا ہے کہ میرا ناصر نواب صاحب کی بیماری کی طرف اشارہ تھا۔ (بدر مورخہ ۱۳ اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۴)

۳۔ ۱۔ یہ الہام قطب مینار سے واپس آتے ہوئے گاڑی میں مقبرہ منصور صفر جنگ وزیر ہمایوں کے پاس ہوا۔

(بدر مورخہ ۸ نومبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۳)

۲۔ ”میرا ناصر نواب صاحب کو خطرناک درد تو لیتے تھی۔ دعا کرنے پر یہ الہام ہوا اور خدا نے شفا دی۔“

(ریویو آف ریلیجنز باہت ماہ نومبر ۱۹۰۵ء آخری ورق کا اندرونی صفحہ)

(ترجمہ) تیرا ہاتھ ہے اور تیری دعا اور خدا کی طرف سے رحم ہے۔“ (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۰۲)

نومبر ۱۹۰۵ء ”إِنِّي مَعَ الرَّسُولِ أَقَوْمٌ“ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۵۲)

(ترجمہ) میں اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہوں گا۔“ (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۰۷)

۹ نومبر ۱۹۰۵ء خواب میں گٹا دکھائی دیا۔ فرمایا۔ اس سے مراد کوئی مفسدہ یا ہنگامہ ہوتا ہے۔

الہام جو اس کے ساتھ ہوا یہ ہے۔ ”إِنِّي مَعَ الرَّسُولِ أَقَوْمٌ“<sup>۱</sup>

(بدر جلد ۱ نمبر ۳۵ مورخہ ۱۵ نومبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۴)

۱۱ نومبر ۱۹۰۵ء ۱۔ ”إِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِي نَعِدُهُمْ أَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ“<sup>۲</sup>

(الحکم جلد ۹ نمبر ۳۰ مورخہ ۱۷ نومبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

۲۔ ”لَا يُقْبَلُ عَمَلٌ مِّثْقَالَ ذَرَّةٍ وَّحِينَ غَيْرِ التَّقْوَى“<sup>۳</sup> (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۵۲)

(الحکم جلد ۹ نمبر ۳۰ مورخہ ۱۷ نومبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۔ بدر جلد ۱ نمبر ۳۵ مورخہ ۱۳ نومبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

۱۳ نومبر ۱۹۰۵ء ”إِنَّكَ بِأَعْيُنِنَا سَبَّيْنَاكَ الْمُنْتَوَكِّلِ“<sup>۴</sup>

(بدر جلد ۱ نمبر ۳۶ مورخہ ۱۷ نومبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲)

۱۴ نومبر ۱۹۰۵ء ”رَوَّيَا۔ ایک کاغذ دکھایا گیا جس پر عربی عبارت میں ایمان کے اقسام لکھے ہیں۔

وہ عبارت یاد نہیں رہی مگر اُس کا مطلب غالباً یہ تھا کہ ایمان چار قسم ہے۔ ایک روایتی ایمان، دوسرا وہ جو بصیرت سے حاصل ہوتا ہے۔ تیسرا حالی ایمان، چوتھا استغراقی جو جموئیت سے حاصل ہوتا ہے۔“

(بدر جلد ۱ نمبر ۳۶ مورخہ ۱۷ نومبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۳۰ مورخہ ۱۷ نومبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

۱۔ (نوٹ از ناشر) الحکم مورخہ ۱۷ نومبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱ میں بھی یہ روایات مع الہام درج ہے۔ مزید تحریر ہے کہ

”یہ روایات اور الہام آپ نے (بمقام امیر) لیکچر سے پہلے سنا دیا تھا۔ لیکچر شروع کرنے کے آدھ گھنٹہ بعد پورا ہو گیا۔

کو تاہ اندیش مخالفوں اور مفسدوں نے اس قدر شور و شر پیدا کیا کہ اپنی طرف سے وہ اپنے منصوبے میں کامیاب ہو گئے۔“

۲۔ (ترجمہ) یا تو وہ بعض باتیں ہم تجھے دکھائیں گے جن کا ان کو ہم نے وعدہ دیا ہے یا تجھے وفات دیں گے۔

(الحکم مورخہ ۱۷ نومبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

۳۔ (ترجمہ) تقویٰ کے بغیر کوئی عمل ذرہ برابر بھی قبول نہیں کیا جاتا۔

(الحکم مورخہ ۱۷ نومبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

۴۔ (ترجمہ از مرتب) تو ہماری آنکھوں کے سامنے ہے میں نے تیرا نام متوکل رکھا ہے۔

**نومبر ۱۹۰۵ء** ”مجھے خدا نے بتلایا ہے کہ میرا انہی سے پیوند ہے۔ یعنی وہی خدا کے دفتر میں مُرید ہیں جو اعانت اور نصرت میں مشغول ہیں۔“  
(الحکم جلد ۹ نمبر ۲۰ مورخہ ۱۷ نومبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۵)

**۱۵ نومبر ۱۹۰۵ء** وحی ہوئی۔ ”زندگیوں کا خاتمہ۔“  
(بدر جلد ۱ نمبر ۳۶ مورخہ ۱۷ نومبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۲۰ مورخہ ۱۷ نومبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

**۱۹ نومبر ۱۹۰۵ء** ۱۔ ”مکبل میں لپیٹ کر صبح قبر میں رکھ دو۔“  
۲۔ ”ایک رویا میں دیکھا کہ سانپ نے میری ایڑی پر کاٹا ہے مگر اس سے کوئی زخم اور درد نہیں ہوا خفیف سا خون نکلا ہے۔ والد صاحب مرحوم نے اسے دیکھا ہے تو علاج بھی بتایا ہے اور جو کچھ فرمایا ہے اس کا مفہوم یہ ہے کہ کوئی فکر کی بات نہیں۔“  
(الحکم جلد ۹ نمبر ۲۱ مورخہ ۲۴ نومبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

**۲۰ نومبر ۱۹۰۵ء** (الف) ”اِنَّیْ مَعَكَ يَا اَبْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ۔“<sup>۱</sup>

”۲ آجِبُوْا مَنْ فِي الْاَرْضِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ لِيَجْتَبِعُوْا عَلٰی دِيْنٍ وَّ اٰحِدٍ۔“

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۵۳)

(ب) ”اِنَّیْ مَعَكَ يَا اَبْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ۔ سب مسلمانوں کو جو رُوئے زمین پر ہیں جمع کرو علی دین و اِحِدٍ۔“ (بدر جلد ۱ نمبر ۳۷ مورخہ ۲۴ نومبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۲۱ مورخہ ۲۴ نومبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

۱۔ (ترجمہ) میں تیرے ساتھ ہوں اے رسول اللہ کے بیٹے۔ (بدر مورخہ ۲۴ نومبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲)

۲۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ ”یہ امر جو ہے کہ سب مسلمانوں کو جو رُوئے زمین پر ہیں جمع کرو علی دین و اِحِدٍ۔ یہ ایک خاص قسم کا امر ہے۔ احکام اور امر دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک شرعی رنگ میں ہوتے ہیں جیسے نماز پڑھو، زکوٰۃ دو، خون نہ کرو وغیرہ۔ اس قسم کے امر میں ایک پیشگوئی بھی ہوتی ہے کہ گویا بعض ایسے بھی ہوں گے جو اس کی خلاف ورزی کریں گے جیسے یہود کو کہا گیا کہ توریت کو محرف مبدل نہ کرنا، یہ بتاتا تھا کہ بعض ان میں سے کریں گے چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ غرض یہ امر شرعی ہے اور یہ اصطلاح شریعت ہے۔“

دوسرا امر کوئی ہوتا ہے اور یہ احکام اور امر قضا و قدر کے رنگ میں ہوتے ہیں جیسے قُلْنَا يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَّ سَلَامًا اور وہ پورے طور پر وقوع میں آگیا اور یہ امر جو میرے اس الہام میں ہے یہ بھی اسی قسم کا معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ مسلمانان رُوئے زمین علی دین و اِحِدٍ جمع ہوں اور وہ ہو کر رہیں گے۔ ہاں اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ ان میں کوئی کسی قسم کا بھی اختلاف نہ رہے۔ اختلاف بھی رہے گا مگر وہ ایسا ہوگا جو قابل ذکر اور قابل لحاظ نہیں۔“

(الحکم مورخہ ۳۰ نومبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲)

**نومبر ۱۹۰۵ء** فرمایا۔ ”چند روز ہوئے مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم کو رویا میں دیکھا۔ پہلے کچھ باتیں ہوئیں پھر خیال آیا کہ یہ تو فوت شدہ ہیں۔ آؤ ان سے دعا کرائیں۔ تب میں نے اُن کو کہا کہ آپ میرے واسطے دعا کریں کہ میری اتنی عمر ہو کہ سلسلہ کی تکمیل کے واسطے کافی وقت مل جائے۔ اس کے جواب میں اُنہوں نے کہا ”تحصیلدار“ میں نے کہا یہ آپ غیر متعلق بات کرتے ہیں۔ جس امر کے واسطے میں نے آپ کو دعا کے واسطے کہا ہے آپ وہ دعا کریں۔ تب اُنہوں نے دعا کے واسطے سینے تک ہاتھ اٹھائے مگر اونچے نہ کئے اور کہا ”اکیس“۔ میں نے کہا کھول کر بیان کرو مگر اُنہوں نے کچھ کھول کر نہ بیان کیا اور بار بار اکیس اکیس کہتے رہے اور پھر چلے گئے۔ فرمایا۔ تحصیلدار کے لفظ سے یہ مراد معلوم ہوتی ہے کہ تحصیلدار کے دو کام ہوتے ہیں ایک رعایا سے سرکاری لگان وصول کرنا دوسرے رعایا کے باہمی حقوق کا تصفیہ کرنا اور ان میں باہم عدل قائم کرنا۔ اسی طرح مسیح موعود کا یہ کام ہے کہ خدا کے حق کا مطالبہ کرے اور توحید کو زمین پر پھیلاوے۔ دوسرے یہ کہ حکم عدل

۱۔ (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؒ) مولوی صاحب کا اکیس۔ اکیس۔ اکیس کہنا ظاہر کرتا ہے کہ اکیس کا لفظ آپ کی تبلیغ کی عمر کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ کیونکہ آپ کا سوال مولوی صاحب سے یہ تھا کہ مجھ کو اتنی عمر ملے کہ سلسلہ کی تبلیغ کے لئے کافی ہو اور اسکے جواب میں مولوی صاحب نے اکیس کا لفظ فرمایا ہے۔ یعنی تمہاری اس تبلیغ کا وقت اکیس تک ہوگا چنانچہ واقعات کو دیکھنے سے اس خواب کی سچائی بڑے زور سے ثابت ہوتی ہے۔ کیونکہ حضرت اقدسؒ کا اشتہار بیعت جمادی الاول ۱۳۰۶ھ میں ہوا ہے اور اکیسویں سال اسی مہینے میں آپ کا انتقال ہوا اور اسی طرح ۱۸۸۸ء میں اشتہار بیعت نکلا اور ۱۹۰۸ء میں وفات ہوئی جس سے اس خواب کی تعبیر واضح ہوگئی کہ اس خواب سے یہ مراد تھی کہ اکیسویں سال آپ کی وفات ہوگی۔“ (رسالہ تنجید الاذیان بابت ماہ جون و جولائی ۱۹۰۸ء صفحہ ۸، ۹)

(نوٹ از مولانا عبداللطیف بہاولپوری) حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ بھی چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مثیل و بروز تھے اس لئے آپ کو بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسی قسم کا انکشاف ہوا اور اس انکشاف سے اکیس سال بعد آپ کی وفات ہوئی۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے ۲۳ اپریل ۱۹۳۳ء کو فرمایا ”آج میں نے ویسا ہی ایک رویا دیکھا جیسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک رویا ہے..... یہ ساری رویا تو نہیں مگر آج رات ایک لمبے عرصہ تک یہی رویا ذہن میں آکر بار بار یہ الفاظ جاری ہوتے رہے اکیس اکیس۔“

(الفضل مورخہ ۲۹ اپریل ۱۹۳۳ء صفحہ ۲)

چنانچہ ۱۹۳۳ء سے ٹھیک اکیس سال بعد حضورؑ کا وصال مبارک ہوا اور لفظاً لفظاً خدا تعالیٰ کی بات پوری ہوئی۔

ہو کر اُمّتِ محمدیہ کو باہمی عدل پر قائم کرے۔“

(بدر جلد نمبر ۷۳ مورخہ ۲۲ نومبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۴۱ مورخہ ۲۲ نومبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

**۲۹ نومبر ۱۹۰۵ء** ”ا بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں۔ ۲ قُلْ مِيعَادُ رَبِّكَ ۳ اُس دن سب پر اُداسی چھا جائے گی۔ ۴ قَرَبَ اَجَلُكَ الْمُقَدَّرُ۔ وَلَا نُبْقِي لَكَ مِنَ الْمُعْزِيَاتِ ذِكْرًا۔“<sup>۱</sup>  
(الحکم جلد ۹ نمبر ۴۲ مورخہ ۳۰ نومبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

**۱۹۰۵ء** ” فرمایا۔ میرے ایک بچا صاحب فوت ہو گئے تھے۔ عرصہ ہوا۔ میں نے ایک مرتبہ اُن کو عالمِ روایا میں دیکھا اور ان سے اس عالم کے حالات پوچھے کہ کس طرح انسان فوت ہوتا ہے اور کیا ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اُس وقت عجیب نظارہ ہوتا ہے۔ جب انسان کا آخری وقت قریب آتا ہے تو دفرشتے جو سفید پوش ہوتے ہیں سامنے آتے ہیں اور وہ کہتے آتے ہیں مولا بس۔ مولا بس۔

(فرمایا۔ حقیقت میں ایسی حالت میں جب کوئی مفید وجود درمیان سے نکل جاتا ہے یہی لفظ مولا بس

موزوں ہوتا ہے)۔

اور پھر وہ قریب آ کر دونوں انگلیاں ناک کے آگے رکھ دیتے ہیں۔

۱ (ترجمہ) ۲ تیرے رب کی میعاد تھوڑی رہ گئی ہے۔ ۳ قریب ہے تیری اجل مقدر اور تیرے ذلیل کرنے والے امور میں سے کسی کا ذکر ہم باقی نہ رکھیں گے۔ (بدر مورخہ ۸ دسمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲)

۲ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ ان الہامات پر غور کر کے میں یہی سمجھتا ہوں کہ وہ زمانہ بہت ہی قریب ہے۔ پہلے بھی یہ الہام ہوا تھا۔ اس وقت اس کے ساتھ ایک روایا بھی تھی۔ (الحکم مورخہ ۱۰ دسمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲)

۳ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۸ دسمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲ میں یہ الہامات ترتیب کے اختلاف سے درج ہیں نیز الہام نمبر ۱ کے الفاظ یہ ہیں۔ بہت دن تھوڑے رہ گئے ہیں۔

۴ (نوٹ از سید عبدالحی) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تین انگوٹھیاں تھیں۔



ان میں سے ایک کے نگینہ پر مولیٰ بس اس انداز سے کندہ ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے بعد یہ انگوٹھی حضرت مرزا شریف احمد صاحبؒ کے حصہ میں آئی تھی۔

اب یہ انگوٹھی حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پاس ہے۔



اے رُوح! جس راہ سے آئی تھی اسی راہ سے واپس نکل آ۔

فرمایا۔ طبعی امور سے ثابت ہوتا ہے کہ ناک کی راہ سے رُوح داخل ہوتی ہے اسی راہ سے معلوم ہوا نکلتی ہے۔ تو ریت سے بھی یہ معلوم ہوتا ہے کہ نتھنوں کے ذریعہ زندگی کی رُوح پھونکی گئی۔ وہ عالم عجیب اسرار کا عالم ہے۔ جن کو اس زندگی میں انسان پورے طور پر سمجھ بھی نہیں سکتا۔“ (الحکم جلد ۹ نمبر ۲۳ مورخہ ۱۰ دسمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۳)

۲ دسمبر ۱۹۰۵ء ”رُویا۔ دیکھا کہ ایک دیوار پر ایک مُرغی ہے۔ وہ کچھ بولتی ہے۔ سب فقرات یاد نہیں رہے مگر آخری فقرہ جو یاد رہا یہ تھا۔ اِنْ كُنْتُمْ مُّسْلِمِيْنَ<sup>۱</sup>

اس کے بعد بیداری ہوئی۔ یہ خیال تھا کہ مُرغی نے یہ کیا الفاظ بولے ہیں۔ پھر الہام ہوا۔

اَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ مُّسْلِمِيْنَ<sup>۲</sup>

فرمایا کہ مُرغی کا خطاب اور الہام کا خطاب ہر دو جماعت کی طرف تھے۔ دونوں فقروں میں ہماری جماعت مخاطب ہے۔“ (بدر جلد ۱ نمبر ۳۸ مورخہ ۸ دسمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۲۳ مورخہ ۱۰ دسمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

۳ دسمبر ۱۹۰۵ء ”اَقْرَبَ اَجَلِكَ الْمُقَدَّرُ وَلَا نُبْقِيْ لَكَ مِنَ الْمُخْزِيَّاتِ ذِكْرًا۔

۲ اَقْرَبَ اَجَلِكَ الْمُقَدَّرُ وَلَا نُبْقِيْ لَكَ مِنَ الْمُخْزِيَّاتِ شَيْئًا۔<sup>۳</sup> قَلَّ مِيْعَادُ رَبِّكَ وَلَا نُبْقِيْ

لَكَ مِنَ الْمُخْزِيَّاتِ شَيْئًا۔“ (کاہلی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۵۳)

(ترجمہ) ”تیری اجل قریب آگئی ہے اور ہم تیرے متعلق ایسی باتوں کا نام و نشان نہیں چھوڑیں گے

جن کا ذکر تیری رسوائی کا موجب ہو۔<sup>۲</sup>۔ تیری نسبت خدا کی میعاد مقررہ تھوڑی رہ گئی ہے اور ہم ایسے تمام

اعتراض دُور اور دفع کر دیں گے اور کچھ بھی ان میں سے باقی نہیں رکھیں گے جن کے بیان سے تیری رسوائی

مطلوب ہو۔“ (الوصیّت۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۰۱، ۳۰۲)

۱۔ (ترجمہ) اگر تم مسلمان ہو۔ (بدر مورخہ ۸ دسمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۸)

۲۔ (ترجمہ) اللہ کی راہ میں خرچ کرو اگر تم مسلمان ہو۔ (بدر مورخہ ۸ دسمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۸)

۳۔ (بقیہ ترجمہ از ناشر) قریب ہے تیری اجل مقدر اور تیرے ذلیل کرنے والے امور میں سے کسی کا ذکر ہم

باقی نہ رکھیں گے۔

۶ دسمبر ۱۹۰۵ء (الف) ”قَرَبَ أَجَلَكَ الْمُقَدَّرُ۔ وَلَا نُبْقِي لَكَ مِنَ الْمُخْزِيَاتِ ذِكْرًا۔  
قَلَّ مِيعَادُ رَبِّكَ وَلَا نُبْقِي لَكَ مِنَ الْمُخْزِيَاتِ شَيْئًا۔“<sup>۱</sup>

(بدرجلد ۱ نمبر ۳۸ مورخہ ۸ دسمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۲۳ مورخہ ۱۰ دسمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

(ترجمہ) ”تیری اجل قریب آگئی ہے اور ہم تیرے متعلق ایسی باتوں کا نام و نشان نہیں چھوڑیں گے جن کا ذکر تیری رسوائی کا موجب ہو۔ تیری نسبت خدا کی میعاد مقررہ تھوڑی رہ گئی ہے اور ہم ایسے تمام اعتراض دُور اور دفع کر دیں گے اور کچھ بھی ان میں سے باقی نہیں رکھیں گے جن کے بیان سے تیری رسوائی مطلوب ہو۔“  
(الوصیت۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۰۱، ۳۰۲)

(ب) ”الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَوْصَلَنِي صَحِيحًا۔“<sup>۲</sup>

۱ (نوٹ از ناشر) الحکم مورخہ ۱۰ دسمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲ میں اس الہام سے متعلق مزید تفصیل یوں مندرج ہے۔  
”وَلَا نُبْقِي لَكَ مِنَ الْمُخْزِيَاتِ ذِكْرًا“ سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی رسوا کرنے والا ذکر باقی نہ چھوڑیں گے۔  
یہ بڑا مبشر الہام ہے۔ یعنی تیرے آنے کی جو علت غائی ہے اُس کو ہم پورا کر دیں گے۔“

”فرمایا۔ ان فقرات کے ساتھ لگانے سے صاف منشاء الہی یہ معلوم ہوتا ہے کہ جب پیغام رحلت دیا جاوے گا تو دل میں یہ خیال پیدا ہوگا کہ ابھی ہمارے فلاں فلاں مقاصد باقی ہیں۔ اس کے لئے فرمایا کہ ہم سب کی تکمیل کریں گے۔  
فرمایا۔ لوگ اکثر غلطی کھاتے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ سب امور کی تکمیل مامور ہی کر جائے۔ وہ بڑی بڑی اُمیدیں باندھ رکھتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ سب کچھ مامور اپنی زندگی میں ہی کر کے اٹھائے۔ صحابہؓ میں بھی ایسا خیال پیدا ہو گیا تھا کہ ابھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فوت ہونے کا وقت نہیں آیا کیونکہ دعویٰ تو تھا کہ کل دنیا کی طرف رسول ہوئے اور ابھی عرب کا بھی بہت سا حصہ یوں ہی پڑا تھا مگر اللہ تعالیٰ ان سب امور کی تکمیل آہستہ آہستہ کرتا رہتا ہے تاکہ جانشینوں کو بھی خدمتِ دین کا ثواب ملتا رہے۔“

۲ (از مکتوب بنام چوہدری رستم علی خان صاحب۔ مکتوبات احمد جلد دوم صفحہ ۶۵۳ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

۳ (ترجمہ از بدر) سب حمد اس اللہ کے لئے ہے جس نے مجھے صحیح سالم پہنچا دیا۔ (بدر مورخہ ۱۹ جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۶)

۴ (نوٹ از مولانا عبداللطیف بہاولپوری) یہ مکتوب مورخہ ۶ دسمبر ۱۹۰۵ء مولوی محمد علی صاحب نے حضرت اقدس کے حکم سے لکھا ہے اور دستخط مولوی صاحب کے ہیں۔

گویا میں نے دیکھا تھا کہ میں دلی سے بخیر و عافیت قادیان پہنچ گیا ہوں۔“<sup>۱</sup>

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۵۳)

۱/ دسمبر ۱۹۰۵ء ا۔ ”قَرَبَ أَجَلَكَ الْمُقَدَّرُ وَلَا نُبْقِي لَكَ مِنَ الْمُخْزِيَّاتِ ذِكْرًا۔ قَلَّ مِيعَادُ رَبِّكَ وَلَا نُبْقِي لَكَ مِنَ الْمُخْزِيَّاتِ شَيْئًا۔ وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنْ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔“<sup>۲</sup>

(بدر جلد ۱ نمبر ۳۸ مورخہ ۸ دسمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۴۳ مورخہ ۱۰ دسمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

۲۔ ”قَلَّ مِيعَادُ رَبِّكَ۔ وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنْ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

خدا یا زندگی بخش۔“ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۵۳)

۱۰/ دسمبر ۱۹۰۵ء الہام۔ ”۱ اُنزِلَ فِيهَا كُلُّ رَحْمَةٍ ۲ اِنَّ مَعِيَ رَبِّي سَيَهْدِيْنِ۔“

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۵۳)

(ترجمہ) ۱ یعنی ہر ایک قسم کی رحمت اس قبرستان میں اتاری گئی ہے۔ (الوصیۃ۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۱۸)

۱۔ (نوٹ از مولانا عبداللطیف بہاولپوری) حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں۔

”اس الہام کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام دہلی تشریف لے ہی نہیں گئے۔ آخری سفر جو آپ نے دہلی کی

طرف کیا وہ ۱۹۰۵ء کا ہے۔ تو یہ ایک پیشگوئی تھی جس کا مطلب یہ تھا کہ آپ کا مثیل دہلی جائے گا۔ لوگ اس پر پتھراؤ

کریں گے۔ یہ جو سنگباری کی گئی یہ دراصل مجھ پر تھی جسے خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مسند پر بٹھایا ہے مگر

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ آپ کو یعنی آپ کے مظہر کو صحیح و سالم قادیان لے آئے گا..... یہ جو کہا گیا ہے کہ مجھے صحیح و سالم پہنچا

دیا اس کا مطلب یہ ہے کہ بعض دوسروں کو نقصان پہنچے گا۔“ (الفضل مورخہ ۳ مئی ۱۹۴۴ء صفحہ ۵)

۲۔ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۱۹ جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۲ اور الحکم مورخہ ۱۷ جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۳ میں اس الہام کی

تفصیل میں معمولی لفظی اختلاف ہے۔ بدر کی تفصیل یوں ہے۔ ”رؤیا میں دیکھا کہ دہلی گئے اور بخیریت واپس آئے

ہیں۔ پھر الہامیہ الفاظ زبان پر جاری ہوئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَوْصَلٰنِيْ صَحِيْحًا۔“

۳۔ (ترجمہ از مرتب) تیری مقدر اجل قریب ہے اور ہم تیرے لئے کوئی رُسوا کن ذکر باقی نہیں چھوڑیں گے۔ تیرے

رَبِّ کی مِيعَاد تھوڑی رہ گئی ہے اور ہم تیرے لئے کوئی رُسوا کن چیز نہیں چھوڑیں گے اور ہماری آخری بات یہ ہے کہ سب

تعریف خدا کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔

۴۔ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۸ دسمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲ اور الحکم مورخہ ۱۰ دسمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱ میں الہام ”اُنزِلَ فِيهَا

كُلُّ رَحْمَةٍ۔“ کی تاریخ نزول ۹ دسمبر ۱۹۰۵ء درج ہے۔ نیز تحریر ہے کہ ”نئے قبرستان کی زمین کے متعلق الہام ہوا۔“

(ترجمہ) ۲ بہ تحقیق میرا رب میرے ساتھ ہے وہ مجھے راہ بتلائے گا۔

(براہین احمدیہ حصہ چہارم۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۶۶۳ حاشیہ درحاشیہ نمبر ۴)

”كَبُرَتْ فِتْنَةٌ“<sup>۱</sup>۔

۱۳/دسمبر ۱۹۰۵ء

(بدر جلد ۱ نمبر ۳۹ مورخہ ۱۵/دسمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲، والحکم جلد ۹ نمبر ۴۴ مورخہ ۱۷/دسمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۴)

۱۳/دسمبر ۱۹۰۵ء ”۱ جَاءَ وَقُتِّكَ وَنُبِّغِي لَكَ الْآيَاتِ بَاهِرَاتٍ ۲ قُرْبَ وَقُتِّكَ وَنُبِّغِي

لَكَ الْآيَاتِ بَيِّنَاتٍ“<sup>۳</sup> (بدر جلد ۱ نمبر ۳۹ مورخہ ۱۵/دسمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ والحکم جلد ۹ نمبر ۴۴ مورخہ ۱۷/دسمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۴)

۱۶/دسمبر ۱۹۰۵ء ”۱ قَالَ رَبُّكَ إِنَّهُ نَزَّلَ مِنَ السَّمَاءِ مَائِرَ ضَبِغٍ ۲ رَحْمَةً مِنَّا وَكَانَ

أَمْرًا مَّقْضِيًّا ۳ قُرْبَ مَا تَوْعَدُونَ ۴ أَمَرْتُ نَافِذًا“<sup>۴</sup>۔

(بدر جلد ۱ نمبر ۳۹ مورخہ ۱۵/دسمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ والحکم جلد ۹ نمبر ۴۴ مورخہ ۱۷/دسمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۴)

۱ (ترجمہ) فتنہ بڑا ہو گیا۔ (بدر مورخہ ۱۵/دسمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲)

۲ (ترجمہ) تیرا وقت آ گیا اور ہم تیرے واسطے روشن نشان باقی رکھیں گے۔ تیرا وقت قریب آ گیا اور ہم تیرے واسطے کھلے نشان باقی رکھیں گے۔ (بدر مورخہ ۱۵/دسمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲)

۳ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ ”ان الہامات میں الفاظ باہرات، بَيِّنَاتِ صفت کے طور پر نہیں آئے بلکہ حال کے طور پر آئے ہیں اور دوام کا فائدہ دیتے ہیں جس سے ظاہر ہے کہ چمکتے ہوئے اور کھلے نشانات اس سلسلہ کی صداقت کے واسطے ہمیشہ قائم رہیں گے۔ یہ خدا تعالیٰ کے لطف، مدارات اور احسان کا ایک بڑا نمونہ ہے اور اس میں بڑی خوشی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے الفاظ شوکت کے ساتھ تسلی دیتے ہیں کہ تم تردد نہ کرو۔ اس سلسلہ کے قیام کے اصل مقصد کو ہم پورا کر دیں گے۔ ہم نہیں کہہ سکتے کہ وہ باہرات اور بیانات کیا ہیں مگر ایک بڑے شکر اور سجدہ کا مقام ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایسی ایک عظیم الشان بشارت نازل فرمائی۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس سلسلہ کی تائید میں ایسے کام کرے گا جن سے بہت تبدیلی ہوگی اور دنیا پر ایک عظیم اثر پڑے گا۔“

(بدر مورخہ ۱۵/دسمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ والحکم مورخہ ۱۷/دسمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۴)

۴ (ترجمہ) اکہا تیرے رب نے تحقیق وہ نازل کرنے والا ہے آسمان سے وہ امر جس سے تو خوش ہو جائے گا۔ یہ رحمت ہے ہماری طرف سے اور یہی ابتدا سے مقرر اور فیصلہ شدہ امر ہے۔ قریب ہے وہ شے جس کا تم وعدہ دینے لگے ہو۔

(بدر مورخہ ۱۵/دسمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲)

۲ میں نے یہ حکم نافذ کر دیا ہے یعنی اٹل ہے۔

۱۷ / دسمبر ۱۹۰۵ء ” اَقَالَ رَبُّكَ - اِنَّهُ نَاَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَا يُرِيضِيكَ - ۲ رَحْمَةً مِنَّا  
وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا - ۳ عَرَفْتُ نَافِذًا“<sup>۱</sup> (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۵۳)

دسمبر ۱۹۰۵ء ۱- ” قَرُبَ اَجَلُكَ الْبُقْدَرُ - وَ لَا نُبْقِي لَكَ مِنَ الْبُخْرِيَّاتِ ذِكْرًا - قَلَّ  
مِيْعَادُ رَبِّكَ - وَ لَا نُبْقِي لَكَ مِنَ الْبُخْرِيَّاتِ شَيْئًا - وَ اَمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِي نَعِدُ هُمْ اَوْ  
نَتَّوَفِّيَنَّكَ - تَمُوتُ وَ اَنَا رَاِضٌ مِّنْكَ - جَاءَ وَقْتُكَ - وَ نُبْقِي لَكَ الْاَيَاتِ بَاهِرَاتٍ جَاءَ  
وَقْتُكَ وَ نُبْقِي لَكَ الْاَيَاتِ بَيِّنَاتٍ - قَرُبَ مَا تَوْعَدُوْنَ - وَ اَمَّا بِرِغْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ - اِنَّهُ مَن  
يَتَّقِ اللّٰهَ وَيَصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضَيِّعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ“

(ترجمہ) ” تیری اجل قریب آگئی ہے اور ہم تیرے متعلق ایسی باتوں کا نام و نشان نہیں چھوڑیں گے  
جن کا ذکر تیری رسوائی کا موجب ہو۔ تیری نسبت خدا کی میعاد مقررہ تھوڑی رہ گئی ہے اور ہم ایسے تمام اعتراض  
دور اور دفع کر دیں گے اور کچھ بھی اُن میں سے باقی نہیں رکھیں گے جن کے بیان سے تیری رسوائی مطلوب ہو۔  
اور ہم اس بات پر قادر ہیں کہ جو کچھ مخالفوں کی نسبت ہماری پیشگوئیاں ہیں ان میں سے تجھے کچھ دکھائیں یا تجھے  
وفات دیدیں۔ تو اس حالت میں فوت ہوگا جو میں تجھ سے راضی ہوں گا اور ہم کھلے کھلے نشان تیری تصدیق کے لئے  
ہمیشہ موجود رکھیں گے جو وعدہ کیا گیا وہ قریب ہے۔ اپنے رب کی نعمت کا جو تیرے پر ہوئی لوگوں کے پاس بیان  
کر۔ جو شخص تقویٰ اختیار کرے اور صبر کرے تو خدا ایسے نیکوکاروں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔“

(الوصیّت - روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۰۱، ۳۰۲)

۲- ” بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں اُس دن سب پر اُداسی چھا جائے گی۔ یہ

ہوگا، یہ ہوگا، یہ ہوگا۔ بعد اس کے تمہارا واقعہ ہوگا۔ تمام حوادث اور عجائبات قدرت

دکھلانے کے بعد تمہارا حادثہ آئے گا۔“ (الوصیّت - روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۰۲)

۱ (ترجمہ از ناشر) ۱ تیرے رب نے فرمایا۔ یقیناً وہ چیز جو تجھے خوش کر دے گی آسمان سے نازل ہونے والی ہے۔

۲ یہ ہماری طرف سے بطور رحمت ہوگا۔ اور یہ بات ہو کر رہنے والی ہے۔ ۳ میں نے نافذ ہونے والے امر کو پہچان لیا۔

۳۔ ” حوادث کے بارے میں جو مجھے علم دیا گیا ہے وہ یہی ہے کہ ہر ایک طرف دُنیا میں موت اپنا دامن پھیلانے لگی اور زلزلے آئیں گے اور شدت سے آئیں گے اور قیامت کا نمونہ ہوں گے، اور زمین کو تہ و بالا کر دیں گے اور بہتوں کی زندگی تلخ ہو جائے گی۔ پھر وہ جو توبہ کریں گے اور گناہوں سے دست کش ہو جائیں گے خدا اُن پر رحم کرے گا۔“ (الوصیٰت۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۰۲، ۳۰۳)

۴۔ ”خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ

تُو میری طرف سے نذیر ہے۔ میں نے تجھے بھیجا تا مجرم نیکو کاروں سے الگ کئے جائیں۔“ (الوصیٰت۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۰۳)

۵۔ ”خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ

میں تیری جماعت کے لئے تیری ہی ذریت سے ایک شخص کو قائم کروں گا اور اس کو اپنے قرب اور وحی سے مخصوص کروں گا اور اُس کے ذریعہ سے حق ترقی کرے گا اور بہت سے لوگ سچائی کو قبول کریں گے۔“ (الوصیٰت۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۰۶ حاشیہ)

۶۔ ”خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ

تقویٰ ایک ایسا درخت ہے جس کو دل میں لگانا چاہیے۔“

(الوصیٰت۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۰۷)

۷۔ ”خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ

میں اپنی جماعت کو اطلاع دوں کہ جو لوگ ایمان لائے ایسا ایمان جو اُس کے ساتھ دنیا کی ملوئی نہیں اور وہ ایمان نفاق یا بزدلی سے آلودہ نہیں اور وہ ایمان اطاعت کے کسی درجہ سے محروم نہیں ایسے لوگ خدا کے پسندیدہ لوگ ہیں اور خدا فرماتا ہے کہ وہی ہیں جن کا قدم صدق کا قدم ہے۔“ (الوصیٰت۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۰۹)

۸۔ ”خدا نے فرمایا زَلْزَلَةُ السَّاعَةِ یعنی وہ زلزلہ قیامت کا نمونہ ہوگا اور پھر فرمایا لَنْكُ

نُرُجِ اَيُّتٍ وَنَهْدِي مَا يَعْمُرُونَ۔ یعنی تیرے لئے ہم نشان دکھلائیں گے اور جو عمارتیں بناتے جائیں گے ہم ان کو گراتے جائیں گے اور پھر فرمایا ”بھونچال آیا اور شدت سے آیا۔ زمین تہ و بالا کر دی۔“

(الوصیٰت۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۱۴، ۳۱۵)

۹۔ ”مجھے ایک جگہ دکھلا دی گئی کہ یہ تیری قبر کی جگہ ہوگی۔ ایک فرشتہ میں نے دیکھا کہ وہ زمین کو ناپ رہا ہے۔ تب ایک مقام پر اُس نے پہنچ کر مجھے کہا کہ یہ تیری قبر کی جگہ ہے۔ پھر ایک جگہ مجھے ایک قبر دکھائی گئی کہ وہ چاندی سے زیادہ چمکتی تھی اور اُس کی تمام مٹی چاندی کی تھی۔ تب مجھے کہا گیا کہ یہ تیری قبر ہے اور ایک جگہ مجھے دکھائی گئی اور اس کا نام بہشتی مقبرہ رکھا گیا اور ظاہر کیا گیا کہ وہ اُن برگزیدہ جماعت کے لوگوں کی قبریں ہیں جو بہشتی ہیں۔“

۱۰۔ ”اِنَّیْ مَعَ الرَّسُوْلِ اَقُوْمُ وَالْوُؤْمُ مِنْ یُّلُوْمٍ وَاُعْطِیْكَ مَا یَدُوْمُ ۲ لَكَ دَرَجَةٌ فِی السَّمَاءِ وَفِی الدِّیْنِ هُمْ یُبْصِرُوْنَ ۳ وَ لَكَ نُزْمِ اٰیَاتٍ وَّ نَهْدِمْ مَا یَعْمُرُوْنَ ۴ وَ قَالُوْا اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا ۵ قَالَ اِنَّیْ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۶ اِنَّیْ مُهِنٌ مِّنْ اَزَاہِ اَنْتَکَ ۷ لَا تَخَفْ اِنَّیْ لَا یَخَافُ لَدَیِّ الْمُرْسَلُوْنَ ۸ اَنْیْ اَمْرٌ اللّٰہِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْهُ ۹ بِشَارَۃٍ تَلْقَآہَا النَّبِیُّوْنَ ۱۰ یَا اَحْمَدِیْ اَنْتَ مُرَادِیْ وَ مَعِیْ ۱۱ اَنْتَ مِثِّیْ بِمَنْزِلَۃٍ تُوْحِیْدِیْ وَ تَفْرِیْدِیْ ۱۲ وَ اَنْتَ مِثِّیْ بِمَنْزِلَۃٍ لَا یَعْلَمُهَا الْخَلْقُ ۱۳ وَ اَنْتَ وَجِیۃٌ فِی حَضْرَتِیْ ۱۴ اِخْتَرْتُکَ لِنَفْسِیْ ۱۵ اِذَا غَضِبْتُ غَضِبْتُکَ وَ کُلَّمَا اَحْبَبْتُ اَحْبَبْتُکَ ۱۶ اَنْتَ اللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ ۱۷ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَکَ الْمَسِیْحَ ابْنَ مَرْیَمَ ۱۸ لَا یُسْتَلُّ عَمَّا یَفْعَلُ وَ هُمْ یُسْتَلُوْنَ ۱۹ وَ کَانَ وَعْدًا مَّفْعُوْلًا ۲۰ یُعْصِمُکَ اللّٰہُ مِنَ الْعِدَا وَ یَسْتَظُوْ

۱۔ ترجمہ۔ میں اس رسول کے ساتھ کھڑا ہوں گا اور اس شخص کو ملامت کروں گا جو اس کو ملامت کرے اور تجھے وہ چیز دوں گا جو ہمیشہ رہے گی۔ ۲ تیرا آسمان پر ایک درجہ اور ایک مرتبہ ہے اور نیز ان لوگوں کی نگاہ میں جو دیکھتے ہیں۔ ۳ اور تیرے لئے ہم نشان دکھلائیں گے اور جو عمارتیں بناتے جائیں گے ہم ان کو گراتے جائیں گے۔ ۴ اور انہوں نے کہا کہ کیا تو ایسے شخص کو خلیفہ بناتا ہے جو زمین پر فساد کرتا ہے۔ اُس نے کہا کہ اس کی نسبت جو کچھ میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے۔ ۵ میں اس شخص کی اہانت کروں گا جو تیری اہانت کا ارادہ کرے گا۔ ۶ کچھ خوف مت کر کہ میرے رسول میرے قرب میں کسی سے نہیں ڈرتے۔ ۷ خدا کا امر آ رہا ہے پس تم جلدی مت کرو۔ ۸ یہ خوشخبری ہے جو قدیم سے نبیوں کو ملتی رہی ہے۔ ۹ اے میرے احمدؑ تو میری مراد ہے اور میرے ساتھ ہے۔ ۱۰ تو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ میری توحید اور تفرید۔ (اور) ۱۱ تو مجھ سے بمنزلہ اس انتہائی قرب کے ہے جس کو دنیا نہیں جان سکتی۔ ۱۲ تو میری درگاہ میں وجیہ ہے۔ ۱۳ میں نے تجھے اپنے لئے چنا۔ ۱۴ جس پر تو غضبناک ہو میں غضبناک ہوتا ہوں اور جن سے تو محبت کرتا ہے میں بھی محبت کرتا ہوں۔ ۱۵ خدا نے تجھے ہر ایک چیز میں سے چن لیا۔ ۱۶ اس خدا کی تعریف ہے جس نے تجھے مسیح بن مریم بنایا۔ ۱۷ وہ اپنے کاموں سے پوچھا نہیں جاتا اور لوگ پوچھے جاتے ہیں۔ ۱۸ اور وعدہ پورا ہونا ہی تھا۔ ۱۹ خدا تجھے دشمنوں کے شر سے بچائے گا اور اس شخص

بِكُلِّ مَنْ سَطَا. ۲۰ ذَالِكَ بِمَا عَصَوْا وَكَانُوا يَعْتَدُونَ. ۲۱ أَلَيْسَ اللَّهُ بِكَافٍ عَبْدَهُ. ۲۲ يَا جِبَالُ أَوِّبِي مَعَهُ وَالطَّيْرَ. ۲۳ كَتَبَ اللَّهُ لَأَعْلَبَنَّ أَنَا وَرُسُلِي. ۲۴ وَهُمْ مِّنْ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُونَ. ۲۵ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوْا وَالَّذِينَ هُمْ مُحْسِنُونَ. ۲۶ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا أَن لَّهُمْ قَدَمٌ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ. ۲۷ سَلَامٌ قَوْلًا مِّن رَّبِّ رَحِيمٍ. ۲۸ وَامْتَأَزُوا الْيَوْمَ أَيُّهَا الْمُجْرِمُونَ“

(الوصیّت - روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۱۷ حاشیہ)

۱۱۔ ”خدا نے میرا دل اپنی وحی حنفی سے اس طرف مائل کیا کہ ایسے قبرستان کے لئے ایسے شرائط لگادیئے جائیں کہ وہی لوگ اس میں داخل ہو سکیں جو اپنے صدق اور کامل راستبازی کی وجہ سے ان شرائط کے پابند ہوں۔ سو وہ تین شرطیں ہیں اور سب کو بجالانا ہوگا۔..... پہلی شرط یہ ہے کہ ہر ایک شخص جو اس قبرستان میں مدفون ہونا چاہتا ہے وہ اپنی حیثیت کے لحاظ سے ان مصارف کے لئے چندہ داخل کرے..... دوسری شرط یہ ہے کہ تمام جماعت میں سے اس قبرستان میں وہی مدفون ہوگا جو یہ وصیت کرے جو اس کی موت کے بعد دسواں حصہ اُس کے تمام ترکہ کا حسب ہدایت اس سلسلہ کے اشاعت اسلام اور تبلیغ احکام قرآن میں خرچ ہوگا اور ہر ایک صادق کامل الایمان کو اختیار ہوگا کہ اپنی وصیت میں اس سے بھی زیادہ لکھ دے لیکن اس سے کم نہیں ہوگا.....“

تیسری شرط یہ ہے کہ اس قبرستان میں دفن ہونے والا متقی ہو اور محرمات سے پرہیز کرتا اور کوئی شرک اور بدعت کا کام نہ کرتا ہو۔ سچا اور صاف مسلمان ہو۔“

(الوصیّت - روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۱۸ تا ۳۲۰)

۱۲۔ ”میری نسبت اور میرے اہل و عیال کی نسبت خدا نے استثنا رکھا ہے باقی ہر ایک مرد ہو یا عورت اُن کو شرائط کی پابندی لازم ہوگی اور شکایت کرنے والا منافق ہوگا۔“

(ضمیمہ متعلقہ رسالہ الوصیّت - روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۲۷)

بقیہ ترجمہ۔ پر حملہ کرے گا جو تیرے پر حملہ کرتا ہے۔ ۲۰ کیونکہ وہ لوگ حد سے نکل گئے اور نافرمانی کی راہوں پر قدم رکھا ہے۔ ۲۱ کیا خدا اپنے بندہ کے لئے کافی نہیں۔ ۲۲ اے پہاڑ و اوراے پرندو! میرے اس بندہ کے ساتھ وجد اور رقت سے میری یاد کرو۔ ۲۳ خدا نے لکھ چھوڑا ہے کہ میں اور میرے رسول غالب رہیں گے ۲۴ اور وہ مغلوب ہونے کے بعد جلد غالب ہو جائیں گے۔ ۲۵ خدا اُن کے ساتھ ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور وہ جو نیکیو کا رہیں۔ ۲۶ وہ لوگ جو ایمان لائے اُن کے قدم اُن کے رب کے نزدیک صداقت پر ہیں۔ ۲۷ تم سب پر اُس خدا کا سلام ہے جو رحیم ہے ۲۸ اور اے مجرمو! آج تم الگ ہو جاؤ۔

(ترجمہ ماخوذ از حقیقۃ الوحی و تذکرۃ الشہادتین والوصیّت - شمس)



۲۳ دسمبر ۱۹۰۵ء ”وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ“<sup>۱</sup>

(بدر جلد ۴۰ نمبر ۴۰ مورخہ ۲۲ دسمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۹۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۴۵ مورخہ ۲۲ دسمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

۲۶ دسمبر ۱۹۰۵ء ”يَا قَمَرُ يَا شَمْسُ أَنْتَ مِنِّي وَ أَنَا مِنْكَ“<sup>۲</sup> اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ

نَافِلَةٌ لَّكَ۔ نَافِلَةٌ مِّنْ عِنْدِي۔“

(بدر جلد ۴۱ نمبر ۴۱ مورخہ ۲۹ دسمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱۰ مورخہ ۱۰ جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۳۱ دسمبر ۱۹۰۵ء (الف) ”رَوِيَا۔ دیکھا کہ مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم کی قبر کے پاس تین اور

قبریں ہیں اور ایک قبر پر لال کپڑا ڈالا ہے۔“

(بدر جلد ۲ نمبر ۱ مورخہ ۵ جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱۰ مورخہ ۱۰ جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۱ (ترجمہ) اور اپنے رب کی نعمت کا ذکر کر۔

۲ (ترجمہ) اے چاند اے سورج تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں۔ ۲ ہم تجھے ایک لڑکے کی خوشخبری دیتے

ہیں۔ وہ تیرے لئے نافلہ ہے۔ وہ ہماری طرف سے نافلہ ہے۔

۳ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ”يَا قَمَرُ يَا شَمْسُ أَنْتَ مِنِّي وَ أَنَا مِنْكَ“ یعنی اے چاند اور

اے سورج تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں۔ اس وحی الہی میں ایک دفعہ خدا تعالیٰ نے مجھے چاند قرار دیا اور اپنا نام

سورج رکھا۔ اس سے یہ مطلب ہے کہ جس طرح چاند کا نور سورج سے فیض یاب اور مستفاد ہوتا ہے اسی طرح میرا نور

خدا تعالیٰ سے فیض یاب اور مستفاد ہے۔ پھر دوسری دفعہ خدا تعالیٰ نے اپنا نام چاند رکھا اور مجھے سورج کر کے

پکارا۔ اس سے یہ مطلب ہے کہ وہ اپنی جلالی روشنی میرے ذریعہ سے ظاہر کرے گا۔ وہ پوشیدہ تھا اب میرے ہاتھ

سے ظاہر ہو جائے گا اور اس کی چمک سے دُنیا بے خبر تھی مگر اب میرے ذریعہ سے اس کی جلالی چمک دنیا کی ہر ایک

طرف پھیل جائے گی۔“ (تجلیات الہیہ۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۹۷)

۴ (نوٹ از ناشر) حضرت شیخ یعقوب علی عرفانیؒ ایڈیٹر الحکم تحریر کرتے ہیں۔ ”لال کپڑے والی قبر کا نشان پورا

ہو گیا۔“ دیر ہوئی الحکم میں رَوِيَا حضرت حمزہ اللہ کا شائع ہو چکا ہوا ہے کہ آپ نے بہشتی مقبرے میں تیسری قبر پر لال کپڑا

دیکھا جس سے مراد یہ تھی کہ تیسری قبر حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ کی قبر کے علاوہ عورت کی ہوگی۔ چنانچہ

میاں مدد خان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی اہلیہ نے اس رَوِيَا کو پورا کر دیا جو ۲۳ ستمبر ۱۹۰۶ء کو فوت ہوئی اور

بہشتی مقبرہ میں جگہ پائی۔ خدا مغفرت کرے۔“ (الحکم مورخہ ۲۳ ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۶)

(ب) ” فرمایا۔ یہ جو رو یاد دیکھا گیا تھا کہ مولوی عبدالکریم صاحب کی قبر کے پاس دو اور قبریں ہیں، وہ بھی پورا ہوا۔ ایک قبر الہی بخش صاحب ساکن مالیر کوئلہ کی بنی اور دوسری چودھری صاحب مرحوم کی بنی۔“  
(بدرجلد ۲ نمبر ۲۳ مورخہ ۷ جون ۱۹۰۶ء صفحہ ۴)

یکم جنوری ۱۹۰۶ء ”تین بکرے ذبح کئے جائیں گے۔

فرمایا۔ ظاہر پر حمل کر کے آج ہم نے تین بکرے ذبح کر دیئے ہیں۔“

(بدرجلد ۲ نمبر ۱ مورخہ ۵ جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱ مورخہ ۱۰ جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۳ جنوری ۱۹۰۶ء ”إِنِّي مَعَ الْأَفْوَاجِ اِتِّبِكَ بَعْتَةً حَرَامٌ عَلَى قَزِيَّةٍ أَهْلَكْنَا هَا أَنَّهُمْ لَا يَرِجَعُونَ. وَوَضَعْنَا عَنكَ وَزَرَكَ الَّذِي أَنْقَضَ ظَهْرَكَ.“<sup>۱</sup>

(بدرجلد ۲ نمبر ۱ مورخہ ۵ جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱ مورخہ ۱۰ جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۵ جنوری ۱۹۰۶ء ”وَضَعْنَا عَنكَ وَزَرَكَ الَّذِي أَنْقَضَ ظَهْرَكَ. وَقَطَعَ دَابِرَ الْقَوْمِ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ.“<sup>۲</sup>

اس سے پہلے دیکھا کہ کوئی کہتا ہے کہ محمد حسین بٹالوی کو الہام ہوا ہے کہ قُطِعَ دَابِرَ الْقَوْمِ۔ میں نے خیال

۱ یعنی چودھری الہ داد صاحب<sup>ؒ</sup> ہیڈ کلرک دفتر ریویو آف ریلیجنز قادیان (شمس)

۲ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمس<sup>ؒ</sup>) یہ الہام بھی ایک دوسرے الہام ”شَاتَانِ تُلُّ بِحَانِ“ (برائین احمدیہ حصہ چہارم۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۶۱۰ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳) کی طرح بد قسمت افغانستان کی خونی زمین میں پورا ہوا۔

امیر امان اللہ خان نے اپنے عہد حکومت میں باوجود کامل مذہبی آزادی کا اعلان کرنے اور احمدیوں کی حفاظت کا ذمہ لینے کے تین احمدیوں کو سنگسار کر دیا چنانچہ مولوی نعمت اللہ خان صاحب<sup>ؒ</sup> ۳۱ اگست ۱۹۲۴ء میں شہید ہوئے اور مولوی عبدالحلیم صاحب<sup>ؒ</sup> اور قاری نور علی صاحب<sup>ؒ</sup> ۱۲ فروری ۱۹۲۵ء میں شہید کئے گئے۔ (الفضل ۲۱ فروری ۱۹۲۵ء صفحہ ۱)

۳ (ترجمہ) میں فوجوں کے ساتھ تیرے پاس اچانک آؤں گا۔ جس گاؤں کو ہم نے ہلاک کر دیا اُن پر پھر واپس آنا حرام ہے اور ہم نے تجھ سے وہ بوجھ اُتار دیئے جنہوں نے تیری پیٹھ توڑی۔ (بدر مورخہ ۵ جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۲)

۴ (ترجمہ از مرتب) ہم نے تجھ سے وہ بوجھ اُتار دیا جس نے تیری کمر توڑ دی اور اس قوم کی جڑ کاٹی گئی جو ایمان نہیں لاتے۔

کیا کہ اس نے ہمارے مخالف ہماری جماعت کے متفرق ہونے کے بارے میں شائع کیا ہے بعد اس کے کچھ غنودگی ہوگئی۔ پھر الہام ہوا۔

قُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ. يَا قَمَرُ يَا شَمْسُ أَنْتَ مِثِّي وَأَنَا مِثْلُكَ“<sup>۱</sup>

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۵۴)

۱۰/ جنوری ۱۹۰۶ء ۱۔ ”اللَّهُ غَالِبٌ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ ۖ يُنَجِّيكَ مِنْ كَرْبِكَ“<sup>۲</sup>

۲۔ ”ایک روایا میں دیکھا کہ بہت سے ہندو آئے ہیں اور ایک کاغذ پیش کیا کہ اس پر دستخط کر دو۔ میں نے کہا کہ میں نہیں کرتا۔ انہوں نے کہا کہ پبلک نے کر دیئے ہیں۔ میں نے کہا کہ میں پبلک میں نہیں یا کہا کہ پبلک سے باہر ہوں۔ ایک اور بات بھی کہنے کو تھا کہ کیا خدا نے اس پر دستخط کر دیئے ہیں۔ مگر یہ بات نہیں کی تھی کہ بیداری ہوگئی۔“ (بدر جلد ۲ نمبر ۲ مورخہ ۱۲ جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ احکم جلد ۱۰ نمبر ۲ مورخہ ۱۷ جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۳)

۱۳/ جنوری ۱۹۰۶ء ۱۔ ”اَقْلِ اللَّهُ ثُمَّ ذَرِكُلَّ شَيْءٍ ۖ ۲ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ هُمْ يَتَّقُوْنَ“<sup>۳</sup>

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۵۴۔ احکم جلد ۱۰ نمبر ۲ مورخہ ۱۷ جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۳)

(بدر جلد ۲ نمبر ۳ مورخہ ۱۹ جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۲)

۲۔ ۱ اَلَا يُقْبَلُ عَمَلٌ مِّثْقَالُ ذَرَّةٍ مِّنْ غَيْرِ التَّقْوَىٰ ۚ ۲ زَلْزَلَةُ السَّاعَةِ وَ نَهْدٍ مَّرْمَا يَعْمُرُونَ۔ ۳ عَفَّتِ الدِّيَارُ كَذِ كَرْمِي ۴ قُلْ مَا يَعْجُبُوْا بِكُمْ رَبِّي لَوْلَا دُعَاؤُكُمْ“<sup>۴</sup>

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۵۴)

۱۔ (ترجمہ از مرتب) اُس قوم کی جزا کاٹی گئی جو ایمان نہیں لاتے۔ اے چاند اے سورج تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں۔

۲۔ (ترجمہ) خدا ہر شے پر غالب ہے۔ تجھے تیرے کرب سے نجات دے گا۔ (بدر مورخہ ۱۲ جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۲)

۳۔ (ترجمہ) تو کہہ دے اللہ۔ پھر سب چیزوں کو چھوڑ دے۔ یعنی اللہ تعالیٰ پر پورا بھروسہ کر اور دوسرے کسی کی پرواہ نہ کر۔ (بدر مورخہ ۱۷ جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۳)

۴۔ (ترجمہ از مرتب) ۲ اللہ تعالیٰ متقیوں کے ساتھ ہے۔

۵۔ (ترجمہ از مرتب) اکوئی عمل تقویٰ کے بغیر ذرہ بھر قبول نہیں کیا جائے گا۔ ۲ قیامت والا زلزلہ اور جو عمارتیں بناتے جائیں گے ہم ان کو گراتے جائیں گے۔ ۳ گھر مٹ جائیں گے جیسا کہ میں بتا چکا ہوں۔ ۴ کہہ دے کہ میرے رب کو تمہاری پرواہ ہی کیا ہے اگر تم دعا نہیں کرو گے۔

۱۳ جنوری ۱۹۰۶ء ” اُكْتَبَ اللّٰهُ لَآ غُلْبَةَ لَنَا وَرُسُلِهِ ۲ سَلَامٌ قَوْلًا مِّن رَّبِّ رَحِيْمٍ ۔

۳ ہم مکہ میں مریں گے یا مدینہ میں ۔ یعنی یا تو قہری غلبہ کے وقت ہماری موت ہوگی جیسا کہ قہری غلبہ مکہ میں ہوا اور یا اس وقت ہماری موت ہوگی جبکہ طبعی جوش سے لوگ ہمارے تابع ہو جائیں گے گویا مدینہ کی سی حالت اس ملک کی ہو جائے گی اور اس طرح گویا ہم مدینہ میں مریں گے۔“

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۵۵)

۱۵ جنوری ۱۹۰۶ء (الف) ” تزلزل در ایوان کسری فتاد “

(بدرجلد ۲ نمبر ۳ مورخہ ۱۹ جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۳ مورخہ ۲۴ جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

(ب) ” صبح پیر کا دن ۱۵ جنوری ۱۹۰۶ء کو میں نے خواب میں دیکھا کہ

امام الدین کی کچنی بیوی گر پڑی ہوئی ہے۔“

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۶۲)

۱ (نوٹ از ناشر) الحکم مورخہ ۱۷ جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۳ اور بدر مورخہ ۱۹ جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۲ میں یہ الہامات مع تفصیل درج ہیں۔ بدر کی تحریروں ہے۔

”خدا نے ابتداء سے مقدر کر چھوڑا ہے کہ وہ اور اس کے رسول غالب رہیں گے۔ خدائے رحیم کہتا ہے کہ سلامتی ہے۔ یعنی خائب و خاسر کی طرح تیری موت نہیں ہے۔ اور یہ کلمہ کہ ہم مکہ میں مریں گے یا مدینہ میں، اس کے یہ معنی ہیں کہ قبل از موت کئی فتح نصیب ہوگی۔ جیسا کہ وہاں دشمنوں کو قہر کے ساتھ مغلوب کیا گیا تھا اسی طرح یہاں بھی دشمن قہری نشانوں سے مغلوب کئے جائیں گے۔ دوسرے یہ معنی ہیں کہ قبل از موت مدنی فتح نصیب ہوگی۔ خود بخود لوگوں کے دل ہماری طرف مائل ہو جائیں گے۔ فقرہ کُتِبَ اللّٰهُ لَآ غُلْبَةَ لَنَا وَرُسُلِهِ مکہ کی طرف اشارہ کرتا ہے اور فقرہ سَلَامٌ قَوْلًا مِّن رَّبِّ رَحِيْمٍ مدینہ کی طرف۔“

۲ (ترجمہ از مرتب) شاہ ایران کے محل میں تزلزل پڑ گیا۔

(نوٹ از مولانا جلال الدین نمس) چنانچہ اس الہام کے بعد بالکل خلاف توقع ایران میں جلد ہی شور و بغاوت برپا ہوا اور مرزا محمد علی شاہ ایران نے مجبوراً بتاریخ ۱۵ جولائی ۱۹۰۹ء روس کے سفارت خانہ میں پناہ لی۔ آخر وہ تخت سے معزول کیا گیا اور پارلیمنٹ بنائی گئی۔ مفصل دیکھیے ”دعوة الامیر“ تصنیف حضرت سیدنا امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ انوار العلوم جلد ۷ صفحہ ۵۲۳ تا ۵۲۵ شائع کردہ فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ۔

۲۰ جنوری ۱۹۰۶ء (الف) ”يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ - وَ تَرَى الْأَرْضَ  
خَامِدَةً مُصْفَرَّةً“<sup>۱</sup>  
(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۵۵)

(ب) ”وَقَالُوا لَسْتَ مُرْسَلًا - قُلْ كَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَ بَيْنَكُمْ وَ مَنْ  
عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ“  
(الاستفتاء ضمیمہ حقیقۃ الوحی - روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۷۰۲)

(ترجمہ) ”اور کہیں گے کہ یہ خدا کا فرستادہ نہیں۔ کہ میری سچائی پر خدا گواہی دے رہا ہے اور وہ لوگ  
گواہی دیتے ہیں جو کتاب اللہ کا علم رکھتے ہیں۔“  
(حقیقۃ الوحی - روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۹۴)

۲۵ جنوری ۱۹۰۶ء ”تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ - يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ“<sup>۲</sup>  
(بدر جلد ۲ نمبر ۴ مورخہ ۲۶ جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۲ - الحکم جلد ۱۰ نمبر ۴ مورخہ ۳۱ جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۳)

۱ (ترجمہ) اس دن آسمان ایک کھلا کھلا دُھواں لائے گا۔ یعنی آسمان ایک دُخانی صورت کا عذاب زمین پر  
نازل کرے گا اور تو زمین کو دیکھے گا کہ ایک مردہ سی ہوگئی ہے اور راکھ کی طرح بن گئی ہے اور اس پر بجائے سرسبزی  
کے زردی چھاگئی ہے۔  
(بدر مورخہ ۲۶ جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۲)

۲ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۲۶ جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۲ اور الحکم مورخہ ۲۴ جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۹ میں یہ الہام یوں  
درج ہے۔ وَ تَرَى الْأَرْضَ خَامِدَةً مُصْفَرَّةً۔

۳ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؒ) علاوہ دیگر معانی کے ظاہری رنگ میں بھی یہ الہام پورا ہوا چنانچہ بابونصیر احمد  
صاحب کسٹریٹ ایجنٹ ٹوپ خانہ بازار کیمپ انبالہ نے جو اپنی چشم دید شہادت الحکم میں شائع کرائی اس میں لکھتے ہیں کہ  
”۲۲ فروری ۱۹۰۶ء کو بوقت ۱۱ بجے شام (چھاؤنی انبالہ میں) پلگ کارٹین کے پاس سے دُھواں نکلتا شروع ہوا اور  
آسمان کی جانب روانہ ہوا۔ اس دُھواں میں اس قدر روشنی تھی جیسے کہ بجلی کی روشنی ہوتی ہے اور ایسی گڑگڑاہٹ تھی کہ جیسے  
توپیں سر ہوتی ہیں۔ یہ دُھواں شمال سے اُٹھ کر جانب جنوب روانہ ہوا۔ اس کے راستہ میں ایک پختہ عمارت تھی جہاں  
چچک کا ٹیکہ لگایا جاتا تھا اس کی چھت کو صاف اڑا دیا۔“

بس اسی پر خیر نہیں ہوئی وہاں سے یہ خدا کا زبردست نشان گورنمنٹ بوجری پر جا برجا۔ جو اس جگہ سے قریباً  
دو فرلانگ تھی اور اس پختہ عمارت کی چھت کو بالکل اڑا دیا اور احاطہ کی ایک دیوار کو گرا دیا اور دو تین آدمیوں کو خفیف سی  
چوٹیں بھی آئیں۔ یہاں پر چار بیل گاڑی کھڑی تھیں جس میں تین کو اُلٹ دیا اور ایک عظیم الشان کیکر کو جڑ سے اُکھیر کر  
بھینک دیا اور سات آٹھ کیکروں کے تنے توڑ دیئے۔ ترازو جو اس جگہ گڑا ہوا تھا اس کا ایک پلڑا قریب ایک فرلانگ باہر  
کھیت میں گرا۔ اس کے بعد پولیس کی چوکی کے برآمدہ کو گرا کر یہ دُھواں غائب ہو گیا۔“

(خط نصیر احمد صاحب محررہ مورخہ ۲۴ فروری ۱۹۰۶ء - الحکم مورخہ ۱۰ مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۳)

۲۵ جنوری ۱۹۰۶ء

”سَفِيْنَةٌ وَسَكِيْنَةٌ“<sup>۱</sup>

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۵۵)

۲۶ جنوری ۱۹۰۶ء ”دیکھا کہ ایک مربع شکل کا صندوق ہے جس میں دو خانے ہیں۔ ایک خانہ میں موت ایک عورت کی شکل میں بیٹھی اور دوسرے خانہ میں اس کی لڑکی ہے۔ وہ عورت مجھے تلاش کرتی ہے اور وہ صندوق گاڑی کی طرح چلتا ہے۔ میں نے اس کو اشارے سے کہا کہ کچھ تاخیر کرو۔ تب وہ متماثل سی رہ گئی۔“

(بدرجلد ۲ نمبر ۵ مورخہ ۲ فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۲)

۲۷ جنوری ۱۹۰۶ء (الف) ”میں نے دیکھا مولوی محمد علی صاحب انگریزی میں انگریزوں کے لہجے میں کچھ پڑھ رہے ہیں اور بار بار پڑھتے ہیں اور وہ یہ ہے۔ اے وِرڈ اینڈ ٹو گرلز۔“

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۵۵) ترجمہ۔ ایک کلام اور دو لڑکیاں۔“

(ب) ”ایک کتاب دکھائی گئی اس پر لکھا تھا۔ لائف۔“<sup>۲</sup>

(بدرجلد ۲ نمبر ۵ مورخہ ۲ فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۲)

۱ (ترجمہ) کشتی اور سکینٹ

(بدرمورخہ ۲ فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۲)

(نوٹ از ناشر) بدرمورخہ ۲ فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۲ اور الحکم مورخہ ۳۱ جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۳ میں اس الہام کی تاریخ ۲۶ جنوری ۱۹۰۶ء درج ہے۔ علاوہ ازیں بدرمیں مزید تحریر ہے کہ ”فرمایا: دل میں ان مشکلات کا خیال تھا جو سلسلہ حقہ کی راہ میں ہیں تو یہ الہام ہوا۔“

A word and two girls ۲

(نوٹ از ناشر) بدرمورخہ ۲ فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۲ اور الحکم مورخہ ۳۱ جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۳ میں یہ الہام مع خواب الفاظ کے اختلاف سے درج ہے۔ بدر کی تحریر یوں ہے۔ ۱۔ ”الہام ہوا۔ وِرڈ اینڈ ٹو گرلز

۲۔ خواب میں دیکھا کہ گویا ایک انگریز مذکورہ بالا الفاظ بار بار بولتا ہے۔ پھر جب غور سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ انگریز نہیں بلکہ وہ مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے ہیں جو وہ الفاظ بول رہے ہیں۔ اور پھر یہی الہام انگریزی میں ہوا اور ساتھ ہی اس کا ترجمہ بھی۔ یعنی یہ کہ ایک کلام اور دو لڑکیاں“

Life ترجمہ۔ زندگی

(نوٹ از ناشر) الحکم مورخہ ۳۱ جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۳ میں خواب کے الفاظ یہ ہیں۔

”رؤیا میں دیکھا کہ ایک کتاب ہے میں نے چاہا کہ اس کا نام پڑھوں تو لکھا ہوا تھا۔ لائف۔ اس کے اندر نقشہ وغیرہ ہے۔“

۲۸ جنوری ۱۹۰۶ء الہام۔ ”۲۵ فروری کے بعد جانا ہوگا۔“<sup>۱</sup>

(بدر جلد ۲ نمبر ۵ مورخہ ۲ فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۴ مورخہ ۳۱ جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۳)

۲۹ جنوری ۱۹۰۶ء ”خواب میں دیکھا کہ زلزلہ آیا ہے اور زلزلہ شدید ہے لیکن نقصان کچھ نہیں ہوا اور ہم اٹھ کر ایک طرف کوچلے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ بیداری ہے۔ اس کے بعد بیداری ہوئی۔ تب میں نے کہا کہ یہ خواب تھی۔“  
(بدر جلد ۲ نمبر ۵ مورخہ ۲ فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۲)

کیم فروری ۱۹۰۶ء ۱۔ ”تَتَّبِعْهَا الرَّادِفَةُ“<sup>۲</sup>

۲۔ پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی۔

۳۔ وَأَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَمُكِّتُ فِي الْأَرْضِ.<sup>۳</sup>

۴۔ ۲۵ فروری ۱۹۰۶ء کے بعد جانا ہوگا۔

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۵۶)

۱۔ (نوٹ) حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس الہام کو حضرت سیدہ اُمّ طاہرہ احمد پر چسپاں فرماتے ہوئے فرمایا۔

”اُمّ طاہرہ کی بیماری اور وفات کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض الہامات میں بھی ذکر آتا ہے۔ میں جب ہوشیار پور گیا تو رستہ میں میرا ذہن اس الہام کی طرف منتقل ہوا کہ ”۲۵ فروری کے بعد جانا ہوگا۔“ ہم نے بڑی کوشش کی کہ کسی طرح جلدی انہیں دوسرے ہسپتال میں منتقل کر دیا جائے۔ میں نے کرایہ پر کٹھی لینے کی بھی بڑی کوشش کی مگر کسی دوسری جگہ منتقل ہونے کے سامان میسر نہ آسکے۔ آخر ۲۵ فروری کو سرگنکارام ہسپتال میں اُن کے داخلہ کا انتظام ہوا اور ۲۶ فروری کو ہم انہیں لے گئے۔“  
(افضل مورخہ ۱۹ اپریل ۱۹۳۴ء صفحہ ۳)

۲۔ (نوٹ از ناشر) الحکم مورخہ ۳۱ جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۳ میں بھی یہ خواب باختلاف الفاظ درج ہے۔

۳۔ (ترجمہ) اس کے پیچھے آئے گی پیچھے آنے والی۔ یعنی ایک زلزلہ آیا اس کے بعد ایک اور آنے والا ہے۔

(بدر مورخہ ۹ فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۲)

۴۔ (ترجمہ) اور جو چیز لوگوں کو نفع دینے والی ہے وہی زمین میں ٹھیرے گی۔ یعنی جو انسان خلقت کو فائدہ پہنچانے والے ہیں ان کو زندگی عطا کی جاوے گی۔  
(بدر مورخہ ۹ فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۲)

۵۔ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۹ فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۲ اور الحکم مورخہ ۱۰ فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۱ پر الہامات نمبر ۲ و ۳ مندرج ہیں جبکہ الہام ”۲۵ فروری ۱۹۰۶ء کے بعد جانا ہوگا“ درج نہیں۔

۳ فروری ۱۹۰۶ء ”اٹھو نمازیں پڑھیں اور قیامت کا نمونہ دیکھیں۔“

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۵۶)

۵ فروری ۱۹۰۶ء روز دوشنبہ عید اضحیٰ حضرت اقدس نے روایا دیکھا کہ ”میاں محمد اسحاق پسر حضرت

میر ناصر نواب صاحب اور صالحہ بی بنت صاحبہ زادہ منظور محمد کے باہمی تعلق نکاح کی طیاری ہو رہی ہے۔“

(بدر جلد ۲ نمبر ۶ مورخہ ۹ فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۵ زیر عنوان ”بَارَكَ اللهُ“)

۷ فروری ۱۹۰۶ء ”۱۔ اک دانہ کس کس نے کھانا۔ ۲۔ يُخْرِجُ هَبَّةً وَ غَبَّةً دَوْحَةَ اِسْبَعِيْل۔

۳۔ يَا نَبِيَّ اللهُ كُنْتُ لَا اَعْرِفُكَ۔ اے نبی اللہ میں تم کو پہچانتی نہیں تھی۔“

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۵۶)

۸ فروری ۱۹۰۶ء ”خواب میں دیکھا گیا تھا کہ ہمارے باغ کے قریب ایک نہر رواں ہے۔ میں کہتا

ہوں کہ اب باغ جلد چند روز میں پرورش پا جائے گا اور اگر پانی بھی نہ ملے گا تب بھی سرسبز ہو جاوے گا۔

میرے نزدیک اس کی تعبیر یہ ہے کہ باغ سے مراد اپنی جماعت ہے اور نہر سے مراد نصرت اور تائید الہی ہے

۱۔ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۹ فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۲ اور الحکم مورخہ ۱۰ فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۱ میں اس الہام کی

تفصیل میں تحریر ہے۔

”رات کے ۳ بجے کے قریب جبکہ بادل نہایت زور سے گرج رہا تھا۔ الہام ہوا۔

اٹھو نمازیں پڑھیں اور قیامت کا نمونہ دیکھیں۔

فرمایا۔ اس وقت ہمارا شغل یہی ہوگا کہ نمازیں پڑھیں اور خدا کی عبرت کا نظارہ دیکھیں۔“

۲۔ (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؒ) چنانچہ اسی روز حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی موجودگی میں حضرت

خلیفۃ المسیح اولؒ نے مسجد اقصیٰ میں اس نکاح کا اعلان فرمایا۔

(بدر مورخہ ۹ فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۵)

۳۔ (ترجمہ از بدر) اس کا ہم اور غم باہر نکال دے گا۔ استعلیل کے درخت کو۔

۴۔ (نوٹ از ناشر) الحکم مورخہ ۱۰ فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۱ اور بدر مورخہ ۱۶ فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۲ میں یہ

الہامات ترتیب کے اختلاف سے درج ہیں۔ الحکم میں الہام نمبر ۲ کے بعد ”فَاخْفَهَا حَتَّى تَخْرُجَ“ کے الفاظ بھی

ہیں (یعنی اس کو پوشیدہ رکھ یہاں تک کہ وہ ظاہر ہو جاوے) جبکہ بدر میں یہی جملہ یوں درج ہے۔ ”فَاخْفَهَا حَتَّى

يَخْرُجَ“ (بدر میں ”يَخْرُجَ“ لکھا ہے جو سہو کا تب معلوم ہوتا ہے۔ شمس) نیز الہام نمبر ۳ کے الفاظ بدر والحکم میں

یوں ہیں۔ ”زین کہتی ہے يَا نَبِيَّ اللهُ كُنْتُ لَا اَعْرِفُكَ۔“



جوشا خون کے رنگ میں ظاہر ہوگی۔“

(بدر جلد ۲ نمبر ۷ مورخہ ۱۶ فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۶ مورخہ ۷ فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

**۹ فروری ۱۹۰۶ء** ۱۔ ”وحی الہی۔ زلزلہ آنے کو ہے۔ رَبِّ لَا تُرِنِي مَوْتِ أَحَدٍ مِّنْهُمْ۔<sup>۱</sup> بعد اس کے الہام ہوا۔ جس سے تو بہت پیار کرتا ہے میں اُس سے بہت پیار کروں گا اور جس سے تو ناراض ہے میں اُس سے ناراض ہوں گا۔ یعنی تیرا کسی سے محبت کرنا اس کو ایسی آفت سے بچائے گا اور تیرا کسی سے ناراض ہونا اس کو ایسی آفت میں مبتلا کرے گا۔ پھر الہام ہوا۔ اَيَّتِمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهَ اللّٰهِ۔ یعنی جس طرف تیرا مونہہ ہوگا اسی طرف خدا بھی مونہہ کرے گا یعنی جس سے تجھے محبت ہوگی خدا بھی اس سے محبت کرے گا اور اسے بچائے گا۔ پھر الہام ہوا۔ خدا نے تیری ساری باتیں پوری کر دیں۔ یعنی خدا تمام کام تیری مراد کے موافق کرے گا۔

اور پھر الہام ہوا۔ وَ اِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِي نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ۔<sup>۲</sup> اور پھر الہام ہوا۔ قُلْ اِنَّ صَلٰوَتِيْ وَ نُسُكِيْ وَ مَحْيَايَ وَ مَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔<sup>۳</sup> اور پھر زلزلہ کی طرف اشارہ کر کے الہام ہوا۔ اِكْرَاهٌ مَّعَ الْاِنْعَامِ۔“<sup>۴</sup>

۲۔ ”در کلام توجیزی ست کہ شعراء را دران دخلی نیست۔ کَلَامٌ اَفْصَحَتْ مِنْ

لَدُنْ رَبِّ كَرِيْمٍ۔“ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۶۲)

(ترجمہ) تیرے کلام میں ایک چیز ہے جس میں شاعروں کو دخل نہیں۔ تیرا کلام خدا کی طرف سے فصیح

کیا گیا ہے۔ (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۰۵، ۱۰۶)

**۱۰ فروری ۱۹۰۶ء** ”دیکھا کہ ایک جماعت کثیر میرے پاس کھڑی ہے۔ ایک حاکم آیا اور اس نے

کھڑے ہو کر کہا کہ کیوں اس جماعت کو منتشر نہ کیا جاوے؟ میں نے کہا کہ اس جماعت میں کوئی مخالفت نہیں

۱۔ (ترجمہ) اے میرے رب ان میں سے کسی کی موت مجھے نہ دکھلا۔ (بدر مورخہ ۱۶ مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۲)

۲۔ (ترجمہ از مرتب) اور یا تو ہم بعض وہ عذاب کی پیشگوئیاں تیری زندگی میں پوری کر کے دکھلا دیں گے جس کا ہم نے ان سے وعدہ کیا ہے اور یا تجھے وفات دے دیں گے اور بعد میں سب کچھ پورا کر دیں گے۔

۳۔ (ترجمہ از ناشر) تو کہہ دے کہ میری عبادت اور میری قربانیاں اور میرا جینا اور میرا مرنا اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔

۴۔ (ترجمہ) خدا ایک عزت دے گا جس کے ساتھ ایک انعام ہوگا۔ (بدر مورخہ ۱۶ مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۲)

صرف تعلیم پاتے ہیں۔ پھر اس حاکم نے کہ گویا وہ ایک فرشتہ تھا آسمان کی طرف منہ کر کے ایک دو باتیں کہیں جو سمجھ میں نہیں آئیں۔ پھر اُس نے مجھے مخاطب کر کے کہا کہ سلام، اور چلا گیا۔“

(بدر جلد ۲ نمبر ۷ مورخہ ۱۶ فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۶ مورخہ ۱۷ فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۱۱ فروری ۱۹۰۶ء ”الہام۔ ۱۔ پہلے بنگالہ میں جو کچھ حکم جاری کیا گیا تھا۔ اب اُن کی دلجوئی ہوگی۔“<sup>۱</sup>  
۲۔ کرنسی نوٹ۔

اول ایک کتاب دکھائی گئی پھر الہام ہوا۔ دیکھو میرے دوستو! اخبار شائع ہو گیا۔“

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۵۶)

۱۹۰۶ء ”أَمْ حَسِبْتُمْ أَنَّ أَصْحَابَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيعِ كَانُوا مِن آيَاتِنَا عَجَبًا۔“<sup>۲</sup>

(الحکم جلد ۱۰ نمبر ۶ مورخہ ۱۷ فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۳)

۱۳ فروری ۱۹۰۶ء روز سہ شنبہ ”رَبِّ اشْفِ رَوْحِي وَاجْعَلْ لَهَا بَرَكَاتٍ فِي السَّمَاءِ“

۱۔ (نوٹ از ناشر) الحکم مورخہ ۱۷ فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۱ اور بدر مورخہ ۱۶ فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۲ میں ”بنگالہ میں“ کی بجائے ”بنگالہ کی نسبت“ کے الفاظ درج ہیں۔

۲۔ (نوٹ از سید عبدالحی) ۱۹۰۵ء میں بنگالہ کی جو تقسیم ہوئی تھی وہ اس کی دلآزاری کا باعث بنی۔ آخر جارج پنجم نے اس الہام سے پانچ سال بعد وہ تقسیم منسوخ کر دی جو بنگالیوں کی دلجوئی کا باعث بنی۔

۳۔ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۱۶ فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۲ پر تحریر ہے۔ ”پھر ایک کتاب مجھے دی گئی گویا وہ کرنسی نوٹ تھے۔ اور پھر الہام امیری زبان پر جاری ہوا۔“ دیکھو میرے دوستو! اخبار شائع ہو گیا۔“ فرمایا۔ اخبار سے مراد خبر ہے۔“

۴۔ (ترجمہ از مرتب) کیا تیرا خیال ہے کہ کہف اور ررقیم والے ہمارے عجیب نشانات میں سے تھے۔

(نوٹ از مولانا جلال الدین شمس<sup>۳</sup>) چونکہ اس الہام کے سن کی تعیین نہیں ہو سکی اس لئے سن اشاعت کے لحاظ

سے اسے یہاں درج کیا گیا۔

۵۔ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۲۳ فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۲ اور الحکم مورخہ ۲۳ فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۱ میں اس الہام کی

تاریخ ۱۶ فروری درج ہے نیز الہام کے الفاظ یہ ہیں۔ رَبِّ اشْفِ رَوْحِي هَذِهِ وَاجْعَلْ لَهَا بَرَكَاتٍ فِي السَّمَاءِ وَبَرَكَاتٍ فِي الْأَرْضِ۔

وَ فِي الْأَرْضِ ۚ<sup>۱</sup> (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۵۶)

۱۶ فروری ۱۹۰۶ء ”تَكْفِيكَ هَذِهِ الْأَمْرَ أَتُ<sup>۲</sup>“ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۵۶)

۱۸ فروری ۱۹۰۶ء ”إِنِّي مَعَ الَّذِينَ هُمْ يَهْتَدُونَ- آخِي يَأْتُونَ إِلَى اللَّهِ حَنِيفًا كَمَا

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى. قُلْ بَلْ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا“<sup>۳</sup> (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۵۶)

۱۹ فروری ۱۹۰۶ء ”دیکھا کہ منظور محمد صاحب کے ہاں لڑکا پیدا ہوا ہے اور دریافت کرتے ہیں کہ

اس لڑکے کا کیا نام رکھا جائے۔ تب خواب سے حالت الہام کی طرف چلی گئی اور یہ معلوم ہوا۔

”بَشِيرُ الدَّوْلَةِ“

فرمایا۔ کئی آدمیوں کے واسطے دعا کی جاتی ہے معلوم نہیں کہ منظور محمد کے لفظ سے کس کی طرف اشارہ ہے۔ ممکن ہے کہ بشیر الدولہ کے لفظ سے یہ مراد ہو کہ ایسا لڑکا میاں منظور محمد کے پیدا ہوگا جس کا پیدا ہونا موجب خوشحالی اور دولت مندی ہو جائے اور یہ بھی قرین قیاس ہے کہ وہ لڑکا خود اقبال مند اور صاحب دولت ہو لیکن ہم نہیں کہہ سکتے کہ کب اور کس وقت یہ لڑکا پیدا ہوگا۔ خدا نے کوئی وقت ظاہر نہیں فرمایا۔ ممکن ہے کہ جلد ہو یا خدا اس میں کئی برس کی تاخیر ڈال دے۔“

(بدر جلد ۲ نمبر ۸ مورخہ ۲۳ فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۷ مورخہ ۲۳ فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۲۰ فروری ۱۹۰۶ء روزِ دو شنبہ ”عورت کی چال۔“

۱ (ترجمہ از مرتب) اے میرے رب میری بیوی کو شفا بخش اور اسے آسمانی برکتیں اور زمینی برکتیں عطا فرما۔

۲ (ترجمہ از مرتب) یہ عورت تجھے کافی ہے۔

۳ (ترجمہ از مرتب) میں ان لوگوں کے ساتھ ہوں جو ہدایت پاتے ہیں۔ یعنی خدا کی طرف یکسر ہو کر آتے ہیں جیسا

کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ”وَلَوْ كُفِّرُوا عَنْكُمْ دِينُكُمْ لَأَخَذْتُمْ بِالْأَيْمَانِ حَنِيفًا“ (یہی ہدایت کا موجب ہے)

۴ (نوٹ از ناشر) الحکم مورخہ ۲۳ فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۱ اور بدر مورخہ ۲۳ فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۲ میں اس الہام

کی تاریخ ۱۹ فروری ۱۹۰۶ء درج ہے۔ علاوہ ازیں تحریر ہے کہ

”یہ خیال گزرتا ہے۔ واللہ اعلم کہ کوئی شخص زنا نہ طور پر مکر کرے۔ یعنی مرد میدان بن کر کارروائی نہ کرے بلکہ

چھپ کر عورتوں کی طرح کوئی نقصان پہنچانا چاہے جس کا نتیجہ آخر برکت ہو۔ مگر یہ صرف اجتہادی رائے ہے۔ اللہ تعالیٰ

۲ ایلی ایلی لما سبقتنی۔ ۳ بریت۔ ۴ اذ کففت عن بنی اسرائیل۔<sup>۱</sup>

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۵۷)

بقیہ حاشیہ۔ بہتر جانتا ہے اس کے کیا معنی ہیں۔ ایک مردوں کی چال ہوتی ہے اور ایک زنانہ چال ہوتی ہے جو گناہ ہو کر کوئی بدی کرتا ہے یا عورت کی طرح چھپ کر کوئی حملہ کرتا ہے اور آخری فقرے کے یہ معنی ہیں کہ فرعون کے شر سے ہم نے بنی اسرائیل کو بچالیا۔“

(نوٹ از مولانا عبداللطیف بہاولپوری) اس الہام کی پیشگوئی کا ایک ظہور جو واقعات کے رنگ میں آنکھوں کے سامنے آیا وہ بھی ہے جو حضرت قاضی عبدالرحیم صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایک مکتوب سے معلوم ہوتا ہے۔ چراغِ دین جمونی کی وفات پر حضرت مفتی صاحب<sup>۲</sup> نے قاضی صاحب<sup>۳</sup> کو بعض امور تحقیق طلب کے متعلق تفصیلات دریافت کرنے کے لئے لکھا۔ انہوں نے بعد تحقیق مفصل خط بھیج دیا جس میں چراغِ دین کی بیوی کے متعلق بھی الفاظ ذیل لکھ دیئے۔ ”اس کی عورت پر لوگ یاری آشنائی کے الزام لگاتے تھے۔ ممکن ہے کہ وہ اس کی زندگی میں ہی خراب ہو۔“ یہ خط بدر ۱۹ اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۳ میں شائع ہو گیا۔ اس خط کے شائع ہونے پر معاندین نے قاضی صاحب<sup>۴</sup> کے خلاف بھی ہتک عزت کا مقدمہ کھڑا کرنا چاہا اور پیروی مقدمہ کے لئے ایک بڑی کمیٹی مقرر ہوئی۔ اس پر قاضی صاحب<sup>۵</sup> نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں تفصیل دیتے ہوئے دعا کے لئے لکھا اور اس میں یہ بھی لکھا کہ ۱۹ فروری کا الہام ”عورت کی چال۔ ایلی ایلی لما سبقتانی“ شاید یہی چال نہ ہو۔ حضور اقدس نے اس خط پر اپنے دست مبارک سے رقم فرمایا۔ ”اس خط کو بہت محفوظ رکھا جائے اور اس کا جواب لکھ دیا جاوے کہ اب صبر سے خدا تعالیٰ پر توکل کریں۔ دعا کی جائے گی۔“

(پھر) اس مقدمہ کے متعلق یوں ہوا کہ عین اس تاریخ کو جس دن دعویٰ ہونا تھا اور سب تیاری ہر طرح سے مکمل ہو چکی تھی اس دن علی الصبح پتہ لگا کہ وہ عورت اپنے آشنا کے ساتھ غائب ہو گئی اور اس طرح ان مخالفوں کی ساری کارستانی پر پانی پھر گیا اور میرے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قبولیت دعا اور حضور کی توجہ کی برکت کا ایک روشن نشان ظاہر ہوا۔

(تفصیلی حالات کے لئے دیکھیے اصحاب احمد جلد ۶ صفحہ ۱۴۱ تا ۱۴۶۔ طبع اول مؤلف ملک صلاح الدین صاحب ایم اے)

۱۔ (ترجمہ از مرتب) ۲ اے خدا! اے خدا! تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔ ۳ بریت۔ ۴ اور یاد کرو جب میں نے بنی اسرائیل سے دشمن کو باز رکھا۔

## ۲۳ فروری ۱۹۰۶ء (الف) ”دردناک دکھ اور دردناک واقعہ۔“

اس کی تشریح میں خواب میں دیکھا کہ کوئی عورت کہتی ہے کہ میری بیوی ناگہانی طور پر فوت ہوگئی۔“  
(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۵۸)

(ب) ”نواب محمد علی خان صاحب رئیس کوئلہ مالیر کی نسبت میرے پر خدا تعالیٰ نے یہ ظاہر کیا کہ اُن کی بیوی عنقریب فوت ہو جائے گی اور موت کی خبر دے کر یہ بھی فرمایا کہ

### دردناک دکھ اور دردناک واقعہ

..... اور یہ اُس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے مجھے خبر دی تھی جبکہ نواب صاحب موصوف کی بیوی بہر طرح تندرست اور صحیح و سالم تھی۔ پھر تخمیناً چھ ماہ کے بعد نواب محمد علی خان صاحب کی بیوی کو سہل کی مرض ہوگئی..... آخر رمضان ۱۳۲۴ھ میں وہ مرحومہ اُسی مرض سے اس ناپائیدار دُنیا سے گزر گئیں۔ اس پیشگوئی سے نواب صاحب کو بھی قبل از وقت خبر دی گئی تھی۔“  
(تمتہ حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۴۳۴، ۴۳۵)

## ۲۴ فروری ۱۹۰۶ء ”شُد جہانِ عشق بروے آشکار“<sup>۱</sup>

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۵۸)

”اس الہام کے علاوہ مرحومہ کے متعلق حضرت اقدس کو ایک الہام یہ بھی  
امۃ الحفیظ ہوا تھا کہ

اور اس پر آپ نے فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اس الہام میں حفاظت کا وعدہ فرمایا ہے اور خدا کے وعدے

۱ (نوٹ از ناشر) الحکم مورخہ ۲۴ فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۱ اور بدر مورخہ ۲ مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۲ میں اس الہام کی تاریخ ۲۵ فروری درج ہے۔ بدر کی تفصیل الحکم کی نسبت قدرے مختلف ہے جو یہ ہے۔

”رؤیا میں دیکھا کہ کوئی خادمہ عورت جو اپنے تعلق والوں میں سے کسی گھر کی ہے، آئی ہے اور کہتی ہے کہ میری بیوی یکا یک مرگئی۔ یہ سن کر میں اُٹھا ہوں کہ اپنے گھر میں اطلاع کروں کہ پہلا الہام پورا ہو گیا اور پگڑی اور عصا ہاتھ میں لیا اور چلنے کو تھا کہ بیداری ہوگئی۔“

۲ (ترجمہ از مرتب) عشق کا جہان اس پر ظاہر ہوا۔ ۳ یعنی الہام ”دردناک دکھ اور دردناک واقعہ“ (شمس)

۴ یعنی نواب محمد علی خان صاحب کی بیوی۔ (شمس)

سچے ہیں۔ مگر اس جگہ یہ نہیں ظاہر ہوتا کہ حفاظت سے مراد حفاظت جسم ہے یا حفاظت روح۔“

(بدرجلد ۲ نمبر ۲۴ مورخہ یکم نومبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۴)

**۱۹۰۶ء** ”پھر خدا نے مجھے خبر دی کہ موسم بہار میں ایک اور غیر معمولی زلزلہ آئے گا اور ۲۵ فروری ۱۹۰۶ء کے بعد آئے گا چنانچہ ۲۷ فروری ۱۹۰۶ء کا دن گزرنے کے بعد رات کو بوقت ڈیڑھ بجے وہ زلزلہ آیا جس سے بہت سے گھر مسمار ہوئے اور بہت سی جانیں ضائع ہوئیں۔“

(اشتہار ۲۹ اپریل ۱۹۰۶ء مجموعہ اشتہارات جلد ۳ صفحہ ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸ مطبوعہ ۲۰۱۸ء)

**یکم مارچ ۱۹۰۶ء** ”خدا نے یہ وحی میرے پرنازل کی جس کے یہ الفاظ ہیں۔

زلزلہ آنے کو ہے۔ اور میرے دل میں ڈالا گیا کہ وہ زلزلہ جو قیامت کا نمونہ ہے وہ ابھی آیا

نہیں بلکہ آنے کو ہے اور یہ زلزلہ اُس کا پیش خیمہ ہے جو پیشگوئی کے مطابق پورا ہوا۔“

(اشتہار زلزلہ کی پیشگوئی ۲ مارچ ۱۹۰۶ء مجموعہ اشتہارات جلد ۳ صفحہ ۳۷۸، ۳۷۹ مطبوعہ ۲۰۱۸ء)

”هَآئِنِ اَثْرُكَ“<sup>۱</sup>

**۷ مارچ ۱۹۰۶ء**

(بدرجلد ۲ نمبر ۱۰ مورخہ ۹ مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۸ مورخہ ۱۰ مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

**۸ مارچ ۱۹۰۶ء** (الف) ”زلزلہ کے متعلق دعا کی گئی تھی کہ کب آوے گا۔ الہام ہوا۔

عَلَىٰ اُصُولِهِ الْقَدِيمِ۔ پھر الہام ہوا۔ رَبِّ لَا تُرِنِي زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ“<sup>۲</sup>

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۵۸)

۱۔ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمس) چونکہ اس الہام کی تاریخ نزول معلوم نہیں ہو سکی اس لئے ۲۵ فروری ۱۹۰۶ء کے ذکر کی مناسبت سے اسے یہاں رکھا گیا۔

۲۔ اس الہام کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ ”اس کے معنی یہ ہیں کہ اسی زلزلہ کو جو ہوا، اصل زلزلہ نہ سمجھو بلکہ سخت زلزلہ آنے کو ہے۔“

(بدرمورخہ ۲ مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم مورخہ ۱۰ مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

(بدرمورخہ ۹ مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۲)

۳۔ (ترجمہ) خبردار ہو! میں نے تجھے چن لیا۔

۴۔ (ترجمہ از مرتب) اس کے قدیم دستور کے مطابق۔ اے میرے رب مجھے قیامت کا زلزلہ نہ دکھلا۔

(ب) ”اٰیْرِیْكُمْ اللهُ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ۔ ۲ اُرِیْكَ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ۔ ۳ وَیَسْئَلُوْكَ اَحَقُّ هُوَ قُلِّ اِیْ وَرَبِّیْ اِنَّهُ لَحَقٌّ۔ وَلَا یُرِدُّ عَنْ قَوْمٍ یُّعْرِضُوْنَ۔ ۴ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ مُّبِیْنٌ۔ ۵ وَیَسْئَلُوْكَ اَحَقُّ هُوَ قُلِّ اِیْ وَرَبِّیْ اِنَّهُ لَحَقٌّ۔ ۶ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ مُّبِیْنٌ۔ ۷ وَلَا یُرِدُّ عَنْ قَوْمٍ یُّعْرِضُوْنَ۔ ۸ اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ یَّبْعَثَكَ مَقَامًا مَّحْبُوْدًا“

(کافی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۳۰۶، ۳۰۵)

۹/مارچ ۱۹۰۶ء ”زلزلہ آنے کو ہے۔ ہمارے لئے عید کا دن۔

۲ رَبِّ لَا تُرِنِّی زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ۔ رَبِّ لَا تُرِنِّی مَوْتَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ۔<sup>۱</sup>

۳ جس سے تو بہت پیار کرتا ہے میں اس سے بہت پیار کروں گا اور جس سے تو ناراض ہے میں اس سے ناراض ہوں گا۔

یعنی تیرا کسی سے محبت کرنا اس کو ایسی آفت سے بچائے گا۔ تیرا کسی سے ناراض ہونا اس کو ایسی آفت میں مبتلا کرے گا۔

۴ اٰیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهَ اللّٰهِ۔<sup>۲</sup>

یعنی جس سے تجھے محبت ہوگی خدا بھی اس سے محبت کرے گا اور اُس سے بچائے گا۔

۱ (ترجمہ از مرتب) اللہ تمہیں وہ زلزلہ دکھائے گا جو قیامت کا نمونہ ہوگا۔ ۲ میں تجھے وہ زلزلہ دکھاؤں گا جو اپنی شدت کی وجہ سے نمونہ قیامت ہوگا۔ ۳ اور وہ تجھ سے پوچھتے ہیں کیا وہ بات سچ ہے۔ کہہ ہاں میرے رب کی قسم یہ یقیناً سچ ہے اور اعراض کرنے والی قوم سے وہ عذاب نہیں ٹلے گا۔ ۴ خدا سے مدد اور کھلی فتح۔ ۵ اور وہ تجھ سے پوچھتے ہیں کیا وہ بات سچ ہے۔ کہہ ہاں میرے رب کی قسم یہ یقیناً سچ ہے اور اعراض کرنے والی قوم سے وہ عذاب نہیں ٹلے گا۔ ۶ خدا سے مدد اور کھلی فتح۔ ۷ اور اعراض کرنے والی قوم سے وہ عذاب نہیں ٹلے گا۔ ۸ اللہ تعالیٰ نے ارادہ کیا ہے کہ تجھے مقام محمود پر مبعوث کرے۔

۲ (ترجمہ) اے میرے رب مجھے قیامت کا زلزلہ نہ دکھلا۔ اے میرے رب ان میں سے کسی کی موت مجھ کو نہ دکھلا۔

(بدر مورخہ ۱۶/مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۲)

۳ (ترجمہ) جس طرف تمہارا منہ ہوگا اسی طرف خدا بھی منہ کرے گا۔

(بدر مورخہ ۱۶/مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۲)

۵ خدا نے تیری ساری باتیں پوری کر دیں۔

یعنی خدا تمام کام تیری مراد کے موافق کرے گا۔

۶ **وَأَمَّا نُرِّيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِي نَعِدُهُمْ أَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ**<sup>۱</sup>

یاد رہے کہ قرآن کریم کے طرز بیان کے موافق اس آیت کے یہ معنی ہیں کہ میری زندگی میں مخالفین کو بشرطہ نہ کرنے تو بہ کے ان کی زبان درازیوں اور شوخیوں کی کچھ سزا دے گا کیونکہ انہوں نے تقویٰ سے کام نہ کیا۔

۷ **قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ**<sup>۲</sup>

اور پھر زلزہ کی طرف اشارہ کر کے یہ الہام ہوا۔

۸ **رَبِّ أَرِنِي آيَةً مِّنَ السَّمَاءِ - اِكْرَاهُ مَعَ الْاِنْعَامِ**<sup>۳</sup>

(بدر جلد ۲ نمبر ۱۱ مورخہ ۱۶ مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم ضمیرہ مورخہ ۱۰ مارچ ۱۹۰۶ء)

**۱۹۰۶ء** ”وہ فرماتا ہے کہ میں چوروں کی طرح پوشیدہ آؤں گا۔ یعنی کسی جوشی یا ملہم یا خواب بین کو اُس

وقت کی خبر نہیں دی جائے گی بجز اس قدر خبر کے جو اُس نے اپنے مسیح موعود کو دے دی یا آئندہ اس پر کچھ زیادہ

کرے۔ ان نشانوں کے بعد دنیا میں ایک تبدیلی پیدا ہوگی اور اکثر دل خدا کی طرف کھینچے جائیں گے اور اکثر

سعید دلوں پر دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو جائے گی اور غفلت کے پردے درمیان سے اُٹھادیے جائیں گے اور حقیقی

اسلام کا شربت انہیں پلایا جائے گا۔“ (تجلیات الہیہ۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۹۶)

۱ (ترجمہ) اور وہ تمام عذاب کہ مخالفین، منکرین، ظالمین کے لئے خدا کا وعدہ ہے۔ خدا یا تو ان میں سے کچھ تجھے

دکھلا دے گا اور یا تجھے وفات دے گا۔ اور بعد میں وہ سب کچھ پورا کرے گا۔ (بدر مورخہ ۱۶ مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۲)

۲ (ترجمہ) کہو کہ میری نماز اور میری قربانی اور میرا جینا اور میرا محض خدا کے لئے ہے جو رب العالمین ہے نہ کسی

اور کام کے لئے۔ (بدر مورخہ ۱۶ مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۲)

۳ (ترجمہ) اے میرے رب! مجھے آسمان سے ایک نشان دکھلا۔ اس نشان کے ظہور کے وقت خدا ایک عزت دے

گا جس کے ساتھ ایک انعام ہوگا۔ (بدر مورخہ ۱۶ مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۲)



۱۱/مارچ ۱۹۰۶ء ”چودہ ور خسروی آغاز کردند مسلمان را مسلمان باز کردند“<sup>۱</sup>

دورِ خسروی سے مراد اس عاجز کا عہدِ دعوت ہے مگر اس جگہ دنیا کی بادشاہت مراد نہیں بلکہ آسمانی بادشاہت مراد ہے جو مجھ کو دی گئی۔ خلاصہ معنی اس الہام کا یہ ہے کہ جب دورِ خسروی یعنی دورِ مسیحی جو خدا کے نزدیک آسمانی بادشاہت کہلاتی ہے ششم ہزار کے آخر میں شروع ہوا جیسا کہ خدا کے پاک نبیوں نے پیشگوئی کی تھی تو اُس کا یہ اثر ہوا کہ وہ جو صرف ظاہری مسلمان تھے وہ حقیقی مسلمان بننے لگے جیسا کہ اب تک چار لاکھ کے قریب بن چکے ہیں۔“

۱۲/مارچ ۱۹۰۶ء اِنِّي مَعَ الْاَفْوَاجِ اَتَيْكَ بَعْتَةً ۲ وَلِنَجْعَلَ لَكَ سُهُولَةً فِي كُلِّ اَمْرٍ ۳ اِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا يَرِيْدُ ۴ فِي كُلِّ حَالٍ وَّ مِنَ الصَّالِحِيْنَ ۳ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۵۹)

۱۳/مارچ ۱۹۰۶ء ”۱ مردوں کو جتنے چاہو ساتھ لے جاؤ مگر عورتیں نہ جائیں۔ ۲ اِنَّا اَعْطَيْنَاكَ الْكُوْثَرَ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَاَنْحَرْ ۳ اِنَّ شَايْنَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ۳ وَاِنْ اَحَدٌ وَّ مِنَ الْمَشْرِكِ يَنْ اَسْتَجَارَكَ فَاَجْرُهُ ۴ سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۳“

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۵۹)

بدرجلد ۲ نمبر ۱۱ مورخہ ۱۶/مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۹ مورخہ ۱۷/مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۱۔ (ترجمہ از ناشر) جب (ہمارا) شاہی زمانہ شروع ہوا تو مسلمانوں کو دوبارہ مسلمان کیا گیا۔

(نوٹ از ناشر) بدرمورخہ ۱۶/مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۲، الحکم مورخہ ۱۷/مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۱ اور کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۵۹ پر بھی یہ شعر درج ہے۔ کاپی الہامات میں اس الہامی شعر کے بعد درج ہے کہ

”اگر تمام دنیا ایک طرف ہو جائے اور میں ایک طرف ہو جاؤں تب بھی میں اپنے زندہ خدا کا دامن نہیں چھوڑوں گا۔“

۲۔ (ترجمہ) ۱ میں اپنی فوجوں کے ساتھ اچانک تیرے پاس آؤں گا۔ ۲ اور تاکہ ہر بات میں تیرے واسطے ہم آسانی کر دیں۔ ۳ تحقیق تیرا رب کرنے والا ہے جو کچھ کہ چاہے۔

۳۔ (ترجمہ از مرتب) ۴ وہ ہر حال میں صالحین میں سے ہے۔

(نوٹ از ناشر) بدرمورخہ ۱۶/مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۲ اور الحکم مورخہ ۱۷/مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۱ میں الہام ”فِي“

كُلِّ حَالٍ وَّ مِنَ الصَّالِحِيْنَ۔“ درج نہیں۔

۴۔ (ترجمہ) ۲ تحقیق ہم نے تجھے کوثر عطا کیا۔ پس نماز پڑھ اپنے رب کے لئے اور قربانی کر۔ تحقیق تیرا دشمن بے نسل ہے۔ ۳ اگر مشرکین میں سے کوئی تیری پناہ چاہے تو اُسے پناہ دے ۴ ان کے لئے برابر ہے کہ تو انہیں ڈرائے

(بدرمورخہ ۱۶/مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۲)

یا نہ ڈرائے۔ وہ نہیں ایمان لائیں گے۔

”خواب میں دیکھا کہ میرا ناصر نواب صاحب اپنے ہاتھ پر ایک درخت رکھ کر لائے ہیں جو پھل دار ہے اور جب مجھ کو دیا تو وہ ایک بڑا درخت ہو گیا جو بیدار نہ توت کے درخت کے مشابہ تھا اور نہایت سبز تھا اور پھلوں اور پھولوں سے بھرا ہوا تھا اور پھل اس کے نہایت شیریں تھے اور عجیب تر یہ کہ پھول بھی شیریں تھے مگر معمولی درختوں میں سے نہیں تھا۔ ایک ایسا درخت تھا کہ کبھی دُنیا میں دیکھا نہیں گیا۔ میں اُس درخت کے پھل اور پھول کھا رہا تھا کہ آنکھ کھل گئی۔“

میری دانست میں میرا ناصر سے مراد خدائے ناصر ہے کہ وہ ایک ایسے عجیب طور سے مدد کرے گا جو فوق العادت ہوگی۔“ (بدرجلد ۲ نمبر ۱۱ مورخہ ۱۶ مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۹ مورخہ ۱۷ مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۱۹۰۶ء ”تھوڑی غنودگی کی حالت میں خدا تعالیٰ نے ایک کاغذ پر لکھا ہوا مجھے یہ دکھایا کہ

تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ الْمُبِينِ

یعنی قرآن شریف کی سچائی پر یہ نشان ہوں گے۔“ (تجلیات الہیہ۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۹۶ حاشیہ)

۱۳ مارچ ۱۹۰۶ء (الف) ”أَنْتَ سَلْمَانٌ وَهَيْئِي يَا ذَا الْبَرَكَاتِ“

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۵۹)

(ب) ”چمک دکھلاؤں گا تم کو اس نشان کی بیخ بار۔“

(تجلیات الہیہ۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۹۵۔ کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۵۹)

(ترجمہ) میں اس زلزلہ کے نشان کی بیخ مرتبہ تم کو چمک دکھلاؤں گا۔ (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۹۶)

۱ (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؒ) یعنی موجودہ زلزلے۔

۲ (ترجمہ) تو سلمان ہے اور مجھ سے اے صاحب برکات۔ (بدر مورخہ ۱۶ مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۲)

(نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۱۶ مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۲ اور الحکم مورخہ ۱۷ مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۱ میں اس الہام کے بعد

تحریر ہے کہ

”فرمایا۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے جو کہ آپ نے اصحابؓ میں سے ایک فارسی شخص سلمان کے

کندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا تھا۔“

ریویو آف ریلیجنسز ماہ مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۶۲ میں اس الہام کے بارہ میں تحریر ہے کہ

”رؤیا میں معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ أَنْتَ سَلْمَانٌ وَهَيْئِي يَا ذَا الْبَرَكَاتِ“

(ج) فرمایا۔ ”میں کل کے دن چند دفعہ اس الہام الہی کو پڑھ رہا تھا کہ یک دفعہ میری رُوح میں یہ عبارت پھونکی گئی جو پہلے الہام کے بعد میں ہے۔

مقام اومبیں ازراہ تحقیق بدورائش رسولان ناز کردند“ ۷

(تجلیات الہیہ۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۹۷)

۱۵/مارچ ۱۹۰۶ء ”آج پھر ۱۵/مارچ ۱۹۰۶ء کو بروز پنجشنبہ وقت صبح یہ الہام ہوا۔

”خدا نکلنے کو ہے۔ اَنْتَ وَمِیْنِیْ بِمَنْزِلَةِ بُرُوْزِیْ۔ وَعَدَّ اللّٰهُ اِنَّ وَعَدَّ اللّٰهُ لَا یُبْدَلُ۔

یعنی خدا ان پانچ زلزلوں کو لانے سے اپنا چہرہ ظاہر کرے گا اور اپنے وجود کو دکھلا دے گا۔ اور تو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ میں ہی ظاہر ہو گیا یعنی تیرا ظہور بعینہ میرا ظہور ہوگا۔ یہ خدا کا وعدہ ہے کہ پانچ زلزلوں کے ساتھ خدا اپنے تئیں ظاہر کرے گا اور خدا کا وعدہ نہیں ٹلے گا اور وہ ضرور ہو کر رہے گا۔“

(تجلیات الہیہ۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۴۰۳۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۹ مورخہ ۱۷/مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۱۹۰۶ء مارچ ”یسوع مریم کا بیٹا اس عظمت کو پہنچا کہ اب چالیس کروڑ انسان اُس کو سجدہ کرتے ہیں

اور بادشاہوں کی گردنیں اُس کے نام کے آگے جھکتی ہیں۔ سو میں نے اگرچہ یہ دُعا کی ہے کہ یسوع ابن مریم کی طرح شرک کی ترقی کا میں ذریعہ نہ ٹھہرایا جاؤں اور میں یقین رکھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ ایسا ہی کرے گا لیکن خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا اور میرے سلسلہ کو تمام زمین میں پھیلانے گا اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کرے گا اور میرے فرقہ کے لوگ اِس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ وہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کے رُوسے سب کا منہ بند کر دیں گے اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پئے گی اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جاوے گا۔ بہت سی روکیں پیدا ہوں گی اور ابتلاء آئیں گے مگر خدا سب کو درمیان سے اُٹھا دے گا اور اپنے وعدہ کو پورا کرے گا

۱ (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؒ) چودہ خسر وی آغاز کردند۔

۲ (ترجمہ از مرتب) اس کے مقام کو تحقیق کی نظر سے نہ دیکھ۔ اس کے عہد پر تو رسولوں کو بھی ناز ہے۔

(نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۲۹/مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۱ اور الحکم مورخہ ۱۷/مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۱ میں بھی یہ الہام درج ہے۔

اور خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں تجھے برکت پر برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ سوائے سننے والو! ان باتوں کو یاد رکھو اور ان پیش خبریوں کو اپنے صندوقوں میں محفوظ رکھ لو کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن پورا ہوگا۔‘

(تجلیات الہیہ۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۴۰۹)

۱۶/ مارچ ۱۹۰۶ء ”أَوْحَى إِلَيَّ رَبِّي وَقَالَ-

أَسْتَجِيبُ فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ كُلُّ مَا دَعَوْتُ وَمِنْهَا قُوَّةُ الْإِسْلَامِ وَشَوْ كَتَهُ۔“<sup>۱</sup>

(الاستفتاء ضمیر حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۶۷۸ حاشیہ)

۱۸/ مارچ ۱۹۰۶ء ”آج بروز یکشنبہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں اپنے گھر کے مکان میں بیٹھا

ہوں اور ایک خربوزہ کی شکل پر کوئی پھل میرے ہاتھ میں ہے اس کو چھیل کر کھانا چاہتا ہوں۔ اتنے میں میں نے محمود احمد کو دیکھا۔ اس کے ساتھ ایک انگریز ہے۔ وہ ہمارے گھر میں داخل ہو گیا۔ پہلے اس جگہ کھڑا ہوا جہاں پانی کے گھڑے رکھے جاتے ہیں پھر اُس چو بارے کی طرف آگے بڑھا جہاں بیٹھ کر میں کام کرتا ہوں۔ گویا اُس کے اندر جا کر تلاشی کرنا چاہتا ہے۔ اُس وقت میں نے دیکھا کہ میرا صنوبر کی شکل پر ایک شخص میرے سامنے کھڑا ہے۔ اُس نے بطور اشارہ کے مجھ کو کہا کہ آپ بھی اُس چو بارہ میں جائیں انگریز تلاشی کرے گا اور میرے دل میں گزرا کہ اُس میں صرف وہ کاغذات پڑے ہیں جو نو تالیف کتاب کا مسودہ ہے وہی دیکھے گا۔ اتنے میں آنکھ کھل گئی۔

معلوم نہیں اس واقعہ کی کیا تعبیر ہے۔ اس سے پہلے تھوڑے دن ہوئے ہیں یہ دیکھا تھا یعنی یہ الہام ہوا تھا

کہ ”عورت کی چال۔ ایلی ایلی لہما سبقتانی۔ بریت۔ اذ کففت عن یئنی اسر آیل۔“ میں نے اپنے اجتہاد سے اس کے یہ معنی سمجھے تھے کہ کوئی شخص عورتوں کی طرح پوشیدہ مگر کرے گا جس سے ممکن ہے کہ ہم پر اس کی دھوکہ دہی سے کوئی مقدمہ ہو مگر آخر بریت ہوگی مگر یہ میرے اجتہادی معنی ہیں اور ممکن ہے کہ جو کچھ میں نے پہلے دیکھا اور جو میں نے اب دیکھا اس کے کوئی اور معنی ہوں لیکن ظاہری معنی یہی ہیں۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔

۱ (ترجمہ از ناشر) میرے رب نے مجھے وحی کی اور فرمایا۔ آج رات وہ سب دعائیں جو تو نے کی ہیں قبول کی گئیں۔

اُن دعاؤں میں سے اسلام کی قوت و شوکت کے لئے دعا بھی تھی۔

اس خواب میں محمود کا دیکھنا اور پھر میر ناصر نواب کا دیکھنا نیک انجام پر دلالت کرتا ہے کیونکہ محمود کا لفظ خاتمہ محمود کی طرف اشارہ ہے۔ یعنی اس ابتلا کا خاتمہ اچھا ہوگا اور ناصر نواب کا دیکھنا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ خدا تعالیٰ ناصر ہوگا اور اپنی نصرت سے ابتلاء سے رہائی دے گا اور آخر یہ ابتلاء نشان کی صورت میں ہو جائے گا۔“  
(بدر جلد ۲ نمبر ۱۲ مورخہ ۲۲ مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱۰ مورخہ ۲۳ مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۲۰ مارچ ۱۹۰۶ء      أَوْحَىٰ إِلَيَّ فِي ۲۰ مَارِچِ سَنَةِ ۱۹۰۶ء  
”الْمَرَادُ حَاصِلٌ“<sup>۱</sup>

(الاستفتاء ضمیمہ حقیقۃ الوسی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۷۰۲۔ کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۵۹)

۲۳ مارچ ۱۹۰۶ء      ”۱ رَفِیقُوں کو کہہ دو کہ اب عَجَائِبِ دَرِ عَجَائِبِ بَاتُوں کے دکھلانے کا وقت آ گیا ہے۔“<sup>۲</sup> ۲ قَالَ رَبُّكَ إِنَّهُ نَزَّلُ مِنَ السَّمَاءِ مَا يُرْضِيكَ“<sup>۳</sup>

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۶۱)

۲۶ مارچ ۱۹۰۶ء      ”دربارہ زلزلہ۔ الہام۔ رَبِّ اٰخِرُ وَّقْتِ هٰذَا۔ رَبِّ سَلِّطْنِي عَلٰی النَّارِ“  
(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۶۱)

۱۔ (ترجمہ از ناشر) ۲۰ مارچ ۱۹۰۶ء کو مجھے وحی کی گئی کہ مراد بر آنے والی ہے۔

۲۔ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۲۹ مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۱ اور الحکم مورخہ ۲۳ مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۱ میں ان الہامات کی تاریخ ۲۳ مارچ ۱۹۰۶ء درج ہے نیز اردو الہام کے الفاظ یوں ہیں۔

”رَفِیقُوں کو کہہ دیں کہ عَجَائِبِ دَرِ عَجَائِبِ بَاتُوں کے دکھلانے کا وقت آ گیا ہے۔“

۳۔ (ترجمہ از مرتب) ۲ تیرے رَبِّ نے کہا کہ آسمان سے وہ چیز اترنے والی ہے جو تجھے خوش کرے گی۔

۴۔ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۲۹ مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۱ اور الحکم مورخہ ۳۱ مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۱ میں یہ الہامات مع تفصیل ۲ مارچ ۱۹۰۷ء کے تحت درج ہیں اور اندراج یوں کیا گیا ہے۔

”فرمایا۔ آج زلزلہ کے وقت کے لئے توجہ کی گئی تھی کہ کب آوے گا۔ اسی توجہ کی حالت میں زلزلہ کی صورت آنکھوں کے آگے آگئی اور پھر الہام ہوا۔ رَبِّ اٰخِرُ وَّقْتِ هٰذَا۔ یعنی اے میرے خدا! یہ زلزلہ جو نظر کے سامنے ہے اس کا وقت کچھ پیچھے ڈال دے۔“

قاعدہ نحو کے مطابق هَذَا کی جگہ هُنَا چاہیے تھا مگر اس جگہ هَذَا سے مراد هَذَا الْعَدَاب ہے کیونکہ اصل غرض تو

۲۷/مارچ ۱۹۰۶ء ”مقام اومبین ازراہ تحقیق بدوران رسولاں ناز کردند۔“<sup>۱</sup>

(بدرجلد ۲ نمبر ۱۳ مورخہ ۲۹/مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۲۹/مارچ ۱۹۰۶ء ”اِنَّهُ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَا يُرْضِيكَ ۲ اَخْرَكَ اللّٰهُ اِلَى وَقْتٍ مُّسَبًّى“<sup>۲</sup>

یہ جواب اس دعا کا ہے۔ رَبِّ اَخْرِ وَقْتْ هَذَا ۱۔ ۳ پچاس یا ساٹھ نشان ظاہر ہوں گے۔“

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۶۱)

۳۱/مارچ ۱۹۰۶ء ”میں پچاس یا ساٹھ اور نشان دکھلاؤں گا۔“<sup>۳</sup>

(بدرجلد ۲ نمبر ۱۴ مورخہ ۱۵ اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۲)

مارچ ۱۹۰۶ء ”چند روز ہوئے یہ الہام ہوا تھا۔“

اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ تَافِلَةٍ لَّكَ<sup>۴</sup>

بقیہ حاشیہ۔ عذاب سے ہے ورنہ زلزلے تو پہلے بھی آچکے ہیں۔ پھر بعد اس کے ساتھ ہی یہ الہام ہوا۔ رَبِّ سَلِّطْنِي عَلَى النَّارِ۔ یعنی اے میرے خدا! مجھے آگ پر مسلط کر دے۔ یعنی ایسا کر کہ عذاب کی آگ میرے حکم میں ہو جاوے۔ جس کو میں عذاب دینا چاہوں وہ عذاب میں گرفتار ہو اور جس کو میں چھوڑنا چاہوں وہ عذاب سے محفوظ رہے۔“  
۱ (ترجمہ از مرتب) اس کے مقام کو تحقیق کی نظر سے نہ دیکھ۔ اس کے عہد پر تو رسولوں کو بھی ناز ہے۔

۲ (ترجمہ از مرتب) آسمان سے وہ چیز اترنے والی ہے جو تجھے خوش کر دے گی۔ ۲ اللہ تعالیٰ نے اس میں تاخیر ڈال دی ہے وقت مقررہ تک۔

۳ (نوٹ از ناشر) الحکم مورخہ ۳۱/مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۱ اور بدر مورخہ ۱۵/اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۲ میں بھی یہ الہام درج ہے۔ بدر میں اس الہام کی تاریخ ۲۸/مارچ ۱۹۰۶ء مندرج ہے نیز تحریر ہے۔

”فرمایا۔ چھوٹے زلزلے تو آتے ہی رہتے ہیں لیکن سخت زلزلہ جو آنے والا ہے اس کے وقت میں تاخیر ڈالی گئی ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ تاخیر کتنی ہے۔“

۴ (نوٹ از ناشر) الحکم مورخہ ۱۰/اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۱ میں اس الہام کے یہ الفاظ ہیں۔

”میں پچاس یا ساٹھ نشان اوردکھاؤں گا۔“

۵ (ترجمہ) ”ہم ایک لڑکے کی تجھے بشارت دیتے ہیں جو تیرا پوتا ہوگا۔“ (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۹۹)

ممکن ہے کہ اس کی یہ تعبیر ہو کہ محمود کے ہاں لڑکا ہو کیونکہ نافلہ پوتے کو بھی کہتے ہیں یا بشارت کسی اور وقت تک موقوف ہو۔“ (بدر جلد ۲ نمبر ۱۴ مورخہ ۱۵ اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱۲ مورخہ ۱۰ اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)<sup>۱</sup>

۱۳/۱ اپریل ۱۹۰۶ء (الف) ”هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ قَدْ مَنَّ عَلَيْنَا“<sup>۲</sup> (کافی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۶۴)

بدر جلد ۲ نمبر ۱۴ مورخہ ۱۵ اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱۲ مورخہ ۱۰ اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

(ب) ”کل مولوی عبدالکریم صاحب کو خواب میں دیکھا کہ ایک بڑے کمرے میں پھر رہے ہیں۔ میں نے کہا کہ آؤ مصافحہ کر لیں اور پھر مصافحہ کیا اور میں نے کہا کہ تم دعا کرو کہ ہم اپنے دشمنوں پر غالب آویں۔“ (الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱۲ مورخہ ۱۰ اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۱۴/۱ اپریل ۱۹۰۶ء (الف) ”آج پھر مولوی صاحب مرحوم کو دیکھا کہ ایک کمرے میں پھرتے ہیں۔ بہت جوش میں اور سخت ناراض ہیں اور کہتے ہیں کہ کیوں لوگ مخالفت کرتے ہیں اور کیوں اطاعت نہیں کرتے۔“ (الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱۲ مورخہ ۱۰ اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۱ (نوٹ از ناشر) تذکرہ کے گزشتہ ایڈیشنز میں اس حوالہ کے بعد عبدالکیم مرتد کے مکتوبات کے حوالہ سے ایک حوالہ یہاں دیا گیا تھا لیکن اصل مکتوب میسر نہ ہونے کی وجہ سے نیز روایت و درایت کے غیر تسلی بخش ہونے کی بنا پر اس حوالہ کو یہاں سے حذف کر دیا گیا ہے۔

۲ (ترجمہ از مرتب) اللہ وہ ذات ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تا کہ اُسے تمام ادیان پر غالب کر دے۔ ۲ بے شک اللہ تعالیٰ نے ہم پر بڑا احسان کیا ہے۔

۳ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۱۵ اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۲ میں یہ خواب ان الفاظ میں درج ہے۔

”کل خواب میں مولوی عبدالکریم صاحب کو دیکھا اور میں انہیں کہتا ہوں دعا کرو دشمنوں پر خدا مجھے غلبہ دے۔“

۴ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۱۵ اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۲ میں مولوی عبدالکریم صاحب کے حوالہ سے یہ روایان الفاظ میں درج ہے۔

”آج دیکھا کہ وہ میرا نام لے کر کہتے ہیں کہ کیوں لوگ اس کی مخالفت کرتے ہیں اور کیوں نہیں مانتے اور بڑے

جوش اور غضب سے کہہ رہے ہیں۔“

(ب) ”اِرِنِي مَعَ الْاَكْرَامِ ۲ لَوْلَاكَ لَمَّا خَلَقْتَ الْاَفْلَاكَ ۳ لَوْلَاكَ لَمَّا خَلَقْتَ الْاَفْلَاكَ“<sup>ل</sup>  
 واضح رہے کہ یہ لفظ متعین الظاہر اور مطلق المعنی ہیں۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ جب انسان متقبل اور انقطاع میں  
 کمال درجہ تک پہنچ جاتا ہے اور تعلق باللہ کے مراتب میں سے کوئی مرتبہ باقی نہیں رہتا تو اس دعا کے لائق ہو جاتا ہے۔  
 ۴ یہ میری کتاب ہے اس کو کوئی ہاتھ نہ لگاوے مگر وہی لوگ جو میرے خدمت گار ہیں۔  
 ۵ اَللّٰهُ يُعَلِّمُنَا وَلَا نُعَلِّمُ غَالِبَ اَنْزَلْنَا كَافِيصِلَهٗ۔  
 ۶ اس کا وقت آ گیا ہے نوکر رکھا جاوے۔ ۷ کلیسیا کی طاقت کا نسخہ۔“

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۷۷، ۲۷۸)

(ج) ”يَا تَبِيَّتِكَ الْفَرْجُ“<sup>ت</sup> (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۶۴)

بدرجلد ۲ نمبر ۱۵ مورخہ ۱۲/۱۲/۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱۲ مورخہ ۱۰/۱۰/۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

(ترجمہ) کشائش تجھے ملے گی۔ (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۹۰)

۱۸/۱۲/۱۹۰۶ء ”رَبِّ اَرِنِي زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ“<sup>ث</sup> (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۳۰۶)

۱۹/۱۲/۱۹۰۶ء ”اَرَبِّ اَرِنِي زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ ۲ يَرْيُبُكُمْ اَللّٰهُ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ“<sup>ج</sup>

۱ (ترجمہ از ناشر) تحقیق میں بزرگوں کے ساتھ ہوں۔ ۲ اگر تو نہ ہوتا تو میں آسمان کو پیدا نہ کرتا۔ ۳ اگر تو نہ ہوتا تو میں آسمان کو پیدا نہ کرتا۔

۲ (ترجمہ) ۵ اللہ تعالیٰ ہمیں اُونچا کرے گا ہم نیچے نہیں کئے جائیں گے۔ (بدر مورخہ ۱۰ مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۲)

۳ (نوٹ از مولانا عبداللطیف بہاولپوری) الحکم میں اس الہام کی تاریخ ۷/۱۲/۱۹۰۶ء لکھی ہے۔

۴ (ترجمہ) خدا یا مجھے وہ زلزلہ دکھا جو اپنی شدت کی وجہ سے نمونہ قیامت ہے۔ (بدر مورخہ ۱۲/۱۲/۱۹۰۶ء صفحہ ۲)

۵ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۱۲/۱۲/۱۹۰۶ء صفحہ ۲ والحکم مورخہ ۱۰/۱۲/۱۹۰۶ء صفحہ ۱ میں ان الہامات کی

تاریخ ۱۸/۱۲/۱۹۰۶ء درج ہے نیز تحریر ہے کہ

”یعنی اس میں بہت جانوں کا نقصان ہوگا یہ نہیں کہ حقیقت میں قیامت آجائے گی بلکہ یہ معنی ہیں کہ دنیا پر سخت

صدمہ ہوگا اور بہت جانیں تلف ہوں گی۔“

(نوٹ از مولانا جلال الدین شمس) یہ پیشگوئی حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایده اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے

زمانہ میں پوری ہوئی چنانچہ حضور فرماتے ہیں۔ ”یہ زلزلہ بھی میرے زمانہ میں آیا۔“ (الفضل مورخہ ۲۰ جولائی ۱۹۰۴ء صفحہ ۳)

۶ (ترجمہ) ۱ خدا یا مجھے وہ زلزلہ دکھا جو اپنی شدت کی وجہ سے نمونہ قیامت ہے۔ ۲ خدا تعالیٰ تمہیں وہ زلزلہ

دکھائے گا جو اپنی شدت کی وجہ سے نمونہ قیامت ہوگا۔



۳ اُرِيكَ زَلَزَلَةَ السَّاعَةِ ۴ يَسْئَلُونَكَ اَحَقُّ هُوَ ۵ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ مُّبِينٌ ۶ هُوَ الَّذِي اَرْسَلَ رَسُوْلَهُ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهِ ۷ اَلَا مَرَّضٌ تُشٰعُ وَالنَّفُوْسُ تَضٰعُ ۸ نَحْنُ اَوْلِيَاءُ كُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۹ سَلَامٌ قَوْلًا مِّن رَّبِّ رَّحِيْمٍ ۱۰ وَيَسْئَلُوْنَكَ اَحَقُّ هُوَ قُلْ اِنِّى وِرَبِّيْ اِنَّهُ لَحَقُّ ۱۱ وَلَا يَرُدُّ عَنْ قَوْمٍ يُّعْرِضُوْنَ ۱۲ اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّبْعَثَكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ۱۳ تَاللّٰهِ لَقَدْ اَثَرَك اللّٰهُ عَلَيْنَا وَاِنْ كُنَّا لَخٰطِئِيْنَ ۱۴

(کافی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۶۴)

بقیہ ترجمہ۔ ۳ میں تجھے وہ زلزلہ دکھاؤں گا جو اپنی شدت کی وجہ سے نمونہ قیامت ہوگا۔ ۴ تجھ سے پوچھتے ہیں کہ کیا وہ بات سچ ہے کہہ کہ ہاں۔ میرے رب کی قسم ہے اور اعراض کرنے والی قوم سے وہ عذاب نہیں ٹلے گا۔ (بدر مورخہ ۱۲/۱۲ اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۲) ۵ یہ دن خدا کی مدد اور فتح کے ہوں گے۔ (ترجمہ) ۶ خدا وہ خدا ہے جس نے اپنے رسول کو (یعنی اس عاجز کو) ہدایت اور دین حق دے کر اس غرض سے بھیجا ہے تا وہ اس دین کو تمام دینوں پر غالب کرے۔ (تذکرۃ الشہادتین۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۸) ۷ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۱۲/۱۲ اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۲ اور الحکم مورخہ ۱۰/۱۰ اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۱ میں اس الہام کے بارہ میں تحریر ہے کہ

”فرمایا۔ یہ الہام پہلے بھی ہو چکا ہے اب پھر ہوا ہے اور خوف ہے کہ اس سے کیا مطلب ہے۔ معلوم نہیں کہ قادیان کے متعلق ہے یا پنجاب کے متعلق ہے۔“

۸ (ترجمہ) ۷ ملک میں بیماریاں پھیلیں گی اور بہت جانیں ضائع ہوں گی۔ ۸ ہم تمہارے متولی اور منکفل دنیا اور آخرت میں ہیں۔ تم سب پر اس خدا کا سلام جو رحیم ہے۔ (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳) ۹ (ترجمہ) ۱۰ اور تجھ سے پوچھتے ہیں کہ کیا ایسے زلزلہ کا آنا سچ ہے؟ کہہ کہ خدا کی قسم اُس زلزلہ کا آنا سچ ہے اور خدا سے برگشتہ ہونے والے کسی مقام میں اس سے بچ نہیں سکتے۔ ۱۱ خدا نے ارادہ کیا ہے جو تجھے وہ مقام بخشے جس میں تو تعریف کیا جائے گا۔ ۱۲ خدا کی قسم خدا نے ہم سب میں سے تجھے چن لیا اور ہماری خطا تھی جو ہم برگشتہ رہے۔“

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷)

۱۳ الاستفتاء۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۷۰۲ میں یہ الہام یوں درج ہے ”وَلَا يَرُدُّ بَأْسَهُ عَنْ قَوْمٍ يُعْرِضُونَ“۔ (شمس) ۱۴ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۱۲/۱۲ اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۲ و الحکم مورخہ ۱۰/۱۰ اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۱ میں بھی یہ الہامات ترتیب کے اختلاف سے درج ہیں۔ علاوہ ازیں تحریر ہے کہ ان میں سے بعض الہامات کمر ہیں یعنی پہلے بھی ہو چکے ہیں اور آج پھر بھی ہوئے۔

۱۲/اپریل ۱۹۰۶ء ”اَوَيْلٌ لِّهٰذِهِ الْاِمْرَاةَ وَبَعْلَهَا۔ ۲ تَاللّٰهُ لَقَدْ اَثْرَكَ اللّٰهُ عَلَيْنَا  
وَاِنْ كُنَّا لَخٰطِئِيْنَ۔“ ۱  
(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۳۰۳)

۱۳/اپریل ۱۹۰۶ء ۱۔ ”اِنَّا اَرْسَلْنَا اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَا اَرْسَلْنَا  
اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا۔“ ۲

۲۔ (رؤیا) ”پھر دیکھا کہ ایک زلزلہ آیا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی زلزلہ عنقریب آنے کو ہے  
اور الہام کے رنگ میں یہی زبان پر جاری ہوا کہ ”زلزلہ آیا۔ زلزلہ آیا۔“

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ زلزلہ پہلے زلزلہ کا بقیہ نہیں ہے بلکہ ایک نیا زلزلہ ہے۔

پھر خدا فرماتا ہے کہ جیسا کہ موسیٰ کے وقت میں ہوا کہ اوّل چھوٹے چھوٹے دکھائے گئے اور پھر  
بعد ان کے ایک بڑا نشان ظاہر کیا گیا، ایسا ہی ان دنوں میں ہوگا۔ سو ہوشیار ہو جاؤ اور جس زور سے  
یہ بلائیں نازل ہو رہی ہیں اسی زور سے توبہ اور استغفار کرو۔

۱۔ (ترجمہ) اس عورت کے لئے عذاب مقرر ہے اور اس کے خاوند کے لئے بھی۔

(بدر مورخہ ۲۶/اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۲)

۲۔ (ترجمہ) ۲ اللہ کی قسم۔ بے شک خدا نے تجھے ہم پر برگزیدہ کیا ہے اور ضرور ہم خطا کرتے۔

(بدر مورخہ ۱۹/اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۲)

۳۔ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۲۶/اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۲ اور الحکم مورخہ ۲۴/اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۱ میں الہام نمبر ۱  
کے بارہ میں تحریر ہے۔ ”فرمایا۔ چند روز ہوئے کہ کشفی نظر میں ایک عورت مجھے دکھائی گئی اور پھر الہام ہوا۔

”اَوَيْلٌ لِّهٰذِهِ الْاِمْرَاةَ وَبَعْلَهَا۔“

نیز بدر مورخہ ۱۹/اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۲ اور الحکم مورخہ ۱۷/اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۱ میں الہام ”تَاللّٰهُ لَقَدْ اَثْرَكَ اللّٰهُ  
عَلَيْنَا وَاِنْ كُنَّا لَخٰطِئِيْنَ۔“ کی تاریخ ۱۳/اپریل ۱۹۰۶ء درج ہے۔

۴۔ (ترجمہ) ہم نے تمہاری طرف ایک رسول بھیجا جو تم پر شاہد ہے جیسا کہ ہم نے فرعون کی طرف رسول بھیجا تھا۔

(بدر مورخہ ۱۹/اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۲)

اور خدا فرماتا ہے۔

إِنَّا أَرْسَلْنَا رَسُولًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَا أَرْسَلْنَا إِلَىٰ فِرْعَوْنَ رَسُولًا<sup>۱</sup>۔

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴)

۱۳/ اپریل ۱۹۰۶ء ”رؤیا۔ دیکھا کہ طاعون ترقی کر رہی ہے۔“

(بدر جلد ۲ نمبر ۱۲ مورخہ ۱۹/ اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱۳ مورخہ ۱۷/ اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۱۵/ اپریل ۱۹۰۶ء ”میں نے خواب میں ایک سانپ دیکھا۔ مرغابی کلاں کی شکل پہ سفید رنگ، وہ

میرے پیچھے دوڑا۔ میں کہتا ہوں میں نے اتنے سانپ مارے ہیں کوئی اس کو تو مارے۔ پھر میں نے اس سانپ کو مخاطب کر کے کہا کہ

خدا قاتل تو باد۔ مرا از دست تو محفوظ دارد۔<sup>۲</sup>

اتنے میں کیا دیکھتا ہوں کہ اس سانپ کی گردن میرے ہاتھ میں ہے۔ اس نے گردن کو پھیر کر مجھے کاٹنا چاہا مگر خدا تعالیٰ کے فضل سے وہ اس ارادہ میں نامراد رہا اور میں نے سر کے قریب کر کے گردن کو پکڑ لیا۔  
فَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَىٰ ذٰلِكَ۔

اور یہ صبح کا وقت تھا اور ۱۵/ اپریل ۱۹۰۶ء روز یک شنبہ۔“ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۶۵)

۱۔ (ترجمہ از ناشر) یقیناً ہم نے ایک رسول بھیجا ہے جو تم پر نگران ہے جیسا کہ ہم نے فرعون کی طرف بھی ایک رسول بھیجا تھا۔

۲۔ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۱۹/ اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۲ اور الحکم مورخہ ۱۷/ اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۱ میں اس الہام و خواب کے الفاظ یہ ہیں۔

”۱۔ دو مرتبہ الہام ہوا۔ زلزلہ آیا۔ زلزلہ آیا۔ ۲۔ عالم خواب میں ایسا محسوس ہوا کہ زلزلہ آرہا ہے۔

۳۔ الہام ہوا۔ إِنَّا أَرْسَلْنَا إِلَيْكُمْ رَسُولًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَا أَرْسَلْنَا إِلَىٰ فِرْعَوْنَ رَسُولًا۔

۴۔ (ترجمہ از مرتب) خدا تجھے ہلاک کرے اور مجھے تیرے شر سے محفوظ رکھے۔

۵۔ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۱۹/ اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۲ اور الحکم مورخہ ۱۷/ اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۱ میں یہ رؤیا

باختلاف الفاظ درج ہے۔ بدر کے الفاظ یوں ہیں۔

”رؤیا۔ دیکھا کہ ایک بڑا سانپ ہے جس کی گردن منگھ (مرغابی) کی طرح بڑی ہے۔ وہ میرے پیچھے دوڑا۔

۱۶/۱ اپریل ۱۹۰۶ء (الف) ”إِنِّي حَفِيظُكَ“<sup>۱</sup> (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۸۶)

بدرجلد ۲ نمبر ۱۶ مورخہ ۱۹/۱۹ اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱۳ مورخہ ۱۷/۱۷ اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

(ب) ”رؤیا میں مولوی عبدالکریم صاحب کو دیکھا۔ گویا زندہ ہو گئے ہیں۔ میں نے پوچھا زخموں کا کیا حال ہے تو کہا کہ سب اچھے ہو گئے۔ اس پر خواب میں بڑا تعجب ہو رہا ہے کہ یہ اِحْيَاءِ مَوْتِي ہے۔ پھر خواب ہی میں خیال گزر رہا ہے کہ خواب نہ ہو مگر بہت سے لوگ جمع ہیں اور سب جاگتے ہیں۔“  
فرمایا۔ ”خدا کوئی عجیب کام دکھائے گا اور کسی مردہ کام کو زندہ کرے گا۔“<sup>۲</sup>

(الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱۳ مورخہ ۱۷/۱۷ اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

اپریل ۱۹۰۶ء ”الہام۔ نَزَلَتْ الرَّحْمَةُ عَلَى ثَلَاثِ الْعَيْنِ وَالْأَخْرَيْينِ“<sup>۳</sup>

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۸۹)

(ترجمہ) رحمت تین اعضاء پر نازل ہوگی۔ ایک تو آنکھ اور دو اور عضو۔

(نزول المسیح۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۹۲)

بقیہ حاشیہ۔ میں ایک اونچی جگہ دیوار پر چڑھ گیا اور اس کو مخاطب کر کے کہا۔

خدا قاتل تو باد۔ مرا از دست تو محفوظ دارد۔

اس کے بعد یہ نظارہ دیکھا کہ گویا میں اُس سانپ پر سوار ہوں اور اُس سانپ کی گردن میرے ہاتھ میں ہے اور وہ چاہتا ہے کہ اُلٹ کر مجھے کاٹے۔ تب میں نے زیادہ تر سر کے قریب سے اُس کو پکڑا تا کہ وہ کاٹ نہ سکے۔ فقط۔ فرمایا۔ اس رؤیا میں کسی فتنہ کی خبر دی گئی ہے۔ کوئی مخفی دشمن ہے جو کسی رنگ میں نیش زنی کرے گا مگر نامراد رہے گا۔“  
۱۔ (ترجمہ) میں تیری نگہبانی کروں گا۔ (بدرمورخہ ۱۹/۱۹ اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۲)

۲۔ (نوٹ از ناشر) بدرمورخہ ۱۲۶/۱۲۶ اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۲ میں اس رؤیا کے بارہ میں مزید تحریر ہے کہ

”فرمایا۔ اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے کرم سے کوئی ایسا نشان دکھائے گا جس سے دین اسلام کی

زندگی مخلوق پر ثابت ہو جائے۔“

۳۔ (نوٹ از ناشر) نزول المسیح روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۹۳ میں یہاں ”وَالْأَخْرَيْينِ“ کی بجائے

”وَعَلَى الْأَخْرَيْينِ“ کے الفاظ درج ہیں۔

- ۱۸/۱۱/۱۹۰۶ء ” اُنِّیْ لَکَ هٰذَا - اُنِّیْ لَکَ هٰذَا -“<sup>۱</sup>  
 (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۸۶)
- ۲۰/۱۱/۱۹۰۶ء ” الہام - اُنِّیْ لَکَ هٰذَا - اُنِّیْ لَکَ هٰذَا -“  
 (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۸۹)
- ۲۳/۱۱/۱۹۰۶ء ” رَبِّ لَا تُضَيِّعْ عَمْرَیْ وَ عَمْرَہَا -“<sup>۲</sup>  
 (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۸۶)
- ۲۴/۱۱/۱۹۰۶ء ” فرمایا۔ آج رات بیماری کی حالت میں الہام ہوا تھا۔  
 اِشْفِنِیْ مِنْ لَدُنْکَ وَ اَرْحَمْنِیْ -“<sup>۳</sup>  
 (بدر جلد ۲ نمبر ۱۷ مورخہ ۲۶ اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۲ - احکم جلد ۱۰ نمبر ۱۴ مورخہ ۲۴ اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)
- ۲۵/۱۱/۱۹۰۶ء ” الہام - وَ اِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُسْرِکِیْنَ اسْتَجَارَکَ فَاَجْرُکَ -“<sup>۴</sup>  
 (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۸۶)
- ۲۶/۱۱/۱۹۰۶ء ” اِحِقِّ اَوْلَادِ دَرِ اَوْلَادِ“<sup>۵</sup>

۱ (ترجمہ از مرتب) یہ مقام تجھے کہاں سے حاصل ہوا۔ یہ مقام تجھے کہاں سے حاصل ہوا۔

۲ (ترجمہ از مرتب) اے میرے رب میری اور اس کی عمر کو ضائع نہ کریو۔

۳ (ترجمہ) مجھے اپنی طرف سے شفا بخش اور رحم کر۔ (بدر مورخہ ۲۶ اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۲)

۴ (ترجمہ از ناشر) اور مشرکوں میں سے اگر کوئی تجھ سے پناہ مانگے تو اسے پناہ دے۔

۵ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ میں فرمایا۔

(الف) ”حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک الہام ہے جو پہلے کبھی شائع نہیں ہوا کہ حق اولاد در اولاد

یعنی اولاد کا حق اس کے اندر موجود ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ اس جگہ اولاد سے مراد صرف جسمانی اولاد مراد ہو

بلکہ ہر احمدی جس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قبول کیا وہ آپ کی روحانی اولاد میں شامل ہے۔“

(الفضل لاہور مورخہ ۲۶ نومبر ۱۹۴۷ء صفحہ ۴)

(ب) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام وفات پا گئے۔ آپ کی وفات کے بعد والدہ مجھے بیت الدُّعائیں لے

گئیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہاموں والی کاپی میرے سامنے رکھ دی اور کہا میں سمجھتی ہوں یہی تمہارا

۲ تَأْتِي عَلَيْهِمْ أَيَّامٌ مُّبَارَكَةٌ ثُمَّ تَكْفُرُ دُنُوبُهُمْ وَتَكْفُرُ دُنْيَاهُمْ ..... ۳ تَنْزِيلٌ عَلَيْهِمُ الْبَصَائِبَ -  
 ۴ وَلَا يَضُرُّهُمْ اللَّهُ إِلَى حَيَاتِهِمْ تَكْمٌ - ۵ أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ - ۶ وَاحْفَظْنِي مِنْ كُلِّ آفَةٍ  
 يُرْسِلِ إِلَيَّ - ۷ عِنْدِي حَسَنَةٌ هِيَ خَيْرٌ مِنْ جَبَلٍ - ۸ أَعْلَمُ مِنَ اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ - ۹ إِنْ أَعْلَمُ مِنَ  
 اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ - ۱۰ كَرُوعٌ أَخْرَجَ شَطْأَهُ ۱۱ آسْمَانٌ مِنْ دُودِهَا تَرَاهُ مَحْفُوظًا رَكُوعًا -“  
 (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۸۵، ۲۸۴)

۱۲/۲۷ اپریل ۱۹۰۶ء (الف) ”ا رَبِّ لَا تُضَيِّعْ عَمْرِي وَعُمْرَهَا وَاحْفَظْنِي مِنْ كُلِّ آفَةٍ تُرْسِلِ  
 إِلَيَّ ۲ إِنَّهُ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَا يُغْنِيكَ ۳ أُرِيكَ مَا يَرْضِيكَ ۴ عِنْدِي حَسَنَةٌ هِيَ خَيْرٌ مِنْ جَبَلٍ -  
 ۵ أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۶ آسْمَانٌ مِنْ دُودِهَا تَرَاهُ مَحْفُوظًا رَكُوعًا -“  
 (بدرجلد ۲ نمبر ۱۸ مورخہ ۳ مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۲- الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱۵ مورخہ ۳۰ اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

بقیہ حاشیہ۔ سب سے بڑا ورثہ ہے۔ میں نے ان الہامات کو دیکھا تو ان میں ایک الہام آپ کی اولاد کے متعلق یہ  
 درج تھا حق اولاد در اولاد ..... حق اولاد در اولاد کے معنی درحقیقت یہی تھے کہ یہ حق جو باہر سے تعلق رکھتا  
 ہے۔ یعنی زمینوں اور جانکادوں وغیرہ میں حصہ یہ کوئی زیادہ قیمتی نہیں۔ زیادہ قیمتی یہ چیز ہے کہ میں نے تمہاری اولاد  
 کے دماغوں میں وہ قابلیت رکھ دی ہے کہ جب بھی یہ اس قابلیت سے کام لیں گے دنیا کے لیڈر ہی بنیں گے ..... اور یہ وہ  
 ورثہ ہے جو ہم نے تمہاری اولاد کے دماغوں میں مستقل طور پر رکھ دیا ہے۔“  
 (الفضل مورخہ ۲۲ اکتوبر ۱۹۵۵ء صفحہ ۵۔ خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۳ ستمبر ۱۹۴۷ء)

۱۔ یہ حصہ پڑھا نہیں جاسکا۔ (ناشر)  
 ۲۔ (ترجمہ از ناشر) ان پر بابرکت دن آئیں گے۔ پھر ان کے گناہ بڑھ جائیں گے اور ان کی دینا کی حرص بھی بڑھ  
 جائے گی۔ ان پر مصیبتیں نازل ہوں گی۔ اور تمہاری زندگی میں اللہ انہیں کوئی تکلیف نہیں پہنچائے گا۔ کیا تو نہیں  
 جانتا کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اور مجھے ان تمام آفات سے محفوظ فرمایا جو میری طرف بھیجی جاویں۔ میرے پاس  
 بھلائی ہے جو پہاڑ سے بہتر ہے۔ میں اللہ سے وہ کچھ جان چکا ہوں جس کا تم علم تک نہیں رکھتے۔ یقیناً میں اللہ سے وہ  
 کچھ جان چکا ہوں جس کا تم علم تک نہیں رکھتے۔ اس بھیت کی طرح جس نے اپنی کونپل نکالی۔  
 ۳۔ (ترجمہ از مرتب) اے رب میری اور اس کی عمر کو ضائع نہ کر یو اور مجھے ان تمام آفات سے محفوظ فرمایا جو میری  
 طرف بھیجی جاویں تحقیق آسمان سے وہ چیز نازل ہونے والی ہے جو تجھے غمی کر دے گی ۳ تجھے وہ چیز دکھاؤں گا جو تجھے  
 خوش کر دے گی ۴ میرے پاس بھلائی ہے جو پہاڑ سے بہتر ہے ۵ کیا تو نہیں جانتا کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

(ب) ”إِنَّا أَرْسَلْنَا إِلَيْكُمْ رَسُولًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَا أَرْسَلْنَا إِلَىٰ فِرْعَوْنَ رَسُولًا“<sup>۱</sup>

(حقیقتہ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۰۵۔ بدر جلد ۲ نمبر ۱۸ مورخہ ۳ مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۲)

۲۸ اپریل ۱۹۰۶ء ”اتیری خوش زندگی کا سامان ہو گیا ہے۔“

۲ ”اللَّهُ خَيْرٌ مِّنْ كُلِّ شَيْءٍ“<sup>۲</sup>

(بدر جلد ۲ نمبر ۱۸ مورخہ ۳ مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱۵ مورخہ ۳۰ اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۲۹ اپریل ۱۹۰۶ء ”ادشمن کا بھی ایک وار نکلا۔“

۲ ”وَتِلْكَ الْآيَاتُ نَدَاؤِ لَهَا بَيْنَ النَّاسِ“<sup>۳</sup> (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۸۱)

(بدر جلد ۲ نمبر ۱۸ مورخہ ۳ مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱۵ مورخہ ۳۰ اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۳ مئی ۱۹۰۶ء ”إِنِّي مَعَ الْأَكْرَامِ۔ لَوْلَا كَلَّمَا خَلَقْتُ الْأَفْلَاكَ“<sup>۴</sup>

(بدر جلد ۲ نمبر ۱۹ مورخہ ۱۰ مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱۶ مورخہ ۱۰ مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۵ مئی ۱۹۰۶ء ”رُویا۔ ایک شخص نے ایک دوائی کو لادائے کی ایک بوتل دی جو سرخ رنگ کی دوائی ہے

اور بوتل بند کی ہوئی ہے اور اس پر رسیاں لپیٹی ہوئی ہیں۔ ظاہر دیکھنے میں تو بوتل ہی نظر آتی ہے مگر جس شخص نے دی ہے وہ کہتا ہے کہ یہ کتاب دیتا ہوں۔ دیکھنے میں تو بوتل ہی نظر آتی تھی لیکن کہنے میں وہ شخص اس کا نام کتاب رکھتا ہے۔ اس وقت میں کہتا ہوں کہ اس کا وقت آ گیا ہے۔ اس کو نوکر رکھا جائے۔ اور میں نے اس کتاب پر دستخط کر دیئے ہیں۔ پھر الہام ہوا۔

یہ میری کتاب ہے اس کو کوئی ہاتھ نہ لگاوے مگر وہی جو میرے خاص خدمت گار ہیں۔

۱ (ترجمہ از ناشر) یقیناً ہم نے تمہاری طرف ایک رسول بھیجا ہے جو تم پر نگران ہے جیسا کہ ہم نے فرعون کی طرف بھی ایک رسول بھیجا تھا۔

۲ (ترجمہ) اللہ تعالیٰ ہر ایک چیز سے بہتر ہے۔ (بدر مورخہ ۳ مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۲)

۳ (ترجمہ) ۲ یہ دن (خوشی و غم یا فتح و شکست کے) ہم (نوبت بہ نوبت) لوگوں میں پھیرا کرتے ہیں۔

(بدر مورخہ ۳ مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۲)

۴ (ترجمہ) تحقیق میں بزرگوں کے ساتھ ہوں۔ اگر تو نہ ہوتا تو میں آسمانوں کو پیدا نہ کرتا۔

(بدر مورخہ ۱۰ مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۲)

پھر الہام ہوا۔  
اللَّهُ يُعَلِّمُنَا وَلَا نُعَلِّمُ

فرمایا۔ اس سے مطلب یہ ہے کہ ہم دشمنوں پر غالب ہوں گے اور دشمن سے مغلوب نہ ہوں گے۔“

(بدر جلد ۲ نمبر ۱۹ مورخہ ۱۰ مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱۶ مورخہ ۱۰ مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۱۵ مئی ۱۹۰۶ء ”پھر بہار آئی تو آئے ثلج آنے کے دن (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۷۶)

۱۔ (ترجمہ) اللہ تعالیٰ ہمیں اُنچا کرے گا ہم نیچے نہیں کئے جاویں گے۔ (بدر مورخہ ۱۰ مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۲)  
۲۔ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۱۰ مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۲ اور الحکم مورخہ ۱۰ مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۱ میں اس پیشگوئی کے الفاظ یہ ہیں۔ ”پھر بہار آئی تو آئے ثلج کے آنے کے دن۔“ نیز تحریر ہے کہ  
”ثلج کا لفظ عربی ہے۔ اس کے ایک تو یہ معنی ہیں کہ وہ برف جو آسمان سے پڑتی ہے اور شدتِ سردی کا موجب ہو جاتی ہے اور بارش اس کے لوازم سے ہوتی ہے۔ اس کو عربی میں ثلج کہتے ہیں۔

ان معنوں کی بناء پر اس پیشگوئی کے یہ معنی معلوم ہوتے ہیں کہ بہار کے دنوں میں آسمان سے ہمارے ملک میں خدا تعالیٰ غیر معمولی طور پر یہ آفتیں نازل کرے گا اور برف اور اس کے لوازم سے شدتِ سردی اور کثرتِ بارش ظہور میں آئے گی۔ اور دوسرے معنی اس کے عربی میں اطمینانِ قلب حاصل کرنا ہے۔ یعنی انسان کو کسی امر پر ایسے دلائل اور شواہد میسر آ جاویں جن سے اس کا دل مطمئن ہو جائے۔ اسی وجہ سے کہتے ہیں کہ فلاں تقریر موجبِ ثلجِ قلب ہو گئی۔ یعنی ایسے دلائلِ قاطعہ بیان کئے گئے کہ جن سے گلی اطمینان ہو گئی اور یہ لفظ کبھی خوشی اور راحت پر بھی استعمال کیا جاتا ہے جو اطمینانِ قلب کے بعد پیدا ہوتی ہے۔ یہ تو ظاہر ہے کہ جب انسان کا دل کسی امر میں پوری تسلی اور سکینت پالیتا ہے تو اس کے لوازم میں سے ہے کہ خوشی اور راحت ضرور ہوتی ہے۔ غرض یہ پیشگوئی ان پہلوؤں پر مشتمل ہے۔

اس پیشگوئی پر غور کرنے سے ذہن ضروری طور پر اس بات کو محسوس کرتا ہے کہ اگر خدا تعالیٰ کے نزدیک اس جگہ ثلج کے دوسرے معنی ہیں یعنی یہ کہ ہر ایک شبہ و شک کو دور کرنا اور پوری تسلی بخشنا۔ تو اس جگہ اس فقرہ سے یہ بھی مراد ہوگی کہ چونکہ گذشتہ دونوں زلزلوں کی نسبت کج طبع لوگوں نے شبہات بھی پیدا کئے تھے اور ثلجِ قلب یعنی گلی اطمینان سے محروم رہ گئے تھے مگر بہار کے موسم میں ایک ایسا نشان ظاہر ہوگا جس سے ثلجِ قلب ہو جائے گی اور گذشتہ شکوک و شبہات بکلی دور ہو جائیں گے اور حجت پوری ہو جائے گی۔

اس الہام پر زیادہ غور کرنے سے یہ بھی قرین قیاس معلوم ہوتا ہے کہ بہار کے دنوں تک نہ صرف ایک نشان بلکہ کئی نشان ظاہر ہو جائیں گے اور جب بہار کا موسم آئے گا تو اس قدر تو اترا نشانوں کی وجہ سے دلوں پر اثر ہوگا کہ



۶ مئی ۱۹۰۶ء روز یک شنبہ ”وَلَا تُكَلِّمُنِي فِي الَّذِينَ ظَلَمُوا إِنَّهُمْ مُعْرِقُونَ. وَعَدُّ عَلَيْنَا حَقٌّ“<sup>۱</sup>

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۷۶)

بقیہ حاشیہ۔ مخالفین کے منہ بند نہ ہو جائیں گے اور حق کے طالبوں کے دل پوری تسلی پائیں گے اور یہ بیان اس بنا پر ہے کہ جب تلجج کے معنی تسلی پانا اور شکوک اور شبہات سے رہائی ہو جانا سمجھے جائیں لیکن اگر برف اور بارش کے معنی ہونے تو خدا تعالیٰ کوئی اور سماوی آفت نازل کرے گا۔ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِالصَّوَابِ۔“

۱ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۱۰ مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۲ اور الحکم مورخہ ۱۰ مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۱ اس پیشگوئی کے بارہ میں تحریر ہے کہ

”ان لوگوں کے بارہ میں میرے ساتھ بات نہ کر جو ظالم ہیں۔ یعنی دنیا کو دین پر مقدم رکھتے ہیں اور دنیا کے ہموم و غموم میں لگ کر دین کے پہلو سے لاپرواہ ہیں۔ میں ان کو ضرور غرق کروں گا اور ناکامی میں مرے گا۔ یہ خدا کا سچا وعدہ ہے جو نہیں ٹلے گا۔“

میرے خیال میں یہ الہام ہماری جماعت کے بعض افراد کی نسبت ہے جو دنیا کے ہموم و غموم میں حد سے بڑھ گئے ہیں اور دین کی فکر اور غم سے لاپرواہ ہیں۔ گویا خدا تعالیٰ مجھے ہدایت فرماتا ہے کہ ایسے لوگوں کے لئے دعا مت کر۔ ان کی شفاعت مت کر کیونکہ جیسا کہ ان کا دین مر گیا ان کی دنیا بھی مرے گی۔ ظاہر ہے کہ دعا اور شفاعت دوستوں کے لئے ہوتی ہے نہ دشمنوں کے لئے۔ پس اسی قرینہ سے میں سمجھتا ہوں کہ یہ الہام خاص دوستوں کے لئے ہے اور ایک بڑے عذاب سے ان کو ڈرایا گیا ہے اور ممکن ہے کہ وہ عذاب دوسروں کے لئے بھی ہو گا ایسے لوگوں کے لئے بھی ضروری ہے کہ بظاہر اس جماعت میں داخل ہیں مگر ان کی حالت دنیا پرستی کی ہمارے اصول کے مخالف ہے۔“

۲ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ ”دیکھو تلجج کے آنے کے دن والی پیشگوئی کس طرح پوری ہو گئی اور میں نے اس کے دو پہلو لئے تھے۔ ایک تو یہ کہ خدا کچھ ایسے نشان دکھائے جن کی وجہ سے لوگوں پر حجت قائم ہو جائے اور دل تسکین پکڑ جائے اور دوسرا یہ کہ سخت بارش اور سردی اور ژالہ باری ہو جو ایک زمانہ دراز سے کبھی نہ ہوئی ہو تو خدا تعالیٰ نے یہ دونوں پہلو پورے کر دیئے۔ یہ نشان اس طرح متواتر ظہور میں آئے کہ نہ صرف پنجاب بلکہ یورپ اور امریکہ پر بھی حجت قائم ہو گئی۔ یعنی ڈوئی کی موت سے..... بس یہ ایک نشان تھا جس نے تمام یورپ اور امریکہ پر اور سعد اللہ کی موت نے ہندوستان پر حجت قائم کر دی ہے..... پس ان دونوں اور دوسرے کئی نشانوں نے مل کر دنیا پر تلجج کی پیشگوئی کا پورا ہونا ثابت کر دیا اور پھر یہی نہیں اصل الفاظ میں بھی یہ پیشگوئی کھلے طور سے پوری ہو گئی۔ یعنی اس بہار کے موسم میں جیسا کہ لکھا گیا تھا کہ بہار کے موسم میں ایسا ہوگا۔ ایسی سخت سردی اور بارش اور ژالہ باری ہوئی ہے کہ دنیا چیخ اٹھی ہے۔“

(بدر مورخہ ۲۵ اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۶)

۶/مئی ۱۹۰۶ء ”الْخِيَانَةُ الْمُسْتَأْنَسَةُ“<sup>۱</sup> (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۷۵)

۷/مئی ۱۹۰۶ء (الف) ”اس وقت ۷ مئی ۱۹۰۶ء کو ایک نہایت سرخ پوش عورت ہماری سرپرستی میں دی گئی۔“

(ب) ”کلیسیا کی طاقت کا نسخہ“

(بدرجلد ۲ نمبر ۱۹ مورخہ ۱۰ مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱۶ مورخہ ۱۰ مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۱۰/مئی ۱۹۰۶ء ”نَصَرَ كُمْ اللَّهُ بِبَدْرِ“<sup>۲</sup> (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۶۲)

۱۱/مئی ۱۹۰۶ء ۱۔ ”کشتیاں چلتی ہیں تا ہوں کشتیاں“ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۷۳)

بدرجلد ۲ نمبر ۲۰ مورخہ ۱۷ مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱۷ مورخہ ۱۷ مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۲۔ ۱ بہت سے سلام میرے تیرے پر ہوں۔ ۲ هَلْ آتَاكَ حَدِيثُ الزَّلْزَلَةِ مِنْ طُلُوعِ الشَّمْسِ۔ ۳ پوری کامیابی۔ ۴ إِنَّا آعْطَيْنَاكَ الْكُوْثَرَ۔ ۵ عَرَفْتُ رَجِيَّ بِفَسْحِ الْعَرَائِمِ۔ ۶ زندگی کے آثار۔“

۱۳/مئی ۱۹۰۶ء ”هَلْ آتَاكَ حَدِيثُ الزَّلْزَلَةِ۔ مِنْ طُلُوعِ الشَّمْسِ۔ إِذَا زُلْزَلَتِ الْأَرْضُ زَلْزَلَهَا۔ وَأَخْرَجَتِ الْأَرْضُ أَثْقَالَهَا۔ وَقَالَ الْإِنْسَانُ مَا لَهَا۔ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا۔ بِأَنَّ رَبَّكَ أَوْحَى لَهَا۔“

کیا تجھے زلزلہ کی پیشگوئی خدا تعالیٰ سے نہیں پہنچی جو طلوع شمس سے شروع ہوگا یا طلوع شمس سے اس کے غلبہ اور شدت کا ظہور ہوگا۔ یہ وہ وقت ہوگا جب زمین کو سخت دھکے سے ہلایا جائے گا اور زمین جو کچھ اس کے

۱۔ (ترجمہ از ناشر) دیکھی بھالی خیانت۔ ۲ (ترجمہ از ناشر) اللہ تعالیٰ بدر میں تمہاری مدد کر چکا ہے۔

۳ (ترجمہ) ۲ کیا تجھے زلزلہ کی پیشگوئی خدا تعالیٰ سے نہیں پہنچی جو طلوع شمس سے شروع ہوگا یا طلوع شمس سے اس کے غلبہ اور شدت کا ظہور ہوگا۔

۴ (ترجمہ) ۴ ہم نے کثرت سے تجھے دیا ہے۔

۵ (ترجمہ از ناشر) ۵ میں نے اپنے رب کو عزائم کے ٹوٹنے سے پہچانا۔

۶ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۱۷ مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۲ اور الحکم مورخہ ۱۷ مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۱ میں اس الہام کی تاریخ

۱۳/مئی ۱۹۰۶ء مندرج ہے۔

اندر ہے باہر پھینک دے گی یعنی اکثر مقامات میں ایسا ہوگا تو ہر جگہ اُس دن وہ انسان جو طبعی اور طبقات الارض کے علم پر ناز کرتے ہیں کہیں گے کہ آج زمین کو یہ کیا ہو گیا۔ یہ بات تو ہمارے علوم سے باہر چلی گئی۔ اس دن زمین اپنا قصہ بیان کرے گی کہ اس کو کیا ہوا اور کس سبب سے اس پر ایسی آفت آئی جو غیر معمولی اور خارق عادت۔ کیونکہ میرا خدا اس دن اپنے رسول کو زمین کا ترجمان بنائے گا اور اس رسول کی طرف وحی کرے گا کہ یہ غیر معمولی آفت اس وجہ سے آئی۔ اور خدا فرماتا ہے کہ

یہ سب نشان میں تیرے لئے ظاہر کروں گا۔<sup>۱</sup>

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۶۹، ۲۶۸، ۲۶۷، ۲۶۶)

**۱۸ مئی ۱۹۰۶ء (الف)** ”رؤیا میں دیکھا کہ کوئی شخص طاعون کے متعلق کہتا ہے

”اب تک پیچھا نہیں چھوڑتی“

(بدرجلد ۲ نمبر ۲۱ مورخہ ۲۳ مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱۸ مورخہ ۲۳ مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

(ب) ”میرے ایک صادق دوست اور نہایت مخلص جن کا نام ہے سیٹھ عبدالرحمن تاجر مدراس

اُن کی طرف سے ایک تارا آیا کہ وہ کاربنکل یعنی سرطان کی بیماری سے جو ایک مہلک پھوڑا ہوتا ہے بیمار ہیں۔ چونکہ سیٹھ صاحب موصوف اوّل درجہ کے مخلصین میں سے ہیں اس لئے اُن کی بیماری کی وجہ سے بڑا فکر اور بڑا تردد ہوا قریباً نو بجے دن کا وقت تھا کہ میں غم اور فکر میں بیٹھا ہوا تھا کہ یک دفعہ غنودگی ہو کر میرا سر نیچے کی طرف جھک گیا اور معاً خدائے عزوجل کی طرف سے وحی ہوئی کہ

آثارِ زندگی<sup>۲</sup>

۱۔ (نوٹ از ناشر) الحکم مورخہ ۱۷ مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۱ اور بدر مورخہ ۱۷ مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۲ میں یہ جملہ یوں ہے۔

”یہ سب نشان تیرے لئے زمین پر ظاہر کئے جائیں گے تا زمین کے لوگ تجھے شناخت کر لیں۔“

۲۔ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۲۳ مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۲ اور الحکم مورخہ ۲۳ مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۱ میں اس الہام کی تاریخ

۱۸ مئی ۱۹۰۶ء درج ہے نیز تحریر ہے کہ

الہام ہوا۔ ”زندگی کے آثار“ اس وحی الہی کے تھوڑی دیر کے بعد سیٹھ عبدالرحمن صاحب کا مدراس سے تارا آیا جس

میں سیٹھ صاحب کی بیماری میں افاقہ کی خبر تھی۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ پہلے خدا کا تارا پہنچا اور پیچھے

بندوں کا۔ اس الہامی خبر سے صرف یہ سمجھا گیا کہ جس مضمون کا تارا روانہ کیا گیا تھا اسی مضمون سے خدا نے اطلاع دے دی۔“

بعد اس کے ایک اور تار مدراس سے آیا کہ حالت اچھی ہے، کوئی گھبراہٹ نہیں۔“

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۳۳۸)

۲۰/مئی ۱۹۰۶ء ”اِنِّیْ مَعَ الْاَفْوَاجِ اِیْتِیْكَ بَعْتَةً۔“

۲ اُرِیْكَ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ۔ اِنِّیْ اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ۔“<sup>۱</sup>

(بدر جلد ۲ نمبر ۲۱ مورخہ ۲۳/مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱۸ مورخہ ۲۳/مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۲۱/مئی ۱۹۰۶ء ”۱ جنہوں نے ایسے کام کئے وہ سب مقبول کے دائرہ کے اندر ہیں۔“

۲ اِنِّیْ مَعَ الْاَفْوَاجِ اِیْتِیْكَ بَعْتَةً۔ ۳ اُنْوَرُ قَلْبِکَ۔“<sup>۲</sup> (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۶۳)

۲۱/مئی ۱۹۰۶ء ”سَتَاتِیْ عَلَیْکَ اَنْوَارُ الشَّبَابِ۔ یُظْهِرُکَ اللّٰهُ وَ یُثْبِتِیْ عَلَیْکَ رُدَّ اِلَیْهَا

رَوْحُهَا وَ رِیْحَانُهَا۔ یُرَدُّ اِلَیْکَ اَنْوَارُ الشَّبَابِ۔“<sup>۳</sup> (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۵۷)

۲۲/مئی ۱۹۰۶ء (الف) ”نُرْدُ عَلَیْکَ اَنْوَارُ الشَّبَابِ۔ سِیَاتِیْ عَلَیْکَ زَمَنُ الشَّبَابِ۔

وَ اِنْ کُنْتُمْ فِی رِیْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا فَاتُّوا بِشِفَاءٍ مِّنْ مِّنْہَا۔ رُدَّ عَلَیْهَا رَوْحُهَا وَ رِیْحَانُهَا۔“<sup>۴</sup>

۱ (ترجمہ از بدر) ۱ میں فوجوں کے ساتھ تیرے پاس اچانک آؤں گا۔ ۲ میں تجھے وہ زلزلہ دکھاؤں گا جو قیامت کا

نمونہ ہوگا۔ میں اُن سب کی حفاظت کروں گا جو اس گھر میں ہیں۔

۲ (ترجمہ از ناشر) ۲ میں افواج کے ساتھ اچانک تیرے پاس آؤں گا۔ ۳ میں تیرے دل کو روشن کروں گا۔

۳ (ترجمہ از ناشر) عنقریب جوانی کی قوتیں تیرے پاس آئیں گی۔ خدا تجھے غالب کرے گا اور تیری تعریف

لوگوں میں شائع کر دے گا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی طرف اس کی راحت اور خوش زندگی کو لوٹایا۔ جوانی کے نور یعنی قوتیں

تیرے پاس لوٹائی جائیں گی۔

۴ (ترجمہ) یعنی تیری طرف نور جوانی کے یعنی قوتیں جوانی کی رُد کی جائیں گی اور تیرے پر زمانہ جوانی کا آئے

گا۔ یعنی جوانی کی قوتیں دی جائیں گی تا خدمت دین میں خرچ نہ ہو اور اگر تم اے لوگو ہمارے اس نشان سے شک میں

ہو تو اس (شفا) کی نظیر پیش کرو اور تیری بیوی کی طرف بھی صحت اور تازگی رُد کی جائے گی۔

(بدر مورخہ ۲۳/مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۲)

ان الہامات کا باعث یہ ہے کہ عرصہ تین چار ماہ سے میری طبیعت نہایت ضعیف ہو گئی ہے۔ بجز دو وقت ظہر اور عصر کی نماز کے لئے بھی (مسجد میں) نہیں جاسکتا اور اکثر بیٹھ کر نماز پڑھتا ہوں اور اگر ایک سطر بھی کچھ لکھوں یا فکر کروں تو خطرناک دوران سر شروع ہو جاتا ہے اور دل ڈوبنے لگتا ہے۔ جسم بالکل بیکار ہو رہا ہے اور جسمانی قوی ایسے مضحل ہو گئے ہیں کہ خطرناک حالت ہے۔ گویا مسلوب القوی ہوں اور آخری وقت ہے۔ ایسا ہی میری بیوی دائم المرض ہے۔ امراض رحم و جگر دامنگیر ہیں۔ پس میں نے دُعا کی تھی کہ خدا تعالیٰ مجھے وہ پہلی قوت جوانی کے عالم کی عطا کرے تا میں کچھ خدمت دین کر سکوں اور اپنی بیوی کی صحت کے لئے بھی دُعا کی تھی۔ اُس دُعا پر یہ الہام ہوئے ہیں جو اُوپر ذکر کئے گئے۔ خدا تعالیٰ ان کے بہتر معنی جانتا ہے۔ صرف اس قدر معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ ہمیں صحت عطا فرمائے گا اور مجھے وہ قوتیں عطا کرے گا جن سے میں خدمت دین کر سکوں۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ اور اس میں یہ بھی خوشخبری ہے کہ اللہ تعالیٰ میری بیوی کو بھی صحت اور تندرستی عطا کرے گا۔“

(بدر جلد ۲ نمبر ۲۱ مورخہ ۲۳ مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱۸ مورخہ ۲۳ مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

(ب) ”مجھے دماغی کمزوری اور دوران سر کی وجہ سے بہت سی ناطاقتی ہو گئی تھی یہاں تک کہ مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ اب میری حالت بالکل تالیف تصنیف کے لائق نہیں رہی اور ایسی کمزوری تھی کہ گویا بدن میں رُوح نہیں تھی۔ اس حالت میں مجھے الہام ہوا۔

### تُرَدُّ عَلَيْكَ اَنْوَارُ الشَّبَابِ

یعنی جوانی کے نور تیری طرف واپس کئے۔ بعد اس کے چند روز میں ہی مجھے محسوس ہوا کہ میری گمشدہ قوتیں پھر واپس آتی جاتی ہیں اور تھوڑے دنوں کے بعد مجھ میں اس قدر طاقت ہو گئی کہ میں ہر روز دو دو گز نو تالیف کتاب کو اپنے ہاتھ سے لکھ سکتا ہوں اور نہ صرف لکھنا بلکہ سوچنا اور فکر کرنا جو نئی تالیف کے لئے ضروری ہے پورے طور پر میسر آ گیا۔ ہاں دو مرض میرے لاحق حال ہیں ایک بدن کے اُوپر کے حصّہ میں اور دوسری بدن کے نیچے کے حصّہ میں۔ اُوپر کے حصّہ میں دوران سر ہے اور نیچے کے حصّہ میں کثرت پیشاب ہے اور یہ دونوں مرضیں اُسی زمانہ سے ہیں جس زمانہ سے میں نے اپنا دعویٰ مامور من اللہ ہونے کا شائع کیا ہے۔ میں نے ان کے لئے دعائیں بھی کیں مگر منع میں جواب پایا اور میرے دل میں القا کیا گیا کہ ابتداء سے مسیح موعود کے لئے یہ نشان مقرر ہے کہ وہ دو زرد چادروں کے ساتھ دو فرشتوں کے کاندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے اُترے گا۔ سو یہ

وہی دو زرد چادریں ہیں جو میری جسمانی حالت کے ساتھ شامل کی گئیں۔ انبیاء علیہم السلام کے اتفاق سے زرد چادر کی تعمیر بیماری ہے اور دو زرد چادریں دو بیماریاں ہیں جو دو حصّہ بدن پر مشتمل ہیں اور میرے پر بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے یہی کھولا گیا ہے کہ دو زرد چادروں سے مراد دو بیماریاں ہیں اور ضرور تھا کہ خدا تعالیٰ کا فرمودہ پورا ہوتا۔“

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۳۱۹، ۳۲۰)

۲۵ مئی ۱۹۰۶ء ”هَلْ آتَاكَ حَدِيثُ الزُّلْزَلَةِ. بَلْ يَأْتِيهِمْ بَغْتَةً ۗ“

اگر چاہوں تو اُس دن خاتمہ

اس کے بعد ایک علیحدہ الہام ہوا۔ دو چار ماہ۔“

(بدر جلد ۲ نمبر ۲۲ مورخہ ۳۱ مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱۹ مورخہ ۳۱ مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۲۷ مئی ۱۹۰۶ء (الف) ”أَرِيحُكَ وَلَا أُجِيحُكَ وَأُخْرِجُ مِنْكَ قَوْمًا ۗ“

اس کے ساتھ ہی دل میں ایک تفہیم ہوئی جس کا یہ مطلب تھا جیسا کہ میں نے ابراہیم کو قوم بنایا۔“

(بدر جلد ۲ نمبر ۲۲ مورخہ ۳۱ مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱۹ مورخہ ۳۱ مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

(ب) ”آفتوں اور مصیبتوں کے دن ہیں۔“

ایک دوست کا ذکر تھا جس پر بہت سی ذنیوی مشکلات گر رہی ہیں۔

فرمایا۔ یہ الہام اُسی کے متعلق معلوم ہوتا ہے۔“

(بدر جلد ۲ نمبر ۲۲ مورخہ ۳۱ مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱۹ مورخہ ۳۱ مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

(ج) ”کل مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک الہام مندرجہ ذیل الفاظ میں یا کسی قدر تغیر لفظ سے ہوا تھا کہ

۱ (ترجمہ) کیا تجھے زلزلہ کی بات پہنچی ہے۔ بلکہ اُن کے پاس وہ اچانک آئے گا۔

(بدر مورخہ ۳۱ مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۲)

۲ (ترجمہ) میں تجھے آرام دوں گا اور تیرا نام نہیں مٹاؤں گا اور تجھ سے ایک بڑی قوم پیدا کروں گا۔

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۹۳)

”کئی آفتیں اور مصیبتیں ہم پر نازل ہو گئی ہیں۔“<sup>۱</sup>

(از مکتوب بنام نواب محمد علی خاں صاحب آف مالیر کوئٹہ۔ مکتوبات احمد جلد دوم صفحہ ۲۹۷ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

۲۹ مئی ۱۹۰۶ء ”اٰیْلِقِی الرُّوْحَ عَلٰی مَنْ یَّشَاءُ مِنْ عِبَادِہٖ۔“<sup>۲</sup>

۲ برہمن اوتار سے مقابلہ کرنا اچھا نہیں۔ ۳ خدا کے مقبولوں میں قبولیت کی علامتیں اور نمونے ہوتے ہیں اور وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں۔“ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۵۳)

۳۰ مئی ۱۹۰۶ء ”اخذاکے مقبولوں میں قبولیت کے نمونے اور علامتیں ہوتی ہیں اور

وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں۔ ان پر کوئی غالب نہیں آسکتا۔ فرشتوں کی کھنچی ہوئی تلوار تیرے آگے ہے پر تو نے وقت کو نہ پہچانا نہ دیکھا نہ جانا۔

۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسی خط میں تحریر فرماتے ہیں۔

”میں تمام دن اس الہام کے بعد غمگین رہا کہ یہ کیسا بھید ہے۔ آج خط پڑھنے کے بعد معلوم ہوا کہ یہ آپ کا پیغام خدا تعالیٰ نے پہنچایا تھا۔“ (از مکتوب بنام نواب محمد علی خاں صاحب آف مالیر کوئٹہ۔ مکتوبات احمد جلد ۲ صفحہ ۲۹۷ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

۲۔ (ترجمہ) ا خدا اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے نبوت کی روح اس پر ڈالتا ہے۔

(بدر مورخہ ۷ جون ۱۹۰۶ء صفحہ ۲)

۳۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ”یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے عبدالحکیم خاں کے اس فقرہ کا رد ہے کہ جو مجھے کاذب اور شریقرار دے کر کہتا ہے کہ صادق کے سامنے شریرفنا ہو جائے گا۔ گویا میں کاذب ہوں اور وہ صادق اور وہ مرد صالح ہے اور میں شریر اور خدا تعالیٰ اس کے رد میں فرماتا ہے کہ جو خدا کے خاص لوگ ہیں وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں۔ ذلت کی موت اور ذلت کا عذاب ان کو نصیب نہیں ہوگا۔ اگر ایسا ہو تو دنیا تباہ ہو جائے اور صادق اور کاذب میں کوئی امر فارق نہ رہے۔“ (اشتہار ۱۶ اگست ۱۹۰۶ء، مشمولہ حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۳۱۱ حاشیہ)

۴۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ”فرشتوں کی کھنچی ہوئی تلوار سے آسمانی عذاب مراد ہے کہ جو بغیر ذریعہ انسانی ہاتھوں کے ظاہر ہوگا۔“ (اشتہار ۱۶ اگست ۱۹۰۶ء، مشمولہ حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۳۱۱ حاشیہ)

۵۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ”یعنی ٹونے یہ غور نہ کی کہ کیا اس زمانہ میں اور اس نازک وقت میں اُمّتِ محمدیہ کے لئے کسی دجال کی ضرورت ہے یا کسی مصلح اور مجدد کی۔“

(اشتہار ۱۶ اگست ۱۹۰۶ء، مشمولہ حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۳۱۱ حاشیہ)

۲ برہمن اوتار سے مقابلہ کرنا اچھا نہیں۔

۳ رَبِّ فَرِّقْ بَيْنَ صَادِقٍ وَكَاذِبٍ۔ ۴ أَنْتَ تَرَى كُلَّ مَصْلِحٍ وَوَصَادِقٍ“<sup>۱</sup>

(بدرجلد ۲ نمبر ۲۲ مورخہ ۳۱ مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱۹ مورخہ ۳۱ مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۳۱ مئی ۱۹۰۶ء روز یک شنبہ ”اَللّٰهُ يَعْلَمُ فَمَنْ هَذَا۔ ۲ روز محشر۔ ۳ اِنَّا اَخَذْنَا نَاك

بِعَذَابِ اَلَيْحٍ۔ خدا کی پاک وحی ایک نئے مخالف شدہ کے بارے میں ہے۔ پڑھنے والے سمجھ لیں۔“

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۵۰)

مئی ۱۹۰۶ء ” فرمایا۔ چند روز ہوئے میں نے دیکھا تھا (رؤیا کہ) بہت سے زبور ہیں اور میں ان کو

کپڑے میں پکڑ کر مار رہا ہوں۔“

(بدرجلد ۲ نمبر ۲۳ مورخہ ۷ جون ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۲۰ مورخہ ۱۰ جون ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

مئی ۱۹۰۶ء ” اَوَسَيَجْزِي اللّٰهُ الشَّاكِرِيْنَ۔ ۲ يُلْقِي الرُّوْحَ عَلٰی مَنْ يَّشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ مِنْ

عِنْدِهِ۔ ۳ دنیا کی بھی کامیابی ہو جائے گی اور آخرت کی بھی کامیابی ہو جائے گی۔ ۴ مونہہ کی زردی جاتی

رہتی ہے۔“

۴ جون ۱۹۰۶ء (الف) ”رؤیا۔ دیکھا کہ میں ایک جگہ ہوں اور وہاں ایک چادر ایک اونچی جگہ پر

رکھی ہوئی ہے۔ اتنے میں ایک چڑ آیا اور اس چادر پر بیٹھ گیا۔ تب میں نے اس کو پکڑ لیا اور کہا کہ جس طرح

بنی اسرائیل کے واسطے آسمان سے پرند اترتے تھے اسی طرح ہمارے واسطے ہے۔“

(بدرجلد ۲ نمبر ۲۳ مورخہ ۷ جون ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۲۰ مورخہ ۱۰ جون ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۱ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ”یعنی اے میرے خدا صادق اور کاذب میں فرق کر کے دکھلا۔ تو

جانتا ہے کہ صادق اور مصلح کون ہے۔ اس فقرہ الہامیہ میں عبدالحکیم خاں کے اس قول کا رد ہے جو وہ کہتا ہے کہ صادق

کے سامنے شریرفنا ہو جائے گا۔ پس چونکہ وہ اپنے تئیں صادق ٹھہراتا ہے۔ خدا فرماتا ہے کہ تو صادق نہیں ہے میں صادق

اور کاذب میں فرق کر کے دکھلاؤں گا۔“ (اشتہار ۱۶ اگست ۱۹۰۶ء مشمولہ کتاب حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۴۱۱ حاشیہ)

۲ (ترجمہ از ناشر) اللہ حقیقت سے واقف ہے یہ کون ہے؟ ہم نے تجھے دردناک عذاب کے ساتھ پکڑا۔

۳ (ترجمہ از ناشر) اور اللہ تعالیٰ شکر گزار بندوں کو ضرور جزا دے گا۔ ۲ وہ (خدا) اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا

ہے اس پر اپنی جناب سے نبوت کی روح ڈال دیتا ہے۔



(ب) ”مجھے یاد ہے کہ جب نظام الدینؑ کے لئے میں نے دعا کی تب خواب میں دیکھا کہ ایک چڑا اڑتا ہوا میرے ہاتھ میں آگیا اور اُس نے اپنے تئیں میرے حوالہ کر دیا اور میں نے کہا کہ یہ ہمارا آسمانی رزق ہے جیسا کہ بنی اسرائیل پر آسمان سے رزق اُتراتا تھا۔“

(از مکتوب بنام نواب محمد علی خان صاحبؒ۔ مکتوبات احمد جلد ۲ صفحہ ۳۰۰ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

۵/جون ۱۹۰۶ء ”مَا أُرْسِلَ نَبِيٌّ إِلَّا أَحْزَىٰ بِهِ اللَّهُ قَوْمًا لَا يُؤْمِنُونَ ۲ يُلْقِي الرُّوحَ عَلَىٰ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ ۳ خدائے کی فیلنگ اور خدا کی مہر نے کتنا بڑا کام کیا۔“

(بدر جلد ۲ نمبر ۲۳ مورخہ ۷ جون ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ حکم جلد ۱۰ نمبر ۲۰ مورخہ ۱۰ جون ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ”نظام الدین نام سیالکوٹ میں ایک مستری ہے۔ چند روز ہوئے اس کا ایک خط میرے نام آیا..... اس کا مضمون یہ تھا کہ میں فوجداری جرم میں گرفتار ہو گیا ہوں اور کوئی صورت رہائی کی نظر نہیں آتی۔ اس بے قراری میں میں نے یہ نذر مانی ہے کہ اگر خدا تعالیٰ اس خوفناک مقدمہ سے رہا کر دے تو میں مبلغ پچاس روپیہ نقد آپ کی خدمت میں بلا توقف ادا کر دوں گا۔ اتفاق ایسا ہوا کہ جب اس کا خط پہنچا تو مجھے خود روپیہ کی ضرورت تھی۔ تب میں نے دعا کی کہ اے خدائے قادر و کریم! اگر تو اس شخص کو اس مقدمہ سے رہائی بخشے تو تین طور کا فضل تیرا ہوگا۔ اول یہ کہ یہ مضطر آدمی اس بلا سے رہائی پا جائے گا۔ دوم مجھے جو اس وقت روپیہ کی ضرورت ہے میرا مطلب کسی قدر پورا ہوگا۔ سوم تیرا ایک نشان ظاہر ہو جائے گا۔ دُعا کرنے سے چند روز بعد نظام الدین کا خط آیا..... اور دوسرے روز پچاس روپے آگئے۔“ (از مکتوب بنام نواب محمد علی خان صاحبؒ۔ مکتوبات احمد جلد ۲ صفحہ ۲۹۹ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

۲۔ (ترجمہ) اکوئی نبی نہیں بھیجا گیا مگر خدا نے اس کی وجہ سے ایک قوم کو رسوا کیا جو ایمان نہیں لاتے تھے۔ ۲ خدا اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے نبوت کی رُوح اس پر ڈالتا ہے۔ (بدر مورخہ ۷ جون ۱۹۰۶ء صفحہ ۲)

۳۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ”اس کے یہ معنی ہیں کہ خدا نے اس زمانہ میں محسوس کیا کہ یہ ایسا فاسد زمانہ آگیا ہے جس میں ایک عظیم الشان مصلح کی ضرورت ہے اور خدا کی مہر نے یہ کام کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنے والا اس درجہ کو پہنچا کہ ایک پہلو سے وہ امتی ہے اور ایک پہلو سے نبی۔ کیونکہ اللہ جل شانہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صاحب خاتم بنایا یعنی آپ کو افاضہ کمال کے لئے مہر دی جو کسی اور نبی کو ہرگز نہیں دی گئی۔ اسی وجہ سے آپ کا نام خاتم النبیین ٹھہرا۔ یعنی آپ کی پیروی کمالات نبوت بخشی ہے اور آپ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے اور یہ قوت قدسیہ کسی اور نبی کو نہیں ملی۔“

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۰۰، ۹۹ حاشیہ)

۱/ جون ۱۹۰۶ء (الف) ۱۔ ”بذریعہ الہام الہی معلوم ہوا کہ میاں منظور محمد صاحب کے گھر میں، یعنی محمدی بیگم کا ایک لڑکا پیدا ہوگا جس کے دو نام ہوں گے۔

## ۱۔ بشیر الدولہ ۲۔ عَالَمُ کَبَاب

یہ ہر دو نام بذریعہ الہام الہی معلوم ہوئے اور ان کی تعبیر اور تفہیم یہ ہے۔

۱۔ بشیر الدولہ سے یہ مراد ہے کہ وہ ہماری دولت اور اقبال کے لئے بشارت دینے والا ہوگا۔ اُس کے پیدا ہونے کے بعد (یا اس کے ہوش سنبھالنے کے بعد) زلزلہ عظیمہ کی پیشگوئی اور دوسری پیشگوئیاں ظہور میں آئیں گی اور گروہ کثیر مخلوقات کا ہماری طرف رجوع کرے گا اور عظیم الشان فتح ظہور میں آئے گی۔

۲۔ عالم کباب سے یہ مراد ہے کہ اُس کے پیدا ہونے کے بعد چند ماہ تک یا جب تک کہ وہ اپنی بُرائی بھلائی شناخت کرے دنیا پر ایک سخت تباہی آئے گی۔ گویا دنیا کا خاتمہ ہو جائے گا۔ اس وجہ سے اس لڑکے کا نام عالم کباب رکھا گیا۔ غرض وہ لڑکا اس لحاظ سے کہ ہماری دولت اور اقبال کی ترقی کے لئے ایک نشان ہوگا بشیر الدولہ کہلائے گا اور اس لحاظ سے کہ مخالفوں کے لئے قیامت کا نمونہ ہوگا عالم کباب کے نام سے موسوم ہوگا۔“ (بدر جلد ۲ نمبر ۲۴ مورخہ ۱۳ جون ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۲۰ مورخہ ۱۰ جون ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

(ب) ۲۔ ”اس کے بعد معلوم ہوا کہ اس لڑکے کے دو نام اور ہیں۔

۱۔ ایک شادی خان کیونکہ وہ اس جماعت کے لئے شادی کا موجب ہوگا۔  
۲۔ دوسرے کلمۃ اللہ خان کیونکہ وہ خدا کا کلمہ ہوگا جو ابتداء سے مقرر تھا اس زمانہ میں پورا ہو جائے گا اور ضرور ہے کہ خدا اس لڑکے کی والدہ کو زندہ رکھے جب تک یہ پیشگوئی پوری ہو اور گذشتہ الہام اے وارڈ اینڈ ٹو گرل اسی پیشگوئی کو بیان کرتا ہے جس کے معنی ہیں ایک کلمہ اور دو لڑکیاں۔ کیونکہ میاں منظور محمد کی دو لڑکیاں ہیں اور جب کلمۃ اللہ پیدا ہوگا تب یہ بات پوری ہو جائے گی ایک کلمہ اور دو لڑکیاں۔“

(بدر جلد ۲ نمبر ۲۴ مورخہ ۱۳ جون ۱۹۰۶ء صفحہ ۲ حاشیہ)

(ج) ”اللہ تعالیٰ اُس کو سلامت رکھنا نہیں چاہتا۔ خدا تمہیں سلامت رکھے۔

۲ یَنْصُرْكَ رِجَالٌ نُّوحِي إِلَيْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ۔ ۳ يَأْتُونَ مِنْ كُلِّ فِجٍّ عَمِيقٍ۔ ۴ يَأْتِيكَ مِنْ كُلِّ

۱۔ (ترجمہ از مرتب) ۲ وہ لوگ تیری مدد کریں گے جن کو ہم آسمان سے وحی کریں گے۔ ۳ ہر ایک دُور کی راہ سے آئیں گے ۴ ہر ایک دُور

فَجَّ عَيْنِي ۵ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ ۶ يَسِّرْنَا لَكَ الْأُمُورَ ۷ وَلَا تَصْعِقْ لِخَلْقِ اللَّهِ وَلَا تَنْسَمَ مِنَ النَّاسِ ۸ نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ غَضَبِ الْحَلِيمِ ۹ وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ قَالُوا إِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُونَ ۱۰ رَبِّ أَرْنَا أَنْوَارَكَ الْكَلْبِيَّةَ ۱۱ إِنَّهُ نَازِلٌ مِنَ السَّمَاءِ مَا يُرْضِيكَ ۱۲ رَبِّ أَرِنِي أَنْوَارَكَ الْكَلْبِيَّةَ ۱۳ إِنِّي أَنْزَرْتُكَ وَاخْتَرْتُكَ ۱۴ وَإِنَّهُ نَازِلٌ مِنَ السَّمَاءِ مَا يُرْضِيكَ ۱۵ دُونَ شَانِ ظَاهِرِ هَوْنِ گے۔ ۱۶ محمدی کے بیٹے کے دونام ظاہر کئے گئے۔ بشیر الدولہ اور عالم کباب ۱۷ وَقَدْ كَانَ فِيهَا أَنْزَلٌ رَحْمَةً ۱۸ تُرْزِقُونَ فِيهَا“ ۱۹

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۲۱، ۲۲۰، ۲۳۹، ۲۳۸)

(د) إِنَّا أَخَذْنَا هَابِعَذَابِ الْيَمِيمِ ۲۰

(بدر جلد ۲ نمبر ۲۳ مورخہ ۱۳ جون ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۲۰ مورخہ ۱۰ جون ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

بقیہ ترجمہ۔ کی راہ سے تیرے پاس تحائف لائیں گے۔ ۵ تم پر سلام ہو۔ تم پاک ہو۔ ۶ تیری خاطر ہم نے امور کو آسان کر دیا۔ ۷ اور جو لوگ تیرے پاس آئیں گے، تجھے چاہیے کہ اُن سے بد خلقی نہ کرے اور ان کی کثرت کو دیکھ کر تھک نہ جائے۔ ۸ ہم حلیم کے غضب سے اللہ کی پناہ میں آتے ہیں۔ ۹ اور جب انہیں کہا جاتا ہے کہ زمین میں فساد نہ کرو تو وہ کہتے ہیں کہ ہم تو محض اصلاح کرنے والے ہیں۔ ۱۰ اے میرے رب ہمیں اپنے تمام انوار دکھا۔ ۱۱ اور آسمان سے ایک ایسا امر اترنے والا ہے جو تجھے خوش کر دے گا۔ ۱۲ اے میرے رب مجھے اپنے تمام انوار دکھا۔ ۱۳ میں نے تجھے روشن کیا اور تجھے برگزیدہ کیا۔ ۱۴ آسمان سے ایک ایسا امر اترنے والا ہے جو تجھے خوش کر دے گا۔

۱۔ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؒ) اس میں سعد اللہ لدھیانوی اور ڈاکٹر ڈوئی امریکن کی ہلاکت کی طرف اشارہ ہے چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

”ممالک مشرقیہ میں تو سعد اللہ لدھیانوی میری پیشگوئی اور مبالغہ کے بعد جنوری کے پہلے ہفتہ میں ہی نمودیا پلیگ سے مر گیا۔ یہ تو پہلا نشان تھا اور دوسرا نشان اس سے بہت ہی بڑا ہوگا جس میں فتح عظیم ہوگی۔ سو وہ ڈوئی کی موت ہے جو مالک مغربیہ میں ظہور میں آئی..... اس سے خدا تعالیٰ کا وہ الہام پورا ہوا کہ میں دو نشان دکھاؤں گا۔“

(تمتہ حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۵۱۰)

۲۔ (ترجمہ از مرتب) ۱۷ اور یقیناً اس نے اس میں رحمت نازل کی۔ ۱۸ اس میں تم رزق دینے جاؤ گے۔

۳۔ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۱۳ جون ۱۹۰۶ء صفحہ ۲ اور الحکم مورخہ ۱۰ جون ۱۹۰۶ء صفحہ ۱ میں الہام نمبر ۶، ۸، ۱۱ تا ۱۶

و ۱۶ تا ۱۸ کے علاوہ باقی الہامات ترتیب کے اختلاف سے درج ہیں۔

(بدر مورخہ ۱۳ جون ۱۹۰۶ء صفحہ ۲)

۴۔ (ترجمہ) ہم دردناک عذاب کے ساتھ اس کو پکڑیں گے۔

(ھ) ”إِنِّي أُرِيكَ مَا يُرِيضِيكَ“<sup>۱</sup>

(الاستفتاء، ملحقہ حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۷۰۲)

۸/جون ۱۹۰۶ء (رؤیا)

”اس رات مولوی عبدالکریم دیکھے ان کے ہاتھ میں.....<sup>۲</sup> پھر الہام ہوا۔

آپ کی برکت نے ان کا مونہہ بند کر دیا۔“

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۵۲)

۱۱/جون ۱۹۰۶ء ۱۔ ”رؤیا۔ دیکھا کہ پندرہ سولہ نوجوان عورتیں خوبصورت اور نہایت خوش لباس پہنے ہوئے میرے سامنے آئی ہیں۔ میں نے اس خیال سے کہ یہ جوان عورتیں ہیں منہ اُن سے پھیر لیا اور اُن سے پوچھا کہ تم کیسے آئی ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہم تو آپ کے پاس ہی آئی ہیں۔ پھر انہوں نے وہیں ہمارے دالان میں ڈیرے لگا دیئے۔

فرمایا۔ رؤیا میں عورت سے مُراد اقبال اور فتح مندی اور تائید الہی ہوتی ہے۔ اس رؤیا میں یہ بھی معلوم ہوا کہ انہیں عورتوں میں وہ بھی ایک عورت تھی جو پہلے کبھی آئی تھی۔ فرمایا اس میں اشارہ ایک پُرانے رؤیا کی طرف تھا جو حضرت والد صاحب کی وفات کے چند یوم بعد میں نے دیکھا کہ میں ایک پڑھی پر بیٹھا ہوں تو ایک عورت نوجوان عمدہ لباس پہنے ہوئے تیس<sup>۳</sup> بتیس<sup>۳</sup> سال کی میرے سامنے آئی اور اس نے کہا کہ میرا ارادہ اب اس گھر سے چلے جانے کا تھا مگر تمہارے لئے رہ گئی ہوں۔“

۲۔ ”ایک زلزلہ کا نظارہ دکھائی دیا اور ساتھ ہی اس کے الہام ہوا۔

لِيَمُنَ الْمَلِكُ الْيَوْمَ . لِلَّهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ“<sup>۴</sup>

۱۔ (ترجمہ از مرتب) میں تجھے وہ دکھاؤں گا جو تجھے راضی کر دے گا۔

۲۔ یہ حصہ پڑھانہ جاسکا۔ (ناشر)

۳۔ (نوٹ از سید عبدالحی) دیکھیے رؤیا ۶۷۱۸ء بحوالہ ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۲۰۵، ۲۰۶

۴۔ (بدر مورخہ ۱۳/جون ۱۹۰۶ء صفحہ ۲)

۵۔ (ترجمہ) آج ملک کس کا ہے۔ اللہ تعالیٰ واحد قہار کا ہے۔

۳۔ ”مقبولوں میں قبولیت کے نمونے اور علامتیں ہوتی ہیں اور ان کی تعظیم ملوک اور ذوی الجبروت کرتے ہیں اور ان پر کوئی غالب نہیں ہو سکتا اور سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں۔ فرشتوں کی کھنچی ہوئی تلوار تیرے آگے ہے۔ اِنَّا اَحَدْنَاكَ بِعَذَابِ اَلَيْحٍ۔<sup>۱</sup> پرٹونے وقت کو نہ پہچانا نہ دیکھنا نہ جانا۔“

(بدرجلد ۲ نمبر ۲۴ مورخہ ۱۳ جون ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۲۱ مورخہ ۱۷ جون ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۱۲ جون ۱۹۰۶ء ”ا ہر کجا باشی، خوش باشی۔<sup>۲</sup> يَكَاذُ الْبَرِّقُ يَخْطُفُ اَبْصَارَهُمْ۔“<sup>۳</sup>

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۳۶)

۱۳ جون ۱۹۰۶ء ”وَ اِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوا فِي الْاَرْضِ قَالُوا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُونَ۔“<sup>۴</sup>

(بدرجلد ۲ نمبر ۲۵ مورخہ ۲۱ جون ۱۹۰۶ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۲۱ مورخہ ۱۷ جون ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۱۶ جون ۱۹۰۶ء ”زلزلہ آنے کو ہے،“<sup>۵</sup>

(بدرجلد ۲ نمبر ۲۵ مورخہ ۲۱ جون ۱۹۰۶ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۲۱ مورخہ ۱۷ جون ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

جون ۱۹۰۶ء ۱۔ ”اناصر الدین۔ ۲ فاتح الدین۔ ۳ هَذَا يَوْمٌ مُّبَارَكٌ۔“<sup>۶</sup>

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۲۰)

۱ متعلق ڈاکٹر عبدالکیم مرتد۔ (مرزا بشیر احمد)

۲ (ترجمہ از مرتب) ہم نے تجھے دردناک عذاب کے ساتھ پکڑا۔

۳ (ترجمہ از مرتب) ۱ جہاں رہو خوش رہو۔ ۲ بجلی ان کی آنکھیں اچک لینے کو ہے۔

۴ (نوٹ از ناشر) بدرمورخہ ۱۳ جون ۱۹۰۶ء صفحہ ۲ میں یہ دونوں الہامات ترتیب کے فرق سے مندرج ہیں نیز

ان کی تاریخ نزول ۱۳ جون ۱۹۰۶ء ہے۔

۵ (ترجمہ) اور جب انہیں کہا جاتا ہے کہ زمین پر فساد مت مچاؤ تو کہتے ہیں کہ ہم تو اصلاح کرتے ہیں۔

۶ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمس<sup>۷</sup>) یہ زلزلہ ۲۱ جولائی ۱۹۰۶ء کورات کے قریباً دو بجے آیا۔

(بدرمورخہ ۲۶ جولائی ۱۹۰۶ء)

۷ (نوٹ از ناشر) بدرمورخہ ۲۱ جون ۱۹۰۶ء صفحہ ۲ اور الحکم مورخہ ۱۰ جولائی ۱۹۰۶ء صفحہ ۱ میں ان الہامات کی

تاریخ ۱۹ جون ۱۹۰۶ء درج ہے۔

۸ (ترجمہ از مرتب) ۳ یہ مبارک دن ہے۔

۲۔ ”اسمائے پسرِ محمدی

۱ بشیر الدولہ ۲ عالم کباب ۳ شادی خاں ۴ کلمۃ اللہ خان ۵ کلمۃ العزیز ۶ وارڈ ۷ ناصر الدین

۸ فاتح الدین۔“ ۱ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۱۹)

۲۰/جون ۱۹۰۶ء ”اشیطان پر بہر حال تم نے تسلط پالیا۔ ۲ وَقَالُوا لَسْتَ مُرْسَلًا۔

قُلْ كَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَ اللَّهِ عِلْمُ الْكِتَابِ۔“

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۱۸)

(ترجمہ) اور کہیں گے کہ یہ خدا کا فرستادہ نہیں۔ کہہ میری سچائی پر خدا گواہی دے رہا ہے اور وہ لوگ

گواہی دیتے ہیں جو کتاب اللہ کا علم رکھتے ہیں۔ (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۹۴)

۲۱/جون ۱۹۰۶ء روز پنج شنبہ ۱۔ ”الہام۔ یَنْصُرُكُمْ اللَّهُ فِي وَقْتٍ عَزِيزٍ۔“

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۱۷)

(ترجمہ) خدا ایک عزیز وقت میں تمہاری مدد کرے گا۔ (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۹۴)

۲۔ (خواب) ”اس وقت جو قریب نو بجے دن کے ہوگا روز پنج شنبہ ۲۱/جون ۱۹۰۶ء میں نے خواب

میں دیکھا کہ ملائیس الدین میاں فضل الہی ایک بڑا خوان اگور کالایا ہے جس میں بہت سے اگور کے خوشے ہیں اور بعض ان میں سے موتیوں کی طرح کھڑے ہیں اور بعض الگ الگ دانے ہیں جن کا ایک ڈھیر خوان میں لگا ہوا ہے اور سفید اور چمکدار اور خوبصورت معلوم ہوتے ہیں اور میں ایک چارپائی پر لیٹا ہوں میں دیکھ کر کھڑا ہو گیا یعنی چارپائی پر ہی کھڑا ہو گیا اور میرے دل میں خیال آیا کہ مرزا افضل بیگ نے یہ اگور بھیجا ہے اور کبھی خیال آتا تھا کہ کچھ اس نے اپنے پاس بھی رکھ لیا ہے اور کبھی خیال آتا تھا کہ سب کا سب ہی بھیج دیا ہے۔ اگور بہت ہیں اور جیسا کہ میں کھڑا ہوں ایسا ہی نمیس الدین میرے دکھلانے کے لئے کھڑا ہے اور دانے ہاتھ میں اس کے خوان اگور ہے وقت قریب دس بجے دن کے معلوم ہوتا ہے اور دروازے کے پاس میری چارپائی ہے۔

۱۔ Word (کلمہ)

۲۔ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۲۱/جون ۱۹۰۶ء صفحہ ۳ اور الحکم مورخہ ۲۳/جون ۱۹۰۶ء صفحہ ۱ میں یہ اسماء ترتیب کے

اختلاف سے درج ہیں نیز ان سے قبل یہ تحریر ہے۔

”میاں منظور محمد صاحب کے اُس بیٹے کے نام جو بطور نشان ہوگا بذریعہ الہام الہی مفصلہ ذیل معلوم ہوئے۔“

تعطیر الا نام میں تعبیر یہ لکھی ہے کہ دائمی رزق اور وسیع رزق اور ذخیرہ خور رزق اور دنیا کی تازگی ہے۔ اور ایک خوشہ اس کا ہزار درم تک ہے۔ اور نیز اس کی تعبیر مرض سے شفا اور بہتری ہے کیونکہ حضرت نوح کو سئل ہو گئی تھی اور خدا تعالیٰ کا ان کو حکم ہوا تھا کہ انکو رکھاؤ۔ پس انگور سے سئل جاتی رہی تھی۔

اور انگور سے مراد وہ منافع ہیں جو عورتوں سے یا عورتوں کے سبب سے حاصل ہوتے ہیں اور وہ رزق پاک ہے اور اُلفت اور محبت پر دلالت کرتا ہے یعنی ایسے شخص سے لوگ محبت کرتے ہیں اور کریم لوگوں کی طرف سے رزق پہنچتا ہے۔ ۲۱/ جون ۱۹۰۶ء روز پنج شنبہ۔“ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۱۷، ۲۱۵، ۲۱۴، ۲۱۳، ۲۱۲، ۲۱۱)

**۲۳/ جون ۱۹۰۶ء** ”خوش قسمتی سے میرا بیڑا پار ہو گیا۔ ۲ رَبِّ اِنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَاَنْتَصِرُ۔“

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۵۱)

(ترجمہ) اے میرے خدا میں مغلوب ہوں میرا انتقام دشمنوں سے لے۔

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۰۷)

**۲۸/ جون ۱۹۰۶ء** ”آج ۲۸ جون ۱۹۰۶ء کو معلوم ہوا اس لڑکے کا نام کلمتہ اللہ خان بھی ہوگا اور شادی خان بھی نام ہوگا۔

۲ اُس کی تعظیم ملوک اور ذوالجبروت کرتے ہیں۔ ۳ لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ لِلَّهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ۔“

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۳۷)

(ترجمہ) اُس دن کہا جائے گا آج کس کا ملک ہے کیا اس خدا کا ملک نہیں جو سب پر غالب ہے۔

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۹۶)

**جون ۱۹۰۶ء** ”اِنِّیْ مَعَ الْكُفَّارِ اَتَيْكَ بَعْتَةً۔ ۲ مَا اُرْسِلَ نَبِیٌّ اِلَّا اَخْزٰی بِهٖ اللّٰهُ قَوْمًا لَا یُؤْمِنُوْنَ۔ ۳ اللّٰهُ تَعَالٰی اُس کو سلامت رکھنا نہیں چاہتا۔ ۴ خدا تمہیں سلامت رکھے۔

۱ (ترجمہ از ناشر) میں مسلح لوگوں کے ساتھ اچانک تیری مدد کو آؤں گا۔ ۲ کوئی نبی نہیں بھیجا گیا مگر خدا نے اس کی وجہ سے اس قوم کو رسوا کیا جو ایمان نہیں لاتے۔

۳ (نوٹ از ناشر) ان معنوں کے لئے دیکھئے لسان العرب زیر لفظ ”کفر“

۵ يَا تَيْبِكَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَيْبِي - ۶ يَا تُونَّ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَيْبِي - ۷ يَنْصُرْكُمْ رِجَالٌ تُؤْجِي  
إِلَيْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ - ۸ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ - ۹ يَسِّرْنَا لَكَ الْأُمُورَ - ۱۰

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۴۵، ۲۴۴، ۲۴۳)

۱۹۰۶ء ”اوہ کام جو تم نے کیا خدا کی مرضی کے موافق نہیں ہوگا۔ ۲ اِنَّا عَفَوْنَا عَنْكَ - ۳ اِنَّا عَفَوْنَا  
عَنْكَ - ۴ اَنْتَ لَيِّنٌ وَ اَرْضُكَ لَيِّنَةٌ - ۵ يَا رَبِّ كُلُّ شَيْءٍ خَادِمٌ لَكَ رَبِّ فَاحْفَظْنِي وَ اَنْصُرْنِي  
وَ اَرْحَمْنِي - ۶ اِنِّي خَافُظَكَ - ۷ اِنِّي حَفِيظٌ عَلَيْهِمْ - ۸ مَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ - ۹

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۰۹، ۲۰۸)

جولائی ۱۹۰۶ء ”۱ اُدْعُوْنِي اَسْتَجِبْ لَكُمْ - ۲ اِنِّي مَعَ الْاُقْوَابِ اِتَيْبِكَ بَعْتَةً - ۳

(بدرجلد ۲ نمبر ۲۶-۲۸ مورخہ ۱۲ جولائی ۱۹۰۶ء صفحہ ۲-۲ حکم جلد ۱۰ نمبر ۲۳ مورخہ ۱۰ جولائی ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۸ جولائی ۱۹۰۶ء ”میرا لڑکا مبارک احمد خسرہ کی بیماری سے سخت گھبراہٹ اور اضطراب میں تھا۔  
ایک رات تو شام سے صبح تک تڑپ تڑپ کر اُس نے بسر کی اور ایک دم نیند نہ آئی اور دوسری رات میں اُس  
سے سخت تر آثار ظاہر ہوئے اور بیہوشی میں اپنی بوٹیاں توڑتا تھا اور ہڈیاں کرتا تھا اور ایک سخت خارش بدن  
میں تھی۔ اس وقت میرا دل درد مند ہوا اور الہام ہوا۔

اُدْعُوْنِي اَسْتَجِبْ لَكُمْ

۱ (ترجمہ از ناشر) ۵ ہر دور کی راہ سے تیرے پاس مدد پہنچے گی۔ ۶ اور تیرے پاس اس کثرت سے لوگ آئیں گے  
کہ جن راہوں سے وہ آئیں گے وہ گہری ہو جائیں گی۔ تمہاری مدد وہ لوگ کریں گے جن کے دلوں پر ہم آسمان سے وحی  
کریں گے۔ ۸ تم پر سلام ہو۔ تم شرک سے پاک ہو گئے۔ ۹ ہم نے تمام امور کو تیرے لئے آسان کر دیا۔

۲ (ترجمہ از ناشر) ۲ ہم نے تجھے معاف کیا۔ ۳ ہم نے تجھے معاف کیا۔ ۴ تو نرم دل ہے اور تیری زمین (یعنی طینت)  
بھی نرم ہے۔ ۵ اے میرے رب! ہر ایک چیز تیری خدمت گزار ہے۔ اے میرے رب! پس میری حفاظت فرما اور میری  
مدد فرما اور مجھ پر رحم فرما۔ ۶ میں تیری حفاظت کروں گا۔ ۷ میں ان پر نگران ہوں۔ ۹ کوئی نفس اذن الہی کے بغیر نہیں  
سکتا۔ ۱۰ (ترجمہ) ۱ مجھ سے دعا مانگ میں قبول کروں گا۔ ۲ میں فوجوں سمیت تیرے پاس اچانک آؤں گا۔

(بدرمورخہ ۱۲ جولائی ۱۹۰۶ء صفحہ ۲)

۱۱ (ترجمہ از مرتب) میرے حضور دعا کرو میں تمہاری دعا قبول کروں گا۔



تب معادعا کے بعد مجھے کشفی حالت میں معلوم ہوا کہ اس کے بستر پر چوہوں کی شکل پر بہت سے جانور پڑے ہیں اور وہ اُس کو کاٹ رہے ہیں اور ایک شخص اُٹھا اور اُس نے تمام وہ جانور اکٹھے کر کے ایک چادر میں باندھ دیئے اور کہا اس کو باہر پھینک آؤ اور پھر وہ کشفی حالت جاتی رہی اور میں نہیں جانتا کہ پہلے وہ کشفی حالت دُور ہوئی یا پہلے مرض دُور ہوگئی اور لڑکا آرام سے فجر تک سویا رہا۔“  
(حقیقۃ الوحی - روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۹۱، ۹۰ حاشیہ)

۱۰/ جولائی ۱۹۰۶ء ”ادیکھ میں آسمان سے تیرے لئے برسوں گا اور زمین سے نکالوں گا پروہ جو تیرے مخالف ہیں پکڑے جائیں گے۔ ۲ صحن میں ندیاں چلیں گی اور سخت زلزلے آئیں گے۔  
۳ یَاتُونَ مِنْ كُلِّ فَجِّ عَمِيقٍ۔ ۴ یَاتِيكَ مِنْ كُلِّ فَجِّ عَمِيقٍ۔ ۵ وَالْقِي بِه الرُّعْبُ الْعَظِيمُ۔  
۶ وَيَلُّ لِكُلِّ هُمَزَةٍ لُمَزَةٍ۔ ۷ سَأُكْرِمُكَ اِكْرَامًا عَجَبًا۔ ۸ دنیا کی بھی کامیابی ہو جائے گی اور آخرت بھی کی کامیابی ہو جائے گی۔ ۹ هَلْ آتَاكَ حَدِيثُ الزَّلْزَلَةِ مِنْ طُلُوعِ الشَّمْسِ۔ ۱۰ تَأْتِي عَلَيْهِمْ اَيَّامٌ مُبَارَكَةٌ۔ ثُمَّ يَكْفِرُونَ لَهُمْ وَيَكْثُرُ دُنْيَاهُمْ وَمَا عَلَيْهَا فَتَنْزِلُ عَلَيْهِمُ الْمَصَابِئُ وَلَا يَضُرُّهُمْ اللهُ اِلَى حَيَاتِكُمْ۔“  
(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۰۵، ۲۰۴)

۱ (نوٹ از سید عبدالحی) بدر مورخہ ۱۲/ جولائی ۱۹۰۶ء صفحہ ۲ والحکم مورخہ ۱۰/ جولائی ۱۹۰۶ء صفحہ ۱ پر یہ الہام مورخہ ۸/ جون ۱۹۰۶ء کا لکھا گیا ہے جو درست نہیں۔ صحیح تاریخ ۸/ جولائی ۱۹۰۶ء ہے جو حقیقۃ الوحی میں درج ہے۔  
۲ (ترجمہ از ناشر) ۳ لوگ دور دراز سے تیرے پاس آئیں گے۔ ۴ تیرے پاس دور دور سے ہدایا آئیں گے۔  
۵ اور اس کے ذریعہ ان کے دلوں میں رعب عظیم ڈال دیا گیا۔ ۶ ہلاکت ہو ہر غیبت کرنے والے سخت عیب جو کے لئے۔  
۷ میں تجھے ایسی بزرگی دوں گا جس سے لوگ تعجب میں پڑیں گے۔ ۸ کیا تجھے زلزلہ کی پیشگوئی خدا تعالیٰ سے نہیں پہنچی جو طلوع شمس سے شروع ہوگا یا طلوع شمس سے اس کے غلبہ اور شدت کا ظہور ہوگا۔ ۱۰ ان پر بابرکت ایام آئیں گے جن میں وہ اپنے لئے غلہ جمع کریں گے اور ان کے لئے اور جو کچھ دنیا میں ہے اس کے لئے دنیوی مال و منال بہت ہو جائے گا پھر ان پر مصائب نازل ہوں گے مگر تمہاری ہوتے ہوئے یعنی تمہاری زندگی میں خدا انہیں ضرر نہیں پہنچائے گا۔

”يَا أَحْمَدُ بَارَكَ اللَّهُ فِيكَ مَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ رَهِي

اے احمد خدا نے تجھ میں برکت رکھ دی ہے۔ جو کچھ تُو نے چلایا وہ تُو نے نہیں چلایا بلکہ خدا نے چلایا۔

الرَّحْمَنُ عَلَّمَ الْقُرْآنَ - لِتُنذِرَ قَوْمًا مَّا أُنذِرَ آبَاؤُهُمْ وَلِتُتَسَبِّحُن

خدا نے تجھے قرآن سکھلایا یعنی اس کے صحیح معنی تجھ پر ظاہر کئے تاکہ تُو ان لوگوں کو ڈراوے جن کے باپ دادے ڈرائے نہیں گئے اور تاکہ

سَبِيلُ الْمُجْرِمِينَ - قُلْ إِنِّي أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُؤْمِنِينَ -

مجرموں کی راہ کھل جائے یعنی معلوم ہو جائے کہ کون تجھ سے برگشتہ ہوتا ہے۔ کہہ میں خدا کی طرف سے مامور ہوں اور میں سب سے پہلے ایمان لانے والا ہوں۔

قُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ - إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا - كُلُّ بَرَكَةٍ مِّنْ مُحَمَّدٍ

کہہ حق آیا اور باطل بھاگ گیا اور باطل بھاگنے والا ہی تھا۔ ہر ایک برکت محمد

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَتَبَارَكَ مَنْ عَلَّمَهُ وَتَعَلَّمَ - وَقَالُوا إِنَّ هَذَا

صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہے۔ پس بڑا مبارک وہ ہے جس نے تعلیم دی اور جس نے تعلیم پائی۔ اور کہیں گے کہ یہ

إِلَّا اخْتِلَافٌ - قُلِ اللَّهُ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِي خَوْضِهِمْ يَلْعَبُونَ - قُلْ

وہی نہیں ہے یہ کلمات تو اپنی طرف سے بنائے ہیں۔ اُن کو کہہ وہ خدا ہے جس نے یہ کلمات نازل کئے پھر ان کو لہو و لعب کے خیالات میں چھوڑ دے۔ ان کو کہہ

إِنْ أَفْتَرَيْتُهُ فَعَلَيْ إِجْرَامٍ شَدِيدٍ - وَ مَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَى

اگر یہ کلمات میرا افترا ہے اور خدا کا کلام نہیں تو پھر میں سخت سزا کے لائق ہوں اور اُس انسان سے زیادہ ترکون ظالم ہے

عَلَى اللَّهِ كَذِبًا - هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَ دِينِ الْحَقِّ

جس نے خدا پر افترا کیا اور جھوٹ باندا۔ خدا وہ خدا ہے جس نے اپنا رسول اور اپنا فرستادہ اپنی ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا۔

لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ - لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَتِهِ - يَقُولُونَ أِنِّي لَكَ

تا اُس دین کو ہر قسم کے دین پر غالب کرے۔ خدا کی باتیں پوری ہو کر رہتی ہیں کوئی اُن کو بدل نہیں سکتا۔ اور لوگ کہیں گے کہ

هَذَا إِنْ هَذَا إِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ - وَأَعَانَهُ عَلَيْهِ قَوْمٌ آخَرُونَ -

یہ مقام تجھے کہاں سے حاصل ہوا؟ یہ جو الہام کر کے بیان کیا جاتا ہے یہ تو انسان کا قول ہے اور دوسروں کی مدد سے بنایا گیا ہے۔

أَفْتُلُونَ السِّحْرَ وَأَنْتُمْ تُبْصِرُونَ - هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ لِمَا تُوعَدُونَ -

اے لوگو! کیا تم ایک فریب میں دیدہ و دانستہ پھنستے ہو؟ جو کچھ تمہیں یہ شخص وعدہ دیتا ہے اس کا ہونا کب ممکن ہے۔

مِنْ هَذَا الَّذِي هُوَ مَهِينٌ جَاهِلٌ أَوْ مَجْنُونٌ. قُلْ عِنْدِي  
 پھر ایسے شخص کا وعدہ جو حقیر اور ذلیل ہے یہ تو جاہل ہے یا دیوانہ ہے جو بے ٹھکانے باتیں کرتا ہے ان کو کہہ کہ میرے پاس  
 شَهَادَةٌ مِّنَ اللَّهِ فَهَلْ أَنْتُمْ مُّسْلِمُونَ. قُلْ عِنْدِي شَهَادَةٌ مِّنَ اللَّهِ  
 خدا کی گواہی ہے پس کیا قبول کرو گے یا نہیں؟ پھر ان کو کہہ کہ میرے پاس خدا کی گواہی ہے۔

فَهَلْ أَنْتُمْ مُّؤْمِنُونَ. وَلَقَدْ لَبِثْتُ فِيكُمْ عُمُرًا مِّن قَبْلِهِ أَفَلَا تَعْقِلُونَ. هَذَا  
 پس کیا تم ایمان لاؤ گے یا نہیں؟ اور میں پہلے اس سے ایک مدت تک تم میں ہی رہتا تھا کیا تم سمجھتے نہیں؟ یہ  
 مِنْ رَّحْمَةِ رَبِّكَ يُتَمِّمُ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ. فَبَشِّرْ. وَمَا أَنْتَ بِنِعْمَةٍ رَبِّكَ  
 مرتبہ تیرے رب کی رحمت سے ہے وہ اپنی نعمت تیرے پر پوری کرے گا۔ پس اُنُو خوشخبری دے اور خدا کے فضل سے تُو

بِمَجْنُونٍ. لَكَ دَرَجَةٌ فِي السَّمَاءِ وَفِي الَّذِينَ هُمْ يُبْصِرُونَ. وَلَكَ  
 دیوانہ نہیں ہے۔ تیرا آسمان پر ایک درجہ اور ایک مرتبہ ہے اور نیز ان لوگوں کی نگاہ میں جو دیکھتے ہیں۔ اور تیرے لئے

نُرِّمُ آيَاتٍ وَنَهْدُهُمْ مَا يَعْمُرُونَ. الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَكَ الْمَسِيحَ  
 ہم نشان دکھائیں گے اور جو عمارتیں بناتے ہیں ہم ڈھادیں گے۔ اُس خدا کی تعریف ہے جس نے تجھے مسیح  
 ابْنَ مَرْيَمَ. لَا يُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْئَلُونَ<sup>۱</sup>. وَقَالُوا أَتَجْعَلُ  
 ابن مریم بنایا۔ وہ اُن کاموں سے پوچھا نہیں جاتا جو کرتا ہے اور لوگ اپنے کاموں سے پوچھے جاتے ہیں اور انہوں نے کہا کہ کیا تُو ایسے

۱ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ”خدا تعالیٰ کا پاک کلام جو میری کتاب براہین احمدیہ کے بعض مقامات  
 میں لکھا گیا ہے، اس میں خدا تعالیٰ نے تبصریح ذکر کر دیا ہے کہ کس طرح اُس نے مجھے عیسیٰ بن مریم ٹھہرایا۔ اس کتاب  
 میں پہلے خدا نے میرا نام مریم رکھا اور بعد اس کے ظاہر کیا کہ اس مریم میں خدا کی طرف سے رُوح پھونکی گئی اور پھر فرمایا کہ  
 رُوح پھونکنے کے بعد مریمی مرتبہ عیسوی مرتبہ کی طرف منتقل ہو گیا اور اس طرح مریم سے عیسیٰ پیدا ہو کر ابن مریم کہلایا۔ پھر  
 دوسرے مقام میں اسی مرتبہ کے متعلق فرمایا۔ فَأَجَاءَهُ الْمَخَاضُ إِلَىٰ جِذْعِ النَّخْلَةِ قَالِ يَا لَيْتَنِي مِتُّ قَبْلَ هَذَا  
 وَكُنْتُ نَسِيًّا مَّنْسِيًّا۔ اس جگہ خدا تعالیٰ ایک استعارہ کے رنگ میں فرماتا ہے کہ جب اس مامور میں مریمی مرتبہ سے  
 عیسوی مرتبہ کا تولد ہوا اور اس لحاظ سے یہ مامور ابن مریم بننے لگا۔ تو تبلیغ کی ضرورت جو دروزہ سے مشابہت رکھتی ہے

۲ یعنی براہین احمدیہ حصہ چہارم روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۶۶۳، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲، ۱۶۵۳، ۱۶۵۴، ۱۶۵۵، ۱۶۵۶، ۱۶۵۷، ۱۶۵۸، ۱۶۵۹، ۱۶۶۰، ۱۶۶۱، ۱۶۶۲، ۱۶۶۳، ۱۶۶۴، ۱۶۶۵، ۱۶۶۶، ۱۶۶۷، ۱۶۶۸، ۱۶۶۹، ۱۶۷۰، ۱۶۷۱، ۱۶۷۲، ۱۶۷۳، ۱۶۷۴، ۱۶۷۵، ۱۶۷۶، ۱۶۷۷، ۱۶۷۸، ۱۶۷۹، ۱۶۸۰، ۱۶۸۱، ۱۶۸۲، ۱۶۸۳، ۱۶۸۴، ۱۶۸۵، ۱۶۸۶، ۱۶۸۷، ۱۶۸۸، ۱۶۸۹، ۱۶۹۰، ۱۶۹۱، ۱۶۹۲، ۱۶۹۳، ۱۶۹۴، ۱۶۹۵، ۱۶۹۶، ۱۶۹۷، ۱۶۹۸، ۱۶۹۹، ۱۷۰۰، ۱۷۰۱، ۱۷۰۲، ۱۷۰۳، ۱۷۰۴، ۱۷۰۵، ۱۷۰۶، ۱۷۰۷، ۱۷۰۸، ۱۷۰۹، ۱۷۱۰، ۱۷۱۱، ۱۷۱۲، ۱۷۱۳، ۱۷۱۴، ۱۷۱۵، ۱۷۱۶، ۱۷۱۷، ۱۷۱۸، ۱۷۱۹، ۱۷۲۰، ۱۷۲۱، ۱۷۲۲، ۱۷۲۳، ۱۷۲۴، ۱۷۲۵، ۱۷۲۶، ۱۷۲۷، ۱۷۲۸، ۱۷۲۹، ۱۷۳۰، ۱۷۳۱، ۱۷۳۲، ۱۷۳۳، ۱۷۳۴، ۱۷۳۵، ۱۷۳۶، ۱۷۳۷، ۱۷۳۸، ۱۷۳۹، ۱۷۴۰، ۱۷۴۱، ۱۷۴۲، ۱۷۴۳، ۱۷۴۴، ۱۷۴۵، ۱۷۴۶، ۱۷۴۷، ۱۷۴۸، ۱۷۴۹، ۱۷۵۰، ۱۷۵۱، ۱۷۵۲، ۱۷۵۳، ۱۷۵۴، ۱۷۵۵، ۱۷۵۶، ۱۷۵۷، ۱۷۵۸، ۱۷۵۹، ۱۷۶۰، ۱۷۶۱، ۱۷۶۲، ۱۷۶۳، ۱۷۶۴، ۱۷۶۵، ۱۷۶۶، ۱۷۶۷، ۱۷۶۸، ۱۷۶۹، ۱۷۷۰، ۱۷۷۱، ۱۷۷۲، ۱۷۷۳، ۱۷۷۴، ۱۷۷۵، ۱۷۷۶، ۱۷۷۷، ۱۷۷۸، ۱۷۷۹، ۱۷۸۰، ۱۷۸۱، ۱۷۸۲، ۱۷۸۳، ۱۷۸۴، ۱۷۸۵، ۱۷۸۶، ۱۷۸۷، ۱۷۸۸، ۱۷۸۹، ۱۷۹۰، ۱۷۹۱، ۱۷۹۲، ۱۷۹۳، ۱۷۹۴، ۱۷۹۵، ۱۷۹۶، ۱۷۹۷، ۱۷۹۸، ۱۷۹۹، ۱۸۰۰، ۱۸۰۱، ۱۸۰۲، ۱۸۰۳، ۱۸۰۴، ۱۸۰۵، ۱۸۰۶، ۱۸۰۷، ۱۸۰۸، ۱۸۰۹، ۱۸۱۰، ۱۸۱۱، ۱۸۱۲، ۱۸۱۳، ۱۸۱۴، ۱۸۱۵، ۱۸۱۶، ۱۸۱۷، ۱۸۱۸، ۱۸۱۹، ۱۸۲۰، ۱۸۲۱، ۱۸۲۲، ۱۸۲۳، ۱۸۲۴، ۱۸۲۵، ۱۸۲۶، ۱۸۲۷، ۱۸۲۸، ۱۸۲۹، ۱۸۳۰، ۱۸۳۱، ۱۸۳۲، ۱۸۳۳، ۱۸۳۴، ۱۸۳۵، ۱۸۳۶، ۱۸۳۷، ۱۸۳۸، ۱۸۳۹، ۱۸۴۰، ۱۸۴۱، ۱

فِيهَا مَنْ يَفْسِدُ فِيهَا قَالَ إِنَّي أَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُونَ۔ إِنَّي مُهَيِّنٌ

شخص کو خلیفہ بناتا ہے جو زمین پر فساد کرتا ہے۔ اُس نے کہا کہ اس کی نسبت جو کچھ میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے۔ میں اُس شخص کی اہانت

مَنْ أَرَادَ إِهَانَتِكَ۔ إِنَّي لَا يَخَافُ لَدَيَّ الْمُرْسَلُونَ۔ كَتَبَ اللَّهُ

کروں گا جو تیری اہانت کا ارادہ کرے گا۔ میرے قُرب میں میرے رسول کسی دشمن سے نہیں ڈرا کرتے۔ خدا نے لکھ چھوڑا ہے

لَا غَلِبَ لَنَا وَأَنَا وَرُسُلِي۔ وَهُمْ مِنْ بَعْدِ غَلِبِهِمْ سَيَغْلِبُونَ۔ إِنَّ اللَّهَ

کہ میں اور میرے رسول غالب رہیں گے اور وہ مغلوب ہونے کے بعد جلد غالب ہو جائیں گے۔ خدا اُن کے

مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوْا وَالَّذِينَ هُمْ مُحْسِنُونَ۔ أُرِيكَ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ۔

ساتھ ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور وہ جو نیکو کار ہیں۔ قیامت کے مشابہ ایک زلزلہ آنے والا ہے جو تمہیں دکھاؤں گا

إِنَّي أَحَافِظُ كُلَّ مَنْ فِي الدَّارِ وَامْتَأَزُوا الْيَوْمَ أَيُّهَا الْمَجْرُمُونَ۔ جَاءَ الْحَقُّ

اور میں ہر ایک کو جو اس گھر میں ہے نگہ رکھوں گا۔ اے مجرمو! آج تم الگ ہو جاؤ۔ حق آیا

وَزَهَقَ الْبَاطِلُ هَذَا الَّذِي كُنْتُمْ بِهِ تَسْتَعْجِلُونَ۔ بِشَارَةٍ تَلْقَاهَا النَّبِيُّونَ۔

اور باطل بھاگ گیا۔ یہ وہی ہے جس کے بارے میں تم جلدی کرتے تھے۔ یہ وہ بشارت ہے جو نبیوں کو ملی تھی۔

أَنْتَ عَلَى بَيْتِنَا مِنْ رَبِّكَ۔ كَفَيْتَكَ الْمُسْتَهْزِئِينَ۔ هَلْ أَتَيْتُكُمْ

تُو خدا کی طرف سے کھلی کھلی دلیل کے ساتھ ظاہر ہوا ہے۔ وہ لوگ جو تیرے پر ہنسی ٹھٹھا کرتے ہیں اُن کے لئے ہم کافی ہیں۔ کیا میں تمہیں

بقیہ حاشیہ۔ اس کو اُمت کی خشک جڑھ کے سامنے لائی۔ جس میں فہم اور تقویٰ کا پھل نہیں تھا اور وہ تیار تھے کہ ایسا دعویٰ

سن کر افتراء کی تہمتیں لگاویں اور دکھ دیں اور طرح طرح کی باتیں اُس کے حق میں کریں۔ تب اُس نے اپنے دل میں کہا

کہ کاش میں پہلے اس سے مر جاتا اور ایسا بھولا بسرا ہو جاتا کہ کوئی میرے نام سے واقف نہ ہوتا۔ منہ

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۷۵ حاشیہ)

۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ”اس وحی الہی میں خدا نے میرا نام دُرْسُل رکھا کیونکہ جیسا کہ

براہین احمدیہ میں لکھا گیا ہے خدا تعالیٰ نے مجھے تمام انبیاء علیہم السلام کا مظہر ٹھہرایا ہے اور تمام نبیوں کے نام میری طرف

منسوب کئے ہیں۔ میں آدم ہوں۔ میں شیث ہوں۔ میں نوح ہوں۔ میں ابراہیم ہوں۔ میں اسحاق ہوں۔ میں اسمعیل

ہوں۔ میں یعقوب ہوں۔ میں یوسف ہوں۔ میں موسیٰ ہوں۔ میں داؤد ہوں۔ میں عیسیٰ ہوں اور آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم کے نام کا میں مظہر اتم ہوں۔ یعنی ظلی طور پر محمدؐ اور احمدؑ ہوں۔“

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۷۶ حاشیہ)

عَلَى مَنْ تَنْزَلَ الشَّيْطَانُ. تَنْزَلُ عَلَى كُلِّ آفَاكٍ آتِيْمٍ - وَلَا تَيْتَسُّ

بتلاؤں کہ کن لوگوں پر شیطان اُترا کرتے ہیں۔ ہر ایک کذاب بدکار پر شیطان اُترتے ہیں۔ اور تُو خدا کی رحمت سے

مَنْ رَوْحِ اللَّهِ. أَلَا إِنَّ رَوْحَ اللَّهِ قَرِيبٌ. أَلَا إِنَّ نَصْرَ اللَّهِ قَرِيبٌ. يَا تَيْتِكَ

نو امید مت ہو۔ خبردار ہو کہ خدا کی رحمت قریب ہے۔ خبردار ہو کہ خدا کی مدد قریب ہے۔ وہ مدد ہر ایک دُور

مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ. يَا تُونٍ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ. يَنْصُرُكَ اللَّهُ مِنْ عِنْدِهِ -

کی راہ سے تجھے پہنچے گی اور ایسی راہوں سے پہنچے گی کہ وہ راہ لوگوں کے بہت چلنے سے جو تیری طرف آئیں گے گہرے ہو جائیں گے۔ اس کثرت سے

يَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُوحِيَ إِلَيْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ. لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِ اللَّهِ.

لوگ تیری طرف آئیں گے کہ جن راہوں پر وہ چلیں گے وہ عین ہو جائیں گے۔ خدا اپنی طرف سے تیری مدد کرے گا۔ تیری مدد وہ لوگ کریں گے جن کے دلوں میں

قَالَ رَبُّكَ إِنَّهُ نَزَّلَ مِنَ السَّمَاءِ مَا يُرْضِيكَ. إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا

ہم اپنی طرف سے ہام کریں گے۔ خدا کی باتیں ٹل نہیں سکتیں۔ تیرا رب فرماتا ہے کہ ایک ایسا امر آسمان سے نازل ہوگا جس سے تُو خوش ہو جائے گا۔ ہم

مُبِينًا. فَتَحَ الْوَلِيَّ فَتْحٌ وَقَرَّبْنَاكَ نَجِيًّا. أَشْجَعُ النَّاسِ. وَلَوْ كَانَ

ایک گھلی گھلی فتح تجھ کو عطا کریں گے دلی کی فتح ایک بڑی فتح ہے اور ہم نے اس کو ایک ایسا ثرب بخشا کہ ہمرازا اپنا بنا دیا۔ وہ تمام لوگوں سے زیادہ

الْإِيمَانُ مُعَلَّقًا بِالْشَّرِيكَا لِنَالِهِ. أَنَارَ اللَّهُ بُرْهَانَهُ. كُنْتُ كَنْزًا

بہادر ہے۔ اور اگر ایمان ثریا سے معلق ہوتا تو وہ وہیں جا کر اُس کو لے لیتا۔ خدا اُس کی حجت روشن کرے گا۔ میں ایک خزانہ

مُخْفِيًّا فَأَحْبَبْتُ أَنْ أُعْرَفَ. يَا قَمَرُ يَا شَمْسُ أَنْتَ مِثِّي وَأَنَا

پوشیدہ تھا پس میں نے چاہا کہ ظاہر کیا جاؤں۔ اے چاند اور اے سورج! تُو مجھ سے ظاہر ہوا اور میں

مِنْكَ. إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَانْتَهَى أَمْرُ الزَّمَانِ إِلَيْنَا وَ تَمَّتْ كَلِمَةُ

تجھ سے۔ جب خدا کی مدد آئے گی اور زمانہ ہماری طرف رجوع کرے گا تب کہا جائے گا کہ کیا یہ شخص جو بھیجا

رَبِّكَ. أَلَيْسَ هَذَا بِالْحَقِّ. وَلَا تُصَعِّرْ لِخَلْقِ اللَّهِ وَلَا تَسْتَمِرْ

گیا حق پر نہ تھا؟ اور چاہیے کہ تُو مخلوق الہی کے ملنے کے وقت چلیں برجیں نہ ہو، اور چاہیے کہ تُو لوگوں کی کثرت ملاقات سے تھک

مِّنَ النَّاسِ - وَ وَسِعَ مَكَانَكَ وَ بَشِّرِ الَّذِينَ آمَنُوا أَنَّ لَهُمْ قَدَمَ

نہ جائے اور تجھے لازم ہے کہ اپنے مکانوں کو وسیع کرے تا لوگ جو کثرت سے آئیں گے ان کو اترنے کے لئے کافی گنجائش ہو اور ایمان والوں کو

صَدَقَ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَآتَىٰ عَلَيْهِمْ مَّا أَوْحَىٰ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ -

خوشخبری دے کہ خدا کے حضور میں ان کا قدم صدق پر ہے اور جو کچھ تیرے رب کی طرف سے تیرے پر وحی نازل کی گئی ہے وہ ان لوگوں کو سنا جو

أَصْحَابُ الصُّفَّةِ - وَ مَا أَدْرَاكَ مَا أَصْحَابُ الصُّفَّةِ - تَرَىٰ أَعْيُنُهُمْ

تیری جماعت میں داخل ہوں گے۔ صفہ کے رہنے والے اور تو کیا جانتا ہے کہ کیا ہیں صفہ کے رہنے والے۔ تو دیکھے گا کہ ان کی آنکھوں سے آنسو

تَفِيضٌ مِنَ الدَّمْعِ - يُصَلُّونَ عَلَيْكَ - رَبَّنَا إِنَّا سَمِعْنَا مُنَادِيًا

جاری ہوں گے۔ وہ تیرے پر درود بھیجیں گے اور کہیں گے کہ اے ہمارے خدا ہم نے ایک منادی کرنے والے

يُنَادِيهِ لِلْإِيمَانِ - وَ دَاعِيًا إِلَى اللَّهِ وَ سِرَاجًا مُنِيرًا - يَا أَحْمَدُ

کی آواز سنی ہے جو ایمان کی طرف بلاتا ہے اور خدا کی طرف بلاتا ہے اور ایک چمکتا ہوا چراغ ہے۔ اے احمد!

فَاضَتْ الرَّحْمَةُ عَلَى شَفَتَيْكَ - إِنَّكَ بِأَعْيُنِنَا - سَمِعْتِكَ الْمُتَوَكِّلَ -

تیرے لبوں پر رحمت جاری کی گئی۔ تو میری آنکھوں کے سامنے ہے۔ میں نے تیرا نام متوکل رکھا۔

يَرْفَعُ اللَّهُ ذِكْرَكَ - وَيُتِمُّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ - بُورُكْتَ

خدا تیرا ذکر بلند کرے گا اور اپنی نعمت دنیا اور آخرت میں تیرے پر پوری کرے گا۔ اے احمد! تو

يَا أَحْمَدُ - وَ كَانَ مَا بَارَكَ اللَّهُ فِيكَ حَقًّا فِيكَ - شَأْنُكَ عَجِيبٌ وَ أَجْرُكَ

برکت دیا گیا اور جو کچھ تجھے برکت دی گئی وہ تیرا ہی حق تھا۔ تیری شان عجیب ہے اور تیرا اجر

قَرِيبٌ - أَلْأَرْضُ وَ السَّمَاءُ مَعَكَ كَمَا هُوَ مَعِيَ - أَنْتَ وَ جِيهَةٌ فِي حَضْرَتِي

قریب ہے۔ آسمان اور زمین تیرے ساتھ ہیں جیسے کہ وہ میرے ساتھ ہیں۔ تو میری درگاہ میں وجیہ ہے۔

اخْتَرْتُكَ لِنَفْسِي - سُبْحَانَ اللَّهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى زَادَ مَجْدَكَ -

میں نے تجھے اپنے لئے چنا۔ خدائے پاک بڑا برکتوں والا اور بڑا بزرگ ہے وہ تیری بزرگی کو زیادہ کرے گا۔

## يَنْقَطِعُ آبَاءُكَ وَ يُبَدِّلُ مِنْكَ. وَ مَا كَانَ اللَّهُ لِيُنْزِكَكَ حَتَّىٰ

تیرے باپ دادوں کا ذکر منقطع ہو جائے گا اور تیرے بعد سلسلہ خاندان کا تجھ سے شروع ہوگا۔ اور خدا ایسا نہیں کہ تجھ کو چھوڑ دے

۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ”یاد رہے کہ ظاہری بزرگی اور وجاہت کے لحاظ سے اس خاکسار کا خاندان بہت شہرت رکھتا تھا بلکہ اس زمانہ تک بھی اس خاندان کی دُنوی شوکت زوال کے قریب قریب تھی۔ میرے دادا صاحب کے اس نواح میں بیاسی گاؤں اپنی ملکیت کے تھے اور پہلے اس سے وہ والیان ملک کے رنگ میں بسر کرتے تھے اور کسی سلطنت کے ماتحت نہ تھے اور پھر رفتہ رفتہ حکمت اور مشیتِ ایزدی سے سکھوں کے زمانہ میں چنٹڑائیوں کے بعد سب کچھ کھو بیٹھے اور صرف چھ گاؤں ان کے قبضہ میں رہے اور پھر دو گاؤں اور ہاتھ سے جاتے رہے اور صرف چار گاؤں رہ گئے اور اس طرح پر دُنوی شوکت جو کسی کے ساتھ وفا نہیں کرتی زوال پذیر ہو گئی۔ بہر حال یہ خاندان اس نواح میں بہت شہرت رکھتا تھا مگر خدا تعالیٰ نے نہ چاہا کہ یہ عزت صرف دُنوی حیثیت تک محدود رہے کیونکہ دُنیا کی عزتوں کا بجز بے جا مشینت اور تکبر اور غرور کے اور کوئی ما حاصل نہیں اس لئے اب خدا تعالیٰ اپنی پاک وحی میں وعدہ دیتا ہے اور مجھے مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ اب یہ خاندان اپنا رنگ بدل لے گا اور اس خاندان کا سلسلہ تم سے شروع ہوگا اور پہلا ذکر منقطع ہو جائے گا اور اس وحی الہی میں کثرتِ نسل کی طرف بھی اشارہ ہے یعنی نسل بہت ہو جائے گی اور جیسا کہ بظاہر سمجھا گیا ہے یہ خاندان مغلیہ خاندان کے نام سے شہرت رکھتا ہے لیکن خدائے عالم الغیب نے جو دانائے حقیقتِ حال ہے بار بار اپنی وحی مقدس میں ظاہر فرمایا ہے جو یہ فارسی خاندان ہے اور مجھ کو بناءِ فارس کر کے پکارا ہے جیسا کہ وہ میری نسبت فرماتا ہے إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَ صَدَّوْا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ رَدَّ عَلَيْهِمْ رَجُلٌ مِّنْ فَارِسٍ شَكَرَ اللَّهَ سَعْيَةً۔ یعنی جو لوگ کافر ہو کر خدا تعالیٰ کی راہ سے روکتے ہیں ایک فارسی الاصل نے ان کا رد لکھا ہے خدا اس کی اس کوشش کا شکر گزار ہے۔ پھر وہ ایک اور وحی میں میری نسبت فرماتا ہے لَوْ كَانَ الْإِيمَانُ مُعَلَّقًا بِالسُّورِيَّاتِ لَنَالَهٗ رَجُلٌ مِّنْ فَارِسٍ۔ یعنی اگر ایمان ثریا کے ساتھ معلق ہوتا تو ایک فارسی الاصل انسان وہاں بھی اُس کو پالیتا۔ پھر اپنی ایک اور وحی میں مجھ کو مخاطب کر کے فرماتا ہے خُذُوا التَّوْحِيدَ التَّوْحِيدَ يَا أَبْنَاءَ الْفَارِسِ۔ یعنی توحید کو پکڑو۔ توحید کو پکڑو اے فارس کے بیٹو۔

ان تمام کلماتِ الہیہ سے ثابت ہے کہ اس عاجز کا خاندان دراصل فارسی ہے نہ مغلیہ۔ نہ معلوم کس غلطی سے مغلیہ خاندان کے ساتھ مشہور ہو گیا اور جیسا کہ ہمیں اطلاع دی گئی ہے میرے خاندان کا شجرہ سب اس طرح پر ہے کہ میرے والد کا نام میرزا غلام مرتضیٰ تھا اور اُن کے والد کا نام میرزا عطاء محمد۔ میرزا عطاء محمد کے والد کا نام میرزا گل محمد۔ میرزا گل محمد کے والد میرزا فیض محمد اور میرزا فیض محمد کے والد میرزا محمد قائم۔ میرزا محمد قائم کے والد میرزا محمد اسلم۔ میرزا محمد اسلم کے والد میرزا ادلاور۔ میرزا ادلاور کے والد میرزا الدین۔ میرزا الدین کے والد میرزا جعفر بیگ۔ میرزا جعفر بیگ کے والد

يَمِيْزُ الْحَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ۔ اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ

جب تک کہ پاک اور پلید میں فرق کر کے نہ دکھلاوے۔ اور جب خدا تعالیٰ کی مدد اور فتح آئے گی اور خدا کا وعدہ پورا ہوگا

هَذَا الَّذِي كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ۔ اَرَدْتُ اَنْ اَسْتَخْلِفَ فَخَلَقْتُ

تب کہا جائے گا کہ یہ وہی امر ہے جس کے لئے تم جلدی کرتے تھے۔ میں نے ارادہ کیا کہ اپنا خلیفہ بناؤں سو میں نے اس آدم کو

اَدَمَ۔ دَنْيَ فَتَدَلُّيْ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰی۔ يُحْيِي الدِّیْنَ وَ

پیدا کیا۔ وہ خدا سے نزدیک ہوا پھر مخلوق کی طرف جھکا اور خدا اور مخلوق کے درمیان ایسا ہو گیا جیسا کہ دو قوسوں کے درمیان کا خط ہوتا ہے۔

يُقِيْمُ الشَّرِيْعَةَ۔ يَا اَدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ۔ يَا مَرْيَمُ

دین کو زندہ کرے گا اور شریعت کو قائم کرے گا۔ اے آدم تو اور تیرے دوست بہشت میں داخل ہو۔ اے مریم

اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ۔ يَا اَحْمَدُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ۔

تو اور تیرے دوست بہشت میں داخل ہو۔ اے احمد! تو اور تیرے دوست بہشت میں داخل ہو۔

نَصِرْتُ وَ قَالُوْا لَا تَحِيْنَ مَنَاصِیْ۔ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ صَدُّوْا عَنِ

تجھے مدد دی جائے گی اور مخالف کہیں گے کہ اب گریز کی جگہ نہیں۔ وہ لوگ جو کافر ہوئے اور خدا کے

بقیہ حاشیہ۔ میرزا محمد بیگ۔ میرزا محمد بیگ کے والد میرزا عبدالباقی۔ میرزا عبدالباقی کے والد میرزا محمد سلطان۔ میرزا محمد سلطان کے والد میرزا ہادی بیگ۔

معلوم ہوتا ہے کہ میرزا اور بیگ کا لفظ کسی زمانہ میں بطور خطاب کے ان کو ملتا تھا جس طرح خان کا نام بطور خطاب دیا جاتا ہے۔ بہر حال جو کچھ خدا نے ظاہر فرمایا ہے وہی درست ہے۔ انسان ایک ادنیٰ سی لغزش سے غلطی میں پڑ سکتا ہے مگر خدا سہوا اور غلطی سے پاک ہے۔<sup>۱</sup> منہ

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۷۹ تا ۸۱ حاشیہ)

۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ”میرے خاندان کی نسبت ایک اور وحی الہی ہے اور وہ یہ ہے کہ خدا میری نسبت فرماتا ہے سَلَمٰنٌ مِّنَّا اَهْلُ الْبَيْتِ (ترجمہ) مسلمان یعنی یہ عاجز جو دو صلح کی بنیاد ڈالتا ہے ہم میں سے ہے جو اہل بیت ہیں۔ یہ وحی الہی اس مشہور واقعہ کی تصدیق کرتی ہے جو بعض دادیاں اس عاجز کی سادات میں سے تھیں اور دو صلح سے مراد یہ ہے کہ خدا نے ارادہ کیا ہے کہ ایک صلح میرے ہاتھ سے اور میرے ذریعہ سے اسلام کی اندرونی فرقوں میں ہوگی اور بہت کچھ تفرقہ اٹھ جائے گا اور دوسری صلح اسلام کے بیرونی دشمنوں کے ساتھ ہوگی کہ بہتوں کو اسلام کی حقانیت کی سمجھ دی جائے گی اور وہ اسلام میں داخل ہو جائیں گے تب خاتمہ ہوگا۔ منہ

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۸۱ حاشیہ)



سَبِيلِ اللَّهِ رَدَّ عَلَيْهِمْ رَجُلٌ مِّنْ فَارِسَ - شَكَرَ اللَّهُ سَعْيَهُ - آمَرُ  
 راہ کے مانع ہوئے ان کا ایک فارسی الاصل آدمی نے رَد کیا۔ خدا اس کی کوشش کا شکر گزار ہے۔ کیا  
 يَقُولُونَ نَحْنُ جَمِيعٌ مُّنتَصِرٌ - سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ -  
 یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم ایک زبردست جماعت تباہ کرنے والے ہیں۔ یہ سب لوگ بھاگ جائیں گے اور پیٹھ پھیر لیں گے۔

إِنَّكَ الْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِينٌ أَمِينٌ - وَإِنَّ عَلَيْكَ رَحْمَتِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ -  
 تو ہمارے نزدیک آج صاحبِ مرتبہ امین ہے اور تیرے پر میری رحمت دُنیا اور دین میں ہے۔

وَإِنَّكَ مِنَ الْمُنْتَصِرِينَ - يَحْمَدُكَ اللَّهُ وَيَمْشِي إِلَيْكَ - سُبْحَانَ الَّذِي  
 اور تو ان لوگوں میں سے ہے جن کے شامل نصرت الہی ہوتی ہے۔ خدا تیری تعریف کرتا ہے اور تیری طرف چل رہا ہے۔ وہ پاک ذات وہی خدا ہے

أَسْرَى بَعْبُدِهِ لَيْلًا - خَلَقَ آدَمَ فَأَكْرَمَهُ - جَرِيئُ اللَّهِ فِي حُلَلٍ  
 جس نے ایک رات میں تجھے سیر کر دیا۔ اُس نے اس آدم کو پیدا کیا اور پھر اُس کو عزت دی۔ یہ رسولِ خدا ہے تمام نبیوں کے پیرا یہ میں یعنی ہر ایک

الْأَنْبِيَاءِ - بُشْرَى لَكَ يَا أَحْمَدِ أَنْتَ مُرَادِي وَمَعِي - سِرُّكَ  
 نبی کی ایک خاص صفت اس میں موجود ہے۔ تجھے بشارت ہو اے میرے احمد! تو میری مُراد اور میرے ساتھ ہے۔ تیرا بھید

سِرِّي - إِنِّي نَاصِرُكَ - إِنِّي حَافِظُكَ - إِنِّي جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِمَامًا -  
 میرا بھید ہے۔ میں تیری مدد کروں گا۔ میں تیرا نگہبان رہوں گا۔ میں لوگوں کے لئے تجھے امام بناؤں گا تو ان کا رہبر ہوگا اور وہ تیرے

أَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا - قُلْ هُوَ اللَّهُ عَجِيبٌ - لَا يُسْتَلَّ عَمَّا يَفْعَلُ  
 پیرو ہوں گے۔ کیا ان لوگوں کو تعجب آیا؟ کہہ خدا ذو العجائب ہے۔ وہ اپنے کاموں سے پُوچھا نہیں جاتا

وَهُمْ يُسْتَلُّونَ - وَتِلْكَ الْآيَاتُ نُدَاوِلَهَا بَيْنَ النَّاسِ - وَقَالُوا إِن هَذَا  
 اور لوگ پُوچھے جاتے ہیں اور یہ دن ہم لوگوں میں پھیرتے رہتے ہیں۔ اور کہیں گے کہ یہ تو صرف

۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ”اس وحی الہی کا مطلب یہ ہے کہ آدم سے لے کر اخیر تک جس قدر انبیاء علیہم السلام خدا تعالیٰ کی طرف سے دُنیا میں آئے ہیں خواہ وہ اسرائیلی ہیں یا غیر اسرائیلی اُن سب کے خاص واقعات یا خاص صفات میں سے اس عاجز کو کچھ حصہ دیا گیا ہے اور ایک بھی نبی ایسا نہیں گزرا جس کے خواص یا واقعات میں سے اس عاجز کو حصہ نہیں دیا گیا۔ ہر ایک نبی کی فطرت کا نقش میری فطرت میں ہے۔ اسی پر خدا نے مجھے اطلاع دی۔“

(براہین احمدیہ حصہ پنجم۔ روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۱۱۶)

إِلَّا اخْتِلَافًا. قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ.

ایک بناوٹ ہے۔ کہہ اگر تم خدا سے محبت رکھتے ہو تو آؤ میری پیروی کرو تا خدا بھی تم سے محبت رکھے۔

إِذَا نَصَرَ اللَّهُ الْمُؤْمِنَ جَعَلَ لَهُ الْهَاسِدِينَ فِي الْأَرْضِ. وَلَا رَادَّ

جب خدا تعالیٰ مومن کی مدد کرتا ہے تو زمین پر اس کے کئی حاسد مقرر کر دیتا ہے اور اُس کے فضل کو کوئی رد

لِفَضْلِهِ. فَالْتَّارُ مَوْعِدُهُمْ. قُلِ اللَّهُ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِي خَوْضِهِمْ

نہیں کر سکتا۔ پس جہنم اُن کے وعدہ کی جگہ ہے۔ کہہ خدا نے یہ کلام اُتارا ہے۔ پھر ان کو لہو و لعب کے خیالات

يَلْعَبُونَ. وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ آمِنُوا كَمَا آمَنَ النَّاسُ قَالُوا أَنُؤْمِنُ كَمَا

میں چھوڑ دے اور جب اُن کو کہا جائے کہ ایمان لاؤ جیسا کہ لوگ ایمان لائے کہتے ہیں کیا ہم بیوقوفوں کی

آمَنَ السُّفَهَاءُ. أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَاءُ وَلَكِنْ لَا يَعْلَمُونَ. وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ

طرح ایمان لائیں۔ خبردار ہو کہ درحقیقت وہی لوگ بیوقوف ہیں مگر اپنی نادانی پر مطلع نہیں۔ اور جب اُن کو کہا جائے

لَا تَفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ. قَالُوا إِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُونَ. قُلْ جَاءَكُمْ نُورٌ مِنَ اللَّهِ

کہ زمین پر فساد مت کرو کہتے ہیں کہ بلکہ ہم اصلاح کرنے والے ہیں۔ کہہ تمہارے پاس خدا کا نور آیا ہے۔

فَلَا تَكْفُرُوا إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ. أَمْ تَسْأَلُهُمْ مِنْ خَرَجٍ فَهُمْ مِنْ مَغْرَمٍ

پس اگر مومن ہو تو انکار مت کرو۔ کیا تو ان سے کچھ خراج مانگتا ہے پس وہ اس چٹی کی وجہ سے ایمان لانے کا بوجھ

مُثْقَلُونَ. بَلْ آتَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ فَهُمْ لِلْحَقِّ كَارِهُونَ. تَلَطَّفَ بِالنَّاسِ

اُٹھا نہیں سکتے بلکہ ہم نے اُن کو حق دیا اور وہ حق لینے سے کراہت کرتے ہیں۔ لوگوں کے ساتھ لطف

وَتَرَحَّمْ عَلَيْهِمْ. أَنْتَ فِيهِمْ بِمَنْزِلَةِ مُوسَى. وَاصْبِرْ عَلَى مَا يَقُولُونَ.

اور رحم کے ساتھ پیش آ۔ تو ان میں بمنزلہ موسیٰ کے ہے اور ان کی باتوں پر صبر کر۔

لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَفْسِكَ أَلَّا يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ. لَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ.

کیا تو اس لئے اپنے تئیں ہلاک کرے گا کہ وہ کیوں ایمان نہیں لاتے۔ اُس بات کے پیچھے مت پڑ جس کا تجھے علم نہیں۔

وَلَا تُخَاطِبُنِي فِي الَّذِينَ ظَلَمُوا إِنَّهُمْ مُّعْرِضُونَ. وَاصْبِرْ الْفُلْكَ بِأَعْيُنِنَا

اور ان لوگوں کے بارہ میں جو ظالم ہیں مجھ سے گفتگو مت کر کیونکہ وہ سب غرق کئے جائیں گے۔ اور ہماری آنکھوں کے روبرو کشتی تیار کر

وَوَحِينَا۔ اِنَّ الدِّينَ يُبَايَعُونَكَ اِنَّمَا يُبَايَعُونَ اللّٰهَ۔ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ۔

اور ہمارے اشارے سے۔ وہ لوگ جو تیرے ہاتھ میں ہاتھ دیتے ہیں وہ خدا کے ہاتھ میں ہاتھ دیتے ہیں۔ یہ خدا کا ہاتھ ہے جو ان کے ہاتھوں

وَ اِذْ يَبْكُ بِكَ الَّذِي كَفَرَ۔ اَوْ قَدْ لِيْ يَا هَامَانَ لَعَلِّيْ اَطَّلِعُ عَلٰى

پر ہے اور یاد کرو وہ وقت جب تجھ سے وہ شخص نکر کرنے لگا جس نے تیری تکفیر کی اور تجھے کانٹھیرایا اور کہا کہ اے ہامان میرے لئے آگ بھڑکاتا میں

اِلٰهٍ مُّوسٰى۔ وَ اِنِّيْ لَاطْلُنُّهُ مِنَ الْكَافِرِيْنَ۔ تَبَّتْ يَدَا اَبِيْ لَهَبٍ

موسٰی کے خدا پر اطلاع پاؤں۔ اور میں اُس کو جھوٹا سمجھتا ہوں۔ ہلاک ہو گئے دونوں ہاتھ ابی لہب کے

وَ تَبَّتْ۔ مَا كَانَ لَهٗ اَنْ يَّدْخُلَ فِيْهَا اِلَّا خَائِفًا۔ وَ مَا اَصَابَكَ فَمِنَ اللّٰهِ۔

اور وہ آپ بھی ہلاک ہو گیا اُس کو نہیں چاہیے تھا کہ اس معاملہ میں دخل دیتا مگر ڈرتے ڈرتے۔ اور جو کچھ تجھے رنج پہنچے گا وہ تو خدا کی

اَلْفِتْنَةُ هٰهٰنَا۔ فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اَوْلُو الْعَزْمِ۔ اِلَّا اِنَّهَا فِتْنَةٌ مِّنَ اللّٰهِ۔

طرف سے ہے۔ اس جگہ ایک فتنہ برپا ہوگا۔ پس صبر کر جیسا کہ اولو العزم نہیں نے صبر کیا۔ وہ فتنہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوگا۔

لِيُحِبَّ حُبًّا جَمًّا۔ حُبًّا مِّنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْاَكْرَمِ۔ شَاتَانِ تَذَبَعَانِ۔ وَ كُلُّ مَنْ

تا وہ تجھ سے محبت کرے۔ وہ اس خدا کی محبت ہے جو بہت غالب اور بزرگ ہے۔ دو کمریاں ذبح کی جائیں گی۔ اور ہر ایک

عَلَيْهَا فَاِنَّ۔ وَ لَا تَهِنُوْا وَ لَا تَحْزَنُوْا۔ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ۔ اَلَمْ تَعْلَمْ

جو زمین پر ہے آخر وہ فنا ہوگا۔ تم کچھ غم مت کرو اور اندوہ گیں مت ہو۔ کیا خدا اپنے بندے کے لئے کافی نہیں؟ کیا تو نہیں جانتا

اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ وَ اِنْ يَّتَّخِذْ وَ نَكَ اِلَّا هُزُوًا۔ اِهْدَا الَّذِي

کہ خدا ہر ایک چیز پر قادر ہے۔ اور تجھے انہوں نے ٹھٹھے کی جگہ بنا رکھا ہے۔ وہ ہنسی کی راہ سے کہتے ہیں کیا یہی ہے

۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ”مکفر سے مراد مولوی ابوسعید محمد حسین بنالوی ہے۔ کیونکہ اس

نے استفتاء لکھ کر نذیر حسین کے سامنے پیش کیا اور اس ملک میں تکفیر کی آگ بھڑکانے والا نذیر حسین ہی تھا۔ عَلَيَّهِ

(حقیقۃ الوبی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۸۳)

مَا يَسْتَحِقُّهُ۔ منہ“

۲۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ”اس جگہ ابولہب سے مراد ایک دہلوی مولوی ہے جو فوت ہو چکا ہے اور یہ

پیشگوئی ۲۵ برس کی ہے جو براہین احمدیہ میں درج ہے اور یہ اُس زمانہ میں شائع ہو چکی ہے جب میری نسبت تکفیر کا فتویٰ بھی

ان مولویوں کی طرف سے نکلا تھا۔ تکفیر کے فتویٰ کا بانی بھی وہی دہلی کا مولوی تھا جس کا نام خدا تعالیٰ نے ابولہب رکھا اور تکفیر

سے ایک مدت دراز پہلے یہ خبر دے دی جو براہین احمدیہ میں درج ہے۔ منہ“ (حقیقۃ الوبی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۸۳ حاشیہ)

بَعَثَ اللَّهُ - قُلْ إِنَّمَا آتَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَىٰ إِلَىٰ آتَمَّا إِلَهُكُمْ إِلَهُ وَاحِدٌ -

جس کو خدا نے مبعوث فرمایا؟ ان کو کہہ کہ میں تو ایک انسان ہوں۔ میری طرف یہ وحی ہوئی ہے کہ تمہارا ایک خدا ہے۔

وَ الْخَيْرُ كُلُّهُ فِي الْقُرْآنِ - لَا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ - قُلْ إِنَّ هُدَىٰ اللَّهُ

اور تمام بھلائی اور نیکی قرآن میں ہے کسی دوسری کتاب میں نہیں۔ اس کے اسرار تک وہی پہنچتے ہیں جو پاک دل ہیں۔ کہہ ہدایت

هُوَ الْهُدَىٰ - وَقَالُوا لَوْ لَا نُزِّلَ عَلَىٰ رَجُلٍ مِّنْ قَرَيْتَيْنِ عَظِيمٍ -

در اصل خدا کی ہدایت ہی ہے۔ اور کہیں گے کہ یہ وحی الہی کسی بڑے آدمی پر کیوں نازل نہیں ہوئی جو دو شہروں میں سے کسی ایک شہر کا باشندہ

وَقَالُوا أَنَّىٰ لَكَ هَذَا - إِنَّ هَذَا لَمَكْرٌ مَّكْرٌ تُمُوَّهُ فِي الْمَدِينَةِ - يَنْظُرُونَ

ہے۔ اور کہیں گے کہ تجھے یہ مرتبہ کہاں سے حاصل ہو گیا۔ یہ تو ایک مکر ہے جو تم لوگوں نے ل کر بنایا۔ یہ لوگ تیری طرف دیکھتے ہیں

إِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ - قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ -

مگر تو انہیں دکھائی نہیں دیتا۔ ان کو کہہ کہ اگر تم خدا سے محبت کرتے ہو تو آؤ میری پیروی کرو تا خدا بھی تم سے محبت کرے۔

عَلَىٰ رَبُّكُمْ أَنْ يَرْحَمَكُمْ - وَإِنْ عُدْتُمْ عُدْنَا - وَجَعَلْنَا جَهَنَّمَ لِلْكَافِرِينَ

خدا آیا ہے تا تم پر رحم کرے اور اگر تم پھر شرارت کی طرف عود کرو گے تو ہم بھی عذاب دینے کی طرف عود کریں گے اور ہم نے جہنم کو

حَصِيرًا - وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ - قُلِ اعْمَلُوا عَلَىٰ مَكَانَتِكُمْ

کافروں کے لئے قید خانہ بنایا ہے۔ اور ہم نے تجھے تمام دنیا پر رحمت کرنے کے لئے بھیجا ہے ان کو کہہ کہ تم اپنے مکانات پر اپنے طور پر عمل کرو

إِنِّي عَامِلٌ - فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ - لَا يُقْبَلُ عَمَلٌ مِّثْقَالَ ذَرَّةٍ مِّنْ

اور میں اپنے طور پر عمل کر رہا ہوں پھر توڑی دیر کے بعد تم دیکھ لو گے کہ کس کی خدامد کرتا ہے کوئی عمل بغیر تقویٰ کے ایک ذرہ

غَيْرِ التَّقْوَىٰ - إِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوْا وَ الَّذِينَ هُمْ مُحْسِنُونَ -

قبول نہیں ہو سکتا۔ خدا ان کے ساتھ ہوتا ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور ان کے ساتھ جو نیک کاموں میں مشغول ہیں

۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ”یعنی اس شخص کو مہدی موعود ہونے کا دعویٰ ہے جو پنجاب کے ایک

چھوٹے سے گاؤں قادیان کا رہنے والا ہے۔ کیوں مہدی معبود کہ یا مدینہ میں مبعوث نہ ہوا جو سرزمین اسلام ہے۔ معنہ“

(حقیقۃ الوحی - روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۸۵ حاشیہ)

قُلْ إِنْ افْتَرَيْتُهُ فَعَلَيْ إِجْرَائِي. وَ لَقَدْ لَبِثْتُ فِيكُمْ عُمَرًا مِّنْ  
 کہہ اگر میں نے افترا کیا ہے تو میری گردن پر میرا گناہ ہے۔ اور میں پہلے اس سے ایک مدت تک تم ہی میں رہتا  
 قَبْلِهِ أَفَلَا تَعْقِلُونَ۔ أَلَيْسَ اللَّهُ بِكَافٍ عَبْدًا۔ وَ لِنَجْعَلَهُ آيَةً  
 تھا کیا تم کو سمجھ نہیں؟ کیا خدا اپنے بندہ کے لئے کافی نہیں ہے۔ اور ہم اس کو لوگوں کے لئے  
 لِلنَّاسِ وَ رَحْمَةً مِّنَّا۔ وَ كَانَ أَمْرًا مَّقْضِيًّا۔ قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِي فِيهِ  
 ایک نشان اور ایک نمونہ رحمت بنائیں گے اور یہ ابتداء سے مقدر تھا۔ یہ وہی امر ہے جس میں تم  
 تَمْتَرُونَ۔ سَلَامٌ عَلَيْكَ۔ جُعِلَتْ مَبَارَكًا۔ أَنْتَ مُبَارَكٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ۔  
 شک کرتے تھے۔ تیرے پر سلام۔ تُو مبارک کیا گیا۔ تُو دُنیا اور آخرت میں مبارک ہے  
 أَمْرًا ض النَّاسِ وَ بَرَكَاتُهُ۔ بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں  
 تیرے ذریعہ سے مریضوں پر برکت نازل ہوگی۔

بر منار بلند تر محکم افتاد<sup>۱</sup>۔ پاک محمد مصطفیٰ نبیوں کا سردار۔ خدا تیرے سب کام  
 درست کر دے گا اور تیری ساری مُرادیں تجھے دے گا۔ ربّ الافواج اس طرف توجہ کرے  
 گا۔ اس نشان کا مدعا یہ ہے کہ قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے مُنہ کی باتیں ہیں۔

۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ”یہ خدا کا قول کہ تیرے ذریعہ سے مریضوں پر برکت نازل ہوگی۔  
 روحانی اور جسمانی دونوں قسم کے مریضوں پر مشتمل ہے۔ روحانی طور پر اس لئے کہ میں دیکھتا ہوں کہ میرے ہاتھ پر  
 ہزار ہا لوگ بیعت کرنے والے ایسے ہیں کہ پہلے ان کی عملی حالتیں خراب تھیں اور پھر بیعت کرنے کے بعد ان کے عملی  
 حالات درست ہو گئے اور طرح طرح کے معاصی سے انہوں نے توبہ کی اور نماز کی پابندی اختیار کی اور میں صد ہا ایسے  
 لوگ اپنی جماعت میں پاتا ہوں کہ جن کے دلوں میں یہ سوزش اور تپش پیدا ہو گئی ہے کہ کس طرح وہ جذباتِ نفسانیہ سے  
 پاک ہوں اور جسمانی امراض کی نسبت میں نے بارہا مشاہدہ کیا ہے کہ اکثر خطرناک امراض والے میری دعا اور توجہ سے  
 شفا یاب ہوئے ہیں۔“ (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۸۶، ۸۷ حاشیہ)

۲۔ (ترجمہ از مرتب) خوش خوش چل کہ تیرا وقت نزدیک آپہنچا ہے اور محمدی گروہ کا پاؤں ایک بہت اونچے مینار پر  
 مضبوطی سے قائم ہو گیا ہے۔



وَالْوَوْمَ مَنْ يَلُومُ - وَأَعْطَيْكَ مَا يَدُومُ - يَا تَبِيكَ الْفَرَجُ - سَلَامٌ عَلَيَّ  
اور اس شخص کو ملامت کروں گا جو اس کو ملامت کرے۔ اور تجھے وہ چیز دوں گا جو ہمیشہ رہے گی۔ کشائش تجھے ملی گی۔ اس  
إِبْرَاهِيمَ - صَافِيْنَاهُ وَنَجِيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ - تَفَرَّدْنَا بِذَلِكَ - فَاتَّخِذُوا مِن  
ابراہیم پر سلام۔ ہم نے اس سے صاف دوستی کی اور غم سے نجات دی۔ ہم اس امر میں اکیلے ہیں۔ سو تم اس ابراہیم  
مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى - إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ قَرِيْبًا مِّنَ الْقَادِيَانِ - وَبِالْحَقِّ  
کے مقام سے عبادت کی جگہ بناؤ یعنی اس نمونہ پر چلو۔ ہم نے اُس کو قادیان کے قریب اُتارا ہے اور عین ضرورت کے وقت  
أَنْزَلْنَاهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلْ - صَدَقَ اللهُ وَرَسُوْلُهُ - وَكَانَ أَمْرُ اللهِ مَفْعُوْلًا -  
اُتارا ہے اور ضرورت کے وقت اُتر ہے۔ خدا اور اس کے رسول کی پیٹھ کوئی پوری ہوئی اور خدا کا ارادہ پورا ہونا ہی تھا۔  
الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَكَ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ - لَا يُسْتَلْ عَمَّا يَفْعَلُ  
اس خدا کی تعریف ہے جس نے تجھے مسیح ابن مریم بنایا ہے۔ وہ اپنے کاموں سے پوچھا نہیں جاتا اور  
وَهُمْ يُسْأَلُوْنَ - أَتَرَكَ اللهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ - آسْمَانَ سَعَى تَحْتَ أُتْرَى پَرْتِيْرَا  
لوگ پوچھے جاتے ہیں۔ خدا نے تجھے ہر ایک چیز میں سے چُن لیا۔ دُنیا میں کئی تخت اُترے پر تیرا  
تَحْتَ سَبِّ سَعَى أُوْپَرِ بَجْهَا يَگِيَا - يُرِيْدُوْنَ أَنْ يُطْفِئُوْا نُورَ اللهِ - أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللهِ  
تخت سب سے اُوپر بچھایا گیا۔ ارادہ کریں گے کہ خدا کے نور کو بجھادیں۔ خبردار ہو کہ انجام کار خدا کی جماعت ہی  
هُمْ الْغَلْبُوْنَ - لَا تَخْفَ إِنَّكَ أَنْتَ الْأَعْلَى - لَا تَخْفَ إِنَّيْ لَا يَخَافُ لَدَيْ  
غالب ہوگی۔ کچھ خوف مت کر تو ہی غالب ہوگا۔ کچھ خوف مت کر کہ میرے رسول میرے قُرب میں کسی  
الْمُرْسَلُوْنَ - يُرِيْدُوْنَ أَنْ يُطْفِئُوْا نُورَ اللهِ بِأَفْوَاهِهِمْ - وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُورِهِ  
سے نہیں ڈرتے۔ دشمن ارادہ کریں گے کہ اپنے مُنہ کی پھونکوں سے خدا کے نور کو بجھادیں اور خدا اپنے نور کو پورا کرے گا  
وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ - نُنَزِّلُ عَلَيْكَ مِّنَ السَّمَاءِ - وَنُفِثَ الْأَعْدَاءُ  
اگر چہ کافر کراہت ہی کریں۔ ہم آسمان سے تیرے پر کئی پوشیدہ باتیں نازل کریں گے اور دشمنوں کے منصوبوں کو  
كُلِّ مُبْتَلًّى - وَنُرِيْ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَجُنُوْدَهُمَا مَا كَانُوْا يَحْذَرُوْنَ - فَلَا  
ٹکڑے ٹکڑے کر دیں گے۔ اور فرعون اور ہامان اور اُن کے لشکر کو وہ ہاتھ دکھائیں گے جس سے وہ ڈرتے ہیں۔ پس

تَحْزَنَ عَلَى الذِّمِّيِّ قَالُوا إِنَّ رَبَّكَ لَبِاِلْهِرْصَادٍ۔ مَا اُرْسِلَ نَبِيٌّ اِلَّا اُخْزِيَ

ان کی باتوں سے کچھ غم مت کر کہ تیرا خدا ان کی تاک میں ہے۔ کوئی نبی نہیں بھیجا گیا جس کے آنے کے ساتھ خدا نے اُن  
بِهَ اللّٰهُ قَوْمًا لَا يُؤْمِنُوْنَ۔ سَنُعْلِيْكَ۔ سَنُعْلِيْكَ۔ سَاكِرْمَكَ اِكْرَامًا عَجَبًا۔

لوگوں کو رسوا نہیں کیا جو اس پر ایمان نہیں لائے تھے۔ ہم تجھے نجات دیں گے۔ ہم تجھے غالب کریں گے۔ اور میں تجھے ایسی بزرگی دوں گا جس سے

اُرِيْحُكَ وَلَا اُجِيْحُكَ وَاُخْرِجُ مِنْكَ قَوْمًا۔ وَاَلَيْسَ لَكَ نُرْحٰى اَيَاتٍ وَّ نَهْدِمُ مَا

لوگ تعجب میں پڑیں گے۔ میں تجھے آرام دوں گا اور تیرا نام نہیں مٹاؤں گا اور تجھ سے ایک بڑی قوم پیدا کروں گا۔ اور تیرے لئے ہم بڑے بڑے

يَعْمُرُوْنَ۔ اَنْتَ الشَّيْخُ الْمَسِيْحُ الَّذِي لَا يُضَاعُ وَقْتُهُ۔ كَيْشَلِكُ دُرٌّ

نشان دکھائیں گے۔ اور ہم اُن عمارتوں کو ڈھادیں گے جو بنائی جاتی ہیں۔ اُووہ بزرگ مسیح ہے جس کا وقت ضائع نہیں کیا جائے گا اور تیرے جیسا

لَا يُضَاعُ۔ لَكَ دَرَجَةٌ فِي السَّمَاءِ وَفِي الدُّنْيَا هُمْ يُبْصِرُوْنَ۔ يُبْدِيْ لَكَ الرَّحْمٰنُ

موتی ضائع نہیں ہو سکتا۔ آسمان پر تیرا بڑا درجہ ہے اور نیز اُن لوگوں کی نگاہ میں جن کو آنکھیں دی گئی ہیں۔ خدا ایک کرشمہ قدرت تیرے

شَيْئًا۔ يَخْرُوْنَ عَلَى الْمَسَاجِدِ۔ يَخْرُوْنَ عَلَى الْاَذْقَانِ۔ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا

لئے ظاہر کرے گا۔ اس سے منکر لوگ سجدہ گاہوں میں گر پڑیں گے اور اپنی ٹھوڑیوں پر گر پڑیں گے یہ کہتے ہوئے کہ اے ہمارے خدا ہمارے

اِنَّا كُنَّا خَاطِئِيْنَ۔ تَا لَلّٰهُ اَثَرَكَ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَاِنْ كُنَّا لَخَاطِئِيْنَ۔ لَا تَثْرِيبَ

گناہ بخش ہم خطا پر تھے اور پھر تجھے مخاطب کر کے کہیں گے کہ خدا کی قسم خدا نے ہم سب میں سے تجھے چُن لیا اور ہماری خطا تھی جو ہم برگشتہ

عَلَيْكُمْ الْيَوْمَ۔ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ وَهُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ۔ يَعْصِيكَ اللّٰهُ

رہے۔ تب کہا جائے گا کہ آج جو تم ایمان لائے تم پر کچھ سزائیں نہیں۔ خدا نے تمہارے گناہ بخش دیئے اور وہ ارحم الراحمین ہے۔ خدا تجھے

مِنَ الْعِدَا وَيَسْطُوْ بِكُلِّ مَن سَطَا۔ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّ كَانُوْا يَعْتَدُوْنَ۔

دشمنوں کے شر سے بچائے گا اور اس شخص پر حملہ کرے گا جو تیرے پر حملہ کرتا ہے کیونکہ وہ لوگ حد سے نکل گئے ہیں اور نافرمانی کی راہوں

اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ۔ يَا جِبَالُ اَوْبِيْ مَعَهٗ وَ الطَّيْرِ۔ سَلَامٌ قَوْلًا

پر قدم رکھا ہے۔ کیا خدا اپنے بندہ کے لئے کافی نہیں ہے۔ اے پہاڑو اور اے پرندو میرے اس بندہ کے ساتھ و جدا اور رقت سے میری یاد کرو۔

مِّن رَّبِّ رَاحِمٍ۔ وَاَمْتَا زُوا الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ۔ اِنِّيْ مَعَ الرُّوْحِ مَعَكَ

تم سب پر اُس خدا کا سلام جو رحیم ہے۔ اور اے مجرمو! آج تم الگ ہو جاؤ۔ میں اور رُوح القدس تیرے ساتھ ہیں



وَمَعَ أَهْلِكَ لَا تَخَفُ إِنِّي لَا يَخَافُ كَدَى الْمُرْسَلُونَ. إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ آتِي.

اور تیرے اہل کے ساتھ - مت ڈر میرے قرب میں میرے رسول نہیں ڈرتے - خدا کا وعدہ آیا

وَ رَكَلَ وَرَكَلِي فَطُوبَى لِمَنْ وَجَدَ وَ رَأَى. أُمَّمَّ يَسِّرْنَا لَهُمُ الْهُدَى

اور زمین پر ایک پاؤں مارا اور غلغل کی اصلاح کی - پس مبارک وہ جس نے پایا اور دیکھا - بعض نے ہدایت پائی

وَأُمَّمَّ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْعَذَابُ. وَقَالُوا لَسْتَ مُرْسَلًا قُلْ كَفَى بِاللَّهِ شَهِيدًا

اور بعض مستوجب عذاب ہو گئے - اور کہیں گے کہ یہ خدا کا فرستادہ نہیں - کہہ میری سچائی پر خدا گواہی دے

بَيْنِي وَ بَيْنَكُمْ وَ مَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ. يَنْصُرُكُمْ اللَّهُ فِي وَقْتٍ عَزِيزٍ.

رہا ہے اور وہ لوگ گواہی دیتے ہیں جو کتاب اللہ کا علم رکھتے ہیں - خدا ایک عزیز وقت میں تمہاری مدد کرے گا -

حُكْمُ اللَّهِ الرَّحْمَنِ لِخَلِيفَةِ اللَّهِ السُّلْطَانِ. يُؤْتِي لَهُ الْمُلْكَ الْعَظِيمَ وَ تَنْفُتُحُ

خدا کے رحمن کا حکم ہے اس کے خلیفہ کے لئے جس کی آسمانی بادشاہت ہے - اس کو ملک عظیم دیا جائے گا اور خزانے

عَلَى يَدِهِ الْخَزَائِنُ. ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ وَ فِي آعْيُنِكُمْ عَجِيبٌ. قُلْ

اس کے لئے کھولے جائیں گے - یہ خدا کا فضل ہے اور تمہاری آنکھوں میں عجیب - کہہ

يَا أَيُّهَا الْكُفَّارُ إِنِّي مِنَ الصُّدِّيقِينَ. فَانْتَظِرُوا آيَاتِي حَتَّى حِينٍ. سَأُرِيهِمْ

اے منکر و! میں صدقوں میں سے ہوں - پس تم میرے نشانوں کا ایک وقت تک انتظار کرو - ہم عنقریب ان کو

أَيْتِنَا فِي الْأَفَاقِ وَ فِي أَنْفُسِهِمْ. حُجَّةً قَائِمَةً وَ فَتْحٌ مُبِينٌ. إِنَّ اللَّهَ

اپنے نشان ان کے ارد گرد اور ان کی ذاتوں میں دکھائیں گے - اُس دن حجت قائم ہوگی اور کھلی کھلی فتح ہو جائے گی - خدا اُس

يَفْصِلُ بَيْنَكُمْ. إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ.

دن تم میں فیصلہ کر دے گا - خدا اُس شخص کو کامیاب نہیں کرتا جو حد سے نکلا ہوا اور کذاب ہے - اور

۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں - ”کسی آئندہ زمانہ کی نسبت یہ پیشگوئی ہے جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم کے ہاتھ میں کشفی رنگ میں کنجیاں دی گئی تھیں مگر ان کنجیوں کا ظہور حضرت عمر فاروقؓ کے ذریعہ سے ہوا -

خدا جب اپنے ہاتھ سے ایک قوم بناتا ہے تو پسند نہیں کرتا کہ ہمیشہ اُن کو لوگ پاؤں کے نیچے کپلتے رہیں - آخر بعض بادشاہ

اُن کی جماعت میں داخل ہو جاتے ہیں اور اس طرح پر وہ ظالموں کے ہاتھ سے نجات پاتے ہیں جیسا کہ حضرت

(حقیقۃ الوحی - روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۹۴ حاشیہ)

عیسیٰ علیہ السلام کے لئے ہوا - منہ“



يُرِيكُمْ اللَّهُ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ - لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ - لِلَّهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ -

جاتا۔ میں تجھے قیامت والا زلزلہ دکھائوں گا۔ خدا تجھے قیامت والا زلزلہ دکھائے گا۔ اُس دن کہا جائے گا آج کس کا ملک ہے۔ کیا اُس خدا کا ملک

چمک دکھلاؤں گا تم کو اس نشان کی پنج بار۔ اگر چاہوں تو اس دن خاتمہ۔ اِنِّیْ اُحَافِظُ

نہیں جو سب پر غالب ہے۔ اور میں اس زلزلہ کے نشان کی پنج مرتبہ تم کو چمک دکھلاؤں گا۔ اگر چاہوں تو اُس دن دُنیا کا خاتمہ کر دوں۔ میں ہر ایک کو

كُلِّ مَنْ فِي الدَّارِ - اُرِيكَ مَا يُرِيضِيكَ - رَفِيقُونَ لَوْ كَهْدُكُمْ دَوَّكَ عَجَابٌ دَرَّ عَجَابٌ كَام

جو تیرے گھر میں ہوگا اس کی حفاظت کروں گا۔ اور میں تجھے وہ کرشمہ قدرت دکھلاؤں گا جس سے تُو خوش ہو جائے گا۔ رفیقوں کو کہہ دو کہ عجب در عجب کام

دکھلانے کا وقت آ گیا ہے۔ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا لِيُغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ

دکھلانے کا وقت آ گیا ہے۔ میں ایک عظیم فتح تجھ کو عطا کروں گا جو کھلی کھلی فتح ہوگی تاکہ تیرا خدا تیرے تمام

مِنْ ذُنُوبِكَ وَمَا تَأَخَّرُ اِنِّیْ اَنَا السَّوَابُ - مَنْ جَاءَكَ جَاءَ نِي - سَلَامٌ عَلَیْكُمْ

گناہ بخش دے جو پہلے ہیں اور پچھلے ہیں۔ میں توبہ قبول کرنے والا ہوں۔ جو شخص تیرے پاس آئے گا وہ گویا میرے پاس آئے گا

۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ”اس وحی الہی سے معلوم ہوتا ہے کہ پانچ زلزلے آئیں گے اور پہلے چار زلزلے کسی قدر ہلکے اور خفیف ہوں گے اور دُنیا اُن کو معمولی سمجھے گی اور پھر پانچواں زلزلہ قیامت کا نمونہ ہوگا کہ لوگوں کو سودائی اور دیوانہ کر دے گا یہاں تک کہ وہ تمنا کریں گے کہ وہ اس دن سے پہلے مر جاتے۔ اب یاد رہے کہ اس وحی الہی کے بعد اس وقت تک جو ۲۲ جولائی ۱۹۰۶ء ہے اس ملک میں تین زلزلے آچکے ہیں یعنی ۲۸ فروری ۱۹۰۶ء اور ۲۰ مئی ۱۹۰۶ء اور ۲۱ جولائی ۱۹۰۶ء۔ مگر غالباً خدا کے نزدیک یہ زلزلوں میں داخل نہیں ہیں کیونکہ بہت ہی خفیف ہیں۔ شاید چار زلزلے پہلے ایسے ہوں گے جیسا کہ ۱۴ اپریل ۱۹۰۵ء کا زلزلہ تھا اور پانچواں قیامت کا نمونہ ہوگا۔ وَاللَّهُ اَعْلَمُ۔ منہ“

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۹۶ حاشیہ)

۲۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ”ظالم انسان کا قاعدہ ہے کہ وہ خدا کے رسولوں اور نبیوں پر ہزار ہا نکتہ چینیوں کرتا ہے اور طرح طرح کے عیب اُن میں نکالتا ہے۔ گویا دُنیا کے تمام عیبوں اور خرابیوں اور جرائم اور معاصی اور خبیاتوں کا وہی مجموعہ ہیں۔ اب ان وساوس کا کہاں تک جواب دیا جائے جو نفس کی شرارت کے ساتھ مخلوط ہیں۔ اس لئے یہ سُنّت اللہ ہے کہ آخر ان تمام جھگڑوں کو اپنے ہاتھ میں لے لیتا ہے اور کوئی ایسا عظیم الشان نشان ظاہر کرتا ہے جس سے اُس نبی کی بریت ظاہر ہوتی ہے۔ پس لِيُغْفِرَ لَكَ اللَّهُ کے یہی معنی ہیں۔ منہ“ (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۹۷ حاشیہ)

طَبْتُمْ۔ نَحْمَدُكَ وَنُصَلِّيْ۔ صَلَوَةُ الْعَرْشِ إِلَى الْفَرْشِ۔ نَزَلْتُ لَكَ

تم پر سلام تم پاک ہو۔ ہم تیری تعریف کرتے ہیں اور تیرے پر درود بھیجتے ہیں۔ عرش سے فرش تک تیرے پر درود ہے۔ میں تیرے لئے

وَلَكَ نُرِيحِي آيَاتٍ۔ الْأَمْرَاضُ نَشَاعُ۔ وَالنَّفُوسُ تَضَاعُ۔ وَمَا كَانَ اللَّهُ

اُتْرَا هُوں اور تیرے لئے اپنے نشان دکھلاؤں گا۔ ملک میں بیماریاں پھیلیں گی اور بہت جانیں ضائع ہوں گی اور خدا ایسا نہیں ہے

لِيُغَيِّرَ مَا بِقَوْمٍ حَتَّىٰ يُغَيِّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ۔ إِنَّهُ أَوَى الْقَرْيَةِ۔

جو اپنی تقدیر کو بدل دے جو ایک قوم پر نازل کی جب تک وہ قوم اپنے دلوں کے خیالات کو نہ بدل ڈالیں۔ وہ اس قادیان کو کسی قدر بلا کے بعد

لَوْلَا إِكْرَامُهُ لَهَلَكَ الْمَقَامُ۔ إِنِّي أَحَافِظُ كُلَّ مَنْ فِي الدَّارِ۔ مَا كَانَ اللَّهُ

اپنی پناہ میں لے گا۔ اگر مجھے تیری عزت کا پاس نہ ہوتا تو اس تمام گاؤں کو میں ہلاک کر دیتا۔ میں ہر ایک کو جو اس گھر کی چار دیواری کے اندر ہے

لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ۔ امن است در مکانِ محبتِ سرانے ما۔ بھونچال

بچا لوں گا۔ کوئی ان میں سے طاعون یا بھونچال سے نہیں مرے گا۔ خدا ایسا نہیں ہے کہ جن میں تو ہے ان کو عذاب کرے۔ ہماری محبت کا گھر امن کا گھر ہے۔

آیا اور شدت سے آواز میں تہ و بالا کر دی۔ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُحَانٍ مُّبِينٍ۔

ایک زلزلہ آئے گا اور بڑی سختی سے آئے گا اور زمین کو زیر و زبر کر دے گا۔ اُس دن آسمان سے ایک کھلا کھلا دُھواں نازل ہوگا

و تَرَى الْأَرْضَ يَوْمَئِذٍ خَامِدَةً مُّصَفَّرَةً۔ اُكْرِمُكَ بَعْدَ تَوْهِينِكَ۔<sup>۳</sup>

اور اُس دن زمین زرد پڑ جائے گی یعنی سخت قحط کے آثار ظاہر ہوں گے۔ میں بعد اس کے جو مخالف تیری توہین کریں تجھے عزت دوں گا اور تیرا اکرام

۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ”اوی کا لفظ عرب کی زبان میں اس موقع پر استعمال پاتا ہے جبکہ

کسی قدر تکلیف کے بعد کسی شخص کو اپنی پناہ میں لیا جائے جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاْوَىٰ

جیسا کہ فرماتا ہے اَوْ يَلِيْهُمَا اِلَى رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِيْنٍ۔ منہ“ (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۹۷ حاشیہ)

۲۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ”یعنی اُس زلزلہ کے لئے جو قیامت کا نمونہ ہوگا یہ علامتیں ہیں کہ کچھ دن

پہلے اُس سے قحط پڑے گا اور زمین خشک رہ جائے گی۔ نہ معلوم کہ معاً اُس کے بعد یا کچھ دیر کے بعد زلزلہ آئے گا۔ منہ“

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۹۸ حاشیہ)

۳۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ”یعنی وہ بڑے نشان جو دنیا میں ظاہر ہوں گے ضرور ہے جو پہلے اُن

سے توہین کی جائے اور طرح طرح کی بُری باتیں کہی جائیں اور الزام لگائے جائیں تب بعد اس کے آسمان سے خوفناک

نشان ظاہر ہوں گے۔ یہی سنت اللہ ہے کہ پہلی نوبت مُنکروں کی ہوتی ہے اور دوسری خدا کی۔ منہ“

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۹۸ حاشیہ)

يُرِيدُونَ أَنْ لَا يَتِمَّ أَمْرُكَ. وَاللَّهُ يَأْتِي إِلَّا أَنْ يُتِمَّ أَمْرُكَ. إِنِّي

کروں گا۔ وہ ارادہ کریں گے جو تیرا کام ناتمام رہے اور خدا نہیں چاہتا جو تجھے چھوڑ دے جب تک تیرے تمام کام پورے نہ کرے۔ میں

أَنَا الرَّحْمَنُ. سَأَجْعَلُ لَكَ سَهْوَةً فِي كُلِّ أَمْرٍ. أُرِيكَ بَرَكَاتٍ مِّنْ كُلِّ

رحمان ہوں۔ ہر ایک امر میں تجھے سہولت دوں گا۔ ہر ایک طرف سے تجھے برکتیں

ظَرْفٍ. نَزَلَتْ الرَّحْمَةُ عَلَى ثَلَاثِ الْعَيْنِ وَ عَلَى الْأُخْرَيَيْنِ. تَرُدُّ

دکھلاؤں گا۔ میری رحمت تیرے تین عضو پر نازل ہے ایک آنکھیں اور دو اور عضو ہیں یعنی اُن کو سلامت رکھوں گا۔

إِلَيْكَ أَنْوَارِ الشَّبَابِ. تَرَى نَسْلًا بَعِيدًا. إِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ مَّطَهَّرِ الْحَقِّ

اور جوانی کے نور تیری طرف عود کریں گے۔ اور تو اپنی ایک دور کی نسل کو دیکھ لے گا۔ ہم ایک لڑکے کی تجھے بشارت دیتے ہیں جس کے ساتھ حق

وَالْعُلَى كَأَنَّ اللَّهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ. إِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ ثَائِلَةٌ لَّكَ.

کا ظہور ہوگا۔ گویا آسمان سے خدا اترے گا۔ ہم ایک لڑکے کی تجھے بشارت دیتے ہیں جو تیرا پوتا ہوگا۔

سَبَّحَكَ اللَّهُ وَ رَافَاكَ. وَ عَلَّمَكَ مَالَهُ تَعَلَّمَ. إِنَّهُ كَرِيمٌ تَمَشَّى

خدا نے ہر ایک عیب سے تجھے پاک کیا اور تجھ سے موافقت کی۔ اور وہ معارف تجھے سکھائے جن کا تجھے علم نہ تھا۔ وہ کریم ہے وہ تیرے

أَمَامَكَ وَ عَادَى لَكَ مَن عَادَى. وَقَالُوا إِنْ هَذَا إِلَّا اِخْتِلَافٌ. أَلَمْ

آگے آگے چلا اور تیرے دشمنوں کا وہ دشمن ہوا۔ اور کہیں گے کہ یہ تو ایک بناوٹ ہے۔ اے معترض کیا تو

تَعَلَّمَ أَنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. يُلْقَى الرُّوحَ عَلَى مَن يَشَاءُ

نہیں جانتا کہ خدا ہر ایک بات پر قادر ہے۔ جس پر اپنے بندوں میں سے چاہتا ہے اپنی رُوح ڈالتا ہے یعنی منصب نبوت

مِنَ عِبَادِهِ. كُلُّ بَرَكَاتٍ مِّنْ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبَارَكَ

اُس کو بخشتا ہے۔ اور یہ تو تمام برکت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے۔ پس بہت برکتوں والا ہے جس نے اس بندہ کو

۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ”یہ خدا تعالیٰ کی وحی یعنی تَرَى نَسْلًا بَعِيدًا قریباً تیس سال کی ہے۔ منہ“

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۹۸ حاشیہ)

مَنْ عَلَّمَهُ وَتَعَلَّمَهُ۔ خدا کی فیلنگ اور خدا کی مہر نے کتنا بڑا کام کیا۔

تعلیم دی اور بہت برکتوں والا ہے جس نے تعلیم پائی۔ خدا نے وقت کی ضرورت محسوس کی اور اس کے محسوس کرنے اور نبوت کی مہر نے جس میں بھدّت قوّت کا فیضان ہے بڑا کام کیا یعنی تیرے مبعوث ہونے کے دو باعث ہیں (۱) خدا کا ضرورت کو محسوس کرنا اور (۲) آنحضرتؐ کی مہر کا فیضان۔

إِنِّي مَعَكَ وَمَعَ كُلِّ مَنْ أَحَبَّكَ۔ تیرے لئے میرا نام چمکا۔ رُوحانی

میں تیرے ساتھ ہوں اور تیرے اہل کے ساتھ اور ہر ایک کے ساتھ جو تجھ سے پیار کرتا ہے۔ تیرے لئے میرے نام نے اپنی چمک دکھائی۔  
عالم تیرے پر کھولا گیا۔ فَبَصَّرَكَ الْيَوْمَ حَدِيدًا۔ اَطَّالَ اللَّهُ بَقَاءَكَ۔ اسی یا اس پر  
روحانی عالم تیرے پر کھولا گیا۔ پس آج نظر تیری تیز ہے۔ خدا تیری عمر دراز کرے گا۔ اسی برس یا

۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ”یہ وحی الہی کہ خدا کی فیلنگ اور خدا کی مہر نے کتنا بڑا کام کیا۔ اس کے یہ معنی ہیں کہ خدا نے اس زمانہ میں محسوس کیا کہ یہ ایسا فاسد زمانہ آ گیا ہے جس میں ایک عظیم الشان مصلح کی ضرورت ہے اور خدا کی مہر نے یہ کام کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنے والا اس درجہ کو پہنچا کہ ایک پہلو سے وہ اُمتی ہے اور ایک پہلو سے نبی۔ کیونکہ اللہ جلّ شانہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صاحبِ خاتم بنایا۔ یعنی آپ کو افاضہ کمال کے لئے مہر دی جو کسی اور نبی کو ہرگز نہیں دی گئی۔ اسی وجہ سے آپ کا نام خاتم النبیین ٹھہرا۔ یعنی آپ کی پیروی کمالاتِ نبوت بخشتی ہے اور آپ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے اور یہ قوت قدسیہ کسی اور نبی کو نہیں ملی۔ یہی معنی اس حدیث کے ہیں کہ عَلِمَاءُ أَهْلِ بَيْتِي كَأَنْبِيَاءِ بَيْتِي إِسْرَائِيلَ یعنی میری اُمت کے علماء بنی اسرائیل کے نبیوں کی طرح ہوں گے اور بنی اسرائیل میں اگرچہ بہت نبی آئے مگر ان کی نبوت موسیٰ کی پیروی کا نتیجہ نہ تھا بلکہ وہ نبوتیں براہِ راست خدا کی ایک موہبت تھیں حضرت موسیٰ کی پیروی کا اس میں ایک ذرہ کچھ دخل نہ تھا۔ اسی وجہ سے میری طرح ان کا یہ نام نہ ہوا کہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے اُمتی، بلکہ وہ انبیاءِ مستقل نبی کہلائے اور براہِ راست ان کو منصبِ نبوت ملا اور ان کو چھوڑ کر جب اور بنی اسرائیل کا حال دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ ان لوگوں کو رُشد اور صلاح اور تقویٰ سے بہت ہی کم حصہ ملا تھا اور حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ کی اُمت اولیاء اللہ کے وجود سے عموماً محروم رہی تھی اور کوئی شاذ و نادر ان میں ہوا تو وہ حکم معدوم کار کھتا ہے۔ منہ“

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۹۹ تا ۱۰۱ احاشیہ)

پانچ چار زیادہ یا پانچ چار کم۔ میں تجھے بہت برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے پانچ چار زیادہ یا پانچ چار کم۔

کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ تیرے لئے میرا نام چمکا۔ پچاس یا ساٹھ نشان اور دکھاؤں گا۔ خدا کے مقبولوں میں قبولیت کے نمونے اور علامتیں ہوتی ہیں اور ان کی تعظیم ملوک اور ذوی الجبروت کرتے ہیں اور وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں۔ فرشتوں کی کھنچی ہوئی تلوار تیرے آگے ہے۔ پر تُو نے وقت کو نہ پہچانا نہ دیکھا نہ جانا۔ برہمن اوتار سے مقابلہ کرنا اچھا نہیں۔ رَبِّ فَرِّقْ بَيْنَ صَادِقٍ وَكَاذِبٍ۔ اَنْتَ اے خدا سچے اور جھوٹے میں فرق کر کے دکھلا۔ تُو ہر ایک

تَرَى كُلَّ مُصْلِحٍ وَصَادِقٍ۔ رَبِّ كُلُّ شَيْءٍ خَادِمٌ۔ رَبِّ فَاَحْفَظْنِي۔ وَانصُرْنِي  
مصلح اور صادق کو جانتا ہے۔ اے میرے خدا ہر ایک چیز تیری خادم ہے۔ اے میرے خدا شریک شراکت سے مجھے نگہ رکھ اور میری مدد  
وَارْحَمْنِي۔ خدا قاتلِ توباد۔ و مرا از شر تو محفوظ دارد۔ زلزله آیا اٹھو نمازیں پڑھیں  
کر اور مجھ پر رحم کر۔ اے دشمن تُو جو تباہ کرنے کا ارادہ رکھتا ہے خدا تجھے تباہ کرے اور تیرے شر سے مجھے نگہ رکھے۔ یعنی وہ بھونچال  
اور قیامت کا نمونہ دیکھیں۔ يُظْهِرُكَ اللَّهُ وَيُثَبِّتُ عَلَيْكَ۔ لَوْلَاكَ لَمَّا  
جو وعدہ یا گیا ہے جلد آنے والا ہے۔ اس وقت خدا کے بندے قیامت کا نمونہ دیکھ کر نمازیں پڑھیں گے۔ خدا تجھے غالب کرے گا اور تیری تعریف  
خَلَقْتَ الْاَفْلَاقَ۔ اَدْعُوْنِي اَسْتَجِبْ لَكُمْ۔ دَسْتِ تُو دُعَا تُو  
لوگوں میں شائع کر دے گا۔ اگر میں تجھے پیدا نہ کرتا تو آسمانوں کو پیدا نہ کرتا۔ مجھ سے مانگو میں تمہیں دوں گا۔ تیرا ہاتھ ہے اور تیری دُعا

۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ”یہ پیشگوئی ایک ایسے شخص کے بارہ میں ہے جو مرید بن کر پھر مُرْتَد ہو گیا اور بہت شوخیاں دکھلائیں اور گالیاں دیں اور زبان درازی میں آگے سے آگے بڑھا۔ پس خدا فرماتا ہے کہ کیوں آگے بڑھتا ہے کیا تُو فرشتوں کی تلواریں نہیں دیکھتا؟۔ منہ“ (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۰۱ حاشیہ)

۲۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ”ہر ایک عظیم الشان مصلح کے وقت میں روحانی طور پر نیا آسمان اور نئی زمین بنائی جاتی ہے۔ یعنی ملائکہ کو اس کے مقاصد کی خدمت میں لگایا جاتا ہے اور زمین پر مُسْتَعِدَّ طَبِيعَتِيس پیداکر جاتی ہیں۔ پس یہ اسی کی طرف اشارہ ہے۔ منہ“ (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۰۲ حاشیہ)

ترحم زِ خِدا۔ زلزلہ کا دھکا۔ عَفَّتِ الدِّيَارُ مَحَلَّهَا وَمَقَامَهَا۔ تَتَّبَعَهَا

اور خدا کی طرف سے رحم ہے۔ زلزلہ کا دھکا جس سے ایک حصہ عمارت کا مٹ جائے گا مستقل سکونت کی جگہ اور عارضی سکونت کی جگہ سب مٹ

الرَّادِفَةُ۔ پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی۔ پھر بہار آئی تو آئے

جائیں گی۔ اُس کے بعد ایک اور زلزلہ آئے گا۔ بہار جب دوبارہ آئے گی تو پھر ایک اور زلزلہ آئے گا۔ پھر بہار جب بار سوم آئے گی تو اس وقت

ثلج کے آنے کے دن - رَبِّ آخِرِ وَقْتِ هَذَا۔ آخِرُكَ اللَّهُ إِلَى وَقْتِ

اطمینان کے دن آجائیں گے اور اس وقت تک خدا کئی نشان ظاہر کرے گا۔ اے خدا بزرگ زلزلہ کے ظہور میں کسی قدر تاخیر کر دے۔ خدا نمونہ قیامت

مُسَمِّيٰ۔ تَرَى نَصْرًا عَجِيبًا۔ وَ يَخْرُونَ عَلَى الْأَذْقَانِ۔

کے زلزلہ کے ظہور میں ایک وقت مقرر تک تاخیر کر دے گا۔ تب تو ایک عجیب مدد دیکھے گا اور تیرے مخالف ٹھوڑیوں پر گرے گی یہ کہتے

۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ”پہلے یہ وحی الہی ہوئی تھی کہ وہ زلزلہ جو نمونہ قیامت ہوگا بہت جلد آنے

والا ہے اور اُس کے لئے یہ نشان دیا گیا تھا کہ پیر منظور محمد لہ ہانوی کی بیوی محمدی بیگم کو لڑکا پیدا ہوگا اور وہ لڑکا اُس زلزلہ کے

ظہور کے لئے ایک نشان ہوگا اس لئے اس کا نام بشیر اللہ ولہ ہوگا۔ کیونکہ وہ ہماری ترقیء سلسلہ کے لئے بشارت دے گا۔

اسی طرح اُس کا نام عالم کباب ہوگا۔ کیونکہ اگر لوگ توبہ نہیں کریں گے تو بڑی بڑی آفتیں دُنیا میں آئیں گی۔ ایسا ہی اس کا

نام کلمۃ اللہ اور کلمۃ العزیز ہوگا۔ کیونکہ وہ خدا کا کلمہ ہوگا جو وقت پر ظاہر ہوگا اور اس کے لئے اور نام بھی ہوں گے مگر بعد اس

کے میں نے دعا کی کہ اُس زلزلہ نمونہ قیامت میں کچھ تاخیر ڈال دی جائے۔ اس دعا کا اللہ تعالیٰ نے اس وحی میں خود ذکر

فرمایا اور جواب بھی دیا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے رَبِّ آخِرِ وَقْتِ هَذَا۔ آخِرُكَ اللَّهُ إِلَى وَقْتِ مُسَمِّيٰ۔ یعنی خدا نے دعا

قبول کر کے اس زلزلہ کو کسی اور وقت پر ڈال دیا ہے اور یہ وحی الہی قریباً چار ماہ سے اخبار بدر اور الحکم میں چھپ کر شائع

ہو چکی ہے اور چونکہ زلزلہ نمونہ قیامت آنے میں تاخیر ہوگئی اس لئے ضرور تھا کہ لڑکا پیدا ہونے میں بھی تاخیر ہوتی۔ لہذا

پیر منظور محمد کے گھر میں ۱۷ جولائی ۱۹۰۶ء میں بروز شنبہ لڑکی پیدا ہوئی اور یہ دعا کی قبولیت کا ایک نشان ہے اور

نیز وحی الہی کی سچائی کا ایک نشان ہے جو لڑکی پیدا ہونے سے قریباً چار ماہ پہلے شائع ہو چکی تھی۔ مگر یہ ضرور ہوگا کہ

کم درجہ کے زلزلے آتے رہیں گے اور ضرور ہے کہ زمین نمونہ قیامت زلزلہ سے رُکی رہے جب تک وہ موعود لڑکا پیدا

ہو۔ یاد رہے کہ یہ خدا تعالیٰ کی بڑی رحمت کی نشانی ہے کہ لڑکی پیدا کر کے آئندہ بلا یعنی زلزلہ نمونہ قیامت کی نسبت تسلی

دے دی کہ اس میں بموجب وعدہ آخِرُكَ اللَّهُ إِلَى وَقْتِ مُسَمِّيٰ ابھی تاخیر ہے اور اگر لڑکا پیدا ہو جاتا تو ہر ایک زلزلہ



رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا إِنَّا كُنَّا خَاطِئِينَ۔ يَا نَبِيَّ اللَّهِ كُنْتُ لَا أَعْرِفُكَ۔

ہوئے کہ اے خدا ہمیں بخش اور ہمارے گناہ معاف کر ہم خطا پر تھے۔ اور زمین کہے گی کہ اے خدا کے نبی میں تجھے شناخت نہیں

لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمْ الْيَوْمَ يَغْفِرُ اللَّهُ لَكُمْ وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ۔

کرتی تھی۔ اے خطا کارو! آج تم پر کوئی ملامت نہیں خدا تمہارے گناہ بخش دے گا وہ ارحم الراحمین ہے۔

تَلَطَّفَ بِالنَّاسِ وَتَرَحَّمَهُ عَلَيْهِمْ۔ أَنْتَ فِيهِمْ بِمَنْزِلَةِ مُوسَى۔ يَا تِي

لوگوں کے ساتھ لطف اور مدارات سے پیش آ۔ تو مجھ سے بمنزلہ موسیٰ کے ہے۔ تیرے پر

عَلَيْكَ زَمَنْ كَيْشَلِ زَمَنِ مُوسَى۔ إِنَّا أَرْسَلْنَا إِلَيْكُمْ رَسُولًا شَاهِدًا

موسیٰ کے زمانہ کی طرح ایک زمانہ آئے گا۔ ہم نے تمہاری طرف ایک رسول بھیجا ہے اسی رسول

عَلَيْكُمْ كَمَا أَرْسَلْنَا إِلَى فِرْعَوْنَ رَسُولًا۔ آسمان سے بہت دُودھ اُتر اے محفوظ رکھو۔

کی مانند جو فرعون کی طرف بھیجا گیا تھا۔ آسمان سے بہت دُودھ اُتر اے یعنی معارف اور حقائق کا دُودھ۔

إِنِّي أَنْزَلْتُكَ وَاحْتَرْتُكَ۔ تیری خوش زندگی کا سامان ہو گیا ہے۔ وَاللَّهُ خَيْرٌ

میں نے تجھے روشن کیا اور چُن لیا اور تیری خوش زندگی کا سامان ہو گیا ہے۔ خدا ہر چیز سے

مَنْ كُلِّ شَيْءٍ۔ عِنْدِي حَسَنَةٌ هِيَ خَيْرٌ مِّنْ جَبَلٍ۔ بہت سے سلام میرے

بہتر ہے۔ میرے قُرب میں ایک نیکی ہے جو وہ ایک پہاڑ سے زیادہ ہے۔ تیرے پر بہ کثرت میرے

تیرے پر ہوں۔ إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكُوفِرَ۔ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ اهْتَدَوْا وَالَّذِينَ

سلام ہیں۔ ہم نے کثرت سے تجھے دیا ہے۔ خدا اُن کے ساتھ ہے جو راہِ راست اختیار کرتے ہیں اور جو

هُمْ صَادِقُونَ۔ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوْا وَالَّذِينَ هُمْ مُحْسِنُونَ۔

صادق ہیں۔ خدا اُن کے ساتھ ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور نیکو کار ہیں۔

بقیہ حاشیہ۔ اور ہر ایک آفت کے وقت سخت غم اور اندیشہ دامنگیر ہوتا کہ شاید وہ وقت آگیا اور تاخیر کا کچھ اعتبار نہ

ہوتا۔ اور اب تو تاخیر ایک شرط کے ساتھ مشروط ہو کر معین ہوگئی۔ منہ، (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۰۳ حاشیہ)

۱۔ نقل مطابق اصل (سید عبدالحی)

أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَبْعَثَكَ مَقَامًا مَحْمُودًا۔ دونشان ظاہر ہوں گے۔ وَامْتَأَزُوا  
خدا نے ارادہ کیا ہے جو تجھے وہ مقام بخشے جس میں تُو تعریف کیا جائے گا۔ دونشان ظاہر ہوں گے۔ اور اے  
الْيَوْمَ أَيُّهَا الْمُبْجِرِ مُؤَن۔ يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطُفُ أَبْصَارَهُمْ۔ هَذَا الَّذِي  
مجرموں آج تم الگ ہو جاؤ۔ خدا کے نشانوں کی برق اُن کی آنکھیں اُچک کر لے جائے گی۔ یہ وہی بات ہے  
كُنْتُمْ بِهِ تَسْتَعْجِلُونَ۔ يَا أَحْمَدُ فَاضَتْ الرَّحْمَةُ عَلَى شَفَتَيْكَ۔ كَلَامٌ  
جس کے لئے جلدی کرتے تھے۔ اے احمد تیرے لبوں پر رحمت جاری ہے۔ تیرا کلام  
أَفْصَحَتْ مِنْ لَدُنِّ رَبِّ كَرِيمٍ۔ در کلام تو چیزے ست کہ شعرا در اداں دخلے  
خدا کی طرف سے فصیح کیا گیا ہے۔ تیرے کلام میں ایک چیز ہے جس میں شاعروں کو دخل  
نیست۔ رَبِّ عَلَّمَنِي مَا هُوَ خَيْرٌ عِنْدَكَ۔ يَعْصِمُكَ اللَّهُ مِنَ الْعِدَا  
نہیں ہے۔ اے میرے خدا مجھے وہ سکھلا جو تیرے نزدیک بہتر ہے۔ تجھے خدا دشمنوں سے بچائے گا  
وَ يَسْطُو بِكُلِّ مَنْ سَطَا۔ بَرَزَ مَا عِنْدَهُم مِّنَ الرِّمَاحِ۔ إِنِّي سَأُخْبِرُهُ  
اور حملہ کرنے والوں پر حملہ کر دے گا۔ انہوں نے جو کچھ ان کے پاس ہتھیار تھے سب ظاہر کر دیئے۔ میں مولوی محمد حسین بنالوی کو  
فِي آخِرِ الْوَقْتِ أَنْتَ لَسْتَ عَلَى الْحَقِّ۔ إِنَّ اللَّهَ رَعُوفٌ رَّحِيمٌ۔ إِنَّا أَلْتَأَلَكِ  
آخر وقت میں خبر دے دوں گا کہ تُو حق پر نہیں ہے۔ خدا رُوْف و رحیم ہے۔ ہم نے تیرے لئے  
الْحَدِيدَ۔ إِنِّي مَعَ الْأَفْوَاجِ اتِيكَ بَعْتَةً۔ إِنِّي مَعَ الرَّسُولِ أُجِيبُ۔  
لوہے کو نرم کر دیا۔ میں فوجوں کے ساتھ ناگہانی طور پر آؤں گا۔ میں رسول کے ساتھ ہو کر جواب دوں گا۔  
أُحْطِي وَ أُصِيبُ۔ وَ قَالُوا أِنِّي لَكَ هَذَا۔ قُلْ هُوَ اللَّهُ عَجِيبٌ۔  
اپنے ارادہ کو کبھی چھوڑ بھی دوں گا اور کبھی ارادہ پورا کروں گا۔ اور کہیں گے کہ تجھے یہ مرتبہ کہاں سے حاصل ہوا؟ کہہ خدا ذوالعجاب ہے۔

۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ”اس وحی الہی کے ظاہری الفاظ یہ معنی رکھتے ہیں کہ میں خطا بھی کروں  
گا اور صواب بھی۔ یعنی جو میں چاہوں گا کبھی کروں گا اور کبھی نہیں۔ اور کبھی میرا ارادہ پورا ہوگا اور کبھی نہیں۔ ایسے الفاظ  
خدا تعالیٰ کی کلام میں آجاتے ہیں۔ جیسا کہ احادیث میں لکھا ہے کہ میں مومن کی قبض روح کے وقت تڑد میں پڑتا ہوں  
حالانکہ خدا تڑد سے پاک ہے۔ اسی طرح یہ وحی الہی ہے کہ کبھی میرا ارادہ خطا جاتا ہے اور کبھی پورا ہو جاتا ہے۔ اس کے یہ

جَاءَ فِي آيِلٍ<sup>۱</sup> وَ اِحْتَارَ - وَ اَدَارَ اِصْبَعَهُ وَ اَشَارَ - اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ اَتٰى - فَطَوَّبُوْهُ

میرے پاس آیا اور اُس نے مجھے جُن لیا اور اپنی اُنگلی کو گردش دی اور یہ اشارہ کیا کہ خدا کا وعدہ آگیا۔ پس مبارک

لِمَنْ وَجَدَ وَرَاىَ - اَلْاَمْرَ اَضْ تَشَاعُ وَ النَّفُوْسُ تَضَاعُ - اِنِّى مَعَ الرَّسُوْلِ

وہ جو اس کو پاوے اور دیکھے۔ طرح طرح کی بیماریاں پھیلائی جائیں گی اور کئی آفتوں سے جانوں کا نقصان ہوگا۔ میں اپنے رسول

اَقُوْمُ وَ اَفْطِرُ وَ اَصُوْمُ<sup>۲</sup> - وَ لَنْ اَبْرَحَ الْاَرْضَ اِلَى الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ -

کے ساتھ کھڑا ہوں گا اور میں افطار کروں گا اور روزہ بھی رکھوں گا۔ اور ایک وقت مقرر تک میں اس زمین سے علیحدہ نہیں ہوں گا

وَ اَجْعَلُ لَكَ اَنْوَارَ الْقُدُوْمِ - وَ اَقْصِدْكَ وَ اَرْوْمُ - وَ اَعْطِيْكَ مَا

اور تیرے لئے اپنے آنے کے نور عطا کروں گا اور تیری طرف تصد کروں گا۔ اور وہ چیز تجھے دوں گا جو

يَدُوْمُ - اِنَّا نَرِيْثُ الْاَرْضَ نَاكُلُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا - نُقَلُّوْا اِلَى

تیرے ساتھ ہمیشہ رہے گی۔ ہم زمین کے وارث ہوں گے اور اطراف سے اس کو کھاتے آئیں گے۔ کئی لوگ قبروں

الْمَقَابِرِ - ظَفَرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ فَتْحٌ مُّبِيْنٌ - اِنَّ رَّبِّيْ قَوِيٌّ قَدِيْرٌ - اِنَّهٗ

کی طرف نقل کریں گے۔ اُس دن خدا کی طرف سے کھلی کھلی فتح ہوگی۔ میرا رب زبردست قدرت والا ہے۔ اور وہ

بقیہ حاشیہ۔ معنی ہیں کہ کبھی میں اپنی تقدیر اور ارادہ کو منسوخ کر دیتا ہوں اور کبھی وہ ارادہ جیسا کہ چاہا ہوتا ہے۔ منہ“

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۰۶ حاشیہ)

۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ”اس جگہ آیل خدا تعالیٰ نے جبرئیل کا نام رکھا ہے اس لئے کہ بار بار

رجوع کرتا ہے۔ منہ“

۲۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ”ظاہر ہے کہ خدا روزہ رکھنے اور افطار سے پاک ہے اور یہ الفاظ

اپنے اصلی معنوں کی رُو سے اُس کی طرف منسوب نہیں ہو سکتے۔ پس یہ صرف ایک استعارہ ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے

کہ کبھی میں اپنا قہر نازل کروں گا اور کبھی کچھ مہلت دوں گا اس شخص کی مانند جو کبھی کھاتا ہے اور کبھی روزہ رکھ لیتا ہے

اور اپنے تئیں کھانے سے روکتا ہے، اور اس قسم کے استعارات خدا کی کتابوں میں بہت ہیں جیسا کہ ایک حدیث

میں ہے کہ قیامت کو خدا کہے گا کہ میں بیمار تھا۔ میں بھوکا تھا۔ میں ننگا تھا۔ منہ“

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۰۷ حاشیہ)

قَوِيٌّ عَزِيْزٌ - حَلَّ غَضْبُهُ عَلَى الْاَرْضِ - اِنِّيْ صَادِقٌ اِنِّيْ صَادِقٌ

قوی اور غالب ہے۔ اس کا غضب زمین پر نازل ہوگا۔ میں صادق ہوں میں صادق ہوں اور

وَ يَشْهَدُ اللّٰهُ لِيْ - اے ازلی ابدی خدا بیٹیوں کو پکڑ کے آ۔ صَاقَتِ الْاَرْضِ

خدا میری گواہی دے گا۔ اے ازلی ابدی خدا میری مدد کے لئے آ۔ زمین باجود فرانی کے مجھ پر تنگ

بِمَا رَحِبْتُ - رَبِّ اِنِّيْ مَغْلُوْبٌ فَاَنْتَصِرْ - فَسَجِّهْهُمْ تَسْحِيْقًا - زندگی کے

ہوگئی ہے۔ اے میرے خدا میں مغلوب ہوں میرا انتقام دشمنوں سے لے۔ پس ان کو پیس ڈال کہ وہ زندگی کی

فیشن سے دُور جا پڑے ہیں۔ اِنَّمَا اَمْرُكَ اِذَا اَرَدْتَ شَيْئًا اَنْ تَقُوْلَ لَهٗ

وضع سے دُور جا پڑے ہیں۔ تُو جس بات کا ارادہ کرتا ہے وہ تیرے حکم سے فی الفور

كُنْ فَيَكُوْنُ - تو در منزلِ ما چو بار بار آئی۔ خدا بر رحمت بارید یا نے۔ اِنَّا اَمْتَنَا

ہو جاتی ہے۔ اے میرے بندے چونکہ تُو میری فرود گاہ میں بار بار آتا ہے اس لئے اب تُو خود کچھ لے کہ تیرے

اَرْبَعَةَ عَشَرَ دَوَابًّا - ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَ كَانُوْا يَعْتَدُوْنَ -

پر رحمت کی بارش ہوئی یا نہ۔ ہم نے چودہ چار پایوں کو ہلاک کر دیا کیونکہ وہ نافرمانی میں حد سے گزر گئے تھے۔

سر انجام جاہل جنم بود۔ کہ جاہل نکو عاقبت کم بود۔ میری فتح ہوئی میرا غلبہ ہوا۔ اِنِّيْ اُمِرْتُ

جاہل کا انجام جہنم ہے۔ جاہل کا خاتمہ بالخیر کم ہوتا ہے۔ میری فتح ہوئی میرا غلبہ ہوا۔ میں خدا کی طرف سے

مِنَ الرَّحْمٰنِ فَاْتُوْنِيْ - اِنِّيْ حَمِي الرَّحْمٰنِ - اِنِّيْ لَاجِدُ رِيْحَ يُوْسُفَ

خلیفہ کیا گیا ہوں پس تم میری طرف آ جاؤ۔ میں خدا کا چراگاہ ہوں اور مجھے گم گشتہ یوسف کی خوشبو لائی ہے

لَوْلَا اَنْ تُفَنِّدُوْنَ - اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفَيْلِ - اَلَمْ

اگر تم یہ نہ کہو کہ یہ شخص بہک رہا ہے۔ کیا تُو نے نہیں دیکھا کہ تیرے رَب نے اصحابِ فیل کے ساتھ کیا کیا۔ کیا اُس نے

۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ”بابو الہی بخش صاحب گیارہ چار پایوں کے ہلاک ہونے کے

بعد طاعون کے ساتھ ہلاک کئے گئے جیسا کہ اس الہامی شعر میں ہے۔

برمقام فلک شدہ یارب گرامیدے دہم مدار عجب

بعد گیارہاں۔ اس سے معلوم ہوا کہ بابو صاحب کا بارہواں نمبر تھا اور ان کے بعد دو اور ہیں تا چودہ پورے ہو جاویں۔ منہ“

(تمتہ حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۵۸۹ حاشیہ)

يَجْعَلُ كَيْدَهُمْ فِي تَضْلِيلٍ۔ وہ کام جو تم نے کیا خدا کی مرضی کے موافق نہیں  
 اُن کے مکر کو اُلٹا کر اُنہی پر نہیں مارا۔ وہ کام جو تم نے کیا خدا کی مرضی کے موافق نہیں  
 ہوگا۔ اِنَّا عَفَوْنَا عَنْكَ۔ لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللَّهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ۔  
 ہوگا۔ ہم نے تجھے معاف کیا۔ خدا نے بدر میں یعنی اس چودھویں صدی میں تمہیں ذلت میں پا کر تمہاری مدد کی۔  
 وَقَالُوا اِنْ هَذَا اِلَّا اَخْتِلَاقٌ۔ قُلْ لَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوْ جَدْتُمْ  
 اور کہیں گے کہ یہ تو ایک بناوٹ ہے۔ ان کو کہہ کہ اگر یہ کاروبار بجز خدا کے کسی اور کا ہوتا تو اس میں  
 فِيهِ اَخْتِلَافًا كَثِيْرًا۔ قُلْ عِنْدِي شَهَادَةٌ مِّنَ اللّٰهِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّؤْمِنُوْنَ۔  
 بہت اختلاف تم دیکھتے۔ ان کو کہہ کہ میرے پاس خدا کی گواہی ہے پس کیا تم ایمان لاؤ گے یا نہیں۔  
 يَا بَنِي قَمْرٍ اِلَّا نُبِيّآءٌ۔ وَاْمْرُكُ يَتَّآئِي۔ وَاْمْتَا زُوا الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ۔  
 نبیوں کا چاند آئے گا اور تیرا کام پورا ہو جائے گا۔ اور آج اے مجرمو! تم الگ ہو جاؤ۔  
 بھونچال آیا اور شدت آیا۔ زمین تہ و بالا کر دی۔ هَذَا الَّذِي كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ۔  
 بڑی شدت سے زلزلہ آئے گا اور اوپر کی زمین نیچے کر دے گا۔ یہ وہی وعدہ ہے جس کی تم جلدی کرتے تھے۔

۱۔ اس کی تصریح نہیں کی گئی وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔ منہ  
 (تمتہ حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۰۸ حاشیہ)  
 ۲۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ”اس بارہ میں خدا تعالیٰ نے مجھے خبر دی ہے۔ جیسا کہ یسعیاہ نبی کے  
 زمانہ میں ہوا کہ اس نبی کی پیشگوئی کے مطابق پہلے ایک عورت سمات علمہ کو لڑکا پیدا ہوا۔ پھر بعد اس کے حزقیاہ بادشاہ نے  
 فقہ پر فتح پائی۔ اسی طرح اس زلزلہ سے پیر منظور محمد لڈھانوی کی بیوی کو جس کا نام محمدی بیگم ہے لڑکا پیدا ہوگا اور وہ لڑکا اس  
 بڑے زلزلہ کے لئے نشان ہوگا جو قیامت کا نمونہ ہوگا مگر ضروری ہے کہ اس سے پہلے اور زلزلے لے بھی آویں۔ اس لڑکے  
 کے مفصلہ ذیل نام ہوں گے: بشیر الدولہ۔ کیونکہ وہ ہماری فتح کے لئے نشان ہوگا۔ کلمۃ اللہ خان۔ یعنی خدا کا کلمہ۔  
 عالم کباب۔ وارڈ۔ شادی خان۔ کلمۃ العزیز وغیرہ۔ کیونکہ وہ خدا کا کلمہ ہوگا جس سے حق کا غلبہ ہوگا۔ تمام دُنیا خدا کے ہی  
 کلمے ہیں اس لئے اس کا نام کلمۃ اللہ رکھنا غیر معمولی بات نہیں ہے۔ وہ لڑکا، اب کی دفعہ وہ لڑکا پیدا نہیں ہوا۔ کیونکہ خدا نے  
 فرمایا اَخْرَجْنَا اللّٰهَ اِلٰی وَقْتٍ مُّسَمًّی یعنی وہ زَلْزَلَةُ السَّاعَةِ جس کے لئے وہ لڑکا نشانی ہوگا ہم نے اُس کو ایک اور وقت پر  
 ڈال دیا۔ منہ“  
 (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۰۹ حاشیہ)

۳۔ ایڈیشن اول میں فقہ لکھا تھا لیکن یسعیاہ باب ۷ کے مطابق یہ لفظ ففتح ہے جو ایک بادشاہ کا نام ہے۔ (سید عبدالحی)

إِنِّي أَحَافِظُ كُلَّ مَنْ فِي الدَّارِ - سَفِينَةٌ وَ سَكِينَةٌ - إِنِّي مَعَكَ وَمَعَ

میں ہر ایک کو جو اس گھر میں ہے اس زلزلہ سے بچاؤں گا۔ کشتی ہے اور آرام ہے۔ میں تیرے ساتھ اور تیرے

أَهْلِكَ - أُرِيدُ مَا تَرِيدُونَ - پہلے بنگالہ کی نسبت جو کچھ حکم جاری کیا گیا تھا

اہل کے ساتھ ہوں۔ میں وہی ارادہ کروں گا جو تمہارا ارادہ ہے۔ بنگالہ کی نسبت پیشگوئی ہے جو تقسیم بنگالہ سے اہل بنگالہ کی دلآزاری کی گئی

أَبَانِ كِي دِلْجُونِي هُونِجِي - الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ

خدا فرماتا ہے کہ پھر وہ وقت آتا ہے کہ پھر کسی پیرا یہ میں اہل بنگالہ کی دلجوئی کی جائے گی۔ اُس خدا کو تعریف ہے جس نے

لَكُمْ الصِّهْرَ وَ النَّسَبَ - الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنِّي الْحَزْنَ - وَ اتَانِي

دامادی اور نسب کی رُو سے تیرے پر احسان کیا۔ اُس خدا کو تعریف ہے جس نے میرا غم دُور کیا اور مجھ کو وہ چیز دی

مَا لَمْ يُوْت أَحَدٌ مِّنَ الْعَالَمِينَ - بَيْسَ - إِنَّكَ لَبَيْنَ الْمُرْسَلِينَ - عَلِي

جو اس زمانہ کے لوگوں میں سے کسی کو نہیں دی گئی۔ اے سردار! تو خدا کا مُرسل ہے۔ راہِ راست

صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ - تَنْزِيلَ الْعَزِيزِ الرَّحِيمِ - أَرَدْتُ أَنْ أَسْتَخْلِفَ

پر۔ اُس خدا کی طرف سے جو غالب اور رحم کر نیوالا ہے۔ میں نے ارادہ کیا کہ اس زمانہ میں اپنا خلیفہ مقرر کروں

فَخَلَقْتُ آدَمَ - يُحْيِي الدِّينَ وَ يُقِيمُ الشَّرِيعَةَ - چو دُورِ خسرویٰ آغاز کر دند۔

سو میں نے اس آدم کو پیدا کیا۔ وہ دین کو زندہ کرے گا اور شریعت کو قائم کرے گا۔ جب مسیح السلطان کا دُور شروع کیا گیا

مسلمان را مسلمان باز کر دند۔ إِنَّ السُّبُوتِ وَ الْأَرْضِ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنَاهُمَا -

تو مسلمانوں کو جو صرف ربی مسلمان تھے نئے سرے سے مسلمان بنانے لگے۔ آسمان اور زمین ایک گٹھڑی کی طرح بندھے ہوئے تھے ہم نے ان دونوں کو

۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ”یعنی خدا نے تجھ پر یہ احسان کیا کہ ایک شریف اور معزز اور

شہرت یافتہ اور باوجاہت خاندان سے تجھے پیدا کیا اور دوسرے یہ احسان کیا کہ ایک معزز دہلی کے سادات کے

خاندان سے تیری بیوی آئی۔ منہ“ (حقیقۃ الوحی - روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۱۰ حاشیہ)

۲۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ”خدا تعالیٰ کی کتابوں میں مسیح آخر الزماں کو بادشاہ کے نام سے یاد

کیا گیا ہے۔ اس سے مُراد آسمانی بادشاہی ہے۔ یعنی وہ آئندہ سلسلہ کا ایک بادشاہ ہوگا اور بڑے بڑے اکابر اس کے

پیرو ہوں گے۔ منہ“ (حقیقۃ الوحی - روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۱۰ حاشیہ)

قَرَّبَ أَجَلَكَ الْمُقَدَّرَ۔ إِنَّ ذَا الْعَرْشِ يَدْعُوكَ۔ وَلَا نُبْقِي لَكَ مِنْ

کھول دیا یعنی زمین نے اپنی پوری قوت ظاہر کی اور آسمان نے بھی۔ اب تیرا وقت موت قریب آ گیا۔ ذوالعرش تجھے بلا تا ہے اور ہم تیرے لئے کوئی

الْمُخْزِيَاتِ ذِكْرًا۔ قَلَّ مِيعَادُ رَبِّكَ۔ وَلَا نُبْقِي لَكَ مِنَ الْمُخْزِيَاتِ

رُسُوا کئندہ امر نہیں چھوڑیں گے۔ تیرے رب کا وعدہ کم رہ گیا ہے۔ اور ہم تیرے لئے کوئی امر رُسوا کئندہ باقی نہیں

شَيْئًا۔ بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں۔ اُس دن خدا کی طرف سے سب پر اُداسی

چھوڑیں گے۔ زندگی کے دن بہت تھوڑے رہ گئے ہیں۔ اُس دن سب جماعت دل برداشتہ اور اُداس

چھا جائے گی۔ یہ ہوگا۔ یہ ہوگا۔ یہ ہوگا۔ پھر تیرا واقعہ ہوگا۔ تمام عجائباتِ قدرت دکھلانے

ہو جائے گی۔ کئی واقعات کے ظہور کے بعد پھر تیرا واقعہ ظہور میں آئے گا۔ قدرتِ الہی کے کئی عجائب کام پہلے دکھلائے

کے بعد تمہارا حادثہ آئے گا۔ جَاءَ وَقْتُكَ وَنُبْقِي لَكَ الْاٰلِيَتِ بَاهِرَاتٍ۔ جَاءَ

جائیں گے پھر تمہاری موت کا واقعہ ظہور میں آئے گا۔ تیرا وقت آ گیا ہے۔ اور ہم تیرے لئے روشن نشان چھوڑیں گے۔ تیرا

وَقْتُكَ وَنُبْقِي لَكَ الْاٰلِيَتِ بَيِّنَاتٍ۔ رَبِّ تَوْفِيئِي مُسْلِمًا وَ الْحَقِيئِي

وقت آ گیا ہے اور ہم تیرے لئے کھلے نشان باقی رکھیں گے۔ اے میرے خدا اسلام پر مجھے وفات دے اور

بِالصَّالِحِيْنَ۔ اٰمِيْنَ۔

نیوکا روں کے ساتھ مجھے ملا دے۔ آمین۔ (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۳۳ تا ۱۱۱۳)

۳۰ جولائی ۱۹۰۶ء ”فرمایا۔ آج مجھے ایک الہام ہوا۔ اُس کے پورے الفاظ یاد نہیں رہے اور جس

قدر یاد رہا وہ یقینی ہے مگر معلوم نہیں کس کے حق میں ہے لیکن خطرناک ہے اور وہ یہ ہے۔

ایک دَم میں دَم رخصت ہوا

یہ الہام ایک موزوں عبارت میں ہے مگر ایک لفظ درمیان میں سے بھول گیا ہے۔“

(بدر جلد ۲ نمبر ۳۱ مورخہ ۲ اگست ۱۹۰۶ صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۲ مورخہ ۳۱ جولائی ۱۹۰۶ صفحہ ۱)

۱۔ (نوٹ از مولانا جلال الدین بخشؒ) الہام پورا ہونے پر حضورؐ کو اس کا علم دیا گیا کہ یہ میاں صاحب نور مہاجر

کے متعلق تھا۔ (دیکھیے تمہ حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۴۳۵)

کیم اگست ۱۹۰۶ء ”دیکھا کہ زلزلہ آیا ہے۔ پھر الہام ہوا۔

إِنِّي أَحَافِظُ كُلَّ مَنْ فِي الدَّارِ - ۲ أَرَدْتُ أَنْ أَسْتَخْلِفَ فَخَلَقْتُ أَدَمَ<sup>۱</sup>۔

(بدر جلد ۲ نمبر ۳۲ مورخہ ۹ اگست ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۲۸ مورخہ ۱۰ اگست ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۵/ اگست ۱۹۰۶ء ”۵/ اگست ۱۹۰۶ء کو ایک دفعہ نصف حصہ اسفل بدن کا میرا بے حس ہو گیا اور ایک قدم

چلنے کی طاقت نہ رہی..... مجھے خیال گزرا کہ یہ فالج کی علامات ہیں۔ ساتھ ہی سخت درد تھی۔ دل میں گھبراہٹ تھی۔ کروٹ بدنا مشکل تھا۔ رات کو جب میں بہت تکلیف میں تھا تو مجھے شامت اعدا کا خیال آیا مگر محض دین کے لئے نہ کسی اور امر کے لئے۔ تب میں نے جناب الہی میں دعا کی..... تب مجھے تھوڑی سی غنودگی کے ساتھ الہام ہوا۔

إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ - إِنَّ اللَّهَ لَا يُخْزِي الْمُؤْمِنِينَ۔

یعنی خدا ہر چیز پر قادر ہے اور خدا مومنوں کو رسوا نہیں کیا کرتا۔

پس اسی خدائے کریم کی مجھے قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اور جو اس وقت بھی دیکھ رہا ہے کہ میں اس پر اترتا ہوں یا سچ بولتا ہوں کہ اس الہام کے ساتھ ہی شاید آدھ گھنٹہ تک مجھے نیند آگئی اور پھر ایک دفعہ جب آنکھ کھلی تو میں نے دیکھا کہ مرض کا نام و نشان نہیں رہا۔ تمام لوگ سوئے ہوئے تھے اور میں اٹھا اور امتحان کے لئے چلنا شروع کیا تو ثابت ہوا کہ میں بالکل تندرست ہوں۔“

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۳۴۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۳۵، ۲۳۶)

۵/ اگست ۱۹۰۶ء ”لِيَقْضِيَ اللَّهُ بَيْنَنَا“<sup>۲</sup> (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۹۱)

۱۳/ اگست ۱۹۰۶ء اور اس سے ما قبل دو چار روز کے الہامات یہ ہیں۔

”۱/ دیکھ میں آسمان سے تیرے لئے برسائوں گا اور زمین سے نکالوں گا پروہ جو تیرے مخالف ہیں پکڑے جائیں گے۔ (یہ فقرہ کہ پکڑے جائیں گے اس سے مطلب یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے کھلے کھلے

۱۔ (ترجمہ) ۱ میں حفاظت کرنے والا ہوں ان سب کی جو دار میں ہیں۔ ۲ میں نے چاہا کہ خلیفہ بناؤں پس میں

(بدر مورخہ ۹ اگست ۱۹۰۶ء صفحہ ۲)

نے آدم کو خلیفہ بنایا۔

۳۔ (ترجمہ از ناشر) تا اللہ تعالیٰ ہمارے درمیان فیصلہ فرمائے۔



نشانوں کے سامنے ملزم اور لاجواب اور ساکت ہو جائیں گے۔)  
 ۲ صحن میں ندیاں چلیں گی اور سخت زلزلے آئیں گے۔

۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ (الف) ”خدا تعالیٰ نے مجھے صرف یہی خبر نہیں دی کہ پنجاب میں زلزلے وغیرہ آفات آئیں گی کیونکہ میں صرف پنجاب کے لئے مبعوث نہیں ہوا بلکہ جہاں تک دُنیا کی آبادی ہے ان سب کی اصلاح کے لئے مامور ہوں۔ پس میں سچ سچ کہتا ہوں کہ یہ آفتیں اور یہ زلزلے صرف پنجاب سے مخصوص نہیں ہیں بلکہ تمام دُنیا ان آفات سے حصّہ لے گی اور جیسا کہ امریکہ وغیرہ کے بہت حصّے تباہ ہو چکے ہیں۔ یہی گھڑی کسی دن یورپ کے لئے درپیش ہے اور پھر یہ ہولناک دن پنجاب اور ہندوستان اور ہر ایک حصّہ ایشیا کے لئے مقدر ہے۔ جو شخص زندہ رہے گا وہ دیکھ لے گا۔“ (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۰۰ حاشیہ)

(ب) ”یاد رہے کہ خدا نے مجھے عام طور پر زلزلوں کی خبر دی ہے۔ پس یقیناً سمجھو کہ جیسا کہ پیشگوئی کے مطابق امریکہ میں زلزلے آئے ایسا ہی یورپ میں بھی آئے اور نیز ایشیا کے مختلف مقامات میں آئیں گے اور بعض اُن میں قیامت کا نمونہ ہوں گے اور اس قدر موت ہوگی کہ خون کی نہریں چلیں گی۔ اس موت سے پرند چرند بھی باہر نہیں ہوں گے اور زمین پر اس قدر سخت تباہی آئے گی کہ اس روز سے کہ انسان پیدا ہوا ایسی تباہی کبھی نہیں آئی ہوگی اور اکثر مقامات زیرِ روبر ہو جائیں گے کہ گویا اُن میں کبھی آبادی نہ تھی اور اُس کے ساتھ اُور بھی آفات زمین اور آسمان میں ہولناک صورت میں پیدا ہوں گی یہاں تک کہ ہر ایک عقلمند کی نظر میں وہ باتیں غیر معمولی ہو جائیں گی اور ہیئت اور فلسفہ کی کتابوں کے کسی صفحہ میں اُن کا پتہ نہیں ملے گا۔ تب انسانوں میں اضطراب پیدا ہوگا کہ یہ کیا ہونے والا ہے اور بہتیرے نجات پائیں گے اور بہتیرے ہلاک ہو جائیں گے۔ وہ دن نزدیک ہیں بلکہ میں دیکھتا ہوں کہ دروازے پر ہیں کہ دنیا ایک قیامت کا نظارہ دیکھے گی اور نہ صرف زلزلے بلکہ اُور بھی ڈرانے والی آفتیں ظاہر ہوں گی۔ کچھ آسمان سے اور کچھ زمین سے۔ یہ اس لئے کہ نوع انسان نے اپنے خدا کی پرستش چھوڑ دی ہے اور تمام دل اور تمام ہمت اور تمام خیالات سے دنیا پر ہی مگر گئے ہیں۔ اگر میں نہ آیا ہوتا تو ان بلاؤں میں کچھ تاخیر ہو جاتی پر میرے آنے کے ساتھ خدا کے غضب کے وہ مخفی ارادے جو ایک بڑی مدت سے مخفی تھے ظاہر ہو گئے..... یہ مت خیال کرو کہ امریکہ وغیرہ میں سخت زلزلے آئے اور تمہارا ملک اُن سے محفوظ ہے۔ میں تو دیکھتا ہوں کہ شاید اُن سے زیادہ مصیبت کا منہ دیکھو گے۔ اے یورپ تو بھی امن میں نہیں اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں اور اے جزائر کے رہنے والو! کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔“

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۶۸، ۲۶۹)

۳ وَيَلِّ لِكُلِّ هَمَزَةٍ لُّمَزَةٍ ۴ سَأُكْرِمُكَ إِنْ كَرَّمَا عَجَبًا ۵ وَالْقِيَّ بِه الرُّعْبِ الْعَظِيمِ ۶  
 ۵ يَا تُونَ مِنْ كُلِّ فَجِّ عَمِيْقٍ ۷ يَا تِيْكَ مِنْ كُلِّ فَجِّ عَمِيْقٍ ۸

(بدر جلد ۲ نمبر ۳۳ مورخہ ۱۶ اگست ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۲۹ مورخہ ۱۷ اگست ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۱۹ اگست ۱۹۰۶ء ”اس تاریخ میں خواب میں دیکھا کہ ایک نہایت چمکتا ہوا ٹکڑا سونے کا سہ پہلو تھا

میری بیوی نے مجھ کو دیا پھر آنکھ کھل گئی۔ میں ڈرا کہ سونے میں غم اور کوئی مکروہ امر ہوتا ہے پھر غنودگی ہو کر یہ الہام ہوا۔

۱۰ اگست ۱۹۰۶ء ”انّ هذا امرأةٌ جَبِيْلَةٌ ۹ (کافی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۹۳)

۲۰ اگست ۱۹۰۶ء ”صبر کر خدا تیرے دشمن کو ہلاک کرے گا۔ نُصِرْتَ بِالرُّعْبِ

۱۰ وَقَالَ اَلَاتِ حِيْنَ مَنَاصٍ ۱۱ اِذَا بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ جَبَّارِيْنَ ۱۲

(کافی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۹۲)

۱ (ترجمہ) ۳ ہر ایک چغل خور، عیب گیر پر سخت لعنت ہے۔ ۴ میں تجھے ایک عجیب طور پر عزت دوں گا اور اس کے ساتھ سے دنیا پر بڑا رعب ڈالوں گا۔ ۵ لوگ دُور دراز سے تیرے پاس آئیں گے اور دُور دُور سے ہدیئے آئیں گے۔

(بدر مورخہ ۱۶ اگست ۱۹۰۶ء صفحہ ۲)

۲ (ترجمہ از ناشر) یقیناً یہ ایک خوبصورت عورت ہے۔

۳ (ترجمہ) رعب کے ساتھ تیری نصرت کی گئی اور مخالفوں نے کہا اب کوئی جائے پناہ نہیں۔

(بدر مورخہ ۲۳ اگست ۱۹۰۶ء صفحہ ۲)

۴ (ترجمہ از مرتب) جب تم کسی کو پکڑتے ہو تو جابر ہو کر پکڑتے ہو۔

(نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۲۳ اگست ۱۹۰۶ء صفحہ ۲ اور الحکم مورخہ ۲۴ اگست ۱۹۰۶ء صفحہ ۱ میں ان الہامات

کی تاریخ ۲۱ اگست درج ہے نیز تحریر ہے۔

۱۔ ”شب گذشتہ کو میں نے خواب میں دیکھا کہ اس قدر زنبور ہیں (جن سے مراد کمینہ دشمن ہیں) کہ تمام

سطح زمین اُن سے پُر ہے اور ٹلی ذل سے زیادہ ان کی کثرت ہے۔ اس قدر ہیں کہ زمین کو قریباً ڈھانک دیا ہے

اور تھوڑے ان میں سے پرواز بھی کر رہے ہیں جو نیش زنی کا ارادہ رکھتے ہیں مگر نامراد رہے اور میں اپنے لڑکوں

شریف اور بشیر کو کہتا ہوں کہ قرآن شریف کی یہ آیت پڑھو اور بدن پر پھونک لو کچھ نقصان نہیں کریں گے اور وہ آیت

۲۳/ اگست ۱۹۰۶ء ” آج کل کوئی نشان ظاہر ہوگا۔“ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۹۱  
 بدرجلد ۲ نمبر ۳۵ مورخہ ۳۰/ اگست ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۳۱ مورخہ ۱۰/ ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۲۵/ اگست ۱۹۰۶ء ” شَفِيعُ اللَّهِ“

فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی کے یہ میرا نام رکھا ہے اور اس کے معنی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے  
 بندوں کا شفیع۔“ (بدرجلد ۲ نمبر ۳۵ مورخہ ۳۰/ اگست ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۳۱ مورخہ ۱۰/ ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۳/ ستمبر ۱۹۰۶ء (الف) ”رَائِي مَعَ الرُّوحِ اِتِّبِكَ بَعْتَةً“<sup>۱</sup>

(بدرجلد ۲ نمبر ۳۶ مورخہ ۶/ ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۳۱ مورخہ ۱۰/ ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

(ب) ”فرمایا۔ آج ہی ایک خواب میں دیکھا کہ ایک چوند زریں جس پر بہت سنہری کام کیا  
 ہوا ہے مجھے غیب سے دیا گیا ہے۔ ایک چور اُس چوند کو لے کر بھاگا۔ اُس چور کے پیچھے کوئی آدمی بھاگا جس نے  
 چور کو پکڑ لیا اور چوند واپس لے لیا۔ بعد اس کے وہ چوند ایک کتاب کی شکل میں ہو گیا جس کو تفسیر کبیر کہتے ہیں اور  
 معلوم ہوا کہ چور اُس کو اس غرض سے لے کر بھاگا تھا کہ اس تفسیر کو نابود کر دے۔“

فرمایا۔ اس کشف کی تعبیر یہ ہے کہ چور سے مراد شیطان ہے۔ شیطان چاہتا ہے کہ ہمارے ملفوظات لوگوں  
 کی نظر سے غائب کر دے مگر ایسا نہیں ہوگا اور تفسیر کبیر جو چوند کے رنگ میں دکھائی گئی اس کی تعبیر یہ ہے کہ وہ  
 ہمارے لئے موجب عزت اور زینت ہوگی۔ وَاللَّهُ أَعْلَمُ۔“

(بدرجلد ۲ نمبر ۳۶ مورخہ ۶/ ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۳۱ مورخہ ۱۰/ ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

بقیہ حاشیہ۔ یہ ہے۔ وَإِذَا بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ جَبَّارِينَ۔ پھر بعد اس کے آنکھ کھل گئی۔

۲۔ الہام ہوا۔ نُصِرْتَ بِالرُّعْبِ وَقَالُوا آلَاتِ حِينٍ مِّنَاصٍ۔

۳۔ قریباً نصف رات کے بعد الہام ہوا۔ صبر کر خدا تیرے دشمن کو ہلاک کرے گا۔“

۱۔ (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؒ) ۶/ ستمبر ۱۹۰۶ء کو خدا تعالیٰ نے یہ نشان ظاہر فرما دیا۔ تفصیل کے لئے دیکھیے رُوِیَا

۵/ ستمبر ۱۹۰۶ء اور اس کا حاشیہ۔

۲۔ (ترجمہ) میں رُوح کے ساتھ اچانک تیرے پاس آؤں گا۔ (بدرمورخہ ۶/ ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳)

۵/ ستمبر ۱۹۰۶ء ”دیکھا کہ عبدالکحیم خان<sup>۱</sup> چوبارہ کے دروازے پر ہے اور کوئی کہتا ہے کہ اسحاق کی والدہ نے اس کو بلایا ہے میں نے کہا ہم نہیں آنے دیتے اس میں ہماری بے عزتی ہے۔“

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۸۲)

۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ ”ان دنوں کتاب حقیقۃ الوحی میں نشانات جمع کر رہا ہوں تو میرے دل میں خیال آیا کہ پچھلے نشانات کے ساتھ کوئی تازہ نشان بھی ہونا چاہیے۔ خدا تعالیٰ نے اس خیال کو بھی جلد پورا کر دیا۔ فرمایا۔ عبدالکحیم خان چونکہ ایک دشمن ہے اس واسطے وہ دکھایا گیا۔ دشمن کے خواب میں گھر کے اندر داخل ہو جانے کی تعبیر کسی دکھ اور موت سے ہوتی ہے۔ سو میں نے خواب میں کہا کہ میں اُس کو نہیں آنے دوں گا۔ یعنی میری دُعا نے اُس مصیبت کو ٹال دیا۔

فرمایا۔ اِنَّ اُحَافِظُ وَالَا اِلٰهَامَ جُوَسْ خَوَابِ كَسَا تَهَا ظَا هِر كِر تَا تَهَا كُوْنَى وَا قَعَطَا عُوْنَا كَا هُوْنَا وَا لَا هُوْنَا۔“

(بدر مورخہ ۱۳ ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳)

۲۔ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۱۳ ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳ اور الحکم مورخہ ۱۷ ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱ میں یہ رؤیا یوں درج ہے۔ ”رؤیا۔ میں نے دیکھا کہ ڈاکٹر عبدالکحیم خاں (مرتد دشمن) ہمارے مکان کے پاس کھڑا ہے اور والدہ محمد اسحاق (زوجہ میر ناصر نواب صاحب) اُس کو اپنے گھر میں بلاتی ہیں مگر میں نے اُسے اندر نہیں آنے دیا اور میں نے کہا کہ میں نہیں آنے دیتا۔ اس میں ہماری بے عزتی ہے۔

دشمن کے گھر میں داخل ہونے سے مراد کوئی مصیبت یا موت ہوتی ہے اور وہ اندر نہیں آسکا یعنی خدا نے اُس بلا کو ٹال دیا۔ پھر الہام ہوا۔ اِنَّ اُحَافِظُ كُلَّ مَنْ فِي الدَّارِ۔ ترجمہ۔ میں اُن سب کی حفاظت کروں گا جو اس گھر میں ہیں۔

علاوہ اس کے ایک گوشت کا ٹکڑا خواب میں دکھایا گیا جو کسی غم کی طرف دلالت کرتا تھا اور یہ بھی دیکھا کہ ایک انڈا میرے ہاتھ میں ہے جو کہ ٹوٹ گیا ہے۔ یہ بھی کسی کی موت کی طرف اشارہ تھا لیکن خواب کے تمام امور معلق ہوتے ہیں اور دعا سے ٹل سکتے ہیں۔ قطع حکم نہیں ہوتا۔“

۳۔ (نوٹ از ایڈیٹر بدر) ”ان خوابوں کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے میر (ناصر نواب) صاحب (مرحوم) کو جولا ہور جانے کو تیار تھے روک دیا کہ ابھی نہ جاویں اور ان کو کہہ دیا کہ میں نے دیکھا ہے کہ آپ کے اہل و عیال کے متعلق ایک بلا آنے والی ہے میں ڈرتا ہوں کہ وہ بلا سفر میں نازل ہو اور موجب شامت اعدا ہو جائے۔ اس کے گواہ خود میر صاحب اور گھر کے لوگ ہیں چنانچہ یہ بات سن کر میر صاحب نے مع اہل و عیال لاہور میں جانا ملتوی کر دیا اور جب صبح ہوئی تو

ستمبر ۱۹۰۶ء ۱۔ الہام۔ ”یُرِيدُ اللَّهُ بِكُمْ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمْ الْعُسْرَ“<sup>۱</sup>

۲۔ باغ میں نمونیا اسحق کو ہو گیا تھا چونکہ طاعون کے دن تھے بعض ڈاکٹروں کا یہ بھی خیال تھا کہ طاعون ہے۔ اس وقت الہام ہوا۔ سَلَامٌ قَوْلًا مِّن رَّبِّ رَجِيمٍ“<sup>۲</sup> (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۷۹)

۸/ستمبر ۱۹۰۶ء (الف) ”الہام۔ ۱۔ امین ملک بے سنگھ بہادر۔ ۲۔ لوگ آئے اور مقابلہ کر

بیٹھے۔ شیر خدا نے ان کو پکڑا۔ شیر خدا نے فتح پائی۔ ۳۔ امین ملک بے سنگھ بہادر۔ ۴۔ رَبِّ لَا تَبْقِ لِي مِنَ الْمُخْرِيَاتِ ذِكْرًا“<sup>۳</sup> ۵۔ پیٹ پھٹ گیا۔“ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۷۶، ۱۷۵)

بقیہ حاشیہ در حاشیہ۔ پیشگوئی کے مطابق عزیز محمد اسحق کو سخت بخار ہو گیا اور اُس بخار کے ساتھ رانوں میں دو گلیاں نکل آئیں جس سے قطعی طور پر یہ معلوم ہو گیا کہ طاعون ہے اور ایک نہایت خوفناک امر پیش آ گیا اور گھر میں سب پر ایک دہشت طاری ہوئی اور حضرت مولوی حکیم نور الدین صاحب معالج تھے مگر ہر دُوبن ران میں دو گلیوں کے نکلنے سے وہ بھی دہشت زدہ ہو گئے۔ تب حضرت مسیح موعود نے دُعا کرنا شروع کیا اور نہایت اضطراب سے توجہ کی۔ تب خدا کے فضل سے اس دُعا کا یہ نتیجہ ہوا کہ ابھی دو یا تین گھنٹے سے زیادہ نہیں گزرا ہوگا کہ بخار بالکل ٹوٹ گیا اور پھر گلیاں بھی گم ہو گئیں۔ گویا مرض کا نام و نشان نہ تھا اور تمام آثار طاعون کے جاتے رہے اور اب میاں محمد اسحق بخیر و عافیت باہر پھرتے ہیں۔“

(بدر مورخہ ۱۳ ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳ نیز تفصیل کے لئے دیکھیے حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۳۴۱، ۳۴۲۔ نشان نمبر ۱۴۳)

۱۔ (ترجمہ از ناشر) اللہ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے اور تمہارے لئے تنگی نہیں چاہتا۔

۲۔ (ترجمہ) تجھے سلامتی ہے یہ رب رحیم نے فرمایا۔ (حقیقۃ الہدی۔ روحانی خزائن جلد ۱۴ صفحہ ۴۴۶)

۳۔ (ترجمہ) ۴۔ اے میرے رب (میرے لئے) رُسوا کرنے والی چیزوں میں سے کوئی باقی نہ رکھ۔

(بدر مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۴۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ”اس پیشگوئی کے مطابق شعبان ۱۳۲۴ھ میں میاں صاحب نور مہاجر جو صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کی جماعت میں سے تھا ایک دفعہ ایک دم پیٹ پھٹنے کے ساتھ مَر گیا اور معلوم ہوا کہ اس کے پیٹ میں کچھ مدت سے رسوئی تھی لیکن کچھ محسوس نہیں کرتا تھا اور جوان، مضبوط و توانا تھا۔ ایک دفعہ پیٹ میں درد ہوا اور آخری لکھ اُس کا یہ تھا کہ اُس نے تین مرتبہ کہا کہ میرا پیٹ پھٹ گیا۔ بعد اُس کے مَر گیا۔“

(تمتہ حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۴۳۵)

۵۔ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۱۳ ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳ میں ان الہامات کے الفاظ یہ ہیں۔

”لوگ آئے اور دعویٰ کر بیٹھے۔ شیر خدا نے ان کو پکڑا اور شیر خدا نے فتح پائی۔ ۲۔ امین الملک بے سنگھ بہادر۔

(ب) ”۳۰ جولائی ۱۹۰۶ء میں اور بعد اس کے اور کئی تاریخوں میں وحی الہی کے ذریعے سے بتلایا گیا کہ ایک شخص اس جماعت میں سے ایک دم میں دُنیا سے رخصت ہو جائے گا اور پیٹ پھٹ جائے گا اور شعبان کے مہینہ میں وہ فوت ہوگا۔“ (تمہ حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۴۳۵)

(ج) ”میں نے دیکھا کہ مولوی نور الدین صاحب نے ایک پروف بھیجا ہے اور لانے والے نے مجھ کو کہا کہ مولوی صاحب فرماتے ہیں کہ حاشیہ کو دیکھ لیں۔ جب میں نے حاشیہ کی عبارت دیکھی تو اس میں دشمن نہایت اضطراب میں ہے۔“ لکھا ہوا (تھا)۔

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۷۵)

۱۳ ستمبر ۱۹۰۶ء ۱۔ ”بیچ بار خدا اس کو ہلاکت سے بچائے گا۔“

۲۔ ”يَا أَيُّهَا الْعَزِيزُ مَسَّنَا وَ أَهْلْنَا الضُّرُّ وَ جُنْنَا بِبِضَاعَةِ مُزْجَاةٍ فَآوِ لَنَا الْكَيْلَ وَ تَصَدَّقْ عَلَيْنَا إِنَّ اللَّهَ يَجْزِي الْمُتَصَدِّقِينَ۔“<sup>۱</sup>

۳۔ (روایا) ”۱۳ ستمبر ۱۹۰۶ء کو میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک فراخ اور نہایت خوبصورت چوندہ پہنے ہوئے میں کسی طرف جا رہا ہوں۔“ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۷۳، ۱۷۴)

۱۵ ستمبر ۱۹۰۶ء ”فرمایا۔ گھر میں ایک چوکھٹ کے اندر ایک قطعہ لگا ہوا ہے جس پر لکھا ہے۔

رَبِّ كُلِّ شَيْءٍ خَادِمَكَ<sup>۲</sup>

بقیہ حاشیہ۔ ۳ رَبِّ لَا تُبْعِلْنِي مِنْ الْمُخْرِيَاتِ ذِكْرًا۔ ۴ پیٹ پھٹ گیا۔ (معلوم نہیں کہ یہ کس کے متعلق الہام ہے) جبکہ الحکم مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱ میں الہام نمبر ۲ و ۵ درج ہے اور الحکم مورخہ ۱۷ ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱ میں الہام نمبر ۳ و ۴ درج ہیں۔

۱۔ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۱۳ ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۲ اور الحکم مورخہ ۱۷ ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱ میں یہ روایا ان الفاظ میں درج ہے۔ ”روایا۔ دیکھا کہ حضرت مولوی نور الدین صاحب نے ایک کاغذ بھیجا ہے جو پروف کی طرح ہے۔ جوڑ کالے کر آیا ہے وہ کہتا ہے کہ اس کے حاشیہ پر سطر ہے ذرا پڑھ لینا۔ اُس کاغذ کے دائیں طرف کے حاشیہ پر لکھا ہے۔

دشمن نہایت اضطراب میں ہے۔“

۲۔ (ترجمہ از ناشر) اے صاحب اختیار! ہمیں اور ہمارے گھر والوں کو بہت تکلیف پہنچی ہے اور ہم تھوڑی سی پونجی لائے ہیں۔ پس ہمیں بھر پور تو عطا کر اور ہم پر صدقہ کر۔ یقیناً اللہ صدقہ خیرات کرنے والوں کو جزا دیتا ہے۔

۳۔ (ترجمہ از ناشر) اے میرے رب ہر چیز تیری خادم ہے۔

ہم نے آج کشتی نگاہ میں دیکھا کہ وہ الفاظ مٹے ہوئے ہیں مگر اس پر لکھا ہے۔ خیر۔“

(بدر جلد ۲ نمبر ۳۸ مورخہ ۲۰ ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۳۳ مورخہ ۲۴ ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۱۷/ ستمبر ۱۹۰۶ء ”اقَالَ رَبُّكَ إِنَّهُ نَزَّلَ مِنَ السَّمَاءِ مَا يُرِيضُكَ وَمَا نَنْتَزِلُ

إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ. ۲ قَدْ سَمِعَ اللَّهُ. أُجِيبَتْ دَعْوَتُكَ. إِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوْا وَالَّذِينَ

هُمْ مُحْسِنُونَ. ۳ بَارَكَ اللَّهُ فِي الْهَامِكِ وَوَحِيكَ وَرُؤْيَاكَ. ۴ كَتَبْتُ لِلَّذِينَ آمَنُوا

رَحْمَةً وَ كَتَبْتُ لَكَ رَحْمَةً فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. ۵ نَزِيدُ فِي رَحْمَتِكَ وَوَفَاءِكَ

وَصِدْقِكَ. ۶ كُلُّ مُكذَّبٍ جَاءَ. يَا أَيُّهَا الْعَزِيزُ مَسْنَا وَأَهْلَنَا الضُّرُّ وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ

مُزْجَاةٍ فَأَوْفِ لَنَا الْكَيْلَ وَتَصَدَّقْ عَلَيْنَا إِنَّ اللَّهَ يَجْزِي الْمُتَصَدِّقِينَ. ۷ مَا أَنَا إِلَّا

كَالْفُرْقَانِ وَسَيُظْهَرُ عَلَى يَدَيَّ مَا ظَهَرَ مِنَ الْفُرْقَانِ.“<sup>۱</sup>

(روایا) ”میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک فراخ اور خوبصورت چوغہ جو نہایت چمکدار تھا پہنے ہوئے جو

پیروں تک پڑتا ہے چند لوگوں کے ساتھ ایک طرف جا رہا ہوں۔

۱ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۲۰ ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳ اور الحکم مورخہ ۲۴ ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱ میں یہ الہام مع تفہیم

یوں درج ہے۔ ”نَزِيدُ فِي رَحْمَتِكَ وَوَفَاءِكَ. (آجی نَزِيدُ بَرَكَاتِكَ. یہ خدا کی طرف سے نہیں صرف

تفہیم ہے میرے لفظوں میں۔)“

۲ (ترجمہ) ۱ تیرے رب نے فرمایا ہے کہ وہ تیرے لئے آسمان سے وہ چیز اتارنے والا ہے جو تجھے خوش کر دے گی

اور ہم تیرے رب کے حکم کے سوائے کبھی نازل نہیں ہوتے۔ ۲ اللہ تعالیٰ نے تیری دُعَا ئِ لِي۔ تیری دُعَا قبول کی گئی۔

اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے ساتھ ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور وہ جو نیکی کرتے ہیں۔ ۳ برکت دی اللہ تعالیٰ نے تیرے

الہام میں اور تیری وحی میں اور تیری خوابوں میں۔ ۴ تجھ پر ایمان لانے والوں کے لئے میں نے رحمت لکھ دی ہے اور

تیرے لئے دُنیا اور آخرت میں میں نے رحمت لکھ دی ہے۔ ۵ تیری رحمت اور وفا اور صدق میں ہم زیادتی کریں گے۔

۶ سب مکذَّب آئے اور کہنے لگے۔ اے عزیز ہم اور ہمارے اہل و عیال تکلیف میں ہیں اور ہم تھوڑی سی پونجی لائے ہیں۔

پس ہمیں پورا ناپ تول دے اور ہم پر صدقہ کر۔ تحقیق اللہ تعالیٰ صدقہ کرنے والوں کو جزائے خیر دیتا ہے۔ ۷ میں تو بس

قرآن ہی کی طرح ہوں اور قریب ہے کہ میرے ہاتھ پر ظاہر ہوگا جو کچھ کہ فرقان سے ظاہر ہوا۔

(بدر مورخہ ۲۰ ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳)

اور یہ بھی الہام ہوا۔ خدا بیخ بار اس کو ہلاکت سے بچائے گا۔ (نامعلوم کس کے حق میں ہے)۔  
 اور دیکھا کہ بھونچال آیا ہے اور ہم چھت کے نیچے سے نکل آئے اور مبارک میرے ساتھ ہے۔“  
 (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۷۳، ۱۷۲، ۱۷۱، ۱۷۰)

**ستمبر ۱۹۰۶ء** ”میں نے دیکھا ایک کتاب ہے۔ اس کا نام نَهَجُ الْمُصَلِّي ہے پھر یہ الہام ہوا۔  
**فَوْقُ حَبِيدٌ**“  
 (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۶۹)

**۲۳/ستمبر ۱۹۰۶ء** ”دل مضطرب اطمینان یافت۔“  
 (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۶۷)

**۲۳/ستمبر ۱۹۰۶ء** (الف) ”موت، تیرا ۱۳ ماہ حال کو  
 غالباً تیرا ۱۳ ماہ حال سے مراد تیرا ۱۳ ماہ شعبان ہے۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔ اور میں نہیں جانتا کہ تیرا ۱۳ ماہ حال سے  
 یہی شعبان ہے یا کسی اور شعبان کی تیرا تاریخ اور میں قطعی طور پر نہیں جانتا کہ کس کے حق میں ہے اس لئے  
 طبیعت غمگین ہے۔ خدائے تعالیٰ فضل کرے۔ آمین۔“  
 (بدر جلد ۲ نمبر ۳۹ مورخہ ۲۷/ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳)

۱۔ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۲۰/ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳ اور الحکم مورخہ ۲۴/ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۲ میں ان الہامات کے  
 الفاظ قدرے ترتیب کے فرق سے مذکور ہیں اور مزید یوں درج ہے۔

”۱۔ رویا۔ دیکھا کہ میں ایک فراخ اور خوبصورت اور چمک دار چوغہ پہنے ہوئے چند آدمیوں کے ساتھ ایک  
 طرف جا رہا ہوں اور وہ چوغہ میرے پاؤں تک لٹک رہا ہے اور چمک کی شعاعیں اس میں سے نکل رہی ہیں۔

۲۔ خدائے کو بیخ بار ہلاکت سے بچائے گا۔ (نامعلوم کس کے متعلق یہ الہام ہے)۔  
 ۳۔ رویا۔ دیکھا کہ ایک بھونچال آیا۔ کچھ دہشت ناک معلوم ہوا اور ہم چھت کے نیچے سے باہر آگئے مبارک  
 میرے ساتھ تھا اور خفیف خفیف بارش کے قطرے خوشنما برس رہے تھے۔“

۴۔ (ترجمہ از مرتب) قابل تعریف غلبہ۔

۵۔ (ترجمہ از ناشر) بے قرار دل اطمینان پا گیا۔

۶۔ (نوٹ از ناشر) الحکم مورخہ ۲۴/ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱ میں یہ الہام مع تفصیل یوں درج ہے۔

”موت۔ تیرا ۱۳ ماہ حال کو۔ یہ فقرہ مذکورہ بالا وحی الہی کا زبان پر جاری ہوا۔ غالباً وَاللّٰهُ اَعْلَمُ ماہ حال سے  
 مراد شعبان ہے۔ میں نہیں سمجھ سکتا کہ معین طور پر یہی شعبان مراد ہے یا آئندہ کا کوئی اور ماہ شعبان ہے اور نہ میں قطعی طور پر  
 کہہ سکتا ہوں کہ کس کی موت مراد ہے۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ۔“



(ب) فرمایا کہ ”سُرْعَتِ الْهَامِ كَسَبِبْ لِعَضِّ دَفْعَةِ تَهْيِكَ الْفَاظِ يَأْتِيهِمْ رَهْتِي۔ اس واسطے تیراں کا لفظ تھا یا تینیس ۲۳ کا یا تیس ۱ کا۔“  
(بدر جلد ۲ نمبر ۴۳ مورخہ ۲۵ اکتوبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۴)

۲۷ ستمبر ۱۹۰۶ء (الف) ”اے مظفر تجھ پر سلام۔ خدا نے تیری سُن لی۔ میں تیرے لئے لڑکا پیدا کروں گا۔“  
(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۶۷)

(ب) ”بَلَجَتْ آيَاتِي. وَبَشِّرِ الَّذِينَ آمَنُوا بِأَنَّ لَهُمُ الْفَتْحَ.“

(الاستفتاء ضمیر حقیقۃ الوئی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۷۰۲۔ کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۶۷)

۲ اکتوبر ۱۹۰۶ء (الف) ”کاذب کا خدا دشمن ہے واقعی وہ اس کو جہنم میں پہنچائے گا۔“  
(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۶۶)

(ب) ”میں نے دیکھا کہ ایک کتاب ہے۔ گویا وہ میری کتاب ہے۔ اس کا نام نَهْجُ الْوَسْطِيِّ ہے۔ پھر الہام ہوا۔ فَوْقَ حَبِيدٍ ۵ کاذب کا خدا دشمن ہے وہ اس کو جہنم میں پہنچائے گا۔“  
(بدر جلد ۲ نمبر ۴۰ مورخہ ۴ اکتوبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۳۴ مورخہ ۳۰ ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۱ (نوٹ از مولانا جلال الدین نیش) اگر تیس کا لفظ تھا تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ الہام بھی میاں صاحب نور افغان مہاجر مرحوم کے متعلق تھا چنانچہ مرحوم ۳۰ شعبان ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۹ اکتوبر ۱۹۰۶ء کو فوت ہوئے۔ دیکھیے بدر پرچہ مذکور۔  
۲ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۲۷ ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳ میں اس الہام کی تاریخ ۲۶ ستمبر درج ہے اور الفاظ یوں ہیں۔  
”اے مظفر تجھ پر سلام ہو کہ خدا نے تیری بات سن لی۔ خدا تیرے لئے لڑکا دے گا۔“  
۳ (ترجمہ) ظاہر ہو گئیں میری نشانیاں اور خوشخبری دے اُن لوگوں کو جو ایمان لائے۔ بے شک ان کے واسطے فتح ہے۔  
(بدر مورخہ ۴ اکتوبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳)

۴ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۴ اکتوبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳ اور الحکم مورخہ ۳۰ ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱ میں یہ الفاظ یوں درج ہیں۔ ”أَنَّ لَهُمُ الْفَتْحَ۔“  
۵ (ترجمہ از مرتب) قابل تعریف غلبہ۔

۶ (نوٹ از مولانا جلال الدین نیش) آپ تعجب نہ کریں کہ ۲ اکتوبر کا الہام ۳۰ ستمبر کے پرچہ میں کیونکر شائع ہو گیا۔ حقیقت یہ ہے کہ الحکم دیر سے شائع ہوا مگر تاریخ پچھلی ڈالی گئی۔ چنانچہ الحکم مورخہ ۳۰ ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱ میں بھی یہ نوٹ دیا گیا۔

”لَتَبْلُوَنَّكُمْ“<sup>۱</sup>

(ج)

(بدر جلد ۲ نمبر ۴۰ مورخہ ۲۴ اکتوبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۳۴ مورخہ ۳۰ ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۱۹ اکتوبر ۱۹۰۶ء ”الہام۔ اے عبدالحکیم! خدا تجھے ضرر سے بچاؤے اور اندھا ہونے اور

مفلوج ہونے اور مجذوم ہونے سے۔“<sup>۲</sup> (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۶۶)

۱۰ اکتوبر ۱۹۰۶ء ”دیکھا کہ کسی کی موت کی نسبت خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے اور الہام ہوا۔

إِنَّ الْمَنَائِيَّ لَا تَطْيِشُ بِسَهَامِهَا<sup>۳</sup>

میں نے دعا کی کہ یا الہی تو ہر چیز پر قادر ہے تب الہام ہوا۔

۱ (ترجمہ) البتہ ہم تم کو آزمائیں گے۔ (بدر مورخہ ۲۴ اکتوبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳)

۲ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۱۱ اکتوبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۱ اور الحکم مورخہ ۱۰ اکتوبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱ میں اس الہام سے قبل

ایک خواب بدیں الفاظ درج ہے۔

”میں نے آج رات خواب میں دیکھا کہ میرا بھائی مرزا غلام قادر مرحوم ایک مضبوط گھوڑے پر سوار ہے اور میں

نے خیال کیا کہ یہ فرشتہ ہے اور لفظ قادر کی مناسبت سے اُس شکل پر ظاہر ہوا ہے اور میں اُس کے آگے اس قدر دوڑتا ہوں

کہ گھوڑا پیچھے رہ جاتا ہے۔ اس کے بعد ہم شہر میں داخل ہو گئے اور وہ فرشتہ جو میرے بھائی کی شکل پر تھا گھوڑے پر سے اتر

آیا اور اس کے ہاتھ میں ایک تازیانہ ہے اور ایک مضبوط سپاہی قوی ہیکل شکل میں ہے اور ہم نے شہر میں ایک طرف جانے

کا ارادہ کیا۔ گویا کوئی کام ہے یا کوئی خدمت ہے جو اس فرشتہ نے بجالانی ہے۔ بعد اس کے الہام ہوا۔

اے عبدالحکیم! خدا تعالیٰ تجھے ہر ایک ضرر سے بچاؤے۔ اندھا ہونے اور مفلوج ہونے

اور مجذوم ہونے سے۔

اور میرے دل میں ڈالا گیا کہ عبدالحکیم میرا نام رکھا گیا ہے۔

خلاصہ مطلب یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی حکمت اور مصلحت نہیں چاہتی کہ ان بیماریوں میں سے کوئی بیماری میرے

لاحق حال ہو کیونکہ اس میں شامت اعداء ہے۔“ (بدر مورخہ ۱۱ اکتوبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۔ الحکم مورخہ ۱۰ اکتوبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

(بدر مورخہ ۱۸ اکتوبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳)

۳ (ترجمہ) یعنی موتوں کے تیر خطا نہیں جاتے۔

## إِنَّ الْمَنِيَا قَدْ تَطَيَّبَتْ بِسَهَامِهَا<sup>۱</sup>

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۶۵)

۱۲/ اکتوبر ۱۹۰۶ء روز جمعہ ”اس وقت جب کہ میری طبیعت نہایت خراب ہو گئی۔ پٹھوں پر کچھ ایسی رقت ظاہر ہو گئی کہ فان کا خطرہ تھا۔ دو گھنٹے کے قریب ایسی حالت رہی۔ پھر قریب ساڑھے چار بجے کے یہ الہام ہوا۔ جو کہ رقیمہ ۱۲/ اکتوبر ۱۹۰۶ء ہے۔ رسیدہ بود بلائے و لے بخیر گذشت۔“<sup>۲</sup>

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۶۲)

اکتوبر ۱۹۰۶ء ”عِلْمُ الدَّرْمَانِ“

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۶۲)

۱۵/ اکتوبر ۱۹۰۶ء ”خواب میں دیکھا کہ میں کچھ لکھ رہا ہوں اور لکھتے لکھتے یہ الفاظ دیکھے۔

## عِلْمُ الدَّرْمَانِ ۲۲۳<sup>۳</sup>

۱ (ترجمہ از ناشر) یعنی موتوں کے تیر کبھی خطا بھی چلے جاتے ہیں۔

۲ (ترجمہ از مرتب) بلا سر پر آئی ہوئی تھی لیکن خدا کے فضل سے ٹل گئی۔

۳ (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؒ) حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

”علم عربی لفظ ہے جس کے معنی ہیں۔ جاننا اور درمان ایک فارسی لفظ ہے جس کے معنی ہیں۔ علاج۔ یعنی علاج

کا علم ۱۵/ اکتوبر سے ۲۲۳ دن بعد ہو جائے گا۔ اب دیکھنا چاہیے کہ ۱۵/ اکتوبر سے دو سو تیسویں دن کون سا ہے۔

سو حساب لگا کر دیکھو کہ وہ دن ۲۵ مئی ۱۹۰۷ء ہے چنانچہ اس الہام کے مطابق حضرت اقدسؒ ۲۶ مئی کو فوت ہوئے۔

اب ایک اور غور طلب امر ہے جس کا شاید مخالف کم فہمی سے انکار کر دے اور وہ یہ کہ الہام تو ہوا ہے ۱۹۰۶ء کو اور

فوت ہوئے ۱۹۰۸ء میں۔ تو یہ ایک سال اور ۲۲۳ دن ہوئے۔

سو یاد رہے کہ اس کی دو جوہات ہیں۔ اول تو یہ کہ اس کے ساتھ ہی الہام ہے کہ إِنَّ الْمَنِيَا لَا تَطَيَّبُ بِسَهَامِهَا

یعنی موتوں کے تیر خطا نہیں جاتے (اس سے بھی ثابت ہے کہ یہ ۲۲۳ والا الہام موت کے متعلق ہے) اور پھر بعد اس کے

الہام ہوا إِنَّ نُرِّيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِي نَعِدُ هُمْ نَزِيدُ عُمَرَكَ (دیکھیے ریویو آف ریلیجنز مورخہ ۲۰ نومبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۲)

یعنی تیری وفات تو ۱۹۰۷ء میں ہی تھی مگر ہم نے اس عمر کو بڑھا دیا چنانچہ پورے ایک سال تک عمر میں ترقی دی گئی اور ایک

۴ (نوٹ از مولانا عبداللطیف بہاولپوری) سہو کا تب سے تشیخ الاذہان جلد ۲ نمبر ۵ مورخہ ۱۰ مئی ۱۹۰۷ء صفحہ ۲۳

میں لفظ ”إِنَّمَا“ لکھا گیا ہے۔

علم عربی لفظ ہے اور درمان فارسی ہے۔ اس کے آگے ۲۲۳ کا ہندسہ ہے معلوم نہیں کہ اس سے کیا مراد ہے۔“ (بدر جلد ۲ نمبر ۴۲ مورخہ ۱۸ اکتوبر ۱۹۰۶ صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۳۶ مورخہ ۱۷ اکتوبر ۱۹۰۶ صفحہ ۱)

۱۷ اکتوبر ۱۹۰۶ء ”میں نے دیکھا کہ کسی کی موت قریب ہے۔ یہ متعین نہ ہوا کہ کس کی موت آئی ہے۔ تب اس کشفی حالت میں ہی میں نے دُعا کی۔ الہام ہوا۔

إِنَّ الْمَنَآيَا لَا تَطْيِشُ سِهَاْمَهَا

یعنی موتوں کے تیر خطا نہیں جاتے

تب میں نے اسی کشفی حالت میں ہی پھر دُعا کی کہ اے خدا! تو ہر چیز پر قادر ہے۔ تب الہام ہوا۔

إِنَّ الْمَنَآيَا قَدْ تَطْيِشُ سِهَاْمَهَا

اس کے بعد یہ بھی الہام تھا۔

رسیدہ بود بلائے و لے بخیر گذشت۔<sup>۱</sup>

میں نہیں کہہ سکتا کہ ہم سب میں سے یہ کس کے حق میں ہے۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالضَّوَابِ۔“

(بدر جلد ۲ نمبر ۴۲ مورخہ ۱۸ اکتوبر ۱۹۰۶ صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۳۶ مورخہ ۱۷ اکتوبر ۱۹۰۶ صفحہ ۱)

بقیہ حاشیہ۔ سال کے بعد وہ حساب شروع ہوا۔

اور دوسری وجہ یہ ہے کہ حضرتؑ کی وفات ۲۶ مئی کو تھی اور اگر آپ ۱۹۰۷ء میں فوت ہو جاتے تو ایک تو چند معاندین سلسلہ شور مچا دیتے کہ ہماری پیشگوئی کی میعاد کے اندر فوت ہوئے اور ایک یہ کہ اس وقت ۲ تاریخ کو آپ کی وفات ٹھہرتی اس لئے ضروری تھا کہ آپ کی وفات لیپ ایئر (یعنی جس سال میں فروری کے ۲۹ دن ہوں) میں ہوتی تاکہ پورے ۲۲۳ دن کے بعد ۲۶ مئی کو فوت ہوں۔ پس صاف ثابت ہوتا ہے کہ آپ کی وفات ۱۹۰۸ء میں ہونی چاہیے تھی جو کہ لیپ ایئر ہے نہ کہ ۱۹۰۷ء میں جس میں فروری کے ۲۸ دن ہوتے ہیں اور ۲۲۳ دن ۲۶ مئی تک ختم نہیں ہوتے بلکہ ۲ کو ختم ہوتے ہیں۔“ (رسالہ تشفیہ الاذہان پرچہ ماہ جون و جولائی ۱۹۰۸ء صفحہ ۲۱۶)

۱۔ (ترجمہ از ناشر) موتوں کے تیر کبھی خطا بھی چلے جاتے ہیں۔

۲۔ (ترجمہ از مرتب) بلا سر پر آئی ہوئی تھی لیکن خدا کے فضل سے ٹل گئی۔

۲۰/ اکتوبر ۱۹۰۶ء ”اَللّٰهُ عَدُوُّ الْكٰذِبِ وَاِنَّهُ يُوْصِلُهُ اِلٰى جَهَنَّمَ۔ ۲ اُغْرِقَتْ سَفِيْنَةٌ  
الْاَكْذَلِ۔ ۳ اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ۔“<sup>۱</sup> (الاستفتاء ضمیمہ حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۷۰۲)

۲۳/ اکتوبر ۱۹۰۶ء ”اِنَّا نُرِيْتِكَ بَعْضَ الَّذِيْ نَعْدُهُمْ۔ نَزِيْدُ عُمْرِكَ۔“<sup>۲</sup>  
(بدر جلد ۲ نمبر ۴۳ مورخہ ۲۵/ اکتوبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۷ مورخہ ۲۴/ اکتوبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۳۰/ اکتوبر ۱۹۰۶ء ”کتاب حقیقۃ الوحی کے انطباع اور تیاری میں جو بہت سا خرچ ہوا ہے اور ہونے  
والا ہے اس کے متعلق خیال تھا تو الہام ہوا۔

يٰۤاَتِيْتِكَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَيْبٌ۔ يٰۤاَتُوْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَيْبٌ۔ يٰۤاَتِيْتِكَ رِجَالٌ تُؤْوِيْنَ  
اِلَيْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ۔“<sup>۳</sup>

(بدر جلد ۲ نمبر ۴۴ مورخہ یکم نومبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۷ مورخہ ۲۴/ اکتوبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۱۔ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؒ) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ الہامات اُردو سے عربی میں ترجمہ  
کر کے الاستفتاء ضمیمہ حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۷۰۲ میں درج فرمائے ہیں۔ الہام نمبر ۱ جو ۲۱ اکتوبر کو  
بھی نازل ہوا اس کے الفاظ اُردو میں یہ ہیں۔

”کاذب کا خدا دشمن ہے۔ واقعی وہ اس کو جہنم میں پہنچائے گا“

اور الہام نمبر ۲ جو ۱۵ نومبر کو دوبارہ ہوا اس کے اُردو میں یہ الفاظ ہیں۔

”کمترین کا بیڑا غرق ہو گیا۔“

۲۔ (ترجمہ از مرتب) ۳ تیرے رب کی گرفت بہت سخت ہے۔

۳۔ (ترجمہ) ہم تجھے بعض وہ امور دکھلاویں گے جو مخالفوں کی نسبت ہمارا وعدہ ہے اور تیری عمر زیادہ کریں گے۔

(بدر مورخہ ۲۵/ اکتوبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳)

۴۔ (ترجمہ) ہر ایک دُور کی راہ سے لوگ تیرے پاس آئیں گے۔ اور ہر ایک دُور کی راہ سے تیرے پاس تحائف

لائیں گے۔ تیرے پاس وہ لوگ تحائف لائیں گے جن کو ہم آسمان سے وحی کریں گے۔ (بدر مورخہ یکم نومبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳)

۵۔ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؒ) چونکہ اخبار دیر سے شائع ہوا ہے اس لئے بعض واقعات ۲۴/ اکتوبر کے بعد

کے درج ہیں۔ (ایڈیٹر الحکم)

۱۳۱/کتوبر ۱۹۰۶ء ”يَنْصُرُكُمْ فِي دِينِهِ“<sup>۱</sup> (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۵۹)

۲/نومبر ۱۹۰۶ء ”خواب میں میں نے دیکھا کہ میں ایک جگہ بیٹھا ہوں اور رات کا وقت ہے۔ آسمان کی طرف میں نے دیکھا تو بہت ستارے جمع ہیں۔ تب میں نے کہا کہ آسمانی بادشاہت<sup>۲</sup>

یعنی ستاروں کی طرف نظر کر کے میں نے کہا کہ آسمان کی بادشاہت پھر دروازہ پر کھٹکا ہوا جا کر میں نے دروازہ کھولا تو میرا بخش بولا میں دروازہ پر تھا اور ساتھ اس کے ایک اور تھا۔ میرا بخش سے میں نے مصافحہ کیا اور اس کو اندر بلا لیا۔“ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۵۸، ۱۵۷)

۳/نومبر ۱۹۰۶ء تیری دعا قبول ہوگئی۔ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۵۱)

۴/نومبر ۱۹۰۶ء ”لَا تَخَفْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا“ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۵۶)

۱ (ترجمہ از ناشر) وہ (خدا) اپنے دین میں تمہاری مدد کرے گا۔

۲ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۸ نومبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳ اور الحکم مورخہ ۱۰ نومبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱ میں الہام کے الفاظ یہ ہیں۔ ”يَنْصُرُكُمْ اللَّهُ فِي دِينِهِ“۔

۳ (نوٹ از ناشر) حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس کی تعبیر میں فرماتے ہیں۔

”میں نے دیکھا کہ رات کے وقت میں ایک جگہ بیٹھا ہوں اور ایک اور شخص میرے پاس ہے تب میں نے آسمان کی طرف دیکھا تو مجھے نظر آیا کہ بہت سے ستارے آسمان پر ایک جگہ جمع ہیں۔ تب میں نے ان ستاروں کو دیکھ کر اور انہیں کی طرف اشارہ کر کے کہا۔ آسمانی بادشاہت

پھر معلوم ہوا کہ کوئی شخص دروازہ پر ہے اور کھٹکھٹاتا ہے۔ جب میں نے دروازہ کھولا تو معلوم ہوا کہ ایک سودائی ہے جس کا نام میرا بخش ہے۔ اُس نے مجھ سے مصافحہ کیا اور اندر آ گیا۔ اس کے ساتھ بھی ایک شخص ہے مگر اُس نے مصافحہ نہیں کیا اور نہ وہ اندر آیا۔

اس کی تعبیر میں نے یہ کی کہ آسمانی بادشاہت سے مراد ہمارے سلسلہ کے برگزیدہ لوگ ہیں جن کو خدا زمین پر پھیلا دے گا اور اس دیوانہ سے مراد کوئی متکبر، مغرور، متمول یا تعصب کی وجہ سے کوئی دیوانہ ہے۔ خدا اس کو توفیق بیعت دے گا۔ اور پھر الہام ہوا۔ لَا تَخَفْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا گویا میں کسی دوسرے کو تسلی دیتا ہوں کہ ٹوٹ ڈر۔ بے شک خدا ہمارے ساتھ ہے۔“ (بدر مورخہ ۸ نومبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳۔ الحکم مورخہ ۱۰ نومبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۷/ نومبر ۱۹۰۶ء ” اَتَقَنَطُ مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ الَّذِي يُرَبِّبُكُمْ فِي الْاَرْضِ حَامِرٍ -“<sup>۱</sup>

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۵۶)

نومبر ۱۹۰۶ء ” رویا۔ دیکھا کہ میں ایک گھوڑے پر سوار ہوں اور کسی طرف جا رہا ہوں۔ جاتے ہوئے آگے بالکل تاریکی ہوگئی تو میں واپس آ گیا اور میرے ساتھ کچھ عورتیں بھی ہیں۔ واپس آتے ہوئے بھی راستہ میں گردوغبار کے سبب بہت سی تاریکی ہوگئی اور گھوڑے کی باگ کو میں نے ٹٹول کر ہاتھ میں پکڑا ہوا ہے۔ چند قدم چل کر روشنی ہوگئی۔

آگے دیکھا کہ ایک بڑا چوترا ہے۔ اُس پر اُتر پڑا۔ وہاں چند ایک لڑکے ہیں۔ انہوں نے شور مچایا کہ مولوی عبدالکریم آگئے۔ پھر میں نے دیکھا کہ مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم آرہے ہیں۔ اُن کے ساتھ میں نے مصافحہ کیا اور السلام علیکم کہا۔ مولوی صاحب مرحوم نے ایک چیز نکال کر مجھے بطور تحفہ دی ہے اور کہا کہ بشلپ جو پادریوں کا افسر ہے وہ بھی اسی سے کام چلاتا ہے۔ وہ چیز اس طرح سے ہے جیسا کہ خرگوش ہوتا ہے۔ بادامی رنگ۔ اس کے آگے ایک بڑی نالی لگی ہوئی ہے اور نالی کے آگے ایک قلم لگا ہوا ہے۔ اس نالی کے اندر ہوا بھر جاتی ہے جس سے وہ قلم بغیر محنت کے باسانی چلنے لگتا ہے۔ میں نے کہا کہ میں نے تو یہ قلم نہیں منگوا یا۔ مولوی صاحب نے فرمایا کہ مولوی محمد علی صاحب نے منگوا یا ہوگا۔ میں نے کہا۔ اچھا میں مولوی صاحب کو دے دوں گا۔ اس کے بعد بیداری ہوگئی۔

۱ (ترجمہ) کیا تو خدا کی رحمت سے ناامید ہوتا ہے۔ وہ خدا جو تمہیں رحموں میں پرورش کرتا ہے۔

(بدر مورخہ ۸ نومبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳)

۲ (نوٹ از ناشر) اس الہام کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

”آج رات لنگر خانہ کے اخراجات کی نسبت میں قریباً ۱۲ بجے رات کے اپنے گھر کے لوگوں سے بات کر رہا تھا کہ اب خرچ ماہواری لنگر خانہ کا پندرہ سو سے بھی بڑھ گیا ہے۔ کیا قرضہ لے لیں؟ پھر خیال آیا کہ قرضہ لینے سے کیا فائدہ۔ کیونکہ دو ہزار روپیہ بھی لے لیں تو ایک ماہ میں خرچ ہو جائیں گے۔ اس کے بعد میں سو گیا۔ صبح نماز کے بعد الہام ہوا۔

” اَتَقَنَطُ مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ الَّذِي يُرَبِّبُكُمْ فِي الْاَرْضِ حَامِرٍ -“

(بدر مورخہ ۸ نومبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳۔ الحکم مورخہ ۱۰ نومبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

تعبیر۔ عورتوں سے مراد کمزور لوگ ہو سکتے ہیں اور خدا نے قرآن شریف میں اس اُمت کے نیک بندوں کو بھی فرعون کی عورت اور مریم سے تشبیہ دی ہے اور قلم سے مراد یہ معلوم ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ مولوی محمد علی صاحب کے دل میں ایسی طاقت پیدا کر دے کہ وہ مخالفوں کے رد میں اعلیٰ مضامین لکھیں۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصّٰوَابِ۔“  
(بدرجلد ۲ نمبر ۲۶ مورخہ ۱۵ نومبر ۱۹۰۶ صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۳۹ مورخہ ۱۷ نومبر ۱۹۰۶ صفحہ ۱)

**نومبر ۱۹۰۶ء** ”رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَيَّ الْأَرْضَ مِنَ الْكَافِرِينَ دَيَّارًا۔“<sup>۱</sup>

(بدرجلد ۲ نمبر ۲۶ مورخہ ۱۵ نومبر ۱۹۰۶ صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۳۹ مورخہ ۱۷ نومبر ۱۹۰۶ صفحہ ۱)

**۱۳ نومبر ۱۹۰۶ء** ”مَا نَنْسَخُ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنسِهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَا أَوْ مِثْلَهَا۔ أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔“<sup>۲</sup>

اور گویا میں کسی کو کہتا ہوں۔ لَا تَخَفْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا۔“<sup>۳</sup>

(بدرجلد ۲ نمبر ۲۶ مورخہ ۱۵ نومبر ۱۹۰۶ صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۳۹ مورخہ ۱۷ نومبر ۱۹۰۶ صفحہ ۱)

**۱۹۰۶ء** ”نواب محمد علی خان صاحب رئیس مالیر کوئٹہ مع اپنے بھائیوں کے سخت مشکلات میں پھنس گئے تھے۔ منجملہ ان کے یہ کہ وہ ولی عہد کے ماتحت رعایا کی طرح قرار دیئے گئے تھے اور انہوں نے بہت کچھ کوشش کی مگر ناکام رہے۔“

اور صرف آخری کوشش یہ باقی رہی تھی کہ وہ نواب گورنر جنرل بہادر بالقابہ سے اپنی دادرسی چاہیں اور اس میں بھی کچھ امید نہ تھی کیونکہ ان کے برخلاف قطعی طور پر حکام ماتحت نے فیصلہ کر دیا تھا۔ اس طوفانِ غم و ہم میں جیسا کہ انسان کی فطرت میں داخل ہے انہوں نے صرف مجھ سے دُعا کی ہی درخواست نہ کی بلکہ یہ بھی وعدہ کیا کہ اگر خدا تعالیٰ ان پر رحم کرے اور اس عذاب سے نجات دے تو وہ تین ہزار نقد روپیہ بعد کامیابی کے بلا توقف

۱ (ترجمہ از مرتب) اے میرے رب زمین پر کافروں میں سے کوئی باشندہ نہ چھوڑ۔

۲ (ترجمہ) کسی نشان کو ہم منسوخ نہیں کرتے یا فراموش نہیں کراتے مگر اس سے بہتر یا اس جیسا نشان عطا کرتے

ہیں۔ کیا تو نہیں جانتا کہ خدا ہر چیز پر قادر ہے۔ (بدر مورخہ ۱۵ نومبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳)

۳ (ترجمہ از مرتب) مت ڈر اللہ ہمارے ساتھ ہے۔



لنگر خانہ کی مدد کے لئے ادا کریں گے چنانچہ بہت سی دُعاؤں کے بعد مجھے یہ الہام ہوا کہ۔

اے سیف اپنا رُخ اس طرف پھیر لے!

تب میں نے نواب محمد علی خان صاحب کو اس وحی الہی سے اطلاع دی۔ بعد اس کے خدا تعالیٰ نے

(چشمہ معرفت۔ روحانی خزائن جلد ۲۳ صفحہ ۳۳۹)

اُن پر رحم کیا۔“

۱۵ نومبر ۱۹۰۶ء (الف) ”ا قادر ہے وہ بارگاہ ٹوٹا کام بناوے

بنا بنایا توڑ دے کوئی اس کا بھید نہ پاوے

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۵۲، ۱۵۱)

۲ کمترین کا بیڑا غرق ہو گیا۔“

(ب) ”آج رات ستائیسویں رمضان المبارک تھی اور اس پر یہ بھی خیال ہوتا ہے کہ یہ رات

شب قدر کی ہوتی ہے۔ میں نے سوچا کہ زندگی کا کوئی اعتبار نہیں شاید پھر یہ رات نصیب ہو یا نہ ہو۔ پس میں اُٹھا اور میں نے نماز پڑھ کر دعا کی۔ بعد میں مفضلہ ذیل الہامات ہوئے۔

ا قادر ہے وہ بارگاہ ٹوٹا کام بناوے

بنا بنایا توڑ دے کوئی اس کا بھید نہ پاوے

۲ کمترین کا بیڑا غرق ہو گیا (یعنی کسی کے قول کی طرف اشارہ ہے) اور یا شاید کمترین سے مراد

کوئی شدید مخالف ہے۔

۲ تیری دعا قبول کی گئی۔

۱ (نوٹ از ناشر) کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۵۲ اور بدر مورخہ ۱۵ نومبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳

اور الحکم مورخہ ۱۷ نومبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱ پر اس الہام کے الفاظ یہ ہیں۔ ”اے سیف اپنا رُخ پھیر لے“

۲ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؒ) یعنی دعا کرنے کے لئے نماز پڑھی اور اُس میں دعا کی۔

۳ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؒ) الاستفتاء مشمولہ حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۷۰۲ سے معلوم

ہوتا ہے کہ یہ الہام حضور کو ۲۰ اکتوبر ۱۹۰۶ء میں بھی ہوا تھا۔

اصل میں یہ ہر سہ الہام پیشگوئیاں ہیں خواہ ایک شخص کے لئے ہوں اور خواہ تین جدا شخصوں کے  
حق میں ہوں۔“

(بدر جلد ۲ نمبر ۷۷ مورخہ ۲۲ نومبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳)

۱۶ نومبر ۱۹۰۶ء ”اَمَا وَقَفْتُمْ مَوْقِعًا اَغْيَظَ مِنْ هَذَا۔ ۲ اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيدٌ۔<sup>۳</sup>  
۳ طُوْبِي لِمَنْ وَاَفَّقُ۔“

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۵۰)

۱۸ نومبر ۱۹۰۶ء روز عید ”خواب میں دیکھا کہ ایک جڑھ ہمارے باغ میں لگا رہے ہیں جب وہ لگ گئی تو  
غیب سے آواز آئی کہ۔ مبارک۔“

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۴۹)

۲۲ نومبر ۱۹۰۶ء ”رَبِّ احْفَظْنِيْ فَاِنَّ الْقَوْمَ يَأْخُذُوْنَ نِيْ سَخْرَةً۔“

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۴۸)

۱۔ (نوٹ از ناشر) الحکم مورخہ ۱۷ نومبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۲ میں ان الہامات کی تفصیل اور الفاظ میں معمولی اختلاف ہے۔

۲۔ (ترجمہ) اس سے زیادہ غضبناک کسی موقع پر میں کھڑا نہیں ہوا۔ ۲ تحقیق پکڑ تیرے رب کی سخت ہے۔

(بدر مورخہ ۲۹ نومبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳)

۳۔ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۲۹ نومبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳ اور الحکم مورخہ ۲۴ نومبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱ میں ان الہامات  
کی تاریخ ۱۸ نومبر ۱۹۰۶ء درج ہے نیز ان الہامات سے قبل یہ تحریر ہے کہ  
”پھر ایک نظارہ آنکھوں کے سامنے پھر گیا اور اس کے بعد الہام ہوا۔“

۴۔ (ترجمہ از ناشر) مبارک ہو اس کے لئے جس نے موافقت کی۔

۵۔ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۲۹ نومبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳ اور الحکم مورخہ ۲۴ نومبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱ میں یہ روایا  
باختلاف الفاظ درج ہے۔

۶۔ (ترجمہ) اے میرے رب! میری حفاظت کر کیونکہ قوم نے تو مجھے ٹھٹھے کی جگہ ٹھہرایا۔

(بدر مورخہ ۲۹ نومبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳)

۷۔ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۲۹ نومبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳ اور الحکم مورخہ ۲۴ نومبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱ میں اس الہام کے  
الفاظ یوں ہیں۔ ”رَبِّ احْفَظْنِيْ فَاِنَّ الْقَوْمَ يَتَّخِذُوْنَ نِيْ سَخْرَةً۔“

نومبر ۱۹۰۶ء ”اولیاء اللہ سے مخالفت کرنا اس کا نتیجہ اچھا نہیں۔ ۲ مَنْ عَلَيكُمْ رَبُّكُمْ۔

۳ اَعْطِيكَ مَا اَعْطَيْكَ۔ ۴ مَنْ رَبُّكُمْ عَلَيكُمْ۔ ۵ اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يَلْتَفِتُوْنَ اِلَيْكَ لَا يَلْتَفِتُوْنَ اِلَى اللّٰهِ۔ ۶ اولیاء اللہ سے مخالفت کرنا نتیجہ اچھا نہیں رکھتا۔ ۷ مَنْ رَبُّكُمْ عَلَيكُمْ۔ ۸ اَعْطِيكَ مَا اَعْطَيْكَ۔ ۹ اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يَلْتَفِتُوْنَ اِلَيْكَ لَا يَلْتَفِتُوْنَ اِلَى اللّٰهِ۔ ۱۰ خوش قسمتی سے میرا بیڑا پار ہو گیا۔ ۱۱ رَبِّ اِنِّيْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ۔ ۱۲ اِنَّ رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ۔ ۱۳ اَسْمِعْ وَاَرَى‘

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۳۵، ۱۳۴)

۲۸ نومبر ۱۹۰۶ء ۱۔ ”میری نسبت۔ لَوْ اَقْسَمَ عَلٰی اللّٰهِ لَا بَرَّةَ“

۱۔ (ترجمہ از ناشر) تم پر تمہارے رب نے احسان کیا۔ ۲ میں تجھے دوں گا جو چیز دوں گا۔ ۳ تمہارے رب نے تم پر احسان کیا۔ ۴ جو لوگ تیری طرف التفات نہیں کرتے یعنی نظر انکار سے دیکھتے ہیں وہ خدا تعالیٰ کی طرف بھی التفات نہیں کرتے۔ ۵ خدا نے تم پر احسان کیا۔ ۶ میں تجھے دوں گا جو چیز دوں گا۔ ۷ جو لوگ تیری طرف التفات نہیں کرتے یعنی نظر انکار سے دیکھتے ہیں وہ خدا تعالیٰ کی طرف بھی التفات نہیں کرتے۔ ۸ اے میرے رب میں مغلوب ہوں پس میری مدد کر۔ ۹ میرا رب عنقریب میری راہ کھول دے گا۔ ۱۰ میں سنتا ہوں اور دیکھتا ہوں۔

۲۔ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۲۹ نومبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳ اور الحکم مورخہ ۲۴ نومبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱ میں ۲۳ نومبر ۱۹۰۶ء کے تحت یہ الہامات یوں درج ہیں۔

”اِنَّ اللّٰهَ مَنْ عَلَيكُمْ وَاَعْطَيْكَ مَا اَعْطَيْكَ۔ اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يَلْتَفِتُوْنَ اِلَيْكَ لَا يَلْتَفِتُوْنَ اِلَى اللّٰهِ۔

پھر بعد اس کے الہام ہوا۔ اولیاء اللہ سے مخالفت رکھنا اس کا نتیجہ اچھا نہیں۔“

۳۔ (ترجمہ از مرتب) اگر وہ اللہ تعالیٰ کی قسم کھا بیٹھے تو اللہ تعالیٰ اس قسم کو ضرور پورا کر دے گا۔

۴۔ (نوٹ از ناشر) ۱۔ الحکم اور بدر میں یہ الہام یوں درج ہے۔ ”ایک امر کے متعلق مزید تحقیقات کی حاجت تھی

اس پر الہام ہوا۔ لَوْ اَقْسَمَ عَلٰی اللّٰهِ لَا بَرَّةَ“ (الحکم مورخہ ۳۰ نومبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۔ بدر مورخہ ۶ دسمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳)

۲۔ ”سعد اللہ کی اس پیشگوئی کے پورا ہونے کے متعلق ایک مجلس میں ذکر تھا..... ایک..... خادم نے عرض کیا کہ یہ

امر شاید قبل از وقت ہو۔ اس پر حضرت اقدس نے بزرگ کہا کہ یہ پیشگوئی پوری ہو چکی ہے اور ہمیں اس میں کوئی تامل

نہیں۔ ہم یقین رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری اس بات کو جھوٹا نہیں کرے گا اور اس میں فتح ہماری ہے۔ اس پر حضرت کو

الہام ہوا جو الحکم میں مورخہ ۳۰ نومبر ۱۹۰۶ء کو چھاپ دیا گیا۔ لَوْ اَقْسَمَ عَلٰی اللّٰهِ لَا بَرَّةَ اور ابھی اس الہام پر

تھوڑا ہی عرصہ گزرا تھا کہ ۴ جنوری کی شب کولد ہانہ کے ایک تار نے خبر دی کہ سعد اللہ فوت ہو گیا۔“

(الحکم مورخہ ۱۰ جنوری ۱۹۰۷ء صفحہ ۱۵)

۲۔ (رؤیا) ”اور دیکھا کہ میں حاکم ہوں اور مقدمات کو فیصلہ کرتا ہوں ایک شخص کا میں نے مقدمہ کرنا چاہا ہے۔ اُس نے کہا کہ اس کا نمبر چوتھا ہے۔ بہر حال میں نے اس مقدمہ کو لکھنا شروع کر دیا۔“

۳۔ ”اِنْلَتَّ حَیْرًا وَّ رُشْدًا۔<sup>۲</sup> یُکْرِمُ اللّٰهَ اِکْرَامًا عَجَبًا۔“<sup>۱</sup>

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۴۳، ۱۴۲)

۱۹۰۶ء

”عبدالکریم نام ولد عبدالرحمن ساکن حیدرآباد دکن ہمارے مدرسہ میں ایک لڑکا طالب العلم ہے۔ قضاء قدر سے اس کو سگ دیوانہ کاٹ گیا۔ ہم نے اس کو معالج کے لئے کسولی بھیج دیا۔ چند روز تک اُس کا کسولی میں علاج ہوتا رہا پھر وہ قادیان میں واپس آیا۔ تھوڑے دن گزرنے کے بعد اس میں وہ آثار دیوانگی کے ظاہر ہوئے جو دیوانہ گئے کے کاٹنے کے بعد ظاہر ہوا کرتے ہیں اور پانی سے ڈرنے لگا اور خوفناک حالت پیدا ہو گئی۔ تب اُس غریب الوطن عاجز کے لئے میرا دل سخت بے قرار ہوا اور دُعا کے لئے ایک خاص توجہ پیدا ہو گئی۔ ہر ایک شخص سمجھتا تھا کہ وہ غریب چند گھنٹہ کے بعد مر جائے گا۔ ناچار اُس کو بورڈنگ سے باہر نکال کر ایک الگ مکان میں دوسروں سے علیحدہ ہر ایک احتیاط سے رکھا گیا اور کسولی کے انگریز ڈاکٹروں کی طرف تازہ بھیج دی اور پوچھا گیا کہ اس حالت میں اس کا کوئی علاج بھی ہے۔ اُس طرف سے بذریعہ تار جواب آیا کہ اب اس کا کوئی علاج نہیں۔ مگر اُس غریب اور بے وطن لڑکے کے لئے میرے دل میں بہت توجہ پیدا ہو گئی اور میرے دوستوں نے بھی اس کے لئے دعا کرنے کے لئے بہت ہی اصرار کیا کیونکہ اس غربت کی حالت میں وہ لڑکا قابلِ رحم تھا اور نیز دل میں یہ خوف پیدا ہوا کہ اگر وہ مر گیا تو ایک بُرے رنگ میں اُس کی موت ثناتِ اعدا کا موجب ہوگی۔ تب میرا دل اس کے لئے سخت درد اور بے قراری میں مبتلا ہوا اور خارقِ عادت توجہ پیدا ہوئی جو اپنے اختیار سے پیدا نہیں ہوتی بلکہ محض خدا تعالیٰ کی طرف سے پیدا ہوتی ہے۔ اور اگر پیدا ہو جائے تو خدا تعالیٰ کے اذن سے وہ اثر دکھاتی ہے کہ قریب ہے کہ اس سے مُردہ زندہ ہو جائے۔ غرض اُس کے لئے اقبالِ علی اللہ کی حالت میسر آ گئی اور جب وہ توجہ انتہا تک پہنچ گئی اور درد نے اپنا پورا تسلط میرے دل پر کر لیا تب اس بیمار پر جو درحقیقت مُردہ تھا اس توجہ کے آثار ظاہر ہونے شروع ہو گئے اور یہ توجہ پانی سے ڈرتا اور روشنی سے بھاگتا تھا اور

۱۔ (ترجمہ از ناشر) اتونے بھلائی اور ہدایت پائی۔ ۲۔ اللہ عجیب طور پر بزرگی ظاہر کرے گا۔

۳۔ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمس) میاں عبدالکریم صاحبؒ یادگیر ضلع گلبرگہ ریاست حیدرآباد دکن کے رہنے والے تھے۔ آپ اس واقعہ کے بعد ۲۸ سال تک زندہ رہے اور آخر دسمبر ۱۹۳۴ء میں وفات پائی۔

یا ایک دفعہ طبیعت نے صحت کی طرف رُخ کیا اور اُس نے کہا کہ اب مجھے پانی سے ڈرنہیں آتا۔ تب اُس کو پانی دیا گیا تو اس نے بغیر کسی خوف کے پی لیا بلکہ پانی سے وضو کر کے نماز بھی پڑھی لی اور تمام رات سوتا رہا اور خوفناک اور وحشیانہ حالت جاتی رہی یہاں تک کہ چند روز تک بنگلی صحت یاب ہو گیا۔ میرے دل میں فی الفور ڈالا گیا کہ یہ دیوانگی کی حالت جو اس میں پیدا ہو گئی یہ اس لئے نہیں تھی کہ وہ دیوانگی اُس کو ہلاک کرے بلکہ اس لئے تھی کہ تا خدا کا نشان ظاہر ہو اور تجربہ کار لوگ کہتے ہیں کہ کبھی دُنیا میں ایسا دیکھنے میں نہیں آیا کہ ایسی حالت میں کہ جب کسی کو دیوانہ کتے نے کاٹا ہو اور دیوانگی کے آثار ظاہر ہو گئے ہوں پھر کوئی شخص اس حالت سے جانبر ہو سکے اور اس سے زیادہ اس بات کا اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ جو ماہر اس فن کے کسولی میں گورنمنٹ کی طرف سے سگ گزیدہ کے علاج کے لئے ڈاکٹر مقرر ہیں انہوں نے ہمارے تار کے جواب میں صاف لکھ دیا ہے کہ اب کوئی علاج نہیں ہو سکتا۔<sup>۱</sup>

اس جگہ اس قدر لکھنا رہ گیا کہ جب میں نے اس لڑکے کے لئے دُعا کی تو خدا نے میرے دل میں القا کیا کہ فلاں دوادینی چاہیے چنانچہ میں نے چند دفعہ وہ دوا بیمار کو دی آخر بیمار اچھا ہو گیا یا یوں کہو کہ مُردہ زندہ ہو گیا۔“

(تمتہ حقیقۃ الوحی - روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۴۸۰، ۴۸۱)

نومبر ۱۹۰۶ء ”وَرَبُّ مَوْذِمًا اَذُوْنِي اِلَّا لِيُظْهِرَ اللّٰهُ بِهِمْ بَعْضَ الْاٰيَاتِ وَقَدْ قَصَصْنَا قِصَصَهُمْ فِي حَقِيْقَةِ الْوَحْيِ لِتَكُوْنَ تَبْصِرَةً لِّلطَّالِبِيْنَ وَالطَّالِبَاتِ . وَاَقْرُبُ الْقِصَصِ مِنْ

↓	To Station Batala	From Station Kasauli
	To Person Sherali Kadian	From Person Pasteur

Sorry nothing can be done for Abdul Karim

(ترجمہ) مقام بٹالہ از مقام کسولی  
بنام شیر علی قادیان از جانب پیسٹیور

انسوس ہے کہ عبدالکریم کے واسطے کچھ بھی نہیں کیا جاسکتا۔ (تمتہ حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۴۸۱، ۴۸۲)

۱ (ترجمہ از مرتب) کئی ایذا رسانیوں کی ایذا کا نتیجہ یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے ذریعے سے بعض نشانات دکھائے۔ ایسے لوگوں کا ذکر ہم نے طالبان حق کی بصیرت کی غرض سے حقیقۃ الوحی میں کیا ہے اور ایک اس قسم کا تازہ

هَذَا الْوَقْتِ قِصَّةُ رَجُلٍ مَاتَ فِي ذِي الْقَعْدَةِ - وَكَانَ يَلْعَنُنِي وَيَسُبُّنِي - وَكَانَ اسْمُهُ سَعْدُ  
 اللَّهُ - وَكَانَ سَبُّهُ كَالضَّعْدَةِ - وَإِذَا بَلَغَ شَتْمُهُ إِلَى مُنْتَهَاهُ وَسَبَقَ فِي الْإِيذَاءِ كُلَّ مَنْ سِوَاهُ  
 أَوْحَى إِلَيَّ رَبِّي فِي أَمْرِ مَوْتِهِ وَخَزِيئِهِ وَقَطَعَ نَسْلَهُ بِهَا قَضَاءً وَقَالَ إِنَّ شَانِيكَ هُوَ الْآبَتَرُ -  
 فَأَشَعْتُ بَيْنَ النَّاسِ مَا أَوْحَى رَبِّي الْآكِبَرُ - ثُمَّ بَعْدَ ذَلِكَ صَدَّقَ اللَّهُ إِلَهَامِي - فَأَرَدْتُ أَنْ  
 أَفْصِلَهُ فِي كَلَامِي - وَأُشِيخَ مَا صَنَعَ اللَّهُ بِذَلِكَ الْفَتَّانِ - وَعَدُوِّ عِبَادِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ - فَمَنْعَنِي  
 مِنْ ذَلِكَ وَكَيْلٌ كَانَ مِنْ جَمَاعَتِي وَخَوْفِي مِنْ إِرَادَةِ إِشَاعَتِي - وَقَالَ لَوْ أَشَعْتَهَا لَا تَأْمَنُ  
 جَمَاعَتِي وَخَوْفِي مِنْ إِرَادَةِ إِشَاعَتِي - وَقَالَ لَوْ أَشَعْتَهَا لَا تَأْمَنُ مَقْتِ الْحُكَّامِ - وَيَجْرُكُ  
 الْقَانُونُ إِلَى الْآثَامِ - وَلَا سَبِيلَ إِلَى الْخَلَاصِ - وَلَا تَحِينَ مَنَاصِ - وَتَلْزُمُكَ الْبَصَائِبُ  
 مُلَازِمَةَ الْعَرِيمِ - وَالْمَالُ مَعْلُومٌ بَعْدَ التَّعَبِ الْعَظِيمِ - وَلَيْسَتْ الْحُكُومَةُ تَارِكَ  
 الْمُجْرِمِينَ - فَالْخَيْرُ فِي إِخْفَاءِ هَذَا الْوَحْيِ كَالْمَحْتَاطِينَ - فَقُلْتُ إِنِّي أَرَى الصَّوَابَ فِي  
 تَعْظِيمِ الْإِلَهَامِ - وَإِنَّ الْإِخْفَاءَ مَعْصِيَةٌ عِنْدِي وَمِنْ سِيَرِ الْإِلَهَامِ - وَمَا كَانَ لِأَحَدٍ أَنْ

بقیہ ترجمہ۔ واقعہ ایک شخص (کی ہلاکت) کا ہے جو ابھی ماہ ذی قعدہ ۱۳۲۴ھ میں واقع ہوا ہے۔ یہ شخص میرے متعلق  
 سخت بدزبانی سے کام لیا کرتا تھا اور مجھ پر لعنتیں بھیجا کرتا تھا۔ اس کا نام سعد اللہ (لدھیانوی) تھا۔ یہ شخص اپنی بدزبانی سے  
 نیزہ کی طرح سخت زخم پیدا کرتا تھا۔ جب اس شخص کی بدزبانی اپنی انتہا کو پہنچ گئی اور وہ ایذا رسانی میں سب سے آگے بڑھ  
 گیا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے اس کے جلد ہلاک ہونے اور ذلیل و رسوا اور آبرہ ہونے کے متعلق اپنی قضاء و قدر سے آگاہی بخشی  
 اور اس کے متعلق فرمایا إِنَّ شَانِيكَ هُوَ الْآبَتَرُ یعنی تیرا یہ دشمن مُنْقَطِعُ النَّسْلِ اور نا کام و نامراد رہے گا چنانچہ میں  
 نے اس وحی الہی کو لوگوں میں شائع کر دیا اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنی اس وحی کی سچائی کو جو اُس نے مجھے الہام کی تھی  
 ظاہر کر دیا اور اپنے فرمودہ کو پورا کر دیا اس لئے میں نے چاہا کہ اسے تفصیل سے بیان کر کے لوگوں میں اس کی اشاعت  
 کروں۔ لیکن ایک وکیل نے جو میری جماعت میں شامل تھا مجھے اس کی اشاعت سے روکا اور اس کے متعلق بہت خوف اور  
 خطرہ کا اظہار کیا اور کہا کہ اس کی اشاعت کی صورت میں یہ معاملہ ضرور حکام تک پہنچے گا اور اس وقت قانون کی زد اور سزا  
 سے بچنے کی کوئی صورت نہیں ہوگی اور مصائب کا ایک ختم نہ ہونے والا سلسلہ شروع ہو جائے گا اور مقدمہ کی سخت مصیبت  
 اٹھانے کے بعد اس کا جو نتیجہ ہوگا وہ ظاہر ہے اور ایسی صورت میں حکومت ضرور سزا دے گی اس لئے بہتری اسی میں ہے کہ  
 احتیاط سے کام لے کر اس وحی کا اخفاء کیا جائے۔ میں نے اُسے کہا کہ میرے نزدیک تو راہِ صواب یہی ہے کہ الہام الہی کی  
 تعظیم کو مقدم کیا جائے اور اس کا اخفاء میرے نزدیک اللہ تعالیٰ کی معصیت میں داخل اور ایک کمینہ فعل ہے اور خدا تعالیٰ

يَضُرُّ مِنْ دُونِ بَارِي الْأَنَامِ - وَلَا أَبَايَ بَعْدَهُ تَهْدِيدُ الْحَكَامِ - وَتَدْعُو رَبَّنَا الَّذِي هُوَ  
 مَنَّبَتُ الْفَضْلِ وَإِنْ لَمْ يُسْتَجَبْ فَتَرْضَى بِالْعَيْشِ الرَّذِيلِ وَاللَّهُ إِنَّهُ لَا يُسَلِّطُ عَلَى هَذَا  
 الشَّرِيرِ - وَيُنْزِلُ عَلَيْهِ آفَةً وَ يُجِئُ عَبْدَهُ الْمُسْتَجِيرَ - فَسَمِعَ كَلَامِي بَعْضُ زُبَدَةِ  
 الْمُخْلِصِينَ الْفَاضِلِ الْجَلِيلِ فِي عِلْمِ الدِّينِ - أَعْنِي مُجَبَّنَا الْمُؤَلَوِيَّ الْحَكِيمَ نُورُ الدِّينِ  
 فَجَارِي عَلَى لِسَانِهِ حَدِيثُ رَبِّ أَشْعَثَ أَغْبَرَ - وَاطْمَأَنَّ الْقُلُوبُ بِقَوْلِي وَقَوْلِهِ - وَخَطَأُوا  
 الْمُحَدِّثَ - وَاسْتَضَعَفُوا بِنَاءِ هَوْلِهِ - ثُمَّ دَعَوْتُ عَلَى سَعْدِ اللَّهِ إِلَى ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ وَ تَمَيَّنْتُ  
 مَوْتَهُ مِنْ رَبِّ عَلَّامٍ - فَأَوْحَى إِلَيَّ

رُبَّ أَشْعَثَ أَغْبَرَ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَا بَرَّكَهُ

يَعْنِي أَنَّهُ تَعَالَى يُدَافِعُ عَنكَ شَرَّهُ - فَوَاللَّهِ مَا مَطَى عَلَيَّ إِلَّا لِيَأْتِيَ حَتَّى جَاءَنِي نَعْيُ  
 مَوْتِهِ - فَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى مَا ضَرَبَ الْعَدُوَّ بِسَوْطِهِ -“

(الاستفتاء ضميمة حقیقۃ الوعی - روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۶۵۷، ۶۵۸)

بقیہ ترجمہ۔ کے سوا کسی کی طاقت نہیں کہ ضرر پہنچا سکے اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے بعد میں حکام کی تہدید سے نہیں ڈرتا۔ ہاں  
 ہم اللہ تعالیٰ کی جناب میں جو فضل و کرم کا منبع ہے دُعا کریں گے کہ وہ ہمیں ہر ایک مصیبت اور فتنہ سے محفوظ رکھے اور اگر  
 قضاء و قدر میں یہی لکھا ہے کہ یہ مصیبت ہم پر آئے تو ہم اس ذلت والی زندگی پر ہی راضی ہیں اور میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھا  
 کر کہتا ہوں کہ وہ اُس شریرا انسان کو مجھ پر مسلط نہیں کرے گا اور اُسے کسی آفت میں مبتلا کر کے اپنے اس بندہ کو جو اس  
 کے حضور پناہ کا طالب ہے اس کے شر سے محفوظ رکھے گا۔ جب میری یہ بات میرے یکتا مخلص فاضل ماہر علوم دین  
 مولوی حکیم نور الدین صاحب نے سنی تو اُن کی زبان پر حدیث رَبِّ أَشْعَثَ أَغْبَرَ جاری ہوئی اور میرے جواب کو اُن  
 کر اور نیز مولوی صاحب سے یہ حدیث اُن کر جماعت کے لوگوں کو اطمینان حاصل ہو گیا اور انہوں نے اس وکیل کو جس  
 نے مجھے ڈرایا تھا غلطی خوردہ فرار دیا اور اس کی تحویف کو ہیچ سمجھا۔ اس کے بعد میں نے تین روز تک سعد اللہ کی موت کے  
 لئے خدا تعالیٰ کی جناب میں دعائیں کیں جس کے بعد اللہ تعالیٰ نے مجھ پر یہ وحی نازل کی رَبِّ أَشْعَثَ أَغْبَرَ لَوْ  
 أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَا بَرَّكَهُ یعنی بعض لوگ جو عوام کی نظروں میں پراگندہ مواد و غبار آلود ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ کے حضور وہ  
 مقام رکھتے ہیں کہ اگر وہ کسی بات کے متعلق قسم کھالیں تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم کو ضرور پورا کر دیتا ہے اور اس سے مراد یہ تھی  
 کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کے شر سے تمہیں محفوظ کرے گا۔ سو مجھے اللہ تعالیٰ کی قسم ہے کہ ابھی چند ہی روز گزرے تھے کہ اس  
 کی ہلاکت کی خبر آگئی۔ سو اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اُس نے اس دشمن کو اپنے کوڑے کا نشانہ بنایا۔

(نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؒ) یہ وکیل خواجہ کمال الدین صاحب تھے چنانچہ الحکم جلد ۳۸ نمبر ۷

۴ دسمبر ۱۹۰۶ء (الف) ” اَكْرَمَ اللّٰهِ اِكْرَامًا عَجَبًا ۱

دیکھا کہ میری بیوی نے آنکشتری اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدًا ۲ مجھ کو دی ہے۔

اور پھر الہام ہوا۔ مبارک باد۔“ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۴۲)

(ب) ” يُكْرِمُكَ اللّٰهُ اِكْرَامًا عَجَبًا ۳

پھر مجھے ایک مہر دی گئی جو میری ہے۔ اس میں لکھا ہے۔ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدًا۔

پھر الہام ہوا۔ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدًا۔ ۴ پھر الہام ہوا۔ مبارک باد۔“

(بدرجلد ۲ نمبر ۴۹ مورخہ ۶ دسمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۴۲ مورخہ ۱۰ دسمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

بقیہ حاشیہ۔ مورخہ ۲۸ فروری ۱۹۳۵ء صفحہ ۳، ۴ میں جہاں مولوی محمد ابراہیم صاحب بقا پوری کی چشم دید روایات درج ہیں ان میں بھی یہ واقعہ تفصیل سے ذکر کیا گیا ہے۔ ذیل میں اس کا خلاصہ درج کیا جاتا ہے۔

واقعہ یوں ہے کہ جب حضرت اقدسؑ نے حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۷۸ کے حاشیہ میں سعد اللہ لدھیانوی کے بیٹے کو نافر دیکھا تو خواجہ صاحب چونکہ وکیل تھے اس لئے بہت گھبرائے کہ اگر سعد اللہ نے مقدمہ کر دیا تو اس کے بیٹے کو نافر ثابت کرنا مشکل ہو جائے گا اس لئے حضورؐ کی خدمت میں عرض کیا کہ حضور اس حاشیہ کو کاٹ ڈالیں۔ حضورؐ نے فرمایا ”میں نے خدا تعالیٰ کی مرضی سے لکھا ہے میں اس کو نہیں کاٹوں گا۔“ خواجہ صاحب نے پھر کہا کہ حضور مجھے تو بہت گھبراہٹ رہے گی۔ فرمایا ”اگر سعد اللہ مقدمہ کرے گا تو ہم اقرار کرتے ہیں کہ ہم آپ کو وکیل نہیں بنا سکیں گے۔“ اس پر وہ خاموش ہو گئے اور لاہور جا کر مولوی محمد علی صاحب کو خط لکھا کہ رات مجھے نیند نہیں آئی کہ اگر سعد اللہ نے دعویٰ کر دیا تو اس کو ثابت کرنا مشکل ہے۔ چین کی دوہی صورتیں ہیں یا حضرت صاحب حاشیہ کاٹ ڈالیں یا سعد اللہ مر جائے۔ چنانچہ مولوی محمد علی صاحب نے جب حضورؐ کی خدمت میں عرض کیا تو حضورؐ نے سُن کر فرمایا ”کوئی تعجب نہیں کہ سعد اللہ جلد ہی مر جائے۔“ چنانچہ بعد میں حضورؐ کو ”رَبِّ اَشْتَعَثْ اَعْبَدَ الخ“ الہام ہوا اور پھر چند روز کے بعد سعد اللہ کی موت کی نسبت تارا آگئی اور حضرت نے تترہ حقیقۃ الوحی میں مندرجہ بالا واقعہ لکھا۔

۱ (ترجمہ از ناشر) اللہ تعالیٰ نے عجب تکریم فرمائی۔

۲ (ترجمہ) خدا عجیب طور پر تیری بزرگی ظاہر کرے گا۔ (بدر مورخہ ۶ دسمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳)

۳ (ترجمہ) کیا اللہ اپنے بندے کے واسطے کافی نہیں۔ (بدر مورخہ ۶ دسمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳)



۱۶ دسمبر ۱۹۰۶ء

”بَشِّرْهُمْ بِأَيَّامِ اللَّهِ وَذَكِّرْهُمْ تَذَكِيرًا“<sup>۱</sup>

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۳۷۔ بدر جلد ۲ نمبر ۵۱ مورخہ ۲۰ دسمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳۔

الحکم جلد ۱۰ نمبر ۲۲ مورخہ ۱۰ دسمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۱۹۰۶ء<sup>۲</sup>”برتر گمان و وہم سے احمد کی شان ہے  
جس کا غلام دیکھو مسیح الزمان ہے“

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۸۶ حاشیہ)

۱۹۰۶ء

”مجھے دو بیماریاں مدت دراز سے تھیں۔ ایک شدید دردِ سر۔ جس سے میں نہایت بے تاب ہو جاتا تھا اور ہولناک عوارض پیدا ہو جاتے تھے اور یہ مرض قریباً پچیس برس تک دامنگیر رہی اور اس کے ساتھ دورانِ سر بھی لاحق ہو گیا اور طبیبوں نے لکھا ہے کہ ان عوارض کا آخری نتیجہ مرگی ہوتی ہے..... میں دُعا کرتا رہا کہ خدا تعالیٰ ان امراض سے مجھے محفوظ رکھے۔ ایک دفعہ عالم کشف<sup>۳</sup> میں مجھے دکھائی دیا کہ ایک بلا سیاہ رنگ چار پائے کی شکل پر جو بیٹھر کے قد کی مانند اس کا قد تھا اور بڑے بڑے بال تھے اور بڑے بڑے پنچے تھے میرے پر حملہ کرنے لگی اور میرے دل میں ڈالا گیا کہ یہی صرع ہے تب میں نے اپنا دہنا ہاتھ زور سے اس کے سینہ پر مارا اور کہا کہ دُور ہو تیرا مجھ میں حصہ نہیں۔ تب خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ بعد اس کے وہ خطرناک عوارض جاتے رہے اور وہ دردِ شدید بالکل جاتی رہی صرف دورانِ سر کبھی کبھی ہوتا ہے تا دو زرد رنگ چادروں کی پیشگوئی میں خلل نہ آوے۔

دوسری مرض ذیابیطس تخمیناً بیس برس سے ہے جو مجھے لاحق ہے..... اور ابھی تک بیس دفعہ کے قریب ہر روز پیشاب آتا ہے اور امتحان سے بول میں شکر پائی گئی۔ ایک دن مجھے خیال آیا کہ ڈاکٹروں کے تجربہ کے رُو سے انجامِ ذیابیطس کا یا تو نزول الماء ہوتا ہے اور یا کاربنکل یعنی سرطان کا پھوڑا نکلتا ہے جو مہلک ہوتا ہے۔ سو اسی وقت نزول الماء کی نسبت مجھے الہام ہوا۔

۱۔ (ترجمہ) ان کو خوشخبری دے اللہ تعالیٰ کے دنوں کی اور ان کو نصیحت کر نصیحت کرنا۔ (بدر مورخہ ۲۰ دسمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳)

۲۔ (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؒ) اس الہام کی تاریخ نزول کا معین طور پر پتہ نہیں لگ سکا۔

۳۔ (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؒ) چونکہ اس کشف اور ان الہامات کے وقت نزول کا معین طور پر کوئی پتہ نہیں لگ سکا اس لئے وقت ذکر کی رعایت سے انہیں حقیقۃ الوحی کے زمانہ میں ہی ذکر کیا جاتا ہے۔

## نَزَلَتْ الرَّحْمَةُ عَلَى ثَلَاثِ الْعَيْنِ وَعَلَى الْأُحْرِيِّينَ

یعنی تین عضو پر رحمت نازل کی گئی آنکھ اور دو اور عضو پر اور پھر جب کار بنکل کا خیال میرے دل میں آیا تو الہام ہوا۔

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ

سو ایک عمر گزری کہ میں ان بلاؤں سے محفوظ ہوں۔ فَالْحَمْدُ لِلَّهِ۔“

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۷۶، ۷۷، ۷۸)

”حضور نے تین چار روز کے الہام اور خواب سنایا۔“

جنوری ۱۹۰۷ء

۱۔ سَأَكْرِمُكَ إِكْرَامًا عَجَبًا وَكَانَ اللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ مُّقْتَدِرًا۔

۲۔ روایا۔ شریف احمد کو خواب میں دیکھا کہ اُس نے پگڑی باندھی ہوئی ہے اور دو آدمی پاس کھڑے ہیں۔ ایک نے شریف احمد کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ وہ بادشاہ آیا

دوسرے نے کہا کہ ابھی تو اس نے قاضی بنا ہے۔ فقط

فرمایا۔ قاضی حکم کو بھی کہتے ہیں۔ قاضی وہ ہے جو تائید حق کرے اور باطل کو رد کرے۔“

(بدر جلد ۶ نمبر ۲، مورخہ ۱۰ جنوری ۱۹۰۷ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۱ مورخہ ۱۰ جنوری ۱۹۰۷ء صفحہ ۱)

”نَفْتَحُ عَلَيْكَ أَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ مِّنْ غَيْرِ تَقْصِيرٍ فَهَلْ فِي ذَٰلِكَ

مِنْ نُّظَيْرٍ۔“

(کافی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۳۷)

”إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ

وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا۔“

۱۔ (ترجمہ) عنقریب میں تیری عجیب عزت ظاہر کروں گا اور اللہ تعالیٰ ہر شے پر قادر ہے۔

(بدر مورخہ ۱۰ جنوری ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

۲۔ (نوٹ از ناشر) تفصیل کے لئے دیکھیں حاشیہ بر الہام ۲۸/مئی ۱۹۰۷ء ”عَبَّرَ اللَّهُ عَلَى خِلَافِ التَّوَقُّعِ“

۳۔ (ترجمہ از ناشر) ہم تجھ پر بغیر کوئی کمی کئے ہر چیز کے دروازے کھولیں گے کیا اس کی کوئی نظیر ہے۔

۴۔ (ترجمہ) بے شک اللہ تعالیٰ نے ارادہ کیا ہے کہ اے اہل بیت تم میں سے ناپاک کو دور کر دے اور تمہیں پاک

کرے اور مٹھہر بناے۔

(بدر مورخہ ۲۲ جنوری ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

اس وحی کے بعد میں کسی کو آواز مار کر اس طرح سے پکارتا ہوں۔ فتح۔ فتح

گویا اُس کا نام فتح ہے۔“ (بدر جلد ۶ نمبر ۴ مورخہ ۲۴ جنوری ۱۹۰۷ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۳ مورخہ ۲۴ جنوری ۱۹۰۷ء صفحہ ۱)

۲۳ جنوری ۱۹۰۷ء ”إِنِّي أَنَا الرَّحْمَنُ۔ أَصْبِرُ عَنْكَ سَوْءَ الْأَقْدَارِ“<sup>۱</sup>

(بدر جلد ۶ نمبر ۴ مورخہ ۲۴ جنوری ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

یکم فروری ۱۹۰۷ء ”روشن نشان اور ہماری فتح“<sup>۲</sup> (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۳۶)

۳ فروری ۱۹۰۷ء ”یکم فروری کے بعد کی رات کا الہام بوقت تین بجے بعد آدھی رات۔

إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لَكُمْ الْيُسْرَ۔ الْحَقُّ بِشَيْعَةِ مُوسَى۔ وَرَضِيَ اللَّهُ بِهِ قَوْلًا۔

یعنی خدا تمہارے لئے آرام اور سہولت کا ارادہ کرتا ہے اور اس شخص کو یا ان اشخاص کو موسیٰ کے خاص

گروہ میں داخل کر دیا گیا اور خدا اس کام کے ساتھ راضی ہوا۔ پھر ساتھ اس کے الہام۔

إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمْ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا۔

یعنی اے گھر کے لوگو یہ کام اس کے لئے ہے تا خدا تمہارے دلوں کی پلیدی اپنے امتحان کے ساتھ

دور کرے اور تمہیں پاک کرے جیسا کہ شرط ہے پاک کرنے کی۔“

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۳۶، ۱۳۵)

<sup>۱</sup> (ترجمہ) تحقیق میں رحمن ہوں۔ میں بڑی قضاء و قدر تجھ سے پھیر دوں گا۔ یعنی بعض بلائیں جو مقدر ہیں وہ ظہور

میں نہیں آئیں گی۔ (بدر مورخہ ۲۴ جنوری ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

<sup>۲</sup> (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۷ فروری ۱۹۰۷ء صفحہ ۱۳ اور الحکم مورخہ ۱۰ فروری ۱۹۰۷ء صفحہ ۱ میں یہ الہام

بایں الفاظ درج ہے۔ روشن نشان۔ ۲۔ ہماری فتح ہوئی

جبکہ بدر مورخہ ۴ اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۳ پر جب یہ الہام دوبارہ چھپا ہے تو وہاں یہ الفاظ ہیں ”روشن نشان اور

ہماری فتح۔“ ممکن ہے کہ یہ دوسری قراءت ہو۔ وَاللَّهُ أَعْلَمُ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو اس الہام کا عربی میں ترجمہ فرمایا ہے اس سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔

وہ عربی ترجمہ یہ ہے۔ ”الْآيَةُ الْمُبِينَةُ وَفَتَحْنَا“ (الاستفتاء ضمیمہ حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۷۰۲)

<sup>۳</sup> (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۷ فروری ۱۹۰۷ء صفحہ ۱۳ اور الحکم مورخہ ۱۰ فروری ۱۹۰۷ء صفحہ ۱ میں صرف

الہامات درج ہیں۔

۷/ فروری ۱۹۰۷ء ۱۔ ”الہام۔ اَلْعَبِيدُ الْاٰخِرُ تَنَالُ مِنْهُ فَتَنَحَّا عَظِيْمًا“<sup>۱</sup>

۲۔ اسی تاریخ یعنی ۷ فروری ۱۹۰۷ء کو میں نے خواب میں دیکھا کہ قبر جیسا ایک گڑھا ہے اس میں ایک سانپ ہے پھر ایسا وہم ہوا کہ گویا سانپ چلا گیا ہے پھر مبارک نے اس گڑھے میں قدم رکھا تو یہ معلوم ہوا کہ سانپ اسی میں ہے۔ پھر سانپ باہر کودنے لگا تب والدہ محمود نے چاقو سے اس کی ایک ٹانگ کاٹ دی پھر بعد اس کے میں نے اس کی دوسری ٹانگ کاٹ دی اور وہ سانپ کچھوں کی طرح سے قدم بقدم.....<sup>۲</sup> تو ڈاکٹر عبداللہ مسکراتا ہوا آیا اور کہا کہ تار آئی ہے کہ دو پل ٹوٹ گئے ہیں۔ خواب میں میں نے کہا کہ کون کون سے۔ اس نے جواب دیا کہ یہ تو معلوم نہیں پر وہ دونوں پل پنجاب کے ہیں۔ پھر آنکھ کھل گئی۔

۱ (ترجمہ) ایک اور عید ہے جس میں تو ایک بڑی فتح پائے گا۔ (بدر مورخہ ۱۴ فروری ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)  
 ۲ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۱۴ فروری ۱۹۰۷ء صفحہ ۳ اور الحکم مورخہ ۷ فروری ۱۹۰۷ء صفحہ ۱ میں یہ خواب ۹ فروری ۱۹۰۷ء کے حوالہ سے بایں الفاظ درج ہے۔

”اور میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک گڑھا قبر کے اندازہ کی مانند ہے اور ہمیں معلوم ہوا کہ اُس میں ایک سانپ ہے اور پھر ایسا خیال آیا کہ وہ سانپ گڑھے میں سے نکل کر کسی طرف بھاگ گیا ہے۔ اس خیال کے بعد مبارک احمد نے اس گڑھے میں قدم رکھا تو اس کے قدم رکھنے کے وقت محسوس ہوا کہ وہ سانپ ابھی گڑھے میں ہے اور اس سانپ نے حرکت کی اور پھر ساتھ ہی اس سانپ نے باہر کی طرف نکلنا شروع کیا۔ جب باہر کی طرف بھاگنے لگا تب ایسا دکھائی دیا کہ گویا وہ ایک اژدہا ہے اور اس کی دو ٹانگیں ہیں۔ ایک ٹانگ تو کسی قدر پتلی ہے اور دوسری ٹانگ اس قدر موٹی ہے جیسی کسی بھینس کی ٹانگ یا ہاتھی کی ٹانگ۔ مبارک احمد کی والدہ اُس سانپ کی طرف دوڑی اور ایک چاقو سے اس کی پتلی ٹانگ کاٹ دی۔ پھر وہ اژدہا مکان کی دوسری طرف آگیا اور میں اُس کی طرف گیا اور میرے ہاتھ میں ایک چاقو تھا میں نے بڑی ٹانگ اس اژدہا کی اُس چاقو سے کاٹ دی۔ بہت آسانی سے کٹ گئی جیسے مولیٰ یا گا جراور بہت کچھ پانی زہریلا اس سانپ کا چاقو کے ساتھ آلودہ رہا۔ میں نے اس چاقو کو ایک آگ میں جو قریب ہی سلگ رہی تھی، ڈال دیا اور اُس سے بڑی بدبو آئی۔ مجھے اندیشہ ہوا کہ اس کے زہر سے مجھے کوئی نقصان نہ پہنچے مگر کوئی نقصان نہ پہنچا بہر حال اس اژدہا کا کام تمام کر دیا اور پھر ہم تینوں اس مکان سے جب باہر آئے تو ڈاکٹر عبداللہ سامنے آتے نظر آئے۔ جب قریب پہنچے تو مسکرا کر مجھے کہنے لگے کہ تار آئی ہے کہ دو پل ٹوٹ گئے۔ میں نے دریافت کیا کہ کون کون سا پل اور کس کس مقام کا پل ٹوٹا ہے۔ انہوں نے جواب دیا کہ یہ تو معلوم نہیں مگر یہ معلوم ہے کہ دو پل جو ٹوٹے ہیں وہ پنجاب کے پل ہیں۔ پھر اس کے بعد الہام ہوا۔ اَلْعَبِيدُ الْاٰخِرُ تَنَالُ مِنْهُ فَتَنَحَّا عَظِيْمًا۔ زندگی آرام ہو جانا پہلی زندگی سے۔“  
 ۳ (نوٹ از ناشر) یہ حصہ پڑھا نہیں جاسکا۔

۳۔ ”الہام۔ زندگی با آرام ہو جانا پہلی زندگی سے۔ اَنْتَ مِیِّ بِمَنْزِلَةِ الْاَبْرَارِ۔“<sup>۱</sup>

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴)

۹ فروری ۱۹۰۷ء (الف) ”خدا نے تیرے پر رحم کیا ہے۔ ۲ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰی۔ ۳ رَحِمَكَ اللهُ۔ ۴ اُمید بھاری۔ ۵ ایک مکان سے خیر دُعا ہے۔ ۶ اِنَّ اللهَ مَعَ الْاَبْرَارِ۔ ۷ اَنْتَ مِنَ الْاَبْرَارِ۔ ۸ تمام دُنیا کے لئے ایک۔“<sup>۲</sup>

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۳۱، ۱۳۰)

(ب) ”۹ فروری ۱۹۰۷ء کو مجھے یہ الہام ہوا کہ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰی۔

یعنی غلبہ تجھی کو ہوگا اور پھر اسی تاریخ مجھے یہ الہام ہوا۔

اَلْعَبْدُ الْاٰخِرُ تَنَالُ مِنْهُ فَتَحًا عَظِيْمًا۔

یعنی ایک اور خوشی کا نشان تجھ کو ملے گا جس سے ایک بڑی فتح تیری ہوگی۔ جس میں یہ تفہیم ہوئی کہ

ممالک مشرقیہ میں تو سعد اللہ دھانوی میری پیشگوئی اور مبالغہ کے بعد جنوری کے پہلے ہفتہ میں ہی نمونیا پبلگ سے مر گیا۔ یہ تو پہلا نشان تھا اور دوسرا نشان اس سے بہت ہی بڑا ہوگا جس میں فتح عظیم ہوگی۔ سو وہ ڈوئی کی موت ہے جو ممالک مغربیہ میں ظہور میں آئی۔ دیکھیے پرچہ اخبار بدر ۱۴ فروری ۱۹۰۷ء۔ اس سے خدا تعالیٰ کا وہ

۱۔ (ترجمہ از ناشر) تو مجھ سے بمنزلہ ابرار کے ہے۔

۲۔ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۱۴ فروری ۱۹۰۷ء صفحہ ۳ اور الحکم مورخہ ۱۰ فروری ۱۹۰۷ء صفحہ ۱ میں یہ الہامات ترتیب کے اختلاف سے درج ہیں نیز الہام ”ایک مکان سے خیر دُعا ہے“ کی بجائے ”ہر ایک مکان سے خیر دُعا ہے۔“ مندرج ہے۔

۳۔ (ترجمہ) ۲ بے شک تُو ہی بلند ہے۔ ۳ خدا نے تجھ پر رحم کیا ہے۔ ۶ بے شک خدا نیکیوں کے ساتھ ہے۔ ۷ تُو نیکیوں میں سے ہے۔ (بدر مورخہ ۱۴ فروری ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

۴۔ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۱۴ اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۳ و بدر مورخہ ۱۴ فروری ۱۹۰۷ء صفحہ ۳ اور الحکم مورخہ ۱۰ فروری ۱۹۰۷ء صفحہ ۱ میں الہام کے یہی الفاظ ہیں لیکن بدر مورخہ ۱۴ فروری ۱۹۰۷ء صفحہ ۳ میں یہ الہام ان الفاظ میں شائع ہوا۔

”تمام دُنیا میں سے ایک۔“ فرمایا۔ ”یہ فقرہ اللہ تعالیٰ کے نہایت فضل و احسان اور رحمت کو ظاہر کرتا ہے۔

توریت میں ایسا ہی ایک فقرہ حضرت موسیٰ کے متعلق ہے۔“

الہام پورا ہوا کہ ”میں دو نشان دکھاؤں گا۔“ (تمہ حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۵۱۰ حاشیہ)

۱۰/ فروری ۱۹۰۷ء ”اَوْ صَعْنَا عَنكَ وَرَزَاكَ الَّذِي اَنْقَضَ ظَهْرَكَ. وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ.

۲ دَعَوِي اَقْتُلْ مَنْ اِذَاكَ. ۳ لَكَ رَحْمَةٌ. ۴ يَزْجُوْ خَيْرًا. ۵ اِنَّ الْعَذَابَ مُرْتَبِعٌ وَّ مُدَوَّرٌ.“

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۳۱، ۱۳۰، ۱۲۹)

۱۱/ فروری ۱۹۰۷ء ”ایک اور خوشخبری۔ ۲ نُنْبِئِي عَالِيكَ الْعَبْرُ وَالْبَرَكَهَ ۳ تُرْجِي اِلَيْهِ خَيْرًا ۴

۵ آسمان ٹوٹ گیا سارا۔ کچھ معلوم نہیں کہ کیا ہونے والا ہے۔ ۵ اُولَئِكَ قَوْمٌ لَا يَشْفِي

جَلِيْسُهُمْ۔“ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۲۸، ۱۲۷)

۱۔ (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؒ) یہ الہام ۷ جون ۱۹۰۶ء کو ہوا جس کے الفاظ یہ ہیں۔

”دو نشان ظاہر ہوں گے۔“ (دیکھیے تذکرہ ہذا صفحہ ۵۹۵۔ الہام ۷ جون ۱۹۰۶ء)

۲۔ (ترجمہ از ناشر) اہم نے تیرا وہ بوجھ اُتار دیا جس نے تیری کمر توڑ دی تھی۔ اور ہم نے تیری خاطر تیرے ذکر کو بلند

کیا۔ ۲ مجھے چھوڑ تا میں اُس شخص کو قتل کروں جو تجھے ایذا دیتا ہے۔ ۳ تیرے لئے ایک رحمت ہے۔ ۴ وہ بھلائی کی امید رکھتا ہے۔ ۵ دشمنوں کے لئے عذاب ہر چہا طرف سے ہے اور اگر گرد سے گھیرے ہوئے ہے۔

۳۔ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۱۴ فروری ۱۹۰۷ء صفحہ ۳ اور الحکم مورخہ ۱۷ فروری ۱۹۰۷ء صفحہ ۱ میں فقرہ

”وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ۔“ درج نہیں مگر یہی الہام بدر مورخہ ۱۴ اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۳ میں دوبارہ شائع ہوا تو اس میں یہ فقرہ درج تھا۔

۴۔ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۱۴ فروری ۱۹۰۷ء صفحہ ۳ اور الحکم مورخہ ۱۷ فروری ۱۹۰۷ء صفحہ ۱ میں

الہام ”يَزْجُوْ خَيْرًا“ کے علاوہ باقی تمام الہامات ترتیب کے اختلاف سے درج ہیں۔

۵۔ (ترجمہ از مرتب) ۲ ہم تیرے اس خیر اور برکت کے گن گاتے ہیں۔

۳۔ (ترجمہ از ناشر) ۳ خیر اور بھلائی کی امید اُسی سے کی جاتی ہے۔

۵۔ (ترجمہ) ۵ یہ ایک ایسی قوم ہے کہ ان کا ہم نشین خدا کی رحمت سے محروم نہیں رہ سکتا۔

(بدر مورخہ ۱۴ فروری ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

(نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۱۴ فروری ۱۹۰۷ء صفحہ ۳ والحکم مورخہ ۱۷ فروری ۱۹۰۷ء صفحہ ۱ میں ان الہامات

کی ترتیب میں اختلاف ہے نیز ان کی تاریخ نزول ۱۲ فروری ۱۹۰۷ء درج ہے اور تحریر ہے کہ

”الہام۔ آسمان ٹوٹ پڑا سارا۔ کچھ معلوم نہیں کیا ہونے والا ہے۔ (یہ انسان کا مقولہ ہے گویا اللہ تعالیٰ

۱۴ فروری ۱۹۰۷ء ”مَنْ ذَا الَّذِي هُوَ أَسْعَدُ مِنْكَ“ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۲

۱۵ فروری ۱۹۰۷ء ”ایک ہفتہ تک ایک بھی باقی نہیں رہے گا۔“ وَيَلُّ لِكُلِّ هَبْزَةٍ لُّمَزَّةٌ“<sup>۳</sup>

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۲، ۱۲۶۔ بدرجلد ۶ نمبر ۸ مورخہ ۲۱ فروری ۱۹۰۷ء صفحہ ۳۔

الحکم جلد ۱۱ نمبر ۷ مورخہ ۲۴ فروری ۱۹۰۷ء صفحہ ۱)

۱۸ فروری ۱۹۰۷ء (الف) ”مَظْهَرُ الْحَقِّ وَالْعُلَىٰ كَانَ اللَّهُ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ“

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۲۶)

بقیہ حاشیہ۔ انسان کی طرف سے فرماتا ہے کہ کچھ معلوم نہیں کہ کیا ہونے والا ہے۔)

فرمایا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی دہشت ناک آسمانی امر ہے۔ اور محاورہ عرب میں آسمان سے مراد وبال بھی ہوتا ہے مگر ہم کسی خاص پہلو پر زور نہیں دے سکتے کہ کیا مراد ہے۔“

۱۔ (ترجمہ) وہ کون ہے جو تجھ سے زیادہ سعادت مند ہے۔ (بدرمورخہ ۲۱ فروری ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

(نوٹ از ناشر) بدرمورخہ ۲۱ فروری ۱۹۰۷ء صفحہ ۳ اور الحکم مورخہ ۲۴ فروری ۱۹۰۷ء صفحہ ۱ میں بھی یہ

الہام مندرج ہے اور وہاں اس الہام کی تاریخ نزول ۱۵ فروری ۱۹۰۷ء درج ہے۔

۲۔ (نوٹ) حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے فرمایا۔ ”اس کی تشریح نہیں ہوئی۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ ہفتہ سے مراد کتنی مدت ہے۔“

(الحکم مورخہ ۱۷ فروری ۱۹۰۷ء صفحہ ۱)

”ذکر ہوا کہ اخبارات سے معلوم ہوتا ہے کہ طاعون روز بروز ترقی پکڑتی جاتی ہے۔ حضرت اقدس علیہ السلام نے فرمایا۔

شاید وہ جو ہمارا الہام ہے ”ایک ہفتہ تک ایک بھی باقی نہ رہے گا“ یہ خاص اشخاص کے متعلق ہو اور اس کا ظہور اس شکل میں ہو۔ کل دہلی سے خط آیا ہے کہ مولوی عبدالمجید دہلوی جو ہمارا سخت معاند تھا ایک مر گیا۔ ایسا ہی ایک اور بڑے معاند کی مرگ مفاجات کا ذکر تھا۔“

(الحکم مورخہ ۱۰ مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۱۵)

۳۔ (ترجمہ) ہر ایک چغل خور اور عیب گیر پر لعنت ہے۔ (بدرمورخہ ۲۱ فروری ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

۴۔ (ترجمہ) وہ حق اور غلبہ کا مظہر ہوگا۔ گویا خدا آسمان سے اترے گا۔ (بدرمورخہ ۲۱ فروری ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

۵۔ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایبہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس الہام کی تشریح کے ضمن میں فرمایا۔

”۱۸ فروری کا الہام مَظْهَرُ الْحَقِّ وَالْعَلَاءِ وہ الہام ہے جو اس سے پہلے پسر موعود کے متعلق ہو چکا تھا۔ جب

میں نے یہ الہام پڑھا تو میرے ذہن میں آیا کہ یہ پیشگوئی دوبارہ بیان کی گئی ہے اور عجیب بات یہ نظر آئی کہ پہلی پیشگوئی بھی فروری میں کی گئی تھی اور یہ الہام بھی فروری کا ہے۔ پس معلوم ہوتا ہے کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کا وقت قریب آیا یعنی آپ کی وفات سے قریباً سو سال قبل اللہ تعالیٰ نے پھر اس پیشگوئی کو دہرایا تا ایک لمبا عرصہ گزر

(ب) ”كُلُّ الْفَتْحِ بَعْدَهُ“<sup>۱</sup>

(بدر جلد ۶ نمبر ۸ مورخہ ۲۱ فروری ۱۹۰۷ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۷ مورخہ ۲۳ فروری ۱۹۰۷ء صفحہ ۱)

۱۹ فروری ۱۹۰۷ء ”افسوسناک خبر آئی۔ ۲ ہم خدا کے بندے ہیں جیسے بنایا بن گئے۔

۳ اِنِّیْ مَعَ الرَّسُوْلِ اَقُوْمٌ۔<sup>۲</sup> پسپاشد ہجوم۔ ۵ اور بہتر ہوگا کہ اور شادی کر لیں۔“

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۲۶، ۱۲۵)

بقیہ حاشیہ۔ جانے کی وجہ سے لوگ یہ نہ سمجھیں کہ یہ منسوخ ہوگئی ہے اور ساتھ ہی یہ بھی فرمایا کہ كُلُّ الْفَتْحِ بَعْدَهُ کہ اس نشان کے بعد اصل فتوحات ہوں گی۔ پھر آگے اسی سلسلہ میں یہ الہام ہے کہ اِنِّیْ مَعَ الرَّسُوْلِ اَقُوْمٌ وَاَلُوْمٌ مِّنْ یُّلُوْمٍ۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ جب اس پیشگوئی کا ظہور ہوگا تو چاروں طرف سے دشمن حملہ کرے گا چنانچہ اس طرف مجھ پر اس پیشگوئی کا انکشاف ہوا اور ادھر پیغامیوں نے مخالفت کی آگ پورے زور کے ساتھ بھڑکا دی اور طرح طرح کے اتہامات، جھوٹ اور کذب بیانیوں سے کام لینا شروع کر دیا مگر ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے یہ بھی بتا دیا تھا کہ ”پسپاشدہ ہجوم۔“ اس کا مفہوم وہی ہے جو قرآن کریم کی آیت سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ۔ (القدر: ۴۶) کا ہے۔ یعنی سب دشمن جمع ہو کر حملہ کریں گے مگر اللہ تعالیٰ ان کو ذلیل و رسوا کرے گا اور وہ شکست کھا جائیں گے۔ یہ الہام اس دوسرے الہام سے جو پسر موعود کے متعلق ہے بہت ملتا ہے کہ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا۔ یعنی جب پسر موعود ظاہر ہوگا تو حق آجائے گا اور باطل بھاگ جائے گا۔ باطل تو بھاگنے ہی کی اہلیت رکھتا ہے۔“

(الفضل مورخہ یکم اگست ۱۹۴۴ء صفحہ ۳، ۴)

۱ (ترجمہ) سب فتح اس کے بعد ہے۔

(نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۲۱ فروری ۱۹۰۷ء صفحہ ۳ اور الحکم مورخہ ۲۳ فروری ۱۹۰۷ء صفحہ ۱ میں الہامات

مع تفصیل یوں درج ہیں۔

”كُلُّ الْفَتْحِ بَعْدَهُ. مَطْهَرُ الْحَقِّ وَالْعَلَى كَأَنَّ اللَّهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ“

یعنی ایک نشان ظاہر ہوگا جو تمام فتوحات کا مجموعہ ہوگا اور اس وقت حق ظاہر ہو جائے گا اور حق کا غلبہ ہوگا گویا خدا

آسمان سے اترے گا۔

(بدر مورخہ ۲۱ فروری ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

۲ (ترجمہ) ۳ میں اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہوں گا۔



۲۰ فروری ۱۹۰۷ء (الف) ”مِنَ النَّاسِ وَالْعَامَّةِ“<sup>۱</sup>

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۲۵)

(ب) ”اِنِّیْ مَعَ الرَّسُوْلِ اَقُوْمٌ وَّ اَلُوْمٌ مِّنْ یَّلُوْمٍ“<sup>۲</sup> پسپاشدہ ہجوم۔  
۳ افسوسناک خبر آئی ہے۔

فرمایا۔ اس الہام پر ذہن کا انتقال بعض لاہور کے دوستوں کی طرف ہوا مگر یہ انتقال ذہن بعد بیداری ہوا۔ الہام بھی شاید اس کے متعلق ہو۔

۴ بہتر ہوگا کہ اور شادی کر لیں۔ فرمایا۔ معلوم نہیں کہ کس کی نسبت یہ الہام ہے۔“

(بدرجلد ۶ نمبر ۸ مورخہ ۲۱ فروری ۱۹۰۷ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۷ مورخہ ۲۴ فروری ۱۹۰۷ء صفحہ ۱)

(ج) ”خدا فرماتا ہے کہ۔“

میں ایک تازہ نشان<sup>۳</sup> ظاہر کروں گا جس میں فتحِ عظیم ہوگی۔ وہ عام دنیا کے لئے ایک نشان ہوگا

۱۔ (ترجمہ از ناشر) خواص الناس اور عوام الناس میں سے۔

۲۔ (ترجمہ) ا میں اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہوں گا اور اس کے ملامت کنندہ کو ملامت کروں گا۔

(بدر مورخہ ۲۱ فروری ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

۳۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ (الف) ”ڈوئی اس پیشگوئی کے بعد اس قدر جلد مر گیا کہ ابھی پندرہ دن ہی اس کی اشاعت پر گزرے تھے کہ ڈوئی کا خاتمہ ہو گیا۔ پس ایک طالبِ حق کے لئے یہ ایک قطعی دلیل ہے کہ یہ پیشگوئی خاص ڈوئی کے بارے میں تھی کیونکہ اول تو اس پیشگوئی میں یہ لکھا ہے کہ وہ فتحِ عظیم کا نشان تمام دنیا کے لئے ہوگا اور دوسرے یہ لکھا ہے کہ وہ عنقریب ظاہر ہونے والا ہے۔ پس اس سے زیادہ عنقریب اور کیا ہوگا کہ اس پیشگوئی کے بعد بد قسمت ڈوئی اپنی زندگی کے بیس دن بھی پورے نہ کر سکا اور خاک میں جا ملا۔ جن پادری صاحبان نے آتھم کے بارے میں شور مچایا تھا اب ان کو ڈوئی کی موت پر ضرور غور کرنی چاہیے۔ منہ“

(تمتہ حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۵۱۱ حاشیہ)

(ب) ”اب ظاہر ہے کہ اس سے بڑھ کر اور کیا معجزہ ہوگا۔ چونکہ میرا اصل کام کسرِ صلیب ہے سو اُس کے مرنے سے ایک بڑا حصہ صلیب کا ٹوٹ گیا کیونکہ وہ تمام دنیا سے اول درجہ پر حامی صلیب تھا جو پیغمبر ہونے کا دعویٰ کرتا تھا اور کہتا تھا کہ میری دعا سے تمام مسلمان ہلاک ہو جائیں گے اور اسلام نابود ہو جائے گا اور خانہ کعبہ ویران ہو جائے گا۔ سو خدا تعالیٰ نے میرے ہاتھ پر اُس کو ہلاک کیا..... پس میں قسم کھا سکتا ہوں کہ یہ وہی خنزیر تھا جس کے قتل کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی کہ مسیح موعود کے ہاتھ پر مارا جائے گا۔“ (تمتہ حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۵۱۳)

اور خدا کے ہاتھوں سے اور آسمان سے ہوگا۔ چاہیے کہ ہر ایک آنکھ اُس کی منتظر رہے کیونکہ خدا اس کو عنقریب ظاہر کرے گا تا وہ یہ گواہی دے کہ یہ عاجز جس کو تمام قومیں گالیاں دے رہی ہیں اُس کی طرف سے ہے۔ مبارک وہ جو اس سے فائدہ اٹھاوے۔“ (اشتہار ۲۰ فروری ۱۹۰۷ء مجموعہ اشتہارات جلد ۳ صفحہ ۴۰۰ مطبوعہ ۲۰۱۸ء)

۲۲ فروری ۱۹۰۷ء ”الہام۔ اَلَا تَحْزَنُ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا ۱ وَ قَعَتْ تَعْنِيْ بِهَا ۲“

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۲۲)

۲۳ فروری ۱۹۰۷ء (الف) ”اَلَا تَحْزَنُ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا ۲ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ ۳ وَاِنْ يُّرْوٰ اٰيَةً يُعْرَضُوْا وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ۴ اِنِّىْ اَنَا الْحَقُّ وَ الْبَاقِيْ بَاطِلٌ ۵“

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۲۳)

(ب) ”رُوْیَا مِیْنِ گُو یَا مِیْنِ کہتا ہوں یا کسی نے کہا ہے کہ۔ اَب جنّازہ جا کر پڑھیں گے گویا کسی کا جنّازہ ہے جو پڑھا جاوے گا۔

اَلَا تَحْزَنُ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا

کسی دوست کو اس میں تسلی دی گئی ہے گویا میں تسلی دوں گا۔“

(بدر جلد ۶ نمبر ۹ مورخہ ۲۸ فروری ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

۱۔ (ترجمہ) اغم نہ کر خدا ہمارے ساتھ ہے۔ (بدر مورخہ ۲۸ فروری ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

۲۔ (ترجمہ از ناشر) اس کی سزا واقع ہوگئی۔

۳۔ (ترجمہ) اغم نہ کر خدا ہمارے ساتھ ہے۔ ۲ عنقریب یہ لوگ بھاگ جائیں گے اور پٹھیں پھیر لیں گے۔ ۳ جب کوئی نشان دیکھیں گے تو کہیں گے کہ یہ معمولی بات ہے کوئی خارق عادت امر نہیں یا کوئی فریب ہے۔

(بدر مورخہ ۲۸ فروری ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

۴۔ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۲۸ فروری ۱۹۰۷ء صفحہ ۳ میں ان الہامات کے بارہ میں تحریر ہے کہ

”یہ اس طرف اشارہ ہے کہ وہ وقت آتا ہے کہ خدا کے نشانوں سے انکار کی گنجائش نہیں رہے گی اور نشان ایسے طور

سے کھلیں گے کہ منہ بند ہو جائیں گے۔“

۵۔ (ترجمہ از ناشر) ۴ یقیناً میں ہی حق ہوں اور باقی سب باطل ہے۔

## ۲۵ فروری ۱۹۰۷ء ”۱ مِنَ النَّاسِ وَالْعَامَّةِ“

یعنی مِنْ حَوَاصِّ النَّاسِ وَالْعَامَّةِ۔ یہ طاعون کی طرف اشارہ ہے کہ اس مرتبہ طاعون کے حملہ سے کچھ خاص لوگ بھی مریں گے جو معزز ہوتے ہیں یا سفید پوش ہوتے ہیں اور عام لوگوں میں بھی مری پڑے گی۔

لَوْلَا الْإِكْرَامُ لَهَلَكَ الْمَقَامُ<sup>۱</sup>

اس الہام سے معلوم ہوتا ہے کہ قادیان میں سے بھی کچھ لوگ طاعون سے مریں گے اور یہ مرنا الہام اِنَّهُ اَوْى الْقَرْيَةَ کے مخالف نہیں کیونکہ اوی سے مراد الہام الہی میں یہ ہے کہ آخر قادیان کے لوگ بچائے جائیں گے۔ بگلی استیصال نہیں ہوگا۔“ (بدر جلد ۶ نمبر ۹ مورخہ ۲۸ فروری ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

## ۲۶ فروری ۱۹۰۷ء ”تُحْفَةُ الْمَلُوكِ“

اس کو کچھ نسبت ہے۔“ (بدر جلد ۶ نمبر ۹ مورخہ ۲۸ فروری ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

## ۲۸ فروری ۱۹۰۷ء ”اسخت زلزله آیا اور آج بارش بھی ہوگی۔<sup>۲</sup> خوش آمدی۔ نیک آمدی۔“<sup>۳</sup>

(کاپی الہامات<sup>۴</sup> حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۲۲)

## ۲ مارچ ۱۹۰۷ء ”دوم مارچ ۱۹۰۷ء روز شنبہ“

اِنَّبَايْرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمْ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا<sup>۵</sup>۔  
تفہیم یہ ہوئی کہ خدا تمہارا امتحان کرنا چاہتا ہے تا معلوم ہو کہ تم اس کے ارادوں پر ایمان رکھتے ہو یا نہیں اور تا وہ اے اہل بیت تمہیں پاک کرے جیسا کہ حق ہے پاک کرنے کا۔

۱۔ (ترجمہ) ۲ اگر تیری عزت کا پاس نہ ہوتا تو میں تمام قادیان کو ہلاک کر دیتا۔ (بدر مورخہ ۲۸ فروری ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

۲۔ (نوٹ) چنانچہ اسی دن بارش ہوگئی اور ۲ مارچ کے بعد کی رات کو سخت زلزلہ آیا۔

(بدر مورخہ ۷ مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۱۔ الحکم مورخہ ۱۰ مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۱)

۳۔ (ترجمہ از مرتب) ۲ تم خوش آئے ہو اور اچھے آئے ہو۔

۴۔ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۷ مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۱۔ بدر مورخہ ۱۳ مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۳ اور الحکم

مورخہ ۱۰ مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۱ میں بھی یہ الہامات درج ہیں۔

۵۔ (ترجمہ از مرتب) ۱ اے اہل بیت! خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ تم سے ناپاکی دور کرے اور تا تمہیں پاک کرے جیسا کہ پاک کرنے کا حق ہے۔

اور پھر الہام ہوا۔ ۲ ہے تو بھاری مگر خدائی امتحان کو قبول کر۔

اور پھر الہام ہوا۔ ۳ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ<sup>۱</sup>۔ یعنی اے لوگو اپنے

اس خدا کو اپنا رازق سمجھو جس نے تمہیں پیدا کیا۔ اس جگہ عبادت سے مراد رازق سمجھنا ہے۔

اور پھر الہام ہوا۔ ۴ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ۔ یعنی اے لوگو تم اپنے اس

خدا سے ڈرو جس نے تمہیں پیدا کیا۔ یعنی اس کے احکام سے باہرمت ہو اور اس کی رضا کے موافق زندگی کرو۔

اور پھر میری طرف سے بطور حکایت الہام ہوا۔

۵ اے میرے اہل بیت خدا تمہیں شر سے محفوظ رکھے۔

اور پھر مجھے مخاطب کر کے الہام ہوا۔ ۶ أَنْتَ مِنِّي وَ أَنَا مِنْكَ۔ أَنْتَ الَّذِي طَارَ إِلَيَّ رُوحُهُ۔

تُو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے۔ تو وہ ہے جس کی رُوح نے میری طرف پرواز کیا۔

۷ اور پھر ایک الہام میں خدا نے میرا نام سعد اللہ خان مبارک رکھا۔“

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۱۹، ۱۱۸، ۱۱۷، ۱۱۶)

۱ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۷ مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۳ اور الحکم مورخہ ۱۰ مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۱ میں اس الہام

کے بارہ میں یہ تحریر ہے۔

”اس میں تفہیم یہ ہوئی کہ اے اہل بیت! کسی دوسرے کو تکیہ گاہ مت بنا۔ وہی خدا تیرا مکفل اور رازق ہے جس

نے تجھے پیدا کیا۔“

۲ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۷ مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۳ اور الحکم مورخہ ۱۰ مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۱ میں تمام الہامات

یوں درج ہیں۔

”۱۔ اِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا۔

تفہیم یہ ہوئی ہے کہ اے اہل خانہ خدا تمہارا امتحان کرنا چاہتا ہے تا معلوم ہو کہ تم اس کے ارادوں پر ایمان رکھتے

ہو یا نہیں اور تا وہ اے اہل بیت تمہیں پاک کرے جیسا کہ حق ہے پاک کرنے کا اور پھر انہیں کی طرف اشارہ کر کے

الہام ہوا۔

۲۔ ہے تو بھاری مگر خدائی امتحان کو قبول کر۔

۳/مارچ ۱۹۰۷ء الہام۔ ”مباش در پئے آزار هر چه خواہی کن  
کہ در طریقت ما غیر زین گناہے نیست“<sup>۱</sup>۔

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۱۵)

۶/مارچ ۱۹۰۷ء ”اَرْبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ<sup>۲</sup>۔ اُن کی لاش کفن میں لپیٹ کر لائے ہیں۔“

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۱۵)

۷/مارچ ۱۹۰۷ء (الف) ”اَرْبِّ افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ۔ اَعْجَبْتُمْ اَنْ تَمُوتُوا<sup>۳</sup>۔ ان کی

بقیہ حاشیہ۔ اور پھر الہام ہوا۔

۳۔ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ۔

اے لوگو! تم اپنے رب کی پرستش کرو۔ وہ خدا جس نے تمہیں پیدا کیا۔ اس میں تفہیم یہ ہوئی کہ اے اہل بیت کسی دوسرے کو تکیہ گاہ مت بناؤ۔ وہی خدا تیرا متکفل اور رازق ہے جس نے تجھے پیدا کیا۔ اور پھر الہام ہوا۔

۴۔ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ اللَّهُ خَلَقَكُمْ۔

ترجمہ یہ ہے کہ اے اہل بیت خدا سے ڈرو اور اس کی مرضی کے خلاف کوئی کام نہ کرو اور نہ کوئی بات منہ سے نکالو۔ وہی خدا ہے جس نے تمہیں پیدا کیا۔ اور پھر میری طرف سے بطور حکایت الہام ہوا۔

۵۔ اے میرے اہل بیت! خدا تمہیں شر سے محفوظ رکھے۔

اور پھر مجھے مخاطب کر کے الہام ہوا۔

۶۔ اَنْتَ وَمِيعِيْ وَاَنَا مِنْكَ۔ اَنْتَ الَّذِي طَارَ اِلَيَّ رُوْحُهُ۔

یعنی تُو مجھ سے ظاہر ہوا اور میں اس زمانہ میں تجھ سے ظاہر ہونے والا ہوں۔ تُو وہ ہے جس کی رُو ح نے میری طرف پرواز کیا۔“

۷ (ترجمہ از ناشر) جو چاہے کر مگر تو کسی کے درپئے آزار نہ ہو کہ ہماری طریقت میں اس سے بڑھ کر کوئی گناہ نہیں ہے۔

۱۔ (ترجمہ) اے خدا! ہم میں اور ہمارے دشمنوں میں فیصلہ کر۔ (بدر مورخہ ۱۳/مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

۲۔ (ترجمہ) اے خدا! ہم میں اور ہمارے دشمنوں میں فیصلہ کر۔ کیا تم تعجب کرتے ہو کہ تم موت کا شکار ہو جاؤ۔

(بدر مورخہ ۱۳/مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

لاش کفن میں لپیٹ کر لائے ہیں<sup>۱</sup>۔ ۴ پچیس دن تک یا یہ کہ پچیس دن<sup>۲</sup>۔ ۵ منج الناس  
وَالْعَامَّةُ<sup>۳</sup>۔

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۱۱)

(ب) ”پچیس دن یا یہ کہ پچیس دن تک<sup>۴</sup>.....“

۱۔ بدرمورخہ ۱۴ مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۳ اور الحکم مورخہ ۱۷ مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۱۱ میں اس الہام کے بارہ میں تحریر ہے۔  
”معلوم نہیں کہ یہ کن لوگوں کی طرف یا کس کی طرف اشارہ ہے۔“

(نوٹ از مولانا جلال الدین شمس<sup>۵</sup>) واقعات نے بتا دیا کہ اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کی طرف اشارہ تھا چنانچہ لاہور میں حضورؐ کی وفات ہوئی باوجود یہ کہ وہاں ہی صندوق تیار کیا گیا تھا اور بٹالہ تک آپ کو صندوق میں رکھا گیا مگر پھر کسی مصلحت کے ماتحت جنازہ صندوق سے نکال کر صرف کفن میں لپیٹے ہوئے قادیان میں چارپائی پر اٹھا کر لایا گیا۔

۲۔ (نوٹ از ناشر) بدرمورخہ ۱۴ مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۳ اور الحکم مورخہ ۱۷ مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۱۱ میں اس الہام کے بارہ میں درج ہے۔ ”اَمْحَىٰ مِنْ خَوَاصِّ النَّاسِ وَالْعَامَّةِ یعنی طاعون خاص لوگوں میں بھی پڑے گی اور عام لوگوں میں بھی۔“

۳۔ (نوٹ از ناشر) بدرمورخہ ۱۴ مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۳ اور الحکم مورخہ ۱۷ مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۱۱ میں اس الہام کے بارہ میں تحریر ہے کہ

”پچیس دن (یا یہ کہ پچیس دن تک)۔ اور پچیس دن کے الہام میں یہ اشارہ ہے کہ ۷ مارچ سے پچیس دن پورے ہونے کے سر پر یا ۷ مارچ ۱۹۰۷ء سے پچیس دن تک کوئی نیا واقعہ ظاہر ہوگا اور ضرور ہے کہ تقدیر الہی اس واقعہ کو روک رکھے جب تک کہ ۷ مارچ ۱۹۰۷ء سے پچیس دن گزر نہ جاویں یا یہ کہ ۷ مارچ ۱۹۰۷ء سے پچیس دن تک یہ واقعہ ظہور میں آجائے گا۔ اگر صرف پچیس دن کے لحاظ سے معنی کئے جاویں تو اس طور سے ضرور ہے کہ اس واقعہ کے ظہور کی یکم اپریل سے امید رکھی جائے کیونکہ الہام الہی کے رُوسے ساتویں مارچ پچیس دن کے شمار میں داخل ہے۔ اس صورت میں پچیس دن مارچ کے اکتیس ۳۱ تاریخ تک پورے ہو جاتے ہیں۔ تو اس طور پر پیشگوئی کے ظہور کا مہینہ اپریل ٹھہرتا ہے مگر یہ سوال کہ وہ واقعہ کیا ہے جس کی پیشگوئی کی گئی ہے؟ اس کا ہم اس وقت کچھ بھی جواب نہیں دے سکتے۔ بجز اس کے کہ یہ کہیں کہ کوئی ہولناک یا تعجب انگیز واقعہ ہے کہ ظہور کے بعد پیشگوئی کے رنگ میں ثابت ہو جائے گا اور ہم یہ بھی نہیں کہہ سکتے کہ وہ واقعہ ہماری ذات کے متعلق ہے یا ہمارے دوستوں کے متعلق یا دشمنوں کے متعلق۔ جس امر کو خدا نے پوشیدہ کیا ہے ہم ظاہر نہیں کر سکتے۔“

جس رنگ میں یہ پیشگوئی ظہور میں آئی وہ یہ ہے کہ ٹھیک ٹھیک ۳۱ مارچ ۱۹۰۷ء کو جس پر ۷ مارچ سے ۲۵ دن ختم ہوتے ہیں ایک بڑا شعلہ آگ کا جس سے دل کانپ اٹھے آسمان پر ظاہر ہوا اور ایک ہولناک چمک کے ساتھ قریباً سات سو میل کے فاصلہ تک (جو اب تک معلوم ہو چکا ہے یا اس سے بھی زیادہ) جابجا زمین پر گرنا دیکھا گیا اور ایسے ہولناک طور پر گرنا کہ ہزار ہا مخلوقِ خدا اُس کے نظارہ سے حیران ہو گئی اور بعض بیہوش ہو کر زمین پر گر پڑے اور جب اُن کے منہ میں پانی ڈالا گیا تب اُن کو ہوش آئی۔ اکثر لوگوں کا یہی بیان ہے کہ وہ آگ کا ایک آتشی گولہ تھا جو نہایت مہیب اور غیر معمولی صورت میں نمودار ہوا اور ایسا دکھائی دیتا تھا کہ وہ زمین پر گرا اور پھر دھواں ہو کر آسمان پر چڑھ گیا۔“

(تمتہ حقیقۃ الوحی - روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۵۱۷، ۵۱۸)

(ج) ”نَعَيْتُ لُ..... إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّادِقِينَ“<sup>۱</sup>

(الاستفتاء ضمیر حقیقۃ الوحی - روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۷۰۲)

مارچ ۱۹۰۷ء ۱۔ ”قہری تجلی ہوگی۔“

۲۔ ”وقت کو پالے۔ قہر الہی کی تجلی ہے۔ دشمن ہلاک ہو گیا۔ آج مبارک دن ہے۔“

۳۔ ”ذلیل انسان کا بیڑا غرق ہو گیا۔ تیری دُعا قبول کی گئی۔ جو لوگ تیری طرف توجہ نہیں

کرتے وہ خدا کی طرف بھی توجہ نہیں کرتے۔“

۴۔ ”خدا تجھے ایک غیر معمولی عزت دے گا اور ہر ایک نعمت کے دروازے تیرے پر

کھولے جاویں گے۔ خدا کا یہ ارادہ نہیں کہ تجھے مشکلات میں ڈالے بلکہ وہ ہر ایک بات میں

تیرے لئے سہولت پیدا کرے گا۔“

(بدر جلد ۶ نمبر ۱۴ مورخہ ۴ اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

(تفہید الاذہان مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۱۴۰/۴)

۱۔ یہ پیشگوئی ڈوئی کے متعلق تھی جو پوری ہو گئی۔

۲۔ (ترجمہ) میں تجھے ایک کاذب کی موت کی خبر دیتا ہوں۔ خدا سچوں کے ساتھ ہے۔

(بدر مورخہ ۴ اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

۳۔ (نوٹ از ناشر) حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس الہام کی وضاحت میں فرمایا ہے کہ یہ ڈوئی کی ہلاکت کی طرف

(الاستفتاء، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۷۰۲)

اشارہ کرتا ہے۔

۹ مارچ ۱۹۰۷ء - ۱۔ ”الہام۔

سپر دم بہ تو مایہ خویش را تو دانی حسابِ کم و بیش را“<sup>۱</sup>

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۰۱)

۲۔ ”اَنْتَ الَّذِي طَارَ إِلَيْ رُوْحِهِ“<sup>۲</sup> ہزاروں آدمی تیرے پروں کے نیچے ہیں۔<sup>۳</sup>

۳ خدا نے ایسا کیا تا بعض آدمی پکڑے جائیں اور بعض چھوڑے جائیں۔“<sup>۴</sup>

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۰۰، ۹۹)

۱۱ مارچ ۱۹۰۷ء - ۱۔ ”اے خدا سیہ کن چشم دشمن سیہ۔<sup>۵</sup>

۲۔ آج مبارک کو خواب میں دیکھا تازہ فریبہ اور خوبصورت جسم ہے برہنہ۔

۳۔ الاہور میں ایک بے شرم ہے۔<sup>۲</sup> وَيْلٌ لَّكَ وَلِإِفْكِكَ<sup>۳</sup> اِنِّى اَنَا اللّٰهُ ذُو الْجُوْدِ

وَالْعَطَاءِ - ۴ اَنْزِلُ الرَّحْمَةَ عَلَى مَنْ اَشَاءُ“<sup>۴</sup>

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۹۹، ۹۸)

۱۔ (ترجمہ از ناشر) میں نے اپنی پونجی تیرے سپرد کی۔ کم و بیش کا حساب تو جانتا ہے۔

۲۔ (ترجمہ) اتو وہ ہے جس کی روح نے میری طرف پرواز کیا۔ (بدر مورخہ ۱۳ مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

۳۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو رسول آتا ہے اس کے ذریعہ سے ایک باطنی پرورش انسانوں کی ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے اول نزول فیضان اس پر ہوتا ہے پھر اس کے ذریعہ سے

دوسروں کو بھی حاصل ہوتا ہے۔“ (بدر مورخہ ۱۳ مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۴)

۴۔ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۱۳ مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۳ اور الحکم مورخہ ۱۷ مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۱ میں یہ

الہام ۱۳ مارچ کے تحت یوں درج ہے۔

”ایک امتحان ہے بعض اس میں پکڑے جائیں گے اور بعض چھوڑ دیئے جائیں گے۔“

۵۔ (ترجمہ از ناشر) اے خدا سیاہ بخت دشمن کی آنکھ کو تاریک کر۔

۶۔ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۱۳ مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۳ اور الحکم مورخہ ۱۷ مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۱ میں ان دونوں

الہامات کی تاریخ نزول ۱۳ مارچ ۱۹۰۷ء درج ہے۔

۷۔ (ترجمہ) ۱۲ اے مخالف تیرے پر لعنت اور تیرے جھوٹ پر۔ ۳ میں خدا ہوں صاحب جود اور بخشش۔ ۴ جس پر

(بدر مورخہ ۱۳ مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

چاہتا ہوں رحمت نازل کرتا ہوں۔



۱۲ / مارچ ۱۹۰۷ء ” اٰ يٰعِيْسَىٰ اِنِّي مُتَوَفِّيكَ وَ رَافِعَكَ اِلَىَّ ۲ اَنْتَ مِيْنِيْ وَ اَنَا مِنْكَ .

۳ ظُهُوْرُكَ ظُهُوْرِيْ . ۴ اَنْتَ الَّذِيْ طَارَ اِلَى رُوْحِهِ . ۵ اِنِّي اَنَا اللهُ ذُو الْجُوْدِ وَالْعَطَا . ۶ اَنْزِلُ الرَّحْمَةَ عَلٰى مَنْ اَشَاءُ . ۷ وَ اسْتَوْتُ عَلٰى الْجُوْدِيْ .“ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۹۷)

۱۳ / مارچ ۱۹۰۷ء ” اِنِّي نَعَيْتُ فِيْهَا . میں نے کسی موت کی خبر دی۔

۲ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمْ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا . ۳ یورپ اور دوسرے عیسائی ملکوں میں ایک قسم کی طاعون پھیلے گی جو بہت ہی سخت ہے۔ ۴ ریاست کاہل میں ۵ ہزار کے قریب آدمی فوت ہوگا۔

۱ (ترجمہ) اے عیسیٰ! میں تجھے تیری طبعی موت سے وفات دوں گا اور اپنی طرف اٹھالوں گا۔ ۲ تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے۔ ۳ تیرا ظہور میرا ظہور ہے۔ ۴ تو وہ ہے جس کے رُوح نے میری طرف پرواز کیا۔ ۵ میں خدا ہوں صاحبِ جُود اور بخشش۔ ۶ جس پر چاہتا ہوں رحمت نازل کرتا ہوں۔ (بدر مورخہ ۱۳ / مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

۷ (ترجمہ از ناشر) وہ (کشتی) جو دی (پہاڑ) پر جاٹھری۔

(نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۱۳ / مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۳ اور الحکم مورخہ ۱۷ / مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۱ میں یہ الہام ۱۳ / مارچ ۱۹۰۷ء کے تحت درج ہے۔ نیز تحریر ہے کہ

”یہ اس آیت کی طرف اشارہ ہے۔ وَ غِيْضُ الْمَاءِ وَقَضِيْ الْاَمْرِ وَ اسْتَوْتُ عَلٰى الْجُوْدِيْ“ (ہود: ۴۵)

۳ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۱۳ / مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۳ اور الحکم مورخہ ۱۷ / مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۱ میں یہاں ”اِنِّي نَعَيْتُ“ کے الفاظ درج ہیں جس کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا

”یہ پیشگوئی آج پوری ہوگئی کہ آج ہی سول میں خبر آئی ہے کہ ڈوئی جس کے عذاب کے بارے میں میں نے خبر دی تھی وہ مر گیا۔ یہ وہ ڈوئی ہے جس کو مہابہ کے لئے بلایا گیا تھا۔“

۴ (ترجمہ) ۲ خدا نے ارادہ کیا ہے اے اہلِ خانہ کہ تمہاری پلیدی کو ڈور کرے اور تمہیں پاک کرے جیسا کہ حق ہے پاک کرنے کا۔ (بدر مورخہ ۱۳ / مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

۵، ۶ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۱۳ / مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۳ اور الحکم مورخہ ۱۷ / مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۱ میں یہ الہامات یوں درج ہیں۔

”یورپ اور دوسرے عیسائی ملکوں میں ایک قسم کی طاعون پھیلے گی جو بہت ہی سخت ہوگی۔ ریاست کاہل میں ۸۵ ہزار کے قریب آدمی مریں گے۔“

۷ (ترجمہ از مرتب) اور پانی خشک کر دیا گیا اور فیصلہ صادر کر دیا گیا اور وہ (کشتی) جو دی (پہاڑ) پر ٹھہر گئی۔

۵ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّادِقِينَ۔ ۶ اَعْجَبْنِي مَوْئِدِكُمْ۔ ۷ اِنِّي اَنَا اللَّهُ لَا اِلَهَ اِلَّا اَنَا۔ ۸ اِيك موسىٰ ہے  
میں اس کو ظاہر کروں گا اور لوگوں کے سامنے اس کو عزت دوں گا۔ ۹ بَلَجَتْ اَيَاتِي۔ ۱۰ تِلْكَ  
اَيَاتٌ ظَهَرَتْ بَعْضُهَا خَلْفَ بَعْضٍ۔ ۱۱ اَجْرُ الْاَثِيمِ۔<sup>۱</sup>

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۹۶، ۹۵، ۹۴)

۱۵ مارچ ۱۹۰۷ء (الف) ”بَلَجَتْ اَيَاتِي۔ تِلْكَ اَيَاتٌ ظَهَرَتْ بَعْضُهَا خَلْفَ بَعْضٍ۔

اَجْرُ الْاَثِيمِ وَ اُرِيهِ الْجَحِيمَ۔ اِنِّي اَثَرْتُكَ وَ اُحْتَرْتُكَ۔

(ترجمہ) میرے نشان روشن ہوں گے۔ بعض نشان بعض کے بعد ظہور میں آئیں گے تا اس موسیٰ کی  
عزت ظاہر کی جائے۔ پر جس نے میرا گناہ کیا ہے میں اس کو گھسیٹوں گا اور اس کو دوزخ دکھاؤں گا۔ میں نے تجھ  
کو چُن لیا اور اختیار کیا۔

تیری عاجزانہ راہیں مجھے پسند آئیں۔ میرا دشمن ہلاک ہو گیا۔ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّادِقِينَ۔  
خدا سچوں کے ساتھ ہے۔“ (تمتہ حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۵۲۰ حاشیہ)

(ب) ”ایک موسیٰ ہے میں اس کو ظاہر کروں گا اور لوگوں کے سامنے اس کو عزت دوں گا۔  
اَجْرُ الْاَثِيمِ وَ اُرِيهِ الْجَحِيمَ۔ اور جس نے میرا گناہ کیا ہے میں اس کو گھسیٹوں گا اور اس کو دوزخ دکھاؤں  
گا۔ بَلَجَتْ اَيَاتِي۔ میرے نشان روشن ہو جائیں گے۔“ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۹۳)

۱۶ مارچ ۱۹۰۷ء ”اَفْتَنَّا بَعْضَهُمْ مِّنْ بَعْضٍ۔<sup>۲</sup> نیکی یہی ہے کہ خدا کے احکام کو پورا کرنا۔  
تیرے لئے یہ مبارک ہے۔ یہ ہے جس سے بعض لوگ چھوڑ دیئے جائیں گے بعض پکڑے جائیں گے۔

۱ (ترجمہ) ۵ خدا سچوں کے ساتھ ہوتا ہے۔ ۶ تمہاری موت نے مجھے تعجب میں ڈالا۔ ۷ میں ہی خدا ہوں میرے  
سوا اور کوئی خدا نہیں۔ (بدر مورخہ ۱۳ مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

۸ (ترجمہ) ۹ میرے نشان روشن ہوں گے۔ ۱۰ بعض نشان بعض کے بعد ظہور میں آئیں گے۔ ۱۱ جس نے میرا گناہ  
کیا ہے میں اس کو گھسیٹوں گا۔ (تمتہ حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۵۲۰ حاشیہ)

۱۲ (ترجمہ از ناشر) اور اسی طرح ہم ان میں سے بعض کو بعض کے ذریعہ آزمائش میں ڈالتے ہیں۔

۴ قُلِ اللّٰهُ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِيْ خَوْضِهِمْ يَلْعَبُوْنَ۔ کہہ یہ کام خدا نے کیا ہے پھر ان کو تو چھوڑ دے جو چاہیں خیال کریں۔ ۵ تیری عاجزانہ راہیں اُس کو پسند آئیں۔ ۶ اِنِّیْ اَنْزَرْتُكَ وَاَنْزَرْتُكَ۔ میں نے تجھے روشن کیا اور میں نے ہی تجھے چُن لیا۔ ۷ جو دعائیں آج قبول ہوئیں ان میں قوت اور شوکتِ اسلام بھی ہے۔ ۸ یا اللہ! اب شہر کی بلائیں بھی ٹال دے۔“ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۸۹، ۸۸، ۸۷)

۱۷/ مارچ ۱۹۰۷ء ”اَكُلُّ لَكَ وَاَلَمْ يَكُنْ لَكَ تِيرَے لئے ایک خزانہ مخفی تھا۔“

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۸۷)

۱۸/ مارچ ۱۹۰۷ء ”ا قدرت کے دروازے کھلے ہیں۔ ۲ نیکی یہی ہے کہ خدا کے احکام کو پورا کرنا۔ ۳ تیری عاجزانہ راہیں اُس کو پسند آئیں۔ ۴ اِنِّیْ اَنْزَرْتُكَ وَاَنْزَرْتُكَ۔ ۵ جو دعائیں آج قبول ہوئیں ان میں قوت اور شوکتِ اسلام بھی ہے۔ ۶ تیرے لئے ایک خزانہ مخفی تھا۔“

۱ (ترجمہ) اسب تیرے لئے اور تیرے حکم کے لئے ہے۔ (بدر ۲۱/ مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

۲ (ترجمہ) ۴ میں نے تجھے روشن کیا اور تجھے برگزیدہ کیا۔ (بدر مورخہ ۲۱/ مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

۳ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ”میرے ایک دوست سیدنا ناصر شاہ اور سیمز اس گردش اور تشویش میں مبتلا ہو گئے تھے کہ وہ گلگت میں تبدیل کئے گئے تھے اور وہ سفر شدید اور تکالیف شاقہ کا تحمل نہیں کر سکتے تھے آخر وہ رخصت لے کر دعا کرانے کے لئے میرے پاس آئے تا وہ جموں میں متعین ہوں اور گلگت میں نہ جائیں اور یہ امر بظاہر محال تھا کیونکہ گلگت میں ان کی تبدیلی ہو چکی تھی اس لئے وہ نہایت مضطرب تھے۔ میں نے ایک رات ان کے لئے اور نیز کئی اور دعائیں کیں اور شوکتِ اسلام کے لئے بھی دعا کی اور نماز تہجد میں دعائیں کرتا رہا تب تھوڑی سی غنودگی کے ساتھ خدا نے مجھے خبر دی کہ تمام دعائیں قبول ہو گئیں جن میں قوت اور شوکتِ اسلام بھی ہے۔ اس پیرایہ میں مجھے اطلاع دی گئی کہ سیدنا ناصر شاہ کی تبدیلی ملتان کی گئی۔ مجھے بڑی خوشی ہوئی کہ خدا نے اُن کے بارے میں میری دعا قبول کی..... فی الفور میں نے اُن کو اطلاع دے دی کہ تمہاری نسبت میری دعا قبول ہو گئی۔ پھر بعد اس کے شاید تیسرے دن یا چوتھے دن ریاست کے کسی اہلکار کا اُن کو خط آ گیا کہ آپ کی تبدیلی ملتان کی گئی۔“

(تتمہ حقیقتہ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۵۹۶)

۷۔ كُلُّ لَكَ وَلَا مَرِكَ ۱۔ یا اللہ! اب شہر کی بلائیں بھی ٹال دے۔ ۹ ایک موسیٰؑ ہے میں اس کو ظاہر کروں گا اور لوگوں کے سامنے اس کو عزت دوں گا۔ ۱۰ أَجْرُ الْأَيْثِمِ وَ أُرِيهِ الْجَحِيمَ۔ (ترجمہ حسب تفہیم) اور جس نے میرا گناہ کیا ہے میں اس کو گھسیٹوں گا اور اس کو دوزخ دکھلاؤں گا۔ ۱۱ بَلَجَتْ آيَاتِي ۱۲ قُلِ اللَّهُ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِي خَوْضِهِمْ يَلْعَبُونَ ۱۳

(بدر جلد ۶ نمبر ۱۲ مورخہ ۲۱ مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۱۰ مورخہ ۲۴ مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۱)

۱۹/مارچ/۱۹۰۷ء ”۱۔ اَرَدْتُ زَمَانَ الزَّلْزَلَةِ ۱

۱۔ (ترجمہ) سب تیرے لئے اور تیرے حکم کے لئے ہے۔ (بدر ۲۱ مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

۲۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ”یہ جو الہام تھا کہ یا اللہ اب شہر کی بلائیں بھی ٹال دے۔ گو اس کے معنی اور بھی ہوں مگر ایک معنی اس کے یہ بھی ہیں کہ یہ سخت بد زبان آریہ سوم راج اور اچھر جو ہر ہفتہ گندی گالیوں کے بھرے ہوئے اخبار چھاپتے تھے یہ بھی اس شہر کی بلائیں تھیں۔ خدا تعالیٰ نے ان کو ٹال دیا اور جہنم واصل کر دیا۔“

(بدر مورخہ ۲۵ اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۷)

فرمایا۔ ”جب سے کہ یہ الہام ہوا ہے کہ یا اللہ اب شہر کی بلائیں بھی ٹال دے تب سے قادیان میں گویا امن ہے یہ بھی ایک تازہ نشان ہے۔“

(بدر مورخہ ۲۸ مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۴)

۳۔ (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؒ) الحمد للہ یہ پیشگوئی روز اشاعت کے سترہویں دن پوری ہوگئی۔ حضرت اقدس کا نام خدا تعالیٰ نے اپنے الہام میں موسیٰ رکھا ہے۔ حضور کے مقابل پر بابو الہی بخش اکونٹ نے بھی موسیٰ ہونے کا دعویٰ کیا۔ خدا تعالیٰ نے حضور کو فرمایا کہ موسیٰ تو ہی ہے اور کوئی موسیٰ نہیں۔ چنانچہ اپریل ۱۹۰۷ء کے پہلے ہفتہ میں بروز اتوار بابو الہی بخش طاعون سے ہلاک ہو گیا۔ الہام نمبر ۱۰ کے قبل از وقت بتانے سے اس کی ذلت اور نمایاں ہو جاتی ہے۔ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِالصَّوَابِ۔ (مزید دیکھئے بدر مورخہ ۱۱ اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۵)

۴۔ (ترجمہ) ۱۱ میرے نشان ظاہر ہو جائیں گے۔ ۱۲ کہہ دے اللہ ہے اور پھر ان کو چھوڑ دے اپنی بے ہودگی میں لعب کریں۔ (بدر مورخہ ۲۱ مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

۵۔ (ترجمہ) میں نے ارادہ کیا ہے کہ زلزلہ کا زمانہ آ جاوے۔ (بدر مورخہ ۲۱ مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

۶۔ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۲۸ مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۳ اور الحکم مورخہ ۳۱ مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۱ میں اس الہام کے بارہ میں تحریر ہے کہ ”اس سے کسی معمولی زلزلہ کی طرف اشارہ نہیں معلوم ہوتا بلکہ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے جو

۲۔ (رؤیا) میری بیوی نے خواب میں مجھے کہا کہ

”میں نے خدا کی مرضی کے لئے اپنی مرضی چھوڑ دی ہے۔“

میں نے جواب دیا کہ اسی سے تو تم پر حُسن چڑھا ہے۔“<sup>۱</sup> (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۸۵)

۲۱/مارچ ۱۹۰۷ء ”الاولد۔ ۲ قہر الہی کی تجلی۔ ۳ آذَرِكِ الْوَقْتِ۔“<sup>۲</sup>

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۸۴)

۲۲/مارچ ۱۹۰۷ء ”اَوَلَدًاۙ الْاٰخِرَةَ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاَوَّلٰی۔ ۲ وَ لَكُمْ فِيهَا مَا كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ

اَنْفُسِكُمْ وَ لَكُمْ فِيهَا مَا تَدْعُوْنَ۔ ۳ لاکھوں آدمی تمہہ وبالا کر دوں گا۔ ۴ وَ اِنِّيْ مَعَ الرَّسُوْلِ اَقْوَمٌ ۵ اَخَذْتُ الشُّوْكَ۔ ۶ اَرَدْتُ زَمَانَ الرَّزْلِزَلَّةِ۔ ۷ لاکھوں آدمی تمہہ وبالا کر دوں گا۔ وَ اِنِّيْ

بقیہ حاشیہ۔ بڑے زلازل کا ارادہ کیا ہے یہ ان میں سے ایک ہے جس کا وقت قریب آ گیا ہوا معلوم ہوتا ہے۔“

۱۔ (نوٹ از بدر) بدر مورخہ ۲۸/مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۳ و الحکم مورخہ ۳۱/مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۱ میں اس فقرہ کے ضمن

میں تحریر ہے کہ ”یہ فقرہ اس فقرہ سے مشابہ ہے جو زبور میں ہے کہ تو حسن میں بنی آدم سے کہیں زیادہ ہے۔“

۲۔ (ترجمہ از ناشر) وقت کو پالے۔

۳۔ (ترجمہ) اور البتہ آخرت کا گھر تیرے لئے اس دنیا کی نسبت بہت بہتر ہے۔ (بدر مورخہ ۲۸/مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

۴۔ (ترجمہ از ناشر) ۲ اور اس میں تمہارے لئے وہ سب کچھ ہوگا جس کی تمہارے نفس خواہش کرتے ہیں اور اس میں تمہارے لئے وہ سب کچھ ہوگا جو تم طلب کرتے ہو۔

۵۔ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۲۸/مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۳ اور الحکم مورخہ ۳۱/مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۱ میں یہ

الہامات یوں درج ہیں۔ ”لاکھوں انسانوں کو تہ وبالا کر دوں گا۔ اِنِّيْ مَعَ الرَّسُوْلِ اَقْوَمٌ۔“

۶۔ (ترجمہ) ۴ میں اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہوں گا۔ (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۰۷)

۷۔ (ترجمہ از ناشر) ۵ میں مسلح ہو گیا ہوں۔

۸۔ (ترجمہ) ۶ میں نے ارادہ کیا ہے کہ زلزلہ کا زمانہ آ جاوے۔ (بدر مورخہ ۲۱/مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

۹۔ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؒ) چنانچہ ”۱۲ اور ۱۳ اپریل کی درمیانی شب کو ۱۲ بجے کے قریب پنجاب

کے اکثر مقامات میں زلزلہ آیا..... ۱۲/اپریل ۱۹۰۷ء کو میکسیکو میں خطرناک زلزلہ آیا۔ چلیان، سنگلو اور جلاپہ کے شہر

(الحکم مورخہ ۲۳/اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۶)

برباد ہو گئے۔“

مَعَ الرَّسُولِ أَقْوَمٌ“<sup>۱</sup> (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۸۳، ۸۲)  
**مارچ ۱۹۰۷ء** پورانے الہام۔ ”کیا اپریل میں میں دنیا میں ہوں گا۔ ۲ قَدْ مَاتَ ۳ بُشْرَى  
 لَكَ الْيَوْمَ“<sup>۲</sup> وہ دن بڑا مبارک ہوگا۔

۵ میں ہوں تیرا عاجز بندہ اے مالک اے والی جو توں چاہیں سوتوں کردا درگہ قدرت والی“  
 (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۸۲)

**۲۵ / مارچ ۱۹۰۷ء** ”۱ وَ وَاللّٰهُ لَوْ لَا الْاِكْرَامُ لَهَلَكَ الْمَقَامُ ۲ وَ الصُّحٰى وَ الْيَلِیٰ<sup>۳</sup>

مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَ مَا قَلِی ۳ وَ لَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُولٰی ۴ وَ وَاللّٰهُ لَوْ لَا الْاِكْرَامُ  
 لَهَلَكَ الْمَقَامُ ۵ اِكْرَامٌ تُسَبِّحُ بِهٖ الْمَوْئِی ۶ عَلِمُهُ عِنْدَ رَبِّیْ لَا یَضِلُّ رَبِّیْ وَ لَا یَنْسِی ۷  
 ۷ مُقَامٌ طُفَیْلِیِّ مُقَامٌ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ“<sup>۴</sup> (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۸۱، ۸۰)

۱ (ترجمہ) میں اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہوں گا۔ (حقیقۃ الوحی - روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۰۷)

۲ (ترجمہ از ناشر) ۲ یقیناً وہ فوت ہو گیا۔ ۳ آج کے دن تمہارے لئے خوشخبری ہے۔

۳ (ترجمہ) ۱ اور قسم ہے اللہ کی کہ اگر تمہارا اِکرام ہم کو منظور نہ ہوتا تو یہ مقام ہلاک ہو جاتا۔ (بدر مورخہ ۲۸ / مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

۴ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۲۸ / مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۳ اور الحکم مورخہ ۳۱ / مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۱ میں ”وَ الْيَلِیٰ“  
 کے بعد ”اِذَا سَبَّحِی“ کے الفاظ بھی درج ہیں۔

۵ (ترجمہ) ۲ ہم قسم کھاتے ہیں وقتِ چاشت کی اور رات کی۔ تیرے پروردگار نے تجھے چھوڑ نہیں دیا اور نہ تجھ  
 سے ناخوش ہوا ہے ۳ اور البتہ آخرت کا گھر تیرے لئے اس دنیا کی نسبت بہت بہتر ہے۔ ۴ اور قسم ہے اللہ کی کہ اگر تمہارا  
 اِکرام ہم کو منظور نہ ہوتا تو یہ مقام ہلاک ہو جاتا۔ ۵ تیرا ایسا اِکرام کروں گا کہ اس کے ذریعہ سے تو مردوں کو سنائے گا۔

۶ اِس کا علم میرے رب کو ہے۔ میرا رب نہ بے راہ ہوتا ہے اور نہ بھولتا ہے۔ (بدر مورخہ ۲۸ / مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

۷ (ترجمہ از ناشر) ۷ رب العالمین سے فیض پانے والے کے کھڑے ہونے کی جگہ رب العالمین کے کھڑے  
 ہونے کی جگہ ہے۔

۸ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۲۸ / مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۳ اور الحکم مورخہ ۳۱ / مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۱ میں الہام نمبر ۶

کے علاوہ باقی الہامات ترتیب کے اختلاف سے درج ہیں۔

۲۶ / مارچ ۱۹۰۷ء ”لَا تَطَأُ قَدَمُ الْعَامَّةِ قَدَمَ النَّبِيِّ ۱ وَ نُزِّلَ عَلَيَّ مَنْظُورٌ مُحَمَّدًا۔

۱ (کا پی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۷۷) ۲ (کا پی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۷۷) ۳ بَلَّغْتُ قَدَمَ الرَّسُولِ۔“ ۴

۲۷ / مارچ ۱۹۰۷ء ”كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ ثَلَجٌ ۲ يَنْقَلِبُ عَلَيَّ عَقْبِيهِ ۳ لَقَدْ أَثْرَكَ

اللَّهُ عَلَيْنَا۔“ ۴ (کا پی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۷۶)

۲۸ / مارچ ۱۹۰۷ء ”۱ میرا دشمن ہلاک ہو گیا۔ ۲ ہُن اُس دالیکھا خدا نال جا پیا ہے۔ ۳

میرے دشمن ہلاک ہو گئے۔ ۴ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الْبَرِّ ۵ کوئی درباری میرے حلقہء اطاعت سے

۱ (ترجمہ) ۱ عام لوگوں کا قدم نبی کے قدم کو پامال نہیں کر سکتا۔ (بدر مورخہ ۲۸ / مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

۲ (ترجمہ از ناشر) ۲ محمد کے محبوب پر یہ الہام نازل کیا گیا کہ میں ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہوں۔ ۳ میں رسول کے قدم پر پہنچ گیا ہوں۔

۳ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۲۸ / مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۳ اور الحکم مورخہ ۳۱ / مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۱ میں ۲۵ / مارچ ۱۹۰۷ء کے تحت یہ الہامات ترتیب کے اختلاف سے درج ہیں۔

۴ (ترجمہ از ناشر) ۱ ان میں سے ہر ایک کی دلجمعی ہو گئی۔ ۲ وہ اپنی ایڑیوں کے بل پھر جائے گا۔ ۳ بے شک تجھے اللہ نے ہم پر ترجیح دی۔

۵ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۲۸ / مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۳ اور الحکم مورخہ ۳۱ / مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۱ میں یہ تمام الہامات درج ہیں نیز الہام نمبر ۲ میں لفظ ”يَنْقَلِبُ“ کی بجائے ”انْقَلَبَ“ درج ہے۔

۶ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۲۴ / اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۳ اور الحکم مورخہ ۳۱ / مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۲ میں بعض الہامات کے ساتھ تشریح بھی درج ہے اور وہ یہ ہے

ا ہُن اُس دالیکھا خدا نال جا پیا اے یعنی عنقریب میرا دشمن ہلاک ہو جائے گا اور پھر اس کا خدا سے معاملہ پڑے گا۔

۳ میرے دشمن ہلاک ہو گئے۔ یعنی آئندہ عنقریب ہلاک ہوں گے۔

۴ (ترجمہ) ۴ خدا نیکیوں کے ساتھ ہے۔ (بدر مورخہ ۲۴ / اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

گزرنے نہ پاوے۔ یعنی جو شخص خدا سے تعلق رکھنے والا ہے اس کا تعلق قائم نہیں رہ سکتا جب تک وہ مجھے قبول نہ کرے۔ کوئی درباری اس جرم پر سزا سے محفوظ نہیں رہے گا۔ سلطان عبدالقادرؒ ۸ اُجَلَّ لَهُ الطَّيِّبَاتُ ۹ قُلْ مَا فَعَلْتُ إِلَّا مَا أَمَرَنِي اللَّهُ۔ پھر وہ مقبرہ کشفی رنگ میں مجھے دکھلایا گیا جس کا نام خدا نے بہشتی مقبرہ رکھا ہے۔

بعد اس کے الہام ہوا۔ كُلُّ مَقَابِرِ الْأَرْضِ لَا تُقَابِلُ هَذِهِ الْأَرْضِ۔ یعنی زمین ہند کے ہر ایک قبرستان اس زمین کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔“<sup>۱</sup>  
(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۷۲، ۷۱)

**۲۸/مارچ ۱۹۰۷ء (رؤیا)** ”میں نے دیکھا کہ ایک راہ پر چل رہا ہوں اور میرے ساتھ میرا لڑکا مبارک احمد اور اُس کی والدہ ہے اور مجھے خیال گزرتا ہے کہ میرا غلام قادر مرحوم بھی (جو میرے بھائی ہیں) میرے ساتھ ہیں اور راہ میں اس قدر زبور ہیں کہ ہڈی دل کی طرح زمین پر پھیل رہے ہیں اور ایک میری ناف کے اندر بیٹھ گیا ہے اور پھراڑ گیا مگر کسی نے ضرر نہیں پہنچایا اور پھر ہم سب ایک مسجد میں داخل ہو گئے ہیں اور مسجد

۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ ”اس الہام میں میرا نام سلطان عبدالقادر رکھا گیا کیونکہ جس طرح سلطان دوسروں پر حکمران اور افسر ہوتا ہے۔ اسی طرح مجھ کو تمام روحانی درباریوں پر افسری عطا کی گئی ہے۔ یعنی جو لوگ خدا تعالیٰ سے تعلق رکھنے والے ہیں ان کا تعلق نہیں رہے گا جب تک وہ میری اطاعت نہ کریں اور میری اطاعت کا جو آ اپنی گردن پر نہ اٹھائیں۔ یہ اسی قسم کا فقرہ ہے جیسا کہ یہ فقرہ کہ قَدْ حَيَّ هَذِهِ عَلَى رَقَبَةِ كُلِّ وَاحِدٍ مِنَ اللَّهِ۔ یہ فقرہ سید عبدالقادر رضی اللہ عنہ کا ہے جس کے معنی ہیں کہ ہر ایک ولی کی گردن پر میرا قدم ہے۔“

(بدر مورخہ ۱۴/اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۳۔ الحکم مورخہ ۳۱/مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۲)

۲۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ ”اس سلطان عبدالقادر کے لئے وہ تمام چیزیں حلال کی گئیں جو پاک ہیں۔ کہہ میں نے ایسا کوئی کام نہیں کیا جو خدا کے حکم کے برخلاف ہو بلکہ وہی کیا جو خدا نے مجھے فرمایا۔“

(بدر مورخہ ۱۴/اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۳۔ الحکم مورخہ ۳۱/مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۲)

۳۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ یعنی اس زمین کو جو برکتیں دی گئیں وہ برکتیں تمام پنجاب اور ہندوستان میں کسی اور قبرستان کو نہیں دی گئیں۔  
(بدر مورخہ ۱۴/اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۳۔ الحکم مورخہ ۳۱/مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۲)



میں بھی کروڑ ہا زبور ہیں مگر ہم ان کے شر سے محفوظ رہے ہیں۔“

(بدر جلد ۶ نمبر ۱۴ مورخہ ۱۲ اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۱۱ مورخہ ۱۳ مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۲)

”اے ازلی ابدی خدا مجھے زندگی کا شربت پلا۔“

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۶۹)

۳۱ مارچ ۱۹۰۷ء ”اِحْقَ اللّٰهُ اَمْرِيْ۔ وَلَا تَنْفَكَا مِنْ هٰذِهِ الْمَرْحَلَةِ۔“

محمود کی والدہ کی نسبت۔ بہشتی کمرہ میں نزول ہوگا۔ دولتِ اعلام بذریعہ الہام ہے۔“

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۶۸، ۶۷)

کیم اپریل ۱۹۰۷ء ”لَوْ لَا الْاِكْرَامُ لَهَلَكَ الْمَقَامُ۔“

(بدر جلد ۶ نمبر ۱۴ مورخہ ۱۲ اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۱۲ مورخہ ۱۰ اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۱)

۱ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۱۲ اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۳ اور الحکم مورخہ ۱۰ اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۱ میں اس الہام کی تاریخ نزول ۲۹ مارچ ۱۹۰۷ء درج ہے۔

۲ (ترجمہ) خدا نے میری بات کو سچا کر دیا اور تم دونوں اس مرحلہ سے نہیں چھوڑو گے۔ (بدر مورخہ ۱۲ اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۳) (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؒ) الحمد للہ یہ پیشگوئی اخبار شہ چنک کے مینجر چندر چند اور ایڈیٹر سوم راج کے طاعون سے ہلاک ہونے سے پوری ہو گئی۔ یہ دونوں اشخاص اپنی گندہ دہانی اور بدزبانی میں قادیان کے آریوں کے لیڈر تھے اور قادیان میں رہ کر نہایت ناپاکی کے ساتھ سلسلہ حقہ کے برخلاف بولتے اور لکھتے رہتے تھے۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصّٰوَابِ۔

(دیکھیے بدر ۱۱ اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۵)

۳ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۱۲ اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۳ اور الحکم مورخہ ۱۰ اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۱ میں یہ الہامات ۲۹ مارچ ۱۹۰۷ء کے تحت درج ہیں اور الہام نمبر ۲ کے الفاظ یہ ہیں۔ ”دولتِ اعلام بذریعہ الہام بہشتی کمرہ میں نزول ہوگا۔“

۴ (ترجمہ) اگر میں تمہاری عزت کا پاس نہ کرتا تو میں اس تمام گاؤں کو ہلاک کر دیتا اور ان میں سے ایک بھی نہ چھوڑتا۔ (حقیقۃ الوقی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۴۳)

۵ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۱۲ اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۳ اور الحکم مورخہ ۱۰ اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۱ میں اس الہام کے بارہ میں تحریر ہے کہ ”اس میں ابتدائی حروف کچھ اور تھے جو یا نہیں رہے مگر مفہوم یہی تھا۔“

(نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؒ) بدر مورخہ ۱۱ اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۴ پر جو یہ الہام دوبارہ چھپا ہے۔ اس میں

یہ الفاظ ہیں۔

”لَوْ لَا الْاِكْرَامُ لَهَلَكَ الْمَقَامُ۔ يٰ اَيُّهَا لَوْ لَا خَيْرُ الْاِكْرَامِ لَهَلَكَ الْمَقَامُ۔“

(ترجمہ) اگر تمام مخلوق سے بہتر شخص نہ ہوتا تو یہ مقام تباہ ہو جاتا۔“

۱۲/۱ اپریل ۱۹۰۷ء (الف) ” هَلْ نَرَىٰ جَزَاءَ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانَ۔“<sup>۱</sup>

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۶۶)

(ب) ” اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا ۲ سَنَسِيبُهُ عَلَى الْخُرْطُومِ۔ ۳ اِنِّي مُهَيِّنٌ

مَنْ اَرَادَ اِهَانَتَكَ۔ ۴ سَنَسِيبُهُ عَلَى الْخُرْطُومِ۔ ۵ رَبِّ اِنِّي مَغْلُوبٌ فَاَنْتَصِرْ۔ ۶ اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ عَلَى رَقِيبَةٍ مِّنْ مَّوْسَىٰ۔“<sup>۲</sup>

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۳۵، ۳۴)

۱۳/۱ اپریل ۱۹۰۷ء ” اَفْضَلْنَاكَ عَلَىٰ مَا سِوَاكَ۔ ۲ وَاللّٰهُ لَوْلَا الْاِكْرَامُ لَهْلَكَ الْبِقَامُ۔ ۳

سَلَامٌ عَلَیْكُمْ۔ ۴ حَقَّ اللّٰهُ اَمْرِي ۵ وَلَا تَنْفَكَا مِنْ هٰذِهِ الْمَرْحَلَةِ۔ ۶ دَوْلَتِ اَعْلَامِ بَدْرِيَعِ الْهَامِ۔ ۷ اِنِّي مَعَ الرَّسُولِ اَقْوَمُ وَالْوَمُ مِنْ يَلُومُ۔ ۸ وَاَعْطَيْتِكَ مَا يَدُومُ۔“<sup>۳</sup>

۱ (ترجمہ) نہیں دیکھتے ہم احسان کی جزا بجز احسان کے۔ (بدر مورخہ ۱۲/۱ اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

(نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۱۲/۱ اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۳ اور الحکم مورخہ ۱۰/۱ اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۱ میں اس الہام کی

تاریخ نزول ۲۹/۱ مارچ ۱۹۰۷ء درج ہے۔

۲ (ترجمہ از ناشر) ۱ ہم ایک بڑی فتح تجھ کو عطا کریں گے۔

۳ (ترجمہ) ۲ اس کی ناک پر یامنہ پر ہم آگ کا داغ لگائیں گے۔ ۳ میں اس شخص کی اہانت کروں گا جو تیری

اہانت کرتا ہے۔ ۴ اس کی ناک پر یامنہ پر ہم آگ کا داغ لگائیں گے۔ ۵ اے میرے خدا! میں مغلوب ہوں تو انتقام

لے۔ ۶ ہم نے اس ارادہ کو موسیٰ کی تحریر پر اتارا ہے یعنی موسیٰ نے ایسا ہی ارادہ بذریعہ تحریر ظاہر کیا سو ہم نے اس سے

اتفاق رائے کیا۔ (بدر مورخہ ۹/۱ مئی ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

۴ (ترجمہ) ۱ تیرے سوائے جتنے ہیں ان سب پر ہم نے تجھے بزرگی دی۔ (بدر مورخہ ۱۱/۱ اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۴)

۵ (ترجمہ) ۲ قسم ہے اللہ کی کہ اگر تمہارا اکرام ہم کو منظور نہ ہوتا تو یہ مقام ہلاک ہو جاتا۔

(بدر مورخہ ۲۸/۱ مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

۶ (ترجمہ از مرتب) ۳ تمہارے لئے سلامتی ہے۔

۷ (ترجمہ از ناشر) ۴ اللہ تعالیٰ نے میرے معاملہ کو حق کر دکھایا۔ ۵ اور تم دونوں اس مرحلہ سے نہیں چھوٹو گے۔

۸ (ترجمہ) ۷ میں اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہوں گا اور جو اُسے ملامت کرتا ہے اسے ملامت کروں گا۔ ۸ اور تجھے وہ

(بدر مورخہ ۱۱/۱ اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۴)

چیز دوں گا جو ہمیشہ رہے۔

دَوْلَةُ الْإِعْلَامِ بِذَرِيعَةِ الْإِلَهَامِ۔<sup>۱</sup> (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۶۲، ۶۳)

۱/۱۴ اپریل ۱۹۰۷ء الہام۔ ”الائف آف پین“<sup>۲</sup>۔ ۲ یا اللہ رحم کر۔ یا اللہ رحم کر۔ ۳ اِنَّ عَيْسَىٰ وَقَفَ عَلَيْهَا۔<sup>۳</sup> اِنَّي مَعَ اللّٰهِ فِي كُلِّ حَالٍ۔ اِنَّي مَعَ اللّٰهِ فِي كُلِّ حَالٍ ۵ اِحْتَرَطْنَا سَيْفَهُ۔ ۶ خدا کے نکو کار بندے سات ہر جگہ پر بیٹھے ہوئے ہیں۔<sup>۴</sup> ۷ اَلَّذِيْنَ اَعْتَدُوا مِنْكُمْ فِي السَّبْتِ۔<sup>۵</sup> ۸ اَلَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيَامًا وَقُعُودًا ۹ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا ۱۰ رَحِمَ اللّٰهُ ۱۱ مُتَّيِّبًا اَلْعَوَانَ۔<sup>۶</sup> ۱۲ تَبَّتْ كَلِمَةُ اللّٰهِ لِعِنِيْ پوری ہوگئی خدا کی بات۔“

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۶۳، ۶۴، ۵۹)

۱ (ترجمہ از ناشر) دولت اعلام بذریعہ الہام  
 ۲ Life of pain (ترجمہ) تلخ زندگی۔  
 ۳ (ترجمہ از ناشر) ۳ یقیناً عیسیٰ اسی موقف پر قائم رکھا گیا۔  
 ۴ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۱۱/۱۱ اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۴ اور الحکم مورخہ ۱۰/۱۱ اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۲ میں یہ الہام یوں درج ہے۔ ”خدا کے سات نکو کار بندے ہر جگہ پر بیٹھے ہیں۔“  
 ۵ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۱۱/۱۱ اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۴ اور الحکم مورخہ ۱۰/۱۱ اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۲ میں الہام نمبر ۷ تا ۱۲ مورخہ ۱۵/۱۱ اپریل ۱۹۰۷ء کے تحت ترتیب کے اختلاف سے درج ہیں نیز الہام ”اَلَّذِيْنَ اَعْتَدُوا مِنْكُمْ فِي السَّبْتِ“ کے تحت تحریر ہے کہ ”یہ قوم مخالف کی طرف اشارہ ہے۔ ساتھ کافر بھول گیا۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔“  
 ۶ (ترجمہ) ۴ میں ہر حال میں اللہ کے ساتھ ہوں۔ میں ہر حال میں اللہ کے ساتھ ہوں۔ ۵ ہم نے اس کی توار کو کھینچا۔ ۷ وہ لوگ جنہوں نے (تم میں سے) سبت کے معاملہ میں زیادتی کی۔ ۸ وہ جو اللہ کو یاد کرتے ہیں کھڑے اور بیٹھے۔ ۹ اللہ تعالیٰ اُن کے ساتھ ہے جو تقویٰ اختیار کریں۔ ۱۰ اللہ نے رحم کیا۔ ۱۱ مراے خیانت کرنے والے۔

(بدر مورخہ ۱۱/۱۱ اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۴)

۷ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؒ) منشی ظفر احمد صاحب کپور تھلویؒ کی روایت ہے کہ یہ الہام ایڈیٹر اخبار شہ چنیک قادیان کے متعلق تھا۔ لکھتے ہیں کہ ”آریوں میں طاعون پھوٹی۔ جس کو طاعون ہوتی میں اور شیخ یعقوب علی صاحب اسے دیکھنے جاتے اور سب آریہ کارکن اخبار مذکور کے جو تھے مر گئے صرف مالک اخبار بچ رہا۔ پھر اُسے بھی طاعون ہوئی..... پھر وہ ذرا اچھا ہو گیا..... (حضورؐ کو جب اس کا علم ہوا تو فرمایا) اب جا کر دیکھو۔ میں اور شیخ صاحب اس وقت گئے تو چیخ پکار ہو رہی تھی اور وہ مر چکا تھا۔“ (رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ نمبر ۱۳ صفحہ ۳۴۹)

۱۵/۱ اپریل ۱۹۰۷ء (الف) ” اِحْمَدٌ تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ الْمُبِينِ ۱۔ ۲ راز کھل گیا۔“

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۵۹۔ بدر جلد ۶ نمبر ۱۵ مورخہ ۱۱/۱۱ اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۴۔

الحکم جلد ۱۱ نمبر ۱۲ مورخہ ۱۰/۱۱ اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۲)

(ب) ” فَضَّلْنَاكَ عَلَىٰ مَا سَوَّاهُ ۱۔ ۲“

(بدر جلد ۶ نمبر ۱۵ مورخہ ۱۱/۱۱ اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۴۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۱۲ مورخہ ۱۰/۱۱ اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۲)

۱۶/۱ اپریل ۱۹۰۷ء ” اعزاز “

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۵۸)

۱۷/۱ اپریل ۱۹۰۷ء ” بابو صاحب کی موت کے بعد مجھ کو یہ الہام ہوا تھا فَتَنَّا بَعْضَهُمْ مِّنْ بَعْضٍ

یعنی ہم نے الہی بخشش کی موت سے اُن کے دوستوں کا امتحان کرنا چاہا ہے کہ کیا وہ اب بھی سمجھتے ہیں یا نہیں۔“

(تمتہ حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۵۶۱)

۱۷/۱ اپریل ۱۹۰۷ء (الف) ” اِۡ وَاللّٰهُ اِنِّیْ غَالِبٌ وَّ سَیَبْطُھُ شَوْ کَیۡ ۲۔ ۱ وَ کُلُّ هٰلِکٍ اِلَّا

مَنْ قَعَدَ فِی سَفِیۡتِنِی ۳۔ ۲ اعزاز۔“

۲۔ الہام کے الفاظ یاد نہیں رہے اور معنی یہ ہیں کہ فلاں کو پکڑو اور فلاں کو چھوڑ دے۔“

۱۔ (ترجمہ از مرتب) اِحْمَدٌ۔ یہ کھول کر بیان کرنے والی کتاب کے نشان ہیں۔

(نوٹ از ناشر) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس الہام کی تفہیم ہوئی جو بدر مورخہ ۱۱/۱۱ اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۴

اور الحکم مورخہ ۱۰/۱۱ اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۲ پر ان الفاظ میں مذکور ہے۔

”تفہیم۔ وہ جو اِحْمَدٌ ہے۔ اس میں خدا کے نوشتہ کے کئی نشان ہیں جو ظاہر ہونے والے ہیں۔ اِحْمَدٌ مقطعات

میں کسی کا نام ہے۔ یہی تفہیم ہے۔“

۲۔ (ترجمہ) تیرے سوائے جتنے ہیں ان سب پر ہم نے تجھے بزرگی دی۔ (بدر مورخہ ۱۱/۱۱ اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۴)

۳۔ (نوٹ از ناشر) یعنی بابو الہی بخشش۔ حضرت مسیح موعود نے بابو الہی بخشش کی موت کی تاریخ حقیقۃ الوحی میں

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۵۳۰ و ۵۳۴)

۱۷/۱ اپریل ۱۹۰۷ء تحریر فرمائی ہے۔

۴۔ (ترجمہ) ۱۔ بخدا میں غالب ہوں اور عنقریب میری شوکت ظاہر ہو جائے گی۔ ۲۔ اور ہر ایک مرے گا مگر وہی

(بدر مورخہ ۱۱/۱۱ اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۴)

(بچے گا) جو میری کشتی میں بیٹھ گیا۔

۵۔ (نوٹ از ناشر) الحکم مورخہ ۱۰/۱۱ اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۲ میں تمام الہامات درج ہیں البتہ یہ فقرہ یوں درج ہے۔

”فلاں کو پکڑو۔ فلاں کو چھوڑو“

(یہ فرشتوں کو حکم الہی ہے)۔“ (بدر جلد ۶ نمبر ۱۵ مورخہ ۱۱/۱۱ اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۴)

(ب) ”ایک اور قیامت برپا ہوئی۔“

(بدر جلد ۶ نمبر ۱۵ مورخہ ۱۱/۱۱ اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۴۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۱۲ مورخہ ۱۰/۱۱ اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۱)

۱۸/۱۱ اپریل ۱۹۰۷ء ”اُبلائے دمشق۔ ۲ سِرُّكَ سِرِّجِي۔“ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۵۰)

۱۹/۱۱ اپریل ۱۹۰۷ء ”ایک اور بلا برپا ہوئی۔“ (الحکم جلد ۱۱ نمبر ۱۲ مورخہ ۱۰/۱۱ اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۲)

۱۹/۱۱ اپریل ۱۹۰۷ء ”(شریعت کی نسبت) اتنے میں طاقت بالا اس کو کھینچ کر لے گئی۔“

۲۰/۱۱ اپریل ۱۹۰۷ء ”فَارْتَدَّ عَلَىٰ آثَارِهِمَا وَوَهَبَ لَهُ الْجَنَّةَ۔ ۳ مسلمان تو نہیں ہوگا پر مصدق ہو جائے گا۔“

۳۰/۱۱ اپریل ۱۹۰۷ء ”يَأْتِيهِ اللَّهُ كُنُتًا لَا أَعْرِفُكَ۔“ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۴۹)

۱۱/۱۱ اپریل ۱۹۰۷ء ”واصل خان دہلی میں واصلِ جہنم فوت ہو گیا۔“

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۴۶)

۱۲/۱۱ اپریل ۱۹۰۷ء ۱۔ ”اَشَدُّ دَلِي۔ ۲ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ۔“

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۴۷)

۱۔ (ترجمہ) ۲ تیرا مجھ پر ابھیدے۔ (بدر مورخہ ۱۱/۱۱ اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۴)

(نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۱۱/۱۱ اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۴ اور الحکم مورخہ ۱۰/۱۱ اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۲ میں ان الہامات کی

تاریخ نزول ۱۹/۱۱ اپریل ۱۹۰۷ء درج ہے۔

۲۔ (ترجمہ از مرتب) ۲ پھر وہ دونوں پچھلے پاؤں واپس لوٹ گئے اور اس کو جنت عطا کی گئی۔

۳۔ (ترجمہ) ۴ اے اللہ کے نبی میں تم کو نہیں پہچانتی تھی۔ (بدر مورخہ ۱۶/۱۱ فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۲)

۵۔ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۱۸/۱۱ اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۳ اور الحکم مورخہ ۱۷/۱۱ اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۲ میں یہ الہام

یوں مندرج ہے۔ ”دہلی میں واصلِ جہنم واصلِ جہنم فوت ہو گیا۔“ اور اس کی تشریح میں تحریر ہے کہ ”حکیم واصل خان

دہلی کا توفوت ہو چکا ہوا ہے۔ تفہیم یہ تھی کہ واصل خان نام ایک شخص کے عزیزوں میں سے کوئی طاعون سے مر جائے گا

کیونکہ جہنم کا لفظ دوسرے الہامات میں بھی طاعون کے لئے استعمال ہوا ہے۔ یہ نشان بھی اپنے وقت پر پورا ہو کر

ترقی ایمان کا موجب ہوگا۔“

۵۔ (ترجمہ از ناشر) امیری خاطر سختی کر۔ ۲ میں دعا کرنے والے کی دعا کو قبول کرتا ہوں۔

۶۔ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۱۸/۱۱ اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۳ اور الحکم مورخہ ۱۷/۱۱ اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۲ میں اس الہام

کی تاریخ نزول ۱۳/۱۱ اپریل ۱۹۰۷ء درج ہے۔

۲۔ ثناء اللہ کی نسبت۔ یہ مقدمہ دائر ہے ورنہ ثناء اللہ جنہم میں پڑ جاتا یعنی طاعون میں گرفتار ہو جاتا۔<sup>۴</sup>

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۴۳)

۱۶/اپریل ۱۹۰۷ء ”اُفْتَحْ ہے تمہاری۔ تمہارے نام کی۔ ۲ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ۔ ۳ ایک کاغذ

دکھلایا گیا اس پر لکھا تھا احمد غزنوی۔ ۴ اَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ مُوسَى۔ ۵ حُدَّ ظُبَاةٍ۔ ۶ سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبِّ رَحِيْمٍ۔<sup>۱</sup> یہ قرآن شریف کی جلد پر لکھا ہوا دیکھا۔“ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۴۲، ۴۱)

۱۷/اپریل ۱۹۰۷ء (الف) ”اُخِدا دو مسلمان فریق میں سے ایک کا ہوگا۔ پس یہ پھوٹ کا

شمرہ ہے۔ ۲ اِنِّي مَعَ الْاَقْوَامِ اَتِيكَ بَعْتَةً۔ ۳ اِنِّي مَعَ اللّٰهِ الْكَرِيْمِ۔<sup>۲</sup> ۴ طوفان آیا وہی طوفان۔ شر آئی۔“

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۴۱، ۴۰)

(ب) ”جَزَاءُ اَوْفَى“<sup>۳</sup>

۱۸/اپریل ۱۹۰۷ء ”اَرْجُو مِنْكَ كُلَّ خَيْرٍ“<sup>۱</sup> (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۳۹)

۱۹/اپریل ۱۹۰۷ء ”۱ وَصَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ الَّذِي اَنْقَضَ ظَهْرَكَ۔ ۲ سَلَامٌ عَلَیْكُمْ

طَبْتُمْ۔<sup>۳</sup> اِنِّي اُحَافِظُ كُلَّ مَنْ فِي الدَّارِ۔“<sup>۴</sup> (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۳۸)

۱ (ترجمہ از ناشر) ۲ یقیناً تیرا دشمن ہی ابتر ہے۔ ۳ تو مجھ سے مانند موسیٰ کے ہے۔ ۴ تلوار کی تیز دھار۔ ۵ سلامتی ہے۔ یہ بات ربّ رحیم کی طرف سے کہی گئی ہے۔

۲ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۱۸/اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۳ اور الحکم مورخہ ۱۷/اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۲ میں تمام الہامات

ترتیب کے اختلاف سے درج ہیں اور ان کی تاریخ نزول ۱۵/اپریل ۱۹۰۷ء درج ہے نیز الہام نمبر ۳ یوں درج ہے۔

”ایک کاغذ دکھلایا گیا اس پر لکھا تھا۔ احمد غزنوی“ اور الہام نمبر ۶ کے بارہ میں تحریر ہے کہ ”پھر قرآن مجلد دیکھا اس کی جلد پر شیرازہ کے قریب لکھا ہوا تھا۔ سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبِّ رَحِيْمٍ۔“

۳ (ترجمہ از مرتب) ۲ میں انواری کے ساتھ اچانک تیرے پاس آؤں گا۔ ۳ میں خدائے کریم کے ساتھ ہوں۔

۴ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۱۸/اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۳ اور الحکم مورخہ ۲۳/اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۳ میں بھی

یہ الہام شائع ہوئے۔

۵ (ترجمہ از ناشر) ۱۶ اس کی کامل جزا۔ ۱ (ترجمہ از ناشر) میں تجھ سے ہر بھلائی کی امید رکھتا ہوں۔

۶ (ترجمہ از مرتب) اہم نے تجھ سے وہ بوجھ اتار دیا جس نے تیری کمر توڑ دی۔ ۲ تمہارے لئے سلامتی ہے خوش رہو۔

۷ (ترجمہ) ۳ میں ہر ایک جو تیرے گھر میں ہوگا اس کی حفاظت کروں گا۔ (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۹۶)

۲۰ اپریل ۱۹۰۷ء (الف) ”میں نے دیکھا کہ گویا میں اپنی بڑی مسجد میں ہوں اور میرے پاس بشیر ہے اور وہ مجھے کہتا ہے کہ زلزلہ اس طرف گیا ہے اور مشرق اور گوشہ شمال کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ اور پھر کچھ الفاظ زبان پر جاری ہوئے۔

شاید یہ ہیں۔ یَوْمَ هَيِّدُ مَعَ الرَّسُولِ أَقْوَمٌ“<sup>۱</sup>

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۹۱)

(ب) ”صبح کے وقت الہام ہوا۔ اوّل خواب میں دیکھا کہ گویا میں بڑی مسجد (میں) ہوں۔ بشیر احمد میرا لڑکا میرے پاس ہے۔ وہ مشرق اور کچھ شمال کی طرف اشارہ کر کے کہتا ہے۔ اس طرف زلزلہ گیا ہے اور مجھے زلزلہ آنے سے پہلے الہام ہوا۔ اِنِّی مَعَ الرَّسُولِ أَقْوَمٌ“<sup>۲</sup>

اور پھر الہام ہوا۔ مَظْهَرُ الْحَقِّ وَالْعَلَى

یعنی وہ ایسا امر ہوگا جس سے حق کھلے گا اور حق ظاہر ہوگا۔“

(مکتوب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بنام چوہدری مولانا بخش صاحبؒ - غیر مطبوعہ)

۲۱ اپریل ۱۹۰۷ء ”اَسْأَرِيكُمْ آيَاتِي فَلَا تَسْتَعْجِلُونِ“<sup>۳</sup> یہ دو گھر ہی مر گئے۔

۱ (ترجمہ از ناشر) اس دن میں اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہوں گا۔

۲ (نوٹ از مرتب) یہ زلزلہ ۱۵ جنوری ۱۹۳۴ء کو صوبہ بہار میں آیا۔ تفصیل کے لئے دیکھئے ٹریکٹ ”ایک اورتازہ نشان“ صفحہ ۲۴۔ نوشتہ حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر احمد صاحبؒ ایم۔ اے۔ ناشر چوہدری اللہ بخش مطبع اللہ بخش سٹیٹ پریس قادیان۔ مارچ ۱۹۳۴ء۔

۳ (ترجمہ) میں اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہوں گا۔ (بدر مورخہ ۱۱ اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۴)

۴ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؒ) یہ مکتوب میجر ڈاکٹر شاہ نواز صاحب کے پاس ہے جو خاکسار نے دیکھا۔ ڈاکٹر صاحب کا بیان ہے کہ یہ مکتوب انہیں اپنے والد چوہدری مولانا بخش صاحبؒ سے ملا۔

(نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۲ مئی ۱۹۰۷ء صفحہ ۱۱ اور الحکم مورخہ ۱۳۰ اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۴ میں یہ روایا بایں الفاظ درج ہے۔ ”روایا میں دیکھا کہ بشیر احمد کھڑا ہے۔ وہ ہاتھ سے شمال مشرق کی طرف اشارہ کر کے کہتا ہے کہ زلزلہ اس طرف چلا گیا۔“

۵ (ترجمہ) اقریب ہے میں تمہیں اپنے نشان دکھلاؤں گا پس تم جلدی نہ کرو۔ (بدر مورخہ ۲۵ اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۴)

۶ (نوٹ از بدر) اس میں خاص دو گھروں کی طرف اشارہ ہے۔ (بدر مورخہ ۲۵ اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۴)

۳ سَلَامٌ قَوْلًا مِّن رَّبِّ رَحِيمٍ - ۴ أَصْلِحْ بَيْنِي وَبَيْنَ إِخْوَانِي<sup>۱</sup>۔

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۳۷)

۲۵ اپریل ۱۹۰۷ء ”عَسَىٰ أَنْ يَهْدِيَٰ نَبِيَّ رَبِّي صِرَاطًا مُّسْتَقِيمًا“<sup>۲</sup>

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۳۶)

۲۷ اپریل ۱۹۰۷ء (الف) ”میرے خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ بعد اس کے اور نشان ہیں جو قیامت کا نمونہ ہیں۔ کاش لوگ سمجھتے اور آنے والے قہر سے بچ جاتے۔ خدا نے فرمایا کہ ایک اور قیامت برپا ہوئی یعنی ہوگی۔ ۲۷ اپریل ۱۹۰۷ء تھی جب یہ الہام ہوا۔“

(حقیقتہ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۵۹۵)

۱ (ترجمہ) ۳ تم سب پر اس خدا کا سلام جو رحیم ہے۔

۲ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۲۵ اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۴ اور الحکم مورخہ ۲۳ اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۳ میں یہاں لفظ

”اِخْوَانِي“ درج ہے نیز الہام ۳، ۴ کی تاریخ نزول ۲۳ اپریل درج کرتے ہوئے اس کی وضاحت میں تحریر ہے کہ

”الہام کہ أَصْلِحْ بَيْنِي وَبَيْنَ إِخْوَانِي۔ اس کے یہ معنی ہیں کہ اے میرے خدا! مجھ میں اور میرے بھائیوں

میں اصلاح کر۔ یہ الہام درحقیقت تمہ ان الہامات کا معلوم ہوتا ہے جن میں خدا تعالیٰ نے اس مخالفت کا انجام بتلایا ہے

اور وہ یہ الہام ہیں۔

حَرُّوْا عَلٰی الْاَذْقَانِ سُّجَّدًا۔ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا اِنَّا كُنَّا خَاطِئِيْنَ۔ تَاللّٰهِ لَقَدْ اٰتٰرَكَ اللّٰهُ عَلَيْنَا

وَ اِنْ كُنَّا لَخٰطِئِيْنَ۔ لَا تَتْرِبْ عَلٰيْكُمْ الْيَوْمَ۔ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ وَ هُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ۔

یعنی بعض سخت مخالفوں کا انجام یہ ہوگا کہ وہ بعض نشان دیکھ کر خدا تعالیٰ کے سامنے سجدہ میں گریں گے کہ اے

ہمارے خدا! ہمارے گناہ بخش۔ ہم خطا پر تھے اور مجھے مخاطب کر کے کہیں گے کہ بخدا خدا نے ہم پر تجھے فضیلت دی اور

تجھے چُن لیا اور ہم غلطی پر تھے کہ تیری مخالفت کی۔ اس کا یہ جواب ہوگا کہ آج تم پر کوئی سرزنش نہیں۔ خدا تمہیں بخش دے

گا۔ وہ ارحم الراحمین ہے۔ یہ اُس وقت ہوگا کہ جب بڑے بڑے نشان ظاہر ہوں گے۔ آخر سعید لوگوں کے دل کھل جائیں

گے اور وہ دل میں کہیں گے کہ کیا کوئی سچا مسیح اس سے زیادہ نشان دکھلا سکتا ہے یا اس سے زیادہ اس کی نصرت اور تائید

ہو سکتی تھی۔ تب یک دفعہ غیب سے قبول کے لئے ان میں طاقت پیدا ہو جائے گی اور وہ حق کو قبول کر لیں گے۔“

۳ (ترجمہ از ناشر) قریب ہے کہ میرا رب مجھے صراطِ مستقیم کی آخری منزل تک پہنچائے۔



(ب) ”ایک اور قیامت برپا ہوئی۔ ۲ وَاللّٰهُ اِنَّیْ غَالِبٌ وَّ سَیْظَهْرُ شَوْکَتِیْ۔

۳ وَکُلُّ هَالِکٍ اِلَّا مَنْ قَعَدَ فِیْ سَفِیْنَتِیْ“<sup>۱</sup> (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۵۸، ۵۷)

۱۳۰ اپریل ۱۹۰۷ء ”سَلَامٌ عَلَیْکَ“<sup>۲</sup>

(بدرجلد ۶ نمبر ۱۵ مورخہ ۲ مئی ۱۹۰۷ء صفحہ ۱۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۱۵ مورخہ ۳۰ اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۴)

کیم مئی ۱۹۰۷ء (الف) ”پوری ہوگئی۔ ۲ فَلَیْدُعُ زَبَانِیَّةً“<sup>۳</sup> ۳ اے بسا خانہ دشمن

کہ تو ویراں کر دی۔ ۴ اے بسا خانہ دشمن کہ تو ویراں کر دی۔“<sup>۴</sup>

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۳۵، ۳۶)

(ب) ”یَا تَبِیْکَ تَحَاۤیْفُ کَثِیْرًا“<sup>۵</sup> (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۳۵)

بدرجلد ۶ نمبر ۲۰ مورخہ ۱۶ مئی ۱۹۰۷ء صفحہ ۴۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۱۵ مورخہ ۳۰ اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۴)

(ج) ”وَ اِنْ شَکَرْتُمْ لَا زَیْدٌ لَّکُمْ“<sup>۶</sup>

(بدرجلد ۶ نمبر ۱۸ مورخہ ۲ مئی ۱۹۰۷ء صفحہ ۱۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۱۵ مورخہ ۳۰ اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۴)

۱ (ترجمہ) ۲ بخدا میں غالب ہوں اور عنقریب میری شوکت ظاہر ہو جائے گی۔ ۳ اور ہر ایک مرے گانگروہی

(بچے گا) جو میری کشتی میں بیٹھ گیا۔

۴ (ترجمہ از ناشر) تجھ پر سلامتی ہو۔

۵ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۲ مئی ۱۹۰۷ء صفحہ ۱ اور الحکم مورخہ ۳۰ اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۴ بھی یہ الہامات

درج ہیں البتہ ”فَلَیْدُعُ زَبَانِیَّةً“ کی بجائے ”فَلَیْدُعُ الزَّبَانِیَّةَ“ کے الفاظ درج ہیں۔

۶ (ترجمہ) ۲ پس چاہیے کہ اپنے حمایتیوں کو بلا لے تا پورا زور لگالیں۔ ۳ تُو نے کئی دشمنوں کے گھر ویراں کئے۔

۴ تُو نے کئی دشمنوں کے گھر ویراں کئے۔ (بدر مورخہ ۲ مئی ۱۹۰۷ء صفحہ ۱)

۵ (ترجمہ) ۴ تیرے پاس بہت سے تحفے آئیں گے۔ (بدر مورخہ ۱۶ مئی ۱۹۰۷ء صفحہ ۴)

۶ (ترجمہ) اگر تم شکر کرو تو میں زیادہ دوں گا۔ (بدر مورخہ ۲ مئی ۱۹۰۷ء صفحہ ۱)

۲/مئی ۱۹۰۷ء ”اعنقریب ہے کہ تو اس جگہ سے بھاگ جائے۔ عنقریب ہے کہ تو اس جگہ سے بھاگ جائے۔“ ۲ اللہ رحم کرے گا۔ اللہ رحم کرے گا۔ ۳ ان شہروں کو دیکھ کر رونا آتا ہے۔“

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۳۱)

۳/مئی ۱۹۰۷ء ”اجان تو قربان ہوئی ہے اس کی راہ میں اور کیا کریں۔ ۲ وہ دنیا کو چھوڑ جائے گی۔ ۳ غَارِبَتِ الشَّبَابِ“ ۱

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۳۳)

۶/مئی ۱۹۰۷ء ”وَإِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِي نَعِدُهُمْ أَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ ۲ أَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ ۳ زبردست نشانوں کے ساتھ ترقی ہوگی۔“

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۳۲)

۲۲/مئی ۱۹۰۷ء ”۱ أَنْزَلْنَاكَ عَلَى رَقِيبَةٍ مِّن مَّوْسَىٰ ۲ إِنِّي مُهِينٌ مَّنْ أَرَادَ إِهَانَتَكَ ۳ سَنَسِبُهُ عَلَى الْخُرْطُومِ ۴ رَبِّ إِنِّي مَغْلُوبٌ فَانْتَصِرْ ۵ سَأَرِيكُمْ آيَاتِي فَلَا تَسْتَعْجِلُونِ“

(بدر جلد ۶ نمبر ۱۹ مورخہ ۱۹۰۷ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۱۶ مورخہ ۱۰ مئی ۱۹۰۷ء صفحہ ۱)

۸/مئی ۱۹۰۷ء ”روز حشر“

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۳۲)

۱ (ترجمہ از ناشر) ۳ جوان چل بے۔

۲ (ترجمہ) ۱ یا تو ہم بعض وہ اپنی پیشگوئیاں جو وعید کے طور پر کفار کے حق میں ہیں تجھ کو دکھلا دیں گے اور یا تجھ کو وفات دے دیں گے۔

(بدر مورخہ ۹ مئی ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

۳ (ترجمہ از ناشر) ۲ جہاں تک سوالی کا تعلق ہے تو اسے مت جھٹک۔

۴ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۹ مئی ۱۹۰۷ء صفحہ ۳ اور الحکم مورخہ ۱۰ مئی ۱۹۰۷ء صفحہ ۱ میں الہام نمبر ۱ و ۳ کی

تاریخ نزول ۲۲ مئی ۱۹۰۷ء درج ہے۔

۵ (ترجمہ) ۱ ہم نے اس ارادہ کو موسیٰ کی تحریر پر اُتارا ہے یعنی موسیٰ نے ایسا ہی ارادہ بذریعہ تحریر ظاہر کیا۔ سو ہم

نے اس سے اتفاق رائے کیا۔ ۲ میں اس شخص کی اہانت کروں گا جو تیری اہانت کرتا ہے۔ ۳ اس کے ناک پر یا منہ پر ہم

آگ کا داغ لگائیں گے۔ ۴ اے میرے خدا! میں مغلوب ہوں تو انتقام لے۔ ۵ میں تمہیں اپنے معجزات دکھاؤں

(بدر مورخہ ۹ مئی ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

گا۔ مجھ سے جلدی مت کرو۔

۱۱/مئی ۱۹۰۷ء ”رؤیا۔ مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی کو دیکھا کہ وہ ہمارے مکان میں ایک جگہ بیٹھے ہوئے ہیں۔ میں نے اپنے کسی آدمی کو کہا کہ مولوی صاحب کو خاطر داری سے کھانا کھلانا چاہیے ان کو کوئی تکلیف نہ ہو۔

اس رؤیا سے معلوم ہوتا ہے۔ واللہ اعلم کہ وہ دن نزدیک ہے کہ خدا تعالیٰ مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب کو خود رہنمائی کرے کیونکہ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ یہ بھی ایک الہام سے معلوم ہوا کہ خدا تعالیٰ آخر وقت میں ان کو سمجھا دے گا کہ انکار کرنا ان کی غلطی تھی اور یہ کہ میں اپنے دعویٰ مسیح موعود میں حق پر ہوں مگر معلوم نہیں کہ آخر وقت کے کیا معنی ہیں۔“ (بدر جلد ۶ نمبر ۲۰ مورخہ ۱۶ مئی ۱۹۰۷ء صفحہ ۴۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۷ مورخہ ۱۷ مئی ۱۹۰۷ء صفحہ ۷)

۱۲/مئی ۱۹۰۷ء (الف) ”۱ بدی کا بدلہ بدی ہے اُس کو پلگ ہوگئی۔ ۲ اس کا نتیجہ سخت طاعون ہے جو ملک میں پھیلے گی۔ ۳ کئی نشان ظاہر ہوں گے۔ ۴ اے بسا خانہ دشمن کہ تو ویراں کر دی۔ ان شہروں کو دیکھ کر رونا آتا ہے روز حشر ہے۔ ۵ اَعْيَيْنَاكَ ۶ ایک ہولناک نشان۔ ۷ میری رحمت تجھ کو لگ جائے گی۔ ۸ اللہ رحم کرے گا۔ ۹ زبردست نشانوں کے ساتھ ترقی ہوگی۔ ۱۰ غَارَبَتِ الشَّبَابُ“۔“ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۸، ۲۹)

(ب) ”کشف۔ آج ایک شخص مجھے کشفی طور پر دکھلایا گیا مگر میں اُس کی شکل بھول گیا صرف یہ یاد رہا کہ وہ ایک سخت دشمن ہے جو اپنی تقریروں اور تحریروں میں گالیاں دیتا ہے اور سخت بدزبانی

۱ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؒ) حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔ ”میرے نزدیک اس کی ایک تعبیر یہ بھی ہے کہ مولوی محمد حسین بٹالوی کے دولڑکے قادیان آئے۔ انہوں نے مدرسہ میں تعلیم حاصل کی اور میری بیعت میں شامل ہوئے۔ بعد میں گوانہوں نے کمزوری دکھائی مگر وہ اخلاقی کمزوری تھی مذہبی کمزوری نہیں تھی..... پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ پیشگوئی درحقیقت میرے ہاتھ پر پوری ہوئی۔ اس طرح وہ رؤیا بھی پورا ہوا جو کبڈی کے میچ کے متعلق میں نے دیکھا تھا اور جس میں مجھے بتایا گیا تھا کہ آخر مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی بھی اس طرف آجائیں گے۔“ (الفضل مورخہ ۱۲ مئی ۱۹۴۴ء صفحہ ۲)

۲ (ترجمہ) ۵ یعنی ہم اس قدر نشان دکھلائیں گے کہ تو دیکھتے دیکھتے تھک جائے گا۔ (بدر ۱۶ مئی ۱۹۰۷ء صفحہ ۴)

۳ (ترجمہ از ناشر) ۱۰ جوان چل بسے۔

کرتا ہے۔ بعد اس کے الہام ہوا۔ بدی کا بدلہ بدی ہے۔ اُس کو پلگ ہوگئی۔  
یہ پیشگوئی ہے یعنی اُس کو پلگ ہو جائے گی۔ پس میں یقین کرتا ہوں کہ جلد یا کچھ دیر کے بعد تم سن لو گے  
کہ کوئی ایسا سخت دشمن پلگ کا شکار ہو جائے گا۔ اگر ایسا کوئی دشمن جس پر تمہارے دل بول اٹھیں کہ یہ الہام کا  
مستحق ہو سکتا ہے طاعون میں مبتلا نہ ہو تو تمہارا حق ہے کہ تم تکذیب کرو۔

بعد اس کے مجھے دکھلایا گیا کہ ”ملک میں بہت غفلت اور گناہ اور شوخی پھیل گئی ہے اور لوگ  
تکذیب سے باز آنے والے نہیں جب تک خدا اپنا قوی ہاتھ نہ دکھلا دے۔“

بعد اس کے الہام ہوا۔ اس کا نتیجہ سخت طاعون ہے جو ملک میں پھیلے گی و یٰلَیْلَیْوَمَعِیْذِلَلِیْلُکَذِیْبِیْنَ۔<sup>۱</sup>  
۲ کئی نشان ظاہر ہوں گے۔ ۳ کئی بھاری دشمنوں کے گھر ویران ہو جائیں گے۔ وہ دُنیا کو چھوڑ  
جائیں گے۔ ۴ ان شہروں کو دیکھ کر رونا آئے گا۔ ۵ وہ قیامت کے دن ہوں گے۔ ۶ زبردست  
نشانیوں کے ساتھ ترقی ہوگی۔ ۷ ایک ہولناک نشان۔

یعنی ان میں سے ایک ہولناک نشان ہوگا۔ شاید وہی زلزلہ ہو جس کا وعدہ ہے یا آسمان سے کوئی اور  
نشان ظاہر ہو۔ یا طاعون قیامت کا نمونہ دکھلاوے۔

پھر خدا تعالیٰ مجھے مخاطب کر کے فرماتا ہے۔ کہ ۸ میری رحمت تجھ کو لگ جائے گی۔ اللہ رحم کرے گا۔  
وَاللّٰهُ خَیْرٌ حَافِظًا وَهُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ۔<sup>۲</sup> ۹ اَعْبَیْنَاکَ۔<sup>۳</sup>

(بدر جلد ۶ نمبر ۲۰ مورخہ ۱۶ مئی ۱۹۰۷ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۷۱ مورخہ ۱۷ مئی ۱۹۰۷ء صفحہ ۷)

۱۳ مئی ۱۹۰۷ء (الف) ”اَسْنُدُجِیْکَ۔ ۲ سَنُکْرِ مُکَ اِکْرَامًا عَجَبًا۔“<sup>۴</sup>

۱۔ (ترجمہ از مرتب) اس دن جھٹلانے والوں کے لئے تباہی ہوگی۔

۲۔ (ترجمہ از ناشر) ۸ اور اللہ تعالیٰ نہایت ہی اچھا سب سے بڑھ کر محافظ ہے۔ اور وہ ارحم الراحمین ہے۔

۳۔ (ترجمہ) ۹ یعنی ہم اس قدر نشان دکھلائیں گے کہ تو دیکھتے دیکھتے تھک جائے گا۔ (بدر ۱۶ مئی ۱۹۰۷ء صفحہ ۴)

۴۔ (ترجمہ) ۱ ہم عنقریب تجھ کو دشمنوں کے شر سے نجات دیں گے۔ ۲ اور ہم تجھے ایک عجیب طور پر بزرگی دیں گے۔

(بدر مورخہ ۱۶ مئی ۱۹۰۷ء صفحہ ۵)

۳ سَأُنَجِّبِكَ ۴ سَنُكْرِمُكَ إِكْرَامًا عَجَبًا ۵ فَوَيْلٌ لِّيَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ ۶ اللَّهُ خَيْرٌ حَافِظًا  
وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ۔<sup>۱</sup> (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۶، ۲۵)

(ب) ”سَنُعَلِّبُكَ“<sup>۲</sup>

(بدر جلد ۶ نمبر ۲۰ مورخہ ۱۶ مئی ۱۹۰۷ء صفحہ ۵۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۱۷ مورخہ ۱۷ مئی ۱۹۰۷ء صفحہ ۷)

مئی ۱۹۰۷ء ”اعنقریب تو اس جگہ نہیں رہے گا۔ ۲ غَارَبَتِ الشَّبَابُ“<sup>۳</sup>

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۸)

۱۸ مئی ۱۹۰۷ء (الف) ”خبر بد بیوم شوم گزار۔ ۲ بیویوں کی بادشاہ۔“

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۴)

(ب) ”فرمایا۔ میں نے خواب میں دیکھا تھا کہ بادل چڑھا ہے۔ میں ڈرا ہوں مگر کسی نے

کہا کہ تمہارے لئے مبارک ہے۔ قرآن کریم سے بھی ثابت ہے کہ عذاب کو بادل کے رنگ میں دکھایا جاتا ہے۔“

(الحکم جلد ۱۱ نمبر ۱۸ مورخہ ۲۴ مئی ۱۹۰۷ء صفحہ ۱۰۔ بدر جلد ۶ نمبر ۲۱ مورخہ ۲۳ مئی ۱۹۰۷ء صفحہ ۴)

۲۵ مئی ۱۹۰۷ء ”اَعْبَرَهُ اللَّهُ عَلَى خِلَافِ التَّوَقُّعِ۔ ۲ اَمَّرَهُ اللَّهُ عَلَى خِلَافِ التَّوَقُّعِ۔

۳ اءَنْتِ لَا تَعْرِفِينَ الْقَدِيرَ۔ ۴ لُطْفٌ كُنْ لُطْفٌ كَهَ بِيْكَانَه شُوْد حَلْقَه بَدُوْش۔<sup>۱</sup>

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۵)

۱ (ترجمہ از ناشر) ۳ عنقریب میں تجھے نجات دوں گا۔ ۴ ہم تجھے ایک عجیب طور پر بزرگی عطا کریں گے۔ ۵ پس اس دن جھٹلانے والوں کے لئے تباہی ہوگی۔ ۶ اللہ تعالیٰ سب سے اچھا محافظ ہے اور وہ رحم کرنے والوں میں سے سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔

۲ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۱۶ مئی ۱۹۰۷ء صفحہ ۱۵ اور الحکم مورخہ ۱۷ مئی ۱۹۰۷ء صفحہ ۷ میں الہام نمبر ۱۷ اور ۲ درج ہیں۔

۳ (ترجمہ از ناشر) عنقریب ہم تجھے غالب کر دیں گے۔

۴ (ترجمہ از ناشر) ۲ جوان چل بسے۔

۵ (ترجمہ از ناشر) ۱ بڑی خبر کو بڑے وقت کے لئے چھوڑ دے۔

۶ (ترجمہ از ناشر) ۱ اس کو خدا تعالیٰ امید سے بڑھ کر عمر دے گا۔ ۲ اس کو خدا تعالیٰ امید سے بڑھ کر امیر کرے گا۔

۳ کیا تو قادر کو نہیں پہچانتی۔ ۴ لطف و مہربانی کر کہ غمیر بھی اپنا ہو جائے۔

۲۸ مئی ۱۹۰۷ء ” شریف احمد کی نسبت اُس کی بیماری کی حالت میں الہامات ہوئے۔

۱. عَمْرُؤُ اللَّهِ عَلَى خِلَافِ التَّوَقُّعِ. ۲. أَمَرَ اللَّهُ عَلَى خِلَافِ التَّوَقُّعِ. ۳. آءَنْتِ لَا تَعْرِفِينَ الْقَدِيرَ. ۴. مَرَّ اذْكَ حَاصِلٌ. ۵. اللَّهُ خَيْرٌ حَافِظًا وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ“

(بدر جلد ۶ نمبر ۲۲ مورخہ ۳۰ مئی ۱۹۰۷ء صفحہ ۴۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۱۹ مورخہ ۳۱ مئی ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

۱۔ (ترجمہ) اس کو یعنی شریف احمد کو خدا تعالیٰ امید سے بڑھ کر عمر دے گا۔ (یہ الہام اس کی خطرناک بیماری کی حالت میں ہوا۔) ۲ اس کو یعنی شریف احمد کو خدا تعالیٰ امید سے بڑھ کر امیر کرے گا۔ ۳ کیا تو قادر کو نہیں پہچانتی۔ (یہ اس کی والدہ کی نسبت الہام ہے)۔ ۴ تیری مراد حاصل ہو جائے گی۔ ۵ خدا سب سے بہتر حفاظت کرنے والا ہے اور وہ ارحم الراحمین ہے۔ (بدر مورخہ ۳۰ مئی ۱۹۰۷ء صفحہ ۴)

(نوٹ از سید عبدالحی) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات عَمْرُؤُ اللَّهِ عَلَى خِلَافِ التَّوَقُّعِ اور أَمَرَ اللَّهُ عَلَى خِلَافِ التَّوَقُّعِ کی تشریح میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۲ دسمبر ۱۹۹۷ء میں فرمایا۔

”آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کچھ الہامات تھے جو حضرت مرزا شریف احمد صاحبؒ پر چسپاں کئے گئے اور میں وہ فرد واحد ہوں یا اور بھی شاید ہوں، جو شروع ہی سے یہ یقین رکھتا تھا کہ یہ الہامات اصل میں آپ کے صاحبزادہ حضرت مرزا منصور احمد صاحب سے متعلق ہیں۔ یہ امر واقعہ ہے کہ بعض پیشگوئیاں، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی ایسا واقعہ ہو چکا ہے، ایک شخص کے متعلق کی جاتی ہیں لیکن بیٹا مراد ہوتا ہے۔ وہ الہامات جیسا کہ میں اب آپ کے سامنے کھول کر بیان کروں گا بلاشبہ ایک ذرہ بھی شک نہیں حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحبؒ کے بیٹے کی صورت میں پورے ہونے تھے اور آپ ہی پر ان کا اطلاق ہوتا ہے۔ وہ الہامات سنیے۔

شریف احمد کی نسبت اس کی بیماری کی حالت میں (یہ ۱۹۰۷ء کا واقعہ ہے) الہامات ہوئے ”عَمْرُؤُ اللَّهِ عَلَى خِلَافِ التَّوَقُّعِ“ اللہ نے اس کو لمبی عمر دی خلاف توقع۔

پھر فرمایا۔ ”أَمَرَ اللَّهُ عَلَى خِلَافِ التَّوَقُّعِ“ اللہ نے اسے صاحب امر بنایا یعنی امیر اور اس کا یہ امیر بننا خلاف توقع تھا۔ یعنی توقع نہیں کی جاسکتی تھی کہ یہ شخص اتنے لمبے عرصے تک امیر بنایا جائے۔

”أَمَرَ اللَّهُ“ کا مطلب یہ ہے کہ اسے امیر بنایا جائے گا۔ یعنی صاحب امر بنائے گا اور ایک دوسرے الہام سے بعینہ یہی بات ثابت ہے جس میں فرمایا گیا ہے کہ ”وہ بادشاہ آیا“ اور اس کی تشریح میں (حضرت مسیح موعودؑ) فرماتے ہیں کہ

چند دن ہوئے مجھ کو الہام ہوا تھا کہ

’لا ہور سے ایک افسوسناک خبر آئی‘

بقیہ حاشیہ۔ قاضی کے متعلق یہ الہام ہوا ہے وہ قاضی یعنی صاحب امر بنایا جائے گا۔..... حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی عمر تو لمبی نہیں تھی۔ اپنے بھائیوں سے چھوٹی عمر میں فوت ہو گئے اور خلاف توقع لمبی عمر کہنا یہ ایک قسم کا خواہش کا اظہار تو ہے لیکن واقعات کا اظہار نہیں اور آپ کے سپرد امارت کبھی نہیں کی گئی۔ مجھے نہیں یاد شاید ہی کبھی آپ کو امیر بنایا گیا ہو ورنہ آپ امیر نہیں بنائے جاتے تھے۔ یہ وجہ تھی کہ ہمیشہ ان دونوں الہامات کو حضرت مرزا منصور احمد صاحب کے متعلق سمجھتا تھا اور آپ کی زندگی اس کی گواہ ہے، اس کثرت سے آپ کو شدید دل کے حملے ہوئے ہیں کہ ہر حملے پر ڈاکٹر کہتے تھے کہ اب یہ ہاتھ سے گئے اور پھر اللہ تعالیٰ خلاف توقع آپ کو ٹھیک کر دیتا تھا اور سب ڈاکٹر حیرت سے دیکھتے تھے کہ ان کے ساتھ کیا ہو رہا ہے..... اس لئے ان کے متعلق یہ الہامات لازماً پورے اترتے ہیں کہ ”عَمْرُكَ اللَّهُ عَلَىٰ خِلَافِ التَّوَقُّعِ“ بغیر توقع کے لمبی عمر اور بغیر توقع کے بارہا عمر پانا یہ آپ کی ذات میں دونوں باتیں بعینہ صادق آتی ہیں۔

پھر ”عَمْرُكَ اللَّهُ عَلَىٰ خِلَافِ التَّوَقُّعِ“ یعنی ان کو امارت بھی ایسی دی جائے گی کہ اس کے متعلق توقع نہیں کی جاسکتی۔ میں نے حساب لگایا ان کی امارت کا تو آپ یہ سن کر حیران ہوں گے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے زمانے میں ان کو امیر بنانا شروع کیا گیا ہے اور اس سے پہلے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؒ کی باون سالہ خلافت میں اتنا عرصہ کبھی کسی کو امیر نہیں بنایا گیا جتنا ان کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ اور میرے دور میں امیر بنایا گیا۔ پینتالیس بار آپ امیر مقامی مقرر ہوئے ہیں اور اس ہجرت کے دور میں تقریباً چودہ سال مسلسل امیر مقامی بنے رہے ہیں۔ یہ ہے خلاف توقع۔ سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ خلیفہ کی موجودگی میں کوئی شخص اتنا لمبا عرصہ امیر بنا رہے۔ وہ امارت مقامی جو خود خلیفہ کے اپنے قبضے میں ہو کرتی ہے اور اس کی وہاں موجودگی میں صدر عمومی ہے جو عمومی انتظام چلاتا ہے۔ مگر خلیفہ کی موجودگی میں امیر مقامی وہی ہوتا ہے۔ پس آپ عملاً میری جگہ بیٹھ گئے یعنی جس کرسی پر میں بیٹھا کرتا تھا اس پر میرے کہنے کے مطابق آپ براجمان ہوئے اور آپ نے تمام امور کو نہایت بہادری سے انجام دیا۔

”وہ بادشاہ آیا“ کے الہام کے متعلق (حضرت مسیح موعود علیہ السلام) فرماتے ہیں۔ فرمایا! دوسرے نے کہا ابھی تو اس نے قاضی بننا ہے۔ یعنی اس الہام کے ساتھ یہ آواز بھی آئی۔ قاضی حکم کو بھی کہتے ہیں۔ قاضی وہ ہے جو تائید حق کرے اور باطل کو رد کر دے۔ یہ خوبی بھی حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب میں غیر معمولی طور پر پائی جاتی تھی۔ باطل کو رد کرنے کے معاملے میں اتنا بہادر انسان میں نے اور شاید ہی دیکھا ہو۔

یہ صورت حال ایک اور الہام کو بھی یاد کر رہی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مرزا شریف احمد صاحب کو مخاطب

اس الہام کی وجہ سے ہم نے ایک آدمی لاہور بھیج کر پچھوایا بھی تھا کہ وہاں کے دوستوں کا کیا حال ہے مگر کیا معلوم تھا کہ یہ چند دن کے بعد پورا ہوگا۔<sup>۱</sup>

(بدرجلد ۶ نمبر ۲۷ مورخہ ۲۳ جولائی ۱۹۰۷ء صفحہ ۷)

۱۲/جون ۱۹۰۷ء الہام۔ ”رَبِّ اَرِنِي زُلُوفَةَ السَّاعَةِ“<sup>۲</sup>

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۴)

۱۹۰۷ء ”اُرِيكَ زُلُوفَةَ السَّاعَةِ“<sup>۳</sup>

(بدرجلد ۶ نمبر ۲۷ مورخہ ۲۳ جولائی ۱۹۰۷ء صفحہ ۴)

بقیہ حاشیہ۔ کر کے کشف میں کہتے ہیں کہ ”اب تو ہماری جگہ بیٹھ اور ہم چلتے ہیں“ اب ظاہر بات ہے کہ یہ الہام حضرت مرزا شریف احمد صاحب کے متعلق پورا نہیں ہوا۔..... یہ بات بعینہ آپ کی ذات پر پوری ہوئی ہے۔ وہ امارت مقامی جس میں میں بیٹھا کرتا تھا اب ظاہر ہے کہ میں اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نمائندہ ہوں، اس وقت میاں شریف احمد صاحب موجود نہیں ہیں۔ اگر کوئی شخص موجود ہے تو یہ آپ کا بیٹا ہے جس کے متعلق بعینہ یہ الفاظ پورے ہوتے ہیں ”اب تو ہماری جگہ بیٹھ اور ہم چلتے ہیں“ یقیناً آپ کا ایک مقام تھا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں سے وہ مقام بنا ہے اور ابھر ہے اور آئندہ آنے والی تاریخ نے ثابت کر دیا ہے کہ آپ کا وجود ایک مبارک وجود تھا جسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا روحانی بیٹا ہونے کا شرف بھی حاصل ہے۔ جو کچھ بھی اپنے بیٹے کے متعلق دیکھا وہ ان کے بیٹے کے متعلق پورا ہوا۔ اب جبکہ میں نے ان کی جگہ ناظر اعلیٰ اور امیر مقامی ان کے صاحبزادے مرزا مسرور احمد کو بنایا ہے تو میرا اس الہام کی طرف بھی دھیان پھرا کہ گویا آپ اب یہ کہہ رہے ہیں کہ میری جگہ بیٹھ۔ یہ ساری باتیں ہمیں یقین دلاتی ہیں کہ حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی روح ایک پاک روح تھی، بہت دلیر انسان، خلافت کے حق میں ایک سونتی ہوئی تلوار تھے..... اب میں ساری جماعت کو حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کے لئے دعا کی طرف توجہ دلاتا ہوں اور میں مرزا مسرور احمد صاحب کے متعلق بھی کہ اللہ تعالیٰ ان کو بھی صحیح جانشین بنائے۔ ”تو ہماری جگہ بیٹھ جا“ کا مضمون پوری طرح ان پر صادق آئے اور اللہ تعالیٰ ہمیشہ خود ان کی حفاظت فرمائے اور ان کی اعانت فرمائے۔“ (الفضل انٹرنیشنل لندن ۳۰ جنوری تا ۵ فروری ۱۹۹۸ء)

۱۔ چنانچہ چند روز کے بعد خبر آئی کہ مریض فوت ہو گیا ہے (جو) ایک معصوم بچہ تھا۔ (ایڈیٹر بدر۔ پرچہ مذکورہ بالا)

۲۔ (ترجمہ از مرتب) اے میرے رب مجھے وہ زلزلہ دکھا جو قیامت کا نمونہ ہوگا۔

۳۔ (ترجمہ) یعنی میں تجھے وہ زلزلہ دکھاؤں گا جو قیامت کا نمونہ ہوگا۔ (بدر مورخہ ۲۳ جولائی ۱۹۰۷ء صفحہ ۴)



۳ جولائی ۱۹۰۷ء ”۳ جولائی ۱۹۰۷ء روز پنج شنبہ بوقت چار بجے دن کے دیکھا کہ کچھ چنے پسے ہوئے ہیں یعنی چنوں کی دال بریاں ہے اس میں میوہ یعنی کشمش ملی ہے۔ میں چنوں میں سے کشمش کے دانے کھاتا ہوں۔

پھر الہام ہوا۔ - خَيْرٌ لَّهُمْ - خَيْرٌ لَّهُمْ - پھر اسی طرح چند پیسے دیکھے۔

(والدہ محمود کی طرف خیال تھا خدا خیر کرے۔)

یہ خواب اور الہام اس طرح پورے ہو گئے کہ شام کو میرا آدمی والدہ محمود اور سب کو گاڑی میں سوار کر کر واپس آیا اور اس نے بیان کیا کہ ریزرو گاڑی کا بندوبست نہیں ہوا تھا اس لئے معمولی گاڑی میں سوار ہونا پڑا اور یہی رنج کا باعث ہو گیا۔ مگر اس کے ساتھ پھر اور مجھے خیال آتا ہے کہ رنج وہ دو چیزیں دکھائی گئی ہیں یعنی چنے اور پیسے ایسا ہی خیر و عافیت کی بابت دو الہام ہیں۔ - خَيْرٌ لَّهُمْ - خَيْرٌ لَّهُمْ۔

اس لئے خطرہ ہے کہ اور رنج پیش نہ آیا ہو۔ - وَاللَّهُ اَعْلَمُ۔ -

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۳، ۲۲، ۲۱)

۱۔ (نوٹ از ایڈیٹر الحکم) ”اس الہام اور خواب کی جبکہ اچھی طرح اشاعت ہوگئی تو قریب شام کے اپنا ایک آدمی جو سب قافلہ کو ریل پر سوار کر کے واپس آیا تھا اُس کی زبانی معلوم ہوا کہ عین دوپہر کی گرمی میں ریل کے اندر مسافروں کی کشاکش سے بچنے کے واسطے جو انتظام ریزرو کا کیا گیا تھا وہ نہ ہو سکا کیونکہ لاہور سے کوئی الگ گاڑی اس مطلب کے واسطے نہ پہنچ سکی تھی اور اس سبب سے تشویش ہوئی۔ اس طرح خواب کا حصہ پورا ہوا مگر پھر بھی بموجب بشارت الہام کے خیریت رہی اور معمولی گاڑی میں آرام سے بیٹھ کر چلے گئے۔“

(الحکم مورخہ ۱۰ جولائی ۱۹۰۷ء صفحہ ۱۲۔ بدر مورخہ ۱۱ جولائی ۱۹۰۷ء صفحہ ۴)

۲۔ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۱۱ جولائی ۱۹۰۷ء صفحہ ۴ اور الحکم مورخہ ۱۰ جولائی ۱۹۰۷ء صفحہ ۱۲ میں یہ خواب ان الفاظ میں درج ہے۔ ”فرمایا کہ آج دو بجے دن کے مجھے خیال آیا کہ ہمارے گھر کے آدمی اب شاید امر تشریح گئے ہوں گے اور یہ بھی خیال تھا کہ امن و امان سے لاہور میں پہنچ جائیں۔ تب اس خیال کے ساتھ ہی کچھ غنودگی ہوئی تو کیا دیکھتا ہوں کہ خود کی دال (جو رنج اور ناخوشی پر دلالت کرتی ہے) میرے سامنے پڑی ہے اور اس میں کشمش کے دانے قریباً اسی قدر ہیں اور میں اُس میں سے کشمش کے دانے کھا رہا ہوں اور میرے دل میں خیال گذر رہا ہے کہ یہ ان کی حالت کا نمونہ ہے اور دال سے مراد کچھ رنج اور ناخوشی ہے کہ سفر میں ان کو پیش آئی ہے یا آنے والی ہے۔ پھر اسی حالت میں میری طبیعت الہام الہی کی طرف منتقل ہوگئی اور اس بارے میں الہام ہوا۔ - خَيْرٌ لَّهُمْ - خَيْرٌ لَّهُمْ یعنی ان کے لئے بہتر ہے۔ ان کے لئے

”ایک دفعہ ہم کو سخت دردِ گردہ تھا۔ کسی دوا سے آرام نہ ہوتا تھا۔ الہام ہوا۔

## الْوَدَاع

اس کے بعد درد بالکل یک دفعہ بند ہو گیا تب معلوم ہوا کہ یہ الوداعِ درد کا تھا۔“

(بدر جلد ۶ نمبر ۲۸ مورخہ ۱۱ جولائی ۱۹۰۷ء صفحہ ۶)

۱۷ جولائی ۱۹۰۷ء ”حالیاً مصلحتِ وقت دران می بینم“<sup>۱</sup>

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۰)

۱۲ جولائی ۱۹۰۷ء ”رَبِّ أَخْرِجْنِي مِنَ النَّارِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي اَخْرَجَنِي مِنَ النَّارِ۔

اِنِّي مَعَ الرَّسُولِ اَقْوَمُ وَاَلْوَمُ مَنْ يُّلْوَمُ۔ وَاُعْطِيكَ مَا يَدُ وَاَلْوَمُ۔ وَلَنْ اَبْرَحَ الْاَرْضَ اِلَى الْوَقْتِ الْمَعْلُومِ۔“<sup>۲</sup>

پھر الہام ہوا۔

حالیاً مصلحتِ وقت دران می بینم۔

بقیہ حاشیہ۔ بہتر ہے۔ بعد اس کے اسی نظارہِ خواب میں چند پیسے دیکھے کہ وہ غم اور تشویش پر دلالت کرتے ہیں جیسا کہ چنے کی دال بھی ایک ناگوار اور رنج کے امر پر دلالت کرتی ہے۔ فقط.....

اس کے بعد حضرت اقدسؑ نے فرمایا کہ خواب اور الہام تو ایک طرح پورا ہو گیا ہے۔ مگر ایک خیال مجھے باقی ہے اور وہ یہ ہے کہ وہ چیزیں جو رنج اور خوشی پر دلالت کرتی ہیں وہ دوبارہ دکھائی گئی ہیں۔ یعنی اوّل چنے کی دال دکھائی گئی اور پھر چند پیسے دکھائے گئے۔ ایسا ہی الہام بھی دو دفعہ ہوا کہ حَيِّزُ لَّهْمَ۔ حَيِّزُ لَّهْمَ۔ اس لئے دل میں ایک یہ خیال ہے کہ خدا نخواستہ کوئی اور امر مکروہ پیش نہ آیا ہو جس کیلئے دو دفعہ ایسی چیزیں دکھلائیں گئیں کہ علمِ تعبیر کی رُو سے رنج اور تشویش پر دلالت کرتی ہیں اور ایسا ہی اُن سے محفوظ رکھنے کیلئے دو دفعہ یہ الہام ہوا کہ حَيِّزُ لَّهْمَ۔ حَيِّزُ لَّهْمَ۔ یہ میرا خیال ہے۔ خدا تعالیٰ ہر ایک رنج سے محفوظ رکھے۔ آمین۔“

۱۔ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؒ) چونکہ اس الہام کی تاریخ کا پتہ نہیں لگ سکا اس لئے اسے اشاعت کی تاریخ میں درج کیا گیا۔

۲۔ (ترجمہ از مرتب) ابھی میں اسی میں مصلحتِ وقت دیکھتا ہوں۔

۳۔ (ترجمہ) اے میرے رب مجھے آگ سے نکال۔ سب تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے مجھے آگ سے نکالا۔ میں رسول کے ساتھ کھڑا ہوں گا اس کو ملامت کروں گا جو اُسے ملامت کرے۔ اور تجھے وہ چیز عطا کروں گا جو ہمیشہ رہے۔ اور وقتِ معلوم تک میں زمین پر رہوں گا۔

(بدر مورخہ ۱۸ جولائی ۱۹۰۷ء صفحہ ۴)

پھر دیکھا کہ گویا کسی نے میرے مقابل پتنگ چڑھائی ہے یا یہ کہ کئی لوگوں نے چڑھائی ہیں وہ پتنگ ٹوٹ گئے اور میں نے ان کو نیچے کی طرف گرتے دیکھا تب کسی نے کہا۔ غلام احمد کی جے۔“<sup>۱</sup>

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۹۰۲۰)

۱۔ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمس<sup>۱</sup>) حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فتنۂ احرار کے دوران میں ۱۲ جون ۱۹۳۵ء میں خطبہ جمعہ کے دوران میں فرمایا ”ان الہامات کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں کوئی خاص مصائب نہیں آئے جس سے ثابت ہے کہ یہ الہامات آئندہ زمانہ کے متعلق ہیں..... دیکھو ان الہامات میں کس طرح بتایا گیا ہے کہ آپ کے متبعین کے لئے ایک جہنم تیار کی جائے گی۔ یہ جہنم چونکہ آپ کے زمانہ میں نہیں اس لئے لازماً آپ کے بعد کے زمانہ کے لئے ماننی پڑے گی مگر اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھیوں کو اس سے بچالے گا۔ کثرت سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو گالیاں دی جائیں گی جن کا جواب خود خدا دے گا اور اُس وقت تک تائید الہی ختم نہ ہوگی جب تک احمدیت کی فتح نہ ہو اور دُنیا میں غلام احمد کی جے کے نعرے بلند نہ ہوں۔ جے کا لفظ بتاتا ہے کہ اس مخالفت میں ہندو بھی مسلمانوں کے ساتھ شریک ہوں گے لیکن بتا دیا ہے کہ آخر وہ جے کہنے پر مجبور ہوں گے۔ پس اللہ تعالیٰ کے کلام میں خبریں ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد ابتلاء آئیں گے اور سخت آئیں گے۔ گالیاں دی جائیں گی۔ ہندو بھی مخالفت میں مسلمانوں کے ساتھ شامل ہو جائیں گے مگر اللہ تعالیٰ احمدیت کو فتح دے گا حتیٰ کہ مخالف بھی پکارا اٹھیں گے کہ غلام احمد کی جے۔“

(الفضل مورخہ ۱۷ جون ۱۹۳۵ء صفحہ ۴)

۲۔ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۱۸ جولائی ۱۹۰۷ء صفحہ ۴ اور الحکم مورخہ ۱۷ جولائی ۱۹۰۷ء صفحہ ۲ میں ان الہامات و روایا کے بارہ میں تحریر ہے کہ

”یہ اشتہار<sup>۲</sup> میں نے پڑھا اور ان لوگوں کی سخت زبانی پر افسوس ہوا مگر یہ الہام ہوا۔ حالیا مصلحت وقت دران محی بینم اور یہ بات سچ ہے کہ کوئی نبی یا رسول ایسا نہیں جو اس کو ستا یا نہیں گیا اور عجیب بات یہ ہے کہ جھوٹوں کے ساتھ ایسا معاملہ نہیں ہوتا.....“

پھر دیکھا کہ میرے مقابل پر کسی آدمی نے یا چند آدمیوں نے پتنگ چڑھائی ہے اور وہ پتنگ ٹوٹ گئی اور میں نے اس کو زمین کی طرف گرتے دیکھا۔ پھر کسی نے کہا۔ غلام احمد کی جے۔ یعنی فتح۔“

۳۔ (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمد<sup>۳</sup>) یعنی ”فتویٰ علماء روہیل کھنڈ بابت میرزا قادیانی مدعی نبوت۔“ محررہ صفر ۱۳۲۴ھ بمطابق اپریل ۱۹۰۶ء۔

(دیکھیے بدر مورخہ ۱۸ جولائی ۱۹۰۷ء صفحہ ۴۔ الحکم مورخہ ۱۷ جولائی ۱۹۰۷ء صفحہ ۲)

۱۹ جولائی ۱۹۰۷ء - ”إِنِّي مَعَ الرَّسُولِ أَقُومُ وَأَرُومُ مَا يَرُومُ“<sup>۱</sup>

۲- (روایا) ”اور میں نے دیکھا کہ بہت سی بادام کی گریاں یعنی مغز میرے پاس ہیں میں نے چاہا کہ کچھ کھالوں تب معلوم ہوا کہ یہ تو صرف کشف ہے۔ پہلے تو یہی محسوس ہوا کہ درحقیقت بادام کے مغز میرے پاس ہیں اور پھر کھانے کے لئے اٹھا تو معلوم ہوا کہ محض کشف تھا۔“

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۸، ۱۷)

۲۰ جولائی ۱۹۰۷ء ”اَرَبِّ اَرِنِي حَقَائِقَ الْاَشْيَاءِ“<sup>۲</sup> ایسوسی ایشن۔“<sup>۳</sup>

(بدرجلد ۶ نمبر ۳۰ مورخہ ۲۵ جولائی ۱۹۰۷ء صفحہ ۴۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۲۶ مورخہ ۲۳ جولائی ۱۹۰۷ء صفحہ ۶)

۲۰ جولائی ۱۹۰۷ء ”حضرت نے ایک خواب میں دیکھا کہ ہمارے مکان میں ایک بکر اذبح شہ گیا

گیا ہے۔ ان ایام میں حضرت مولوی نور الدین صاحب علییل تھے چنانچہ اسی واسطے مولوی صاحب کو دوسرے مکان پر رکھا گیا۔“ (بدرجلد ۶ نمبر ۳۸ مورخہ ۱۹ ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۵۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۳۳ مورخہ ۱۷ ستمبر ۱۹۰۷ء ضمیمہ ”ب“)

۲۸ جولائی ۱۹۰۷ء روزِ شنبہ ”إِنِّي مُهَيِّئُ مَنْ أَرَادَ إِهَانَتَكَ ۲ إِنِّي مُعِينٌ مَنْ أَرَادَ إِعَانَتَكَ“<sup>۴</sup>

۳۔ ہیضہ کی آمدن ہونے والی ہے۔“

۱۔ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۲۵ جولائی ۱۹۰۷ء صفحہ ۴ اور الحکم مورخہ ۲۳ جولائی ۱۹۰۷ء صفحہ ۶ میں ان الہامات کی تاریخ نزول ۲۰ جولائی ۱۹۰۷ء درج ہے۔

۲۔ (ترجمہ) میں اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہوں گا اور اس بات کا قصد کروں گا جس کا وہ قصد کرے۔

(بدر مورخہ ۲۵ جولائی ۱۹۰۷ء صفحہ ۴)

۳۔ (ترجمہ) اے میرے رب! مجھے اشیاء کے حقائق دکھا۔

۴۔ Association

۵۔ (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؒ) دراصل اس سے صاحبزادہ مبارک احمد کی وفات مراد تھی جو ۱۶ ستمبر ۱۹۰۷ء کو وقوع میں آئی۔

۶۔ (ترجمہ) جو تیری اہانت چاہے گا میں اُسے ذلیل کروں گا۔ ۲۔ جو تیری مدد کا ارادہ کرے گا میں اس کا مددگار ہو جاؤں گا۔

(نوٹ از ناشر) بدر مورخہ یکم اگست ۱۹۰۷ء صفحہ ۴ اور الحکم مورخہ ۳۱ جولائی ۱۹۰۷ء صفحہ ۳ میں یہ الہامات

ترتیب کے اختلاف سے درج ہیں۔

۲۹ جولائی ۱۹۰۷ء ”۲۹ جولائی ۱۹۰۷ء روز و شنبہ میں میں نے خواب<sup>۱</sup> میں دیکھا کہ میں نے محمدی کو تین روپیہ دیئے ہیں گویا قبر وغیرہ سامان کے لئے اور میں نے اس کو (کہا) کہ کفن میں اپنی طرف سے دوں گا۔ ذہن میں ہے کہ ایک شخص فوت ہو گیا ہے وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔“ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۵)

۱۹۰۷ء<sup>۲</sup> ”لَا تَنْقَطِعُ الْاَعْدَاءُ اِلَّا بِمَوْتِ اَحَدٍ مِّنْهُمْ۔“<sup>۳</sup>

(بدر جلد ۶ نمبر ۳۱ مورخہ یکم اگست ۱۹۰۷ء صفحہ ۶۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۲۸ مورخہ ۱۰ اگست ۱۹۰۷ء صفحہ ۵)

یکم اگست ۱۹۰۷ء (الف) ”اَرَبِّ اجْعَلْنِيْ غَالِبًا عَلٰى غَيْرِيْ۔“<sup>۴</sup> میری فتح۔  
۳ اَيُّهَا الْكُفَّارُ اقْتُلُوا الْفُجَّارَ۔“<sup>۵</sup> (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۴)

(ب) ”اِنِّيْ مَعَ الْاَفْوَاجِ اَتِيْكَ بَعْتَةً۔“<sup>۶</sup>

(بدر جلد ۶ نمبر ۳۲ مورخہ ۱۸ اگست ۱۹۰۷ء صفحہ ۴۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۲۸ مورخہ ۱۰ اگست ۱۹۰۷ء صفحہ ۲)

۱۸ اگست ۱۹۰۷ء ”اَسْلَامٌ۔ ۲ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا۔ ۳ اِنِّيْ مَعَ اللّٰهِ۔“<sup>۷</sup>

(بدر جلد ۶ نمبر ۳۳ مورخہ ۱۵ اگست ۱۹۰۷ء صفحہ ۴۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۲۹ مورخہ ۱۰ اگست ۱۹۰۷ء صفحہ ۵)

۱۹ اگست ۱۹۰۷ء (الف) ”اَشْرَفْنَا بِكَلَامٍ مِّنَّا۔ ۲ شَرَفْنَا بِاَكْرَامٍ مِّنَّا۔ ۳ اِنِّيْ مُبَشِّرٌ۔“<sup>۸</sup>

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۴ و ۳۔ بدر جلد ۶ نمبر ۳۳ مورخہ ۱۵ اگست ۱۹۰۷ء صفحہ ۴۔

الحکم جلد ۱۱ نمبر ۲۹ مورخہ ۱۰ اگست ۱۹۰۷ء صفحہ ۵)

۱ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ یکم اگست ۱۹۰۷ء صفحہ ۴ اور الحکم مورخہ ۳۱ جولائی ۱۹۰۷ء صفحہ ۳ میں خواب کے الفاظ یوں ہیں۔ ”اور خواب میں دیکھا کہ میں نے ایک عورت کو تین روپیہ دیئے ہیں اور اسے کہتا ہوں کہ کفن کے لئے میں آپ دوں گا۔ گویا کوئی مر گیا ہے اُس کی تجہیز و تکفین کے لئے طیاری کی ہے۔“

۲ (نوٹ از مولانا جلال الدین نمس) یہ الہام دراصل پرانا ہے مگر تاریخ کی تعیین نہ ہو سکنے کی وجہ سے سال اشاعت میں درج

کیا گیا ہے۔ ۳ (ترجمہ) دشمن نہیں منقطع ہوں گے مگر ان میں سے ایک کی موت کے ساتھ۔ (بدر مورخہ یکم اگست ۱۹۰۷ء صفحہ ۶)

۴ (ترجمہ) اے میرے رب مجھے میرے غیر پر غالب کرو۔ (بدر مورخہ ۱۸ اگست ۱۹۰۷ء صفحہ ۴) ۵ (ترجمہ از ناشر) اے کافر و فاجر لوگوں کو قتل کرو۔

۶ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۱۸ اگست ۱۹۰۷ء صفحہ ۴ اور الحکم مورخہ ۱۰ اگست ۱۹۰۷ء صفحہ ۲ میں الہام نمبر ۳۳ درج نہیں۔

۷ (ترجمہ) میں اپنی فوجوں سمیت تیرے پاس اچانک آؤں گا۔ (بدر مورخہ ۱۸ اگست ۱۹۰۷ء صفحہ ۴)

۸ (ترجمہ) سلامتی۔ ۲ خدا ہمارے ساتھ ہے ۳ میں خدا کے ساتھ ہوں۔ (بدر مورخہ ۱۵ اگست ۱۹۰۷ء صفحہ ۴)

۹ (ترجمہ) اہم نے اپنے کلام سے مشرف کیا ۲ ہم نے اپنے اکرام سے مشرف کیا ۳ میں بشارت دینے والا ہوں۔

(بدر مورخہ ۱۵ اگست ۱۹۰۷ء صفحہ ۴)

(ب) فیصلہ نام منظور کر دو۔“ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۳)

۱۰/ اگست ۱۹۰۷ء ۱۔ ”اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا۔ ۲ اِنِّیْ مَعَ اللّٰهِ۔<sup>۱</sup>

۲۔ رویا۔ دیکھا محمدی نے کچھ گوشت قربانی کا دیا ہے۔

۳۔ عبرت بخش سزائیں دی گئیں۔ ۲۔ عبرت بخش سزائیں دی گئیں۔“

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۳)

۱۳/ اگست ۱۹۰۷ء ”عبرت بخش سزائیں دی گئیں۔ ۲۔ اِنِّیْ مِنَ النَّٰظِرِیْنَ۔

۳۔ اِنِّیْ اَنْزَلْتُ مَعَكَ الْجَنَّةَ۔“<sup>۲</sup>

(بدرجلد ۶ نمبر ۳۳ مورخہ ۱۵/ اگست ۱۹۰۷ء صفحہ ۴۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۲۹ مورخہ ۱۷/ اگست ۱۹۰۷ء صفحہ ۵)

۱۴/ اگست ۱۹۰۷ء ”آج ہمارے گھر میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم آئے، آگئے، عزت

اور سلامتی۔“ (بدرجلد ۶ نمبر ۳۳ مورخہ ۱۵/ اگست ۱۹۰۷ء صفحہ ۴۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۲۹ مورخہ ۱۷/ اگست ۱۹۰۷ء صفحہ ۵)

۱۷/ اگست ۱۹۰۷ء ”اِنَّ خَبَرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَاَقِعٌ۔<sup>۳</sup>

فرمایا۔ معلوم ہوتا ہے کہ کسی پیشگوئی کے ظہور کا وقت قریب آ گیا ہے۔“

(بدرجلد ۶ نمبر ۳۴ مورخہ ۲۲/ اگست ۱۹۰۷ء صفحہ ۷۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۳۰ مورخہ ۲۴/ اگست ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

۱۸/ اگست ۱۹۰۷ء ”صبح نماز سے پہلے کشف میں دیکھا کہ ایک بڑا ستارہ ٹوٹا ہے جو خوب زور سے

چمکتا ہوا شمال مشرق کی جانب سے سیدھا سر تک آ کر گم ہو گیا ہے۔

۱۔ (ترجمہ) خدا ہمارے ساتھ ہے ۲ میں خدا کے ساتھ ہوں۔ (بدرمورخہ ۱۵/ اگست ۱۹۰۷ء صفحہ ۴)

۲۔ (ترجمہ) میں دیکھنے والوں میں سے ہوں۔ ۲ میں نے تیرے ساتھ بہشت کو اتارا ہے۔

(بدرمورخہ ۱۵/ اگست ۱۹۰۷ء صفحہ ۴)

۳۔ (ترجمہ) رسول اللہ نے جو خبر بتلائی تھی وہ واقع ہونے والی ہے۔ (بدرمورخہ ۲۲/ اگست ۱۹۰۷ء صفحہ ۷)

۴۔ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؒ) یہ کشف ظاہری رنگ میں بھی پورا ہوا چنانچہ ۶ ستمبر ۱۹۰۷ء کو بوقت صبح صادق

ایک ستارہ ٹوٹا۔ شمال سے ظاہر ہو کر جنوب کو گیا۔ جو پہلے سُرخ رنگ تھا بعد میں سبز رنگ ہو گیا۔ روشنی میں دسویں رات کے

چاند سے کم نہ تھا۔ غائب ہونے پر دہشت ناک آواز گولے کی سنی گئی۔ دیکھیے بدرجلد ۶ نمبر ۳۸ مورخہ ۱۹ ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۷۔

فرمایا۔ آج ہی ہماری لڑکی<sup>۱</sup> نے بھی رو یا میں دیکھا ہے کہ آسمان پر ستارے ٹوٹتے ہیں اور دھواں ہو کر چلے جاتے ہیں۔ ایک فرشتہ پاس کھڑا ہے جو کہتا ہے کہ یہ دشمن مرتے ہیں۔

فرمایا۔ یہ خواب شاید ہماری خواب کی تعبیر ہے۔ ہماری لڑکی کو خواب بہت آتے ہیں اور اکثر سچے ہوتے ہیں۔“  
(بدر جلد ۶ نمبر ۳۴ مورخہ ۲۲ اگست ۱۹۰۷ء صفحہ ۷۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۳۰ مورخہ ۲۴ اگست ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

۱۹/ اگست ۱۹۰۷ء ”آید آں روزے کہ مستخلص شود“<sup>۲</sup>

(بدر جلد ۶ نمبر ۳۴ مورخہ ۲۲ اگست ۱۹۰۷ء صفحہ ۷۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۳۰ مورخہ ۲۴ اگست ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

اگست ۱۹۰۷ء ”إِنِّي مَعَكَ يَا اِبْرَاهِيْمُ۔ لَا تَخَفْ صَدَّقْتُ قَوْلِي“<sup>۳</sup>

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۴)

۲۳/ اگست ۱۹۰۷ء (الف) ”إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَن سَبِيلِ اللَّهِ سَيَنَالُهُمْ

غَضَبٌ مِّن رَّبِّهِمْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ۔ إِنَّ خَبْرَ رَسُولِ اللَّهِ وَاقِعٌ۔ لَا تَحْزَنُ  
إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا إِنَّ رَبِّي كَرِيْمٌ قَرِيْنٌ۔ إِنَّهُ فَضَّلَ رَبِّيَ إِنَّهُ كَانَ بِي حَفِيًّا۔ إِنِّي مَعَكَ يَا اِبْرَاهِيْمُ۔  
لَا تَخَفْ صَدَّقْتُ قَوْلِي“ (بدر جلد ۶ نمبر ۳۵ مورخہ ۲۹ اگست ۱۹۰۷ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۳۱ مورخہ ۳۱ اگست ۱۹۰۷ء صفحہ ۱)

(ب) ”سَيَنَالُهُمْ غَضَبٌ مِّن رَّبِّهِمْ“<sup>۴</sup>

(بدر جلد ۶ نمبر ۳۷ مورخہ ۱۲ ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۴۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۲۳ مورخہ ۱۷ ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۱)

۱۔ مراد حضرت نواب مبارک بیگم صاحبہ۔ (مرزا بشیر احمد)

۲۔ (ترجمہ از مرتب) وہ دن آرہا ہے کہ وہ تکلیف سے رہائی پائے۔

۳۔ (ترجمہ) میں تیرے ساتھ ہوں اے ابراہیم۔ تو کچھ خوف نہ کر۔ میں نے اپنی بات کو سچا کر دکھایا۔

(بدر مورخہ ۲۹ اگست ۱۹۰۷ء صفحہ ۴)

۴۔ (ترجمہ) تحقیق وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اور خدا تعالیٰ کی راہ سے روکا ان کو ان کے رب سے غضب پہنچے گا جس دن آسمان کھلے طور پر دھواں لائے گا اللہ کے رسول نے جو خبر دی تھی وہ واقع ہونے والی ہے غم نہ کر تحقیق اللہ ہمارے ساتھ ہے تحقیق میرا رب سچی ہے اور نزدیک ہے میرے رب نے فضل کیا وہ مجھ پر مہربان ہے میں تیرے ساتھ ہوں اے ابراہیم۔ تو کچھ خوف نہ کر۔ میں نے اپنی بات کو سچا کر دکھایا۔ یعنی سچی کر کے دکھاؤں گا۔ (بدر مورخہ ۲۹ اگست ۱۹۰۷ء صفحہ ۴)

(بدر مورخہ ۲۹ اگست ۱۹۰۷ء صفحہ ۴)

۵۔ (ترجمہ) قریب ہے کہ ان کو ان کے رب کا غضب پہنچے گا۔

۲۷ اگست ۱۹۰۷ء ”قبول ہوگئی۔ نودن کا بخار ٹوٹ گیا۔“<sup>۱</sup>

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۴)

۱ (نوٹ) بدر مورخہ ۲۹ اگست ۱۹۰۷ء صفحہ ۴ اور الحکم مورخہ ۳۱ اگست ۱۹۰۷ء صفحہ ۱ میں ان الہامات کے بارہ میں تحریر ہے کہ ”صاحبزادہ میاں مبارک احمد صاحب جو سخت تپ سے بیمار ہیں اور بعض دفعہ بے ہوشی تک نوبت پہنچ جاتی ہے اور ابھی تک بیمار ہیں، اُن کی نسبت آج الہام ہوا۔

”قبول ہوگئی۔ نودن کا بخار ٹوٹ گیا“

(فرمایا) یعنی یہ دعا قبول ہوگئی کہ اللہ تعالیٰ میاں صاحب موصوف کو شفا دے۔ یہ پختہ طور پر یاد نہیں رہا کہ کس دن بخار شروع ہوا تھا لیکن خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے میاں کی صحت کی بشارت دی اور نویں دن تپ کے ٹوٹ جانے کی خوشخبری پیش از وقت عطا کی ہے۔ نویں دن کی تصریح نہیں کی اور نہ ہو سکتی ہے لیکن یہ معلوم ہوتا ہے کہ تپ کی شدید حالت جس دن سے شروع ہوئی وہ ابتدا مرض کا ہوگا۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصّٰوَابِ“<sup>۲</sup>

۲ (نوٹ از ایڈیٹر بدر) ”اگست گذشتہ میں مبارک احمد تپ شدید سے سخت بیمار ہو گیا تھا یہاں تک کہ بار بار غشی تک نوبت پہنچتی تھی اور تپ ایک سو پانچ درجہ تک پہنچ گیا اور سہ مارنے کی ایسی حالت تھی کہ سرسام کا خوف ہو کر نومیدی کی حالت ہو چکی تھی۔ ایسی حالت میں الہام ہوا کہ ”نودن کا بخار ٹوٹ گیا۔“ یہ الہام اخبار بدر مورخہ ۲۹ اگست میں قبل از وقت چھپ گیا تھا۔ چنانچہ اس کے مطابق ۳۰ اگست ۱۹۰۷ء کو بخار بالکل ٹوٹ گیا اور مبارک احمد تندرست ہو کر باغ سیر کرنے کے لئے چلا گیا اور پھر چند روز بخار رہ کر ۱۴ ستمبر ۱۹۰۷ء کو ٹوٹ گیا اور لڑکا بالکل صحت یاب ہو گیا اور لڑکے نے خود کہا کہ میں بالکل تندرست ہوں اور کھیلنا شروع کیا۔ اس بیماری سے تو شفا ہوئی لیکن خدا تعالیٰ کا ایک پرانا فرمودہ پورا ہونا تھا اس واسطے ایک دوسرے مرض سے مبارک احمد پھر بیمار ہوا کیونکہ ضرورت تھا کہ خدا کے منہ کی باتیں ساری پوری ہو جائیں اور اس الہام کی تفصیل یہ ہے کہ مبارک احمد کی پیدائش سے صرف ایک روز پہلے بذریعہ وحی الہی مسیح موعود کو جتلا یا گیا کہ یہ لڑکا جلد فوت ہو کر خدا تعالیٰ سے جا ملے گا۔ چنانچہ اس کی تشریح صاف الفاظ میں حضرت مسیح موعود نے اپنی کتاب تریاق القلوب مطبوعہ ۱۹۰۲ء کے صفحہ ۴۰۔ (روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۱۳) میں کر دی تھی چنانچہ اس جگہ ہم اصل عبارت نقل کرتے ہیں اور وہ یہ ہے۔

”مجھے خدا تعالیٰ نے خبر دی کہ میں تجھے ایک اور لڑکا دوں گا اور یہ وہی چوتھا لڑکا ہے جو اب پیدا ہوا جس کا نام مبارک احمد رکھا گیا اور اس کے پیدا ہونے کی خبر قریباً دو برس پہلے مجھے دی گئی اور پھر اُس وقت دی گئی کہ جب اس کے پیدا ہونے میں قریباً دو مہینے باقی رہتے تھے اور پھر جب یہ پیدا ہونے کو تھا تو یہ الہام ہوا اِنِّیْ اَسْقِطُ مِنْ اللّٰهِ



۲۸ اگست ۱۹۰۷ء

”مُفْتَحَةً لَّهُمُ الْأَسْبَابَ“<sup>۱</sup>

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۴)

اگست ۱۹۰۷ء (الف) ”تخمیناً اگست میں حضرت نے خواب میں دیکھا تھا کہ آپ مقبرہ بہشتی میں ہیں۔ قبر کھدواتے ہیں۔“<sup>۲</sup>

(بدرجلد ۶ نمبر ۳۸ مورخہ ۱۹ ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۵۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۳۳ مورخہ ۱۷ ستمبر ۱۹۰۷ء ضمیمہ صفحہ ۶)

(ب) ”فرمایا۔ بعض اوقات اگر باپ خواب دیکھے تو اس سے مراد بیٹا ہوتا ہے اور اگر بیٹا خواب دیکھے تو اس سے باپ مراد ہوتا ہے۔ ایک دفعہ میں خواب میں یہاں (بہشتی مقبرہ) آیا اور قبر کھودنے والوں کو کہا کہ میری قبر دوسروں سے جدا چاہیے۔ دیکھو جو میری نسبت تھا وہ میرے بیٹے کی نسبت پورا ہو گیا۔“

(الحکم جلد ۱۱ نمبر ۳۴ مورخہ ۲۴ ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۶)

۲ ستمبر ۱۹۰۷ء ”أَفَمَنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ قُلِ اللَّهُ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِي خَوْضِهِمْ

يَلْعَبُونَ“<sup>۳</sup>

(بدرجلد ۶ نمبر ۳۷ مورخہ ۱۲ ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۴۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۳۳ مورخہ ۱۷ ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۱)

۳ ستمبر ۱۹۰۷ء ”ایک بکر مسلوخ اپنے مکان میں لٹکا ہوا دیکھا۔ ۲ زلزلہ دیکھا جس سے ہماری دیواریں

بقیہ حاشیہ درحاشیہ۔ وَأُصِيبُهُ۔ یعنی میں خدا کے ہاتھ سے زمین پر گرتا ہوں اور خدا ہی کی طرف جاؤں گا۔ میں نے اپنے اجتہاد سے اس کی یہ تاویل کی کہ یہ لڑکانیک ہوگا اور رُو بخدا ہوگا اور خدا کی طرف اس کی حرکت ہوگی اور یا یہ کہ جلد فوت ہو جائے گا۔ اس بات کا علم خدا تعالیٰ کو ہے کہ ان دونوں باتوں میں سے کونسی بات اس کے ارادہ کے موافق ہے۔“

چنانچہ اسی ارادہ الہی کے موافق مبارک احمد ۱۶ ستمبر ۱۹۰۷ء روز و شنبہ کی صبح کو اپنے خدا سے جا ملا اور مقبرہ بہشتی میں دفن کیا گیا۔ إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ۔“

(بدر مورخہ ۱۹ ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۴)

۱۔ (ترجمہ از ناشر) ان کی خاطر اسباب اچھی طرح کھلے رکھے جائیں گے۔

۲۔ سو ایسا ہی ظہور میں آیا۔

۳۔ (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمد<sup>۴</sup>) یعنی صاحبزادہ مبارک احمد صاحب۔ چنانچہ صاحبزادہ صاحب کی قبر دوسری قبروں سے کسی قدر فاصلہ پر ہے۔

۴۔ (ترجمہ از مرتب) کیا جو ہستی ایک بے قرار، لاچار کی پکار سننے والی ہے اُسے چھوڑ کر کسی اور کو پکارا جائے کہہ اللہ ہے۔ پھر انہیں ان کی بے ہودہ گوئی میں چھوڑ۔

جینش کر گئیں۔ ۳ گوشت کچا دیکھا جس کو ترازو میں تولتے ہیں۔ ۴ دیکھا کہ گھر میں ایک میت پڑی ہے۔  
۵ دولڑکیاں ہیں میں کہتا ہوں میں بیمار ہوں۔ ۶ مبارک باد۔ دفن کر دو۔“

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۹)

**۵/ ستمبر ۱۹۰۷ء (الف)** ”اِبْسَلَاہِ مِثْنًا<sup>۱</sup>۔ تو ہر ایک بلا سے بچایا جائے گا۔“

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۶)

(ب) خواب میں والدہ مبارک نے کہا کہ مبارک اپنے گھر کو چلا ہے۔ میں نے کہا مبارک کا

یہی گھر ہے اور یہ اس کا پلنگ ہے۔“

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۶)

(ج) ”تَوَكَّلُوا عَلَیْهِ اِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِیْنَ۔“<sup>۲</sup>

(بدر جلد ۶ نمبر ۷۷ مورخہ ۱۲/ ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۴۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۳۳ مورخہ ۱۷/ ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۱)

**۶/ ستمبر ۱۹۰۷ء** ”مَنْ كَانَ فِي نَصْرَةِ اللّٰهِ كَانَ اللّٰهُ فِي نَصْرَتِهٖ۔“<sup>۳</sup>

(بدر جلد ۶ نمبر ۷۷ مورخہ ۱۲/ ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۴۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۳۳ مورخہ ۱۷/ ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۱)

**ستمبر ۱۹۰۷ء (الف)** ”لَكُمْ الْبُشْرَىٰ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا۔“<sup>۴</sup>

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲)

(ب) ”خواب میں دیکھا کہ ایک پانی کا گڑھا ہے۔ میاں مبارک احمد اس میں داخل ہوا اور

غرق ہو گیا۔ بہت تلاش کیا گیا مگر کچھ پتہ نہیں ملا۔ پھر آگے چلے گئے تو اس کی بجائے ایک اور لڑکا بیٹھا ہوا ہے۔“

(بدر جلد ۶ نمبر ۷۷ مورخہ ۱۹/ ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۵۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۳۳ مورخہ ۱۷/ ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۱)

۱۔ (ترجمہ از مرتب) ہماری طرف سے سلامتی کے ساتھ۔

۲۔ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۱۲/ ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۴ اور الحکم مورخہ ۱۷/ ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۱ پر بھی یہ الہام مندرج ہیں۔

۳۔ (ترجمہ از مرتب) اس پر توکل کرو اگر تم مومن ہو۔

۴۔ (ترجمہ از مرتب) جو شخص خدا کے دین کی مدد میں لگ جاتا ہے خدا اُس کی مدد میں لگ جاتا ہے۔

۵۔ (نوٹ از ناشر) الحکم مورخہ ۱۷/ ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۱ اور بدر مورخہ ۱۲/ ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۴ میں اس الہام کی

تاریخ نزول ۱۰/ ستمبر ۱۹۰۷ء درج ہے۔

(بدر مورخہ ۱۲/ ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۴)

۶۔ (ترجمہ) تمہارے لئے اس دنیا کی زندگی میں خوشخبری ہے۔

۱۳ ستمبر ۱۹۰۷ء

”لَا عِلَاجَ وَلَا يَحْفَظُ“<sup>۱</sup>

(بدرجلد ۶ نمبر ۳۸ مورخہ ۱۹ ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۵۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۳۳ مورخہ ۱۷ ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۲)

۱۶ ستمبر ۱۹۰۷ء

۱۔ ”يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ“<sup>۲</sup>

(بدرجلد ۶ نمبر ۳۸ مورخہ ۱۹ ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۵)

۲۔

”إِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ حَلِيمٍ“<sup>۳</sup>

(بدرجلد ۶ نمبر ۳۸ مورخہ ۱۹ ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۵۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۳۳ مورخہ ۱۷ ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۱)

۱۸ ستمبر ۱۹۰۷ء

”رُؤِيََا- فرمایا۔ چند روز ہوئے میں نے خواب میں ایک شخص کو دیکھا تھا کہ وہ مرتدین

میں داخل ہو گیا ہے۔ میں اُس کے پاس گیا۔ وہ ایک سنجیدہ آدمی ہے۔ میں نے اُس سے پوچھا کہ یہ کیا ہوا۔ اُس

(بدرجلد ۶ نمبر ۳۸ مورخہ ۱۹ ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۵)

نے کہا کہ مصلحتِ وقت ہے۔“

۱۹ ستمبر ۱۹۰۷ء

”ا خدا خوش ہو گیا۔“<sup>۴</sup>

۱۔ (ترجمہ از ناشر) نہ کوئی علاج ہو سکے گا اور نہ اس کو کسی طرح سے بچایا جاسکے گا۔

(نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؒ) یہ الہام بھی صاحبزادہ مبارک احمد کے متعلق ہے جو دو دن بعد پورا ہو گیا۔

(بدرمورخہ ۱۹ ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۵)

۲۔ (ترجمہ از مرتب) اس دن کو یاد کرو جب آسمان نمایاں طور پر دھواں لائے گا۔

(بدرمورخہ ۱۹ ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۵)

۳۔ (ترجمہ) ہم تجھے ایک حلیم والے لڑکے کی خوشخبری دیتے ہیں۔

۴۔ (نوٹ از ناشر) بدرمورخہ ۱۳ اکتوبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۳ میں صرف الہام نمبر ۱۳ اور ۳۰ ستمبر

۱۹۰۷ء صفحہ ۲ میں ان الہامات کی تفصیل بھی درج ہے جو یہ ہے۔

”کئی دنوں سے ابتلاؤں کا سامنا تھا۔ میں پچیس دن رات تو میں سویا بھی نہیں۔ آج ذرا سی میری آنکھ لگ گئی تو یہ

فقہر الہام ہوا۔“ خدا خوش ہو گیا۔“ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ کریم اس بات سے بہت خوش ہوا ہے کہ اس ابتلا میں

میں پورا اُتر اہوں اور اس الہام کا یہی مطلب ہے کہ اس ابتلا میں تُو پورا اُترا۔

اس کے بعد پھر آنکھ لگ گئی تو میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک نہایت خوشخط خوبصورت کاغذ میرے ہاتھ میں ہے جس پر

کوئی پچاس ساٹھ سطریں لکھیں ہوئی ہیں۔ میں نے اس کو پڑھا ہے مگر اس میں سے یہ فقرہ مجھے یاد رہا ہے کہ

”يَا عَبْدَ اللَّهِ إِنِّي مَعَكَ“ یعنی اے خدا کے بندے میں تیرے ساتھ ہوں۔ اور اس کو پڑھ کر مجھے اتنی

خوشی ہوئی کہ گویا خدا کو دیکھ لیا۔“

۲ پھر مجھے ایک بڑا کاغذ دکھایا گیا اس میں بہت کچھ لکھا تھا مگر میں نے صرف اس قدر پڑھا۔ اور پھر آنکھ کھل گئی۔  
 ۳ يَا عَبْدَ اللَّهِ إِنَّي مَعَكَ ۱ خدا نامہ نت از گنہ کرد پاک۔ ۲

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱)

۲۰/ ستمبر ۱۹۰۷ء ”الْأَلْفُ آفَ بَيْنَ ۲- إِنَّي مَعَكَ وَمَعَ أَهْلِكَ ۳- إِنَّي أَحَافِظُ كُلَّ مَنْ فِي

الدَّارِ ۳ وَالصُّحَى وَالْيَلِيلِ إِذَا سَجَى ۴- مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَى ۵- أَنْتَ مِيثِي وَأَنَا مِيثُكَ ۶

۱ لَكُمْ الْبُشْرَى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۲ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲)

۲۱/ ستمبر ۱۹۰۷ء (الف) ”مَا بَقِيَ لِي هَمٌّ بَعْدَ ذَالِكَ ۱- إِنَّي مُبَارَكٌ ۲“

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲)

۱ (ترجمہ) اے خدا کے بندے میں تیرے ساتھ ہوں۔ (الحکم مورخہ ۳۰ ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۲)

۲ (ترجمہ از ناشر) خدا نے تمہارا نامہ اعمال گناہ سے پاک کر دیا۔

۳ (ترجمہ) تلخ زندگی (Life of Pain) (بدر مورخہ ۳ اکتوبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

۴ (ترجمہ) ۲ میں تیرے ساتھ ہوں اور تیرے اہل کے ساتھ ہوں۔ ۳ میں ان سب کی حفاظت کروں گا جو اس دار

میں ہیں۔ ۴ چاشت کا وقت اور رات جبکہ وہ ڈھانپ لے شاہد ہے کہ تیرے رب نے تجھے نہیں چھوڑا اور نہ تیرا دشمن ہوا۔

(بدر مورخہ ۲۶ ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۴)

۵ (ترجمہ از ناشر) ۵ تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں۔

۶ (ترجمہ) ۶ تمہاری اس دنیا کی زندگی میں خوش خبری ہے (بدر مورخہ ۲۶ ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۴)

۷ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۲۶ ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۴ اور الحکم مورخہ ۲۴ ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۲ میں الہام نمبر ۲، ۳ و ۶

مورخہ ۲۰ ستمبر ۱۹۰۷ء کے حوالہ سے درج ہیں جبکہ الہام نمبر ۴ و ۵ کی تاریخ نزول ۲۱ ستمبر ۱۹۰۷ء درج ہے۔

۸ (ترجمہ) اس کے بعد میرے واسطے کوئی غم باقی نہ رہا۔ (بدر مورخہ ۳ اکتوبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

۹ (ترجمہ از ناشر) میں تمام برکتوں والا ہوں۔

(نوٹ از ناشر) الحکم مورخہ ۳۰ ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۳ میں الہام ”إِنَّي مُبَارَكٌ“ کے بارہ میں درج ہے کہ

فرمایا۔ ”ذرا سی مجھے غنودگی ہوئی تو الہام ہوا جس کا اتنا حصہ یاد رہا إِنَّي مُبَارَكٌ۔ اس کے معنی بہت ہیں جیسے

إِنَّ شَانِيكَ هُوَ الْآبَتُّ هُوَ يَسِيءُ يَسِيءُ“

(ب) ”إِنِّي مَعَكَ وَمَعَ أَهْلِكَ-إِنِّي مَعَكَ يَا إِبْرَاهِيمُ“<sup>۱</sup>

(بدر جلد ۶ نمبر ۳۹ مورخہ ۲۶ ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۴-الحکم جلد ۱۱ نمبر ۳۴ مورخہ ۲۴ ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۲)

۲۵/ ستمبر ۱۹۰۷ء ”الہام- اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِأَصْحَابِ الْفِيلِ- اَلَمْ يَجْعَلْ

كَيْدَهُمْ فِي تَضْلِيلٍ- وَ أَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا أَبَابِيلَ-“<sup>۲</sup> (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۳)

۲۶/ ستمبر ۱۹۰۷ء ”إِنَّ اللَّهَ مَعِيَ فِي كُلِّ حَالٍ- ہر یک حال میں تمہارے ساتھ موافق ہوں

تیری منشاء کے مطابق- يَا رَبِّ ارْحَمْنِي إِنَّ فَضْلَكَ وَرَحْمَتَكَ يُنْجِي مِنَ الْعَذَابِ-“<sup>۳</sup>

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۳)

۲۹/ ستمبر ۱۹۰۷ء ”إِنِّي أَنَا الرَّسُولُ وَ لِلَّهِ أَقْوَلُ- ۲- إِنِّي مُبَارَكٌ- ۳- أَحْبَبْتُ أَنْ أُعْرَفَ-

۴- إِنَّكَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ رَحَى الْإِسْلَامِ- إِنَّكَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ رَحَى الْإِسْلَامِ- ۵- تَعَلَّقْتُ بِالْأَهْدَابِ-

۶- أَنْزَلْتُكَ وَ اخْتَرْتُكَ- ۷- أَنْتَ مِنِّي يَا أُمَّةَ الرَّحْمَنِ- ۸- أَنْتَ مِنِّي يَا أُمَّةَ الرَّحْمَنِ- ۹- أَرَدْتُ لَكَ

فَضْلًا كَثِيرًا وَ أَحْسَانًا عَلَى الْإِحْسَانِ- ۱۰- الْيَوْمَ يَوْمَ الْبَرَكَاتِ- ۱۱- أَنْتَ مِنِّي يَا أُمَّةَ الرَّحْمَنِ-<sup>۴</sup>

۱- (ترجمہ) میں تیرے ساتھ ہوں اور تیرے اہل کے ساتھ ہوں۔ - میں تیرے ساتھ ہوں اے ابراہیم۔

(بدر مورخہ ۲۶ ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۴)

۲- (ترجمہ از ناشر) کیا تو نہیں جانتا کہ تیرے رب نے ہاتھی والوں سے کیا سلوک کیا؟ کیا اُس نے اُن کی تدبیر کو رایگاں نہیں کر دیا؟ اور اُن پر غول درغول پرندے (نہیں) بھیجے؟

۳- (ترجمہ) خدا ہر حال میں میرے ساتھ ہے۔ اے میرے رب! مجھ پر رحم فرما۔ تحقیق تیرا فضل اور تیری رحمت

عذاب سے نجات دیتے ہیں۔ یعنی تیرا فضل اور تیری رحمت عذاب سے بچاتے ہیں۔ (بدر مورخہ ۱۳ اکتوبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

۴- (ترجمہ از ناشر) ۱ یقیناً میں ہی رسول ہوں اور اللہ کے لئے ہی کہتا ہوں۔

۵- (ترجمہ از ناشر) ۲ میں تمام برکتوں والا ہوں۔

۶- (ترجمہ) ۳ میں نے چاہا کہ میں پہچانا جاؤں۔ ۴ یقیناً تو مجھ سے بمنزلہ اسلام کی چکی کے ہے۔ یقیناً تو مجھ

سے بمنزلہ اسلام کی چکی کے ہے۔ ۵ میں نے دامن سے تعلق کیا یعنی اس کا دامن پکڑا۔ ۶ میں نے تجھے روشن کیا اور

تجھے پسند کیا۔ (بدر مورخہ ۱۳ اکتوبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

۷- (ترجمہ از ناشر) ۷ اے رحمان خدا کی امت! تو مجھ سے ہے۔ ۸ اے رحمان خدا کی امت! تو مجھ سے ہے۔

۹ میں نے تم پر فضل کثیر اور احسان پر احسان کا ارادہ کیا۔ ۱۰ یہ دن برکتوں کے دن ہیں۔ ۱۱ اے رحمان خدا کی امت! تو مجھ سے ہے۔

۱۲ اَرَدْتُ لَكَ فَضْلًا كَثِيرًا وَّ اِحْسَانًا عَلَيَّ الْاِحْسَانِ۔ ۱۳ مخالفوں کا اخزاء اور افناء تیرے ہاتھ سے ہی مقدر تھا۔ ۱۴ مخالفوں کا اخزاء اور افناء تیرے ہاتھ سے ہی مقدر تھا۔ ۱۵ اَنْتَ مِثِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ۔ ۱۶ اَنْتَ مِثِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ<sup>۱</sup>۔ ۱۷ اِنِّي اَنَا رَبُّكَ الرَّحْمَنُ ذُو الْعِزِّ وَالسُّلْطَانِ۔ ۱۸ اِنِّي اَنَا رَبُّكَ الرَّحْمَنُ ذُو الْعِزِّ وَالسُّلْطَانِ۔ ۱۹ اَنْتَ مِثِّي بِمَنْزِلَةِ رَحَى الْاِسْلَامِ۔ ۲۰ اَنْزَلْتُكَ وَاخْتَرْتُكَ۔ ۲۱ مخالفوں کا اخزاء اور افناء تیرے ہی ہاتھ سے مقدر تھا۔ ۲۲ اِنَّ اللّٰهَ مَعِيَ فِي كُلِّ حَالٍ۔ ۲۳ ہر ایک حال میں تمہارے ساتھ موافق ہوں تیرے منشا کے مطابق۔ ۲۴ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ۔ ۲۵ اَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ۔ ۲۶ اِنِّي اَنَا الرَّحْمَنُ ذُو الْعِزِّ وَالسُّلْطَانِ“<sup>۲</sup>۔

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۷۲ تا ۷۴)

۳۰ ستمبر ۱۹۰۷ء ”اَنْتَ مِثِّي بِمَنْزِلَةِ رَحَى الْاِسْلَامِ ۲ اَنْزَلْتُكَ وَاخْتَرْتُكَ ۳ اِنَّ اللّٰهَ

مَعِيَ فِي كُلِّ حَالٍ“۔ ۴ ہر ایک حال میں تمہارے ساتھ میں ہوں، تیری منشاء کے مطابق۔

۵ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ“۔ (یعنی ہمیشہ موافقت کرنا لازمی امر نہیں۔ ابتلاء بھی درمیان ہیں)

۶ اَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ۔ ۷ اِنِّي اَنَا رَبُّكَ الرَّحْمَنُ ذُو الْعِزِّ وَالسُّلْطَانِ۔ ۸ اَنْتَ مِثِّي بِمَنْزِلَةِ عَزْرِي۔

۹ اَنْتَ مِثِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ“۔ (یعنی تو میرے دین کی نصرت کرتا ہے جیسے ہارون موسیٰ کی نصرت کرتا تھا)۔

۱۔ (ترجمہ از ناشر) ۱۲ میں نے تم پر فضل کثیر اور احسان پر احسان کا ارادہ کیا۔ ۱۵ تو میرے نزدیک بمنزلہ ہارون کے ہے۔ ۱۶ تو میرے نزدیک بمنزلہ ہارون کے ہے۔

۲۔ (ترجمہ) ۱۷ میں تیرا رب رحمن ہوں صاحب عزت کا اور صاحب غلبہ کا۔ ۱۸ میں تیرا رب رحمن ہوں صاحب عزت کا اور صاحب غلبہ کا۔ ۱۹ تو مجھ سے بمنزلہ اسلام کی چکی کے ہے۔ ۲۰ میں نے تجھے روشن کیا اور تجھے پسند کیا۔ ۲۲ خدا ہر حال میں میرے ساتھ ہے۔ (بدر مورخہ ۱۳ اکتوبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

۳۔ (ترجمہ از مرتب) ۲۴ ہر روز وہ ایک نئی شان میں ہوتا ہے۔

۴۔ (ترجمہ) ۲۵ میں نے چاہا کہ میں پہچانا جاؤں۔ (بدر مورخہ ۱۳ اکتوبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

۵۔ (ترجمہ از ناشر) ۲۶ میں رحمن ہوں صاحب عزت کا اور صاحب غلبہ کا۔

۶۔ (ترجمہ) ۱۷ تو مجھ سے بمنزلہ اسلام کی چکی کے ہے۔ ۲ میں نے تجھے روشن کیا اور تجھے پسند کیا۔ ۳ خدا ہر حال میں میرے ساتھ ہے۔

۷۔ (ترجمہ از ناشر) ۵ ہر روز وہ ایک نئی شان میں ہوتا ہے۔

۸۔ (ترجمہ) ۶ میں نے چاہا کہ میں پہچانا جاؤں۔ ۷ میں تیرا رب رحمن ہوں صاحب عزت کا اور صاحب غلبہ کا۔

(بدر مورخہ ۱۳ اکتوبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

۹۔ (ترجمہ از ناشر) ۸ تو میرے نزدیک بمنزلہ میرے عرش کے ہے۔ ۹ تو میرے نزدیک بمنزلہ ہارون کے ہے۔

۱۰. أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِأَصْحَابِ الْفِيلِ. أَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِي تَضْلِيلٍ. وَ أَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا أَبَابِيلَ. ۱۱ لَأَنفِ آفَ بَيْنَ - ۱۲ رَبِّ ارْحَمْنِي إِنَّ فَضْلَكَ وَرَحْمَتَكَ يُنَبِّئُ مِنَ الْعَذَابِ. ۱۳ تَعَلَّقْتُ بِالْأَهْدَابِ<sup>۱</sup>

(بدرجلد ۶ نمبر ۳۰ مورخہ ۱۳ اکتوبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۳۔ انجم جلد ۱۱ نمبر ۳۶ مورخہ ۱۰ اکتوبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۱)

۱۲/ اکتوبر ۱۹۰۷ء ۱۔ الہام۔ ”اَحْسَنَ مَالِكَ<sup>۲</sup>۔ ۲ پاک۔“

۲۔ رویا۔ ”خواب میں میں نے دیکھا کسی (نے) ایک خط کھولا ہے اس میں میرا نام لکھا ہے۔ مرزا حمید بیگ۔ اور مجھ کو بہت سے باداموں میں سے مٹھی بھر کر بادام دیئے ہیں اور اسی قدر دوسرے کو دیئے ہیں.....“<sup>۳</sup>

۳۔ الہام۔ ”ا وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّى نَبْعَثَ رَسُولًا ۲ قَدْ أَفْلَحَ مَنْ زَكَّاهَا وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسَّاهَا۔“<sup>۴</sup>

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۷۰۷)

۱۳/ اکتوبر ۱۹۰۷ء ”ا قَالَ سَأَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّي إِنَّهُ كَانَ بِي حَفِيًّا ۲ مَوْتُ قَرِيبٍ۔“<sup>۵</sup>

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۰)

۱۸/ اکتوبر ۱۹۰۷ء رویا۔ ”ایک کاغذ دکھایا گیا اس میں لکھا تھا خدا کے تمام کلمے۔ موٹی قلم سے لکھا تھا۔ دوسرے کاغذ میں یہ میرا نام لکھا تھا (حنیف مسیح)۔“

۱۔ (ترجمہ از مرثب) ۱۰ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ تیرے رب نے اصحابِ فیل کے ساتھ کیا معاملہ کیا تھا۔ کیا ان کی تدبیر کو رائیگاں نہیں کر دیا اور ان پر پرندے بھیجے تھے جھنڈ کے جھنڈ۔ ۱۱ تلخ زندگی۔ (Life of Pain) ۱۲ اے میرے رب! مجھ پر رحم فرما۔ تحقیق تیرا فضل اور تیری رحمت عذاب سے نجات دیتے ہیں۔ یعنی تیرا فضل اور تیری رحمت عذاب سے بچاتے ہیں۔ ۱۳ میں نے دامن سے تعلق کیا۔ یعنی اس کا دامن پکڑا۔

۲۔ (ترجمہ از ناشر) اکیا ہی اچھا تیرا مال ہے۔ ۳۔ یہ حصہ پڑھا نہیں گیا۔ (ناشر)

۴۔ (ترجمہ از ناشر) ۱ اور ہم ہرگز عذاب نہیں دیتے یہاں تک کہ کوئی رسول بھیج دیں (اور حجت تمام کر دیں) ۲ یقیناً وہ کامیاب ہو گیا جس نے اس (تقویٰ) کو پروان چڑھایا، اور نامراد ہو گیا جس نے اسے مٹی میں گاڑ دیا۔

۵۔ (ترجمہ از ناشر) اس نے کہا میں ضرور اپنے رب سے تیرے لئے مغفرت طلب کروں گا۔ یقیناً وہ مجھ پر بہت مہربان ہے۔ موت قریب ہے۔

قُلْ إِنِّي أُمِرْتُ لَكُمْ فَاَفْعَلُوا مَا تُؤْمَرُونَ۔“ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۱۰، ۱۱۱)  
(ترجمہ) ان لوگوں کو کہہ دے کہ میں تمہارے لئے مامور ہو کر آیا ہوں پس وہی کرو جو میں حکم کرتا ہوں۔

(مجموعہ اشتہارات جلد ۳ صفحہ ۲۶۶ مطبوعہ ۲۰۱۸ء)

۱۸/ اکتوبر ۱۹۰۷ء ”خیر اور نصرت اور فتح انشاء اللہ تعالیٰ۔ ۲ وَمَا مِنَّا إِلَّا لَهُ مَقَامٌ مَّعْلُومٌ<sup>۱</sup>۔  
۳ يَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُّوحِي إِيَّيْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ۔ ۴ قَدْ أَفْلَحَ مَنْ زَكَّاهَا وَ قَدْ خَابَ مَنْ  
دَسَّاهَا۔ ۵ وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّىٰ نَبْعَثَ رَسُولًا<sup>۱</sup>۔ حنیف مسیح۔“

(بدر جلد ۶ نمبر ۲۲ مورخہ ۱۷ اکتوبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۳ مورخہ ۱۷ اکتوبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۵)

۱۹/ اکتوبر ۱۹۰۷ء ”خیر اور نصرت انشاء اللہ تعالیٰ۔ ۲ رُدِّ اِلَيَّْ صِحَّتِي<sup>۲</sup>۔ ۳ خیر اور نصرت اور  
فتح انشاء اللہ تعالیٰ۔ ۴ وَمَا مِنَّا إِلَّا لَهُ مَقَامٌ مَّعْلُومٌ“۔ ۵ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۲)

۱۳/ اکتوبر ۱۹۰۷ء ”اَعْرَضَتْهُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا۔ ۲ اُمَّمٌ سَنَبَتْنَهُمْ“۔ ۵

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۲)

۱۴/ اکتوبر ۱۹۰۷ء ”اَيِّنْصُرُكَ رِجَالٌ نُّوحِي اِلَيْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ<sup>۱</sup>۔ ۲ خلاصہ الہام  
فراموش شدہ۔ ہم نے اس پر ایک دنی الطبع کو مہربان کر دیا۔ ۳ ساقیا آمدن عید مبارک  
بادت۔“ ۵

۱۔ (ترجمہ) ۲ اور ہم میں سے ہر ایک کے واسطے ایک مقام معلوم ہے۔ (بدر مورخہ ۱۷ اکتوبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۴)

۲۔ (ترجمہ) ۳ تجھے وہ لوگ مدد دیں گے جن کو ہم آسمان سے وحی کریں گے۔ ۴ اس نے نجات پائی جس نے اپنے  
نفس کا تزکیہ کیا اور وہ نامراد ہوا جس نے اس کو گاڑ دیا۔ ۵ اور ہم کسی بستی پر عذاب نہیں لاتے جب تک کہ اس میں  
رسول نہ بھیج لیں۔ (بدر مورخہ ۱۷ اکتوبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۴) ۳۔ (ترجمہ از ناشر) میری صحت بحال کر دی گئی۔

۴۔ (ترجمہ) ۴ اور ہم میں سے ہر ایک کے واسطے ایک مقام معلوم ہے۔ (بدر مورخہ ۱۷ اکتوبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۴)

۵۔ (ترجمہ از ناشر) ۱ اسے دنیاوی زندگی نے بہرکا دیا۔ ۲ بعض قوموں کو ہم فائدہ پہنچائیں گے۔

۶۔ (ترجمہ) ۱ تجھے وہ لوگ مدد دیں گے جن کو ہم آسمان سے وحی کریں گے۔ (بدر مورخہ ۱۷ اکتوبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۴)

۷۔ (ترجمہ از ناشر) ۲ بھول جانے والے الہام کا خلاصہ۔

۸۔ (ترجمہ) ۳ اے ساتی عید کا آنا تجھے مبارک ہو۔ (بدر مورخہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۴)



۱۶/ اکتوبر ۱۹۰۷ء ” اِنَّنِي اَنَا الرَّحْمٰنُ ۲ لَا يُخْزِي عَبْدِي وَلَا يُهَانُ ۳ عَشْقَكَ قَائِمًا  
وَوَصْلَكَ دَائِمًا“ ۱ (بدرجلد ۶ نمبر ۲۲ مورخہ ۱۷/ اکتوبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۴۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۷ مورخہ ۱۷/ اکتوبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۵)

۱۷/ اکتوبر ۱۹۰۷ء ” الہام۔ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ حَلِيمٍ ۲ يَنْزِلُ مَنَزِلَ الْمُبَارَكِ“ ۱  
(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۳)

۲۰/ اکتوبر ۱۹۰۷ء ” اِنَّنِي مَوْجُودٌ فَاَنْتَظِرُ ۲ اِنَّنِي اَنَا الْمَوْجُودُ فَاطْلُبْنِي تَجِدْنِي ۳  
لَا تُهَدُّ بِنَاوِكَ وَتُوْتِي مِنْ رَبِّ كَرِيْمٍ ۴ وَصَعْنَا عَنْكَ وَرَرَكَ الَّذِي اَنْقَضَ ظَهْرَكَ  
وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ“ ۱ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۳، ۱۴)

۲۱/ اکتوبر ۱۹۰۷ء ” اِنْ مِنْ عَادَا وَلِيَّائِي فَكَاتَّبَا حَزْرًا مِنَ السَّمَاءِ ۲ اِنَّنِي مَوْجُودٌ فَاَنْتَظِرُ“ ۱  
(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۳)

۱ (ترجمہ از مرتب) ۱ میں ہی رحمن ہوں۔ ۲ میرا بندہ رسوا نہیں کیا جاتا اور نہ اسے ذلیل کیا جاتا ہے۔ ۳ تیرا عشق  
قائم ہے اور تیرا تعلق ہمیشہ رہنے والا ہے۔

۲ (ترجمہ) ۱ ہم تجھے ایک حلیم لڑکے کی خوشخبری دیتے ہیں۔ ۲ وہ مبارک احمد کی شبیہ ہوگا۔

(بدرمورخہ ۱۳/ اکتوبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۴)

۳ (ترجمہ) ۱ میں موجود ہوں انتظار کرو۔

۲ (ترجمہ از ناشر) ۲ میں موجود ہوں مجھے تلاش کرو مجھے پالے گا۔

۵ (نوٹ از ناشر) الحکم مورخہ ۲۳/ اکتوبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۳ اور بدرمورخہ ۲۴/ اکتوبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۴ میں یہاں  
”لَا تُهَدُّ“ کی بجائے ”لَا يُهَدُّ“ تحریر ہے نیز الہام نمبر ۳ و ۴ کی تاریخ نزول ۲۱/ اکتوبر ۱۹۰۷ء درج ہے۔

۶ (ترجمہ) تیری بنا توڑی نہ جائے گی اور تورب کریم سے دیا جائے گا۔ (بدرمورخہ ۲۴/ اکتوبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۴)

۷ (ترجمہ از مرتب) ۴ ہم نے تجھ سے تیرا بوجھ اتار دیا جس نے تیری پیچھے توڑ دی تھی اور تیرے ذکر کو بلند کر دیا۔

۵ (ترجمہ) ۱ جس نے میرے ولی کے ساتھ دشمنی کی گویا آسمان سے گرا۔ ۲ میں موجود ہوں انتظار کرو۔

(بدرمورخہ ۲۴/ اکتوبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۴)

۹ (نوٹ از ناشر) حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ ”اِنَّنِي مَوْجُودٌ“ کا الہام ان لوگوں کے جواب میں معلوم  
ہوتا ہے جو خدا کے مرسل کے مقابل پر ایسی شوخی اور تکذیب سے پیش آتے ہیں کہ گویا خیال کرتے ہیں کہ خدا موجود نہیں۔

۲۷ اکتوبر ۱۹۰۷ء ”آپ کے لڑکا پیدا ہوا۔<sup>۱</sup> وَاِمَّا تَرَيَنَّ اَحَدًا مِّمُّهُمْ“<sup>۲</sup>

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۴)

اکتوبر ۱۹۰۷ء (الف) ”اُرِيكَ مَا اُرِيكَ وَمِنْ عَجَائِبِ مَا يُرِيضِيكَ-رُدِّ اِلَيْهَا رَوْحُهَا وَرِيحَانُهَا- اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ“<sup>۳</sup>

فرمایا۔ بعض متوحش خوابیں بھی ہیں جیسا کہ بعض کو قبرستان میں دفن کیا۔ ایک گوسپند مسلوخ دیکھا۔ معلوم نہیں اس کی حقیقت کیا ہے اور کون سا محل ہے۔“

(بدرجلد ۶ نمبر ۴۴ مورخہ ۱۳ اکتوبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۴۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۳۹ مورخہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۱)

(ب) ”یہ بھی دیکھا کہ گھر میں ہمارے ایک بکرا ذبح کیا ہوا کھال اُتاری ہوئی ایک جگہ لٹک رہا ہے۔

پھر دیکھا کہ ایک ران لٹک رہی ہے۔ یہ سب بعض موتوں کی طرف اشارات ہیں۔“

(مکتوب بنام نواب محمد علی خان صاحبؒ۔ مکتوبات احمد جلد دوم صفحہ ۳۱۸ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

۱۹۰۷ء (الف) ”وَيَنْصُرْكَ رِجَالٌ نُّوحِي اِلَيْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ- يَأْتُوْنَ مِنْ كُلِّ فَجِّ عَمِيْقٍ-

یعنی تیری مدد وہ لوگ کریں گے جن کے دلوں میں ہم الہام کریں گے۔ وہ دُور دراز جگہوں سے تیرے

پاس آویں گے۔

بقیہ حاشیہ۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں موجود ہوں۔ معلوم ہوتا ہے کہ آسمان پر کچھ ہو رہا ہے کیونکہ خدا تعالیٰ جانتا ہے

کہ کس قدر بے جا حملے اور حد سے زیادہ زبان درازیاں ہو رہی ہیں۔“

(بدرمورخہ ۲۴ اکتوبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۴)

۱ (نوٹ از ناشر) بدرمورخہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۴ اور الحکم مورخہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۱ میں اس کی

وضاحت میں لکھا ہے۔ ”یعنی آئندہ کسی وقت لڑکا پیدا ہوگا۔“

۲ (ترجمہ) ۲ اور اگر مخالفین یا معترضین میں سے تیرے پاس کوئی آوے (تَرَيَنَّ کے اس جگہ یہی معنی ہیں)۔

(بدرمورخہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۴)

۳ (ترجمہ) میں تجھے دکھاؤں گا جو کچھ دکھاؤں گا اور نیز وہ باتیں دکھاؤں گا جن سے تو خوش ہوگا۔ یعنی تمہاری بیوی

کی طرف تازگی اور تازہ زندگی واپس کی گئی۔ تحقیق اللہ اُن لوگوں کے ساتھ ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور نیکی

(بدرمورخہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۴)

کرتے ہیں۔

اس جگہ استعارہ کے رنگ میں خدا تعالیٰ نے مجھے بیت اللہ سے مشابہت دی کیونکہ آیت یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا فِي مَالِكُم مَّا تَدْرَبُونَ وَمَنْ يَتَّبِعْهُ يَكْفُرْ فَإِنَّ اللَّهَ يَكْفُرُ عَنِ الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ (اشتبہار ۵/ نومبر ۱۹۰۷ء زیر عنوان ”تبرہ“ مجموعہ اشتہارات جلد ۳ صفحہ ۲۶۵ مطبوعہ ۲۰۱۸ء)

(ب) اور پھر فرمایا۔ ”تیرے مخالفوں کا اخزاء اور اثناء تیرے ہی ہاتھ سے مقدر تھا یعنی جو لوگ تجھے رسوا اور ہلاک کرنا چاہتے ہیں وہ آپ ہی رسوا اور ہلاک ہوں گے۔“

(اشتبہار ۵/ نومبر ۱۹۰۷ء مجموعہ اشتہارات جلد ۳ صفحہ ۲۶۵ مطبوعہ ۲۰۱۸ء)

(ج) ”اور پھر فرمایا۔

إِنِّي أَنَا رَبُّكَ الرَّحْمَنُ ذُو الْعِزِّ وَالسُّلْطَانِ. مَنْ عَادَى وَ لِيَّالِي فَكَأَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَاءِ. إِنِّي مَوْجُودٌ فَانْتَظِرْ. سَيَنَالُهُمْ غَضَبٌ مِنْ رَبِّهِمْ. وَمَا كُنَّا مُعَدِّ بَيْنَ حَتَّى نَبْعَثَ رَسُولًا. قَدْ أَفْلَحَ مَنْ زَكَّاهَا وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسَّاهَا. قُلْ إِنِّي أُمِرْتُ لَكُمْ فَاذْعَبُوا مَا تَوْمَرُونَ. أَلْيَوْمَ يَوْمَ الْبَرَكَاتِ. يَا عَبْدَ اللَّهِ إِنِّي مَعَكَ. وَالصُّحَى وَالْبَيْلِ إِذَا سَجَى مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَى.

یعنی میں رحمن ہوں صاحب عزت اور سلطنت۔ جو میرے ولی سے دشمنی کرے گویا وہ آسمان سے گر گیا۔ میں موجود ہوں پس میرے فیصلہ کا تو منتظر رہ۔ جو لوگ عداوت سے باز نہیں آتے عنقریب ان پر غضب الہی نازل ہوگا۔ ہم عذاب نازل نہیں کرتے مگر اس حالت میں کہ جب پہلے رسول آ جاوے۔ یعنی دنیا پر عذاب شدید نازل ہونا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ رسول آ گیا ہے اور پھر فرمایا کہ عذاب سے وہ لوگ نجات پائیں گے جنہوں نے دلوں کو پاک کیا اور وہ لوگ سزا پائیں گے جنہوں نے اپنے نفسوں کو گندہ کیا..... ان کو کہہ دے کہ میں تمہارے لئے مامور ہو کر آیا ہوں۔ پس وہی کرو جو میں حکم کرتا ہوں۔ یہ برکت کے دن ہیں ان کا قدر کرو۔ اے خدا کے بندے میں تیرے ساتھ ہوں۔ مجھے روزِ روشن کی قسم ہے اور اس رات کی جو تاریک ہو۔ جو تیرے رب نے تجھے دشمن نہیں پکڑا۔“ (اشتبہار مورخہ ۵/ نومبر ۱۹۰۷ء مجموعہ اشتہارات جلد ۳ صفحہ ۲۶۵، ۲۶۶ مطبوعہ ۲۰۱۸ء)

(د) اور پھر فرمایا۔ ”میں تیری نسل کو جڑ سے معدوم نہیں کروں گا بلکہ جو کچھ کھویا گیا وہ تجھے

خداے کریم واپس دے گا۔“ (اشتہار ۵ نومبر ۱۹۰۷ء مجموعہ اشتہارات جلد ۳ صفحہ ۳۶۶ مطبوعہ ۲۰۱۸ء)

(ھ) ”اور پھر اُردو میں فرمایا کہ۔

”ہر ایک حال میں تمہارے ساتھ موافق ہوں اور تیرے منشاء کے مطابق۔“

(اشتہار ۵ نومبر ۱۹۰۷ء مجموعہ اشتہارات جلد ۳ صفحہ ۳۶۶ مطبوعہ ۲۰۱۸ء)

(و) ”اور پھر فرمایا۔

لَكُمْ الْبُشْرَى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا - خَيْرٌ وَنُصْرَةٌ وَفَتْحُ انْشَاءِ اللّٰهِ تَعَالَى - وَضَعْنَا عَنْكَ  
وَدَّرَكَ الَّذِي أَنْقَضَ ظَهْرَكَ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ - اِنِّي مَعَكَ ذِكْرُكَ فَادْكُرْنِي - وَسِعَ  
مَكَانَكَ - حَانَ أَنْ نُعَانَ وَتُرْفَعُ بَيْنَ النَّاسِ - اِنِّي مَعَكَ يَا اِبْرَاهِيْمُ - اِنِّي مَعَكَ وَمَعَ  
اَهْلِكَ - اِنَّكَ مَعَ وَاَهْلِكَ - اِنِّي اَنَا الرَّحْمٰنُ فَاَنْتَظِرْ - قُلْ يَا خُذْكَ اللّٰهُ.

یعنی تمہارے لئے دُنیا اور آخرت میں بشارت ہے۔ تیرا انجام نیک ہے۔ خیر ہے اور نصرت اور فتح انشاء اللہ تعالیٰ۔ ہم تیرا بوجہ اُتار دیں گے جس نے تیری کمر توڑ دی اور تیرے ذکر کو اُنچا کر دیں گے۔ میں تیرے ساتھ ہوں۔ میں نے تجھے یاد کیا ہے سو تو مجھے بھی یاد کر اور اپنے مکان کو وسیع کر دے۔ وہ وقت آتا ہے کہ تو مدد دیا جاوے گا اور لوگوں میں تیرا نام عزت اور بلندی سے لیا جائے گا۔ میں تیرے ساتھ ہوں اے ابراہیم۔ میں تیرے ساتھ ہوں اور ایسا ہی تیرے اہل کے ساتھ۔ اور تو میرے ساتھ ہے اور ایسا ہی تیرے اہل۔ میں رحمن ہوں میری مدد کا منتظر رہ اور اپنے دشمن کو کہہ دے کہ خدا تجھ سے مواخذہ لے گا۔

اور پھر آخر میں اُردو میں فرمایا کہ

میں تیری عمر کو بھی بڑھا دوں گا<sup>۱</sup>

۱ (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؒ) یہ پیشگوئی ڈاکٹر عبدالکیم خان مرتد کی پیشگوئی کے مقابل پر ہے جو اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے متعلق کی تھی اور حضورؐ کی یہ پیشگوئی اس طور پر پوری ہوئی کہ جب تک ڈاکٹر عبدالکیم خان نے اپنی پیشگوئی کو جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کی ایک میعاد بیان کی تھی، منسوخ نہ کر دیا اُس وقت تک اللہ تعالیٰ آپ کی عمر کو بڑھا تا گیا اور جب اُس نے ایک معین دن کے ساتھ اپنی پیشگوئی کو وابستہ کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے اسے دوسرے رنگ میں جھوٹا ثابت کیا۔ تفصیل اس کی یہ ہے کہ پہلے اس نے ۱۲ جولائی ۱۹۰۶ء کو

یعنی دشمن جو کہتا ہے کہ صرف جولائی ۱۹۰۷ء سے (لے کر) ۱۴ مہینے تک تیری عمر کے دن رہ گئے ہیں یا ایسا ہی جو دوسرے دشمن پیشگوئی کرتے ہیں ان سب کو میں جھوٹا کروں گا اور تیری عمر کو بڑھا دوں گا تا معلوم ہو کہ میں

بقیہ حاشیہ۔ یہ پیشگوئی شائع کی کہ

”مرزا مسرف ہے، کذاب ہے اور عتیار ہے۔ صادق کے سامنے شریفنا ہو جائے گا اور اس کی میعاد تین سال بتلائی گئی ہے۔“  
(کانادجال صفحہ ۵۰)

اس کے جواب میں حضرت اقدسؒ پر بذریعہ وحی یہ دعاناازل ہوئی۔ رَبِّ فَزِّقْ بَيْنَ صَادِقٍ وَ كَاذِبٍ  
اس کے بعد یکم جولائی ۱۹۰۷ء کو اُس نے لکھا۔

”اللہ نے اس (مرزا) کی شوخیوں اور نافرمانیوں کی سزا میں سہ سالہ میعاد میں سے جو ۱۱ جولائی ۱۹۰۹ء کو پوری ہوئی تھی دس مہینے اور گیارہ دن کم کر دیئے اور مجھے یکم جولائی ۱۹۰۷ء کو الہاماً فرمایا کہ مرزا آج سے چودہ ماہ تک بسزائے موت ہادیہ میں گرایا جائے گا۔“  
(اعلان الحق و اتمام الحجۃ و تکملہ صفحہ ۶ مؤلفہ مرتد مذکور)

اس کے مقابل پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اشتهار ۵ نومبر ۱۹۰۷ء (مجموعہ اشتہارات جلد ۳ صفحہ ۳۶۷ مطبوعہ ۲۰۱۸ء) میں اس کے متعلق مذکورہ بالا وحی الہی یعنی ”میں تیری عمر کو بھی بڑھا دوں گا۔“ شائع فرمائی۔ اس کے بعد مرتد مذکور نے ۱۶ فروری کو یہ اعلان کیا کہ۔

”مرزا ۲۱ ساون سنہ ۱۹۶۵ (مطابق ۴ اگست ۱۹۰۸ء) تک ہلاک ہو جائے گا۔“

(دیکھیے اعلان الحق و اتمام الحجۃ صفحہ ۲۶)

اس پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کے متعلق فرمایا کہ۔

”خدا نے اُس کی پیشگوئی کے مقابل پر مجھے خبر دی کہ وہ خود عذاب میں مبتلا کیا جائے گا اور خدا اُس کو ہلاک کرے گا اور میں اُس کے شر سے محفوظ رہوں گا۔“  
(چشمہ معرفت۔ روحانی خزائن جلد ۲۳ صفحہ ۷۳۷)

اس کے بعد مرتد مذکور نے ۸ مئی ۱۹۰۸ء کے خط کے ذریعہ سے اخبارات میں اعلان کیا کہ۔

”مرزا ۲۱ ساون سنہ ۱۹۶۵ (۴ اگست ۱۹۰۸ء) کو مرض مہلک میں مبتلا ہو کر ہلاک ہو جائے گا۔“

(پیپہ اخبار مورخہ ۱۵ مئی ۱۹۰۸ء و الہمدیٹ ۱۵ مئی ۱۹۰۸ء)

اس کے جواب میں حضورؐ نے فرمایا۔ ”اللہ تعالیٰ ظاہر کر دے گا کہ راستباز کون ہے۔“

(بدر جلد ۷ نمبر ۱۹، ۲۰ مورخہ ۲۳ مئی ۱۹۰۸ء صفحہ ۷)

سوال اللہ تعالیٰ نے مرتد مذکور کی پہلی تینوں پیشگوئیوں کی منسوخی کا اعلان خود اس کے قلم سے کروا کر اس کی آخری پیشگوئی کو جھوٹا

خدا ہوں، اور ہر ایک امر میرے اختیار میں ہے..... اس پیشگوئی کے ساتھ یہ پیشگوئی بھی ہے ایک سخت طاعون اس ملک میں اور دوسرے ممالک میں بھی آنے والی ہے جس کی نظیر پہلے کبھی نہیں دیکھی گئی۔ وہ لوگوں کو دیوانہ کی طرح کر دے گی۔ معلوم نہیں کہ اس سال یا آئندہ سال میں ظاہر ہوگی۔ مگر خدا مجھے مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ میں تجھے اور تمام ان لوگوں کو جو تیری چار دیواری کے اندر ہیں بچاؤں گا۔ گویا اس دن یہ گھرنوح کی کشتی ہوگا جو شخص اس گھر میں داخل ہو جائے گا وہ بچایا جائے گا۔“

(اشتہار ۵/ نومبر ۱۹۰۷ء۔ مجموعہ اشتہارات جلد ۳ صفحہ ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸ مطبوعہ ۲۰۱۸ء)

۲/ نومبر ۱۹۰۷ء ” اَنْتَ مِنْنِي بِمَنْزِلَةِ النَّجْمِ الثَّاقِبِ“<sup>۱</sup>

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۸)

۵/ نومبر ۱۹۰۷ء ” اَسَا هَبْ لَكَ عَلَمًا زَكِيًّا ۲ رَبِّ هَبْ لِي ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۳ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ اِسْمُهُ يَحْيٰى ۴ اَخَذَهُمُ اللّٰهُ ۵ بَقِي وَوَحْدًا لَا شَرِيكَ مَعَهُ ۵ قُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ

بقیہ حاشیہ۔ ثابت کر دیا اور وہ اس طرح پر کہ حضور کی وفات ۳/ اگست ۱۹۰۸ء کو نہیں بلکہ ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو ہوئی۔  
صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ وَكَانَ اللّٰهُ مَفْعُوْلًا۔

اور مرتد ڈاکٹر پر اس کی تمام پیشگوئیاں اُلٹ پڑیں۔ اُسے ۳۰/ اکتوبر ۱۹۰۶ء کو الہام ہوا تھا کہ ”مرزا پھیلپھٹے کے مرض سے ہلاک ہو گیا“، مگر وہ خود پھیپھڑے کے مرض سے ہلاک ہوا۔ اُس نے پیشگوئی کی تھی کی ”مرزا کی جڑ بنیاد اُکھڑ جائے گی۔“ (اعلان الحق صفحہ ۷) اور اپنے متعلق لکھا تھا۔ "You will succeed" یعنی تم کامیاب ہو جاؤ گے (اعلان الحق صفحہ ۷) سو اس کی اپنی جڑ بنیاد اُکھڑ گئی اور ایسی اُکھڑی کہ نام و نشان تک مٹ گیا۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کام میں اللہ تعالیٰ نے اس قدر برکت دی کہ آج رُوئے زمین کا کوئی خطہ ایسا نہیں جہاں آپ کے شیدائی نہ پائے جاتے ہوں۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی ذٰلِكَ۔

۱۔ (ترجمہ) تو مجھ سے بمنزلہ اس ستارے کے ہے جو قوت اور روشنی کے ساتھ شیطان پر حملہ کرتا ہے۔

(بدر مورخہ ۱۲/ دسمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

۲۔ (ترجمہ) ۱ میں ایک پاک اور پاکیزہ لڑکے کی خوش خبری دیتا ہوں۔ ۲ اے میرے خدا پاک اولاد مجھے بخش۔ ۳ میں تجھے ایک لڑکے کی خوش خبری دیتا ہوں جس کا نام یحییٰ ہے (معلوم ہوتا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ زندہ رہنے والا) ۴ خدا ان کو پکڑے گا اور یہ خدا کا بندہ اکیلا رہے گا اس کے ساتھ کوئی شریک نہ ہوگا۔ ۵ حق آگیا اور باطل

الْبَاطِلُ ۶ مَوْتُ قَرِيبٌ ۷ إِنَّ اللَّهَ يَحْبِلُ كُلَّ حَبْلٍ ۸ مَنْ خَدَاكَ خَدَاكَ النَّاسُ كُلَّهُمْ ۹ وَمَنْ أَذَاكَ أَذَى النَّاسِ جَمِيعًا ۱۰“  
 (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۶)  
 ۷/ نومبر ۱۹۰۷ء ” اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِأَصْحَابِ الْفِيلِ ۲- آمدنِ عیدِ  
 مبارکِ بادت ۳- عید تو ہے چاہے کرو یا نہ کرو۔“ ۳

بقیہ ترجمہ۔ بھاگ گیا۔ یعنی باطل بھاگ جائے گا۔ ۶ ایک شخص کی موت قریب ہے۔ ۷ خدا ہر ایک بوجھ کو آپ اٹھائے گا (اس کے معنی اب تک معلوم نہیں ہوئے۔ آئندہ خدا قادر ہے کہ تفصیل ظاہر کر دے) ۸ جو شخص تیری خدمت کرتا ہے اس نے ایسا کام کیا کہ گویا سارے جہان کی خدمت کی اور جو شخص تجھے دکھ دیتا ہے اُس نے ایسا کام کیا کہ گویا ساری دُنیا کو دکھ دیا۔  
 ۹ (ترجمہ) اتو دیکھے گا کہ تیرا رب اُن مخالفوں سے کیا کرے گا جو تیرے معدوم کرنے کے لئے حملے کرتے ہیں۔  
 ۱۰ (بدر مورخہ ۱۰ نومبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۲)

۱۱ (ترجمہ از مرتب) عید کا آنا تیرے لئے مبارک ہو۔

۱۲ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک خطبہ عید الفطر کے دوران میں اس الہام کی تفسیر و تشریح فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

”ایک تو اس الہام کے وقتی معنی تھے کہ اُس دن شبہ تھا آیا عید ہے یا نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس شبہ کو دور فرما دیا اور بتایا ”عید تو ہے چاہے کرو یا نہ کرو۔“ لیکن میرے نزدیک اس وحی کا صرف یہی مفہوم نہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ”چاہے کرو یا نہ کرو۔“ اور جس کام کے متعلق خود اللہ تعالیٰ فرمائے ”چاہے کرو یا نہ کرو“ صرف اس کے لئے خصوصیت سے الہام کرنا کوئی وجہ نہیں رکھتا۔ میرے نزدیک علاوہ اس مفہوم کے ایک اور لطیف نکتہ بھی اس میں بیان فرمایا گیا ہے اور وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی طرف اشارہ ہے۔ انبیاء کی بعثت بھی ایک عید ہو کرتی ہے۔ یعنی ان کی بعثت سے اللہ تعالیٰ کے فضل پھر دنیا پر نازل ہوتے ہیں اور دنیا میں ترقیات کا بیج ان کے ذریعہ بویا جاتا ہے۔ وہ ایک ایسا بیج ہوتے ہیں جو آہستہ آہستہ ترقی کر کے ایک اتنا بڑا درخت بن جاتا ہے جس کے پھلوں اور سایہ سے اہل دنیا مستفید ہوتے ہیں لیکن اکثر لوگوں کو وہ عید نظر نہیں آیا کرتی۔ لوگ عام طور پر اس سے منہ پھیر لیتے ہیں..... یہ فقرہ کہ ”عید تو ہے چاہے کرو یا نہ کرو“ اس میں اس عید کی طرف اشارہ ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی عید ہے، اور اس کا یہ مطلب نہیں کہ چاہے یہ کرو یا نہ کرو ایک ہی بات ہے بلکہ یہ اسی طرح کہا گیا ہے جیسے کہتے ہیں

اس کے بعد ایک اور الہام ہے جس کے اظہار کی اجازت نہیں شاید بعد میں اجازت ہو جائے۔ اس کا پہلا فقرہ یہ ہے۔ ”دیکھ میں ایک نہایت چھپی ہوئی بات پیش کرتا ہوں۔“

(بدرجلد ۶ نمبر ۲۶ مورخہ ۱۰ نومبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۲)

(اسی الہام کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت نواب محمد علی خان صاحب رضی اللہ عنہ کو اپنے ایک مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں)

”نہایت خوفناک امر جو ہر وقت دل کو غمناک کرتا رہتا ہے ایک پیشگوئی ہے جو چند دفعہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہو چکی ہے۔ میں نے بجز گھر کے لوگوں کے کسی پر اس کو ظاہر نہیں کیا۔ اس پیشگوئی کے ایک حصہ کا حادثہ ہم میں اور آپ میں مشترک ہے۔ بہت دعا کرتا ہوں کہ خدا اس کو ٹال دے اور دوسرے حصہ کا حادثہ خاص ہم سے اور ہمارے گھر کے کسی شخص سے متعلق ہے۔“

(مکتوب بنام نواب محمد علی خان صاحب<sup>۱</sup>۔ مکتوبات احمد جلد ۲ صفحہ ۳۱۸ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

**۱۰ نومبر ۱۹۰۷ء** ”ایک و با پڑے گی۔“

(فرمایا) معلوم نہیں یہ کس قسم کی و با ہوگی۔“

(بدرجلد ۶ نمبر ۲۶ مورخہ ۱۰ نومبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۲۰ مورخہ ۱۰ نومبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۲)

**نومبر ۱۹۰۷ء** ”اَقْدَفَ فِي قُلُوبِهِمُ الرُّعْبَ ۲ وَعَدَّ غَيْرَ مَكْدُوبٍ“<sup>۱</sup>

(بدرجلد ۶ نمبر ۲۷ مورخہ ۲۱ نومبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۲۲ مورخہ ۲۲ نومبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

**نومبر ۱۹۰۷ء** ”اِنِّي مَعَكَ ذَكَرْتُكَ فَاذْكُرْنِي ۲ وَسَبِّحْ مَكَانَكَ ۳ حَانَ اَنْ تُعَانَ وَتُرْفَعَ“

بقیہ حاشیہ۔ ”ہے تو سچا چاہے مانو یا نہ مانو“۔ یعنی اس سے فائدہ اٹھانا نہ اٹھانا تمہارا کام ہے ہم نے چیز مہیا کر دی ہے..... اس الہام میں اللہ تعالیٰ نے علم النفس کا ایک عجیب نکتہ بیان فرمایا ہے یعنی عید کرنا یا نہ کرنا انسان کے اندر کے احساسات پر منحصر ہے، صرف سامان کا موجود ہونا عید منانے کے لئے کافی نہیں ہوتا بلکہ ان کا اختیار کرنا بھی ضروری ہوتا ہے۔“

(الفضل مورخہ ۱۹ مارچ ۱۹۲۹ء صفحہ ۵۔ خطبہ عید الفطر فرمودہ ۱۳ مارچ ۱۹۲۹ء)

۱ (ترجمہ) اخدا تعالیٰ نے اُن کے دلوں میں رعب ڈال دیا۔ ۲ یہ ایسا وعدہ ہے جو جھوٹا نہ ہوگا۔ یعنی ضرور پورا ہو کر رہے گا۔

۳ (ترجمہ) ۱ میں تیرے ساتھ ہوں۔ میں نے تجھے یاد کیا ہے سو تو مجھے بھی یاد کر۔ ۲ اور اپنے مکان کو وسیع کر دے۔ ۳ وہ وقت آتا ہے کہ تو مدد دیا جاوے گا اور لوگوں میں تیرا نام عزت اور بلندی سے



بَيْنَ النَّاسِ. ۴ اِنِّى مَعَكَ يَا اِبْرَاهِيْمُ. ۵ اِنِّى مَعَكَ وَ مَعَ اَهْلِكَ. ۶ اِنَّكَ مَعِي وَ اَهْلَكَ. ۷ قُلْ  
يَا اُخْذُكَ اللهُ. ۸ اِنِّى اَنَا الرَّحْمٰنُ فَاَنْتَظِرْ. ۹ میں نے تیری عمر کو بھی بڑھا دیا ہے۔“

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۵)

۱۳ / نومبر ۱۹۰۷ء ” اَعْسَى اَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا وَ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَ عَسَى اَنْ تُحِبُّوا شَيْئًا وَ هُوَ  
شَرٌّ لَّكُمْ وَ اللهُ اَعْلَمُ وَ اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ. ۲ سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَبِّ رَحِيْمٍ. ۳ اِنَّ اللهَ عَلَى كُلِّ  
شَيْءٍ قَدِيْرٌ. ۴ اَعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى“<sup>۱</sup>

۲۱ / نومبر ۱۹۰۷ء ” الہام۔ ۱ دَخَلْتُمُ الْجَنَّةَ وَ مَا عَلِمْتُمْ مَا الْجَنَّةُ. ذٰلِكَ الْيَوْمُ الْاٰخِرُ.<sup>۲</sup>  
۲ بلاءِ ناگہانی۔ ۳ یارب فتح۔“

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۷)

۲۶ / نومبر ۱۹۰۷ء ” ا بلاءِ ناگہانی۔

۲ ایک عربی لفظ نَجْرٰى الہام ہوا جس کے معنی ہیں تو اُن کی چیخیں سنے گا۔ ۳ یا اللہ فتح۔“

(الحکم جلد ۱۱ نمبر ۴۳ مورخہ ۳۰ نومبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۱۱۔ بدر جلد ۶ نمبر ۴۸ مورخہ ۲۸ نومبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۴)

۲۹ / نومبر ۱۹۰۷ء ” اِنَّهَا صَنَعُوْا كَيْدٌ سَاجِرٍ. وَ لَا يُفْلِحُ السَّاجِرُ حَيْثُ اَتٰى.<sup>۳</sup>

(فرمایا) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی قوم یا گروہ اپنے دقت نکر سے میدانِ مقابلہ میں سلسلہ کی عظمت

بقیہ ترجمہ۔ لیا جائے گا۔ ۴ میں تیرے ساتھ ہوں اے ابراہیم۔ ۵ میں تیرے ساتھ ہوں اور ایسا ہی تیرے اہل کے  
ساتھ۔ ۶ اور تو میرے ساتھ ہے اور ایسا ہی تیرے اہل کے۔ ۷ اور اپنے دشمن کو کہہ دے کہ خدا تجھ سے مواخذہ لے گا۔ ۸ میں  
رحمن ہوں میری مدد کا منتظر رہ۔

(الحکم مورخہ ۱۰ نومبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۶)

۱ (ترجمہ از ناشر) ا بچید نہیں کہ تم ایک چیز ناپسند کرو اور وہ تمہارے لئے بہتر ہو۔ اور ممکن ہے کہ ایک چیز تم پسند کرو  
لیکن وہ تمہارے لئے شر انگیز ہو۔ اور اللہ سب سے زیادہ جانتا ہے جبکہ تم نہیں جانتے۔ ۲ سلام کہا جائے گا رب رحیم کی  
طرف سے۔ ۳ یقیناً اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔ ۴ انصاف کرو یہ تقویٰ کے سب سے زیادہ قریب ہے۔

۵ (ترجمہ از مرتب) ا تم داخل ہو گے بہشت میں اور تم جانتے ہو کہ کیا چیز ہے بہشت، یہ آخری دن ہے۔

۶ (ترجمہ از مرتب) تحقیق جو کچھ انہوں نے بنایا ہے ایک دھوکے کا منصوبہ ہے اور دھوکہ باز کامیاب نہیں ہو سکتا  
جس راہ سے بھی وہ آئے۔

کو مٹانا چاہتی ہے مگر خدا تعالیٰ اسے با مراد نہیں کرے گا بلکہ حق کی عظمت ظاہر ہوگی۔“

(الحکم جلد ۱۱ نمبر ۴۳ مورخہ ۳۰ نومبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۱۱)

۲/ دسمبر ۱۹۰۷ء (الف) ”الہام۔ اِیُّ مَعَكَ وَمَعَ اَهْلِكَ ۲ اَحْمِلُ اَوْ زَارَكَ ۳۔ میں تیرے ساتھ اور تیرے تمام پیاروں کے ساتھ ہوں۔ ۴ اِنَّ اللّٰهَ یَحْمِلُ کُلَّ حِمْلٍ“<sup>۱</sup>

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۸)

(ب) ”جب میں مضمون ختم کر چکا تو ساتھ ہی مجھ کو یہ الہام خدا کی طرف سے ہوا تھا۔

اِنَّهُمْ مَّا صَنَعُوا هُوَ کَیْدٌ سَاجِرٍ وَلَا یُفْلِحُ السَّاجِرُ حَیْثُ اَتٰی۔ اَنْتَ مِیْنٰی بِمَنْزِلَةِ النَّجْمِ الثَّاقِبِ۔

(ترجمہ) آری یہ لوگوں نے جو یہ جلسہ تجویز کیا ہے یہ مکار لوگوں کی طرح ایک مکر ہے اور اس کے نیچے ایک شرارت اور بدنیتی مخفی ہے مگر فریب کرنے والا میرے ہاتھ سے کہاں بھاگے گا۔ جہاں جائے گا میں اس کو پکڑوں گا اور میرے ہاتھ سے چھٹکارا نہیں پائے گا۔ تو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ وہ ستارہ جو شیطان پر گرتا ہے۔“  
(اشتہار ۱۵ مئی ۱۹۰۸ء بعنوان باعث تالیف کتاب ہذا مندرجہ چشمہ معرفت۔ روحانی خزائن جلد ۲۳ صفحہ ۷)

(ج) ”اِنَّهُمْ مَّا صَنَعُوا هُوَ کَیْدٌ سَاجِرٍ وَلَا یُفْلِحُ السَّاجِرُ حَیْثُ اَتٰی۔ اَنْتَ مِیْنٰی بِمَنْزِلَةِ رُوْحِیْ۔ اَنْتَ مِیْنٰی بِمَنْزِلَةِ النَّجْمِ الثَّاقِبِ۔ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ۔“<sup>۲</sup>  
(ضمیمہ چشمہ معرفت۔ روحانی خزائن جلد ۲۳ صفحہ ۳۶)

۱ (ترجمہ) میں تیرے ساتھ اور تیرے اہل کے ساتھ ہوں۔ ۲ میں تیرے بوجھ اٹھاؤں گا۔

(بدر مورخہ ۱۹ نومبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۴)

۳ (ترجمہ) ۴ خدا ہر ایک بوجھ کو آپ اٹھائے گا۔  
۳ (نوٹ از مولانا عبداللطیف بہاولپوری) یعنی وہ مضمون جو قادیان میں آریوں کے مذہبی جلسہ میں سنانے کے لئے لکھا گیا تھا اور یہ مضمون چشمہ معرفت کے آخر میں بطور ضمیمہ شامل ہے۔

۴ (ترجمہ) جو کچھ انہوں نے بنایا ہے وہ ساحر کی تدبیر ہے اور ساحر کسی راہ سے آئے وہ کامیاب نہیں ہوگا۔ تو مجھ سے بمنزلہ میری رُوح کے ہے۔ تو مجھ سے بمنزلہ اُس ستارے کے ہے جو قوت اور روشنی کے ساتھ شیطان پر حملہ کرتا ہے۔ حق آگیا اور باطل بھاگ گیا۔

(نوٹ از مولانا جلال الدین شمس) یہ الہامات اُس لیکچر کی تصنیف کے وقت ہوئے جو ۳ دسمبر ۱۹۰۷ء کو

لاہور میں پڑھا گیا۔

۱۹ دسمبر ۱۹۰۷ء ” اِنِّیْ مَعَكَ یَا مَسْرُوْرٌ ۲ وَقَعَ وَاقِعٌ وَهَلَكَ هَالِكٌ ۳ اَنْتَ مِنْنِیْ بِمَنْزِلَتِیْ۔  
 ۴ اَنْتَ مِنْنِیْ بِمَنْزِلَةِ رُوْحِیْ ۵ اَنْتَ مِنْنِیْ بِمَنْزِلَةِ وَاوَلِیِّیْ ۶ اَنْتَ مِنْنِیْ بِمَنْزِلَةِ عَرْشِیْ ۷ اَنْتَ  
 مِنْنِیْ بِمَنْزِلَةِ تَوْحِیْدِیْ وَ تَفْرِیْدِیْ ۸ اَنْتَ مِنْنِیْ بِمَنْزِلَةِ النَّجْمِ الثَّاقِبِ ۹ اَنْتَ مِنْنِیْ  
 بِمَنْزِلَةِ الرُّحِیْ ۱۰ وَضَعْنَا النَّاسَ تَحْتَ اَقْدَامِکَ ۱۱ وَ وَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَکَ الَّذِیْ اَنْقَضَ  
 ظَهْرَکَ وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ ۱۲ اِنِّیْ مَعَكَ یَا مَسْرُوْرٌ ۱۳ وَقَعَ وَاقِعٌ وَ هَلَكَ هَالِكٌ ۱۴ اِنَّ  
 اللّٰهَ یُوَجِّحُ اَجَلًا مُّسْمًی ۱۵ اِنَّمَا هُمْ فِیْ شِقَاقٍ ۱۶ فَسَیْکْفِیْکُمْهُمُ اللّٰهُ ۱۷ اُجِیْبْ دَعْوَتَکَ ۱۸  
 سُرِّیْهِمْ اَیَاتِیْ فِی الْاَفَاقِ وَ فِیْ اَنْفُسِهِمْ ۱۹ اُجِیْبْ دَعْوَتَکُمْ ۲۰ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ  
 قَدِیْرٌ ۲۱ اِنِّیْ اَنَا رَبُّکَ الْاَعْلٰی ۲۲ اِخْتَرْتُ لَکَ مَا اِخْتَرْتُ ۲۳ سَأْرِیْهِمْ اَیَاتِیْ فِی الْاَفَاقِ وَ فِی  
 اَنْفُسِهِمْ ۲۴“

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۰ تا ۲۱)

دسمبر ۱۹۰۷ء ” اِنِّیْ مَعَكَ وَ مَعَ اَهْلِکَ اَحْبِلْ اَوْزَارَکَ ۲ میں تیرے ساتھ

۱ (ترجمہ از ناشر) اے مسرور میں تیرے ساتھ ہوں۔ ۲ ایک واقعہ وقوع میں آئے گا اور ایک ہلاک ہونے  
 والا ہلاک ہوگا۔ ۳ تو میرے نزدیک بمنزلہ میری ذات کے ہے۔ ۴ تو مجھ سے بمنزلہ میری روح کے ہے۔ ۵ تو مجھ سے  
 بمنزلہ میرے بیٹے کے ہے۔ ۶ تو مجھ سے بمنزلہ میرے عرش کے ہے۔ ۷ تو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ میری توحید اور  
 تفرید۔ ۸ تو مجھ سے بمنزلہ اس ستارے کے ہے جو قوت اور روشنی کے ساتھ شیطان پر حملہ کرتا ہے۔ ۹ تو مجھ سے بمنزلہ  
 چکی کے ہے۔ ۱۰ ہم نے لوگوں کو تیرے قدموں کے نیچے رکھ دیا۔ ۱۱ ہم نے تجھ سے وہ بوجھ اٹھا دیا جس نے تیری پیٹھ  
 توڑ دی تھی اور تیرے ذکر کو بلند کیا۔ ۱۲ اے مسرور میں تیرے ساتھ ہوں۔ ۱۳ ایک واقعہ وقوع میں آئے گا اور ایک  
 ہلاک ہونے والا ہلاک ہوگا۔ ۱۴ یقیناً اللہ تعالیٰ مقرر مدت کو موخر کر دے گا۔ ۱۵ وہ تو صرف اختلاف کا شکار ہیں۔  
 ۱۶ خدا تعالیٰ (دشمنوں کے مقابل پر) تجھے کافی ہے۔ ۱۷ میری تیری دعا قبول کروں گا۔ ۱۸ عنقریب ہم ان کو گرد و نواح  
 میں ان کی ذات میں اپنے نشانات دکھائیں گے۔ ۱۹ میں تم دونوں کی دعا قبول کروں گا۔ ۲۰ یقیناً اللہ تعالیٰ ہر شے پر  
 قادر ہے۔ ۲۱ میں تیرا رب اعلیٰ ہوں۔ ۲۲ میں نے تیرے لئے وہ امر پسند کیا جو تو پسند کرتا ہے۔ ۲۳ عنقریب میں ان کو  
 ان کے گرد و نواح میں اور ان کی ذات میں اپنے نشان دکھاؤں گا۔

۲ (ترجمہ) ۱ میں تیرے ساتھ ہوں اور تیرے اہل کے ساتھ ہوں۔ میں تیرے بوجھ اٹھاؤں گا۔

اور تیرے تمام پیاروں کے ساتھ ہوں۔ ۳ اِنِّیْ مَعَكَ يَا مَسْرُوْرٌ ۴ وَقَعَ وَاِیْعٌ وَهَلَكَ هَالِكٌ۔  
 ۵ وَصَعْنَا النَّاسَ تَحْتَ اَقْدَامِكَ ۶ وَصَعْنَا عَنكَ وَزَرَكَ الَّذِیْ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ وَرَفَعْنَا لَكَ  
 ذِكْرَكَ۔ ۷ اُجِیْبَتْ دَعْوَتُكَ ۸ سَدْرِيْهِمْ اَيَاتِنَا فِي الْاَفَاقِ وَفِي اَنْفُسِهِمْ۔ ۹ اُجِیْبَتْ دَعْوَتُكُمْ۔  
 ۱۰ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۱۱ اِنِّیْ مَعَكَ يَا اِبْرَاهِيْمُ۔ ۱۲ اِنِّیْ اَنَا رَبُّكَ الْاَعْلٰی۔ ۱۳ اِخْتَرْتُ لَكَ  
 مَا اِخْتَرْتُ۔ ۱۴ بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید۔ ۱۵ ستائیس کو ایک واقعہ (ہمارے متعلق)

۱ (ترجمہ) ۱۳ اے مسرور میں تیرے ساتھ ہوں۔ ۴ ایک واقعہ وقوع میں آئے گا اور ہلاک ہونے والا ہلاک  
 ہوگا۔ ۵ ہم نے لوگوں کو تیرے قدموں کے نیچے رکھ دیا۔ ۶ ہم نے تجھ سے وہ بوجھ اٹھا دیا جس نے تیری پیٹھ توڑ دی تھی  
 اور تیرے ذکر کو بلند کیا۔ ۷ تیری دعا قبول کی گئی۔ ۸ عنقریب ہم ان کو نشانات دکھلائیں گے گردنوں اور خود ان  
 میں۔ ۹ تم دونوں کی دعا قبول کی گئی۔ ۱۰ تحقیق اللہ تعالیٰ ہر بات پر قادر ہے۔ ۱۱ میں تیرے ساتھ ہوں اے ابراہیم!  
 ۱۲ میں تیرا رب اعلیٰ ہوں۔ ۱۳ میں نے تیرے لئے وہ امر پسند کیا جو تو نے اپنے لئے پسند کیا۔

(بدر مورخہ ۱۹ دسمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۵۴، ۵۵)

۲ (ترجمہ از مرتب) ۱۴ خوشی و خرمی سے چل کہ تیرا وقت قریب آ گیا۔

۳ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؒ) حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک مکتوب میں بھی جو نواب محمد علی خان  
 صاحبؒ آف مالیر کوئلہ کو بھیجا تحریر فرمایا۔

”دوسرے نہایت خوفناک امر جو ہر وقت دل کو غمناک کرتا رہتا ہے ایک پیشگوئی ہے جو چند دفعہ  
 خدا تعالیٰ کی طرف سے ہو چکی ہے۔ میں نے بجز گھر کے لوگوں کے کسی پر اس کو ظاہر نہیں کیا۔ اس پیشگوئی کے  
 ایک حصہ کا حادثہ ہم میں اور آپ میں مشترک ہے۔ بہت دُعا کرتا ہوں کہ خدا اس کو ٹال دے اور دوسرے  
 حصہ کا حادثہ خاص ہم سے اور ہمارے گھر کے کسی شخص سے متعلق ہے۔ یہ بھی الہام کسی حصہ کی نسبت ہے کہ  
 ۲۷ تاریخ کو وہ واقعہ ہوگا۔ نہیں معلوم کس مہینہ کی تاریخ اور کون سا سن ہے۔“

(مکتوب بنام نواب محمد علی خان صاحبؒ۔ مکتوبات احمد جلد ۲ صفحہ ۳۱۸ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

واقعات نے بتا دیا کہ یہ تاریخ ۲۷ مئی ۱۹۰۸ء کی تھی جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جنازہ قادیان

میں پڑھایا گیا۔

۱۶ اَللّٰهُ خَيْرٌ وَّ اَبْفٰی۔ ۱۷ خوشیاں منائیں گے۔ ۱۸ بَعْدَ سَنَةٍ وَّ اِحْدٰیۃ۔ ۱۹ صَلَوٰتِكَ خَيْرٌ وَّ اَبْفٰی۔  
 ۲۰ اِنَّ صَلَوٰتِكَ سَكَنٌ لَّهُمْ۔ ۲۱ دَخَلْتُمْ الْجَنَّةَ وَّ مَا عَلِمْتُمْ مَا الْجَنَّةُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ الْاٰخِرُ۔“<sup>۲</sup>

(بدرجلد ۶ نمبر ۵۱ مورخہ ۱۹ دسمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۴، ۵۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۴۶ مورخہ ۲۴ دسمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۴)

۱۱ دسمبر ۱۹۰۷ء ”بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید۔“<sup>۳</sup>

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۰)

۱۵ دسمبر ۱۹۰۷ء ”خوشیاں منائیں گے۔ بَعْدَ سَنَةٍ وَّ اِحْدٰیۃ۔“

ستاکیں کو ایک واقعہ ہمارے متعلق۔ صَلَوٰتِكَ خَيْرٌ وَّ اَبْفٰی۔“ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۰)

۲۰ دسمبر ۱۹۰۷ء (الف) ”آج ہماری بخت بیداری۔ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ۔“

خدا نے اُسے لیا۔ وَاللّٰهُ! وَاللّٰهُ خَدَانِ سَيِّدَهَا كَمَا اَوَّلًا۔“<sup>۴</sup> (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۰)

(ب) ”وقت رسید۔“<sup>۵</sup>

(بدرجلد ۶ نمبر ۵۲ مورخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۴۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۴۶ مورخہ ۲۴ دسمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۴)

۱۔ (ترجمہ از مرتب) ۱۶ اللہ تعالیٰ بہتر ہے اور باقی رہنے والا ہے۔ ۱۸ ایک سال کے بعد۔ ۱۹ تیری عبادت بہتر اور باقی رہنے والی ہے۔

۲۔ (ترجمہ) ۲۰ تیری دعائے آرام کا موجب ہے۔ ۲۱ تم داخل ہو گے بہشت میں اور تم جانتے ہو کہ کیا چیز ہے بہشت، یہ آخری دن ہے۔

۳۔ (ترجمہ از مرتب) خوشی و خرمی سے چل کہ تیرا وقت قریب آ گیا۔

۴۔ (ترجمہ) تحقیق تیرا دشمن جو ہے وہی اُتر ہے۔

۵۔ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۴ اور الحکم مورخہ ۲۴ دسمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۴ میں اس الہام کے الفاظ یوں درج ہیں۔

”وَاللّٰهُ! وَاللّٰهُ! سِدِّهَا هُوَ يَأْ اَوَّلًا۔“

(یہ پنجابی فقرہ ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ کج طبع آدمی درست ہو گیا ہے۔)

(بدر مورخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۴)

۶۔ (ترجمہ) وقت آ گیا۔

## ایام جلسہ ۱۹۰۷ء ”يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ أَطْعِمُوا الْجَائِعَ وَالْمُعْتَرَّ“<sup>۱</sup>

(بدرجلد ۷ نمبر ۱ مورخہ ۹ جنوری ۱۹۰۸ء صفحہ ۱۔ الحکم جلد ۱۲ نمبر ۱ مورخہ ۲ جنوری ۱۹۰۸ء صفحہ ۳)

۱۔ (ترجمہ) یعنی اے نبی! بھوکوں اور سولیوں کو کھانا کھلاؤ۔  
 ۲۔ (نوٹ از حضرت مرزا بشیر احمدؒ) ”بعض مہمانوں کو (سالانہ جلسہ ۱۹۰۷ء کے موقع پر۔ مرتب) ایک دن کھانا بہت دیر میں ملا۔ روٹی کافی تیار تھی مگر جگہ تنگ تھی اور تھوڑے آدمی ایک وقت میں کھا سکتے تھے اس واسطے بہت دیر ہوگئی اور بعض مہمان بغیر کھانا کھانے کے سونے کے کمروں میں چلے گئے..... تو ان کو یہ انعام ملا کہ خود خداوند عالم نے ان کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کیا اور براہ راست آسمان سے اللہ کے رسول کے پاس رات کو پیغام پہنچا کہ أَطْعِمُوا الْجَائِعَ وَالْمُعْتَرَّ بھوکے اور مُضطر کو کھانا کھلا۔ صبح سویرے حضورؐ نے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ رات بعض مہمان بھوکے رہے۔ اُسی وقت آپ نے ناظمان لنگر کو بلا یا اور بہت تاکید کی کہ مہمانوں کی ہر طرح سے خاطر داری کی جاوے اور ان کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہو۔“  
 (بدر مورخہ ۹ جنوری ۱۹۰۸ء صفحہ ۳)

حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب رضی اللہ عنہ اسی الہام کے متعلق فرماتے ہیں۔

”۲۸ دسمبر ۱۹۰۷ء کا واقعہ ہے کہ صبح کے آٹھ بجے کھانا کھانے کے بعد یہ عاجز جلسہ میں تقریروں کے سننے میں لگ گیا۔ اسی روز مسیح پاک کی تقریر بھی سنی اور خوب سیری حاصل ہوئی۔ نماز مغرب و عشاء (جمع کردہ) ادا کی اور مسجد مبارک میں حسب الارشاد مجلس معتمدین صدر انجمن کے جنرل اجلاس میں شامل ہونے کی غرض سے بیٹھ گیا کہ اجلاس کے بعد کھانا کھا لوں گا۔ اعلان کے مطابق اس میں جماعتوں کے صدر صاحبان اور سیکرٹریوں کی شمولیت ضروری تھی۔ میں اس وقت کمزور تھا۔ بھوکا تھا کہ صبح آٹھ بجے کھانا کھایا ہوا تھا۔ دن میں اور کچھ کھانے کو میسر نہ آیا تھا۔ بیس سالہ جوان تھا۔ شاید ایک آدھ کے سوا باقی تمام احباب سنتوں وغیرہ سے فارغ ہو کر مسجد سے چلے گئے تھے۔ اس حال کے پیش نظر نفس تقاضا کرتا تھا کہ اٹھ کر چلا جا کہ غالباً اراکین صدر انجمن احمدیہ کھانا کھانے کے لئے چلے گئے ہیں اور سب لوگ لنگر میں کھانا کھا رہے ہیں تو بھی جا کر کھانا کھا کر چلا آ۔ لیکن غریب دل ڈرا کہ مبادا غیر حاضر ہو جاؤں۔ بیٹھا رہا۔ بیٹھا رہا۔ پورے دو گھنٹے انتظار میں گزر گئے۔ بھوک نے بہت ستایا۔ قریباً پونے نو بجے معزز اراکین صدر انجمن اور چند احباب جماعت ہائے بیرون تشریف لے آئے۔ اجلاس شروع ہو کر پونے بارہ بجے رات ختم ہوا۔ خواہش خوراک از خود ختم ہوگئی کہ بھڑک کی طاقت ہی باقی نہ رہی تھی۔ مسجد سے نیچے اترا اور طوعاً و کرہاً لنگر کا رخ کیا جسے بند پایا۔ ناچار اپنی جائے قیام پر جو بیت المال کے کمروں میں تھی واپس آ کر سونے کو تھا کہ کسی نے دروازہ پر دستک دی کہ جس مہمان بھائی نے کھانا نہیں کھایا وہ لنگر خانہ میں جا کر کھانا کھالے۔ چنانچہ بندہ گیا اور جو کچھ ملا شکر کر کے کھا کر چلا آیا۔

کیم جنوری ۱۹۰۸ء ”دبدبہ خسرویم شد بلند زلزلہ در گور نظامی فگند<sup>۱</sup>

”إِنِّي مَعَكَ أَيَّتَمَّا تَذْهَبُ وَتَسِيرُ“<sup>۲</sup> (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۱)

بدرجلد ۷ نمبر ۳ مورخہ ۲۳ جنوری ۱۹۰۸ء صفحہ ۴۔ الحکم جلد ۱۲ نمبر ۶ مورخہ ۲۲ جنوری ۱۹۰۸ء صفحہ ۱۰)

۲ جنوری ۱۹۰۸ء (الف) ”إِنِّي مَعَكَ وَمَعَ أَهْلِكَ“<sup>۳</sup> ”إِنِّي مَعَكَ فِي كُلِّ حَالٍ

وَعِنْدَ كُلِّ مَقَالٍ“<sup>۴</sup> ”إِنِّي مَعَكَ فِي كُلِّ مَوْطِنٍ“<sup>۵</sup> ”نَصْرٌ مِّنَ اللَّهِ وَفَتْحٌ قَرِيبٌ“<sup>۶</sup> ”وَهُمْ مِّنْ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَبْعُونَ“<sup>۷</sup> ”وَإِنَّمَا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِي نَعِدُهُمْ أَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ“<sup>۸</sup>

بقیہ حاشیہ۔ اگلی صبح کے نو دس بجے میں دیکھتا ہوں کہ پیارا مسیح پاک چھوٹی مسجد کے دروازہ میں گلی رخ کھڑا ہوا ہے اور کئی ایک عشاق سامنے کھڑے ہیں اور ارشاد فرماتے ہیں کہ مولوی صاحب کو بلائیں۔ چنانچہ حضرت مولوی نور الدین صاحب<sup>۹</sup> سامنے حاضر ہوئے تو فرماتے ہیں معلوم ہوتا ہے آج رات کے کھانے کا انتظام اچھا نہ تھا کہ بعض مہمان بھوکے رہ گئے۔ کسی کی بھوک عرش تک پہنچی ہے اور مجھے بشت الہام کیا گیا۔ ”يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ اطَّعِمُوا الْجَائِعَ وَالْمُعْتَرَّ“۔

یہ الہام رات کے دس بجے کے قریب ہوا تھا جس پر حضور والا نے باہر منتظمین کو کہلا بھیجا تھا کہ جن مہمانوں کو کھانا نہیں ملا ان کو کھانا کھلایا جائے۔ اسی واسطے منتظمین میں سے کسی نے میرے دروازہ پر دستک دی تھی۔“

(اصحاب احمد جلد ۸ صفحہ ۹۱، ۹۲ مطبوعہ دسمبر ۱۹۶۰ء)

۱۔ (ترجمہ از ناشر) ہماری بادشاہت کا دبدبہ بلند ہوا۔ نظامی کی قبر میں زلزلہ پڑا۔

۲۔ (ترجمہ) میں تیرے ساتھ ہوں جہاں تو جائے اور سیر کرے۔ (بدر مورخہ ۲۳ جنوری ۱۹۰۸ء صفحہ ۴)

۳۔ (ترجمہ) ۱ میں تیرے ساتھ ہوں اور تیرے اہل کے ساتھ ہوں۔ (بدر مورخہ ۲۳ جنوری ۱۹۰۸ء صفحہ ۴)

۴۔ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمس<sup>۱۰</sup>) حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔ ”میں نے خود حضرت صاحب سے سنا ہے، فرماتے تھے کہ ”إِنِّي مَعَ الرَّسُولِ أَقْوَمُ“ اور ”إِنِّي مَعَكَ وَمَعَ أَهْلِكَ“ یہ دونوں الہام ایک ایک رات میں ہزار ہا دفعہ ہوئے ہیں اور فرمایا اکثر ایسا ہوتا ہے کہ تکیہ پر سر رکھا اور ان الہامات کا سلسلہ شروع ہو گیا اور صبح کو نماز کے لئے اُٹھے تو سلسلہ جاری تھا۔“

(الفضل مورخہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۲۱ء صفحہ ۵ زیر عنوان حضرت خلیفۃ المسیح کی ڈائری مورخہ ۲۰ اکتوبر ۱۹۲۱ء)

۵۔ (ترجمہ) ۲ میں تیرے ساتھ ہوں ہر حال میں اور ہر ایک گفتگو میں۔ ۳ میں تیرے ساتھ ہوں ہر ایک میدان میں۔ ۴ اللہ کی طرف سے نصرت اور فتح قریب ہے۔ ۵ اور وہ غلبہ کے بعد عنقریب مغلوب ہوں گے۔ ۶ اور یا تو ہم تجھے بعض وہ باتیں دکھادیں گے جو وعدہ کی گئی ہیں یا تجھے وفات دیں گے۔ (بدر مورخہ ۲۳ جنوری ۱۹۰۸ء صفحہ ۴)

۷ لَوْ رَفَعَ الْحَبَابُ لَمَا اَزْدَدْتُ يَقِينًا. ۸ صَنَعَ اللَّهُ صَنَائِعَ وَ اَخْرَجَهَا الْاِنْسَانَ. ۹ نَصَرَ كُمْ  
اللَّهُ نَصْرًا مُؤَزَّرًا. ۱۰ يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ اطْعِمُوا الْجَائِعَ وَالْمُعْتَرَّ. ۱۱

(کافی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۱، ۲۲)

(ب) ”اِنِّي مَعَكَ يَا اَبْرَاهِيْمُ.“ ۱۲

(بدرجلد ۷ نمبر ۳ مورخہ ۲۳ جنوری ۱۹۰۸ء صفحہ ۴۔ الحکم جلد ۱۲ نمبر ۶ مورخہ ۲۲ جنوری ۱۹۰۸ء صفحہ ۱۰)

۱۵ جنوری ۱۹۰۸ء ”مرحوم امیر خاں کی بیوہ جس دن اُس کا خاوند فوت ہوا، میں نے دیکھا کہ اُس بیوہ

کی پیشانی پر ۱۵ یا ۱۶ کا عدد لکھا ہوا ہے میں نے وہ مٹا دیا اور اس کی جگہ اس کی پیشانی پر ۶ کا عدد لکھ دیا ہے۔“ ۱۶

(بدرجلد ۷ نمبر ۳ مورخہ ۲۳ جنوری ۱۹۰۸ء صفحہ ۴۔ الحکم جلد ۱۲ نمبر ۶ مورخہ ۲۲ جنوری ۱۹۰۸ء صفحہ ۱۰)

۱۷ (ترجمہ از ناشر) ۷ اگر حجاب اٹھا بھی دیا جاتا تو میرے یقین میں کوئی خاص اضافہ نہ ہوتا۔ ۸ اللہ تعالیٰ نے بہت سے مصنوعات بنائیں اور ان میں سے سب سے اعلیٰ صنعت انسان ہے۔

۱۸ (ترجمہ) ۹ مدد کی اللہ تعالیٰ نے تمہاری مؤیدانہ مدد

(بدرمورخہ ۲۳ جنوری ۱۹۰۸ء صفحہ ۴)

۱۹ (ترجمہ از مرتب) ۱۰ اے نبی! بھوکوں اور محتاجوں کو کھانا کھلاؤ

(بدرمورخہ ۲۳ جنوری ۱۹۰۸ء صفحہ ۴)

۲۰ (ترجمہ) میں تیرے ساتھ ہوں اے ابراہیم!

۲۱ (نوٹ از مولانا جلال الدین نٹس) امیر خاں صاحب مرحوم پیر منظور محمد صاحب موجد قاعدہ یسرنہ القرآن کی بیوی

کے رشتہ میں بھائی تھے جن کے ساتھ محمد اکبر خان صاحب مرحوم کی دختر اصغری بیگم صاحبہ بیابائی گئی تھیں۔ اُن کی

وفات کے بعد اصغری بیگم صاحبہ میاں مدد خاں صاحب کے عقد میں آئیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس بشارت

کے ماتحت اُن کے چھ بچے ہوئے جن کے نام حسب ذیل ہیں۔ راجہ محمد عبداللہ خان صاحب، راجہ محمد یعقوب خان

صاحب (کارکن صدر انجمن احمدیہ)، محمد داؤد صاحب، محمد الیاس صاحب، زینب اور عائشہ۔ اصغری بیگم صاحبہ اپنے

والدین کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے گھر کے ایک حصہ میں رہتی تھیں اور اُن کی والدہ مرحومہ حضرت

مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت کرتی تھیں۔



۱۸ جنوری ۱۹۰۸ء (الف) ”اِنَّیْ مَعَكَ یَا اَبْرَٰهَیْمُ<sup>۱</sup>۔ یہ پیشگوئی کی آخری حد ہے۔ ۳ اِنَّ رَبِّیْ قَوِیْمٌ عَزِیْزٌ<sup>۲</sup>۔ وہ وعدہ ٹلے گا نہیں جب تک خون کی ندیاں چاروں طرف سے بہ نہ جائیں۔“

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۲)

(ب) ”یہ پیشگوئی کی آخری حد ہے۔ اِنَّ رَبِّیْ قَوِیْمٌ عَزِیْزٌ۔ یہ پیشگوئی کی آخری حد ہے۔ اِنَّ رَبِّیْ قَوِیْمٌ عَزِیْزٌ۔ وہ وعدہ ٹلے گا نہیں جب تک خون کی ندیاں چاروں طرف سے بہ نہ جائیں۔“

(تحریر فرمودہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بر اوراق منسلک کتاب تعطیر الانام<sup>۳</sup>)

۱۹ جنوری ۱۹۰۸ء ”اِنَّیْ مَعَكَ وَمَعَ اَهْلِکَ هٰذِهِ<sup>۴</sup>۔“

(بدر جلد ۷ نمبر ۳ مورخہ ۲۳ جنوری ۱۹۰۸ء صفحہ ۴۔ الحکم جلد ۱۲ نمبر ۶ مورخہ ۲۲ جنوری ۱۹۰۸ء صفحہ ۱۰)

۲۰ جنوری ۱۹۰۸ء ”مَلْعُوْنٰیْنَ اٰیْمًا تُقْفُوْا اُخْدُوْا وَ قَتَلُوْا تَقْتِیْلًا۔ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ۔“<sup>۵</sup>

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۳)

۲۵ جنوری ۱۹۰۸ء ”یَنْصُرْکَ رِجَالٌ تُوحِیْ اِلَیْہِم مِّنَ السَّمَآءِ۔ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِیْبٌ۔ اَنْتَ مِنْنِیْ بِمَنْزِلَةِ سَمِیْعٍ۔“<sup>۶</sup>

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۳)

۲۶ جنوری ۱۹۰۸ء ”حَرَقْہِمَا اللّٰہُ۔ قَتَلْہِمَا اللّٰہُ۔ میری فتح ہوئی۔“

۱ (ترجمہ) ۱ میں تیرے ساتھ ہوں اے ابراہیم!

(بدر مورخہ ۲۳ جنوری ۱۹۰۸ء صفحہ ۴)

۲ (ترجمہ از مرتب) ۳ یقیناً میرا رب قدرت رکھنے والا اور غالب ہے۔

۳ یہ کتاب جماعتی ریکارڈ میں موجود ہے۔ (ناشر)

۴ (ترجمہ) میں تیرے ساتھ اور تیرے اہل کے ساتھ ہوں جو یہ ہے۔

(بدر مورخہ ۲۳ جنوری ۱۹۰۸ء صفحہ ۴)

۵ (ترجمہ از ناشر) یہ دھتکارے ہوئے۔ جہاں کہیں بھی پائے جائیں پکڑے جائیں اور اچھی طرح قتل کئے جائیں۔ یقیناً صفا اور مروہ شعائر اللہ میں سے ہیں۔

۶ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۲۳ جنوری ۱۹۰۸ء صفحہ ۴ اور الحکم مورخہ ۲۲ جنوری ۱۹۰۸ء صفحہ ۱۰ میں ان

الہامات کی تاریخ نزول ۲۱ جنوری ۱۹۰۸ء درج ہے۔

۷ (ترجمہ از ناشر) تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے۔ اللہ تعالیٰ کی نصرت اور فتح قریب ہے۔ تو میرے نزدیک بمنزلہ میرے کانوں کے ہے۔

یعنی خدا نے دونوں کو جلا دیا۔ دونوں کو قتل کیا اور میری فتح ہو گئی۔

إِنَّا رَأَوُوكَ الْيَتِيمَ ۱۔ ہم اس کو تیری طرف واپس کریں گے۔“

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۳، ۲۴)

۲۸ جنوری ۱۹۰۸ء ”إِنِّي مَعَكَ يَا اِبْرَاهِيْمُ۔ از خدا یا بند مردانِ خدا۔“<sup>۲</sup>

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۴)

۲۹ جنوری ۱۹۰۸ء ”اشکر کر خدا نے تجھے بلا سے بچالیا۔ ۲ خدا نے تجھے دشمنوں سے چھوڑا یا۔“

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۴)

۵ فروری ۱۹۰۸ء ”ا ہمارے گھر میں خدا ظاہر ہوا۔“

۲ خواب میں دیکھا کہ سور مارا ہے۔“ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۴)

۷ فروری ۱۹۰۸ء ”إِنِّي مَعَكَ يَا اِبْرَاهِيْمُ۔ ۲ حَمْد۔ تِلْكَ اٰيَةُ الْكُتٰبِ الْمُبِيْنِ۔“

۳ راز کھل گیا۔ ۴ تمام اسرار کھل گئے۔ ۵ إِنِّي مَعَكَ يَا اِبْرَاهِيْمُ۔“<sup>۳</sup>

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۴، ۲۵)

۱ (نوٹ از مولانا جلال الدین نمش) اس الہام إِنَّا رَأَوُوكَ الْيَتِيمَ کے بعد الحکم کے اسی پرچہ میں حضرت اُمّ المؤمنین (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کی رو یا بھی درج ہے جس سے الہام کی تعیین، مطلب اور تشریح میں مدد لی جاسکتی ہے اور وہ یہ ہے۔

”اس کے ساتھ ہی حضرت اُمّ المؤمنین علیہا السلام نے رو یا میں دیکھا کہ ایک ہمارا پالتو شیر ہے۔ اس کے سامنے ایک کتا آیا ہے اُس نے کتے کو پکڑ کر لٹا دیا اور کہا چپ۔“ (الحکم مورخہ ۲۶ جنوری ۱۹۰۸ء صفحہ ۵ حاشیہ)

۲ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۳۰ جنوری ۱۹۰۸ء صفحہ ۳ اور الحکم مورخہ ۳۰ جنوری ۱۹۰۸ء صفحہ ۲ میں ان الہامات کی تاریخ نزول ۲۶ جنوری ۱۹۰۸ء درج ہے۔

۳ (ترجمہ از مرتب) میں تیرے ساتھ ہوں اے ابراہیم! خدا کے بندے خدا سے پاتے ہیں۔

۴ (ترجمہ از ناشر) ۱ میں تیرے ساتھ ہوں اے ابراہیم! ۲ صاحب حمد اور صاحب مجد خدا (کی طرف سے) یہ

ایک کھلی کھلی کتاب کی آیات ہیں۔ ۵ میں تیرے ساتھ ہوں اے ابراہیم!۔

۹ فروری ۱۹۰۸ء (الف) ”آسمان مٹھی بھر رہ گیا۔ ۲ اَنْتَ اِمَامٌ مُّبَارَكٌ۔ ۳ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الَّذِي كَفَرَ۔ ۴ بُورِكَ مَنْ مَعَكَ وَمَنْ حَوْلَكَ۔ ۵ اِنِّي مَعَكَ فِي الْاَرْضِ وَفِي السَّمَاءِ۔ ۶ اِنِّي مَعَكَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ۔ ۷ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ۔ ۸ لَا تَقْتُلُوْا زَيْنَبَ“۔<sup>۱</sup>

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۵، ۲۶)

(ب) ”آسمان مٹھی بھر رہ گیا۔ آسمان مٹھی بھر رہ گیا۔ لَا تَقْتُلُوْا زَيْنَبَ۔ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الَّذِي كَفَرَ۔ اَنْتَ اِمَامٌ مُّبَارَكٌ۔ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الَّذِي كَفَرَ۔ اَنْتَ اِمَامٌ مُّبَارَكٌ۔ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الَّذِي كَفَرَ۔ بُورِكَ مَنْ مَعَكَ وَمَنْ حَوْلَكَ“۔

(تحریر حضرت مسیح موعود علیہ السلام برواق منسلک کتاب تطعیر الانام)

(ج) ”اَيْنَمَا تُقِفُوْا اُخِذُوْا وَقْتُلُوْا تَقْتِيْلًا“۔<sup>۲</sup>

(بدرجلد ۷ نمبر ۶ مورخہ ۱۳ فروری ۱۹۰۸ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۲ نمبر ۱۲ مورخہ ۱۳ فروری ۱۹۰۸ء صفحہ ۱)

۱۱ فروری ۱۹۰۸ء ”يَا مَسِيْحُ اللّٰهِ عَدُوْنَا“۔<sup>۳</sup>

(بدرجلد ۷ نمبر ۶ مورخہ ۱۳ فروری ۱۹۰۸ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۲ نمبر ۱۲ مورخہ ۱۳ فروری ۱۹۰۸ء صفحہ ۱)

۱۔ (ترجمہ) ۲ تو امام مبارک ہے۔ ۳ اللہ کی لعنت اُس پر جس نے انکار کیا۔ (بدر مورخہ ۱۳ فروری ۱۹۰۸ء صفحہ ۲)  
۲۔ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۱۳ فروری ۱۹۰۸ء صفحہ ۲ اور الحکم مورخہ ۱۳ فروری ۱۹۰۸ء صفحہ ۱ میں یہ الہام یوں درج ہیں۔ ”آسمان ایک مٹھی بھر رہ گیا۔ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى مَنْ كَفَرَ“۔  
۳۔ (ترجمہ از مرتب) ۴ برکت دیا گیا وہ جو تیرے ساتھ ہے اور وہ جو تیرے گرد ہے۔

۴۔ (ترجمہ) ۵ میں تیرے ساتھ ہوں آسمان اور زمین میں۔ ۶ میں دُنیا اور آخرت میں تیرے ساتھ ہوں۔  
۷۔ اللہ ساتھ ہے اُن کے جو تقویٰ اختیار کریں اور جو نیکو کار ہیں۔ ۸ زینب کو قتل نہ کرو۔ (بدر مورخہ ۱۳ فروری ۱۹۰۸ء صفحہ ۲)  
۹۔ (ترجمہ از مرتب) زینب کو قتل نہ کرو۔ اللہ کی لعنت اُس پر جس نے انکار کیا۔ تو مبارک امام ہے اللہ کی لعنت اُس پر جس نے انکار کیا۔ تو مبارک امام ہے اللہ کی لعنت اُس پر جس نے انکار کیا۔ برکت دیا گیا وہ جو تیرے ساتھ ہے اور وہ جو تیرے گرد ہے۔

۱۰۔ (ترجمہ) جہاں کہیں پائے گئے پکڑے جائیں گے اور ہلاک کئے جائیں گے۔ (بدر مورخہ ۱۳ فروری ۱۹۰۸ء صفحہ ۲)  
۱۱۔ (ترجمہ) اے اللہ کے مسیح ہماری شفاعت کر۔ (بدر مورخہ ۱۳ فروری ۱۹۰۸ء صفحہ ۲)

(نوٹ از سید عبدالحی) اس الہام کی مزید وضاحت کیلئے دیکھیے ایام الصلح۔ روحانی خزائن جلد ۱۳ صفحہ ۳۴۶

۴۰۳ اور دافع البلاء۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۲۲۸ حاشیہ۔

فروری ۱۹۰۸ء ”کل ایک دوائی میں استعمال کرنے لگا تو الہام ہوا۔

(بدرجلد ۷ نمبر ۶ مورخہ ۱۳ فروری ۱۹۰۸ء صفحہ ۴)

”خطرناک“

۱۲ فروری ۱۹۰۸ء ”ظَفَرَكُمْ اللهُ ظَفَرًا مُبِينًا“<sup>۱</sup>

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۶)

۲۱ فروری ۱۹۰۸ء ”نَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ۔ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ

كَفُورٍ۔ وَاسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ وَإِنَّهَا لَكَبِيرَةٌ إِلَّا عَلَى الْخَاشِعِينَ“<sup>۲</sup>

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۶)

۳ مارچ ۱۹۰۸ء ”بیمار بہت ہی چیخیں مارتی ہے۔ اِنِّیْ مَعَكَ يَا اِبْرَاهِيْمُ۔

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۶)

سَلَامٌ قَوْلًا مِّن رَّبِّ رَحِيْمٍ“<sup>۳</sup>

”ما تم کدہ۔ ایک جنازہ آتا دیکھا۔

۷ مارچ ۱۹۰۸ء

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۶)

قُلْ جَاءَكُمْ الْفَتْحُ“<sup>۴</sup>

۱۹۰۸ء ”امام حسین کو میں نے دو مرتبہ دیکھا ہے۔ ایک مرتبہ میں نے دیکھا کہ دُور سے ایک شخص چلا آ رہا

ہے اور میری زبان سے یہ لفظ نکلا۔ ابو عبد اللہ حسین۔ پھر دوبارہ دیکھا۔“

(بدرجلد ۷ نمبر ۱۰ مورخہ ۱۲ مارچ ۱۹۰۸ء صفحہ ۴)

۱ (ترجمہ از ناشر) اللہ نے تم کو کھلی فتح دی۔

۲ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۲۰ فروری ۱۹۰۸ء صفحہ ۱ میں اس الہام کی تاریخ نزول ۲۰ فروری ۱۹۰۸ء درج ہے۔

۳ (ترجمہ از ناشر) ہم اس سے (اس کی) رگ جان سے بھی زیادہ قریب ہیں۔ یقیناً اللہ کسی خیانت کرنے والے ناشکرے کو پسند نہیں کرتا۔ اور صبر اور نماز کے ساتھ مدد مانگو اور یقیناً یہ عاجزی کرنے والوں کے سوا سب پر بوجھل ہے۔

۴ (ترجمہ از ناشر) اے ابراہیم! میں تیرے ساتھ ہوں۔ رب رحیم فرماتا ہے کہ تم پر سلامتی ہو۔

۵ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۱۲ مارچ ۱۹۰۸ء صفحہ ۲ اور الحکم مورخہ ۱۰ مارچ ۱۹۰۸ء صفحہ ۶ میں اس ضمن میں تحریر

ہے کہ ”ما تم کدہ۔ فرمایا۔ اس کے متعلق کوئی تفہیم نہیں ہے۔ پھر غنودگی میں دیکھا کہ ایک جنازہ آتا ہے۔“

۶ (ترجمہ از ناشر) کہہ تمہارے پاس فتح آگئی ہے۔

۲۵/مارچ ۱۹۰۸ء ” اَمْثَالُ الرَّحْمَةِ - اَوَّلُ الذِّكْرِ وَ اٰخِرُ الذِّكْرِ - حَمْدٌ - تِلْكَ اٰيَاتُ الْكِتَابِ الْمُبِينِ ۱ - لَا تَذَرُوهُ جَارِيَةً ۲ - کبھی معدے کے خلل سے بھی ورم ہو جاتی ہے۔“

(بدرجلد ۷ نمبر ۱۳ مورخہ ۱۲ اپریل ۱۹۰۸ء صفحہ ۲ - الحکم جلد ۱۲ نمبر ۲۲ مورخہ ۲۶ مارچ ۱۹۰۸ء صفحہ ۸)

۲۸/مارچ ۱۹۰۸ء ” الہام - ۱ أَحْسَنَ اللَّهُ أَمْرِي - ۲ أَحْسَنَ اللَّهُ أَمْرَكَ - ۳ يَا تَيْنِ مِنْ كُلِّ فَجِّ عَيْبِقٍ ۴ - ۵ اُمید سے بڑھ کر - ۶ رعایا میں سے ایک شخص کی موت - ۷ أَحْسَنَ اللَّهُ أَمْرَكَ - ۸ يَا تَيْنِ مِنْ كُلِّ فَجِّ عَيْبِقٍ - ۹ اُمید سے بڑھ کر.....“

اور پھر الہام ہوا۔ ۱۰ اُمید سے بڑھ کر فائدہ ہوا۔“ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۷)

۳۰/مارچ ۱۹۰۸ء ” حَدَّثْتُكَ فِي الْخَصْرَةِ - فَنَحَّ -“ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۸)

۳۱/مارچ ۱۹۰۸ء ” اِنِّي اُحَافِظُ كُلَّ مَنْ فِي الدَّارِ - مِنْ هَذِهِ الْمَرَضِ الَّذِي هُوَ

سَارِيٌّ - یعنی مِنْ هَذِهِ الْاَلْفَةِ وَالْمَرَضُ بَدَلٌ مِنْهُ -“ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۸)

(ترجمہ) میں تمام گھر والوں کو اس بیماری سے بچاؤں گا۔ ایسی بیماری جو متعدی ہے یعنی اس آفت سے۔ اور مرض اس کا بدل ہے۔

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام موصولہ صفحات از فیملی ڈاکٹر شاہ نواز صاحب پسر حضرت چوہدری مولا بخش)

مارچ ۱۹۰۸ء ” رحمت اور فضل کا مقام - شکر کا کلام - اَمْثَالُ الرَّحْمَةِ فِي اَوَّلِ الذِّكْرِ

۱ (ترجمہ) رحمت کی مثالیں - پہلے ذکر والا اور آخر ذکر والا - حَمْدٌ کھول کر بیان کرنے والی کتاب کے یہ نشانات ہیں۔

(بدرمورخہ ۱۲ اپریل ۱۹۰۸ء صفحہ ۲)

۲ (ترجمہ از مرتب) کوئی واقعہ اس کا شیرازہ نہیں بکھیر سکے گا۔

۳ (ترجمہ) اللہ تعالیٰ نے میرا کام اچھا کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے تیرا کام اچھا کر دیا۔ میرے پاس تحائف آئیں گے ہر دور کی راہ سے۔

(بدرمورخہ ۱۲ اپریل ۱۹۰۸ء صفحہ ۲)

۴ (نوٹ از ناشر) بدرمورخہ ۱۲ اپریل ۱۹۰۸ء صفحہ ۲ اور الحکم مورخہ ۳۰ مارچ ۱۹۰۸ء صفحہ ۱ میں الہام نمبر ۱ تا ۵ ترتیب کے اختلاف سے درج ہیں اور ان کی تاریخ نزول ۲۹/مارچ ۱۹۰۸ء ہے۔

۵ (ترجمہ از ناشر) میں خدا کے بارہ میں تجھے بتا چکا ہوں۔

۶ (نوٹ از ناشر) الحکم مورخہ ۱۲ اپریل ۱۹۰۸ء صفحہ ۳ میں یہ الہام یوں درج ہے۔ ”رحمت اور فضل کا کلام - شکر کا کلام۔“

وَآخِرُ الذِّكْرِ“<sup>۱</sup> (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۹)

اپریل ۱۹۰۸ء ”میاں منظور محمد کے گھر کی نسبت جو سیسل کی بیماری سے بیمار ہیں اور ہمارے ہی گھر میں رہتے ہیں۔ حمّ۔ تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ الْمُبِينِ۔

لفظ حمّ میں بیمار کا نام بطور اختصار ہے اور باقی الفاظ کے یہ معنی ہیں کہ اس میں نشان ہیں جو خدا کی کتاب میں مقرر ہیں۔

بیمار بہت ہی چینیں مارتا ہے۔<sup>۲</sup> ماتم کدہ۔

إِنِّي أَخَافُ كُلَّ مَنْ فِي الدَّارِ۔ مِنْ هَذِهِ الْمَرَضِ الَّذِي هُوَ سَارِيٌّ۔<sup>۳</sup>

یعنی مِنْ هَذِهِ الْأَفْقَةِ۔ اور مرض اس کا بدل ہے۔

ترجمہ۔ میں تمام گھر والوں کو اس بیماری سے بچاؤں گا ایسی بیماری جو متعدی ہے۔

اور پھر الہام ہوا کہ ”امید سے بڑھ کر فائدہ ہوا۔ پھر الہام ہوا۔ دوبارہ زندگی۔ منسوخ شدہ زندگی۔

۱۔ (ترجمہ از ناشر) رحمت کی مثالیں ذکر کے شروع میں اور ذکر کے آخر میں۔

۲۔ (نوٹ از مولانا جلال الدین بخشؒ) ان کا نام محمدی بیگم تھا جو بالآخر ۱۹/ اکتوبر ۱۹۰۸ء کو فوت ہو گئیں اور الہام ’بیمار بہت ہی چینیں مارتا ہے‘ ظاہری رنگ میں پورا چنانچہ ایڈیٹر صاحب بدر لکھتے ہیں۔

”یہ بھی ہم نے سنا کہ بعینہ یہی حالت تھی۔ آخر وہی ہوا جو میرے سید و مولیٰ مسیح موعود علیہ السلام کو بھیجنے والا مولیٰ فرما چکا ہے وہ یہ کہ ”ماتم کدہ“ یعنی یہ بیمار فوت ہو جائے گا۔ پھر چونکہ سیل کا مرض ایک متعدی مرض ہے اس لئے بشارت کے لئے فرمایا کہ ”إِنِّي أَخَافُ كُلَّ مَنْ فِي الدَّارِ۔ مِنْ هَذِهِ الْمَرَضِ الَّذِي هُوَ سَارِيٌّ۔ پھر کچھ دوا میں بتائیں گئیں تاکہ باقی ماندہ دن زیادہ تکلیف سے نہ گزریں اور حسب الہام ”امید سے بڑھ کر فائدہ ہوا۔“ بلکہ ”دوبارہ زندگی“ عطا ہوئی۔ گو زندگی منسوخ شدہ تھی۔“

(بدر مورخہ ۱۵ اکتوبر ۱۹۰۸ء صفحہ ۲۱)

۳۔ (نوٹ از ناشر) کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۶ میں ۱۳ مارچ ۱۹۰۸ء کے تحت یہ الہام یوں درج ہے۔ ”بیمار بہت ہی چینیں مارتی ہے۔“

۴۔ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۲۳ اپریل ۱۹۰۸ء صفحہ ۸ اور الحکم مورخہ ۱۳ اپریل ۱۹۰۸ء صفحہ ۳ میں اس الہام کے ضمن میں تحریر ہے۔ ”فرمایا کہ اگرچہ اس میں بظاہر عبارت میں غلطی معلوم ہوتی ہے مگر خدا تعالیٰ اس صرف نحو کا

ماتحت نہیں اور ایسی مثالیں قرآن شریف میں بھی موجود ہیں۔ پھر حضرت کو بیمار کے واسطے بعض دوائیں دکھائی گئیں۔“

إِنِّي بَرَأءٌ مِّنْ ذَٰلِكَ ۗ - (یہ کسی کا مقولہ ہے)

اور پھر الہام ہوا كَتَبَ اللَّهُ عَلَىٰ نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ - حَقَّقْ عَلَيْنَا نَصْرَ الْمُؤْمِنِينَ۔

اور پھر الہام ہوا أَمْثَالَ الرَّحْمَةِ فِي أَوَّلِ الذِّكْرِ وَآخِرِ الذِّكْرِ۔ یعنی دو شخص کی نسبت جو بیمار تھے دعا

کی گئی ان کی نسبت رحمت کا نمونہ ہے۔

اور پھر الہام ہوا۔ رحمت اور فضل کا مقام۔ شکر کا مقام۔<sup>۱</sup>

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام موصولہ صفحات از فیملی ڈاکٹر شاہ نواز صاحب پیر حضرت چوہدری مولیٰ بخش<sup>۲</sup>)

۱۰/۱۱ اپریل ۱۹۰۸ء ”ا كَتَبَ اللَّهُ عَلَىٰ نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ۔ ۲ حَقَّقْ عَلَيْنَا نَصْرَ الْمُؤْمِنِينَ“

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۸)

۱۱/۱۱ اپریل ۱۹۰۸ء ”دوبارہ زندگی“

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۸)

۱۲/۱۱ اپریل ۱۹۰۸ء ”منسوخ شدہ زندگی۔ ۲ إِنْ بَرَأءٌ مِّنْ ذَٰلِكَ“

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۸)

۱۸/۱۱ اپریل ۱۹۰۸ء ”إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا۔ ۲ فَحَقَّقِ الْعَذَابَ وَتَدَلَّى۔ ۳ زُلْزِلَتْ

الْأَرْضُ ۴ فَحَقَّقِ الْعَذَابَ وَتَدَلَّى“<sup>۵</sup>

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۹)

۱ (ترجمہ از ناشر) یقیناً میں اس سے بیزار ہوں۔

۲ (ترجمہ از ناشر) اللہ تعالیٰ نے اپنے اوپر رحمت کرنا فرض کر لیا ہے۔ مومنوں کی مدد کرنا ہم نے اپنے اوپر فرض کر لیا ہے۔ رحمت کے نمونے ذکر کے اول میں اور ذکر کے آخر میں۔

۳ (نوٹ از ناشر) بدر مورخہ ۱۶/۱۱ اپریل ۱۹۰۸ء صفحہ ۲ اور البشری قلمی نسخہ مرتبہ حضرت پیر سراج الحق صاحب نعمانی<sup>۶</sup> صفحہ ۱۴۶ پر بھی الہام ”رحمت اور فضل کا مقام۔ شکر کا مقام“ درج ہے۔

۴ (ترجمہ از ناشر) ۱ اللہ تعالیٰ نے اپنے اوپر رحمت کرنا فرض کر لیا ہے۔ ۲ مومنوں کی مدد کرنا ہم نے اپنے اوپر فرض کیا ہوا ہے۔

۵ (ترجمہ از مرتب) ۱ ہم نے تجھے کھلی فتح دی ہے۔ ۲ پس عذاب واقع ہوگا اور اتر آئے گا۔ ۳ زمین پر زلزلہ آئے گا۔ ۴ پس عذاب واقع ہوگا اور اتر آئے گا۔

۶ (نوٹ از ناشر) الحکم مورخہ ۲۲/۱۱ اپریل ۱۹۰۸ء صفحہ ۱۱ میں بھی یہ الہامات ترتیب کے اختلاف سے درج ہیں۔

۲۰ اپریل ۱۹۰۸ء الہام - ”اُبْشُرِي - ۲ پھر چلے آتے ہیں یا روزندہ ہو جانے کے دن۔“

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۹)

۲۲ اپریل ۱۹۰۸ء ”نُنْتِنِي عَلَيَّكَ الْخَيْرُ - میری مراد پوری ہوئی۔ میرے لئے آسمان

پر نشان ظاہر ہوا۔ خیر و خوبی کا نشان۔“

۲۶ اپریل ۱۹۰۸ء ”مباش ایمن از بازیء روزگار۔“

(بدرجلد ۷ نمبر ۱۷ مورخہ ۳۰ اپریل ۱۹۰۸ء صفحہ ۷۔ الحکم جلد ۱۲ نمبر ۳۰ مورخہ ۲۶ اپریل ۱۹۰۸ء صفحہ ۱)

۲۹ اپریل ۱۹۰۸ء ”إِنِّي أَحَافِظُ كُلَّ مَنْ فِي الدَّارِ -“

(بدرجلد ۷ نمبر ۱۸ مورخہ ۷ مئی ۱۹۰۸ء صفحہ ۵۔ الحکم جلد ۱۲ نمبر ۳۱ مورخہ ۶ مئی ۱۹۰۸ء صفحہ ۱)

۱۹۰۸ء ”جو کچھ خدا نے مجھے خبر دی ہے وہ بھی یہی ہے کہ اگر دُنیا اپنی بد عملی سے باز نہیں آئے گی اور

بُرے کاموں سے توبہ نہیں کرے گی تو دُنیا پر سخت سخت بلائیں آئیں گی اور ایک بلا بھی بس نہیں کرے گی کہ

دوسری بلا ظاہر ہو جائے گی۔ آخر انسان نہایت تنگ ہو جائیں گے کہ یہ کیا ہونے والا ہے اور بہتیرے مصیبتوں

کے بیچ میں آ کر دیوانوں کی طرح ہو جائیں گے۔“

(پیغام صلح۔ روحانی خزائن جلد ۲۳ صفحہ ۴۴۴)

۹ مئی ۱۹۰۸ء ”سُرْنَك - الرَّجِيلُ ثُمَّ الرَّجِيلُ -“

(بدرجلد ۷ نمبر ۲۱ مورخہ ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء صفحہ ۷۔ الحکم جلد ۱۲ نمبر ۳۵ مورخہ ۳۰ مئی ۱۹۰۸ء صفحہ ۱)

۱۔ (ترجمہ از ناشر) ہم تیری ثناء کرتے ہیں اچھائی کے ساتھ۔

۲۔ (نوٹ از ناشر) بدرمورخہ ۳۰ اپریل ۱۹۰۸ء صفحہ ۷ اور الحکم مورخہ ۲۲ اپریل ۱۹۰۸ء صفحہ ۱ میں یہ الہامات

یوں درج ہیں۔ ”میرے لئے ایک نشان آسمان پر ظاہر ہوا۔ خیر و خوبی۔ میری مرادیں پوری ہوئیں۔“

۳۔ (ترجمہ از مرتب) زمانے کے کھیل سے بے خوف نہ رہ۔

۴۔ (ترجمہ از مرتب) میں ان تمام لوگوں کی حفاظت کروں گا جو اس دار میں ہیں۔

۵۔ (ترجمہ از مرتب) کوچ کا وقت آ گیا ہے ہاں کوچ کا وقت آ گیا۔



۱۰/ مئی ۱۹۰۸ء ” إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ۔“<sup>۱</sup>  
(الحکم جلد ۱۲ نمبر ۳۶ مورخہ ۲ جون ۱۹۰۸ء صفحہ ۵)

۱۵/ مئی ۱۹۰۸ء (الف) ” ایک دفعہ مجھے بعض محقق اور حاذق طبیبوں کی بعض کتابیں کشفی رنگ میں دکھائی گئیں جو طب جسمانی کے قواعدِ کلیہ اور اصولِ علمیہ اور سائنسہ ضروریہ وغیرہ کی بحث پر مشتمل اور متضمن تھیں جن میں طبیب حاذق قرشی کی کتاب بھی تھی اور اشارہ کیا گیا کہ یہی تفسیر قرآن ہے اس سے معلوم ہوا کہ عِلْمُ الْأَبْدَانِ اور عِلْمُ الْأَذْيَانِ میں نہایت گہرے اور عمیق تعلقات ہیں اور ایک دوسرے کے مصدق ہیں۔ اور جب میں نے اُن کتابوں کو پیش نظر رکھ کر جو طب جسمانی کی کتابیں تھیں قرآن شریف پر نظر ڈالی تو وہ عمیق در عمیق طب جسمانی کے قواعدِ کلیہ کی باتیں نہایت بلیغ پیرایہ میں قرآن شریف میں موجود پائیں۔“  
(چشمہ معرفت۔ روحانی خزائن جلد ۲۳ صفحہ ۱۰۳)

(ب) ” ڈرومت مومنو۔“

(بدر جلد ۷ نمبر ۲۱ مورخہ ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء صفحہ ۷۔ الحکم جلد ۱۲ نمبر ۳۵ مورخہ ۳۰ مئی ۱۹۰۸ء صفحہ ۱)

۱۷/ مئی ۱۹۰۸ء (الف) ” إِيَّايَ مَعَ الرَّسُولِ أَقْوَمُ۔“<sup>۲</sup>

(بدر جلد ۷ نمبر ۲۱ مورخہ ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء صفحہ ۷۔ الحکم جلد ۱۲ نمبر ۳۵ مورخہ ۳۰ مئی ۱۹۰۸ء صفحہ ۱)

۱۔ (ترجمہ از مرتب) جو لوگ ایمان لائے اور عمل صالح کئے بلاشبہ ان کے لئے جنّات ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔

۲۔ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؒ) چونکہ نزولِ الہام کی صحیح تاریخ معلوم نہیں ہو سکی اس لئے اسے سن تصنیف کتاب چشمہ معرفت ۱۵ مئی ۱۹۰۸ء کے ماتحت درج کیا گیا۔

۳۔ (ترجمہ از مرتب) میں اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہوں گا۔

(نوٹ از مولانا عبداللطیف بہاولپوری) حضرت مہنہ عبدالرحمن صاحب قادیانیؒ اس الہام کے شان نزول پر روشنی

ڈالتے ہوئے لکھتے ہیں۔

”۱۷ مئی کی صبح کو کرمی جناب خواجہ کمال الدین صاحب نے چند معزز تعلیم یافتہ رؤساء لاہور کی دعوت

کی تھی اور حضرت اقدس سے اس موقع پر کچھ تقریر کرنے کی بھی درخواست کی تھی چنانچہ حضرت اقدس نے اس

(ب) ”مکن تکیہ بر عمرِ ناپائیدار۔“

(بدرجلد ۷ نمبر ۲۲ مورخہ ۲/جون ۱۹۰۸ء صفحہ ۳)

۲۰/مئی ۱۹۰۸ء ”الزَّحِيلُ ثُمَّ الزَّحِيلُ - الْمَوْتُ قَرِيبٌ“<sup>۱</sup>

(بدرجلد ۷ نمبر ۲۲ مورخہ ۲/جون ۱۹۰۸ء صفحہ ۳)

## تَمَّ



بقیہ حاشیہ۔ کو منظور بھی فرمایا تھا۔ ۱۶ کی رات کو حضرت اقدسؑ کی طبیعت ناساز ہوگئی اور متواتر چند دست آجانے کی وجہ سے بہت ضعف ہو گیا چنانچہ ۱۷ کی صبح کو جب حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام بیدار ہوئے تو یہ الہام ہوا اِنِّیْ مَعَ الرَّسُوْلِ اَقُوْهُ چنانچہ اس وعدہ الہی سے طاقت پا کر حضرت اقدسؑ نے اس موقع پر قریباً اڑھائی گھنٹہ تک کھڑے ہو کر بڑی پُر زور تقریر فرمائی۔“

(الحکم مورخہ ۳۰/مئی ۱۹۰۸ء صفحہ ۱)

۱ (ترجمہ از مرتب) ناپائیدار عمر پر بھروسہ مت کر۔

(نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؒ) اس الہام میں سنِ وفات بھی بتایا گیا ہے چنانچہ اس کے اعداد

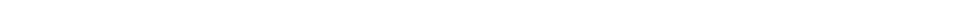
۱۳۲۶ ہیں۔

۲ (ترجمہ) اب کوچ کا وقت آ گیا۔ ہاں کوچ کا وقت آ گیا اور موت قریب ہے۔

(بدرمورخہ ۲/جون ۱۹۰۸ء صفحہ ۳)

# ضمیمہ تذکرہ

ضمیمہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وہ الہامات،  
 روایا اور کشف جمع کئے گئے ہیں جو حضور کی زندگی میں شائع  
 نہیں ہوئے یا جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہؓ  
 نے بعد میں اپنی روایات میں بیان کیا ہے۔ (مرتب)



## بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۱۸۷۶ء یا اس سے قبل صوفی نبی بخش صاحب<sup>ؒ</sup> ابن مکرم عبدالصمد صاحب ملازم دفتر ایگزامینر صاحب بہادر آف لاہور نے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔

”بڑے مرزا صاحب<sup>ؒ</sup> پر ایک مقدمہ تھا۔ میں نے دُعا کی تو ایک فرشتہ مجھے خواب میں ملا جو چھوٹے لڑکے کی شکل میں تھا۔ میں نے پوچھا تمہارا کیا نام ہے؟ وہ کہنے لگا میرا نام حفیظ ہے۔ پھر وہ مقدمہ رفع دفع ہو گیا۔“  
(الحکم جلد ۳۸ نمبر ۱۴ مورخہ ۲۱ اپریل ۱۹۳۵ء صفحہ ۴)

۱۸۷۶ء (تقریباً) میاں امام الدین صاحب<sup>ؒ</sup> سیکھوانی نے بیان کیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جنو ماہ کے روزے رکھے، اس دوران میں جو روایا و کشف ہوئے، اُن کا ذکر فرماتے ہوئے حضور نے ایک دفعہ فرمایا۔

”جب میں تین ماہ کے قریب پہنچا تو ایک شخص بڑا قد آور، جسیم، رنگ سرخ میرے سامنے یہ الفاظ کہتا تھا  
قرت، قرت، قرت۔“

(رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ نمبر ۵ صفحہ ۶۶۔ الحکم جلد ۳۸ نمبر ۳۰ مورخہ ۲۱ اگست ۱۹۳۵ء صفحہ ۶)

۱۸۸۲ء میاں عبداللہ صاحب سنوری نے بیان کیا۔

”جب میں ۱۸۸۲ء میں پہلے پہل قادیان آیا تو اُس وقت..... میری ایک شادی ہو چکی تھی اور دوسری کا خیال تھا جس کے متعلق میں نے بعض خوابیں بھی دیکھی تھیں۔ میں نے ایک دن حضرت صاحب کے ساتھ ذکر کیا..... آپ نے میرے ماموں محمد یوسف صاحب مرحوم کو..... خط لکھا اور اس میں اسمعیل کے نام بھی ایک خط ڈالا (جس کی لڑکی کا رشتہ مطلوب تھا)..... حضرت صاحب نے ادھر یہ خطوط لکھے اور ادھر میرے واسطے دعا شروع

۱۔ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمس<sup>ؒ</sup>) یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے والد ماجد حضرت میرزا غلام مرتضیٰ صاحب مرحوم و مغفور۔

۲۔ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمس<sup>ؒ</sup>) الحکم پرچہ مذکورہ بالا میں اس الہام کا ترجمہ بھی ساتھ ہی درج ہے جو یہ ہے۔  
”تجھ کو قدر والا کیا۔ تجھ کو قدر والا کیا۔ تجھ کو قدر والا کیا۔“ آگے یہ لکھا ہے۔ ”یہ بھی ایک کشف تھا۔“ ممکن ہے کہ راوی کو سننے میں غلطی لگی ہو اور دراصل لفظ وَقَرَّت ہو جیسا کہ ترجمہ سے معلوم ہوتا ہے اور حرف و سہوا حذف ہو گیا ہے۔ وقار کے معنی قدر و عظمت کے ہیں۔

فرمائی..... (ابھی) دعا میں مصروف تھے کہ عین دعا کرتے کرتے حضرت صاحب کو الہام ہوا۔

”نا کامی“

پھر دعا کی تو الہام ہوا۔ ”اے بسا آرزو کہ خاک شدہ“<sup>۱</sup>  
پھر اس کے بعد ایک اور الہام ہوا۔ ”فَصَبِّرْ جَبِيْلٌ“<sup>۲</sup>

..... فرمایا کہ معلوم نہیں میاں عبد اللہ صاحب کا ہمارے ساتھ کیسا تعلق ہے کہ ادھر دعا کرتا ہوں اور ادھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے جواب مل جاتا ہے۔ چند دنوں کے بعد میاں محمد یوسف صاحب کا جواب آ گیا کہ میاں عبد اللہ کے والد اور دادا اور خسر تو راضی ہو گئے ہیں مگر اسمعیل انکار کرتا ہے۔ اس پر حضرت نے فرمایا کہ اب ہم اسمعیل کو خود کہیں گے..... ممکن ہے اللہ تعالیٰ کے الہامات کا یہ منشا ہو کہ جس طریق پر کوشش کی گئی ہے اس میں ناکامی ہے اور کسی اور طریق پر کامیابی مقدر ہو..... پھر حضرت صاحب نے اسمعیل کو میرے متعلق کہا مگر اُس نے انکار کیا اور کئی عذر کر دیئے۔“

(سیرت المہدی مؤلفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے، جلد ۱۔ روایت نمبر ۱۰۱ صفحہ ۷۷ تا ۷۹ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

۱۸۸۲ء میاں عبد اللہ صاحب سنوریؒ نے بیان کیا۔

”حضرت صاحب فرماتے تھے کہ ابھی میں نے اسمعیل سے بات شروع نہیں کی تھی کہ مجھے کشف ہوا تھا کہ اُس نے میرے بائیں ہاتھ پر دست پھر دیا ہے۔ نیز میں نے کشف میں دیکھا تھا کہ اُس کی شہادت کی اُننگی کٹی ہوئی ہے۔ اس پر میں سمجھ گیا تھا کہ یہ اس معاملہ میں مجھے نہایت گندے جواب دے گا..... اس کے بعد اسمعیل نے اپنی لڑکی کی دوسری جگہ شادی کر دی..... مگر اس شادی کے بعد اسمعیل پر بڑی مصیبت آئی۔“

(سیرت المہدی مؤلفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے، جلد ۱ روایت نمبر ۱۰۱ صفحہ ۷۹ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

۱۸۸۳ء مرزا دین محمد صاحبؒ سکنتہ لنگروال ضلع گورداسپور نے بیان کیا۔

”ایک مرتبہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مجھے صبح کے قریب جگایا اور فرمایا کہ۔

”..... میں نے دیکھا ہے کہ میرے تخت پوش کے چاروں طرف نمک چُنا ہوا ہے۔“

۱ (ترجمہ از مرتب) ہائے بہت سی آرزوئیں ہیں جو خاک میں مل گئیں۔

۲ (ترجمہ از مرتب) پس صبر اچھا ہے۔

..... فرمایا کہ کہیں سے بہت سا روپیہ آئے گا۔ اس کے بعد میں چار دن یہاں رہا۔ میرے سامنے ایک منی آرڈر آیا۔ جس میں ہزار سے زائد روپیہ تھا۔“

(سیرت المہدی مؤلفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے، جلد ۱ روایت نمبر ۶۳۶ صفحہ ۶۰۴ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

**۱۸۸۳ء (الف)** حافظ محمد ابراہیم صاحبؒ ولد میاں نادر علی صاحب سکندہ مکووال ضلع انبالہ نے بیان کیا۔

”۸۳ء میں جب شہب گریے تو فرمایا۔ اس وقت میں دیکھ رہا تھا کہ میں اور سید عبدالقادر برابر برابر کھڑے ہیں۔ پھر میں نے دیکھا کہ شیخ سعدی اور سید عبدالقادر ایک باغ میں سیر کر رہے ہیں۔

انہی ایام میں آپ کو الہام ہوا ”يَا عَبْدَ الْقَادِرِ“ فرمایا کہ اولیاء کو عبدالقادر کا خطاب اُس وقت دیا جاتا ہے جب اُن کے لئے قادرانہ نشان دکھانے مقصود ہوں۔“ (الحکم جلد ۳۹ نمبر ۱۰ مورخہ ۲۱ مارچ ۱۹۳۶ء صفحہ ۵)

**(ب)** حافظ نور محمد صاحبؒ سکندہ فیض اللہ چک ضلع گورداسپور نے بیان کیا۔

”ایک دفعہ حضورؐ نے فرمایا کہ میں نے خواب میں ایک مرتبہ دیکھا کہ سید عبدالقادرؒ صاحب جیلانی آئے ہیں اور آپ نے پانی گرم کر کر مجھے غسل دیا ہے اور نئی پوشاک پہنائی ہے اور گول کمرہ کی سیڑھیوں کے پاس کھڑے ہو کر فرمانے لگے کہ آؤ ہم اور تم برابر برابر کھڑے ہو کر قدناپیں۔ پھر انہوں نے میرے بائیں طرف کھڑے ہو کر کندھے سے کندھا ملا یا تو اُس وقت دونوں برابر برابر رہے۔“

(سیرت المہدی مؤلفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے، جلد ۱ روایت ۴۸۱ صفحہ ۵۰۹ مطبوعہ ۲۰۰۸ء۔

الحکم جلد ۳۳ نمبر ۳ مورخہ ۱۴ ستمبر ۱۹۳۶ء صفحہ ۴)

مولوی رحیم بخش صاحبؒ سکندہ تلونڈی ٹھنگلاں ضلع گورداسپور نے بیان کیا۔

”حضرت صاحبؒ نے فرمایا کہ مجھے الہام ہوا ہے۔

”يُنَجِّيكَ مِنَ الْعَمِّ وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيرًا“<sup>۱</sup>

اور آپؐ نے فرمایا کہ ”ہمیں خدا کے فضل سے غم تو کوئی نہیں ہے شاید آئندہ کوئی غم پیش آئے۔ جب مکان پر آئے تو ایک شخص امرتسر سے یہ خبر لایا کہ آپ کا وہ نگینہ جو ”اَلْاَيْسُ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدًا“ لکھنے کے واسطے

۱ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؒ) الحکم میں دائیں طرف کا ذکر ہے۔ (الحکم مورخہ ۱۴ ستمبر ۱۹۳۶ء صفحہ ۴)

۲ (ترجمہ از مرتب) خدا تجھے غم سے نجات دے گا اور تیرا رب قادر ہے۔

(نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؒ) الحکم مورخہ ۱۴ اگست ۱۹۳۴ء صفحہ ۳ میں متعلقہ حوالہ میں ”يُنَجِّيكَ“ چھپا ہے۔

حکیم محمد شریف صاحب کے پاس امرتسر بھیجا ہوا تھا، وہ گم ہو گیا ہے، اور نیز ایک ورق براہین احمدیہ کا لایا جو بہت خراب تھا اور پڑھا نہیں جاتا تھا۔ یہ معلوم کر کے آپ کو بہت تشویش ہوئی..... حضرت صاحب اور یہ خاکسار بٹالہ سے گاڑی میں سوار ہو کر امرتسر پہنچے۔ جب حکیم صاحب کے مکان پر پہنچے تو حکیم صاحب نے بہت خوش ہو کر کہا کہ یہ آپ کا نگینہ گم ہو گیا تھا مگر ابھی مل گیا ہے اور جب مطبع میں جا کر کتاب دیکھی تو وہ اچھی چھپ رہی تھی۔ جس پر آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہم کو پہلے سے بشارت دے دی تھی کہ ہم تجھے غم سے نجات دیں گے سو وہ یہی غم تھا۔“

(سیرت المہدی مؤلفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے، جلد ۱ روایت نمبر ۴۵۳ صفحہ ۴۳۱، ۴۳۲ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

**۱۸۸۴ء** حضرت اُمّ المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔

”میری شادی سے پہلے حضرت صاحب کو معلوم ہوا تھا کہ آپ کی دوسری شادی دلی میں ہوگی۔“

(سیرت المہدی مؤلفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے، جلد ۱ روایت نمبر ۶۹ صفحہ ۵۱ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

**۱۸۸۴ء** ”حافظ حامد علی صاحب مرحوم خادم حضرت مسیح موعود علیہ السلام بیان کرتے تھے کہ جب حضرت صاحب نے دوسری شادی کی تو ایک عمر تک تجرہ میں رہنے اور مجاہدات کرنے کی وجہ سے آپ نے اپنے قومی میں ضعف محسوس کیا۔ اس پر وہ الہامی نسخہ جو ”زدجام عشق“ کے نام سے مشہور ہے، بنوا کر استعمال کیا چنانچہ وہ نسخہ نہایت ہی بابرکت ثابت ہوا.....“

نسخہ زدجام عشق یہ ہے جس میں ہر حرف دوا کے نام کا پہلا حرف مراد ہے۔ زعفران، دارچینی، جاکفل، ایون، مُشک، عقرقرح، شنگرف، قرفنفل یعنی لوگ۔ ان سب کو ہم وزن کوٹ کر گولیاں بناتے ہیں اور روغن سَمُّ الْفَار میں چرب کر کے رکھتے ہیں اور روزانہ ایک گولی استعمال کرتے ہیں۔ الہامی ہونے کے متعلق دو باتیں سنی گئی ہیں۔ ایک یہ کہ یہ نسخہ ہی الہام ہوا تھا۔ دوسرے یہ کہ کسی نے یہ نسخہ حضور کو بتایا اور پھر الہام نے اسے استعمال کرنے کا حکم دیا۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔“

(سیرت المہدی مؤلفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے، جلد ۱ حصہ سوم روایت نمبر ۵۶۹ صفحہ ۵۳۸ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

**۱۸۸۴ء** حضرت اُمّ المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔

”جب میری شادی ہوئی اور میں ایک مہینہ قادیان بٹھہر کر پھر واپس دہلی گئی تو اُن ایام میں حضرت مسیح موعودؑ



نے مجھے ایک خط لکھا کہ میں نے خواب میں تمہارے تین جوان لڑکے دیکھے ہیں۔“

(سیرت المہدی مؤلفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے، جلد اہمہ اول روایت نمبر ۹۱ صفحہ ۶۶ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

**۱۸۸۴ء** میر عنایت علی شاہ صاحب لدھیانوی نے بیان کیا۔

”حضرت اقدس دہلی سے واپس ہوئے۔ سر ہندریلوے سٹیشن پر حضرت اقدس کو الہام ہوا۔

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ

..... حضورؐ نے فرمایا کہ اس الہام میں کسی دوست کے گرنے کی خبر ہے۔ مجھے ڈر ہے کہ میر صاحبؑ ہی نہ ہوں۔“

(رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ نمبر ۱ صفحہ ۱۱۹)

**۱۸۸۵ء** شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی ایڈیٹر الحکم نے لکھا۔

”اللہ تعالیٰ کی ایک تحریک خفی کے ماتحت کچھ عرصہ کے لئے ضلع گورداسپور کے پہاڑی علاقہ (سوجان پور) کی طرف جا کر عبادت کرنا چاہتے تھے لیکن پھر خدا تعالیٰ کی صاف صاف وحی نے آپؐ کو ہوشیار پور جانے کا ایماء فرمایا اور اس شہر کا نام بتایا۔“

(الحکم جلد ۳۹ نمبر ۱۳ مورخہ ۱۳/۱۳ اپریل ۱۹۳۶ء صفحہ ۴)

**۱۸۸۶ء** میاں عبداللہ صاحب سنوریؒ نے بیان کیا کہ ایام چلہ ہوشیار پور میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام ہوا۔

”بُورِكَ مَنْ فِيهَا وَمَنْ حَوْلَهَا“<sup>۱</sup>

اور حضورؐ نے تشریح فرمائی کہ مَنْ فِيهَا سے میں مراد ہوں اور مَنْ حَوْلَهَا سے تم لوگ مراد ہو۔

(سیرت المہدی مؤلفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے، جلد اول روایت نمبر ۸۸ صفحہ ۶۵ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

<sup>۱</sup> یعنی میر عباس علی شاہ صاحب لدھیانوی۔ (شمس)

<sup>۲</sup> (ترجمہ از مرتب) برکت والا ہے وہ جو اس میں ہے اور جو اس کے ارد گرد ہیں۔

(نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؒ) یہ الہام حضورؐ کو ہوشیار پور کے چلہ کے دوران ہوا۔ میاں عبداللہ صاحبؒ

سنوری کا بیان ہے کہ آپؐ اوپر بالا خانہ میں رہتے تھے..... ایک دن جب میں کھانا رکھنے اوپر گیا تو حضورؐ نے فرمایا کہ مجھے

(سیرت المہدی جلد اول روایت نمبر ۸۸ صفحہ ۶۵)

الہام ہوا ہے۔

۱۸۸۶ء میاں عبداللہ صاحبؒ سنوری نے بیان کیا۔

”ہوشیار پور سے پانچ چھ میل کے فاصلہ پر ایک بزرگ کی قبر ہے..... حضورؐ قبر کی طرف تشریف لے گئے..... اور تھوڑی دیر تک دعا فرماتے رہے۔ پھر..... فرمایا۔ جب میں نے دُعا کے لئے ہاتھ اٹھائے تو جس بزرگ کی یہ قبر ہے وہ قبر سے نکل کر دوزانو ہو کر میرے سامنے بیٹھ گئے اور اگر آپؐ ساتھ نہ ہوتے تو میں اُن سے باتیں بھی کر لیتا۔ ان کی آنکھیں موٹی موٹی ہیں اور رنگ سانولا ہے۔ پھر کہا کہ دیکھو اگر یہاں کوئی مجاور ہے تو اُس سے ان کے حالات پوچھیں چنانچہ حضورؐ نے مجاور سے دریافت کیا۔ اُس نے کہا میں نے ان کو خود نہیں دیکھا کیونکہ ان کی وفات کو تقریباً ایک سو سال گزر گیا ہے۔ ہاں اپنے باپ یا دادا سے سنا ہے کہ یہ اس علاقہ کے بڑے بزرگ تھے اور اس علاقہ میں ان کا بہت اثر تھا۔ حضورؐ نے پوچھا، ان کا حلیہ کیا تھا؟ وہ کہنے لگا کہ سنا ہے سانولہ رنگ تھا اور موٹی موٹی آنکھیں تھی۔“ (سیرت المہدی مؤلفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؒ ایم۔ اے، جلد ۱ روایت نمبر ۸۸ صفحہ ۶۳، ۶۵ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

۱۸۸۶ء میاں عبداللہ صاحبؒ سنوری نے بیان کیا۔

”پسر موعود کی پیشگوئی کے بعد حضرت صاحبؒ ہم سے کبھی کبھی کہا کرتے تھے کہ دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ ہم کو جلد وہ موعود لڑکا عطا کرے۔ اُن دنوں میں حضرت کے گھر اُمیدواری تھی۔ ایک دن بارش ہوئی تو میں نے مسجد مبارک کے اوپر صحن میں جا کر بڑی دُعا کی..... پھر مجھے دُعا کرتے کرتے خیال آیا کہ باہر جنگل میں جا کر دُعا کروں..... چنانچہ میں قادیان سے مشرق کی طرف چلا گیا اور باہر جنگل میں بارش کے اندر بڑی دیر تک سجدہ میں دُعا کرتا رہا..... اُسی دن شام یا دوسرے دن صبح کو حضرت صاحبؒ نے مجھ سے فرمایا کہ مجھے الہام ہوا ہے کہ ”اُن کو کہہ دو انہوں نے رنج بہت اٹھایا ہے ثواب بہت ہوگا۔“

(سیرت المہدی مؤلفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؒ ایم۔ اے، جلد ۱ روایت نمبر ۱۱۰ صفحہ ۸۹ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

۱۸۸۶ء مئی ”لَيْسَ الذَّكَرُ كَالْأُنْثَى“ (البشری قلمی نسخہ مرتبہ پیر سراج الحق صاحب نعمانیؒ صفحہ ۷۱۔

مکتوب از صاحبزادہ پیر سراج الحق صاحب نعمانیؒ۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دست مبارک کے لکھے ہوئے الہامات میں سے)

۱۔ اِس سے مراد میاں عبداللہ صاحبؒ سنوریؒ ہیں۔ (شمس)

۲۔ (ترجمہ) اس لڑکی کے جیسے بعض مرد بھی نہیں۔

(نوٹ) یہ الہام صاحبزادی عصمت کی پیدائش پر ہوا تھا۔

(البشری قلمی نسخہ مرتبہ پیر سراج الحق صاحب نعمانیؒ صفحہ ۷۱ حاشیہ نمبر ۴)

۶ جنوری ۱۸۹۱ء (الف) ”خواب میں دیکھا کہ میرے پاس مرزا غلام قادر میرے بھائی کھڑے ہیں اور میں یہ آیت قرآن شریف کی پڑھتا ہوں غَلَبَتِ الرُّومُ فِي أَدْنَى الْأَرْضِ وَهُمْ مِّنْ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُونَ<sup>۱</sup> اور کہتا ہوں کہ اَدْنَى الْأَرْضِ سے قادیان مراد ہے اور میں کہتا ہوں کہ قرآن شریف میں قادیان کا نام درج ہے۔“

(مکتوب از پیرسراج الحق صاحب نعمانی<sup>۲</sup>۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دست مبارک کے لکھے ہوئے الہامات میں سے)

(ب) ”ایک دفعہ ہمیں یہ الہام ہوا کہ

”غَلَبَتِ الرُّومُ فِي أَدْنَى الْأَرْضِ وَهُمْ مِّنْ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُونَ اور مجھے دکھایا گیا کہ اس وعدہ

کی آخری آیت تک جس قدر حروف ہیں ان میں اکمل اور اخلص موافقین کے نام بھی مخفی ہیں اور جو اشعار انکار و عناد و مخالفت میں اپنی قوم میں سے ہیں ان کے نام بھی اس میں پوشیدہ ہیں۔“

پھر فرمایا۔ ”اور میں نے دیکھا کہ ایک شخص نے اَدْنَى الْأَرْضِ پر قرآن شریف میں ہاتھ رکھا ہوا ہے اور

کہتا ہے کہ یہ قادیان کا نام ہے۔“

(تذکرۃ المہدی مصنفہ پیرسراج الحق صاحب نعمانی حصہ دوم صفحہ ۴۵ مطبوعہ دسمبر ۱۹۲۱ء و مکتوب پیرسراج الحق صاحب نعمانی)

۲۷ فروری ۱۸۹۱ء ”فَجِئْنَا بِالْكِتَابِ فَهِيَ مُؤَا<sup>۳</sup>“

(مکتوب پیرسراج الحق صاحب نعمانی<sup>۲</sup> والبشری قلمی نسخہ مرتبہ پیرسراج الحق صاحب نعمانی صفحہ ۵۵)

۱۸۹۱ء خواجہ حسن نظامی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک خط شائع کیا ہے جس کا اقتباس درج ذیل ہے۔

”ہم نے آپ کی صحت کے لئے خدا سے دعا مانگی اور ہم کو الہام ہوا کہ خواجہ حسن نظامی ابھی بہت دن زندہ رہیں گے اور مسلمانوں کے بڑے بڑے کام کریں گے۔“

(افضل مورخہ ۱۱ اکتوبر ۱۹۵۲ء صفحہ ۲ بحوالہ اخبار منادی دہلی بابت ماہ ستمبر ۱۹۵۲ء صفحہ ۳ تا ۷)

۱۔ (ترجمہ از ناشر) اہل روم مغلوب کئے گئے۔ قریب کی زمین میں۔ اور وہ اپنے مغلوب ہونے کے بعد پھر ضرور غالب آجائیں گے۔ (الرُّوم: ۳، ۴)

۲۔ (ترجمہ از مرتب) پھر کتاب لائی گئی۔ تب انہیں شکست ہوئی۔

(نوٹ از مولانا جلال الدین شمس<sup>۲</sup>) پیر صاحب<sup>۳</sup> لکھتے ہیں۔ یہ الہام حضرت اقدس علیہ السلام کے دست مبارک کے لکھے ہوئے سے نقل کئے گئے۔

**فروری ۱۸۹۲ء**

حضرت مولوی نور الدین صاحب خلیفہ اول رضی اللہ عنہ بیان فرماتے تھے کہ۔

”ایک دفعہ کسی بحث کے دوران میں حضرت مسیح موعودؑ سے کسی مخالف نے کوئی حوالہ طلب کیا..... حضرت صاحب نے بخاری کا ایک نسخہ منگایا اور یونہی اس کی ورق گردانی شروع کر دی اور جلد جلد ایک ایک ورق اُس کا اُلٹانے لگ گئے اور آخر ایک جگہ پہنچ کر آپ ٹھہر گئے اور کہا لو یہ لکھ لو۔ دیکھنے والے سب حیران تھے کہ یہ کیا ماجرا ہے اور کسی نے حضرت صاحب سے دریافت بھی کیا جس پر حضرت صاحب نے فرمایا کہ ”جب میں نے کتاب ہاتھ میں لے کر ورق اُلٹانے شروع کئے تو مجھے کتاب کے صفحات ایسے نظر آتے تھے کہ گویا وہ خالی ہیں اور اُن پر کچھ نہیں لکھا ہوا اسی لئے میں ان کو جلد جلد اُلٹاتا گیا۔ آخر مجھے ایک صفحہ ملا جس پر کچھ لکھا ہوا تھا اور مجھے یقین ہوا کہ یہ وہی حوالہ ہے جس کی مجھے ضرورت ہے۔“

(سیرت المہدی مؤلفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے۔ جلد ۱ روایت نمبر ۳۰۶ صفحہ ۲۸۲ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

**۱۸۹۲ء** (الف) حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایده اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ میں فرمایا۔  
”ملکہ وکٹوریہ کے زمانہ میں خدا تعالیٰ نے خردے دی۔“

”سلطنتِ برطانیہ تا ہشت سال بعد ازاں ضعف و فساد و اختلال“  
اور یہ آٹھ سال جا کر ملکہ وکٹوریہ کی وفات پر پورے ہو گئے۔“

(الفضل جلد ۱۶ نمبر ۷۸ مورخہ ۱۵ اپریل ۱۹۲۹ء صفحہ ۵)

۱۔ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؒ) مکرم شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؒ لکھتے ہیں۔

”جہاں تک میری یاد مساعت کرتی ہے..... یہ واقعہ لاہور میں ہوا تھا۔ مولوی عبدالحکیم صاحب کلانوری سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ”محدثیت اور نبوت“ پر بحث ہوئی تھی..... حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے محدثیت کی حقیقت بیان کرتے ہوئے بخاری کی اس حدیث کا حوالہ دیا جس میں حضرت عمرؓ کی محدثیت پر استدلال تھا۔ مولوی عبدالحکیم صاحب کے مددگاروں میں سے مولوی احمد علی صاحب نے حوالہ کا مطالبہ کیا اور بخاری خود بھیج دی۔ مولوی محمد احسن صاحب نے حوالہ نکالنے کی کوشش کی مگر نہ نکلا۔ آخر حضرت مسیح موعودؑ نے خود نکال کر پیش کیا..... جب حضرت صاحب نے یہ حدیث نکال کر دکھادی تو فریق مخالف پر گویا ایک موت وارد ہو گئی..... اسی پر مباحثہ ختم کر دیا۔“

(سیرت المہدی مؤلفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے۔ جلد ۱ روایت نمبر ۳۷۲ صفحہ ۲۹۶ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

۲۔ ملکہ وکٹوریہ کا انتقال ۲۲ جنوری ۱۹۰۱ء میں ہوا۔ (شمس)

(ب) حافظ حامد علی صاحبؒ نے مجھ سے کہا کہ آج رات یا شاید کہا ان دنوں میں حضرت صاحب کو الہام ہوا ہے۔

”سلطنتِ برطانیہ تا ہشت سال بعد ازاں ایام ضعف و اختلال“

(سیرت المہدی مؤلفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؒ ایم۔ اے، جلد ۱ روایت نمبر ۹۶ صفحہ ۶۸ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

(ج) میاں عبداللہ صاحب سنوریؒ نے بیان کیا کہ۔

”مجھے (یہ) الہام اس طرح پر یاد ہے۔

”سلطنتِ برطانیہ تا ہفت سال بعد ازاں باشد خلاف و اختلال“

(سیرت المہدی مؤلفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؒ ایم۔ اے، جلد ۱ روایت نمبر ۹۶ صفحہ ۶۸ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

(د) صاحبزادہ پیر سراج الحق صاحب نعمانیؒ نے بیان کیا۔

”میں نے حضرت سے یہ الہام اس طرح پر سنا ہے۔

”قوتِ برطانیہ تا ہشت سال بعد ازاں ایام ضعف و اختلال“

(سیرت المہدی مؤلفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؒ ایم۔ اے، جلد ۱ روایت نمبر ۳۱۲ صفحہ ۲۹۱ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

غالباً ۱۲ جولائی ۱۸۹۲ء (خواب میں) ”لَهُ تَبٌّ وَسَبٌّ وَافْتِضَاحٌ“

(جیبی بیاض حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۱۲ اکتوبر ۱۸۹۲ء ”يُصْلِحُ اللَّهُ جَمَاعَتِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى“

(جیبی بیاض حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۲۱ مارچ ۱۸۹۳ء ”کل شب کو ایک خواب اور کچھ تحریری طور پر لکھا ہوا پیش ہوا۔ لکھا ہوا تو سوائے

ن و ض کے اور کچھ پڑھانے گیا اور خواب بھی سارا یاد نہیں رہا آخری فقرہ یاد رہا وہ یہ تھا۔

۱ (ترجمہ از مرتب) اس کے لئے ہلاکت اور گالیاں اور ذلت ہے۔

۲ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؒ) یہ جیبی بیاض عبدالرحمن صاحب شاکر کارکن صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے

پاس موجود ہے جو ان کے والد مرحوم ماسٹر نعمت اللہ صاحب گوہرؒ کو مرزا محمود بیگ صاحبؒ آف پٹی نے دی تھی اور

ان کا بیان ہے یہ بیاض نہیں حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عطا فرمائی تھی۔

۳ (ترجمہ از مرتب) اللہ تعالیٰ میری جماعت کی اصلاح کر دے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

”إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ حَكِيمٌ“<sup>۱</sup>

(ازمکتوب مرزا خدا بخش صاحب مندرجہ ”اصحاب احمد“ مؤلفہ ملک صلاح الدین صاحب حصہ دوم صفحہ ۱۱۶ حاشیہ مطبوعہ ۱۹۵۲ء)

**مارچ ۱۸۹۳ء** ”نور الدینؒ کو دو گلاس دودھ کے پلائے۔ ایک ہم نے خود دیا اور دوسرا اُس نے مانگ کر لیا اور کہا سرد ہے۔ پھر دودھ کی ندی بن گئی اور ہم اُس میں نبات کی ڈلی ہلاتے جاتے ہیں۔“

(جیبی بیاض حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

**۲۲ اپریل ۱۸۹۳ء** (الف) ”مولوی عبدالکریم صاحبؒ سے ایک دن ذکر کیا کہ مجھے الہام ہوا ہے۔“

لَا تَصْبُؤَنَّ إِلَى الْوَطَنِ فِيهِ تَهَانٌ وَ تُمْتَحَنٌ<sup>۲</sup>

یہ الہام نور الدین کے متعلق معلوم ہوتا ہے۔“

(ضمیمہ اخبار بدر جلد ۸ نمبر ۲۰ مورخہ ۲۹ جولائی ۱۹۰۹ء صفحہ ۷۷۔ مرقاة الیقین فی حیاة نور الدین صفحہ ۱۶۹ طبع اول)

۱ (ترجمہ از مرتب) یقیناً اللہ تعالیٰ علیم حکیم ہے۔

۲ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؒ) حضرت مولوی نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

۳ (نوٹ از مولانا عبداللطیف بہاؤ پوری) یہ تاریخ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی جیبی بیاض میں درج ہے مگر وہاں سن درج نہیں۔ تعیین سال چونکہ بدلائل ۱۸۹۳ء ثابت ہے (دیکھیے تاریخ احمدیت جلد اول صفحہ ۲۹۴) مولانا نور الدینؒ کی ہجرت کا ایمان افروز واقعہ اس لئے ہم نے یہی سن درج کر دیا۔

۴ (ترجمہ از مرتب) تو وطن کی طرف ہرگز توجہ نہ کر۔ اس میں تیری اہانت ہوگی اور تکلیفیں اٹھانی پڑیں گی۔

(نوٹ از مولانا عبداللطیف بہاؤ پوری) یہ الہام حضرت خلیفۃ المسیح اولؒ کی بیاض جیبی صفحہ ۱۴۹ میں یوں درج ہے۔

لَا تَصْبُؤَنَّ إِلَى الْوَطَنِ فِيهِ تَضَامٌ وَ تُمْتَحَنٌ

اور اس کے ساتھ ہی تحریری کا دوسرا شعر بھی درج ہے۔

فَاعْلَمْ بِأَنَّ الْحَرْفِيَّ أَوْطَانِيهِ يَلْقَى الْعَبَثَ

(ترجمہ) اپنے وطن کی طرف راغب مت ہو اس میں تجھ پر ظلم کیا جائے گا اور ذلیل کیا جائے گا۔ اور یاد رکھ کہ

آزاد انسان اپنے وطن میں خسارہ پاتا ہے۔

(ب) ”وَإِنَّ هَذَا لَسَاحِرَانِ يُرِيدَانِ أَنْ يُخْرِجَاكُمْ“<sup>۱</sup>

(جیبی بیاض حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ صفحہ ۱۳۹)

”کشف میں دیکھا۔ تفسیر حسینی ۵۰ اور ۵۱ صفحہ پر

وَلِيَجْعَلَكَ آيَةً لِلنَّاسِ وَانظُرْ إِلَى الْعِظَامِ كَيْفَ نُنشِزُهَا ثُمَّ نَكْسُوهَا لَحْمًا. فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ قَالَ أَعْلَمُ أَنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. فَسَرَّهُ نُورُ الدِّينِ بِالْمَعَارِفِ الْغَرِيبَةِ“<sup>۲</sup>

(جیبی بیاض حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ صفحہ ۱۳۹)

۱۔ قاضی سلیمان پٹیالوی کی نسبت الہام۔

”پشت بر قبلہ مے کنند نماز“<sup>۳</sup>

۲۔ بعد ظہر کے فرمایا یا بعد دعا بہ نسبت خاکسار راقم الہام۔

”إِنَّ الصَّغَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ“<sup>۴</sup>

(جیبی بیاض حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ صفحہ ۱۵۷)

۳۔ اپریل ۱۸۹۳ء پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

۱۔ (ترجمہ از مرتب) یہ دونوں بڑے ہوشیار اور چالاک ہیں تمہیں نکالنا چاہتے ہیں۔

(نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؒ) اس الہام کے متعلق جیبی بیاض میں کوئی تاریخ درج نہیں اور نہ کوئی تشریح ہے۔

لیکن یہ الہام اسی صفحہ پر درج ہے جہاں الہام لَا تَصْبُؤَنَّ لکھا ہے۔

۲۔ (ترجمہ از مرتب) اور تاکہ ہم تجھے لوگوں کے لئے نشان بنائیں اور ان ہڈیوں کی طرف دیکھ۔ ہم انہیں کیسے

اُبھارتے، پھر انہیں گوشت پہناتے ہیں۔ پھر جب اس پر واضح ہو گیا تو کہائیں جانتا ہوں کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

نور الدین نے اس کی عجیب و غریب معارف کے ساتھ تفسیر کی۔

۳۔ (ترجمہ از مرتب) قبلہ کو پیٹھ دے کر نماز ادا کرتے ہیں۔

۴۔ یعنی حضرت مولانا نور الدین صاحب خلیفۃ اول رضی اللہ عنہ۔ (عبداللطیف بہاولپوری)

۵۔ (ترجمہ از مرتب) یقیناً صفا اور مر وہ شعائر اللہ میں سے ہیں۔

۶۔ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؒ) اس الہام اور اگلے چار الہاموں کی جیبی بیاض میں صرف تاریخیں لکھی

ہوئی ہیں مگر سنہ درج نہیں غالباً ۱۸۹۳ء ہی ہوگا۔

”یہ باغِ اسلام ہم تم کو دیتے ہیں۔“ (کشف)  
 پھر الہام ہوا۔ ”شُدُّ تَرَايِنِ بَرَكٍ وَبَارٍ وَشَيْخٍ وَشَابٍ“<sup>۱</sup>  
 اور تفہیم ہوئی۔ ایک جماعت اس سلسلہ میں داخل ہوگی۔“

(جیبی بیاض حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ صفحہ ۱۵۸)

۱۵ / مئی ۱۸۹۳ء ”اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحَابِ الْفِجْلِ الْاَلِہَامِ ہے۔ پھر ملح دیکھے۔  
 مشرق سے مغرب کو جاتے ہیں اور اس کی بڑی گونج ہے۔“

(جیبی بیاض حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ صفحہ ۱۶۵)

۲۵ / جون ۱۸۹۳ء (خواب میں) ”سانپ نے ذراع پر کاٹا۔ ڈاکٹر کی جستجو کی تو مرزا غلام مرتضیٰ  
 تھے۔ انہوں نے سینہ کا ٹائٹ شروع کیا تاکہ زہر نکل جاوے۔ اس کے بعد الہام ہوا۔  
 نَزَّدَهَا عَلَي النَّصَّارِي۔“<sup>۲</sup>

(جیبی بیاض حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ صفحہ ۱۶۲)

۱۱ / جولائی ۱۸۹۳ء ”یہ کشف کہ سفید کاغذ پر (عبداللہ) (سلطان محمد) لکھا ہے۔ پھر الہام ہوا۔  
 بُشْرَى لَكَ فِي النَّكَاحِ“<sup>۳</sup>

اور تفہیم ہوئی کہ یہ آتھم اور لڑکا معہود ہے۔“

۳ / ستمبر ۱۸۹۳ء رات کو الہام ہوا۔ ”كِرَامَةٌ جَلِيلَةٌ قَدْ جَاءَ وَقْتُهَا“<sup>۴</sup>

(از مکتوب بنام میر عباس علی صاحب ورق نمبر ۱۲۔ جیبی بیاض حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ صفحہ ۱۳۹)

۱ (ترجمہ از مرتب) یہ پھل پھول اور بوڑھے اور جوان سب آپ کے ہی ہوئے۔

۲ (ترجمہ از مرتب) کیا تو نہیں جانتا کہ تیرے رب نے ہاتھی والوں سے کیا سلوک کیا۔

۳ (ترجمہ از مرتب) ہم اسے نصاریٰ پر لوٹادیں گے۔

(نوٹ از مولانا جلال الدین شمس) ایک الہام تذکرہ صفحہ ۲۵۶ پر ان الفاظ میں ہے۔ ”إِنَّ النَّصَّارِي

كَوَّلُوا الْأَمْرَ۔ سَنَزَّدُهَا عَلَي النَّصَّارِي۔“ ممکن ہے یہ الہام وہی ہو یا دوسرا ہو۔

۴ (ترجمہ از مرتب) اس نکاح کے بارہ میں آپ کو خوشخبری ہو۔

۵ (ترجمہ از مرتب) ایک بڑی کرامت ہے جس کا وقت آچکا ہے۔



۱۲/ دسمبر ۱۸۹۳ء ” لَا يُرَى اللّٰهُ اِلَّا مَنْ تَفَى عَنْ اِرَادَاتِ الدُّنْيَا كُلِّهَا - مَا صَلَّى الشَّيْخُ وَمَا غَوَى. يَا اَيُّهَا الْعَوَاظُ اتَّبِعُوا الْاِمَامَ۔“<sup>۱</sup> (جیبی بیاض حضرت خلیفۃ المسیح اڈل رضی اللہ تعالیٰ عنہ صفحہ ۱۷۲)

۱۸۹۳ء حکیم محمد حسین صاحب<sup>۲</sup> مرہم عیسیٰ لکھتے ہیں۔ ”سیدنا واما مناسیح موعود علیہ صلوات من ربہ ورحمۃہ نے مجھے ہائی کورٹ کے فیصلے سے پہلے ہی بتا دیا تھا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے الہاماً اطلاع دی ہے کہ۔“  
”حسین کو ٹیپوؤں کے شر سے بچایا گیا ہے“

سو خدا تعالیٰ نے اپنے خاص فضل ورحم سے مجھے ہر قسم کے فتنہ اور مصیبت اور بلا سے بچایا۔“

(دیباچہ طبیبی مائتہ عامل صفحہ ۲۹ مصنفہ حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسیٰ بیرون دہلی دروازہ لاہور مطبوعہ ۲۹ مارچ ۱۹۵۰ء)

۱۸۹۳ء مکرم میاں محمد عبدالرحمن خان صاحب<sup>۳</sup> و مکرم میاں محمد عبداللہ خان صاحب<sup>۴</sup> بیان کرتے ہیں کہ ہماری پھوپھیوں کے ہاں اولاد نہ تھی۔ انہوں نے والد صاحب سے کہا کہ حضرت اقدس کی خدمت میں دعا کے لئے عرض کریں۔ نواب صاحب نے عرض کیا۔ بعد ازاں حضور نے فرمایا کہ۔

”میں نے دیکھا کہ مجھے گولیاں ملی ہیں۔ کچھ میں نے (حضرت) مولوی نور الدین صاحب کو دے دیں

کچھ آپ<sup>۵</sup> کو۔ لیکن میں نے نواب عنایت علی خان صاحب<sup>۶</sup> کو تلاش کیا لیکن وہ نہ ملے۔“

(اصحاب احمد مؤلفہ ملک صلاح الدین صاحب ایم اے۔ حصہ دوم صفحہ ۱۹۷ مطبوعہ اگست ۱۹۵۲ء)

۱ (ترجمہ از مرتب) خدا تعالیٰ دُنیا کے تمام ارادوں کو ترک کئے بغیر دکھائی نہیں دیتا۔ بزرگ شخص نہ ہی گمراہ ہوا اور نہ ہی ناکام اور ہلاک ہوا۔ اے عوام امام کی اتباع کرو۔

۲ (نوٹ از ناشر) پسران حضرت جتہ اللہ نواب محمد علی خان صاحب<sup>۷</sup>۔

۳ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمس<sup>۸</sup>) یعنی نواب محمد علی خان صاحب<sup>۹</sup>، چنانچہ نواب صاحب<sup>۱۰</sup> کے ہاں اس رویا کے بعد زینہ اولاد ہوئی۔ اس سے پہلے دو لڑکیاں ہی تھیں اسی طرح حضرت مولوی نور الدین صاحب<sup>۱۱</sup> خلیفہ اول کے ہاں بھی اُس وقت تک کئی لڑکے ہو کر فوت ہو چکے تھے اب اس کے بعد آپ کو زندگی پانے والی زینہ اولاد عطا ہوئی لیکن نواب عنایت علی خان صاحب کے ہاں ایک بیوی سے تو کوئی اولاد نہ ہوئی البتہ ایک دوسری بیگم کے بطن سے دو لڑکیاں ہوئیں۔

۴ (نوٹ از ناشر) آپ حضرت جتہ اللہ نواب محمد علی خان صاحب<sup>۱۲</sup> کی ہمیشہ کرمہ فاطمہ بیگم صاحبہ کے خاوند تھے۔

۱۶ اپریل ۱۸۹۳ء مرزا ایوب بیگ صاحب<sup>۱</sup> بیان کرتے ہیں کہ (جب رمضان شریف میں) ۱۶ اپریل ۱۸۹۳ء کو گرہن لگنا تھا..... کئی دوستوں نے شیشے پر سیاہی لگائی ہوئی تھی جس میں سے وہ گرہن دیکھنے میں مشغول تھے۔ ابھی خفیف سی سیاہی شیشے پر شروع ہوئی تھی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کسی نے کہا کہ سورج کو گرہن لگ گیا ہے آپ نے اس شیشہ میں سے دیکھا تو نہایت ہی خفیف سی سیاہی معلوم ہوئی۔ حضور نے اظہارِ افسوس کرتے ہوئے فرمایا کہ اس گرہن کو ہم نے تو دیکھ لیا مگر یہ ایسا خفیف ہے کہ عوام کی نظر سے اوجھل رہ جائے گا اور اس طرح ایک عظیم الشان پیشگوئی کا نشان مشتبہ ہو جائے گا..... تھوڑی دیر بعد سیاہی بڑھنی شروع ہوئی۔ حتیٰ کہ آفتاب کا زیادہ حصہ تاریک ہو گیا۔ تب حضور نے فرمایا کہ۔

”ہم نے آج خواب میں پیاز دیکھا تھا۔ اس کی تعبیر غم ہوتی ہے۔ سو شروع میں سیاہی کے خفیف رہنے سے یہ غم ظہور میں آیا۔“ (اصحاب احمد مؤلفہ ملک صلاح الدین صاحب ایم اے۔ جلد ۱ صفحہ ۸۰، ۸۱ مطبوعہ ۱۹۵۱ء)

۳۱ جولائی ۱۸۹۳ء ”بروز دو شنبہ بعد از نماز ظہر حضرت مسیح موعود مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ

الہام<sup>۲</sup> ہوا۔

یعنی اس رات کو عبادت، تسبیح، تہلیل، تکبیر اور درود و استغفار وغیرہ میں شاعِل رہو کیونکہ یہ رات<sup>۳</sup> تمام راتوں سے افضل اور خوبصورت تر ہے۔“

(تذکرۃ المہدی مصنفہ پیر سراج الحق صاحب<sup>۴</sup> نعمانی حصہ دوم صفحہ ۱۶ مطبوعہ دسمبر ۱۹۲۱ء۔ البشری قلمی نسخہ مرتبہ پیر سراج الحق صاحب<sup>۵</sup> نعمانی صفحہ ۶۶)

۱۶ مارچ ۱۸۹۵ء ”احمد زمان اس زمانہ کا احمد“

(تحریر حکیم مولوی قطب الدین صاحب<sup>۶</sup> بواسطہ حکیم عبداللطیف صاحب گجراتی)

۱ (نوٹ از ناشر) برادر مکرم ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب<sup>۷</sup> ابن مرزا نیاز بیگ صاحب<sup>۸</sup> کلانوری۔

۲ پیر سراج الحق صاحب<sup>۹</sup> لکھتے ہیں۔ ”حضور مسیح موعود علیہ السلام کے حکم سے لکھا گیا جو فرمایا تھا کہ کہیں یادداشت لکھ رکھو۔“ (تذکرۃ المہدی حصہ دوم صفحہ ۱۶)

۳ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمس<sup>۱۰</sup>) یعنی شب سہ شنبہ ۲۷ محرم الحرام ۱۳۱۲ھ مطابق ۳۱ جولائی ۱۸۹۳ء۔ تقویم عمری ۱۷۸۳ء تا ۱۹۰۷ء صفحہ ۲۲۸۔ البشری صفحہ ۶۶ حاشیہ نمبر ۳۔ تذکرۃ المہدی حصہ دوم صفحہ ۱۶۔

۴ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمس<sup>۱۱</sup>) حکیم عبداللطیف صاحب گجراتی نے خاکسار سے بیان کیا کہ یہ اور اس سے اگلے پانچ الہامات میں نے حکیم مولوی قطب الدین صاحب<sup>۱۲</sup> کے قرآن مجید سے نقل کئے ہیں۔ ان کا بیان ہے کہ ”یہ حضرت مسیح موعودؑ نے لکھوائے تھے۔“

۳۱ مارچ ۱۸۹۵ء ”إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ عُرِضَ عَلَىٰ أَقْوَامٍ فَمَا دَخَلُوا فِيهِمْ وَمَا دَخَلُوا فِيهِ إِلَّا قَوْمٌ مُنْقَطِعُونَ“<sup>۱</sup> (ضمیمہ اخبار بدر ۴ جولائی ۱۹۱۲ء صفحہ ۳۲۲۔ درس القرآن حضرت خلیفۃ المسیح اولؒ القلطع خورد صفحہ ۶۸۱۔

البشری قلمی نسخہ مرتبہ پیر سراج الحق صاحبؒ نعمانی صفحہ ۶۳۔ تحریر حکیم مولوی قطب الدین صاحبؒ)

۱۳ اپریل ۱۸۹۵ء ”نَزَلَ مَلَكَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ وَهُوَ أَعْلَى الْمَلَائِكَةِ۔ إِنَّ الْقَوْمَ يَقْتُلُونَ نَبِيَّ۔ أَمْ آرَادُوا اقْتِلَاجِي۔ وَأَنْتِي لَهُمُ التَّنَاوُشُ مِنْ مَكَانٍ بَعِيدٍ۔“<sup>۲</sup>

(تحریر حکیم مولوی قطب الدین صاحبؒ بواسطہ حکیم عبداللطیف صاحب گجراتی)

۱۷ اپریل ۱۸۹۵ء ”هُوَ مُؤَمَّنٌ اٰمِنٌ دِيَاگِيَا۔ تھوڑی دیر کے بعد هُوَ مُؤْتَمِنٌ۔ اِن دونوں کی نسبت تفہیم نہیں ہوئی کہ کس کی نسبت ہیں۔“

(تحریر حکیم مولوی قطب الدین صاحبؒ)

۱۸۹۵ء ”بَلَّغِ الْأَمْرَ إِلَىٰ حَدِّهِ“<sup>۳</sup>

(تحریر حکیم مولوی قطب الدین صاحبؒ)

۱ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؒ) حکیم عبداللطیف صاحب گجراتی بیان کرتے ہیں کہ یہ تاریخ حکیم مولوی قطب الدین صاحبؒ کے قرآن مجید پر درج تھی۔

۲ (ترجمہ از مرتب) یقیناً یہ قرآن قوموں پر پیش کیا گیا مگر ان پر اس کا کچھ اثر نہ ہوا اور انہوں نے اُسے قبول نہ کیا، ہاں اس قوم نے اسے قبول کر لیا جو دنیا سے منقطع تھے۔

۳ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؒ) پیر صاحب موصوف حاشیہ البشری صفحہ ۶۳ میں لکھتے ہیں کہ ”یہ الہام حضرت مولوی حافظ احمد اللہ صاحبؒ ناگپوری..... (نے) بتلایا ہے جو فرماتے ہیں کہ میرے قرآن شریف میں یہ بطور یادداشت لکھا ہوا ہے..... حضرت اقدس علیہ السلام نے مسجد مبارک میں بیان فرمایا تھا۔“

۴ (ترجمہ از مرتب) فرشتوں میں سے ایک فرشتہ جو سب سے بڑا تھا اُتر آیا۔ قوم مجھے قتل کرنا چاہتی ہے مگر ان کو دور کی جگہ سے پکڑنے کی کیسے توفیق ملے گی۔

۵ (ترجمہ از مرتب) وہ امن پایا ہوا ہے۔

۶ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؒ) حکیم مولوی عبداللطیف صاحب گجراتی کے نوٹوں میں ۱۳ محرم ۱۸۹۵ء درج ہے۔ یعنی مہینہ قمری اور سال شمسی ہے۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ۔

۷ (ترجمہ از مرتب) معاملہ اپنی حد تک پہنچ گیا۔

۱۳ / مئی ۱۸۹۵ء ”إِنِّي لَأَجِدُ رِيحَ يُوسُفَ لَوْ لَا أَن تَفْتِيدُونِ. قَبِيلَ ارْجِعْ إِلَى مَكَانِكَ. وَفَضْلَهُ قَوْمٌ مُتَشَاكِسُونَ. إِنَّهُمْ قَوْمٌ وَرَثَةٌ. إِنْ تَوَلَّى تَوَلَّى. إِنْ آوَىٰ آوَىٰ“<sup>۱</sup>

(تحریر حکیم مولوی قطب الدین صاحب)

۱۶ نومبر ۱۸۹۵ء ”زمین پر ایک ہی نام بخشا گیا۔

تفہیم۔ جس پر یَغْفُرُكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ<sup>۲</sup>۔ بولا گیا۔“

(جیبی بیاض حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ)

۱۸۹۶ء / ۱۸۹۷ء حضرت پیر سراج الحق صاحب نعمانی<sup>۳</sup> بیان کرتے ہیں۔

”۱۳۱۴ھ کا ذکر ہے جب میرے ہاں لڑکی ساجدہ پیدا ہونے والی تھی۔ جمعہ اور پنجگانہ نماز کے پڑھانے کا مجھے حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حکم تھا۔ میں جمعہ کا خطبہ پڑھ رہا تھا اور سورۃ مومنون کا رکوع اَنْشَأْتَاۤهُ خَلْقًا اٰخَرَ تک پڑھا۔ دوسرے روز آپ نے مجھے فرمایا کہ سورۃ مومنون کی آیات جس قدر تم نے خطبہ میں پڑھیں وہ ساتھ کے ساتھ ہم پر الہام ہوتی رہیں۔ یہ تمہارا خطبہ مقبول ہو گیا۔“

(البشری قلمی نسخہ مرتبہ پیر سراج الحق صاحب نعمانی صفحہ ۷۶ حاشیہ)

۱ (ترجمہ از مرتب) میں تو یوسف کی خوشبو پاتا ہوں، اگر تم مجھے بہکا ہوا نہ سمجھو۔ کہا جائے گا اپنی جگہ پر واپس جا اور اسے مخالف قوم نے فضیلت دی۔ یہ وہ قوم ہیں جو اس کے وارث ہوئے ہیں اگر اس نے دوستی رکھی تو دوستی رکھی جائے گی۔ یقیناً میں دیکھتا ہوں۔

۲ (ترجمہ از مرتب) اللہ تیری ہر سابقہ اور آئندہ ہونے والی لغزش بخش دے گا۔

۳ ”بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ۔ الَّذِیْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ۔ وَ الَّذِیْنَ هُمْ عَنِ النَّعُوْ مُعْرِضُوْنَ۔ وَ الَّذِیْنَ هُمْ لِلرَّكُوٰةِ فَعِلُوْنَ۔ وَ الَّذِیْنَ هُمْ لِقُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ۔ اِلَّا عَلٰی اٰزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُهُمْ فَاَکْهَمْ غَیْرَ مَلُوْمِیْنَ۔ فَمِنْ اٰتِنٰی وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُوْلٰئِكَ هُمُ الْعُدُوْنَ۔ وَ الَّذِیْنَ هُمْ لِاَمْلٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ۔ وَ الَّذِیْنَ هُمْ عَلٰی صَلٰتِهِمْ حٰفِظُوْنَ۔ اُوْلٰئِكَ هُمُ الْوَارِثُوْنَ۔ الَّذِیْنَ یَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ۔ وَ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِیْنٍ۔ ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً فِیْ قَرَارٍ مَّكِیْنٍ۔ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظْمًا فَكَسَوْنَا الْعِظْمَ لَحْمًا ثُمَّ اَنْشَاۤهُ خَلْقًا اٰخَرَ“ (المؤمنون: ۱۵۳۱)

۲۷ مارچ ۱۸۹۷ء میاں خیر الدین صاحب سیکھوانیؒ نے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ ”آج شب گھر میں دروازہ کی تکلیف تھی۔ دُعا کرتے کرتے لیکھرام سامنے آ گیا۔ اس کے معاملہ میں بھی دعا کی گئی اور فرمایا کہ جو کام خدا کے منشاء میں جلد ہو جانے والا ہو اس کے متعلق دعا میں یاد کرایا جاتا ہے چنانچہ اس کے چوتھے روز لیکھرام مارا گیا۔“

(سیرت المہدی مؤلفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؒ ایم۔ اے، جلد ۱ روایت نمبر ۶۲۰۔ صفحہ ۶۰۶ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

۱۸۹۷ء ”حسین کامی ترکی سفیر (کے متعلق) حضورؐ نے فرمایا کہ ”رات کو خواب دیکھا اور معلوم ہوا کہ وہ منافق طبع ہے۔“

(اصحاب احمد مؤلفہ ملک صلاح الدین صاحب جلد ۷ صفحہ ۱۲۸ مطبوعہ اگست ۱۹۶۰ء روایت سردار مسٹر عبدالرحمن صاحبؒ جالندھری سابق مہرنگھ)

۲۸ جولائی ۱۸۹۷ء ”الہام ہوا۔ تو یہ یا طوپہ۔ فرمایا عبرانی لغت میں تلاش کرو شاید کہ یہ عبرانی لفظ ہو۔“

(ذکر حبیب مؤلفہ حضرت مفتی محمد صادق صاحبؒ صفحہ ۲۲۲ مطبوعہ دسمبر ۱۹۳۶ء)

۲۱ اگست ۱۸۹۷ء ”إِنِّي مَعَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْكَبِيرِ۔ أَنْتَ وَمِثِّي وَأَنَا مِنْكَ۔“

(ذکر حبیب مؤلفہ حضرت مفتی محمد صادق صاحبؒ صفحہ ۲۲۱ مطبوعہ دسمبر ۱۹۳۶ء)

۱۸۹۷ء ”خواب میں دکھائے گئے۔ اتین اُسترے ۲ عطر کی شیشی۔“

(ذکر حبیب مؤلفہ حضرت مفتی محمد صادق صاحبؒ صفحہ ۲۲۱ مطبوعہ دسمبر ۱۹۳۶ء)

۱۸۹۷ء ”تین میں سے ایک پر عذاب نازل ہوگا۔“

(ذکر حبیب مؤلفہ حضرت مفتی محمد صادق صاحبؒ صفحہ ۲۲۱ مطبوعہ دسمبر ۱۹۳۶ء)

دسمبر ۱۸۹۷ء ”کل حضرت اقدسؑ کو چار پانچ مریدوں کی قسمت دکھلائی گئی جن کو وہ خوب جانتے ہیں اور ایک کی عمر صرف چار سال باقی ہے۔ اس سے زیادہ بیان کرنا مناسب نہیں سمجھا۔“

(اصحاب احمد مؤلفہ ملک صلاح الدین صاحب حصہ ۲ صفحہ ۱۲۰ حاشیہ۔ مکتوب مرزا خدا بخش صاحبؒ بنام نواب محمد علی خان صاحبؒ)

مطبوعہ اگست ۱۹۵۲ء۔ رجسٹر روایات صحابہؒ غیر مطبوعہ نمبر ۵ صفحہ ۶۲ روایت میاں امام الدین صاحبؒ سیکھوانی)

۱۔ چنانچہ سیدہ مبارکہ بیگم صاحبہ اسی شب پیدا ہوئیں۔ (شمس)

۲۔ (ترجمہ از مرتب) میں خدائے عزیز واکبر کے ساتھ ہوں۔ تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں۔

۳۔ میاں امام الدین صاحبؒ کی روایت کی رو سے اس روایا کی تاریخ فروری ۱۹۰۰ء ہے۔ واللہ اعلم۔ (شمس)

۱۸۹۷ء ”اور ایک الہام یہ بھی ہوا۔

”وَقَادِرٌ عَلَىٰ الْإِجْتِمَاعِ وَالْإِجْمَاعِ وَالْجَمْعِ“<sup>۱</sup>

(اصحاب احمد مؤلفہ ملک صلاح الدین صاحب جلد ۲ صفحہ ۱۲۰ حاشیہ مطبوعہ اگست ۱۹۵۲ء مکتوب مرزا خدا بخش صاحب<sup>۲</sup>)

۱۳ یا ۱۴ جنوری ۱۸۹۸ء حضرت حجۃ اللہ نواب محمد علی خان صاحب<sup>۳</sup> نے اپنی ڈائری میں لکھا کہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔

”ہم کو خواب ہوا کہ ہماری جماعت کے ایک شخص کو ہم نے دیکھا۔ لیکن ہم اس کو اُس وقت پہچانتا

تھا اب یاد نہیں۔ ایک سونے کا کتھا پہنایا گیا ہے۔ میں نے کہا کہ ایک رومال بھی باندھ دو اور وہ رومال

بھی باندھا گیا۔“ (اصحاب احمد مؤلفہ ملک صلاح الدین صاحب جلد ۲ صفحہ ۵۲۵، ۵۲۶ مطبوعہ اگست ۱۹۵۲ء)

مارچ ۱۸۹۸ء ”خواب میں دیکھا کہ سید احمد صاحب کا ستارہ قریب غروب ہے۔“

(مکتوب سراج الحق صاحب ”نعمانی“ صفحہ ۶)

۱۲ اپریل ۱۸۹۸ء ”لاہور سے ایک بی۔ اے نوجوان بٹنوں کا رہنے والا بڑا تیز طبع ہمارے حضرت<sup>۴</sup>

کو دیکھنے کے لئے (آیا)..... حضرت کے دل میں القاء ہوا کہ اس کے لئے دعا کرو۔ دعا کی۔ معاً اس کا قلب

تبدیل کیا گیا اور بیعت کی درخواست کی۔“ (اصحاب احمد مؤلفہ ملک صلاح الدین صاحب حصہ دوم صفحہ ۱۱۷ حاشیہ

مطبوعہ اگست ۱۹۵۲ء۔ مکتوب حضرت مولوی عبدالکریم صاحب<sup>۵</sup> بنام نواب محمد علی خان صاحب<sup>۶</sup>)

۱۸۹۸ء میاں عبدالعزیز صاحب<sup>۷</sup> سکنہ لاہور المعروف مغل بیان کرتے ہیں کہ۔

”ایک دفعہ جبکہ حضور تریاق الہی بنا رہے تھے..... حضرت خلیفہ اول<sup>۸</sup> کے مطب میں..... حضرت صاحب<sup>۹</sup>

..... تشریف لائے اور فرمایا کہ مولوی صاحب مجھے الہاماً بتایا گیا ہے کہ یہ دوائی گرم خشک ہے میری منشاء ہے کہ

اسے لسی سے کھلایا کروں۔“ (رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ نمبر ۹ صفحہ ۲۰)

۱۔ (ترجمہ از مرتب) وہ جمع ہونے اور جمع کرنے اور جماعت بنانے پر قادر ہے۔

۲۔ (نوٹ از مولانا جلال الدین بخش<sup>۱۰</sup>) سر سید احمد خان صاحب کی وفات ۲۷ مارچ ۱۸۹۸ء کو ہوئی۔ دیکھیے

حیات جاوید مؤلفہ مولانا الطاف حسین حالی چھٹا باب ۱۸۷ تا ۱۸۸ء صفحہ ۳۰۲۔

۱۱/ اگست ۱۸۹۸ء ”هُوَ الَّذِي أَخْرَجَ مُرْغَبِيكَ فَخَضَّرَ دَعْوَاكَ“<sup>۱</sup>

(ذکر حبیب مؤلفہ حضرت مفتی محمد صادق صاحبؒ صفحہ ۲۱۶ مطبوعہ دسمبر ۱۹۳۶ء)

۶/ مئی ۱۸۹۹ء ”راتِ عِشَاءِ كِي نَمَازِ مِيں حَضْرَتِ اَقْدَسْ كِي زَبَانِ پَرِ اِلِهَامًا جَارِي هُوَا۔“

وَاجْعَلْ اَفْعِدَّةَ كَثِيْرَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِي اِلَيْكَ

یعنی انسانوں کے بہت سے دلوں کو میری طرف جھکا دے۔ یہ ایک بشارت ہے سلسلہ کی ترقی کے متعلق۔“

(خط نمبر ۱۲ از مولوی عبدالکریم صاحبؒ سیالکوٹی ۶ مئی ۱۸۹۹ء۔ مندرجہ تشہید الاذہان جلد ۷ نمبر ۶۔ جون ۱۹۱۲ء صفحہ ۷۷۷)

۱۲/ جون ۱۸۹۹ء ”۱۲/ جون ۱۸۹۹ء کو الہام ہوا۔“

سَيَهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُولُونَ الدُّبُرَ“

(خط نمبر ۱۳ از مولوی عبدالکریم صاحبؒ سیالکوٹی مندرجہ تشہید الاذہان جلد ۷ نمبر ۶۔ جون ۱۹۱۲ء صفحہ ۷۷۸)

(ترجمہ) عنقریب یہ ساری جماعت بھاگ جائے گی اور پیٹھ پھیر لیں گے۔

(براہین احمدیہ حصہ چہارم۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۵۹۲)

۱۸/ اکتوبر ۱۸۹۹ء ”بِالْفِعْلِ خَدَا تَعَالَى نِي مِي رِي دِل مِيں يِهِي ذَالَا هِي كِي بِيْعَت كَرْنِي وَا لِي دُو قَسْم

مِيں رَكْهِي جَانِيں گِي، اِيك جَوَاعِلِي اَوْر صَاف تَر زَنْدِگِي كِي خَوَا هِي شَمْنَد اَوْر خَدَا تَعَالَى كِي مَنشَاءِ كِي اطَاعَت كِي لِيئِي

حَاضِرِيں اَوْر اِيك وَه جُو كِسِي قَدْر كَمَزُورِيں۔“

(اقتباس كِتُوبِ نَمْبَر ۴ اَز مَوْلَايِ عَبْدِالْكَرِيمِ صَاحِبِ سِيَالْكُوْطِي

مُورَخِي ۱۸ اَكْتُوبَر ۱۸۹۹ء مَنْدَرَجِي تَشْهِيْدِ الْاِذْهَانِ جِلْد ۷ نَمْبَر ۶۔ جُون ۱۹۱۲ء صَفْحِي ۷۷۳، ۷۷۴)

۱۸۹۹ء ”حَضْرَتِ اَقْدَسْ كُو رُويَا هُوِي كِي حَامِدِ عَلِي آ كَر كِهْتَا هِي كِي بَا هِر اِيك هِنْدُو كَهْرَا هِي اَوْر دَعَا كِي لِيئِي

دِر خَوَاسْت كَر تَا هِي۔ حَضْرُو اَقْدَسْ اَسِي كِهْتِي هِيں كِي بِي نَزْر لِيئِي هَم دَعَا كَرْنِي كِي نِهِيں۔ پَهْر حَامِدِ عَلِي دُو بَارِه وَا پَس

آ تَا هِي تُو اِيك چھوٹا بِيگ اَوْر دُو چَا دَرِيں هِيں اُن مِيں رُو پِيه بَهْر كَر لَاتَا هِي۔

فَر مَآيَا۔ هِنْدُو سِي مَرَا دِ اِيسَا شَخْصِ هُوَا كَر تَا هِي جُو دُنْيَا كِي غَم هَم مِيں مِثْلَا هُوَا اَوْر چَا هِي كِي كِسِي طَرَحِ دُنْيُوِي

۱ (ترجمہ از مرتب) وہی ہے جس نے تیرے بدخواہوں کو نکالا۔ پھر تیرے دعویٰ کو سرسبز کیا۔

ابتلاؤں سے نجات ہو۔“ (مکتوب از حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؒ سیالکوٹی مندرجہ تفہیم الاذہان جلد ۷ نمبر ۶ جون ۱۹۱۲ء صفحہ ۷۷۷)

**۵/ جنوری ۱۹۰۰ء (الف)** ”۷/ جنوری ۱۹۰۰ء کو صبح کی نماز کے وقت حضرت اقدسؒ نے فرمایا کہ پرسوں کی نماز میں جب میں التَّحِيَّاتِ کے لئے بیٹھا تو بجائے التَّحِيَّاتِ کے یہ دعا پڑھنے لگ گیا صَلَّي اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اَعْدَاكَ عَلَيَّهِمْ<sup>۱</sup>۔ حضرت صاحبؒ فرماتے تھے کہ میں نے خیال کیا کہ یہ کیا پڑھ رہا ہوں، تو معلوم ہوا کہ الہام ہے۔“

(روایت منشی محمد الدین صاحبؒ واصل باقی نوٹس۔ رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ نمبر ۱۱ صفحہ ۱۰۲ اور رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ نمبر ۱۲ صفحہ ۱۳۲)

(ب) صاحبزادہ پیر سراج الحق صاحبؒ جمالی نعمانی نے بیان کیا کہ۔

”ایک روز مغرب کی نماز پڑھی گئی اور میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس کھڑا تھا۔ جب نماز کا سلام پھیرا گیا تو آپؑ نے بایاں ہاتھ میری دائیں ران پر رکھ کر فرمایا کہ صاحبزادہ صاحب! اس وقت میں التَّحِيَّاتِ پڑھتا تھا الہام میری زبان پر جاری ہوا کہ۔

صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ وَعَلَىٰ مُحَمَّدٍ<sup>۲</sup>۔“

(الحکم جلد ۲۶ نمبر ۱۹، ۲۰، مورخہ ۲۱، ۲۸، ۲۹ مئی ۱۹۲۳ء صفحہ ۵)

**۷/ جنوری ۱۹۰۰ء** منشی محمد الدین صاحبؒ واصل باقی نوٹس ولد میاں نور الدین صاحب ضلع گجرات نے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعودؑ کو نماز عصر التَّحِيَّاتِ میں الہام ہوا۔

”وَاجْعَلْ لِي غَلْبَةً فِي الدُّنْيَا وَالدِّينِ“<sup>۳</sup>

(رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ نمبر ۱۱ صفحہ ۱۰۲، ۱۰۵۔ رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ نمبر ۱۲ صفحہ ۱۳۲)

۱۔ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؒ) یہ مکتوب حضرت مولانا نے افریقہ کے ایک شخص کو لکھا کہ ”آپ کا وعدہ ارسال روپیہ آنے سے ایک ہفتہ قبل حضور اقدسؑ کو روایا ہوئی..... پھر جب نام بنام فہرست چندہ پر مشتمل خط آیا تو تاویل و تصدیق واضح ہو گئی۔“ (از مکتوب مذکور)

۲۔ (ترجمہ از مرتب) اللہ تعالیٰ محمدؐ پر صلوٰۃ بھیجے اور تجھ پر بھی، اور تیرے دشمنوں کی بددعاؤں پر لوٹادی جائے گی۔

۳۔ (ترجمہ از مرتب) اور دنیا اور دین میں مجھے غلبہ دے۔



۱۳ جنوری ۱۹۰۰ء منشی محمد الدین صاحبؒ واصل باقی نويس نے بيان کیا کہ حضرت مسیح موعودؑ کو ظہر کی نماز میں شُت بعد از فرض کے التحیات میں یہ الہام ہوا۔

”وَاجْعَلْ لِي نَافِعًا هَذِهِ التَّجَارَةُ“<sup>۱</sup>

(رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ نمبر ۱۱ صفحہ ۱۰۶۔ رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ نمبر ۱۳ صفحہ ۱۴۳)

۱۷ جنوری ۱۹۰۰ء منشی محمد الدین صاحبؒ واصل باقی نويس نے بيان کیا کہ حضرت مسیح موعودؑ کو الہام ہوا۔

”إِنِّي أَعَزُّتُ وَأَكْرَمْتُ وَيَسِّرُنِي قَوْلَكَ إِنِّي عَلَّمْتُ“<sup>۲</sup>

(رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ نمبر ۱۱ صفحہ ۱۰۹ حاشیہ۔ رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ نمبر ۱۳ صفحہ ۱۴۶)

۱۷ جنوری ۱۹۰۰ء منشی محمد الدین صاحبؒ واصل باقی نويس ساکن کھاریاں نے بيان کیا کہ حضرت مسیح موعودؑ کو الہام ہوا۔

”لَهُمْ قُلُوبٌ لَا يَفْقَهُونَ بِهَا۔ أَنْزَلْتُ مَكَانَكَ“<sup>۳</sup> (رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ نمبر ۱۳ صفحہ ۱۴۵)

کیم فروری ۱۹۰۰ء منشی محمد الدین صاحبؒ واصل باقی نويس نے بيان کیا کہ حضرت مسیح موعودؑ کو الہام ہوا۔

أَمْتَنِي فِي الْمَحَبَّةِ وَالْوَدَادِ وَكُنْ فِي هَذِهِ لِي وَالْمَعَادِ  
وَلَمْ يَبْقَ الْهُومُ لَنَا فِائًا تَوَكَّلْنَا عَلَى رَبِّ الْعِبَادِ<sup>۴</sup>

(رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ نمبر ۱۱ صفحہ ۱۰۹ حاشیہ۔ رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ نمبر ۱۳ صفحہ ۱۴۶)

۱ (ترجمہ از مرتب) اور میرے لئے یہ تجارت نفع والی بنا۔

(نوٹ از مولانا جلال الدین ٹنٹسؒ) اشارہ ”هَلْ أَدَلَّكُمْ عَلَى تِجَارَةٍ تُنْجِيكُمْ مِنْ عَذَابِ أَلِيمٍ۔ (الصف: ۱۱) والی تجارت کی طرف معلوم ہوتا ہے۔ میاں محمد الدین صاحبؒ کی روایت مندرجہ رجسٹر روایات صحابہ نمبر ۱۳ صفحہ ۱۴۳ میں ”لِي“ نہیں ہے۔

۲ (ترجمہ از مرتب) میں نے عزت دی اور آپ کی بات مجھے پسند آتی ہے۔ میں نے اسے تعلیم دی۔ (نوٹ از مولانا عبداللطیف بہاولپوری) ان ہی کی روایت میں الہام کا آخری فقرہ ”فَا“ کی زیادتی کے ساتھ ”فَإِنِّي عَلَّمْتُ“ لکھا ہے۔

۳ (ترجمہ از مرتب) ان کے دل تو ہیں پر سمجھتے نہیں۔ میں نے تیری جگہ روشن کی۔

۴ (ترجمہ از مرتب) مجھے اپنی محبت میں ہی وفات دے اور اس دُنیا اور آخرت میں تُو میرا ہو جا اور ہمیں کوئی غم نہیں رہے۔ کیونکہ ہم نے رب العباد پر توکل کیا۔

۱۸ فروری ۱۹۰۰ء مرزا خدا بخش صاحبؒ نے تحریر کیا کہ۔

”پانچ روز ہوئے حضرت اقدسؒ نے دیکھا ہے کہ ایک آدمی قتل ہو گیا ہے اور کل اس کا وقوعہ ہو گیا۔ یہاں کے زمیندار باہم لڑ پڑے اور ایک آدمی مارا گیا۔“ (اصحاب احمد مؤلفہ ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے حصہ دوم صفحہ ۱۲۰ حاشیہ از مکتوب مرزا خدا بخش صاحبؒ مورخہ ۲۳ فروری ۱۹۰۰ء۔ مطبوعہ اگست ۱۹۵۲ء)

مارچ ۱۹۰۰ء حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؒ سیالکوٹی نے تحریر کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ الہام ہوا۔ ”كُلُّ الْعَقْلِ فِي لُبْسِ النَّظِيفِ وَ اَكْلِ اللَّطِيفِ۔“ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کی بہت (لطیف) تفسیر فرمائی۔ خلاصہ یہ ہے کہ اکلِ حلال اور لباسِ نظیف نشان ہے انسان کی دانش کا۔“

(اصحاب احمد مؤلفہ ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے حصہ دوم صفحہ ۲۲۲ مطبوعہ اگست ۱۹۵۲ء)

۱۱ اپریل ۱۹۰۰ء عزیز دین صاحبؒ ولد بھاگ صاحب ساکن قادیان نے بواسطہ عید ا صاحب سکنہ موضع کنڈیلا بیان کیا کہ (مسجد اقصیٰ میں نماز عید ادا کرنے کے بعد) حضورؐ نے اُٹھ کر کاغذ پر نقشہ منار کھینچا اور فرمایا کہ

”مجھے خدا نے فرمایا ہے کہ اس قسم کا مینار تم تیار کرنا۔“ (رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ نمبر ۷ صفحہ ۳۴۵)

۱۹۰۰ء شیخ نور احمد صاحب ڈاکٹر کا بیٹا سخت بیمار ہو گیا۔ اُم الصبیان کا دورہ ہو گیا۔ حالت یاس کی پیدا ہو گئی۔ حضرتؒ نے دعا کی۔ الہام ہوا۔ ”اَنَا اللهُ ذُو الْيَمَنِ۔“<sup>۱</sup> (چنانچہ) لڑکا اچھا ہو گیا۔ (ذکر حبیب مؤلفہ حضرت مفتی محمد صادق صاحبؒ صفحہ ۲۳۸ مطبوعہ دسمبر ۱۹۳۶ء)

۱۹۰۰ء فرمایا۔ ”تھوڑی سی غنودگی کے ساتھ الہام ہوا۔“

”اِنَّا لِلّٰهِ هَمَارَا بھائی اس دُنیا سے چل دیا“

مصدق ذہن میں نہیں آیا۔ اللہ تعالیٰ عزا پڑی کرتا ہے اور اظہارِ ہمدردی کرتا ہے۔“

(ذکر حبیب مؤلفہ حضرت مفتی محمد صادق صاحبؒ صفحہ ۲۳۹ مطبوعہ دسمبر ۱۹۳۶ء)

۱۔ (نوٹ از ناشر) ملازم حضرت جتہ اللہ نواب محمد علی خان صاحبؒ۔

۲۔ (ترجمہ از مرتب) میں خدا ہوں بہت احسانوں والا۔

۶/جون ۱۹۰۰ء ”عِنْدَ ذَلِكَ أَوْشَكَ الرَّذِي- إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ-

ایسے وقت میں موت نزدیک ہو جاتی ہے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔“

(ذکر حبیب مؤلفہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب صفحہ ۲۳۹ مطبوعہ دسمبر ۱۹۳۶ء)

۷/جون ۱۹۰۰ء ”إِنَّا كَذَلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ-

جو ہماری طرف آتے ہیں ہم ان کے ساتھ ایسا ہی سلوک کرتے ہیں۔“

(ذکر حبیب مؤلفہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب صفحہ ۲۴۰ مطبوعہ دسمبر ۱۹۳۶ء)

۱۸/جون ۱۹۰۰ء پرسوں حضرت کو سردرد ہوا۔ اس اثناء میں ایک اشتہار کشفاً دکھایا گیا۔ اس میں

غزنیوں کا تذکرہ تھا۔ آخر ایک سطر میں تھوڑا سا لکھا ہوا یاد رہا۔ ”مُنْهَ كَالِ“

پھر الہام ہوا۔ ”شَاهَتِ الْوُجُوهُ“<sup>۱</sup>

(از کتاب حضرت مولوی عبدالکریم صاحب بنام میر حامد شاہ صاحب مندرجہ الحکم جلد ۳ نمبر ۱۰ مورخہ ۲۱ مارچ ۱۹۳۴ء صفحہ ۱۰)

نومبر ۱۹۰۰ء ”میں کئی روز بہت بیمار رہا۔ صحت خراب ہو گئی ہے۔ تین روز ہوئے بشیر محمود کو سخت بخار

ہوا۔ فرمایا میں نے دُعا کرنے کا ارادہ کیا تو میرے دل میں آیا کہ آپ<sup>۲</sup> (مجھے مخاطب کر کے فرمایا) بیمار ہیں اور

مولوی نور الدین صاحب<sup>۳</sup> بھی بیمار ہیں۔ پھر تینوں کے لئے دُعا کی۔ الہام ہوا۔

”لِلْأَتْبَاعِ وَالْأَوْلَادِ“

یعنی تیری اولاد اور تیرے پیروؤں کے حق میں تیری دُعا سنی گئی۔“

(ذکر حبیب مؤلفہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب صفحہ ۲۳۸ مطبوعہ دسمبر ۱۹۳۶ء)

۱۹۰۰ء پیر سراج الحق صاحب نعمانی<sup>۴</sup> کا بیان ہے کہ ایک روز صبح کی نماز کے وقت حضرت مسیح موعود

علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ آج تھوڑی دیر ہوئی عجیب الہام ہوا کہ جو سمجھ میں نہیں آیا۔ پہلے الہام<sup>۵</sup> ہوا۔

۱ (ترجمہ از الحکم) ”منہ کالے ہو گئے۔“ (یہ خالفین کی طرف اشارہ ہے) (الحکم مورخہ ۲۱ مارچ ۱۹۳۴ء صفحہ ۱۰)

۲ یعنی حضرت مولوی عبدالکریم صاحب<sup>۳</sup>۔ (عبداللطیف بہاولپوری)

۳ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمس<sup>۴</sup>) ”اس الہام میں دراصل تین پیشگوئیاں ہیں۔ اول یہ کہ حضرت مسیح موعود کی

## ”تائی آئی“

ہمارے تو کوئی تائی ہے نہیں نہ نزدیک نہ دُور، ہاں ہمارے لڑکوں کی تائی ہے جو وہ ہماری دشمن ہے۔ پھر

”تار آئی“

الہام ہوا۔

(البشری قلمی نسخہ مرتبہ پیر سراج الحق صاحب نعمانیؒ صفحہ ۱۱۳ حاشیہ)

۲۵ فروری ۱۹۰۱ء ”کَشَّابٍ مَّسْلُوحَةٍ عِنْدَ وَعَظٍ مُّعْظَلٍ“<sup>۱</sup>

(الحکم جلد ۲۶ نمبر ۱۹، ۲۰ مورخہ ۲۸/۲۱ مئی ۱۹۲۴ء صفحہ ۱۸)

۱۹۰۱ء حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔

(الف) ”جب قادیان کی زندگی احمدیوں کے لئے اس قدر تکلیف دہ تھی کہ مسجد میں خدا تعالیٰ کی عبادت کے لئے آنے سے روکا جاتا۔ راستہ میں کیلے گاڑ دیئے جاتے تاکہ گزرنے والے گریں۔ اُس وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بتایا مجھے دکھایا گیا ہے (کہ) یہ علاقہ اس قدر آباد ہوگا کہ دریائے بیاس تک آبادی پہنچ جائے گی۔“

(الفضل جلد ۱۶ نمبر ۱۳ مورخہ ۱۳ اگست ۱۹۲۸ء صفحہ ۶)

بقیہ حاشیہ۔ اولاد میں سے خلیفہ ہوگا۔ دوم یہ کہ اس وقت (حضورؐ کی اولاد کی) تائی صاحبہ جماعت میں شامل ہوں گی۔ تیسرے تائی صاحبہ کی عمر کے متعلق پیشگوئی تھی..... کہ وہ زندہ رہے گی اور آپؐ کی اولاد سے ایک خلیفہ ہوگا جس کی بیعت میں (وہ) شامل ہوگی۔“

(خطبات محمود جلد ۱۱ صفحہ ۲۵۱ تا ۲۵۳ شائع کردہ فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ)

(نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؒ) تائی صاحبہ کا نام حرمت بی بی تھا اور آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بڑے بھائی مرزا غلام قادر صاحب کی زوجیت میں تھیں۔ آپ نے ۱۹۱۶ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کی۔

(دیکھیے الفضل مورخہ ۳ مارچ ۱۹۱۶ء)

اور یکم دسمبر ۱۹۲۷ء میں ۹۷ سال کی عمر میں وفات پائی۔ آپ موصیہ تھیں اور بہشتی مقبرہ کے قطعہ خاص میں مدفون ہوئیں۔

(الفضل مورخہ ۹ دسمبر ۱۹۲۷ء صفحہ ۵ تا ۸)

اور تار آئی سے یہ مراد تھی کہ یہ خبر گویا خدا تعالیٰ آسمانی تار کے ذریعہ دے رہا ہے۔ (ایضاً)

۱ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؒ) غالباً یہ لفظ کَشَّابَةٌ ہے جو کاتب کی غلطی سے کَشَّابٍ لکھا گیا۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ۔ جس کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ اس میں ایک شخص کی حالت کا بیان ہے کہ اس کا حال ایک بے کار و وعظ کے وقت بھی رقت سے ایسا ہو جاتا ہے، گویا کھال اُتری ہوئی بکری ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

(ب) ”مجھے یاد ہے اسی میدان سے جاتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنا ایک رویا سنا یا تھا کہ قادیان بیاس تک پھیلا ہوا ہے اور مشرق کی طرف بھی بہت دُور تک اس کی آبادی چلی گئی ہے۔ اُس وقت یہاں صرف آٹھ دس گھراحمیوں کے تھے اور وہ بھی بہت تنگ دست، باقی سب بطور مہمان آتے تھے۔“  
(فرمودہ ۲۳ جنوری ۱۹۳۲ء بر موقع دعوتِ باعزیز مولانا جلال الدین شمسؒ۔ الفضل جلد ۱۹ نمبر ۹۵ مورخہ ۹ فروری ۱۹۳۲ء صفحہ ۶)

**اگست ۱۹۰۱ء** حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ (مقدمہ دیوار میں)  
”عدالت نے فیصلہ کیا کہ خرچ کا کچھ حصہ ہمارے چچاؤں پر ڈالا جائے..... جب اس ڈگری کے اجراء کا وقت آیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام گورداسپور میں تھے۔ آپ کو عشاء کے قریب رویا یا الہام کے ذریعہ بتایا گیا کہ یہ بار اُن پر بہت زیادہ ہے اور اس کی وجہ سے وہ (مخالف رشتہ دار) تکلیف میں ہیں چنانچہ آپ نے فرمایا کہ مجھے رات نیند نہیں آئے گی اسی وقت آدمی بھیجا جائے جو جا کر کہہ دے کہ ہم نے یہ خرچ تمہیں معاف کر دیا ہے۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۴ جولائی ۱۹۳۶ء۔ الفضل جلد ۲۴ نمبر ۲۹ مورخہ ۲ اگست ۱۹۳۶ء صفحہ ۸)

**۱۷ دسمبر ۱۹۰۱ء** منشی محمد الدین صاحبؒ واصل باقی نویس نے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعودؑ کو الہام ہوا۔  
”لَا يَأْتُونَ بِمِثْلِهِ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيرًا۔“<sup>۱</sup>

(رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ نمبر ۱۱ صفحہ ۱۱۶ حاشیہ۔ رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ نمبر ۱۴ صفحہ ۱۵۱)

**۲۲ دسمبر ۱۹۰۱ء** نور محمد صاحبؒ پینشنر تحصیلدار موضع موچی پورہ ضلع ملتان نے بیان کیا کہ (میں جبکہ)  
۲۲ دسمبر ۱۹۰۱ء کو دارالامان میں آیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اُس روز الہام ہوا تھا کہ۔

”قدیمانِ خود را بیفزائے قدر“<sup>۲</sup>  
(رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ نمبر ۵ صفحہ ۷۶)

۱ (ترجمہ از مرتب) وہ اس کی مانند نہیں لاسکیں گے خواہ ایک دوسرے کے مددگار ہوں۔

۲ (ترجمہ از مرتب) اپنے قدیمی تعلق والوں کی قدر بڑھا۔

جنوری ۱۹۰۲ء ”لِيَحْبِلَهُ رَجُلٌ“<sup>۱</sup> (تحریر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۱۹۰۲ء (الف) مرزا قدرت اللہ صاحب ساکن محلہ چابک سواراں لاہور نے بیان کیا کہ۔

”غالباً ۱۹۰۲ء کا واقعہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام صبح سیر کے لئے تشریف لے گئے..... جب ہم اُس گاؤں کے بیچ میں پہنچے جو نوواں پنڈ کے نام سے مشہور ہے..... خلیفہ رجب الدین صاحب نے (مجھے کہا)..... کہ حضرت صاحب نے اس مقام پر جہاں سے کہ ریلوے لائن گزرے گی، اپنے سوٹا سے نشان کر دیا ہے چنانچہ کئی سالوں کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے مسیح موعود علیہ السلام کی زبان مبارک سے نکلی ہوئی باتوں کو پورا کیا۔“ (رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ نمبر ۴ صفحہ ۱۷۷)

(ب) مکرم شاہ محمد صاحب ولد غلام قادر صاحب سکنہ قادیان بیان کرتے ہیں۔

”آپ فرماتے تھے کہ یہاں پر ریل بھی آئے گی۔“

(رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ نمبر ۵ صفحہ ۸۱۔ رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ نمبر ۶ صفحہ ۷ روایت نقو صاحب سکنہ قادیان)

(ج) سردار بیگم صاحبہ زوجہ چوہدری محمد حسین صاحب تلونڈی عنایت خاں بیان کرتی ہیں۔

(بٹالہ والی سڑک کے خراب اور تکلیف دہ ہونے کی شکایت پر) حضرت صاحب نے فرمایا کہ

”گھبراؤ نہیں۔ کوئی دن وہ ہوگا جب یہاں گاڑی آجائے گی۔“

(رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ نمبر ۱۰ صفحہ ۲۱۲ روایت سردار بیگم صاحبہ زوجہ چوہدری محمد حسین صاحب تلونڈی عنایت خاں)

۱۔ (ترجمہ از مرتب) یعنی یہ کمزور ہے اس کے سہارا کے لئے اس کے ساتھ کوئی آدمی جانا چاہیے۔

(نوٹ از مولانا جلال الدین شمس) یہ الہام حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایده اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے

متعلق ہے۔ جب آپ بچپن میں بٹالہ میں ڈل کا امتحان دینے جا رہے تھے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ الہام ہوا۔

اس کے متعلق الحکم مورخہ ۱۷ جنوری ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۵ میں ان الفاظ میں اشارہ ملتا ہے۔ ”صاحبزادہ محمود صاحب بھی شامل

امتحان ہوئے۔ حضرت اقدس کو جو الہام اس کے متعلق ہوا ہے اگلی اشاعت میں درج کریں گے۔“ مگر افسوس کہ پھر اس

کی اشاعت نہ کی جاسکی۔ خاکسار مرتب نے جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایده اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں اس

الہام کی تصدیق کے متعلق درخواست کی تو حضور نے تحریر فرمایا کہ ”یہ الہام درست ہے۔ میں تو چھوٹا تھا مولوی شیر علی

صاحب نے مجلس سے آکر ہمیں سنایا تھا۔“ (تحریر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایده اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

۱۹۰۲ء (سردار ماسٹر عبدالرحمن صاحبؒ جالندھری) بیان کرتے ہیں۔

”جن ایام میں پیر مہر علی گولڑوی کو حضورؐ نے مقابلہٴ تفسیر نویسی لکھنے کا چیلنج دیا ہوا تھا حضرت مسیح موعودؑ کو الہام ہوا کہ بعض لوگ حضورؐ کی جان پر حملہ کرنے کو آئیں گے۔ چونکہ میں حضرت اقدسؑ کے مکانات کے پہرہ کا انتظام کیا کرتا تھا مجھے پتہ لگا کہ ضلع راولپنڈی کے دو تین اشخاص جو پیر مہر علی شاہ کے فرستادہ معلوم ہوتے تھے، لوگوں سے حضرت مسیح موعودؑ کی بود و باش، رہائش مکان اور اندر باہر آنے جانے کی جستجو کرتے تھے۔ میں نے حضرت اقدسؑ کو اطلاع کر دی۔ حضورؐ نے حاکم علی سیاہی کے ذریعہ ان لوگوں کو ہٹالہ پہنچا دیا۔“

(اصحاب احمد مؤلفہ ملک صلاح الدین صاحب جلد ۷ صفحہ ۱۵۳ مطبوعہ اگست ۱۹۶۰ء)

۱۹۰۳ء (الف) ”اگست ۱۹۰۳ء میں بنوں کا ایک عیسائی گل محمد نام قادیان آیا۔ بہت گستاخی سے جھگڑتا اور بحث کرتا رہا اور اسی حالت میں چلا گیا۔ اُس کے چلا جانے کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک روایا دیکھا کہ گل محمد آنکھوں میں سُرمہ لگا رہا ہے۔ فرمایا۔ معلوم ہوتا ہے کہ اُسے ہدایت ہو جائے گی چنانچہ بہت سالوں کے بعد سنا گیا تھا کہ اُس نے پھر اسلام قبول کیا تھا۔ بنوں کے مشہور ڈاکٹر پینیل کی بیوہ نے بھی مجھے اپنے کارڈ میں لکھا ہے کہ گل محمد نے عیسائیت کو ترک کر دیا تھا اور اپنے پہلے مذہب میں داخل ہو گیا تھا۔“

(ذکر حبیب مؤلفہ حضرت مفتی محمد صادق صاحبؒ صفحہ ۱۱۱ مطبوعہ دسمبر ۱۹۳۶ء)

(ب) ”مولوی محمد دین صاحبؒ ناظر تعلیم و تربیت صدر انجمن احمدیہ ربوہ نے یوں بیان کیا کہ ”اُس کے چلے جانے کے بعد دوسرے دن یا چند روز بعد ایک دن آپؑ نے فرمایا میں نے اس شخص کو روایا میں دیکھا کہ مجھ سے سُرمہ دانی یا سُرمہ کی سلائی مانگتا ہے۔ فرمایا کہ اس کے معنی ہیں کہ وہ مجھ سے نُور و ہدایت کا طلب گار ہے۔“

(الفضل جلد ۲۹ نمبر ۲۷ مورخہ ۵ دسمبر ۱۹۴۱ء صفحہ ۱۰)

جنوری ۱۹۰۴ء فرمایا ۱۵ یا ۲۰ دن یا شاید ایک ماہ کا عرصہ ہوا ہے مجھے الہام ہوا تھا۔

”ایک وارث احمدی فوت ہو گیا۔“

(ضمیمہ اخبار بدر جلد ۳ نمبر ۶ مورخہ ۸ فروری ۱۹۰۴ء صفحہ ۴، ۵)

۱۷ فروری ۱۹۰۴ء قاضی عبدالرحیم صاحبؒ بھٹی آف قاضی کوٹ ۷ فروری ۱۹۰۴ء کی ڈائری میں لکھتے ہیں۔

”آج رات حضرتؑ نے خواب بیان فرمایا۔ کسی نے کہا کہ جنگ بدر کا قصہ مت بھولو۔“

(اصحاب احمد مؤلفہ ملک صلاح الدین صاحب جلد ۶ صفحہ ۱۳۳ مطبوعہ ۱۹۶۰ء)

۱۹۰۴ء شیخ خیر الدین صاحبؒ نے بیان کیا کہ ایک دفعہ چند ولال مجسٹریٹ کے متعلق حضورؑ نے فرمایا

جبکہ کرم دین کا مقدمہ پیش تھا کہ ”میں تو چند ولال کو عدالت کی کرسی پر نہیں دیکھتا۔“

(الحکم جلد ۳۸ نمبر ۲۵ مورخہ ۱۴ جولائی ۱۹۳۵ء صفحہ ۴۔ رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ ۹ صفحہ ۵۸، ۵۹)

مئی ۱۹۰۴ء حضرت مولوی شیر علی صاحبؒ کی ایک روایت بوساطت مولوی محمد عبداللہ صاحب

بوتالوی لکھی ہے ”قاضی ضیاء الدین صاحبؒ ساکن کوٹ قاضی..... نے حضرت اقدسؑ کی خدمت میں ایک عریضہ نہایت انکساری کے الفاظ میں دعا کی درخواست کرتے ہوئے لکھا..... حضرت اقدس علیہ السلام نے خط پہنچنے کے بعد دعا کی اور آپ کورات کے وقت جواب ملا۔

”وہ بیچارہ فوت ہو گیا ہے“

آپ نے صبح حاضرین سے کہا کہ میں نے اس طرح سے دعا کی تھی اور یہ جواب ملا ہے۔ تھوڑی دیر بعد

۱۔ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؒ) یہ صاحب اصل میں باشندہ لدھیانہ کے تھے اور موچی کا کام کرتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جوتی بنا کر دیا کرتے تھے ان کا بیان ہے کہ میں گورداسپور میں کرم دین کے مقدمہ میں حضورؑ کے ساتھ رہا۔

۲۔ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؒ) ایک دفعہ چند ایک غیر احمدیوں نے کہا کہ حضور چند ولال مجسٹریٹ کا ارادہ آپؑ کو قید کرنے کا ہے۔ آپؑ درمی پر لیٹے تھے اُٹھ بیٹھے اور فرمایا کہ میں تو چند ولال کو عدالت کی کرسی پر نہیں دیکھتا چنانچہ آخر وہ اس عہدہ سے تنزل ہو کر ملتان تبدیل ہو گیا اور پھر پٹیشن پا کر لدھیانہ آیا اور آخر پاگل ہو کر مرا۔

(الحکم مورخہ ۱۴ جولائی ۱۹۳۵ء صفحہ ۴)

اس کے تنزل کی نسبت پینٹگوئی کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲

صفحہ ۲۲۶ نشان نمبر ۲۹ میں بھی فرمایا ہے۔



ڈاک میں خط آیا کہ قاضی صاحب فوت ہو گئے ہیں۔“ (الحکم جلد ۲۲ نمبر ۶۵، مورخہ ۱۴، ۲۱، فروری ۱۹۳۹ء صفحہ ۳)

**۱۹۰۴ء** میاں عبدالعزیز صاحبؒ سکنہ لاہور المعروف مغل نے بیان کیا کہ۔

”ایک دفعہ گورداسپور میں حضورؐ نے صاحبزادہ مبارک احمد کو بوسہ دیا تو حضورؐ نے فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ نے مجھے کہا ہے کہ اس کو چومو۔“ (رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ نمبر ۹ صفحہ ۴۵)

**۱۷ اکتوبر ۱۹۰۴ء** چودھری محمد علی خان صاحبؒ اشرف ہیڈ ماسٹر بیرم پور نے بیان کیا کہ (حضرت مسیح موعود

علیہ السلام نے) اسی مقدمہ کرم دین کی آخری پیشی پر تاریخ فیصلہ سے ایک دن قبل بوقت نماز عصر..... فرمایا کہ ہم نے روایا دیکھی ہے کہ ہم سفید گھوڑے پر سوار باہر سے گھر کو آرہے ہیں۔ (مفہوم) اور ہمارے گھر والے یہ الفاظ کہہ رہے ہیں کہ ہمارا نقصان ہو گیا ہے (غالباً روپوں کا) تو میں نے کہا کہ کچھ مضائقہ نہیں۔ میں تو سلامت آ گیا ہوں۔

اس روایا کی تعبیر آپؐ نے یہ فرمائی کہ اس سے پتہ چلتا ہے کہ منصف (جو بے حد متعصب آریہ ہے اور آنحضورؐ کے خلاف فیصلہ دینے پر تلا ہوا ہے) ہمیں جرمانہ وغیرہ کی سزا دے گا اور دوسری قسم کی سزا نہ دے سکے گا۔ بالآخر عدالت عالیہ سے ہم بری ثابت ہوں گے اور اس کی شرارتوں سے ہم بچ کر سلامت رہیں گے چنانچہ دوسرے دن یہی وقوعہ پیش آیا کہ منصف نے آپؐ کے خلاف جرمانہ کا حکم سنایا جو اسی وقت ادا کیا گیا..... اور اپیل کرنے پر جرمانہ بھی معاف ہو گیا۔“ (الحکم جلد ۳۸ نمبر ۳ مورخہ ۲۸، جنوری ۱۹۳۵ء صفحہ ۴)

**۱۸ اکتوبر ۱۹۰۴ء** شکر الہی صاحب موضع نبی پور ضلع گورداسپور نے بیان کیا کہ۔

”مولوی کرم دین کے مقدمہ کے فیصلہ..... کے (دن) عصر کے وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام درختوں کے نیچے..... ٹہل رہے تھے..... ٹہلتے ٹہلتے آپؐ ٹھہر گئے۔ مولوی صاحب (یعنی حضرت خلیفۃ المسیحؑ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو کچھ فرمایا اور اسی وقت (عدالت سے) آواز پڑ گئی۔ شیڈ میں آیا تھا کہ آپؐ نے مولوی صاحب کو مخاطب ہو کر فرمایا کہ مولوی صاحب! کیا دیکھتا ہوں کہ میرا رومال تالاب میں گر گیا ہے۔ ٹٹولنے سے مل گیا ہے۔ فرمانے لگے کہ کچھ جرمانہ ہوگا مگر معاف ہو جاوے گا۔ سو ایسا ہی ہوا۔“

(رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ نمبر ۳ صفحہ ۱۱۴)

۱۔ (نوٹ از مولانا جلال الدین بخشؒ) قاضی صاحب مرحوم کے فرزند قاضی محمد عبداللہ صاحب سابق ناظر ضیافت سے دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ ان کے والد صاحب موصوف کی وفات ۱۵ مئی ۱۹۰۴ء کو ہوئی تھی۔

۱۰ اکتوبر ۱۹۰۴ء میاں اللہ یار صاحبؒ ٹھیکے دار بٹالوی نے بواسطہ مولوی غلام نبی صاحب مصری بیان کیا کہ مقدمہ گورداسپور کی کارروائی سے فارغ ہونے کے بعد جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام واپس ہونے لگے تو حضورؑ کو کشف یا الہام ہوا کہ۔

”راستہ بٹالہ والا خطرناک ہے“

اس لئے حضورؑ نے حکم دیا کہ یکے لاؤ تو اسی وقت تین یکے لائے گئے (اور راستہ بدل کر چل پڑے) تو اُس وقت حضورؑ نے فرمایا کہ یہ وجہ راستہ بدلنے کی ہے۔ تو حضورؑ کچی سڑک پر قادیان پہنچے اور ادھر ایک رتھ حضورؑ کی خاطر بٹالہ بھیجا گیا تھا تو بجائے حضورؑ کے سوار ہونے کے اور لوگ رتھ میں سوار ہوئے۔ ان میں ایک شیخ یعقوب علی صاحبؒ تھے۔ جب پُل پر پہنچے تو پُل پر ایک بناوٹی میلہ مخالفوں نے بنا رکھا تھا جس میں مسانیاں اور بٹالہ کے مخالف تھے یہ مشورہ کیا کہ جب مرزا صاحبؑ پُل پر پہنچ گئے تو پُل کے مغربی سمت کے لوگ اور مشرقی سمت کے (لوگ) پُل پر ہی پکڑ لیں گے اور نہر میں ہی پھینک دیں گے..... جب بٹالہ سے رتھ روانہ ہو کر پُل کے قریب آیا تو مخالف حسب مشورہ دوڑ کر رتھ پر پڑ گئے..... حملہ کیا۔ جب دیکھا کہ رتھ مرزا صاحبؑ سے خالی ہے اور سوار اور لوگ ہیں تو انہوں نے ابتدائی حملہ کی ضربوں پر افسوس کیا۔

(رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ نمبر ۱۰ صفحہ ۲۸۰، ۲۸۱)

۱۹۰۵ء (تقریباً) حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایده اللہ تعالیٰ نے تحریر فرمایا۔

”عرصہ قریباً پانچ سال یا اس سے زیادہ عرصہ گزرا کہ حضرت صاحبؑ نے اپنا ایک خواب شائع کیا تھا کہ حضرت مولوی نور الدین صاحب گھوڑے پر سے گرے ہیں جو کہ ۱۸ نومبر ۱۹۱۰ء کو بلعینہ پوری ہو گئی۔“

(تشخیز الاذہان جلد ۵ نمبر ۱۱ ماہ نومبر ۱۹۱۰ء صفحہ ۳۹۹)

۱۔ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؒ) حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایده اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جبکہ حضورؑ ان دنوں تشخیز الاذہان کے ایڈیٹر تھے اس پیشگوئی کے متعلق لکھا۔

”پیشگوئی کا ایسے وقت میں ہونا جب آپ کے پاس کیا، قادیان کے احمدیوں میں سے کسی کے پاس بھی گھوڑا نہ تھا۔ پھر اس عرصہ میں حضرت مسیح موعودؑ کا فوت بھی ہو جانا اور اس پیشین گوئی کا بالکل ظہور نہ ہونا۔ پھر کسی شخص کا عزیزم عبدالحی سلمہ اللہ تعالیٰ کو گھوڑا ہدیہ پیش کرنا اور خریدنا ہونا۔ نواب صاحب کے خود آ کر ملنے کے باوجود حضرت مولوی صاحب کا وہاں تشریف لے جانا۔ رکابوں کا چھوٹا ہونا اور باوجود کہنے کے آپ کا بچوں کی تکلیف کے خیال سے اُن کے لمبے کرنے

۱۲/۱ اپریل ۱۹۰۵ء میاں امام الدین صاحبؒ سیکھوانی نے بیان کیا کہ حضرت صاحبؒ نے فرمایا کہ ”مجھے خدا نے فرمایا ہے جو شیر ہوگا اُس کو میں دنیا میں بھی عذاب دوں گا اور آخرت میں بھی۔ اگر شرافت سے وقت گزار لے خواہ بت پرستی کرے تو اس کے متعلق خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے کہ اُس کو میں حشر کو عذاب دوں گا۔“  
(الحکم جلد ۳۸ نمبر ۳۵، ۳۶ مورخہ ۷، ۱۲/۱ اکتوبر ۱۹۳۵ء صفحہ ۵)

۱۹۰۵ء ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحبؒ پیر منظور محمد صاحبؒ سے بیان کرتے تھے کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام بڑے زلزلہ کے بعد باغ میں مقیم تھے تو ایک دن آپ کو الہام ہوا تھا کہ۔  
”تین بڑے آدمیوں میں سے ایک کی موت“  
..... کچھ دن میں حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؒ سیالکوٹی بیمار ہو گئے اور چند روز میں فوت ہو گئے۔  
(سیرت المہدی مؤلفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؒ ایم۔ اے، جلد ۱ روایت نمبر ۳۹۷، ۵۱۵، ۵۱۶ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

۱۹۰۵ء قاضی حبیب اللہ صاحبؒ لاہوری بیان کرتے ہیں کہ (حضرت مسیح موعود علیہ السلام) جب مولوی عبدالکریم صاحبؒ کی قبر پر دعا فرما کر واپس تشریف لارہے تھے تو..... فرمانے لگے۔  
”آج رات مجھے الہام ہوا ہے۔ حَرَّاهُمْ عَلَى قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا أَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُونَ“<sup>۱</sup>  
اور اس کی بار بار تکرار ہوئی۔ فرمایا یہ پہلے بھی کئی مرتبہ الہام ہوا ہے مگر رات اس کے عجیب معنی سمجھائے گئے وہ یہ ہیں کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے یہ فیصلہ کر چھوڑا ہے کہ آئندہ لیکھرام جیسے۔ عبداللہ آتھم جیسے۔ پادری فنڈل<sup>۱</sup> جیسے۔ عماد الدین جیسے پیدا ہی نہیں کروں گا۔“ (الحکم جلد ۳۹ نمبر ۲۲ مورخہ ۱۲/۱ اکتوبر ۱۹۳۶ء صفحہ ۴)  
دسمبر ۱۹۰۵ء حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایده اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔

”مجھے خوب یاد ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک دفعہ باغ میں گئے اور فرمایا مجھے یہاں چاندی کی بقیہ حاشیہ۔ سے منع کرنا۔ احباب کا ساتھ چلنے کی خواہش کرنا اور آپ کا روک دینا۔ گھوڑے کا بدک کر تیز ہو جانا اور دونوں ساتھیوں کا پیچھے رہ جانا اور پھر آپ کا خاص اُس جگہ پر گرنا جہاں پتھر تھے، ایسے عجیب واقعات ہیں کہ سوائے اس کے کہ یقین کیا جائے کہ خدا تعالیٰ کے خاص ارادے کے ماتحت حضرت صاحبؒ کی پیشین گوئی کو پورا کرنے کے لئے ہوئے ہیں اور کوئی صورت نظر نہیں آتی۔“

(تشفیذ الاذہان نومبر ۱۹۱۰ء صفحہ ۴۰۴)

۱ (ترجمہ از ناشر) قطعاً لازم ہے کسی بستی کے لئے جسے ہم نے ہلاک کر دیا ہو کہ وہ لوگ پھر لوٹ کر نہیں آئیں گے۔

بنی ہوئی قبریں دکھائی گئی ہیں اور ایک فرشتہ مجھے کہتا ہے کہ یہ تیری اور تیرے اہل و عیال کی قبریں ہیں اور اسی وجہ سے وہ قطعہ آپ کے خاندان کے لئے مخصوص کیا گیا ہے۔ گو یہ خواب اس طرح چھپی ہوئی نہیں لیکن مجھے یاد ہے کہ آپ نے اسی طرح ذکر فرمایا۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۸ جون ۱۹۳۷ء۔ الفضل جلد ۲۵ نمبر ۱۵۱ مورخہ ۲ جولائی ۱۹۳۷ء صفحہ ۱۱)

۱۹۰۷ء حافظ محمد ابراہیم صاحب<sup>۱</sup> بیان کرتے ہیں کہ اُن ہی دنوں میں حضورؐ کو الہام ہوا جس کا مفہوم یہ تھا کہ۔  
”میں تیرے صبر سے خوش ہوا ہوں اور تیرا صبر مجھے پسند ہے“

(الحکم جلد ۷ نمبر ۳۲ مورخہ ۷ دسمبر ۱۹۳۲ء صفحہ ۴)

۱۶ ستمبر ۱۹۰۷ء ”مبارک احمد کی وفات کے وقت بھی یہی الہام ہوا کہ۔

إِنَّ الْمَنَائِيَّ لَا تَطِيَّشُ سَهَامَهَا“<sup>۲</sup>

اور پھر الہام ہوا کہ۔

”يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ“<sup>۳</sup>

(تفہیم الاذہان جلد ۳ نمبر ۸ پرچہ اگست ۱۹۰۸ء صفحہ ۳۴۹)

۱۹۰۷ء حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح<sup>۴</sup> الثانی ایده اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ میں فرمایا۔  
”حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو شدید کھانسی ہوئی..... ۱۹۰۷ء کا واقعہ ہے..... اور بعض اوقات ایسا لمبا اُوچھو آتا تھا کہ معلوم ہوتا تھا کہ سانس رُک جائے گا۔ ایسی حالت میں باہر سے کوئی دوست آئے اور تحفہ کے طور پر پھل لائے۔ میں نے وہ حضورؐ کے سامنے پیش کر دیئے۔ آپ نے انہیں دیکھا اور فرمایا۔ کہہ دو ”جَزَاكَ اللهُ“ اور پھر اُن میں سے کوئی چیز جو غالباً کیلا تھا اٹھایا اور..... فرمایا کہ یہ کھانسی میں کیسا ہوتا ہے۔ میں نے کہا اچھا تو نہیں ہوتا مگر آپ مسکرا پڑے اور چھیل کر کھانے لگے۔ میں نے پھر عرض کیا کہ کھانسی بہت سخت ہے اور یہ چیز

۱ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمس<sup>۵</sup>) یعنی جب کہ الہام ”سخت زلزلہ آیا اور آج بارش بھی ہوگی“ ہوا تھا اور یہ

الہام ۲۸ فروری ۱۹۰۷ء کو ہوا۔ دیکھیے تذکرہ صفحہ ۶۶۔

۲ (ترجمہ از مرتب) موتوں کے تیز خطا نہیں جاتے۔

۳ (ترجمہ از مرتب) اے لوگو! اپنے رب کی عبادت کرو جس نے تمہیں پیدا کیا ہے۔

کھانسی میں اچھی نہیں۔ آپ پھر مسکرائے اور کھاتے رہے۔ میں نے اپنی نادانی سے پھر اصرار کیا کہ نہیں کھانا چاہیے۔ اس پر آپ پھر مسکرائے اور فرمایا مجھے ابھی الہام ہوا ہے کہ۔  
 ”کھانسی دُور ہوگئی“

چنانچہ کھانسی اُسی وقت سے جاتی رہی۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۰ جولائی ۱۹۴۲ء۔ الفضل جلد ۳۰ نمبر ۱۶۴ مورخہ ۱۷ جولائی ۱۹۴۲ء صفحہ ۳۰۲ نمبر ۳ و ۲)

**۱۹۰۸ء** حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ ”حضرت صاحبؑ کو الہام ہوا تھا۔  
 سپردم بتو مایہ و خویش را تو دانی حساب کم و بیش را“<sup>۱</sup>  
 (منصبِ خلافت۔ انوار العلوم جلد ۲ صفحہ ۵۵ و برکاتِ خلافت۔ انوار العلوم جلد ۲ صفحہ ۷۳ اشاعت کردہ فضل عرفان فاؤنڈیشن ریلوہ پاکستان)

**۱۹۰۸ء** حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ حضرت صاحبؑ نے فرمایا۔

”خدا نے مجھے بتلایا ہے کہ لنگر جب تک تمہارے ہاتھ میں ہے چلتا رہے گا۔ اگر میں اسے ان کے ہاتھ میں دے دوں تو یہ چند دنوں میں ہی بند ہو جاوے۔“<sup>۲</sup>  
 (از خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۲ فروری ۱۹۱۵ء۔)

خطبات محمود (خطبات جمعہ) جلد ۴ صفحہ ۷۱ اشاعت کردہ فضل عرفان فاؤنڈیشن ریلوہ پاکستان)

۱۔ (ترجمہ از مرتب) میں نے اپنی پونجی تیرے سپرد کی۔ کم و بیش کا حساب تو جانتا ہے۔

۲۔ (نوٹ از مولانا عبداللطیف بہاولپوری) یعنی وہ لوگ جو لنگر خانہ کے خرچ پر اعتراض کرتے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ جب حضور علیہ السلام لاہور میں تھے تو ان میں سے ایک نے اپنے دوست کے نام لاہور ان دنوں قادیان سے ایک خط لکھا تھا اور اس میں ظاہر یہ کیا تھا کہ لنگر خانہ کا خرچ آمد سے بہت کم ہے اور جو روپیہ حضرت صاحبؑ کے پاس آتا ہے وہ سب لنگر خانہ میں نہیں بلکہ اپنے گھر میں اور اپنے لوگوں پر نامناسب طور پر خرچ ہوتا ہے..... یہ خط وفات سے کچھ روز ہی پہلے لاہور بھیجا گیا اور اس کا علم حضرت اقدس علیہ السلام مغفور کو بھی ہو گیا تو آپ کو بہت رنج ہوا۔  
 (الفضل مورخہ ۲۷ مئی ۱۹۱۴ء صفحہ ۲۱)

اور فرمایا کہ ”ایسا لکھنے والا احمق ہے وہ بیوقوف ہے۔ وہ نہیں دیکھتا کہ مہمان تو یہاں آ رہے ہیں قادیان میں اب جاتا

کون ہے۔ اسے چاہیے تھا کہ وہ لاہور اور قادیان کا خرچ جمع کر کے دیکھتا کہ کتنا ہے۔“

(الفضل مورخہ ۲۵ فروری ۱۹۱۵ء صفحہ ۶)

## الہامات، کشف و روایا بلا تاریخ

۱۔ اوائل کا واقعہ ہے کہ حضرت اقدس سیدنا مسیح موعود علیہ السلام کو ایک دفعہ مسجد اقصیٰ میں کشفاً دکھایا گیا کہ ”ایک باغ لگایا جا رہا ہے اور میں اس کا مالی مقرر کیا گیا ہوں۔“

(حیات احمد جلد اول حصہ دوم صفحہ ۳۰۵ ایڈیشن دوم مرتبہ مکرم شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب)

۲۔ حضرت اُمّ المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بیان فرمایا کہ۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ ”مجھے معلوم ہوا ہے یا فرمایا کہ بتایا گیا ہے مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف

سے کہ **سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ**

بہت پڑھنا چاہیے۔“ (سیرت المہدی جلد اول روایت نمبر ۳ صفحہ ۲۰۰۸ء)

۳۔ (حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے فرمایا)

”ہمارے امام علیہ السلام نے ان کو خاتم النبیین رسول رب العالمین نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی

شکل پر روایا میں دیکھا ہے اور یہ بسبب ان کی کمال اتباع سنت کے تھا۔“

(مقدمہ مرقاة القلتین فی حیاة نور الدین زیر عنوان مذہب و عقائد صفحہ ۳۹)

۴۔ (الف) حضرت مفتی محمد صادق صاحبؒ نے بیان کیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں ایک صاحب جو غالباً ریاست حیدر کے رہنے والے

تھے بیمار ہو کر علاج کے واسطے قادیان آئے اور پیر سراج الحق صاحبؒ کے مکان پر انہوں نے قیام کیا۔

پیر صاحب نے ان کی سفارش حضرت صاحبؒ سے کی کہ یہ بیمار رہتے ہیں حضور ان کی صحت کے لئے دعا

کریں۔ حضور نے دعا کی تو حضور کو الہام ہوا۔ ”کچلہ کونین فولاد۔ یہ ہے دوائے ہمزاد۔“

(اخبار ”المصلح“، کراچی جلد ۷ نمبر ۶ مورخہ ۸ جنوری ۱۹۵۴ء صفحہ ۳)

(ب) ”حَبّ کچلا کونین فولاد مساوی نصف سرخ۔ الہامی ہے۔“

(عجیبی بیاض حضرت خلیفۃ المسیح اولؒ صفحہ ۱۳۔ بیاض نور الدین مرتبہ مفتی فضل الرحمن صاحب جلد ۱ صفحہ ۶۱ طبع اول)

۱۔ (ترجمہ از ناشر) اللہ پاک ہے اپنی حمد کے ساتھ۔ اللہ پاک ہے بڑی عظمت والا ہے۔

۲۔ یعنی مولوی عبداللہ صاحب غزنوی۔ (عبداللطیف بہاولپوری)

۵۔ (الف) حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔

”حضرت مسیح موعودؑ کو الہام ہوا اور دکھایا گیا کہ یہ جو مسجد مبارک کے پاس مکان<sup>۱</sup> ہے اس میں ہم کچھ حسنی طریق سے داخل ہوں گے اور کچھ حسینی طریق سے..... معلوم نہیں اس الہام کا کیا مطلب ہے۔“

(الفضل جلد ۷ نمبر ۲۸ مورخہ ۱۷ اکتوبر ۱۹۱۹ء صفحہ ۸)

(ب) حضرت ام المؤمنین رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ

”حضرت مسیح موعودؑ کا یہ الہام کہ ہم اس گھر میں کچھ حسنی طریق پر داخل ہوں گے اور کچھ حسینی طریق پر، اپنی

پوری شان میں پورا ہوا ہے۔“ (سیرت المہدی مؤلفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے، جلد ۱ روایت نمبر ۳۷ صفحہ ۲۸۔ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

۶۔ (روایا) حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مندرجہ ذیل روایا اپنی تقریر میں بیان فرمائی۔

”چھوٹی مسجد کے اوپر تخت بچھا ہوا ہے اور میں اُس پر بیٹھا ہوا ہوں اور میرے ساتھ ہی مولوی نور الدین صاحب<sup>۲</sup> بھی بیٹھے ہوئے ہیں۔ ایک شخص<sup>۳</sup> (اس کا نام ظاہر کرنے کی ضرورت نہیں) دیوانہ وار ہم پر حملہ کرنے لگا۔ میں نے ایک آدمی کو کہا کہ اس کو پکڑ کر مسجد سے نکال دو اور اس کو سیزھیوں سے نیچے اتار دیا۔ وہ بھاگتا ہوا چلا

۱۔ یعنی مرزا نظام الدین صاحب کا مکان۔ (شمس)

۲۔ (نوٹ) حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ ”لیکن وقت پر معنی کھلتے ہیں..... (اس کے معنی یہی ہیں)..... کہ حضرت حسن و حسینؑ..... کا رویہ اختیار کر کے ہم داخل ہوں گے..... جو طریق اُن کا تھا وہی ہمارا ہوگا کہ کچھ تو صلح کے ذریعہ اور کچھ لڑائی کے ذریعہ ہم اس مکان میں داخل ہوں گے چنانچہ یہ دونوں صورتیں پوری ہو گئیں۔ لڑائی یعنی جلالی رنگ تو ایسا پورا ہوا کہ حضرت مسیح موعودؑ کے اس الہام کے مطابق کہ

”اس مکان میں بیوائیں ہی رہ جائیں گی“

یہی حالت ہو گئی۔ پھر جمال کا اظہار ہوا تو ایسا کہ اس خاندان میں سے جو ایک بچہ رہ گیا تھا اُس کو کھینچ کر سلسلہ میں داخل کر دیا۔“

(الفضل مورخہ ۱۷ اکتوبر ۱۹۱۹ء صفحہ ۸)

۳۔ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؒ) حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحبؒ نے اپنی تصنیف ”کشف الاختلاف“ صفحہ ۱۲ شائع شدہ فروری ۱۹۲۰ء میں یہ روایا درج کرتے ہوئے لکھا ہے کہ وہ خواجہ کمال الدین صاحب تھے اور ان کے متعلق ان ایام میں جبکہ وہ وطن اخبار کے ساتھ ایک معاہدہ کی تجویز کر رہے تھے حضرت مسیح موعودؑ فرمایا کرتے تھے کہ میں نے خواجہ صاحب کی نسبت مندر خواہیں دیکھی ہیں۔ (ملخص)

گیا اور یاد رہے کہ مسجد سے مراد جماعت ہوتی ہے۔“

(برکاتِ خلافت - انوار العلوم جلد ۲ صفحہ ۷۸ اشاع کردہ عرفان فاؤنڈیشن پاکستان)

۷۔ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔

”تھوڑے ہی دن ہوئے میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ الہام دیکھا کہ۔

”بہت لوگ خیال کرتے ہیں کہ عورتیں ان کی کنیز کیوں ہیں۔ کنیز کیوں نہیں بلکہ ان کی ساتھی ہیں۔“

(الفضل جلد ۴ نمبر ۸۹ مورخہ ۱۲ مئی ۱۹۱۷ء صفحہ ۵ مضمون ”تعدد ازدواج اور جماعت احمدیہ“)

۸۔ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔

”ایک دفعہ جب حضرت مسیح موعود بیماری کے سخت دورہ میں تہجد کے لئے اُٹھے اور غش کھا کر گر گئے اور نماز

نہ پڑھ سکے تو الہام ہوا کہ ”ایسی حالت میں تہجد کی بجائے لیٹے لیٹے یہی پڑھ لیا کرو۔“

(ذکر الہی - انوار العلوم جلد ۳ صفحہ ۵۰۴ اشاع کردہ فضل عرفان فاؤنڈیشن پاکستان)

۹۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سورۃ الغاشیۃ آیت ۴ تا ۷ کا درس دیتے

ہوئے فرمایا کہ۔

” حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک دفعہ طاعون کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ ”ابھی کیا ہے۔

ابھی وہ دن آئیں گے جب کہ لوگ کہیں گے کہ لاہور بھی کوئی شہر ہوتا تھا۔“

(ضمیمہ اخبار الفضل جلد ۲ نمبر ۵۰ مورخہ ۱۱ اکتوبر ۱۹۱۴ء صفحہ ۹، ۱۰)

۱۔ (نوٹ از ناشر) یعنی سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ۔ کہ اللہ پاک ہے اپنی حمد کے

ساتھ۔ اللہ پاک ہے بڑی عظمت والا ہے۔

۲۔ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؒ) لاہور کی تباہی کی پیشگوئی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں شائع

ہو چکی تھی وہ یہ ہے۔

”لاہور کی نسبت کہا جاتا تھا کہ اس کی سر زمین میں ایسے اجزاء ہیں کہ اس میں طاعونی کیڑے زندہ نہیں رہ سکتے لیکن

وہاں بھی طاعون نے آن ڈیرہ ڈالا ہے۔ ابھی لوگوں کو معلوم نہیں ہے لیکن سالہا سال کے بعد لوگ دیکھیں گے کہ کیا ہوگا۔

کئی لوگ اور دیہات بالکل تباہ ہو جائیں گے۔ دنیا سے اُن کا نام و نشان مٹ جائے گا اور اُن کے آثار تک باقی نہ رہیں

گے۔ لیکن یہ حالت کبھی قادیان پر وارد نہ ہوگی۔“ (الحکم مورخہ ۱۷، ۲۴ جولائی ۱۹۰۴ء صفحہ ۱۲)

لیکن لاہور کے متعلق خاص لفظوں میں الہام، یہ نہ تو پہلے شائع ہوا ہے اور نہ ہی ان شہادتوں سے پتہ ملتا ہے جو اس



۱۰۔ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تحریر فرمایا۔  
 ”میں تو چھوٹا تھا۔ مولوی شیر علی صاحب نے مجلس سے آکر سنایا تھا..... کہ محمود ایک تیز روشنی والا لیمپ لے کر  
 سڑک پر کھڑا ہے اور سڑک پر اس کی تیز روشنی پڑ رہی ہے۔“  
 (تحریر حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۱۱۔ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔  
 ”حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ناموں میں سے ایک نام خدا تعالیٰ نے سلامتی کا شہزادہ رکھا ہے۔“  
 (اخبار الفضل جلد ۲۳ نمبر ۲۲۹ مورخہ ۱۲/۱۲/۱۹۳۶ء صفحہ ۱۔ خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۷ مارچ ۱۹۳۶ء)

۱۲۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مشاورت ۱۹۳۶ء میں فرمایا۔  
 ”(میں) اس لئے خلیفہ ہوں کہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی خلافت سے بھی پہلے حضرت مسیح موعود

بقیہ حاشیہ۔ پیشگوئی کے متعلق شائع ہو چکی ہیں ہاں مفہوم الہام ان میں ہے چنانچہ علاوہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی  
 ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ستائیس مزید شہادتیں اصحاب ذیل کی اس بارہ میں اخبار الفضل میں شائع ہو چکی ہیں۔ حکیم  
 محمد حسین صاحب قریشی۔ بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی۔ سردار عبدالرحمن صاحب (سابق مہر سنگھ)۔ مفتی محمد صادق  
 صاحب۔ منشی غلام محمد صاحب۔ مولوی فخر الدین صاحب۔ بابو ابراہیم صاحب سیالکوٹی۔ خواجہ کرم داد صاحب جمونی۔  
 ڈاکٹر عبدالرحیم صاحب دہلوی۔ مولوی عبدالرحیم صاحب نیر۔ رضیہ بیگم بنت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب۔  
 شیخ عبدالحمید صاحب آڈیٹر لاہور۔ مبارک علی شاہ صاحب۔ حافظ محمد ابراہیم صاحب۔ عبدالحمید صاحب مور و سندھ۔  
 مرزا عبدالعزیز صاحب گلپانہ ضلع گجرات۔ عبدالواحد خان صاحب میرٹھ۔ مولوی سید احمد علی صاحب۔  
 شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی۔ چودھری محمد شریف صاحب قادیان۔ سید ناظر حسین صاحب کالو والی۔  
 مبارک احمد صاحب پنڈی چری۔ غلام محمد صاحب لویر والہ۔ عبدالرحمن صاحب نائب تحصیلدار ریاست کپورتھلہ۔  
 ملک اللہ رکھا صاحب۔ فضل کریم صاحب اور سینئر لودی ننگل ضلع گورداسپور۔ غلام محمد صاحب امیر جماعت احمدیہ  
 سید والہ ضلع شیخوپورہ۔ (حوالہ کے لئے دیکھیے پرچہ جات اخبار الفضل مورخہ ۳۰ جون ۱۹۳۷ء۔)

یکم جولائی و ۲، ۱۲، ۱۸، ۲۸، ۳۰ جولائی ۱۹۳۷ء و ۹ اگست، ۱۳ اگست ۱۹۳۷ء وغیرہ)

۱۔ خاکسار عبداللطیف بہاؤپوری نے حضور اقدس کی خدمت میں بعض الہامات کی تصدیق کے متعلق عرضہ مورخہ  
 ۷ فروری ۱۹۵۳ء لکھا۔ اس پر حضور نے یہ تحریر فرمایا۔

۲۔ یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجلس سے۔ (منش)

علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا تعالیٰ کے الہام سے فرمایا تھا کہ

”میں خلیفہ ہوں گا۔ پس میں خلیفہ نہیں بلکہ موعود خلیفہ ہوں۔“

(رپورٹ مجلس مشاورت (اجلاس اپریل) ۱۹۳۶ء صفحہ ۱۷)

۱۳۔ حافظ صوفی غلام محمد صاحب<sup>ؒ</sup> آف ماریشس نے بیان کیا کہ۔

”حضرت اقدسؑ نے فرمایا کہ ایک بار میرے جی میں آیا کہ اللہ نے جو انعام مجھ پر کئے ہیں ان پر ایک کتاب لکھوں۔ فرمایا۔ اس ارادے کی تکمیل جب میں کرنے لگا تو کشف میں دیکھا زور سے بارش ہو رہی ہے اور اللہ مجھے فرماتا ہے کہ اگر یہ قطرے گن سکتے ہو تو میرے احسان بھی گن سکو گے۔ تب میں نے یہ ارادہ چھوڑ دیا۔“

(تفہیم الاذہان جلد ۸ نمبر ۱۰ ماہ اکتوبر ۱۹۱۳ء صفحہ ۵۳۳۔ رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ نمبر ۷ صفحہ ۳۱۰)

۱۴۔ ”حافظ نور محمد صاحب<sup>ؒ</sup> ساکن فیض اللہ چک نے مجھ<sup>ؑ</sup> سے بذریعہ تحریر بیان کیا کہ حضرت صاحبؑ نے بہت مرتبہ زبان مبارک سے فرمایا کہ میں نے بارہا بیداری میں ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی ہے اور کئی حدیثوں کی تصدیق آپ سے براہ راست حاصل کی ہے خواہ وہ لوگوں کے نزدیک کمزور یا کم درجہ کی ہوں۔“

(سیرت المہدی مؤلفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب<sup>ؒ</sup> ایم۔ اے، جلد ۱ روایت نمبر ۵۷۲ صفحہ ۵۵۰ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

۱۵۔ ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب<sup>ؒ</sup> نے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔

”اس مینار کے سامنے دو فرشتے میرے سامنے آئے جن کے پاس دو شیریں روٹیاں تھیں اور وہ روٹیاں انہوں نے مجھے دیں اور کہا کہ ایک تمہارے لئے ہے اور دوسری تمہارے مریدوں کے لئے ہے۔“

(سیرت المہدی مؤلفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب<sup>ؒ</sup> ایم۔ اے، جلد ۱ روایت نمبر ۸۸۵ صفحہ ۷۷۹ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

۱۶۔ میر عنایت علی شاہ صاحب<sup>ؒ</sup> نے بیان کیا کہ اوائل زمانہ میں قادیان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنا ایک رویا میر عباس علی صاحب سے بیان کیا تھا جو یہ تھا کہ۔

”ہم کسی شہر میں گئے اور وہاں کے لوگ ہم سے برگشتہ ہیں اور انہوں نے کچھ اپنے شکوک دریافت کئے

۱۔ یعنی قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ۔ (عبداللطیف بہاولپوری)

۲۔ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمس<sup>ؒ</sup>) یہ رویا تذکرہ میں صفحہ ۱۵، ۱۶ پر بھی آچکا ہے۔ اس میں ایک فرشتہ اور ایک نان کا ذکر ہے اور مریدوں کی بجائے درویشوں کا لفظ ہے۔ اگر یہ وہی رویا ہے تو راوی کے حافظہ کی غلطی ہوگی یا ممکن ہے کہ یہ کوئی دوسرا کشف ہو۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ۔

جن کا جواب دیا گیا لیکن وہ ہمارے خلاف ہی رہے۔ نماز کے لئے کہا کہ آؤ تم کو نماز پڑھا سکیں تو جواب دیا کہ ہم نے پڑھی ہوئی ہے اور خواب میں یہ واقعہ ایک ایسی جگہ پیش آیا تھا جہاں ہماری دعوت تھی۔ اُس وقت ہم کو ایک کھلے کمرہ میں بٹھایا گیا لیکن اس میں کھانا نہ کھلایا گیا۔ پھر بعد میں ایک تنگ کمرہ میں بٹھلایا گیا اور اُس میں بڑی دقت سے کھانا کھایا گیا۔ آپ نے یہ روایا بیان کر کے فرمایا کہ شاید وہ تمہارا لدھیانہ ہی نہ ہو۔“

پھر یہ روایا لدھیانہ میں ہی منشی رحیم بخش صاحب کے مکان پر پورا ہوا۔“

(سیرت المہدی مؤلفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے، جلد ۱ روایت نمبر ۹۲۵ صفحہ ۷۹۶ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

۱۷۔ ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے بیان کیا کہ۔

”حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے ایک دفعہ کسی شخص کا ذکر سنانے لگے کہ وہ عورت پر سخت عاشق ہو گیا اور باوجود ہزار کوشش کے وہ اس عشق کو دل سے نہ نکال سکا۔ آخر حضرت صاحب کے پاس آیا اور طالب دعا ہوا۔ حضرت صاحب نے مولوی صاحب سے فرمایا کہ

”مجھے خدا کی طرف سے معلوم ہوا ہے کہ یہ شخص اُس عورت سے ضرور بدکاری کرے گا مگر میں بھی پورے زور سے اس کے لئے دعا کروں گا۔“

چنانچہ وہ شخص قادیان ٹھہرا رہا اور حضور دعا کرتے رہے یہاں تک کہ اُس نے ایک روز مولوی صاحب سے کہا کہ آج رات خواب میں میں نے اُس عورت کو دیکھا اور خواب میں ہی اُس سے مباشرت کی اور میں نے اس دوران میں اس کی شرمگاہ کو جہنم کے گڑھے کی طرح دیکھا جس سے مجھے اس سے اس قدر خوف اور نفرت پیدا ہوئی کہ یکدم وہ آتش عشق ٹھنڈی ہو گئی اور وہ محبت کی بے قراری سب دل سے نکل گئی بلکہ دل میں دُوری پیدا ہو گئی اور خدا کے فضل اور حضور کی دعا کی برکت سے میں بدکاری سے بھی محفوظ رہا اور وہ جنون بھی جاتا رہا۔“

(سیرت المہدی مؤلفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے، جلد ۱ روایت نمبر ۹۵۶ صفحہ ۸۱۶ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

۱۸۔ صاحبزادہ پیر سراج الحق صاحب نے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ

”ہم ایک روز صحن مکان میں لیٹ رہے تھے جو ہمیں کشفِ ملکوت ہوا اور کشف میں بہت سے فرشتے دیکھے کہ بہت خوبصورت لباسِ فاخرہ اور مکلف پہنے ہوئے و جد کرتے اور گاتے ہیں اور ہماری طرف بار بار چکر لگاتے ہیں اور ہر چکر میں ہماری طرف ہاتھ لبا کر کے ایک غزل کا شعر پڑھتے ہیں اور اس مصرعہ کا آخر لفظ

”پیر پیراں“ ہے۔ وہ عین ہمارے منہ کے سامنے ہاتھ کر کے ہماری طرف اشارہ کرتے ہیں ”پیر پیراں“۔

(تذکرۃ المہدی مصنفہ پیر سراج الحق صاحبؒ نعمانی حصہ اول صفحہ ۷۰ مطبوعہ جون ۱۹۱۵ء)

۱۹۔ ”صاحبزادہ پیر سراج الحق صاحبؒ نے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ ایک

گھنٹہ ہوا ہوگا ہم نے دیکھا کہ والدہ محمود قرآن شریف آگے رکھے ہوئے پڑھتی ہیں۔ جب یہ آیت پڑھی۔

”وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصَّالِحِينَ  
وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ ۗ وَحَسُنَ أُولَٰئِكَ رَفِيقًا“<sup>۱</sup>

جب اُولَٰئِكَ پڑھا تو محمود سامنے آکھڑا ہوا۔ پھر دوبارہ اُولَٰئِكَ پڑھا تو بشیر آکھڑا ہوا۔ پھر شریف آگیا۔

پھر فرمایا جو پہلے ہے وہ پہلے ہے۔“

(تذکرۃ المہدی مصنفہ پیر سراج الحق صاحبؒ نعمانی حصہ دوم صفحہ ۳ مطبوعہ دسمبر ۱۹۲۱ء)

۲۰۔ صاحبزادہ پیر سراج الحق صاحبؒ لکھتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔

”خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ ہمارے سلسلہ میں بھی سخت تفرقہ پڑے گا اور فتنہ انداز اور ہوا و ہوس کے

بندے جدا ہو جائیں گے۔ پھر خدا تعالیٰ اس تفرقہ کو مٹا دے گا۔ باقی جو کٹنے کے لائق اور راستی سے تعلق نہیں

رکھتے اور فتنہ پرداز ہیں وہ کٹ جائیں گے اور دنیا میں ایک حشر برپا ہوگا۔ وہ اول الحشر ہوگا اور تمام بادشاہ آپس

میں ایک دوسرے پر چڑھائی کریں گے اور ایسا کشت و خون ہوگا کہ زمین خون سے بھر جائے گی اور ہر ایک

بادشاہ کی رعایا بھی آپس میں خوفناک لڑائی کرے گی۔ ایک عالمگیر تباہی آوے گی اور اس تمام واقعات کا مرکز

ملک شام ہوگا۔ صاحبزادہ صاحبؒ! اُس وقت میرا لڑکا موعود ہوگا۔ خدا نے اُس کے ساتھ ان حالات کو مقدر

کر رکھا ہے۔ ان واقعات کے بعد ہمارے سلسلہ کو ترقی ہوگی اور سلاطین ہمارے سلسلہ میں داخل ہوں گے۔ تم

اس موعود کو پہچان لینا۔“ (تذکرۃ المہدی مصنفہ پیر سراج الحق صاحبؒ نعمانی حصہ دوم صفحہ ۳ مطبوعہ دسمبر ۱۹۲۱ء)

۱۔ (ترجمہ از مرتب) اور جو بھی اللہ کی اور اس رسول کی اطاعت کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو ان لوگوں کے ساتھ ہوں

گے جن پر اللہ نے انعام کیا ہے یعنی نبیوں میں سے، صدیقیوں میں سے، شہیدوں میں سے اور صالحین میں سے اور یہ بہت

ہی اچھے ساتھی ہیں۔ (النساء: ۷۰)

۲۔ یعنی صاحبزادہ پیر سراج الحق صاحبؒ نعمانیؒ۔ (شمس)

۲۱۔ (رؤیا) فرمایا۔ ”میں ایک زینہ پر چڑھتا ہوں مگر اس طرح سے کہ مجھے خطرہ ہوتا ہے کہ میں گرنے پڑوں اور چھال مار کر یعنی قلاج لگا کر دوسرے قدم پر قدم رکھتا ہوں۔ جب میں اُوپر چڑھا تو میری ناک سے خون آیا..... فرمایا..... تعبیر بہت اچھی ہے۔ کہنے والا خون آیا کہے تو اچھا ہے اگر بہنایا جانا کہے تو بُرا ہوتا ہے۔ اس میں نقصان ہے۔ اس لئے آنا کہنا چاہیے۔ اب معلوم ہوتا ہے کہ آمدن روپیہ کی ہوگی اور خدا تعالیٰ ہمارے ہاتھ کشادہ کر دے گا۔“ (تذکرۃ المہدی مصنفہ پیر سراج الحق صاحب حصّہ دوم صفحہ ۱۵ مطبوعہ دسمبر ۱۹۲۱ء)

۲۲۔ فرمایا۔ ”ہمیں بھی ایک بار حج کے روز کشف میں حج کا نظارہ دکھایا گیا یہاں تک کہ سب کی باتیں اور لبیک اور تسبیح و تہلیل ہم سنتے تھے۔ اگر ہم چاہتے تو لوگوں کی باتیں لکھ لیتے۔“

(تذکرۃ المہدی مصنفہ پیر سراج الحق صاحب نعمانی حصّہ دوم صفحہ ۲۵ مطبوعہ دسمبر ۱۹۲۱ء۔ الحکم جلد ۲۰ نمبر ۲ مورخہ ۲۱ جنوری ۱۹۳۷ء صفحہ ۳)

۲۳۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک موقع پر فرمایا۔

”آج ہمیں دکھایا گیا ہے کہ ان موجود اور حاضر لوگوں میں کچھ ہم سے پیٹھ دئے بیٹھے ہیں اور ہم سے

رُگردان ہیں اور کراہت کے ساتھ ہم سے دوسری طرف (منہ) پھیر رکھا ہوا ہے۔“

(تذکرۃ المہدی مصنفہ پیر سراج الحق صاحب نعمانی حصّہ دوم صفحہ ۲۵ مطبوعہ دسمبر ۱۹۲۱ء)

۲۴۔ ”ایک روز میں اور حضرت اقدس علیہ السلام مسجد مبارک میں بیٹھے تھے..... آپ نے سر مبارک

اٹھایا اور فرمایا اب ہمیں اس وقت یہ الہام ہوا۔ حَقِّقْ“

(تذکرۃ المہدی مصنفہ پیر سراج الحق صاحب نعمانی حصّہ دوم صفحہ ۲۶ مطبوعہ دسمبر ۱۹۲۱ء)

۲۵۔ ”ایک دفعہ مسجد مبارک میں حضرت اقدس سیدنا مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف رکھتے تھے.....

سبع مثانی کی تحقیق کا ذکر ہوا۔ کسی نے الحمد کا نام بتلایا اور کسی نے دوسری آیتوں کا، اور کسی نے کہا کہ الحمد

مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ میں نازل ہوئی اس لئے دونوں مقام پر نازل ہونے کے باعث اس کا نام سبع مثانی

ہوا۔ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ممکن ہے کہ ایسا ہو لیکن ہمارے نزدیک اس سورۃ کا ایک بار

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہونا اور دوسری بار مہدی مسیح موعود پر نازل ہونا ہے جس کے سبب سے اس

کا نام سب سے مٹانی ہوا۔“ (مکتوب صاحبزادہ پیر سراج الحق صاحب نعمانیؒ)

۲۶۔ فرمایا۔ ”آج رات کو ہمیں الہام ہوا ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبْشُرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ۔ نَحْنُ أَوْلِيَاءُ كُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْأٰخِرَةِ۔“<sup>۱</sup>

(مکتوب صاحبزادہ پیر سراج الحق صاحب نعمانیؒ)

البشری قلمی نسخہ مرتبہ پیر سراج الحق صاحب نعمانیؒ صفحہ ۶۳۔ الحکم جلد ۲۳ نمبر ۱۲ مورخہ ۲۸ مارچ ۱۹۲۰ء صفحہ ۱)

۲۷۔ اس کے بعد پھر الہام ہوا۔

### ”نُورُ الدِّينِ“

(مکتوب صاحبزادہ پیر سراج الحق صاحب نعمانیؒ۔ البشری قلمی نسخہ مرتبہ پیر سراج الحق صاحب نعمانیؒ صفحہ ۶۳)

۲۸۔ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ الہام سنایا کہ۔

”پہٹی پٹی گئی“،<sup>۲</sup>

(مکتوب پیر سراج الحق صاحب نعمانیؒ۔ البشری قلمی نسخہ مرتبہ پیر سراج الحق صاحب نعمانیؒ صفحہ ۸۱)

۲۹۔ (الف) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ آیت پڑھی۔

”لَهُ مَعْقِبَتٌ مِّنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ يَحْفَظُونَهُ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ۔“<sup>۳</sup>

۱۔ (نوٹ از مولانا عبداللطیف بہاولپوری) یہ مکتوب قلمی دفتر تالیف و تصنیف صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں بوقت تیاری طبع دوم موجود تھا جس سے خاکسار نے نقل کیا مگر اب کہیں غائب ہے۔

۲۔ (ترجمہ از مرتب) یقیناً وہ لوگ جنہوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے۔ پھر اس پر مضبوطی سے قائم رہے ان پر فرشتے اترتے ہیں۔ یہ بشارت دیتے ہوئے کہ خوف نہ کھاؤ اور نہ غمگین ہو اور بشارت حاصل کرو اس جنت کی جس کا تمہیں وعدہ دیا جاتا تھا۔ ہم تمہارے دوست و مددگار ہیں اس دنیا کی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی۔

(نوٹ از مولانا جلال الدین ٹنڈی) الحکم پرچہ مذکورہ بالا اور البشری صفحہ ۶۳ میں یہ فقرہ ”نَحْنُ أَوْلِيَاءُ كُمْ فِي

الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ“ نہیں ہے اور الحکم پرچہ مذکورہ بالا میں اس کی جگہ نُورُ الدِّينِ کے الفاظ ہیں۔

۳۔ (نوٹ از سید عبدالحی) پٹی ایک قصبہ کا نام ہے جو ضلع لاہور میں ہوتا تھا مگر ملکی تقسیم کے وقت ضلع امرتسر میں چلا گیا۔

۴۔ (ترجمہ از مرتب) اس (رسول) کے لئے اس کے آگے اور پیچھے چلنے والے (محافظ) مقرر ہیں جو اللہ کے حکم سے

اس کی حفاظت کرتے ہیں۔ (الرعد: ۱۲)

اور فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کو بھی جو اس طرح آگے پیچھے دائیں بائیں چلتے دوڑتے تھے اور جنگوں میں بھی یہی حال تھا اس آیت میں صحابہؓ مراد ہیں یہاں فرشتے مراد نہیں۔ اسی طرح یہ آیت ہم پر نازل ہو چکی ہے۔ (مکتوب صاحبزادہ پیرسراج الحق صاحب نعمانیؒ)

(ب) (شیخ محمد اسماعیل صاحب سرسواویؒ نے بیان کیا کہ)

”حضورؐ نے فرمایا..... قرآن کریم میں جو اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا کہ ہم تیرے آگے پیچھے، دائیں اور بائیں فرشتے مقرر کریں گے یہی الہام مجھ پر نازل ہوا ہے اور وہ فرشتے یہی ہیں جو میری باتیں سننے کے لئے آگے پیچھے بھاگتے ہیں۔“ (رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ نمبر ۱۰ صفحہ ۳۴۶، ۳۴۷)

۳۰۔ ”وَإِنْ كُنْتُمْ فِي رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا فَأْتُوا بِآيَةٍ مِّنْ مِّثْلِهِ سَيُوَدَّىٰ لَهُ الْمُلْكُ الْعَظِيمُ وَيُفْتَحْ عَلَىٰ يَدَيْهِ الْخَزَائِنُ ذَلِكَ فَضَّلَ اللَّهُ وَفِي آعْيِبِكُمْ عَجِيبٌ ۚ حُكْمُ اللَّهِ الرَّحْمَنِ لِعَلِيْفَةِ اللَّهِ الْمُغْلِ السُّلْطَانِ ۚ إِنَّ يَكْ كَاذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهُ وَإِنْ يَكْ صَادِقًا يُصِيبْكُمْ بَعْضُ الَّذِي يَعِدُكُمْ ۚ“<sup>۳</sup>  
(مکتوب صاحبزادہ پیرسراج الحق صاحب نعمانیؒ)

۱۔ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؒ) الہام ”وَإِنْ كُنْتُمْ فِي رَيْبٍ“ سے لے کر الہام ”زِدْرَاغَ خِذَا مَرْدَمِ بَصْدِ اعْزَازِ مَ آيِد“ الخ کے متعلق صاحبزادہ پیرسراج الحق صاحبؒ اپنے مکتوب میں لکھتے ہیں کہ ”یہ الہامات حضرت اقدسؒ کے دست مبارک کے لکھے ہوئے میں نے ایک صاحب سے لے کر نقل کئے تھے۔“

۲۔ (ترجمہ) ”اور اگر تم شک میں ہو اس سے جو ہم نے اُتارا تو اس کی مانند کوئی ایک آیت لاؤ۔ عنقریب اس کو ایک ملک عظیم دیا جائے گا اور خزانوں علوم و معارف اس کے ہاتھ پر رکھ لے جائیں گے..... یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے اور تمہاری آنکھوں میں عجیب۔“ (ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۵۶۶)

(نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؒ) الہام ”وَإِنْ كُنْتُمْ فِي رَيْبٍ“ سے لے کر الہام ”زِدْرَاغَ خِذَا مَرْدَمِ بَصْدِ اعْزَازِ مَ آيِد“ الخ کے متعلق صاحبزادہ پیرسراج الحق صاحبؒ اپنے مکتوب میں لکھتے ہیں کہ ”یہ الہامات حضرت اقدسؒ کے دست مبارک کے لکھے ہوئے میں نے ایک صاحب سے لے کر نقل کئے تھے۔“

۳۔ (ترجمہ از مرتب) خدائے رحمن کا حکم ہے اپنے خلیفہ مغل سلطان کے لئے۔ اگر یہ جھوٹا ہے تو اس کے جھوٹ کا وبال اس پر ہوگا اور اگر سچا ہے تو بعض وہ وعید جو تمہیں سناتا ہے تمہیں پہنچیں گے۔

(نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؒ) الہام ”حُكْمُ اللَّهِ الرَّحْمَنِ لِعَلِيْفَةِ اللَّهِ السُّلْطَانِ“ تذکرہ کے صفحات ذیل ۱۶۵، ۲۱۴، ۵۲، ۱۳ اور ۶۱ میں موجود ہے مگر وہاں مغل کا لفظ نہیں۔

- ۳۱۔ ” غَلَبَتِ الرُّومُ فِي أَدْنَى الْأَرْضِ وَهُمْ مِنْ بَعْدِ عَلَيْهِمْ سَبْعُونَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ مِنْ قَبْلِ  
وَمِنْ بَعْدِ وَيَوْمَئِذٍ يَقْرَأُ الْمُؤْمِنُونَ وَيَقُولُونَ إِنَّا سَمِعْنَا بِهَذَا مِنَ الْأَوَّلِينَ. قُلِ اللَّهُ أَعْلَمُ  
وَمَا أُوْتِيتُمْ مِنْ عَلَيْهِ إِلَّا قَلِيلًا. وَيَقْنَعُونَ بِظَاهِرِ اللَّفْظِ وَإِبْهَامِهِ وَيَسْتَكْشِفُونَ. قُلِ إِنِّي  
جِئْتُ عَلَى قَدَمِ عَيْسَى. قُلِ إِنَّ مَعِيَ رَبِّي سَيَهْدِينِ. ” (مکتوب پیرسراج الحق صاحب نعمانی صفحہ ۵)
- ۳۲۔ ” إِنَّ مَثَلَ عِيسَى عِنْدَ اللَّهِ كَمَثَلِ آدَمَ ” (مکتوب پیرسراج الحق صاحب نعمانی صفحہ ۵)
- ۳۳۔ ” الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي آيَّدَ الْحَقَّ بِآيَاتِهِ ” (مکتوب پیرسراج الحق صاحب نعمانی صفحہ ۵)
- ۳۴۔ ” سَيَقُولُ السُّفَهَاءُ مَا وَلَّهُمْ. قُلِ اللَّهُ أَعْلَمُ بِتَأْوِيلِهِ. سَيُؤَيِّدُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا. وَمَنْ  
عَادَى وَلِيًّا فَقَدْ بَارِزْتُهُ لِلْحَرْبِ. ” (مکتوب پیرسراج الحق صاحب نعمانی صفحہ ۶)
- ۳۵۔ ” وَإِنَّا أَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ سَلَاسِلَ وَأَغْلَالًا وَسَعِيرًا ” (مکتوب پیرسراج الحق صاحب نعمانی صفحہ ۶)

۱۔ (ترجمہ از مرتب) رومی قریب کی زمین میں مغلوب ہوں گئے اور وہ مغلوب ہو جانے کے بعد جلدی غالب آئیں  
گے۔ یہ کام اللہ تعالیٰ کے لئے ہوگا۔ پہلا بھی اور بعد کا بھی، اور اُس دن مومن خوش ہوں گے اور کہیں گے کہ ہم نے یقیناً یہ  
پہلوں سے سنا تھا۔ کہہ اللہ بہتر جانتا ہے اور تمہیں اس کے متعلق تھوڑا علم دیا گیا ہے۔ وہ ظاہر لفظ اور ابہام پر قناعت کرتے  
اور حقیقت کا انکشاف چاہتے ہیں۔ کہہ کہ میں عیسیٰ کے قدم پر آیا ہوں۔ کہہ یقیناً میرے ساتھ میرا رب ہے جو جلدی ہی  
میری رہبری کرے گا۔

۲۔ (ترجمہ از مرتب) یقیناً عیسیٰ کی حالت اللہ کے نزدیک آدم کی حالت کی طرح ہے۔

۳۔ (ترجمہ از مرتب) سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جس نے اپنے نشانات سے حق کی تائید کی۔

۴۔ (ترجمہ از مرتب) عنقریب بیوقوف لوگ کہیں گے کس چیز نے ان کو پھیرا۔ کہہ اللہ تعالیٰ اس کی تاویل کو بہتر جانتا  
ہے۔ عنقریب اللہ تعالیٰ مومنوں کی تائید کرے گا اور جو کوئی (میرے) ولی سے دشمنی کرتا ہے تو میں اُس سے لڑائی کے  
لئے نکلتا ہوں۔

۵۔ (ترجمہ از مرتب) اور یقیناً ہم نے کافروں کے لئے زنجیریں اور طوق اور شعلے آگ کے تیار کر رکھے ہیں۔



۳۶۔ ”اِحْرَامُ الدُّعَاءِ۔ كَثُرَ الدُّعَاءُ لِبَقَاءِكَ۔ فَاحْيَيْنَاهُ بِرَحْمَتِكَ مِمَّا۔ وَاحْبَاءُكَ كَانِبِيَاءِ

بِنَبِيِّ اسْرَآئِيلَ۔ خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ تیری توحید تیری عظمت تیری کمالت پیدا دے۔ اِمَّا مَنَّا بَعْدُ وَ

اِمَّا فِدَاءً۔ اِنَّ اللّٰهَ يُدَافِعُ عَنِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا۔“<sup>۱</sup> (مکتوب پیرسراج الحق صاحب نعمانی صفحہ ۶)

۳۷۔ ” اِنَّ اللّٰهَ يَدْفَعُ عَنِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا۔ اے منکر پا مارا بالا بالا۔<sup>۲</sup> مُعَبَّرُ اللّٰهِ۔ نُورٌ۔

مُنَوَّرُ اللّٰهِ۔“<sup>۳</sup> (مکتوب پیرسراج الحق صاحب نعمانی صفحہ ۶)

۳۸۔ ”خدا تعالیٰ تحلیٰ خاص سے اُترا۔“ (مکتوب پیرسراج الحق صاحب نعمانی صفحہ ۶)

۳۹۔ ”مَثْنِيَّ وَثَلَاثَ وَرُبَاعٍ<sup>۴</sup>۔ (اب) تُوْا مَن اور برکت کے ساتھ اپنے گاؤں میں جائے گا اور میں

تجھے پھر بھی یہاں لاؤں گا۔“

(مکتوب پیرسراج الحق صاحب نعمانی صفحہ ۶۔ البشری قلمی نسخہ مرتبہ پیرسراج الحق صاحب نعمانی صفحہ ۵۷)

۴۰۔ ”زِ درگاہِ خدا مردے بصد اعزازِ مے آید“

مبارک بادت اے مریم کہ عیسیٰ بازِ مے آید“<sup>۵</sup>،

(مکتوب پیرسراج الحق صاحب نعمانی صفحہ ۶۔ البشری قلمی نسخہ مرتبہ پیرسراج الحق صاحب نعمانی صفحہ ۵۷)

۱۔ (ترجمہ از مرتب) دعا کا احرام۔ تیری بقاء کے لئے کثرت سے دُعا ہوئی۔ پھر ہم نے اُسے اپنی رحمت سے زندہ کیا

اور تیرے خاص دوست بنی اسرائیل کے نبیوں کی مانند ہیں۔ اس کے بعد یا تو احسان کرو یا فدیہ لے لو۔ یقیناً اللہ تعالیٰ

مومنوں کی طرف سے مدافعت کرے گا۔

۲۔ (ترجمہ از مرتب) یقیناً اللہ تعالیٰ مومنوں کی طرف سے مدافعت کرے گا۔

۳۔ (نوٹ از ناشر) ہمیں اس الہام کی سمجھ نہیں آئی۔

۴۔ (ترجمہ از مرتب) اللہ تعالیٰ کی طرف سے عمر دیا ہوا۔ نور۔ اللہ کا روشن کیا ہوا۔

۵۔ (ترجمہ از مرتب) دو دو اور تین تین اور چار چار۔

۶۔ (ترجمہ از مرتب) خدا کی درگاہ سے ایک مرد بڑے اعزاز کے ساتھ آتا ہے۔ اے مریم تجھے مبارک ہو کہ عیسیٰ

دوبارہ آتا ہے۔

- ۴۱۔ ” فِي النَّارِ مَوْعِدُهُمْ “<sup>۱</sup> (البشری قلمی نسخہ مرتبہ صاحبزادہ پیر سراج الحق صاحب نعمانی صفحہ ۱۸)
- ۴۲۔ ” وَ اُنْبِئْنَا فِيهَا مِنْ كُلِّ ذَوْجٍ بِمِثْلٍ “<sup>۲</sup> (البشری قلمی نسخہ مرتبہ پیر سراج الحق صاحب نعمانی صفحہ ۵۳)
- ۴۳۔ ” رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا طَعْمَةً لِلْقَوِّمِ الظَّالِمِينَ “<sup>۳</sup> (البشری قلمی نسخہ مرتبہ پیر سراج الحق صاحب نعمانی صفحہ ۵۳)
- ۴۴۔ ” اَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُورِ رَبِّهَا “<sup>۴</sup> (البشری قلمی نسخہ مرتبہ پیر سراج الحق صاحب نعمانی صفحہ ۵۵)
- ۴۵۔ ” دختر نیک آگاہی شان خورد تر چندین سال “<sup>۵</sup>  
(البشری قلمی نسخہ مرتبہ پیر سراج الحق صاحب نعمانی صفحہ ۵۷، ۶۳)
- ۴۶۔ ” اے خدا اس پیالہ کو ٹال دے۔ “<sup>۶</sup> (البشری قلمی نسخہ مرتبہ پیر سراج الحق صاحب نعمانی صفحہ ۸۹)
- ۴۷۔ ” نزول در قادیان۔ “<sup>۷</sup> (البشری قلمی نسخہ مرتبہ پیر سراج الحق صاحب نعمانی صفحہ ۹۶)
- ۴۸۔ ” تیری نمازوں سے تیرے کام افضل ہیں۔ “<sup>۸</sup> (البشری قلمی نسخہ مرتبہ پیر سراج الحق صاحب نعمانی صفحہ ۹۹)
- ۴۹۔ مولانا جلال الدین صاحب نمس رضی اللہ عنہ شرح قصیدہ ” يَا عَالَمِينَ فَيُضِ اللَّهُ “ میں لکھتے ہیں۔  
” اسی قصیدہ کے متعلق ایک اور روایت مرحوم و مغفور حضرت پیر سراج الحق رضی اللہ عنہ کی ہے کہ ” حضرت مسیح موعود علیہ السلام جب یہ قصیدہ تصنیف فرما چکے تو آپ کا چہرہ مبارک خوشی سے چمکنے لگا اور فرمایا کہ یہ قصیدہ جناب الہی میں قبول ہو گیا اور خدا نے مجھ سے فرمایا جو اس قصیدہ کو حفظ کرے گا اور ہمیشہ پڑھے گا میں اس کے دل میں اپنی اور اپنے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی محبت کوٹ کوٹ کر بھر دوں گا اور اپنا قرب عطا کروں گا۔ “  
(شرح القصیدہ مؤلفہ مولانا جلال الدین نمس صفحہ ۱، ۲۔ مطبوعہ ۲۹ جون ۱۹۵۶ء)

۱۔ (ترجمہ از مرتب) ان کے متعلق آگ میں ڈالنے کا وعدہ ہے۔

۲۔ (ترجمہ از مرتب) اور ہم نے اس میں ہر قسم کی خوبصورت چیزیں آگائیں۔

۳۔ (ترجمہ از مرتب) اے ہمارے رب ہمیں ظالم قوم کی خوراک نہ بنا۔

۴۔ (ترجمہ از مرتب) زمین اپنے رب کے نور سے جگمگا اٹھی۔

۵۔ (ترجمہ از مرتب) ان کی نیک لڑکی سب سے چھوٹی چند سال کی ہے۔

(نوٹ از مولانا جلال الدین نمس) اس الہام کے متعلق پیر صاحب نے البشری صفحہ ۶۳ پر لکھا ہے۔

” الہام مقول از بیاض حضرت آپ کے ہاتھ کی لکھی ہوئی۔ “

۶۔ (ترجمہ از مرتب) قادیان میں نزول۔

۷۔ (نوٹ از مولانا جلال الدین نمس) یعنی جو عظیم الشان خدمات تو اسلام کی تائید میں بجالا رہا ہے۔

۵۰۔ حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلویؒ نے بیان کیا کہ۔

”ایک مرتبہ حضرت اقدسؒ کو خارش کی بہت سخت شکایت ہوگئی۔ تمام ہاتھ بھرے ہوئے تھے۔ لکھنا یا دوسری ضروریات کا سرانجام دینا مشکل تھا۔ علاج بھی برابر کرتے تھے مگر خارش دُور نہ ہوئی تھی..... ایک دن (میں) حضرتؒ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ عصر کے قریب وقت تھا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ آپؒ کے ہاتھ بالکل صاف ہیں مگر آپؒ کے آنسو بہ رہے ہیں..... میں نے جرأت کر کے پوچھا کہ حضور آج خلاف معمول آنسو کیوں بہ رہے ہیں۔ حضورؒ نے فرمایا کہ میرے دل میں ایک معصیت کا خیال گزرا کہ اللہ تعالیٰ نے کام تو اتنا بڑا میرے سپرد کیا ہے اور ادھر صحت کا یہ حال ہے کہ آئے دن کوئی نہ کوئی شکایت رہتی ہے۔ اس پر مجھے الہامؑ ہوا کہ

”ہم نے تیری صحت کا ٹھیکہ لیا ہے“

اس سے میرے قلب پر بے حد رقت اور ہیبت طاری ہے کہ میں نے ایسا خیال کیوں کیا۔ ادھر تو یہ الہام ہوا مگر جب اٹھا تو ہاتھ بالکل صاف ہو گئے اور خارش کا نام و نشان نہ رہا۔ ایک طرف اس پُر شوکت الہام کو دیکھتا ہوں دوسری طرف اُس فضل اور رحم کو تو میرے دل میں اللہ تعالیٰ کی عظمت اور جلال اور اس کے رحم و کرم کو دیکھ کر انتہائی جوش پیدا ہو گیا اور بے اختیار آنسو جاری ہو گئے۔“ (الحکم جلد ۳ نمبر ۳۲ مورخہ ۷ اپریل ۱۹۳۴ء صفحہ ۴)

۵۱۔ حافظ نور محمد صاحبؒ ساکن فیض اللہ چک بیان کرتے ہیں کہ۔

”ایک دفعہ میں نے اجازت چاہی کہ میں جانا چاہتا ہوں تو آپؒ نے فرمایا کہ نہیں آج رہو۔ حضورؒ کو الہام ہوا تھا کہ

”وَلَوْ أَلْفَى مَعَاذِيْرًا“

یعنی اگر غُذر بھی کریں آج اجازت نہیں ملتی۔“ (الحکم جلد ۳ نمبر ۳۲ مورخہ ۷ ستمبر ۱۹۳۴ء صفحہ ۴)

۱۔ (نوٹ از مولانا عبداللطیف بہاولپوری) یہ الہام غالباً ۱۸۹۱ء یا ۱۸۹۲ء کا ہے۔ حضرت قمر الانبیاء مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ نے خارش کی تکلیف کا واقعہ ۱۸۹۱ء بتلایا۔ (سیرت المہدی جلد اول روایت نمبر ۲۶۲ صفحہ ۲۳۸ مطبوعہ ۲۰۰۸ء) اور حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب رضی اللہ عنہ نے اسے ۱۸۹۲ء کا۔ (دیکھیے سیرت المہدی جلد اول روایت نمبر ۵۷۴ صفحہ ۵۵۰، ۵۵۱ء مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

۵۲۔ (الف) میاں فضل محمد صاحب ہر سیاں والے حافظ حامد علی صاحبؒ سے روایت کرتے ہیں کہ۔  
 ”ایک دفعہ مجھے حضرت اقدسؒ نے ایک کام کے لئے ایک غیر ملک میں بھیجا۔ ایک مقررہ جہاز پر روانہ ہوا۔ جب جہاز نصف سفر طے کر چکا تو سمندر میں طوفان کے آثار دکھائی دیئے اور ایسا معلوم ہوا کہ جہاز غرق ہونے لگا ہے۔ لوگ چلانے لگے اور جہاز میں شورِ قیامت برپا ہو گیا۔ لوگ روتے اور آہ و بکا کرتے تھے۔ میں نے بڑے زور اور دعویٰ سے کہا کہ میں پنجاب سے آیا ہوں اور میں ایسے شخص کے کام کو جا رہا ہوں جسے خدا نے اس زمانہ کا نبی بنا کر بھیجا ہے اس لئے جب تک میں اس جہاز میں سوار ہوں خدا تعالیٰ اس جہاز کو غرق نہیں کرے گا چنانچہ خدا تعالیٰ نے اس حالت کو بدل دیا اور جہاز طوفانی حالت سے نکل کر خیریت سے کنارے جا لگا اور میں اپنی جگہ پر اتر گیا اور جہاز آگے روانہ ہو گیا۔ مگر تھوڑی دُور ہی گیا تھا کہ غرق ہو گیا..... ہندوستان میں جب اس جہاز کے غرق ہونے کی اطلاع آئی تو میرے عزیز روتے ہوئے حضرتؒ کے پاس گئے اور کہا جس جہاز پر حامد علی سوار تھا وہ غرق ہو گیا ہے۔ حضورؒ نے فرمایا کہ ہاں سنا تو ہے کہ جس جہاز پر حامد علی سوار تھا وہ فلاں تاریخ غرق ہو گیا ہے۔ یہ کہہ کر حضورؒ خاموش ہو گئے لیکن تھوڑی دیر کے بعد فرمایا مگر حامد علی اپنا کام کر رہا ہے، وہ غرق نہیں ہوا۔ بعد کے واقعات نے حضورؒ کے اس ارشاد کی تائید کی۔ معلوم ایسا ہوتا ہے کہ حضورؒ کو کشفی طور پر سارا واقعہ دکھایا گیا۔“  
 (الحکم جلد ۳۸ نمبر ۲ مورخہ ۲۱ جنوری ۱۹۳۵ء صفحہ ۵)

(ب) شیخ زین العابدین صاحبؒ برادر حافظ حامد علی صاحبؒ نے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ

”حافظ حامد علی کی نسبت تو مجھے الہام بھی ہو چکا ہے کہ یہ زندہ آئے گا اور فائدہ حاصل کر کے آئے گا۔“  
 (رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ نمبر ۱۱ صفحہ ۵۴)

۵۳۔ شیخ فضل الہی صاحبؒ چٹھی رساں نے بیان کیا کہ۔

”ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ میں ڈاک لے کر حضورؒ (کی خدمت) میں جا رہا تھا۔ جب ڈپٹی شکر داس کے مکانؒ کے آگے سے گزرا تو مکان کے آگے چبوترہ پر ڈپٹی مذکور چارپائی پر بیٹھا تھا۔ مجھے (اوشیخ) پکار کر کہا کہ

۱۔ یعنی حافظ حامد علی صاحبؒ کو۔ (عبداللطیف بہاولپوری)

۲۔ (نوٹ از سید عبدالحی) یہ گھر جماعت نے ستمبر ۱۹۳۱ء کے لگ بھگ خریدا تھا۔ خرید کے وقت نہ تو پلستر شدہ تھا

غلام احمد کو کہہ دو کہ لڑکے جب مسجد میں آتے ہیں تو شور ڈالتے ہیں اور باتوں سے بھی کھڑاک کرتے ہیں ہم کو تکلیف ہوتی ہے۔ ان کو منع کر دے کہ وہ آرام سے گزارہ کریں۔ میں نے حضرت صاحب سے ایسا ہی جا کر عرض کر دیا تو حضورؐ نے فرمایا کہ۔

”یہ مکان تو ہمارے قبضہ میں آنے والا ہے۔ خدا نے ہم کو اس مکان کا وعدہ فرمایا ہے۔“

(الحکم جلد ۳۸ نمبر ۹ مورخہ ۱۳ مارچ ۱۹۳۵ء صفحہ ۴)

۵۴۔ حکیم محمد قاسم صاحبؒ ساکن لالہ موسیٰ نے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ”مجھے خدا تعالیٰ کہتا ہے کہ۔“ ”یہ زمین تیری اور تیرے مریدوں کی ہے۔“

(الحکم جلد ۳۸ نمبر ۲۵ مورخہ ۱۳ جولائی ۱۹۳۵ء صفحہ ۴)

۵۵۔ ماسٹر اللہ دیتا صاحبؒ مہاجر قادیان نے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک دفعہ مفتی صاحب کو فرمایا کہ۔

”میں نے دیکھا ہے کہ منظورؒ کی طرف چیل جھپٹی ہے۔ آپ ایک مسکین کو کھانا کھلایا کریں۔ حضرت مفتی

صاحب سلمہ اللہ نے عرض کی کہ حضور مقرر کر دیا ہے۔“ (الحکم جلد ۳۸ نمبر ۲۵ مورخہ ۱۳ جولائی ۱۹۳۵ء صفحہ ۱۰)

۵۶۔ حضرت مولوی شیر علی صاحبؒ نے ذکر حبیبؑ کی ایک مجلس میں فرمایا کہ

”میرے چچا صاحب..... کو حُفّہ کی بہت عادت تھی۔ انہوں نے سنایا کہ میں قادیان گیا تو ہم دو آدمی

بقیہ حاشیہ۔ نہ سفیدی ہوئی تھی اور فرش بھی کچے تھے۔ اس کے علاوہ بالائی منزل میں دو کمرے اور برآمدہ کی تعمیر ہوئی تھی۔ بنیادی تعمیرات اور مرمت کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے اپریل ۱۹۳۲ء میں از سر نو تعمیر شدہ عمارت کا افتتاح کیا۔ (تفصیل کے لئے ملاحظہ فرمائیں الفضل مورخہ ۳ مئی ۱۹۳۲ء صفحہ ۵ کالم ۲۱ و تاریخ احمدیت

جلد ۵ صفحہ ۲۹۸)

چونکہ مسجد اقصیٰ کی توسیع کا منصوبہ کافی عرصہ سے زیر غور تھا کیونکہ عمارت شکستہ حال ہو چکی تھی اس لئے بعد از منظوری حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اکتوبر ۲۰۰۷ء میں اسے گرا دیا گیا۔ اب اس جگہ کو مسجد اقصیٰ کی توسیع میں شامل کر لیا گیا ہے۔

۱۔ یعنی مفتی محمد صادق صاحبؒ۔ (شمس)

۲۔ یہ مفتی صاحبؒ کے صاحبزادے منظور احمد کی طرف اشارہ ہے۔ (شمس)

تھے۔ مسجد مبارک میں ہم سو گئے۔ صبح حضرت مسیح موعود علیہ السلام تشریف لائے تو آپؑ نے فرمایا۔  
 ”میں نے آج خواب میں دیکھا کہ مسجد میں دو ٹھٹھے پڑے ہوئے ہیں۔“

(الحکم جلد ۳۸ نمبر ۲۷ مورخہ ۲۸ جولائی ۱۹۳۵ء صفحہ ۴)

۵۷۔ میاں امام الدین صاحبؒ سیکھوانی کی پاگٹ بک میں (درج) ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔

”ایک روز میں نے خواب میں دیکھا کہ ہمارا جو باہر کا مکان ہے اُس کے آگے دو گھوڑے خوب موٹے تازے بندھے ہوئے ہیں اور عربی گھوڑے معلوم ہوتے ہیں۔ پھر ایک گھوڑے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے ہیں اور ایک گھوڑے پر میں سوار ہوں اور ہم دونوں بہادروں کی طرح تیز رفتار چلتے ہیں اور چلنے (میں) کوئی کمی نہیں۔ بعد (میں) میری آنکھ کھل گئی۔“ (الحکم جلد ۳۸ نمبر ۳۰ مورخہ ۲۱ اگست ۱۹۳۵ء صفحہ ۶)

۵۸۔ مولوی رحیم بخش صاحبؒ ساکن موضع بہادر حسین تحصیل بٹالہ کا تحریری بیان ہے کہ۔

”ایک مرتبہ عاجز اور شرمیت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام مسجد اقصیٰ میں تھے۔ آپؑ ادھر ادھر ٹہل رہے تھے۔ ساتھ ساتھ ہم بھی پھرتے تھے۔ شرمیت کو حضورؑ نے مخاطب کر کے فرمایا کہ شرمیت مجھ کو الہام ہوا ہے کہ ملاوا یہود اسکر یوٹی ہے اور یہود اسکر یوٹی وہ تھا جس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو پکڑا یا تھا۔ یہ ہمارا دوست ہے اس کو نہ بتانا شاید یہ الفاظ کہہ کر رنجیدہ ہو گیا لیکن یہ فرمایا کہ تاریخ اور الہام لکھ رکھو۔ اس کے ایک مدت کے بعد ملاوا آپؑ کا سخت مخالف ہو گیا تھا۔“ (الحکم جلد ۳۹ نمبر ۱۵ مورخہ ۱۲ جون ۱۹۳۶ء صفحہ ۱۰)

۵۹۔ حافظ عبدالعلی صاحبؒ برادر مولوی شیر علی صاحبؒ نے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔  
 ”جو لوگ میرے پاؤں دباتے ہیں، اُن کے روحانی حالات مجھے رات بوقت دعا معلوم ہوتے ہیں۔ میں اُن کے لئے دعا کرتا ہوں۔“

(الحکم جلد ۴۲ نمبر ۲۰ تا ۲۳ مورخہ ۷، ۱۲، ۲۱، ۲۸، اگست ۱۹۴۲ء صفحہ ۳۔ رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ نمبر ۳ صفحہ ۱۴۵)

۶۰۔ مٹھہ ٹوانا ضلع شاہ پور سے ایک سکھ معہ اپنے لڑکے کے آیا۔ اُس کے لڑکے کو غالباً تپِ دق کا مرض تھا۔ حضرت مولوی نور الدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے علاج کرانے آیا تھا۔ اس لڑکے کا باپ دُعا کے لئے حاضر ہوتا۔ آپؑ دُعا فرماتے آپؑ کو الہاماً ایک نسخہ معلوم ہوا جو اس پر حضرت مولوی صاحبؒ کی معرفت استعمال کرایا گیا اور وہ لڑکا شفا یاب ہو گیا۔ (الفضل جلد ۳۰ نمبر ۱۴۴ مورخہ ۲۴ جون ۱۹۴۲ء صفحہ ۳)

۶۱۔ فرمایا۔ ”میں نے کشف میں دیکھا ہے کہ اس سال ہمارے تین چار دوست داغِ مفارقت دے جائیں گے۔ میں نے عرض کیا حضور! وہ قادیان میں سے تو نہیں۔ فرمایا نہیں۔ پھر میں نے عرض کیا کہ حضور وہ کپورتھلہ کے تو نہیں؟ فرمایا نہیں کپورتھلہ تو قادیان کا ایک محلہ ہے۔“ (الفضل جلد ۲۶ نمبر ۷۵ مورخہ یکم اپریل ۱۹۳۸ء صفحہ ۴)

۶۲۔ ”خدا نے مجھے آپ کے بارہ میں علم دیا ہے کہ آپ جن ہومو و غمو میں مبتلا ہیں اُن کو خدا تعالیٰ میری دعا سے ٹال دے گا بشرطیکہ آپ خدا کے مامور پر ایمان لے آئیں۔“

(الفضل جلد ۳۱ نمبر ۲۵۱ مورخہ ۲۶ اکتوبر ۱۹۴۳ء صفحہ ۳ خط بنام نواب صاحب رام پور)

۶۳۔ (الف) مکرم میاں اللہ دتتا صاحبؒ سہرانی سکنہ بستی رنداں ضلع ڈیرہ غازی خان روایت کرتے ہیں کہ حضرت اقدسؒ نے فرمایا۔ ”رات اللہ تعالیٰ نے مجھے خبر دی کہ..... لنگر خانہ میں رات کو ریا کیا گیا ہے۔“ (فرمایا)۔ ”اب جو لنگر خانہ میں کام کر رہے ہیں ان کو علیحدہ کر کے قادیان سے چھ ماہ تک نکال دیں اور ایسے شخص مقرر کئے جائیں جو نیک فطرت ہوں اور صالح ہوں۔“ (رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ نمبر ۳ صفحہ ۱۹۴)

(ب) مکرم میاں اللہ دتتا صاحبؒ سہرانی سکنہ بستی رنداں ضلع ڈیرہ غازی خان روایت کرتے ہیں کہ حضرت اقدسؒ نے فرمایا۔ ”رات خدا تعالیٰ کی طرف سے جھڑک آئی ہے میرا لنگر ذرا بھی منظور نہیں ہوا کیونکہ اس میں ریا کیا گیا ہے۔ مسکین محروم رہ گئے ہیں اور امراء کو اچھا کھانا کھلایا گیا ہے۔ پھر کھانے کا انتظام حضرت صاحبؒ نے اپنے سامنے کروایا اور سب کو ایک قسم کا کھانا کھلایا۔“ (رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ نمبر ۱۳ صفحہ ۱۰۹)

۶۴۔ مولوی عبدالعزیز صاحبؒ آف بھینی شرتپور ضلع شیخوپورہ بیان کرتے ہیں کہ ”ایک صاحب ایران

۱۔ یعنی منشی ظفر احمد صاحبؒ کپورتھلوی۔ (عبداللطیف بہاولپوری)

۲۔ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؒ) نواب صاحب ان ایام میں بہت رنجیدہ تھے جس کی وجہ یہ تھی کہ ان کی ایک چہیتی بیوی مرضِ سل میں مبتلا تھی اور اس کے علاج و معالجہ میں بہت کوشش کی گئی لیکن وہ جانبر نہ ہو سکی۔ اس رنج و غم کی اطلاع خدا نے آپ کو دی۔ (الفضل مورخہ ۲۶ اکتوبر ۱۹۴۳ء صفحہ ۳)

۳۔ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؒ) میاں اللہ دتتا صاحب بتاتے ہیں کہ یہ عید کا موقعہ تھا۔ لنگر خانہ میں خاص و عام کی تمیز کی گئی۔ میرے دل میں بدگمانی پیدا ہوئی۔ صبح جب حضورؐ نے یہ الہام سنایا تو موسمہ جاتا رہا۔

(ملخص از روایات مذکورہ بالا رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ نمبر ۳ صفحہ ۱۹۴، نمبر ۱۳ صفحہ ۱۰۹)

کے رہنے والے جو خدا رسیدہ اور ملہم انسان تھے، ان کو خدا کی طرف سے الہام ہوا کہ  
 ”مقصود تو از قادیان حاصل مے شود“<sup>۱</sup>

..... (وہ) قادیان شریف تشریف لائے..... حضرت مسیح موعود علیہ السلام سیر کے لئے گھر سے باہر تشریف  
 لائے اور احباب منتظرین آپ کے ساتھ چل دیئے۔ جب حضور چند قدم باہر کو تشریف لے گئے تو خدا کی طرف  
 سے آپ کو الہام ہوا۔

”آپ کی تلاش میں ایک شخص بازار میں پھر رہا ہے اور آپ باہر جا رہے ہیں۔“

حضور پیچھے کو لوٹ پڑے اور فرمایا۔ حکم ہوا کہ بازار کو چلو..... جب بڑے بازار میں چوک کے پاس  
 پہنچے تو وہ صاحب مل گئے۔“  
 (رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ نمبر ۴ صفحہ ۱۷، ۱۸)

۶۵۔ سید محمود عالم شاہ صاحب<sup>ؒ</sup> (محاسب صدر انجمن احمدیہ) حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے  
 روایت کرتے ہیں کہ۔

”ایک مرتبہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے..... (فرمایا) کہ مجھے بتلایا گیا ہے کہ ایک شخص نے رات دس  
 مرتبہ زنا کیا ہے چنانچہ حضرت مولوی صاحب<sup>ؒ</sup> فرماتے تھے کہ ایک شخص نے مجھ سے اقرار کیا کہ وہ میں ہوں۔  
 رات مجھے دس مرتبہ اس قسم کے خیالات پیدا ہوئے۔“  
 (رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ نمبر ۴ صفحہ ۳۷)

۶۶۔ میاں چراغ الدین صاحب<sup>ؒ</sup> ولد میاں صدر الدین صاحب<sup>ؒ</sup> قادیان نے بیان کیا کہ۔

”ایک دفعہ حضور میاں صاحب (حضرت مرزا محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)  
 کی انگلی پکڑ کر سیر کے لئے بسراواں تشریف لے گئے جہاں پر آج کل چھپڑ ہے۔ وہاں پہنچ کر فرمایا کہ  
 ”دیکھو میاں! گاڑی کی آواز آرہی ہے۔“ پھر آپ یہ کہہ کر چل پڑے۔ خدا کے فضل سے آج کل گاڑی  
 کی آواز سنائی دیتی ہے۔“  
 (رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ نمبر ۴ صفحہ ۵۶)

۶۷۔ سردار ماسٹر عبدالرحمن صاحب<sup>ؒ</sup> جالندھری لکھتے ہیں کہ میاں چراغ دین صاحب<sup>ؒ</sup> چپڑ اسی بیان کرتے ہیں کہ  
 ”اس سے پیشتر حضور نے اپنی روایا بیان فرمائی تھی کہ میں ریل گاڑی میں سوار ہو کر قادیان آیا ہوں

۱ (ترجمہ از مرتب) تیرا مقصود تجھے قادیان میں حاصل ہوگا۔



اور گاڑی بازار قادیان میں کھڑی ہوگئی۔“<sup>۱</sup>

(اصحاب احمد مؤلفہ ملک صلاح الدین صاحب جلد ہفتم صفحہ ۱۳۱ مطبوعہ اگست ۱۹۶۰ء)

۶۸۔ مکرم میاں امام الدین صاحب<sup>۲</sup> سیکھوانی ضلع گورداسپور بیان کرتے ہیں۔

”أَرْضُ اللَّهِ لَيْسَتْهُ وَمَلِكٌ لَيْسَ“<sup>۳</sup> (رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ نمبر ۵ صفحہ ۶۲)

۶۹۔ مکرم بدر الدین صاحب<sup>۴</sup> ولد گل محمد صاحب سابق مالیر کوئٹہ حال قادیان بیان کرتے ہیں۔

”رات کو نونج چکے تھے..... حضورؐ اپنے ہاتھ میں ایک پیالہ، جس میں دودھ اور ڈبل روٹی پڑی تھی،

اٹھائے کنویں پر آگئے اور آکر میرے والد صاحب سے فرمانے لگے ”بابا جی کوئی مہمان بھوکا ہے“..... جب

مہمان خانہ میں جا کر مہمانوں سے معلوم کیا تو کوئی نہ ملا۔ تو پھر ہم شیر محمد صاحب دکاندار والی دکان جو اس

وقت کھلی تھی کے پاس پہنچے تو وہاں سے ایک صاحب نے کہا کہ حضور میں نے دودھ ڈبل روٹی کھانی ہے۔

اس پر حضورؐ نے وہ پیالہ اُس صاحب کو دے دیا۔“ (رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ نمبر ۷ صفحہ ۱۷۰)

۷۰۔ (الف) مکرم میاں فضل الدین عبداللہ صاحب<sup>۵</sup> ولد محمد بخش صاحب قادیان روایت کرتے ہیں۔

حضورؐ نے فرمایا۔ ”مخالف ہماری تبلیغ کو روکنا چاہتے ہیں، مجھے تو اللہ تعالیٰ نے میری جماعت ریت کے

ذروں کی طرح دکھائی ہے۔“ (رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ نمبر ۸ صفحہ ۲۰۳)

(ب) شیخ عبدالکریم صاحب<sup>۶</sup> جلد ساز کراچی روایت کرتے ہیں کہ ایک روز سیر کے موقع پر حضرت

اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ ”میں اپنی جماعت کو رشیا کے علاقہ میں ریت کی مانند دیکھتا ہوں۔“

(رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ نمبر ۱۲ صفحہ ۱۱۴)

۷۱۔ بابو غلام محمد صاحب<sup>۷</sup> ریٹائرڈ ڈرافٹسمین لاہور بیان کرتے ہیں کہ

”حضورؐ نے فرمایا کہ مجھے ابھی غنودگی سی ہوگئی اور میں نے دیکھا کہ میرے دائیں بائیں رحمت اللہ کے

بچے ہیں اور..... فرمایا رحمت اللہ سے مراد اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے۔“ (رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ نمبر ۹ صفحہ ۶۹)

۷۲۔ میاں عبدالعزیز صاحب<sup>۸</sup> المعروف مغل سکنہ لاہور روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ بہت قحط پڑ گیا اور آٹا

۱ (نوٹ از سید عبدالحی) یہ پیشگوئی بعینہ ۱۹۲۸ء میں پوری ہوئی اور ریل گاڑی قادیان تک پہنچی اور وہی اس کا

آخری سٹیشن تھا۔

۲ (ترجمہ از مرتب) خدا کی زمین نرم ہے اور حکومت بھی نرم ہے۔

روپیہ کا پانچ سیر ہو گیا۔ حضرت مسیح موعود (علیہ السلام) کو لنگر کے خرچ کی نسبت فکر پڑی تو آپؑ کو الہام ہوا۔

”اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدًا“<sup>۱</sup> (رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ نمبر ۹ صفحہ ۱۰۵)

۷۳۔ قاضی محبوب عالم صاحبؒ ولد میاں غلام قادر صاحبؒ سکنہ لاہور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں دعا کا خط لکھا جس کے جواب میں مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹیؒ کا کارڈ موصول ہوا جس میں درج تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ ”آج رات میں محبوب عالم کے لئے دعا کر رہا تھا کہ مجھے الہام ہوا۔

”دل پھیر دیا گیا“<sup>۲</sup>

(رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ نمبر ۹ صفحہ ۱۳۲ مکتوب مولوی عبدالکریم صاحبؒ بنام محبوب عالم صاحبؒ)

۷۴۔ بابو غلام محمد صاحبؒ ریٹائرڈ ڈرافٹسمین لاہور بیان کرتے ہیں کہ ”حضرت صاحبؒ کا الہام ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ کچھ آگ کی چنگاریاں مجھ پر پڑیں جو میرے تک آتے ہوئے بجھسم ہو گئیں۔“

(رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ نمبر ۹ صفحہ ۲۱۳)

۷۵۔ شیخ زین العابدین صاحبؒ ولد شیخ فتح محمد صاحب سکنہ تھہ غلام نبی ضلع گورداسپور نے بیان کیا کہ ”میری بیوی کو اٹھرا کی بیماری تھی..... میں حضرت صاحبؒ کی خدمت میں حاضر ہوا (اور دعا کے لئے درخواست کی) فرمایا۔ آپ بھی دعا کریں اور میں بھی دعا کرتا ہوں۔ ظہر کی نماز کے بعد سے لے کر عصر کی اذان تک حضورؑ نے دعا کی..... حضورؑ نے دُعا ختم کی اور فرمایا تمہاری دعا قبول ہوگئی اور اٹھرا کی بیماری دُور ہوگئی ہے۔ اس حمل میں لڑکا ہوگا۔ آپ کی بیوی کی شکل اور بچہ کی شکل بھی مجھے دکھائی گئی ہے..... خدا تعالیٰ کے فضل سے دعا کے بعد اب تک میرا کوئی بچہ فوت نہیں ہوا۔ چار لڑکے اور تین لڑکیاں زندہ موجود ہیں۔“

(رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ نمبر ۱۱ صفحہ ۶۱ تا ۶۳)

۱۔ (ترجمہ از مرتب) کیا اللہ اپنے بندے کے لئے کافی نہیں۔

۲۔ (نوٹ از مولانا جلال الدین نمشؒ) منشی محبوب عالم صاحبؒ سکنہ لاہور نے حضورؑ کی خدمت میں بار بار ایک عورت سے رشتہ کے متعلق دعا کے لئے لکھا اور پھر ایک دفعہ یہ لکھا کہ ”حضور اگر وہ عورت مجھے نہیں دلا سکتے تو اس جہنم سے جس میں میں پڑا ہوا ہوں، مجھے نکالیں اور میرا دل اس سے پھر جائے۔“ اس پر حضورؑ کو مذکورہ بالا الہام ہوا اور فرمایا ”یا تو یہ عورت آپ کو مل جائے گی یا پھر آپ کو اس کا خیال ہی نہیں آئے گا۔“

(رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ نمبر ۹ صفحہ ۱۳۲۔ مکتوب مولوی عبدالکریم صاحبؒ بنام محبوب عالم صاحبؒ)

۷۶۔ شیخ زین العابدین صاحبؑ ولد شیخ فتح محمد صاحب سکنہ تھہ غلام نبی ضلع گورداسپور روایت کرتے ہیں کہ ”ایک دفعہ ہمارے بڑے بھائی برکت علی صاحب شدید بیمار ہو گئے اور جسم پنجر کی طرح رہ گیا۔ یہاں (قادیان) لے آئے۔ حضرت صاحبؑ دو ماہ تک علاج کرتے رہے۔ آخر..... حضورؑ نے بھائی حامد علی صاحب کو فرمایا کہ اب تم اپنے بھائی کو واپس لے جاؤ اس کا بچنا محال ہے..... آدمی (کہاں کو بلانے کے لئے) گاؤں کو چل پڑا۔ ابھی غالباً رجاوہؑ ہی پہنچا ہو گا کہ پیچھے سے حضرت صاحبؑ کو الہام ہو گیا کہ۔

”برکت علی صحت یاب ہو جائے گا“

حضورؑ نے اسی وقت حامد علی کو بلا کر فرمایا کہ جس آدمی کو آپ نے بھیجا ہے واپس بلا لو..... آدمی واپس آ گیا اور دوسرے دن بخار ٹوٹ گیا۔“

(رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ نمبر ۱۱ صفحہ ۶۵)

۷۷۔ شیخ زین العابدین صاحبؑ نے بیان کیا کہ۔

”مہر علیؑ کو یہاں لایا گیا تو حضورؑ نے اس کا مہینہ ڈیڑھ مہینہ علاج کیا۔ مروڑ ہٹ گئے مگر حضورؑ کو الہام ہوا کہ یہ بچہ بیچ نہیں سکے گا..... مگر یہ خیال رکھنا کہ یہ چلتا پھرتا مرے گا لیٹا ہوا نہیں مرے گا۔ جس دن اس نے مرنا تھا بازار چلا گیا اور سیر دودھ پیا اور شام کے قریب گھر آیا..... والدہ نے اُسے کھڑے کھڑے چھاتی سے لگایا مگر اسی حالت میں اس کی جان نکل گئی۔ حضرت صاحبؑ نے جنازہ پڑھایا اور یہیں دفن کیا۔“

(رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ نمبر ۱۱ صفحہ ۶۶، ۶۷)

۷۸۔ ملک غلام حسین صاحبؑ رہتاسی مہاجر خادم المسیح محلہ دارالرحمت قادیان کا بیان ہے کہ حضرت صاحبؑ شام کی نماز پڑھ کر مسجد میں لیٹ جایا کرتے تھے اور بچے حضورؑ کو دبا یا کرتے تھے۔ میرا بچہ محمد حسین بھی دبا رہا تھا۔ حضرت اقدسؑ کی آنکھیں بند تھیں۔ ایک اور لڑکا جلال جو ”پٹی“ کا تھا اور مغل تھا وہ بھی دبا رہا تھا۔ حضرت اُمّ المؤمنین (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) بھی پاس بیٹھے تھے۔ یک دم حضرت صاحبؑ نے جو آنکھ کھولی تو فرمایا کہ

۱۔ قادیان کے قریب ایک گاؤں۔ (نٹس)

۲۔ (نوٹ از مولانا جلال الدین نٹس) یعنی راوی شیخ زین العابدین صاحبؑ کا بھائی جو سخت بیمار تھا۔ جسے چھ ماہ سے دست آرہے تھے۔

۳۔ یعنی قادیان میں۔ (نٹس)

”محمد حسین ڈپٹی کمشنر بنے گا اور جلال اس کے گھوڑے کو چارہ ڈالا کرے گا۔“

حضرت ام المؤمنین نے جب یہ الفاظ سنے تو فوراً اٹھ کر اندر گئیں اور میری بیوی کو جا کر مبارکباد دی۔“

(رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ نمبر ۱۱ صفحہ ۹۲)

۷۹۔ منشی ظفر احمد صاحبؒ کپورتھلوی نے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ ”رات میں نے روایا دیکھا کہ میرے خدا کو کوئی گالیاں دیتا ہے۔ مجھے اس کا بڑا صدمہ ہوا۔ جب آپ نے روایا ذکر فرمایا تو اس سے اگلے روز چودھری صاحب کا لڑکا فوت ہو گیا۔ کیونکہ ایک ہی لڑکا تھا اس کی والدہ نے بہت جزع فزع کی اور اس حالت میں اس کے منہ سے (یہ کلمہ) نکلا۔ ارے ظالم تو نے مجھ پر بڑا ظلم کیا۔“

(رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ نمبر ۱۳ صفحہ ۳۶۱)

۸۰۔ مولوی صدر الدین صاحب سابق مبلغ ایران نے خاکسار عبداللطیف بہاولپوری مرتب تذکرہ کو اپنی روایات کی کاپی میں سے ایک یہ روایت سنائی کہ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک خادم فضل الدین صاحب المعروف فوجا نے انہیں ایک روایت سنائی کہ ”ایک دفعہ اتفاقاً ایک لیمپ میں تیل ڈالتے ہوئے میرے کپڑوں میں آگ لگ گئی..... میرا بہت سا جسم جل گیا اور ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحبؒ کہنے لگے کہ یہ بیس منٹ سے زیادہ زندہ نہیں رہ سکتا۔ حضرت خلیفۃ المسیح اولؒ فرمانے لگے کہ ایک گھنٹہ بمشکل زندہ رہے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمانے لگے کہ

”میں نے ابھی روایا دیکھا ہے اور اس کو باغ میں دیکھا ہے۔“

۱۔ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؒ) چنانچہ آخری عمر میں جبکہ وہ افریقہ میں تھے نیروبی کا ڈپٹی کمشنر جب چار ماہ کی رخصت پر گیا تو اس کا عارضی قائم مقام محمد حسین کو مقرر کیا گیا۔ (رجسٹر روایات صحابہ نمبر ۱۱ صفحہ ۹۵)

۲۔ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؒ) یعنی چودھری رستم علی خاں صاحبؒ مرحوم انسپکٹر ریلوے، جو ان دنوں قادیان میں دارالسیح میں قیام پذیر تھے۔

۳۔ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؒ) منشی عبدالرحمن صاحبؒ کی روایت جو الحکم پرچہ ۷ نومبر ۱۹۳۴ء صفحہ ۶ پر شائع ہوئی ہے۔ اس میں اس واقعہ بے ادبی کا تذکرہ ہے مگر ابتدائی حصہ یعنی روایا کا ذکر نہیں۔

(نوٹ از مولانا عبداللطیف صاحب بہاولپوری) حضورؐ کو جب اس کی اطلاع ہوئی تو سخت ناراض ہوئے اور اسے

گھر سے نکل جانے کا حکم فرمایا۔ (رجسٹر مذکور)

مطلب یہ کہ اولاد والا ہوگا..... پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے میرے لئے ساری رات دُعا کی اور حضرت اُمّ المؤمنین (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) اور دو اور عورتوں کو پاس باری باری بٹھایا اور ساری رات میرے لئے دُعا کی اور آخر اللہ تعالیٰ نے مجھے موت سے نجات بخشی اور شفاعت فرمائی۔“ (کاپی مولوی صدر الدین صاحب)

۸۱۔ مولوی محمد اسماعیل صاحبؒ فاضل پروفیسر جامعہ احمدیہ مرحوم و مغفور فرماتے تھے کہ میں نے متعدد مرتبہ حضرت میاں عبداللہ صاحبؒ سنوری مرحوم سے سنا تھا کہ مجھ پر جس قدر حالات (میری زندگی میں) آنے والے تھے وہ سب مجھے حضورؐ نے پہلے سے بتادیئے ہوئے تھے اور اس کے مطابق وہ سب مجھ پر گزرے اور حضورؐ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ تمہاری وفات جمعہ کے روز ہوگی۔

آپ کی وفات (۷/اکتوبر ۱۹۲۷ء کو جمعہ کے روز) قادیان میں ہوئی اور بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئے۔“

(تذکرہ طبع اول میں یہ روایت صفحہ ۱۳۴ کے حاشیہ میں دی گئی ہے۔ جبکہ طبع ثانی میں اسے ضمیمہ کے متن میں دیا گیا ہے)

۸۲۔ قاضی محمد یوسف صاحبؒ امیر جماعت احمدیہ سرحد اپنی تصنیف ”سوانح ظہور احمد موعود“ میں لکھتے ہیں کہ۔

”حضرت احمدؑ نے جماعت کے بارہ میں کوئی شکایت کی تو یہ الہام ہوا۔

### بہمیں مردماں ببايد ساخت

یعنی انہیں لوگوں کے ساتھ گزارہ کرنا ہے۔“

(ظہور احمد موعود صفحہ ۵۱ مطبوعہ ۳۰ جنوری ۱۹۵۵ء)

۸۳۔ مولوی عبداللہ صاحبؒ بوتالوی تحریر فرماتے ہیں۔

”خاکسار جب قادیان آیا تو میرے ایام قیام میں ایک دن حضرت مسیح موعود علیہ السلام گھر سے مسجد مبارک میں تشریف لائے..... حضورؐ نے کھڑے کھڑے فرمایا کہ شاید کسی دوست کو یاد ہو ہم نے ایک دفعہ پہلے بھی بتایا تھا کہ ہمیں دکھلایا گیا ہے کہ اس چھوٹی مسجد (مبارک) سے لے کر بڑی مسجد (اقصیٰ) تک مسجد ہی مسجد ہے..... اس کے بعد حضورؐ نے فرمایا کہ اب مجھے پھر یہی دکھایا گیا ہے کہ اس چھوٹی مسجد سے لے کر بڑی مسجد تک مسجد ہی مسجد ہے۔“

(اصحاب احمد مؤلفہ ملک صلاح الدین صاحب جلد ۷ صفحہ ۲۰۷ مطبوعہ اگست ۱۹۶۰ء)

۸۴۔ محترمہ صالحہ بی بی صاحبہؒ اہلیہ قاضی عبدالرحیم صاحبؒ فرماتی ہیں کہ

”ہندوؤں والے بازار میں سے جو اب بڑا بازار کہلاتا ہے اور اُس وقت چھوٹا سا تھا ایک دفعہ حضورؐ (وہاں سے) گزر کر سیر کے لئے شمال کی طرف جہاں اب حضرت مولوی شیر علی صاحبؒ کا گھر ہے، تشریف لے گئے۔

ہم دس پندرہ عورتیں حضورؐ کے ہمراہ ہوں گی۔ واپسی پر اسی بازار میں سے گزرتے ہوئے چوک میں جو مسجد اقصیٰ کے متصل شمال میں ہے کنوئیں کے پاس ٹھہر گئے اور سوٹی کی نوک زمین میں لگا کر فرمایا کہ یہ عنقریب احمدی بازار کہلائے گا اور یہاں احمدی ہی احمدی ہوں گے۔“

(اصحاب احمد مؤلفہ ملک صلاح الدین صاحب جلد ۶ صفحہ ۱۲۳، ۱۲۴ طبع اول)

۸۵۔ مرزا غلام اللہ صاحبؒ انصار ساکن قادیان فرماتے ہیں۔

”میرے بھائی نظام الدین صاحبؒ نے ذکر کیا کہ جن دنوں حضرت صاحبؒ سیالکوٹ میں نوکر تھے میں بھی آپ کے ساتھ تھا۔ مجھے حضرت صاحبؒ پڑھایا بھی کرتے تھے۔ آپؐ وہاں بھیم سین وکیل کو جو ہندو تھا، قرآن شریف پڑھایا کرتے تھے اور اس نے تقریباً چودہ پارہ تک قرآن حضرت صاحبؒ سے پڑھا تھا۔ ایک دن حضرت صاحبؒ نے صبح اُٹھ کر بھیم سین کو مخاطب کر کے یہ خواب سنایا کہ آج رات میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ آپؐ مجھ کو بارگاہِ ایزدی میں لے گئے اور وہاں سے مجھے ایک چیز ملی جس کے متعلق ارشاد ہوا کہ یہ سارے جہان کو تقسیم کر دو۔“

(سیرت احمدؒ مصنفہ مولوی قدرت اللہ صاحبؒ سنوری صفحہ ۱۸۲، ۱۸۳ روایت نمبر ۶۶)

۸۶۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا۔

”حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد حضرت مولوی صاحب خلیفہ اولؒ نے مسجد مبارک کے پاس کے کمرہ میں جہاں اُس وقت مولوی محمد علی صاحب رہتے تھے اجلاس صدر انجمن احمدیہ کے دوران میں آکر فرمایا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک الہام ہے کہ

”آپ کے خاندان کو اڑھائی سو روپیہ ماہوار خرچ کے لئے دیا جائے۔“

(پیغام صلح کے چند الزامات کی تردید تقریر فرمودہ ۱۰ ستمبر ۱۹۱۶ء۔ انوار العلوم جلد ۳ صفحہ ۳۹۰ شائع کردہ فضل عرفان فاؤنڈیشن پاکستان)

۸۷۔ حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ بیان فرماتی ہیں کہ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ

”جب میں بڑی ہوئی تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کوٹھے پر ایک کمرہ جو بیت العافیت کہلاتا تھا میرے لئے الگ کر دیا کہ یہ تمہارا کمرہ ہے..... میں اپنی چیزیں وہاں رکھتی تھی۔ اپنا کام وغیرہ وہیں کیا کرتی

تھی لیکن رات کو نیچے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کمرہ میں ہی سویا کرتی تھی۔ اس کمرہ کے ایک دروازہ پر حضرت اماں جان نے ”مبارک“ لکھ دیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کاٹ کر ”مبارک“ کر دیا۔ بہت زمانہ تک وہ نام لکھا رہا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام ہوا۔ ”کوٹھے پر ایک حادثہ“

اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مجھے فرمایا زیادہ اوپر نہ جایا کرو۔“ (روایت حضرت سیدہ ام متین صاحبہ)

۸۸۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

”خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر یہ الہام کر کے کہا کہ ۔

اے دل تو نیز خاطر ایناں نگاہ دار کا آخر کنند دعویٰ حبّ پیمبرم“<sup>۱</sup>

(الفضل مورخہ ۸ اکتوبر ۱۹۳۷ء صفحہ ۹)

## تَبَّتْ



۱ (ترجمہ از ناشر) اے دل تو ان لوگوں کا خیال رکھ کیونکہ آخر میرے پیغمبر کی محبت کا دعویٰ کرتے ہیں۔





# مفتاح التذکرہ

---

۱ تا ۱۲۵	الہامات
۱۲۶ تا ۱۳۴	عربی
۱۳۵ تا ۱۸۷	فارسی
۱۸۸، ۱۸۹	اردو
۱۹۰ تا ۲۴۲	انگریزی و دیگر زبانیں
۲۴۳، ۲۴۴	روایا و کثوف
۲۴۵ تا ۲۵۹	تعبیر الروایا
۲۶۰ تا ۲۶۳	اسماء
	مقامات



## عربي الهمامات

### الله جل جلاله

٤٩٣	ارض الله ليثمة وملك ليين .....	الله شديد العقاب .....	٣١١
٢٢٠	اصح الله امرى كله .....	الله اجره .....	١٤٣
٦٢٢	اطال الله بقاءك .....	الله اكبر .....	٥١٥ , ٣٥٩
٢٥٥	اطلع الله على همه وغمه .....	الله غالب على كل شيء .....	٥٥٥
٥٨٢	اعلم من الله ما تعلمون .....	الله موهن كيد الكافرين .....	٣٣١
٣٢٣	اقتضى رحم الله نور السماء .....	الله ولي حنان علم القرآن .....	٣٦٩
٦٥٦	اكرم الله اكرامًا عجيبة .....	الله خير وابقى .....	٤٢٥
٣٦٤	اكمل الله كل مقصدي .....	الله خير حافظا وهو ارحم الراحمين .....	٦٩٣ , ٣٣١ , ٩٣
٣٣١	الا انها فتنة من الله ليحب حبا جما .....	الله عدو الكاذب وانه يوصله الى جهنم .....	٦٣٥
١٣٤	الذين يبايعونك انما يبايعون الله .....	الله خير من كل شيء .....	٦٢٥ , ٥٨٣
٣٥٠	الم تر ان الله على كل شيء قدير .....	الله حافظه .....	٣٣١
٥٨٢	الم تعلم ان الله على كل شيء قدير .....	الله يعطيك جلالك .....	١٤٣
٢١٨	اليس الله عليا بالمشاكرين .....	الله يعطينا ولا نعلمي .....	٥٨٣ , ٥٤٦
٣٣٤	اليس الله بكاف عبده .....	الله الذي جعلك المسيح ابن مريم .....	٣٥٣ , ٢٥٣
٦٥٦ , ٦١٦ , ٦١٣ , ٥٥٢ , ٣٩١	ليس هذا الوقت وقت رحم الله على العباد .....	الله يعلم فمن هذا .....	٥٩٢
٣٣٠	امر الله على خلاف التوقع .....	أمنأ من الله الرحيم .....	٣٣٨
٦٩٣	امر من الله العزيز الاكرم .....	اتق الله .....	٢٨٩
٢٥٨	اتى اعلم من الله ما لا تعلمون .....	اتقوا عذاب الله ايها الاعوان .....	٣٣٢
٥٨٢	انا انزلناك برهاننا وكان الله قديرا .....	اتقوا الله وفكروا .....	٣٣٠
٣٥٢	انا انزلناك وكان الله قديرا .....	اتى امر الله فلا تستعجلوه .....	٥٥١ , ٣١٩
٣٦٤	انا الله ذو المنن .....	احسن الله امرك .....	٤٣٢
٤٦٢	انا الله لا اله الا انا .....	احسن الله امرى .....	٤٣٢
٢٦٨	ان الذين يبايعونك انما يبايعون الله .....	اخذهم الله بقى وحد لا شريك معه .....	٤١٨
٣٣٩	ان الله مع الذين اتقوا .....	اخره الله الى وقت مسئى .....	٥٤٣ , ٥٢٤
٣٦٨	ان الله مع الذين اتقوا .....	اذا جاء نصر الله وانتهى امر الزمان .....	٦٠٥
٦٣٩ , ٦٢٥ , ٦١٨ , ٦١٢ , ٥٥٢ , ٣٩٠	ان الله مع الصادقين .....	اذا نصر الله المؤمن جعل له الحاسدين فى الارض .....	٤٣
٥٥٥	ان الله مع الصادقين .....	اراد الله ان يبعثك مقامًا محمودًا .....	٦٢٦ , ٥٤٤
٦٤٣	ان الله مع الصادقين .....		
٦٦١	ان الله مع الابرار .....		

٣٣٠	ايها الناس قوموا لله زرافاتٍ وفرادى وفرادى ...	ان الله لا يغير ما بقوم حتى يغيروا ما بأنفسهم .....	٣٥٨، ٢٨٢، ٢٨١
٦٨٨	تأله لقد اترك الله علينا وان كنا لحاططين ٥٤٤، ٥٤٨، ٥٤٨	ان الله معي في كل حال .....	٤٠٩
٣٢٥	تفصيل ما صنع الله في هذا الباس .....	ان الله يقوم اينما تمت .....	٢٥٩
٣٦٩	تنزيل من الله العزيز الرحيم .....	ان الله مع عبادة يواسيك .....	٣٢٤
٢١٦	جري الله في حلال الهرسلين .....	ان الله معك .....	٢٥٩
٣٦٣	جري الله في حلال الانبياء ٤٠، ٢٥٠، ٢٥٤، ٣٣٠	ان الله من عليكم واعطيك ما اعطيك .....	٦٥١
٣٦٥	حبا من الله العزيز الاكرم .....	ان الله عزيز ذو انتقام .....	٣٤٠
٦٨١	حق الله امري .....	ان الله رءوف رحيم .....	٣٢٨
٦١٤	حكم الله الرحمن لخليفة الله السلطان ١٦٥، ٢١٣، ٢١٤	ان الله على كل شيء قدير .....	٤٢٣، ٤٢١، ٦٣٢، ٢٠٤
٤٨٣	حكم الله الرحمن لخليفة الله المغل السلطان .....	ان الله حافظ كل شيء .....	٣٤٤
٨٢	حماك الله .....	ان الله يجزي المتصدقين .....	٦٣٩
٦٦١	رحمك الله .....	ان الله لا يضر .....	٣٦٨
٣٨٨	رد الله الى .....	ان الله قدم علينا .....	٥٤٥
٨٢	رفع الله حجة الاسلام .....	ان الله عليهم حكيم .....	٤٥٠
٣٤٨	زاد الله عمرك .....	ان الله لا يحب كل خوان كفور .....	٤٣٢
٢٨	سبحان الله وبمحمد سبحان الله العظيم .....	ان الله معين على كل شيء .....	٣٤٣
٥٩	سبحان الله تبارك وتعالى زاد محمدك .....	ان الله يحمل كل حمل .....	٤٢٢
٦٢١	سبحك الله ورافاك ٣٦١، ٦٢١	ان الله يؤخر اجلا مسئى .....	٤٢٣
٨٣	سمع الله انه سميع الدعاء .....	انت محدث الله .....	٩١
٦٠٩	شكر الله سعيه ٦٣، ٢٥٠، ٦٠٩	انما يريد الله لكم اليسر .....	٦٥٩
٦٥٣	صدق الله الهامى .....	انى اعلم من الله ما لا تعلمون .....	٥٨٢
٦٦	صدق الله ورسوله .....	انى انا الله فاعبدنى ولا تنسى .....	٣٦٩
٤٦٠	صلى الله عليك وعلى محمد .....	انى انا الله فاعبدنى ولا تستعن من غيرى .....	٣٥٢
٤٦٠	صلى الله على محمد وعليك .....	انى انا الله ذو الجود والعطاء .....	٦٤٣
٤٢٨	صنع الله صنائع و اخرها الانسان .....	انى انا الله ذو السلطان .....	٣٦٩
٢٩٢	ضرب الله اشد من ضرب الناس .....	انى انا الله فاخترنى .....	٣٦٤
٣٦٩	طول الله عمرك .....	انى انا الله لا اله الا انا .....	٣٥٢
٣٦٣	ظفر وفتح من الله ٣٦٢، ٣٦٣	انى مع الله في كل حال .....	٦٨٣
٣٩٠	ظفر من الله وفتح مبين ٣٦٢، ٣٦٣، ٣٩٠	انى مع الله العزيز الاكبر .....	٤٥٤، ٢٤٣
١٤٩	عفى الله عنك لم اذنت لهم .....	انى مع الله الكريم .....	٦٨٦
٦٩٣	عبره الله على خلاف التوقع ٦٩٣، ٦٩٣	اوفى الله اجرک .....	٤٨
٥٥	عنايت الله حافظك .....	اهذا الذى بعث الله .....	٤٨، ٢٥٣، ٣٣٩، ٣٥٦

٦٥١	لا يلتفتون الى الله .....	٣٣١	فاتقوا الله ايها الفتيان .....
٣٣٣	لا يوافيك الله .....	٣٣٠	فاشكروا الله الذي تذكركم .....
٤٣١	لعنة الله على الذي كفر .....	١٩	فاعطاني تفسير كتاب الله .....
٨٣	لن تؤمن لك حتى نرى الله جهرة .....	٣٣٢	فاليوم انقض الله ظهورهم .....
٣٥١	لن يخزيهم الله .....	٢٥٣, ٢٣٩, ٨١, ٥٥	فبرأه الله مما قالوا وكان عند الله وجيهاً .....
٥٤٩	لو اقسام على الله لابرة .....	٢٥٥, ١٦٣, ١٣٩	فسيكفيكم الله ويردها اليك .....
٦١٩	ليغفر لك الله ما تقدم من ذنبك .....	٤٢٣	فسيكفيكم الله .....
٦٣٢	ليقضى الله بيننا .....	٢١٨	فقبل الله عبدة وبرأه مما قالوا .....
٥٩٩	ما ارسل نبي الا اخزي به الله قومًا لا يؤمنون .....	٢٣٣	فوقاهم الله من شر ذلك اليوم .....
٣٥١	ما اهلك الله اهلك .....	٣٣٩	قاتلهم الله اني يؤفكون .....
٥١٠, ٢١٢, ١١٣, ٣٩	ما رميت اذ رميت ولكن الله رمى .....	٦٣٩	قد سمع الله .....
٦٢٠, ٢٢٣	ما كان الله ليعذبهن وانتم فيهم .....	٤٨٣	قل الله اعلم وما او تبتنم من علمه الا قليلا .....
٢٩٢	ما لهم من الله من عاصم .....	٩٣	قل الله حافظه .....
٨١	متع الله المسلمين ببركاتهم .....	٥٣٣, ٣٣٤, ٣٣٩, ٣٢	قل الله ثم ذرهم في خوضهم يلعبون .....
٣٦٦, ١٦٣, ١٥٤, ١٢١	مظهر الحق والعلاء كأن الله نزل من السماء .....	٣٥٣, ٣١٠	قل الله ثم ذر في غيه يتمطي .....
٤٠٦	من كان في نصره الله كان الله في نصرته .....	٥٣٣	قل ان الله عزيز ذو الاقدار افلا تؤمنون .....
٥٨٦, ٣٨١	نصركم الله بيدر .....	١٥٦, ١٤٣, ١٩٣, ١٩٤	قل ان كنتم تحبون الله فاتبعوني .....
٤٢٩, ٤٢٤	نصر من الله وفتح قريب .....	٦٢٤, ٦١٠, ٣٥٥, ٣٣٨	قل ان كنتم تحبون الله فاتبعوني .....
٥٤٤, ٥٦٤	نصر من الله وفتح مبين .....	٢٣٨	قل عندي شهادة من الله .....
٨٢	نصرلك الله .....	٥٩٨	قل كفى بالله شهيدا بيني وبينكم و من عنده علم الكتاب .....
٤٢٨	نصركم الله نصرًا مؤزرًا .....	١٩٣	قل هو الله اعجب العجيبين .....
١٨٨	نظر الله اليك معظرا .....	٦٢٦, ٦٠٩, ٣٥٦, ٢٥١, ٢١٣, ١٨٩, ٩٣, ٤٢, ٥٣	قل هو الله عجيب .....
٥٩٥	نعود بالله من غضب الحليم .....	٣٣	قل هو الله احد .....
٢١٣	واذا نصر الله المؤمن جعل له الحاسدين .....	٣٣٦	قل يا ايها الناس اني رسول الله اليكم جميعًا .....
٣٦٣, ٣٥٣, ٣٣٤, ٢٣٩, ٢١٦, ٦٠	والله غالب على امره .....	٤٢١, ٤١٦	قل ياخذك الله .....
٦٠٤, ٣٢٦, ٣٢	والله متم نوره ولو كره الكافرون .....	٦٠٣, ٣٣٨, ٣٦٣, ٢٥٣, ٩٣	كتب الله لا غلبن انا ورسلي .....
٦٤٨	والله لولا الاكرام لهلك المقام .....	٣٦٦	كهل الله اعز اذك .....
٦٢٥, ٥٨٣	والله خير من كل شيء .....	١٤٢	كن لله جميعًا ومع الله جميعًا .....
٣٦٥, ٣٥٣	والله يعلم وانتم لا تعلمون .....	٣٥	لا اله الا الله .....
١٩٦	والله يعصبك من عنده .....	٦٣٨, ٦٣٦	لا تخف ان الله معنا .....
١٩٦	والله ينصرك ولولم ينصرك الناس .....	٣٥٨	لا عاصم اليوم الا الله .....
٣٦٥	والله يخرج ما كنتم تكتمون .....	٣٣٣	لا يعافيك الله .....

يا احمد بارك الله فيك ..... ٣٩, ١٩٦, ٢١٢, ٣٣٨	والله موهن كيد الكافرين ..... ٨١, ٣٣١
يا مسيح الله عدوانا ..... ٤٣١	والله يريد ان يريك انعامه ..... ٣٤٣
يحمدك الله ويمشى اليك ..... ٢٥١, ٣٢٢	والله وليك وربك ..... ٣٤٣
يحمدك الله من عرشه ..... ٢٢١, ٢٥١, ٢٥٤, ٣٣٨	والله متم نوره ولو كره الكافرون ..... ٣٣٦
يرفع الله ذكرك ..... ٦٠٦	والله غالب على امره ..... ٦٠, ٢١٦, ٢٣٩, ٣٣٤, ٣٥٣, ٣٦٣
يرى الله بك سبيله ..... ٣٥٥	والله يريد ان يريك انعامه ..... ٣٤٣
يريد الله بكم اليسر ..... ٦٣٤	والله خير حافظاً وهو ارحم الراحمين ..... ٦٩٢
يريدون ان لا يتم امرك والله يابئ الا ان يتم امرك ..... ٣٥٨, ٣٣٣	والله انى غالب وسيظهر شوكتى ..... ٦٨٩, ٦٨٣
يريكم الله زلزلة الساعة ..... ٥٤٦	والله اعلم وانتم لا تعلمون ..... ٤٢١
يسبح لله من فى السموات ومن فى الارض ..... ٣٦١	وان الله مع الابرار ..... ٢٩٤
يسر الله وجهك وينير برهانك ..... ١٨٩	وان لم يعصبك الناس فيعصبك الله ..... ٤٥
يصلح الله جماعتى ان شاء الله تعالى ..... ٤٣٩	وان وعد الله حق ..... ٣٥٠
يظهرك الله ويثني عليك ..... ٦٢٣	وان يردك بخير فلا راد لفضله ..... ٩٨
يعصبك الله من عنده وهو الولي الرحمن ..... ٣٢٢	وداعياً الى الله وسراً جاً منيراً ..... ٥٩٨
يعصبك الله من العدا ويسطو بكل من سطا ..... ٥٥١, ٣٥٨, ٣٢٠	وعلى الله توكلوا واستعينوا ..... ٤١
يعصبك الله من عنده ولو لم يعصبك الناس ... ٣٦٣	وكان الله على كل شىء مقتدرًا ..... ٦٥٨
يغفر لك الله ما تقدم من ذنبك وما تاخر ..... ٤٥٦	وكان امر الله مفعولاً ..... ٣٣٨
يقرب الى الله سبحانه ..... ٣١٦	ولا يظنهم الله الى حياتكم ..... ٥٨١, ٦٠١
يكرمك الله اكراماً عجيباً ..... ٦٥٦	ولن يجعل الله للكافرين على المؤمنين سبيلاً ..... ٣٦٤
يكلأك الله ..... ٣٥٣	وما اصابك فمن الله ..... ٤٦
ينصرك الله من عنده ..... ٣٣, ٣٢, ٢١٣	وما رميت اذ رميت ولكن الله رمى ..... ٣٩, ١١٣, ٥١٠
ينصركم الله فى وقت عزيز ..... ٥٩٨	وما كان الله ليعذبهم وانت فيهم ..... ٨٠, ٢٢٣
ينصركم الله فى دينه ..... ٦٣٦	وما كان الله ليتركك حتى يميز الخبيث من الطيب ..... ٦٠
<b>اللهم: اللهم ارحم</b> ..... ٣٢٢	ومكروا ومكر الله والله خير الماكرين ..... ٢٣٤
اللهم اصرف سوء هذا الرؤيا عنى ..... ٣٤١	ومن اظلم ممن افتزى على الله كذباً ..... ٣٦٩, ٦٠٢
اللهم ان اهلك هذه العصاية فلن تعبد فى الارض أبداً ..... ٣٠٢	ومن كان لله كان الله له ..... ٦٩
اللهم صل على محمد وال محمد ..... ٢٨	ويمكرون ويمكر الله والله خير الماكرين ... ١٦٥, ٢١٢
	يا ايها الناس اتقوا ربكم الله خلقكم ..... ٣٣٩, ٣٥٤, ٢٢١
	٦٦٨

٦٨٥	فأرتدا على آثارهما .....
٦٤٩	لقد أترك الله علينا .....
٨١	<u>آثار</u> : فانظروا الى اثار رحمة الله .....
٥٣٤	<u>آخر</u> : آخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين .....
٢٥٠	واعانه عليه قوم آخرون .....
٤٣٣	امثال الرحمة اول الذكر وآخر الذكر .....
٤٣٥	امثال الرحمة في اول الذكر وآخر الذكر ..... ٤٣٣
٨٣	انت مبارك في الدنيا والآخرة .....
٣٣٤	انى سأخبره في آخر الوقت انك لست على الحق ...
٤٣١	انى معك في الدنيا والآخرة .....
٣٣١	ثلة من الاولين وثلة من الآخرين .. ٢٣٠, ٢٣٣, ٢٥٦, ٣٣١
	دخلتم الجنة وما علمتم ما الجنة ذلك
٤٢١	اليوم الآخر .....
٣٣٤	انى سأخبره في آخر الوقت انك لست على الحق ..
٦٦٠	العيد الآخر تنال منه فتحة عظيماً .....
٣٢٠	هذا آخر مقام يبيلغه .....
٨١	وهو في الآخرة من الخاسرين .....
	يقولون ان هذا الاقول البشر واعانه عليه قوم آخرون
٣٥٥	.....
٥٤٤	نحن اولياءكم في الحياة الدنيا وفي الآخرة .....
٥٣٤	وأخردعوانا ان الحمد لله رب العالمين .....
٣١	واعانه عليه قوم آخرون .....
٨٢	وجيها في الدنيا والآخرة .....
٢٣٩	ويتم نعمته عليك في الدنيا والآخرة .....
٣٦٩	ولتدعوا قوما آخرين .....
	<u>آدم</u> : اردت ان استخلف فخلقت آدم خليفة
٢٤٠	الله السلطان .....
٢٣٩	اردت ان استخلف فخلقت آدم ..... ٦٠, ١٨٣, ٢٣٩
٣٥٦, ٣٨٢, ٣٥٥, ٣٣٤	.....

## آ

٣٢٠	<u>آئل</u> : جاء في آئل واختار .....
٦٠٢	<u>آباء</u> : لتندبر قوما ما اندر آباءهم .....
٣٣٨	وقالوا ما سمعنا بهذا في آبائنا الاولين .....
٣٣٦	ينقطع آباءك ويبدء منك .....
٣١٦	<u>آبال</u> : تنحر آبال من الجهال .....
٣٦٨	<u>آت</u> : ان فضل الله لآت .....
٩٨	ان وعد الله لآت .....
٦٣٠	<u>آقى</u> : وآتاني ما لم يؤت احد من العالمين .....
١٨٠	آتيك غداً .....
٣٥٦	بل آتيناهم بالحق فهم للحق كارهون .....
٣٣٤	انا آتيناك الدنيا وخزائن رحمة ربك .....
٣٢٣	انى مع الافواج آتيك .....
٣٣١	انى مع الاسباب آتيك بغتةً .....
٣٤٥	انى مع الافواج آتيك بغتةً ..... ٢٦١, ٢٤٥, ٢٤٦, ٣٦٤, ٣٣١, ٣٤٥
٥٦٩, ٥٥٣, ٥١٣, ٥٠٣, ٥٠١	.....
٣٥٦	انى مع الامراء آتيك بغتةً .....
٣٣٢	انى مع الجيش آتيك بغتةً .....
٢٨١	انى مع الرحمن آتيك بغتةً .....
٦٣٥	انى مع الروح آتيك بغتةً .....
٢٨٩	انى مع الغفار آتيك بغتةً .....
٢٣٩	<u>آثر</u> : اترك الله علينا ولو كنا كارهين .....
٥٤٨	تالله لقد اترك الله علينا وان كنا لخطئين .....
٥٥١	أترك الله على كل شيء .....
٦٤٥	انى اترتك واخترتك .....
٦٤٥	انى اترتك واثرتك .....

فيه آيات للسائلين ..... ٣٣٣

كانوا من آياتنا عجبًا ..... ٥٦٢

كذبوا بآياتنا وكانوا بها يستهزءون ..... ١٦٣

لك نرى آيات ونهدم ما يعبرون ..... ٥٠١

ما ننسخ من آية أو ننسها نأت بخير منها ..... ٦٣٨

نريد ان نزل عليك آيات من السماء ..... ٢١٣

وقد بلغت آياتي ..... ٣٣٩

ولك نرى آيات ونهدم ما يعبرون ..... ٦١٦

يا عيسى سَأريك آياتي الكبرى ..... ١٩٥

آية: اناس نريهم آية من آياتنا في الغيبه ..... ٢١٦

اننى سأجعل بنتا من بناتهم آية لهم ..... ١٣٠

رب ارني آية من السماء ..... ٥٦٨

سار يههم آية من انفسهم ..... ١٣٠

فلا شك انه آية من الايات ..... ٣١٥

كذلك لتكون آية للمؤمنين ..... ٣٦٣

كذلك ليكون آية للمؤمنين ..... ٩٣

ليكون آية للناظرين ..... ٢١٤

ليكون آية للمؤمنين ..... ٣٥٢, ٣٢٦, ٣١

وان يروا آية يعرضوا ويقولوا سحر مستمر ... ٣٦٣, ٦٥

ولنجعله آية للناس ورحمة منا وكان امرا مقضيًا ..

٣٠٦, ٣٦٣, ٢٥٣, ٨١

و لنجعله آية للناس ورحمة منا و لنعطيه هجداً

من لدنا ..... ٢١٨

١

أأنذرت: سواء عليهم أنذرتهم ..... ٥٦٩

أئمة: ائمة الكفر ..... ٩٣

بخوفونك من دونه ائمة الكفر ..... ٣٣١

ابابيل: وارسل عليهم طيرا ابابيل ..... ٤١١, ٤٠٩

اردت ان استخلف فخلقت آدم نجي الاسرار ..... ١٨٩

اردت ان استخلف فخلقت آدم ليقيم الشريعة

ويحي الدين ..... ٢١٦

ان مثل عيسى عند الله كمثله آدم ..... ٤٨٣

خلق آدم فآكرمه ..... ٢٥٠

صل على محمد وآل محمد سيد ولد آدم وخاتم النبيين ..... ٦٤

ولقد كرمتنا بني آدم وفضلنا بعضهم على بعض ..

٩٣

يا آدم اسكن انت وزوجك الجنة ..... ٦٢

أذى: ومن اذاك اذى الناس جميعا ..... ٤١٩

أفة: واحفظني من كل آفة ترسل الى ..... ٥٨٢

واحفظني من كل آفة يرسل الى ..... ٥٨٢

وينزل عليه آفة وينجي عبده المستجير ..... ٦٥٥

أفاق: سار يههم آياتي في الافاق وفي انفسهم ..... ٤٢٣

سنريهم آياتنا في الافاق وفي انفسهم ..... ٤٢٣

ونريهم آياتنا في الافاق وفي انفسهم ..... ٢١٤

آمن: أمنا من الله الرحيم ..... ٣٣٨

ان الله يدافع عن الذين آمنوا ..... ٤٨٥

واذا قيل لهم آمنوا كما آمن الناس ..... ٤٣

والذين آمنوا ولم يلبسوا ايمانهم بظلم ..... ٩٣

ومن دخله كان آمنا ..... ٩١

آمنين: ان شاء الله آمنين ..... ٣٤٤

أوى: انه أوى القرية ..... ٣٥٨, ٣٩٣, ٢٨٢, ٢٨١

آيات: آيات للسائلين ..... ٣٩٠, ٣٣٣

بل نور من الله مع آيات كبرى ..... ٣٢٨

بلغت آياتي ..... ٦٤٣, ٢٤٦, ٢٤٥

تلك آيات الكتاب المبين ..... ٤٩٥, ٥٤٠

ساريكم آياتي فلا تستعجلون ..... ٤٢٣

سنريهم آياتنا في الافاق وفي انفسهم ..... ٤٢٣

فانتظروا آياتي حتى حين ..... ٦٠٩, ٢١٣, ١٦٥

فانتظروا آياتي حتى حين ..... ٣٥٢

فهو إراءت آيات روحانية سماوية ..... ٣١



١٩٣	انا جعلناك المسيح ابن مريم لاتمحتي	٦٥٥	<u>ابألى:</u> ولا ابألى بعده تهديد الحكام
١٥٤	انت اشد مناسبة بعيسى ابن مريم	٣٤٣, ٢٥٣	<u>الابتر:</u> ان شأنك هو الابتر
١٩٥	انى جاعلك عيسى ابن مريم	١٤٩	<u>الابتلاء:</u> ظلمات الابتلاء
٥٣٢	انى معك يا ابن رسول الله		<u>ابدال:</u> يدعون لك ابدال الشام وعباد الله من
٣٢١	<u>ابناء:</u> ابناءة وحفدته	١١٠	العرب
١٣٥	انى اجعل نساء هم ارا ممل و ابناء هم يتاخى	١٣٢	يصلون عليك صلحاء العرب وابدال الشام
٣٥٣	ترى نسلًا بعيدًا ابناء القمر	١٤٣	<u>ابراء:</u> الابراء
٢١٥	خذوا التوحيد التوحيد يا ابناء الفارس	٣٩٩	<u>ابرار:</u> ان الله مع الابرار
١٩٣, ١٨٨	قل تعالوا ندع ابناءنا و ابناءكم	٦٦١	انت من الابرار
٢١٦	لناله رجل من ابناء الفارس	٦٥٥	<u>أَبْرًا:</u> رب اشعث اغبر لو اقسم على الله لا برة
٣٣٣	<u>ابواب:</u> انا فتحنا عليك ابواب الدنيا	٦٥١	لو اقسم على الله لا برة
٣٦٨	تفتح لهم ابواب السماء	٣٠٦	<u>ابراهيم:</u> انا اخرجنا لك زوعا يا ابراهيم
٣٤٩	فتحنا عليك ابواب الدنيا	٦٩٤	انت معي يا ابراهيم
٦٥٨	نفتح عليك ابواب كل شيء	٣٣١, ٢٥٣, ٩٣	سلام على ابراهيم
٢١٦, ٤٦	<u>ابى لهب:</u> تبت يدا ابي لهب وتب	٥٥٢, ٢٩٤	سلام قولوا من رب رحيم
	<u>اتأنى:</u> الحمد لله الذى اذهب عنى الحزن واتانى مالم	٩٣	فاتخذوا من مقام ابراهيم مصلى
١٦٣	يوت احد من العالمين	٥٦٣	قل بل ملة ابراهيم حنيفا
	<u>اتبعوا:</u> انى جاعل الذين اتبعوك فوق الذين كفروا الى	٤٥	واتخذوا من مقام ابراهيم مصلى
٣٣٤	يوم القيامة	٣٣	وقلنا يا نار كوني بردا وسلاما على ابراهيم
١٥٦, ٦٩, ٥٣, ٣١	قل ان كنتم تحبون الله فاتبعونى يحبكم الله	٤٥	يا ابراهيم عرض عن هذا
٣٥٥, ٣٣٨, ٣٣٦, ٢١٦, ١٩٤, ١٩٣, ١٤٣		٤٢٥	<u>ابقى:</u> صلواتك خير و ابقى
١٣١	قل ان كنتم تحبون الله فاتبعونى	١٣٣	والله خير و ابقى
٦١٣	وجاعل الذين اتبعوك فوق الذين كفروا	٣٢٥	<u>ابلاس:</u> ولا توصلوا امركم الى الابلاس
٤٥٣	يا ايها العوام اتبعوا الامام	٣٣٨	<u>ابلى:</u> يا ارض ابلى ماءك وياسماء اقلعى
	<u>اتخذ:</u> افاتخذتم عند الله عهدا فلن يخلف الله	٢٩٤	يا ارض ابلى ماءك غيض الماء وقضى الامر
٣٤٥	ميعادة		<u>ابن:</u> الحمد لله الذى جعلك المسيح ابن مريم
٣٣١, ٩٣	فاتخذوا من مقام ابراهيم مصلى	٥٥١, ٣٥٦, ٣٦٦, ٣٣٨	
٣٣٩, ٣٣٤	لا اله الا انا فاتخذنى وكيلا	٢٥٨	انك انت متى المسيح ابن مريم

٢١٨	قل اتق امر الله فلا تكن من المستعجلين .....	٤٥	واتخذوا من مقام ابراهيم مصلى .....
٨٣	قل اتق امر الله فلا تستعجلوه .....	٢٣٠	وهذه تذكرة فمن شاء اتخذ الى ربه سبيلا .....
٤٢١	لا يفلح الساحر حيث اتى .....	٢٣٦	هذه تذكرة فمن شاء اتخذ الى ربه سبيلا .....
٢٥	<u>أثار</u> : فارتدا على اثارهما ووهب له الجنة .....	٣٦٤	يا ليتنى اتخذت مع الرسول سبيلا .....
٨١	فانظروا الى اثار رحمة الله .....	٣٥١	يا ليتنى اتخذت مع الرسول سبيلا .....
٦٥٣	<u>أثام</u> : يجزك القانون الى الاثام .....	٣٨٣	<u>اتخلص</u> : اريد ان اتخلص .....
٣٢٦	<u>أثر</u> : فهو اثر لبروزى الاحمدى .....	٣٣٢	<u>اترك</u> : واتركوا ذوات الضلع والردايا .....
٣٢٦	فهو اثر لبروزى العيسوى .....	٢٩٢	<u>أتعجب</u> : أتعجب لامرى .....
٣٩٢	<u>أثرتك</u> : اثرتك واخترتك .....	١٩٣	قل أنتعجبون من فعل الله .....
٦٤٣	انى اثرتك واخترتك .....		<u>أنفرون</u> :
٥٦٦	ها انى اثرتك .....	٣٥٥	أنفرون منى وانما من المجرمين منتقمون .....
٥٥١	<u>أثرك</u> : اثرك الله على كل شىء .....		<u>أتقنط</u> :
٥٤٤	تالله لقد اثرك الله علينا وان كنا لخاطئين .....	٦٣٤	أتقنط من رحمة الله الذى يريكم فى الارحام ..
٣٢٤	<u>اثقال</u> : وتبشير المثقلين تحت الاثقال .....	٢٨٩	<u>أتق</u> : اتق الله .....
٦١٨	واخرجت الارض اثقالها .....	٣٣٠	<u>اتقوا</u> : اتقوا الله وفكروا .....
٣٣٥	<u>اثنين</u> : يوم الاثنين وفتح الحنين .....		ان الله مع الذين اتقوا .....
٦٤٣	<u>اثيرم</u> : اجر الاثيرم واريه الجحيم .....	٢٩٢ , ٢٦٨ , ٢٣٣ , ١٩٣	ان الله مع الذين اتقوا .....
٦٠٥	تنزل على كل افاك اثيرم .....	٥٥٢ , ٣٩٠ , ٣٦٦ , ٣٥٥ , ٣٣٤ , ٣١٠ , ٢٩٤	ان الله مع الذين اتقوا .....
١٤٩	<u>أجىء</u> : أجىء من حضرة الوتر .....	٣٣١	فاتقوا الله ايها الفتيان .....
٩٣	<u>اجتلبى</u> : اجتلبيناهم واصطفيناهم .....	٣٠٨	فاتقوا النار التى وقودها الناس والحجارة .....
٣٦٩	<u>اجتهد</u> : واجتهد أن تصلنى واسئل ريك .....	٦٦٨	يا ايها الناس اتقوا ربكم الله خلقكم .....
٣٦٩	<u>اجد</u> : انى اجد ربح يوسف لولا ان تفندون .....	٦٠٦	<u>اتل</u> : واتل عليهم ما وحي اليك من ربك .....
٣٤٢	لعلى آتاكم منها بقبس او اجد على النار هدى ..	٣٦٣	<u>اتوا</u> : انى امرت من الرحمن فاتونى اجمعين .....
٦٤٣	<u>اجر</u> : اجر الاثيرم واريه الجحيم .....	٣٤٠	لا تثريب عليكم اليوم فاتونى باهلكم اجمعين
٣٤٣	<u>أجرت</u> : اجرت من النار .....		وان كنتم فى ريب مما نزلنا على عبدنا فاتوا بشفاءٍ من
٣٨٣	<u>أجر</u> : اجرك قائم وذكرك دائم .....	٥٨٨	مغله .....
١٣٣	ان الصابرين يوفى اجرهم بغير حساب .....	٢٩ , ٣٨٩ , ٥٨٨	<u>اتوب</u> :
٤٨	ووفى الله اجرك .....		الذين تابوا واصلحوا ولتك اتوب عليهم ..
		٣٣٩ , ١٦٥	<u>أتى</u> : اتى امر الله فلا تستعجلوه .....
		٥٥١ , ٣٩٠ , ٣٥٥ , ٣١٩	ان وعد الله اتى .....
		٣٥٨	

٥٨٨	<u>الاجماع</u> : وقادر على الاجتماع والجماع والجمع	٢٣٩	٥٨	شأنك عجيب واجر قريب
٥٣٢	<u>اجمعوا</u> : اجمعوا من في الارض من المسلمين ..	٣٢١		وله اجر عظيم كأجر ابراهيم عند ربه الكريم
٣٩٢	<u>أجهّز</u> : اني أجهّز الجيش	٢٥٣		<u>أَجْرَدُ</u> : واني اجر دنفسي من ضروب الخطاب
٤٢٣	<u>أجيب</u> : اجيب دعوتك	٢٥١	٦٩	<u>أَجْرَام</u> : قل ان افتريته فعلى اجرام شديد
٤٢٣	اجيب دعوتكما	٢١٢	٣٠	قل ان افتريته فعلى اجرامى
٦٨٥	اجيب دعوة الداع	٣١٦		<u>أَجْرَاء</u> : واريد اجراءها ليجرت منها الانهار
٤١	اجيب دعوة الداع اذا دعان	١٣٥		<u>اجعل</u> : اجعل نساء هم ارا من و ابناء هم يتامى
٢٣	اجيب كل دعائك الا في شركائك	١٣٠		اننى سا جعل بنتا من بناتهم آية لهم
٤٢٣	اجيبت دعوتك	٣٨١		انى انا الرحمن سا جعل لك سهولة في امرك
٤٢٣	اجيبت دعوتكما	٤٠١		رب اجعلنى غالباً على غيرى
٣٣١	انى مع الرسول اجيب			رب اشف زوجتى واجعل لها بركات في السماء وفي الارض
٢٣	يا احمد اجيب كل دعائك الا في شركائك	٥٦٢		
٦١٦	<u>أجيب</u> : اربحك ولا اجيحك			رب اشف زوجتى هذه واجعل لها بركات في السماء
٦٢٠	<u>أحافظ</u> : اني احافظ كل من في الدار	٥٦٢		وبركات في الارض
٤٢٣	٦٨٦	٨٥		رب اجعلنى مباركا حيثما كنت
	انى احافظ كل من في الدار الا الذين علوا من استكبار	٣٨٣		سا جعل لك سهولة في كل امر
٣٥٨	٣٠٠	٤٥٩		واجعل افئدة كثيرة من الناس تهوى الى
٣٩٩	انى احافظ كل من في الدار الا الذين علوا باستكبار	٣٥٩	٣٢٩	واجعل لك انوار القدوم
	انى احافظ كل من في الدار ولن يجعله آية للناس ورحمة	٤٦٠		واجعل لى غلبة في الدنيا والدين
٣٠٦	منا	٤٦١		واجعل لى نافعا هذه التجارة
٣٥٨	٣٠٠	٤٢٣		<u>اجل</u> : ان الله يؤخر اجلاً مستمى
٤٨٥	<u>احب</u> : احباءك كانبيا بن اسرائيل	٣٥١		انما يؤخرهم الى اجل مستمى اجل قريب
٥١٩	انى معك ومع اهلك ومع كل من احبك	٢٠٤		انما يؤخرهم الى اجل مستمى اجل قريب
٨٨	رب السجن احب الى مما يدعوننى اليه	٥٣٣	٥٠٢	قرب اجلك المقدر
٤١٠	٤٠٩			قرب اجلك المقدر ولا ينقبى لك من المغزيات ذكراً
	كنت كنزاً مخفياً فأحببت ان اعرف	٥٣٨	٥٣٤	٥٣٦
٦١٣	٥٥٠	٣٥٦		٣١٠
٨٣	<u>أحباب</u> : واحسن الى احبابكم	٢١٢		<u>أَجَلِي</u> : انى سا وتيك بركة وأجلى انوارها

٣٢٦	فهو اثر لبروزى الاحمدى.....	٣٣	<u>أحد:</u> قل هو الله أحد.....
٤٢٣	<u>أحمل:</u> حمل اوزارك..... ٤٢٢	٤٨٥	<u>أحرام:</u> احرام الدعاء.....
٣٢٨	<u>الاحيان:</u> وبشر نى بخامس فى حين من الاحيان <u>احيينا:</u>		<u>احسان:</u>
١٦٣	ثمّ احيينك بعد ما اهلكنا القرون الاولى.....	٤١٠	اردت لك فضلاً كثيراً واحساناً على الاحسان....
	<u>احييت:</u>	٣١٥	انه صنيعه احسان الحضرة.....
٢٣٩	نصرت بالرعب احييت بالصدق ايها الصديق ٥٩	٦٨٢	هل ترى جزاء الاحسان الا الاحسان.....
٦١٨	<u>اخبار:</u> يومئذ تحدث اخبارها.....	٢٥٥	يا ادا ود عامل بالناس رفقا واحسانا..... ١٠١
	<u>اخبّر:</u>	٢٠٤	<u>احسن:</u> ادفع بالتي هي احسن.....
٣٣٤	انى ساخيرة فى آخر الوقت انك لست على الحق ..	٤٣٣	احسن الله امرك.....
٣٣٠	<u>اختتام:</u> وكلاهما قريب من الاختتام.....	٤٣٣	احسن الله امرى.....
٤٢٣	<u>اخترت:</u> اخترت لك ما اخترت.....	٣٨٣	احسن ودادك.....
٣٩٢	اشرتك واخترتك.....	٣١٦	<u>احصاء:</u> قد خرجت من حد الاحصاء.....
٣٥٦	اخترتك لنفسى..... ٥٨ ١٤٤ ١٩٦ ٢١٥ ٢٢٩ ٣٢٢ ٣٥٦	٦٥٠	<u>احفظ:</u> ربّ احفظنى فان القوم يتخذوننى سخرة
٤١٠	انرتك واخترتك..... ٤٠٩	٦٥٠	ربّ احفظنى فانّ القوم يأخذوننى سخرة.....
٥٩٥	انى انرتك واخترتك..... ٣٣٣ ٣٥٤ ٣٥٥	٣١٣	رب كل شىء خادملك رب احفظنى.....
٣٦٤	قل رب انى اخترتك على كل شىء.....	٥٨٢	واحفظنى من كل افة يرسل الى.....
٦٨٣	اخترطنا سيفه.....	٥٨٢	واحفظنى من كل افة ترسل الى.....
٣٢٩	<u>اختصم:</u> واختصم الفرق على معدن من ذهب	٣٣١	<u>أحق:</u> وانتم احق بها واهلها بعد الصحابة....
	<u>اختلاف:</u> قل لو كان الامر من عند غير الله لوجدتم	٦٨٠	<u>أحل:</u> احلّ له الطبيبات.....
٣٦٩	فيه اختلافا كثيرا..... ١٥٦	٣٦٤	<u>أحمد:</u> انا ارسلنا احمد الى قومه فاعرضوا... ٣١٠
٣٥١	قل لو كان من عند غير الله لوجدوا فيه اختلافا.....	٢١٥	بوركت يا احمد وكان ما بارك الله فيك حقاً فيك ٥٨
٢٥١	<u>اختلاق:</u> قالوا ان هذا الاختلاق.....	٢٥٨	يا احمد اجيب كل دعائك الا فى شركائك..... ٢٣
٣٣٩	وقالوا ان هذا الاختلاق..... ٣٢ ٤٣ ٢١٣ ٣٣٩	٦٢	يا احمد اسكن انت وزوجك الجنة.....
٣٥٤	يقولون ان هذا الاختلاق.....	٣٣٨	يا احمد بارك الله فيك..... ١٩٦ ٣٩ ٢١٢ ٣٣٨
٥٩٤	<u>أخذ:</u> انا اخذناك بعذاب اليم.....	٣٥٣	يا احمد جعلت مرسلًا.....
٥٩٥	انا اخذناه بعذاب اليم.....	٣٦٢	يا احمد فاضت الرحمة على شفقتك... ٨٢ ٣٣ ٢٨٣ ٣٦٢
		٣٣٩	يا احمد يتم اسمك ولا يتم اسمى..... ٣٣ ٢١٥ ٢٣٩ ٣٣٩
		٣٢٢	<u>أحمدى:</u> يا احمدى انت مرادى ومعى

١٩٥	وامرني ان ادعوا الخلق الى الفرقان .....	٦٤٤	اخذت الشوك .....
٢٠٤	<u>ادفع</u> : ادفع بالتي هي احسن .....	٤١٨	اخذهم الله بقي وحده لا شريك معه .....
	<u>ادناس</u> :	٥٤٢	<u>اخز</u> : رب اخر وقت هذا .....
٣٢٥	طهرت بعين القدس من الاوساخ والادناس ...	٦٢٢, ٥٤٣, ٥٢٤	اخز الله الى وقت مسي .....
٣١	<u>ادلة</u> : ادلة عقلية .....	٦٤٨, ٦٤٤	<u>أخرزة</u> : ولدار الأخرزة خير لك من الاولى .....
٥٣٩	<u>ادور</u> : اني مع الرحمن ادور .....	٦٠٦	ويتم نعمته عليك في الدنيا والاخرزة .....
٣٣٩	<u>اذ</u> : اذ قال ربك اني جاعل في الارض خليفة .....	٣٢٨	<u>اخرى</u> : وفي الاخرى شربة اعيد بها .....
٥٤٢, ٥٦٣	اذ كففت عن بني اسرائيل .....		<u>اخرين</u> :
٥٣٥	واذ كففت عن بني اسرائيل .....	٣٩٦	انزل الرحمة على الثلاث. العين وعلى اخرين ...
٣٦٥, ٣٣٠, ٤٦	واذ يمكرك الذي كفر .....	١٥٥	<u>اخرج</u> : اخرج منه اليزيديون .....
٤١	<u>اذا</u> : اجيب دعوة الداع اذا دعان .....	٦٩٨	رب اخرجني من النار .....
١٨٠, ١٤٩	اذا اردت لشيء ان تقول له كن فيكون .....	٥٨٥	واخرجت الارض اثقالها .....
٣٥٥	اذا التقى الفئتان .....	٥٩٠	اريجك ولا ايجحك واخرج منك قوما .....
٥٢٩	اذا جاء افواج وسّم من السماء .....	٨٠	كزرع اخرج شطّته فاستغلظ .....
٣٣٩, ٢١٤, ٣٢	اذا جاء نصر الله والفتح وانتهى امر الزمان .....	٤٥٩	هو الذي اخرج مرغميك فحضر دعواك .....
٥٢٥, ٣٣٤	اذا جاء نصر الله والفتح .....	٦٢٦, ٣٣١	<u>اخطى</u> : اخطى واصيب .....
	اذا جاء نصر الله والفتح ورائيت الناس يدخلون في دين	٦٥٣	<u>اخفاء</u> : فالخير في اخفاء هذا الوحي كالمحتاطين
٣٤١	الله افواجًا .....	٦٥٣	وان الاخفاء معصية عندى ومن سير اللثام ...
٦٠٥	اذا جاء نصر الله وانتهى امر الزمان الينا .....	٣١٤	<u>اخلاص</u> : كلّ من قرّب اخلاصًا .....
٣٥١	اذا جاء نصر الله وتوجهت لفصل الخطاب .....	٣٨٣	<u>اخلص</u> : اريد ان اخلص .....
٨٣	اذا جاء نصر الله الست يريكم قالوا بلى .....	٦٨٨	<u>اخوتي</u> : اصلح بيني وبين اخوتي .....
٣٥٥, ٦٠	اذا جاء نصر الله والفتح وتمت كلمة ربك .....	٦٨٨	<u>اخواني</u> : اصلح بيني وبين اخواني .....
٦١٨, ٥٨٦	اذا زلزلت الارض زلزالها .....	٦٢٤, ٣٢٠	<u>ادار</u> : وادار اصبعه واثار .....
١٣٤	اذا عزم فتوكل على الله واصنع الفلك باعيننا	٣٢٢	<u>اخفي</u> : ان سرى اخفي واثني من اكثر اهل الله ...
٥٥١, ٣٩٠, ٣٥٦, ٣٢٢	اذا غضبت غضبت .....	٣٣٠	<u>ادخل</u> : وادخلكم في زمان امامكم .....
٣٠٣	اذا مرضت فهو يشفى .....	٦٤٤	<u>ادرك</u> : ادرك الوقت .....
	اذا نصر الله المؤمن جعل له الحاسدين في الارض ٣٣٩, ٤٣	٦٠٠, ١٩٢	<u>ادع</u> : ادعوني استجب لكم .....
٣٥٢	انا اذا نزلنا بساحة قوم فساء صباح المنذرين ..	١٩٣	وادع عبادي الى الحق .....

٣٢٢	<u>أرب:</u> والنفائس من الالبسة غاية اربهم .....	١٨٠, ١٤٩	انما امرك اذا اردت لشيء ان تقول له كن فيكون
٣٣٩	<u>اربعة:</u> اربعة عشر دواباً .....	٣٥١, ٢٩٢, ٢٤٦	انما امرنا اذا اردنا شيئاً ان نقول له كن فيكون
٣٣٩	انا امتنا اربعة عشر دواباً .....	٤١	واذا سالك عبادى عني فاني قريب
٣٣٠	<u>ارجاء:</u> ذيل الجهل طول ارجاءه .....	٥٩٤, ٤٢	واذا قيل لهم لا تفسدوا في الارض .....
٤٣	<u>ارجعوا:</u> قيل ارجعوا الى الله فلا ترجعون .....	٣٠٣	واذا مرضت فهو يشفئ
٨٣	<u>ارجعي:</u> يا ايها النفس المطمئنة ارجعي الى ربك	٢١٣	واذا نصر الله المؤمن جعل له الحاسدين
٦٤٣	<u>أرْجُو:</u> ارجو منك كل خير .....	٣٥٤	واذا هلك الدجال فلا دجال بعده
٣٣٢	<u>ارحم:</u> اللهم ارحم .....	٦٨٨	<u>الاذقان:</u> خروا على الاذقان سجداً .....
٣٦٩	وهو ارحم الراحمين .....	٦١٦	يجرون على الاذقان
٥٨١	اشفني من لدنك وارحمني .....	٦٢٩	<u>اذلة:</u> لقد نصركم الله ببدر وانتم اذلة
٤٠٩	يارب ارحمني ان فضلك ورحمتك يجني من العذاب	٣٨١	ولقد نصركم الله ببدر وانتم اذلة
٣٨٨	رب اغفر وارحم من السماء .....	٣٤٤	<u>اذكر:</u> اذكر عليك نعمتي غرست لك بيدي رحمتي
٩٣	الله خير حافظاً وهو ارحم الراحمين .....	٣٤٤	اذكر نعمتي
٢١٩	لا تثريب عليكم اليوم يغفر الله لكم وهو	٣٤٤	اذكر نعمتي التي انعمت عليك غرست لك بيدي رحمتي
٢١٩	ارحم الراحمين .....	٣٤٤	وقدرتي
١٩٤	وهو ارحم الراحمين .....	٣٥٥	اذكر نعمتي ربيت خديجتي
٢١٩	<u>اراد:</u> انما امره اذا اراد شيئاً ان يقول له كن فيكون	٣٦١	<u>أذن:</u> من ذا الذي يشفع عنده الا بأذنه
٣٥٥	.....	٥٢٨, ٣٤٥	ما كان لنفس ان تموت الا بأذن الله
٣٣٠	<u>أردت:</u> اردت ان استخلف فخلقت آدم	١٤٩	عفي الله عنك لم اذنت لهم
٣٥٦, ٣٨٣, ٣٥٥, ٣٣٤	.....	٢٣٦	<u>أذهب:</u> الحمد لله الذي اذهب عني الحزن
١٨٩	اردت ان استخلف فخلقت آدم نجي الاسرار .....	٢٦	رب اذهب عني الرجس وطهرني تطهيراً
٣٦٣	اردت ان استخلف فخلقت آدم .....	١٩٣	قل الحمد لله الذي اذهب عني الحزن
٣٤٠	اردت ان تستفتح .....	٣٩٤	<u>أذيب:</u> اني اذيب من يريب
٦٤٦	اردت زمان الزلزلة .....	٥٤٤, ٥٦٤	<u>أراد:</u> اراد الله ان يبعثك مقاماً محموداً
٤١٠	اردت لك فضلاً كثيراً واحساناً على الاحسان .....	٤٥٥	ان القوم يقتلونني اي ارادوا قتلي
١٨٠, ١٤٩	انما امرك اذا اردت لشيء ان تقول له كن فيكون	٤٥٣	لا يرى الله الام من نفى عن ارادات الدنيا كلها
٣٩٢	انما امرك اذا اردت شيئاً .....	١٣٥	<u>أرامل:</u> اني اجعل نساءهم ارامل وابناءهم يتامى
٣٨٣	.....	١١٤	نجعل دارهم مملوءة من الارامل والشيبات

فأردت ان افصله في كلامي .....	٦٥٣	تقلب في السماء ما قلبت في الارض انا معك نرفعك
<u>أردنا</u> : ونغير ما اردنا من العقوبة .....	١١٤	درجات .....
<u>أرسل</u> : ارسلنا اليك شواظاً من نار .....	٣٥٣	واخرجت الارض اثقالها .....
ارسلنا اليكم رسولا شاهداً عليكم .....	٥٤٨	واعلموا ان الله يحيى الارض بعد موتها .....
انا ارسلنا شاهداً ومبشراً ونذيراً .....	١٣١	واما ما ينفع الناس فيمكث في الارض .....
تالله لقد ارسلنا الى امم من قبلك فيزيّن لهم الشيطان		وتشرق الارض بنور ربها .....
.....	٦٩	وشهدت لى الارض والسماء .....
قل ارسلت اليكم جميعاً .....	١٠٩	يسبح لله من في السموات ومن في الارض .....
كما ارسلنا الى فرعون رسولا .....	٦٢٥, ٥٤٨	يوم تبدل الارض غير الارض .....
وانى ارسلت من ربي بكل قوة وبركة وعزة .....	٣٣١	<u>أرفع</u> : صعودى ارفع من قياس القائسين .....
وارسلت لبيتم ما وعد من قبل ربك الاكرم .....	٢٥٨	وعلمت ان الصديق اعظم شأناً و ارفع مكاناً .....
وما ارسلناك الا رحمة للعالمين .....	٣٦٢, ٤١	<u>ارملة</u> :
هو الذى ارسل رسوله بالهدى ودين الحق .....	٢٣٨, ٢١٢, ٣٠	انى اجعل نساء هم ارامل و ابناء هم يتامى .....
.....	٥٤٤, ٥٤٥, ٣٥٨, ٣٦٣, ٣٣٨, ٣٣٤, ٣٣٨	تجعل دارهم مملوءة من الارامل واليتيمات .....
<u>أرض</u> : اجمعوا من في الارض من المسلمين .....	٥٣٢	<u>ارهاص</u> :
الارض والسماء معك كما هو معى .....	٣٣٩, ٢٦٨, ٢٣٩	وارهاص لمحقيقة تحصل بعد السلوك التام .....
اذا زلزلت الارض .....	٦١٨	<u>أرنى</u> : ارنى زلزلة الساعة .....
اشرقت الارض بنور ربها .....	٤٨٦	رب ارنى آية من السماء .....
الم تر انا أنأتى الارض ننقصها من اطرافها .....	٢٥٠	رب ارنى زلزلة الساعة .....
ان السموات والارض كانتا رتقا ففتقنهما .....	٢٥٣, ٤٨	رب ارنى كيف تحي الموتى .....
انا نثرت الارض ناكلها من اطرافها .....	٣٥٤, ٣٣٣	<u>اروم</u> : انى مع الرسول اقوم واروم ما يروم .....
انت لىن وارضك لينة .....	٦٠٠	<u>أرى</u> : ارى رضوانه .....
انى ارى الرحمن حل غضبه على الارض .....	٣٣٦	اسمع وارى .....
انى جاعل في الارض .....	٦٠	انى ارى الملائكة الشداد .....
حل غضبه على الارض .....	٣٥٨	انى ارى .....
ضاقت الارض بما رحبت .....	٣٣٢	انى معك اسمع وارى .....
فا كتب وليطبع وليرسل في الارض .....	٣٥	انى معكم اسمع وارى .....
لا تفسدوا في الارض .....	٦١٠, ٥٩٤, ٥٩٥	انى معكما اسمع وازى .....

٢٠٤	..... انَّبني معكم اسمع وارى
٣٨٢	..... وانى ارى بعض المصائب تنزل
٨٠	..... يا عبد القادر انى معك اسمع وارى
٢٥٠	..... يا عبدى لا تخف انى اسمع وارى
٦٤٦	..... ٦٤٣ <u>أرى</u> : اجزّ الاثيم وارىه الجحيم
٣٢٨	..... ارى قومًا جلالًا
٣٢٣	..... اريك بركات من كل طرف
٥٨٨	..... ٥٤٤ , ٥٦٤ اريك زلزلة الساعة
٤١٣	..... اريك ما اريك ومن عجائب ما يرضيك
٥٨٢	..... اريك ما يرضيك
٦٩٠	..... ٦٨٤ ساريكم آياتى فلا تستعجلون
١٣٠	..... ساريهم آية من انفسهم
١٩٥	..... يا عيسى ساريك آياتى الكبرى
٦١٦	..... ٣٩٠ , ٣٦٦ <u>أرىح</u> : ارىح ولا اجيحك
٥٩٠	..... ارىح ولا اجيحك واخرج منك قوما
٥٣٤	..... <u>أريد</u> : اريد الخير
٣٨٣	..... اريد ان اتخلص
٣٨٣	..... اريد ان اخلص
٥١٣	..... اريد ما تريدون
٣٣١	..... <u>ازمنة</u> : ان سلسلة الازمنة ختمت على زماننا
١٦٣	..... <u>ازواج</u> : يأتى عليك زمان مختلف بازواج مختلفة
٤٥٣	..... <u>ازهى</u> : امد واليلة ازهى الليالى
٣٣١	..... <u>الاسباب</u> : انى مع الاسباب آتيك بغتة
٤٠٥	..... مفتحة لهم الاسباب
٣٣٣	..... <u>استبان</u> : واستبان سبيل المجرمين
	<u>استجار</u> :
٥٨١	..... ٥٦٩ وان احد من المشركين استجارك فاجر
١٣٥	..... <u>استجب</u> : استجبنى يارب استجبنى
٦٠٠	..... ١٦٦ , ١٩٢ ادعونى استجب لكم
٥٤٢	..... استجب فى هذه الليلة كل ما دعوت
٢٥٢	..... ٤٣ <u>استحذوا</u> : وقيل استحذوا فلا تستحذون
٣٥٦	..... ٣٨٣ , ٣٦٣ , ٣٥٥ , ٣٣٤ , ٢٤٠ , ٢٣٩ , ٢١٦ <u>استخلف</u> : اردت ان استخلف فخلقت آدم
٦٥٥	..... <u>استضعفوا</u> : واستضعفوا بناء هول
٤٣٢	..... ٤٥ <u>استعينوا</u> : واستعينوا بالصبر والصلوة
٤١١	..... <u>استغفر</u> : قال ساستغفر لك ربى انه كان نبى حقيقًا
١٨١	..... واستغفر لهم
٢١٨	..... ٨٠ <u>استغلاظ</u> : كزرع اخرج شطأه فأزره فاستغلاظ
١٣٥	..... <u>استغيث</u> : برحمتك استغيث يا حى يا قيوم يا معين
٣٠١	..... يا حى يا قيوم برحمتك استغيث
٣٩٩	..... <u>استكبار</u> : إلا الذين علوا باستكبار
	<u>أسف</u> :
٣٢٢	..... فالأسف كل الأسف ان اكثر الناس لا يعلمون
١٤٢	..... <u>استقم</u> : فاستقم كما امرت
٦٤٣	..... <u>استوت</u> : واستوت على الجودى
٦٥	..... <u>استيقنتها</u> : واستيقنتها انفسهم
٩٣	..... ومجدوا بها واستيقنتها انفسهم ظلماً وعلوًا
٣٨٦	..... <u>اسجدى</u> : يا اقبال اسجدى معه والطير
٩١	..... اسد الله
٣١٦	..... <u>اسر ار</u> : فآته اودع اسر ار الاولى الثملى
٢٥١	..... ٢١٨ , ٨٢ لا تحاط اسر ار الاولياء
٣٥١	..... نريد ان نزل عليك اسر ارًا من السماء
٦١٥	..... نزل عليك اسر ارًا من السماء
٢٥٠	..... ٤٠ <u>اسرى</u> : سبحان الذى اسرى بعبده ليلا
٣٠٠	..... <u>اسقط</u> : انى اسقط من الله واصيبه
٤٠٩	..... <u>اسلام</u> : انت منى بمنزلة رحى الاسلام



٥٢٢	<u>اشاء:</u> انى انا الرحمن اقدر ما اشاء .....	٢٢٣	اوحى الى ان الدين هو الاسلام .....
٣٢١	<u>اشار:</u> اشار به الى حقيقة الاضحية .....	٣١٦	كذلك يفعل من ابتداء زمان الاسلام .....
٦٢٤	و ادار اصبعه واشار .....	٣٣١	كما ختمت شهور الاسلام على شهر الضحية ...
	<u>اشارة:</u>	٨١	ومن يبتغ غير الاسلام ديناً لن يقبل منه .....
٣٣١	وفي هذا الاشارة مخفية لاهل الرأى والرؤية .....	٣١٨	هذا هو معنى الاسلام .....
	<u>اشبهه:</u> انت اشد مناسبة بعيسى ابن مريم و اشبهه	٢٥٦	<u>اسم:</u> اسمه عمانوئيل .....
١٥٤	الناس به .....	٤١٨	انا نبشرك بغلام اسمه يحيى .....
٣٣٩	اشجع الناس .....	٣٦٤	انت اسمى الاعلى .....
	<u>اشداء:</u>	٣٩١	بسم الكافى .....
٨١	محمد رسول الله والذين معه اشداء على الكفار ...	٣٩١	بسم الله الغفور الرحيم .....
٣٨٦	<u>اشراق:</u> اشراق العارض بعد اصلاح العارض	٣٩١	بسم الله الشافى .....
٤٨٦	<u>اشرق:</u> اشرفت الارض بنور ربها .....	٣٩١	بسم الله الكافى .....
٦٥٥	<u>اشعث:</u> رب اشعث اغبر لو اقسم على الله لابرة	٣٩١	بسم الله البز الرحيم .....
٥٨١	<u>اشف:</u> اشفى من لدنك وارحمى .....	٣٩١	بسم الله البز الكريم .....
٥٦٢	رب اشف زوجتى هذه واجعل لها بركات .....	٤٨	ويرضى عنك ربك ويتم اسمك .....
	رب اشف زوجتى هذه واجعل لها بركات فى السماء وفى	٣٣٩	يا احمد يتم اسمك ولا يتم اسمى .....
٥٦٢	الارض .....	٣٣٨	يا ارض ابلى ماءك وياسماء اقلعى .....
٣٩١	ياولى اشفى .....	٦٣١	<u>اسمع:</u> اسمع وارى .....
٣٣٩١	<u>اشكر:</u> اشكر نعمتى رثيت خديجتى .....	٢٨٩	انى معكم اسمع وارى .....
٣٣٠	فاشكروا الله الذى تذكركم .....	٢٨٩	انى معكم اسمع وارى .....
٣٢١	<u>اشير:</u> وقد اشير الى هذا السر المكتوم .....	٣٨٢	وانى ارى بعض البصائب تنزل .....
٢٥٢	<u>اصاب:</u> وما اصابك فمن الله .....	٨٠	يا عبد القادر انى معك اسمع وارى .....
٣١٤	<u>اصبا:</u> وكل من اصابه لرضى رب الخليقة .....	٢٥٠	يا عبدى لا تخف انى اسمع وارى .....
٣٩٣	<u>اصبحوا:</u> فاصبحوا فى دارهم جاثمين .....	٦٢	<u>اسكن:</u> يا آدم اسكن انت وزوجك الجنة .....
١١٢	<u>اصبر:</u> اصبر سنفرغ يا مرزا .....	٦٢	يا احمد اسكن انت وزوجك الجنة .....
٢٩٩	اصبر ملياً ساهب لك غلاماً زكياً .....	٦٢	يا مريم اسكن انت وزوجك الجنة .....
٣٩٣	فاصبر حتى ياتى الله بامرأه .....	٣٢٩	<u>اسهر:</u> اسهر وانام .....
٣٥٠	فاصبر حتى ياتيك امرنا .....		<u>اسلم:</u>
		٣١٨	والمسلم من اسلم وجهه لله رب العالمين .....

فاصبر على جور الجائرين .....	٢١٣	<u>اصلحوا:</u>
فاصبر كما صبر اولوا العزم .....	٣٦٥ ، ٢٥٢	الذين تابوا واصلحوا اولئك اتوب عليهم .....
واصبر على ما يقولون .....	٦١٠ ، ٤٣	توبوا واصلحوا الى الله توجهوا .....
الفتنة ههنا فاصبر كما صبر اولوا العزم ..	٣٦٥ ، ٩١ ، ٤٤	<u>أَصْلِحْ:</u> اصل و اصوم .....
<u>اصبغ:</u> وادار اصبعه و اشار .....	٦٢٤ ، ٣٢٠	<u>اصنع:</u> اصنع الفلك باعيننا ووحينا .....
<u>اصح:</u> اصح زوجتي .....	٣٤٤	واصنع الفلك باعيننا ووحينا .....
رب اصح زوجتي هذه .....	٢٩٩	<u>اصول:</u> على اصوله القديم .....
<u>اصحاب:</u>		<u>اصوم:</u> اصلي و اصوم .....
اصحاب الصفة وما ادراك ما اصحاب الصفة ..	٢١٥ ، ٣٥	افطر و اصوم .....
المرتر كيف فعل ربك باصحاب القبيل	٥٣٥ ، ٣٩١ ، ٣٣٩ ، ٣٢٨	<u>اصيب:</u> اخطي و اصيب .....
امر حسبتم ان اصحاب الكهف والرقيم كانوا من		<u>اضاحي:</u> وظنني ان الاضاحي في شريعتنا الغراء ..
آياتنا عجباً .....	٣٣١ ، ٩٣	<u>اضحي:</u> واضحي الاسلام يسبب ويغيب .....
<u>اصدع:</u> فاصدع بما تؤمر و اعرض عن الجاهلين	٢٥٠ ، ٦٩	<u>اضع:</u> وسبقت لي ان اضع الحرب .....
فاصدع بما تؤمر ولا تخف السنة الجاهلين .....	٢٥٨	<u>اطال:</u> اطال الله بقاءك .....
<u>اصرف:</u> اصرف عنك سوء الاقدار .....	٦٥٩	<u>اطائب:</u>
اللهم اصرف سوء هذا الرؤيا عني .....	٣٤١	وترى الاطائب من الاطعمة منتهى طريهم .....
<u>اصطفاء:</u> وقت الابتلاء و وقت الصطفاء .....	٢٥٢	<u>اطلب:</u> انا الرحمن فاطلبنى تجدني .....
<u>اصطفينا:</u> اجتبنيناهم و اصطفيناهم .....	٩٣	اني انا الوجود فاطلبنى تجدني .....
<u>اصفياً:</u> و به يكمل سائر مراحل الصديقين		<u>اطعموا:</u>
والاصفياً .....	٣١٩	يا ايها النبي اطعموا الجائع والمعتر .....
<u>اصل:</u> اصلها ثابت وفرعها في السماء .....	٥١	<u>اطلع:</u> اطلع الله على هبته و غمته .....
والاصل ضخمة الروح يا اولي الابصار .....	٣٣١	<u>أَطْلِعُ:</u> او قد لي يا هامان لعلني اطلع على الله موسى ..
<u>اصلاح:</u> اشراق العارض بعد اصلاح العارض	٣٨٦	<u>اطمن:</u> واطمن القلوب بقولي وقوله .....
ولا يصلح شيء قبل اصلاحه .....	٤٣	<u>اظلم:</u> ومن اظلم ممن افترى على الله كذباً .....
<u>اصلح:</u> رب اصلح امة محمد .....	٣٢	<u>الاعادي:</u> فسيحان الذي اخزي الاعادي .....
اصلح بيتي وبين اخواني .....	٦٨٨	<u>اعان:</u> واعانه عليه قوم آخرون .....
اصلح بيتي وبين اخوتي .....	٦٨٨	<u>اعبد:</u> اني انا الله فاعبدني ولا تنسني .....
اصلح الله امرى كله .....	٢٢٠	اني انا الله فاعبدني ولا تستعن من غيري .....

٥٨١	انى اعلم من الله ما لا تعلمون.....	٥٢٠	<u>اعجاز</u> : اعجاز المسيح.....
٢١٦	واعلم ان العاقبة للمتقين.....	١٩٣	<u>اعجب</u> : قل هو الله اعجب العجيبين.....
٦٩	واعلموا ان الله يحيى الارض بعد موتها.....	٦٤٢	اعجبنى موتكم.....
٢٥٢	<u>اعلون</u> : وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين ٢٣٥، ٢٥٢	٦٦٩	أعجبتم ان تموتوا.....
٦٦١	<u>اعلى</u> : انك انت الاعلى..... ٢٣٥، ٦٦١	٣١	<u>اعداء</u> : اقتل الؤفقا من اعداء الدين..... ٣١
٤٤٢	انى اناربك الاعلى..... ٤٤٢	٣٩٣	الفوق معك والتحت مع اعدائك.....
	لا تحزن انك انت الاعلى.....	٤٠١	لا تنقطع الاعداء الاموت احد منهم.....
٢٥٣	لا تخف انك انت الاعلى..... ١٢، ٩٣، ٢٥٣	٣٤٦	ومرقت اعدائك واعدائى.....
٤٥٥	نزل ملك من الملائكة وهو اعلى الملائكة..... ٤٥٥	٢٥٦	ومرقت الاعداء كل ممزق.....
٢٥٦	وبعزتي وجلالى انك انت الاعلى..... ٢٥٦	٤٢١	<u>اعدلوا</u> : اعدلوا هو اقرب للتعوى..... ٤٢١
٩١	<u>الاعمال</u> : مقام لا تترقى العبد فيه بسعى الاعمال ٩١	٢٥٠	<u>اعرض</u> : فاصدع بما تؤمر واعرض عن الجاهلين ٦٩، ٢٥٠
٣٣١	<u>اعمل</u> : اعلم ما شئت فاني قد غفرت لك..... ٩٣، ٣٣١	٤٥	يا ابراهيم اعرض عن هذا..... ٤٥
٣٤٤	اعملوا ما شئتم انى غفرت لكم..... ٣٤٤	٣٦٤	فاعرضوا وقالوا كذاب اشر..... ٣٦٤، ٣٥٣
٣٢	وقل اعملوا على مكانتكم..... ٣٢	٦٨٥	<u>اعرف</u> : يا نبى الله كنت لا اعرفك..... ٦٨٥
٢٢٣	<u>الاعمى</u> : الهب من ربى انهم كلهم كالا عمى..... ٢٢٣	٣٣١	واعرفونى واطيعونى..... ٣٣١
١٩٠	واوحى الى بانى غالب على كل خصيم اعمى..... ١٩٠	٤٠٩	<u>اعرف</u> : احببت ان اعرف..... ٤٠٩
٣٣٢	<u>اعوان</u> : اتقوا عذاب الله ايها الاعوان..... ٣٣٢	٣٦٦	<u>اعزاز</u> : كهل الله اعزازك..... ٣٦٦
٢٥٦	<u>اعوذ</u> : قل اعوذ برب الفلق من شر ما خلق..... ٢٥٦	٣٢٦	<u>اعطى</u> : اعطيت صفة الافناء والاحياء..... ٣٢٦
٣٢٨	<u>اعيد</u> : وفى الاخرى شربة اعيد بها حيات القلوب ٣٢٨	٣٨٢	اعطيتك كل النعيم..... ٣٨٢
	<u>اعين</u> : اذا عزم فتوكل على الله واصنع الفلك باعيننا	٣٨٢	اعطيتكم كل النعيم..... ٣٨٢
١٣٤	ووحينا..... ١٣٤	٣٤٩	اعطيتم كل النعيم..... ٣٤٩
٣٥٨	اصنع الفلك باعيننا ووحينا..... ١٩٣، ٣٥٨	٦٥١	ان الله من عليكم واعطيك ما اعطيك..... ٦٥١
٥٣١	انك باعيننا سميتك المتوكل..... ١٦٣، ٥٣١	٣٣٣	انا اعطيتك الكوثر..... ٢٥٣، ٣٣٣
٦٠٦	انك باعيننا..... ٣٢، ٣٣، ٦٠٦	٥٣٩	انى الوم من يلوم واعطيك ما يدوم..... ٥٣٩
٢١٥	ترى اعينهم تفيض من الدمع..... ٣٦، ٢١٥	١٩	فاعطاني تفسير كتاب الله العلام..... ١٩
١٦٥	ذاك فضل الله وفى اعينكم عجب..... ١٦٥	٦٥١	من عليكم ربكم اعطيك ما اعطيك..... ٦٥١
٣٣٩	واصنع الفلك باعيننا ووحينا..... ٣٣٩	٦٩٨	واعطيك ما يدوم..... ٢٢٤، ٦١٥، ٥٣٨، ٣٦٦، ٣٢٩، ٦٩٨
٦٩٢	<u>اعين</u> : اعينناك..... ٦٩١، ٦٩٢	٥٨١	<u>اعلم</u> : اعلم من الله ما لا تعلمون..... ٥٨١

٦٤٢ ..... ويل لك وإفلاكك

٥٤٦ ..... الإفلاك: لولاك لما خلقت الأفلاك

١٠٣ ..... أفلا: أفلا يتنبرون امرك

٥٣٥ ..... قل ان الله عزيز ذو الاقترار افلا تؤمنون .....  
ولقد لبثت فيكم عمرا من قبله افلا تعقلون .....

٣٣٨، ٢١٤، ٤٨

٤١١ ..... أفلق: قد افلق من ذكأها وقد خاب من دشأها .

٤٠٥ ..... أفمن: أفمن يجيب المضطر اذا دعاه .....

٣٢٨ ..... أفناء: فأس للافناء .....

٦٠٠، ٥٨٨، ٢٤٦، ٢٤٥، ٢٦١ ..... أفواج: انى مع الافواج أتيتك بغتة

٥٣٠ ..... اذا جاء أفواج وسم من السماء .....

٣٤١ ..... ورأيت الناس يدخلون في دين الله أفواجا .....

١٦٥، ٣٢ ..... أفواههم: يريدون ان يطفئوا نور الله بأفواههم

٢٨٣ ..... أفوض: وافوض امرى الى الله .....

٣٣١ ..... أفهبوا: أفهبوا سر هذه الحقيقة .....

٤٥٩ ..... أفئدة: واجعل افئدة كثيرة من الناس تهوى الى

٣١٦ ..... أقاطيع: تذب اقاطيع من الغنم .....

٢٥٥ ..... أقبال: انظر الى يوسف واقباله .....

٣٢٤ ..... يستخرج الاقبال الموءود .....

٣٢٣ ..... أقتضى: اقتضى رحم الله نور السماء .....

١٨٦ ..... أقتل: ذرونى اقتل موسى .....

٤٠١ ..... أقتلوا: ايها الكفار اقتلوا الفجار .....

٤٢٣ ..... أقدام: وضعنا الناس تحت اقدامك .....

٥٢٢ ..... أقدر: انى انا الرحمن اقدر ما اشاء .....

٤٢١ ..... أقرب: اعدلوا هو اقرب للتقوى .....

٤٣٢ ..... نحن اقرب اليه من جبل الوريد .....

٦٢٤ ..... أقصد: اقصدك واروم .....

٣٦٦ ..... انى مع الرسول اقوم اقصدك واروم .....

٦٣٥ ..... أغرق: اغرقت سفينة الازل .....

٨٨، ٤٩، ٣٢ ..... أغفر: رب اغفر وارحم من السماء .....

٢٨٥، ١٨٩ ..... ربنا اغفر لنا انا كنا خاطئين .....

٦٥٠ ..... أغيظ: ما وفتت موقفا اغيظ من هذا .....

٣٢٥ ..... أفاضة: اعنى دفع الضير و افاضة الخير .....

٣٣٠ ..... وبعث مسيحه لدفع الضير ومهديه لافاضة الخير  
وجعلنى مظهر النبى المهدي احمد اكرم لافاضة الخير

٣٢٥ .....  
.....

٣٢٣ ..... أفانين: افانين آيات .....

٤٢٣ ..... أفاق: سنريهم ايتنا فى الافاق وفى انفسهم ..

٥٩٤، ٢٣٨، ٣١ ..... أفالك: تنزل على كل افالك ائيم .....

٣٣٨، ٣١ ..... أتأتون: افتاتون السحر وانتم تبصرون .....

١٤٢ ..... أفتح: انا الفتاح افتح لك .....

ربنا افتح بيننا و بين قومنا بالحق و انت  
خير الفاتحين .....

٣٢ .....  
.....

٦٦٩ ..... ربنا افتح بيننا وبينهم .....

١ ..... أفتخار: كنتم خير امة اخرجت للناس و افتخاراً  
للمؤمنين .....

٣٣ .....  
.....

٣٦٩، ٣٢ ..... أفتري: ومن اظلم ممن افترى على الله كذبا .....

٢٥١، ٦٩ ..... قل ان افتريته فعلى اجرام شديدين .....

٣٦٩، ٢١٢، ٣٢، ٣٠ ..... قل ان افتريته فعلى اجرامى .....

٣٣٣ ..... أفحام: قد تم الافحام .....

٣٨٩ ..... أفر: انى افر مع اهلى اليك .....

٣٢٣ ..... أفراس: الركوب على الأفراس .....

٣٥٩ ..... أفطر: انى مع الرسول اقوم وافطر واصوم .....

٣١٨، ٣٩٣ ..... افطر واصوم .....

٤١٢ ..... أفعلوا: قل انى امرت لكم فافعلوا ما تؤمرون

٣٦٣، ٣٣٠، ٩٣ ..... أفك: وقالوا ان هو الا فاك افترى .....

٣٣٨	أقلعي: يا أرض ابلعي ماءك ويا سماء أقلعي .....	٣٣٨	الا ان نصر الله قريب .....
٢٥٣	أقم: اقم الصلوة لذكري .....	٢٥٣	الا انها فتنة من الله ليحب حبا جما .....
٦٦٥	أقوم: اني مع الرسول اقوم .....	٦٦٥	الا انهم هم السفهاء .....
٣٥٥	فإني مع الرسول اقوم .....	٣٥٥	الا انهم هم المفسدون .....
٣٢٦	أقيم: اقيم به امر التدين والانتحال .....	٣٢٦	من ذا الذي يشفع عنده الا بذنه .....
٣٥	أكتب: فاكتب واليطبخ وليرسل في الارض ..	٣٥	الا الذين علوا باستكبار .....
	أكتسأء:		الا الذين علوا من استكبار .....
٣٢٢	ما ترى عملهم في يومهم هذا الا اكتسأء الناعمات	٣٢٢	الا الذين آمنوا ولم يلبسوا ايمانهم بظلم .....
٦٢٠	أكرمهم: اكرمك بعد توهينك .....	٦٢٠	ما ترى عملهم في يومهم هذا الا اكتسأء الناعمات
٣٣٨	ساكرمك اكراما حسنا .....	٣٣٨	الا نصر الله قريب .....
٦٥٨	ساكرمك اكراما عجباً .....	٦٥٨	الا امر يستهزء بك وبرسولك .....
٣٢٤	سيكرمك الله اكراما عجباً .....	٣٢٤	الحق: إنكم الآخرون منهم الحقتم بهم بفضل من
٣٥٨	أكرمهم: امر من الله العزيز الاكرم .....	٣٣١	الله والرحمة .....
٣٥٦	خلق آدم فاكرمه .....	٦٣١	رب توفي مسلماً والحقني بالصالحين .....
٦٥٦	إكرامهم: اكرم الله اكراما عجباً .....	٤٨٢	الذي: الحمد لله الذي ايد الحق بآياته .....
٦٤٨	اكرام تسع به الموتى .....	٣٦٥	واذ يمكربك الذي كفر .....
٥٦٨	اكرام مع الانعام .....	١٦٣	الحمد لله الذي اذهب عني الحزن .....
٥٤٦	اني مع الاكرام .....	٣٥٣	الله الذي جعلك المسيح ابن مريم .....
٦١٦	سنجيك سنعليك ساكرمك اكراما عجباً .....	٨٢	أمشي: هو الذي امشاكم في كل حال .....
٣٢٤	سيكرم الله اكراما عجباً .....	٦٤٣	أنت: انت الذي طار الى روحه .....
٤٠١	شرفنا باكرام منا .....	٣٦٦	انت الشيخ المسيح الذي لا يضاع وقته .....
٦٥٢	يكرمك الله اكراما عجبياً .....		انت الشيخ المسيح و اني معك ومع انصارك
٣٣٢	أكل: الذين اكلوا اعمارهم في ابتغاء الدنيا ..	٣٥٠	وانت اسمي الاعلى .....
٣٦٤	أكهل: اكهل الله كل مقصدي .....	٣٦٤	انت القائم على نفسه .....
٢٣٨	اليوم اكملت لكم دينكم .....	٣٥٠	انت المسيح الذي لا يضاع وقته .....
٨٣	الا: الا ان اولياء الله لا خوف عليهم ولا هم يحزنون	٢٥٤	انت عيسى الذي لا يضاع وقته .....
٨٠	الا ان حزب الله هم الغالبون .....	٣٥٦	الذي: اهذ الذي بعث الله .....
٣٣٤	الا ان روح الله قريب .....	٦٣٤	أتقنظ من رحمة الله الذي يريكم في الارحام ..

٣٥٤	قل يوحى الى انما الهكم اله واحد.....	٤٣٣	من هذه البرض الذى هو سارى.....
٣٩٥	انما الهكم اله واحد.....	٤٣٤	و تمت كلمة ربك هذا الذى كنتم به تستعجلون.....
٣٥	لا اله الا الله.....	٤٣٥	واما نرينك بعض الذى نعدهم او نتوفينك.....
٦١١	لعل اطلع على اله موسى.....	٤٣٦	هو الذى اخرج مرغميك فحضر دعواك.....
١٠٩	<u>إِلْهَامٌ</u> : وانبأني بهم قبل وجودهم بالالهام.....	٤٣٧	هو الذى ارسل رسوله بالهدى ودين الحق.....
٦٥٢	فقلت انى ارى الصواب فى تعظيم الالهام.....	٤٣٨	هو الذى ارسل رسوله بالهدى ودين الحق.....
٦٣٩	بارك الله فى الهامك ووحيك ورؤياك.....	٤٣٩	هو الذى ارسل رسوله بالهدى ودين الحق.....
٣١٥	<u>الهِبْتُ</u> : هذا هو الكتاب الذى الهبت حصه.....	٤٤٠	هو الذى ارسل رسوله بالهدى ودين الحق.....
٩١	<u>المر</u> : المر نشرح لك صدرك.....	٤٤١	و تهذيب الاخلاق.....
٣٥٠	المر تر ان الله على كل شىء قدير.....	٤٤٢	يا ايها الناس اعبدوا ربكم الذى خلقكم.....
٥٣٥	المر تر كيف فعل ربك باصحاب الفيل.....	٤٤٣	سبحان الذى اسرى عبده ليلا.....
٣٥٥	المر تر انا نأتى الارض ننقصها من اطرافها.....	٤٤٤	<u>الذيين</u> : والذيين آمنوا ولم يلبسوا ايمانهم بظلم.....
٦٣٨	المر تعلم ان الله على كل شىء قدير.....	٤٤٥	الذيين آمنوا ولم يلبسوا ايمانهم بظلم.....
٩١	المر نجعل لك سهولة فى كل امر.....	٤٤٦	الذيين اعتدوا وامنكم فى السبت.....
٤١١	المر يجعل كيدهم فى تضليل.....	٤٤٧	الذيين تابوا واصلحوا اولئك اتوب عليهم.....
٣٨٥	<u>الْكُنَّا</u> : النالك الحديد.....	٤٤٨	الذيين يبايعونك انما يبايعون الله.....
٦٢٦	انا النالك الحديد.....	٤٤٩	ان الذين يبايعونك انما يبايعون الله.....
٣٩٣	<u>الْوَمْرُ</u> : والومر من يلوم.....	٤٥٠	الذيين يذكرون الله قياما وقعودا.....
٦٦٥	انى مع الرسول اقوم والومر من يلوم.....	٤٥١	ان الذين يصدون عن سبيل الله سينالهم.....
٣٩٣	ومن يلومه الومر.....	٤٥٢	غضب من ربهم.....
	<u>أَلَيْسَ</u> :	٤٥٣	<u>السَّت</u> : الست بربكم قالوا بلى.....
٥٥٢	اليس الله بكاف عبدا.....	٤٥٤	<u>السِّنَّة</u> : ولا تخف السنة الجاهلين.....
٢١٨	اليس الله عليما بالشاكرين.....	٤٥٥	<u>الْقِي</u> : ولو القى معاذيره.....
٣٣٠	اليس سيل الشر قد بلغ انتهاء.....	٤٥٦	وألقي به الرعب العظيم.....
٣٣٩	اليس هذا بالحق.....	٤٥٧	<u>أَلْقَيْت</u> : والقيت عليك محبة منى.....
٣٣٠	اليس هذا الوقت وقت رحم الله على العباد.....	٤٥٨	<u>اله</u> : او قدلى ياها مان لعل اطلع على اله موسى.....
٣٣١	<u>اليه</u> : اليه يصعد الكلم الطيب.....	٤٥٩	قل انما انا بشر مثلكم يوحى الى انما الهكم اله واحد.....
٣٣١	<u>أمر</u> : امر تستلهم من خرج.....		

٤٣	امر تسئلهم من خرج فهم من مغرم مثقلون .....
٥٦١	امر حسبتم ان اصحاب الكهف والرقيم . ٩٣ ، ٣٣١ ، ٥٦١
٣٦٤	امر يقولون نحن جميع منتصر .....
٦٩٠	<u>أُمَّأُ</u> : اما السائل فلا تنهر .....
٥٥٨	واما ما ينفع الناس فيكم في الارض .. ١٢ ، ٣٩٩ ، ٥٥٨
٥٥٣	واما بنعمة ربك فحدث .....
٥٣١	<u>إِئْمًا</u> : اما نرينك بعض الذي نعدهم او نتوفينك .....
٣٣٩	واما نرينك بعض الذي نعدهم او نتوفينك ٣٣ ، ٣٣٩
٥٦١، ٥٣٩	.....
٤١٣	اما تزين احدا منهم .....
٣٠٨	اما نرينك بعض الذي نعدهم .....
٤٣١	<u>إِمَامٌ</u> : انت امام مبارك .....
٣٣٩	الامام خير الانام .....
٤٥٣	يا ايها العوام اتبعوا الامام .....
٢٥٨	اني جاعلك للناس اماما .....
٣٨٠	اني معك يا امام رفيع القدر .....
	<u>أَمَام</u>
٣٩٠	انه كريم مشى امامك وعادى من عادى ٣١٤ ، ٣٥٤ ، ٣٩٠
	<u>امتنازوا:</u>
٦٠٣	وامتنازوا اليوم ايها المجرمون ٢٩٤ ، ٣٥٩ ، ٣٩٢ ، ٥٥٢ ، ٦٠٣
٣٣٩	<u>امتنا</u> : انا امتنا اربعة عشر دوابا .....
٤٦١	امتني في المحبة والوداد .....
٤٠٩	<u>امة</u> : انت مئى يا امة الرحمن .....
٤٣٣	<u>امثال</u> : امثال الرحمة اول الذكر و آخر الذكر .....
٤٥٣	<u>أَمِدُّوا</u> : امد واليلة ازهى الليالى .....
٣٢٠	<u>الامر</u> : بلغ الامر بقدر الكفاية .....
١٥٦	قل لو كان الامر من عند غير الله .....
٢٠٤	لله الامر من قبل ومن بعد .....
٤٣٣	<u>امر</u> : اتى امر الله فلا تستعجلوه .....
٤٣٣	احسن الله امرى .....
٣٢	اذا جاء نصر الله والفتح وانتهى امر الزمان بينا .
٣٢٦	اقيم به امر التدين والانتحال .....
٣٥٨	امر من السماء .....
٢٥٥	امر من لدنا انا كنا فاعلين .....
٣٥٨	امر من الله العزيز الاكرم .....
١٨٠	انما امرك اذا اردت لشيء ان تقول له كن فيكون
٣٨٣	سا جعل لك سهولة في امرك .....
٨٣	قل اتى امر الله فلا تستعجلوه .....
٦١٥	وكان امر الله مفعولاً .....
٣٨٣	كل امر مبدل .....
٩٣	مبارك ومبارك وكل امر مبارك يجعل فيه .....
	والله غالب على امره ولكن اكثر الناس لا يعلمون
٣٢٤	.....
٦٠٥	وانتهى امر الزمان بينا .....
٦١٣	وكان امر امقضيأ .....
٣٦٦	ياتى قمر الانبياء وامرك يتأتى ١٨٩ ، ١٩١ ، ٢٥٣ ، ٢٥٥ ، ٣٥٣ ، ٣٦٦
٣٥٨	يريدون ان لا يتم امرك .....
١٨٠	ياتيك قمر الانبياء وامر يتأتى .....
١٨٣	ياتى قمر الانبياء وامرك يتأتى .....
٢١٨	ياتيك قمر الانبياء وامرك يتأتى .....
٥٣٥	وما ازيد لكم من امرى .....
٣٢٦	<u>أَمِرْتُ</u> : امرت ان اقتل خنازير .....
٥٣٨	امرت نافذا .....
٣٢٤	امرت ان املأ بيوت المؤمنين .....
٣٤٨	انى امرت لكم .....

٢١٢	قل ان افتريتته فعلى اجرامى	٢٦٣	انى امرت من الرحمن فاتونى اجمعين
٤٥٦	ان تَوَلَّى تَوَلَّى	٢٣٨, ٣٩	قل انى امرت وانا اول المؤمنين
٢٥٥	ان استجار تك فاجرها	١٩٣	وامرت من الله وانا اول المؤمنين
٣٤٤	ان شاء الله آمينين	٦٩٣	أَمَرَ: امره الله على خلاف التوقع
٦٨٩	وان شكرتم لازدينكم	٥١٨	الامراض: ينجي الناس من الامراض
٦١٢	وان عدتم عدنا	٥٤٤, ٣٥٨, ٣٩٣, ٣٥٣, ٣١٣	الامراض تشاع والنفوس تضاع
٢٢٢	ان كنتم فى ريب مما ايدنا عبدنا	٨٣	امراض الناس وبركاته
٣٨٩	ان كنتم فى ريب مما نزلنا على عبدنا	١٣٦	وامراضاً غريبةً
١٩٣	وان من شىء الا عندنا خزائنه	٦٣٣	الامرأة: ان هذا امرأة جميلة
٣٦٣	ان هذا الاسحريوثر	١٣١, ١١٨	ايتمها البرءة تونى تونى فان البلاء على عقبك
٦٠٢	ان هذا الاقول البشر	٥٤٨	ويل لهذه الامراء وبعليها
٦٩	ان هذا المكر مكر تموة فى المدينة	٥٦٣	تكفيك هذه الامرأة
٤٥١	وان هذان لساحران يريدان ان يخرجاكم	٣٥٦	الامراء: انى مع الامراء آتيك بغتة
	ان يك كاذبا فعليه كذبه وان يك صادقا يصبكم بعض	٨٢	امشأكم: هو الذى امشأكم فى كل حال
٤٨٣	الذى يعدكم	٣٦	املوا: املوا
٩٨	ان يمسسك بصر فلا كاشف له الا هو	٤١٢	أَمَمٌ: امم سمنبتعهم
٥٣٥	انفقوا فى سبيل الله ان كنتم مسلمين		تالله لقد ارسلنا الى امم من قبلك فزين لهم الشيطان
٨٣	وان تعدوا نعمة الله لا تحصوها	٦٩	امم حق عليهم العذاب
٦١١	وان يتخذونك الازوا	٣٣٩, ٢١٣, ١٦٥	امم يسرنا لهم الهدى
٦٦٩	أَنْ: أَعَجِبْتُمْ ان تموتوا	٣٣٩, ١٦٥	الآمن: اولئك لهم الامن وهم مهتدون
	عسى الله ان يجعل بينكم وبين الذين عاديتم	٣٦٣, ٣٥١	أَمَنًا: ونبدللك من بعد خوفك امنا
٣٦٩	مودة	١٨٩	أَمَنُوا: الا الذين آمنوا و عملوا الصالحات
٤٠	عسى ربكم ان يرحم عليكم	٣٠٨	آمِنِينَ: فادخلوا الجنة ان شاء الله آمنين
٣٦٦	ما انت ان تترك الشيطان قبل ان تغلبه	٨٣	أمور: يسر نالك الامور
٥٢٨	ما كان لنفس ان تموت الا باذن الله	٦٠٠, ٥٩٥	أمة: كنتم خيرة امة اخرجت للناس
٣١	أَنى: يقولون انى لك هذا	٢١٢	رب اصلح امة محمد
٣١	انى لك هذا	٢١٣, ٣٢	إن: ان احد من المشركين استجارك فاجره
	إن:	٥٨١, ٥٦٩	
٢٣٣	إن الدين هو الاسلام وان الرسول هو المصطفى		



إِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوْا وَالَّذِينَ هُمْ مُحْسِنُونَ.....	٢٤٦ , ٢٤٥
٢٤٣ , ٢٥١ , ٢٦٨ , ٢٩٢ , ٢٩٤ , ٣٣٣ , ٣٦٦ , ٣٦٨ , ٣٩٠ , ٥٥٢ , ٦٠٣	
إِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوْا وَالَّذِينَ هُمْ يُحْسِنُونَ الْحَسَنَى	٥٥٢
.....	٤٣٤
٣١٠ , ٣٥٣ , ٣٦٨ , ٣٤٣	
ان الله مع الذين اتقوا وان الله مع المحسنين.....	٤٨٢
ان الله مع الذين هم يتقون.....	٣٣٠ , ٦٣
٥٥٥	
ان الله مع الصادقين.....	٦٥١
٦٤١	
ان الله مع عباده يوسف.....	٢١٣ , ١٩٣
٣٢٤	
ان الله معك.....	٢٩٢
٢٥٩	
ان الله معنا.....	٢١٤ , ٤٨
٤٠١	
ان الله معي في كل حال.....	٣٣٨ , ٣٣٨ , ٣٣١
٤٠٩	
ان الله معين على كل شيء.....	١٢٣
٣٤٣	
ان الله منّ عليكم واعطيك ما اعطيك.....	٤٢٩
٦٥١	
ان الله موهن كيد الكافرين.....	٤٥٥
٢٨١	
ان الله يجزي المتصدقين.....	٣٤٤
٦٣٨	
ان الله يحمل كل حمل.....	٣٢٨
٤٢٢ , ٤١٩	
ان الله يذافع عن الذين آمنوا.....	٥٣٣
٤٨٥	
ان الله يقوم ايما قامت.....	٣٤٠
٢٥٩	
ان الله يؤخر اجلاً مسعياً.....	٤٠٨ , ٤٠٦
٤٢٣	
ان المنايا لا تطيش سهامها.....	٥٤٥
٦٣٢	
ان المنايا قد تطيش سهامها.....	٤٣٢
٦٣٣	
ان بطش ربك لشديد.....	٦٣٢
٦٥٠ , ٦٣٥	
ان حى قريب انه قريب مستتر.....	٣٦٨
٣٥٣ , ٣١٠	
ان حى قريب مستتر.....	٣٥٨ , ٢٨٢ , ٢٨١
٣٦٤	
ان خبر رسول الله واقع.....	١٦٥
٤٠٣ , ٤٠٢	
ان ذا العرش يدعوك.....	٢٩٤
٦٣١	
ان ربك فعال لما يريد.....	٣٩٩
٨٣ , ١٣٩ , ١٣٠ , ١٩١ , ٣٥٠ , ٣٥٦	
ان ربك لب المرصاد.....	٣٢٩
٣٥٣	

٣٥٠	وان وعد الله حق	٣٠١	ان ربى رب السموات والارض
٩٨	ان وعد الله لآت	٦٥١	ان ربى سيهدين
٢١٤	قل ان هدى الله هو الهدى وان معى ربى سيهدين	٤٢٩	ان ربى قوى عزيز
٣٦٩	ان هذا الرجل يجوح الدين	٤٠٣	ان ربى كريم قرين
٤٥٥	ان هذا القرآن عرّض على اقوام فما دخل فيهم	٣٥٣	ان ربى لا يضل ولا ينسى
٦٣٢	ان هذا امرأة جميلة	٣٢٨	ان ربى معى الى يوم لحدى من يوم مهدى
٣٦٩	ان يوحى لفصل عظيم	٦٠٥	ان روح الله قريب
٦٥٢	وان الاخفاء معصية عندى ومن سير اللئام	٤٢٥	ان شأنك هو الابر
١٨٣	ان روح الله قريب	٤٢٥	ان صلوتك سكن لهم
٤٠٣	لا تحزن ان الله معنا	٤٢٥	قل ان صلوتى و نسكى و محياى و مماتى لله
٦٣٨	لا تخف ان الله معنا	٥٦٨	رب العالمين
١٨٩	وقالوا انى لك هذا	٦٦٢	ان العذاب مريع ومدور
اجر	انه من يتق الله و يصبر فان الله لا يضيع اجر	٣٦٢	وان عليك رحمتى فى الدنيا والدين
٥٢٩	المحسنين	٦٨٣	ان عيسى وقف عليها
٣٤١	خذوا الرفق الرفق فان الرفق رأس الخيرات	٥٠١	ان فرعون و هامان و جنودهما كانوا خاطئين
٢٢٣	فان المهدي يهدى الى امور لا يهدى اليها غيرة	٣٦٨	ان فضل الله لات
٣٦٩	ان يوحى لفصل عظيم	٣٨٨	ان القرآن كتاب الله كتاب الصادق
٦٣٨	أن: الم تعلم أن الله على كل شىء قدير	١٤٩	ان كيد كن عظيم
٣١٤	أن العابد فى الحقيقة هو الذى ذبح نفسه	٤٨٢	ان مثل عيسى عند الله كمثل آدم
اظهر على ربى آن الصديق والفاروق وعثمان كانوا من	٥٣٤	ان معى ربى سيهدين	٥١٩
اهل الصلاح	٢٢٢	كلا ان معى ربى سيهدين	٢٢٢
اوحى الى آن الدين هو الاسلام و ان الرسول	٢٢٨	ان المسيح الموعود الذى يرقبونه والمهدى	٢٢٨
هو المصطفى	٣٢٢	ان مقامى ابعده من ايدى الغواصين	٣٢٢
بان ربك اوحى لها	٢٣٢	ان الناس كانوا باياتنا يجهلون	٢٣٢
بُيِّنَتْ اَنّ البلاء يردّ على عدوى	٢٣٩	ان النصرارى حولوا الامر	٢٣٩
وعلمت أنّ الصديق اعظم شأننا و ارفع مكانا	٢٥٦	ان النصرارى حولوا الامر ستردها على النصرارى	٢٥٦
أنا: انا الرحمن فاطلبنى تجدنى	٢٥٦	ان نورى قريب	١٤٨
انا الفتاح افتح لك	٣٥٨	ان وعد الله اتى	٣٢٠

٣٦٤	انى انا الله فاخترنى .....	٣٤٦	انا الله ذو البتن .....
٣٥٢	انى انا الله فاعبدنى .....	٢٦٨	انا الله لا اله الا انا .....
٣٦٩	انى انا الله فاعبدنى ولا تنسى .....	٣٥٢	انى انا الله لا اله الا انا .....
٣٥٢	انى انا الله لا اله الا انا .....	٢٣٣	انى انا الودود الكريم .....
٤١٥	انى انا ربك الرحمن ذو العز والسلطان .....	٢١٥	انا اخترتك والقيت عليك محبة منى .....
٣٠٣	انى انا ربك القدير لا مبدل لكلماتى .....	٣٣٠	انا بذك اللازم .....
٢١٩	تموت وانا اراض منك .....	٣٢٨	انا كو كِب يمانى .....
٣٨٠	كتب الله لا غلبين انا ورسلى .....	٣٣٠	انا محييكم .....
٢١٩	وانى انا الرحمن ناصر حزبه .....	١٨٥	انت معى وانا معك ولا يعلمها الا المسترشدون .....
٦٠٥	يا قمر يا شمس انت منى وانا منك .....	٣٣٠	انت معى وانا معك .....
٣٥٥	<u>إِنَّا</u> : اتفرون منى وانا من المجرمين منتقمون ..	٢٣٨	انت معى وانا معك .....
٣٣٤	انا آتيناك الدنيا وخزائن رحمة ربك .....	٣٣٨	انت معى وانا معك .....
٣٥٢	انا آتيناك الكوثر فصل لربك وانحر .....	٣٣٠	انت معى وانا معك .....
٥٩٢	انا اخذناك بعذاب اليم .....	٣٣٠	انت معى وانا معك .....
٥٩٥	انا اخذناك بعذاب اليم .....	٣٣٠	انت معى وانا معك .....
٣٦٨	انا اخرجناك زروعا يا ابراهيم .....	٣٣٠	انت معى وانا معك .....
٣٥٢	انا اذا نزلنا بساحة قوم فساء صباح المنذرين ..	٣٣٠	انت معى وانا معك .....
٣٦٤	انا ارسلنا احمد الى قومه فاعرضوا .....	٣٣٠	انت معى وانا معك .....
٣٥٢	انا ارسلنا اليك شواظا من نار .....	٣٣٠	انت معى وانا معك .....
٥٨٣	انا ارسلنا اليكم رسولا شاهدا عليكم .....	٣٣٠	انت معى وانا معك .....
٥٤٨	انا ارسلنا رسولا شاهدا عليكم كم ارسلنا الى فرعون رسولا .....	٣٣٠	انت معى وانا معك .....
١٣١	انا ارسلنا شاهدا شاهدا ومبشرا ونذيرا .....	٣٣٠	انت معى وانا معك .....
٤٨٢	انا اعتدنا للكافرين سلاسل واغلالا وسعيرا .....	٣٣٠	انت معى وانا معك .....
٥٨٦	انا اعطيناك الكوثر .....	٣٣٠	انت معى وانا معك .....
٦٢٦	انا العال ك الحديد .....	٣٣٠	انت معى وانا معك .....
٣٣٩	انا امتنا اربعة عشر ذوا با .....	٣٣٠	انت معى وانا معك .....
٣٥٢	انا انزلناك برهاننا وكان الله قديرا .....	٣٣٠	انت معى وانا معك .....

٤١٨	..... أنا نبشرك بغلام اسمه يحيى	٣٦٤	..... أنا انزلناك وكان الله قديرا
٣٣	..... أنا نبشرك بغلام حسين	٦٨٢	..... أنا انزلناه على رقيبة من موسى
٤١٣ ، ٤٠٤	..... أنا نبشرك بغلام حلیم	٣٨٣	..... أنا انزلناه في ليلة القدر
٦٢١	..... أنا نبشرك بغلام مظهر الحق والعلی	٥٣٥	..... أنا انزلناه في ليلة القدر أنا كنا منزلين
٥٤٣	..... أنا نبشرك بغلام نافلة لك	٣٣٤ ، ٣٣٠ ، ٦٦	..... أنا انزلناه قريبا من القادیان
٥٥٣	..... أنا نبشرك بغلام نافلة لك نافلة من عندي	٣٨٣	..... أنا انزلناه للمسيح الموعود
١٤٨	..... أنا نجد الوارثين في كل عام يتزايدون	٢٩٤	..... أنا تجالدا فانقطع العدو واسبابه
٣٥٤ ، ٣٣٨ ، ٣٣٣	..... أنا نرث الارض ناكلها من اطرافها	١٩٦ ، ١٩٣	..... أنا جعلناك المسيح ابن مريم
١٣٣	..... أنا نرده اليك تفضلا عليك	١٨٩	..... أنا خلقنا الانسان في يوم موعود
٢٠٦	..... أنا نرى تقلب وجهك في السماء	١٣٠	..... أنا ارادوها اليك
٣٥٣	..... أنا نريد ان نعزك ونحفظك	٢١٤	..... أنا زوجنا كها
٦٣٥	..... أنا نرينك بعض الذي نعدهم	٢١٦	..... أنا سنريهم آية من آياتنا
٣٥٣	..... أنا نعلم الامر وانا العالمون	٢٦٨	..... أنا سننذر العالم كله
٢٥٦ ، ٢٣٥ ، ٢٣٠	..... أنا نكشف السر عن ساقه	٦٠٠	..... أنا عفونا عنك
٥٤٨	..... تأله لقد اترك الله علينا وان كنا لخاطئين	٣٣٣	..... أنا فتحنا عليك ابواب الدنيا
١٨٩ ، ١٤٢	..... ربنا اغفر لنا انا كنا خاطئين	٢٥٣ ، ٢١٨ ، ٨٠ ، ٣٣	..... أنا فتحنا لك فتحا مبينا
٣٥١	..... قالوا ربنا اغفر لنا انا كنا خاطئين	٤٣٥ ، ٦٦٩ ، ٦٠٥ ، ٣٣٩ ، ٢٥٥	
١٨٩ ، ١٤٢	..... ربنا اغفر لنا انا كنا خاطئين	٤٦٣	..... أنا كذالك نجزي المحسنين
٣٦٩	..... وانا نرينك بعض الذي نعدهم وونتوفينك	٣٥٥ ، ٣٥٣ ، ٣٣٨ ، ٢١٢ ، ٣١	..... أنا كفييناك المستهزئين
٣٣	..... <u>انار</u> : انار الله برهانه	٣٦٣ ، ٣٣٨	..... وانا كفييناك المستهزئين
٣٢٩	..... <u>انامر</u> : اسهر وانا م	٥٣٥	..... أنا كنا منزلين
٦٥٣	..... وما كان لاحد ان يضمر من دون يارى الانام	٥٢٤ ، ٥٢٣ ، ٣١٣	..... أنا الله وانا اليه راجعون
١٩٥	..... <u>انبا</u> : وقد انبأني ربّي انني كسفينة النوح	٢٩٩	..... أنا نعلم الامر وانا العالمون
	..... هل انبئكم على من تنزل الشياطين تنزل على كل افاك	٣٣٠ ، ٨٠	..... أنا همييك
٢٢٨	..... ائيم	٢٠٤	..... أنا مقتدرون وانا قادرون
	..... <u>انبئوني</u> :	٣٦٤	..... أنا من الظالمين منتقمون
٨١	..... وانبئوني من مثل هؤلاء ان كنتم صادقين	١٩٨	..... أنا مهلكوا بعلمها كما اهلكنا اباها
٤٨٥	..... <u>انبياء</u> : احماءك كانبيا بني اسرائيل	٣٩٣	..... أنا اتى الارض ننقصها من اطرافها

٣٦٤	انت مدينة العلم .....	٣٦٣	٣٢٠	٢٥٤	٤٠	جری الله فی حلل الانبیاء .....						
٣٦٢	انت مرادی ومعی .....	٣٦٦	٣٥٣	٢٥٥	١٩١	١٨٩	١٨٣	یاتی قمر الانبیاء وامرک یتأتی .....				
	انت معی وانامعک .....	٣٣١						انه خاتم الانبیاء .....				
٣٩٠	٣٨٠	٣٢٢	٣٥٣	٢٥٥	٣٣١	٢٥٥	٢٥٣	٢١٨	٢١٨	٢١٨	٢١٨	یأتیک قمر الانبیاء وامرک یتأتی .....
٣٩٣												<u>أَنْبَتْنَا</u> : انبتنا فیها من کل زوج ٢١٨
٣٥٥												<u>أَنْتِ</u> : انت اسمی الاعلی .....
٢٩٤												انت اشد مناسبة بعیسی ابن مریم .....
٦٦١												انت الذی طار الی روحه .....
٣٥٦	٣٦٤	٣٥٥										انت الشیخ المسیح وانی معک ومع انصارک .....
٢٥٨												انت الشیخ المسیح الذی لا یضاع وقته .....
٤٢٣	٤٢٢	٤١٨										انت القائم علی نفسه .....
٦٦١												انت المسیح الذی لا یضاع وقته .....
٤٢٣												انت امام مبارک .....
٣٩٢	٣٤٣											انت برهان وانت فرقان .....
٥٤١												انت بنا ملحق .....
												انت ترثی فی حجر النبئی .....
٤٢٣	٦١٣	٥٥١	٣٩٢	٣٩٠	٣٥٦	٣٢٢	٣٥٠	٣٣٩				انت ترى کل مصلح وصادق .....
٤٠٩												وانت تسکن قنن الجبال وانی معک فی کل حال .....
٤٢٣												انت سلمان ومعنی یاذا البرکات .....
٤٢٩												انت علی بینة من ربک .....
٤٢٣	٥٢١	٣٩٢	٣٩٠	٣٤٦								انت علی بینة من ربک رحمة من عندنا .....
٦١٣	١٤٤											انت معسی الذی لا یضاع وقته .....
												انت فیهم بمنزلة موسی .....
٥٥١	٣٩٢	٣٩١	٣٤٦	٣٥٦	٣٢٢	٣٥٠	٣٣٩					انت قابل یأتیک وابل .....
٢٩٤												انت لین وارضک لینه .....
٣٥٠												انت مبارک فی الدنیا والاخرة .....
٦٨٦												انت محدث الله .....
٤٢٣	٣٩٢											انت مخلوق من مائنا القدیم وهم من الفشل ..

٢٣٥	وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين..... ٢٣٠	٤١٠	انت منى بمنزلة هارون.....
٤٣٦	<u>أنثى</u> : ليس الذكرا لانتى.....	٤٢٣	انت منى بمنزلتى.....
٣٥٠	<u>أنذر</u> : انذر عشيرتك الاقربين..... ٢١٦	٣٦٤	وانت منى مبدء الامر..... ٣٥٥
٣٦٨	انذر قومك وقل انى نذير مبين..... ٣٥٠	١٤٤	انت منى وسرك سرى وانت مرادى ومعى.....
٤٦١	<u>أنت</u> : انت مكانك.....	٤٠٨	انت منى وانا منك..... ٣٩٣, ٣٨٢, ٥٢١, ٤٠٨
٤١٠	انرتك واخترتك..... ٤٠٩	٣٦٤	انت منى يا ابراهيم.....
٣٥٤	انى انرتك واخترتك..... ٣٣٣	٤٠٩	انت منى يا امة الرحمن.....
٣٥٢	<u>انزل</u> : انا انزلناك برهاننا وكان الله قديرا.....	٥٨	انت وجهه فى حضرتى..... ١٤٤, ١٩٦, ٢١٥
٣٦٤	انا انزلناك وكان الله قديرا.....	٥٥١, ٣٩٢, ٣٣٩, ٣٢٢	
٣٨٣	انا انزلناه فى ليلة القدر.....	٣٥٠	انت وقارة فكيف يتركك.....
٣٣٠	انا انزلناه قريبا من القاديان..... ٦٦	٢٣٩	انت وجهه فى الدنيا و حضرتى.....
٦٤٣	انزل الرحمة على من اشاء.....	٦٦١	انك انت الاعلى.....
٣٩٦	انزل الرحمة على ثلاث العين وعلى الاخرين.....	٤٥	انما انت مذكر.....
٣٣٠	انزل المطر واكمل ابضاعه.....	٤٥	وما انت عليهم بمسيطر.....
٥٣٤	انزل فيها كل رحمة.....	٣٦٤	سبحان الله انت وقارة..... ٣٦٦
٦٩٠	انزلناه على رقيبة من موسى.....	٣١	فبشر وما انت بنعمة ربك بمجنون.....
٤٠٢	انى انزلت معك الجنة.....	٢٥٣	لا تخف انك انت الاعلى..... ١٢, ٩٣
٣٥٤	وبالحق انزلناه وبالحق نزل..... ٣٣٠, ٣٣٤, ٣٥٤	٣٩٣	ما كان الله ليعذبهم وانت فيهم..... ٨٠, ٣٣
٣٥٣	سانزل وان يوحى لفصل عظيم.....	٢٩٣	ما كان الله ان يعذبهم وانت فيهم.....
١٨٩	<u>الانسان</u> : انا خلقنا الانسان فى يوم موعود.....	٦٠٣	وما انت بنعمة ربك بمجنون.....
٦١٨	قال الانسان مالها..... ٥٨٦	٣٥٤	يا احمدى انت مرادى ومعى..... ١٩٦, ٢٥٤, ٣٢٢
	هل اتى على الانسان حين من الدهر لم يكن شيئا	٣٣٠	يا آدم اسكن انت وزوجك الجنة..... ٦٢
٥٩	مذكورا.....	٣٣٨	<u>انتصر</u> : رب انى مظلوم فانتصر.....
٣١٩	يكسى الانسان الكامل حلة الخلافة من الحضرة.....	٦٥١	رب انى مغلوب فانتصر..... ٤٩
١٣٥	<u>انصر</u> : وقلت يا رب يا رب انصر عبدك.....	٤١٥	<u>انتظر</u> : انى موجود فانتظر..... ٤١٣
٣٦٩	انى سانصرك.....	٢١٣	فانتظروا آياتى حتى حين..... ١٦٥
	رب كل شىء خادمك رب فاحفظنى وانصرنى وارحمنى	٣٥٠	فانتظروا الايات حتى حين.....
٦٢٣	.....	٤٢١	<u>انتم</u> : والله اعلم وانتم لاتعلمون.....

انظر: انظر الى يوسف واقباله ..... ١٤٨ ، ١٨٩ ، ٢١٦ ، ٢٥٥	انظر الى يوسف واقباله ..... ١٤٨ ، ١٨٩ ، ٢١٦ ، ٢٥٥
فانظروا الى آثار رحمة الله ..... ٨١	فانظروا الى آثار رحمة الله ..... ٨١
انعام: اكرام مع الانعام ..... ٥٦٨	انعام: اكرام مع الانعام ..... ٥٦٨
والله يريد ان يريك انعامه ..... ٣٤٣	والله يريد ان يريك انعامه ..... ٣٤٣
الانعامات المتواترة ..... ٣٤٣	الانعامات المتواترة ..... ٣٤٣
انعمت: اذكر نعمتي التي انعمت عليك ..... ٨٣	انعمت: اذكر نعمتي التي انعمت عليك ..... ٨٣
شر الذين انعمت عليهم ..... ٥١٣	شر الذين انعمت عليهم ..... ٥١٣
انفاس: انفاس للاحياء ..... ٣٢٨	انفاس: انفاس للاحياء ..... ٣٢٨
انفس: واستيقنتها انفسهم ..... ٦٥	انفس: واستيقنتها انفسهم ..... ٦٥
سنريهم آياتنا في الآفاق وفي انفسهم ..... ٦١٤ ، ٤٢٣	سنريهم آياتنا في الآفاق وفي انفسهم ..... ٦١٤ ، ٤٢٣
ظن المؤمنون بانفسهم خيرا ..... ٢٣٢	ظن المؤمنون بانفسهم خيرا ..... ٢٣٢
لا يهلكوا انفسكم بالريب والعباس ..... ٣٢٢	لا يهلكوا انفسكم بالريب والعباس ..... ٣٢٢
ومجدوا بها واستيقنتها انفسهم ظلماً وعلوا ..... ٩٣	ومجدوا بها واستيقنتها انفسهم ظلماً وعلوا ..... ٩٣
ولكم فيها ما تشتهي انفسكم ..... ٦٤٤	ولكم فيها ما تشتهي انفسكم ..... ٦٤٤
وما كان الله ليغير ما يقوم حتى يغيروا ما بانفسهم ..... ٦٢٠	وما كان الله ليغير ما يقوم حتى يغيروا ما بانفسهم ..... ٦٢٠
انفضوا: ولو كنت فظاً غليظ القلب لانفضوا من حولك ..... ٦٥	انفضوا: ولو كنت فظاً غليظ القلب لانفضوا من حولك ..... ٦٥
انفق: انفقوا في سبيل الله ان كنتم مسلمين ..... ٥٣٥	انفق: انفقوا في سبيل الله ان كنتم مسلمين ..... ٥٣٥
انقض: ..... ٥٣٥	انقض: ..... ٥٣٥
وضعنا عنك وزرك الذي انقض ظهرك ..... ٢٥٣ ، ٤٢٣	وضعنا عنك وزرك الذي انقض ظهرك ..... ٢٥٣ ، ٤٢٣
فاليوم انقض الله ظهورهم ..... ٣٣٢	فاليوم انقض الله ظهورهم ..... ٣٣٢
انقطع: انقطعت الخصومات ..... ٣٢٩	انقطع: انقطعت الخصومات ..... ٣٢٩
نحرها بمدى الانقطاع ..... ٣١٨	نحرها بمدى الانقطاع ..... ٣١٨
وانقطعت معاذير المعتذرين ..... ٣٣٢	وانقطعت معاذير المعتذرين ..... ٣٣٢
انقطاع: خذ والانقطاع الانقطاع ..... ٣٣٢	انقطاع: خذ والانقطاع الانقطاع ..... ٣٣٢
انقلب: انقلب على عقبيه ..... ٦٤٩	انقلب: انقلب على عقبيه ..... ٦٤٩
انقياد: حقيقة الانقياد التام ..... ٣١٨	انقياد: حقيقة الانقياد التام ..... ٣١٨
انك: انك اليوم لدينا مكين امين ..... ٤٠ ، ٩١ ، ١٩٦ ، ٢١٣	انك: انك اليوم لدينا مكين امين ..... ٤٠ ، ٩١ ، ١٩٦ ، ٢١٣
..... ٣٦٢ ، ٣٣٠ ، ٢٥١	..... ٣٦٢ ، ٣٣٠ ، ٢٥١
وانك لدينا مكين امين ..... ٣٢٤	وانك لدينا مكين امين ..... ٣٢٤
انك اليوم لذ وحظ عظيم ..... ٩١	انك اليوم لذ وحظ عظيم ..... ٩١
انك انت الاعلى ..... ٢٣٥ ، ٦٦١	انك انت الاعلى ..... ٢٣٥ ، ٦٦١
وانك انت الهجاز ..... ٣٦١	وانك انت الهجاز ..... ٣٦١
انك انت هو في حلل البروز ..... ٢٥٨	انك انت هو في حلل البروز ..... ٢٥٨
انك انت منى المسيح ابن مريم ..... ٢٥٨	انك انت منى المسيح ابن مريم ..... ٢٥٨
انك باعيننا سميتك المتوكل ..... ٥٣١	انك باعيننا سميتك المتوكل ..... ٥٣١
انك باعيننا ..... ٣٢ ، ٣٣ ، ٢٢١ ، ٣٣٨ ، ٣٣٩ ، ٦٠٦	انك باعيننا ..... ٣٢ ، ٣٣ ، ٢٢١ ، ٣٣٨ ، ٣٣٩ ، ٦٠٦
انك على صراط مستقيم ..... ٦٩ ، ٨٢ ، ٣٣٨ ، ٣٦٩	انك على صراط مستقيم ..... ٦٩ ، ٨٢ ، ٣٣٨ ، ٣٦٩
انك لا تقدر على هذا النضال ..... ٢٢٦	انك لا تقدر على هذا النضال ..... ٢٢٦
انك لمن المنصورين ..... ٢١٣	انك لمن المنصورين ..... ٢١٣
انك معي واهلك ..... ٤٢١	انك معي واهلك ..... ٤٢١
انك من الهامورين لتندرقوما ما انذر اباهم ..... ٢٢٨	انك من الهامورين لتندرقوما ما انذر اباهم ..... ٢٢٨
وانك من المنصورين ..... ٤٠ ، ٣٣٠ ، ٣٣٤ ، ٣٦٢	وانك من المنصورين ..... ٤٠ ، ٣٣٠ ، ٣٣٤ ، ٣٦٢
انك ميت وانهم ميتون ..... ٢٠٤	انك ميت وانهم ميتون ..... ٢٠٤
وبعزتي وجلالي انك انت الاعلى ..... ٢٣٠	وبعزتي وجلالي انك انت الاعلى ..... ٢٣٠
انك: ..... ٢٣٠	انك: ..... ٢٣٠
انى ساخبرك في آخر الوقت انك لست على الحق ..... ٣٣٤	انى ساخبرك في آخر الوقت انك لست على الحق ..... ٣٣٤
انكسف: وانكسفت الشمس والقمر في رمضان ..... ٣٢٩	انكسف: وانكسفت الشمس والقمر في رمضان ..... ٣٢٩
انما: انما انت مذكر وما انت عليهم بمسيطر ..... ٤٥	انما: انما انت مذكر وما انت عليهم بمسيطر ..... ٤٥
انما امرنا اذا اردنا شيئاً ان نقول له كن فيكون ..... ٢٤٦	انما امرنا اذا اردنا شيئاً ان نقول له كن فيكون ..... ٢٤٦
..... ٣٥١ ، ٢٩٢	..... ٣٥١ ، ٢٩٢
انما امرنا اذا اردنا لشيء ان نقول له كن فيكون ..... ٢٤٦	انما امرنا اذا اردنا لشيء ان نقول له كن فيكون ..... ٢٤٦
انما امرك اذا اردت شيئا ان تقول له كن فيكون ..... ٣٩٢ ، ٣٨٣	انما امرك اذا اردت شيئا ان تقول له كن فيكون ..... ٣٩٢ ، ٣٨٣
انما امرك اذا اردت لشيء ان تقول له كن فيكون ..... ١٤٩	انما امرك اذا اردت لشيء ان تقول له كن فيكون ..... ١٤٩

٣٥٣	انه سيجعل الولدان شيباً .....	١٩٣	انما امره اذا اراد شيئاً ان يقول له كن فيكون ...
	انه سينصرني حتى يبلغ امرى مشارق الارض ومغاربها .....	٤٢١	انما صنعوا هو كيد ساحر .....
٢٨٠	.....	٣٥٣	وانما يؤخرهم الى اجل مستمى .....
٣١٥	انه صنيعه احسان الحضرة ومطبة تبليغ الناس .....	٤٢٣	انما هم في شقاق .....
٢٨٩	انه طيب مقبول الرحمن .....	٢٥٥ ، ٢٠٤	انما يؤخرهم الى اجل مستمى اجل قريب .....
٤٥	انه عبد غير صالح .....	٣١٠	وانما يؤخرهم الى اجل مستمى .....
٢٩٤	انه على نصرهم لقدير .....	١٩٣	ان الذين يبأيعونك انما يبأيعون الله .....
٣٥٥	انه غالب على امره ولكن اكثر الناس لا يعلمون .....	٦٥٩	انما يريد الله لكم اليسر .....
٤٠٣	انه فضل ربي انه كان بي حقيقاً .....		انما يريد الله ليذهب عنكم الرجس اهل البيت
٣٨٠	انه فعال لما يريد .....	٦٤٣ ، ٦١٤ ، ٦٥٩ ، ٦٥٨	ويطهركم تطهيراً .....
٣٥٣	انه قريب مستتر .....	٣٥٥	قالوا انما نحن مصلحون .....
٣٥٥	انه قوى عزيز .....	٣٦	<u>إِنَّا</u> : ربنا اننا سمعنا منادياً ينادي للإيمان .....
١١٤	انه معذ بهم لو لم يكونوا تائبين .....	١٩٣	<u>إِنِّي</u> : قل لعبادى انى امرت وانا اول المؤمنين
٣٥٣ ، ٣١٠	انه معك وانه يعلم السر وما اخفى .....	١٣٠	اننى ساجعل بنتاً من بناتهم آية لهم .....
٣٥٨	انه معك ومع اهلك .....	٣٤٩	اننى فى الكتاب مسطور .....
٢٩٤	انه من آية الله وانه فتح عظيم .....	٢٠٤	اننى معكما اسمع وارى .....
٥٣٩	انه من يتق الله ويصبر .....	٥٨٩ ، ٥٨٨	<u>أنوار</u> : ترد عليك انوار الشباب .....
٥٩٥ ، ٥٣٨	انه نازل من السماء ما يرضيك .....	٥٩٣	رب ارنى انوارك الكلية .....
٥٤٣	قال ربك انه نازل من السماء ما يرضيك .....	٥٩٣	رب ارنى انوارك الكلية .....
٥٨٢	انه نازل من السماء ما يغنيك .....	٥٨٨	ستأتى عليك انوار الشباب .....
٣٣٤	انه هو العلى العظيم .....	٣٥٩ ، ٣٢٩	واجعل لك انوار القدوم .....
٣٩٠ ، ٣٥٤ ، ٣٢٠ ، ٣١٤	انه كريم تمشى امامك .....	٥٨٨	يرد اليك انوار الشباب .....
٢٦١	انه يجعل الثلاثة اربعة .....	٣١٨	<u>أنواع</u> : مع تحمل انواع الحرارة .....
١٩٣	انه يرى الاوقات ويعلم مصالحتها .....	٣٢٣	ثم التمايل الى انواع الاغذية والبطعومات .....
٣٨١	انه ينجى اهل السعادة .....	٣٦٢	<u>أنور</u> : انى انور كل من فى الدار .....
٦٣٥	الله عدو الكاذب وانه يوصله الى جهنم .....	٥٨٨	انور قلبك .....
٤٣٤	<u>أَمْهَار</u> : تجرى من تحتها الانهار .....	٣٢٢	<u>إنه</u> : انه أو مأفيه الى حكم الضحية .....
٢٠٤	<u>إِثْمُهُم</u> : انك ميت وانهم ميتون .....	٣٥٨ ، ٣٩٣	انه أوى القرية .....



٥٩٦	انى اريك ما يرضيك .....	٤٥٦	انهم قوم ورثوه .....
٣٠٠	انى اسقط من الله واصيبه .....	٢٢٣	انهم كلهم كالاغنى .....
٤٦١	انى اعززت و اكرمت و يسرنى قولك انى علمت .....	٤٢٢	انهم ما صنعوا هو كيد ساجر .....
٥٥١	قال انى اعلم ما لا تعلمون .....	٦١٠	انهم هم السفهاء ولكن لا يعلمون .....
٥٨٢	انى اعلم من الله ما لا تعلمون .....	١٩٢	انهم ينادون من مكان بعيد .....
٣٢٨	انى اعطيت ضرا ما اكالا .....	٤٤١	حرام على قرية اهلكناها انهم لا يرجعون .....
٣٨٩	انى افر مع اهلى اليك .....	٣١١	انهم لا يحسنون .....
٥٣٩	انى الوم من يلوم و اعطيك ما يدوم .....	٣٦٨	ترى نصر امن عند الله و انهم يعبهون .....
٣٤٨	انى امرت لكم .....	٦١٠	ولا تخاطبني فى الذين ظلموا انهم مغرورون ٣٥٤
٣٦٣	انى امرت للرحمن فاتونى اجمعين .....	٢١٦	انهم كانوا يكذبون باياتى .....
٣٦٣	انى امرت من الرحمن فاتونى اجمعين .....	٥٨١	انى: انى لك هذا . انى لك هذا .....
١٤٣	قل انى امرت و انا اول المؤمنين .....	٢٥٠	وقالوا انى لك هذا ان هذا المبكر مكرتموه فى المدينة
٣٣٩	وانى امرت و انا اول المؤمنين .....	٣٣٩	قاتلهم الله انى يؤفكون .....
٣٥٢	انى اموج موج البحر .....	٢٩٤	ويل لهم انى يؤفكون .....
٣٢٨	انى انا احمد المهدى .....	٣١	يقولون انى لك هذا .....
٣٨١	انى انا التواب من جاءك جاءنى .....	٦٤٣	انى: انى اثرتك و اخترتك .....
٦٦٦	انى انا الحق و الباقي باطل .....	٣٩١	انى لاجد ريح يوسف لولا ان تفننون .....
٥٢٢	انى انا الرحمن اقدر ما اشاء .....	٣٦٩	انى لاجد ريح يوسف لولا ان تفننون .....
٣٦٥	انى انا الرحمن ثم انى انا الرحمن .....	٢١٣	انى اجرد نفسى من ضرب الخطاب ١٩٣
٣٣٦	انى ارى الرحمن حل غضبه على الارض .....	١٣٥	انى اجعل نساء هم ارامل و ابناء هم يتامى .....
٣٩٣	انى انا الرحمن دافع الاذى ٣٤٩	٣٩٣	انى اجهد الجيش .....
٣٣٢	انى انا الرحمن ذو المجد و العلى .. ٢٤٥ ، ٢٤٦ ، ٢٩٢ ، ٣٥٥	٣٩٨	انى احافظ كل من فى الدار ٣٩٩ ، ٣٠٠ ، ٣٠٥ ، ٣٠٦ ، ٣٥٨
٣٥٩	انى انا الرحمن ذو اللطف و الندى ٣٣٢	٤٣٣	٣٨٢ ، ٥٨٨ ، ٦٢٠ ، ٦٨٦ ، ٤٣٣
٣٨١	انى انا الرحمن ساجعل لك سهولة فى امرك .....	٣٩٤	انى اذيب من يريب .....
٤٢١	انى انا الرحمن فانتظر .....	٤٥٦	انى ارى .....
٥٣٢	انى انا الرحمن لا يخاف لدى المرسلون .....	٣٠٠	انى ارى الملائكة الشداد .....
٤١٣	انى انا الرحمن لا يخزى عبدى ولا يهان .....	٣٨٢	انى ارى بعض المصائب تنزل .....

٣٦٤	انى انا الرحمن..... ٣٥١, ٢٩٤
٣٥٩	انى انا الصاعقة..... ٣١٨
٦٤٣	انى انا الله ذو الجود والعطا.....
٣٦٩	انى انا الله ذو السلطان.....
٣٦٤	انى انا الله فاخترنى.....
٣٥٢	انى انا الله فاعبدنى ولا تستعن من غيرى.....
٣٦٩	انى انا الله فاعبدنى ولا تنسى.....
٣٥٢	انى انا الله لا اله الا انا.....
٤١٣	انى انا الوجود فاطلبنى تجدنى.....
٢٣٣	انى انا الودود الكريم.....
٤٢٣	انى انا ربك الاعلى.....
٤١٥	انى انا ربك الرحمن ذو العز والسلطان.....
٢٠٣	انى انا ربك القدير لا مبدل لكلماتى.....
١٠٣	انى انا ربك.....
٣٨٢, ٣٨١	انى انجى الصادقين.....
٣٦٤	انى انرت مكانك.....
٦٤٥	انى انرتك واثرتك.....
٥٩٥, ٣٤٣	انى انرتك واخترتك.....
٤٠٢	انى انزلت معك الجنة.....
٣٦٢	انى انور كل من فى الدار.....
٣٩٣	انى بايعتك بايعنى ربى.....
١٩٥	انى بدك اللازم.....
٤٣٥	انى براء من ذلك.....
٣٣٣	انى تعلقت باهدابكم.....
٣٣٤	انى جاعل الذين اتبعوك فوق الذين كفروا.....
٦٠	انى جاعل فى الارض.....
١٩٥	انى جاعلك عيسى ابن مريم.....
٣٦٤	انى جاعلك للناس اماما..... ٢٥١, ٢٥٨, ٢٥٩
٣٦٤	انى حاشر كل قوم ياتونك جنبا.....
٦٠٩, ٦٠٠, ٣٥٣, ٢٥١, ٤٢	انى حافظك.....
٦٠٠	انى حفيظ عليهم.....
٥٨٠	انى حفيظك.....
٣٦٥	انى حمى الرحمن.....
٦٨	انى خلقتك من جوهر عيسى.....
١٣٥	انى رأيت عصيانهم وطغيانهم.....
٥٨	انى راض منك.....
٥٨	انى رافعك الى.....
٥١٥	انى رددت اليها روحها وريحانها.....
٣٣٤	انى سأخبره فى آخر الوقت انك لست على الحق.....
٣٦٩	انى سانصرك.....
٢١٢	انى ساوتيك بركة واجلى انوارها.....
٦٢٨	انى صادق انى صادق ويشهد الله لى.....
٣١٨	انى صادق وسيشهد الله لى.....
١٠٩	انى فضلتك على العالمين.....
٣٥٥, ٣٩٣, ٣٤٩	انى لا يخاف لى المرسلون.....
٥٥١	لا تخف انى لا يخاف لى المرسلون.....
٣٩١	انى لا جد ريح يوسف لولا ان تفقدون.....
٦١١, ٣٦٥	انى لا ظنه من الكاذبين.....
٤٠٨	انى مبارك.....
٤٠١	انى مبشر.....
٨٣, ٥٣	انى متوفيك ورافعك الى.....
٢٣٣	انى مرسل اليكم هديّة.....
٢٥٨	انى مرسلك الى قوم مفسدين.....
٢٥٨	انى مستخلفك اكراما كما جرت سنتى فى الاولين.....

٦٨٣	..... انى مع الله فى كل حال	٣٣١	..... انى مع الاسباب آتليك بغتة
٤٠٢	..... انى مع الله	٣١٦	..... انى مع الافواج آتى
٣٢٢	..... انى مع كثرة رزقك	٣٢٣	..... انى مع الافواج آتليك
٢٢٨	..... انى معك كن معى اينما كنت	٣٢٨, ٣٨١, ٣٦٨, ٢٤٦, ٢٤٥, ٢٦١	..... انى مع الافواج آتليك بغتة
٥٥	..... انى معك اسمع وارى	٦٠٠, ٥٨٨, ٥٦٩, ٥٠٤, ٣٤٥	
٤٢٤	..... انى معك اينما تذهب وتسير	٥٨٣, ٥٤٦	..... انى مع الاكرام
١٩٥	..... انى معك حيث ما كنت	٣٥٦	..... انى مع الامراء آتليك بغتة
٤٢٠, ٤١٦	..... انى معك ذكرك فاذا ذكرنى	٣٣٢	..... انى مع الجيش آتليك بغتة
٤٣١	..... انى معك فى الدنيا والآخرة	٥٦٣	..... انى مع الذين هم يهتدون
٤٣١	..... انى معك فى الارض وفى السماء	٢٨١	..... انى مع الرحمن آتليك بغتة
٤٢٤	..... انى معك فى كل حال	٥٣٩	..... انى مع الرحمن ادور
٤٢٤	..... انى معك فى كل موطن	٥٢١	..... انى مع الرحمن فى كل حالة
٣٣٩, ٢١٢	..... انى معك فكن معى اينما كنت	٣٣١	..... انى مع الرسول اجيب
٣٣	..... انى معك وكن معى اينما كنت	٣٢٩, ٣٢٨, ٣٢٤, ٣٩٣, ٣٩٣, ٣٤٦, ٣٦٩	..... انى مع الرسول اقوم
٥١٩	..... انى معك ومع اهلك ومع كل من احبك	٦٤٤, ٦٦٣, ٥٣١, ٣٨٩	
٦٢٢	..... انى معك ومع كل من احبك	٣٥٩	..... انى مع الرسول اقوم افطر واصوم
٤٢٩	..... انى معك ومع اهلك هذه	٣٦٦	..... انى مع الرسول اقوم اقصدا واروم
٥٣٩, ٣٨٠, ٣٢٢, ٣٢٨, ٣٠٤	..... انى معك ومع اهلك	٥٣٩	..... انى مع الرسول اقوم واروم ما يروم
٤٢٩, ٤٢١, ٤٠٣	..... انى معك يا ابراهيم	٦٦٥, ٦٦٣, ٥٥١, ٥٣٨	..... انى مع الرسول اقوم والوم من يلوم
٥٣٢	..... انى معك يا ابن رسول الله	٣٨٦	..... انى مع الرسول فقط
٣٨٠	..... انى معك يا امام رفيع القدر	٣٣١	..... انى مع الرسول محيط
٤٢٣, ٤٢٣	..... انى معك يا مسرور	٦٣٥	..... انى مع الروح آتليك بغتة
٢٨٩	..... انى معكم اسمع وارى	٣٩١	..... انى مع الروح معك ومع اهلك
٢٨٩	..... انى معكما اسمع وارى	٢٩٢	..... انى مع العشاق
٣٩٠, ٣٥٥, ٣٢٢, ١٤٤	..... انى معين من اراد اعانتك	٢٨٩	..... انى مع الغفار آتليك بغتة
٢٨٩	..... انى مغلوب فانتصر	٥٩٩	..... انى مع الكفار آتليك بغتة
٣٢٣	..... انى لى لاقتصر معه	٢٤٣	..... انى مع الله العزيز الاكبر
٥٩٩	..... رب انى مغلوب فانتصر	٦٨٦	..... انى مع الله الكريم

انى ملكت الشرق والغرب .....	٣٦١
قل انى من الصادقين .....	٢١٣
انى من الناطرين .....	٤٠٢
انى منجيك من الغم .....	٣٣٩ , ٩٣
انى موجود فانتظر .....	٤١٣
انى مهين من ارادها ننتك . ١٤٤ , ٢١٢ , ٣٢٢ , ٣٩٠ , ٥٣١ , ٥٥١	
انى ناصرك .....	٢٥١ , ٤٢
انى نزلت بمنزلة من ربي .....	٣٢٣
انى نعت .....	٦٤١
رب انى مغلوب فانتصر .....	٦٩٠ , ٦٨٢ , ٦٢٨ , ٢١٤ , ٤٩
رب انى مظلوم فانتصر .....	٣٣٨
قال انى اعلم ما لا تعلمون .....	٦٠٣
قل انى امرت لكم فافعلوا ما تؤمرون .....	٤١٥
قل اعملوا على مكانتكم انى عامل .....	٣٣٨
قل تربصوا الاجل وانى معكم من المتربصين .....	١٩٨
قل رب انى اخترتك على كل شىء .....	٣٦٤
قل لضيئك انى متوفيك .....	٩٩
قل لاختيك انى متوفيك .....	٩٩
واذ قال ربك انى جاعل فى الارض خليفة .....	٣٢٩
والله انى غالب وسيظهر شوكتى .....	٦٨٩ , ٦٨٣
وانى اموج موج البحر .....	٣٦٨
وانى فضلتك على العالمين .....	٨٣
ولا تقولن لشىء انى فاعل ذلك غدا .....	٣٢
يا عبد القادر انى معك اسمع وارى .....	٢١٤
يا عيسى انى متوفيك ورافعك الى .....	١٩٦
<u>انجيك</u> : سانجيك .....	٦٩٣
<u>اوى</u> : يا جبال اوبى معه والطير .....	٣٣٤
<u>او ثام</u> : تحقق الاوثام .....	٣٣٣
<u>اوحيت</u> :	
بل هى حقائق اوحيت الى من رب الكائنات .....	٣١٥
<u>اودية</u> : وفاضت الغدر والاودية الكبار .....	٣١٦
<u>اوزارك</u> : احمل اوزارك .....	٤٢٣ , ٤٢٢
<u>اوساخ</u> :	
طهرت بعين القدس من الاوساخ والادناس ...	٣٢٥
<u>اوشك</u> : عند ذلك اوشك الردى .....	٤٦٣
<u>اوصل</u> : اذا اوصلت عنقها الى الشجرة الخضراء ..	٣١٩
الحمد لله الذى اوصلنى صحيحاً .....	٥٣٦
<u>اوف</u> : فاوف لنا الكيل .....	٦٣٩ , ٦٣٨
<u>اوفى</u> : اوفى الله اجرک .....	٤٨
<u>اوقد</u> : اوقدلى ياها مان لعلى اطلع الى اله موسى ٤٦ , ٣٢٠ , ٣٦٥	
<u>اول</u> : امثال الرحمة اول الذکر وآخر الذکر ..	٤٣٣
قل انى امرت وانا اول المؤمنين .....	١٤٣ , ١٩٦ , ٢١٢ , ٢٣٨
٣٥٤ , ٣٣٨ , ٢٩٤	
قل لعبادى انى امرت وانا اول المؤمنين .....	١٩٣
وامرت من الله وانا اول المؤمنين .....	١٩٣
<u>اولين</u> :	
ثلة من الاولين وثلة من الآخرين .....	٣٣١ , ٢٣٣ , ٢٣٠ , ٩٠
وما سمعنا بهذا فى ابائنا الاولين .....	٩٣
ويقولون انا سمعنا بهذا من الاولين .....	٦٦٢
<u>اولئك</u> : اولئك قوم لا يشقى جليسههم .....	
اولئك لهم الامن وهم مهتدون .....	٣٩٣ , ٣٦٣ , ٣٥١
الذين تابوا واصلحوا اولئك اتوب عليهم .....	٣٣٩ , ١٦٥
ومكر اولئك هو بيور .....	٢٥٦ , ٢٣٠
<u>اولاد</u> : انت منى بمنزلة اولادى .....	٣٩٢ , ٣٤٣
للاتباع والاولاد .....	٤٦٣

اولوا العزم:

٢١٨	<u>إِهْلَاكَ:</u> لا يصدق السفية الاضربة الاهلاك	٤٤	٣٣	.....	الفتنة ههنا فاصبر كما صبر اولوا العزم		
٢٥٣	<u>أُمَّة:</u> يخوفونك من دونه اثمة الكفر	٢١٣	.....	الفتنة هنا فاصبر كما صبر اولوا العزم	.....		
٥٤٤	<u>إِنِّي:</u> اى وربى انه لحق	٢٣٨	.....	<u>أُولَى:</u> خذها ولا تخف سنعيدها سيرتها الاولى	.....		
٣١٠	قل اى وربى انه لحق لا يتبدل ولا يخفى	٦٤٨	٦٤٤	.....	ولدار الاخرة خير لك من الاولى		
٥١١	قل اى وربى انه لحق	٢٣٤	.....	<u>أُولَى:</u> وذرنى والمكذبين اولى النعمة	.....		
١٣٠	قل اى وربى انه لحق وما انتم بمعجزين	٨٣	.....	<u>أُولِيَاء:</u> الا ان اولياء الله لا خوف عليهم	.....		
٢٤٨	<u>أَنْتِ:</u> اى امرت الملائكة لكم	٥٤٤	.....	نحن اولياءكم فى الحياة الدنيا وفى الآخرة	.....		
٢٣٦	اى يهلك بعد وجودها وتجسها	٣١٩	.....	واليه ينتهى سير الاولياء	.....		
٥٦٣	اى ياتون الى الله حنيفا	٢٩٩	.....	<u>أَهْبُ:</u> اصبر مليا ساهب لك غلاما زكيا	.....		
٢٥٦	وسيعلم الذين ظلموا اى منقلب ينقلبون	٤١٨	.....	ساهب لك غلام زكيا	.....		
٢٥٨	<u>أَنْتِ:</u> فبأى حديث بعدة تؤمنون	٢٣٣	.....	<u>أَهْدَاب:</u> انى تعلقت بأهدابكم	.....		
٢٩٠	فبأى عزيز بعدة تعلمون	.....	.....	<u>أَهْدِي:</u>	.....		
٣٦٩	فبأى حديث بعدة تحكمون	.....	.....	ولا هدم به عمود الافتراء على الله والافتعال	.....		
٢٢٢	<u>آيَات:</u> فانين آيات	٣٢٦	.....	<u>أَهْدَا:</u> اهذا الذى بعث الله	.....		
٥٢٩	جاء وقتك ونبقى لك الايات بأهرات	٣٦٣	٣٣٩	٣٣١	٤٨	.....	
٥٢٩	جاء وقتك ونبقى لك الايات بينات	١٩٨	.....	اهذا الذى كذبت به امر كنتم عميين	.....		
٥٣٨	قرب وقتك ونبقى لك الايات بينات	.....	.....	<u>اهتدوا:</u>	.....		
٣٥٠	فانتظروا الايات حتى حين	٦٢٥	.....	ان الله مع الذين اهتدوا والذين هم صادقون	.....		
٣٦٣	<u>إِيْمَان:</u> الذين آمنوا ولم يلبسوا ايمانهم بظلم	.....	.....	<u>اهل:</u> انما يريد الله ليزهبن عنكم الرجس اهل	.....		
٣٦	ربنا اننا سمعنا مناديا ينادى للايمان	٦٦٨	٦٥٨	.....	البيت		
.....	لو كان الايمان معلقا بالثريا لنالاه	٣٦١	.....	سلمان منا اهل البيت	.....		
٩٣	والذين آمنوا ولم يلبسوا ايمانهم بظلم	٣٨١	.....	انه ينجى اهل السعادة	.....		
٣٩٢	ولم يلبسوا ايمانهم بظلم	٢٣٤	.....	يا اهل المدينة جاءكم نصر من الله	.....		
٣٨١	<u>أَيَّام:</u> ايام غضب الله	٤٢	.....	لم يكن الذين كفروا من اهل الكتاب والمشركين	.....		
٦٥٤	بشرهم بايام الله وذكروهم تذكيرا	٦٨٢	٣٩٠	٣٥٥	٣٢٢	١٤٤	.....
١٩٣	وبشرهم بايام الله وادعهم الى كتاب مبين	٦١٦	.....	<u>أَهْلِكَ:</u> انى مع الروح معك ومع اهلك	.....		
٣٦٤	بشرى لك فى هذه الايام	٣٨٠	٣٣٢	٣٢٨	.....	.....	
٣٥١	بشرى لكم فى هذه الايام	٣٥١	.....	ما اهلك الله اهلك	.....		

٤٨٢ ..... بارز ومن عادى ولياً فقد بارزته للحرب.....  
بَارِكْ:  
 ٥٨ ..... بوركت يا احمد وكان مبارك الله فيك حقاً فيك ...  
 ٢١٢ ..... يا احمد بارك الله فيك .....  
 ٦٣٩ ..... بارك الله في الهامك ووحيك ورؤياك .....  
 ٦٨٢ ..... بَارِي: وما كان لاحد ان يضر من دون باري الانام  
 ٦٦٦ ..... بَاقِي: انى انا الحق والباقي باطل .....  
 ٣٣٣ ..... بَاهِدَاب: انى تعلقت باهدابكم .....  
 ٥٣٩ ..... بَاهِرَات: جاء وقتك ونبقى لك الايات باهرات  
 ٣٩٢ ..... بَايَعْتِكَ: انى بايعتك بايعنى ربى .....  
البحر:  
 ١٥٦ ..... قل لو كان البحر مدادا للكلمات ربى لنفد البحر  
 ٦٥٥ ..... هُحْدَر: وخطأ والمحدّر .....  
 ٥٣٣ ..... بدر: طلع البدر علينا من ثنية الوداع .....  
 ٢٩٣ ..... السهيل البدرى .....  
 ٦٢٩ ..... لقد نصركم الله ببدر وانتم اذلة .....  
 ٥٨٦ ..... نصركم الله ببدر .....  
 ٣٨١ ..... ولقد نصركم الله ببدر وانتم اذلة .....  
 ٢١٤ ..... بُدُّكَ: انابك اللّازم .....  
 ١٩٥ ..... انى بدك اللّازم وعضدك الاقوى .....  
 ٣٨٣ ..... البِر: لن تنالوا البر حتى تنفقوا مما تحبون .....  
 ٣٩١ ..... بسم الله البر الرحيم .....  
 ٣٩١ ..... بسم الله البر الكريم .....  
 ٤٣٥ ..... بِرَاء: انى براء من ذلك .....  
 ٢١٨ ..... بِرًّا: فقبل الله عبده وبرّاه مما قالوا .....  
 ٢٥٣ ..... بِرًّا: الله مما قالوا وكان عند الله وجهها .....  
 ٣٦ ..... بِرْدًا: قلنا يانار كونى بردا وسلاما .....  
 ٣٣ ..... بِرْدًا: قلنا يانار كونى بردا وسلاما على ابراهيمم .....

٦٠١ ..... تاتى عليهم ايام مبارك .....  
 ٥٨٢ ..... تاتى عليهم ايام مباركة .....  
 ٢٥١ ..... وتلك الايام نداولها بين الناس .....  
أَيَّتْهَا: ايتها المرءة توبى توبى فان البلاء على عقبك  
 ١٣١، ١١٩، ١١٨ .....  
 ٤٨٢ ..... أَيِّد: الحمد لله الذى ايّد الحق بأياته .....  
 ٣٢٠ ..... مِنْ أَيِّدِي المحبوب الذى هو لجة الجمال .....  
 ٣٢٨ ..... أَيِّدَاء: ايذائى سنان مذرب .....  
 ٢٠٤ ..... أَيِّن: يضر بون وجوهم ابن المفرد .....  
 ٢١٢ ..... أَيَّمْنَا: اينما تولوا فثم وجه الله .....  
 ٤٣١ ..... اينما ثقفوا اخذوا وقتلوا تقتيلاً .....  
 ٢٥٩ ..... ان الله يقوم اينما قتت .....  
 ٤٢٤ ..... انى معك اينما تذهب وتسير .....  
 ٤٢٩ ..... ملعونين اينما ثقفوا اخذوا وقتلوا تقتيلاً .....  
 ٣١٤ ..... أَجْمَاء: فى انّ هذا ايماء .....  
 ٣٣٢ ..... أَيُّهَا: اتقوا عذاب الله ايها الاعوان .....  
 ٣٣١ ..... فاتقوا الله ايها الفتيان .....  
 ٦٠٣ ..... وامتازو اليوم ايها المجرمون .....  
 ٣٣٠ ..... ايها الاخوان ان زماننا هذا يضاهاى شهرنا هذا ..  
 ٣٢٨ ..... ايها الناس انى انا المسيح المحمدي .....  
 ٣٣٠ ..... ايها الناس قوموا لله زرافات وفرادى فرادى ...  
 ٤٠١ ..... ايها الكفار اقتلوا الفجار .....  
 ٣٣٢ ..... وموتوا يرد اليكم الحيوة ايها الاحباب .....  
 ٥٩ ..... احييت بالصدق ايها الصديق .....

## ب

٤٥ ..... بَاخِع: لعلك باخع نفسك الا يكونوا مومنين .....

٤٠٦	<u>بِسْمِ اللَّهِ: بِسْمِ اللَّهِ</u> .....	٣٤٣	كُونِي بِرِدَا وَسَلَامًا .....
٣٩١	<u>بِسْمِ اللَّهِ: بِسْمِ اللَّهِ</u> بِرِ الْكَرِيم .....	٣٢٩	<u>بِرِّزْ:</u> بِرْ مَا عِنْدَهُمْ مِنَ الرَّمَّاح .....
٣٩١	بِسْمِ اللَّهِ الْبَرِّ الرَّحِيم .....	٦٢٦	<u>بِرِّق:</u> يَكَادُ الْبَرِقُ يَخْطَفُ أَبْصَارَهُمْ .....
٣٩١	بِسْمِ اللَّهِ الشَّاقِي .....	١٣١	فِيهِ ظَلِمَاتٌ وَرَعْدٌ وَبَرْقٌ .....
٣٩١	بِسْمِ اللَّهِ الْغَفُورِ الرَّحِيم .....	٢٩٣	<u>بِرِّق:</u> بِرِّقَ طِفْلِي بِشِير .....
٣٩١	بِسْمِ اللَّهِ الْكَافِي .....	٢١٢	<u>بِرِّكَّةً:</u> أَنِي سَاوْتِيكَ بِرِ كَّةٍ وَاجِلِي أَنْوَارَهَا .....
٥٥١	<u>بِشَارَةٌ:</u> بِشَارَةٌ تَلْقَاهَا النَّبِيُّونَ .....	٥١٠	بِرِ كَّةٍ زَائِدَةٌ عَلَى هَذَا الرَّجُلِ .....
١٠٩	أَنَّ اللَّهَ بَشَّرَنِي فِي ابْنَائِي بِشَارَةً بَعْدَ بِشَارَةٍ .....	٣٣٩	فِيهِ خَيْرٌ وَبِرِ كَّةٍ .....
	<u>بِشَّر:</u> قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ يُوحَىٰ إِلَىٰ إِنَّمَا الْهَكْم .....	٣٨٣	كُلُّ بِرِ كَّةٍ فِي هَذَا .....
٣٩٥	الهِ وَوَاحِدٌ .....		كُلُّ بِرِ كَّةٍ مِنْ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتُبَارَكْ .....
٢١٤	قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ يُوحَىٰ إِلَىٰ إِنَّمَا الْهَكْمُ الْوَاحِدُ .....	٢١٢	مَنْ عِلْمٌ وَتَعَلَّمَ .....
٦٣١	<u>بِشَّر:</u> بِشَّرِ الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ لَهُمُ الْفَتْحَ .....	٣٢٣	<u>بِرِّكَات:</u> أَرِيكَ بِرِ كَاتٍ مِنْ كُلِّ طَرَفٍ .....
	وَبَشَّرِ الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ لَهُمْ قَدَمَ صَدَقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ .....	١٨٠	الْبَيْتِ الْمَحْشُوفَةِ مَلَكَتْ مِنْ بِرِ كَاتٍ .....
٣٥١	٣٣١، ٢١٥، ٣٥	٤٠٩	الْيَوْمَ يَوْمَ الْبِرِّكَاتِ .....
	وَبَشَّرَنِي رَبِّي وَقَالَ مَبْشَرًا .....	٩٥	فِيهِ بِرِ كَاتٌ لِلنَّاسِ .....
٢١٩	سَتَعْرِفُ يَوْمَ الْعِيدِ وَالْعِيدِ اقْرَب .....	٥٦٢	رَبِّ اشْفِ زَوْجَتِي هَذِهِ وَاجْعَلْ لَهَا بِرِ كَاتٍ فِي السَّمَاءِ .....
٦٥٤	بَشِّرْهُمْ بِأَيَّامِ اللَّهِ وَذَكْرِهِمْ تَذْكَيرًا .....	٥٦٢	رَبِّ اشْفِ زَوْجَتِي وَاجْعَلْ لَهَا بِرِ كَاتٍ فِي السَّمَاءِ .....
١٩٣	وَبَشِّرْهُمْ بِأَيَّامِ اللَّهِ وَادْعُهُمْ إِلَىٰ كِتَابِ مَبِينٍ .....	٣٥٢	عَلَيْكَ بِرِ كَاتٍ وَسَلَامٍ .....
٣١	فَبَشِّرْهُمَا وَأَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُونٍ .....	٨٣	أَمْرًا لِلنَّاسِ وَبِرِ كَاتِهِ .....
٦٤٨	<u>بِشْرِي:</u> بِشْرِي لَكَ الْيَوْمَ .....	٣٥٥	<u>بِرْهَانَ:</u> أَنْتَ بِرْهَانٌ وَأَنْتَ فَرْقَانٌ .....
٣٦٤	بِشْرِي لَكَ فِي هَذِهِ الْإَيَّامِ .....	٣٣١	قُلْ هَاتُوا بِرْهَانَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ .....
٣٦٢	بِشْرِي لَكَ يَا أَحْمَدِي .....	٣٣	أَنَارَ اللَّهُ بِرْهَانَهُ .....
٣٤٢	بِشْرِي لَكَ يَا غَلَامَ أَحْمَدٍ .....	١٨٩	يَسِّرْ اللَّهُ وَجْهَكَ وَيُنِيرْ بِرْهَانَكَ .....
٣٥١	بِشْرِي لَكُمْ فِي هَذِهِ الْإَيَّامِ .....	٣٥٢	أَنَا أَنْزَلْنَاكَ بِرْهَانًا وَكَانَ اللَّهُ قَدِيرًا .....
٤٠٨	لَكُمْ الْبِشْرِي فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا .....	٥٤١	<u>بِرْوزِي:</u> أَنْتَ مَنِي بِمَنْزِلَةِ بِرْوزِي .....
٣٦٦	فَبِشْرِي لِلْمُؤْمِنِينَ .....		فَمَا الْجَلَالُ الَّذِي أَعْطَيْتَ فَهُوَ أَثَرُ لِبِرْوزِي الْعَيْسَوِي .....
٢١٦	فَبِشْرِي لَكَ فِي النِّكَاحِ .....	٣٢٦	مَنْ اللَّهُ ذِي الْجَلَالِ .....
٣٢٤	فَبِشْرِي لَكُمْ قَدْ جَاءَ كَمِ الْمَسِيحِ .....	٣٢٦	فَهُوَ أَثَرُ لِبِرْوزِي الْإِحْمَدِي .....

٦١٨	وما يأتيهم الابغثة .....	٩٣	بصائر للناس .....
٦٣	<u>بَغِيًّا</u> : ما كان ابوك امرأ سوء وما كانت امك بغياً	٥٢١	<u>بصر</u> : فبصرك اليوم حديد .....
٣٦٦	<u>بقَاء</u> : اطال الله بقاءك .....	٦٣٩	<u>بضاعة</u> : جئنا ببضاعة مزجاة فأوف لنا الكيل
٤٨٥	كثر الدعاء لبقاءك .....	٦٣٥	<u>بطش</u> : ان بطش ربك لشديد .....
٣٢١	<u>بقية</u> : فوجدت عنوانه بقية الطاعون .....	٦٣٥	٦٣٣ اذا بطشتم بطشتم جبارين .....
٣٥	<u>بَكْرٌ</u> : بكر وثيب .....	٦٥٣	<u>بطل</u> : لفسدت السماوات والارض ومن فيهن
١١٩	<u>بُكَاء</u> : رأيت هذه المرأة وأثر البكاء على وجهها ..	١٥٦	ولبطلت حكمته .....
٣٥٦	<u>بَل</u> : بل آتيناهم بالحق فهم للحق كارهون .. ٤٣	٢٥٣	<u>بعث</u> : أهذا الذي بعث الله .. ٤٨
٢١٤	بل الذين كفروا في ضلال مبين .....	٣٣٠	بعث مسيحه لدفع الضير .....
١٣٤	بل موتك قريب .....	٨١	<u>بعد</u> : بعد العسر يسر .....
٣١٥	بل هي حقائق اوحيت الى من رب الكائنات .....	٦٢٠	اكرمك بعد توهينك .....
٥٩٠	بل يأتيهم بغثة .....	٤٢٥	بعد سنة واحدة .....
	<u>بَلَاءٌ</u> :	٦٤٣	<u>بعض</u> : ففتنا بعضهم من بعض .....
١٣١	ايها المرءة توبى توبى فان البلاء على عقبك .. ١١٩	٦٥٥	فَسَمِعَ كَلَامِي بَعْضُ زُبَدَةِ الْمُخْلِصِينَ .....
٣٦٥	بلاء وانوار .....	٦٣٥	وانا نرينك بعض الذي نعدهم .. ٣٦٩
٢٣٥	وفي ذلك بلاء من ربكم عظيم .....	١٩٨	<u>بعل</u> : انا مهلكوا بعلها كما اهلكنا ابأها .....
٢٣٣	وفي ذلكم بلاء من ربكم عظيم .....	٥٤٨	ويل لهذه الامرأة وبعلها .....
٣٣٢	<u>بَلَايَا</u> : البلايا كثيرة ولا ينجيكم الا الايمان ..	٦	<u>بعيداً</u> : ترى نسلاً بعيداً .....
٣٢٢	وتدفع البلايا .....	٣٣١	<u>بغثة</u> : اني مع الاسباب آتيك بغثة .....
٦٤٣	<u>بَلَجَّتْ</u> : بلجت آياتي .. ٢٤٥، ٣٦٤، ٣٢٨		اني مع الافواج آتيك بغثة ٢٦١، ٢٤٥، ٢٤٦، ٣٥٢، ٣٦٤، ٣٨١، ٣٢٨
٣٢٩	ان هذا الرجل يجوح الدين وقد بلجت آياتي .....	٦٠٠	٥٦٩، ٥١٣، ٥٠١، ٣٤٥
٤٥٥	<u>بلغ</u> : بلغ الامر الى حدة .....	٣٥٦	اني مع الامراء آتيك بغثة .....
٣٢٠	بلغ الامر بقدر الكفاية .....	٣٣٢	اني مع الجيش آتيك بغثة .....
٦٤٩	بلغت قدم الرسول .....	٢٨١	اني مع الرحمن آتيك بغثة .....
٣١٦	بلغت كثرة الذبأح .....	٦٣٥	اني مع الروح آتيك بغثة .....
٣٤٩	<u>بَلِيَّةٌ</u> : بلية مالية .....	٢٨٩	اني مع الغفار آتيك بغثة .....
٢١٣	<u>بمنزلة</u> : انت فيهم بمنزلة موسى .....	٥٩٩	اني مع الكفار آتيك بغثة .....
٤٢٢	انت مني بمنزلة النجم الثاقب .....	٥٩٠	بل يأتيهم بغثة .....



**بَيْعَةٌ:** والله معهم حيثما كانوا ان كانوا في بيعتهم  
 من الصادقين ..... ١٩٣  
 فمن اتانى ودخل في البيعة فقد نجا من الضيعة .... ١٩٥  
**بين:** وتلك الايام نداؤها بين الناس ..... ٥٨٣  
 فجان أن تعان وتعرف بين الناس ..... ٦١٣  
 ليقضى الله بيننا ..... ٦٣٢  
**بَيْتَةٌ:** انت على بيئته من ربك ..... ٣١  
 انت على بيئته من ربك رحمة من عنده ..... ٢٢١  
 حتى تأتيهم البيئته ..... ٦١٨

## ت

**تَأْتِي:** تأتي عليهم ايام مبارك ..... ٦٠١  
 تأتي عليهم ايام مباركة ..... ٥٨٢  
 تأتي السماء بدخان مبين ..... ٥٥٤  
 يوم تأتي السماء بدخان مبين ..... ٤٠٤  
 يوم تأتيك الغاشية ..... ٢٨٢  
 تأتي نصرتي ..... ٥٣٣  
 تأتيك وانامعك ..... ٥٣٠  
**تَوَثَّرُونَ:** توثرون الحيوه الدنيا ..... ٥٣٤  
 توثرون الحيوه الدنيا وفي الدين تقصرون ..... ٥٢٤  
**تَوَمَّر:** فاصدع بما توامر و اعرض عن الجاهلين ..... ٦٩  
**تَوَمَّنُونَ:** فباى حديث بعده تومنون ..... ٢٥٨  
 قل عندى شهادة من الله فهل انتم تومنون ..... ٢٥٦  
**تَأْوِيل:** فسألته عن تأويل هذه الرؤيا ..... ٣١  
 هذا تأويل رؤياى من قبل قد جعلها ربى حقا ..... ٣٢  
**تَأْتِيهِنَّ:** فالهبت من الرحمان انه معذبهن لولم يكونوا  
 تأتبهن ..... ١١٤

انت منى بمنزلة اولادى ..... ٣٩٣  
 انت منى بمنزلة بروزى ..... ٥٤١  
 انت منى بمنزلة توحيدى و تفريدى ..... ٥٩٠  
 انت منى بمنزلة رضى الاسلام ..... ٤١٠  
 انت منى بمنزلة سمعى ..... ٤٢٩  
 انت منى بمنزلة عرشى ..... ٥٢١  
 انت منى بمنزلة لا يعلم الخلق ..... ١٤٤  
 انت منى بمنزلة لا يعلمها الخلق ..... ٣٣٤  
 انت منى بمنزلة محبوبين ..... ٣٥٠  
 انت منى بمنزلة موسى ..... ٦٨٦  
 انت منى بمنزلة هارون ..... ٤١٠  
 انت فيهم بمنزلة موسى ..... ٦٢٥  
 انت منى بمنزلة ولدى ..... ٣٩٢  
**بِنَاء:** واستضعفوا ببناء هوله ..... ٦٥٥  
**بِنَات:** وخرقوا له بنين وبنات بغير علم ..... ٣٣  
**بَنِي:** ولقد كرمنا بنى آدم ..... ٩٣  
 واذا كفتت عن بنى اسرائيل ..... ٥٣٦  
 كفتت عن بنى اسرائيل ..... ٣٩٨  
**بَيْنِي:** كالمهات عند مصائب البنين ..... ١٩  
 وخرقوا له بنين وبنات بغير علم ..... ٣٣  
**بُورِك:** بورك من فيها ومن حولها ..... ٤٣٥  
 بورك من معك ومن حولك ..... ٤٣١  
 بورك يا احمد وكان ما بارك الله فيك حقا ..... ٢١٥  
**بَيْت:** البيت المحفوظه ملئت من بركات ..... ١٨٠  
 بيت الفكر وبيت الذكر ..... ٩١  
**بَيْع:** رجال لا تلهيهم تجارة ولا بيع عن ذكر الله ..... ٨١

لا تثريب عليكم اليوم يغفر الله لكم وهو ارحم الراحمين ..... ١٨٥ ، ١٨٩ ، ٢١٨ ، ٢٢٩	٣٢٩	تأب: والذين تابوا واصلحوا اولئك اتوب عليهم
تجارة:	٦٨٣	تارك: ليست الحكومة تارك المجرمين .....
رجال لا تلهيهم تجارة ولا بيع عن ذكر الله ..... ٨١	٦١٦	تأله: تأله أثرك الله علينا وان كنا لخطائين ...
واجعل لي نافعاً هذه التجارة ..... ٤٦١	٥٤٤	تأله لقد اترك الله علينا وان كنا لخطائين .....
تجال: انا تجالنا فانقطع العدو واسبابه ..... ٢٩٤	٦٩	تأله لقد ارسلنا الى امم من قبلك .....
تجد: انا الوجود اطلبني تجدني ..... ٤١٣	١٣٢	قالوا تأله تفتنوا تذكر يوسف حتى تكون حرضاً .
تجري: لهم جنات تجري من تحتها الانهار ..... ٤٣٤	٣٦٥ ، ٢١٦ ، ٤٦	تتب: تببت يدا ابي لهب وتب .....
تجلى: فلما تجلى ربه للجبل جعله دكاً ..... ٩١ ، ٨١	٣٦٥	تببت يدا ابي لهب و تب . ما كان له ان يدخل فيها الاخائفاً .....
تجلى وقت ربنا ..... ٣٣٠	٢٥٢ ، ٣٣٠	تبارك: كل بركة من محمد صلى الله عليه وسلم فتبارك من علم وتعلم .....
تحائف: ياتيك تحائف كثيرة ..... ٦٨٩	٣٣٦ ، ٣٣٩	سبحان الله تبارك وتعالى زاد مجدك .....
تحاكي: تحاكي البرق في السير ولبعانه ..... ٣١٦	٢٠٤	تبدل: يوم تبدل الارض غير الارض .....
تحبوا: وعسى ان تحبوا شيئاً وهو شر لكم . ٤٨ ، ٤٢١	٢٣٥	تبديل: لن تجد لسنة الله تبديلاً .....
لن تنالوا البر حتى تنفقوا مما تحبون ..... ٣٨٣	٢٥٥ ، ٢٣٨ ، ١٦٣	لا تبديل لكلمات الله .....
قل ان كنتم تحبون الله فاتبعوني ..... ٢٥٢ ، ٣١	٣٢٤	تبشير: وتبشير المشقلين تحت الاثقال .....
تحت: لهم جنات تجري من تحتها الانهار ..... ٤٣٤	٣٢٤	تبليغ:
ترزقون من فوقكم ومن تحت ارجلكم ..... ٣٤٩	٣١٥	وانه صنيعه احسان الحضرة ومطية تبليغ الناس
الفوق معك والتحت مع اعدائك ..... ٣٩٣	٥٥٩	تتبعها الرادفة .....
وضعنا الناس تحت اقدمك ..... ٤٢٣ ، ٤٢٣	٣٢٨	تكبين: وتبينت العلامات .....
تحزنوا: الا تخافوا ولا تحزنوا ..... ٣٣٤	٩١	تترقى: مقام لا تترقى العبد فيه بسعي الاعمال ..
لا تخافوا ولا تحزنوا ..... ٣٣٤		تتنزل:
ولا تعجبوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ..... ٢٣٥	٤٨٢	تنزل عليهم الملائكة الا تخافوا ولا تحزنوا ....
تحفة: تحفة الملوك ..... ٦٦٤		تتموج: وتموج بحور الحق حتى يعجب الناس
تحقق: تحقق الائم ..... ٣٣٣	٢٨٠	حباب غواربها .....
تحويل: تحويل الموت ..... ٣٠١	٣٥١	تثريب: لا تثريب عليكم اليوم .....
تحكمون: فباي حديث بعدة تحكمون ..... ٣٦٩	٢٤٠	لا تثريب عليكم اليوم فاتوني باهلكم اجمعين
تحى: تقيم الشريعة وتحى الدين ..... ١٩٦		

تخاطبني:

- ٤٥ ..... ولا تخاطبني في الذين ظلموا انهم مغرورون
- ٢٣٤ ..... تخافوا: ألا تخافوا ولا تحزنوا
- ٢٣٤ ..... لا تخافوا ولا تحزنوا
- ٥٦٠ ..... تخرج: فاحفظها حتى تخرج
- ٢٠٣ ..... تخرج الصدور الى القبور
- ١٢ ..... تخف: لا تخف اِنَّك انت الاعلى
- ٦٣٨ ..... لا تخف ان الله معنا
- ٤٠٣ ..... لا تخف صدقت قولي
- ٣٦٩ ..... تدعو: لندعو قوماً آخرين
- ٤٣٥ ..... تدلى: فحق العذاب وتدلى
- ٤٣ ..... تدهنون: يحبون ان تدهنون
- ٢١٤ ..... تذبحان: شاتان تذبحان وكل من عليها فان
- ٤٤
- تذكر:
- ٢٨٣ ..... ستذكرون ما اقول لكم وافوض امرى الى الله
- قالوا تالله تفتننا تذكر يوسف حتى تكون حرصا او
- ١٣٢ ..... تكون من الهالكين
- تذكرة:
- ٢٣٦ ..... ٢٣٠ هذه تذكرة فمن شاء اتخذ الى ربه سبيلاً
- ٢٥٦ ..... وهذا تذكرة فمن شاء اتخذ الى ربه سبيلاً
- ٣٣٢ ..... تذوب: ولا تذوبها الا الذوبان
- ٤٢٤ ..... تذهب: انى معك اينما تذهب وتسير
- ٣٢١ ..... تذهلوا: لاتذهلوا عن هذه الوصايا
- ٣١٤ ..... تزيد: انها تزيد قربانا ولقياً
- ٣٢٩ ..... تراى: تراى الزانون المجاحون وقل المتثقون
- ١٦٠ ..... الترب: هذا هو التراب الذى لا يعلمون

تربص:

- ١٩٨ ..... قل تربصوا الاجل وانى معكم من المتربصين
- ٦٦٢ ..... ترجى: ترجى اليه خير
- ٤٣ ..... ترحم: تلتطف بالناس وترحم عليهم
- ٥٨٩ ..... ٥٨٨ تردد: تردد عليك انوار الشباب
- ٥٩٥ ..... ترزق: ترزقون فيها
- ٢٤٩ ..... ترزقون من فوقكم ومن تحت ارجلكم
- ٣١٥ ..... الترقيم: من غير مدد الترقيم والتدوين
- ٤١٦ ..... ترفع: حان ان تعان وترفع بين الناس
- ٥٦٦ ..... ٥٢٤ ترنى: رب لا ترنى زلزلة الساعة
- ٢٨٩ ..... ترهق: وترهقهم ذلة
- ٢٥٤ ..... ترضى: وسوف يعطيك ربك فترضى
- ١٨٠ ..... وسوف يعطيك فترضى
- ٢٢١ ..... ٣٣ ولن ترضى عنك اليهود ولا النصارى
- ٣٢٨ ..... ترو: ألا ترون الى زمان احتاج الى الرب الفعال
- ٥٩٢ ..... ترى: انت ترى كل مصلح وصادق
- ٥٥٤ ..... وترى الارض خاملة مصفرة
- ٥٥٤ ..... وترى الارض يومئذ خاملة مصفرة
- وترى الغافلين يخرون على المساجد ربنا اغفر لنا انا كنا
- ٢١٨ ..... خاطئين
- ٢٩٨ ..... ترى فخذنا اليها
- ٣٦٦ ..... ترى نصر امن عند الله
- ٣٩٠ ..... ٣٦٨ ترى نصر امن عند الله وانهم يعبهون
- ٢١٥ ..... ٣٦ ترى عينهم تفيض من الدمع
- ٣٢٦ ..... ترى نسلاً بعيداً ولنجينك حيوة طيبة
- ٣٥٣ ..... ترى نسلاً بعيداً ابناء القبر
- ٣٦٦ ..... ١٦٣ وترى نسلاً بعيداً
- ٦٢٣ ..... ترى نصر اعجيباً

تَضِيحُ: رب لا تضيح عري وعمرها ..... ٥٨١

تَطْهِيرُ: تطهير الناس من درن الغفلة والجنابة ٣٢٥

ويطهركم تطهيرًا ..... ٦٥٨, ٦٥٩

تَطْيِشُ: انَّ النبايا لا تطيش سهامها ..... ٦٣٣

تَظَاهِرُ:

تظاهرت الشهادات والرويا والكاشفات ..... ٣٢٩

تظاهروا العقل والنقل والعلامات والآيات ... ٣٢٩

تَعَالَوْا: قل تعالوا ندع ابناءنا وابناءكم ..... ١٨٨, ١٩٣, ٢٥٣

تَعَانُ: فحان ان تعان وتعرف بين الناس ..... ٥٩, ١٩٦, ٢١٥,

٢٢٨, ٣٣٩, ٣٦٢, ٣٦٢, ٤١٦,

تَعْبُدُونَ: قل يا ايها الكافرون لا اعبد ما تعبدون ..... ٤٣

تَعْجَبُ: أتعجب لامرى ..... ٢٩٢

قُلْ أتعجبون من فعل الله ..... ١٩٣

ولا تعجبوا ولا تحزنوا ..... ٢٣٥

ولا تعجبوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ..... ٢٣٥, ٢٣٥, ٢٣٥

وينزل ما تعجب منه ..... ٣١٠, ٣٥٣

تَعْجِبِينَ: لا تعجبين من امرى ..... ٣٥٣

تَعْذِيبُ: وقعت تعذيبها ..... ٦٦٦

تَعْرِفُ: فحان ان تعان وتعرف بين الناس ..... ٥٩, ١٩٦, ٢١٥,

٢٢٨, ٣٣٩, ٣٦٢, ٣٦٢, ٤١٦,

ستعرف يوم العيد والعيد اقرب ..... ٢١٩

أَأَنْتِ لا تعرفين القدير ..... ٦٩٣, ٦٩٣

تَعْظِيمُ:

فقلت انى ارى الصواب فى تعظيم الالهام ..... ٦٥٣

تَعْلُقُ: قطعوا تعلقهم منهم ..... ١٣٦

تَعَلَّقْتُ: انى تعلقت بأهدابكم ..... ٣٣٣

تعلقت بالأهداب ..... ٤٠٩

تَعْلَمُ: الم تعلم ان الله على كل شىء قدير ..... ٩٨

تَرِيدُونَ: اريد ما تريدون ..... ٥١٣

تَسْأَلُ:

ام تسألهم من خرج فهم من مغرم مثقلون ..... ٤٣, ٦١٠

تَسْتَبِينَ:

ولتستبين سبيل المجرمين ..... ٣٩, ١٩٦, ٢١٢, ٢٢٨, ٣٣٨, ٣٦٢, ٣٥٤,

تَسْجِيْقًا: فسحقهم تسحيقا ..... ٣٣٨, ٣٤٥, ٦٢٨

قد بعدوا من ماء الحياة فسحقهم تسحيقا ..... ٣٢٤

تَسْتَحْذُونَ: قيل استحذوا فلا تستحذون ..... ٤٣, ٢٥٢

تَسْتَعْجَلُونَ: اتى امر الله فلا تستعجلوه ..... ٣٥٥, ٥٥١

هذا الذى كنتم به تستعجلون ..... ٦٠

وتمت كلمة ربك هذا الذى كنتم به تستعجلون ..... ٣٣٤

تَسْتَفْتِحُ: اردت ان تستفتح ..... ٢٤٠

تَسْرَى: حتى تسرى فى كل ذرة الوجود ..... ٣١٨

تَشَاعُ: الامراض تشاع والنفوس تضاع ..... ٣١٣, ٣٥٨, ٤٠٦

تَشْتَبِئُونَ:

ولا تشتبئوا ولا توصلوا امركم الى الابلاس ..... ٣٢٥

تَشْرُقُ: وتفتح على يده الخزائن وتشرق الارض

بنور ربها ..... ٣٥٢

تَصْبُونَ:

لا تصبون الى الوطن فيه يتهان وتمتنح ..... ٢٠٨, ٤٥٠

تَصَدِّقُ: وتصدق علينا ..... ٦٣٨, ٦٣٩

تَصَلُّوا: تصلوا الى رب البرايا ..... ٣٣٢

تَصَلَّى: وتصلى عليك الارض والسماء ..... ١٣٢

تَصْنَعُ:

والقيت عليك محبة منى ولتصنع على عينى ..... ٨٠

تَضَاعُ: الامراض تشاع والنفوس تضاع ..... ٣١٣, ٣٥٨, ٤٤٤

تَضْلِيلُ: الم يجعل كيدهم فى تضليل ..... ٣٣٨, ٣٣٩, ٣٩١, ٥٣٥

٦٢١, ٦٩٦, ٦٩٣

٤٢٩ ..... تَقْتَبِلُوا: اخذوا وقتلوا تقتبلا

٤٣١ ..... ايماً ثقفوا اخذوا وقتلوا تقتبلا

### تقصرون:

٥٢٤ ..... تؤثرون الحيوّة الدنيا وفي الدين تقصرون

تقعدوا: فلا تقعدوا مع الغافلين والذين نسوا المنايا

٣٣٢ .....

تقف: لا تقف ما ليس لك به علم

٤٢١ ..... التقوى: اعدلوا هواقرب للتقوى

٥٣١ ..... لا يقبل عمل مثقال ذرة من غير التقوى

تقيس: فلا تقيسوني بأحدٍ ولا أحدًا بي

٣٢٢ .....

تقيم: تقيم الشريعة وتحى الدين

٣٦٥ ..... تكتبون: والله مخرج ما كنتم تكتبون

تكرهوا: عسى ان تكرهوا شيئاً وهو خير لكم

٤٨ ..... وعسى ان تكرهوا شيئاً وهو خير لكم

٥٦٣ ..... تكفيك هذه الامرأة

تكون: يتم نعمته عليك لتكون اية للمؤمنين

٣٣٨ ..... لا تكونوا كالذين نسوا ربهم والمنايا

٦٥٣ ..... تَلْزِمُ: وتلزمك المصائب ملازمة الغريم

تَلْطَفُ: تلتطف بالناس وترحم عليهم

٢٥١ ..... ٢١٣ . ٤٣

تَلْكَ: تلك آيات الكتاب المبين

٤٣٠ ..... ٥٤٠

٦٤٢ ..... تلك آيات ظهرت بعضها خلف بعض

٤٣٢ ..... ٤٣٣ . ٦٨٢

٥٨٣ ..... وتلك الايام ندا ولها بين الناس

٣٣٠ ..... تَمَّ: تَمَّ ما قال النبيون

٦٨٣ ..... تمت كلمة الله

٣٣٤ ..... تمت كلمة ربك هذا الذي كنتم به تستعجلون

٣٣٣ ..... وقد تم الافحام

كل بركة من محمد صلى الله عليهم وسلم فتبارك من

٣٩ ..... علم وتعلم

تعملون: فباى عزيز بعدة تعملون

٢٩٠ ..... وتعملون ان في هذا اليوم يضحى بكثير العجاوات

٣١٦ ..... وعلبكم ما لم تكونوا تعلمون

٨٣ ..... ٣٣٨

تغفلوا: فلا تغفلوا عن هذا المقام

٣٢١ ..... تغلبه: ما انت ان تترك الشيطان قبل ان تغلبه

٣٦٦ ..... تفاخر: والتفاخر بلحوم البقرات والجدايا

٣٢٣ ..... تفاوت: ما ترى في خلق الرحمن من تفاوت

٣٢٩ ..... تفتح:

٣٥٢ ..... تفتح على يده الحزائن وتشرق الارض بنور ربه

٣٦٨ ..... ٣٥١ ..... تفتح لهم ابواب السماء

٦١٤ ..... وتفتح على يده الحزائن

تفرد: تفردنا بذالك

٣٣١ ..... ٢٥٣ . ٩٣

تفريدي: انت منى بمنزلة توحيدى وتفريدى

١٨٠ ..... ٥٩

٦١٣ ..... ٥٥١ . ٣٩٢ . ٣٩٠ . ٣٥٦ . ٣٢٢ . ٣٥٠ . ٢٣٨ . ٢١٥ . ١٩٦

هو منى بمنزلة توحيدى و تفريدى فكاد ان يعرف بين

١٣ ..... الناس

تفسدوا: واذا قيل لهم لا تفسدوا في الارض

٥٩٤ ..... ٥٩٥

التفسير: قالوا ان التفسير ليس بشيء

٣٤٤ ..... واخذت التفسير

١٩ ..... تفصيل ما صنع الله في هذا الباس

٣٢٥ ..... تفضلا: انا نرده اليك تفضلا عليك

١٣٣ ..... تفندون: انى لاجدر يج يوسف لولا ان تفندون

٣٩١ ..... تفيض: ترى اعينهم تفيض من الدمع

٢١٥ ..... ٣٦

تقابل: كل مقابر الارض لا تقابل هذه الارض

٦٨٠ ..... تقتلوا: لا تقتلوا زينب

٤٣١ .....

تمايل:

ثمَّ التمايل الى انواع الاغذية والبطعومات ..... ٣٢٣

تمتحن:

لا تصبون الى الوطن فيه تهنان وتمتحن ..... ٢٠٨، ٤٥٠

تمترون: قول الحق الذي فيه تمترون ..... ٨١

تمشّي: انه كريم تمشي امامك وعاذي من عاذي .. ٣١٤

انه كريم تمشي امامك وعاذي لك من عاذي ..... ٣٥٤، ٣٩٠

تمكّن: تعهد وتمكّن في السماء ..... ٣٣٨

تموت: أجمتتم ان تموتوا ..... ٦٦٩

تموت واناراض منك ..... ٨٣، ٢١٩، ٢٥٥، ٣٣٠، ٥٣٩

ولا تموتوا بالعصيان ..... ٣٣٢

ما كان لنفس ان تموت الا باذن الله . ٣٩٩، ٣٤٥، ٥٢٨، ٦٠٠

تنال: العيد الاخر تنال منه فتحا عظيماً ..... ٦٦١

لن تنالوا البر حتى تنفقوا مما تحبون ..... ٣٨٣

التناوش: وانى لهم التناوش من مكان بعيد ..... ٤٥٥

تَنْجُو: يوم تنجو كل نفس مما كسبت ..... ٢٨٢

تُنْحَر: تُنْحَرُ اِبَالٌ مِنَ الْجِبَال ..... ٣١٦

تَنْتَلَم: من قام للجواب وتنمر فسوف يرى انه ..... ٤١

تندمر وتذمر ..... ٣٤٨

تنذر:

انك من المامورين لتنذر قوما ما انذر اباؤهم ..... ٢٢٨

سواء عليهم انذرتهم ام لم تنذرهم لا يؤمنون ..... ٥٦٩

لتنذر قوما ما انذر اباؤهم ..... ٣٩، ١٩٣، ٢١٢، ٣٣٨، ٣٦٢، ٣٥٤

لتنذر قوما ما انذر اباؤهم ولتدعو قوما اخرين ..... ٣٥٢

ولتنذر قوما ما انذر اباؤهم فهم غافلون ..... ٨٤

تنزل:

تنزل الرحمة على ثلاث العين وعلى الاخرين ... ٣٥٢

تنزل على كل افاك اثم ..... ٣١، ٦٠٥

تنزل عليهم المصائب ..... ٥٨٢

فتنزل عليهم المصائب ..... ٦٠١

وانى ارى بعض المصائب تنزل ..... ٣٨٢

هل انبئكم على من تنزل الشياطين ..... ٣١

تنزيل: تنزيل العزيز الرحيم ..... ٣٣٤، ٦٣٠

تنزيل من الله العزيز الرحيم ..... ٣٦٤، ٣٦٩

تَنْشَأُ: تنشأ في الحلية ..... ٢٦٣

تَنْفَكُ: ولا تنفكا من هذه المرحلة ..... ٦٨١، ٦٨٢

تَنْتَهَر: من قام للجواب وتنمر فسوف يرى انه تعدم ..... ٣٤٨

وتذمر ..... ٣٤٨

تنهر: اما السائل فلا تنهر ..... ٦٩٠

تهان: لا تصبون الى الوطن فيه تهنان وتمتحن ..... ٢٠٨، ٤٥٠

تهديد: ما هذا الا تهديد الحكام ..... ٢٤٣، ٢٤٦

تهذيب: هو الذي ارسل رسوله بالهدى ودين الحق ..... ٣٣٤، ٣٦٩

وتهذيب الاخلاق ..... ٣٣٤، ٣٦٩

تهوى: واجعل افئدة كثيرة من الناس تهوى الى ..... ٤٥٩

التَّوَاب: انى انا التَّوَاب من جاءك جاءني ..... ٣٨١، ٦١٩

تُؤَبِّوْا: توبوا واصلحوا الى الله توجهوا ..... ٤١

تُؤَبِّي:

ايتها البررة توبى توبى فان البلاء على عقبك . ١١٨، ١٣١

توجّهت:

واذا جاء نصر الله وتوجّهت لفصل الخطاب ..... ٣٥١

توحيد: انت منى بمنزلة توحيدى وتفريدى ..... ٥٩، ١٨٠

..... ١٥٦، ٢١٥، ٢٣٨، ٣٣٩، ٣٥٠، ٣٢٢، ٣٥٦، ٣٩٠، ٣٩٢، ٥٥١، ٦١٣، ٤٢٣

خذوا التوحيد التوحيد يا ابناء الفارس ... ٢١٥، ٢٥٠

هو منى بمنزلة توحيدى وتفريدى ..... ١٣

لأعيد به صلاح التوحيد المفقود من اللسان ..... ٣٢٦

تُوَعَّد: قرب ما توعدون ..... ٥٣٨

٤٣٨ ٤٣٦ ..... ثُمَّ: الرحيل ثم الرحيل

٣٨٦ ..... قد جاء الدين من النصرَة ثم سيعود من النصرَة

٣٥٣ ..... ثم يردّ اليك السلام

٣٩٠ ..... ثم يغاث الناس ويعصرون

١٦٣ ..... ثَمَانِينَ: ثمانين حولًا او قريبًا من ذلك

٣٣٦ ..... ثمانين حولًا او قريبًا من ذلك أو تزيد عليه سنينًا

٢١١ ..... ثَمَانِيَةً: يموت قبل از ثمانيه

١٨٢ ..... الثَّنَاءُ: هذا الثناء لى

٥٣٣ ..... ثَنِيَّةٌ: طلع البدر علينا من ثنية الوداع

٣٥ ..... ثَيِّبٌ: بكر وثيب

..... الثَّيِّبَةُ:

٢١٦ ..... ائاسنريهم آية من آياتنا فى الغيبة ونردها اليك

## ج

### جاء:

٣٨٦ ..... جاء الدين من النصرَة ثم سيعود من النصرَة

..... قل جاء كم نور من الله فلا تكفروا ان كنتم مومنين

٦١٠ .....

٦٣١ ٥٣٩ ٥٣٨ ..... جاء وقتك ونبقى لك الايات بأهراث

٦٣١ ٥٣٩ ٥٣٨ ..... جاء وقتك ونبقى لك الايات ببينات

..... قل جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوفاً

٦٠٢ ٢١٢ ٣٩ .....

٤٢٢ ٦٠٢ ٣٩٩ ..... جاء الحق وزهق الباطل

..... جاءك الفتح

٥٠٦ .....

٣٣٣ ..... جاءك الفتح ثم جاءك الفتح

١٣٢ ..... جاءك النور وهو افضل منك

٥٣٥ ٣٣٨ ٣١ ..... هيهات هيهات لما توعدون

٣٢١ ..... توصل: توصل الى رب البرايا

٦٣١ ..... تَوَفَّنِي: رب توفني مسلماً والحقنى بالصالحين

٤٥٦ ..... تَوَلَّى: ان تولى تولى

٥٦١ ..... اينما تولوا فشمّ وجه الله

٣٣٤ ..... توهينك: اكرمك بعد توهينك

١٤٨ ..... تَوَكَّلْ: توكلت عليك

١٣٤ ..... اذا عزمت فتوكل على الله

٢١٣ ..... فتوكل على الله واصنع الفلك باعيننا ووحينا

٤٠٦ ..... توكلوا عليه ان كنتم مؤمنين

٤٦١ ..... ولم يبق الهوم لنا فأتا توكلنا على رب العباد

٦٠٥ ٢٥٥ ١٨٩ ..... تَيَسَّسَ: لا تيسس من روح الله

٣٣٣ ..... لا تيسسوا من خزائن رحمة الله

٣٨٩ ..... لا تيسسوا من خزائن رحمة ربى

٢١٢ ٣٣ ..... ولا تيسس من روح الله الا ان روح الله قريب

..... تَيَقَّظْ:

٣١٤ ..... وتدبر المقام بتيقظ القلب وفتح العينين

## ث

..... الثَّرِيًّا: لو كان الايمان معلقا بالثريا لنالته

٢٥٠ ٢١٦ ٦٥ ٦٠٥ ٣٣٤ ٣٣٠

..... ثقفوا: ملعونين اينما ثقفوا اخذوا وقتلوا تقتيلاً

٤٢٩ ..... ثلاث: مثنى وثلاث ورباع

٤٨٥ .....

٦٤٩ ..... ثلج: كل واحد منهم ثلج

..... ثُلَّةٌ: ثلثة من الاولين وثلثة من الاخرين

٢٣٣ ٢٣٠ ٩٠ ٦١٣ ٣٦٣ ٢٥٦ ٢٥٥

٦٥	<u>جبال:</u> ولوان قرآن سيرت به الجبال .....	١٨٠	جاءك ربك الاعلى .....
٣٨٦	يا جبال اسجدى معه والطير .....	٦٢٤	٣٢٠ جاء في آكل واختار .....
٣٣٤	يا جبال اؤبى معه والطير .....	٥٢٩	اذا جاء افواج وسم من السماء .....
٦٢٥	٥٨٢ <u>جبل:</u> عندى حسنة هي خير من جبل ...	٨٣	اذا جاء نصر الله الست بربكم قالوا بلى .....
٩١	٨١ فلما تجلّى ربّه للجبل جعله دكّا .....	٦٠٨	٣٥٥ اذا جاء نصر الله والفتح وتمت كلمة ربك . ٦٠
٢١٨	فلما تجلّى ربه للجبل جعله دكّا .....	٣٤١	اذا جاء نصر الله والفتح ورائيت الناس يدخلون
٣٩٤	<u>جبيز:</u> نزل به جبيز .....	٥٢٥	اذا جاء نصر الله والفتح .....
٩٣	<u>محمدوا:</u> ومحمد وابها واستيقنتها انفسهم .....	٣٣٩	اذا جاء نصر الله والفتح وانتهى امر الزمان ... ٣٢ ٢١٤
٣٦٣	٣٣٩ ومحمد وابها واستيقنتها انفسهم ظلما وعلوا	٣٥١	اذا جاء نصر الله وتوجهت لفصل الخطاب .....
٦٤٣	<u>الجحيم:</u> اجر الاثيم واريه الجحيم .....	٦١٩	٣٨١ انى انا التواب من جاءك جاء فى .....
٦٣	<u>جدع:</u> فاجاءها المخاض الى جدع النخلة .....	٤٥٢	كرامة جلييلة قد جاء وقتها .....
	<u>جرت:</u>	٢٣٤	يا اهل المدينة جاءكم نصر من الله وفتح قريب
٢٥٨	وانى مستخلفك اكراما كما جرت سنتى فى الاولين	٤٢٦	<u>جائع:</u> يا ايها النبى اطعموا الجائع .....
٢٥٨	كذلك جرت سنة الله فى المتقدمين .....	٣٣٨	<u>جئت:</u> جئت فصل الفتح .....
٣٣٠	<u>جرى الله:</u> جرى الله فى حلال الانبياء ٤٠ ٢٥٠ ٢٥٤ ٣٣٠	٦٣	لقد جئت شيئا فريا .....
٦٠٩	٣٦٣ جرى الله فى حلال المرسلين .....	٤٤	<u>جئنا:</u> وجئنا بك على هؤلاء شهيدا .....
٢١٦	<u>جزاء:</u> جزاءة اوفى .....		يا ايها العزيز مسنا واهلنا الضر وجئنا ببضاعة مزجاة
٦٨٦	ونريهم جزاء الفاسقين .....	٦٣٨	.....
٢١٤	رب اجزة جزاء اوفى .....	٣٩٣	<u>جاثمين:</u> فاصبحوا فى دارهم جاثمين .....
٣٨٠	جزاء سيئة بمثلها .....	٤٣٣	<u>جارية:</u> لا تذروها جارية .....
٢٩٢	٢٨٩ عجل جسده خوار .....	٦٠	<u>جاعل:</u> انى جاعل فى الارض .....
٢١٨	٢٠٣ <u>جعل:</u> انا جعلناك المسيح ابن مريم .....	١٩٥	انى جاعلك عيسى ابن مريم .....
١٩٦	جعلت مباركا .....	٢٥١	٤٢ انى جاعلك للناس اماما .....
٦١٣	٨٣ جعلك المسيح ابن مريم .....		وجاعل الذين اتبعوك فوق الذين كفروا الى
٢١٣	٣٣٨ وجعلنا جهنم للكافرين حصيرا .....	٦١٣	٥٣ ٨٣ ٨٩ ٣٦٣ ٦١٣ يوم القيامة .....
٦١٢	٣٣٨ وجعلناك المسيح ابن مريم .....	٦٠٣	٣٥٥ ٣٣٨ ٣١ <u>جاهل:</u> جاهل او مجنون .....
١٦٣	٣٣٨ وجعلناك المسيح ابن مريم .....	٦٩	واعرض عن الجاهلين .....
		٢٥٨	فاصدع بما تؤمر ولا تخف السنة الجاهلين .....



٢٤٩	مثل الجنة التي وعد المتقون.....	وجعلني مظهر النبي المهدي احمد اكرم لافاضة
١٥٢	كرم الجنة دوحه الجنة.....	الخير..... ٣٢٥
٦٨٥	وهب له الجنة.....	فجعلني مظهر المسيح عيسى ابن مريم لدفع الضر و ابادة
٦٢	يا آدم اسكن انت وزوجك الجنة.....	مواد الغواية..... ٣٢٥
٦٢	يا احمد اسكن انت وزوجك الجنة.....	الحمد لله الذي جعل لكم الصهر والنسب..... ٣٣
٦٢	يا مريم اسكن انت وزوجك الجنة.....	الحمد لله الذي جعلك المسيح ابن مريم..... ٣٦٦
	<b>جَنَّاتٌ: ان الذين آمنوا و عملوا الصالحات لهم</b>	رفعت وجعلت مباركا..... ٩٣
٤٣٤	جنات تجري من تحتها الانهار.....	فلما تجلّى ربّه للجبل جعله دكّا..... ٨١
٢١٥	واخفض جناحك للمسلمين.....	يا احمد جعلت مرسلًا..... ٣٥٣
٣٦٤	<b>جَنبًا: اني حاشر كل قوم يأتونك جنبًا.....</b>	<b>جَنَّفَ: جَفَّ القلم بما هو كائن..... ٣٠٨</b>
٢١٥	<b>جند: ومعك جند السهوات والارضين.....</b>	<b>جلايبب: جلايبب الصدق..... ١٤٢</b>
	<b>جنود:</b>	<b>جلال: أنا جلالى فيما قصد كائين مريم استيصالى ٣٢٨</b>
٥٠١	ان فرعون وهامان وجنودهما كانوا خاطئين.....	الله يعطيك جلالك..... ١٤٣
٦١٥	ونرى فرعون وهامان وجنودهما ما كانوا يحذرون	<b>جماعت: يصلح الله جماعتي ان شاء الله تعالى. ٤٣٩</b>
٣٢٤	<b>جهاد: فلا جهاد الا جهاد اللسان.....</b>	<b>جمال: وأما جمالى فيما فارت رحمتى..... ٣٢٨</b>
	<b>جهد:</b>	<b>الجمع: سيهزم الجمع ويولون الدبر .. ٢٥، ٢٥٠، ٦٦٦</b>
٣١٩	اذا بلغت الى هذا فقد بلغت جهدك الى الانتهاء.	وقادر على الاجتماع والايامع والجمع..... ٤٥٨
	<b>جهل:</b>	<b>جمعت: حتى لو جمعت دماءها..... ٣١٦</b>
٢٢٢	وارى الخلق جهل الفاسقين فالفت هذه الرسالة	<b>جميع: امر يقولون نحن جميع منتصر..... ٢٥، ٢٥٠، ٣٦٨</b>
٦٣٥	<b>جهنم: الله عدو الكاذب وانه يوصله الى جهنم</b>	قل ارسلت اليكم جميعا..... ١٠٩
٦١٢	جعلنا جهنم للكافرين حصيرا..... ٣٣٨	قل يا ايها الناس انى رسول الله اليكم جميعا..... ٣٣٦
٣٩٤	مخونا نار جهنم.....	كن الله جميعا ومع الله جميعا..... ١٤٢
٦٣٥	وانه يوصله الى جهنم.....	<b>الجنة: انى انزلت معك الجنة..... ٤٠٢</b>
٣٩٥	يأتى على جهنم زمان ليس فيها احد..... ٣٨٩	دخلتم الجنة وما علمتم ما الجنة ذلك اليوم
٦٤٣	<b>الجُودى: واستوت على الجودى.....</b>	الاخر..... ٤٢٥
٢١٣	<b>جور: فاصبر على جور الجائرين.....</b>	فادخلوا الجنة ان شاء الله آمنين..... ٨٣
٦٨	<b>جوهر: انى خلقتك من جوهر عيسى.....</b>	فارتدا على اثارها ووهب له الجنة..... ٢٥
٦٨	وانك وعيسى من جوهر واحد وكشىء واحد.....	فادخل عبادى وادخل جنتى..... ٨٣

الجيش:

- حباً من الله العزيز الاكرم ..... ٢٥٢، ٣٣١، ٣٦٥، ٣١١
- حبَّب: حبب الى النفوس الخمر ..... ٣٢٩
- حبَل: نحن اقرب اليه من حبَل الوريد ..... ٤٣٢
- حَتَّام: وحتَّام يكذبون كتابك ..... ١٣٥
- حَتَّى: حتى تاتيهم البينة ..... ٦١٨
- حتى لوجعت دماءها ..... ٣١٦
- وما كنا معذبين حتى نبعث رسولا ..... ٤١٥
- وما كان الله ليجزيك حتى يميز الخبيث من الطيب ..... ٦٠٤
- فانتظروا الايات حتى حين ..... ٣٥٠
- فلا وربك لا يؤمنون حتى يحكموك فيما شجر بينهم ..... ٣٥٥
- وما كان الله ليغيبر ما يقوم حتى يغيروا ما بانفسهم ..... ٦٢٠
- حَتُّ: حَتُّ على تحصيل هذا المقام ..... ٣١٨
- حَجَّ: مُنِع الحَجَّ و كثر المنون ..... ٣٢٩
- حجاب: لورفع الحجاب لها ازددت يقيناً ..... ٤٢٨
- حجج:
- فقال اما السيف فهي الحجج التي اعطاك الله ..... ٣١
- حجر: انت تربي في حجر النبي ..... ٣٦٨
- حجَّة: حجَّة الله ..... ٣٣٣
- حجَّة قائمة وفتح مبين ..... ١٦٥، ٣٥٢، ٦١٤
- رفع الله حجَّة الاسلام ..... ٨٢
- لَا تُمَّ حجَّة الله عليهم ..... ٢٢٢
- حدَّ: حدَّ ظبأة ..... ٦٨٦
- بلغ الامر الى حدِّة ..... ٤٥٥
- قد خرجت من حدِّ الاحصاء ..... ٣١٦
- وبلغت كثرة الذبأح الى حدِّ غطي به وجه الارض ..... ٣١٦
- حدِّث: حدثت في الحضرة ..... ٤٣٣
- واما بنعبه ريك فحدث ..... ٩١، ٥٢٩، ٥٣٩، ٥٥٣
- حديث: فبات حديث بعدة تؤمنون ..... ٣٥٨

## ح

- الحاسدين: اذا نصر الله المؤمن جعل له الحاسدين ..... ٦١٠، ٢٥١، ٤٣
- في الارض ..... ٢١٣
- اذا نصر الله المؤمن جعل له الحاسدين ..... ٥٤٣
- حاصل: المراد حاصل ..... ١٨٠
- مرادتك حاصلة ..... ٦٩٣
- مرادك حاصل ..... ٣٤٤
- حافظ: ان الله حافظ كل شيء ..... ٦٠٠، ٢٥١، ٤٢
- اني حافظك ..... ٩٣، ٥٥
- عناية الله حافظك ..... ٣٣١
- عناية الله حافظه ..... ٩٣
- قل الله حافظه ..... ٣٣١
- الله حافظه ..... ٣٣١
- الله خير حافظاً وهو ارحم الراحمين ..... ٩٣، ٣٣١
- حال: في كل حال من الصالحين ..... ٥٦٩
- حامد: سليم حامد مستبشر ..... ٣٣٠
- سليم حامد مستبشراً ..... ٣٣٢
- حان: حان ان تسئل كل نفس وتدان ..... ٣٣٢
- حان ان تعان وترفع بين الناس ..... ٤٢٠، ٤١٦
- فحان ان تعان وتعرف بين الناس ..... ٣٦٢، ٣٣٩، ٢٣٨، ٢١٥، ١٩٦، ٥٩
- حبَّ: حبَّ الله ..... ٩١
- الا انها فتنة من الله ليحب حياً جماً ..... ٦١١، ٣٦٥، ٣٣١، ٢١٣، ٤٤

٣٤٩	<u>حسناً</u> : ليزدادوا حسناً مع حسنتك .....	٣٢٨	ما كان حديث يفتري .....
٦٢٥ ، ٥٨٢	<u>حسنة</u> : عندى حسنة هي خير من جبل .....	٥٩٠ ، ٥٨٦	هل اتاك حديث الزلزلة .....
٣٣٢	<u>حصحص</u> : اليوم حصحص الحق للناظرين .....	٣٨٥ ، ٣٨٠	<u>حديدي</u> : النالك الحديدي .....
٦١٢ ، ٣٣٨ ، ٤٠	<u>حصيرا</u> : وجعلنا جهنم للكافرين حصيرا .....	٦٢٦ ، ٣٣٣	انا النالك الحديدي .....
١٤٩	<u>حضرة</u> : اجيء من حضرة الوتر .....	٦٢٢ ، ٥٢١	فبصرك اليوم حديدي .....
٣٢٢ ، ٢٣٩	انت وجيهه في حضرتي .....		<u>حرام</u> :
٣٢٢ ، ٢٣٩	انت وجيهه في الدنيا وحضرتي .....	٤٤١ ، ٥٥٣	حرام على قرية اهلكناها انهم لا يرجعون .....
٤٣٣	حدثتك في الحضرة .....	٣٢٤	<u>حرب</u> : ان الحرب حرمت على .....
٢٥٦	<u>الحطبة</u> : لينبذن في الحطبة .....	٣٣٠	الحرب مهيجة .....
٣٥١	<u>حفاظة</u> : في حفاظة الله .....	٢٢٥	والهينا ان الحرب حرب روحاني بنظر روحاني .....
	<u>حفدة</u> :	٦١٣	من عاذى وليا لي فقد اذنته للحرب .....
٣٢١	فقد ضحى بنفسه ومهجته وابعاءه وحفدته .....	٤٨٣	ومن عاذى وليا فقد بارزته للحرب .....
٤٠٣	<u>حفييا</u> : انه فضل ربي انه كان بي حفييا .....	٣٦٠	يضع الحرب ويصالح الناس .....
٤١١	قال ساستغفر لك ربي انه كان بي حفييا .....	٣٢٨	<u>حربة</u> : بيدي حربة ابيد بها عادات الظلم .....
٦٠٠	<u>حفيظ</u> : اني حفيظ عليهم .....	٣٢٤ ، ٣٢٦	قتل هذا بحربة سماوية .....
٥٤٩	اني حفيظك .....	٣٥٥	<u>حرجا</u> : لا يجذوا في انفسهم حرجا .....
٣٥٦ ، ٤٣	<u>حق</u> : بل آتيناهم بالحق فهم للحق كارهون .....		<u>حرضاً</u> :
٦٥٩	الحق بشيعة موسى ورضى الله به قولا .....	١٣٢	قالوا تالله تفتتوا تذكر يوسف حتى تكون حرضاً
٤٣٥	حق علينا نصر المؤمنين .....	٤٢٩	حرقها الله .....
٢٥٥ ، ٢١٤ ، ١٩٨ ، ١٩٦ ، ١٦٠	الحق من ربك فلا تكون من المهتمين .....	٦١٥ ، ٢٥٣ ، ٨٠	<u>حزب</u> : الا ان حزب الله هم الغالبون .....
٣٣٢	اليوم حصحص الحق للناظرين .....	٢١٩	ومن كان من حزبي فيعلى وينصر .....
١٦٢	انت معي وانت على الحق المبين .....	١٩	حزن: ووجدتها ممتلئة من الحزن .....
٢١٨	انك على حق مبين .....		<u>حسب</u> :
٦٦٦	اني انا الحق والباقي باطل .....	٣٠٤ ، ٢١٣ ، ١٣٢	احسب الناس ان يتركوا ان يقولوا آمناً .....
٣٢٤	بالحق انزلناه وبالحق نزل .....	٥٦٢	ام حسبت ان اصحاب الكهف والرقيم .....
٦٨١	حق الله امرى .....	٩٣	ام حسبت ان اصحاب الكهف والرقيم .....
٣٣٤	اني ساخبره في آخر الوقت انك لست على الحق .....	٤١١	<u>حسن</u> : حسن مالك .....
٤٣٥	فحق العذاب وتدلى .....	٥٣٣	حسنت مستقرا ومقاماً .....

**حلف:** واقول حلفاً أنه لا قاتن جيتاً وألفاً..... ١٩

**حُل:** اذك انت هو في حلال البروز..... ٢٥٨

جرى الله في حلال الانبياء..... ٦٠، ٢٥٠، ٣٣٠، ٣٦٣، ٦٠٩

جرى الله في حلال المرسلين..... ٢١٦

**حَلَّة:**

يكسى الانسان الكامل حلة الخلافة من الحضرة..... ٣١٩

فجئت في الحلتين المهزودتين المصبغتين..... ٣٢٦

**حَم:** لحم تلك آيات الكتاب المبين..... ٤٣٣، ٤٣٣

**حمد:** الحمد لله الذى اخرجنى من النار..... ٦٩٨

الحمد لله الذى اذهب عنى الحزن..... ١٦٣، ٢٣٦، ٦٣٠

الحمد لله الذى اذهب عنى الحزن واعطانى ما لم يعط احد من العالمين..... ١٩٣

الحمد لله الذى اوصلنى صحيحاً..... ٥٣٦

الحمد لله الذى ايّد الحق بآياته..... ٤٨٣

الحمد لله الذى جعل لكم الصهر والنسب..... ٣٣، ٣٥٣، ٣٦٨، ٦٣٠

الحمد لله الذى جعلك المسيح ابن مريم..... ٢١٣، ٣٣٨، ٣٦٦

٦١٥، ٦٠٣، ٣٥٦

والحمد لله رب العالمين..... ٥٣٥

**حمل:** ان الله يحمل كل حمل..... ٤٢٢

**حمى:** حماك الله..... ٨٢

انى حمى الرحمن..... ٣٦٥، ٦٢٨

**حَنِيفاً:** اى يأتون الى الله حنيفاً..... ٥٦٣

قل بل ملّة ابراهيم حنيفاً..... ٥٦٣

**حول:** يورك من معك ومن حولك..... ٤٣١

**حوّلوا:** ان النصرارى حوّلوا الامر..... ٢٣٩

**الحنين:** يوم الاثنين وفتح الحنين..... ٣٣٢

**الحج:** مظهر الحج..... ٣٥٥

**حيث:** لا يفلح الساحر حيث اتى..... ٤٢٢

قل ان وعد الله حق..... ١٤٨

وادع عبادى الى الحق..... ١٩٣

وبالحق انزلناه وبالحق نزل..... ٦١٥، ٣٥٤، ٣٣٠، ٦٦

وعد علينا حق..... ٥٨٥

هذا تاويل رؤيائى من قبل وقد جعلها ربى حقاً..... ٣٢

يستنبذونك احق هو..... ٥١١

يسئلونك احق هو..... ٥٤٤

يوم يجيء الحق ويكشف الصدق ويخسر الخاسرون..... ١٨٩

زلزلت الارض فحق العذاب وتدلى..... ٤٣٥

فورب السماء والارض انه لحق..... ٢٨٠

قل اى وربى انه لحق لا يتبدل ولا يخفى..... ٣١٠

ويسئلونك احق هو قل اى وربى انه لحق..... ١٣٠

**حقائق:**

بل هى حقائق اوحيث الى من رب الكائنات..... ٣١٥

رب اربى حقائق الاشياء..... ٤٠٠

**حقيقة:** اشار به الى حقيقة الاضحية..... ٣٢١

بل يؤدى حقيقة اضحيته..... ٣١٩

حقيقة الانقياد التام..... ٣١٨

**حِكْم:** انه او ما فيه الى حكم الضحية..... ٣٢٢

**حُكْم:**

حكم الله الرحمن لخليفة الله السلطان..... ١٦٥، ٢١٣، ٣٥٢، ٦١٤

حكم الله الرحمن لخليفة الله المغل السلطان..... ٤٨٣

**الْحِكْمَةُ:** يعقلك ربك بالكتاب والحكمة..... ١٨١

يؤتى الحكمة من يشاء..... ١٦٢

ومن يؤت الحكمة فقد اوتى خيراً كثيراً..... ١٦٢

**الحكومة:** وليست الحكومة تارك المجرمين..... ٦٥٣

**حَلَّ:** حل غضبه على الارض..... ٣٥٨، ٦٢٨

انى ارى الرحمن حل غضبه على الارض..... ٣٢٦



٣٥٢ ..... وتفتح على يده الخزائن

١٦٥ ..... ويفتح على يده الخزائن

٤٥٩ خضر: هو الذي اخرج مُرغميك فُخْطَر دعواك.

٣٤٠ ، ٣٠٥ ..... خطاب: لك خطاب العزة

٣٣٢ خطايا: والخطايا كبيرة ولا تدومها الا الذوبان

٣٢٢ ..... تمحو الخطايا

٣١٤ ..... خفاء: فلا يبقى له خفاء ولا مرء

٦٩٥ ، ٦٩٣ ..... خلاف: اقره الله على خلاف التوقع

٦٩٥ ، ٦٩٣ ..... عمرة الله على خلاف التوقع

٦٠ ..... خلق: اردت ان استخلف فخلقت آدم

١٨٩ ..... انا خلقنا الانسان في يوم موعود

٣٣٤ ، ٣٣١ ، ٢٣٨ ، ١٨١ ، ١٨٠ ، ٩٣ ..... انت منى بمنزلة لا يعلمها الخلق

٦١٣ ، ٥٥١ ، ٥٢١ ، ٣٢٢ ، ٣٢٢ ..... انى خلقتك من جوهر عيسى وانك و عيسى من جوهر واحد وكشىء واحد

٦٨ ..... خلق آدم فاكرمه

٦٠٩ ، ٣٥٦ ، ٣٣٠ ، ٤٠ ..... خلقت لك ليلا ونهارا

٣٣١ ، ٩٣ ..... ما ترى فى خلق الرحمن من تفاوت

٣٥ ..... ولا تصغر خلق الله ولا تسئم من الناس

١٩ ..... ووجدته ذا خلق قويم

٣٢٠ ..... ينزل الى الخلق ليجنذبهم الى الروحانية

٢٤٠ ..... خليفة: اردت ان استخلف فخلقت آدم خليفة الله

السلطان

٦١٤ ، ٣٥٢ ، ٢١٣ ، ١٦٥ ..... حكم الله الرحمن لخليفة الله السلطان

٤٨٣ ..... حكم الله الرحمن لخليفة الله المغل السلطان

٣٣٩ ..... واذا قال ربك انى جاعل فى الارض خليفة

٩١ ..... خليل: خليل الله

خبث

وما كان الله ليجترأ حتى يميز الخبيث من الطيب ٢٣٩ ، ٦٠ ، ٢٥٨

٥٥ ..... كذب عليكم الخبيث

..... ختم

٣٣١ ..... كما خُتِمَتْ شهور الاسلام على شهر الضحية

٤١٩ ..... خدم: من خدمك خدم الناس كلهم

٣٥٥ ..... خد يجتى: اذكر نعمتى رأيت خد يجتى

٩١ ، ٣٣ ..... اشكر نعمتى رأيت خد يجتى

٢٣٨ ..... خذ: خذها ولا تخف سنعيد هاسيرتها الاولى

١٠٦ ..... يا يحيى خذ الكتاب بقوة

٢١٥ ..... خذوا التوحيد التوحيد يا ابناء الفارس

٣٤١ ..... خذوا الرفق الرفق فان الرفق رأس الخيرات

٣٣٢ ..... خذوا الانقطاع الانقطاع

٤١٥ ..... خر: من عادى ولياً فكاما خر من السماء

٢٥٩ ..... خربت: الله اكبر خربت خيبر

..... خرج

٤٣ ..... امر تسئلهم من خرج فهم من مغرم مثقلون

٣٦٤ ، ٣٣٩ ..... خرطوم: سناخذه من مارن او خرطوم

٦٩٠ ، ٦٨٢ ..... سنسبه على الخرطوم

٣٣ ..... خرقوا: وخرقوا له بنين وبنات بغير علم

٦٨٨ ..... خرُّوا: خرُّوا على الاذقان سجدا

١٤٨ ..... خروا له سجدا

٣٣٤ ..... خزائن: انا آتيناك الدنيا وخزائن رحمة ربك

٣٣ ..... خزائن رحمة ربك

٤٨٣ ..... سيؤتى له الملك العظيم ويفتح على يده الخزائن

٣٣٣ ..... لا تبيئسوا من خزائن رحمة الله

٣٨٩ ..... لا تبيئسوا من خزائن رحمة ربى

١٩٣ ..... وان من شىء الا عندنا خزائنه

خَنَاطِيل:

- عندى حسنة هي خير من جبل ..... ٥٨٢، ٦٢٥
- كنتم خير امة اخرجت للناس وافتخار المؤمنين ..... ٣٣
- كنتم خير امة اخرجت للناس ..... ١٨٥
- كنتم خير امة اخرجت للناس وفتح للمؤمنين ..... ٢١٢
- لولا خير الانام لهلك المقام ..... ٦٨١
- الله خير وابقى ..... ٤٢٥
- نثني عليك الخير ..... ٦٦٢، ٤٣٦
- نثني عليك الخير والبركة ..... ٦٦٢
- نلت خيرا ورشدًا ..... ٦٥٢
- الله خير حافظا وهو ارحم الراحمين ..... ٦٩٢، ٦٩٣
- ولدار الآخرة خير لك من الاولى ..... ٦٤٤، ٦٤٨
- ومكروا ومكر الله والله خير الماكرين ..... ٢٣٤
- ويمكرون ويمكر الله والله خير الماكرين ..... ٣٣، ١٦٥
- هذا ما بلغنا من خير البرية ..... ٣٢٢
- وجعلني مظهر النبي المهدي احمد اكرم لافاضة  
الخير ..... ٣٢٥
- يرجو خيرا ..... ٦٦٢

**د**دائرة:

- يتربصون عليك الدوائر عليهم دائرة السوء ... ١٤٣
- دابر: وقطع دابر القوم الذين لا يؤمنون ..... ٥٥٣
- دار: اني احافظ كل من في الدار ..... ٣٩٨، ٣٥٣، ٣٨٢، ٥٨٨، ٦١٩،  
٦٢٢، ٦٢٣، ٦٨٦، ٤٠٨، ٤٣٣، ٤٣٦
- اني احافظ كل من في الدار الا الذين علوا من استكبار  
..... ٣٥٨، ٣٥٠
- اني احافظ كل من في الدار الا الذين علوا باستكبار ..... ٣٩٩

وتنحر ابال من الجبال وخناطيل من البقرات  
الخنزير:

- امرت ان اقتل خنازير الافساد ..... ٣٢٦
- كذب عليكم الخنزير ..... ٥٥
- خوار: عجل جسده خوار ..... ٢٠٣، ٢١٨
- خوارق: الخوارق تحت منتهى صدق الاقدام ..... ١٤٢
- خوان: ان الله لا يحب كل خوان كفور ..... ٤٣٢
- مت ايها الخوان ..... ٦٨٣
- خوض: قل الله ثم ذرهم في خوضهم يلعبون .....  
٦٤٥، ٣٣٤، ٣٣٩، ٢٥١، ٣٢

خوف:

- الا ان اولياء الله لا خوف عليهم ولا هم يحزنون .. ٨٣
- لنبدلنكم من بعد خوفكم امنا ..... ٢٠٤
- ونبدلنك من بعد خوفك امنا ..... ١٨٩
- خيانة: الخيانة المستأنسة ..... ٥٨٦
- خير: ارجو منك كل خير ..... ٦٨٦
- اريد الخير ..... ٥٣٤
- الامام خير الانام ..... ٣٢٩
- والخير كله في القرآن ..... ٢١٤، ٢٥٣، ٣٣١، ٣٥٤، ٦١٢
- خير لهم خير لهم ..... ٦٩٤
- ترجى اليه خير ..... ٦٦٢
- رب علمني ما هو خير عندك ..... ٥٣٠
- رب لا تذرنى فردا وانت خير الوارثين ..... ٣٢، ٢١٣
- ربنا افتتح بيننا و بين قومنا بالحق وانت خير  
القاتحين ..... ٣٢، ٢١٣
- صلوتك خير وابقى ..... ٤٢٥
- ظن المؤمنون بانفسهم خيرا ..... ٢٣٣
- عسى ان تکرهوا شيئا وهو خير لكم ..... ٢٣٦، ٢٣٤، ٣٨١، ٤٢١

٣٣٥ ، ٣٢٨	دعاءك مستجاب.....	انى احافظ كل من فى الدارو لنجعله آية للناس
٣٢٨	سمع الدعاء.....	ورحمة منا.....
٣٨٨	قد جرت عادة الله انه لا ينفع الاموات الا الدعاء	انى انور كل من فى الدار.....
١٦	قل ما يعيؤ بكم ربى لولا دعأؤكم.....	نجعل دارهم مملؤة من الارامل والشيبات.....
٤٨٣	كثر الدعاء لبقاءك.....	ولدار الاخرة خير لك.....
٢٣	يا احمد اجيب كل دعائك الا فى شركائك.....	داعياً: وداعياً الى الله وسرراً منيراً.....
٦٦٢	<u>دَعْنِي</u> : دعنى اقتل من اذاك.....	دافع: انى انا الرحمن دافع الاذى.....
٥٣٤	<u>دَعْوَاتَا</u> : واخر دعواتنا ان الحمد لله رب العالمين	داؤد: اى داؤد عامل بالتاس رفقاؤ احسانا.....
٤٢٣	<u>دَعْوَت</u> : اجيب دعوتك.....	الدبر: سيهزم الجبع ويولون الدبر.....
٤٢٣	اجيب دعوتكما.....	الذجال:
٥٤٢	استجيب فى هذه الليلة كل ما دَعَوْتَ.....	واذا هلك الذجال فلا ذجال بعده الى يوم القيامة.....
٣٢٥	<u>دَفْع</u> : اعنى دفع الضير و افاضة الخير.....	دُخَان: تاتى السماء بدخان مبين.....
٣٣٠	بعث مسيحه لدفع الضير.....	لا يجهبها دخان الشمس.....
٣٢٥	فجعلنى مظهر المسيح عيسى ابن مريم لدفع الضير	يوم تاتى السماء بدخان مبين.....
٢٨٤	غشم غشم غشم له دفع اليه من ماله دفعة.....	دخل:
٢١٨ ، ٩١ ، ٨١	<u>دَكَّا</u> : فلما تجلى ربه للجبل جعله دكا.....	ان هذا القرآن عرض على اقوام فما دخل فيهم.....
٣١٦	<u>دِمَاء</u> : حتى لوجعت دماءها.....	دخلتم الجنة وما علمتم ما الجنة.....
٦٠٨ ، ٣٦٩ ، ٦٠	<u>دَنِي</u> : دنى فتدلى فكان قاب قوسين او ادنى.....	من دخله كان آمناً.....
٣٩٩	دنى منك الفضل.....	دُرّ: بكلمات كالدّرر البهية.....
٣٣٢	<u>دُنِيًّا</u> : الذين اكلوا اعمارهم فى ابتغاء الدنيا..	كمثلك درّ لا يضاع.....
٦٠٩ ، ٣٦٢ ، ٣٣٠ ، ٢١٣	ان عليك رحمتى فى الدنيا والدين.....	الذين يدوسون درر الحق تحت التّعال.....
٣٣٤	انا آتيناك الدنيا وخزائن رحمة ربك.....	دَرَن: وتطهير الناس من درن الغفلة والجناية.....
٣٣٣	انا فتحننا عليك ابواب الدنيا.....	درجات: ائامعك ترفعك درجات.....
٦١٣ ، ٨٣	انت مبارك فى الدنيا والاخرة.....	درجة:
٤٣١	انى معك فى الدنيا والاخرة.....	لك درجة فى السماء وفى الذين هم يبصرون.....
٥٨٢	تاتى عليهم ايام مباركة ثم تكثر دنياهم.....	دَسَّأ: وقد خاب من دساها.....
٥٢٤	تؤثرون الحيوة الدنيا وفى الدين تقصرون.....	دُعَاء: اجيب كل دعائك الا فى شركائك.....
٥٣٤	تؤثرون الحيوة الدنيا.....	احرام الدعاء.....



هو الذى ارسل رسوله بالهدى ودين الحق ٢٣٨، ٢١٢، ٢٣٨  
 ٦٠٢، ٥٤٤، ٥٤٥، ٣٥٨، ٣٦٣، ٣٣٨، ٣٣٨  
 هو الذى ارسل رسوله بالهدى ودين الحق و تهذيب  
 الاخلاق ..... ٣٣٤  
 يحيى الدين و يقيم الشريعة ..... ٦٢  
 اليوم اكملت لكم دينكم ..... ٢٣٨

## ذ

ذَابَ: ذاب وغاب واختفى ..... ٣١٤  
ذَالِكُ: ابنى ابراء من ذلك ..... ٤٣٥  
 تفردنا بذلك ..... ٩٣  
 دخلتم الجنة وما علمتم ما الجنة ..... ٤٢٥، ٤٢١  
 ذلك بما عصوا وكانوا يعتدون ..... ٦٢٨، ٦١٦، ٥٥٢، ٣٩٠، ٣٥٨، ٣٣٠، ٣٢٢  
 ذلك فضل الله وفي اعينكم عجب ..... ٤٨٣، ٦١٤، ٣٥٢، ١٦٥  
ذَاهِبٌ: كلكم ذاهب ..... ٣٢٢  
ذَبْحٌ: وكذلك جاء لفظ النسك بمعنى ذبح الذبيحة ..... ٣١٤  
 ان العابد فى الحقيقة هو الذى ذبح نفسه وقواه ... ٣١٤  
ذَرَى: ذرى والمكذب بين ..... ٣٦٩، ٣٣٨  
 وذرى والمكذب بين اولى النعمة ..... ٢٥١، ٢٣٤  
 ذرونى اقتل موسى ..... ١٨٦  
 فذرى والمكذب بين ..... ٣٣٤  
 قل الله ثم ذر كل شىء ..... ٥٥٥  
 قل الله ثم ذرهم فى خوضهم يلعبون ..... ٦٤٥  
 قل الله ثم ذر فى غيبيته ..... ٣٥٣  
ذَرَاتُ: وسفت ذراته شدائد هذه الهوجاء ... ٣١٤  
ذَرِيَّةٌ: رب هب لى ذرية طيبة ..... ٤١٨

فتحننا عليك ابواب الدنيا ..... ٢٤٩  
 كتبت لك رحمة فى الدنيا والاخرة ..... ٦٣٩  
 كن فى الدنيا كأنك غريب او عابر سبيل ..... ٢١٥، ٣٥  
 لا يرى الله الا من نقي عن ارادات الدنيا كلها ..... ٤٥٣  
 نحن اولياءكم فى الحيوة الدنيا وفى الاخرة ..... ٥٤٤  
 واجعل لى غلبة فى الدنيا والدين ..... ٤٦٠  
 وان عليك رحمتى فى الدنيا والدين ..... ٤٠  
 وجيها فى الدنيا والاخرة ومن المقربين ..... ٨٢  
 ولهم بشرى فى الحيوة الدنيا ..... ٣٦٨  
 ويتم نعمته عليكم فى الدنيا والاخرة ..... ٦٠٦  
 ثم يكنزون لهم ويكثر دنياهم ..... ٦٠١  
 يميلون الى الدنيا ولا يعبدوننى شيئاً ..... ٣١٣  
الذَّهْرُ: هل اتى على الانسان حين من الدهر لم يكن  
 شيئاً مذكوراً ..... ٣٣٩، ٥٩  
الدَّوَاءُ  
 فكلمه من كل باب ولن ينفعه الا هذا الدَّوَاءُ ..... ٣٨٨  
دَوَائِبُ: اربعة عشر دوايا ..... ٣٣٩  
دَوْحَةٌ: كرم الجنة دوحه الجنة ..... ١٥٢  
 يخرج همه وغمه دوحه اسماعيل ..... ٥٦٠  
دُونُ: يخوفونك من دونه ..... ٢٥٣  
دِيَارٌ: رب لا تذر على الارض من الكافرين ديارا ..... ٦٣٨  
 عفت الديار كذ كرى ..... ٥٥٥، ٥٣١  
 عفت الديار محلها ومقامها ..... ٦٢٣، ٣٨٢، ٣٨١  
دِينٌ: ورأيت الناس يدخلون فى دين الله افواجا ..... ٢٤١  
 أقتل ألوفاً ممن اعداء الدين ..... ٣١  
 ان هذا الرجل بجوح الدين ..... ٣٦٩  
 وان عليك رحمتى فى الدنيا والدين ..... ٦٠٩  
 قد جاء الدين من النصره ثم سيعود من النصره ..... ٣٨٦  
 ليجتمعوا على دين واحد ..... ٥٣١

٣٢٩	..... طلع ذوا السنين
٩١	..... ذوعقل متين
٩١	..... انك اليوم لذو حظ عظيم
٣٣٢	<u>ذوات:</u> واتركوا ذوات الضلع والرذايا
٢٥٠	<u>ذوالفقار:</u> كتاب الولي ذوالفقار على
٣١٨	<u>ذى:</u> ونحراها بمدى الانقطاع الى الله ذى الألاء
٣٣٠	<u>ذيل:</u> ذيل الجهل طول ارجاءه

ر

١٩	<u>رأس:</u> ووضعت رأسي على فخذيها وتلطفت
٣٢٨	<u>رء وف:</u> ان الله رء وف رحيم
٨٣	كان الله بكم رء وفارحيا
٣٤١	<u>رؤياً:</u> اللهم اصرف سوء هذا الرؤيا عني
٥٠٤	صدقته الرؤيا
٥١٣	صدقنا الرؤيا انا كذلك نجزي المتصدقين
٦٣٩	بارك الله في الهامك ووحيك ورؤياك
١٤٨	وبدل سوء هذه الرؤيا بالحسنة
٢٣٨	يا نوح اسر رؤياك
٣٢	هذا تاويل رؤياي من قبل قد جعلها ربي حقاً
٣٢١	واجعلوا الضحايا لرؤية تلك الحقيقة كالمرايا
٣٤١	<u>رأيت:</u> ورأيت الناس يدخلون في دين الله افواجا
٣٥٥	اذكر نعمتي رثيت خديجتي
٩١	اشكر نعمتي رثيت خديجتي
١٣٥	انني رثيت عصياتهم وطغياتهم
٣٥١	<u>ارحم:</u> وهو ارحم الراحمين
٢٥٥	<u>راد:</u> انا رادوها اليك
٩٨	وان يردك بخير فلا راد لفضله

٣١٣	من اعرض عن ذكرى نبتليه بذرية فاسقة ملحدة
٣٨٣	<u>ذُكر:</u> اجر كقائم وذكرك دائم
٢٥٣	اقم الصلوة لذكرى
٤٣٥	امثال الرحمة اول الذكر و آخر الذكر
٢٣٩	انك باعيننا يرفع الله ذكرك
٤٢٠	اني معك ذكرك تاك فاذا ذكرني
٦٥٤	بشرهم بايام الله وذكركهم تن كيرا
٩١	بيت الفكر وبيت الذكر
٨١	رجال لا تلهيهم تجارة ولا بيع عن ذكر الله
٤٢٣	رفعنا لك ذكرك
٥٥٥	عفت الديار كذا كرى
٣٢٢	لا ابقى لك في المغزيات ذكرا
٦٣٤	لا تبق لي من المغزيات ذكرا
٦٣١	لا تبقى لك من المغزيات ذكرا
٤٣٦	ليس الذكر كالانثى
٤٢٣	ورفعنا لك ذكرك
٦٠٦	يرفع الله ذكرك يتم نعمته عليك
٤٥٦	<u>ذنب:</u> يغفر لك الله ما تقدم من ذنبك وما تاخر
٦١٩	ليغفر لك الله ما تقدم من ذنبك وما تاخر
٥٨٢	تاقي عليهم ايام مباركة ثم تكثر ذنوبهم
٣٤٠	<u>ذو:</u> ان الله عزيز ذو انتقام
٤٦٢	انا لله ذوالمنن
٣٣٢	اني انا الرحمن ذو المجد والعلی
٣٥٩	اني انا الرحمن ذو اللطف والعدی
٦٤٢	اني انا لله ذو الجود والعطاء
٣٦٩	اني انا لله ذو السلطان
٤١٥	اني انا ربك الرحمن ذو العز والسلطان
٤١٠	اني انا الرحمن ذو العز والسلطان

رب ارني كيف تحي الموتى..... ٣١، ٢١٣، ٣٨٨	الرَّادِفَةُ: تتبعتها الرادفة..... ٥٥٩، ٦٢٢
رب اشف زوجتي هذه واجعل لها بركات في السماء وبركات في الارض..... ٥٦١	راس: خذوا الرفق الرفق فان الرفق رأس الخيرات .... ٣٤١
رب اشف زوجتي هذه واجعل لها بركات في السماء في الارض..... ٥٦١	لو لا فضل الله ورحمته على لألقى رأسى في هذا الكنيف ..... ٣٠٣
رب اصحّ زوجتي هذه..... ٢٩٩	راضٍ: انى راض منك..... ٥٨
رب اصالح امة محمد..... ٣٢، ٢١٣	تموت وانا راض منك..... ٢٥٥، ٨٣
رب اغفر وارحم من السماء..... ٨٨، ٤٩، ٣٢، ٢١٣	راضية: يا ايها النفس المطمئنة ارجى الى ربك راضية مرضية..... ٨٣
رب انى مظلوم فانتصر..... ٣٣٨	رافاك: سبحك الله ورافاك..... ٣٦١، ٦٢١
رب انى مغلوب فانتصر .. ٤٩، ٢١٤، ٥٩٩، ٦٢٨، ٦٥١، ٦٨٢، ٦٩٠	رافعك: انى رافعك الى..... ٣٥، ٥٨، ٢٣٩
رب توفى مسلماً والحقني بالصلحين..... ٦٣١	انى متوفيك ورافعك الى..... ٥٣، ٨٣
رب زدنى عمري وفي عمر زوجي زيادة خارق العادة..... ٣٨٠	يا عبد الرافع انى رافعك الى..... ١٠٤
رب زدنى علمًا..... ٣٥٦	يا عيسى انى متوفيك ورافعك الى..... ٨٩، ١٩٦
رب السجن احب الى متباعد عنى اليه..... ٨٨	رَبِّ: واخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين..... ٥٣٤
رب سلطني على النار..... ٥٤٣	رب اجعلنى مباركا حيثما كنت..... ٨٥
رب علمنى ما هو خير عندك..... ٥٣٠، ٦٢٦	رب اجزء اجزاء اوفى..... ٣٨٠
رب فرق بين صادق وكاذب..... ٥٩٢، ٦٢٣، ٤١٤	رب اجعلنى غالباً على غيرى..... ٤٠١
رب فاحفظنى وانصرنى..... ٦٠٠	رب احفظنى فان القوم يتخذوننى سخرة..... ٦٥٠
رب كل شىء خادمك..... ٦٣٨	رب احفظنى فان القوم يأخذوننى سخرة..... ٦٥٠
رب كل شىء خادمك رب فاحفظنى وانصرنى وارحمنى ..... ٣١٣، ٣٤٦، ٦٢٣	رب اخرج وقت هذا..... ٥٤٣، ٦٢٢
رب لا تذر على الارض من الكافرين دياراً..... ٦٣٨	رب اخرجنى من النار..... ٦٩٨
رب لا تذرني فردا وانت خير الوارثين..... ٣٢، ٢١٣	رب اذهب عنى الرجس وطهرنى تطهيرا..... ٢٦
رب لا تترنى زلزلة الساعة..... ٥٢٤، ٥٦٤	رب ارحمنى ان فضلك ورحمتك ينجى من العذاب..... ٤١١
رب لا تضيع عمري وعمرها..... ٥٨٢	رب ارناناوارك الكلية..... ٥٩٥
رب لا تترنى موت احد منهم..... ٥٢٤، ٥٦١	رب ارني انوارك الكلية..... ٥٩٥
رب نجي من غمى..... ٨٨	رب ارني آية من السماء..... ٥٦٨
رب هبلى ذرية طيبة..... ٤١٨	رب ارني زلزلة الساعة..... ٥٢٤، ٦٩٦

٤١٥	انى اناربك الرحمن ذو العز والسلطان.....	٢٩٢, ٣٦٠, ٣٥٩, ٣٠٠, ٣٥٢, ٣٣٦, ٢٩٤
٣٠٣	انى اناربك القدير لامبدل لكلماتى.....	٦٨٦, ٥٤٤, ٥٥٦, ٥٥٢, ٥١٣, ٥١٣
٦١٨	بان ربك و اوحى لها.....	٢٨٠
٦٠٥	تمت كلمة ربك.....	٥٦٨
٦٠٥	قال ربك انه نازل من السماء ما يرضيك.....	٥٦٨
٥٣٣	قل معاد ربك.....	٣٥٦
٨٣	<u>ربكم</u> : من ربكم عليكم.....	٣٥٦
٦٨٨, ٣٦٩, ٢٠٤, ١٨٩, ١٤٢	<u>ربنا</u> : ربنا اغفر لنا انا كنا خاطئين.....	٦٢٦, ٥٦١, ٣١٣
٦٢٥	ربنا اغفر لنا ذنوبنا انا كنا خاطئين.....	٤١٣
٢١٢, ٣٢	ربنا افتح بيننا وبين قومنا بالحق.....	٥٣٤
٦٦٩	ربنا افتح بيننا وبينهم.....	٥٣٥
٨٨	ربنا عاج.....	٣٦٨, ٣١٠
٣٠٣	ربنا امنافا كتبنا مع الشاهدين.....	٤٦١
٤٨٦	ربنا لا تجعلنا طعنة للقوم الظالمين.....	٦٥٥
٦٠٦, ٣٦	ربنا اننا سمعنا مناديا ينادى للايمان.....	٦٥٦
	ربنا اننا سمعنا مناديا ينادى للايمان ربنا امنافا كتبنا	٦٠٣
٢١٥	مع الشاهدين.....	٥٦٩, ٣٥٦, ١٦٣
	ان الذين قالوا ربنا الله ثم استقاموا تتنزل	١٠٣
٤٨٢	عليهم الملائكة.....	١٤٢, ١٣٩
٣٥١	قالوا ربنا اغفر لنا انا كنا خاطئين.....	٦٤٨, ٩١
٣٠١	<u>رَبِّي</u> : ان ربى رب السموات والارض.....	٣٥٤
٦٥١	ان ربى سيهدين.....	٩٣
٦٢٤	ان ربى قوى قدير.....	٦٣٩
٤٢٩	ان ربى قوى عزيز.....	٤٨
٤٠٣	ان ربى كريم قريب.....	٣٦٩
٣٥٣, ٣١٠	ان ربى لا يضل ولا ينسى.....	١٨١
٥٣٤, ٥١٤, ٢٣٠, ٢٣٥, ٢١٣, ١٥١, ٨٨, ٣١	ان معى ربى سيهدين.....	١٨٠
٤٨٣	قل ان معى ربى سيهدين.....	٤٢٣
	سلام قولوا من رب رحيم	
	فوق رب السماء والارض انه الحق	
	قل ان صلوتى و نسكى و هيبائى و مما تى الله رب	
	العالمين	
	قل رب زدنى علما	
	رب زدنى علما	
	كلام افصح من لدن رب كريم	
	لا تهدبناك و تؤتى من رب كريم	
	و آخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين	
	والحمد لله رب العالمين	
	وحى من رب السماء وات العلى	
	ولم يبق الهوم لنا فانا توكلنا على رب العباد	
	<u>رَبِّي</u> : رب اشعث اغبر لو اقسم على الله لا برى	
	رب اشعث اغبر	
	<u>رَبِّي</u> : انت على بينة من ربك	
	ان ربك فعال لما يريد	
	انى اناربك	
	عسى ان يبعثك ربك مقاما محمودا	
	ما ودّعك ربك وما قلى	
	وسوف يعطيك ربك فترضى	
	وكان ربك قديرا	
	وما ننزل الا بامر ربك	
	ويرضى عنك ربك ويتم اسمك	
	واسئل ربك وكن سئولا	
	يعقلك ربك بالكتاب والحكمة	
	جاءك ربك الاعلى	
	انى اناربك الاعلى	

٣٢٩	<u>الرَّجُلُ</u> : ان هذا الرجل يجوح الدين .....	٣٢٣	كلا ان معي ربي سيهدين .....
٥١٠	بركة زائدة على هذا الرجل .....	٤٩	وان معي ربي سيهدين .....
٣٦٤	كبر عند الله موت هذا الرجل .....	٤٠٣	انه فضل ربي انه كان بي حفيئاً .....
٤٦٦	ليحبله رجل .....	٣٩٣	اني بايعتك بايعني ربي .....
٦٩	وقالوا لولا نزل على رجل من قريتين عظيم .....	٣١٠	اي وربي انه لحق لا يتبدل ولا يخفى .....
٦٠٩	رد الله عليهم رجل من فارس .....		و بشرني ربي وقال مبشرا
٣٣٣	رجل كبير .....	٢١٩	ستعرف يوم العيد والعيد اقرب .....
٢٦	<u>الرَّجْسُ</u> : رب اذهب عني الرجس وطهرني تطهيرا	٥٨٦	عرفت ربي بفسخ العزائم .....
	اثماً يريد الله ليذهب عنكم الرجس اهل البيت ...	٦٨٨	عسى ان يهديني ربي صراطاً مستقيماً .....
٦٤٣، ٦٦٤، ٦٥٩، ٦٥٨		٦٤٨	عليه عند ربي لا يضلُّ ربي ولا ينسى .....
١١٤	فنزل عليهم رجساً من السموات .....	٤١١	قال ساستغفر لك ربي انه كان بي حفيئاً .....
٣٣٢	<u>رجع</u> : رجعوا يائسين .....	٥٤٤	قل اي وربي انه لحق .....
٣٨٣	<u>الرَّحْمَنُ</u> : انا الرحمن فاطلبنى تجدني .....	١٥٦	قل لو كان البحر مداداً للكلمات ربي لنفد البحر
٦٢٨	اني امرت من الرحمن فاتوني .....	١٦	قل ما يعبؤا بكم ربي لولا دعاءكم .....
٣٦٣	اني امرت للرحمن فاتوني اجمعين .....	١٩٣	قل هذا فضل ربي .....
٣٦٣	اني امرت من الرحمن فاتوني اجمعين .....	٢١٣	قل هذا فضل ربي واني اجر دنفسي من ضر وب الخطاب
٦٢٠	اني انا الرحمن .....	٣٨٩	لا تبيئسوا من خزائن رحمة ربي .....
٥٢٢	اني انا الرحمن اقدر ما اشاء .....	٣٠٩	ليدفع ربي كلما كان يحشر .....
٣٣٦	اني اري الرحمن حلَّ غضبه على الارض .....	١٣٠	ويستلونك احق هو قل اي وربي انه لحق .....
٣٦٥	اني انا الرحمن ثم انا الرحمن .....	٤٨٥	<u>رُبَاعٌ</u> : مثني وثلاث ورباع .....
٣٩٣	اني انا الرحمن دافع الاذى .....		<u>رَتُّقًا</u> :
٣٥٩	اني انا الرحمن ذواللطف والتدى .....		ان السموات والارض كانتا رتقا ففتقنهما ٢١٤، ٤٨
٣٣٢	اني انا الرحمن ذوالمجد والعلی .....	٦٣٠، ٣٣٨، ٣٣١، ٢٥٣	
٥٢١	اني مع الرحمن في كل حالة .....		<u>رجال</u> : رجال لا تلهيهم تجارة ولا بيع عن ذكر الله ٨١
١٦٥	حكم الله الرحمن لخليفة الله السلطان .....	٦٣٥	ياتيك رجال نوحى اليهم من السماء .....
٨٤	كتاب الله الرحمن .....	٦٠٥، ٦٠٠، ٢١٣، ٣٣	ينصرك رجال نوحى اليهم من السماء .....
٦١٦	ييدي لك الرحمن شيئاً .....	٤٢٩، ٤١٣، ٤١٢	
٣٦٢	الرحمن علم القرآن .....		لا يموت احد من رجالكم .....
٦٨٣	<u>رحم</u> : رحم الله .....	٣٢٤	

٣٠٦	و لنجعله آية للناس ورحمة منا ..... ٢١٨ ، ٢٥٣ ، ٣٦٣ ، ٣٠٦	٦٦٢	رحمك الله.....
٦١٢	وما ارسلناك الا رحمة للعالمين ..... ٤١ ، ٣٦٢ ، ٣٥٤ ، ٦١٢	٣٦٢	<u>رحمن</u> : اني نذرت للرحمن صوماً.....
٣٣٨	هذا من رحمة ربك..... ٣١ ، ٣٣٨	٤٢١	اني انا الرحمن فانظر.....
٤٨٥	فاحيينا برحمة منا.....	٤٢١	<u>رُحَمَاء</u> : محمّد رسول الله والذين معه اشداء على
٣٦٢	يا احمد فاضت الرحمة على شفيتك.....	٨١	الكفار رحماً بينهم.....
٤٢٣	<u>رحي</u> : انت مني بمنزلة الرّحى.....		<u>رحمة</u> :
٤١٠	انت مني بمنزلة رحى الاسلام.....	٦٣٤	اتقنط من رحمة الله الذي يريكم في الارحام .
٣٥٣	الرحي تدور وينزل القضاء..... ٣٠٩ ، ٣٥٣	٣٩٦	انزل الرحمة على ثلاث العين وعلى الآخرين.....
٦١٨	الرحي يدور وينزل القضاء.....	٦٤٣	انزل الرحمة على من اشاء.....
٤٣٨	<u>الرّحيل</u> : الرحيل ثم الرحيل..... ٤٣٦ ، ٤٣٨	٥٣٤	انزل فيها كل رحمة.....
٣٣٨	<u>رَحِيم</u> : آمناً من الله الرّحيم.....	٣٣	خزائن رحمة ربك.....
٣٢٨	ان الله رءوف رحيم.....	٥٣٨	رحمة منا وكان امراً مقضياً.....
٣٦٤	تنزيل من الله العزيز الرحيم.....	٤٣٥	كتب الله على نفسه الرحمة.....
٣٩١	بسم الله الغفور الرحيم.....		نزلت الرحمة على ثلاث العين وعلى الاخرين.....
٣٩٢	سلام قولاً من رب رحيم..... ٢٩٤ ، ٣٣٦ ، ٣٥٢ ، ٣٠٠ ، ٣٥٩ ، ٣٦٠ ، ٣٩٢	٦٥٨ ، ٦٢١ ، ٢٣٥	
٦٨٦ ، ٥٤٤ ، ٥٥٦ ، ٥٥٢ ، ٥١٣		٥٨٠	نزلت الرحمة على ثلاث العين والآخرين.....
٨٣	كان الله بكم رءوفاً رحماً.....	٨٠	غرس لك بيدي رحمتي وقدرتي.....
	<u>ردّ</u> : ان الذين كفروا وصدوا عن سبيل الله رد عليهم	٥٩٥	وقد كان فيها انزل رحمة.....
٦٣	رجل من فارس.....	٨١	فانظروا الى اثار رحمة الله.....
٣٨٨	رد الله الى.....	٦٥	فبما رحمة من الله لنت عليهم.....
٤١٣	رد اليها روحها وريحانها..... ٥١٥ ، ٤١٣		كتبت للذين امنوا رحمة و كتبت لك رحمة
٤١٢	رد الى صحتي.....	٦٣٩	في الدنيا والاخرة.....
٥٨٨	رد عليها روحها وريحانها.....	٣٣٣	لا تيسوا من خزائن رحمة الله.....
٣٣٠	رد عليهم رجل من فارس.....	٣٦٩	نزلنا على هذا العبد رحمةً.....
٥١٩	رددت اليها روحها وريحانها.....	٦٣٩	زيد في رحمتك ووفاءك وصدقك.....
٥١٥	اني رددت اليها روحها وريحانها.....	٦٣٩	زيد في رحمتك وصدقك ووفاءك.....
١٨٥	رددنا اليك الكرة الثانية.....	٤٠	وان عليك رحمتي في الدنيا والدين.....
٣٢٠	<u>رداء</u> : يدخل تحت رداء الربوبية.....	٢٥١	وان عليك رحمتي في الدنيا والدين.....

	<u>رَدَايَا:</u> واتركوا ذوات الضلع والرذايا..... ٣٣٢
٣١٨	<u>رزق:</u> ان الذين اتقوا والذين آمنوا لهم مغفرة
٥١٥	ورزق كريم..... ٣٨٢
٦٥٩	انى مع كثرة رزقك..... ٣٣٢
٥١٥	<u>رسالة:</u> الهى ربى لاتم حجة الله عليهم وارى الخلق
	جهل الفاسقين فالفت هذه الرسالة..... ٢٢٢
٣٤	<u>رسل:</u> كتب الله لاغلبين انا ورسلى ٩٣، ٢٥٣، ٣٣٤، ٣٥٠
٦٣٣	<u>رسول:</u> انا ارسلنا اليكم رسولا شاهدا عليكم كما
٣٨١	ارسلنا الى فرعون رسولا..... ٥٤٨
٤٢٠	انا ارسلنا رسولا شاهدا عليكم كما ارسلنا الى
٢٣٩	فرعون رسولا..... ٥٤٩
١٣١	ان خير رسول الله واقع..... ٤٠٣، ٤٠٢
٩٣	انى مع الرسول اجيب..... ٣٣١
٤٢٣	انى مع الرسول اقوم..... ٣٢٨، ٣٦٦، ٦٤٤، ٦٤٨
٨٢	انى مع الرسول اقوم واليوم من يلوم..... ٦٦٥، ٦٨٢، ٦٩٨، ٤٠٠
٣٢٠	انى مع الرسول اقوم وافطر واصوم..... ٣٥٩
	انى مع الرسول اقوم ولن ابرح الارض الى الوقت
٣٣١	المعلوم..... ٣٣١
٣٣١	انى مع الرسول محيط..... ٣٣١
٦٤٩	بلغت قدم الرسول..... ٦٤٩
٦٦	صدق الله ورسوله..... ٦٦
٣٣٦	قل يا ايها الناس انى رسول الله اليكم جميعا..... ٣٣٦
٣٥٥	فانى مع الرسول اقوم..... ٣٥٥
٤١٢	وما كنا معذبين حتى نبعث رسولا..... ٤١٢، ٤١١
٣٦٤	يا ليتنى اتخذت مع الرسول سبيلا..... ٣٥١، ٣٦٤
٦٥٢	<u>رشدا:</u> نلت خيرا ورشدا..... ٦٥٢
٣٨٦	<u>رشن:</u> رشن الخبر..... ٣٨٦
١٣٣	<u>رضاع:</u> فتوفاه الله فى ايام الرضاع..... ١٣٣
	<u>رضاء:</u>
٣١٨	كان يبغى رضاء الله الودود ان يفهم هذه الحقيقة
٥١٥	<u>رضوان:</u> ارى رضوانه..... ٥١٥
٦٥٩	<u>رضى:</u> الحق بشيعة موسى ورضى الله به قولا..... ٦٥٩
٥١٥	عبد القادر رضى الله عنه..... ٥١٥
	<u>رُطَبًا:</u>
٣٤	هُذِّ اليك بمن ع النخلة تساقط عليك رطبا جنيا..... ٣٤
٦٣٣	<u>الرَّعْب:</u> والقى به الرعب العظيم..... ٦٠١، ٦٣٣
٣٨١	سنلقى فى قلوبهم الرعب..... ٣٢، ٩٣، ٢٣٨، ٣٣٩، ٣٨١
٤٢٠	قذف فى قلوبهم الرعب..... ٢٢٢، ٤٢٠
٢٣٩	نصرت بالرعب واحييت بالصدق ايها الصديق..... ٥٩، ٢٣٩
١٣١	<u>رعد:</u> فيه ظلمات ورعد وبرق..... ١٣١
٩٣	<u>رفع:</u> رفعت وجعلت مباركا..... ٩٣
٤٢٣	ورفعنا لك ذكرك..... ٤١٣، ٤١٦، ٤٢٣
٨٢	رفع الله حجة الاسلام..... ٨٢
٣٢٠	هذا هو معنى الرفع عند اهل العلم والمعرفة..... ٣٢٠
	<u>رفعة:</u>
٣٣١	وان قدى هذه على منارة خُتم عليها كل رفعة..... ٣٣١
	<u>رفق:</u>
٣٤١	خذوا الرفق الرفق فان الرفق رأس الخيرات..... ٣٤١
٢٥٥	يادا ود عامل بالناس رفقاً واحساناً..... ١٠١، ٢٥٥
٣٢٥	<u>رفيع:</u> انى جئت من الحضرة الرفيعة العالية..... ٣٢٥
٣٨٠	انى معك يا امام رفيع القدر..... ٣٨٠
٣٢٣	<u>رقص:</u> والتشوق الى رقص البغايا..... ٣٢٣
٩٣	<u>رقيم:</u> ام حسبتم ان اصحاب الكهف والرقيم..... ٩٣
٦٨٢	انا انزلناه على رقيبة من موسى..... ٦٨٢
٦٩٠	انزلناه على رقيبة من موسى..... ٦٩٠
٣٢٠	<u>ركل:</u> ان وعد الله انى ركل وركى..... ٣٢٠

## ز

- ٣٤٨ ..... زاد: زاد الله عمرك
- ٦٨٩ ..... زبانية: فليدع زبانية
- ٦٨٩ ..... فليدع الزبانية
- ٣٨٠ ..... زد: رب زدني عمري وفي عمر زوجي
- ٣٥٦ ..... قل رب زدني علماً
- ٣٥٦ ..... رب زدني علماً
- ..... زرافات
- ٣٣٠ ..... ايها الناس قوموا لله زرافات وفرادى
- ٥٨٢ ..... زرع: كزرع اخرج شطأه
- ..... كزرع اخرج شطأه فأزره فاستغلظ و لتصنع
- ٢١٨ ..... على عيني
- ..... كزرع اخرج شطأه فاستغلظ فاستوى على سوقه
- ٨٠ ..... زروع: انا اخرجنا لك زروعاً يا ابراهيم
- ٣٠٦ ..... يخرجون زروع الايمان والتويع والاعمال
- ٣٢٦ ..... زعم: كما هو زعم المحرومين من الحق و صدق
- ٣٢٤ ..... المقال
- ٤١١ ..... زكاً: قد افلح من زكها
- ٦١٨ ..... زلزال: اذا زلزلت الارض زلزالها
- ٤٣٥ ..... زلزلت: زلزلت الارض فحق العذاب وتدل
- ٦٤٦ ..... زلزلة: اردت زمان الزلزلة
- ٥٢٦ ..... ارني زلزلة الساعة
- ٦٩٦ , ٦١٨ , ٦٠٣ , ٥٨٨ , ٥٤٤ , ٥٦٤ ..... اريك زلزلة الساعة
- ٦٩٦ , ٥٤٦ ..... رب ارني زلزلة الساعة
- ٥٦٤ , ٥٦٦ , ٥٢٤ , ٥٢٦ ..... رب لا ترني زلزلة الساعة
- ٥٥٠ , ٣٩٩ ..... زلزلة الساعة

- ٦١٤ , ٣٥٨ ..... ان وعد الله اني وركل وركلي
- ٦٢٦ , ٣٢٩ ..... رماح: برزما عندهم من الرماح
- ..... رهي
- ٦٠٢ , ٥١٠ , ٢١٢ , ١١٣ , ٣٩ ..... مارميت اذ رميت ولكن الله رمي
- ٤٢٣ ..... رُوح: انت منى بمنزلة روحى
- ٦٣٥ ..... انى مع الرُوح اتيك بغتة
- ٦١٦ , ٣٩١ ..... انى مع الرُوح معك ومع اهلك
- ٢٣٩ ..... سويته ونفخت فيه من روحى
- ٢١٤ , ٨٠ , ٦٢ ..... نفخت فيك من لدنى روح الصديق
- ٦٢١ , ٥٩١ ..... يلقى الرُوح على من يشاء
- ٦٠٥ , ٣٣٩ ..... رُوح: ألا ان رُوح الله قريب
- ٥١٥ ..... انى رددت اليها روحها وريحانها
- ٤١٣ , ٥٨٤ , ٥١٥ ..... رد اليها رُوحها وريحانها
- ٥١٩ ..... رددت اليها روحها وريحانها
- ١٨٣ ..... ان روح الله قريب
- ٣٩٥ , ١٨٣ ..... لا تئسوا من روح الله
- ٢١٢ , ٣٣ ..... الا ان روح الله قريب
- ..... روحانية
- ٣٢٠ ..... ينزل الى الخلق ليحبهم الى الروحانية
- ..... روضة: و تبلغ عنق روحك الى لعاع روضة القدس
- ٣١٩ ..... والكبرياً
- ١٩ ..... رُوع: والقي في روعى انه يعرفنى
- ٣٦٨ , ٣٦٦ ..... الرُوم: غلبت الروم في ادنى الارض
- ٣٢٣ ..... ريب: لا تهلكوا انفسكم بالريب والعباس
- ..... وان كنتم في ريب مما نزلنا على عبدنا
- ٤٨٣ , ٢٩ ..... ربح: انى اجد ربح يوسف لولا ان تفقدون
- ٣٦٩ ..... انى لاجد ربح يوسف لولا ان تفقدون
- ٤٥٦ , ٦٢٨ ..... ريحان: رد عليها روحها وريحانها
- ٥٨٨ ..... ريحان



## س

## سَاء:

٣٥٢ انا اذا نزلنا بساحة قوم فساء صباح المنذرين .

سائل: آيات للسائلين ..... ٣٣٣

٦٩٠ اما السائل فلا تنهر .....

## ساجدين:

١٨٣ فاذا سويته و نفخت فيه من روعي فقعدوا له ساجدين

ساحر: انما صنعوا كيد ساحر..... ٤٢١

٤٢٢ انهم ما صنعوا هو كيد ساحر .....

٤٢٢ ولا يفلح الساحر حيث اتى .....

٢٣٤ قالوا ساحر كذاب .....

٤٥١ وان هذان لساحران يريدان ان يخرجاكم .....

سار: طوبى لمن سن وسار .....

سارع:

٣٣٢ سارعوا الى الله واركبوا على اعدى العطايا .....

الساعة: ارنى زلزلة الساعة .....

٦٩٦ اريك زلزلة الساعة..... ٥٨٨ , ٦٠٣ , ٦١٨ , ٦٩٦

٦٩٦ رب ارنى زلزلة الساعة..... ٥٤٦

٥٦٤ رب لا ترنى زلزلة الساعة..... ٥٦٦

٥٥٥ زلزلة الساعة ونهدم ما يعبرون .....

٥٥٠ زلزلة الساعة .....

٦١٩ يريك الله زلزلة الساعة .....

ساق: انا انكشف السر عن ساقه .....

٢٥٦ , ٢٣٥ , ٢٣٠

## سال:

٣١٦ سألت البحار وفاضت الغدر والاولدية الكبار .

سبب: له تب وسب وافتضح .....

٤٣٩

٥٥٥ زلزلة الساعة ونهدم ما يعبرون .....

٦١٨ هل اتاك حديث الزلزلة .....

٥٩٠ هل اتاك حديث الزلزلة . بل يأتيهم بغتة .....

٦٠١ هل اتاك حديث الزلزلة . من طلوع الشمس ٥٨٦

٦١٩ يريك الله زلزلة الساعة .....

٦٤٤ زمان: اردت زمان الزلزلة .....

٣٣٠ ايها الاخوان ان زماننا هذا ايضا هي شهرنا هذا ..

٣٢٥ فان الزمان كان محتاجا الى دفع شر طغي .....

٣١٦ كذلك يُفعل من ابتداء زمان الاسلام .....

٣٢٨ افانتم تعجبون والى الزمان و ضرورته تلتفتون

١٦٣ يأتي عليك زمان مختلف بازواج مختلفة .....

٣٢٨ ألا ترون الى زمان احتاج الى الرب الفعّال .....

٥٨٨ زمان: سيأتي عليك زمن الشباب .....

٣٥٤ يأتي عليك زمن كمثل زمن موسى .....

٣٣١ قد سبق نموذجها في زمن خير البرايا .....

٤٢٢ زهق: جاء الحق وزهق الباطل .....

٤١٨ قل جاء الحق وزهق الباطل .....

٢١٢ قل جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقا

٢١٤ زوج: انا زوجنا كهالامبدل لكلمات الله .....

٣٤٤ اصح زوجتى .....

٢٩٩ رب اصح زوجتى هذه .....

٤٨٦ وانبئنا فيها من كل زوج بهيج .....

١٣٠ زوجنا كهالامبدل لكلماتي .....

٢٥٥ زوجنا كهالامبدل لكلماتي .....

٢٥٠ زيت: يكاد زيتته يضيء ولو لم تمسسه نار .....

٢٥٠ زيد: قتل خيبة وزيد هيبه .....

٤٣١ زينب: لا تقتلوا زينب .....

سباع:

سلطنا كلابا عليك وغيظنا سباعا من قولك ..... ١٦٥

السبت: الذين اعتدوا منكم في السبت ..... ٦٨٣

سبحان: سبحان الذي اسرى بعدة ليلا . ٤٠ ، ٢٥٠ ، ٦٠٩

سبحان الله تبارك وتعالى زاد مجدك ..... ٢٣٩ ، ٣٣٩ ، ٦٠٦

سبحان الله تبارك وتعالى زاد مجدك ينقطع اباك

ويبدء منك ..... ٣٣٦

سبحان الله وبحمده سبحان الله العظيم ..... ٢٨ ، ٤٤٣ ، ٤٤٦

سبحان الله ..... ٣٥٠

سبحان الله انت وقاره ..... ٣٦٦

سبحانه وتعالى عما يصفون ..... ٤٣ ، ٣٥٦

سبحك: سبحك الله ورافاك ..... ٣٦١ ، ٦٢١

سبق:

ان الحرب حُرِّمت على وسبق لي اني اضع الحرب .. ٣٢٤

قد سبق نموذجها في زمن خير البرايا ..... ٣٣١

سبيل: فمن شاء اتخذ الى ربه سبيلا ..... ٢٥٦

ان الذين كفروا و صدوا عن سبيل الله رد عليهم

رجل من فارس ..... ٢٥٠

انفقوا في سبيل الله ان كنتم مسلمين ..... ٥٣٥

لن يجعل الله للكافرين على المؤمنين سبيلا ..... ٢٣٤ ، ٣٦٤

واسبتان سبيل المجرمين ..... ٣٣٣

ولتستبين سبيل المجرمين ..... ٣٩ ، ١٩٣ ، ١٩٦

٢١٢ ، ٣٦٢ ، ٣٥٤ ، ٦٠٢

يا ليتني اتخذت مع الرسول سبيلا ..... ٣٥١ ، ٣٦٤

سست: يُقضى امره في ست ..... ٢٠٣

سجدا: خروا على الاذقان سجدا ..... ٦٨٨

خروا له سجدا ..... ١٤٨

يجزؤون سجدا . ربنا اغفر لنا انا كنا خاطئين ..... ٢٨٥

سجل: كتاب سجلناه من عندنا ..... ١٤١

السجن: رب السجن احب الي مما يدعونني اليه ..... ٨٨

سجى: والضحى والليل اذا سجى ..... ٤٠٨ ، ٤١٥

سحر: افتاتون السحر وانتم تبصرون ..... ٣٣٨ ، ٦٠٢

ان هذا الاسر يؤثر ..... ٨٣ ، ٣٦٣

وان يروا آية يعرضوا ويقولوا سحر مستمر ..... ٦٥ ، ١٣٠ ، ٣٦٣ ، ٦٦٦

سحق: فسحقهم تسحيفا ..... ٣٣٨ ، ٣٤٥ ، ٦٢٨

قد بعدوا من ماء الحياة فسحقهم تسحيفا ..... ٣٢٤

سخره: رب احفظني فان القوم يأخذونني سخره ..... ٦٥٠

رب احفظني فان القوم يتخذونني سخره ..... ٦٥٠

سر: ان سرى اخفى وانى من اكثر اهل الله ..... ٣٢٣

انا نكشف السر عن ساقه ..... ٢٣٠ ، ٢٣٥ ، ٢٥٦

انت معي وانا معك سرى ..... ٢٥٣ ، ٣٢٢

انت منى وسرك سرى وانت مرادى ومعى ..... ١٤٤

انه معك وانه يعلم السر وما اخفى ..... ٣٥٣

سرك سرى ..... ٨٢ ، ٢١٨ ، ٣٣٩ ، ٣٦٢ ، ٣٢٢ ، ٣٥٤

اخترتك لنفسى وسرك سرى ..... ٣٢٢

فأفهبوا سر هذه الحقيقة ..... ٣٣١

وقد اشير الى هذا السر المكتوم ..... ٣٢١

هذا هو الوعد الحق الذى كان كاسر الرموز ..... ٢٥٨

سراجا: وداعيا الى الله وسراجا منيرا ..... ٦٠٦

سرح: وسرح النفوس في مراتع الشهوات ..... ٣٢٣

سعى: سعى لها سعيها ..... ٣٣٦

شكر الله سعيه ..... ٦٣ ، ٢٥٠

سفت: وسفت ذراته شداثد هذه الهوجاء ..... ٣١٤

السفهاء: قالوا انومن كما آمن السفهاء ..... ٤٣ ، ٦١٠

الا انهم هم السفهاء ولكن لا يعلمون ..... ٤٣ ، ٦١٠

سيقول السفهاء ما ولهم قل الله اعلم بتأويله ..... ٤٨٣



٢٦٨	قل لي الارض والسماء قل لي سلام	٢٦٨	قد سمع الله
٦٢١	مظهر الحق والعلی كأن الله نزل من السماء	٣٣٨	وقالوا ما سمعنا بهذا في آياتنا الاولين
٦١٦	لك درجة في السماء وفي الذين هم يبصرون	٩٣	وما سمعنا بهذا في آياتنا الاولين
١٢١	مظهر الحق والعلاء كأن الله نزل من السماء	٤٨٣	ويقولون انا سمعنا بهذا من الاولين
١٢٦	نازل من السماء ونزل من السماء	٤٢٩	انت مني بمنزلة سمعي
٢١٣	تريد ان نزل عليك آيات من السماء	٥٣١	<u>سَمِّم</u> : انك باعيننا سَمِّيتك المتوكل
١٦٥	تريد ان نزل عليك اسراراً من السماء	١٦٣	فلاجل ذلك سَمِّى الضحايا قرباناً
٢٠٦	نقلب في السماء ما قلبت في الارض	٣١٦	ولذلك سَمِّيت بالأسبكية
٢١	والسما والطارق	٦٠٦	سَمِّيتك المتوكل
٥٩٥	انه نازل من السماء ما يرضيك	٣٣٨	ويخوفونك من دونه انك باعيننا سميتك المتوكل
٥٩٥	وانه نازل من السماء ما يرضيك	٢١٥	سميتك المتوكل يحمدك الله من عرشه
٦٣٥	ياتيك رجال نوحى اليهم من السماء	٢٢١	<u>سِن</u> : طوبى لمن سن وسار
٣١٦	ينادى منادٍ من السماء	١٤٤	<u>سِنَان</u> : إيدائي سنان مذرب
٤٢٩	ينصرك رجال نوحى اليهم من السماء	٣٢٨	<u>سُنَّة</u> : ولن تجد لسنة الله تبديلاً
٤٠٣	يوم تأتي السماء بدخان مبين	٢٥٥	كذلك جرت سنة الله في المتقدمين
	<u>السَّمَاوَات</u> :	٢٥٨	<u>سَنَّة</u> : بعد سنة واحدة
	ان السموات والارض كانتا رتقا ففتقنهما	٤٢٥	<u>سِنِينَ</u> : ثمانين حولاً او قريباً من ذلك او تزيد عليه
	٢٥٣, ٢١٤, ٤٨	٦	سنيها
	٦٣٠, ٣٣٨, ٣٣٨, ٣٣١		<u>سِيَّاهُمْ</u> : ان المنايا قد تطيش سهامها
	٣٠١	٦٣٣	ان المنايا لا تطيش سهامها
	٢١٥	٤٤٢	<u>سهولة</u> :
	وحي من رب السموات العلى	٣١٠, ٣٥٣, ٣٦٨	انى انا الرحمن ساجعل لك سهولة في امرك
	يسبح لله من في السموات ومن في الارض	٣٦١	ساجعل لك سهولة في امرك
	يسبح له من في السموات ومن في الارض	٣٦١	ساجعل لك سهولة في كل امر
	<u>سَمَاوِيَّة</u> : قتل هذا بحرية سماوية	٣٢٦	المر نجعل لك سهولة في كل امر
	<u>سَمًّا</u> : سَمَّا ربي احمد فاحدوني	٣٢٥	ولنجعل لك سهولة في كل امر
	<u>سمع</u> : سمع الدعاء	٣٢٨	<u>السَّهِيل</u> : السهيل البدرى
	سمع الله انه سميع الدعاء	٨٣	<u>سوء</u> : اصرف عنك سوء الاقدار
	ربنا اننا سمعنا منادياً ينادى للايمان	٣٦	

٣١ فقال اما السيف فهي الحجج التي اعطاك الله .....

٣١ وفي يدي سيف مسلول .....

### سيقول:

٤٨٣ سيقول السفهاء ما ولاهم قل الله اعلم .....

٣٦٤ سيقول العدو ولست مرسلا .....

٤١٥ سينالهم: سينالهم غضب من ربهم .. ٤٠٣

٣٣٠ سيل: اليس سيل الشر قد بلغ انتهاءه .....

٢٣٥ سيهدين: اني معي ربي سيهدين .....

٢٣٠ ٢١٣ ١٥١ ٨٨ ٣١ ان معي ربي سيهدين .....

٤٨٣ قل ان معي ربي سيهدين .....

٣٢٣ كلا ان معي ربي سيهدين .....

١٥١ سيهدى: سيهدى .....

٤٥٩ ٦٦٣ ٢٥٠ ٢٥ سيهزم: سيهزم الجعج ويولون الدبر ..

ام يقولون نحن جميع منتصر سيهزم الجعج ويولون

٦٠٩ الدبر .....

٣٠٢ سيهزم فلا يرى .....

١٨٩ سيولد لكم الولد ويدي منك الفضل .....

## ش

٣٤٤ شأء: ان شاء الله امنين .....

٣٨ شائل: الا ان نصر الله قريب في شائل مقياس .....

٤٦٣ شاب: شاب مسلوخة عند وعظ معطل .....

٦١١ شاتان: شاتان تذبحان .. ٢١٤ ٤٤

٣٩١ الشافي: بسم الله الشافي .....

٢١٨ الشاكرين: اليس الله عليا بالشاكرين .....

٢١٨ فكن من الشاكرين .....

٢٤١ اللهم اصرف سوء هذا الرؤيا عني وعن زوجتي ..

١٤٨ وبدل سوء هذه الرؤيا بالحسنة .....

٣٥٠ ١٤٣ يتربصون عليك الدوائر عليهم دائرة السوء

٦٨٢ سواء: فضلناك على ما سواك .....

٥٦٩ سواء عليهم ان انذرتهم ام لم تنذرهم لا يؤمنون

٣٥٤ سوف: وسوف يعطيك ربك فترضى .....

١٨٠ ولسوف يعطيك فترضى .....

من قام للجواب وتنهر فسوف يرى انه تندم و تذاثر

٣٤٨ .....

٢٣٩ سوييت: سويته ونفخت فيه من روحي .....

٤٨٣ سيؤتي له الملك العظيم ويفتح على يده الخزائن

٢٩٩ سيبدى الامر ونسفن نسفا .....

٣٦٩ سؤلًا: واسئل ربك وكن سؤلًا .....

سيّد: صل على محمد وآل محمد سيّد ولد آدم وخاتم

٦٤ النبيين .....

٣٣١ كما كان سيّد المصطفى على مقام الختم .....

٣١٦ سير: حسب كبطيعة تحاكي البرق في السير .....

٣١٩ واليه ينتهي سير الاولياء .....

٦٥ سيّرت: لو ان قرأنا سيرت به الجبال .....

### سيرة:

٢٣٨ خذها ولا تخف سنعيد لها سيرتها الاولى .. ١٠٦

٢٩٣ سيغفر: سيغفر .....

سيغلبون: غلبت الروم في ادنى الارض وهم من

٤٨٣ ٣٦٦ بعد غلبهم سيغلبون .....

٤٢٤ وهم من بعد غلبهم سيغلبون .. ٦٠٣

٦٨٣ سيف: اخترطنا سيفه .....

٨٣ لا يصدق السفية الاسيفة الهلاك .....

٣٦٤ وقالوا سيقلب الامر وما كانوا على الغيب مطلعين

٥١٣	<u>شَرٌّ</u> : شرّ الذين انعمت عليهم.....	٥٩٢	وسيجزي الله الشاكرين .....
٢٣٣	<u>فوقاهم</u> الله من شرّ ذلك اليوم.....		<u>شان</u> :
٤٢١ ، ٢٣٦ ، ٤٨	وعسى ان تحبوا شيئاً وهو شرّ لكم.....	٦٠٦ ، ٣٥٤ ، ٣٣٩ ، ٢٢٩ ، ٢١٥ ، ٥٨	شانك عجيب واجرك قريب .....
٣٢٨	<u>شَرِّبَةٌ</u> : وفي الاخرى شربة اعيديها حيات القلوب	٤٠٩ ، ٩٣	كلّ يوم هو في شان .....
٤٠١	<u>شَرَّفْنَا</u> : شَرَّفْنَا بكلام منا .....	٣٦٣	ما احسن شانك .....
٤٠١	شَرَّفْنَا باكر امنا .....	٣٣٨ ، ٣٣٤	يسئلونك عن شانك .....
٣٦١	<u>شرق</u> : انى ملكت الشرق والغرب.....		<u>شانئك</u> :
٢٥٨ ، ٢٣	<u>شركاء</u> : اجيب كل دعائك الا في شركائك .....	٤٢٥ ، ٦٥٣ ، ٣٤٣ ، ٢٥٣ ، ٢٣٨ ، ٢٣٤	ان شانئك هو الابرتر .....
٢٣٩	<u>الشريعة</u> : يقيم الشريعة ويحي الدين .....	٤٦٣ ، ٥٢٣ ، ٣٥١ ، ٢٩٤ ، ١٣٢	<u>شاهت</u> : شاهت الوجوه .....
٣١٦	وظمّي ان الاضاحي في شريعتنا الغراء .....		<u>شاهداً</u> : انا ارسلنا اليكم رسولاً شاهداً عليكم كما
٢١٦	اردت ان استخلف فخلقت آدم ليقيم الشريعة	٥٨٣ ، ٥٤٨	ارسلنا الى فرعون رسولاً .....
٤١٨	<u>شريك</u> : لا شريك معه .....	١٣١	انا ارسلناه شاهداً ومبشراً ونذيراً .....
٥٨٢	<u>شطاً</u> : كزرع اخرج شطأه.....	٥٤٩	انا ارسلنا رسولاً شاهداً عليكم .....
٤٥١ ، ٤٢٩	<u>شعائر</u> : ان الصفا والبروة من شعائر الله .....	٣٠٣	ربنا امنافا كتبنا مع الشاهدين .....
	<u>شفأ</u> :	٣٩	هذا شاهد نرأغ .....
٣٣٨ ، ٤٠	وكنتم على شفا حفرة من النار فانقذكم منها .....	٥٨٨	<u>شباب</u> : ستأتى عليك انوار الشباب .....
	وان كنتم في ريب مما نزلنا على عبدنا فاتوا بشفاء	٦٩٣ ، ٦٩١ ، ٦٩٠	<u>غَارِبِ</u> الشباب .....
٢٩	من مثله .....	٥٨٨	يرد اليك انوار الشباب .....
	<u>شَفَّتِيكَ</u> :	٥٨٨	سيأتى عليك زمن الشباب .....
٦٢٦ ، ٣٦٢ ، ٨٢	يا احمد فاضت الرحمة على شفتيك .....		<u>شجر</u> : فلا و ربك لا يؤمنون حتى يحكموك فيما شجر
٦٣٥	<u>شَفِيع</u> : شفيع الله .....	٣٥٥	بينهم .....
٤٢٣	<u>شِقَاق</u> : انما هم في شقاق .....		<u>شجرة</u> : كالتاقة العنقاء اذا اوصلت عنقها الى
٦٠٩ ، ٣٣٠ ، ٢٥٠ ، ٦٣	<u>شكر</u> : شكر الله سعيه .....	٣١٩	الشجرة المحضراء .....
٣١٤	على شكر المصائب .....	٣١٩	فحينئذ تصل شجرة سلوكك الى اتمّ السماء .....
٦٨٩	وان شكرتم لازدينكم .....	٣٠٠	<u>الشّداد</u> : انى ارى الملائكة الشداد .....
٥٣٣	وجب الشكر علينا ما دعا الله داع .....	٦٨٥	<u>شّداد</u> : شددلى .....
٣٢٣	<u>شماس</u> : وشمس لا يجبهادخان الشمس .....	٢٥١	<u>شديد</u> : قل ان افتريته فعلى اجرام شديد .....
٣٢٩	<u>شمس</u> : وانكسفت الشمس والقمر في رمضان	٣١١	الله شديد العقاب .....

عسى ان تحبوا شيئاً وهو شر لكم ..... ٢٣٦، ٢٣٤، ٤٢١

عسى ان تكرهوا شيئاً وهو خير لكم ..... ٢٣٦، ٢٣٤، ٣٨٢، ٤٢١

قالوا ان التفسير ليس بشيء ..... ٣٤٤

قل الله ثم ذكر كل شيء ..... ٥٥٥

قل رب انى اخترت على كل شيء ..... ٣٦٤

لا اله الا هو يعلم كل شيء ويزى ..... ٣١٠، ٣٥٣، ٣٦٨

لا نبقى لك من المعجزات شيئاً ..... ٥٣٥، ٥٣٦، ٥٣٤، ٥٣٩

لقد جئت شيئاً فرياً ..... ٦٣

نفتح عليك ابواب كل شيء ..... ٦٥٨

الم تعلم ان الله على كل شيء قدير ..... ٤٤، ٥٨٢، ٦٣٨

والله خير من كل شيء ..... ٦٢٥

وان من شيء الا عندنا خزائنه ..... ١٩٣

وفيه شيء ..... ٢٤٥

وكان الله على كل شيء مقتدر ..... ٦٥٨

ولا يصلح شيء قبل اصلاحه ..... ٤٣

يا رب كل شيء خادمك رب فاحفظنى وانصرنى

وارحمنى ..... ٦٠٠

يُبدى لك الرحمن شيئاً ..... ٣١٩، ٦١٦

يميلون الى الدنيا ولا يعبدونى شيئاً ..... ٣١٣

شيبيأ: انه سيجعل الولدان شيبيأ ..... ٣٥٣

شبيعة: الحى بشبيعة موسى ورضى الله به قولاً .. ٦٥٩

### الشيخ:

انت الشيخ المسيح الذى لا يضاع وقته ..... ٣٦٦، ٦١٦

انت الشيخ المسيح وانى معك ومع انصارك ... ٣٥٠

ما ضلّ الشيخ وما غوى ..... ٤٥٣

الشیطان: تأله لقد ارسلنا الى امم من قبلك فزين

لهم الشيطان ..... ٦٩

ما انت ان تترك الشيطان قبل ان تغلبه ..... ٣٦٦

هل اتاك حديث الزلزلة من طلوع الشمس .... ٥٨٦

شموس: وشموس القرب والولاية ..... ٣٢٠

### شهادة:

قل عندى شهادة من الله فهل انتم مؤمنون ..... ٣٣٨، ٣١

قل عندى شهادة من الله فهل انتم تؤمنون ..... ٣٥٦

لا تقبل منهم شهادة ..... ٣٨٠

تظاهرت الشهادات والرؤيا والمكاشفات ..... ٣٢٩

### شهدت:

وشهدت لى الارض والسماء والباء والعفاء ..... ٣٢٩

### شهر:

ايها الاخوان ان زماننا هذا يضاها شهرنا هذا .. ٣٣٠

كما ختمت شهور الاسلام على شهر الضحية ... ٣٣١

شهيدا: وجئنا بك على هؤلاء شهيدا ..... ٤٤

قل كفى بالله شهيدا بينى وبينكم ..... ٥٥٤، ٥٩٨، ٦١٤

شواظا: انا ارسلنا اليك شواظا من نار ..... ٣٥٣

شوك: اخذت الشوك ..... ٦٤٤

شوكتى: والله انى غالب وسيظهر شوكتى ..... ٦٨٣، ٦٨٩

شئت: اعلم ما شئت فانى قد غفرت لك .. ٩٣، ٣٣١

اعملوا ماشئتم انى غفرت لكم ..... ٣٤٤

شأنا: وان لها شأنأ عظيماً لقوم يتدبرون ..... ٣٢٩

شياء: ان الله حافظ كل شيء ..... ٣٤٤

ان الله على كل شيء قدير ... ٢٠٤، ٦٣٢، ٦٣٨، ٤٢١، ٤٢٣، ٤٢٢

ان الله معين على كل شيء ..... ٣٤٣

انما امرك اذا اردت لشيء ان تقول له كن فيكون ..... ١٨٠

انما امرك اذا اردت شيئاً ان تقول له كن فيكون ..... ٦٢٨

انما امرنا اذا اردنا شيئاً ان نقول له كن فيكون ..... ٢٤٦، ٢٩٢

انما امره اذا اراد شيئاً ان يقول له كن فيكون ..... ١٩٣، ٣٥٥

رب كل شيء خادمك ..... ٣٤٦

الشياطين:

٢٨٩ ..... فأصبر حتى يأتي الله بامرءه.

٤٣٢ ..... فصبر جميل.

٤٣٢ ، ٤٥ ..... واستعينوا بالصبر والصلوة.

٤٣ ..... واصبر على ما يقولون.

٣٣٣ ..... وان لم ينتهوا فالصبر جدير.

٤١٢ ..... صحة: رد الى صحتي.

٦١٥ ، ٣٣٠ ، ٦٦ ..... صدق: صدق الله ورسوله.

٥٠٤ ..... صدقت الرؤيا.

٥١٣ ..... صدقنا الرؤيا انا كذلك نجزي المتصدقين.

٣٣٥ ..... الفتنة والصدقات.

٤٠٣ ..... لا تخف صدقت قولي.

٥٩ ..... واحييت بالصدق ايها الصديق.

١٨٣ ..... يوم يجيء الحق ويكشف الصدق ويخسر الخاسرون.

٢٥٠ ..... صدوا: ان الذين كفروا وصدوا عن سبيل الله.

الصديق:

٢٢٨ ..... وعلمت ان الصديق اعظم شأناً و ارفع مكاناً ...

٣٥ ..... وكن من الصالحين الصديقين.

ان الصديق والفاروق وعثمان كانوا من اهل الصلاح.

٢٢٨ ..... والايمان.

٣٦٩ ، ٣٣٨ ، ٢٥٠ ، ٨٢ ، ٦٩ ..... صر اظ: انك على صراط مستقيم.

٣٣٤ ..... انك لمن المرسلين على صراط مستقيم.

٦٨٨ ..... عسى ان يهديني ربي صراطاً مستقيماً.

٣١٦ ..... صرت: سلام على امرئ صرت فائزاً.

٣٢٣ ..... صعود: صعودي ارفع من قياس القائسين.

٤٥١ ، ٤٢٩ ..... الصفاء: ان الصفا والهروءة من شعائر الله.

٣٢٠ ..... صفات: يصبغ بصبغ صفات الالوهية.

الصفة:

٣٥ ..... اصحاب الصفة وما ادراك ما اصحاب الصفة.

٦٠٥ ، ٣١ ..... هل انبئكم على من تنزل الشياطين.

الصابرين:

١٣٣ ..... ان الصابرين يوفى اجرهم بغير حساب.

صاديق:

٦٢٥ ..... ان الله مع الذين اهتموا والذين هم صادقون.

٦٤٣ ، ٦٤١ ..... ان الله مع الصادقين.

٣٨١ ..... اني انجي الصادقين.

٣١٨ ..... اني صادق وسيشهد الله لي.

٣١٨ ..... اني صادق صادق وسيشهد الله لي.

٤١٤ ، ٦٢٣ ، ٥٩٢ ..... رب فرق بين صادق وكاذب.

٢١٣ ..... قل اني من الصادقين.

٥٢ ..... قل هاتوا برهانكم ان كنتم صادقين.

٦١٤ ..... قل يا ايها الكفار اني من الصادقين.

وانبئوني من مثل هؤلاء ان كنتم صادقين.

٣٥٩ ، ٣١٨ ..... الصاعقة: اني انا الصاعقة.

٦١٥ ، ٣٣١ ، ٩٣ ..... صافيناً: صافيناً ونجيناها من الغم.

٤٥ ..... صالح: انه عبد غير صالح.

٥٦٩ ..... في كل حال من الصالحين.

٣٥ ..... وكن من الصالحين الصديقين.

٣٠٨ ..... الا الذين امنوا وعملوا الصالحات.

٣٢٠ ..... صبغ: يصبغ بصبغ صفات الالوهية.

٤٤ ، ٣٣ ..... صبر: الفتنة ههنا فأصبر كما صبر اولوا العزم.

٦١١ ، ٣٦٥ ، ٣٥٢ ، ٣٣٠ ، ٩١ ..... الفتنة هنا فأصبر كما صبر اولوا العزم.

٢١٣ ..... الفتنة هنا فأصبر كما صبر اولوا العزم.



٣٦٢ صوم: انى نذرت للرحمن صوماً.....

## ض

٣٣٢ ضأقت: ضأقت الارض بما رحبت.....

٣٠٥ ضال: مات ضالّ هامماً.....

٣٣ ووجدك ضالاً فهدى.....

٣٣١ ضحياً: ان ضحياً الجدايا كالأضلال والأثار.....

٣٢١ ان الضحايها هي البطايا.....

٣١٦ فأقت ضحياً الذين خلوا من قبل.....

٣٢١ ولا عن السرّ الذى يوجد فى الضحاي.....

٣٢١ ضحى: من ضحى مع علم حقيقة ضحية.....

٤١٥ ، ٤٠٨ ، ٦٤٨ والضحي والليل اذا سجي.....

### ضحية:

٣١٨ لا يسكن قبل اداء هذه الضحية للرب المعبود..

٣٢١ ومن ضحى مع علم حقيقة ضحيته.....

٩٨ ضّر: ان يمسسك بضر فلا كاشف له الا هو.....

يا ايها العزيز مسنا واهلنا الضر وجئنا ببضاعة مزجاة

٦٣٩ فاوف لن الكيل وتصدق علينا.....

٣٢٨ ضراًماً: انى اعطيت ضراًماً أكلاً.....

٢٩٢ ضرب: ضرب الله اشد من ضرب الناس.....

٢١٨ ضربة: لا يصدق السفهية الا ضربة الاهلاك....

٢٥٣ ، ١٩٣ ضروب: وانى اجرذ نفسي من ضروب الخطاب.....

٢١٤ ضلال: بل الذين كفروا فى ضلال مبين.....

٣٣٢ ضلع: واتر كواذوات الضلع والرذايا.....

٩٩ ضيف: قل لضيفك انى متوفيك.....

٣٢٦ اعطيت صفة الافناء والاحياء من الرّب الفعّال

٣٥ صلّ: صلّ على محمّد وآل محمّد.....

٩١ وصلّ على محمّد.....

صلّ على محمّد وآل محمّد سيّد ولد آدم و خاتم

النبيين..... ٦٤ ، ٢١٦

٤٦٠ صلّى الله عليك وعلى محمّد.....

٨٢ ، ٢٥٣ ، ٣٥٢ ، ٣٨٢ ، ٥٦٩ فصل لربك وانحر.....

الصلاح: اظهر على ربّي ان الصديق والفاروق وعثمان

كانوا من اهل الصلاح..... ٢٢٨

### صلحاء:

١٣٢ يصلون عليك صلحاء العرب وابدال الشام.....

٢٥٣ ، ٨٢ صلوة: اقم الصلوة لذكركى.....

٤٢٥ ان صلوتك سكن لهم.....

٤٢٥ صلوتك خير وابقى.....

٦٢٠ ، ٥٢١ ، ٥١٤ صلوة العرش الى الفرش.....

٥٦١ قل ان صلوتى ونسكى ومحياى ومماتى لله.....

٤٣٢ واستعينوا بالصبر والصلوة..... ٤٥ ،

٣٥ الصلوة هو البرئى.....

٤٢٨ صنع: صنع الله صنائع و اخرها الانسان.....

صنّيعه: وانه صنّيعه احسان الحضرة و مطية تبليغ

الناس الى السعادة..... ٣١٥

٩١ صمّد: قوة الرحمن لعبيد الله الصمد.....

٣٣ صهر: الحمد لله الذى جعل لكم الصهر والنسب

### صَوَاب:

٦٥٣ فقلت انى ارى الصواب فى تعظيم الالهام.....

١١٤ ويرجعون الى طرق الصواب.....

٢٥٥ صُور: اذا نفع فى الصور فلا انساب بينهم.....

٣٠٩ صورة: فقد سزى فى هذه الصور صورة.....

- وما كان الله ليتركك حتى يميز الخبيث من الطيب ٦٠  
طَيِّبَةٌ: رب هب لي ذرية طيبة ..... ٤١٥  
 لنحيدنك حيوة طيبة ..... ٣٦٦ ٣٥٢  
طَيِّبَات: احل له الطيبات ..... ٦٤٩  
الطَّيْر: وارسل عليهم طيرا ابابيل ..... ٤١١ ٤٠٩  
 يا جبال اوبي معه والطير ..... ٦١٦ ٣٢٤ ٣٢٣

## ظ

- الظالم: وقيل بعدد اللقوم الظالمين ..... ٣٣٦  
 ويعض الظالم على يديه ..... ٢٩٢  
 يوم يعض الظالم على يديه ..... ٣٥١  
ظباة: حد ظباة ..... ٦٨٦  
ظَفَر: ظفر مبين ..... ٣٥٣ ٣١٠  
 ظفر من الله وفتح مبين ..... ٣٩٠ ٣٦٣ ٣٦٢  
 ظفر وفتح من الله ..... ٣٦٣ ٣٦٢  
ظَفَّرَ كَم: ظفر كم الله ظفرا مبينا ..... ٤٣٣  
ظلم: لم يلبسوا ايمانهم بظلم ..... ٣٩٣  
 والذين آمنوا ولم يلبسوا ايمانهم بظلم ..... ٩٣  
 ومجد واجها واستيقنتها انفسهم ظلما وعلوا ... ٣٦٣  
 ومجد واجها واستيقنتهم انفسهم ظلما وعلوا .. ٣٣٩  
 وسيعلم الذين ظلموا اي منقلب ينقلبون ... ٣٥٦  
ظلموا:  
 ولا تخاطبني في الذين ظلموا انهم مغرورون ٤٥ ٣٦٣ ٣٥٤ ٦١٠  
 ظلموا وان الله على نصرهم لقدير ..... ٣٠  
ظلمات: ظلمات الايتلاء ..... ١٤٩  
 فيه ظلمات ورعد وبرق ..... ١٣١

## ط

- طار: انت الذي طار الى روحه ..... ٦٤٢ ٦٦٨  
الطارق: والسماء والطارق ..... ٢١  
طاعون: نزل من السماء الطاعون ..... ٣٢٩  
طائف: لوث بطائف من الجن الجنان ..... ٣٢٥  
طبتم:  
 سلام عليكم طبتم ... ٨٣ ٢١٩ ٣٥٢ ٣٥٩ ٣٨١ ٥٩٥ ٦١٩  
طبقات: يرحم طبقات النساء والرجال ..... ٣٢٥  
الطعام:  
 يطعمون الطعام على حبه مسكينا ويتيما ..... ٣٨٦  
طعمية: ربنا لا تجعلنا طعمية للقوم الظالمين .. ٤٨٦  
طغيانهم: اني رأيت عصيانهم وطغيانهم .. ١٣٥  
طفلي: برق طفلي بشير ..... ٢٩٣  
طفيلي: مقام طفيلي مقام رب العالمين ..... ٦٤٨  
طلع: طلع البدر علينا من ثنية الوداع ..... ٥٣٣  
 طلع ذو السنين ..... ٣٢٩  
 هل اتاك حديث الزلزلة من طلوع الشمس ..... ٥٨٦  
طمث: يريدون ان يروا طمثك ..... ٣٤٣  
طهري: رب اذهب عني الرجس وطهري تطهيرا ..... ٢٦  
طوبى: ركل وركى فطوبى لمن وجد وراى ..... ٣٢٠  
 طوبى لكم قد جاءكم المهدى المعهود ..... ٣٢٤  
 طوبى لمن سنّ وسار ..... ١٤٤  
 طوبى لمن وافق ..... ٦٥٠  
 فطوبى لمن وجد وراى ..... ٦٢٤  
طول: طول الله عمرك ..... ٣٩٠ ٣٦٩  
طيب: طيب مقبول الرحمن ..... ٣٦٤

يخرجهم من الظلمات الارضية..... ٣٢٠

ظَنُّ: ظن المؤمنون بأنفسهم خيرا ..... ٢٣٢

ظهر: وضعنا عنك وزرك الذي انقض ظهرك ..... ٥٥٣

ظهرت: قد ظهرت الآيات وتبيّنت العلامات ..... ٣٢٨

ظهور: ظهورك ظهوري ..... ٦٤٢

قل ان صلوتي و نسكى و محياى و مماتى لله رب  
العالمين ..... ٥٦٨

والحمد لله رب العالمين ..... ٥٣٥

وأتانى مال لم يؤت احد من العالمين ..... ٦٣٠

وانى فضلتك على العالمين ..... ٣٣٠

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين ..... ٥٣٤

وما ارسلناك الا رحمة للعالمين ..... ٦١٢, ٣٥٤, ٣٦٢, ٤١

عامر: انا نجد الوارثين فى كل عام يتريدون ... ١٤٨

عامية: من الناس والعامّة ..... ٦٦٤, ٦٦٥

لا تتأقّم العامة قدم النبيّ ..... ٦٤٩

عامل:

وقل اعملوا على مكاتكم انى عامل ..... ٣٣٨, ٦١٢, ٦١٨

يا داود عامل بالناس رفقا واحسانا ..... ٩١

عباد: واذع عبادى الى الحق ..... ١٩٣

ان الله مع عبادة يواسيك ..... ٣٢٤

قل لعبادى اننى امرت وانا اول المؤمنين ..... ١٩٣

واذا سالك عبادى عنى فانى قريب ..... ٤١

ولم يبيق الهوم لنا فانا توكلنا على رب العباد ..... ٤٦١

يجتنبى من يشاء من عبادة ..... ٤٢

يدعون لك ابدال الشام وعباد الله من العرب ..... ١١٠

عبد: اليس الله بكاف عبدا ..... ٥٥, ٨١, ٢١٨, ٢٥٣, ٣٢٣, ٣٣٤

..... ٤٩٣, ٦٥٤, ٦١٦, ٦١٣, ٥٥٢, ٣٩١

ان كنتم فى ريب مما نزلنا على عبدنا فاتوا بشفاءٍ  
من مثله ..... ٣٨٩

انه عبد غير صالح ..... ٤٥

ثم يمكث هذا العبد فى الارض الى مدة شاء ربه ..... ٣٢٠

عبد القادر رضى الله عنه ..... ٥١٥

ليستعد العبد لقبول الفيض بعد الحياة الثانية ..... ٣١٩

## ع

عابد: ان العابد فى الحقيقة هو الذى ذبح نفسه ..... ٣١٤

عابر: كن فى الدنيا كالك غريب او عابر سبيل ..... ٢١٥, ٣٥

عاج: ربنا عاج ..... ٨٨

عادة: قد جرت عادة الله انه لا ينفع الاموات الا  
الدعاء ..... ٣٨٨

عادى:

انه كريم تمشى امامك وعادى من عادى ..... ٦٢١, ٣٢٠, ٣١٤

انه كريم تمشى امامك وعادى لك من عادى ..... ٣٩٠, ٣٥٤

عسى الله ان يجعل بينكم وبين الذين عاديتهم  
مودّة ..... ٣٦٩, ٣٥٣

من عادى ولياى فقد اذنته للحرب ..... ٦١٣

ومن عادى ولياى فقد بارزته للحرب ..... ٤٨٣

من عادى ولياى فكاماخر من السماء ..... ٤١٣

عارض: اشراق العارض بعد اصلاح العارض ..... ٣٨٦

عاصم: لا عاصم اليوم الا الله ..... ٣٥٨

مالهم من الله من عاصم ..... ٢٨٩, ٢٩٢

عالم: اناس نذّر العالم كلّ ..... ٢٦٨

اننا نعلم الامروا نال العالمون ..... ٣٥٣

عالمين: انى فضلتك على العالمين ..... ١٠٩

٢٥٦	فله نصب وعذاب .....	٨٠	يا عبد القادر اني معك اسمع وارى .....
٢٠٢	له نصب وعذاب .....	٤١٥	يا عبد الله اني معك .....
	وقت الابتلاء ووقت الاصطفاء ولا يرد وقت	٢٥٠	يا عبدى لا تخف اني اسمع وارى .....
٢٣٤	العذاب .....	٩١	<u>عبيد</u> : قوّة الرحمن لعبيد الله الصمد .....
	<u>عرب</u> : يدعون لك ابدال الشام وعباد الله من		<u>عثمان</u> : واطهر على ربّي ان الصديق والفاروق وعثمان
١١٠	العرب .....	٢٢٨	كانوا من اهل الصلاح والايمان .....
١٣٢	يصلون عليك صلحاء العرب وابدال الشام .....	٦٠٩, ٣٣٩, ٢٥١, ٢١٣, ٤٢	<u>عجبا</u> : أكان للناس عجبا .....
٦٣١	<u>عرش</u> : ان ذا العرش يدعوك .....		ام حسبتم ان اصحاب الكهف والرقيم كانوا من آياتنا
٤٢٣	انت منى بمنزلة عرشى .. ٣٤٦, ٣٩٠, ٣٩٢, ٥٢١, ٦١٣, ٤١٠, ٤٢٣	٥٦٢, ٩٢	عجبا .....
	تصلى عليك الارض والسماء و يحمدك الله عن عرشه	٣٣٨, ٣٢٨	ساكرمك اكراما عجبا .....
٦٢٠	صلوة العرش الى الفرش .....	٦٩٢	سُنكرمك اكراما عجبا .....
٢٥١, ٢٢١, ٢١٥, ١٦٣, ٣٢	يحمدك الله من عرشه .....	٦١٦, ٣٩٠	سننجيك سنعليك ساكرمك اكراما عجبا .....
٢٥٦, ٢٢٢, ٣٦٣, ٣٣٨, ٢٥٤		٢٥٦, ٢١٨, ٢٠٣	<u>عجل</u> : عجل جسده خوار .....
	<u>عرض</u> :	٥٢١	<u>عجل</u> : عجل .....
٤٥٥	ان هذا القرآن عرض على اقوام فما دخل فيهم	٣١٦	<u>عجاوات</u> : يضحى بكثير من العجاوات .....
٥٨٦	<u>عرف</u> : عرفت ربى بفسخ العزائم .....	٤٨٣, ٦١٤	<u>عجيب</u> : ذلك فضل الله وفي اعينكم عجيب .....
٥٣٩	عرفت نافذا .....	٣٥٤, ٢١٥, ٥٨	شأنك عجيب واجرك قريب .....
٣١٩	<u>عروق</u> : ليقطع بعض بقايا عروق البشرية .....	٦٢٦, ٣٥٦, ٢٥١, ٢١٣, ١٨٩, ١٨٥, ٩٢, ٤٢, ٥٣	قل هو الله عجيب ..
٢٥٦	<u>عزّة</u> : بعزّتى وجلالى .....	٣١٦	<u>عد</u> : قد عد هذا العمل في ملتنا كما يقرب الى الله
٣٤٠	لك خطاب العزّة .....	٦١٢	وان عدتم عدنا .....
٥٨٦	<u>عزائم</u> : عرفت ربى بفسخ العزائم .....		<u>العدا</u> :
٣٥٨	<u>عزيز</u> : امر من الله العزيز الاكرم .....	٦١٦	يعصبك الله من العدا ويسطو بكل من سطا .....
٤٢٩	ان ربى قوى عزيز .....	٢٩٤	<u>العدو</u> : انا تجالدا فانا قطع العدو واسبابه .....
٤٥٤, ٢٤٣	انى مع الله العزيز الاكبر .....	٦٣٥	الله عدو والكاذب وانه يوصله الى جهنم .....
٣٦٩	تنزيل من الله العزيز الرحيم .....	٢١٨, ٨٣	عدولى وعدو لك .....
٣٦٥	حجبا من الله العزيز الاكرم .....	٢٢٣	<u>عدوا</u> : يا مسيح الخلق عدوانا .....
٥٣٥	قل ان الله عزيز ذو الاقتدار افلا تؤمنون .....	١٦٥	<u>عذاب</u> : امم حق عليهم العذاب .....
٨١	<u>العسر</u> : بعد العسر يسر .....	٥٩٢	انا اخذناك بعذاب اليم .....

٦٢٣	٣٨٢	٣٨١	.....	<u>عفت</u> : عفت الديار محلَّها ومقامها	٦٣٤	.....	ولا يريد بكم العسر					
٥٥٥	٥٣١	.....	.....	عفت الديار كذا كرى	٣٦٠	٣٥٩	<u>عسعس</u> : والموت اذا عسعس					
٦٢٩	٦٠٠	.....	.....	<u>عفونا</u> : انا عفونا عنك	.....	.....	<u>عسى</u> : عسى الله ان يجعل بينكم وبين الذين عاديتم					
.....	.....	.....	.....	<u>عقب</u> :	٣٦٩	٣٥٣	مودة					
١٣١	١١٩	١١٨	.....	ايتها المرءة توي توي فان البلاء على عقبك	٤٢١	٣٨٢	٣٦٥	٢٥٢	٢٣٤	٢٣٦	.....	عسى ان تكرهوا شيئاً وهو خير لكم
٦٤٩	.....	.....	.....	ينقلب على عقبيه	٣٩٣	١٤٢	١٣٩	.....	.....	.....	.....	عسى ان يبعثك ربك مقاماً محموداً
٩١	.....	.....	.....	<u>عقل</u> : ذو عقل متين	٦٨٨	.....	.....	.....	.....	.....	.....	عسى ان يهديني ربى
٤٦٢	.....	.....	.....	كل العقل فى لبس التظيف واكل اللطيف	٦١٢	٣٣٨	.....	.....	.....	.....	.....	عسى ربكم ان يرحمكم
١١٤	.....	.....	.....	<u>عقوبة</u> : ونغير ما اردنا من العقوبة	٤٠	.....	.....	.....	.....	.....	.....	عسى ربكم ان يرحم عليكم
١٩	.....	.....	.....	<u>عقيدة</u> : والقى فى روعى انه يعرفنى وعقيدتى	٤٢١	٣٦٥	٢٥٢	٢٣٤	٢٣٦	.....	.....	وعسى ان تحبوا شيئاً وهو شر لكم
٣٢٩	.....	.....	.....	<u>علا</u> : علا الصليب	٢٩٢	.....	.....	.....	.....	.....	.....	<u>عُشاق</u> : انى مع العشاق
٣٩٩	.....	.....	.....	انى احافظ كل من فى الدار الا الذين علوا باستكبار	٤١٣	.....	.....	.....	.....	.....	.....	<u>عشقى</u> : عشقت قائم ووصلك دائم
٣٥٨	.....	.....	.....	انى احافظ كل من فى الدار الا الذين علوا من استكبار	.....	.....	.....	.....	.....	.....	.....	<u>عشيرة</u> :
٣٨٥	.....	.....	.....	<u>علاج</u> : هذا علاج الوقت والنربسى	١١٤	.....	.....	.....	.....	.....	.....	اعلم ان زوجة احمد واقاربها كانوا من عشيرتى
٢٣٨	١٩٦	٣٩	.....	<u>علم</u> : الرحمن علم القرآن	٢١٦	.....	.....	.....	.....	.....	.....	وانذر عشيرتک الاقربين
٣٦٩	.....	.....	.....	الله ولى حنّان علم القرآن	.....	.....	.....	.....	.....	.....	.....	<u>عصابة</u> : اللهم ان اهلك هذه العصابة فلن تعبد
٥٣٠	.....	.....	.....	رب علمنى ما هو خير عندك	٣٠٢	.....	.....	.....	.....	.....	.....	فى الارض
٦٤٨	.....	.....	.....	علمه عند ربى لا يضل ربى ولا ينسى	٣٣٠	.....	.....	.....	.....	.....	.....	<u>عصم</u> : عصم حرثكم
٤٨٣	.....	.....	.....	قل الله اعلم وما اوتيتم من علمه الا قليلاً	.....	.....	.....	.....	.....	.....	.....	<u>عصوا</u> :
.....	.....	.....	.....	كل بركة من محمد صلى الله عليه وسلم فتبارك من	٦٢٨	٥٥٢	٣٩٠	٣٥٨	٣٣٠	٣٢٣	.....	ذالك بما عصوا وكانوا يعتدون
٣٩	.....	.....	.....	علم وتعلم	٣٦٥	٣٣٦	٣٣١	٢٥٢	.....	.....	.....	<u>عطاء</u> : عطاء غير مجذوذ
٣٥٦	.....	.....	.....	وعلمك ما لم تعلم	٦٤٢	.....	.....	.....	.....	.....	.....	انى انا الله ذوالجود والعطاء
٨٣	.....	.....	.....	وعليكم ما لم تكونوا تعلمون	٢٥٥	١٤٩	.....	.....	.....	.....	.....	<u>عصيب</u> : هذا يوم عصيب
٤٢١	.....	.....	.....	دخلتم الجنة وما علمتم ما الجنة	.....	.....	.....	.....	.....	.....	.....	<u>عطش</u> : ووقت دفع الشر و تدارك عطش الاكباد
٦١٤	٥٩٨	.....	.....	ومن عند علم الكتاب	٣٣٠	.....	.....	.....	.....	.....	.....	بالعهد
٣٣٤	.....	.....	.....	<u>على</u> : انه هو العلي العظيم	.....	.....	.....	.....	.....	.....	.....	<u>عظيم</u> :
٦٢١	.....	.....	.....	<u>العلی</u> : انا نبشرك بغلام مظهر الحق والعلی	٦٩	.....	.....	.....	.....	.....	.....	وقالوا لولا نزل على رجل من قريتين عظيم
٣٣٢	٣٥٥	٢٤٦	٢٤٥	.....	١٤٩	.....	.....	.....	.....	.....	.....	<u>عفى</u> : عفى الله عنك لم اذنت لهم

٣٣١	عناية الله حافظه .....	١٦٣ ، ١٥٤ ، ١٢١
٣٢٥	فاقتضت العناية الالهية ان يعطى الزمان .....	٦٦٣ ، ٦٦٢ ، ٦٦١
	<u>عند:</u>	
٥٥٢	ان الذين آمنوا ان لهم قدم صدق عند ربهم ...	٣٥٣ ، ٣١٠
٣٢٩	برزما عندهم من الرماح .....	٢٥٠ ، ٢٣
٣٦٨	ترى نصر ا من عند الله .....	٥٦٦
٤٦٣	عند ذلك اوشك الرذى .....	٣١٤
٣٦٤	كبر عند الله موت هذا الرجل .....	٣٦١ ، ٣٦٠
٦٢٥	<u>عندى:</u> عندى حسنة هي خير من جبل ... ٥٨٢	٣٥٢
٣٣٩	وعندى شهادة من الله .....	٤٣٦
٣٠٦	عندى معالجات .....	٦٠٠
٢٣٨	قل عندى شهادة من الله فهل انتم مسلمون ..	٢١٨
٢٣٨	قل عندى شهادة من الله فهل انتم مؤمنون ..	٢٥٦
٣٦١	<u>عندة:</u> من الذي يشفع عنده الاباذنه .....	٥٨١
٣١٩	<u>عنق:</u> اذا واصلت عنقها الى الشجرة الخضراء .....	٣٤٨
٣١٩	تبلغ عنق روحك الى لعاع روضة القدس .....	٣٦٩
٣١٩	<u>عَنقَاء:</u> كالناقة العنقاء .....	٦٣٥
	<u>عهدا:</u>	لقد لبثت فيكم عمرا من قبله افلا تعقلون ٤٨ ، ٢١٤ ، ٣٣٨
٣٤٥	أفأخذتم عند الله عهدا فلن يخلف الله ميعاده	٦١٣ ، ٦٠٣
٣١٤	<u>عواصف:</u> وهبت عليه عواصف الفناء .....	٦٩٣
٤٥٣	<u>العوام:</u> يا ايها العوام اتبعوا الامام .....	٥٣١
٤٨٣	<u>عيسى:</u> ان مثل عيسى عند الله كمثل آدم ..	<u>عمود:</u>
١٥٤	انت اشد مناسبة بعيسى ابن مريم .....	ولأهدم به عمود الافتراء على الله والافتعال .....
٢٥٤	انت عيسى الذي لا يضاع وقته .....	٣٢٦
١٩٥	انى جاعلك عيسى ابن مريم .....	عميق: يأتون من كل فج عميق ٣٣ ، ٢٦٥ ، ٣٣٩ ، ٣٣٤ ، ٣٣٣
٦٨	انى خلقتك من جوهر عيسى .....	٥١٦ ، ٥٩٣ ، ٦٠٠ ، ٦٠١ ، ٦٠٥ ، ٦٣٣ ، ٦٣٥ ، ٤١٣
٦٨	وانك وعيسى من جوهر واحد .....	يأتيك من كل فج عميق ٣٣ ، ١٤٨ ، ٢١٢ ، ٣٠٣ ، ٣٣٩ ، ٣٣٤ ، ٣٣٣
٥٢٣	فزع عيسى ومن معه .....	٥١٦ ، ٥٩٣ ، ٦٠٠ ، ٦٠١ ، ٦٠٥ ، ٦٣٣ ، ٦٣٥
٢٣٨	يا عيسى الذي لا يضاع وقته .....	يأتين من كل فج عميق .....
		٤٣٣
		عمين: وليس لهم حظ من الدين بل هم كالعبي ٣٣٢
		عناية: عناية الله حافظك .....
		٣٥٣ ، ٩٣ ، ٥٥

٣١٩ ..... غاية: غاية مقصد العارفين

٢٨٤ ..... غشم: غشم غشم غشم له دفع اليه من ماله دفعة

١٨٠ ..... غداً: آتيك غدا

٣٢ ..... ولا تقولن لشيء اني فاعل ذلك غداً

٤١٢ ..... غزّ: غزّته الحيوة الدنيا

٣١٦ ..... غزّاء: وظي ان الاضاحي في شريعتنا الغزّاء

..... غرس: اذكر عليك نعمتي غرس لك بيدي رحمتي

٣٤٤ ..... وقدرتي

٣٣٩ ..... غرس كرامتك بيدي ..... ٢١٣، ٤١

٢٥٢ ..... غرس لك بيدي رحمتي وقدرتي ..... ٨٠

٣٦٢ ..... غرس لك قدرتي بيدي

..... غريب:

٣٢٩ ..... واضحى الاسلام يسبب ويغيب كأنه الغريب ...

٢١٥ ..... كن في الدنيا كأنك غريب او عابر سبيل ..... ٣٥

٦٥٢ ..... غريم: وتلزمك المصائب ملازمة الغريم ..

٣٨١ ..... غضب: ايام غضب الله غضباً شديداً

٦١٣ ..... اذا غضبت غضبت ..... ٣٢٢، ٣٥٦، ٣٩٠، ٥٥١، ٥١٣

٢٩٢ ..... ان الذين يصدّون عن سبيل الله سينالهم غضب

٤٠٣ ..... سينالهم غضب من ربهم

٦٢٨ ..... حلّ غضبه على الارض ..... ٣٥٨

٤١٥ ..... سينالهم غضب من ربهم

٣٩٢ ..... غضبت غضباً شديداً

٥٩٥ ..... نعوذ بالله من غضب الحكيم

٢٨٩ ..... الغفار: اني مع الغفار آتيك بغتة

٩٣ ..... غفرت: اعمل ما شئت فاني قد غفرت لك

٣٤٤ ..... اعملوا ما شئتم اني غفرت لكم

٣٩١ ..... الغفور: بسم الله الغفور الرحيم

٢٩٩ ..... غلام: اصبر ملياً ساهب لك غلاماً زكياً

١٩٥ ..... يا عيسى سأريك آياتي الكبرى

٦٦٠ ..... العيد: العيد الاخر تنال منه فتحاً عظيماً

٣٠٢ ..... اليوم يوم عيد

..... وبشّرني ربّي وقال مبشراً

٢١٩ ..... ستعرف يوم العيد والعيد اقرب

٣٢٢ ..... وعندهم عيدهم من البكرة الى العشي

٣١٨ ..... عين: ويجعلها عين المقصود

٣٢٥ ..... طهرت بعين القدس من الاوساخ والادناس

٦٢١ ..... نزلت الرحمة على ثلاث العين وعلى الاخرين ..... ٥٨٠، ٢٣٥

٦١٠ ..... واصنع الفلك باعيننا ووحينا

٥٣١ ..... انك باعيننا سميتك المتوكل

٦٠٦ ..... ترى اعينهم تفيض من الدمع ..... ٢١٥، ٣٦

٤٨٣ ..... ذلك فضل الله وفي اعينكم عجب ..... ٦١٤، ٣٥٢

٢١٣ ..... فتوكل على الله واصنع الفلك باعيننا ووحينا ..



٦٩٣ ..... غارب: غاربت الشباب ..... ٦٩١، ٦٩٠

٣٢٦ ..... غاسق: غاسق الله ..... ٣٢٣

..... الغاشية:

٢٨٢ ..... يوم تأتيك الغاشية يوم تنجو كل نفس بما كسبت

٢١٨ ..... الغافلين: وترى الغافلين يجرّون على المساجد

٨٠ ..... الغالب: الا ان حزب الله هم الغالبون

١٩٠ ..... واوحى الى باني غالب على كل خصيم أعْمى

٢٣٩ ..... والله غالب على امره ..... ٢١٦، ٦٠

٣٥٥ ..... وانه غالب على امره

٤٠١ ..... رب اجعلني غالباً على غيري

قل لو كان الامر من عند غير الله لوجدتم فيه اختلافًا  
كثيرًا ..... ٣٣  
٦٢٩ ، ٣٦٩ ، ١٥٦  
قل لو كان من عند غير الله لوجدوا فيه اختلافًا كثيرًا  
..... ٣٥١  
لا يقبل عمل مثقال ذرة من غير التقوى ..... ٥٥٥ ، ٦١٢  
نفتح عليك ابواب كل شيء من غير تقصير ..... ٦٥٩  
وخرقوا له بنين وبنات بغير علم ..... ٣٣  
وعد غير مكذوب ..... ٤٢٠  
ومن يبتغ غير الاسلام دينًا لن يقبل منه ..... ٨١  
ومن يبتغ غيره لن يقبل منه ..... ٣٣٨  
يموت بغير مرض ..... ٢١١  
يوم تبدل الارض غير الارض ..... ٢٠٤  
غِيْضٌ: غيظ الماء ..... ٣٥٩  
غيض الماء وقضى الامر ..... ٢٩٤ ، ٢٩٣

## ف

فِتْنَانٌ: اذا التقى الفتتان ..... ٣٥٥  
فَائِزًا: سلام على امرك صرت فائزًا ..... ٣١٦  
فَأْسٌ: فأس للافناء وأنفاس للاحياء ..... ٣٢٨  
فأتوا: ان كنتم في ريب مما نزلنا على عبدنا فاتوا ايشفاء  
من مثله ..... ٢٩ ، ٣٨٩ ، ٥٨٨  
انى امرت من الرحمن فاتونى ..... ٢٦٣ ، ٦٢٨  
لا تثريب عليكم اليوم فاتونى باهلكم اجمعين ..... ٣٤٠  
فَأَجَاءَ: فاجاءها المخاض الى جذع النخلة ..... ٢٣ ، ٢٣٣ ، ٣٩٦  
فَاحْفَظْنِي: رب كل شيء خادمك رب فاحفظنى  
وانصرنى وارحمنى ..... ٣١٣ ، ٦٢٣  
فَاخْتَرَنِي: انى انا الله فاخترنى ..... ٣٦٤

انا نبشرك بغلام حسين ..... ٣٣  
انا نبشرك بغلام حلیم ..... ٢٥٦  
بشركى لك يا غلام احمد ..... ٣٤٢  
سأهب لك غلام زكيا ..... ٤١٨  
غَلِبَ: وهم من بعد عليهم سيغلبون ..... ٥٥٢  
غلبت الروم فى ادنى الارض وهم من بعد غلبهم  
سيغلبون ..... ٣٦٦ ، ٣٦٨ ، ٣٩٠ ، ٤٨٣  
غَلْبَةٌ: لك الفتح ولك الغلبة ..... ٣٦٣  
واجعل لى غلبة فى الدنيا والدين ..... ٤٦٠  
غَلِيْظٌ: ولو كنت فظا غليظ القلب ..... ٦٥  
غَمٌّ: انى منجيك من الغم ..... ٩٣ ، ٣٣٩  
اطلع الله على همته وغمته ..... ٢٣٥ ، ٢٣٠  
رب نجي من غمى ..... ٨٨  
صافيناها ونجيناها من الغم ..... ٩٣ ، ٣٣١ ، ٦١٥  
نجيناك من الغم ..... ٢٠٤  
ننجيك من الغم ..... ٨٤ ، ٨٦  
ننجيها من الغم ..... ١٠٨  
ونجيناك من الغم وفتناك فتونا ..... ٨٠  
يخرج هبه وغمه دوحه اسماعيل ..... ٥٦٠  
ينجيك من الغم وكان ربك قديرا ..... ٤٣٣  
الغَيْثُ: هو الذى ينزل الغيث من بعد ما قنطوا ..... ٨٤ ، ٣٣١  
وانه غيث من الله ..... ٣١٥  
غَيْرٌ: افلا يتدبرون امرك ولو كان من عند غير الله ..... ١٠٣  
ان الصابرين يوفى اجرهم بغير حساب ..... ١٣٣  
انه عبد غير صالح ..... ٤٥  
انى انا الله فاعبدنى ولا تستعن من غيرى ..... ٣٥٢  
رب اجعلنى غالبًا على غيرى ..... ٤٠١  
عطاء غير مجدوذ ..... ٣٣١ ، ٣٣٦ ، ٣٦٥  
فان المهدي يهدى الى امور لا يهدى اليها غيره ..... ٢٢٣



٣٣٩	فتح الولي فتح	٥٦٠	<u>فأخفها: فأخفها حتى تخرج</u>
٣٣	فتح الولي فتح وقربناه نجيا		<u>فأدخلوا:</u>
٣٥٢	فتح وظفر	٨٣	سلام عليكم طبتم فأدخلوها آمنين
٣٤٩	فتحنا عليك ابواب الدنيا	٣٣٠, ٨٣	فأدخلوا الجنة ان شاء الله آمنين
١٨٩, ١٨٥	قد جاء وقت الفتح والفتح اقرب	٣٣٠	فأدخلوها آمنين
٢٣٨	قد جاء كم الفتح	١٨٣	فاذا سوّيته ونفخت فيه من روجي
٦٦٣	كل الفتح بعدة	٢٥	فارتدا على اثارها ووهب له الجنة
٣٦٣	لك الفتح ولك الغلبة	٢٥٠	<u>فارس:</u> خذوا التوحيد التوحيد يا ابناء الفارس
٤٢٤, ٣٠١	نصر من الله وفتح قريب	٢٥٠	رد عليهم رجل من فارس
٥٤٤, ٥٦٤	نصر من الله وفتح مبين	٣٨٨	<u>الفارق:</u> الفارق وما ادراك ما الفارق
٦٣٢	وبشر الذين آمنوا بان لهم الفتح		<u>الفاروق:</u> واطهر على ربي ان الصديق والفاروق
٣٣٥, ٣٣٢	يوم الاثنين وفتح الحنين	٢٢٨	وعثمان كانوا من اهل الصلاح والايمان
٦٨٣, ٦٤٣	<u>فتتأ:</u> فتتأ بعضهم من بعض	٩١	فاروقية: فيك مادة فاروقية
٨٠	ونجيناك من الغم وفتناك فتونا	٣٣	<u>فأضت:</u> فاضت الرحمة على شفتيك
	<u>فتقنا:</u>	٣١٦	فاضة الغدر والادوية الكبار
٢٥٣	ان السماوات والارض كانتا رتقا ففتقناهما	٣٦٢	يا احمد فاضت الرحمة على شفتيك
٢١٣	<u>فتنة:</u> الفتنة هُنا فاصبر كما صبر اولو العزم	٣١٦	<u>فأق:</u> فاقت ضحايا الذين خلوا من قبل
٤٤, ٣٣	الفتنة هُنا فاصبر كما صبر اولو العزم	٦١١, ٢١٤	<u>فأن:</u> وكل من عليها فان
٦١١, ٣٦٥, ٣٥٢, ٣٣٠, ٢٥٢, ٩١		٣٣٠	<u>فبأى:</u> فبأى حديث بعدة تؤمنون
٣٣٥	الفتنة والصدقات	١٤٢	<u>الفتّاح:</u> انا الفتّاح افتح لك
٢٥٢, ٢١٣, ٤٤	الا انها فتنة من الله ليحب حبا جما	٦٠	<u>فتح:</u> اذا جاء نصر الله والفتح وتمت كلمة ربك
٥٣٨	كبرت فتنة	٦١٩, ٦٠٥, ٢٥٥, ٢٥٣, ٢٣٨, ٣٣	انا فتحننا لك فتحا مبينا
٣٦٢, ٣٣٩, ٢١٥, ١٩٦, ٥٩	فحان ان تعان وتعرف بين الناس	٢٩٤	انه من آية الله وانه فتح عظيم
٥٩٣, ٥١٦, ٣٣٢, ٣٣٤, ٣٣٩, ٣٣٤, ٣٣٣, ٥١٦, ٥٩٣	<u>فحج:</u> يأتون من كل فج عميق	٥٠٦	جاءك الفتح
٤١٣, ٦٣٥, ٦٣٣, ٦٠٥, ٦٠١, ٦٠٠		٦١٤, ١٦٥	حجة قائمة وفتح مبين
٣٣٣, ٣٣٤, ٣٣٩, ٣٠٣, ٢١٢, ١٤٨, ٣٣	ياتيك من كل فج عميق	٦٢٤, ٣٩٠, ٣٦٣, ٣٦٢	ظفر من الله وفتح مبين
٦٣٥, ٦٣٣, ٦٠٥, ٦٠١, ٦٠٠, ٥١٦		٣٦٣, ٣٦٢	ظفر وفتح من الله
٤٣٣	ياتين من كل فج عميق	٦٦١, ٦٦٠	العيد الاخر تنال منه فتحا عظيما

٤٠٩	<b>فضل:</b> اردت لك فضلا كثيرا .....
٣٠٩	ان فضل الله لآت .....
٤٠٣	انه فضل ربي انه كان بي حقيقياً .....
١٣٢	جاءك النور وهو افضل منك .....
٣٩٩	دنى منك الفضل .....
٤٨٣	ذلك فضل الله وفي اعينكم عجب ١٦٥، ٣٥٢، ٦١٤، ٤٨٣
٤٠٩	يارب ارحمني ان فضلك ورحمتك ينجي من العذاب
١٨٩	سيولد لك الولد ويديني منك الفضل .....
١٤٨	سيولد لكم الولد ويديني منكم الفضل .....
٢١٤	فضل من لدنا .....
٣٦٨	فضل يسير .....
٢٥٣	قل هذا فضل ربي .....
٣٥١	كان فضل الله عليك عظيماً .....
٣٥٦	لا راد لفضله .....
	لو لا فضل الله ورحمته على لالقي رأسي في هذا
٣٠٢	الكنيف .....
٢٢١	ما انت بفضله من محانين .....
٩٨	وان يردك بخير فلا راد لفضله .....
٦٨٢	فضلناك على ماسواك .....
٣٣٠	واني فضلتك على العالمين .....
٤٥٦	وَفَضَّلَهُ قَوْمٌ مَتَشَاكِسُونَ .....
٣٦٢	ولقد كرمنا بني آدم وفضلنا بعضهم على بعض
٢٥٦	يولد لك الولد ويديني منك الفضل .....
	<b>فَطًّا:</b>
٦٥	ولو كنت فطًّا غليظ القلب لانفقوا من حولك .....
٥٦٩، ٣٥٦، ١٩١، ١٦٣، ١٣٠، ١٣٩، ٨٣	<b>فَعَّال:</b> ان ربك فعال لما يريد .....
٣٨٠	انه فعَّال لما يريد .....
٢١٤	ان ربك فعَّال لما يريد .....
١٩٣	<b>فعل:</b> قل اتعجبون من فعل الله .....

٤٠١	<b>فَجَّار:</b> ايها الكفار اقتلوا الفجار .....
٢٩٨	<b>فَجْدًا:</b> ترى فجدًا اليما .....
١٩	ووضعت رأسي على فجدها .....
٦١٥، ٥٤٦	<b>الفرج:</b> ياتيكم الفرج .....
٦٢٠، ٥٢١، ٥١٤	<b>الفرش:</b> صلوة العرش الى الفرش .....
	<b>فرض:</b>
٢٤٦	ان الذي فرض عليك القرآن لرادك الى معاد ٢٤٥، ٢٤٦
٥١	<b>فرعها:</b> اصلها ثابت وفرعها في السماء .....
	<b>فرعون:</b> انا ارسلنا اليكم رسولا شاهداً عليكم كما
٦٢٥	ارسلنا الى فرعون رسولا .....
٥٠١	ان فرعون وهامان وجنودهما كانوا خاطئين .....
٦١٥، ٣٥٢، ١٦٥	ونرى فرعون وهامان وجنودهما .....
٣٣١	<b>فرق:</b> الفرق فرق الاصل وعكس البرايا .....
١٩٥	<b>فرقان:</b> وامرني ان ادعو الخلق الى الفرقان .....
١٩٣	ويجعل لكم فرقانا .....
٦٣	<b>فريًّا:</b> لقد جئت شيئاً فريًّا .....
٥٢٣	فرع عيسى ومن معه .....
٥٨٦	<b>فسخ:</b> عرفت ربي بفسخ العزائم .....
٣٣٠	<b>فسد:</b> فسد الملك كله وشكر ابليس جهلاء .....
	<b>فسَّر:</b>
٣٢١	فانظر كيف فسر النسك بلفظ الّيحيا والمهات
	<b>فشل:</b>
١٨١	انت مخلوق من مائنا القديم وهم من الفشل ..
٣٥٦، ٢٥١، ١٨٠	انت من مائنا وهم من فشل .....
٣٦٩، ٩٣	<b>فصل:</b> ان يوحى لفصل عظيم .....
٢٥٥	توجهت لفصل الخطاب .....
٣٣٨	جئت فصل الفتح .....
٣٥١	واذا جاء نصر الله وتوجهت لفصل الخطاب .....
٣٥٢	وسانزل وان يوحى لفصل عظيم .....

٣٢٩ ..... قاتل: قاتلهم الله أنى يؤفكون

٢٥٤ ..... قادر: أنا مقتدرون وأنا قادرون

٥١٥ ..... عبد القادر رضى الله عنه

٤٥٨ ..... وقادر على الاجتماع والجمع

٤٣٣ ..... يا عبد القادر

٣٣٠ ..... يا عبد القادر انى معك

٢١٤ ..... يا عبد القادر انى معك اسمع وازى

٦١٥ ..... قاديان: انا انزلناه قريبا من القاديان

٦٠٣ ..... قال: قال انى اعلم ما لا تعلمون

٦١٨ ..... قال الانسان مالها

قال ربك انه نازل من السماء ما يرضيك

٦٣٩, ٦٠٥, ٥٤٣, ٥٣٩, ٥٣٨

٤١١ ..... قال ساستغفر لك ربى

٢١٩ ..... وبشر نى ربى وقال مبشرا

٣٦٨ ..... قالوا النهلكت قال لا خوف عليكم

٣٣٩ ..... اذ قال ربك انى جاعل فى الارض خليفة

٦٣ ..... قال ياليتنى مت قبل هذا

٣٣٣ ..... قالت ياليتنى مت قبل هذا

قالوا:

٦٢٩ ..... قالوا ان هذا الاختلاق

٦٠٣ ..... قالوا اتجعل فيها من يفسد فيها

٣٤٤ ..... قالوا ان التفسير ليس بشىء

٣٥١ ..... قالوا ان هذا الاقول البشر

٣٣٠ ..... قالوا ان هذا لىكر مكرتموه فى المدينة

٣٦٣ ..... قالوا ان هو الا فاك افترى

٦١٠ ..... قالوا انما نحن مصلحون

٦١٠ ..... قالوا انؤمن كما امن السفهاء

٦٢٦ ..... وقالوا انى لك هذا

المرتر كيف فعل ربك باصحاب القبيل

٥٥٢, ٤١٩, ٤٠٩, ٦٢٨

٦٨٠ ..... قل ما فعلت الا ما امرنى الله

٣٨٦ ..... فقط: انى مع الرسول فقط

فكروا:

٣١٦ ..... يا عباد الله فكروا فى يومكم هذا يوم الاضخى

٤٢ ..... الغلق: قل اعدو برب الغلق من شر ما خلقى

الفلك:

اصنع الفلك باعيننا ووحينا

فوق: الفوق معك والتحت مع اعدائك

فوق حميد

ترزقون من فوقكم ومن تحت ارجلكم

ان الذين يباعدونك انما يباعدون الله يد الله فوق

ايديهم

وانى جاعل الذين اتبعوك فوق الذين كفروا

وجاعل الذين اتبعوك فوق الذين كفروا الى يوم

القيامة

فهم: ففهمها سليمان

فى: وفى الله اجرک ويرضى عنك ربك

فيل: المرتر كيف فعل ربك باصحاب القبيل

٤٥٢, ٤١٩, ٤٠٩, ٦٢٨, ٥٣٥, ٣٩١

## ق

٣٦٤ ..... القائم: انت القائم على نفسه

٦٠٨ ..... قاب: دنى فتدلى فكان قاب قوسين او ادنى

٣٦٤ ..... قابل: انت قابل ياتيك وابل

- ٨٣ ..... اذا جاء نصر الله الست بربكم قالوا بلى
- ١٣٢ ..... قالوا تالله تفتنوا تذكر يوسف حتى تكون حرضا
- ٣٥١ ..... قالوا ربنا اغفر لنا انا كنا خاطئين
- ٢٣٤ ..... قالوا ساحر كذاب
- ٣٦٤, ٣٣٤ ..... قالوا اسيقلب الامر
- ٦١٤, ٥٩٨, ٥٥٤ ..... قالوا الست مرسلا
- ٣٦٨ ..... قالوا انههلكنك قال لا خوف عليكم
- ٣٣٨ ..... قالوا ما سمعنا بهذا في آياتنا الاولين
- ٥٣٥ ..... قالوا من ذا الذي يشفع عنده
- ١٩٣ ..... قالوا كتاب ممتلى من الكفر والكذب
- ٣١٠ ..... قالوا كذاب اشهر
- ٦٠٣, ٥٥١ ..... وقالوا اتجعل فيها من يفسد فيها
- ٢٥٣ ..... وقالوا ان هذا الافتراء
- ٦٣٣, ٢٣٩, ٦٥ ..... وقالوا الات حين مناص
- ٦١٢, ٣٣٠, ٦٩ ..... وقالوا لولا نزل على رجل من قريتين عظيم
- ١٤٨ ..... وقالوا متى هذا الوعد
- ٣١ ..... قائم: في يدي سيف مسلول قائمه في اكفى
- قبس:**
- ٣٤٢ ..... لعلى آتاكم منها بقبس او اجد على النار هدى
- قبل:** تالله لقد ارسلنا الى امم من قبلك فزين لهم
- الشیطان.....
- ٦٩ ..... قال ياليتنى مت قبل هذا
- ٦٣ ..... يموت قبل از ثمانيه
- ٢١١ ..... قالت ياليتنى مت قبل هذا
- ٢٣٣, ٦٣ ..... لقد لبثت فيكم عمرا من قبله افلا تعقلون
- ٣٣٨, ٢١٤ ..... ما انت ان تترك الشيطان قبل ان تغلبه
- ٣٦٦ ..... ولا يصلح شيء قبل اصلاحه
- ٤٣ ..... ولقد لبثت فيكم عمرا من قبله افلا تعقلون
- ٦١٣, ٦٠٣, ٤٨
- ٨٣ ..... هذا تاويل رؤياي من قبل قد جعلها ربي حقا
- ٣١٣ ..... يموت قبل يومى هذا
- ٢١٨ ..... **قبيل:** فقبل الله عبده ويزأه ما قالوا
- ٣٠٢ ..... **القبور:** تخرج الصدور الى القبور
- ٣٢١ ..... **قتل:** قتل خيبة وزيد هيبه
- ٤٢٩ ..... قتلها الله
- ٣١ ..... واما قتل الاعداء فهو الحام المخاصمين
- ٤٣١ ..... **قتلوا:** اينما ثقفوا اخذوا وقتلوا تقتيلا
- ٤٢٩ ..... ملعونين اينما ثقفوا
- ٣٥٣, ٢٤٦, ٢٤٣ ..... **قد:** قد ابتلى المؤمنون
- ٤١٥, ٤١٢, ٤١١ ..... قد افلح من زكها وقد خاب من دشأها
- ٣٢٤ ..... قد بعدوا من ماء الحياة فسحقهم تسحيقا
- ٣٨٦ ..... قد جاء الدين من النصره ثم سيعود من النصره
- ١٨٩ ..... قد جاء وقت الفتح والفتح اقرب
- ٢٣٨ ..... قد جاء كم الفتح
- ٣٨٨ ..... قد جرت عادة الله انه لا ينفخ الاموات الا الدعاء
- ٦٣٩ ..... قد سمع الله
- ٦٤٨ ..... قد مات
- ٣٢٠ ..... **قدر:** بلغ الامر بقدر الكفاية
- ٨٠ ..... **قدرتى:** غرست لك بيدي رحمتى وقدرتى
- ٣٦٢ ..... غرست لك قدرتى بيدي
- قدم:**
- ٣٣١ ..... ان قدمى هذه على منارة ختم عليها كل رفعه
- ٣٢٢ ..... ان قدمى هذه اسرع من القلاص
- ١٣١ ..... كل شيء تحت قدميه
- ٦٤٩ ..... لا تطأ قدم العامة قدم النبي
- ٦٠٦, ٣٥ ..... وبشر الذين آمنوا ان لهم قدم صدق عند ربهم
- ٦٩٣ ..... **قدير:** اءنت لا تعرفين القدير
- ٣٠٢ ..... انى اناربك القدير لا مبدل لكلماتى

٣٦٤	ان حتى قريب مستتر.....	٥٨٢	الم تعلم ان الله على كل شيء قدير..... ٤٤، ٨٤
٣٣٩	الانصر الله قريب.....	٣٠	ظلموا وان الله على نصرهم لقدير.....
١٨٩	ان نورى قريب..... ١٤٨، ١٨٩	٩٣	وكان ربك قديرا.....
٦١٥	انا انزلناه قريبا من القاديان..... ٦٦، ٣٣٠، ٣٣٤، ٦١٥	٤٢٠	<b>قذف:</b> قذف في قلوبهم الرعب.....
٣٥١	انما نؤخرهم الى اجل مستى اجل قريب.....		<b>قرآن:</b>
١٣٤	بل موتك قريب.....	٢٤٦، ٢٤٥	ان الذى فرض عليك القرآن لرادك الى معاد.....
٣٦٦	ثمانين حولاً او قريباً من ذلك..... ٦، ١٦٣، ٣٣٦، ٣٦٦	٤٥٥	ان هذا القرآن عرض على اقوام فما دخل فيهم.....
٦٠٦	شانك عيب واجرك قريب..... ٥٨، ٢١٥، ٣٣٩، ٣٥٤، ٦٠٦	٨٤	الخبر كله في القرآن.....
١٨٩	قد جاء وقت الفتح والفتح اقرب..... ١٨٥، ١٨٩	٦٠٢	الرحمن علم القرآن..... ٣٩، ١٩٦، ٣٣٨، ٣٣٠، ٣٦٢، ٦٠٢
٤٢٤	نصر من الله وفتح قريب..... ٢٣٤، ٣٠١، ٤٢٤	٣٨٨	فيتبع القرآن. ان القرآن كتاب الله كتاب الصادق.....
٥٤٤	نصر من الله وفتح مبين..... ٣٩٣، ٥٤٤	٣٦٩	الله ولى حثان علم القرآن.....
٤١١	موت قريب.....		ما انا الا كالقرآن وسيظهر على يدي ماظهر من الفرقان.....
٤١	واذا سألك عبادى عني فأتى قريب.....	٦٣٩	.....
٦٢٠	<b>قرية:</b> انه اوى القرية..... ٣٩٣، ٣٥٨، ٦٢٠	٢٥٤	والخير كله في القرآن..... ٤٨، ٢١٤، ٢٥٤
٤٤١	حرام على قرية اهكناها انهم لا يرجعون.....	٦٥	ولو ان قرآنا سيرت به الجبال.....
	<b>قريتين:</b>	٣٣٤	يس والقرآن الحكيم انك لهن المرسلين.....
٢٥٠	وقالوا لولا نزل على رجل من قريتين عظيم.....	٣٣٢	<b>قرب:</b> قد قرب الزمان.....
٣٥٣	<b>القضاء:</b> الرحي تدور وينزل القضاء..... ٣٠٩، ٣٥٣	٦٣١	قرب اجلك المقدر..... ٥٠٢، ٥٣٣، ٥٣٥، ٥٣٦، ٥٣٤، ٥٣٩، ٦٣١
٢٩٣	<b>قضى:</b> غيض الماء وقضى الامر.....	٥٣٩	قرب ما توعدون..... ٥٣٨، ٥٣٩
٣٥٥	<b>قضيت:</b> لا يجدوا في انفسهم حرجا مما قضيت.....	٥٣٨	قرب وقتك ونبقى لك الايات بينات.....
٥٥٥	<b>قطع:</b> قطع دابر القوم الذين لا يؤمنون..... ٥٥٣، ٥٥٥	٥٣٨	قرب وقتك ونبقى لك الايات باهرات.....
١٣٦	<b>قطعوا:</b> قطعوا تعلقهم منهم.....	٦٠٥	قربناه نجيا.....
	<b>فقعوا:</b> فاذا سؤيته ونفخت فيه من روحي فقعوا له.....		<b>قرون:</b>
١٨٣	ساجدين.....	١٦٣	ثم احييناك بعد ما اهلكنا القرون الاولى.....
٤٨٣	<b>قل:</b> سيقول السفهاء ما ولاهم قل الله اعلم.....	٣٣٤	<b>قريب:</b> الا ان روح الله قريب..... ٣٣٩، ٣٣٤
١٩٣	قل اتعجبون من فعل الله.....	٦٠٥	الا ان نصر الله قريب..... ٤٠، ٢١٢، ٢٥١، ٣٣٤، ٦٠٥
٨٣	قل اتى امر الله فلا تستعجلوه.....	٤٣٨	الرحيل ثم الرحيل. الموت قريب.....
٢١٨	قل اتى امر الله فلا تكن من المستعجلين.....	٣٥٣	ان حتى قريب. انه قريب مستتر..... ٣١٠، ٣٥٣

٥٦٣	قل بل ملة ابراهيم حنيفاً .....	٦١٨	قل اعلموا على مكانتكم ..... ٣٥٠ ، ٦١٢ ، ٦١٨
١٩٨	قل تربصوا الاجل وانى معكم من المتربصين ..	٤٢	قل اعوذ برب الفلق من شر ما خلق .....
	قل تعالوا ندع ابناءنا وابنائكم ونساءكم ونساءكم وانفسنا وانفسكم .....	١٩٣	قل الحمد لله الذى اذهب عني الحزن .....
١٩٣	قل جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقاً	٤٨٣	قل الله اعلم وما اوتيتم من علمه الا قليلاً .....
٣٩	قل جاء الحق وزهق الباطل .....	٥٥٥	قل الله ثم ذر كل شيء .....
٤١٨	قل جاء الحق وزهق الباطل ..... ٣٥٣ ، ٣٦٩ ، ٤١٨	٣٣٨	قل الله ثم ذرهم في خوضهم يلعبون ..... ٣٣٤ ، ٣٥١ ، ٣٣٨
٦١٠	قل جاءكم نور من الله .....	٦٤٥	قل الله ثم ذر في غيبته يتنظي ..... ٣٥٣ ، ٣١٠
٣٦٤	قل رب انى اخترتكم على كل شيء .....	٩٣	قل الله حافظه .....
٣٥٦	قل رب زدني علماً .....	٦٠٢	قل ان افتريته فعلى اجرام شديدين ..... ٦٩ ، ٦٠٢
٣٥٦	قل عندي شهادة من الله فهل انتم تؤمنون .....	٦١٣	قل ان افتريته فعلى اجرامى ..... ٣٠ ، ٣٢ ، ٣١٢ ، ٣٣٩ ، ٣٣٨ ، ٦١٣
	قل عندي شهادة من الله فهل انتم مؤمنون ..... ٣١ ، ٨٨ ، ٢١٣ ، ٦٢٩ ، ٦٠٣ ، ٥٣٥ ، ٥٠١ ، ٣٦٣ ، ٣٣٦	٥٣٥	قل ان الله عزيز ذو الاقدار افلا تؤمنون .....
	قل عندي شهادة من الله فهل انتم مسلمون .....		قل ان صلواتي ونسكي ومحياي ومماتي لله رب العالمين .....
٦٠٣	قل كفى بالله شهيداً بيني وبينكم .....	٥٦٨	قل ان كنتم تحبون الله فاتبعوني ..... ٣١ ، ٥٣ ، ٦٩ ، ١٥٦ ، ١٤٣ ، ١٩٣
٦١٤	قل لاخيك انى متوفيك .....	٦١٢	قل ان معي ربي سيهدين .....
٩٩	قل لضيفك انى متوفيك .....	٤٨٣	قل ان وعد الله حق .....
٩٩	قل لعبادى انى امرت وانا اول المؤمنين .....	١٤٨	قل ان هدى الله هو الهدى ..... ٤٩ ، ٢١٤ ، ٣٣٨ ، ٣٤٢ ، ٦١٢
١٩٣	قل للمؤمنين يغضوا من ابصارهم .....	٦١٢	قل انما انا بشر مثلكم يوحى الى انما الحكم اله واحد ..... ٤٨ ، ٣٣١ ، ٣٩٥ ، ٣٠٨ ، ٦١٢
٤١	قل لو اتبع الله اهواءكم لفسدت السماوات والارض .....	٢١٤	قل انما انا بشر يوحى الى انما الحكم اله واحد .....
١٥٦	قل لو كان الامر من عند غير الله لوجدتم فيه اختلافاً كثيراً .....	٤١٥	قل انى امرتكم فافعلوا ما تؤمرون ..... ٤١٢ ، ٤١٥
٣٦٩	قل لو كان من عند غير الله لوجدتم فيه اختلافاً كثيراً .....	٢٣٨	قل انى امرت وانا اول المؤمنين ..... ٣٩ ، ١٤٣ ، ١٩٦ ، ٢١٢ ، ٢٣٨
٦٢٩	قل لو كان البحر مداداً للكلمات لربى لنفد البحر .....	٦٠٢	قل انى نذير مبين .....
١٥٦	قل لو كان من عند غير الله لوجدوا فيه اختلافاً كثيراً .....	٢١٣	قل اى وربى انه الحق ..... ٣٠٩ ، ٣٥٠ ، ٣٥١ ، ٣٥٣ ، ٣٦٨ ، ٥٦٤ ، ٥٤٤ ، ٦١٨
٣٥١	قل لى الارض والسمااء قل لى سلام .....	٣٦٨	

٢٠٦	نقلب في السماء ما قلبت في الارض .....	٥٣٥	قل ما ازيد لكم من امرى .....
٣٠٨	<u>قلم</u> : جف القلم بما هو كائن .....	٥٠٤	قل مالك حيلة .....
٣٨١, ٣٣٩, ٩٣, ٣٢	<u>قلوب</u> : سنلقى في قلوبهم الرعب .....	٥٥٥, ١٦	قل ما يعبؤ ابيكم ربي لولا دعاءكم .....
٢٢٢	قذف في قلوبهم الرعب .....	٦٨٠	قل ما فعلت الا ما امرني الله .....
٤٦١	لهم قلوب لا يفقهون بها .....	٣٣١, ٥٢, ٣١	قل ها توابر ها نكم ان كنتم صادقين .....
٦٤٤	<u>قلى</u> : ما ودّعك ربك وما قلى .....	٢١٣, ١٩٣	قل هذا افضل ربي .....
	<u>قليلاً</u> :	٣٣	قل هو الله احد .....
٤٨٣	قل الله اعلم وما اوتيتهم من علمه الا قليلا ...	١٩٣	قل هو الله اعجب العجيبين .....
٣٣	<u>قُم</u> : يا ايها المدثر قم فانذر وربك فكبر .....	٣٣٩	قل هو الله ثم ذرهم في خوضهم يلعبون .....
١٩٣	اصنع الفلك باعيننا ووحينا .....	٦٢٦, ٦٠٩, ٣٣١, ٣٣٩, ١٨٩, ١٨٥, ٩٣, ٤٢, ٥٢	قل هو الله عظيم .....
٦٢٩, ٢٥٥, ٢٥٣, ١٩١, ١٨٩, ١٨٣	<u>قمر</u> : ياتي قمر الانبياء وامرك يتأتى .....	٤٣	قل يا ايها الكافرون لا اعبد ما تعبدون .....
١٨٠	ياتيك قمر الانبياء وامر يتأتى .....	٣٣٩, ١٦٥	قل ايها الكفار اني من الصادقين .....
٢١٨	ياتيك قمر الانبياء وامرك يتأتى .....	٦١٤, ٣٥٢	قل يا ايها الكفار اني من الصادقين .....
٦٠٥	يا قمر يا شمس انت منى وانا منك .....	٣٣٦	قل يا ايها الناس اني رسول الله اليكم جميعاً .....
٣٥٣	ترى نسلًا بعيدًا ابناء القبر .....	٤٢١, ٤١٥	قل ياخذك الله .....
٨٤	<u>قنطوا</u> : هو الذي ينزل الغيث من بعد ما قنطوا .....	٣٥٤	قل يوحى الى انما الحكم اله واحد .....
	<u>قنن</u> :	٣٥٠	وانذر قومك وقل اني نذير مبين .....
٣٦٨	وانت تسكن قنن الجبال واني معك في كل حال .....	٣٣٨, ٣٢	وقل اعملوا على مكانتكم .....
٣٩٩	<u>قوا</u> : قوا انفسكم .....	٣٣	وقل رب ادخلني مدخل صدق .....
٦٠٨, ٣٦٩, ٣٣٠, ٦٠	<u>قوس</u> : دنى فتدلى فكان قاب قوسين او ادنى .....	٣٦٨	وقل اني نذير مبين .....
٦٠٢, ٣١	<u>قول</u> : ان هذا الا قول البشر .....	٦١٨	يسئلونك احق هو قل اى وربى انه الحق .....
٣٩٢, ٣٦٠, ٣٥٩, ٣٠٠, ٣٥٢, ٣٣٦, ٢٩٤	سلام قولاً من رب رحيم .....	١٨١	فقل لهم ميسورا .....
٦٨٦, ٥٤٤, ٥٥٦, ٥٥٢, ٥١٣		٣٣٨	قلنا يا ارض ابلعي ماءك وياسماء اقلعي .....
١٨١	فقل لهم ميسورا .....	٣٤٣	فقلنا يا نار كوني بردا .....
٦١٣	قول الحق الذي فيه تمترون .....	٣٣٩, ٣٣, ٣٦	قلنا يا نار كوني بردا وسلاماً على ابراهيم .....
٤٠٣	لا تخف صدقت قولى .....	٣٣٠	<u>قَل</u> : قَلَّ الثَّقُون .....
٣٥٥	يقولون ان هذا الا قول البشر .....	٦٣١, ٥٣٩, ٥٣٤, ٥٣٦, ٥٣٥, ٥٣٣	قَلَّ ميعاد ربك .....
٥٩٠	<u>قوم</u> : اربحك ولا اجيحك واخرج منك قوماً .....	٥٨٨	<u>قلب</u> : انور قلبك .....

وجاعل الذين اتبعوك فوق الذين كفرا الى يوم القيامة

..... ٨٩ . ٨٣ . ٥٣

قيل: قيل ارجعوا الى الله فلا ترجعون ..... ٤٣ . ٢٥٢

قيل استحوذوا فلا تستحوذون ..... ٤٣ . ٢٥٢

قيل بعد للقوم الظالمين ..... ٣٣٦

واذا قيل لهم آمنوا كما آمن الناس ... ٤٣ . ٢٥١ . ٦١٠

واذا قيل لهم لا تفسدوا في الارض ..... ٤٢ . ٣٥٥ . ٥٩٤

قيوم: يا حيُّ يا قيوم برحمتك استغيث ..... ٣٠١

## ك

كأس: والبرفوع من يسقى كأس الوصال ..... ٣٢٠

كأن: كأن الله نزل من السماء ..... ٦٢١

أضفى الاسلام يسبب ويغيب كأنه الغريب ..... ٣٢٩

كائن: جف القلم بما هو كائن ..... ٣٠٨

بل هي حقائق أوحيت الى من رب الكائنات ... ٣١٥

كاذب: وكاذبان يعرف بين الناس ..... ٣٣٩

فكاذبان يعرف بين الناس ..... ١٣

كاذب: الله عدو الكاذب وانه يوصله الى جهنم

ان يك كاذبا فعليه كذبه ..... ٤٨٣

انى لاظنه من الكاذبين ..... ٦١١

رب فرق بين صادق وكاذب ..... ٥٩٢ . ٦٢٢ . ٤١٤

ليعلمن الله المجاهدين منكم وليعلمن الكاذبين

لعنة الله على الكاذبين ..... ٣٣٤ . ٣٣٨

وانى لاظنه من الكاذبين ..... ٣٦٥

كارهون:

بل آتيناهم بالحق فهم للحق كارهون ..... ٤٣ . ٣٥٦

ان القوم يقتلوننى . اى ارادوا قتلى ..... ٤٥٥

انا ارسلنا احمد الى قومه فاعرضوا ..... ٣٦٤ . ٣١٠

انذر قومك وقل انى نذير مبين ..... ٣٥٠ . ٣٦٨

انك من البامورين لتنذر قوما ما انذر اباهم . ٢٢٨

انهم قوم ورثوه ..... ٤٥٦

انى مرسلك الى قوم مفسدين ..... ٢٥٨

رب احفظنى فان القوم يأخذوننى سخرة ..... ٦٥٠

رب احفظنى فان القوم يتخذوننى سخرة ..... ٦٥٠

ربنا افتح بيننا وبين قومنا بالحق ..... ٣٢

ربنا لا تجعلنا طعنة للقوم الظالمين ..... ٤٨٦

قوم متشاكسون ..... ٣٥٠

أرئى قوما جلالاً وقوماً اخرين جمالا ..... ٣٢٨

ولا يردعن قوم يعرضون ..... ٥٦٤ . ٥٤٤

لتنذر قوما ما انذر اباهم ..... ٣٩ . ٨٤ . ١٩٦ . ٢١٢ . ٦٠٢

ما أرسل نبي الا اخذى به الله قوماً لا يؤمنون ..... ٥٩٣

قطع دابر القوم الذين لا يؤمنون ..... ٥٥٥

واخرج منك قوماً ..... ٦١٦

واعانه عليه قوم آخرون ..... ٣١ . ٢٥٠

ولتدعو قوماً آخرين ..... ٣٦٩

وما كان الله ليغير ما بقوم حتى يغيروا ما بانفسهم

يقولون ان هذا الا قول البشر واعانه عليه قوم آخرون

قوموا: قل قوموا لله قانتين ..... ٢٠٤

قوة: قوة الرحمن لعبيد الله الضمد ..... ٩١

قوى: ان ربى قوى عزيز ..... ٤٢٩

ان ربى قوى قدير ..... ٦٢٤

انه قوى عزيز ..... ٣٥٥ . ٦٢٤

قياماً: الذين يذكرون الله قياماً وقعوداً ..... ٦٨٣

قيامة: واذا هلك الدجال فلا دجال بعده الى يوم

القيامة ..... ٣٥٤



وكان امر الله مفعولاً ..... ٦٦ ، ٣٢٨ ، ٣١٥	أثرك الله علينا ولو كنا كارهين ..... ٢٣٩
وكان امرامقضيأ ..... ٣٦٣ ، ٣٠٦ ، ٦١٣	<u>كاشف</u> : ان يمسسك بصر فلا كاشف له الا هو .. ٩٨
وكان حقاً علينا نصر المؤمنين ..... ٢١٨	<u>كاف</u> : اليس الله بكاف عبداً ٥٥ ، ٤٤ ، ٨١ ، ٢١٨ ، ٢٥٣ ، ٢٢٣ ،
<u>كبر</u> : كبر عند الله موت هذا الرجل ..... ٣٦٤	٣٣٤ ، ٢٩١ ، ٥٥٢ ، ٦١٣ ، ٦١٦ ، ٦٥٦
كبرت فتنة ..... ٥٣٨	<u>كافر</u> : انا اعتدنا للكافرين سلاسل و اغلالا وسعيرا ٤٨٣
<u>كبير</u> : رجل كبير ..... ٣٢٣	رب لا تذرعلى الارض من الكافرين ديارا ..... ٦٣٨
انها لكبيرة الا على الخشعين ..... ٤٣١	قل يا ايها الكافرون لا اعبدا ما تعبدون ..... ٤٣
<u>كتب</u> : كتب الله لاغلبنا انا ورسلى ..... ٩٣ ، ٢٥٣ ، ٣٣١ ، ٣٦٣	لن يجعل الله للكافرين على المؤمنين سبيلا ..... ٢٣٤ ، ٣٥٠
٥٥٦ ، ٥٥٢ ، ٣٨٢ ، ٣٨٠ ، ٣٥٠ ، ٣٣٤	والله متم نوره ولو كره الكافرون ..... ٣٣٦
كتب الله على نفسه الرحمة ..... ٤٣٥	والله موهن كيد الكافرين ..... ٣٣١
كتبت للذين امنوا رحمة ..... ٦٣٩	والله متم نوره ولو كره الكافرون ..... ٦١٥
كتبت لك رحمة فى الدنيا والاخرة ..... ٦٣٩	<u>كافة</u> : فلا تغفلوا عن هذا المقام يا كافة البرايا ٣٢١
<u>كتاب</u> : انى فى الكتاب مسطور ..... ٣٤٩	<u>كافى</u> : بسم الله الكافى ..... ٣٩١
تلك آيات الكتاب المبين ..... ٥٤٠ ، ٤٢٩ ، ٤٣٣ ، ٤٣٢	<u>كان</u> : انا انزلناك وكان الله قديرا ..... ٣٦٤
ان القرآن كتاب الله كتاب الصادق ..... ٣٨٨	فيما اذ الله مما قالوا وكان عند الله وجيها ..... ٥٥
كتاب الله الرحمن ..... ٨٤	كان الله بكم رء وفارحيما ..... ٨٣
كتاب الولى ذوالفقار على ..... ٦٣ ، ٢١٦ ، ٣٣٠	وكان ربك قديرا ..... ٩٣ ، ٣٣٩ ، ٣٦٣
كتاب سجنناة من عندنا ..... ١٤١	كان فضل الله عليك عظيما ..... ٣٥١
وادعهم الى كتاب مبين ..... ١٩٣	كانوا من ايتنا عجبيا ..... ٣٣١ ، ٥٦٢
وقالوا كتاب همتلى من الكفر والكذب ..... ٢٥٣	وكان الله على كل شىء مقتدرا ..... ٦٥٩
<u>كثر</u> : انى مع كثر رزقك ..... ٣٣٢	وكان وعد الله مفعولاً ..... ٣٥٨ ، ٣٣٦
كثر الدعاء لبقاءك ..... ٤٨٥	وكان وعداً مفعولاً ..... ٥٥١
كثر الفسق والفاسقون ..... ٣٢٩	من دخله كان آمناً ..... ٣٤٥
<u>كذب</u> : كذب عليكم الخبيث ..... ٥٥	من كان فى نصره الله كان الله فى نصرته ..... ٤٠٦
ان يك كاذبا فعليه كذبه وان يك صادقا يصبكم بعض ..... ٤٨٣	فشبهه عليه وكان من الملبس ..... ١٨١
الذى يعدكم ..... ٤٨٣	ومن كان لله كان الله له ..... ٦٩
ومن اظلم ممن افترى على الله كذبا ..... ٢١٣ ، ٣٣٩	ينجيكم من الغم وكان ربك قديرا ..... ٤٣٣
واذا جاء وعد الحق هذا الذى كذبتم به ..... ١٩٨	ذنى فقتلى فكان قاب قوسين او ادنى ..... ٦٠

كشروا:

و كسروا الاسباب ليخلق لكم الاسباب ..... ٣٣٢

كشِف: وكان هذا كشفاً من كشوف اليقظة ... ١٩

الكفَّار: في مع الكفَّار اتيك بغتة ..... ٥٩٩

ايها الكفار اقتلوا الفجار ..... ٤٠١

قل يا ايها الكفَّار اني من الصادقين ..... ٦١٤

كفَّر: ومطهرك من الذين كفروا ..... ٣٦٣

وجاعل الذين اتبعوك فوق الذين كفروا الى يوم

القيامة ..... ٦١٣

كُفِّر: ائمة الكفر ..... ٩٣

كُفِّت: اذ كففت عن بني اسرائيل ..... ٥٤٢، ٥٣٦

كففت عن بني اسرائيل ..... ٥٠١، ٣٩٨

كُفُّور: ان الله لا يحب كل كفور ..... ٤٣٢

كُفِّي: انا كفيناك المستهزئين ..... ٣٥٥، ٣٥٣، ٣٣٨، ٢١٢، ٣١

قل كفى بالله شهيدا بيني وبينكم ..... ٥٩٨، ٥٥٤

كفى هذا ..... ٣٠٠

كفيناك المستهزئين ..... ٦٠٣، ٣٤٩

كل: استجيب في هذه الليلة كل مادعوت ..... ٥٤٢

اعطيتك كل النعيم ..... ٣٨٢

اعطيتكم كل النعيم ..... ٣٨٢

والخير كله في القرآن ..... ٣٥٤، ٣٠٨، ٣٩٥، ٢٥٣

ان الله على كل شيء قدير ..... ٢٠٤

ان الله معي في كل حال ..... ٤١٠

ان الله معين على كل شيء ..... ٢٤٣

اني حاشر كل قوم ياتونك جُنُبًا ..... ٣٦٤

اني مع الرحمن في كل حالة ..... ٥٢١

اني مع الله في كل حال ..... ٦٨٣

رب كل شيء خادمك رب فاحفظني وانصرني

وارحمي ..... ٢٤٦

كذبت ..... ٢٣٦

كذبوا باياتنا وكانوا بها يستهزءون ..... ٣٥٠، ١٦٣، ١٦٣، ١٣٩

كذبوا باياتي وكانوا بها يستهزءون ..... ٢٥٥

كذَّاب:

بُشِّرْت ان البلاء يُرَدُّ على عدوى الكذاب المهين ..... ٢١٣

انا ارسلنا احمد الى قومه فاعرضوا و قالوا

كذَّاب اشهر ..... ٣٦٤، ٣١٠

كذالك: كذالك لتكون اية للمؤمنين ..... ٣٦٣

كذالك لتلايبيقى منازع فيك ..... ٢٨٦

وكذالك يُفعل من ابتداء زمان الاسلام ..... ٣١٦

كرامة: غرست كرامتك بيدي ..... ٤١

كرامة جليلة قد جاء وقتها ..... ٤٥٢

كرب: ينجيك من كرب ..... ٥٥٥

الكررة: ردنا اليك الكررة الثانية ..... ١٨٥

نرد اليك الكررة الثانية ..... ١٨٩

كرم: كرم الجنة دوحه الجنة ..... ١٥٢

كرمنا: ولقد كرمنا بني آدم وفضلنا بعضهم على

بعض ..... ٣٦٣، ٣٣٠، ٩٣

كررة: والله متم نوره ولو كره الكافرون ..... ٦١٥

كريم: ان ربي كريم قرين ..... ٤٠٣

ان الذين اتقوا والذين آمنوا لهم مغفرة ورزق كريم

..... ٣٨٢

اني انا الودود الكريم ..... ٢٣٣

انه كريم تمسني امامك ..... ٦٢١، ٣٩٠، ٣٥٤، ٣٢٠، ٣١٤

اني مع الله الكريم ..... ٦٨٦

بسم الله البر الكريم ..... ٣٩١

كلام افصحت من لدن رب كريم ..... ٦٢٦، ٥٦١، ٣١٣

لا تُهَدِّ بناؤك وتؤتي من رب كريم ..... ٤١٣

٦٨٣	تمت كلمة الله .....	٦٦٣	كل الفتح بعده .....
٦٠٥	تمت كلمة ربك .....	٣٨٣	كل امر مبدل .....
٣٣٤ ، ٢٣٩	وتمت كلمة ربك هذا الذي كنتم به تستعجلون	٣٦٤	كل امرى كمل .....
١٣٠	<u>كَلِمَاتٌ</u> : انا رادوها اليك لا تبديل لكلمات الله	٣٨٣	كل بركة في هذا .....
٣٠٣	انى انا ربك القدير لا مبدل لكلماتى .....	٦٢١ ، ٦٠٢ ، ٢١٢ ، ٣٩	كل بركة من محمد صلى الله عليه وسلم
١٣٠	زوجنا كلها لا مبدل لكلماتى .....	٦٨٠	كل مقابر الارض لا تقابل هذه الارض .....
١٣٩	فسيكفيكمهم الله ويردها اليك لا تبديل لكلمات الله	٦٣٩	كل مكذب جاء .....
١٣٩	قل لو كان البحر مدادا لكلمات ربي لنفد البحر قبل ان	٦١١	كل من عليها فان .....
١٥٦	تنفد كلمات ربي .....	٦٤٩	كل واحد منهم ثلج .....
٢٣٨	لا تبديل لكلمات الله .....	٦٨٩ ، ٦٨٣	كل هالك الامن قعد فى سفينتى .....
٦٠٥ ، ٣٥٠ ، ٣٣٤ ، ٣٣٨ ، ٢١٤ ، ٢١٢ ، ٣٣ ، ٣٠	لا مبدل لكلمات الله	٤١٠ ، ٣٠٢ ، ٣٢١ ، ٩٣	كل يوم هو فى شان .....
٦٠٢ ، ٣٣١ ، ٢٥٣ ، ٩٣	لا مبدل لكلماته .....	٣٦٤	كلكم ذاهب .....
١٣٩	ويردها اليك لا تبديل لكلمات الله .....	١٣٦	كلهم كانوا ملعونين .....
١٩٨	<u>كَمَا</u> : انا مهلكوا بعلها كما اهلكنا اباها .....	٢٢٣	انهم كلهم كلالعى .....
٢٥٨	انى مستخلفك اكراما كما جرت سنتى .....	٤١٩	من خدمك خدم الناس كلهم .....
١٤٢	فاستقم كما امرت .....	٦٤٥	كل لك ولا مرگ .....
٩١	الفتنة ههنا فاصبر كما صبر اولو العزم .....	٣٢٣	<u>كَلَّا</u> ان معى ربي سيهدى .....
٦١٠ ، ٤٣	واذا قيل لهم آمنوا كما آمن الناس .....	١٥٨	<u>كَلْبٌ</u> : كلب يموت على كلب .....
٥٨	الارض والسما معك كما هو معى .....		<u>كِلَابٌ</u> :
٤٨٣	<u>كَمِثْلٍ</u> : ان مثل عينى عند الله كم مثل آدم .....	١٦٥	سلطنا كلابا عليك وغيظنا سباعا من قولك .....
٦١٦ ، ٣٨٤ ، ٣٨٢ ، ٣٨٠ ، ٣٦٦ ، ٣٥٠ ، ٢٥٤ ، ٢٣٦	كم مثلك دولا يضاع .....	١١٩	يموت ويبقى منه كلاب متعددة .....
٣١٥	ما كان لبشر ان ينطق كمثلى مرتجلا .....	٦٢٦ ، ٥٦٠ ، ٣١٣	<u>كَلَامٌ</u> : كلام افصح من لدن رب كريم
٦٢٥ ، ٣٥٤ ، ٣١٤	ياقى عليك زمن كم مثل زمن موسى .....	٦٥٣	فاردت ان افضله فى كلامى .....
٣٦٤	<u>كَمَلٌ</u> : كل امرى كمل .....	٤٠١	شرفنا بكلام مئا .....
٣٩٠ ، ٣٦٩ ، ٣٦٦	كبل الله اعزازك .....	٣٣٠	<u>كَلَاهِمَا</u> : كلاهما قريب من الاختتام .....
	<u>كُنْ</u> :	٨٤	<u>الكلم</u> : اليه يصعد الكلم الطيب .....
٤٦١	امتى فى المحبة والوداد وكن فى هذا لى والبعاد	٣٨٨	<u>كَلِمٌ</u> : فكلبه من كل باب .....
٦٢٨	انما امرك اذا اردت شيئا ان تقول له كن فيكون	٦١٣ ، ٥٥١ ، ٣٩٠ ، ٣٢٢	<u>كَلِمًا</u> : كلما احببت احببت .....
٢٩٢ ، ٢٤٦	انما امرنا اذا اردنا شيئا ان نقول له كن فيكون	٦٠	<u>كَلِمَةٌ</u> : اذا جاء نصر الله والفتح وتمت كلمة ربك

٨١	والله موهن كيد الكافرين .....
١٤٩	ان كيد كن عظيم .....
٤٢١	انما صنعوا كيد ساحر .....
٤٢٢	انهم ما صنعوا هو كيد ساحر .....
٤٢	وكان كيدهم عظيماً .....
٣٣٩, ١٦٥	ولكيد الله ا كبير .....
٣٣٩, ٣٣٨	<u>كيف:</u> الم تر كيف فعل ربك بأصحاب الفيل
٤٥٢, ٤١٩, ٤٠٩, ٦٢٨, ٥٣٥, ٣٩١	
٣٥٠	انت وقارة فكيف يتركك .....
٣٨٨, ٢١٣, ٣١	رب ارني كيف تحي الموتى .....
٣٦٤	سبحان الله انت وقارة فكيف يتركك .....
٦٣٩, ٦٣٨	<u>كَيْل:</u> فاوف لنا الكيل .....

## ل

٨١	<u>لَا:</u> رجال لا تلهيهم تجارة ولا بيع عن ذكر الله ...
٣٣٤	الا تخافوا ولا تحزنوا .....
	احسب الناس ان يتركوا ان يقولوا آمناً وهم
٣٠٤	لا يفتنون .....
٦٥١	ان الذين لا يلتفتون اليك لا يلتفتون الى الله ...
٣٦٨	ان الله لا يضر .....
٤٤٢	ان المنيا لا تطيبس سهامها .....
٣١٠	ان ربي لا يضل ولا ينسى .....
٢٦٨	انا لله لا اله الا انا .....
٦١٦, ٣٦٦	انت الشيخ المسيح الذي لا يضاع وقته ...
٢٥٤	انت عيسى الذي لا يضاع وقته .....
١٤٤	انت منى بمنزلة لا يعلم الخلق .....
٣٣١, ٢٣٨, ١٨١, ١٨٠, ٩٣	انت منى بمنزلة لا يعلمها الخلق .....
٥٥٠, ٣٩٢, ٣٩١, ٣٤٦, ٣٥٦, ٣٢٢, ٣٦٢, ٣٢٤	
٥٣٢	اني انا الرحمن لا يخاف لدى المرسلون .....
٤١٣	اني انا الرحمن لا يخزي عبدى ولا يهان .....

٣٥٥, ١٩٣	انما امره اذا اراد شيئا ان يقول له كن فيكون
٢١٥, ٣٥	كن في الدنيا كأنك غريب او عابر سبيل .....
١٤٢	كن لله جميعاً ومع الله جميعاً .....
٣٣٩, ٢٣٨, ٣٣	كن مع الله حيثما كنت .....
٢٣٨	كن معي اينما كنت .....
٣٣٩, ٢١٢	اني معك فكن معي اينما كنت .....
٢١٨	فكن من الشاكرين .....
٣٦٩	واسئل ربك وكن سئوياً .....
٤١١	وما كنا معذبين حتى نبعث رسولاً .....
	<u>كُنْتُ:</u>
٣٦٣, ٣٣١, ٢٥٣, ٢١٤, ٤٨	كنت كنزاً مخفياً فاحببت ان اعرف .....
٦٢٥	يا نبى الله كنت لا اعرفك .....
١٨٥, ٣٣	<u>كُنْتُمْ:</u> كنتم خیرامة اخرجت للناس .....
٣٣٩, ٢١٢	
٤٠	وكنتم على شفا حفرة فانقذكم منها .....
٢١٤, ٤٨	<u>كُنْزًا:</u> كنت كنزاً مخفياً فاحببت ان اعرف .....
٣٦٣, ٣٣١, ٢٥٣	
٣٠٣	<u>كُنَيْف:</u> لولا فضل الله ورحمته على لالقي راسى في هذا
	الكنيف .....
٦٢٥, ٥٨٦, ٣٨٩, ٣٣٣, ٢٥٣	<u>الكوثر:</u> انا اعطيناك الكوثر .....
٣٢٨	<u>كوب:</u> انا كو كوبى يمانى .....
٣٤٣	<u>كُونِي:</u> فقلنا يانار كوني بردا .....
٣٦	قلنا يانار كوني بردا وسلاماً .....
٣٣	قلنا يانار كوني بردا وسلاماً على ابراهيم .....
٣٤٢	كوني بردا وسلاماً .....
٣٩١, ٣٣٩, ٣٣٨	<u>كَيْد:</u> الم يجعل كيدهم في تضليل .....
٤١١, ٤٠٩, ٦٢٩, ٦٢٨, ٥٣٥	
٢٨١	ان الله موهن كيد الكافرين .....

٦٤٩	لا تطأ قدم العامة قدم النبي.....	٣٥٢	انى انا الله فاعبدنى ولا تستعن من غيرى .....
٣٥٣	لا تعجبين من امرى.....	٣٠٣	انى انا ربك القدير لا مبدل لكلماتى .....
٤٣١	لا تقتلوا زينب .....	٦٦٢	اولئك قوم لا يشقى جليسههم .....
٢٢٦	انى الهت من ربى انا لا تقدر على هذا النضال	٢١٣	رب لا تدرنى فردا وانت خير الوارثين..... ٣٢
٦١٠	لا تقف ما ليس لك به علم..... ٤٥	٥٦٩	سواء عليهم اذ نذرتهم ام لم تنذرهم لا يؤمنون
٥٣٩	لا تقوموا ولا تقعدوا الا معه.....	٦٤٨	لا يضل ربى ولا ينسى.....
٥٨٥	لا تكلمنى فى الذين ظلموا انهم مغرقون .....	٣٥٥	فلا وربك لا يؤمنون حتى يحكموك فيما شجر بينهم
٤٠١	لا تنقطع الاعداء الا يموت احد منهم .....	٥٥١	قال انى اعلم ما لا تعلمون..... ١٨٨، ٣٣٩، ٣٥٤
٣٢٣	لا تيتسوا من خزائن رحمة الله .....	٣٦٨	لا خوف عليكم لا غلبن انا ورسلى .....
٣٨٩	لا تيتسوا من خزائن رحمة ربى .....	٣٨٨	قد جرت عادة الله انه لا ينفع الاموات الا الدعاء
٣٣٩	لا تيتس من روح الله .....	٦٨٠	كل مقابر الارض لا تقابل هذه الارض .....
٣٩٥	لا تيتسوا من روح الله..... ١٨٣	٦١٦	كمثلك در لا يضاع ٢٥٤، ٣٣٦، ٣٥٠، ٣٦٦، ٣٨٠، ٣٨٢، ٣٨٤، ٣١٦
٦١٠	لا راذل فضله..... ٣٥٦	٣٢٢	لا ابقى لك فى المغزيات ذكرًا .....
٤١٨	لا شريك معه.....	٣٣٩	لا اله الا انا فاتخذنى وكيبلا..... ٣٣٤
٣٥٨	لا عاصم اليوم الا الله.....	٣٦٨	لا اله الا هو يعلم كل شىء ويزى..... ٣١٠، ٣٥٣
٤٠٤	لا علاج ولا يحفظ .....	٦٣٤	لا تبقى لى من المغزيات ذكرًا .....
٣٢٣	لا فخر ولكن تحديث انعم الله.....	٣٥١	لا تثريب عليكم اليوم..... ١٨٥، ١٨٩، ٢١٨، ٣٥١
٦٠٥	لا مبدل لكلمات الله..... ٣٠، ٣٣، ٢١٢، ٣٣٨، ٣٣٤، ٣٥٠، ٣٥٥	٦٨٨	لا تحاط اسرار الاولياء..... ٢١٨، ٨٢
٦٠٢	لا مبدل لكلماته..... ٩٣، ٢٥٣، ٣٣١	٤٠٣	لا تحزن ان الله معنا..... ٦٦٦
٦٣١	لا تبقى لك من المغزيات ذكرًا ٥٠٢، ٥٣٣، ٥٣٥، ٥٣٦، ٥٣٤، ٦٣١	٢٥٨	لا تخف السنة الجاهلين.....
٦٣١	لا تبقى لك من المغزيات شيئًا..... ٥٣٥، ٥٣٦، ٥٣٤، ٦٣١	٦٣٨	لا تخف ان الله معنا..... ٦٣٦
٣٨٤	لا ياتى عليك يوم الحسران..... ٣٨٢	٦١٥	لا تخف انا انت الاعلى..... ١٢، ٩٣، ٢٥٣، ٣٣١، ٦١٥
٣٥٥	لا يجدوا فى انفسهم حرجًا.....	١٤٤	لا تخف اننى معك.....
٦١٨	لا يرذعن قوم يعرضون..... ٥٤٤	٦١٤	لا تخف انى لا يخاف لى المرسلون..... ٥٣٥، ٦١٥
٤٥٣	لا يرى الله الا من نفي عن ارادات الدنيا كلها.....	٤٠٣	لا تخف صدقت قولى.....
٦١٥	لا يستل عمًا يفعل وهم يستلون..... ٤٢، ٢١٣، ٣٣٨، ٣٥٦، ٥٥١، ٦٠٩، ٦١٥	٦٣٨	لا تدر على الارض من الكافرين ديارا.....
٨٣	لا يصدق السفية الا سيفة الهلاك.....	٤٣٣	لا تدر وة جارية.....
٣٢٣	لا يعافيك الله.....	٥٣٩	لا تردوا موردا الا معى.....
		٥٢٦	رب لا ترنى موت احد منهم.....
		٤٥٠	لا تصبون الى الوطن فيه ههان وتمتحن.....

ولا تهنوا ولا تحزنوا ..... ٤٤، ٨٣، ١١١

ولا يخفى على الله خافية ..... ٤٣

وينظرون اليك وهم لا يبصرون ..... ٣٦٢

هذا هو التراب الذي لا يعلمون ..... ١٦٠

انني معزك لا مانع لما أعطيت ..... ١٠٤

يا عبدى لا تخف ..... ٣٥٥

يا نبى الله كنت لا اعرفك ..... ٥٦٠

اننى امر الله فلا تستعجلوه ..... ٨٣

الحق من ربك فلا تكونن من المبهتين ..... ١٦٠، ١٩٦، ١٩٨

سار يكتم آياتي فلا تستعجلون ..... ٦٩٠، ٦٨٤

فلا تحزن على الذى قالوا ان ربك لبالمرصاد ..... ١٦٥، ٦١٥

فلا تكفروا ان كنتم مؤمنين ..... ٦١٠

فلا شك انه آية من الايات ..... ٣١٥

فلا وربك لا يؤمنون حتى يحكموك فيما شجر بينهم ..... ٣٥٥

نفعل ما نشاء فلا تكونن من المبهتين ..... ٢٢٨

واذا هلك الدجال فلا دجال بعده الى يوم القيامة ..... ٣٥٤

لايات: نصرت وقالوا لايات حين مناص ..... ٥٩، ٦٣، ٢٣٩، ٦٠٨

نصرت بالرب و قالوا لايات حين مناص ..... ٦٣٢

لُبَّ: انى لب لا قشر معه ..... ٣٢٢

لبثت:

ولقد لبثت فيكم عمرا من قبله افلا تعقلون ..... ٤٨، ٢١٤

٦١٣، ٦٠٢، ٣٣٨، ٢٥٣

لُبْس:

كُلُّ الْعَقْلِ فِي لُبْسِ التَّطْيِيفِ وَ أَكُلُّ اللَّطِيفِ ..... ٤٦٢

لِسَان: ان يعطى الزمان ما سأل بلسان الحال ..... ٣٢٥

ولا تخف السنة الجاهلين ..... ٢٥٨

لست: ساخبة في آخر الوقت انك لست على الحق ..... ٣٣٤

سيقول العدو لست مرسلا ..... ٣٦٤

لا يفلح الساحر حيث اتى ..... ٤٢١

لا يقبل عمل مثقال ذرة من غير التقوى ..... ٥٥٥، ٦١٢

لا يلتفتون الى الله ..... ٦٥١

لا يمسه الا المطهرون ..... ٣٣٠، ٣٥٨، ٦١٢

لا يموت احد من رجالكم ..... ٣٢٤

لا يوافيك الله ..... ٣٣٢

لا يهد بناؤك وتؤتى من رب كريم ..... ٤١٣

لا تقبل منهم شهادة ..... ٣٨٠

لا يد الا يدي ..... ٣٥٢

لَوْ لِي عَلَيَّهِ (أَوْ) لَا وَلِيَّ عَلَيْهِ ..... ١٤٥

لهم قلوب لا يفقهون بها ..... ٤٦١

واذا قيل لهم لا تفسدوا فى الارض ..... ٤٢

وان تعدوا نعمة الله لا تحصوها ..... ٨٣

وانه غالب على امره ولكن اكثر الناس لا يعلمون ..... ٣٥٥

حق الله امرى ولا تنفكا من هذه المرحلة ..... ٦٨١

اريجك ولا اجيحك واخرج منك قوما ..... ٥٩٠

الله يعلمينا ولا نعلى ..... ٥٨٢

ولا تيتئس من روح الله ..... ٣٣، ١٨٩، ٢١٢، ٣٣٩، ٦٠٥

ولا تخاطبني فى الذين ظلموا ..... ٤٥، ٣٦٢، ٣٥٤، ٦١٠

ولا تصخر لخلق الله ولا تستم من الناس ..... ٣٥، ٢١٥، ٥٩٥، ٦٠٥

ولا تعجبوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ..... ٢٣٠، ٢٣٥

ولا تقولن لشيء انى فاعل ذلك غدا ..... ٣٢

ولا تكلمنى فى الذين ظلموا انهم مغرورون ..... ٥٨٥

ولكن لا باللجين والدجال ..... ٣٢٤

ولا يصلح شىء قبل اصلاحه ..... ٤٣

ولا يكاد يبين ..... ٣١، ٣٣٨

وعد الله ان وعد الله لا يبدل ..... ٥٤٠

ولا تخاطبني فى الذين ظلموا ..... ٤٥، ٣٢٢، ٣٥٤

٣٥٦	ويقولون لست مرسلًا .....	عسى ان تكرهوا شيئاً وهو خير لكم ٤٨ ، ٢٣٤ ، ٢٣٨ ، ٣٥٣
٣٢٩	يقول العدو لست مرسلًا .....	٣٨٢ ، ٣٦٥
٦١٠ ، ٤٥	<u>لعلّ</u> : لعلّك باخع نفسك الا يكونوا مؤمنين .....	ولكم فيها ما تشتهي انفسكم .....
٦١١ ، ٣٦٥	<u>لعلّي</u> : لعلّي اطلع على اله موسى .....	اليوم اكملت لكم دينكم .....
٣٤٢	لعلّي آتاكم منها بقبس او اجد على النار هدى ..	لله: ومن كان الله كان الله له .....
٤٣١	<u>لعنة</u> : لعنة الله على الذى كفر .....	لله الامر من قبل ومن بعد .....
١٨٨	فجعل لعنة الله على الكاذبين .....	لمن الملك اليوم لله الواحد القهار .....
٣٢٨ ، ٣٢٤	لعنة الله على الكاذبين .....	<u>لِمَ</u> : عفى الله عنك لم اذنت لهم .....
٤٣٠	لعنة الله على من كفر .....	<u>لَمَرٌ</u> : .....
٥٨١	<u>لك</u> : ائى لك هذا ائى لك هذا .....	لم يبق الهوم لنا فائاً توكلنا على رب العباد ٤٦١
٣٦٤	بشرى لك فى هذه الايام .....	لم يكن الذين كفروا من اهل الكتاب والمشركين
١٨٩	سيولد لك الولد ويدي منك الفضل .....	منفكين حتى تأتيمهم البينة .....
٣٦٣	لك الفتح ولك الغلبة .....	والذين آمنوا ولم يلبيسوا ايمانهم بظلم .....
٣٤٠ ، ٣٠٥	لك خطاب العزة .....	يكادزينه يضىء ولولم تمسه نار .....
٦١٦ ، ٦٠٣ ، ٥٥١ ، ٥٠١	لك درجة فى السماء .....	<u>لَهَا</u> : فلما تجلّى ربّه للجبل .....
٦٦٢	لك رحمة .....	فلما تجلّى ربّه للجبل جعله دكا .....
٦١٦ ، ٦٠٣ ، ٥٥١	لك نرى آيات ونهدم ما يعبرون .....	<u>لِهَزَّةٍ</u> : ويل لكل همزة لمزة .....
٦٢٣ ، ٦٠٠ ، ١٩٢	<u>لَكُمْ</u> : ادعوني استجب لكم .....	<u>لُحُعان</u> : تحاكي البرق فى السير ولبعانه .....
٣٤٤	اعملوا ما شئتم ائى غفرت لكم .....	<u>لَنْ</u> : فكلّمه من كل باب ولن ينفعه الا هذا الدواء ٣٨٨
٦٥٩	انما يريد الله لكم اليسر .....	لن ابرح الارض الى الوقت المعلوم .....
٣٣	الحمد لله الذى جعل لكم الصهر والنسب .....	لن تجد لسنة الله تبديلا .....
٣٥١	بشرى لكم فى هذه الايام .....	لن ترضى عنك اليهود ولا النصارى .....
١٤٨	سيولد لكم الولد ويدي منكم الفضل .....	لن تنالوا البر حتى تنفقوا مما تحبون .....
٤١٢	قل ائى امرت لكم فافعلوا ما تؤمرون .....	لن تؤمن لك حتى نرى الله جهرة .....
	لا تثريب عليكم اليوم يغفر الله لكم وهو ارحم	لن يجعل الله للكافرين على المؤمنين سبيلاً ٢٣٤ ، ٢٥٣ ، ٣٦٤
٦٨٨ ، ٦٢٥ ، ٦١٦ ، ٢١٨ ، ١٨٩	الراحمين .....	لن يخزيهم الله .....
٤٠٨ ، ٤٠٦	لكم البشرى فى الحياة الدنيا .....	ومن يبتغ غير الاسلام ديناً لن يقبل منه .....
٣٦٥ ، ٢٣٤ ، ٢٣٦ ، ٤٨	عسى ان تحبوا شيئاً وهو شر لكم ..	٨١

٢٤٥	لِوَاءٍ: لِيَوَاءِ فَتَحِ .....
١٤٥	لَوِيٌّ: لَوِيٌّ عَلَيْهِ (أَوْ لَا وَوِيَّ عَلَيْهِ) .....
٣٦٤	لَيْتَ: يَا لَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُولِ سَبِيلًا .....
٤٣٦	لَيْسَ: لَيْسَ الذِّكْرُ كَالْأُنْثَى .....
٣٦٨	لَيْسَ لِأَحَدٍ أَنْ يَرُدَّ مَا أُنْفِقَ .....
٣٤٤	لَقَالُوا إِنَّ التَّكْفِيرَ لَيْسَ بِشَيْءٍ .....
٤٥	لَا تَقِفْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ .....
٣٩٥	يَأْتِي عَلَى جَهَنَّمَ زَمَانٌ لَيْسَ فِيهَا أَحَدٌ .....
٣٣٤	أَلَيْسَ اللَّهُ بِكَافٍ عَبْدًا .....
٦٥٦	٦١٦، ٦١٣، ٥٥٢، ٣٩١
٢١٨	الَيْسَ اللَّهُ عَلِيمًا بِالشَّاكِرِينَ .....
٦٠٥	الَيْسَ هَذَا بِالْحَقِّ .....
٣٢٢	لَيْسَ عِنْدَهُمْ مَعْنَى الْعَيْدِ .....
٤١٥	لَيْلٌ: وَالضُّحَى وَاللَّيْلُ إِذَا سَجَى .....
٤٠	لَيْلًا: سِحَّانَ الَّذِي أَسْرَى بِعَبْدِهِ لَيْلًا .....
٩٣	خَلَقْتَ لَكَ لَيْلًا وَنَهَارًا .....
٣٨٣	لَيْلَةٌ: إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ .....
٥٤٢	اسْتَجِيبْ فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ كُلِّ مَا دَعَوْتَ .....
٤٥٣	أَمْدٌ وَاللَّيْلَةُ أَزْهَى اللَّيَالِي .....
٣٢٢	فَعِنْدَ هَذِهِ اللَّيْلَةِ اللَّيْلَاءُ .....
٤٩٣	لَيْلِيْنٌ: أَرْضَ اللَّهِ لَيْلِيْنَةٌ وَمَلِكُ لَيْلِيْنٌ .....
٦٠٠	أَنْتَ لَيْلِيْنٌ وَأَرْضُكَ لَيْلِيْنَةٌ .....

## م

٦٨٠	مَا (نَافِيَةً): قَلَّ مَا فَعَلْتَ إِلَّا مَا أَمَرَنِي اللَّهُ .....
٥٣٥	وَمَا أَزِيدُكُمْ مِنْ أَمْرِي .....

٣٩٦	يَا مَسِيحَ الْخَلْقِ عَدَوَانَا لَنْ تَرَى مِنْ بَعْدِ مَوَادِنَا وَفَسَادِنَا .....
٣٠٢	اللَّهُمَّ إِنْ أَهْلَكَتَ هَذِهِ الْعَصَابَةَ فَلَنْ تَعْبُدَ فِي الْأَرْضِ .....
٣٤٥	إِنَّمَا تَخَذْتُمْ عِنْدَ اللَّهِ عَهْدًا فَلَنْ يُخْلَفَ اللَّهُ مِيعَادَهُ .....
٦٥٥	لَوْ: رَبِّ اشْعَثْ أَغْبِرْ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَأَكْبِرُهُ .....
٦٥١	لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَأَكْبِرُهُ .....
٤٢٨	لَوْ رَفَعَ الْحِجَابَ لَهَا أَزْدَدْتُ يَقِينًا .....
٦٤٨	لَوْلَا الْأَكْرَامُ لَهَلَكَ مَقَامٌ .....
٣٩٨	لَوْلَا الْأَمْرُ لَهَلَكَ النَّبِيُّ .....
٣٠٣	لَوْ لَا فَضْلَ اللَّهِ وَرَحْمَتَهُ عَلَيَّ لَأَقَى رَأْسِي فِي هَذَا الْكَنِيفِ .....
٦٢٣	لَوْلَا كَمَا خَلَقْتَ الْإِفْلَاقَ .....
٦٠٥	لَوْ كَانَ الْإِيمَانُ مَعْلَقًا بِالْثَرِيَّا لَنَالَهُ .....
٦٥	لَوْ أَنَّ قُرْآنًا سِيرَتْ بِهِ الْجِبَالُ .....
٦٩	وَقَالُوا لَوْلَا نَزَلَ عَلَى رَجُلٍ مِنْ قَرْيَتَيْنِ عَظِيمَةٍ .....
٦٥	فِيهَا رَحْمَةٌ مِنَ اللَّهِ لَنْتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنْتَ فَظًا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَأَنْفَضُوا مِنْ حَوْلِكَ .....
٣٦٩	قَلَّ لَوْ كَانَ الْأَمْرُ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللَّهِ لَوَجَدْتُمْ فِيهِ اخْتِلَافًا كَثِيرًا .....
١٠٣	أَفَلَا يَتَذَكَّرُونَ أَمْرًا لَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللَّهِ لَوَجَدُوا فِيهِ اخْتِلَافًا كَثِيرًا .....
٣٦٩	قَلَّ لَوْ كَانَ الْأَمْرُ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللَّهِ لَوَجَدْتُمْ .....
٦٢٩	قَلَّ لَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللَّهِ لَوَجَدْتُمْ فِيهِ اخْتِلَافًا كَثِيرًا .....
١٩٦	وَاللَّهُ يَعْصِبُكَ مِنْ عِنْدِهِ وَلَوْلَمْ يَعْصِبْكَ النَّاسُ .....
١٩٦	وَاللَّهُ يَنْصُرُكَ وَلَوْلَمْ يَنْصُرْكَ النَّاسُ .....
٤٨٤	وَلَوْ أَلْقَى مَعَاذِيرَهُ .....
٦٥	لَوْ أَنَّ قُرْآنًا سِيرَتْ بِهِ الْجِبَالُ .....



٤١٥	٤٠٨	..... ما ودعك ربك وما قلى	٦١٦	٥٩٩	..... ما ارسل نبي الا اخزى به الله قوما لا يؤمنون
٣٦٤		وقالوا سيقلب الامر وما كانوا على الغيب مطلعين	٦١١		..... ما اصابك فمن الله
٣٦٢		..... وما ارسلناك الا رحمة للعالمين	..... ما انا الا كالقرآن وسيظهر على يدي ما ظهر من الفرقان		
٣٦٢	٩٣	..... وما سمعنا بهذا في ابائنا الاولين	٦٣٩		.....
٣٢٩		..... فَمَا لَكُمْ لَا تَنْظُرُونَ	٣٦٦	٣٥٣	..... ما انت ان تترك الشيطان قبل ان تغلبه
٣٥٦		..... مَا (موصوله) : وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَعْلَم	٢٢١		..... ما انت بفضلله من مجانين
٦٣٠		..... وَأَتَانِي مَا لَمْ يَأْتِ أَحَدًا مِنَ الْعَالَمِينَ	٣٥١		..... ما اهلك الله اهلك
٤١٣		..... اريك ما اريك ومن عجائب ما يرضيك	٤٠٨		..... ما بقى لي هم بعد ذلك
٥٤٤		..... اريك ما يرضيك	٣٣٩		..... ما ترى في خلق الرحمن من تفاوت
٩٣		..... اعمل ما شئت فأتى قد غفرت لك	٦٠٢	٥١٠ ، ٢١٢ ، ١١٣ ، ٣٩	..... ما رميت اذ رميت ولكن الله رمى
٣٤٤		..... اعملوا ما شئتم انى غفرت لكم	٤٥٣		..... ما ضل الشيخ وما غوى
٥٨٢		..... انه نازل من السماء ما يغنيك	٢٩٣		..... ما كان الله ان يعذبهم وانت فيهم
٥٩٦		..... انى اريك ما يرضيك	٦٢٠	٣٩٣ ، ٨٠ ، ٣٣	..... ما كان الله ليعذبهم وانت فيهم
٤٨٣		..... سيقول السفهاء ما ولاهم قل الله اعلم	٨٠		..... ما كان الله ليعذبهم وهم يستغفرون
٣٨٨		..... الفارق . وما ادرك ما الفارق	٣٣٠	٢١٥	..... ما كان الله ليتركك حتى يميز الحبيث من الطيب
٦٨٣		..... فضلناك على ما سواك	٣٦٦ ، ٣٦٢ ، ٣٣٤		.....
٦٣٩	٥٤٣	..... قال ربك انه نازل من السماء ما يرضيك	٦٢٠		..... ما كان الله ليغير ما يقوم حتى يغيروا ما بانفسهم
٣٦٥	٣٣٠ ، ٢١٦	..... ما اصابك فمن الله	٣١٥		..... ما كان لبشر ان ينطق كمثل من تجلا
٣٦٣		..... ما احسن شانك	٦٠٠	٥٢٨ ، ٣٤٥ ، ٣٩٩	..... ما كان لنفس ان تموت الا باذن الله
٦٠٦	٣٥	..... واتل عليهم ما اوحى اليك من ربك	٣٦٥		..... ما كان له ان يدخل الا خائفا
٣٢٩		..... واجعل لك انوار القدوم	٦١١	٣٣٠	..... ما كان له ان يدخل فيها الا خائفا
٣٢٩	٣٢٨	..... واعطيك ما يدوم	٤١٥		..... ما كنا معذبين حتى نبعث رسولا
٥٩٥		..... انه نازل من السماء ما يرضيك	٢٩٢		..... ما لهم من الله من عاصم
١٨١		..... وجدتكم ما وجدتكم	٦٣٨		..... ما ننسخ من آية او ننسها نأت بخير منها او مثلها
٣٥٦	٢٥١	..... ماء : انت من مائنا وهم من فشل	٦٥٠		..... ما وقفت موقفا اغيظ من هذا
٢٩٤		..... يا ارض ابلى ماءك غيض الباء وقضى الامر	٢٤٦ ، ٢٤٣		..... ما هذا الا تهديد الحكام
٦٤٨		..... مات : قد مات	٦١٨		..... ما ياتيهم الابتئة
٣٢٩		..... مات بعض الناس بنبا من الله	٣٦٩	٣٥٥	..... ما ينطق عن الهوى ان هو الا وحي يوحى

٣٥٠	<u>مَدْتَشَا كَسُون</u> : قوم متشا كسون.....	٣٢٢	ماتت القلوب و كثرت الذنوب .....
٤٥٦	<u>وَفَضَّلَهُ قَوْمَ مَدْتَشَا كَسُون</u> .....	٣٠٥	مات ضالَّ هَامْمَا .....
٦٣٨	<u>مَتَصَدِّقِينَ</u> : ان الله يجزي المتصدِّقين.....	٩١	<u>مَادَّةٌ</u> : فيك مادة فاروقية.....
٥١٣	صدقنا الرؤيا انا كذلك نجزي المتصدِّقين .....	٣٦٤, ٣٣٩	<u>مَارِن</u> : سناخدة من مارن او خرطوم .....
٨١	<u>مَتَّعَ</u> : منح الله المسلمين ببركاتهم .....	١٤٤	<u>مَآئِش</u> : لا تخف انني معك ومائش مع مشيك ...
٣٤٩	<u>مُتَّقُونَ</u> : مثل الجنة التي وعد المتقون .....	٢٣٤	<u>مَا كَرِيْبِيْنَ</u> : ثم يتقطي على الماكرين.....
٢١٦	<u>مُتَّقِيْنَ</u> : واعلم ان العاقبة للمتقين .....	٤١٠	<u>مَال</u> : حسن مالك.....
٣٤٣	<u>الْمُتَوَاتِرَةَ</u> : الانعامات المتواترة.....	٣٢٤	قد جاء كم البهدي المعهود معه المال الكثير ..
٨٣, ٥٣	<u>مُتَوَفِّي</u> : اني متوفيك ورافحك الى .....		<u>الْمَأْمُورِيْنَ</u> : انك من المأمورين لتندر قومًا ما انذر
٩٩	قل لايحك اني متوفيك .....	٢٢٨	أباؤهم .....
٩٩	قل لضيحك اني متوفيك .....	٣٤٤	<u>مَانِع</u> : منعه مانع من السماء .....
١٩٦, ٨٩	يا عيسى اني متوفيك ورافحك الى .....	٤٣١	<u>مَبَارَك</u> : انت امام مبارك .....
٥٣١	<u>مُتَوَكَّل</u> : انك باعيننا سميتك المتوكل .....	٨٣	انت مبارك في الدنيا والاخرة .....
٦٠٦, ٢٢١, ٢١٥	سميتك المتوكل .....	٤٠٩, ٤٠٨	اني مبارك .....
١٤٨	<u>مَتَّى</u> : وقالوا متى هذا الوعد .....	٨٣	جعلت مباركا .....
	<u>مِثْقَال</u> :	٨٥	رب اجعلني مباركا حيثما كنت .....
٦١٢, ٥٣١	لا يقبل عمل مثقال ذرة من غير التقوى .....	٩٣	رفعت وجعلت مباركا .....
	<u>مِثْل</u> : ان كنتم في ريب مما نزلنا على عبدنا فاتوا بشفاء	٩٣	مبارك ومبارك وكل امر مبارك يجعل فيه .....
٣٨٩, ٢٩	من مثله .....	٣٦٤	<u>مَبْدَأ</u> : و انت مئى مبداء الامر .....
٤٦٥	لا ياتون بمثله ولو كان بعضهم لبعض ظهيرا .....	٣٠٣	<u>مُبَدَّل</u> : اني انا ربك القدير لا مبدل لكلماتي ..
٢٨٩	جزاء سيئة بمثلها .....	١٣٠	زوجنا كهالا مبدل لكلماتي .....
	قل انما انا بشر مثلكم يوحى الى انما الحكم اله واحد	٣٨٣	كل امر مبدل .....
٦١٢, ٣٠٨, ٣٩٥, ٣٣١, ٤٨	.....	٦٠٢, ٣٣١, ٩٣	لا مبدل لكلماته .....
٦١٦, ٣٨٤, ٣٨٢, ٣٨٠, ٣٦٦, ٣٥٠, ٢٥٤, ٢٣٦	كمثلك ذرًا لياضع .....	٣٥٠, ٢١٤	لا مبدل لكلمات الله .....
٣١٥	ما كان لبشر ان ينطق كمثلي مرتجلا .....	١٣٦	<u>مُبَكِّئَة</u> : انا سنزهم آيات مبكية .....
٨١	وانبعوني من مثل هؤلاء ان كنتم صادقين .....	٣٩٦, ٦٣	<u>مِث</u> : قال يا ليتني مت قبل هذا .....
٦٢٥, ٣١٤	يا آبي عليك زمن كمثل زمن موسى .....	٢٢٣, ٦٣	قالت يا ليتني مت قبل هذا .....
٣٤٩	<u>مِثْل</u> : مثل الجنة التي وعد المتقون .....	٦٨٣	<u>مُت</u> : مت ايها الخوان .....

- ٤٦٠ ..... صلى الله عليك وعلى محمد
- ٦٢١ ..... كل بركة من محمد صلى الله عليه وسلم ..... ٢١٢
- ٨١ ..... محمد رسول الله والذين معه اشداء على الكفار
- ٩١ ..... وصل على محمد
- ٣٢٨ ..... ايها الناس انى انا المسيح المهدى
- ٣٨٦ ..... مُحَبَّبٌ: محبوب
- ١٨٠ ..... مُحَوِّفَةٌ: البيت المحوِّفة ملئت من بركات
- ٣٩٤ ..... مَحْوَوَاتًا: محونا نار جهنم
- ٣٣١ ..... مُحَيِّطٌ: انى مع الرسول محيط
- مُحْيَايَ: قل ان صلوتى ونسكى ومحياي ومحياي الله رب العالمين ..... ٥٦٨ ، ٥٦١ ، ٣٢١
- ٣٣٠ ..... مُحْيِي: انا محييكم ..... ٨٠
- ٢٣٣ ..... مُخَاضٌ: فاجاءها المخاض الى جذع النخلة ..... ٦٣
- ٦٣٨ ..... مُخْزِيَاتٌ: ربلا تبق لى من المغزيات ذكرا ..... ٦٣٤
- ٦٣١ ..... لانبقى لك من المغزيات ذكرا ..... ٥٣٩ ، ٥٣٤ ، ٥٣٦ ، ٥٣٥ ، ٥٣٣
- ٦٣١ ..... لانبقى لك من المغزيات شيئا ..... ٥٣٥ ، ٥٣٦ ، ٥٣٤ ، ٥٣٩
- ١١٤ ..... مُخْذَلِيْنٌ: ونتوفاهم اباثر مخذولين ..... ١١٤
- مُخْلَقٌ:
- ١٨١ ..... انت مخلوق من ماء القديم وهم من الفشل ..
- ٣١٩ ..... مَدَارِجٌ: وعليه يجتتم جميع مدارج الاتقياء
- ٣٣ ..... الْمُدَّثِرُ: يا ايها المدثر قم فانذر وربك فكبر
- ٣٣ ..... مُدْخَلٌ: وقل رب ادخلنى مدخل صدق
- ٦١٢ ..... الْمُدْيُنَةِ: ان هذا المكر مكر تموة فى المدينة ..... ٣٣٠ ، ٦٩
- ٢٥٠ ..... وقالوا انى لك هذا ان هذا المكر مكر تموة فى المدينة
- ٣٦٤ ..... انت مدينة العلم
- ٤٥ ..... مُدَّرٌ: انما انت مدر وما انت عليهم بمسيطر
- ٥٤٣ ..... مُرَادٌ: المراد حاصل
- ٦٩٣ ..... مرادك حاصل
- ٤٨٣ ..... ان مثل عيسى عند الله كمثلى آدم
- ٤٨٥ ..... مُثْنِي: مثنى وثلاث ورباع
- ٣٦١ ..... مُجَازٌ: وانك انت المجاز
- ٢٢١ ..... مُجَانِينٌ: وما انت بفضله من مجانيين
- ٢٤٣ ..... مُجَاهِدِيْنٌ: ليعلمن الله المجاهدين منكم
- ٢٣٩ ..... مُجِدٌّ: زاد مجدك
- ٢١٨ ..... ولنعطيه مجدا من لدنا
- ٣٢٣ ..... مُجِدِّدٌ: المجدد البامور
- ٣٢٩ ..... فاين المجدد ان كنتم تعلمون
- ٣٦٥ ..... مُجْدُوْدٌ: عطاء غير مجدوذ ..... ٣٣١ ، ٣٣٦
- ٣٥٥ ..... مُجْرِمٌ: اتفرون منى وانا من المجرمين منتقمون
- ٦٢٩ ..... وامتازوا اليوم ايها المجرمون ..... ٢٩٤ ، ٣٥٩ ، ٦١٦ ، ٦٢٦ ، ٦٢٩
- ٣٦٢ ..... ولتستبين سبيل المجرمين ..... ١٩٣ ، ١٩٦ ، ٢١٢ ، ٣٣٨
- ٦٥٣ ..... وليست الحكومة تارك المجرمين
- ٦٠٣ ..... مُجْنُونٌ: جاهل او مجنون ..... ٣١ ، ٣٥٥
- ٦٠٣ ..... فبشر وما انت بنعمة ربك مجنون ..... ٣١
- ٢٣٩ ..... مُحَبَّةٌ: القيت عليك محبة منى ..... ٢٣٩
- ٤٦١ ..... امتنى فى المحبة والوداد وكن فى هذه لى والمعاد
- ٣٥ ..... والقيت عليك محبة منى
- ٣٣٠ ..... والقيت عليك محبة منى ولتصنع على عينى ..... ٢١٨ ، ٣٣٠
- ٣٥٠ ..... مُحَبُّوْبِيْنٌ: انت منى بمنزلة المحبوبين
- ٩١ ..... مُحَدَّثٌ: انت محدث الله
- مُحْسِنُونَ:
- ان الله مع الذين اتقوا والذين هم محسنون ..... ٢٥١ ، ٣٣٣ ، ٣٣٤
- ٤٣١ ، ٦٣٩ ، ٦٢٥ ، ٦١٢ ، ٦٠٣ ، ٥٥٢ ، ٣٩٠ ، ٣٦٨ ، ٣٦٦ ، ٣٥٥
- ٣٨٢ ..... مُحَلٌّ: غفت الديار محلها ومقامها ..... ٣٨١
- مُحَمَّدٌ (صلى الله عليه وسلم):
- ٢٥٠ ..... صل على محمد وآل محمد ..... ٣٥ ، ٦٤ ، ٢١٤

٦١٥	٢١٣	٢٣٥	١٨٠	مراداتك حاصلة .....
٦١٦	١٨٩		٢٥١	انت مرادى ومعى .....
			٣٢٢	يا احمدى انت مرادى ومعى .....
١٩٣			٣١٨	<u>مَرَّاهِم</u> : هى تذكرة لهذا الپرام .....
٥٨٦			٣٥	<u>مَرَّتِي</u> : الصلوة هو المرئى .....
٣٣٢			٣١٩	<u>مَرَّتِيَّة</u> : فزت بمرتبة الفناء .....
٣٣٠			٣١٥	<u>مَرَّتِيًّا</u> : ما كان لبشر ان ينطق كمثلى مرتجلاً .....
٣٣٥	٣٢٨		٦٨١	<u>مَرَّحَلَة</u> : ولا تنفك من هذه المرحلة .....
			٣٣٠	<u>مَرَّد</u> : مَنْ رُدَّ مِنْ مطبعه فلا مردُّه .....
١٨٩	١٨٥		١١٢	<u>مِرْرًا</u> : اصبر سنفرغ يا مرزا .....
٢٥٥			٣٦٤	<u>مُرْسَلًا</u> : سيقول العدو لست مرسلًا .....
			٦١٤	وقالوا لست مرسلًا .....
٢١٨			٣٥٦	ويقولون لست مرسلا .....
٥٣٣			٣٥٣	يا احمد جعلت مرسلا .....
٣٣٨	٣١٢	٣١	٥٣٣	<u>مُرْسَلُونَ</u> : انى انا الرحمن لا يخاف لى المرسلون
٦٠٣			٦١٦	انى لا يخاف لى المرسلون .....
٢١٦			٦١٥	لا تخف ائى لا يخاف لى المرسلون .....
٣٢٤			٣٥٥	وانى لا يخاف لى المرسلون .....
			٦١٦	<u>مِرْصَاد</u> : ان ربك لبالمرصاد .....
٦١٤	١٦٥		٦١٦	فلا تخزن على الذى قالوا ان ربك لبالمرصاد .....
٤٢٣	٤٢٣		٣٠٣	<u>مَرَض</u> : اذا مرضت فهو يشفى .....
			٤٣٣	من هذه البرض الذى هو سارى .....
٢٢٨			٢١١	يموت بغير مرض .....
١٩			٣١٦	<u>مَرَضَات</u> : ابتغاء مرضاة رب الكائنات .....
٦٣١				<u>مَرْمُوز</u> :
٦٠٣	٢١٣	٣١	٢٥٨	هذا هو الودع الحق الذى كان كالمسّر الپرموز .....
٨١			٦٢	<u>مَرِّيَم</u> : يا مريم اسكن انت وزوجك الجنة .....
٤٦٣			٣٤٦	<u>مَرَّق</u> : ومزق اعدائك واعدائى .....
				<u>مَزَق</u> : مزق الاعداء كل مزق .....
				<u>المساجد</u> : يخرون على المساجد .....
				<u>مسئول</u> :
				لا يسئل عما يفعل وهم من المسئولين .....
				<u>مستأنسة</u> : الخيانة المستأنسة .....
				<u>مستبشر</u> : سليم حامد مستبشراً .....
				سليم حامد مستبشر .....
				<u>مستجاب</u> : دعاءك مستجاب .....
				<u>مسترشدون</u> : انت معى وانا معك ولا يعلبها الا
				المسترشدون .....
				ولا يعلبون الا المسترشدون .....
				<u>مُسْتَعَجِلِينَ</u> :
				قل انى امر الله فلا تكن من المستعجلين .....
				<u>مُسْتَقَرًّا</u> : حسنت مستقرا ومقاما .....
				<u>مُسْتَهْزِئِينَ</u> : انا كفييناك المستهزئين .....
				كفييناك المستهزئين .....
				انهم كانوا يكذبون باياتى وكانوا من المستهزئين
				<u>مَسَّح</u> : مسح القادر واعطى له الكلام الفصيح
				<u>مُسْرِف</u> :
				ان الله لا يهدى من هو مسرف كذاب .....
				<u>مَسْرُور</u> : انى معك يا مسرور .....
				<u>مَسْعُود</u> : ان المسيح البوعود الذى يرقبونه والمهدى
				المسعود الذى ينتظرونه هو انت .....
				<u>مَسْلُك</u> : ما اخالف الشيعة فى مسلكى ومشرى ..
				<u>مُسْلِم</u> : رب توفى مسلما والحقى بالصالحين ..
				قل عندى شهادة من الله فهل انتم مسلمون .....
				<u>مُسْلِمِينَ</u> : متع الله المسلمين ببركاتهم .....
				<u>مَسْلُوحَة</u> : كشاب مسلوخة عند وعظ معظل .....

**مَشَى:** لا تخف اني معك وماش مع مشيك..... ١٤٤

**مصائب:** تنزل عليهم المصائب..... ٥٨٢

على شكر المصائب..... ٣١٤

فتنزل عليهم المصائب..... ٦٠١

واني ارى بعض المصائب تنزل..... ٣٨٢

وتلزمك المصائب ملازمة الغريم..... ٦٥٣

مصالح العرب مسير العرب..... ٥٢٨

**مصلح:** انت ترى كل مصلح وصادق..... ٥٩٢، ٦٢٣

قالوا انما نحن مصلحون..... ٣٥٥، ٥٩٥، ٥٩٤، ٦١٠

**مصلى:** فاتخذوا من مقام ابراهيم مصلى..... ٩٣، ٣٣١

واتخذوا من مقام ابراهيم مصلى..... ٤٥

**مصيب:** انت مصيب ومعين للحق..... ١٦٢

**مضى:** مضى من هذه الهأة خمسها..... ٣٢٩

**مَطْبَع:** من رُد من مطبعه فلا مَرَد له..... ٤٣، ٣٣٠

**مُطَّلَعِينَ:** وما كانوا على الغيب مطلعين..... ٣٦٤

**مظهر:** لا يمسه الا المطهرون..... ٤٨، ٣٥٨

ومظهرك من الذين كفروا..... ٣٦٣

**مطبعة:** كِبِطِيَّةٌ تحاكي البرق..... ٣١٦

**مظهر:** انا نبشرك بغلام مظهر الحق والعلی .. ٦٢١

مظهر الحق والعلی كان الله نزل من السماء.....

١٢١، ١٥٤، ١٦٣، ٣٦٦، ٦٦٣

مظهر الحق والعلی..... ٦٨٤

مظهر الحق..... ٣٦٤، ٣٥٥

فجعلني مظهر المسيح عيسى ابن مريم..... ٣٢٥

وجعلني مظهر النبي المهدي احمد اكرم لافاضة الخير.....

٣٢٥

**مع:** ان الله مع الذين اتقوا..... ١٩٣، ٢٣٣، ٢٦٨، ٢٩٢، ٢٩٤، ٣٣٤

٦٢٥، ٦١٨، ٦١٢، ٥٥٢، ٣٩٠، ٣٦٨، ٣٦٦، ٣٥٥

**مَسَّن:**

يا ايها العزيز مسنا واهلنا الضر وجئنا ببضاعة..... ٦٣٩

**مِسْكِينًا:**

يطعبون الطعام على حبه مسكينا ويتيما واسيرا..... ٣٨٦

**مُسْتَهْي:** أَخْرَجَ اللهُ الى وقت مُسْتَهْي..... ٥٢٤

**مَسِيح:** الحمد لله الذي جعلك المسيح ابن مريم.....

٢٠٣، ٣٥٦، ٢٥٢، ٢١٣

الله الذي جعلك المسيح ابن مريم..... ٢٥٣

ان المسيح الموعود الذي يرقبونه والمهدي..... ٢٢٨

انا انزلناك للمسيح الموعود..... ٣٨٣

انا جعلناك المسيح ابن مريم..... ١٩٣، ١٩٦

انت اشد مناسبة بعيسى ابن مريم..... ١٥٤

انت الشيخ المسيح الذي لا يضاع وقته..... ٣٦٦، ٦١٦

انت المسيح الذي لا يضاع وقته..... ٣٥٠

انت الشيخ المسيح واني معك ومع انصارك..... ٣٥٠

انت مني المسيح ابن مريم..... ٢٥٨

جعلناك المسيح ابن مريم..... ١٦٣، ٣٦٦

يا مسيح الخلق عدوانا..... ٢٣٣، ٢٨٣، ٣٩٦

**مسير:** مسير العرب..... ٥٢٨

**مسيطر:**

انما انت منذر وما انت عليهم بمسيطر..... ٤٥

**مشارك:** و اوحى الى ربي ووعدني انه سينصرني حتى.....

يبلغ امرى مشارق الارض ومغاربها..... ٢٨٠

**مشرَب:**

سلمان منا اهل البيت على مشرب الحسن..... ٣٦١

**مشر كين:**

ان احد من المشركين استجارك فاجرة..... ٥٦٩، ٥٨١

لم يكن الذين كفروا من اهل الكتاب والمشركين..... ٤٢

٦٨٣	.....	انى مع الله فى كل حال	٦٢٥	.....	ان الله مع الذين اهتموا والذين هم صادقون ...
٤٠٢	٤٠١	انى مع الله	٥٥٥	.....	ان الله مع الذين هم يتقون
٣٣٢	.....	انى مع كثرة رزقك	٦٤٢	.....	ان الله مع الصادقين
٣٥٨	.....	انه معك ومع اهلك	٣٢٤	.....	ان الله مع عبادة يواسيك
٢٣٨	.....	انى معك - كن معي اينما كنت	٢٥٩	.....	ان الله معك ان الله يقوم اينما اقمتم
٤٢٤	.....	انى معك اينما تذهب وتسير	٤٠٢	٤٠١	ان الله معنا
١٩٥	.....	انى معك حيث ما كنت وانى ناصرک	٤٠٩	.....	ان الله معي فى كل حال
٤٢٠	٤١٦	انى معك ذكرتك فاذا كرتنى	٣٣١	.....	انى مع الاسباب آتيك بغتة
٤٣١	.....	انى معك فى الدنيا والآخرة	٣٢٣	.....	انى مع الافواج آتيك
٤٣١	.....	انى معك فى الارض وفى السماء	٣٢٨	٣٨١	انى مع الافواج آتيك بغتة
٤٢٤	.....	انى معك فى كل حال	٤٠٠	٦٨٥	٦٠٠
٤٢٤	.....	انى معك فى كل موطن	٣١٦	.....	انى مع الافواج اتي
٣٣٩	٢١٢	انى معك فكن معي اينما كنت	٥٨٣	٥٤٦	انى مع الاكرام
٥١٩	.....	انى معك ومع اهلك ومع كل من احببك	٣٥٦	.....	انى مع الامراء آتيك بغتة
٤٢٩	.....	انى معك ومع اهلك هذه	٣٣٢	.....	انى مع الجيش آتيك بغتة
٦٣٠	٥٣٩	انى معك ومع اهلك	٥٦٣	.....	انى مع الذين هم يهتدون
٤٢٦	٤٢٢	.....	٢٨١	.....	انى مع الرحمن آتيك بغتة
٤٢٩	٤١٦	.....	٥٣٩	.....	انى مع الرحمن ادور
٤٢٩	٤٢٢	.....	٥٢١	.....	انى مع الرحمن فى كل حالة
٤٢٩	٤٢٢	.....	٦٢٦	٣٣١	انى مع الرسول اجيب
٤٢٩	٤٢٨	انى معك يا ابراهيم	٣٢٨	٣٢٤	انى مع الرسول اقوم
٥٣٢	.....	انى معك يا ابن رسول الله	٣٦٩	٣٤٦	.....
٣٨٠	.....	انى معك يا امام رفيع القدر	٣٢٩	٣٢٤	.....
٤٢٣	٤٢٣	انى معك يا مسرور	٥٥١	٥٣١	.....
٥٥	.....	انى معك اسمع وارى	٤٣٦	٤٠٠	.....
٢٨٩	.....	انى معكم اسمع وارى	٣٨٦	.....	انى مع الرسول فقط
٢٨٩	.....	انى معك اسمع وارى	٣٣١	.....	انى مع الرسول محيط
٤٣١	.....	بورك من معك	٦٣٥	.....	انى مع الروح آتيك بغتة
٣٥٥	.....	فانى مع الرسول اقوم	٦١٦	٣٩١	انى مع الروح معك ومع اهلك
١٤٢	.....	كن لله جميعا ومع الله جميعا	٢٩٢	.....	انى مع العشاق
			٢٨٩	.....	انى مع الغفار آتيك بغتة
			٥٩٩	.....	انى مع الكفار آتيك بغتة
			٤٥٤	٢٤٣	انى مع الله العزيز الاكبر
			٦٨٦	.....	انى مع الله الكريم

<b>مغرم:</b>	٢١٥	معك جند السماوات والارضين .....
امر تسألهم من خرج فهم من مغرم مثقلون	٣٢٢	انت معي وانامعك .....
..... ٤٣ ٦١٠	٤٢١	انك معي واهلك .....
<b>مغل:</b>	٣٢٢	يا احمد بنى انت مرادى ومعى .....
حكم الله الرحمن لخليفة الله المغل السلطان ... ٤٨٣		<b>معاد:</b>
<b>مفتحة:</b> مفتحة لهم الاسباب .....	٤٦١	امتني في المحبة والوداد وكن في هذه لي والمعاد
<b>مغفرة:</b> ان الذين اتقوا والذين آمنوا لهم مغفرة	٢٤٦, ٢٤٥	ان الذي فرض عليك القرآن لرادك الى معاد
ورزق كريم .....		<b>معاند:</b>
<b>مغلوب:</b> انى مغلوب فانتصر .....	٢٢٣	ولا يدركه معانده ولو كان على الهواء سيرة .....
رب انى مغلوب فانتصر .....	٦٨٢, ٦٥١, ٢١٤, ٤٩	<b>مَعَاذِير:</b> ولو التقي معاذيرة .....
<b>مفعولا:</b> وكان امر الله مفعولا .....	٦١٥, ٦٦	<b>معالجات:</b> عندي معالجات .....
وكان وعد الله مفعولا .....	٣٥٨	<b>معتز:</b> يا ايها النبي اطعوا الجائع والمعتز ٤٢٦, ٤٢٤
<b>مقابر:</b> كل مقابر الارض لا تقابل هذه الارض	٦٨٠	<b>معدب:</b> انه معدب بهم لو لم يكونوا تأئبين .....
نقلوا الى المقابر .....	٦٢٤, ٣٣٠	وما كنا معدب بين حتى نبعث رسولا .....
<b>مقال:</b> انى معك فى كل حال وعند كل مقال ..	٤٢٤	<b>مَعْرُوف:</b> وامر بالمعروف وانه عن المنكر .....
<b>مقام:</b> اراد الله ان يبعثك مقاما محبودا ٥٦٤, ٥٤٤, ٦٢٦		<b>معزك:</b> انى معزك لا مانع لها اعطى .....
انى على مقام الختم من الولاية .....	٣٣١	<b>مُعْطَرًا:</b> نظر الله اليك معطرا .....
تحقيقا لمقام الخلافة .....	٣٢٠	<b>معلقًا:</b> لو كان الايمان معلقا بالثيال لنالنا ٣٣, ٦٥, ٢١٦,
تحقيقا لمقام الوراثة .....	٣٢٠	٦٠٤, ٣٣٤, ٣٣٠, ٣٣٩, ٢٥٠
حسنت مستقرا ومقاما .....	٥٣٣	<b>معبّر:</b> معبر الله .....
عسى ان يبعثك ربك مقاما محبودا .....	٣٩٣, ١٤٢, ١٣٩	<b>معنى:</b> هذا هو معنى الاسلام .....
عفت الديار محلها ومقامها .....	٦٢٣, ٣٨٢, ٣٨١	<b>معيشة:</b> ونجعل لهم معيشة ضنكا .....
فاتخذوا من مقام ابراهيم مصلى .....	٦١٥, ٣٣١, ٩٣	<b>معين:</b> ان الله معين على كل شىء .....
لولا الاكرام لهلك المقام .....	٦٨١, ٦٦٤, ٦٢٠, ٣٩٣, ٣٨٩	انى معين من اراد اعانتك .....
مقام لا تترقى العبد فيه بسعى الاعمال .....	٩١	<b>مغرقون:</b>
مقام طفيلي مقام رب العالمين .....	٦٤٨	لا تخاطبني فى الذين ظلموا انهم مغرقون ... ٣٦٣, ٣٥٤
واتخذوا من مقام ابراهيم مصلى .....	٤٥	ولا تكلمني فى الذين ظلموا انهم مغرقون .....
وتدبر المقام بتيقظ القلب وفتح العينين .....	٣١٤	

وما منا الا له مقام معلوم .....	٤١٢
<u>مقبول</u> : انه طيب مقبول الرحمن .....	٢٨٩
طيب مقبول الرحمن .....	٣٦٤
<u>مقتدر</u> : وكان الله على كل شيء مقتدرا .....	٦٥٨
<u>مقدر</u> : قرب اجلك المقدر .....	٦٣١
<u>مقرب</u> : وجهه في الدنيا والاخرة ومن المقربين .....	٣٦٣
مقصد: اكمل الله كل مقصدى .....	٣٦٤
<u>مقضيأ</u> : وكان امرا مقضيأ .....	٦١٣, ٣٦٣
<u>مكان</u> : انرت مكانك .....	٤٦١
انهم ينادون من مكان بعيد .....	١٩٢
انى انرت مكانك .....	٣٦٤
قل اعملوا على مكانتكم .....	٦١٨, ٦١٢, ٣٥٠, ٣٢٨
قيل ارجع الى مكانك .....	٤٥٦
مكان اليم .....	٣٨٣
واي لهم التناوش من مكان بعيد .....	٤٥٥
وسع مكانك .....	٤١٦, ٣٣٣, ٢٦٥, ٣٦
وعلمت ان الصديق اعظم شأنا و ارفع مكانا .....	٢٢٨
<u>مكذب</u> : كل مكذب جاء .....	٦٣٩
ذرى والمكذبين .....	٣٦٩, ٣٣٨
فويل يومئذ للمكذبين .....	٣٩٠
<u>مكر</u> : ان هذا المكر مكر تموة في المدينة .....	٦٩
مكر اولئك هو بيور .....	٢٣٠
مكروا ومكر الله والله خير الماكرين .....	٢٣٤
وقالوا ان هذا المكر مكر تموة في المدينة .....	٣٣٠
وقالوا انى لك هذا ان هذا المكر مكر تموة في المدينة .....	٢٥٠
<u>مكبين</u> : انك اليوم لدينا مكبين اميين .....	٦٠٩, ٢٥١, ١٩٦, ٩١, ٤٠
وانك اليوم لدينا مكبين اميين .....	٣٣٠, ٢١٤
وانك لدينا مكبين اميين .....	٣٣٤
<u>ملا</u> : ملا البطون بالوان النعم كالنعمر والعجاوات .....	٣٢٣
<u>ملائكة</u> : انى ارى الملائكة الشداد .....	٣٠٠
اى امرت الملائكة لكم .....	٣٤٨
نزل ملك من الملائكة وهو اعل الملائكة .....	٤٥٥
وينصره الملائكة .....	٣٥٥
يعظّمك الملائكة .....	٣٠٢
<u>مُلَبّس</u> : فشبهه عليه وكان من الملبس .....	١٨١
<u>ملحق</u> : انت بنا ملحق .....	١٨٠
<u>ملعونين</u> : كلهم كانوا ملعونين .....	١٣٦
ملعونين ايما ثقفوا اخذوا قتلوا تقتيلاً .....	٤٢٩
<u>ملك</u> : ارض الله لينة وملك لين .....	٤٩٣
سيؤتى له الملك العظيم ويفتح على يده الخزائن .....	٤٨٣
لهن الملك اليوم لله الواحد القهار .....	٥٩٩
يؤتى له الملك العظيم .....	٦١٤, ١٦٥
<u>ملككت</u> : انى ملككت الشرق والغرب .....	٣٦١
<u>ملوك</u> : يتبرك بشيا بك الملوك والسلاطين .....	٢١٢
<u>ملة</u> : قل بل ملة ابراهيم حنيفاً .....	٥٦٣
<u>مَلِيك</u> : فى مقعد صدق عند مليك مقتدر .....	٢٦٨
<u>ممانى</u> : قل ان صلاتى ونسكى ومحياى ومماتى لله .....	٥٦٨, ٥٦١, ٣٢١
<u>مهمترين</u> : الحق من ربك فلا تكونن من المهمترين .....	٢١٦, ١٩٨, ١٩٦
نفعل ما نشاء فلا تكونن من المهمترين .....	٢٢٨
<u>مُمتلئ</u> : قالوا كتاب ممتلئ من الكفر والكذب .....	١٨٨
وقالوا كتاب ممتلئ من الكفر والكذب .....	١٩٣
<u>همزق</u> : همزق الاعداء كل همزق .....	٦١٥, ٣٥١, ٢٣٥, ٢٣٠, ٢١٣
<u>مَنَّن</u> : ان الله قد من علينا .....	٥٤٥



- ٨١ ..... ومن يبتغ غير الاسلام ديناً لن يقبل منه ..... ٨٣ ..... من ربكم عليكم.....
- ٣٣٨ ..... ومن يبتغ غيره لن يقبل منه ..... مَنْ: انه من يتق الله و يصبر فان الله لا يضيع اجر
- ٨٤ ..... يجتبي اليه من يشاء من عبادة ..... المحسنين.....
- ..... يسبح لله من في السماوات ومن في الارض من ذا الذي ..... انى احافظ كل من في الدار ..... ٥٨٨, ٣٨٢, ٣٥٣, ٣٠٦, ٣٠٥, ٣٠٠, ٣٩٩, ٣٩٨
- ٣٦١ ..... يشفع عنده الا باذنه ..... انى انا التواب من جاءك جاء في ..... ٣٨١, ٦١٩
- ٥٩١ ..... يلقي الروح على من يشاء ..... انى معك ومع اهلك ومع كل من احبك ..... ٥١٩
- ٦٦٥ ..... مَنْ: من الناس والعامّة ..... بورك من فيها ومن حولها ..... ٤٣٥
- ٦٠٣, ٣٣٨, ٣١ ..... مَنْ هذا الذى هو مهين ..... لعنة الله على من كفر ..... ٤٣١
- ٣١٩ ..... تَجَلَّيات من الحضرة الاحدية ..... لعنة الله على الذى كفر ..... ٤٣١
- ٤١٢ ..... مِنَّا: وما منا الا له مقام معلوم ..... من اظلم من افترى على الله كذباً ..... ٣٣٩, ٢١٣
- ٦٠٦, ٢١٥ ..... منادياً: ربنا اننا سمعنا منادياً ينادى للايمان ..... من اعرض عن ذكرى نبتليه بذرية فاسقة ملحدة ..... ٣١٣
- ٢٨٦ ..... منازع: كذلك لتلايقى منازع فيك ..... من اذك اذى الناس جميعاً ..... ٤١٩
- ٦٣٣, ٦٥, ٦٣, ٥٩ ..... مناص: وقالوا لى حين مناص ... من خدمك خدم الناس كلهم ..... ٤١٩
- ٦٥٣ ..... ولات حين مناص ..... من دخله كان آمناً ..... ٣٤٥, ٩١
- ٦٣٣, ٦٣٢ ..... مناياً: ان المنايا لا تطيش سهامها ... من ذا الذى هو اسعد منك ..... ٦٦٣
- ٦٣٣, ٦٣٣ ..... ان المنايا قد تطيش سهامها ..... من ذا الذى يشفع عنده الا باذنه ..... ٣٦١
- ٢٥٠ ..... منتصرى: ام يقولون نحن جميع منتصر ..... من رُد من مطبعه فلا مرد له ..... ٣٣٠, ٤٣
- ..... منتقبون: ..... من عاذى ولياً الى فقد اذنته للحرب ..... ٦١٣
- ٣٥٥ ..... اتفرون منى وانا من المجرمين منتقبون ..... من عاذى ولياً فقد بارزته للحرب ..... ٤٨٣
- ٣٦٤ ..... وانا من الظالمين منتقبون ..... من عاذى ولياً الى فكأثم اخر من السماء ..... ٤١٥, ٤١٣
- ١٤٢ ..... منتهى: الخوارق تحت منتهى صدق الاقدام ..... من قام للجواب وتنبر فسوف يرى انه تندم ..... ٣٤٨
- ٣٣٩, ٩٣ ..... منجيك: انى منجيك من الغم ..... من كان فى نصره الله كان الله فى نصرته ..... ٤٠٦
- ٣١٨, ٣١٤ ..... منجية: ان العبادة المنجية من الخسارة ..... وقالوا اتجعل فيها من يفسد فيها ..... ٦٠٣
- ..... المندرين: انا اذا نزلنا بساحة قوم فساء صباح ..... وقالوا من ذا الذى يشفع عنده ..... ٥٣٥
- ٣٥٢ ..... المندرين ..... ومن اظلم من افترى على الله كذباً ..... ٣٦٩
- ٦٢٥ ..... منزلة: انت فيهم بمنزلة موسى ..... ومن كان لله كان الله له ..... ٦٩
- ٤٢٣ ..... انت منى بمنزلة عرشى ..... ومن عندة علم الكتاب ..... ٦١٤
- ٤٢٣ ..... انت منى بمنزلة عرشى ..... ومن عندة علم الكتاب ..... ٦١٤

## متى:

٣٣١	لاولى بعدى الا الذى هو متى وعلى عهدى .....
٦٢٥	انت فيهم بمنزلة موسى .....
٤٢٣ . ٥٢١	انت متى بمنزلة عرشى .....
٤٠٨ . ٥٢١	انت متى وانامتك .....
٤٢٣	انت متى بمنزلة لتى .....
٦٦١	انت متى بمنزلة الابرار .....
٤٢٣	انت متى بمنزلة الرحى .....
٤٢٣ . ٤١٨	انت متى بمنزلة النجم الثاقب .....
٣٩٣ . ٣٤٣	انت متى بمنزلة اولادى .....
٢٣٨ . ٢١٥ . ١٩٦ . ١٨٠ . ٥٩	انت متى بمنزلة توحيدى وتفريدى .....
٤٢٣ . ٥٥١ . ٣٩٢ . ٣٩٠ . ٣٥٦ . ٣٢٢ . ٣٦٢ . ٣٥٠ . ٣٣٩	انت متى بمنزلة توحيدى وتفريدى .....
٤٢٣ . ٤٢٢	انت متى بمنزلة روحى .....
٣٣١ . ٢٣٨ . ٢١٥ . ١٨١ . ١٨٠ . ٩٣	انت متى بمنزلة لى يعلمها الخلق .....
٤٢٣ . ٤١٨	انت متى بمنزلة النجم الثاقب .....
٣٩٣ . ٣٤٣	انت متى بمنزلة اولادى .....
٢٣٨ . ٢١٥ . ١٩٦ . ١٨٠ . ٥٩	انت متى بمنزلة توحيدى وتفريدى .....
٤٢٣ . ٥٥١ . ٣٩٢ . ٣٩٠ . ٣٥٦ . ٣٢٢ . ٣٦٢ . ٣٥٠ . ٣٣٩	انت متى بمنزلة توحيدى وتفريدى .....
٤٢٣ . ٤٢٢	انت متى بمنزلة روحى .....
٣٣١ . ٢٣٨ . ٢١٥ . ١٨١ . ١٨٠ . ٩٣	انت متى بمنزلة لى يعلمها الخلق .....
٥٥١ . ٥٢١ . ٣٩٢ . ٣٩٠ . ٣٥٦ . ٣٢٢ . ٣٦٢ . ٣٥٠ . ٣٣٩	انت متى بمنزلة توحيدى وتفريدى .....
٦٨٦	انت متى بمنزلة موسى .....
٤٢٣	انت متى بمنزلة ولدى .....
٤١٠	انت متى بمنزلة هارون .....
٤٠٩	انك متى بمنزلة روحى الاسلام .....
٥٣٥	<u>منزولين</u> : انا كئنا منزولين .....
٢١٣	<u>منصورين</u> : وانك لمن المنصورين .....
٦٠٩ . ٣٦٢ . ٢٥١ . ٤٠	وانك من المنصورين .....
١٩٣	ويجعلكم من المنصورين .....
٦٤٩	<u>منظور</u> : ونزل على منظور محمد .....
٦٥٣	<u>منع</u> : فمنعنى من ذلك وكيل كان من جماعتى .....
٣٤٤	منعه مانع من السماء .....
٣٢٩	ومنع الحج وكثر المنون .....
٤٢	<u>منفكيين</u> : لم يكن الذين كفروا من اهل الكتاب والمشركين منفكيين حتى تأتيتهم البيئنة .....
٢٢٨	<u>منقلب</u> : وسيعلم الذين ظلموا اى منقلب ينقلبون .....
٤٨٥	<u>منور</u> : منور الله .....
٤٠٨ . ٥٢١	<u>منك</u> : انت متى وانامتك .....

٦٦١	انت متى بمنزلة الابرار .....
٤٢٣	انت متى بمنزلة الرّحى .....
٤٢٣ . ٤١٨	انت متى بمنزلة النجم الثاقب .....
٣٩٣ . ٣٤٣	انت متى بمنزلة اولادى .....
٢٣٨ . ٢١٥ . ١٩٦ . ١٨٠ . ٥٩	انت متى بمنزلة توحيدى وتفريدى .....
٤٢٣ . ٥٥١ . ٣٩٠ . ٣٥٦ . ٣٢٢ . ٣٦٢ . ٣٥٠ . ٣٣٩	انت متى بمنزلة توحيدى وتفريدى .....
٤٢٣ . ٤٢٢	انت متى بمنزلة روحى .....
٣٣١ . ٢٣٨ . ٢١٥ . ١٨١ . ١٨٠ . ٩٣	انت متى بمنزلة لى يعلمها الخلق .....
٤٢٣ . ٤١٨	انت متى بمنزلة النجم الثاقب .....
٣٩٣ . ٣٤٣	انت متى بمنزلة اولادى .....
٢٣٨ . ٢١٥ . ١٩٦ . ١٨٠ . ٥٩	انت متى بمنزلة توحيدى وتفريدى .....
٤٢٣ . ٥٥١ . ٣٩٢ . ٣٩٠ . ٣٥٦ . ٣٢٢ . ٣٦٢ . ٣٥٠ . ٣٣٩	انت متى بمنزلة توحيدى وتفريدى .....
٤٢٣ . ٤٢٢	انت متى بمنزلة روحى .....
٣٣١ . ٢٣٨ . ٢١٥ . ١٨١ . ١٨٠ . ٩٣	انت متى بمنزلة لى يعلمها الخلق .....
٥٥١ . ٥٢١ . ٣٩٢ . ٣٩٠ . ٣٥٦ . ٣٢٢ . ٣٦٢ . ٣٥٠ . ٣٣٩	انت متى بمنزلة توحيدى وتفريدى .....
٦٨٦	انت متى بمنزلة موسى .....
٤٢٢	انت متى بمنزلة ولدى .....
٤١٠	انت متى بمنزلة هارون .....
٤١٠	انت متى بمنزلة روحى الاسلام .....
٤٠٩	انك متى بمنزلة روحى الاسلام .....
٥٣٥	<u>منزولين</u> : انا كئنا منزولين .....
٢١٣	<u>منصورين</u> : وانك لمن المنصورين .....
٦٠٩ . ٣٦٢ . ٢٥١ . ٤٠	وانك من المنصورين .....
١٩٣	ويجعلكم من المنصورين .....
٦٤٩	<u>منظور</u> : ونزل على منظور محمد .....
٦٥٣	<u>منع</u> : فمنعنى من ذلك وكيل كان من جماعتى .....
٣٤٤	منعه مانع من السماء .....
٣٢٩	ومنع الحج وكثر المنون .....
٤٢	<u>منفكيين</u> : لم يكن الذين كفروا من اهل الكتاب والمشركين منفكيين حتى تأتيتهم البيئنة .....
٢٢٨	<u>منقلب</u> : وسيعلم الذين ظلموا اى منقلب ينقلبون .....
٤٨٥	<u>منور</u> : منور الله .....
٤٠٨ . ٥٢١	<u>منك</u> : انت متى وانامتك .....

٥٣٩	<u>موردا</u> : لا تردوا مورداً الا معي.....	١٩٨	<u>مهلك</u> : انا مهلكوا بعلها.....
٦٢٥ ، ٢٥١	<u>موسى</u> : انت فيهم بمنزلة موسى.....	٣٣٠	<u>مهيبة</u> : الحرب مهيبة.....
٦٨٦	انت منى بمنزلة موسى.....		<u>مهين</u> : انى مهين من اراد اهانتك ٣٠ ، ١٤٤ ، ١٩٠ ، ٢١٢ ،
٦٥٩	الحق يشيعة موسى ورضى الله به قولاً.....		٤٠٠ ، ٦٨٢ ، ٦٠٣ ، ٥٥١ ، ٥٣٤ ، ٥٣١ ، ٣٩٠ ، ٣٥٥ ، ٣٢٢
٦١١ ، ٣٦٥	لعلى اطلع على اله موسى.....	٣١٣	وبشّرت ان البلاء يرد على عدوى الكذاب المهين
٣٥٤	ياقى عليك زمن كمثل زمن موسى.....	٦٠٣ ، ٣١	من هذا الذى هو مهين.....
٤٢٤	<u>مَوْطِن</u> : انى معك فى كل موطن.....		<u>موادنا</u> :
٢٥٣ ، ٩٣	<u>مَوَاطِن</u> : ينصرك الله فى مواطن.....	٣٩٦	يا مسيح الخلق عدواً لئن ترمى من بعد موادنا.....
٢٢٨	<u>مَوْعُود</u> : ان المسيح الموعود الذى يرقبونه ..	٦٤٢	<u>موت</u> : اعجبنى موتكم.....
٣٨٣	انا انزلنا له للمسيح الموعود.....	٦٥٢	اوحى الى ربى فى امر موته وخزيه.....
١٨٩	انا خلقنا الانسان فى يوم موعود.....	١٣٤	بل موتك قريب.....
٦١٠ ، ٤٣	فالنار موعدهم.....	٣٠١	تحويل الموت.....
٤٨٦	فى النار موعدهم.....	٥٦٤ ، ٥٦١	رب لا ترمى موت احد منهم.....
٢٤٦ ، ٢٤٣	<u>مؤمنون</u> : قد ابتلى المؤمنون.....	٤٣٨	الرحيل ثم الرحيل الموت قريب.....
٢١٣ ، ٨٨ ، ٣١	قل عندى شهادة من الله فهل انتم مؤمنون.....	٣٦٤	كبر عند الله موت هذا الرجل.....
٦٢٩ ، ٦٠٣ ، ٥٠١ ، ٣٦٣ ، ٣٣٨		٥٢٤	لا ترمى موت احد منهم.....
١٤٣ ، ١٦٣	<u>مؤمنين</u> : قل انى امرت وانا اول المؤمنين.....	٣١٨	لتنجو النفس من موت الغرارة.....
٦٠٢ ، ٣٥٤ ، ٣٣٨ ، ٢٩٤ ، ٢٣٨ ، ٢١٢		٤١٩ ، ٤١١	موت قريب.....
١٩٣	قل لعبادى اننى امرت وانا اول المؤمنين.....	٣٦٠	والموت اذا عسعس.....
١٩٣	وامرت من الله وانا اول المؤمنين.....	٣٣٢	<u>موتوا</u> : موتوا ليرد اليكم الحيوة ايها الاحباب
٤٠٦	توكلوا عليه ان كنتم مؤمنين.....	٦٤٨	<u>موتى</u> : اكرام تسع به الموتى.....
٦١٠	فلا تكفروا ان كنتم مؤمنين.....	٣١	رب ارنى كيف تحى الموتى.....
٣٦٢	كذلك لتكون اية للمؤمنين.....	٤١٣	<u>موجود</u> : انى انا الموجود فاطلبنى تجدنى.....
٤٥	لعلك باخ نفسك الا يكونوا مؤمنين.....	٤١٣	انى موجود فانتظر.....
٣٥٥ ، ٣٣٦	ليكون آية للمؤمنين.....		<u>مَوَدَّة</u> : عسى الله ان يجعل بينكم وبين الذين عاديتم
٢٥٣	<u>موهن</u> : والله موهن كيد الكاذبين.....	٣٦٩	مودة.....
٨١	والله موهن كيد الكافرين.....		<u>مُوَذِّ</u> : ورُبُّ مُوَذِّ ما اذونى الا ليظهر الله بهم بعض
٣٢٩	<u>مائة</u> : مضى من هذه المائة خمسها.....	٦٥٢	الآيات.....

فحان ان تعان وتعرف بين الناس ٥٩, ١٩٦, ٢١٥, ٣٣٩, ٣٦٢

فكاد ان يعرف بين الناس ..... ١٣

من اذاك اذى الناس جميعاً ..... ٤١٩

من الناس والعامه ..... ٦٦٤, ٦٤٠

من خدمك خدم الناس كلهم ..... ٤١٩

واجعل افئدة كثيرة من الناس تهوى الى ..... ٤٥٩

والله ينصرک ولو لم ينصرک الناس ..... ١٩٦

واماما ينفع الناس فيمكث في الارض ..... ١٢

وتلك الايام ندا ولها بين الناس ..... ٤٣

وضعنا الناس تحت اقدامك ..... ٤٢٣

ولا تصغر لخلق الله ولا تسئم من الناس ..... ٥٩٥

ولكن اكثر الناس لا يعلمون ..... ٣٥٣

ولنجعله آية للناس ورحمة منا .. ٨١, ٢١٨, ٢٥٣, ٣٦٣, ٣٠٦

ينتجى الناس من الامراض ..... ٥١٨

اكان للناس عجباً ..... ٤٢, ٢١٣

انى جاعلك للناس اماماً ..... ٦٠٩

بصائر للناس ..... ٩٣

فيه بركات للناس ..... ٩٥

كنتم خير امة اخرجت للناس ..... ٢١٢

يعصبك الله من عنده ولو لم يعصبك الناس ... ٣٦٣

ناصر: انى معك حيث ما كنت وانى ناصرک ..... ١٩٥

انى ناصرک ..... ٤٢, ٢٥١, ٦٠٩

وانى انا الرحمن ناصر حزبه ..... ٢١٩

ناظرين: انى من الناظرين ..... ٤٠٢

ليكون آية للناظرين ..... ٢١٤

ناعمات: ماترى عملهم فى يومهم هذا الا اكتساء

الناعمات ..... ٣٢٢

نافلاً: امرت نافلاً ..... ٥٣٨

مبيعاد: قل مبيعاد ربك ٥٣٨, ٥٣٣, ٥٣٥, ٥٣٦, ٥٣٤, ٥٣٩, ٦٣١

ميل: والميل الى الملاهى والملاعب والجهلات ٣٢٣

## ن

نؤخر: انما نؤخرهم الى اجل مسئى ..... ٣٥١, ٣٥٣

### نأت

ما ننسخ من آية او ننسها نأت بخير منها او مثلها ٢٣٣

ناخذ: سناخذة من مارن او خرطوم ..... ٣٣٩, ٣٦٤

نار: اجرت من النار ..... ٢٤٢

رب اخرجنى من النار ..... ٦٩٤

رب سلطنى على النار ..... ٥٤٣

قالنار موعدهم ..... ٤٣

قلنا يا نار كوني بردا وسلاماً ..... ٣٦

محو نار جهنم ..... ٢٩٤

يكاد زيتته يضىء ولو لم تمسسه نار ..... ٦٥, ٢٥٠

### نازل

قال ربك انه نازل من السماء ما يرضيك ..... ٥٣٩, ٦٣٩

انه نازل من السماء ما يغنيك ..... ٥٨٢

نازل من السماء ونزل من السماء ..... ١٢٦

ناس: احسب الناس ان يتركوا ان يقولوا آمناً ١٣٢, ٣٠٤

اشجع الناس ..... ٢٢

امراض الناس وبركاته ..... ٨٣

ان الناس كانوا باياتنا يمجدون ..... ٢٣٣

انت اشد مناسبة بعيسى ابن مريم و اشبه الناس به

..... ١٥٤

تلطف بالناس وترحم عليهم ..... ٤٣

فاشعت بين الناس ما اولهى ربى الا كبر ..... ٦٥٣

عرفت نأفذا ..... ٥٣٩

نَافِعًا: واجعل لي نافعاً هذه التجارة ..... ٤٦١

نَافِلَةٌ: أنا نبشرك بغلام نافلة لك ..... ٥٤٣، ٦٢١

أنا نبشرك بغلام نافلة لك نافلة من عندي ..... ٥٥٣

نَاقَةٌ: وله نحر ناقة نفسه وتلهأ للجبين ..... ٣١٨

نَاكُلٌ:

أنا نرت الأرض ناكلها من اطرافها . ٣٣٣، ٣٣٨، ٣٥٤، ٦٢٤

نَالٌ: لناله رجل من أبناء الفارس ..... ٢١٦

نَبَأٌ: نبأ من الله الذي يعلم السر واخفى ..... ٣٠٢

نَبْتَلِي: من اعرض عن ذكرى نبتيه بذرية فاسفة ملحدة ..... ٣١٣

نَبْتَهْلٌ: قل تعالوا ندع أبناءنا وابناءكم ونساءنا ونساء ثم نبتهل ..... ١٩٣

نَبْدَالٌ: لنبدلنكم من بعد خوفكم امناً ..... ٢٠٤

نَبْرَاسٌ: واطلبوا مثلي و لن تجدوه وان تطلبوه بالنبراس ..... ٣٢٣

نُبَشِّرُ: أنا نبشرك بغلام ..... ٢٣٣

أنا نبشرك بغلام اسمه يحيى ..... ٤١٨

أنا نبشرك بغلام حسين ..... ٣٣

أنا نبشرك بغلام حليم ..... ٤٠٤، ٤١٣

أنا نبشرك بغلام مظهر الحق والعلی ..... ٦٢١

أنا نبشرك بغلام نافلة لك نافلة من عندي ..... ٥٥٣

أنا نبشرك بغلام نافلة لك ..... ٥٤٣، ٦٢١

نَبِيعُثٌ: وما كنا معذبين حتى نبعث رسولا ..... ٤١١، ٤١٢

نَبَقِي: جاء وقتك ونبقى لك الايات باهرات ..... ٥٣٨

قرب وقتك ونبقى لك الايات بينات ..... ٥٣٨

لا نبقى لك من المخزيات ذكر ١، ٥٣٣، ٥٣٥، ٥٣٦، ٥٣٤، ٥٣٩، ٦٣١

لا نبقى لك من المخزيات شيئاً . ٥٣٥، ٥٣٦، ٥٣٤، ٥٣٩، ٦٣١

نَبَلُو: لنبلونكم ..... ٦٣٢

نَبِيٌّ: انت ترثني في حجر النبي ..... ٣٦٨

ما ارسل نبي الا اخزي به الله قوماً لا يؤمنون ..... ٥٩٩، ٦١٦

يا نبي الله كنت لا اعرفك ..... ٦٢٥، ٦٨٥

يا ايها النبي اطعموا الجائع والمعتز ..... ٤٢٦

نَبِيُّونٌ: بشارة تلقاها النبيون ..... ٣١٩، ٣٥٥، ٣٩٠، ٦٠٣

نَتْرُكٌ: فنترك هؤلاء بسلام ..... ٣٣٣

نَتَنَزَّلُ: وما نتنزل الا بأمر ربك ..... ٦٣٩

نَتُوفِي:

واثانرينك بعض الذي نعدهم او نتوفينك ..... ٣٦٩

واما نرينك بعض الذي نعدهم او نتوفينك ..... ٣٣، ٥٦١، ٤٢٤

نُتْنِي: ننتي عليك الخير والبركة ..... ٦٦٢

نَجْدٌ: انا نجد الوارثين في كل عام يتزايدون .. ١٤٨

نَجْزِي: نجزي ..... ٤٢١

نَجْزِي: صدقنا الرؤيا انا كذلك نجزي المتصدقين ..... ٥١٣

انا كذلك نجزي المحسنين ..... ٤٦٣

نَجْعَلُ: الم نجعل لك سهولة في كل امر ..... ٩١

نجعل دارهم مملوءة من الارامل والثيبات ..... ١١٤

ولنجعل لك سهولة في كل امر ..... ٥٦٩

ولنجعله آية للتاس ورحمة متناً ..... ٨١، ٢٥٣، ٣٦٣، ٣٠٦

نَجْمٌ: انت منى بمنزلة النجم الثاقب ..... ٤١٨، ٤٢٢، ٤٢٣

نَجْنِي: رب نجني من غمي ..... ٨٨

نَجْنِينَا: نجينناك من الغم ..... ٢٠٤

ونجيناك من الغم وفتتاك فتونا ..... ٨٠

صافينا ونجيناها من الغم ..... ٩٣، ٦١٥

نَجِيًّا: فتح الولي فتح وقربناة نجياً ..... ٦٠٥

نَحْرٌ: نحرها بمدى الانقطاع الى الله ذي الالاء ..... ٣١٨

نَحْمَدُكَ: نحمدك ونصلّي ..... ٣٢، ٢١٥، ٣٣٨، ٣٦٣، ٦٢٠

نزلت لك ولك نرى آيات ..... ٦٢٠  
 وأنا نرينك بعض الذي نعدهم ..... ٣٦٩  
 وأما نرينك بعض الذي نعدهم أو نتوفينك ..... ٥٣٩, ٣٣٩, ٣٣  
 ..... ٤٢٤, ٦٩٠, ٥٦٨, ٥٦١  
 وأما نرينك بعض الذي نعدهم للسلسلة السماوية  
 أو نتوقيَّتكَ ..... ٣٠٨  
 سنريهم آياتنا في الآفاق وفي أنفسهم .....  
 ..... ٤٢٣, ٦١٤, ٣٩٣, ٣٥٢, ١٦٥  
 ونريهم آياتنا في الآفاق في أنفسهم ..... ٢١٤  
 ونريهم جزاء الفاسقين ..... ٢١٤  
نريد: نريد أن نعزك ونحفظك ..... ٣٥٣  
 نريد أن نزل عليك آيات من السماء ..... ٢١٣  
 نريد أن نزل عليك اسرار من السماء ..... ١٦٥  
نزل: مظهر الحق والعلی كان الله نزل من السماء ....  
 ..... ٦٦٣, ٣٦٦, ١٦٣, ١٥٤, ١٢١  
 نازل من السماء ونزل من السماء ..... ١٢٦  
 نحن نزلناه وإنا له لحافظون ..... ٩٣  
 نزل به جبين ..... ٣٩٤  
 نزل ملك من الملائكة وهو أعلى الملائكة ..... ٤٥٥  
 انزل الرحمة على ثلاث العین وعلى الاخریین .. ٣٩٦  
 نزلت الرحمة على ثلاث العین وعلى الاخریین .....  
 ..... ٦٥٨, ٥٨٠, ٢٣٥  
 نزلت لك ..... ٥٠١  
 نزلت لك ولك نرى آيات ..... ٦٢٠  
 نزلت لي أي كثيرة فلا تبالون ..... ٣٢٩  
 نزلنا على هذا العبد رحمة ..... ٣٦٩  
 ونزل من السماء الطاعون ..... ٣٢٩  
 ونُزل على منظور محمد ..... ٦٤٩  
 وإن كنتم في ريب مما نزلنا على عبدنا ..... ٢٩

نحن: امر يقولون نحن جميع منتصر ..... ٦٥, ٢٥٠  
 نحن اقرب اليه من حبل الوريد ..... ٤٣٢  
 نحن اولياءكم في الحياة الدنيا وفي الآخرة ... ٥٤٤, ٦١٣  
 نحن نزلناه وإنا له لحافظون ..... ٩٣, ٣٣١  
 وإذا قيل لهم لا تفسدوا في الارض قالوا إنما نحن  
 مصلحون ..... ٤٢  
نحنى: ولنحيينك حياة طيبة ..... ١٦٣, ٣٥٢  
نخلة: فاجاءه المغاض الى جذع النخلة ..... ٦٣  
 فاجاءها المغاض الى جذع النخلة ..... ٦٣  
 هز اليك بجذع النخلة تساقط عليك رطبا جنيا .. ٣٤  
 ندع: قل تعالوا ندع أبناءنا وأبناءكم ..... ١٨٨  
نداول:  
 وتلك الايام نداولها بين الناس ..... ٥٣, ٤٣, ٢١٣, ٥٨٣, ٦٠٩  
نذير: وقل اني نذير مبين ..... ٣٦٨  
نرسي: هذا علاج الوقت والنرسي ..... ٣٨٥  
نرث:  
 انا نرث الارض ناكلها من اطرافها . ٣٣٣, ٣٣٨, ٣٥٤, ٦٢٤  
نرد: نرد اليك الكرة الثانية ..... ١٨٩  
 نردها على النصرارى ..... ٤٥٢  
 انا نرده اليك تفضلا عليك ..... ١٣٣  
نرفع: انما معك نرفعك درجات ..... ٢٠٦  
نرى: انا نرى تقلب وجهك في السماء ..... ٢٠٦  
 لن نؤمن لك حتى نرى الله جهرة ..... ٨٣  
 هل نرى جزاء الاحسان الا الاحسان ..... ٦٨٢  
نرى: انا سنريهم آية من آياتنا في الثيبية ..... ٢١٦  
 لك نرى آيات ونهدم ما يعبرون ..... ٥٠١  
 نرى فرعون وهامان وجنودهما ما كانوا يحذرون ...  
 ..... ٦١٥, ٣٥٢, ١٦٥

٤٣٥	..... حق علينا نصر المؤمنين	٦٦	..... وبالحق انزلناه وبالحق نزل
٦٢٩	..... لقد نصركم الله ببدر وانتم اذلة	٦٩	..... وقالوا لولا نزل على رجل من قريتين عظيم
٤٢٤	..... نصر من الله وفتح قريب	٦١٥	..... <u>ننزل</u> : نزل عليك اسرار من السماء
٥٤٤	..... نصر من الله وفتح مبين	٦٣٥	..... <u>نزيدا</u> : نزيد عمرك
٨٢	..... نصرك الله	٦٣٩	..... نزيد في رحمتك وصدقك ووفاءك
٥٨٦	..... نصركم الله ببدر	٢٩٩	..... <u>نُسِف</u> : سيدي الامر و نسفن نسفاً
٤٢٨	..... نصركم الله نصرًا مؤزرًا	٦٢١	..... <u>نسل</u> : ترى نسلًا بعيدًا
٢١٨	..... وكان حقًا علينا نصر المؤمنين	٦٥٣	..... اوحي اليربي في امر موته وخزيه وقطع نسله
٣٨١	..... ولقد نصركم الله ببدر وانتم اذلة	٦٨٢	..... <u>نَسِم</u> : سنسبه على الخرطوم
٣٩٠	..... ترى نصرًا من عند الله	٣١٤	..... <u>نُسك</u> : انها من اعظم نسك الشريعة
٦٢٣	..... ترى نصرًا عجيبيًا	.....	قل ان صلوتي ونسكي ومحياي ومماتي لله رب العالمين
٣٨	..... الا ان نصر الله قريب في شأئك مقياس	٥٦٨	..... ٣٢١ ٥٦١
٣٠	..... ظلّموا وان الله على نصرهم لقدير	٣١٤	..... والنسك الطاعة والعبادة
٢٩٤	..... وانه على نصرهم لقدير	.....	<u>نُسِيًا</u> :
٢٣٩	..... نصرت بالرعب واحييت بالصدق	٦٣	..... قالت يا ليتني مت قبل هذا و كنت نسيا منسياً
٦٠٨	..... نصرت وقالوا الات حين مناص	٣٩٦	..... قال يا ليتني مت قبل هذا و كنت نسيا منسياً
٩٣	..... نصرتك من لدني	٣٢٠	..... <u>نَشَأة</u> : يبلغه طالب الحق في النشأة الانسانية
٣٥١	..... <u>نُصِرْتِي</u> : ياتيكن نصرتي	٩١	..... <u>نُشْرَح</u> : الم نشرح لك صدرك
٦٢٠	..... <u>نُصَلِّي</u> : نمحذك ونصلّي	٤٥٢	..... <u>نُصَارِي</u> : نردّها على النصارى
.....	<u>نُضَال</u> :	٢٢١	..... ولن ترضى عنك اليهود ولا النصارى
٢٢٦	..... ائني الهبت من ربي أنك لا تقدر على هذا النضال	٢٥٦	..... ان النصارى حولوا الامر
٢٥٣	..... <u>نُظِر</u> : نظر الله اليك معظرا	٢٥٦	..... ستردها على النصارى
٣٨٦	..... نظرت الى المحبوم	٢٠٣	..... <u>نُصَب</u> : له نصب وعذاب
٣٣٩	..... ونظرنا اليك وقلنا يا نار كوني بردًا وسلامًا	٢٥١	..... <u>نُصِر</u> : الا ان نصر الله قريب
٦٥٨	..... <u>نُظِير</u> : فهل في ذلك من نظير	٨٣	..... اذا جاء نصر الله والفتح
.....	<u>نُظِيف</u> :	٣٣٩	..... اذا نصر الله المؤمن جعل له الحاسدين في الارض
٤٦٢	..... كل العقل في لبس النظيف واكل اللطيف	٣٣٩	..... ٢٥١

اخترتك لنفسى ..... ٥٨ ، ١٤٤ ، ١٩٤ ، ٢١٥ ، ٣٣٩  
 ٦٠٦ ، ٥٥١ ، ٣٩٠ ، ٣٥٦ ، ٣٢٢ ، ٣٦٢  
 انى اجرد نفسى من ضروب الخطاب ..... ١٩٣ ، ٢١٣  
 يوم تاتيكَ الغاشية يوم تنجو كل نفس بما كسبت ٢٨٢  
 سنريهم آياتنا فى الآفاق وفى انفسهم ..... ٦١٤ ، ٤٢٣  
 ظنّ المؤمنون بانفسهم خيرا ..... ٢٣٣  
 قوا انفسكم ..... ٣٩٩  
 كتب الله على نفسه الرحمة ..... ٤٣٥  
 لعلك باخع نفسك الا يكونوا مؤمنين ..... ٤٥ ، ٦١٠  
 ما كان لنفس ان تموت الا باذن الله ..... ٣٤٥ ، ٥٢٨  
 واستيقنتها انفسهم ..... ٦٥  
 وبعد ذلك احياء وابقاء وادناء للنفس المطمئنة ٣١٩  
 وجدوا بها واستيقنتها انفسهم ظلماً وعلواً ..... ٩٣  
 وما كان الله ليغير ما بقوم حتى يغيروا ما بانفسهم ٦٢٠  
 هى ذبح النفس الامارة ..... ٣١٨  
 يا ايها النفس المطمئنة ارجعي الى ربك ..... ٨٣  
نُفُوسُ: الامراض تشاع والنفوس تضاع ... ٣١٣  
 نفعل ما نشاء فلا تكوننن من المهتمين ..... ٢٢٨  
نُغَى: لا يرى الله الا من نفى عن ارادات الدنيا كلها ٤٥٣  
نُقَرَات: ثم نقرات كنفرة الدجاجة فى الصلوة ٣٢٣  
نُقَلَّب: نقلب فى السماء ما قلبت فى الارض .. ٢٠٦  
نُقَلُّوا: نقلوا الى المقابر ..... ٣٢٠ ، ٦٢٤  
نُقَطَّةٌ: ويرفع روحه الى نقطته النفسية ..... ٣٢٠  
نِكَات: لا يعلمون هذه النكات الخفية ..... ٣٢٢  
نِكَاح: فبشرى لك فى النكاح ..... ٢١٦  
 بُشِّرْ لكَ فى النكاح ..... ٤٥٢

نعد: انا نرينك بعض الذى نعدهم ..... ٦٣٥  
 واما نرينك بعض الذى نعدهم او نتوفينك ..... ٣٣ ، ٣٣٩  
 ٤٢٤ ، ٦٩٠ ، ٥٦٨ ، ٥٦١ ، ٥٢٩  
 واما نرينك بعض الذى نعدهم للسلسلة السماوية ٣٠٨  
 وانا نرينك بعض الذى نعدهم او نتوفيتك .... ٣٦٩  
نَعَزُّكَ: انا نريد ان نعزك ونحفظك ..... ٣٥٣  
نَعْلَم: انا نعلم الامر وانا للعالمون ..... ٣٥٣  
نُعَلِّيك: سنعليك ..... ٣٢٨  
نِعْبَةٌ:  
 اذكر نعمتى غرست لك بيدي رحمتى وقدرتى .... ٣٤٤  
 واما بنعبه ربك فحدث ..... ٩١ ، ٥٢٩ ، ٥٣٩ ، ٥٥٣  
 يتم نعمته عليك ..... ٣١ ، ٣٣٨ ، ٣٢٦ ، ٣٥٥ ، ٦٠٣ ، ٦٠٦  
 وان تعدوا نعمة الله لا تحصوها ..... ٨٣  
 وذرنى والمكذبين اولى النعمة ..... ٢٥١  
 وما انت بنعبه ربك بمجنون ..... ٦٠٣  
 ويتم نعمته عليك فى الدنيا والاخرة ..... ٢٣٩  
 اذكر نعمتى التى انعمت عليك ..... ٨٣  
نَعَيْتُ: نعتيت ..... ان الله مع الصادقين ..... ٦٤٠  
نَعُوذُ: نعوذ بالله من غضب الحليم ..... ٥٩٥  
نَعِيد: خذها ولا تخف سنعيدها سيرتها الاولى ٢٣٨  
 ولا تخف سنعيدها سيرتها الاولى ..... ٢٥٥  
النَّعِيم: اعطيتم كل النعيم ..... ٣٤٩  
نَفَّتُح: نفتح عليك ابواب كل شىء ..... ٦٥٨  
نَفَخْتُ: نفخت فيك من لدنى روح الصدق ..... ٦٢ ، ٨٠ ، ٣٣٠  
 فاذا سويتته ونفخت فيه من روحى ..... ١٨٣  
نَفْس: اخترتك لنفسى ..... ٢٩٤  
 انت القائم على نفسه ..... ٣٥٥ ، ٣٦٤



ما كان حديث يفتزى بل نور من الله مع آيات كبرى ٣٢٨  
 قل جاء كم نور من الله فلا تكفروا ان كنتم  
 مؤمنين ..... ٩٣  
 لينير الخلق بنور الهداية ..... ٣٢٠  
 والله متم نوره ولو كره الكافرون ..... ٣٢ ٦١٥  
 ويجعل لكم نورا ..... ١٩٣  
 يريدون ان يطفئوا نور الله ..... ٣٢  
 يريدون ان يطفئوا نور الله بأفواههم .....  
 ٣٣٨, ٢٣٨, ٢١٣, ١٦٥, ٩٣, ٣٢  
 يريدون ان يطفئوا نورك ..... ٣٠٤  
 اشرقت الارض بنور ربها ..... ٤٨٦  
 وتفتح على يده الخزائن وتشرق الارض بنور ربها ٣٥٢  
 ان نورى قريب ..... ١٤٨, ١٤٩, ١٨٩  
 نور الدين ..... ٤٨٢  
 نهدم: نهدم ما يعبرون ..... ٦١٦

## و

وَإِلَّ: اَنَا كَوَّكِبَ يَمَانِيَّ وَوَإِلَّ رُوْحَانِيَّ ..... ٣٢٨  
 انت قابل ياتيك وابل ..... ٣٦٤, ٣٥٢  
واحد:  
 لمن الملك اليوم. لله الواحد القهار ٥٢٤, ٥٩٦, ٥٩٩, ٦١٩  
وارث: انا نجد الوارثين في كل عام يتزايدون. ١٤٨  
 رب لا تذرنى فردا وانت خير الوارثين ..... ٣٢, ٢١٢  
 وانا نجد الوارثين في كل عام يتزايدون ..... ١٤٨  
 يجعل وارثا لكل من مضى من قبله ..... ٣٢٠  
واقف: طوبى لمن واقف ..... ٦٥٠  
واقع: ان خبر رسول الله واقع ..... ٤٠٢

نَكْشِفُ: اَنَا نكشف السر عن ساقه ..... ٢٣٥, ٢٥٦  
نُكْرَمُ: سنكرمك اكراما عجبًا ..... ٦٩٢, ٦٩٣  
نَلِّتُ: نلت خيرا ورشدا ..... ٦٥٢  
نُلْقِي: سنلقى في قلوبهم الرعب ..... ٣٢, ٩٣, ٣٣٩, ٣٨١  
نُمِر: لولا الامر لهلك النمر ..... ٣٩٨  
نُمِزِق: نمزق الاعداء كل ممزق ..... ١٦٥, ٢١٣  
نُمْتَع: امر سنمتعهم ..... ٤١٢  
نُمُوْدَج: لا يقنع بنموذج ..... ٣١٩  
نُنْتَجِي: ننجيها من الغم ..... ١٠٨  
 ننجيك من الغم ..... ٨٤  
 سننجيك ..... ٣٢٨, ٦١٦, ٦٩٢  
نُزِّل: نزل عليك اسرار من السماء ..... ٦١٥  
نُنْسِفُنْ: سيبدي الأمر وننسفن نسفا ..... ٢٩٩  
نُنْقِصُ:  
 الم تر انا نأتى الارض ننقصها من اطرافها ..... ٢٥٠  
نُهْدِمُ: نهدم ما يعبرون ..... ٥٥٥  
 لك نرى آيات ونهدم ما يعبرون ..... ٥٠١, ٥٥١  
 ولك نرى آيات ونهدم ما يعبرون ..... ٦٠٣  
نُوح: وقد انبأني ربى انى كسفينة نوح للخلق ..... ١٩٥  
 يا نوح اسر رؤياك ..... ٢٥٥  
نُوحِي: ياتيك رجال نوحى اليهم من السماء ..... ٦٣٥  
 ينصرك رجال نوحى اليهم من السماء ..... ٣٣٢, ٣٣٩, ٢١٣, ٣٢  
 ينصر كم رجال نوحى اليهم من السماء ..... ٦٠٠  
نُورٌ: نور ..... ٤٨٥  
 ان نورى قريب ..... ٢٥٦  
 انى غميت بماء النور ..... ٣٢٢

٣٦٩	وما ينطق عن الهوى ان هو الا وحي يوحى .....	٤٢٣ ، ٤٢٣	وقع واقع وهلك هالك .....
٣٦٨	ينزل ما تعجب منه وحى من رب السموات العلى	٦٨٩ ، ٦٨٢	<u>والله:</u> والله انى غالب وسيظهر شوكتى .....
٣٨٣	<u>وَدَاد:</u> احسن وادادك .....	٦٤٨	والله لولا الاكرام لهلك المقام .....
٤٦١	امتنى فى المحبة والوداد .....	١١٤	<u>وَتَيَّبَرْتِي:</u> وكانوا لا يتخذون فى سبيل الدين وتيرتى
٢٣٣	<u>وُدُود:</u> انى انا الودود الكريم .....	٣١٨	<u>وجب:</u> فوجب على كل مؤمن ومؤمنة .....
٦٩٤ ، ٣٥٩	الوداع .....	٥٣٢	وجب الشكر علينا ما دعا لله داع .....
٥٣٣	طلع البدر علينا من ثنية الوداع .....	٦١٤ ، ٣٢٠	<u>وجد:</u> ركل وركى فطوبى لمن وجد وراى .....
٦٤٤ ، ٩١	<u>وَدَّع:</u> ما ودعك ربك وما قلى .....	٦١٤ ، ٣٢٠	فطوبى لمن وجد وراى .....
٤٥٦	<u>ورث:</u> انهم قوم ورثوه .....	١٨١	وجدتكم ما وجدتكم .....
٤٣٢	<u>وريد:</u> نحن اقرب اليه من حبل الوريد .....	٣٣	ووجدك ضالاً فهلى .....
٢٥٣ ، ٨٢	<u>وَزَّر:</u> وضعنا عنك وزرك الذى انقض ظهرك .....	١٠٣	ولو كان من عند غير الله لوجدوا فيه اختلافاً كثيراً
٤٢٣ ، ٤٢٣ ، ٤١٦ ، ٤١٣ ، ٦٦٢ ، ٦١٨ ، ٦١٦ ، ٥٥٣			قل لو كان الامر من عند غير الله لوجدتم فيه اختلافاً
٤٢٠ ، ٦٠٦ ، ٣٣٣ ، ٢٦٥ ، ٣٦	<u>وسَّع:</u> وسَّع مكانك .....	٣٦٩ ، ١٥٦	كثيراً .....
٤١٣	<u>وَصَّل:</u> عشقك قائم ووصلك دائم .....		قل لو كان من عند غير الله لوجدتم فيه اختلافاً كثيراً
٢٥٣ ، ٨٢	<u>وَضَّع:</u> وضعنا عنك وزرك الذى انقض ظهرك .....	٦٢٩	.....
٤٢٣ ، ٤٢٣ ، ٤١٦ ، ٤١٣ ، ٦٦٢ ، ٦١٨ ، ٦١٦ ، ٥٥٣		٢٠٦	<u>وجه:</u> انا ترى تقلب وجهك فى السماء .....
٤٢٣	وضعنا الناس تحت اقدامك .....	٥٦١	ايما تولوا فثمَّ وجه الله .....
٤٥٠	<u>وطن:</u> لا تصيبون الى الوطن فيه تهان وتمتحن .....	٣١٨	والمسلم من اسلم وجهه لله رب العالمين .....
٢٥٨	<u>وعد:</u> ان وعدة كان مفعولاً وهو اصدق الصادقين	٤٦٣ ، ١٣٢	<u>وَجُود:</u> شاهت الوجوه .....
٦١٤ ، ٣٥٨ ، ٣٢٠	ان وعد الله ائى .....	٣٥٦ ، ٣٢٢ ، ٢٣٩ ، ١٩٦ ، ١٤٤ ، ٥٨	<u>وجيهه:</u> انت وجيهه فى حضرتى .....
٩٨	ان وعد الله لآت .....	٢٣٩ ، ٨١ ، ٥٥	فبَرَّآه الله مما قالوا وكان عند الله وجيهاً .....
٢٥٥	قل ان وعد الله حق .....	٣٣٨ ، ٣٢٠ ، ٢١٨ ، ٨٢	وجيهاً فى الدنيا والاخرة .....
١٩٨	واذا جاء وعد الحى اهدنا الذى كذبتم به .....	٣٦٣	وجيهه فى الدنيا والاخرة .....
٥٤١	وعد الله ان وعد الله لا يبدل .....	٤١٨	<u>وحدا:</u> اخذهم الله بقى وحده لا شريك معه .....
٥٨٥	وعد علينا حق .....	٣٥٨	<u>وحى:</u> اصنع الفلك باعيننا ووحينا .....
٤٢٠	وعد غير مكذوب .....	١٩٣	اصنع الفلك باعيننا ووحينا وقم وانذر .....
٢٥٥	وقالوا منى هذا الوعد .....	٦٣٩	بارك الله فى الهامك ووحيك ورؤياك .....
٣٥٨	وكان وعد الله مفعولاً .....	٣٥٣ ، ٣١٠	وحى من رب السموات العلى .....

٢٦٤ ..... يا ولي الله كنت لا اعرفك  
 ١٤٥ ..... لَوَيْ عَلَيْهِ (أَوْ) لَا وَيْ عَلَيْهِ  
 ٦٨٥ ..... وهب: فارتدا على اثارهما ووهب له الجنة ٢٥  
 ٣٢٥ ..... ويل: فويل للذي شك وفسخ العهد  
 ٥٤٨ ..... ويل لهذه الامراة وبعلمها  
 ٢٩٤ ..... ويل لهم اني يوفكون  
 ٦٤٢ ..... ويل لك ولا فكك  
 ٦٦٣ , ٦٣٣ , ٦٠١ ..... ويل لكل همزة لبرزة  
 ٦٩٢ ..... ويل يومئذ للمكذبين



٥٦٦ ..... ها: ها اني اثرتك  
هاتوا:  
 ٣٣١ ..... قل هاتوا براهانكم ان كنتم صادقين ..... ٣١ , ٥٢ , ٣٣١  
 ٤١٠ ..... هَارُونَ: انت مني بمنزلة هارون  
 ٦٨٩ ..... هَالِكٌ: وَكُل هَالِكٌ اِلَّا مَنْ قَعَدَ فِي سَفِينَتِي  
 ٤٢٣ , ٤٢٣ ..... وقع واقع وهلك هالك  
هامان: او قدى يا هامان لعلني اطلع الى اله موسى  
 ٥٠١ ..... ان فرعون وهامان وجنودهما كانوا خاطئين  
 ٦١١ ..... او قدى يا هامان  
 ٦١٥ ..... ونرى فرعون وهامان وجنودهما  
 ٤١٨ ..... هب: رب هب لي ذرية طيبة  
 ٦١٤ ..... هُدًى: امميسر نالهم الهدى ..... ١٦٥ , ٣٣٩ , ٦١٤  
 ٦١٢ ..... قل ان هدى الله هو الهدى ..... ٤٩ , ٢١٤ , ٢٥٣ , ٣٣٨ , ٣٤٢ , ٦١٢  
 ٣٤٢ ..... لعلني آتيكم منها بقبس او اجد على النار هدى  
 ٨٠ ..... لياتينكم مني هدى  
 ٣٣ ..... ووجدك ضالا فهدى

٤٦٢ ..... وعظ: كساب مسلوخة عند وعظ معظلي  
 ٢١٣ ..... وَقِي: وَقِي اللهُ اجرك ويرضى عنك ربك  
 ٣٦٦ ..... وقار: سبحان الله انت وقارة  
 ٦٢٣ , ٥٤٣ , ٥٢٤ ..... وقت: اخره الله الى وقت مسي  
 ٦٤٤ ..... ادرك الوقت  
 ٦٢٢ ..... رب اخر وقت هذا  
 ١٨٩ ..... قد جاء وقت الفتح والفتح اقرب  
 ٢٥٢ ..... وقت الابتلاء ووقت الاصطفاء ..... ٢٣٤ , ٢٥٢  
 ٦٩٨ ..... ولن ابرح الارض الى الوقت المعلوم ..... ٣٥٩ , ٦٢٤ , ٦٩٨  
 ٦١٤ ..... ينصر كم الله في وقت عزيز ..... ٥٩٨ , ٦١٤  
 ٤٢٣ ..... وقع: وقع واقع وهلك هالك ..... ٤٢٣ , ٤٢٣  
 ٦٦٦ ..... وقعت تعدنيها  
 ٢٣٨ ..... يا عيسى الذي لا يضاع وقته  
 ٦٨٣ ..... وقف: ان عيسى وقف عليها  
 ٣٠٨ ..... وقود: فاتقوا النار التي وقودها الناس والحجارة  
 ٢٣٣ ..... وقى: فوقاهم الله من شر ذلك اليوم  
 ٣٣٩ ..... و كيلا: لا اله الا انا فاتخذني وكيلا ..... ٣٣٤ , ٣٣٩  
 ١٨٩ ..... ولل: سيولد لك الولد ويدني منك الفضل  
 ١٤٨ ..... سيولد لكم الولد ويدني منكم الفضل  
 ٦١٣ ..... انت مني بمنزلة ولدي ..... ٣٩٢ , ٦١٣  
 ٣٥٢ ..... انه سيجعل الولدان شبيبا  
 ٢٥٦ ..... يولد لك الولد  
 ٢١٦ ..... وُلد: صل على محمد وآل محمد سيد ولد آدم ..... ٦٤ , ٢١٦  
 ٣٦٩ ..... ولي: الله ولي حنّان علم القرآن  
 ٣٣١ ..... لا ولي بعدى  
 ٤١٥ ..... من عاذي وليا لي فكانما خرّ من السماء ..... ٤١٣ , ٤١٥  
 ٣٤٣ ..... والله وليك وربك  
 ٣٩١ ..... يا ولي اشفني



يا ايها النبي اطعموا الجائع والمعتز ..... ٤٢٦ ، ٤٢٨  
 يا ايها النفس المطمئنة ارجعي الى ربك راضية  
 مرضية ..... ٨٣  
يا ابراهيم: انا اخرجنا لك زرعاً يا ابراهيم ٣٠٦  
 انت معي وانا معك يا ابراهيم ..... ٣٥٥  
 انت معي يا ابراهيم ..... ٢٩٤  
 انت مني يا ابراهيم ..... ٣٦٤  
 اني معك يا ابراهيم . ٤٠٣ ، ٤٠٩ ، ٤١٦ ، ٤٢١ ، ٤٢٢ ، ٤٢٨ ، ٤٢٩ ، ٤٣٠ ، ٤٣٢

يا ابراهيم اعرض عن هذا ..... ٤٥  
يا ابناء الفارس:

خذوا التوحيد التوحيد يا ابناء الفارس ..... ٢٥٠  
يا احمد: يا احمدى انت مرادى ومعى ..... ٣٢٢  
 بورك يا احمد وكان ما بارك الله فيك حقاً فيك ٣٦٢ ، ٦٠٦  
 اجيب كل دعائك الا في شركائك ..... ٢٣  
 يا احمد اجيب كل دعائك الا في شركائك ..... ٢٥٨  
 يا احمد اسكن انت وزوجك الجنة ..... ٣٣٠ ، ٣٦٢ ، ٦٠٨  
 يا احمد بارك الله فيك ..... ٣٩ ، ١٩٦ ، ٢١٢ ، ٣٣٨  
 يا احمد جعلت مرسلًا ..... ٣٥٣  
 يا احمد فاضت الرحمة على شفيتك ٣٣ ، ٨٢ ، ٢٥٣ ، ٢٨٣ ، ٣٢٩

يا احمد ياتم اسمك ولا ياتم اسمى ..... ٣٣ ، ٢٣٩ ، ٢٣٩  
 بشرى لك يا احمدى ..... ٤١ ، ٢٥١ ، ٦٠٩  
 يا احمدى انت مرادى ومعى ..... ١٩٦ ، ٢٥٤ ، ٣٣٩ ، ٣٥٤ ، ٥٥١  
يا ارض: يا ارض ابلي ماءك ..... ٢٩٤ ، ٣٣٨  
 قلنا يا ارض ابلي ماءك ويا سماء اقلعي ..... ٣٣٨  
يا امام: اني معك يا امام رفيع القدر ..... ٣٨٠  
 يا اهل المدينة جاءكم نصر من الله وفتح قريب ٢٣٤

يا اولى الابصار:

والاصل ضحية الروح يا اولى الابصار ..... ٣٣١

ان شانك هو الابر ..... ٢٣٤ ، ٢٣٨  
 انهم ما صنعوا هو كيد ساحر ..... ٤٢٢  
 جاءك النور وهو افضل منك ..... ١٣٢  
 عسى ان تکرهوا شيئاً وهو خير لكم ..... ٢٣٦ ، ٢٣٤  
 من ذا الذى هو اسعد منك ..... ٦٦٣  
 والسياء معك كما هو معى ..... ٥٨  
 وهو ارحم الراحمين ..... ٣٦٩  
 هو مؤتمن ..... ٤٥٥  
 هو مؤمن ..... ٤٥٥  
 هو منى بمنزلة توحيدى وتفريدى ..... ١٣  
 يعصبك الله من عنده وهو الولي الرحمن ..... ٣٢٢  
 اذا مرضت فهو يشفى ..... ٣٠٣  
 وهم من بعد غلبهم سيغلبون ..... ٥٥٢  
هيئات: هيئات هيئات لها توعدون ٣١ ، ٣٣٨ ، ٥٣٥ ، ٦٠٢

ى

يا آدم:

يا آدم اسكن انت وزوجك الجنة ..... ٦٢ ، ٣٣٠ ، ٣٦٢ ، ٦٠٨  
يا ايها: قل يا ايها الكافرون لا اعبد ما تعبدون ..... ٤٣  
 قل يا ايها الكفار اني من الصادقين ..... ٣٣٩ ، ٣٥٢ ، ٦١٤  
 يا ايها العوام اتبعوا الامام ..... ٤٥٣  
 يا ايها المدثر قم فانذر ..... ٣٣  
 يا ايها الناس اتقوا ربكم الذى خلقكم ..... ٦٦٨  
 يا ايها الناس اعبدوا ربكم الذى خلقكم ..... ٥٣٤ ، ٦٦٨ ، ٤٤٢  
 قل يا ايها الناس اني رسول الله اليكم جميعاً ..... ٣٣٦  
 يا ايها العزيز مسنا واهلنا الضر وجئنا ببضاعة مزجاة  
 فاوف لنا الكيل وتصدق علينا ..... ٦٣٩

يا عيسى سَأريك آياتي الكبرى ..... ١٩٥	يا جبال: يا جبال اسجدى معي والطير ..... ٣٨٦
يا غلام احمد: بشرى لك يا غلام احمد ..... ٣٤٢	يا جبال اوبي معي والطير ..... ٥٥٢, ٣٩١, ٣٢٤, ٣٢٣
يا قمر: يا قمر يا شمس انت منى وانامك ٥٥٣, ٥٥٥, ٦٠٥	يا حفيظ: يا حفيظ يا عزيز يا رفيق ..... ٣٩١, ٣٥٢
يا قيوم: يا حيُّ يا قيوم برحمتك استغيث ..... ٣٠١	يا حُيُّ: يا حيُّ يا قيوم برحمتك استغيث ..... ٣٠١
يا ليتنى:	يا داود: يا داود عامل بالناس رفقا واحسانا ..... ٢٥٥
قال يا ليتنى مت قبل هذا و كنت نسيا منسيا ... ٦٣	يا ذا البركات:
قالت يا ليتنى مت قبل هذا و كنت نسيا منسيا . ٦٣	انت سلمان ومثي يا ذا البركات ..... ٥٤٠
يا ليتنى اتخذت مع الرسول سبيلا ..... ٣٦٤, ٣٥١	يا ذوى الحصة: ففكر و افيه يا ذوى الحصة .. ٣٢١
يا مرزا: اصبر سنفرغ يا مرزا ..... ١١٢	يارب:
يا مريم: يا مريم اسكن انت وزوجك الجنة ٦٢, ٣٣٠	يارب كل شيء خادمك رب فاحفظني وانصرني ... ٦٠٠
يا مسرور: انى معك يا مسرور ..... ٤٢٣, ٤٢٣	يارب يارب انصر عبدك ..... ١٣٥
يا مسيح: يا مسيح الخلق عدوانا ..... ٢٣٣, ٢٨٣, ٣٩٦	يا رفيق: يا حفيظ يا عزيز يا رفيق ..... ٣٩١, ٣٥٢
يا مسيح الله عدوانا ..... ٤٣١	يا سماء: قلنا يا ارض ابلى ماءك وياسماء اقلعي ..... ٣٣٨
يا نار: يا نار كوني بردا ..... ٣٤٣	يا ارض ابلى ماءك وياسماء اقلعي ..... ٣٣٨
قلنا يا نار كوني بردا وسلاما ..... ٣٦	يُس:
قلنا يا نار كوني بردا وسلاما على ابراهيم ..... ٣٣	يُس انك لمن المرسلين على صراط مستقيم ..... ٣٣٤, ٦٣٠
يا نبي الله: يا نبي الله كنت لا اعرفك ... ٥٦٠, ٦٢٥, ٦٨٥	يا شمس: يا قمر يا شمس انت منى وانامك ٥٥٣, ٥٥٥, ٦٠٥
يا نوح: يا نوح اسر رؤياك ..... ٢٣٨	يا عبد: يا عبد الرافع انى ارفعك الى ..... ١٠٤
يا ولى: يا ولى اشفنى ..... ٣٩١	يا عبد القادر ..... ٤٣٣
يا ولى الله كنت لا اعرفك ..... ٢٦٤, ٣٤٥	يا عبد القادر انى معك ..... ٣٣٠
يا يحيى خذ الكتاب بقوة ..... ١٠٦	يا عبد القادر انى معك اسمع وارى ..... ٨٠, ٢١٤
يا تسليين: رجعا يا تسليين ..... ٣٣٢	يا عبد الله انى معك ..... ٤١٥
يا تى: فاصبر حتى ياتي الله بامرء ..... ٢٨٩, ٢٩٢	يا عبدى لا تحف ..... ٣٥٥
ياتى على جهنم زمان ليس فيها احد ..... ٣٨٩, ٣٩٥	يا عباد الله فكروا فى يومكم هذا ..... ٣١٦
ياتى عليك زمان مختلف بازواج مختلفة ..... ١٦٣	يا عزيز: يا حفيظ يا عزيز يا رفيق ..... ٣٩١, ٣٥٢
ياتى عليك زمن كمثل زمن موسى ..... ٣١٤, ٣٥٤, ٦٢٥	يا عيسى:
ياتى قمر الانبياء ..... ١٨٣, ١٨٩, ١٩١, ٢٥٣, ٢٥٥, ٣٥٣, ٣٦٦, ٦٢٩	يا عيسى انى متوفيك و ارفعك الى ..... ٨٩, ١٩٦, ٢٥٣, ٢٨٣, ٣٣١
ياتى نصر الله ..... ٢٦٨	٦١٣, ٣٦٣

٣٣٢	وَيُتَّقِيكَ .....	٥٨٨	سِيَّاتِي عَلَيْكَ زَمَنِ الشَّبَابِ .....
٣٢٠	<u>يُبْلَغُ</u> : وَهَذَا أَمْرٌ مَقَامٌ يَبْلُغُهُ طَالِبُ الْحَقِّ .....	٨٠	لِيَأْتِيَنَّكُمْ مَعِيَ هُدًى .....
٢٥٦	<u>يُبُورُ</u> : وَمَكَرٌ أَوْلَاكَ هُوَ يُبُورُ .....	٦١٥	<u>يَأْتِيكَ</u> : يَأْتِيكَ الْفَرْجُ .....
٣١	<u>يُبْدِينُ</u> : وَلَا يَكَادِبِينَ .....	٦٨٩	يَأْتِيكَ تَحَائِفٌ كَثِيرَةٌ .....
	<u>يُتِيمِرُ</u> : يَطْعَمُونَ الطَّعَامَ عَلَى حَبِّهِ مَسْكِينًا وَيَتِيمًا وَ	٦٣٥	يَأْتِيكَ رِجَالٌ نَوْحِي الْيَهُمِ مِنَ السَّمَاءِ .....
٣٨٦	أَسِيرًا .....	٢١٨	يَأْتِيكَ قَمَرُ الْأَنْبِيَاءِ وَأَمْرُكَ يَتَانِي .....
٣٦٦	<u>يَتَانِي</u> : وَأَمْرُكَ يَتَانِي .....	٥١٦	يَأْتِيكَ مِنْ كُلِّ فِجٍّ عَمِيقٍ ٣٣، ١٤٨، ٢١٢، ٣٠٣، ٣٣٩، ٣٣٤، ٣٣٣، ٥١٦،
	<u>يَتَأَمُّ</u> : .....	٦٣٥	٥٣٣، ٥٩٣، ٦٠٥، ٦٣٣، ٦٣٥
١٣٥	أَنْ أَجْعَلَ نِسَاءَهُمْ أَرَامِلَ وَأَبْنَاءَهُمْ يَتَامًا .....	٣٦٩	يَأْتِيكَ نَصْرَتِي .....
٢١٢	<u>يَتَبَرَّكُ</u> : يَتَبَرَّكُ بِثِيَابِكَ الْمَلُوكُ وَالسَّلَاطِينُ .....	٣٦٤	أَنْتَ قَابِلٌ يَأْتِيكَ وَأَهْلٌ .....
٣٦٨	<u>يَتَبَدَّلُ</u> : لَا يَتَبَدَّلُ وَلَا يَخْفَى .....	٣٦٤	يَا تُونُ: أَنْ هَاشِرٌ كُلُّ قَوْمٍ يَأْتُونَكَ جُنُبًا .....
	<u>يَتَخَذُونَ</u> : .....	٥٦٣	أَيُّ يَأْتُونَ إِلَى اللَّهِ حَنِيفًا .....
٦٥٠	رَبِّ أَحْفَظْنِي فَإِنَّ الْقَوْمَ يَتَخَذُونَ نِيَّ سَخْرَةً .....	٤٦٥	لَا يَأْتُونَ بِمِثْلِهِ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيرًا .....
٣٥٥	أَنْ يَتَخَذُونَكَ الْإِهْزَا .....	٥٩٣	يَأْتُونَ مِنْ كُلِّ فِجٍّ عَمِيقٍ .....
٣٠٤	<u>يَتَخَطَفُوا</u> : يَرِيدُونَ أَنْ يَتَخَطَفُوا عَرْضَكَ .....	٤١٣	٦٣٥، ٦٣٣، ٦٠٥
	<u>يَتَرَبِّصُونَ</u> : .....	٤٣٣	يَأْتِينَ مِنْ كُلِّ فِجٍّ عَمِيقٍ .....
٣٥٠	يَتَرَبِّصُونَ عَلَيْكَ الدَّوَائِرَ عَلَيْهِمْ دَائِرَةُ السُّوءِ ١٤٣، .....		<u>يَأْخُذُونَ نِيَّ</u> : .....
٦١٨	<u>يَتَرَكُ</u> : أَحْسَبُ النَّاسَ أَنْ يَتَرَكَوْا .....	٦٥٠	رَبِّ أَحْفَظْنِي فَإِنَّ الْقَوْمَ يَأْخُذُونَ نِيَّ سَخْرَةً .....
٣٦٤	أَنْتَ وَقَارَةٌ فَكَيْفَ يَتَرَكَكَ .....	٣٣٩	<u>يُبَيِّعُونَ</u> : الَّذِينَ يَبَيِّعُونَكَ أَمَّا يَبَيِّعُونَ اللَّهَ ١٣٤، .....
	وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيَتَرَكَكَ حَتَّى يَمَيِّزَ الْحَبِيثَ مِنَ الطَّيِّبِ ...	٦١١	أَنْ الَّذِينَ يَبَيِّعُونَكَ أَمَّا يَبَيِّعُونَ اللَّهَ .....
٣٥٨	٣٦٦، ٣٦٢، ٣٣٤، ٣٣٠، ٢٣٩، ٢١٥، ٦٠	٣١٨	<u>يُبْتَغَى</u> : كَانَ يَبْتَغَى رِضَاءَ اللَّهِ الْوُدُودَ .....
	<u>يَتَزَايِدُونَ</u> : .....	٣٣٦	يُبْدَاءُ: يَنْقَطِعُ أَبَاكَ وَيُبْدَاءُ مِنْكَ .....
١٤٨	أَنَا نَجْدُ الْوَارِثِينَ فِي كُلِّ عَامٍ يَتَزَايِدُونَ .....	٦١٦	<u>يُبْدِي</u> : يُبْدِي لَكَ الرَّحْمَنُ شَيْئًا .....
	<u>يَتَّقُ</u> : أَنَّهُ مِنْ يَتَّقِ اللَّهَ وَيَصْبِرُ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَضِيحُ	٦٩	<u>يُبْصِرُونَ</u> : يَنْظُرُونَ إِلَيْكَ وَهُمْ لَا يَبْصُرُونَ .....
٥٣٩	أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ .....	٥٦٤	<u>يُبْعَثُكَ</u> : أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَبْعَثَكَ مَقَامًا مَحْمُودًا .....
٢٣٤	<u>يَتَّقِصِّي</u> : ثُمَّ يَتَّقِصِّي عَلَى الْهَآكِرِينَ .....	٣١٤	<u>يُبْقَى</u> : فَلَا يَبْقَى لَهُ خَفَاءٌ وَلَا مَرَاءٌ .....
٥٥٥	<u>يَتَّقُونَ</u> : أَنْ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ هُمْ يَتَّقُونَ .....	٣٣٣	وَلَمْ يَبْقَى مَعْرُضَ الْإِلَازِي حِسْبَةَ حَرْمَانَ أَرْزَى ...
٣٢٠	<u>يُتَمِرُ</u> : فَيُنْعِذُ يَتَمِرُ اسْمُهُ .....	١١٩	يَمُوتُ وَيَبْقَى مِنْهُ كَلَابٌ مُتَعَدِّدَةٌ .....

١٩٣	ويجعلكم من المنصورين.....	٣٥٥	هذا من رحمة ربك يتم نعمته عليك.....
٣٦٩	<u>يجوح:</u> ان هذا الرجل يجوح الدين..... ٣٣٩	٢٥٨	وارسلت ليتم ما وعد من قبل ربك الاكرم...
	<u>يجيء:</u>	٦٠٦	ويتم نعمته عليك في الدنيا والاخرة..... ٣٣٩
١٩١	يجيء الحق ويكشف الصدق ويخسر الخاسرون.....	٣٣٩	يا احمد يتم اسمك ولا يتم اسمي.....
٤٠٥	<u>يجيب:</u> افمن يجيب المضطر اذا دعاه.....	٢٥٨	يريدون ان لا يتم امرك والله يا ابي الان يتم ٣٣٣
٤٣٢	<u>يُجِيبُ:</u> ان الله لا يحب كل كفور.....	٦٠٣	يتم نعمته عليك..... ٣٣٦ ٣٣٨ ٣١
٤٣	يجبون ان يهدوا بما لم يفعلوا.....	٣٥٣	<u>يتمطى:</u> قل الله ثم ذر في غيئه يتمطى..... ٣١٠
٤٣	يجبون ان تدهنون.....		<u>يتوب:</u>
	<u>يحسنون:</u> ان الله مع الذين اتقوا والذين هم يحسنون	١١٤	ان لم يتوبوا ولم يرجعوا فنزل عليهم رجسًا.....
٣٤٣	الحسنى..... ٣٦٨ ٣٥٣	٥٨٨	<u>يُثْنِي:</u> يظهر لك الله ويثني عليك.....
٣١١	الله شديد العقاب اهمهم لا يحسنون.....	٨٤	<u>يجتبي:</u> يجتبي اليه من يشاء من عباده.....
	<u>يَحْمِلُ:</u> تصلى عليك الارض والسما ويحمدك الله عن	٢٥١	يجتبي من يشاء من عباده..... ٤٢
١٣٢	عرشه.....	٣٣٨	يجتبي اليه من يشاء..... ١٩٣ ٣٣٠
٣٥٦	يحمدك الله من عرشه ٣٢٣ ٣٣٨ ٢٥٤ ٢٥١ ٢٢١ ٣٢	٣٣٩	يجتبي من يشاء من عباده..... ٥٣ ٢١٣
٣٩٠	يحمدك الله ويمشي اليك..... ٢٥١ ٤٠	١١٤	<u>يجترءون:</u> بل كانوا يجترءون على السيئات.....
٣٩٠	يحمدك من عرشه.....	٢٣٣	<u>يجحدون:</u> ان الناس كانوا اباياتنا يجحدون.....
٤٣	<u>يُحْمَلُونَ:</u> يجبون ان يحمدا بما لم يفعلوا.....	٣٥٥	<u>يجدوا:</u> لا يجدوا في انفسهم حرجًا مما قضيت..
٤٢٢	<u>يحمل:</u> ان الله يحمل كل حمل..... ٤١٩	٣٢٠	<u>يجذب:</u> ينزل الى الخلق ليجذبهم الى الروحانية
٤٢٦	ليحملة رجل.....	٦٥٣	<u>يجر:</u> يجرك القانون الى الاثام.....
٢٥٠	<u>يجي:</u> اعلمو ان الله يجي الارض بعد موتها.....	٥٩٢	<u>يجزي:</u> وسيجزي الله الشاكرين.....
٦٩	واعلموا ان الله يجي الارض بعد موتها.....	٤١١	<u>يجعل:</u> الم يجعل كيدهم في تضليل ٣٣٩ ٣٣٨ ٣٣٩ ٣٩١ ٤٠٩
٣٦٣	فخلقت آدم ليقيم الشريعة ويجي الدين.....	٣٥٣	انه سيجعل الولدان شيبًا.....
٦٣٠	يُجِي الدين ويقيم الشريعة..... ٦٢ ٦٠٨	٢٦١	انه يجعل الثلاثة ربعة.....
٤١٨	<u>يُحْي:</u> انا نبشرك بغلام اسمه يحيى.....		عسى الله ان يجعل بينكم وبين الذين عاديتم
٥٦٠	<u>يُخْرِج:</u> يخرج هبته وغبته دوحه اسماعيل.....	٣٦٩	مودة..... ٣٥٣
٤٥١	وان هذان لساحران يريدان ان يخرجاكم.....	٣٦٤	لن يجعل الله للكافرين على المؤمنين سبيلا ٣٣٤ ٣٥٠
	<u>يُخْرُونَ:</u>	٩٣	مبارك ومبارك وكل امر مبارك يجعل فيه.....
٢٨٥	يخرون سجدا. ربنا اغفر لنا انا كنا خاطئين.....	١٩٣	ويجعل لكم نورًا.....



يخرون على الاذقان ..... ٣٥١, ٦١٦, ٦٢٢  
 يخرون على الاذقان سجدا ربنا اغفر لنا انا كتما خاطئين  
 ..... ٣٦٩  
 يخرون على المساجد ..... ١٤٢, ١٨٩, ٦١٦  
يخزى: ان الله لا يخزى المؤمنين ..... ٦٣٢  
يخسر:  
 يخس الحق ويكشف الصدق ويخسر الخاسرون ..... ١٩١  
يخطف: يكاد البرق يخطف ابصارهم ..... ٥٩٤, ٦٢٦  
يخفى: انه لحق لا يتبدل ولا يخفى ..... ٣٦٨, ٣٥٣  
يخوفون: ويخوفونك من دونه ..... ٩٣, ٣٢, ٢٢١  
 يخوفونك من دونه ..... ٢١٥, ٢٥٣, ٣٣٨, ٣٦٣  
 يخوفونك من دونه ائمة الكفر ..... ٣٣١  
يذل: اذكر نعمتي. غرست لك بيدي رحمتي وقدرتي ..... ٢٤٤  
 اذكر عليك نعمتي غرست لك بيدي رحمتي وقدرتي ..... ٢٤٤  
 بيدي حربة ابيدها عادات الظلم ..... ٣٢٨  
 تفتح على يده الخزائن ..... ٦١٤  
 يد الله بجلال وبجمال ..... ١٣٢  
 يد الله فوق ايديهم ..... ٢١٣, ٣٣٩, ٦١١  
 لا يذل الا ايدي ..... ٣٥٢  
يدافع: ان الله يدافع عن الذين آمنوا ..... ٤٨٥  
يدخل: ما كان له ان يدخل فيها الا خائفا ..... ٣٣٠, ٦١١  
 يدخل تحت رداء الربوبية ..... ٣٢٠  
يدع: فليدع الزبانية ..... ٦٨٩  
 ان ذا العرش يدعوك ..... ٦٣١  
يدعون:  
 يدعون لك ابدال الشام وعباد الله من العرب ..... ١١٠  
يدفع: ليدفع ربي كلما كان يحشر ..... ٣٠٩  
يدني: سيولد لكم الولد ويدني منكم الفضل ..... ١٤٨

يدور: الرحي يدور وينزل القضاء ..... ٦١٨  
 الرحي تدور وينزل القضاء ..... ٣٠٩, ٣٥٣  
يدوم: واعطيك ما يدوم ..... ٣٦٦, ٥٣٩, ٦١٥, ٦٢٤, ٦٩٨  
يذل: يعز من يشاء ويذل من يشاء ..... ١٩٣  
يرببكم: اتقنظ من رحمة الله الذي يرببكم في  
 الارحام ..... ٦٣٤  
يرجو: يرجو خيرا ..... ٦٦٢  
يرحم: عسى ربكم ان يرحم عليكم ..... ٤٠  
 عسى ربكم ان يرحمكم ..... ٣٣٨, ٦١٢  
 يرحمك ربك ويعصمك من عنده ..... ٢١٦  
 يظل ربك عليك ويغيثك ويرحمك ..... ٤٥  
يرد: ثم يرد اليك السلام ..... ٣٥٣  
 لا يرد عن قوم يعرضون ..... ٥٦٤, ٥٤٤, ٦١٨  
 ليس لاحد ان يرد ما اتي ..... ٣٠٩, ٣٥٣, ٣٦٨  
 وبشرت ان البلاء يرد على عدوى الكذاب المهين ..... ٣١٣  
 ولا يرد وقت العذاب عن القوم المجرمين ..... ٢٣٤, ٢٥٢  
 يردّها اليك لا تبديل لكلمات الله ..... ١٣٩  
 بل موتك قريب ويرد عليك وانت من الغافلين ..... ١٣٤  
 وان يردك بخير فلا راد لفضله ..... ٩٨  
يرسل: واحفظني من كل افة يرسل الى ..... ٥٨٢  
 واحفظني من كل افة ترسل الى ..... ٥٨٢  
يرضى: اريك ما اريك ومن عجائب ما يرضيك ..... ٤١٣  
 اريك ما يرضيك ..... ٥٨٢, ٦١٩  
 انه نازل من السماء ما يرضيك ..... ٥٤٣, ٥٩٥  
 اني اريك ما يرضيك ..... ٥٩٦  
 في الله اجرك ويرضى عنك ربك ..... ٣٦٥  
 قال ربك انه نازل من السماء ما يرضيك ..... ٥٣٩, ٥٤٣, ٦٣٩  
 ويرضى عنك ربك ويتم اسمك ..... ٤٨

٥١١	<u>يستنبئونك</u> : يستنبئونك احق هو.....	٦٠٦	<u>يرفع</u> : يرفع الله ذكرك..... ٣٣٩
٣٦١	<u>يسبح</u> : يسبح لله من في السموات ومن في الارض	٣٢٠	يرفع روحه الى نقطته النفسية.....
١٣٥	<u>يسبون</u> : يسبون نبيك.....	١٩٣	يرفع من يشاء ويضع من يشاء.....
٣٢٤	<u>يستخرج</u> : ويستخرج الاقبال الموءود.....	٣٤٣	<u>يروا</u> : يريدون ان يروا طمثك.....
١٣٥	<u>يستهنء</u> : الام يستهنء بك ورسولك.....	٣٥٥	يرى الله بك سبيله.....
٢٥٥	كذبوا باياتي وكانوا بها يستهنءون..... ١٦٣		<u>يُرى</u> :
٦٥٩	<u>يُسر</u> : انما يريد الله لكم اليسر.....	٣٢٥	ليرى بى ربى من بعض صفاته الجلالية والجمالية
٨١	بعد العسر يُسر.....	٣٢٨	ليرى لقوم صفة جلاله.....
٦٣٤	يريد الله بكم اليسر.....	٥٦٤	يريكم الله زلزلة الساعة.....
٣٢٩	<u>يسر</u> : امر يسرنا لهم الهدى..... ١٦٥	٣٩٤	<u>يُريب</u> : انى اذيب من يريب.....
٤٦١	انى اعززت واكرمت ويسرني قولك انى علمت...	٥٦٩	<u>يُريد</u> : ان ربك فعال لما يريد..... ٣٥٠, ١٦٣
٦٠٠	يسرنا لك الامور..... ٥٩٥	٤٥١	وان هذان لساحران يريدان ان يخرجاكم.....
١٨٩	<u>يسر</u> : يسر الله وجهك وينير برهانك.....	٦٣٤	يريد الله بكم اليسر.....
	<u>يسطو</u> : يعصمك الله من العدا ويسطو بكل من سطا	٦١٥	يريدون ان يطفئوا نور الله..... ٣٥٣, ٩٣
٦٢٦, ٦١٦, ٥٥١, ٣٥٨, ٣٢٠			يريدون ان لا يتم امرك والله يا بى الا ان يتم امرك
٣٢٤	<u>يسعى</u> : انه يسعى ليرد اليكم الغنى المفقود.....	٦٢١, ٣٥٨, ٣٣٣	
٣٢٠	<u>يسقى</u> : والبرفوع من يسقى كأس الوصال.....	٣٠٤	يريدون ان يتخطفوا عرضك.....
٣٥٥	<u>يسلموا</u> : ويسلموا تسليما.....	٣٤٣	يريدون ان يروا طمثك.....
٣٢٩	<u>يسيب</u> : اضحى الاسلام يسيب ويغيب.....	٣٣٨	يريدون ان يطفئوا نور الله بافواههم..... ٢١٣, ١٦٥, ٣٢
٣٦٨	<u>يسير</u> : فضل يسير.....	٣٠٤	يريدون ان يطفئوا نورك.....
٨٤	<u>يشاء</u> : يجتئى اليه من يشاء من عباده.....	٣٥٣	يريدون ان يقتلوك.....
٣٣٨	يجتئى اليه من يشاء..... ٣٣٠, ١٩٣	٣٤٩	<u>يزداد</u> : ليزدادوا حسنا مع حسنتك.....
٢١٣	يجتئى من يشاء من عباده..... ٥٣	١٥٥	<u>يزيدون</u> : اخرج منه اليزيدون.....
١٩٣	يرفع من يشاء ويضع من يشاء.....	١٩٣	<u>يُسئل</u> : لا يسئل عما يفعل وهم من المسئولين
٦٢١	يلقى الروح على من يشاء من عباده..... ٥٩٣		لا يسئل عما يفعل وهم يسئلون.....
٣٦١	<u>يشفع</u> : من ذا الذى يشفع عنده الا باذنه.....	٦٠٣, ٥٥١, ٣٥٦, ٣٣٨, ٣٣٩, ٢٥١, ٢١٣, ٤٢	
٦٢٨	<u>يشهد</u> : انى صادق انى صادق ويشهد الله لى.....	٦١٨	يسئلونك احق هو..... ١٣٠, ٥٦٤, ٥٤٤
		٣٣٨	يسئلونك عن شانك..... ٣٣٤

٦٤٣ ..... البيت ويظهركم تطهيرا .....  
 ٤٥ ..... يظلل: يظل ربك عليك ويغيثك ويرحمك .....  
 ٦٥٣ ..... يظهر: ليظهر الله بهم بعض الآيات .....  
 ٦٢٣ ، ٥٨٨ ..... يظهر الله ويثني عليك .....  
 ما انا الا كالقرآن وسيظهر على يدي ماظهر من الفرقان .....  
 ٦٣٩ .....  
 هو الذى ارسل رسوله بالهدى ودين الحق ليظهره على .....  
 الدين كله ٣٠ ، ٢١٢ ، ٢٣٨ ، ٣٣٤ ، ٣٣٨ ، ٣٦٣ ، ٣٥٨ ، ٥٤٥ ، ٥٤٤ ، ٦٠٢ .....  
 والله انى غالب سيظهر شوكتى .....  
 ٦٨٩ .....  
يعبؤا: قل ما يعبؤا بكم ربى لولا دعاءكم .....  
 ١٦ .....  
يعتدون:  
 ذلك بما عصوا وكانوا يعتدون .....  
 ٦٢٨ ، ٦١٦ ، ٣٣٠ ، ٣٢٣ .....  
يعذب: ما كان الله ليعذبهم وانت فيهم .....  
 ٦٢٠ ، ٢٢٣ .....  
يعرض:  
 وان يروا آية يعرضوا ويقولوا سحر مستمر ... ٦٥ ، ٣٦٣ .....  
 لا يرد عن قوم يعرضون .....  
 ٦١٨ ، ٥٤٤ .....  
يعز: يعز من يشاء ويذل من يشاء .....  
 ١٩٣ .....  
يعصرون: ثم يغاث الناس ويعصرون .....  
 ٣٩٠ .....  
يعصم:  
 انه يعصمكم من فرقة هي للاضلال تسيح .....  
 ٣٢٤ .....  
 وان لم يعصمك الناس فيعصمك الله .....  
 ٤٥ .....  
 والله يعصمك من الناس .....  
 ٢٥٥ .....  
 ولو لم يعصمك الناس يعصمك الله .....  
 ٣٥٠ .....  
 يعصمك الله يكلأك الله .....  
 ٣٥٣ .....  
 يعصمك الله من العدا ويسطو بكل من سطا .....  
 ٦٢٦ ، ٦١٦ ، ٥٥١ ، ٣٥٨ ، ٣٢٠ .....  
 يعصمك الله من عتدة ولو لم يعصمك الناس ... ٣٦٣ .....  
 يعصمك الله من عتدة وهو الولى الرحمن .....  
 ٣٢٢ .....

٣١٨ ..... انى صادق صادق وسيشهد الله لى .....  
 ٣١٨ ..... انى صادق وسيشهد الله لى .....  
 ٣١٠ ..... وجعلوا يشهدون عليه ويسيلون اليه كماء منمهر .....  
 ٣٦٤ ، ٣٥٣ ..... وجعلوا يشهدون عليه ويسيلون كماء منمهر .....  
يصب: ان يك كاذبا فعليه كذبه وان يك صادقا .....  
 ٤٨٣ ..... يصبكم .....  
يصدق: لا يصدق السفية الاضربة الاهلك .. ٢١٨ .....  
يصعد: اليه يصعد الكلم الطيب .....  
 ٨٤ .....  
يصفون: سبحانه وتعالى عما يصفون .....  
 ٤٣ ، ٣٥٦ .....  
يصلح: يضع الحرب ويصلح الناس .....  
 ٣٦٠ .....  
يصلح: ولا يصلح شىء قبل اصلاحه .....  
 ٤٣ .....  
 يصلح الله جماعتى ان شاء الله تعالى .....  
 ٤٢٩ .....  
 يصلون عليك .....  
 ٦٠٦ .....  
 يصلون عليك صلحاء العرب وابدال الشام .....  
 ١٣٢ .....  
يضاهى:  
 ايها الاخوان ان زماننا هذا يضاهاى شهرنا هذا .. ٣٣٠ .....  
يضجى: يضجى بكثير من العجاوات .....  
 ٣١٦ .....  
يضر: ان الله لا يضر .....  
 ٣٦٨ .....  
 لا يضرهم الله الى حيوتكم .....  
 ٥٨٢ ، ٦٠١ .....  
يضر بون: يضر بون وجوههم ابن البقر .....  
 ٢٠٤ .....  
يضع: يرفع من يشاء ويضع من يشاء .....  
 ١٩٣ .....  
 يضع الحرب ويصلح الناس .....  
 ٣٦٠ .....  
يُطرح: يُطرح بين يدي .....  
 ٢٩٢ .....  
يُطفئوا: يريدون ان يطفئوا نور الله بأفواههم .....  
 ٢٣٨ .....  
يُطعمون:  
 يطعمون الطعام على حبه مسكينا ويتيما واسيرا .....  
 ٣٨٦ .....  
يُطهر: انما يريد الله ليزهبن عنكم الرجس اهل .....  
 ٣٨٦ .....

١٩٦	ويعلمك الله من عنده .....	٢١٦	يعصبك الله من عنده وان لم يعصبك أحدٌ .....
٥٨٣	<u>يعلى</u> : الله يعلىنا ولا نعلى .....	٣٩١	يعصبك الله ولو لم يعصبك الناس .....
٢١٩	ومن كان من حزني فيعلى وينصر .....	٤٥	يعصبك الله من عنده وان لم يعصبك الناس .....
٦١٦	<u>يعبرون</u> : ولك نرى آيات وهدم ما يعبرون	٢١٦	يرحمك ربك ويعصك من عنده .....
٣٦٨	<u>يعبهون</u> : تزى نصر من عند الله وانهم يعبهون	٢٩٢	<u>يعض</u> : يعض الظالم على يديه .....
٣٩٠	<u>يغاث</u> : تُمَّ يغاث الناس ويعصرون .....	٣٦٤	يوم يعض الظالم على يديه .....
٤١	<u>يغضوا</u> : قل للبهؤمنين يغضوا من ابصارهم .....	٢٩٤	يعض الظالم على يديه ويوثق .....
٤٥٦	<u>يغفر</u> : يغفر لك الله ما تقدم من ذنبك وما تأخر	١٤٣	<u>يعطي</u> : الله يعطيك جلا لك .....
٨٠	ليغفر لك الله ما تقدم من ذنبك وما تأخر .....	١٨٠	ولسوف يعطيك فترضى .....
٣٥١	يغفر الله لكم .....	٣٠٢	<u>يعظم</u> : يعظمك الملائكة .....
٤٥	<u>يغيث</u> : يظلل ربك عليك ويغيثك ويرحمك .....	١٨١	<u>يعقل</u> : يعقلك ربك بالكتاب والحكمة .....
	<u>يغيروا</u> :	٥٩٢	<u>يعلم</u> : الله يعلم فمن هذا .....
٣٥٨	ان الله لا يغير ما بقوم حتى يغيروا وما بأنفسهم ٢٨١، ٢٨٨	١٨٩	انت معي وانا معك ولا يعلمها الا المسترشدون ١٨٥، ١٨٩
٦٢٠	وما كان الله ليغير ما بقوم حتى يغيروا وما بأنفسهم	١٤٤	انت منى بمنزلة لا يعلم الخلق .....
	<u>يفتح</u> :	٣٣٤	انت منى بمنزلة لا يعلم الخلق ٩٣، ١٨٠، ١٨١، ٢٣٨، ٣٣١، ٣٣٤
١٦٥	يؤتى له الملك العظيم ويفتح على يده الخزائن .....	٦١٣	٣٢٢، ٣٢٢، ٣٥٦، ٣٩١، ٣٩٢، ٥٢١، ٥٥١، ٦١٣
٣٢٨	<u>يفتري</u> : ما كان حديث يفتري .....	٣٥٥	انه غالب على امره ولكن اكثر الناس لا يعلمون
	<u>يفتنون</u> : احسب الناس ان يتركوا ان يقول أمناً وهم	٣١٠	انه معك وانه يعلم السر وما اخفى .....
٢١٣	لا يفتنون .....	١٩٣	انه يرى الاوقات ويعلم مصالحها .....
٢٥٦	<u>يفرح</u> : يومئذ يفرح المؤمنون .. ٢٣٠، ٢٣٣، ٢٣٥، ٢٥٦	٣٥٣	انه يعلم السر وما اخفى .....
٢٥٣	<u>يفسد</u> : وقالوا اتجعل فيها من يفسد فيها .....	٤٨	والله يعلم وانتم لا تعلمون .....
١٦٥	<u>يفصل</u> : ان الله يفصل بينكم .....	٣٦٨	لا اله الا هو يعلم كل شيء ويرى .....
٣١٦	<u>يفعل</u> : كذلك يفعل من ابتداء زمان الاسلام	٣٢٢	لا يعلمون هذه النكات .....
٥٥١	لا يستل عما يفعل وهم يسئلون ٤٢، ٤١٣، ٣٣٨، ٣٥٦، ٥٥١	٣٥٣	والله غالب على امره لكن اكثر الناس لا يعلمون ٦٠، ٣٥٣
٤٣	يحبون ان يحمدا وما لم يفعلوا .....	٣٦٥	والله يعلم وانتم لا تعلمون .....
٤٢١	<u>يفلح</u> : ولا يفلح الساحر حيث اتى .....	٢٤٣	ليعلمن الله المجاهدين منكم وليعلمن الكاذبين
	<u>يقبل</u> :	٣٠٢	نبأ من الله الذي يعلم السر وما اخفى .....
٦١٢	لا يقبل عمل مثقال ذرة من غير التقوى .....	١٦٠	هذا هو التراب الذي لا يعلمون .....

٦٥٢	<u>يكرم</u> : يكرم الله اكراما عجبًا .....	٨١	ومن يبتغ غير الاسلام دينًا لن يقبل منه .....
٦٥٦	يكرمك الله اكرامًا عجبًا .....	٣٣٨	ومن يبتغ غيرة لن يقبل منه .....
	<u>يكسى</u> :	٤٥٥	<u>يقتل</u> : ان القوم يقتلوننى اى ارادوا قتلى .....
٣١٩	وبعد ذلك يكسى الانسان الكامل حلة الخلافة .	٣٥٣	ويريدون ان يقتلوك .....
١٩١	<u>يكشف</u> : يجيء الحق ويكشف الصدق .....	٣١٦	<u>يقرب</u> : يقرب الى الله سبحانه .....
١٦٣	<u>يكفى</u> : سيكفيهم الله .....	٦٣٢	<u>يقضى</u> : ليقضى الله بيننا .....
٤٢٣ ، ٢٥٥ ، ١٣١	فسيكفيهم الله .....	٢٠٣	يقضى امره فى سبِّ .....
٣٥٣	<u>يكلاك</u> : يكلاك الله .....	٣١٨	<u>يقنع</u> : لا يقنع بنمودج وقشر كالجلاء .....
	<u>يكمل</u> :	٢٥٠	<u>يقول</u> : امر يقولون نحن جميع منتصر .....
٣١٩	وبه يكمل سائر مراحل الصديقين والاصفياء .	٦١٠ ، ٤٣	واضرب على ما يقولون .....
٦٠١	<u>يكنزون</u> : ثم يكنزون لهم .....	٤٨٢	ويقولون اناسمنا بهذا من الاولين .....
١٨٠	<u>يكون</u> : اذا اردت لشيء ان تقول له كن فيكون	٣٥٦	ويقولون لست مرسلًا .....
٣٥١ ، ٢٩٢	انما امرنا اذا ارادنا شيئًا ان نقول له كن فيكون	٣٣٩	يقول العدو لست مرسلًا .....
	فالهبت من الرحمان أنه معذ بهم لو لم يكونوا	١٣٠	يقولوا سحر مستمر .....
١١٤	تأبين .....	٣٥٤	يقولون ان هذا الاختلاق .....
٢١٤	فضل من لدنا ليكون آية للنظرين .....		يقولون ان هذا الا قول البشر واعانه عليه قوم
٣٣٦ ، ٣١	يتم نعمته عليك ليكون آية للمؤمنين .....	٣٥٥	آخرون .....
٦١٠ ، ٤٥	لعلك باخ نفسك الا يكونوا مؤمنين .....	٦٠٢ ، ٣٣٨ ، ٣١	يقولون انى لك هذا .....
٩٣	كذلك ليكون آية للمؤمنين .....	٦٣٠ ، ٦٠٨ ، ٦٢	<u>يقيم</u> : يحيى الدين ويقيم الشريعة .....
٣٩٣	<u>يلبسوا</u> : ولم يلبسوا ايمانهم بظلم .....	٢٣٩	يقيم الشريعة ويحيى الدين .....
	<u>يلتفتون</u> : ان الذين لا يلتفتون اليك لا يلتفتون	٣٦٣ ، ٢١٦	فخلقت آدم ليقوم الشريعة ويحيى الدين .....
٦٥١	الى الله .....	٣٣٤	اردت ان استخلف فخلقت آدم ليقوم الشريعة .
٤٣ ، ٣٢	<u>يلعبون</u> : قل الله ثم ذرهم فى خوضهم يلعبون	٤٢٨	<u>يقيننا</u> : لورفع الحجاب لما ازددت يقيننا .....
٤٠٥ ، ٦٤٦ ، ٦٤٥ ، ٦١٠ ، ٦٠٢ ، ٣٣٤ ، ٢٥١ ، ٢١٣		٦٢٦ ، ٥٩٤	<u>يكاد</u> : يكاد البرق يخطف ابصارهم .....
٦٢١ ، ٥٩٣ ، ٥٩١	يلقى الروح على من يشاء من عباده .....	٣٣٠ ، ٢٥٠ ، ٢١٦ ، ٦٥	يكاد زيته يضىء ولولم تمسه نار .....
٦٥٣	<u>يلعن</u> : كان يلعننى ويسبى .....	٣٣٨ ، ٣١	ولا يكاد يبين .....
٣٩٣	<u>يلوم</u> : والوم من يلوم .....	٦٠١	<u>يكثر</u> : يكثر دنياهم .....
٣٢٨	<u>يمانى</u> : انا كوكب يمانى وابل روحانى .....	٢١٦	يكذبون: يكذبون باياتى و كانوا من المستهزئين

٣٢٠	ينزل الى الخلق ليجذبهم الى الروحانية.....	٩٨	<u>يمسّسك</u> : ان يمسّسك بضر فلا كأشف له الا هو ...
٣٦٨ , ٣٥٣ , ٣١٠	ينزل ما تعجب منه .....	٤٨	<u>يمسّسه</u> : لا يمسه الا المطهرون .....
٤١٣	ينزل منزل المبارك .....	٣٩٠ , ٣٥٦ , ٢٥١	<u>يمشئ</u> : يمدك الله ويمشئ اليك .....
٣٣٦ , ٣٣١ , ٩٣	<u>ينصر</u> : ينصرك الله في مواطن .....	٢١١	<u>يموت</u> : يموت بغير مرض .....
٦٠٥ , ٣٣٩ , ٢١٣ , ٣٣	ينصرك الله من عنده .....	١٥٨	كلب يموت على كلب .....
٣٣٤ , ٣٣٩ , ٢١٣ , ٣٣	ينصرك رجال نوح اليهم من السماء .....	٢١١	يموت قبل از ثمانية .....
٤٢٩ , ٤١٢ , ٦٠٥ , ٥٩٣	ينصركم رجال نوح اليهم من السماء .....	٣١٣	يموت قبل يوحي هذا .....
٦٠٠	ينصركم الله في دينه .....	١١٩	يموت ويبقى منه كلاب متعدّدة .....
٦٣٦	ينصركم الله في وقت عزيز .....	٣٢٠	<u>يمكث</u> : ثم يمكث هذا العبد في الارض الى مدّة .....
٥٩٨	ينصرة الملائكة .....	٣٩٩ , ١٢	وأقّاماً ينفع الناس فيمكث في الارض .....
٣٥٥	ينصركم في دينه .....	٣٣٠ , ٤٦	<u>يمكر</u> : واذ يمكركم الذي كقر .....
٣١٥	<u>ينطق</u> : ما كان لبشر ان ينطق كبشئ مرتجلاً ..		ويمكرون ويمكر الله والله خير الماكرين .....
٢٥٠	<u>ينظرون</u> : ينظرون اليك وهم لا يبصرون .....	٣٥٤ , ٣٦٢ , ٣٣٩ , ٣٣٦ , ١٦٥ , ٣٣	
٣٩٩	<u>ينفح</u> : واما ما ينفع الناس فيمكث في الارض .....		<u>يميز</u> :
	<u>ينقطع</u> :	٢٢٩	وما كان الله ليترك حتى يميز الخبيث من الطيب .....
٦٠٤ , ٣٣٦ , ٣٣٦ , ٣٣٩ , ٥٩	ينقطع اباك ويبدء منك .....	٣١٣	<u>يميلون</u> : يميلون الى الدنيا ولا يعبدونني شيئاً .....
	<u>ينقلبون</u> :	١٩٢	<u>ينادون</u> : انهم ينادون من مكان بعيد .....
٣٥٦	وسيعلم الذين ظلموا اني منقلب ينقلبون ...	٣١٦	ينادى مناد من السماء .....
٣٢٠	<u>ينير</u> : لينير الخلق بنور الهداية .....	٦٠٦ , ٢١٥ , ٣٦	ربنا اننا سمعنا منادياً ينادى للايمان .....
١٨٩	يسر الله وجهك وينير برهانك .....	٣٣٣	<u>يُنَيِّبُ</u> : وسوف ينبيهم خبير .....
٥٦٣	<u>يهتدون</u> : اني مع الذين هم يهتدون .....	٢٣٩	<u>ينبذ</u> : لينبذ في الحطمة .....
٦٥١	<u>يهديين</u> : ان ربي سيهدين .....	٣٣٢	<u>ينجي</u> : البلى كثيرة ولا ينجيكم الا الايمان ..
٢٣٨	ان معي ربي سيهدين .....	٣٨١	انه ينجي اهل السعادة .....
٣٦٨ , ٢٥٠ , ٢٥	<u>يهزم</u> : سيهزم الجمع ويولون الدبر .....	٥٢٠	ينجي الناس من الامراض .....
٢٣٦	<u>يهلك</u> : يهلك بعد وجودها وتجسها .....	٤٠٩	رب ارحمني ان فضلك ورحمتك ينجي من العذاب .....
٢٢١ , ٣٣	<u>يهود</u> : ولن ترضى عنك اليهود ولا النصارى .....	٤٣٣	ينجيكم من الغم وكان ربك قديراً .....
٦١٤ , ٣٥٢ , ١٦٥	<u>يوثي</u> : يوثي له الملك العظيم .....	٥٥٥	ينجيكم من كربك .....
		٦١٨	<u>ينزل</u> : الرحي يدور وينزل القضاء .....

٥٢٢	فبصرك اليوم حديداً.....	٤٢٣	<u>يؤخر</u> : ان الله يؤخر اجلاً مسئىً.....
٤١٠	كل يوم هو فى شان ..... ٩٣, ٣٣١, ٣٠٢, ٤١٠	٣٢٤	<u>يواسيك</u> : ان الله مع عبادة يواسيك.....
٣٣٥	يوم الاثنين وفتح الحنين ..... ٣٣٢, ٣٣٥	٢٩٤	<u>يوثق</u> : يعض الظالم على يديه ويوثق.....
٣٥١	لا تثريب عليكم اليوم ..... ٢٢٩, ٣٥١	٢٥٥	<u>يوسف</u> : انظر الى يوسف واقباله ..... ١٤٨, ١٨٩, ٢١٦, ٢٥٥
٣٨٤	لا يأتى عليك يوم الخسران ..... ٣٨٢, ٣٨٤	٤٥٦	انى لا جد ربح يوسف لولا ان تفندون ..... ٣٩١, ٦٢٨, ٤٥٦
٥٩٦	لمن الملك اليوم .لله الواحد القهار ..... ٥٩٦	٣٦٩	انى اجد ربح يوسف لولا ان تفندون ..... ٣٦٩
٤٠٤	يوم تأتى السماء بدخان مبين ..... ٥٥٤, ٦٢٠, ٤٠٣, ٤٠٤	١٣٢	قالوا تالله تفتؤا تذكر يوسف حتى تكون حرضاً
٢٨٢	يوم تاتيک الغاشية..... ٢٨٢	٨٤	و كذلك مننا على يوسف لنصرف عنه السوء..... ٨٤
٢٥٥	يوم تبدل الارض غير الارض ..... ٢٠٤, ٢٥٥	٣٣٩	<u>يؤفكون</u> : قاتلهم الله ائى يؤفكون..... ٣٣٩
١٤٩	هذا يوم عصيب..... ١٤٩	١٣٣	<u>يؤتى</u> : ان الصابرين يؤتى اجرهم بغير حساب.. ١٣٣
٥٩٤	هذا يوم مبارك..... ٥٩٤	١٤٩	يولد لك الولد ويدينك الفضل..... ١٤٩
١٨٩	انا خلقنا الانسان فى يوم موعود..... ١٨٩		<u>يُولون</u> :
٦٠٣	وامتازوا اليوم ايها المجرمون..... ٦٠٣	٤٥٩	سيهزم الجمع ويولون الدبر ..... ٢٥, ٢٥٠, ٣٦٨, ٦٦٦, ٤٥٩
٢٨٢	يوم نجزي كل نفس بما كسبت ..... ٢٨٢	٢٣٨	<u>يوم</u> : اليوم اكملت لكم دينكم..... ٢٣٨
٢٨٢	يوم ننجو كل نفس بما كسبت..... ٢٨٢	٣٣٢	اليوم تمت الحجة على المخالفين..... ٣٣٢
٢٥٣	يوم يجىء الحق ..... ١٨٣, ١٨٩, ٢١٨, ٢٥٣	٤١٥	اليوم يوم البركات ..... ٤٠٩, ٤١٥
٣٦٤	يوم يعض الظالم على يديه ..... ٣٥١, ٣٦٤	٣٠٢	اليوم يوم عيد..... ٣٠٢
٦١٨	يومئذ تحدث اخبارها بان ربك اوحى لها ..... ٦١٨	٣٣٢	اليوم حصص الحق للناظرين..... ٣٣٢
٦٨٦	يومئذ مع الرسول اقوم ..... ٦٨٦	٣٢٨	ان ربى معى الى يوم لحدى من يوم مهدى..... ٣٢٨
٢٣٣	يومئذ يفرح المؤمنون ..... ٢٣٣	٤٢١	ذلك اليوم الاخر..... ٤٢١
٣٥٣	وسانزل وان يومى لفصل عظيم ..... ٣٥٣	٢٥١	انك اليوم لدينا مكيين اميين..... ٢٥١
			وجاعل الذين اتبعوك فوق الذين كفروا الى يوم
			القيامة..... ٣٦٣, ٦١٣

## فارسی الہامات

آ-۱

خدا نامہ نت از گنہ کرد پاک ..... ۷۰۸  
اطمینان: دل مضطر اطمینان یافت ..... ۲۳۰  
افسوس: اے عمّی بازیء خویش کردی و مرا  
افسوس بسیار دادی ..... ۱۰۰  
الا: الا اے دشمن نادان و بے راہ ..... ۲۰۳  
الہام: خلاصہ الہام فراموش شدہ ..... ۷۱۲  
امن: امن است در مقام محبت سرائے ما ..... ۵۰۶  
امن است در مکان محبت سرائے ما ..... ۲۲۰، ۵۰۵، ۴۷۸  
امید: گر امیدے دہم مدار عجب ..... ۳۷۳  
انوار: برروئے من انوار سعادت بتافت ..... ۲۳۹  
برروئے من انوار یا بتافت ..... ۲۳۹  
اولاد: حق اولاد در اولاد ..... ۵۸۱  
ایام بلا: صادق آن باشد کہ ایام بلا ..... ۲۷۳  
این کار: این کار از تو آید و مردان چنیں کنند ..... ۱۸۱  
اے: اے بسا آرزو کہ خاک شدہ ..... ۱۱۳، ۷۳۲  
اے بسا خانہء دشمن کہ تو ویران کردی ..... ۲۸۹، ۳۷۳  
اے عمّی بازیء خویش کردی و مرا افسوس بسیار  
دادی ..... ۱۰۰  
سلامت بر تو اے مرد سلامت ..... ۲۲۲  
مبارک بادت اے مریم کہ عیسیٰ بازے آید ..... ۷۸۵  
اے منکر پا مارا بالا بالا ..... ۷۸۵  
ایوان: تزلزل در ایوان کسری فتاد ..... ۵۵۶

آب: آب زندگی ..... ۵۳۸  
آثار: آثار زندگی ..... ۵۸۷  
آثار صحت ..... ۳۳۰  
آرزو: اے بسا آرزو کہ خاک شدہ ..... ۱۱۳، ۷۳۲  
آشنا: بوسد آن زنجیر را کہ آشنا ..... ۲۷۳  
اعزاز:  
زدرگاہ خدا مردے بصد اعزازے آید ..... ۷۸۵  
آزار: مباش در پیئے آزار ہر چہ خواہی کن ..... ۲۲۹  
آسمان - آفریندہ:  
خدا نے ذوالجلال آفریندہ زمین و آسمان ..... ۸۶  
آمدن: آمدن عید مبارک بادت ..... ۷۱۹  
ساقیا آمدن عید مبارک بادت ..... ۷۱۲  
آمدی: خوش آمدی - نیک آمدی ..... ۲۲۷  
آہوئے: آہوئے مرگ ..... ۵۳۶  
آید: آید آن روزے کہ مستخلص شود ..... ۷۰۳  
اختلال: بعد از آن باشد خلاف و اختلال ..... ۷۳۹  
بعد از آن ایام ضعف و اختلال ..... ۷۳۹  
از: از پیئے آن محمد احسن را ..... ۱۵۲  
از خدا یابند مردان خدا ..... ۷۳۰  
این کار از تو آید و مردان چنیں کنند ..... ۱۸۱



بسیار: اے عَمّی بازیءِ خویش کردی و مرا افسوس

بسیار دادی ..... ۱۰۰

بستر: بستر عیش ..... ۳۶۵

بلا: بلاءِ دمشق ..... ۲۸۵

بلاءِ ناگہانی ..... ۷۲۱

ردّ بلا ..... ۵۲۸

رسیدہ بود بلائے و لے بخیر گزشت ..... ۳۸۳، ۲۳۳

صادق آن باشد کہ ایام بلا ..... ۲۷۳

ہمیں مردمان بباہد ساخت ..... ۷۹۷

بلند: بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں

برمنار بلندتر محکم افتاد ..... ۲۷۹

بوسد: بوسد آن زنجیر را کر آشنا ..... ۲۷۳

پاک: خدا نامہ نٹ از گنہ کرد پاک ..... ۷۰۸

پائے محمدیاں: بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید

و پائے محمدیاں برمنار بلندتر محکم افتاد ..... ۲۷۹، ۲۵۶، ۲۷۳

۲۷۳، ۳۷۲، ۳۳۱

پائے: یکے پائے من ے بوسید و من ے گفتم کہ

حجر اسود من ..... ۳۳

شخص پائے من بوسید من گفتم کہ سنگِ اسود

من ..... ۳۳

پسپا: پسپا شدہ ہجوم ..... ۲۶۵

پسپا شد ہجوم ..... ۲۶۳

پشت: پشت بر قبلہ ے کنند نماز ..... ۷۵۱

## ب-پ

بالا بالا: اے منکر یا مارا بالا بالا ..... ۷۸۵

بحسن: بحسن قبولی دعا بنگر کہ چہ زود دعا

قبول می کنم ..... ۱۰۳

بخرام: بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید ..... ۷۲۳

بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں برمنار

بلندتر محکم افتاد ..... ۲۵۶، ۲۷۹، ۳۳۱، ۳۷۲، ۲۱۳

بخور: بخور آنچه ترا بخور نام ..... ۵۰۱

بخیر: رسیدہ بود بلائے و لے بخیر گذشت ..... ۲۳۳

بدو: بد وراثش رسولان ناز کردند ..... ۵۷۳

بر: بر سرسہ صد شمار این کار را ..... ۱۸۰

بر مقام فلک شدہ یارب ..... ۳۷۳

از برایش محمد احسن را ..... ۱۵۲

بروئے: بروئے من انوار سعادت بتافت ..... ۲۳۹

بروئے من انوار بتافت ..... ۲۳۹

برطانیہ: سلطنت برطانیہ تا ہشت سال ..... ۷۳۹، ۷۳۸

سلطنت برطانیہ تا ہفت سال ..... ۷۳۹

قوت برطانیہ تا ہشت سال ..... ۷۳۹

بست سال:

نصرت و فتح و ظفر تا بست سال ..... ۳۶۹، ۳۷۱

جاودانی: رہگرائے عالم جاودانی شد ..... ۳۹۲

### جریدہ عالم:

ثبت است بر جریدہ عالم دوام ما ..... ۱۰۷

جہان عشق: شد جہان عشق برّوے آشکار ۵۶۵

جہنم: سرانجام جاہل جہنم بود ..... ۳۳۱، ۲۲۸

چشم: اے خدا سیہ کن چشم دشمن سیہ ..... ۶۷۲

### چو دور خسروی:

چو دور خسروی آغاز کردند ..... ۵۶۹، ۲۳۰

چوں خدا: چوں خدا خواهد کہ پردہ کسی درد ۲۷۱

چہ: چہ زود دعاء قبول می کنم ..... ۱۰۳

## ح-خ

حالیہ: حالیہ مصلحت وقت دران می بینم ..... ۶۹۸

حجر اسود: یکہ پائے من ے بوسیدومن ے گفتم

کہ حجر اسود منم ..... ۳۳

حرم: مناجات شوریدہ اندر حرم ..... ۳۹۰

حساب: تودانی حساب کم و بیش را ..... ۶۷۲

حق: حق اولاد در اولاد ..... ۵۸۱

خاک: اے بسا آرزو کہ خاک شدہ ..... ۱۱۳

### خانہ:

اے بسا خانہ دشمن کہ تو ویران کردی ..... ۳۷۳، ۲۸۹

خدا: اے خدا سیہ کن چشم دشمن سیہ ... ۶۷۲

دست تودعائے تو ترخم ز خدا ..... ۵۳۰

## ت

تا: تا بدیر ترا خواهد داشت ..... ۳۳۲

تا عود صحت ..... ۳۳۰

تارک: تارک روزگار ے بینم ..... ۱۵۲

### ترحم ز خدا:

دست تو، دُعائے تو، ترحم ز خدا ..... ۵۳۰

تزلزل: تزلزل در ایوان کسری فتاد ..... ۵۵۶

تکیہ: مکن تکیہ بر عمر ناپائیدار ..... ۷۳۸

### تنعم ہائے دنیا:

منہ دل در تنعم ہائے دنیا گر خدا خواہی ..... ۱۷۷

تودانی: تودانی حساب کم و بیش را ..... ۶۷۲

تودر: تودر منزل ما چو بار بار آئی ..... ۵۱۸، ۵۱۹، ۶۲۸

تمہی دستان: کہ ے خواہد نگار من تمہی دستان

عشرت را ..... ۱۷۷، ۱۵

تیغ: الا اے دشمن نادان و بے راہ

بترس از تیغ بران محمد ..... ۲۰۳

ثبت: ثبت است بر جریدہ عالم دوام ما ..... ۱۰۷

## ج-چ

جاہل: سرانجام جاہل جہنم بود

کہ جاہل نکو عاقبت کم بود ..... ۳۳۱، ۶۲۸

## د

- داؤد: خدائے من قدم راند بررو داؤد ..... ۱۰۳
- داغ: داغ ہجرت ..... ۲۳۷
- دبده: دبده خسرویم شد بلند ..... ۷۲۷
- دخت: دختِ کرام ..... ۳۷۹
- دختر نیک آگاہی شاں خورد تر چندین سال ..... ۷۸۶
- در: در کلام تو چیزے ست کہ شعراء را دران دخل نیست ..... ۲۲۶، ۵۶۱
- حق اولاد در اولاد ..... ۵۸۱
- تزلزل در ایوان کسری فتاد ..... ۵۵۶
- درگاہ: زدرگاہ خدا مردے بصد اعزازے آید ..... ۷۸۵
- دست: دست تو، دعائے تو، ترخم ز خدا ..... ۵۳۰
- دشمن: الا اے دشمن نادان و بے راہ ..... ۲۰۳
- اے بسا خانہ دشمن کہ تو ویراں کردی ..... ۲۸۹، ۳۷۳
- اے خدا سیہ کن چشم دشمن سیہ ..... ۲۷۲
- دعا: بحسن قبولئی دعا بنگر کہ چہ زود دعاء قبول می کنم ..... ۱۰۳
- دست تو، دعائے تو، ترخم ز خدا ..... ۵۳۰
- دل: دل مے بلرزد چو یاد آورم ..... ۳۹۰
- دل مضطر اطمینان یافت ..... ۲۳۰
- منہ دل در تنعم ہائے دنیا گر خدا خواہی ..... ۱۷۷
- رسید مژدہ کہ آن یار دل پسند آمد ..... ۵۳۸

- خدا بر رحمت ببارید یا نے ..... ۲۲۸، ۵۱۹، ۵۱۸
- خدا ترا از عیوب منزہ کرد و باتو موافقت کرد ..... ۳۶۱
- منہ دل در تنعم ہائے دنیا گر خدا خواہی ..... ۱۷۷
- خدا با ماست ..... ۱۳۲
- خدا قاتل تو یاد و مرا از شر تو محفوظ دارد ..... ۲۲۳
- خدانا مہء نت از گنہ کرد پاک ..... ۷۰۸
- خدائے ذوالجلال آفرینندہ زمین و آسمان ..... ۸۶
- خدائے من قدم راند بررو داؤد ..... ۱۰۳
- زدرگاہ خدا مردے بصد اعزازے آید ..... ۷۸۵
- خبر: خبر بد بیوم شوم گزار ..... ۲۹۳
- خسرو: چو دور خسروی آغاز کردند ..... ۲۳۰، ۵۶۹
- دبده خسرویم شد بلند ..... ۷۲۷
- خلاصہ: خلاصہ الہام فراموش شدہ ..... ۷۱۲
- خلاف: بعد ازاں باشد خلاف و اختلال ..... ۷۳۹
- خواہی: مباش در پئے آزار ہر چہ خواہی کن ..... ۲۶۹
- منہ دل در تنعم ہائے دنیا گر خدا خواہی ..... ۱۷۷، ۱۵
- خوش: خوش آمدی، نیک آمدی ..... ۲۶۷
- خوش باش کہ عاقبت نکو خواہد بود ..... ۳۶۸، ۳۶۵
- خوش و خرم باش ..... ۳۵۳
- خوش باشی: ہر کجا باشی خوش باشی ..... ۵۹۷
- خوشی و خرمی ..... ۳۳۰
- خویش را: سپردم بہ تو مایہء خویش را ..... ۲۷۲

۴۳۶ ..... مباحش ایمن از بازی و روزگار

۳۸۷ ..... روز نقصان بر تو نیاید

۳۷۲ ..... روشن: و روشن شد نشانہائے من

### روئے پاک:

۱۷۷ ..... کجا بیند دل ناپاک روئے پاک حضرت را

۵۳۶ ..... رہا: رہا گوسفندان عالی جناب

۵۳۶ ..... رہا گوسفندان عالی جناب

۳۹۲ ..... رہگرائے: رہگرائے عالم جاودانی شد

۱۰۳ ..... زاہد: طریق زہد و تعبد ندانم اے زاہد

۷۸۵ ..... زدرگاہ: زدرگاہ خدامردے بصد اعزازے آید

۱۸۳ ..... زر: زر چنہ حیدرآباد

۷۲۷ ..... زلزلہ: زلزلہ در گورنظامی فگند

### زمین:

۸۶ ..... خدائے ذوالجلال آفرینندہ زمین و آسمان

زن: زن باد آں فرزند کہ چنین پدرے بگردد واو

۳۳۲ ..... ملول نیست

۲۷۳ ..... زنجیر: بوسد آں زنجیر را کز آشنا

۵۳۸ ..... زندگی: آب زندگی

۵۸۷ ..... آثار زندگی

۱۰۳ ..... زود: چہ زود دعا قبول می کنم

۱۷۷ ..... کجا بیند دل ناپاک روئے پاک حضرت را

۱۰۷ ..... ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق

۳۷۹ ..... دنیا: دنیا بامید قائم

۱۷۷ ..... منہ دل در تنعمہائے دنیا گر خدا خواہی

### دور خسروی:

۶۳۰، ۵۶۸ ..... چو دور خسروی آغاز کردند

### ذوالجلال:

۸۶ ..... خدائے ذوالجلال آفرینندہ زمین و آسمان

۳۷۳ ..... دہم: گر امیدے دہم مدار عجب

۱۳۲ ..... رحمت: رحمت حق

۵۲۸ ..... رد: رد بلا

۵۷۳ ..... راہ: مقام اومبین از راہ تحقیر

### رسید:

رسید مژدہ کہ آن یار دل پسند آمد

۵۳۸ ..... رسید مژدہ کہ دیوار از میاں برخاست

۲۰۷ ..... رسید مژدہ کہ ایام غم نخواہد ماند

۳۸۹ ..... رسید مژدہ کہ ایام نو بہار آمد

### رسیدہ:

۶۳۳، ۳۸۳ ..... رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گذشت

### روئے:

۱۷۷ ..... کجا بیند دل ناپاک روئے پاک حضرت را

۱۰۷ ..... ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق

روزے: آید آں روزے کہ مستخلص شود

۱۵۲ ..... روزگار: تارک روزگارے بینم

از برایش محمد احسن را

۱۵۲ ..... تارک روزگارے بینم

## س-ش

۷۱۲ ..... ساقیا: ساقیا آمدن عید مبارک بادت

۳۸۰ ..... سال: سال دیگر را کہ ے داند حساب

تا عود صحت ..... ۳۲۰

### صعب:

مخالفت قوم کثیر کارے ست صعب ..... ۱۸۱

طریق: طریق زہد و تعبد ندانم اے زاہد .. ۱۰۳

کہ در طریقت ماغیر زین گنا ہے نیست ..... ۶۶۹

### ظفر:

نصرت و فتح و ظفر تا بست سال . ۳۶۹، ۳۷۱، ۳۹۰

## ع-غ

عاقبت: خوش باش کہ عاقبت نکو خواہد بود ۳۶۸

عاشق: گر قضا را عاشقہ گردد اسیر ..... ۲۷۳

عالم: رہگرائے عالم جاودانی شد ..... ۳۹۲

ثبت است بر جریدہ عالم دوام ما ..... ۱۰۷

عجب: گرامیدے دہم مدار عجب ..... ۳۷۳

### عروسی:

ہرچہ بایندو عروسی را ہماں سامان کنم ..... ۳۳

### عشرت:

کہ مے خواہد نگار من تہی دستان عشرت را ..... ۱۷۷

عشق: شد جہان عشق برّوے آشکار ..... ۵۶۵

بہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق ..... ۱۰۷

عمالیق: نصف ترا نصف عمالیق را ..... ۱۳۰

عمر: مکن تکیہ بر عمر ناپائیدار ..... ۷۳۸

سپردم: سپردم بتو مایہء خویش را ..... ۶۷۲

سر: سر انجام جاہل جہنم بود ..... ۶۲۸، ۳۳۱

### سرائے:

امن است در مقام محبت سرائے ما ..... ۵۰۶

امن است در مکان محبت سرائے ما .....

۶۲۰، ۵۰۵، ۳۳۷

سعادت: برروئے من انوار سعادت بتافت ۲۳۹

سلامت: سلامت بر تو اے مرد سلامت ۲۶۶

سلطنت: سلطنت برطانیہ تا ہشت سال ۷۳۸

سلطنت برطانیہ تا ہفت سال ..... ۷۳۹

شخصہ: شخصہ پائے من بوسید من گفتم کہ

سنگ اسود منم ..... ۳۳

سیہ کن: اے خدا سیہ کن چشم دشمن سیہ ۶۷۲

شد: شد ترا این برگ و بار و شیخ و شاب ..... ۷۵۲

شد جہان عشق برّوے آشکار ..... ۵۶۵

شعراء: در کلام تو چیزی است کہ شعراء را دران

دخلی نیست ..... ۶۲۶، ۵۶۱

شکار: شکار مرگ ..... ۳۹۵

شوم: خبر بد بیوم شوم گزار ..... ۶۹۳

شیخ: شد ترا این برگ و بار و شیخ و شاب ..... ۷۵۲

## ص-ط-ظ

صادق: صادق آں باشد کہ ایام بلا ..... ۲۷۳

صحت: آثار صحت ..... ۳۳۰

- ۱۷۷ کجا: کجا بید دل ناپاک روئے پاک حضرت را
- ۸۸ کرم: کرم ہائے تو مارا کرد گستاخ
- ۵۵۶ کسری: تزلزل در ایوان کسری فتاد
- ۱۷۷ کہ: کہ مے خواهد نگار من تہیدستان عشرت
- ۳۷۳ گر: گر امید مے دہم مدار عجب
- ۲۷۳ گرقضارا عاشق: گرد داسیر
- ۱۷۷ منہ دل در تنعم: ہائے دنیا گر خدا خواہی
- ۲۳۳ گرشنت: رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گذشت
- ۸۸ گستاخ: کرم ہائے تو مارا کرد گستاخ
- ۲۶۹ گنا ہے: کہ در طریقت ماغیر زین گنا ہے نیست
- ۵۳۶ گوسفند: رہا گوسفندان عالی جناب
- ۱۷۷ گوہر: مصفاً قطرہ باید کہ تا گوہر شود پیدا

## م-ن

- ۷۷۳ مایہ: سپردم بتو مایہء خویش را
- مبارک:
- ۷۸۵ مبارک بادت: اے مریم کہ عیسیٰ باز مے آید
- ۷۱۹ آمدن عید مبارک بادت
- ۷۱۲ ساقیا آمدن عید مبارک بادت
- ۲۶۹ مباش: مباش دریئے آزار ہر چہ خواہی کن
- ۷۳۶ مباش ایمن از بازیء روزگار
- ۳۳۱ مجموعہ: مجموعہ فتوحات

- عمی: اے عمی بازیء خویش کردی و مرا
- ۱۰۰ افسوس بسیار دادی
- ۳۲۰ عود: تا عود صحت
- ۷۱۹ عید مبارک: آمدن عید مبارک بادت
- ۷۱۲ ساقیا آمدن عید مبارک بادت
- عیسیٰ:
- ۷۸۵ مبارک بادت اے مریم: کہ عیسیٰ باز مے آید

## ف-ق-گ

### فتح و ظفر:

- نصرت و فتح و ظفر تا بست سال ..... ۳۷۱، ۳۶۹
- فراموش: خلاصہ الہام فراموش شدہ ..... ۷۱۲
- فرزند: فرزند دلہند گرامی وارجمند ..... ۱۵۷
- زن باد آں فرزند کہ چنیں پدرے بگردد و او ملول
- نیست ..... ۳۳۲
- فلک: بر مقام فلک شدہ یارب ..... ۳۷۳
- قادیان: نزول در قادیان ..... ۷۸۶
- قبلہ: پشت بر قبلہ مے کنند نماز ..... ۷۵۱
- قبول: چہ زود دعا قبول می کنم ..... ۱۰۳
- قدیمان: قدیمان خود را بیفزائے قدر ..... ۷۶۵
- قوت: قوت برطانیہ تا ہشت سال ..... ۷۳۹
- کار: این کار از تو آید و مردان چنیں کنند ..... ۱۸۱
- بر سر سہ صد شمار این کار را ..... ۱۸۰
- مخالفت قوم کثیر کارے ست صعب ..... ۱۸۱

محبت:

امن است در مقام محبت سرائے ما ..... ۵۰۶

امن است در مکان محبت سرائے ما ۴۷۸، ۵۰۵، ۶۲۰

مے گزارد با محبت با وفا ..... ۲۷۳

محمد: بترس از تیغ بران محمد ..... ۲۰۳

از پئے آن محمد احسن را۔ تارک روزگار مے بینم. ۱۵۲

از برایش محمد احسن را۔ تارک روزگار مے بینم. ۱۵۲

محمدیایں: بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے

محمدیایں بر منار بلندتر محکم افتاد ..... ۱۸۵، ۲۵۶، ۳۳۱،

۶۱۳، ۳۷۲

مخالفت قوم کثیر کار مے است صعب ..... ۱۸۱

مدار: گرامید مے مدار عجب ..... ۳۷۳

مرد: سلامت بر تو اے مرد سلامت ..... ۲۶۶

مردان: از خدا یابند مردان خدا ..... ۷۳۰

این کار از تو آید و مردان چنیں کنند ..... ۱۸۱

مرگ: آہوئے مرگ ..... ۵۳۶

شکار مرگ ..... ۳۹۵

مریم:

مبارک بادت اے مریم کہ عیسیٰ باز مے آید ..... ۷۸۵

مستخلص شد:

آید آن روز مے کہ مستخلص شود ..... ۲۶۳

مسلمان:

مسلمان را مسلمان باز کردند ..... ۵۶۹، ۶۳۰

مصفا: مصفا قطرہ باید کہ تا گوہر شود پیدا ..... ۱۷۷

مصلحت وقت: حالیا مصلحت وقت دران

می بینم ..... ۶۹۸

مضطرب: دل مضطرب اطمینان یافت ..... ۶۳۰

مطلوب شما:

و آنچه مطلوب شما باشد عطا ئے آن کنم ..... ۳۳۲

معنی: معنی دیگر نہ پسندیم ما ..... ۳۸۰

مقام: امن است در مقام محبت سرائے ما ..... ۵۰۶

مقام اومبیں از راه تحقیر ..... ۵۷۱

مکان محبت:

امن است در مکان محبت سرائے ما ۴۷۸، ۵۰۵، ۶۲۰

مکن: مکن تکیہ بر عمر ناپائیدار ..... ۷۳۸

مناجات: مناجات شوریدہ اندر حرم ..... ۳۹۰

منار: بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیایں

بر منار بلندتر محکم افتاد ..... ۱۸۵، ۲۵۶، ۳۳۱، ۳۷۲، ۶۱۳

منزل: تو در منزل ما چو بار بار آئی ..... ۵۱۸

منکر: اے منکر پا مارا بالا بالا ..... ۷۸۵

منہ: منہ دل در تنعم ہائے دنیا گر خدا خواہی ..... ۱۷۷

مہدی: مہدی وقت عیسیٰ دوراں ..... ۱۵۲

مے:

مے خواہد نگار من تمہیدستان عشرت را ..... ۱۷۷

مے گزارد با محبت با وفا ..... ۲۷۳

نادان: الا اے دشمن نادان و بے راہ ..... ۲۰۳

ناز: بد وراثت رسولان ناز کردند ..... ۵۷۳

نامہ نٹ: خدا نامہ نٹ از گنہ کرد پاک ... ۷۰۸

نزدیک:

بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید ..... ۷۲۳

نزول: نزول در قادیان ..... ۷۸۶

بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید ..... ۷۲۵

حالیا مصلحت وقت دران می بینم ..... ۶۹۸

### ویران:

اے بسا خانہ دشمن کہ تو ویران کردی ..... ۳۷۳، ۳۸۹

ہجوم: پسپا شد ہجوم ..... ۶۶۳

پسپا شدہ ہجوم ..... ۶۶۵

### ہرچہ:

ہرچہ باید نو عروسی راہماں سامان کنم ..... ۳۳

ہرگز: ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق ..... ۱۰۷

ہرکجا: ہرکجا باشی خوش باشی ..... ۵۹۷

یارب: بر مقام فلک شدہ یارب ..... ۳۷۳

یافت: دل مضطراطمینان یافت ..... ۶۳۰

یک: یکے پائے من ے بوسیدومن ے گفتم کہ حجر

اسود منم ..... ۳۳

نشان: و روشن شد نشانہائے من ..... ۳۷۲

### نصرت:

نصرت و فتح و ظفر تا بست سال ..... ۳۶۹، ۳۷۱

نصف: نصف ترانصف عمالیق را ..... ۱۳۰

نظامی: زلزلہ درگور نظامی فگند ..... ۷۲۷

### نگار:

ے خواہد نگار من تہی دستانِ عشرت را ..... ۱۷۷

نماز: پشت بر قبلہ ے کنند نماز ..... ۷۵۱

نمیرد: ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق ..... ۱۰۷

نیک: خوش آمدی، نیک آمدی ..... ۶۶۷

دختر نیک آگاہی شاں خورد تر چندین سال ..... ۷۸۶

## وہی

وفا: ے گزارد با محبت با وفا ..... ۲۷۳

وقت: وقت رسید ..... ۷۲۵



## اردو الہامات

آ

- ۳۸۰ ..... آج سے یہ شرف دکھائیں گے ہم
- ۶۷۱ ..... آج مبارک دن ہے
- ۶۲۲ ..... پس آج نظر تیری تیز ہے
- ۷۲۵ ..... آج ہماری بخت بیداری
- آج ہمارے گھر میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم آئے، آگئے، عزت اور سلامتی
- ۷۰۲ ..... آجکل کوئی نشان ظاہر ہوگا
- ۶۳۵ ..... آخر: آخر تو حید کی فتح ہے
- ۲۶۲ ..... ہماری آخری گھڑی
- ۳۸۸ ..... یہ پیشگوئی کی آخری حد ہے
- ۷۲۹ ..... آخرت: آخرت بھی کی کامیابی ہو جائے گی
- ۵۹۲ ..... آدمی: تین بڑے آدمیوں میں سے ایک کی موت
- ۷۷۱ ..... ریاست کابل میں پچاسی ہزار کے قریب آدمی مرے گئے
- ۶۷۳ ..... ریاست کابل میں پچاسی ہزار کے قریب آدمی فوت ہو گئے
- ۶۷۷ ..... لاکھوں آدمی تہہ بالا کر دوں گا
- ۳۳۶ ..... مبارک وہ آدمی جو اس دروازہ کے راہ سے داخل ہو
- ۱۳۰ ..... میں انہیں ان کے اپنے آدمیوں میں نشان دکھاؤں گا
- ۳۵۹ ..... آریوں کا بادشاہ آیا
- ۷۳۱ ..... آسمان: آسمان ایک مٹھی بھر رہ گیا
- ۷۳۱ ..... آسمان مٹھی بھر رہ گیا
- ۲۷۹ ..... آسمان بندھا ہوا تھا اور زمین بھی ہم نے دونوں کو کھول دیا
- ۳۷۱ ..... آسمان پر دیکھنے والوں کو ایک رائی برابر غم نہیں ہوتا
- ۵۸۲ ..... آسمان سے بہت دودھ اترتا ہے، محفوظ رکھو
- ۵۸۲ ..... آسمان سے دودھ اترتا ہے، محفوظ رکھو

- ۵۳۸ ..... آپ: آپ زندگی
- ۵۰۲ ..... خون سے مردوں کے کوہستان کے آپ رواں
- ۵۰۳ ..... نالیاں خوں کی چلیں گی جیسے آپ رودبار
- ۵۹۶ ..... آپ: آپ کی برکت نے ان کا مونہہ بند کر دیا
- آپ کی تلاش میں ایک شخص بازار میں پھر رہا ہے اور آپ باہر جا رہے ہیں
- ۷۹۲ ..... آپ کے ساتھ انگریزوں کا زنی کے ساتھ ہاتھ تھا
- ۳۷۰ ..... آپ کے خاندان کو اڑھائی سو روپیہ ماہوار خرچ کے لئے دیا جائے
- ۷۹۸ ..... آپ کے لڑکا پیدا ہوا ہے
- ۷۱۴ ..... اسی طرف خدا تعالیٰ تھا جو آپ تھے
- ۳۷۱ ..... میرے خیال میں یہ آپ کی توجہ کا اثر ہے
- ۱۰۷ ..... بادشاہ وقت پر جو تیر چلاوے۔ اسی تیر سے وہ آپ مارا جاوے
- ۲۷۳ ..... آتش فشاں
- ۵۲۸ ..... آثار: اور تیرے آثار میں برکت رکھ دوں گا
- ۱۷۲ ..... آثار زندگی
- ۵۸۷ ..... آثار صحت
- ۲۲۰ ..... زندگی کے آثار
- ۵۸۶ ..... آج: سخت زلزلہ آیا اور آج بارش بھی ہوگی
- ۶۶۷ ..... آج تم عربی میں تقریر کرو۔ تمہیں قوت دی گئی
- ۳۱۴ ..... آج حاجی ارباب محمد لشکر خان کے قرائتی کارو پیہ آتا ہے
- ۵۰

مجھے آگ سے مت ڈراؤ کیونکہ آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی  
 غلام ہے..... ۳۷۱  
 آواہن: آواہن (خدا تیرے اندر اتر آیا).... ۲۷۸  
 آؤ: آؤ بلبل چلیں کہ وقت آیا..... ۲۱۱  
 آئل: آئل جبرائیل ہے، فرشتہ بشارت دینے والا.. ۳۲۰  
 آیت: جب یہ آیتیں اتریں کہ مشرکین رجز ہیں۔.... ۱۵۲



اب: اب تو ہماری جگہ بیٹھ اور ہم چلتے ہیں..... ۴۵۴  
 اب تو امن اور برکت کے ساتھ اپنے گاؤں میں جائے گا اور میں  
 تجھے پھر بھی یہاں لاؤں گا..... ۷۸۵  
 یا اللہ! اب شہر کی بلائیں بھی نال دے..... ۶۷۵  
 اب جنازہ جا کر پڑھیں گے..... ۶۶۶  
 ابراہیم: اے ابراہیم تجھ پر سلام..... ۱۶۳  
 جیسا کہ میں نے ابراہیم کو قوم بنایا..... ۵۹۰  
 اپریل: کیا اپریل میں میں دنیا میں ہوں گا..... ۶۷۸  
 اپنی: اپنی قدرت نمائی سے تجھ کو اٹھاؤں گا..... ۶۱۴، ۹۰  
 آسمان حملہ کرے گا کھینچ کر اپنی کنار..... ۵۰۴  
 اور میں اپنی نعمتیں تجھ پر پوری کروں گا..... ۱۲۲  
 خدا تعالیٰ کے حضور میں اپنی تمام طاقتوں کے ساتھ حاضر  
 ہو جاؤ..... ۱۴۷  
 میں اپنی چکار دکھاؤں گا..... ۱۶۳، ۹۰  
 میں تجھے اٹھاؤں گا اور اپنی طرف بلاؤں گا..... ۱۲۳  
 اپنے: اپنے رب کریم کو اکیلا مت چھوڑو..... ۱۴۷  
 اتنے: اتنے میں طاقت بالا اس کو کھینچ کر لے گئی..... ۶۸۵  
 اٹھ: اٹھ اور ان لوگوں کو کہہ دے کہ میرے پاس خدا کی  
 گواہی ہے..... ۳۳۶

آسمان سے کئی تخت اترے پر تیرا تخت سب سے اوپر  
 بچھایا گیا..... ۶۱۵  
 آسمان ٹوٹ پڑا سارا..... ۶۶۲  
 آسمان ٹوٹ گیا سارا..... ۶۶۲  
 آسمان حملہ کرے گا کھینچ کر اپنی کنار..... ۵۰۴  
 آسانی تائیدیں ہمارے ساتھ ہیں..... ۴۸۴  
 اگر تمام لوگ منہ پھیر لیں تو میں زمین کے نیچے سے یا آسمان کے  
 اوپر سے مدد کر سکتا ہوں..... ۹۸  
 دیکھ میں آسمان سے تیرے لئے برسائوں گا..... ۶۰۱  
 سب حربے ٹوٹ جائیں گے مگر اسلام کا آسمانی حربہ کہ وہ نہ ٹوٹے  
 گا، نہ کند ہوگا..... ۲۶۲  
 کون کہہ سکتا ہے، اے بجلی آسمان سے مت گر..... ۲۸۱  
 میرے لئے ایک نشان آسمان پر ظاہر ہوا..... ۷۳۶  
 میرے لئے آسمان پر نشان ظاہر ہوا..... ۷۳۶  
 وہ آسمان سے اترے گا..... ۱۵۷  
 یہ بات آسمان پر قرار پانچکی ہے، تبدیل ہونے والی نہیں..... ۴۳۷  
 آفاق: اور آفاق میں تیرے نام کی خوب چمک دکھاوے..... ۳۷۰  
 آفت: اس پر آفت پڑی، آفت پڑی..... ۵۲۰  
 آنفوں اور مصیبتوں کے دن ہیں..... ۵۹۰  
 کئی آفتیں اور مصیبتیں ہم پر نازل ہو گئی ہیں..... ۵۹۱  
 آفتاب: اب وہ دن نزدیک آتے ہیں کہ جو سچائی کا آفتاب  
 مغرب کی طرف سے چڑھے گا..... ۲۶۲  
 آنکھ: تو میری آنکھوں کے سامنے ہے..... ۲۷۸  
 آگ: اُس آگ سے ڈرو کہ جو نافرمانوں اور جھوٹوں اور حد سے  
 بڑھنے والوں کے لیے تیار ہے..... ۱۲۴  
 آگ سے ہمیں مت ڈرا۔ آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی غلام  
 ہے..... ۳۷۱

- ۳۰۴ ..... خدا نے ارادہ کیا ہے کہ تیرا نام بڑھاوے.....
- ۳۴ ..... میں نے ارادہ کیا ہے کہ تمہاری ایک اور شادی کروں.....
- ۱۲۱ ..... ارجمند: فرزند دلہند گرامی وارجمند.....
- ۴۳۱ ..... ازلی ابدی خدا: اے ازلی ابدی خدا بیڑیوں کو پکڑ کے آ
- ۷۶۹ ..... اس: اللہ تعالیٰ نے مجھے کہا ہے کہ اس کو چومو.....
- ۵۲۰ ..... اس پر آفت پڑی، آفت پڑی.....
- ۵۰۴ ..... اس پہ ہے میری سچائی کا سبھی دارومدار.....
- ۷۸۶ ..... اے خدا اس پیالہ کو نال دے.....
- اس تحریر کا جواب لکھ اور میں جواب دینے میں تیرے ساتھ ہوں.....
- ۴۳۰ ..... اس خدا کی طرف سے سب پر اداسی چھا جائے گی.....
- ۵۳۸ ..... اس دن سب پر اداسی چھا جائے گی.....
- ۵۴۹ ..... اس روز میں ان پر رحم کروں گا.....
- ۵۰۹ ..... اس روز تیرے لئے فتح نمایاں ظاہر ہوگی.....
- ۵۰۹ ..... اس زمانہ میں کوئی معرفت الہی اور کوئی محبت الہی تیری معرفت اور محبت کے برابر نہیں.....
- ۲۸۸ ..... اس سفر میں تمہارا اور تمہارے رفیق کا کچھ نقصان ہوگا.....
- ۱۳۱ ..... اس سفر میں کچھ نقصان ہوگا اور کچھ غم و غم پیش آئے گا.....
- ۱۳۳ ..... اس شخص کی دختر کلاں کے نکاح کے لئے سلسلہ جنباتی کر
- ۱۳۷ ..... اس شخص کی سرشت میں نفاق کی رنگ آمیزی ہے.....
- ۲۷۰ ..... اس کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکے گا.....
- ۴۰۹ ..... اس کا غوث محمد نام رکھا گیا.....
- ۵۱۹ ..... اس کا نام عمو بیل اور بشیر بھی ہے.....
- ۱۲۰ ..... اس کا نتیجہ سخت طاعون ہے جو ملک میں پھیلے گی.....
- ۶۹۱ ..... اس کتے کا آخری دم ہے.....
- ۳۹۰ ..... اس کو اچھا کرنا ہی نہیں تھا.....
- ۵۲۰ ..... خدا نے اس کو اچھا کرنا ہی نہیں تھا.....
- ۵۲۰ ..... وہ بڑا عقل مند ہے کیونکہ اس کو اسراہیل کوئی سے حصہ ہے.....
- ۶۲۳ ..... اٹھو! نمازیں پڑھیں اور قیامت کا نمونہ دیکھیں.....
- ۱۹۲ ..... اثر: ان لوگوں پر اثر بہت کم پڑے گا.....
- ۳۷۶ ..... اچھا: اچھا ہو جائے گا.....
- احسانات:
- ۷۷۸ ..... اگر یہ قطرے گن سکتے ہوتو میرے احسان بھی گن سکو گے.....
- ۸۶ ..... جناب الہی کے احسانات کا دروازہ کھلا ہے.....
- ۷۵۴ ..... احمد: احمد زمان اس زمانہ کا احمد.....
- ۶۸۶ ..... احمد غزنوی.....
- ۴۳۸ ..... احمد مقبول.....
- ۶۵۷ ..... برتر گمان وہ ہم سے احمد کی شان ہے.....
- ۱۵۸ ..... غلام احمد قادیانی.....
- ۶۹۹ ..... غلام احمد کی جے.....
- ۱۲۹ ..... ایک شخص احمد بیگ نام فوت ہونے والا ہے.....
- احیاء: حقیقت میں ہزار سالہ موت کے بعد جو اب احیاء ہوا ہے اس میں انسانی ہاتھ کا دخل نہیں ہے.....
- ۳۸۳ ..... آپ کا بیٹھو کوئی حضرت مصلح موعودؑ کو احیائے موت قرار دینا نیز مردوں کو زندہ کرنے سے صد ہا درجہ بہتر قرار دینا.....
- ۱۲۲ ..... اخبار: دیکھو میرے دوستو! اخبار شائع ہو گیا.....
- ۵۶۲ ..... اختیار: اس نے مجھے اپنے لئے اختیار کر لیا ہے.....
- ۱۷ ..... اخزاء:
- تیرے مخالفوں کا اخزاء اور اثناء تیرے ہی ہاتھ سے مقدر تھا.....
- ۷۱۵ ..... مخالفوں کا اخزاء اور اثناء تیرے ہی ہاتھ سے مقدر تھا.....
- ۷۱۰ ..... اداسی:
- اس دن خدا کی طرف سے سب پر اداسی چھا جائے گی.....
- ۶۳۱، ۵۳۸ ..... ارادت مند: ایک ارادت مند لدھیانہ میں ہے.....
- ۵۱ ..... ارادہ: خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ تیری توحید تیری عظمت، تیری کمالیت پھیلاوے.....
- ۱۶۲ ..... خدا کا یہ ارادہ نہیں کہ تجھے مشکلات میں ڈالے.....
- ۶۷۱ ..... خدا کا یہ ارادہ نہیں کہ تجھے مشکلات میں ڈالے.....

جودعائیں آج قبول ہوئیں ان میں توت اور شوکت اسلام بھی ہے ۶۷۵

سب حربے ٹوٹ جائیں گے مگر اسلام کا آسمانی حربہ کہ وہ نہ ٹوٹے گا ۲۶۲

قریب ہے کہ سب ماتیں ہلاک ہوں گی مگر اسلام ..... ۲۶۲

اسکر یوٹی: ملاوایدودا اسکر یوٹی ہے ..... ۷۹۰

یہودا اسکر یوٹی ..... ۲۵

اسی (۸۰): اسی یا اس پر پانچ چارز یادہ یا پانچ چار کم ۶۲۳، ۶۲۲

اسیر: وہ اسیروں کو رنگاری بخشے گا ..... ۱۵۷

وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رنگاری کا موجب ہوگا ۱۲۲

عنقریب اسے ایک ملک عظیم دیا جائے گا ..... ۱۶۲

اعزاز: اعزاز ..... ۶۸۳

افسوس: افسوس صد افسوس ..... ۳۹۲

افسوسناک خبر آئی ..... ۶۶۵، ۶۶۳

لاہور سے ایک افسوسناک خبر آئی ..... ۶۹۵

اقبال: اقبال کے دن آئیں گے ..... ۱۷۸

اک: اک دانہ کس کس نے کھانا ..... ۵۶۰

اگر: اگر تمام لوگ منہ پھیر لیں تو میں زمین کے نیچے سے یا آسمان کے اوپر سے مدد کر سکتا ہوں ..... ۹۸

اگر چاہوں تو اس دن خاتمہ ..... ۶۱۹، ۵۹۰

اگر خدا ایسا نہ کرتا تو دنیا میں اندھیر پڑ جاتا ..... ۶۱۸

اگر مسیح ناصری کی طرف دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ اس جگہ اس سے برکات کم نہیں ہیں ..... ۳۷۱

اگر میں چاہوں تو مریم اور اُس کے بیٹے عیسیٰ اور تمام زمین کے باشندوں کو ہلاک کروں ..... ۲۶۲

اگر تھوٹا ہے تو جلد مر جائے گا ..... ۲۴۰

اگر وہ تو بہ نہ کریں گے تو خدا ان پر بلا پر بلا نازل کرے گا یہاں تک کہ وہ نابود ہو جائیں گے ..... ۱۲۳

اگر وہ رجوع کریں گے تو خدا رحم کے ساتھ رجوع کرے گا ..... ۱۲۳

اگر یہ جڑ بنی سب کچھ رہا ہے ..... ۳۸۲

اس کو بلیک ہو گئی ..... ۶۹۱

اُس کو ٹھہر نے دعا کی اور اس کو ٹھہر نے آئین کبی ..... ۴۶۸

اس کو مقدس روح دی گئی ہے اور وہ رجس سے پاک ہے ..... ۱۲۰

اُس کی پاک رحمتیں اس طرف متوجہ ہیں ..... ۸۶

اس کے ذریعے سے حق ترقی کرے گا ..... ۵۵۰

اس کی شکل اچھی نہیں ..... ۱۲۵

اس کی قسمت میں ذلت و محتاجی و بے عزتی ہے اور اس لائق نہیں کہ تمہاری اہلیہ ہو ..... ۱۲۵

اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا ..... ۱۲۰

اس مکان میں بیوائیں ہی رہ جائیں گی ..... ۷۷۵

اس نشان کا مدعا یہ ہے کہ قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں ..... ۶۱۳، ۸۶

اس نے اچھا ہونا ہی نہیں تھا ..... ۵۲۷

اُس نے مجھے اپنے لئے اختیار کر لیا ہے ..... ۱۷

اے میرے قادر خدا اس پیالہ کو نال دے ..... ۴۰۲

بیوی پھر گئی۔ اس کو مرتد ہونا کہتے ہیں ..... ۴۸۸

یہ میری کتاب ہے اس کو کوئی ہاتھ نہ لگاوے مگر وہی جو میرے خاص خدمت گزار ہیں ..... ۵۸۳

میں اس زمانہ کے لئے تجھے گواہ کی طرح کھڑا کروں گا ..... ۲۴۷

اسی طرف خدا تعالیٰ تھا جو آپ تھے ..... ۳۷۰

استقامت: استقامت میں فرق آ گیا ..... ۴۳۵

اسرار: تمام اسرار کھل گئے ..... ۷۳۰

اسٹنٹ سرجن ..... ۴۹۹

اسلام: پھر ایک دفعہ ہندو مذہب کا اسلام کی طرف زور کے ساتھ رجوع ہوگا ..... ۲۶۵

دنیا میں فقط اسلام ہی حق ہے ..... ۱۹۰

تادین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو ..... ۱۱۹

تمام دینوں میں سے دین اسلام ہی سچا ہے ..... ۳۳۸

- ۱۶۳ ..... ان کو کہہ دے کہ میں عیسیٰ کے قدم پر آیا ہوں.....
- ۱۲۳ ..... ان کی دیواروں پر غضب الہی نازل ہوگا.....
- ۶۶۹ ..... ان کی لاش کفن میں لپیٹ کر لائے ہیں.....
- ۱۲۳ ..... ان کے گھر بیواؤں سے بھر جائیں گے.....
- ۱۹۲ ..... ان لوگوں پر اثر بہت کم پڑے گا.....
- ۷۶۲ ..... انا اللہ ہمارا بھائی اس دنیا سے چل دیا.....
- انبیاء بنی اسرائیل:**
- ۱۲۴ ..... تو مجھ سے ایسا ہے جیسے انبیاء بنی اسرائیل.....
- ۲۷۸ ..... **انتقال:** یہ ہوگا، یہ ہوگا، یہ ہوگا اور پھر انتقال ہوگا.....
- ۱۶۲ ..... **انجام:** انجام تیرے لئے ہوگا.....
- ۲۷۰ ..... انجام سب خیر و عافیت ہے.....
- ۴۶۸ ..... **انشاء اللہ:** انشاء اللہ خیر و عافیت.....
- ۷۱۲ ..... خیر اور نصرت انشاء اللہ تعالیٰ.....
- ۷۱۲ ..... خیر اور نصرت اور فتح انشاء اللہ تعالیٰ.....
- ۲۷۹ ..... **انعام:** تیرے پر انعام خاص ہے.....
- ۲۷۸ ..... تیرے پر میرے کامل انعام ہیں.....
- ۶۲۳ ..... **اوتار:** برہمن اوتار سے مقابلہ کرنا اچھا نہیں.....
- ۳۰۴ ..... **اور:** اور آفاق میں تیرے نام کی خوب چمک دکھاوے.....
- ۸۶ ..... اور اس کی پاک رحمتیں اس طرف متوجہ ہیں.....
- ۱۵۷ ..... اور ان کو جو شبہات کی زنجیروں میں مقید ہیں رہائی دے گا.....
- اور ان کے نفوس و اموال میں برکت دوں گا اور ان میں کثرت بخشوں گا.....
- ۱۲۳ ..... اور تیرا ذکر بلند کروں گا.....
- ۱۶۳ ..... اور تیری دعوت کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دے گا.....
- ۱۶۳ ..... اور تیری ذریت کو بڑھائے گا.....
- ۱۲۳، ۸۶ ..... اور تیری ساری مرادیں تجھے دے گا.....
- ۱۶۳ ..... اور تیری محبت دلوں میں ڈالوں گا.....
- ۱۲۳ ..... اور تیری نسل کثرت سے ملکوں میں پھیلے گی.....
- ۱۶۳ ..... اگر چہ لوگ تجھے چھوڑ دیں گے پر میں نہیں چھوڑوں گا.....
- ۵۳۹ ..... **اللہ اکبر:** یہ خدا کا کام ہے، اللہ اکبر.....
- اللہ تعالیٰ نیز دیکھئے خدا تعالیٰ:**
- ۵۹۴ ..... اللہ تعالیٰ اُس کو سلامت رکھنا نہیں چاہتا.....
- ۷۶۹ ..... اللہ تعالیٰ نے مجھے کہا ہے کہ اس کو چومو.....
- ۶۹۲، ۶۹۱، ۶۹۰ ..... اللہ رحم کرے گا.....
- ۱۷ ..... اس نے مجھے اپنے لئے اختیار کر لیا ہے.....
- ۵۶۸ ..... وہ فرماتا ہے کہ میں چوروں کی طرح پوشیدہ آؤں گا.....
- ۳۷۵ ..... بعد گیارہ انشاء اللہ تعالیٰ.....
- مجھے تو اللہ تعالیٰ نے میری جماعت ریت کے ذروں کی طرح دکھائی ہے.....
- ۷۹۳ ..... اللہ تعالیٰ نے اس عاجز کا نام سلطان القلم رکھا.....
- ۶۵ ..... **الہام:** تیرے لئے لوگ خدا سے الہام پائیں گے اور تیری مدد کریں گے.....
- ۲۷۸ ..... **امام:** میں تجھے لوگوں کا امام بناؤں گا اور تیری مدد کروں گا.....
- ۲۷۹ ..... مرزا امام الدین و نظام الدین کی نسبت مجھے الہام ہوا ہے کہ اکتیس ماہ تک ان پر ایک سخت مصیبت پڑے گی.....
- ۱۱۳ ..... **امتحان:** ایک امتحان ہے بعض اس میں پکڑے جائیں گے اور بعض چھوڑ دیئے جائیں گے.....
- ۶۷۲ ..... **امۃ الحفیظ:**.....
- ۵۶۵ ..... **امید:** امید بھاری.....
- ۶۶۱ ..... امید سے بڑھ کر.....
- ۷۳۳ ..... امید سے بڑھ کر فائدہ ہوا.....
- ۷۳۳ ..... **امین:** امین ملک جسے سنگھ بہادر.....
- ۶۳۷ ..... **ان:** ان پر کوئی غالب نہیں آسکتا.....
- ۵۹۱ ..... ان شہروں کو دیکھ کر رونا آئے گا.....
- ۶۹۲ ..... ان علماء نے میرے گھر کو بدل ڈالا.....
- ۱۵۶ ..... ان کو کہہ دو انہوں نے رنج بہت اٹھایا ہے ثواب بہت ہوگا.....

- ۱۵۱ ..... میں اکیلا ہوں اور خدا میرے ساتھ ہے.....
- انگریز: آپ کے ساتھ انگریزوں کا نرمی کے ساتھ ہاتھ تھا ۳۷۰
- اونچا: آسمان سے کئی تخت اترے مگر سب سے اونچا تیرا تخت ۳۷۰
- بچھایا گیا.....
- اہل بیت:
- ۶۶۸ ..... اے میرے اہل بیت خدا تمہیں شر سے محفوظ رکھے.....
- ایام بہار: دی خبر مجھ کو کہ وہ دن ہوں گے ایام بہار.... ۵۰۵
- ایک: ایک اولی العزم پیدا ہوگا..... ۱۶۳
- اور ایک اجڑا ہوا گھر تجھ سے آباد کرے گا..... ۱۲۳
- اور ایک ڈراؤنا گھر برکتوں سے بھر دے گا..... ۱۲۳
- ایک ارادت مند لدھیانہ میں ہے..... ۵۱
- ایک موسیٰ ہے میں اس کو ظاہر کروں گا..... ۶۷۴
- ایک اور بلا برپا ہوئی..... ۶۸۵
- ایک اور خوشخبری..... ۶۶۲
- ایک اور قیامت برپا ہوئی..... ۶۸۹، ۶۸۸، ۶۸۵
- ایک بڑا نشان اس کے ساتھ ہوگا..... ۳۰۵
- ایک پارسل طبع اور نیک سیرت اہلیہ تمہیں عطا ہوگی..... ۱۲۴
- ایک دانہ کس کس نے کھانا..... ۵۶۰
- ایک دم میں دم رخصت ہوا..... ۶۳۱
- ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا..... ۱۲۰
- ایک عزت کا خطاب..... ۳۰۵
- ایک عورت مرگئی..... ۵۴۴
- ایک معاملہ کی عقدہ کشائی ہو شیار پور میں ہوگی..... ۱۱۶
- ایک موسیٰ ہے میں اس کو ظاہر کروں گا..... ۶۷۶، ۶۷۴
- ایک وارث احمدی فوت ہو گیا..... ۷۶۷
- ایک واپڑے گی..... ۷۲۰
- ایک ہفتہ تک ایک بھی باقی نہیں رہے گا..... ۶۶۳
- ایک ہولناک نشان..... ۶۹۱

- اور تیرے آثار میں برکت رکھ دوں گا..... ۱۷۲
- اور درمیانی زمانہ میں بھی اُس دختر کے لئے کئی کراہت اور غم کے امر ۱۳۸
- پیش آئیں گے.....
- اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا..... ۱۲۱
- اور چوہوں کی طرح میرے نبی کی حدیثوں کو کتر رہے ہیں ۱۵۶
- خدا کی فیلینگ اور خدا کی مہر نے کتنا بڑا کام کیا..... ۵۹۳
- اور خواتین مبارکہ سے جن میں سے تو بعض کو اس کے بعد پائے گا ۱۲۲
- تیری نسل بہت ہوگی.....
- اور علوم ظاہری و باطنی سے پر کیا جائے گا..... ۱۲۱
- اور مجھے آگ سے مت ڈراؤ کیونکہ آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں ۳۷۱
- کی غلام ہے.....
- اور میں اپنی نعمتیں تجھ پر پوری کروں گا..... ۱۲۲
- اور سن بعد تیرے خاندان کا تجھ سے ہی ابتدا قرار دیا جائے گا ۱۶۳
- اور میں تیری ذریت کو بہت بڑھاؤں گا..... ۱۲۳
- اور وہ جلد لا ولد رہ کر ختم ہو جائے گی..... ۱۲۳
- اور وہ وقت آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ خدا بادشاہوں اور امیروں کے ۱۲۴
- دلوں میں تیری محبت ڈالے گا.....
- اولاد کے ساتھ ملائم سلوک کیا جائے گا..... ۴۶۷
- اولو العزم: وہ اپنے کاموں میں اولو العزم ہوگا..... ۱۴۳
- وہ اولو العزم ہوگا..... ۱۴۳
- اولیاء اللہ سے مخالفت رکھنا اس کا نتیجہ اچھا نہیں..... ۶۵۱
- اولیاء اللہ سے مخالفت کرنا نتیجہ اچھا نہیں رکھتا..... ۶۵۱
- اک: اک جھپک میں یہ زمیں ہو جائے گی زیر وزبر..... ۵۰۳
- اک ضیافت ہے بڑی اے غافلو کچھ دن کے بعد..... ۵۰۵
- اک نشان ہے آنے والا آج سے کچھ دن کے بعد..... ۵۰۳
- اک نمونہ قہر کا ہوگا وہ رہا تانی نشان..... ۵۰۴
- اکتیس ماہ تک ان پر ایک سخت مصیبت پڑے گی..... ۱۱۳
- اکیلا: اپنے رب کریم کو اکیلا مت چھوڑو..... ۱۴۷

## ب

باتیں: خدانے تیری ساری باتیں پوری کر دیں ۵۶۸، ۵۶۱  
 دیکھ میں ایک نہایت چھچی ہوئی بات پیش کرتا ہوں .... ۷۲۰  
 قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں۔ ۸۶  
بادشاہ: بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے ....  
 ۲۸۴، ۲۷۹، ۲۵۷، ۱۷۲  
 بادشاہ وقت پر جو تیرے چلاوے۔ اسی تیرے وہ آپ مارا جائے ۴۷۳  
 میں تجھے برکت دوں گا اور بہت برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ  
 تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے ..... ۹  
 میں تجھے بہت برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے  
 برکت ڈھونڈیں گے ..... ۶۲۳  
 تیری برکتیں پھیلاؤں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے  
 برکت ڈھونڈیں گے ..... ۲۵۷  
 خدا بادشاہوں اور امیروں کے دلوں میں تیری محبت  
 ڈالے گا ..... ۱۲۴  
 آریوں کا بادشاہ آیا ..... ۳۵۹  
 قادر ہے وہ بادشاہ ٹوٹا کام بناوے ..... ۲۸۵  
 وہ بادشاہ آیا ..... ۶۹۵، ۶۵۸  
 بیویوں کی بادشاہ ..... ۶۹۳  
بارگاہ: قادر ہے وہ بارگاہ ٹوٹا کام بناوے ..... ۲۹۳  
بازار: آپ کی تلاش میں ایک شخص بازار میں پھر رہا ہے اور آپ  
 باہر جا رہے ہیں ..... ۷۹۲  
باطل: باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے ... ۱۱۹  
باغ: یہ باغ اسلام ہم تم کو دیتے ہیں ..... ۷۵۰

ایک ہی گردش سے گھر ہو جائیں گے مٹی کا ڈھیر ..... ۵۰۵  
 ہر ایک مرے گامگروہی (بچے گا) جو میری کشتی میں بیٹھ گیا ۶۸۴  
ایمان: اور وہ ایمان نفاق یا بزدلی سے آلودہ نہیں .... ۵۵۰  
 اور وہ ایمان اطاعت کے کسی درجہ سے محروم نہیں ایسے لوگ خدا کے  
 پسندیدہ لوگ ہیں ..... ۵۵۰  
 ایمان کے ساتھ نجات ہے ..... ۴۰۷  
 جو لوگ ایمان لائے ایسا ایمان جو اس کے ساتھ دنیا کی  
 ملوثی نہیں ..... ۵۵۰  
اے: اے ابراہیم! تجھ پر سلام ہم نے تجھے خالص دوستی کے  
 ساتھ چن لیا ..... ۱۶۳  
 اے ازلی ابدی خدا! بیڑیوں کو پکڑ کے آ ..... ۶۲۸، ۴۳۱  
 اے ازلی ابدی خدا! مجھے زندگی کا شربت پلا ..... ۶۸۱  
 اے خدا اس پیالہ کو نال دے ..... ۶۸۶  
 اے روح! جس راہ سے آئی تھی اسی راہ سے واپس نکل آ ..... ۵۴۵  
 اے سیف! اپنا رخ اس طرف پھیر لے ..... ۶۴۹  
 اے عبدالکبیم! خدا تعالیٰ تجھے ضرر سے بچاوے ..... ۶۴۲  
 اے عبدالکبیم! خدا تعالیٰ تجھے ہر ایک ضرر سے بچاوے ..... ۶۴۲  
 اے عمارت! مفت میں تو تھک گئی ..... ۵۴۴  
 اے لوگو! تمہارے پاس خدا کا نور آیا پس تم منکر مت ہو ..... ۲۷۹  
 اے مظفر! تجھ پر سلام ..... ۱۱۹  
 اے مظفر! تجھ پر سلام۔ خدانے تیری سن لی ..... ۶۴۱  
 اے مظفر! تجھ پر سلام ہو کہ خدانے تیری بات سن لی ..... ۶۴۱  
 اے منگرو! اور حق کے مخالفو! ..... ۱۲۴  
 اے میرے احمد تو میری مراد اور میرے ساتھ ہے ... ۲۷۹  
 اے میرے اہل بیت! خدا تمہیں شر سے محفوظ رکھے ... ۶۶۸  
 اے میرے قادر خدا! اس پیالہ کو نال دے ..... ۴۰۴

میں تھے برکت دوں گا اور بہت برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ  
تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے..... ۲۷۹

میں تھے برکت پر برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں  
سے برکت ڈھونڈیں گے..... ۵۷۲

خدا تیری برکتیں ارد گرد پھیلانے گا..... ۱۲۳

قو میں اس سے برکت پائیں گی..... ۱۲۲

برکت علیٰ صحتیاب ہو جائے گا..... ۷۹۵

برہنہ: اک برہنہ سے نہ یہ ہوگا کہ تانا باندھے ازار..... ۵۰۳

برہمن: برہمن اوتار سے مقابلہ کرنا اچھا نہیں... ۵۹۱، ۵۸۴

۶۲۳، ۵۹۲

بریت..... ۵۶۴

بڑا: بڑا مبارک وہ دن ہوگا..... ۳۷۲

بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا.. ۲۵۷،

۶۱۴، ۳۷۲

کئی چھوٹے ہیں جو بڑے کئے جائیں گے اور کئی بڑے ہیں جو  
چھوٹے کئے جائیں گے..... ۵۰۳

بڑھانا: میں نے تیری عمر کو بھی بڑھا دیا ہے..... ۷۲۱

بزرگی: تمام دنیا پر تجھے بزرگی ہے..... ۲۷۹

بس: میں حیرت ناک کام دکھلاؤں گا اور بس نہیں کروں گا ۵۰۰

بست: بست ویک روپیہ آنے والے ہیں..... ۹۶

بست ویک روپیہ آئے ہیں..... ۹۶

بست ویک روپیہ آئے ہیں۔ اس میں شک نہیں..... ۹۶

بستر: بستر عیش..... ۴۶۵

بشارت: سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہ اور پاک لڑکا تجھے دیا  
جائے گا..... ۱۲۰

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا..... ۳۸۷

بالا رہا: مضمون بالا رہا..... ۲۶۰

بالفعل: بالفعل نہیں..... ۲۸

بامراد..... ۵۲۸

بٹالہ: راستہ بٹالہ والا خطرناک ہے..... ۷۷۰

بجلی: کون کہہ سکتا ہے اے بجلی، آسمان سے مت گر..... ۲۸۱

بیج: کاش لوگ سمجھتے اور آنے والے قہر سے بیج جاتے..... ۶۸۸

بیج بار خدا اس کو بلاکت سے بچائے گا..... ۶۳۸

تو ہر یک بلا سے بچایا جائے گا..... ۷۰۶

شکر کر خدا نے تجھے بلا سے بچالیا..... ۷۳۰

بچھایا: مگر سب سے اونچا تیرا تخت بچھایا گیا..... ۳۷۰

بخت بیداری: آج ہماری بخت بیداری..... ۷۲۵

بدی کا بدلہ بدی ہے..... ۶۹۲، ۶۹۱

بربادی آنگن: عموماً قادیان میں سخت بربادی آنگن طاعون نہیں  
آئے گی..... ۴۰۱

برتر گمان وہم سے احمد کی شان ہے..... ۶۵۷

برا طوس یا پلاطوس..... ۱۰۰

برکت: آپ کی برکت نے ان کا منہ بند کر دیا..... ۵۹۶

اور ان کے نفوس و اموال میں برکت دوں گا اور ان میں کثرت  
بخشوں گا..... ۱۲۳

اور ان تمام برکتوں اور رحمتوں سے حصہ پاؤ گے جو اشتہار  
۲۰ فروری ۱۸۸۸ء میں درج ہیں..... ۱۳۸

اور تیرے آثار میں برکت رکھ دوں گا..... ۱۷۲

تو برکت دیا گیا..... ۲۷۸

تیرا گھر برکت سے بھرے گا..... ۱۲۲

تیرے کلام میں جو تیرے منہ سے نکلتا ہے برکت رکھی  
جاتی ہے..... ۱۸۴



۶۷۵ ..... یا اللہ! اب شہر کی بلائیں بھی نال دے

۲۱۱ ..... بلبل: آؤ بلبل چلیں کہ وقت آیا

۱۶۰ ..... بندگانِ خدا: وہ بندگانِ خدا کو بہت صاف کر رہا ہے

۶۶۴ ..... ہم خدا کے بندے ہیں جیسے بنایا بن گئے

۸۷ ..... جس کو چاہتا ہے بندوں میں سے جن لیتا ہے

بنگالہ: پہلے بنگالہ کی نسبت جو کچھ حکم جاری کیا گیا تھا اب ان کی

دلجوئی ہوگی ..... ۵۶۲

پہلے بنگالہ میں جو کچھ حکم جاری کیا گیا تھا۔ اب ان کی دلجوئی

ہوگی ..... ۵۶۲

بنی اسرائیل: تو مجھ سے ایسا ہے جیسے انبیاء بنی اسرائیل

بھولیں گے نفوس کو اپنے سب کبوتر اور ہزار ..... ۵۰۴

بنی فارس: میں بنی فارس میں سے ہوں ..... ۳۶۱

بوجھ: ہم وہ تمام بوجھ تجھ سے اتار لیں گے جس نے تیری کمر توڑ دی

..... ۱۶۲

بھاگ: غمغریب ہے کہ تو اس جگہ سے بھاگ جائے .. ۶۹۰

بہادر: تو بہادر ہے ..... ۲۷۸

بہار: پھر بہار آئی تو آئے تلخ کے آنے کے دن ۵۸۴، ۶۲۴

پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی ..... ۵۵۹، ۵۱۱، ۶۲۴

بہت: بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں ... ۵۴۴، ۵۴۹، ۶۳۱

بہت سے حادثات اور عجیب کاموں کے بعد تیرا حادثہ ہوگا ۴۸۶

بہت سے سلام میرے تیرے پر ہوں ..... ۵۸۶، ۶۲۵

بہت سے لوگ سچائی کو قبول کریں گے ..... ۵۵۰

بہت لوگ خیال کرتے ہیں کہ عورتیں ان کی کنیزکیں ہیں کنیزکیں

نہیں بلکہ ان کی ساتھی ہیں ..... ۷۷۶

بہتر: بہتر ہوگا کہ اور شادی کر لیں ..... ۶۶۴

سب سے بہتر اور تیز تر وہ تلوار ہے جو تیری تلوار میرے

پاس ہے ..... ۳۸۳

بہشتی: بہشتی کمرہ میں نزول ہوگا ..... ۶۸۱

مجھ کو بشارت دی کہ اگر میں بطالوی یا کوئی دوسرا اس کا ہم مشرب

مقابلہ پر آئے تو شکست فاش اٹھا کر سخت ذلیل ہوگا ..... ۲۰۶

بشری ..... ۷۳۶

بشیر: بشیر (کی تعریفیں الہاما) ..... ۱۳۲

بشیر اول کی وفات کے بعد ایک دوسرا بشیر دیا جائے گا جس کا نام

محمود بھی ہوگا ..... ۱۴۴

اُس کا نام عمونائیل اور بشیر بھی ہے ..... ۱۲۰

ایک دوسرا بشیر تمہیں دیا جائے گا جس کا نام محمود بھی ہے ..... ۱۴۳

دوسرا بشیر تمہیں دیا جائے گا ..... ۱۴۳

بشیر الدولہ ..... ۵۶۳، ۵۹۴، ۵۹۸

بشیر جو فوت ہو گیا ہے وہ بے فائدہ نہیں آیا تھا ..... ۱۴۲

یہ لڑکا جو فوت ہو گیا ہے الہامات میں ذاتی استعاروں میں اعلیٰ درجہ

کا ہونا دین کی چمک اس میں بھری ہونے کے متعلق ظاہر ہونا ۱۳۲

بعد: بعد اس کے اور نشان ہیں جو قیامت کا نمونہ ہیں ۶۸۸

یہ ہوگا، یہ ہوگا، یہ ہوگا بعد اس کے تمہارا واقعہ ہوگا ..... ۵۴۹

بعد ان کے ایک بڑا نشان ظاہر کیا گیا ..... ۵۷۸

بعد ۱۱۔ انشاء اللہ تعالیٰ ..... ۳۷۵

بلا: ایک اور بلا برپا ہوئی ..... ۶۸۵

بلا نازل یا حادث ..... ۴۴۱

بلائے دمشق ..... ۶۸۵

بلاء ناگہانی ..... ۷۲۱

تو ہر ایک بلا سے بچایا جائے گا ..... ۷۰۶

جس زور سے یہ بلائیں نازل ہو رہی ہیں اسی زور سے توبہ اور

استغفار کرو ..... ۵۷۸

رڈ بلا ..... ۵۲۸

شکر خدا نے تجھے بلا سے بچالیا ..... ۷۳۰

## پ

- ۲۹۹ ..... پاپ: زبین پاپ اور گناہ سے بھر گئی
- ۲۷۲ ..... پاس: تم پاس ہو گئے ہو
- ۱۰۵ ..... پاس ہو جاوے گا
- ۷۱۱ ..... پاک: پاک
- ۸۶ ..... اس کی پاک رحمتیں اس طرف متوجہ ہیں
- ۶۱۳، ۳۷۲، ۸۶ ..... پاک محمد مصطفیٰ نبیوں کا سردار
- ۱۲۰ ..... خو بصورت پاک لڑکا تیرا مہمان آتا ہے
- ۳۷۵ ..... لاہور میں ہمارے پاک ممبر موجود ہیں
- ۳۷۶ ..... لاہور میں ہمارے پاک محب ہیں
- پانی:
- ۲۷۷ ..... تو ہمارے پانی میں سے ہے اور دوسرے لوگ خشکی سے
- ۳۰ ..... پٹواری: ماجھے خان کا بیٹا اور شمس الدین پٹواری ضلع لاہور
- ۷۸۲ ..... پٹی: پٹی پٹی گئی
- ۵۷۳ ..... پچاس: پچاس یا ساٹھ نشان ظاہر ہوں گے
- ۵۷۳ ..... میں پچاس یا ساٹھ اور نشان دکھلاؤں گا
- ۵۷۳ ..... میں پچاس یا ساٹھ نشان اور دکھاؤں گا
- ۶۲۳ ..... پچاس یا ساٹھ نشان اور دکھاؤں گا
- پچاسی:
- ۶۷۳ ..... ریاست کا بل میں ۸۵ ہزار کے قریب آدمی فوت ہوگا
- ۶۷۳ ..... ریاست کا بل میں ۸۵ ہزار کے قریب آدمی مرے گا
- ۶۷۰ ..... پچیس: پچیس دن یا یہ کہ پچیس دن تک
- ۵۵۹ ..... پچیس فروری کے بعد جانا ہوگا
- ۵۰۴ ..... پرندے: ہوش اڑ جائیں گے انسان کے پرندوں کے حواس
- ۵۱۲ ..... پر خدا کا رحم ہے کوئی بھی اس سے ڈرنے نہیں

- دو مقبرہ کشتی رنگ میں مجھے دکھلایا گیا جس کا نام خدا نے بہشتی مقبرہ
- ۶۸۰ ..... رکھا ہے
- ۵۰۷ ..... بھونچال: بھونچال آیا اور بڑی شدت سے آیا
- ۶۲۹ ..... بھونچال آیا اور شدت سے آیا زمین تہہ و بالا کر دی
- ۶۲۰ ..... بھونچال آیا اور شدت سے آیا زمین تہہ و بالا کر دی
- ۲۷۹ ..... بھید: تیرا بھید میرا بھید ہے
- ۲۳۱ ..... ہم اصل بھید کو اس کی پنڈلیوں میں سے ننگا کر کے دکھادیں گے
- ۲۸۰ ..... بیان: حسن بیان
- ۳۵۶ ..... بیت: وہ بیت الصدق کو بیت التزویر بنانا چاہتے ہیں
- ۳۲ ..... خدا نے اپنے الہامات میں میرا نام بیت اللہ بھی رکھا ہے
- ۶۵۱، ۵۹۹ ..... بیڑا: خوش قسمتی سے میرا بیڑا پار ہو گیا
- ۳۰۲ ..... بیہوشی: پہلے بیہوشی۔ پھر غشی۔ پھر موت
- ۷۶۸ ..... بیچارہ: وہ بیچارہ فوت ہو گیا
- ۲۷۸ ..... بیعت: تجھ سے بیعت کرنا ایسا ہے جیسا کہ مجھ سے ...
- جو شخص تیری بیروی نہیں کرے گا اور تیری بیعت میں داخل نہیں ہوگا اور تیرا مخالف رہے گا وہ خدا اور رسول کی نافرمانی کرنے والا اور جہنمی ہے
- ۳۰۲ ..... بیمار بہت ہی چینیں مارتی ہے
- ۷۳۲ ..... بیمار بہت ہی چینیں مارتا ہے
- ۷۳۲ ..... بیماری: یہ بیماری بباعث حرارت جگر ہے
- ۵۱۸ ..... بیوہ: ان کے گھر بیواؤں سے بھر جائیں گے
- ۱۲۳ ..... اس مکان میں بیوائیں ہی رہ جائیں گی
- ۷۷۵ ..... بیوی: بیوی پھر گئی۔ اس کو مرتد ہونا کہتے ہیں
- ۲۸۸ ..... بیویوں کی بادشاہ
- ۶۹۳ ..... بیڑی: اے ازلی ابدی خدا بیڑیوں کو پکڑ کے آ
- ۲۳۱ ..... بے نیازی: بے نیازی کے کام ہیں
- ۵۲۰ ..... بے نیازی: بے نیازی کے کام ہیں

پہلے: پہلے بنگالہ کی نسبت جو کچھ حکم جاری کیا گیا تھا اب ان کی دلجوئی

ہوگی ..... ۵۶۲، ۶۳۰

پہلے بیہوشی۔ پھر غشی۔ پھر موت ..... ۳۰۲

پوری: پوری کامیابی ..... ۵۸۶

پوری ہوگئی ..... ۶۸۹

پہچانا: پرتو نے وقت کو نہ پہچانا نہ دیکھا نہ جانا ..... ۶۲۳

پیار:

جس سے تو بہت پیار کرتا ہے میں اس سے بہت پیار کروں گا ..... ۵۶۷

پیالہ: اے خدا اس پیالہ کو نال دے ..... ۷۸۶

ورنہ بات ادھوری رہتی ہے میری پرستش کی جگہ میں ان کے پیالے

اور ٹھوٹھیاں رکھی ہوئی ہیں ..... ۱۵۶

خاکسار پیپر منٹ ..... ۴۹۲

پیشگوئی: تو حق کے ساتھ نازل ہوا اور تیرے ساتھ نبیوں کی

پیشگوئیاں پوری ہوئیں ..... ۲۷۹

کوئی نہیں جو خدا کی پیشگوئیوں کو نال سکے ..... ۲۷۸

گورنر جنرل کی پیشگوئیوں کے پورا ہونے کا وقت آ گیا ..... ۳۰۸

یہ پیشگوئی کی آخری حد ہے ..... ۷۲۹

یہ پیشگوئی جو ابوداؤد کی صحیح میں درج ہے کہ ایک شخص حارث نام یعنی

حزات ماورائے نہر سے نکلے گا... مسلمانوں کا امام اور مسلمانوں

میں سے ہوگا ..... ۱۵۵

پیٹ: پیٹ پھٹ گیا ..... ۶۳۷

پیغمبر:

آج ہمارے گھر میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم آئے، آگئے ..... ۷۰۲



تاعود صحت ..... ۴۲۰

میں نے بہت سے پرندے پکڑے جو چھوٹے چھوٹے درختوں پر

بیٹھے ہوئے تھے اور ان کے رنگ سفید تھے ..... ۱۶۱

پسند: تیری عاجزانہ راہیں مجھے پسند آئیں ..... ۶۷۴

میں نے اپنے لئے تجھ کو پسند کیا ..... ۲۷۸

پلاطوس: براطوس یا پلاطوس ..... ۱۰۰

پلیگ: اس کو پلیگ ہوگئی ..... ۶۹۱

پکڑے: خدا نے ایسا کیا تا بعض آدمی پکڑے جائیں اور بعض

چھوڑے جائیں ..... ۶۷۲

ایک امتحان ہے بعض اس میں پکڑے جائیں گے اور بعض چھوڑ

دیئے جائیں گے ..... ۶۷۲

پناہ: خدا کی پناہ میں عمر گزارو ..... ۴۵۰

تیج بار: چمک دکھاؤں گا تم کو اس نشاں کی تیج بار ..... ۶۱۹، ۵۷۰

خدا اس کو تیج بار ہلاکت سے بچائے گا ..... ۶۴۰

خدا تیج بار اس کو ہلاکت سے بچائے گا ..... ۶۴۰

تیج بار خدا اس کو ہلاکت سے بچائے گا ..... ۶۳۸

پنجہ قدرت:

سب دنیا پنجہ قدرت احدیت میں مقبور اور مغلوب ہے ..... ۹۸

پھر: پھر ایک دفعہ ہندو مذہب کا اسلام کی طرف زور کے ساتھ

رجوع ہوگا ..... ۲۶۵

پھر بہار آئی تو آئے تلخ آنے کے دن ..... ۵۸۴

پھر بہار آئی تو آئے تلخ آنے کے دن ..... ۶۲۴، ۵۸۴

پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی ..... ۶۲۴، ۵۵۹، ۵۱۱

پھر یہ زندہ ہوئی ہے مرمکر ..... ۴۳۰

پھل: توبہ کرو تا نیک پھل پاؤ ..... ۲۶۹

پھوٹ: پس یہ پھوٹ کا ثمرہ ہے ..... ۶۸۶

پہاڑ: پہاڑ گرا اور زلزلہ آیا ..... ۵۲۳

پہلی: زندگی با آرام ہو جانا پہلی زندگی سے ..... ۶۶۱

۶۷۱ میں تجھے ایک کاذب کی موت کی خبر دیتا ہوں.....

۲۷۹ میں تجھے برکت دوں گا اور بہت برکت دوں گا.....

میں تجھے برکت پر برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے..... ۹

میں تجھے برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے..... ۲۸۴

میں تجھے پھر بھی یہاں لاؤں گا..... ۷۸۵

میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں..... ۱۱۹

میں تجھے زمیں کے کناروں تک عزت کے ساتھ شہرت دوں گا..... ۱۶۳

میں تجھے عزت دوں گا اور بڑھاؤں گا..... ۱۷۲

میں تجھے عزت دوں گا اور تیری حفاظت کروں گا..... ۲۷۸

میں نے تجھے بھیجا تا مجرم نیکو کاروں سے الگ کئے جائیں..... ۵۵۰

وہ تو تجھے رد کرتے ہیں مگر میں تجھے خاتمِ خلفاء بناؤں گا.. ۵۰۳

ہم نے تجھے خالص دوستی کے ساتھ چین لیا..... ۱۶۳

بشارت ہو کہ ایک وجیہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا.... ۱۲۰

لوگ تجھے چھوڑ دیں گے پر میں نہیں چھوڑوں گا..... ۱۶۳

تخت: آسمان سے کئی تخت اترے مگر سب سے اونچا تیرا تخت بچھایا گیا..... ۶۱۵، ۳۷۰

تخم: وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا..... ۱۲۰

تزویر: وہ بیت الصدق کو بیت التزویر بنانا چاہتے ہیں..... ۳۵۶

ترقی: زبردست نشانوں کے ساتھ ترقی ہوگی... ۶۹۱، ۶۹۲

ترک: خدا تجھے ترک نہیں کرے گا اور نہ چھوڑے گا جب تک کہ پاک اور پلید میں فرق نہ کرے..... ۲۷۸

تسلط: شیطان پر بہر حال تم نے تسلط پالیا..... ۵۹۱

تس پر: تس پر بھی وہ وار پار نکلا..... ۱۲۶

تصویر: دیکھو کیا کہتی ہے تصویر تمہاری..... ۹۷

تضرعات: سو میں نے تیری تضرعات کو سنا..... ۱۱۹

تعظیم: اس کی تعظیم ملوک اور ذوالجبروت کرتے ہیں..... ۵۹۹

۷۶۴ تار آئی.....

۷۶۴ تائی آئی.....

۴۹۹ تازہ: تازہ نشان کا دھکہ.....

۲۸۱ تبلیغ: میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا.....

۷۸۵ تجلی: خدا تعالیٰ تجلی خاص سے اتر.....

۶۷۱ تہرا لہی کی تجلی ہے.....

۶۷۱ تہری تجلی ہوگی.....

۱۲۰ تجھے: ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا.....

۵۸۷ تاز زمین کے لوگ تجھے شناخت کر لیں.....

۲۷۸ تو خدا کا وقار ہے۔ پس وہ تجھے ترک نہیں کرے گا.....

تیرا خدا تیرے اس فعل سے راضی ہوا اور وہ تجھے بہت برکت دے گا..... ۹

تیری ساری مرادیں تجھے دے گا..... ۶۱۳

جو کچھ کھویا گیا وہ تجھے خدائے کریم واپس دے گا..... ۷۱۵، ۷۱۶

خدا ایسا نہیں جو تجھے چھوڑ دے..... ۱۶۳

خدا تجھے ایک غیر معمولی عزت دے گا..... ۶۷۱

خدا تعالیٰ نے تمہیں اچھے خاندان میں پیدا کیا..... ۳۵

خدا کی رحمت کے خزانے تجھے دیئے گئے..... ۲۷۸

خدائے تجھے دشمنوں سے چھوڑ لیا..... ۷۳۰

سوقدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے..... ۱۱۹

شکر کر خدانے تجھے بلا سے بچالیا..... ۷۳۰

فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے..... ۱۱۹

فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے..... ۱۱۹

لوگ تجھے نہیں بچائیں گے پر میں بچاؤں گا..... ۱۶۳

موت کے بعد میں پھر تجھے حیات بخشوں گا..... ۱۵۰

میدان میں فتح خدا تجھے دے گا..... ۴۷۲

میں تجھے اٹھاؤں گا اور اپنی طرف بلاؤں گا..... ۱۲۳

میں تجھے ایسی بزرگی دوں گا جس سے لوگ تعجب میں پڑیں گے..... ۴۴۹

۳۴ میں نے ارادہ کیا ہے کہ تمہاری ایک اور شادی کروں.....

۸۶ وہ دن آتے ہیں کہ خدا تمہاری مدد کرے گا.....

۱۶۲ یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے اور تمہاری آنکھوں میں عجیب... تمہارے:

۱۳۱ اس سفر میں تمہارا اور تمہارے رفیق کا کچھ نقصان ہوگا.....

۶۸۶ فتح ہے تمہاری۔ تمہارے نام کی.....

ہر ایک حال میں تمہارے ساتھ موافق ہوں تیری منشاء کے مطابق.....

۷۰۹ ہر ایک حال میں تمہارے ساتھ موافق ہوں تیرے منشاء کے مطابق.....

۷۱۰ ہر ایک حال میں تمہارے ساتھ میں ہوں، تیری منشاء کے مطابق.....

۷۱۰ ہے سرراہ پر تمہارے وہ جو ہے مولا کریم.....

۵۰۴ تمہیں: آج تم عربی میں تقریر کرو تمہیں قوت دی گئی.....

۳۱۴ اے میرے اہل بیت خدا تمہیں شر سے محفوظ رکھے.....

۶۶۸ خدا تمہیں سلامت رکھے.....

۵۹۴ دوسرا بشیر تمہیں دیا جائے گا.....

۱۴۳ کیا شک ہے ماننے میں تمہیں اس مسیح کے.....

۱۴۹ میں تمہیں بھی ایک معجزہ دکھاؤں گا.....

۴۸۵ تو: تو اس سے نکلا اور اس نے تمام دنیا سے تجھ کو چنا.....

۲۷۸ تو اس کو قبول کر لے.....

۱۳۴ سو تو ان کو جواب دے کہ تمہارے معلومات وسیع نہیں خدا بہتر جانتا ہے.....

۱۶۳ تو جانتا ہے میں کون ہوں.....

۵۲۳ تو جہان کا نور ہے.....

۲۷۷ تو حق کے ساتھ نازل ہوا.....

۲۷۹ تو خدا کا وقار ہے۔ پس وہ تجھے ترک نہیں کرے گا.....

۲۷۸ تو مسیح موعود ہے.....

۲۰۹

ان کی تعظیم ملوک اور ذوی الجبروت کرتے ہیں ۵۹۷، ۶۲۳

تعریف: خدا عرش سے تیری تعریف کرتا ہے..... ۲۷۸

ہم تیری تعریف کرتے ہیں اور تیرے پر درود بھیجتے ہیں ۲۷۸

تفرید: تو مجھ سے ایسا ہے جیسی میری توحید اور تفرید.... ۱۶۳

تقدیر: تقدیر مہم ہے اور ہلاکت مقدر..... ۴۶۱

تقویٰ:

تقویٰ ایک ایسا درخت ہے جس کو دل میں لگانا چاہئے.. ۵۵۰

تم لوگ متقی بن جاؤ اور تقویٰ کی باریک راہوں پر چلو تو خدا تمہارے ساتھ ہوگا..... ۳۰۱

تلوار: سب سے بہتر اور تیز تر وہ تلوار ہے جو تیری تلوار میرے پاس ہے..... ۳۸۳

فرشتوں کی کھچی ہوئی تلوار تیرے آگے ہے ۵۹۱، ۵۹۷، ۶۲۳

تم: آج تم عربی میں تقریر کرو..... ۳۱۴

تم پاس ہو گئے ہو..... ۲۷۲

تم ظاہر لفظ اور ابہام پر قانع ہو..... ۱۶۳

تم کو وہ کرنا چاہئے جو میں نے فرمایا ہے..... ۱۰۱

تمام: اس میں تمام دنیا کی جھلائی ہے..... ۴۳۹

تمام اسرار کھل گئے..... ۷۳۰

تمام حوادث اور عجائبات قدرت دکھلانے کے بعد تمہارا حادثہ ۵۴۹

تمام دینوں میں سے دین اسلام ہی سچا ہے..... ۳۳۸

تمام عجائبات قدرت دکھلانے کے بعد تمہارا حادثہ آئے گا..... ۶۳۱

زنی کرو زنی کرو کہ تمام نیکیوں کا سرزمین ہے..... ۳۷۱

تمہارا: تمام حوادث اور عجائبات قدرت دکھلانے کے بعد تمہارا حادثہ ہوگا..... ۵۴۹، ۵۰۶

تمہارا نام ہے علی باس..... ۴۷۲

تمہاری: تمہاری عقدہ کشائی ہوشیار پور میں ہوگی..... ۱۱۶

فتح ہے تمہاری۔ تمہارے نام کی..... ۶۸۶

۱۶۳	تیرا: اور تیرا ذکر بلند کروں گا.....	۲۷۸	تو کلمۃ الازل ہے بس تو مٹایا نہیں جائے گا.....
۳۸۷	بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا.....	۱۲۴	تو مجھ سے ایسا ہے جیسے انبیاء بنی اسرائیل.....
۴۸۶	بہت سے حادثات اور عجیب کاموں کے بعد تیرا حادثہ ہوگا.....	۱۶۳	تو مجھ سے ایسا ہے جیسی میری توحید اور تفرید.....
	تیرا خدا تیرے اس فعل سے راضی ہوا اور وہ تجھے بہت برکت	۱۲۴	تو مجھ سے ایسا ہے جیسی میری توحید.....
	دے گا.....	۲۷۷	تو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ میری توحید.....
۱۲۲	تیرا گھر برکت سے بھرے گا.....	۲۷۷، ۱۲۴	تو مجھ سے اور میں تجھ سے ہوں.....
۱۲۳	پر تیرا نام صفحہ زمین سے کبھی نہیں اٹھے گا.....	۲۷۸	تو مجھ میں اور تمام مخلوقات میں واسطہ ہے.....
۱۶۲	خدا تعالیٰ تیرے چہرہ کو ظاہر کرے گا.....		تو مغلوب ہو کر یعنی بظاہر مغلوبوں کی طرح حقیر ہو کر پھر آخر غالب
۴۸۲	خدا تیرا دوست ہے۔ اسی کے صلاح و مشورہ پر چل.....	۱۶۲	ہو جائے گا.....
۳۰۴	خدا نے ارادہ کیا ہے کہ تیرا نام بڑھاوے.....	۵۵۰	تو میری طرف سے نذیر ہے.....
۱۲۰	خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے.....	۲۷۹	تو میرے ساتھ ہے.....
۷۷۲	میں تیرے صبر سے خوش ہوا ہوں اور تیرا صبر مجھے پسند ہے	۶۲۳	پر تونے وقت کو نہ پہچانا نہ دیکھا نہ جانا.....
۶۷۸	میں ہوں تیرا عاجز بندہ اے مالک اے والی.....	۷۰۶	تو ہر یک بلا سے بچایا جائے گا.....
۱۶۳	وہ حسن اور احسان میں تیرا نظیر ہوگا.....	۵۰۵	<b>تَوَاب:</b> حیلے سب جاتے رہے اک حضرت تَوَاب ہے.....
۶۳۱	یہ ہوگا، یہ ہوگا، یہ ہوگا اور پھر تیرا واقعہ ہوگا.....	۶۱۳	توجہ: رب الافواج اس طرف توجہ کرے گا ۸۶، ۳۷۱، ۳.....
۵۸۳	<b>تیری:</b> تیری خوش زندگی کا سامان ہو گیا.....	۲۶۲	تو حید: آخر تو حید کی فتح ہے.....
۶۴۶	تیری دعا قبول ہوگی.....	۲۷۷	تو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ میری توحید.....
۶۷۱، ۶۴۹	تیری دعا قبول کی گئی.....	۱۶۳	تو مجھ سے ایسا ہے جیسے میری توحید اور تفرید.....
۱۲۳	تیری دعوت کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دے گا.....	۱۲۴	تو مجھ سے ایسا ہے جیسے میری توحید.....
۱۶۳	تیری ذریت کو بڑھائے گا.....		خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ تیری توحید، تیری عظمت، تیری کمالیت
	تیری ذریت منقطع نہیں ہوگی اور آخری دنوں تک سرسبز	۱۶۲	پھیلاوے.....
	رہے گی.....	۱۵۰	<b>توضیح مرام</b> .....
۱۲۳	تیری ساری مرادیں تجھے دے گا..... ۲۵۶، ۳۷۱، ۳.....	۶۷۷	تدو بال: لاکھوں انسانوں کو تدو بال کر دوں گا.....
۶۷۴	تیری عاجزانہ راہیں مجھے پسند آئیں.....	۶۷۷	لاکھوں آدمی تدو بال کر دوں گا.....
۶۷۵	تیری عاجزانہ راہیں اس کو پسند آئیں.....		تہجد: ایسی حالت میں تہجد کی بجائے لیٹے لیٹے یہی پڑھ لیا کرو ۷۷۶
۲۹۸	تیری عزت اور جان سلامت رہے گی.....		<b>تیرہ (۱۳):</b> مولوی محمد حسین بنا لوی کا آپ کے متعلق گندہ اور
۱۶۳	تیری محبت دلوں میں ڈال دوں گا.....		گالیوں سے پر اشتہار لکھ کر محمد بخش اور ابوالحسن کے نام چھپوانا جس
			پر حضرت مسیح موعود کا دعا کرنا اور الہاماتیرہ ماہ میں ان کی ذلت کی
			مار سے تباہی کا بتایا جانا..... ۲۹۱

- تیرے سفر کو تیرے لئے مبارک کر دیا..... ۱۱۹
- تیرے کلام میں جو تیرے منہ سے نکلتا ہے برکت رکھی جاتی ہے..... ۱۸۴
- تیرے لئے میرا نام چمکا..... ۵۲۱، ۵۲۲، ۶۲۲
- تیرے لئے ایک خزانہ مخفی تھا..... ۶۷۵
- تیرے لئے یہ مبارک ہے..... ۶۷۴
- خدا تیرے سب کام درست کر دے گا..... ۷۱، ۷۱۳
- روحانی عالم تیرے پر کھولا گیا..... ۵۲۲، ۶۲۲
- مخالفوں کا اخزاء اور انفاء تیرے ہاتھ سے ہی مقدر تھا..... ۷۱۰
- تیرے مخالفوں کا اخزاء اور انفاء تیرے ہی ہاتھ سے مقدر تھا..... ۷۱۵
- میں تیرے ساتھ اور تیرے تمام پیاروں کے ساتھ ہوں..... ۷۲۲
- وہ جو تیرے مخالف ہیں پکڑے جائیں گے..... ۶۰۱
- ہر ایک نعمت کے دروازے تیرے پر کھولے جاویں گے..... ۶۷۱
- ہر ایک شاخ تیرے جدی بھائیوں کی کاٹی جائے گی..... ۱۲۳
- ہزاروں آدمی تیرے پروں کے نیچے ہیں..... ۶۷۲
- یہ زمین تیری اور تیرے مریدوں کی ہے..... ۷۸۹
- تین: اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا..... ۱۲۱
- تین کو چار کرنے والا مبارک..... ۱۰۰
- تین بکرے ذبح کئے جائیں گے..... ۵۵۴
- تین بڑے آدمیوں میں سے ایک کی موت..... ۷۷۱
- تین میں سے ایک پر عذاب نازل ہوگا..... ۷۵۷
- تیری نسل بہت ہوگی..... ۱۲۳
- تیری نسل کثرت سے ملکوں میں پھیل جائے گی..... ۱۲۳
- تیری نمازوں سے تیرے کام افضل ہیں..... ۷۸۶
- خدا نے تیری ساری باتیں پوری کر دیں..... ۵۶۸
- دیکھ میں تیری دعاؤں کو کیسے جلد قبول کرتا ہوں..... ۱۰۴
- میں تجھے عزت دوں گا اور تیری حفاظت کروں گا..... ۲۷۸
- میں تیری جماعت کے لئے تیری ہی ذریت سے ایک شخص کو قائم کروں گا..... ۵۵۰
- میں تیری عمر کو بھی بڑھا دوں گا..... ۷۱۶
- میں تیری نسل کو جڑ سے معدوم نہیں کروں گا..... ۷۱۵
- میں نے تیری عمر کو بھی بڑھا دیا ہے..... ۷۱۶
- ہر ایک حال میں تمہارے ساتھ موافق ہوں اور تیری منشاء کے مطابق..... ۷۱۶
- ہر ایک حال میں تمہارے ساتھ موافق ہوں تیری منشاء کے مطابق..... ۷۱۶
- ..... ۷۰۹، ۷۱۰
- ہر ایک حال میں تمہارے ساتھ ہیں۔ تیری منشاء کے مطابق..... ۷۱۰
- ہے روڈ روگ پال تیری استت گیتا میں لکھی ہے..... ۳۵۷
- ہے کرشن روڈ روگ پال تیری مہما گیتا میں لکھی گئی ہے..... ۳۵۸
- ہے کرشن روڈ روگ پال تیری مہما ہو۔ تیری اتتی گیتا میں موجود ہے..... ۳۹۳
- تیرے: اور آفاق میں تیرے نام کی خوب چمک دکھاوے..... ۳۷۰
- بہت سے سلام میرے تیرے پر ہوں..... ۵۸۶، ۶۲۵
- تیری نمازوں سے تیرے کام افضل ہیں..... ۷۸۶
- تیرے آثار میں برکت رکھ دوں گا..... ۱۷۲
- تیرے بیان میں سختی بہت ہے رفیق چاہئے رفیق..... ۱۵۰
- تیرے پر میرے کامل انعام ہیں..... ۲۷۸
- تیرے ساتھ آشتی اور صلح پھیلے گی..... ۳۰۸
- تیرے ساتھ ایک نورانی حربہ ہے..... ۲۰۹

## ط - ث

- ثال: یا اللہ! اب شہر کی بلائیں بھی نال دے..... ۶۷۶
- ٹھوٹھیاں: میری پرستش کی جگہ میں ان کے پیالے اور ٹھوٹھیاں رکھی ہوئی ہیں..... ۱۵۶

ٹوٹا: قادر ہے وہ بادشاہ ٹوٹا کام بناوے ..... ۲۸۵

قادر ہے وہ بارگاہ ٹوٹا کام بناوے ..... ۶۴۹، ۲۹۳

ٹپو: حسین کو ٹپووں کے شر سے بچایا گیا ..... ۷۵۳

ثلج: پھر بہا آئی تو آئے ثلج کے آنے کے دن ۵۸۳، ۶۲۴

ثریا: اگر ایمان ثریا میں ہوتا تو تو اس کو پالیتا ..... ۲۷۸

ثواب: انہوں نے رنج بہت اٹھایا ہے ثواب بہت ہوگا ..... ۷۴۶

جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الہی کے ظہور کا موجب ہوگا ..... ۱۲۲

میں ایک تازہ نشان ظاہر کروں گا جس میں فتح عظیم ہوگی ..... ۶۶۵

جگہ: عنقریب تو اس جگہ نہیں رہے گا ..... ۶۹۳

عنقریب ہے کہ تو اس جگہ سے بھاگ جائے ..... ۶۹۰

جماعت: اس جماعت پر ایک ابتلاء آنے والا ہے ... ۲۳۲

خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں اپنی جماعت کو اطلاع دوں کہ جو لوگ ایمان لائے ایسا ایمان جو اس کے ساتھ دنیا کی ملوثی نہیں ..... ۵۵۰

مجھے تو اللہ تعالیٰ نے میری جماعت ریت کے ذروں کی طرح دکھائی ہے ..... ۷۹۳

میں اپنی جماعت کو ریشا کے علاقہ میں ریت کی مانند دیکھتا ہوں ..... ۷۹۳

وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دے گا اور حجت اور برہان کی رو سے سب پر ان کو غلبہ بخشنے گا ..... ۴۵۹

یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم لوگ ایک بھاری جماعت ہیں ..... ۱۶۳

جناب: جناب الہی کے احسانات کا دروازہ کھلا ہے ..... ۸۶

جنازہ: جنازہ ..... ۱۰۰

اب جنازہ جا کر پڑھیں گے ..... ۶۶۶

جنہوں: جنہوں نے ایسے کام کئے وہ سب مقبول کے دائرہ کے اندر ہیں ..... ۵۸۸

جو: جو خردی وحی حق نے اس سے دل بیتاب ہے ..... ۵۰۵

جو دعائیں آج قبول ہوں ان میں قوت اور شوکت اسلام بھی ہے ..... ۶۷۵

جو شخص اسے اکیلا چھوڑتا ہے وہ اکیلا چھوڑا جائے گا ..... ۱۴۷

جو شخص تیری پیروی نہیں کرے گا اور تیری بیعت میں داخل نہیں ہوگا ..... وہ خدا اور رسول کی نافرمانی کرنے والا اور چہنہی ہے ..... ۳۰۲

## ج

جان: جان تو قربان ہوئی ہے اس کی راہ میں اور کیا کریں ..... ۶۹۰

جانشین: میں نے اردہ کیا کہ اپنا جانشین بناؤں تو میں نے آدم کو یعنی تجھے پیدا کیا ..... ۲۷۸

جب: جب تو دعا کرے تو میں تیری سنوں گا ..... ۴۸۱

وہ وعدہ ٹلے گا نہیں جب تک خون کی ندیاں چاروں طرف سے بہ نہ جائیں ..... ۷۲۹

جدھر دیکھتا ہوں ادھر تو ہی تو ہے ..... ۴۷۴

جتنے: جتنے تھے سب کے سب ہی گرفتار ہو گئے ..... ۳۳۸

جدی: ہریک شاخ تیرے جدی بھائیوں کی کاٹی جائے گی ..... ۱۲۳

جرم: کوئی درباری اس جرم پر سزا سے محفوظ نہیں رہے گا ..... ۶۸۰

جس: جس سے تو بہت پیار کرتا ہے میں اس سے بہت پیار کروں گا ..... ۵۶۷

جس سے تو ناراض ہے میں اس سے ناراض ہوں گا ..... ۵۶۷

جس کا تھا اُس کے پاس آگیا ..... ۴۳۶

جس کا غلام دیکھو صبح الزمان ہے ..... ۶۵۷

جس کا نام محمود احمد ہوگا اور اپنے کاموں میں اولوالعزم نکلے گا ..... ۱۴۱



یہ مقدمہ دائر ہے ورنہ شفاء اللہ جہنم میں پڑ جاتا یعنی طاعون میں گرفتار ہو جاتا..... ۲۸۶

جے: غلام احمد کی جے..... ۲۹۹

جے سنگھ بہادر: امین الملک جے سنگھ بہادر..... ۲۳۷

## بج-ح

چار: اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا..... ۱۲۱

اسی برس یا پانچ چار زیادہ یا پانچ چار کم..... ۶۲۲، ۶۲۳

دو چار ماہ..... ۵۹۰

وہ وعدہ ٹلے گا نہیں جب تک خون کی ندیاں چاروں طرف سے بہ نہ جائیں..... ۷۲۹

چیل: چیل رہی ہے نسیم رحمت کی۔ جو دعا کیجئے قبول ہے آج ۱۷۶

پھر چلے آتے ہیں یار و زندہ ہو جانے کے دن..... ۷۳۶

چمک: آفاق میں تیرے نام کی خوب چمک دکھاوے ۳۷۰

تیرے لئے میرا نام چمکا..... ۵۲۱، ۶۲۳

چمک دکھاؤں گا تم کو اس نشان کی بیخ بار..... ۵۷۰، ۶۱۹

میں اپنی چمک دکھاؤں گا..... ۱۶۳

میں اپنی چمک دکھاؤں گا..... ۹۰، ۱۵۰، ۲۷۹، ۳۷۰، ۶۱۳

چن: جس کو چاہتا ہے ہندوں میں سے چن لیتا ہے... ۸۷

کہہ خدا عجیب ہے چن لیتا ہے جس کو چاہتا ہے اور اپنے کاموں سے پوچھنا نہیں جاتا..... ۲۷۹

چہرہ: خدا تعالیٰ تیرے چہرہ کو ظاہر کرے گا..... ۱۶۲

چھپی: دیکھ میں ایک نہایت چھپی ہوئی بات پیش کرتا ہوں ۷۲۰

چھوڑ: شکر خدا نے تجھے دشمنوں سے چھوڑا یا..... ۷۳۰

وہ دنیا کو چھوڑ جائے گی..... ۶۹۰

ایک امتحان ہے بعض اس میں پکڑے جائیں گے اور بعض چھوڑ

جو شخص تیری طرف تیر چلائے گا میں اسی تیر سے اس کام کام تمام کروں گا..... ۵۱۱

جو شخص تیرے ہاتھ میں ہاتھ دے گا اس نے تیرے ہاتھ میں نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہاتھ دیا..... ۱۳۷

جو شخص کعبہ کی بنیاد کو ایک حکمت الہی کا مسئلہ سمجھتا ہے وہ بڑا عقلمند ہے ۱۶۳

جو شرارت سے میرے مقابل پر کھڑا ہوگا وہ شرمندہ کیا جائے گا ۲۸۷

جو شیر ہوگا اس کو میں دنیا میں بھی عذاب دوں گا..... ۷۷۱

جو کرشن آخری زمانہ میں ظاہر ہونے والا تھا وہ تو ہی ہے ۳۵۸

جو لوگ تیری طرف توجہ نہیں کرتے وہ خدا کی طرف بھی توجہ نہیں کرتے..... ۶۷۱

مغرب کی طرف سے آفتاب کا چڑھنا یہ معنی رکھتا ہے کہ ممالک مغربی.... آفتاب صداقت سے منور کئے جائیں گے..... ۱۶۱

جو لوگ خدا تعالیٰ کے مقرب ہیں وہ مرنے کے بعد پھر زندہ ہو جایا کرتے ہیں..... ۱۵۰

ان کو جو شہادت کی زنجیروں میں مقید ہیں۔ رہائی دے گا ۱۵۷

میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا..... ۱۱۹

جہنم: جو شخص تیری بیروی نہیں کرے گا اور تیری بیعت میں داخل نہیں ہوگا..... وہ خدا اور رسول کی نافرمانی کرنے والا اور جہنمی ہے..... ۳۰۲

واصل خان دہلی میں واصل جہنم فوت ہو گیا..... ۶۸۵

دہلی میں واصل جہنم واصل خان فوت ہو گیا..... ۶۸۵

کاذب کا خدا دشمن ہے۔ واقعی وہ اس کو جہنم میں پہنچائے گا ۶۲۵

میں سوتے سوتے جہنم میں پڑ گیا..... ۵۰۰

جس نے تجھے شناخت کرنے کے بعد تیری دشمنی اور مخالفت اختیار کی وہ جہنمی ہے..... ۱۴۲

**حُبّ:** حُبّ کچلہ کو نین فولاد مساوی نصف سرخ۔ الہامی ہے ۷۷۴  
**حرام:** تمہارے پر حرام ہے..... کہ کسی مکلف اور مکذب یا متزدد کے  
 ۳۶۵ ..... پیچھے نماز پڑھو  
**حجت:** خدا تیری حجت کو روشن کرے گا ..... ۲۷۸  
**حد:** یہ پیٹنگوئی کی آخری حد ہے ..... ۷۲۹  
**حدیث:** یہ تمام حدیثیں جو پیش کرتے ہیں تحریف معنوی یا لفظی  
 ۳۵۷ ..... میں آلودہ ہیں  
**حسن:** وہ حُسن اور احسان میں تیرا نظیر ہوگا ..... ۱۶۳  
**حسن بیان:** ..... ۴۸۰  
**حُسن:** حُسن کا دودھ پیے گا ..... ۳۶۱  
**حُسنی طریق:** اس میں ہم کچھ حُسنی طریق سے داخل ہوں گے اور  
 ۷۷۵ ..... کچھ حُسنی طریق سے  
 ہم اس گھر میں کچھ حُسنی طریق پر داخل ہوں گے اور کچھ  
 ۷۷۵ ..... حُسنی طریق پر  
 حسین کو ٹیپوؤں کے شر سے بچایا گیا ..... ۷۵۳  
**حشر:** روز حشر ..... ۶۹۰  
 ان شہروں کو دیکھ کر رونا آتا ہے۔ روز حشر ہے ..... ۶۹۱  
**حق:** اُس کے ذریعہ سے حق ترقی کرے گا ..... ۵۵۰  
**حق:** ..... ۷۸۱  
 تاحق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آجائے ..... ۱۱۹  
 توحق کے ساتھ نازل ہوا ..... ۲۷۹  
 جو خبری وحی حق نے اس سے دل بیتاب ہے ..... ۵۰۵  
 وحی حق کی بات ہے ہو کر ہے گی بے خطا ..... ۵۰۴  
 اس کو خدا نے قادیان کے قریب نازل کیا اور وہ حق کے ساتھ اترا اور  
 حق کے ساتھ اتارا گیا اور ابتدا سے ایسا ہی مقرر تھا ..... ۲۷۹  
**حکّم:** میں اس کی طرف سے مسیح موعود اور مہدی معبود اور  
 اندرونی اور بیرونی اختلافات کا حکّم ہوں ..... ۳۳۸  
 جو شخص حکّم ہو کر آیا ہے اس کا اختیار ہے کہ حدیثوں کے ذخیرہ

دیئے جائیں گے ..... ۶۷۲  
 خدا نے ایسا کیا تا بعض آدمی پکڑے جائیں اور بعض چھوڑے  
 جائیں ..... ۶۷۲  
**چھوٹے:** اڈل چھوٹے چھوٹے دکھائے گئے اور پھر بعد ان کے  
 ایک بڑا نشان ظاہر کیا گیا ..... ۵۷۸  
 کئی چھوٹے ہیں جو بڑے کئے جائیں گے ..... ۵۰۳  
**چودھری:** چودھری رستم علی ..... ۴۹۷  
**چولہے:** میری عبادت گاہ میں ان کے چولہے ہیں ..... ۱۵۶  
**چونکا دینے والی خبر:** ..... ۴۸۹  
**چوہا:** چوہوں کی طرح میرے نبی کی حدیثوں کو کتر رہے ہیں  
 ۷۳۲ ..... چنچ: بیمار بہت ہی چینیں مارتی ہے  
 بیمار بہت ہی چینیں مارتا ہے ..... ۷۳۴  
**چیف کورٹ:** مثل چیف کورٹ سے واپس آئے گی ..... ۱۱  
**حادث:** بلانازل یا حادث۔ یا ..... ۴۴۱  
**حادثہ:** تمام حوادث اور عجائبات قدرت دکھلانے کے بعد تیرا  
 حادثہ ہوگا ..... ۵۰۶  
 بہت سے حادثات اور عجیب کاموں کے بعد تیرا حادثہ ہوگا ..... ۴۸۶  
 کوٹھے پر ایک حادثہ ..... ۷۹۹  
**حاذق:** حاذق طیب پاتے ہیں تم سے یہی خطاب ..... ۱۴۹  
**حارث:** ایک شخص حارث نام یعنی حراث آنے والا جو ابوداؤد کی  
 کتاب میں لکھا ہے یہ خبر صحیح ہے ..... ۱۵۵  
 ایک شخص حارث نام یعنی حراث ماورائے نہر سے یعنی سمرقند کی  
 طرف سے نکلے گا ..... ۱۵۵  
**حاضر:** خدا تعالیٰ کے حضور میں اپنی تمام طاقتوں کے ساتھ حاضر  
 ہو جاؤ ..... ۱۴۷  
**حال:** ہر ایک حال میں تمہارے ساتھ موافق ہوں ۷۰۹، ۷۱۰  
 ہر ایک حال میں تمہارے ساتھ موافق ہوں ..... ۷۱۶  
 ہر ایک حال میں تمہارے ساتھ میں ہوں ..... ۷۱۰

۳۷۱ ..... اسی طرف خدا تعالیٰ تھا جو آپ تھے

۶۱۸، ۷۲ ..... اگر خدا ایسا نہ کرتا تو دنیا میں اندھیر پڑ جاتا

۱۱۹ ..... اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے ..... ایک کھلی نشانی ملے

۶۸۱ ..... اے ازلی ابدی خدا مجھے زندگی کا شربت پلا

۲۷۹ ..... اے لوگو تمہارے پاس خدا کا نور آیا پس تم منکر مت ہو

۶۴۱ ..... اے مظفر تجھ پر سلام - خدا نے تیری سن لی

۶۴۱ ..... اے مظفر تجھ پر سلام ہو کہ خدا نے تیری بات سن لی

۵۱۲ ..... پر خدا کا رحم ہے کوئی بھی اس سے ڈر نہیں

۶۳۸ ..... بیخ بار خدا اس کو ہلاکت سے بچائے گا

۲۷۸ ..... تو خدا کا وقار ہے پس وہ تجھے ترک نہیں کرے گا

۷۱۵ ..... جو کچھ کھو یا گیا وہ تجھے خدا نے کریم واپس دے گا

جو لوگ تیری طرف توجہ نہیں کرتے وہ خدا کی طرف بھی توجہ نہیں کرتے

۶۷۱ ..... جو لوگ خدا تعالیٰ کے مقرب ہیں وہ مرنے کے بعد پھر زندہ ہو جایا کرتے ہیں

۱۵۰ ..... خدا اس روز وہ سب کچھ دکھائے گا جو قبل از وقت دنیا کو سنایا گیا

۵۰۹ ..... خدا اس کو بیخ بار ہلاکت سے بچائے گا

۶۴۰ ..... خدا بیخ بار اس کو ہلاکت سے بچائے گا

۱۲۴ ..... خدا انہیں نہیں بھولے گا

۱۶۳ ..... خدا ایسا نہیں جو تجھے چھوڑ دے

۱۲۴ ..... خدا بادشاہوں اور امیروں کے دلوں میں تیری محبت ڈالے گا

۶۷۱ ..... خدا تجھے ایک غیر معمولی عزت دے گا

۱۲۳ ..... خدا تجھے بکلی کامیاب کرے گا

۹۵ ..... خدا تعالیٰ ایسے موذی کو جلد تر دنیا سے اٹھالے گا

خدا تعالیٰ بس نہیں کرے گا اور نہ باز آئے گا جب تک دشمنوں کے تمام مکروں کی پردہ دری نہ کرے

۲۳۱

۳۵۷ ..... میں سے جس انبار کو چاہے خدا سے علم پا کر قبول کرے

حلقہ:

کوئی درباری میرے حلقہ اطاعت سے گزرنے نہ پاوے ۶۷۹، ۶۸۰

حنیف: حنیف مسیح ..... ۷۱۱

حملہ: بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا ۳۷۲

دشمنوں کے حملے جو اسی بد غرض کے لئے ہیں ان سے تجھے بچایا جائے گا ..... ۲۹۸

حوادث: تمام حوادث اور عجائبات قدرت دکھلانے کے بعد تمہارا حادثہ آئے گا ..... ۵۴۹

حوادث کے بارہ میں جو مجھے علم دیا گیا ہے وہ یہی ہے ..... ۵۵۰

حیات: موت کے بعد میں پھر تجھے حیات بخشوں گا ..... ۱۵۰

حیلہ: حیلے سب جاتے رہے اک حضرت تو اب ہے ..... ۵۰۵

## خ

خاتم: میرے پر یہی کھولا گیا کہ حقیقی نبوت کے دروازے خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بکلی بند ہیں ..... ۲۶۷

وہ تو تجھے رد کرتے ہیں مگر میں تجھے خاتم الخلفاء بناؤں گا ..... ۵۰۳

خاکسار: خاکسار پیپر منٹ ..... ۴۹۲

خاندان: آپ کے خاندان کو اڑھائی سو روپیہ ماہوار خرچ کے لئے دیا جائے ..... ۷۹۸

تیرے خاندان کا تجھ سے ہی ابتدا قرار دیا جائے گا ..... ۱۶۳

خدا نے تمہیں اچھے خاندان میں پیدا کیا ہے ..... ۳۵

خبر: افسوسناک خبر آئی ..... ۶۶۴

میں نے کسی موت کی خبر دی ..... ۶۷۳

خدا: خدا اس کی آنکھیں کھولے گا ..... ۲۶۶

قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں ..... ۸۶

- ۵۳۸ ..... اُس دن خدا کی طرف سے سب پر ادا سی چھا گئی
- ۵۹۳ ..... خدا کی فیلینگ (Feeling) اور خدا کی مہر نے کتنا بڑا کام کیا
- ۶۸۳ ..... خدا کے سات نکو کار بندے ہر جگہ پر بیٹھے ہیں
- ۶۸۳ ..... خدا کے نکو کار بندے سات ہر جگہ پر بیٹھے ہوئے ہیں
- ..... خدا کے مقبولوں میں قبولیت کے نمونے اور علامتیں ہوتی ہیں
- ۶۲۳، ۵۹۱
- ۵۷۱ ..... خدا نکلنے کو ہے
- ۳۷۰، ۳۰۴ ..... خدا نے ارادہ کیا ہے کہ تیرا نام بڑھاوے
- ۵۲۰ ..... خدا نے اس کو اچھا کرنا ہی نہیں تھا
- ۷۲۵ ..... خدا نے اسے لیا
- ۶۷۲ ..... خدا نے ایسا کیا تا بعض آدمی پکڑے جائیں
- ۵۶۸ ..... خدا نے تیری ساری باتیں پوری کر دیں
- ۶۴۱ ..... خدا نے تیری سن لی
- ۷۳۰ ..... خدا نے تجھے دشمنوں سے چھوڑا
- ۶۶۱ ..... خدا نے تیرے پر رحم کیا
- ..... دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا
- ۲۵۷ ..... شکر کر خدا نے تجھے بلا سے بچا لیا
- ۷۳۰ ..... لیکن بعد اس کے میں خدا تعالیٰ کی طرف سے روکا گیا
- ۱۴۸ ..... میری نسبت اور میرے اہل و عیال کی نسبت خدا نے استثناء رکھا ہے
- ..... اور شکایت کرنے والا منافق ہوگا
- ۵۵۲ ..... میں اکیلا ہوں اور خدا میرے ساتھ ہے
- ۱۵۱ ..... میں خدا ہوں جس کو چاہتا ہوں عزت دیتا ہوں
- ۵۲۳ ..... میں جو سچا اور کامل خدا ہوں ..... تیرے ساتھ ہوں اور تجھ کو غلبہ ہوگا
- ۱۹۱ ..... نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے مسوح کیا ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے
- ۱۲۲ ..... خدا تعالیٰ تیرے چہرہ کو ظاہر کرے گا
- ۱۶۲ ..... خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ تیری توحید، تیری عظمت، تیری کمالات پھیلا دے
- ۷۸۵ ..... خدا تعالیٰ تجلی خاص سے اُترا
- ..... ۱۶۲، ۷۸۵
- ..... خدا تعالیٰ کے حضور میں اپنی تمام طاقتوں کے ساتھ حاضر ہو جاؤ اور اپنے رب کریم کو اکیلا مت چھوڑو
- ..... ۱۴۷
- ..... خدا نے تمہیں اچھے خاندان میں پیدا کیا
- ..... ۳۵
- ..... خدا تمہیں سلامت رکھے
- ..... ۵۹۹
- ..... خدا تیرا دوست ہے اسی کے صلاح و مشورہ پر چل
- ..... ۴۸۲
- ..... خدا تیری برکتیں ارد گرد پھیلائے گا
- ..... ۱۲۳
- ..... خدا تیری ساری مرادیں تجھے دے گا
- ..... ۸۶، ۱۲۳، ۱۶۳، ۴۸۲
- ..... صبر کر خدا تیرے دشمن کو ہلاک کرے گا
- ..... ۶۳۴
- ..... خدا تیرے سب کام درست کر دے گا
- ..... ۸۶، ۱۲۳، ۱۶۳، ۶۱۳
- ..... خدا تیرے لئے لڑکا دے گا
- ..... ۶۴۱
- ..... خدا تیرے نام کو اس روز تک جو دنیا منقطع ہو جائے عزت کے ساتھ قائم رکھے گا
- ..... ۱۲۳
- ..... خدا خوش ہو گیا
- ..... ۷۰۷
- ..... خدا دو مسلمان فریق میں سے ایک کا ہوگا
- ..... ۶۸۶
- ..... خدا سچوں کے ساتھ ہے
- ..... ۶۷۱
- ..... خدا سے ڈر پھر جو چاہے کر
- ..... ۱۵۱
- ..... خدا غمگین ہے
- ..... ۴۰۲
- ..... خدا قادیان میں نازل ہوگا اپنے وعدہ کے موافق
- ..... ۴۰۸
- ..... خدا کا ارادہ ہی نہ تھا کہ اس کو اچھا کرے
- ..... ۵۰۹
- ..... خدا کا فضل خدا کی رحمت
- ..... ۴۷۳
- ..... خدا کا یہ ارادہ نہیں کہ تجھے مشکلات میں ڈالے
- ..... ۶۷۱
- ..... خدا کی پناہ میں عمر گزارو
- ..... ۴۵۰
- ..... خدا کی رحمت کے خزانے تجھے دیئے گئے
- ..... ۲۷۸

۷۴۷	خواجہ: خواجہ حسن نظامی ابھی بہت دن زندہ رہیں گے
۳۷۰	خوب: آفاق میں تیرے نام کی خوب چمک دکھاوے
۱۴۹	خوبوں کو بھی تو تم نے سجا بنا دیا.....
۱۲۰	خوبصورت: خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے
۵۸۳	خوش زندگی: تیری خوش زندگی کا سامان ہو گیا.....
۱۵۶	خوشحال ہے خوشحال ہے.....
۶۶۲	خوشخبری: ایک اور خوشخبری.....
۵۰۹	خوش قسمتی: خوش قسمت وہ جو اب بھی سمجھ جائے.....
۶۵۱، ۵۹۹	خوش قسمتی سے میرا بیڑا پار ہو گیا.....
۴۴۰	خوشی: خوشی و ڈرمی.....
۴۰۱	خوشی کا مقام.....
۷۲۵	خوشیاں منائیں گے.....
۵۰۴	خون: خون سے مردوں کے کوہستان کے آب رواں
	وہ وعدہ ٹلے گا نہیں جب تک خون کی ندیاں چاروں طرف سے بہہ
۷۲۹	نہ جائیں.....
۷۱۲	خیر: خیر اور نصرت انشاء اللہ تعالیٰ.....
۷۱۲	خیر اور نصرت اور فتح انشاء اللہ تعالیٰ.....
۷۳۶	خیر و خوبی کا نشان.....
۴۶۸	انشاء اللہ خیر و عافیت.....

و

۲۳۷	داغ: داغِ ہجرت.....
	داغ: جنہوں نے ایسے کام کئے وہ سب مقبول کے دائرہ کے
۵۸۸	اندر ہیں.....
	دختر کلاں:
۱۳۷	اس شخص کی دختر کلاں کے نکاح کے لئے سلسلہ جنبانی کر

۶۷۵، ۶۷۴	نیکی یہی ہے کہ خدا کے احکام کو پورا کرنا.....
	وہ ایمان اطاعت کے کسی درجہ سے محروم نہیں ایسے لوگ خدا کے
۵۵۰	پسندیدہ لوگ ہیں.....
۸۶	وہ دن آتے ہیں کہ خدا تمہاری مدد کرے.....
۶۲۹	وہ کام جو تم نے کیا خدا کی مرضی کے موافق نہیں ہوگا ۶۰۰، ۶۲۹
۷۳۰	ہمارے گھر میں خدا ظاہر ہوا.....
۶۶۴	ہم خدا کے بندے ہیں جیسے بنایا بن گئے.....
۳۵۶	یلاش خدا کا ہی نام ہے.....
۱۴۹	یہ خدا تعالیٰ کا کام ہے اور لوگوں کی نظر میں عجیب.....
۶۶۸	ہے تو بھاری مگر خدائی امتحان کو قبول کر.....
۴۹۴	خدائے عز و جل اس کی عزت رکھے.....
۵۴۷	خدا یا زندگی بخش.....
۱۶۲	خلق: خلق کثیر کے دل اس کی طرف مائل کئے جائیں گے
	خدمت گار: یہ میری کتاب ہے اس کو کوئی ہاتھ نہ لگاوے مگر وہی
۵۸۳، ۵۷۶	لوگ جو میرے خاص خدمت گار ہیں.....
۱۶۲	خزان: خزان اُس پر کھولے جائیں گے.....
۶۷۵	خزانہ: تیرے لئے ایک خزانہ مخفی تھا.....
۲۷۸	خدا کی رحمت کے خزانے تجھے دیئے گئے.....
۲۷۸	میں ایک چھپا ہوا خزانہ تھا پس میں نے چاہا کہ پہچانا جاؤں
۲۲۷	خسوف: الہما خسوف و کسوف کے وقوع کے متعلق بتایا جانا
۲۲۷	دل میں پھونکا جانا کہ خسوف و کسوف دو خوفناک نشان ہیں
۳۸	خسومت: ملاً اعلیٰ کے لوگ خسومت میں ہیں.....
۳۰۵	خطاب: ایک عزت کا خطاب.....
۱۴۹	حاذق طیب پاتے ہیں تم سے یہی خطاب.....
۷۳۲	خطرناک.....
۵۰۵	خواب: سونے والو جلد جاگو یہ نہ وقت خواب ہے.....
۱۲۳	خواتین مبارکہ: جن میں سے تو بعض کو اس کے بعد پائے گا

دشمنوں کے حملے جو اسی بدغرض کے لئے ہیں ان سے تجھے بچایا جائے گا..... ۲۹۸

صبر کر خدا تیرے دشمن کو ہلاک کرے گا..... ۶۳۴

میرا دشمن ہلاک ہو گیا..... ۶۷۹

ہم دشمنوں کو پارہ پارہ کر دیں گے..... ۲۳۱

دعا: تیری دعا قبول ہوگی..... ۶۴۶

تیری دعا قبول کی گئی..... ۶۴۹

جب تو دعا کرے تو میں تیری سنوں گا..... ۴۸۱

جو بات اس عاجز کی دعا کے ذریعہ سے رد کی جائے وہ کسی اور ذریعہ سے قبول نہیں ہو سکتی..... ۱۵۷

جو دعائیں آج قبول ہوئیں ان میں قوت اور شوکت اسلام بھی ہے..... ۶۷۵

چل رہی ہے نسیمِ رحمت کی۔ جو دعا کیجئے قبول ہے آج.... ۱۷۶

دیکھ میں تیری دعاؤں کو کیسے جلد قبول کرتا ہوں..... ۱۰۴

میں تیری ساری دعائیں قبول کروں گا مگر شکراء کے بارہ میں نہیں..... ۲۳

ہر ایک مکان سے خیر دعا ہے..... ۶۶۱

دعوت: اور تیری دعوت کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دے گا..... ۱۲۳

دُفن: مبارک باد۔ دُفن کر دو..... ۷۰۶

دکھاوے: آفاق میں تیرے نام کی خوب چمک دکھاوے..... ۳۷۰

دل: اور تیری محبت دلوں میں ڈال دوں گا..... ۱۶۳

تقویٰ ایک ایسا درخت ہے جس کو دل میں لگانا چاہئے.. ۵۵۰

جو خیر دی وحی حق نے اس سے دل بیتاب ہے..... ۵۰۵

دل پھیر دیا گیا..... ۷۹۴

دل کا حلیم..... ۱۲۱

میں تیرے خالص اور دلی محبوں کا گروہ بھی بڑھاؤں گا... ۱۲۳

اور درمیانی زمانہ میں بھی اس دختر کے لئے کئی کراہت اور غم کے امر پیش آئیں گے..... ۱۳۸

در باری: کوئی در باری اس جرم پر سزا سے محفوظ نہیں رہے گا..... ۶۸۰

کوئی در باری میرے حلقہ اطاعت سے گزرنے نہ پاوے... ۶۸۰، ۶۷۹

دردناک دکھ اور دردناک واقعہ..... ۵۶۵

درخت: میں نے تیری بزرگی کا درخت اپنے ہاتھ سے لگایا..... ۲۷۹

درست: خدا تیرے سب کام درست کر دے گا..... ۶۱۳، ۳۷۱

کیا عذاب کا معاملہ درست ہے..... ۵۱۲

درگاہ: تو میری درگاہ میں وجیہ ہے..... ۲۷۷

دروازہ: جناب الہی کے احسانات کا دروازہ کھلا ہے..... ۸۶

روحانی عالم کا دروازہ تیرے پر کھولا گیا..... ۵۲۱

طاغون کا دروازہ کھولا گیا..... ۴۳۵

مبارک وہ آدمی جو اس دروازہ کے راہ سے داخل ہو..... ۳۳۶

موت دروازہ پر کھڑی ہے..... ۴۹۷

ہر ایک نعمت کے دروازے تیرے پر کھولے جاویں گے..... ۶۷۱

جو دروازہ اس عاجز کے ذریعہ کھولا جائے وہ کسی اور ذریعہ سے بند نہیں ہو سکتا..... ۱۵۷

یہ دروازہ فضل الرحمان نے کھول دیا ہے..... ۴۷۴

دس دن کے بعد میں موج دکھاتا ہوں..... ۴۸

دشمن: خدا نے تجھے دشمنوں سے چھوڑا..... ۷۳۰

دشمن اور مخالف اس کی نظیر بنانے سے عاجز رہے گا..... ۲۲۳

دشمن کا بھی ایک وار نکلا..... ۵۸۳

دشمن کا بھی خوب وار نکلا..... ۱۲۶

دشمن نہایت اضطراب میں ہے..... ۶۳۸

دشمنوں سے ملاقات کرتے وقت فرشتوں نے تیری مدد کی..... ۳۷۰

دشمنوں سے ملاقات کرتے وقت ملائکہ نے تیری مدد کی..... ۳۰۴

دشمن شرمندہ ہوگا اور مخالف ذلت اٹھائے گا..... ۲۳۱

دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا ۹۰، ۱۶۲

۲۱۳، ۲۵۷

دنیا کی بھی کامیابی ہو جائے گی اور آخرت بھی کی ۶۰۱

دنیا کی بھی کامیابی ہو جائے گی اور آخرت کی بھی ۶۰۱

سب دنیا پنچہ قدرت احدیت میں مقہورا اور مغلوب ہے ۹۸

کیا اپریل میں میں دنیا میں ہوں گا ۶۷۸

وہ دنیا کو چھوڑ جائیں گے ۶۹۲

وہ دنیا کو چھوڑ جائے گی ۶۹۰

وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے

بہتوں کو پیاریوں سے صاف کرے گا ۱۲۰

وہ عام دنیا کیلئے ایک نشان ہوگا اور خدا کے ہاتھوں سے اور آسمان

سے ہوگا ۶۶۵، ۶۶۶

دنی الطبع: ہم نے اس پر ایک دنی الطبع کو مہربان کر دیا ۷۱۲

دو: دو چار ماہ ۵۹۰

دو شہیر ٹوٹ گئے ۵۳۱

دو نشان ظاہر ہوں گے ۵۹۵، ۶۲۶

دوا: (عبدالکریم) اس لڑکے کے لیے دعا کی تو خدا نے میرے دل میں

القائیا کر فلاں دوا دینی چاہیے ۶۵۳

دوشنبہ: دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ ۱۲۱

دوائے ہمزاد:

حب کچلہ کو نین فولاد مساوی نصف سرخ۔ الہامی ہے ۷۷۳

دوبارہ: دوبارہ زندگی ۷۳۵

دودھ: آسمان سے دودھ اترتا ہے محفوظ رکھو ۵۸۲

آسمان سے بہت دودھ اترتا ہے محفوظ رکھو ۵۸۲

دوست: دیکھو میرے دوستو! اخبار شائع ہو گیا ۵۶۲

دوسرا: دوسرا شہیر تمہیں دیا جائے گا ۱۳۳

انہوں نے کہا کہ آنے والا یہی ہے یا ہم دوسرے کی راہ نکلیں ۱۲۶

وہ وقت آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ خدا بادشاہوں اور امیروں کے

دلوں میں تیری محبت ڈالے گا ۱۲۳

دلجوئی: پہلے بنگالہ کی نسبت جو کچھ حکم جاری کیا گیا تھا اب ان کی

دلجوئی ہوگی ۵۶۲

دم: اس کتے کا آخری دم ہے ۳۹۰

ایک دم میں دم رخصت ہوا ۶۳۱

دمشق: بلائے دمشق ۶۸۵

دمشق کے لفظ سے دراصل وہ مقام مراد ہے جس میں دمشق والی

مشہور خاصیت پائی جاتی ہے ۱۵۵

دن: بڑا مبارک وہ دن ہوگا ۳۷۲

پچیس دن تک یا یہ کہ پچیس دن ۶۷۰

پچیس دن تک یا یہ کہ پچیس دن تک ۶۷۰

پھر چلے آتے ہیں یار زندہ ہو جانے کے دن ۷۳۶

تیرے لئے رات اور دن پیدا کیا گیا ۲۷۹

وہ دن بڑا مبارک ہوگا ۶۷۸

دنیا: اس میں تمام دنیا کی بھلائی ہے ۴۳۹

اگر خدا ایسا نہ کرتا تو دنیا میں اندھیر پڑ جاتا ۷۲

اناللہ ہمارا بھائی اس دنیا سے چل دیا ۷۶۲

اور تیری دعوت کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دے گا ۱۲۳

وہ عام دنیا کے لئے ایک نشان ہوگا ۶۶۵

تو اس سے نکلا اور اس نے تمام دنیا سے تجھ کو چنا ۲۷۷

جو شیر ہوگا اس کو میں دنیا میں بھی عذاب دوں گا اور آخرت

میں بھی ۷۷۱

خدا تعالیٰ ایسے موذی کو جلد تر دنیا سے اٹھالے گا ۹۵

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا ۹۰

ڈوئی: خواہ ڈوئی میرے ساتھ مباہلہ کرے یا نہ کرے وہ خدا کے عذاب سے نہیں بچے گا اور خدا جھوٹے اور سچے میں فیصلہ کر کے دکھلائے گا..... ۳۵۰

ذریت: اور تیری ذریت کو بڑھائے گا..... ۱۶۳

اور میں تیری ذریت کو بہت بڑھاؤں گا..... ۱۲۳

تیری ذریت منقطع نہیں ہوگی..... ۱۲۳

میری ہی ذریت سے ایک شخص پیدا ہوگا جس کو کئی باتوں میں مسیح سے مشابہت ہوگی..... ۱۵۷

وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت نسل ہوگا..... ۱۲۰

ذکر: تیرے باپ دادے کا ذکر منقطع ہو جائے گا اور خدا ابتدا تجھ سے کرے گا..... ۲۷۸

ذلیل: ذلیل انسان کا بیڑا غرق ہو گیا..... ۶۷۱

جو شرارت سے میرے مقابل پر کھڑا ہوگا وہ ذلیل اور شرمندہ کیا جائے گا..... ۲۸۷

ذہین و فہیم: وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا..... ۱۲۱

ذوالفقار: اور میرے قلم کو ذوالفقار علی..... ۳۸۱

ذوالجبروت:

ان کی تعظیم ملوک اور ذوالجبروت کرتے ہیں... ۵۹۷، ۶۲۳

ذکر: اور تیرا ذکر بلند کروں گا..... ۱۶۳

ذوالقرنین: خدا تعالیٰ نے قرآن شریف کی ان آیتوں کی نسبت جو سورۃ کہف میں ذوالقرنین کے قصہ کے بارے میں ہیں میرے پر پیشگوئی کے رنگ میں معنے کھولے ہیں..... ۵۰۲

دولت: دولت اعلام بذریعہ الہام..... ۶۸۱، ۶۸۲

دھکا: زلزلہ کا دھکا..... ۳۸۱

دہلی: (الہامات میں دہلی شہر کا نام لیا گیا جہاں سادات میں حضور کی شادی ہوئی)..... ۳۵

واصل خان دہلی میں واصل جہنم فوت ہو گیا..... ۶۸۵

دہلی میں واصل جہنم واصل خان فوت ہو گیا..... ۶۸۵

دی: دی مجھ کو کہ وہ دن ہوں گے ایام بہار..... ۵۰۵

دیوانگی: یہ دیوانگی کی حالت جو اس میں پیدا ہوگی یہ اس لئے نہیں تھی کہ وہ دیوانگی اس کو ہلاک کرے..... ۶۵۳

دیکھ: ان شہروں کو دیکھ کر رونا آتا ہے..... ۶۹۱

ان شہروں کو دیکھ کر رونا آئے گا..... ۶۹۲

دیکھ میں تیری دعاؤں کو کیسے جلد قبول کرتا ہوں..... ۱۰۴

دیکھ میں آسمان سے تیرے لئے برسائوں گا..... ۶۳۲

دیکھ میں ایک نہایت چھپی ہوئی بات پیش کرتا ہوں..... ۷۲۰

دیکھو کیا کہتی ہے تصویر تمہاری..... ۹۷

دیکھو میرے دوستو! اخبار شائع ہو گیا..... ۵۶۲

دین: خدا نے اپنے فرستادہ کو بھیجا تا اپنے دین کو قوت دے اور سب دینوں پر اس کو غالب کرے..... ۲۷۹

## ڈ-ذ

ڈر: اور تا تو ان لوگوں کو ڈراوے جن کے باپ دادوں کو کسی نے نہیں ڈرایا سو وہ غفلت میں پڑے ہوئے ہیں..... ۸۷، ۸۸

ڈپٹی کمشنر: محمد حسین ڈپٹی کمشنر بنے گا..... ۷۹۶

ڈرومت مومنو..... ۷۳۷

ڈگری ہوگی ہے۔ مسلمان ہے..... ۷

رات: تیرے لئے رات اور دن پیدا کیا گیا..... ۲۷۹

رات جو رکھتے تھے پوشائیں برنگ یاسمن..... ۵۰۳



۴۵۲	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پناہ گزین ہوئے قلعہ ہند میں	۷۹۱	لنگر خانہ میں رات کو ریا کیا گیا ہے
۴۵۲	رسول صلی اللہ علیہ وسلم پناہ گزین ہوئے قلعہ ہند میں	۷۳۰، ۶۸۴	راز: راز کھل گیا
	<u>رشیا:</u>	۷۷۰	راستہ: راستہ بٹالہ والا خطرناک ہے
۷۹۳	میں اپنی جماعت کو رشیا کے علاقہ میں ریت کی مانند دیکھتا ہو	۱۱۹	راہ: ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے
۷۳۳	<u>رعایا:</u> رعایا میں سے ایک شخص کی موت	۶۷۴	تیری عاجزانہ راہیں مجھے پسند آئیں
۲۷۸	<u>رعب:</u> ہم ان کے دلوں میں رعب ڈالیں گے	۶۷۵	تیری عاجزانہ راہیں اس کو پسند آئیں
۱۵۰	<u>رفیق:</u> تیرے بیان میں سختی بہت ہے رفیق چاہئے رفیق	۵۰۴	راہ کو بھولیں گے ہو کر مست و بیخود راہوار
۱۳۱	<u>رفیق:</u> اس سفر میں تمہارا اور تمہارے رفیق کا کچھ نقصان ہوگا		<u>رب الافواج:</u>
۶۱۹	رفیقوں کو کہہ دو کہ عجائب در عجائب کام دکھلانے کا وقت آ گیا ہے	۶۱۳، ۸۶، ۳۷۱	رب الافواج اس طرف توجہ کرے گا
	رفیقوں کو کہہ دو کہ عجائب در عجائب باتوں کے دکھلانے کا وقت آ گیا	۱۴۷	<u>رب کریم:</u> اپنے رب کریم کو کیا امت چھوڑو
۵۷۴	رفیقوں کو کہہ دیں کہ عجائب در عجائب کام دکھلانے کا وقت آ گیا		<u>رجس:</u>
۵۷۴	رفیقوں کو کہہ دیں کہ عجائب در عجائب کام دکھلانے کا وقت آ گیا	۱۲۰	اس کو مقدس روح دی گئی ہے اور وہ رجس سے پاک ہے
۵۷۴	روح: اسے روح! جس راہ سے آئی تھی اسی راہ سے واپس نکل آ	۵۰۹	<u>رحم:</u> اس روز میں ان پر رحم کروں گا
۲۷۸	میں نے اپنی روح تجھ میں پھونکی	۶۹۲، ۶۹۱	اللہ رحم کرے گا
۱۲۰	روح الحی کی برکت سے بہتوں کو بیمار یوں سے صاف کرے گا	۸۶	<u>رحمت:</u> اور اس کی پاک رحمتیں اس طرف متوجہ ہیں
۵۲۱	<u>روحانی:</u> روحانی عالم کا دروازہ تیرے پر کھولا گیا		اے احمد تیرے لبوں پر رحمت جاری کی گئی اور تیرا ذکر بلند کیا گیا
۶۲۲، ۵۲۱	روحانی عالم تیرے پر کھولا گیا	۲۷۸	وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت وغیوری نے اسے اپنے کلمہ تجید سے بھیجا ہے
۱۲۲	ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے	۱۲۱	رحمت الہی کے چپکے سامان
۳۵۷	<u>روڈر گوپال:</u> ہے روڈر گوپال تیری استغاثہ میں لکھی ہے	۳۰۴	رحمت اور فضل کا مقام
۳۵۸	ہے کرشن روڈر گوپال تیری مہا گیتا میں لکھی گئی ہے	۷۳۵، ۷۳۳	میری رحمت تجھ کو لگ جائے گی
۳۹۳	موجود ہے	۶۹۱	میں تجھے رحمت کا ایک نشان دیتا ہوں اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا
۶۹۰	<u>روز:</u> روزِ حشر	۱۱۹	رڈ بلا
۶۹۱	ان شہروں کو دیکھ کر رونا آتا ہے روزِ حشر ہے	۵۲۸	<u>رستگاری:</u> اسیروں کی رستگاری کا موجب
۵۹۲	روزِ حشر	۱۲۲	وہ اسیروں کو رستگاری بخشے گا
۶۵۹	<u>روشن:</u> روشن نشان اور ہماری فتح	۱۵۷	رسول: تمام رسولوں میں سے کامل تعلیم دینے والا
۱۰۶	<u>روک:</u> کچھ عرصہ کیلئے یہ روک اٹھادی جاوے گی	۳۳۸	

۳۸۱ ..... زلزلہ کا دھکا

خبر دی کہ ایک زلزلہ کا دھکا ظاہر ہوگا جس سے جانوں اور عمارتوں کا نقصان ہوگا..... ۳۸۲

سخت زلزلہ آیا اور آج بارش بھی ہوگی..... ۶۶۷

سخت زلزلے آئیں گے..... ۶۰۱

صحن میں ندیاں چلیں گی اور سخت زلزلے آئیں گے..... ۶۳۳

وہ زلزلہ جو قیامت کا نمونہ ہے وہ ابھی آیا نہیں..... ۵۶۶

یک بیک اک زلزلہ سے سخت جنبش کھائیں گے..... ۵۰۳

بہ دو نوں زلزلے تیری سچائی ظاہر کرنے کیلئے دو نشان ہیں..... ۵۰۰

زمان: احمد زمان اس زمانہ کا احمد..... ۷۵۳

جس کا غلام دیکھو مسخ الزمان ہے..... ۶۵۷

زمانہ: احمد زمان اس زمانہ کا احمد..... ۷۵۳

اس زمانہ میں کوئی معرفت الہی اور کوئی محبت الہی تیری معرفت اور محبت کے برابر نہیں..... ۲۸۸

جو کرشن آخری زمانہ میں ظاہر ہونے والا تھا وہ تو ہی ہے..... ۳۵۸

میں اس زمانہ کے لئے تجھے گواہ کی طرح کھڑا کروں گا.. ۲۴۷

زمانہ کا کاروبار ہم پر ختم ہوگا اس دن کہا جائے گا کہ کیا یہ حق تھا..... ۲۷۸

میں اس زمانہ کے لئے تجھے گواہ کی طرح کھڑا کروں گا.. ۲۴۷

زمین: اگر تمام لوگ منہ پھیر لیں تو میں زمین کے نیچے یا آسمان کے اوپر سے مدد کر سکتا ہوں..... ۹۸

دیکھ میں آسمان سے لئے بساؤں گا اور زمین سے نکالوں گا پروہ جو تیرے مخالف ہیں پکڑے جائیں گے..... ۶۰۱

زمین پاپ اور گناہ سے بھر گئی..... ۳۹۹

زمین پر ایک ہی نام بخشا گیا..... ۷۵۶

زمین تو بالاکردی..... ۵۱۵، ۶۲۹

زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا..... ۱۲۲

زمین میں طوفانِ ضلالت برپا ہے..... ۱۳۷

یہ طریق اچھا نہیں اس سے روک دیا جائے..... ۳۷۱

رونا: ان شہروں کو دیکھ کر رونا آتا ہے..... ۶۹۱، ۶۹۰

ان شہروں کو دیکھ کر رونا آئے گا..... ۶۹۲

ریا: لنگر خانہ میں رات کو ریا کیا گیا..... ۷۹۱

ریاست: ریاست کابل میں قریب پچاسی ہزار کے آدمی مریں گے..... ۶۷۳

ریاست کابل میں قریب پچاسی ہزار کے قریب آدمی فوت ہوگا..... ۶۷۳

ریت: مجھے تو اللہ تعالیٰ نے میری جماعت ریت کے ذروں کی طرح دکھائی ہے..... ۷۹۳

میں اپنی جماعت کو رشیا کے علاقہ میں ریت کی مانند دیکھتا ہوں..... ۷۹۳

## ز

زار: زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی با حال زار..... ۵۰۴

زبردست: زبردست نشانوں کے ساتھ ترقی ہوگی..... ۶۹۲، ۶۹۱

زرد: مسخ موعود کے لئے نشان دوزرد چادروں کے ساتھ دو فرشتوں کے کاندھوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے اترے گا۔ آپ کی دو بیماریوں سے پورا ہونا..... ۵۸۹

زکی غلام: ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا..... ۱۲۰

زلزلہ: خدا نے مجھے خبر دی کہ موسم بہار میں ایک اور غیر معمولی زلزلہ آئے گا..... ۵۶۶

زلزلہ آنے کو ہے..... ۵۶۶، ۵۹۷

زلزلہ آیا اٹھو نمازیں پڑھیں اور قیامت کا نمونہ دیکھیں.. ۶۲۳

زلزلہ آیا، زلزلہ آیا..... ۵۷۸

زلزلہ سے دیکھتا ہوں میں زمین زبرد زبرد..... ۵۰۵

یہ زندہ آنے گا اور فائدہ حاصل کر کے آئے گا..... ۷۸۸  
زوال: مبشروں کا زوال نہیں ہوتا..... ۳۰۸  
زور آور حملوں: اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر  
 کر دے گا..... ۶۱۳، ۳۷۲

## س

ساتھ: تا وہ یقین لائیں کہ میں تیرے ساتھ ہوں..... ۱۱۹  
 میں تیرے ساتھ اور تیرے تمام پیاروں کے ساتھ ہوں..... ۷۲۲  
 میں تیرے ساتھ ہوں جہاں تو ہے..... ۲۷۸  
ساری: تیری ساری مرادیں تجھے دے گا..... ۶۱۳، ۳۷۱  
سامان: تیری خوش زندگی کا سامان ہو گیا..... ۵۸۳  
 رحمت الہی کے چپکے سامان..... ۳۰۴  
 میں نے ارادہ کیا ہے کہ تمہاری ایک اور شادی کروں۔ یہ سب سامان  
 میں خود ہی کروں گا..... ۳۴  
سایہ: تیرے سایہ کو لمبا کر دے گا..... ۱۶۲  
 خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا..... ۱۲۲  
 خدا کا سایہ تیرے پر ہوگا اور وہ تیری پناہ رہے گا..... ۲۷۹  
سب: خدا تیرے سب کام درست کر دے گا... ۶۱۳، ۳۷۱  
 سب حربے ٹوٹ جائیں گے مگر اسلام کا آسمانی حربہ.....  
 سب دنیا پینچہ قدرتِ احدیت میں مغلوب اور مقہور ہے۔ ۹۸  
 سب سے بہتر اور تیز تر وہ تلوار ہے جو تیری تلوار میرے  
 پاس ہے..... ۳۸۳  
 سب مولوی ننگے ہو جائیں گے..... ۳۷۶  
 سلسلہ قبول الہامات میں سب سے کچا مولوی تھا..... ۳۷۶  
 سب مسلمانوں کو جو روئے زمین پر ہیں جمع کرو..... ۵۴۲  
 ستائیں کو ایک واقعہ (ہمارے متعلق)..... ۷۲۲

زمین و آسمان تیرے ساتھ ہیں جیسا کہ میرے ساتھ ہیں..... ۲۷۷  
 سب مسلمانوں کو جو روئے زمین پر ہیں جمع کرو..... ۵۴۲  
 میرا غضب زمین پر بھڑکا ہے..... ۵۰۱  
 میں تجھے زمین کے کناروں تک عزت کے ساتھ شہرت دوں گا..... ۱۶۳  
 میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا..... ۲۸۱  
 وہ آسمان (سے) اترے گا اور زمین والوں کی راہ سیدھی  
 کر دے گا..... ۱۵۷  
 یہ زمین تیری اور تیرے مریدوں کی ہے..... ۷۸۹  
 یہ سب نشان تیرے لئے زمین پر ظاہر کئے جائیں گے..... ۵۸۷  
زندگی: زندگی با آرام ہو جانا پہلی زندگی سے..... ۶۶۱  
 زندگی کے آثار..... ۵۸۶  
 زندگی کے فیشن سے دور جا پڑے ہیں..... ۴۷۵  
 زندگیوں کا خاتمہ..... ۵۴۲  
 آثارِ زندگی..... ۵۸۷  
 آپ زندگی..... ۵۳۸  
 اے ازلی ابدی خدا! مجھے زندگی کا شربت پلا..... ۶۸۱  
 اے مظفر تجھ پر سلام خدا نے یہ کہا تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں  
 موت کے پنجے سے نجات پادیں..... ۱۱۹  
 تیری خوش زندگی کا سامان ہو گیا..... ۵۸۳  
 خدا یا زندگی بخش..... ۵۴۷  
 دوبارہ زندگی..... ۷۳۴، ۷۳۵  
 مریم کی معبودانہ زندگی پر موت آئے گی..... ۲۶۲  
 منسوخ شدہ زندگی..... ۷۳۴  
زندہ: پھر چلے آتے ہیں یار زندہ ہو جانے کے دن... ۷۳۶  
 پھر یہ زندہ ہوتی ہے حرمِ کر..... ۴۳۰  
 جو لوگ خدا تعالیٰ کے مقرب ہیں وہ مرنے کے بعد پھر زندہ ہو جاتا  
 کرتے ہیں..... ۱۵۰  
 خواجہ حسن نظامی صاحب ابھی بہت دن زندہ رہیں گے..... ۷۴۷

- سفر: اس سفر میں تمہارا اور تمہارے رفیق کا کچھ نقصان ہوگا ۱۳۱
- اس سفر میں کچھ نقصان ہوگا اور کچھ ہم و غم پیش آئے گا... ۱۳۳
- تیرے سفر..... کو تیرے لئے مبارک کر دیا..... ۱۱۹
- سلام: اے ابراہیم تجھ پر سلام..... ۱۶۳
- اے مظفر تجھ پر سلام..... ۱۱۹
- بہت سے سلام میرے تیرے پر ہوں..... ۶۲۵، ۵۸۶
- سلامت: اللہ تعالیٰ اُس کو سلامت رکھنا نہیں چاہتا ۵۹۹، ۵۹۴
- تیری عزت اور جان سلامت رہے گی..... ۲۹۸
- خدا تمہیں سلامت رکھے..... ۵۹۹، ۵۹۴
- سلامتی: آج ہمارے گھر میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم آئے، عزت اور سلامتی..... ۷۰۲
- سلامتی کا شہزادہ..... ۷۷۷
- وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں..... ۶۲۳، ۵۹۷، ۵۹۱
- سلسلہ:**
- اس شخص کی دختر کلاں کے نکاح کے لئے سلسلہ جنابانی کر ۱۳۷
- سلسلہ قبول الہامات میں سب سے کچا مولوی تھا..... ۳۷۶
- سلطان: اللہ تعالیٰ نے اس عاجز کا نام سلطان القلم رکھا... ۳۸۱
- سلطان عبدالقادر..... ۶۸۰
- سننا: سننا ہے۔ دیکھتا ہے..... ۴۹۵
- سینتالیس سال کی عمر..... ۵۲۷
- سونے: سونے والو جلد جاگو یہ نہ وقت خواب ہے..... ۵۰۵
- سیدھا: کاہل سے کانٹا گیا اور سیدھا ہماری طرف آیا..... ۴۵۲

## ش

- شاخ: ہریک شاخ تیرے جدی بھائیوں کی کاٹی جائے گی ۱۲۳
- شادی: بہتر ہوگا کہ اور شادی کر لیں..... ۶۶۵

- سچا ارادت مند..... ۵۱
- سرجن: اسٹنٹ سرجن..... ۴۹۹
- سچائی: اس پہ ہے میری سچائی کا سبھی دار و مدار..... ۵۰۴
- بہت سے لوگ سچائی کو قبول کریں گے..... ۵۵۰
- اس میں سچائی اور حکمت اور معرفت کا وہ نور ہے..... ۲۵۹
- دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا سے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اُس کی سچائی ظاہر کر دے گا..... ۶۱۴، ۳۷۲
- میری سچائی پر خدا گواہی دیتا ہے..... ۲۷۸
- یہ دونوں زلزلے تیری سچائی ظاہر کرنے کیلئے دو نشان ہیں ۵۰۰
- سخت: اس قدر سخت گونی نہیں چاہیے..... ۳۷۱
- اس کا نتیجہ سخت طاعون ہے جو ملک میں پھیلے گی..... ۶۹۱
- اکتیس ماہ تک ان پر ایک سخت مصیبت پڑے گی..... ۱۱۳
- سخت زلزلہ آیا اور آج بارش بھی ہوگی..... ۶۶۷
- صحن میں ندیاں چلیں گی اور سخت زلزلے آئیں گے..... ۶۳۳
- وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا..... ۱۲۱
- یک بیک اک زلزلہ سے سخت جنبش کھا میں گے..... ۵۰۳
- یورپ اور دوسرے عیسائی ملکوں میں ایک قسم کی طاعون پھیلے گی جو بہت ہی سخت ہوگی..... ۶۷۳
- یورپ اور دوسرے عیسائی ملکوں میں ایک قسم کی طاعون پھیلے گی جو بہت ہی سخت ہے..... ۶۷۳
- سرخ: سرخ ہو جائیں گے جیسے ہو شراب انجبار..... ۵۰۴
- حب کچلہ کو نین فولاد مساوی نصف سرخ۔ الہامی ہے..... ۷۷۴
- سرخ..... ۷۳۶
- سرکوبی: سرکوبی سے اس کی عزت بچائی گئی..... ۱۲۸
- سزا: کوئی درباری اس جرم پر سزا سے محفوظ نہیں رہے گا ۶۸۰
- سعد اللہ: خدا نے میرا نام سعد اللہ خان مبارک رکھا ۶۶۸
- سعادت مند: جو سعادت مند لوگ ہیں اور جو خدا ہی کو چاہتے ہیں..... وہ اس بیان کو قبول کریں گے..... ۲۳۱

جس نے تجھے شناخت کرنے کے بعد تیری دشمنی اور تیری مخالفت اختیار کی وہ جہنمی ہے..... ۱۴۲

شوخ و شنگ: شوخ و شنگ لڑکا پیدا ہوگا..... ۳۸۰

شکر یہ: قیصر ہند کی طرف سے شکر یہ..... ۳۰۶

شوکت: جو دعائیں آج قبول ہوئیں ان میں قوت اور شوکت اسلام بھی ہے..... ۶۷۵

شہادت مخفی: محمد حسین۔ (گورنمنٹ پنجاب میں شہادت مخفی نانصافی سے بچتا ہے)..... ۱۸۱

شہتیر: دو شہتیر ٹوٹ گئے..... ۵۳۱

شہر: ان شہروں کو دیکھ کر رونا آتا ہے..... ۶۹۱

ان شہروں کو دیکھ کر رونا آئے گا..... ۶۹۲

لاہور بھی کوئی شہر ہوتا تھا..... ۷۷۶

یا اللہ! اب شہر کی بلائیں بھی ٹال دے..... ۶۷۶

شہرت: زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا..... ۱۲۲

میں تجھے زمین کے کناروں تک عزت کے ساتھ شہرت دوں گا..... ۱۶۳

شہزادہ: سلامتی کا شہزادہ..... ۷۷۷

وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں..... ۶۲۳، ۵۹۷، ۵۹۱

شیطان: شیطان پر بہر حال تم نے تسلط پالیا..... ۵۹۸

شیر: شیر خدا نے ان کو پکڑا شیر خدا نے فتح پائی..... ۶۳۷، ۳۷۱

شیر علی..... ۲۷

## ص-ض

صاحب: وہ صاحب اولاد ہوگی..... ۱۲۴

وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا..... ۱۲۰

صبر: صبر کر خدا تیرے دشمن کو ہلاک کرے گا..... ۶۳۴

اور بہتر ہوگا کہ اور شادی کر لیں..... ۶۶۴

شادی خان..... ۵۹۸، ۵۹۴

اس لڑکے کا نام کلمتہ اللہ خان بھی ہوگا اور شادی خان بھی نام ہوگا..... ۵۹۹

شادیاں کرتے تھے جو بیٹیں گے ہو کر سوگوار..... ۵۰۵

میں نے ارادہ کیا ہے کہ تمہاری ایک اور شادی کروں..... ۳۴

شان: تیری شان عجیب ہے..... ۲۷۸

شر: شر آئی..... ۶۸۶

اے میرے اہل بیت خدا تمہیں شر سے محفوظ رکھے..... ۶۶۸

حسین کو ٹیپوؤں کے شر سے بچایا گیا..... ۷۵۳

شرارت: جو شریر ہوگا اس کو میں دنیا میں بھی عذاب دوں گا اور آخرت میں بھی..... ۷۷۱

شرطیں: وہی لوگ اس (قبرستان) میں داخل ہو سکیں گے جو اپنے صدق اور کامل راستبازی کی وجہ سے ان شرائط کے پابند ہوں سو وہ تین شرطیں ہیں اور سب کو بجالانا ہوگا..... ۵۵۲

شرف: آج سے یہ شرف دکھائیں گے ہم..... ۳۸۰

شریر: جو شریر ہوگا اس کو میں دنیا میں بھی عذاب دوں گا..... ۷۷۱

شرکاء: میں تیری ساری دعائیں قبول کروں گا مگر شرکاء کے بارہ میں نہیں..... ۲۳

شک: بست و یک آئے ہیں اس میں شک نہیں..... ۹۶

کیا شک ہے ماننے میں تمہیں اس مسج کے..... ۱۴۹

شکار: شکار مرگ..... ۴۹۵

شکر: شکر کا کلام..... ۷۳۳

شکر کر خدا نے تجھے بلا سے بچالیا..... ۷۳۰

شفا: میں نے دعا کی کہ بدوں دوا کے شفا دے تو پھر اذن ہوا کہ ہم نے شفا دی اور شفا ہو گئی..... ۴۰۵

شناخت: یہ سب نشان تیرے لئے زمین پر ظاہر کئے جائیں گے تازمین کے لوگ تجھے شناخت کر لیں..... ۵۸۷

خدا تعالیٰ کے حضور میں اپنی تمام طاقتوں کے ساتھ حاضر ہو جاؤ اور  
اپنے رب کریم کو اکیلا مت چھوڑو ..... ۱۴۷  
کلیسیا کی طاقت کا نسخہ ..... ۵۸۶، ۵۷۶  
مشرقی طاقت ..... ۴۷۸  
طرف: رب الانوار اس طرف توجہ کرے گا ..... ۶۱۳، ۳۷۱، ۸۶  
طوفان: تو اس طوفان کے وقت میں یہ کشتی تیار کر .... ۱۴۷  
زمین میں طوفانِ خلافت برپا ہے ..... ۱۴۷  
طوفان آیا۔ وہی طوفان ..... ۶۸۶  
ظاہر: بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا ..

۶۱۳، ۳۷۲

ہمارے گھر میں خدا ظاہر ہوا ..... ۷۳۰

## ع

عاجز: میں ہوں تیرا عاجز بندہ اے مالک اے والی .. ۶۷۸  
عاجز اندر رہیں: تیری عاجز اندر رہیں اس کو پسند آئیں ۶۷۵  
تیری عاجز اندر رہیں مجھے پسند آئیں ..... ۶۷۲  
عالم: روحانی عالم تیرے پر کھولا گیا ..... ۶۲۲، ۵۲۲  
عالم کباب ..... ۵۹۸، ۵۹۴  
عبادت گاہ: میری عبادت گاہ میں ان کے چولہے ہیں ۱۵۶  
عبارتیں: یہ سب عبارتیں پر متونی کے حق میں ہیں ... ۱۴۴  
عبداللہ آتھم: اگر آتھم اس دعوے میں سچا ہے کہ اس نے رجوع  
نہیں کیا تو وہ عمر پانے گا اور اگر جھوٹا ہے تو جلد مر جائے گا ۲۴۰  
ڈپٹی عبداللہ آتھم نے اسلام کی عظمت اور اس کے رعب کو تسلیم کر کے  
حق کی طرف رجوع کرنے کا کسی قدر حصہ لیا ..... ۲۳۰  
عبداللہ آتھم کا اسلام کی عظمت اور اس کے رعب کو تسلیم کر کے حق کی  
طرف رجوع کرنے سے باہر میں گرنے سے تاخیر ڈالا جانا ۲۳۰

صحت: آثار صحت ..... ۴۴۰  
تا عود صحت ..... ۴۲۰  
صحت اور تندرستی ..... ۴۷۴  
مضرت صحت ..... ۵۱۹  
ہم نے تیری صحت کا ٹھیکہ لیا ہے ..... ۷۸۷  
صحن میں ندیاں چلیں گی اور سخت زلزلے آئیں گے ..... ۶۳۳، ۶۰۱  
صلح و آشتی: تیرے ساتھ صلح و آشتی پھیلے گی ..... ۳۰۸  
ضرور: ضرور کامیابی ..... ۴۶۷

## ط - ظ

### طاعون:

اس کا نتیجہ سخت طاعون ہے جو ملک میں پھیلے گی ... ۶۹۲، ۶۹۱  
بدی کا بدلہ بدی ہے۔ اس کو پلگ ہوگی ..... ۶۹۲، ۶۹۱  
میں ہر ایک ایسے انسان کو طاعون کی موت سے بچاؤں گا جو تیرے  
گھر میں ہوگا ..... ۴۰۰  
طاعون اس جماعت کی تعداد کو بڑھائے گی ..... ۵۰۱  
طاعون کا دروازہ کھولا گیا ..... ۴۳۵  
عموماً تمام لوگ اس جماعت کے گو وہ کتنے ہی ہوں مخالفوں کی  
نسبت طاعون سے محفوظ رہیں گے ..... ۴۰۱  
عموماً قادیان میں سخت بربادی آنگن طاعون نہیں آئے گی ۴۰۱  
یورپ اور دوسرے عیسائی ملکوں میں ایک قسم کی طاعون پھیلے گی جو  
بہت سخت ہوگی ..... ۶۷۳  
یورپ اور دوسرے عیسائی ملکوں میں ایک قسم کی طاعون پھیلے گی جو  
بہت ہی سخت ہوگی ..... ۶۷۳  
طاقت: اتنے میں طاقت بالا اس کو کھینچ کر لے گئی ..... ۶۸۵

۲۷۸	خدا عرش سے تیری تعریف کرتا ہے.....	۲۳۹	عبداللہ آتھم کی نسبت۔ لینبذن فی الحطمة.....
۷۰۲	عزت: آج ہمارے گھر میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم آئے، آگئے، عزت اور سلامتی.....	۳۷	عبداللہ خان ڈیرہ اسماعیل خان.....
۳۷۰، ۳۰۵	ایک عزت کا خطاب.....	۱۲۹	عبدالباسط.....
۶۷۱	خدا تجھے غیر معمولی عزت دے گا.....	۲۶۲	عبدالرحمن نہیں مرے گا جب تک وہ (مبارک احمد) پیدا نہ ہو عبدالکلیم:
۴۹۴	خدا نے عزوجل اس کی عزت رکھے.....	۶۴۲	اے عبدالکلیم! خدا تعالیٰ تجھے ہر ایک ضرر سے بچا دے
۱۲۸	سرکوبی سے اس کی عزت بچائی گئی.....	۶۴۲	اے عبدالکلیم! خدا تجھے ضرر سے بچا دے.....
۶۷۶، ۶۷۴	لوگوں کے سامنے اس کو عزت دوں گا.....	۷۴۳	عبدالقادر: یا عبدالقادر.....
۱۶۳	میں تجھے زمین کے کناروں تک عزت کے ساتھ شہرت دوں گا		عبدالکریم: یہ طریق اچھا نہیں اس سے روک دیا جائے
۱۲۲	عطر: جس کو خدا نے اپنی رضا مندی کے عطر سے مسح کیا		مسلمانوں کے لیڈر عبدالکریم کو.....
۷۵۷	عطر کی شیشی.....		عبدالکریم ولد عبدالرحمن اس لڑکے کے لیے دعا کی تو خدا نے دل
	عظمت: خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ تیری توحید، تیری عظمت، تیری		میں القا کیا کہ فلاں دوادینی چاہیے.....
۱۶۲	کمالیت پھیلا دے.....		عبرت: عبرت بخش سزائیں دی گئیں.....
۱۲۰	وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا.....		عجائب در عجائب: رفیقوں کو کہہ دیں کہ عجائب در عجائب کام
۱۱۶	عقدہ کشائی: ایک معاملہ کی عقدہ کشائی ہوشیار پور میں ہوگی		دکھلانے کا وقت آ گیا ہے.....
۶۴۳	علم الدرمان.....		رفیقوں کو کہہ دو کہ عجائب در عجائب کام دکھلانے کا وقت آ گیا
	علامتیں: خدا کے مقبولوں میں قبولیت کے نمونے اور علامتیں ہوتی		ہے.....
۶۴۳	ہیں.....		عدالت: عدالت عالیہ نے اسے بری کیا ہے.....
۱۵۶	علماء: ان علماء نے میرے گھر کو بدل ڈالا.....		عدد: اعداد پر مشتمل الہام.....
۱۲۱	علوم: اور علوم ظاہری و باطنی سے پر کیا جائے گا.....		عذاب: تین میں سے ایک پر عذاب نازل ہوگا.....
۴۷۲	علی باس: تمہارا نام ہے علی باس.....		جو شیر ہوگا اس کو میں دنیا میں بھی عذاب دوں گا در آخرت
۴۷۴	علیا بیگم.....		میں بھی.....
۱۰۰	عمر: عمر.....		کیا عذاب کا معاملہ درست ہے.....
۴۴۳	عمر دراز.....		عذاب موت کی تاخیر ہماری سنت ہے.....
۵۲۷	سینتالیس سال کی عمر.....		عربی: آج تم عربی میں تقریر کرو تمہیں قوت دی گئی.....
۴۵۰	خدا کی پناہ میں عمر گزارو.....		کچھ عربی میں بولو.....
۵۲۷	سینتالیس سال کی عمر.....		مجمع میں کچھ عربی فقرے پڑھو.....
۷۲۱	میں نے تیری عمر کو بھی بڑھا دیا ہے.....		عرش: خدا اپنے عرش سے تیری تعریف کرتا ہے.....

وہ مسلمانوں کے اس دوسرے گروہ پر تا بروز قیامت غالب رہیں	۱۷۷، ۱۷۸
گے	۱۲۴
ہمارا ہی مضمون غالب رہے گا	۲۵۹
یہ وہ مضمون ہے جو سب پر غالب آئے گا	۲۵۹
<b>احمد غزنوی</b>	۶۸۶
غشی: پہلے بیہوشی۔ پھر غشی۔ پھر موت	۳۰۲
غضب: ان کی دیواروں پر غضب نازل ہوگا	۱۲۳
میرا غضب زمین پر بھڑکا ہے	۵۰۱
<b>غلام:</b> اور مجھے آگ سے مت ڈراؤ کیونکہ آگ ہماری غلام بلکہ	
غلاموں کی غلام ہے	۳۷۱
ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے دیا جائے گا	۱۲۰
جس کا غلام دیکھو مسخ الزمان ہے	۶۵۷
<b>غلام احمد:</b> غلام احمد قادریانی (۱۳۰۰)	۱۵۸
غلام احمد کی ہے	۶۹۹
<b>غلام قادر:</b> غلام قادر آگے گھر نور اور برکت سے بھر گیا	۴۸۸
غلام قادر آگے گھر نور اور برکت سے بھر گیا	۴۸۸
<b>غلبہ:</b> اور تجھ کو غلبہ ہوگا	۱۹۱
تو ہی غالب ہے	۲۳۱
غلبہ تمہیں کو ہے	۲۳۱
میری فتح ہوئی میرا غلبہ ہوا	۴۶۳
ہماری فتح، ہمارا غلبہ	۴۶۳
غوث محمد: اس کا غوث محمد نام رکھا گیا	۵۱۹

## ف

فاتح الدین	۵۹۷
<b>فتح:</b> اس روز تیرے لئے فتح نمایاں ظاہر ہوگی	۵۰۹
روشن نشان اور ہماری فتح	۶۵۹

میں تیری عمر کو بھی بڑھا دوں گا	۷۱۷، ۷۱۸
<b>عمل:</b> عمل الترتب	۱۵۹
<b>عنقریب:</b> عنقریب ایک اور نکاح تمہیں کرنا پڑے گا	۱۲۴
عنقریب اسے ایک ملک عظیم دیا جائے گا	۱۶۲
عنقریب تو اس جگہ نہیں رہے گا	۶۹۳
عنقریب ہے کہ تو اس جگہ سے بھاگ جائے	۶۹۰
<b>عمو انیل:</b> اس کا نام عمو انیل اور بشیر بھی ہے	۱۲۰
<b>عود صحت:</b> تا عود صحت	۴۲۰
<b>عورت:</b> ایک عورت مرگئی	۵۲۴
ایک نہایت سرخ پوش عورت ہماری سرپرستی میں دی گئی	۵۸۶
بہت لوگ خیال کرتے ہیں کہ عورتیں ان کی کنیزکیں ہیں، کنیزکیں	
نہیں بلکہ ان کی ساتھی ہیں	۷۷۶
<b>عورت کی چال</b>	۵۶۳
مردوں کو جتنے چاہو ساتھ لے جاؤ مگر عورتیں نہ جائیں	۵۶۹
میں اس عورت کو سزا دوں گا	۵۱۴
<b>عید:</b> عید تو ہے چاہے کر دیا نہ کرو	۷۱۹
ہمارے لئے عید کا دن	۵۶۷
<b>عیسیٰ:</b> تو وہ عیسیٰ ہے جس کا وقت ضائع نہیں کیا جائے گا	۲۷۹

## غ

<b>غازی:</b> بارہا اس عاجز کا نام مکاشفات میں غازی رکھا	
گیا ہے	۱۷۳
<b>غالب:</b> اور ان پر کوئی غالب نہیں ہو سکتا	۵۹۷
تو مغلوب ہو کر یعنی بظاہر مغلوبوں کی طرح حقیر ہو کر پھر آخر غالب	
ہو جائے گا	۱۶۲
غالب آنے کا فیصلہ	۵۷۶



**فری میسن:** فری میسن مسلط نہیں کئے جائیں گے کہ اس کو ہلاک

کریں..... ۳۸۲

**فضل:**

اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا ۱۲۰

رحمت اور فضل کا مقام..... ۵۳۳، ۵۳۵

فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے..... ۱۱۹

محض اپنے فضل اور کرامت خاص سے..... ۱۴۸

میرا فضل تیرے نزدیک آ گیا..... ۴۹۹

یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے اور تمہاری آنکھوں میں عجیب.... ۱۶۲

یہ دروازہ فضل الرحمان نے کھول دیا ہے..... ۴۷۴

فضلِ عمر..... ۱۴۵

فلاں کو پکڑو۔ فلاں کو چھوڑو..... ۶۸۴

فلاں کو پکڑو اور فلاں کو چھوڑ دے..... ۶۸۴

**فوت:** بعض ان میں سے کم عمری میں فوت بھی ہوں گے ۱۲۳

**فوج:** میں اپنے فرشتوں کی فوجوں کے ساتھ اس وقت

آؤں گا..... ۵۰۷

میں فوجوں کے سمیت تیرے پاس آؤں گا..... ۲۷۸

**فولاد:**

حسب کچلہ کو نین فولاد مساوی نصف سرخ۔ الہامی ہے ۷۷۴

کچلہ کو نین فولاد۔ یہ ہے دوائے ہمزاد..... ۷۷۴

**فیصلہ:** فیصلہ نام منظور کر دو..... ۷۰۲

**فہیم:** وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا..... ۱۲۱

**فیشن:** زندگی کے فیشن سے دور جا پڑے ہیں..... ۶۲۸

## ق

**قادر:** اے میرے قادر خدا اس پیالہ کو نال دے..... ۴۰۲

تالوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں.... ۱۱۹

روشن نشان۔ ہماری فتح ہوئی..... ۶۵۹

فتح کا تقارہ بچے..... ۹۷

تم ہی فتح یاب ہونے دشمن..... ۲۳۱

حجت قائم ہو جائے گی اور فتح کھلی کھلی ہوگی..... ۱۶۳

خیر اور نصرت اور فتح انشاء اللہ تعالیٰ..... ۷۱۲

ہم..... فتح کے دلائل بینہ ظاہر کریں گے..... ۲۳۱

فتح نمایاں..... ۵۱۱

فتح نمایاں۔ ہماری فتح..... ۵۰۷

فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے..... ۱۱۹

فتح ہے تمہاری۔ تمہارے نام کی..... ۶۸۶

میدان میں فتح خدا تجھے دے گا..... ۴۷۲

میری فتح ہوئی..... ۷۲۳، ۷۲۹

میری فتح ہوئی..... ۷۳۰

میں ایک تازہ نشان ظاہر کروں گا جس میں فتح عظیم ہوگی ۶۶۵

ہریک پہلو سے فتح ظاہر ہو جائے گی..... ۲۳۱

ہماری فتح آئے گی..... ۲۷۸

ہماری فتح ہوئی..... ۶۵۹

یہ بھی ایک فتح ہے اور آنے والی فتح کا ایک مقدمہ ہے... ۲۳۱

یا اللہ فتح..... ۷۲۱

یارب فتح..... ۷۲۱

**فرزند:** ایک فرزند قوی الطاقین کامل الظاہر والباطن تم کو عطا کیا

جائے گا..... ۱۲۴

فرزند دلہند گرمی وار جمنند..... ۱۲۱، ۱۵۷

**فرشتے:** فرشتوں کی کھینچی ہوئی تلوار تیرے آگے ہے.....

۷۲۳، ۵۹۷، ۵۹۱

اس کے آگے فرشتے پہرہ دے رہے ہیں..... ۵۱۰

**فروری:** ۲۵ فروری کے بعد جانا ہوگا..... ۵۵۹

۲۵ فروری ۱۹۰۶ء کے بعد جانا ہوگا..... ۵۵۹

دیکھ میں تیری دعاؤں کو کیسے جلد قبول کرتا ہوں ..... ۱۰۴

سلسلہ قبول الہامات میں سب سے کچا مولوی تھا ..... ۳۷۶

قبول ہوگئی۔ نودن کا بخار ٹوٹ گیا ..... ۷۰۴

میں تیری ساری دعائیں قبول کروں گا مگر شرکاء کے بارہ میں نہیں ..... ۲۳

ہے تو بھاری مگر خدائی امتحان کو قبول کر ..... ۶۶۸

**قبولیت:**

خدا کے مقبولوں میں قبولیت کے نمونے اور علامتیں ہوتی ہیں ۶۲۳

مقبولوں میں قبولیت کے نمونے اور علامتیں ہوتی ہیں .. ۵۹۷

**قدرت:** اپنی قدرت نمائی سے تجھے اٹھاؤں گا ۱۵۰، ۹۰، ۱۶۳

تمام عجاہبات قدرت دکھلانے کے بعد تمہارا حادثہ آئے گا ۶۳۱

سب دنیا بچہ قدرت احدیت میں مقہورا اور مغلوب ہے . ۹۸

سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے .... ۱۱۹

قدرت کے دروازے کھلے ہیں ..... ۶۷۵

**قدم:** ان کو کہہ دے کہ میں عیسیٰ کے قدم پر آیا ہوں ... ۱۶۳

**قرآن شریف:** تمام ہدایتوں میں سے صرف قرآنی ہدایت ہی صحت کے کامل درجہ پر اور انسانی ملاوٹوں سے پاک ہے ۳۳۸

قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں ۶۱۳

**قراہتی:**

آج حاجی ارباب محمد لشکر خان کے قراہتی کا روپیہ آتا ہے . ۵۰

**قربان:** جان تو قربان ہوئی ہے اس کی راہ میں اور کیا کریں ۶۹۰

**قربت کا نشان:** سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے ..... ۱۱۹

**قریب:**

ریاست کابل میں پچاسی ہزار کے قریب آدمی مر گئے ۶۷۳

ریاست کابل میں ۸۵ ہزار کے قریب آدمی فوت ہوگا . ۶۷۳

غلام قادر آگئے۔ گھرنو اور برکت سے بھر گیا ..... ۴۸۸

غلام قادر آئے گھرنو اور برکت سے بھر گیا ..... ۴۸۸

قادر کے کاروبار نمودار ہو گئے

کافر جو کہتے تھے وہ گرفتار ہو گئے ..... ۳۳۷

قادر ہے وہ بادشاہ ٹوٹا کام بناوے ..... ۲۸۵

قادر ہے وہ بارگاہ ٹوٹا کام بناوے ..... ۶۴۹، ۲۹۳

میں قادر ہوں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں ..... ۱۱۹

وہ قادر ہے جس طور سے چاہتا ہے پیدا کرتا ہے ..... ۱۴۴

**قادیان:** اس کو خدا نے قادیان کے قریب نازل کیا ۲۷۹

خدا قادیان میں نازل ہوگا اپنے وعدہ کے موافق ..... ۴۰۸

عموماً قادیان میں سخت بربادی آگن طاعون نہیں آئے گی ۴۰۱

غلام احمد قادیانی ..... ۱۵۸

**قاضی:** ابھی تو اس نے قاضی بنا ہے ..... ۶۵۸

قاضی صاحب آپ کو ایک سخت ابتلاء پیش آنے والا ہے ۱۴۸

**قبر:** کبیل میں لپیٹ کر صبح قبر میں رکھ دو ..... ۵۴۲

وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں ..... ۱۱۹

شرائط برائے تدفین بہشتی مقبرہ ..... ۵۵۲

ہر ایک قسم کی رحمت اس قبرستان میں اتاری گئی ..... ۵۴۷

**قبول:** تو اس کو قبول کر لے ..... ۱۳۴

تیری دعا قبول کی گئی ..... ۶۷۱، ۶۴۹

تیری دعا قبول ہوگئی ..... ۶۴۶

جو دعا کیجئے قبول ہے آج ..... ۱۷۶

جو دعائیں آج قبول ہوئیں ان میں قوت اور شوکت اسلام بھی ہے ..... ۶۷۵

دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا ..... ۶۱۴، ۳۷۲، ۳۴۱، ۲۵۷، ۱۶۲، ۹۰

۶۴۱ ..... کاذب: کاذب کا خدا دشمن ہے.....

۶۷۱ ..... میں تجھے ایک کاذب کی موت کی خبر دیتا ہوں.....

ہاں اگر ایسا فوق العادت نشان ظاہر نہ ہو اور لوگ کھلے طور پر اپنی اصلاح بھی نہ کریں تو اس صورت میں میں کاذب ٹھہروں گا ۵۰۴

۶۸۸ کاش: کاش لوگ سمجھتے اور آنے والے قہر سے بچ جاتے

۳۳۷ ..... کافر: کافر جو کہتے تھے وہ گرفتار ہو گئے.....

۳۳۸ ..... کافر جو کہتے تھے وہ نگوں سار ہو گئے.....

۵۲۰ ..... کام: بے نیازی کے کام ہیں.....

جنہوں نے ایسے کام کئے وہ سب مقبول کے دائرہ کے اندر ہیں..... ۵۸۸

خدا تیرے سب کام درست کر دے گا... ۲۵۶، ۳۷۱، ۶۱۳

خدا کوئی عجیب کام دکھائے گا..... ۵۸۰

وہ کام جو تم نے کیا خدا کی مرضی کے موافق نہیں ہوگا ۶۰۰، ۶۲۹

کامیابی: پوری کامیابی..... ۵۸۶

دنیا کی بھی کامیابی ہو جائے گی اور آخرت بھی کی..... ۶۰۱

ضرور کامیابی..... ۳۶۷

کبوتر: بھولیں گے نعموں کو اپنے سب کبوتر اور ہزار..... ۵۰۴

کبھی: کبھی معدے کے خلل سے بھی ورم ہو جاتا ہے..... ۷۳۳

کپڑے: وہ تجھے بہت برکت دے گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے..... ۹

میں تجھے برکت پر برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے..... ۹

اور وہ وقت آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ خدا بادشاہوں اور امیروں کے دلوں میں تیری محبت ڈالے گا یہاں تک کہ وہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے..... ۱۲۴

میں تجھے عزت دوں گا اور بڑھاؤں گا اور تیرے آثار میں برکت رکھ دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے..... ۱۷۲

۲۶۲ ..... قریب ہے کہ سب ملتیں ہلاک ہوں گی مگر اسلام.....

وہ وقت آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ خدا بادشاہوں اور امیروں کے دلوں میں تیری محبت ڈالے گا..... ۱۲۴

قلعہ ہند: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پناہ گزین ہوئے قلعہ ہند میں..... ۴۵۲

۴۵۲ ..... رسول صلی اللہ علیہ وسلم پناہ گزین ہوئے قلعہ ہند میں.....

قہر: آئے گا قہر خدا سے خلق پر اک انقلاب..... ۵۰۳

۵۰۴ ..... اک نمونہ قہر کا ہو گا وہ رہتانی نشان.....

۴۹۹ ..... قریب ہے جو میرا قہر زمین پر اترے.....

۶۷۷ ..... قہر الہی کی تحلی.....

۶۷۱ ..... قہر الہی کی تحلی ہے.....

۶۷۱ ..... قہر کی تحلی ہوگی.....

۶۸۸ ..... کاش لوگ سمجھتے اور آنے والے قہر سے بچ جاتے.....

قوم: قومیں اس سے برکت پائیں گی..... ۱۲۲

جیسا کہ میں نے ابراہیم کو قوم بنایا..... ۵۹۰

قیامت: اٹھنمازیں پڑھیں اور قیامت کا نمونہ دیکھیں..... ۵۶۰

۶۸۵ ..... ایک اور قیامت برپا ہوئی.....

۶۸۸ ..... بعد اس کے اور نشان ہیں جو قیامت کا نمونہ ہیں.....

قیصر ہند: قیصر ہند کی طرف سے شکریہ..... ۳۰۶

## ک

کابل:

۶۷۳ ..... ریاست کابل میں پچاسی ہزار کے قریب آدمی مریں گے.....

۶۷۳ ..... ریاست کابل میں ۸۵ ہزار کے قریب آدمی فوت ہوگا.....

۴۵۲ ..... کابل سے کاٹا گیا اور سیدھا ہماری طرف آیا.....

۵۶۲	..... کرنسی: کرنسی نوٹ
۳۸۷	..... کروں گا دور اُس سے اندھیرا
۱۳۷	..... کشتی: زمین میں طوفانِ ضلالت برپا ہے تو اس طوفان کے وقت میں یہ کشتی طیار کر
۵۸۶	..... کشتیاں چلتی ہیں تاہوں کشتیاں
۱۳۷	..... جو شخص اس کشتی میں سوار ہوگا وہ غرق ہونے سے نجات پا جائے گا اور جو انکار میں رہے گا اس کے لئے موت درپیش ہے
۵۰۵	..... کوئی کشتی اب بچا نہیں سکتی اس سیل سے
۱۹۱	..... کشفی اور الہامی علوم میں غالب ہوں
۱۶۳	..... کعبہ: جو شخص کعبہ کی بنیاد کو ایک حکمتِ الہی کا مسئلہ سمجھتا ہے وہ بڑا عقلمند ہے
۶۶۹	..... کفن: ان کی لاش کفن میں لپیٹ کر لائے ہیں
۵۳۰	..... کفن میں لپیٹا گیا
۵۵۸	..... کلام: ایک کلام اور دو لڑکیاں
۱۸۴	..... تیرے کلام میں جو تیرے منہ سے نکلتا ہے برکت رکھی جاتی ہے
۷۳۳	..... شکر کا کلام
۲۴۱	..... کسی کی طرف سے کلام ہے۔ ہمارے دوست چل دیئے اور ہم بھی
۲۷۸	..... کلمۃ الازل: تو کلمۃ الازل ہے پس تو مٹایا نہیں جائے گا
۵۹۸	..... کلمۃ العزیز
۵۹۹	..... کلمۃ اللہ: اس لڑکے کا نام کلمۃ اللہ خان بھی ہوگا اور شادی خان بھی نام ہوگا
۱۲۰	..... وہ کلمۃ اللہ ہے
۵۹۸، ۵۹۳	..... کلمۃ اللہ خان
۱۱۹	..... کلید: فتح و ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے

۲۵۷	..... اپنی قدرت نمائی سے تجھے اٹھاؤں گا اور تیری برکتیں اٹھاؤں گا تیری برکتیں پھیلاؤں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے
۲۷۹	..... میں تجھے برکت دوں گا اور بہت برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے
۲۸۳	..... میں تجھے بہت برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے
۶۲۳	..... سے برکت ڈھونڈیں گے
	<b>کتاب:</b>
۶۱۳، ۸۶	..... قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں
۵۸۳، ۵۷۶	..... یہ میری کتاب ہے اس کو کوئی ہاتھ نہ لگا دے
	<b>کچلہ:</b>
۷۷۴	..... حب کچلہ کو نین فولاد مساوی نصف سرخ۔ الہامی ہے
۷۷۴	..... کچلہ کو نین فولاد۔ یہ دوائے ہمزاد
۷۹۴	..... کچھ: کچھ آگ کی چنگاریاں مجھ پر پڑیں
۵۰۴	..... کچھ دنوں کر صبر ہو کر ترقی اور بردبار
۳۱۳	..... کچھ عربی میں بولو
۱۰۶	..... کچھ عرصہ کے لئے یہ روک اٹھادی جاوے گی
۶۶۲	..... کچھ معلوم نہیں کہ کیا ہونے والا ہے
۳۵۸	..... کرشن: آریہ قوم میں کرشن نام ایک شخص جو گزرا ہے وہ خدا کے برگزیدوں اور اپنے وقت کے نبیوں میں سے تھا
۳۵۸	..... جو کرشن آخری زمانہ میں ظاہر ہونے والا تھا وہ توہنی ہے
۳۵۷	..... ہے روڈ روگ پال تیری استت گیتا میں لکھی ہے
۳۵۸	..... ہے کرشن روڈ روگ پال تیری مہا گیتا میں لکھی گئی ہے
۳۹۳	..... ہے کرشن روڈ روگ پال تیری مہا ہوتیری استت گیتا میں موجود ہے
۹۱	..... کرنا: تم کو وہ کرنا چاہیے جو میں نے فرمایا ہے

- ۵۰۳ ..... کئی چھوٹے ہیں جو بڑے کئے جائیں گے
- ۶۹۲ ..... کئی نشان ظاہر ہوں گے
- ۶۶۲ ..... کیا: کچھ معلوم نہیں کہ کیا ہونے والا ہے
- ۵۰۳ ..... کیا بشر اور کیا شجر اور کیا حجر اور کیا بحار
- ۱۴۹ ..... کیا شک ہے ماننے میں تمہیں اس مسیح کے
- ۵۱۲ ..... کیا عذاب کا معاملہ درست ہے اگر درست ہے تو کس حد تک
- ۲۷۹ ..... کیا لوگ اس سے تعجب کرتے ہیں

## گ

- ۱۶۳، ۱۵۷، ۱۲۱ ..... گرامی ارجمند: فرزند دلہند گرامی وارجمند
- گرفقار: قادر کے کاروبار نمودار ہو گئے
- ۳۳۷ ..... کافر جو کہتے تھے وہ گرفتار ہو گئے
- کافر جو کہتے تھے وہ لگوں سار ہو گئے
- ۳۳۸ ..... جتنے تھے سب ہی گرفتار ہو گئے
- گروہ: میں تجھے اپنی طرف اٹھاؤں گا اور تیرے گروہ کو قیامت تک
- غالب رکھوں گا ..... ۲۷۸
- گڑھا: تم گڑھے کے کنارے پر تھے خدا نے تمہیں نجات دینے
- کے لئے اسے بھیجا ..... ۲۷۹
- گمراہی: وید گمراہی سے بھرا ہوا ہے ..... ۵۵
- گھر: ان علماء نے میرے گھر کو بدل ڈالا ..... ۱۵۶
- اور ان کے گھر پر تفرقہ اور تنگی اور مصیبت پڑے گی ..... ۱۳۸
- ان کے گھر بیواؤں سے بھر جائیں گے ..... ۱۲۳
- تیرا گھر برکت سے بھرے گا ..... ۱۲۲
- غلام قادر آگئے۔ گھر نور اور برکت سے بھر گیا ..... ۳۸۸
- غلام قادر آئے گھر نور اور برکت سے بھر گیا ..... ۳۸۸
- ہمارے گھر میں خدا ظاہر ہوا ..... ۷۳۰

- کلیسیا: کلیسیا کی طاقت کا نسخہ ..... ۵۸۶، ۵۷۶
- کبل میں لپیٹ کر صبح قبر میں رکھ دو ..... ۵۴۲
- کمترین کا بیڑہ غرق ہو گیا ..... ۶۴۵
- کمر:
- ہم وہ تمام بوجھ تجھ سے اتار لیں گے جس نے تیری کمر توڑ دی ..... ۱۶۲
- کنیز کہیں: بہت لوگ خیال کرتے ہیں کہ عورتیں ان کی کنیز کہیں ہیں،
- کنیز کہیں نہیں بلکہ ان کی ساتھی ہیں ..... ۷۷۶
- کھانسی: کھانسی دور ہوگی ..... ۷۷۳
- کھل: کھل جائیں گے (وجوہ معاش) ..... ۱۰۵
- کھنچی ہوئی تلوار: فرشتوں کی کھنچی ہوئی تلوار تیرے آگے ہے
- ..... ۶۲۳، ۵۹۷، ۵۹۱
- کوٹھ: کوٹھے پر ایک حادثہ ..... ۷۹۹
- کوئی: آج کل کوئی نشان ظاہر ہوگا ..... ۶۳۵
- پر خدا کا رحم ہے، کوئی بھی اس سے ڈر نہیں ..... ۵۱۲
- کوئی درباری میرے حلقہ اطاعت سے گزرنے نہ پاوے ...
- ۶۸۰، ۶۷۹
- کوئی کشتی اب بچا سکتی نہیں اس سیل سے ..... ۵۰۵
- یہ میری کتاب ہے اس کو کوئی ہاتھ نہ لگاوے ... ۵۸۳، ۵۷۶
- کوریا: ایک مشرقی طاقت اور کوریا کی نازک حالت ..... ۴۷۸
- کوریا خطرناک حالت میں ہے۔ مشرقی طاقت ..... ۴۷۸
- کون: کون کہہ سکتا ہے، اے بچلی! آسمان سے مت گر ..... ۲۸۱
- کھولا: روحانی عالم تیرے پر کھولا گیا ..... ۶۲۲، ۵۲۲
- ہر ایک نعمت کے دروازے تیرے پر کھولے جاویں گے ..... ۶۷۱
- کھویا: جو کچھ کھویا گیا وہ تجھے خدائے کریم واپس دے گا ..... ۷۱۶، ۷۱۵
- کھینچ: اتنے میں طاقت بالا اس کو کھینچ کر لے گئی ..... ۶۸۵
- کوئین: کچلے کوئین فولاد یہ ہے دوائے ہمزاد ..... ۷۷۴
- کئی: کئی آفتیں اور مصیبتیں ہم پر نازل ہوگی ہیں ..... ۵۹۱
- کئی بھاری دشمنوں کے گھر ویران ہو جائیں گے ..... ۶۹۲

سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا ۱۲۰

شوخی و شنگ لڑکا پیدا ہوگا ..... ۲۸۰

میں تیرے لئے لڑکا پیدا کروں گا ..... ۶۴۱

میں تجھے ایک اور لڑکا دوں گا ..... ۳۰۰

وہ لڑکا تیرے ہی ختم سے تیری ہی ذریت نسل ہوگا ..... ۱۲۰

لڑکی: لڑکی پیدا ہوگی ..... ۲۶۳

لعنت: یہ لعنت ابھی وزیر آباد میں برسی ہے ..... ۲۸۸

لنڈن: میں نے دیکھا کہ میں شہر لنڈن میں ایک منبر پر کھڑا ہوں اور

انگریزی زبان میں ایک نہایت مدلل بیان سے اسلام کی صداقت

ظاہر کر رہا ہوں ..... ۱۶۱

لنگر: لنگر اٹھا دو ..... ۵۱۴

لنگر جب تک تمہارے ہاتھ میں ہے چلتا رہے گا ..... ۷۷۳

لنگر خانہ میں رات کو ریا کیا گیا ہے ..... ۷۹۱

لواء: لواء الفتح یعنی فتح کا جھنڈا ..... ۲۷۵

لوٹا: میرا لوٹا ہوا مال تجھے ملے گا ..... ۲۷۸

لوگ: لوگ آئے اور دعویٰ کر بیٹھے۔ شیر خدا نے ان کو پکڑا ..... ۳۷۱

لوگ آئے اور مقابلہ کر بیٹھے۔ شیر خدا نے ان کو پکڑا ..... ۶۳۷

اگر لوگ دور دور سے تیرے پاس آئیں گے اور خدا کی نصرت

تیرے پر اترے گی ..... ۲۷۸

سب وہ لوگ جو تیری ذلت کی فکر میں لگے ہوئے ہیں ..... وہ خود

نا کام رہیں گے ..... ۱۲۳

کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم لوگ ایک بھاری جماعت ہیں ..... ۱۶۳

لوگوں کے سامنے اس کو عزت دوں گا ..... ۶۷۴

لوگوں کو کہہ دے کہ اگر تم خدا سے پیار کرتے ہو تو آؤ میرے پیچھے چلو

تا خدا بھی تم سے پیار کرے ..... ۲۷۸

اگر تمام لوگ منہ پھیر لیں تو میں زمین کے نیچے سے یا آسمان کے

اوپر سے مدد کر سکتا ہوں ..... ۹۸

گواہ:

میں اس زمانہ کے لئے تجھے گواہ کی طرح کھڑا کروں گا ..... ۲۴۷

میری سچائی پر خدا گواہی دیتا ہے ..... ۲۷۸

گورنر جنرل کی پیشگوئیوں کے پورا ہونے کا وقت آ گیا ..... ۳۰۸

گورنمنٹ پنجاب: محمد حسین۔ (گورنمنٹ پنجاب میں شہادت

مخفی، نا انصافی سے بچتا ہے) ..... ۱۸۱

## ل

لا: لا ولد ..... ۶۷۷

لاش: ان کی لاش کفن میں لپیٹ کر لائے ہیں ..... ۶۶۹

لاکھوں: لاکھوں آدمی تہ و بالا کر دوں گا ..... ۶۷۷

لاکھوں انسانوں کو تہ و بالا کر دوں گا ..... ۶۷۷

لاہور: لاہور بھی کوئی شہر ہوتا تھا ..... ۷۷۶

لاہور سے ایک افسوسناک خبر آئی ..... ۶۹۵

لاہور میں ایک بے شرم ہے ..... ۶۷۲

لاہور میں ہمارے پاک ممبر موجود ہیں ..... ۳۷۵

لاہور میں ہمارے پاک محبت ہیں ..... ۳۷۶

لب: اے احمد تیرے لبوں پر رحمت جاری کی گئی اور تیرا ذکر بلند

کیا گیا ..... ۲۷۸

لد ہیانہ: ایک ارادت مند لد ہیانہ میں ہے ..... ۵۱

لڑکا: آپ کے لڑکا پیدا ہوا ..... ۷۱۴

ایک لڑکا بہت ہی قریب ہونے والا ہے جو ایک مدت حمل سے تجاوز

نہیں کر سکتا ..... ۱۲۶

اس لڑکے کا نام کلمۃ اللہ خان بھی ہوگا ..... ۵۹۹

خدا تیرے لئے لڑکا دے گا ..... ۶۴۱

خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے ..... ۱۲۰

- مبارک: آج مبارک دن ہے ..... ۶۷۱
- بڑا مبارک وہ دن ہوگا ..... ۳۷۲
- دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ ..... ۱۲۱
- تیرے سفر کو ..... تیرے لئے مبارک کر دیا ..... ۱۱۹
- تیرے لئے یہ مبارک ہے ..... ۶۷۲
- مبارک ..... ۶۵۰، ۳۳۵
- مبارک باد ..... ۷۰۶، ۶۵۶
- مبارک سو مبارک ..... ۴۸۴
- مبارک وہ آدمی جو اس دروازہ کے راہ سے داخل ہو ..... ۳۳۶
- وہ دن بڑا مبارک ہوگا ..... ۶۷۸
- مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے ..... ۱۲۰
- مبشروں: مبشروں کا زوال نہیں ہوتا ..... ۳۰۸
- مترود: تمہارے پر حرام ہے ..... کہ کسی مکلف اور مکذب یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو ..... ۳۶۶، ۳۶۵
- متنافس: مخالفوں میں پھوٹ اور ایک شخص متنافس کی ذلت اور ملامت خلق ..... ۲۷۶، ۲۷۵
- متوکل: میں نے تیرا نام متوکل رکھا ..... ۲۷۸
- مٹی: ایک ہی گردش سے گھر ہو جائیں گے مٹی کا ڈھیر ..... ۵۰۵
- لاہور میں ہمارے پاک ممبر موجود ہیں ..... نظیف مٹی کے ہیں ..... ۳۷۵
- وسوسہ نہیں رہے گا مگر مٹی رہے گی ..... ۳۷۵
- لاہور میں ہمارے پاک محبت ہیں ..... وسوسہ پڑ گیا ہے پر مٹی نظیف ہے ..... ۳۷۶
- مثیل: اس کی مثل چیف کورٹ سے عدالت ماتحت میں پھر واپس آئے گی ..... ۱۱
- مثیل مسیح: اللہ جل شانہ کی وحی اور الہام سے میں نے مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ کیا ہے ..... ۱۵۱
- مجد: خدانے تیری مجد کو زیادہ کیا ..... ۲۷۸

- اگر لوگ تجھے چھوڑ دیں گے پر میں نہیں چھوڑوں گا ..... ۱۶۳
- اے لوگو! تمہارے پاس خدا کا نور آیا پس تم فکر مت ہو ..... ۲۷۹
- بہت لوگ خیال کرتے ہیں کہ عورتیں ان کی کنیزکیں ہیں، کنیزکیں نہیں بلکہ ان کی ساتھی ہیں ..... ۷۷۶
- یہ سب نشان تیرے لئے زمین پر ظاہر کئے جائیں گے تا زمین کے لوگ تجھے شناخت کر لیں ..... ۵۸۷
- تیرے لئے لوگ خدا سے الہام پائیں گے اور تیری مدد کریں گے ..... ۲۷۸
- جو لوگ تیری طرف توجہ نہیں کرتے وہ خدا کی طرف بھی توجہ نہیں کرتے ..... ۶۷۱
- جو لوگ خدا تعالیٰ کے مقرب ہیں وہ مرنے کے بعد پھر زندہ ہو جایا کرتے ہیں ..... ۱۵۰
- عموماً تمام لوگ اس جماعت کے ..... مخالفوں کی نسبت طاعون سے محفوظ رہیں گے ..... ۴۰۱
- کاش لوگ سمجھتے اور آنے والے قہر سے بچ جاتے ..... ۶۸۸
- کیا لوگ اس سے تعجب کرتے ہیں ..... ۲۷۹
- ملاً اعلیٰ کے لوگ خصومت میں ہیں ..... ۳۸
- میں تجھے ایسی بزرگی دوں گا جس سے لوگ تعجب میں پڑیں گے ..... ۴۴۹
- یہ خدا کے کام ہیں اور لوگوں کی نظر میں عجیب ..... ۲۹۶
- کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم لوگ ایک بھاری جماعت ہیں ..... ۱۶۳
- ایک امتحان ہے بعض (لوگ) اس میں پکڑے جائیں گے اور بعض چھوڑ دیئے جائیں گے ..... ۶۷۲



- ماتم کدہ ..... ۷۳۲، ۷۳۳
- ماجھے خان کا بیٹا اور شمس الدین پٹواری ضلع لاہور ..... ۳۰

- محمد حسین: محمد حسین ڈپٹی کمشنر بنے گا اور جلال اس کے گھوڑے کو  
 چارہ ڈالا کرے گا..... ۷۹۶
- محمد حسین (گورنمنٹ پنجاب میں شہادت مخفی، نانا صافی سے بیچتا  
 ہے)..... ۱۸۱
- محمد مفلح..... ۵۲۳
- محمود..... ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵
- محمود احمد..... ۱۴۱
- مولوی محمد حسین بناوٹی کا آپٹ کے متعلق گندہ اور گالیوں سے پر اشتہار لکھ کر  
 محمد بخش اور ابوالحسن کے نام چھپوانا جس پر حضرت مسیح موعودؑ کا دعا کرنا اور  
 الہاماتیرامہ میں مذکورہ ذلت کا بتایا جانا..... ۲۹۱
- محمدی کے بیٹے کے دونام ظاہر کئے گئے۔ بشیر الدولہ اور  
 عالم کباب..... ۵۹۴
- اسماء پسر محمدی۔ بشیر الدولہ، عالم کباب، شادی خان، کلمتہ اللہ خان،  
 کلمتہ العزیز، وارڈ، ناصر الدین، فاتح الدین..... ۵۹۸
- مخالف: دشمن اور مخالف اس کی نظیر بنانے سے عاجز رہے گا..... ۲۲۳
- بشارت دی گئی ہے کہ اگر کوئی مخالف دین میرے سامنے مقابلہ کے  
 لئے آئے گا تو میں اس پر غالب ہوں گا..... ۱۹۰
- مخالفوں کا اخزاء اور اثناء تیرے ہاتھ سے ہی مقدر تھا..... ۷۱۰
- مخالفوں میں پھوٹ اور ایک شخص متناس کی ذلت..... ۲۷۵
- وہ جو تیرے مخالف ہیں پکڑے جائیں گے..... ۶۰۱
- اولیاء اللہ سے مخالفت کرنا اس کا نتیجہ اچھا نہیں..... ۶۵۱
- اولیاء اللہ سے مخالفت کرنا نتیجہ اچھا نہیں رکھتا..... ۶۵۱
- اولیاء اللہ سے مخالفت رکھنا اس کا نتیجہ اچھا نہیں..... ۶۵۱
- مدد: اگر تمام لوگ منہ پھیر لیں تو میں زمین کے نیچے سے یا آسمان  
 کے اوپر سے مدد کر سکتا ہوں..... ۹۸
- تو مدد یا جائے گا اور کسی کو گریز کی جگہ نہیں رہے گی..... ۲۷۹
- دشمنوں سے ملاقات کرتے وقت ملائکہ نے تیری مدد کی..... ۳۰۲
- وہ تیرے مجھ کو زیادہ کرے گا..... ۱۶۳
- مجرم: ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے..... ۱۱۹
- میں نے تجھے بھیجا تا مجرم نیکو کاروں سے الگ کئے جائیں..... ۵۵۰
- مجمع میں کچھ عربی فقرے پڑھو..... ۳۱۳
- مجموعہ: مجموعہ فتوحات..... ۴۲۱
- مجھ: مجھ میں اور تم میں ایک دن کی معیاد ہے..... ۲۶۱
- مجھے: اور مجھے آگ سے مت ڈراؤ کیونکہ آگ ہماری غلام بلکہ  
 غلاموں کی غلام ہے..... ۳۷۱
- اے ازلی ابدی خدا مجھے زندگی کا شربت پلا..... ۶۸۱
- تیری عاجزانہ راہیں مجھے پسند آئیں..... ۶۷۴
- مجھے تو اللہ تعالیٰ نے میری جماعت ریت کے ذروں کی طرح  
 دکھائی ہے..... ۷۹۳
- مجھے حکم ہوا ہے کہ میں مہابلہ کی درخواست کو آئینہ کمالات اسلام کے  
 ساتھ شائع کروں..... ۱۸۹
- مجھے یہ بات مولانا نے بتادی..... ۳۸۷
- محبت: اس زمانہ میں کوئی معرفت الہی اور کوئی محبت الہی تیری  
 معرفت اور محبت کے برابر نہیں..... ۲۸۸
- اور تیری محبت دلوں میں ڈال دوں گا..... ۱۶۳
- وہ وقت آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ خدا بادشاہوں اور امیروں کے  
 دلوں میں تیری محبت ڈالے گا..... ۱۲۴
- محفوظ: آسمان سے بہت دودھ اترتا ہے محفوظ رکھو..... ۵۸۲
- آسمان سے دودھ اترتا ہے، محفوظ رکھو..... ۵۸۲
- اے میرے اہل بیت خدا تمہیں شر سے محفوظ رکھے..... ۶۶۸
- کوئی درباری اس جرم پر سزا سے محفوظ نہیں رہے گا..... ۶۸۰
- تمام لوگ اس جماعت کے..... طاعون سے محفوظ رہیں گے..... ۴۰۱



۷ ڈگری ہوگئی ہے۔ مسلمان ہے.....

۶۸۵ مسلمان تو نہیں ہوگا پر مصدق ہو جائے گا.....

یہ طریق اچھا نہیں اس سے روک دیا جائے مسلمانوں کے لیڈر

۳۷۱ عبدالکریم کو.....

۵۲۰ مسیح: اعجاز المسیح.....

اگر مسیح ناصری کی طرف دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ اس جگہ اس سے

برکات کم نہیں ہیں.....

۳۷۱ جس کا غلام دیکھو مسیح الزمان ہے.....

۶۵۷ جو مسیح کو یاد کیا وہ بتا بعت نبی علیہ السلام تجھ کو دیا گیا ہے

۲۰۹ حضرت مسیح علیہ السلام بلا تفاوت ایسا ہی انسان تھا جس طرح

اور انسان ہیں مگر خدا تعالیٰ کا سچا نبی اور اس کا مرسل اور

برگزیدہ ہے.....

۲۰۹ مسیح ابن مریم فوت ہو چکا.....

۱۶۱ حضرت مسیح بن مریم بھی درحقیقت ایک ایمان کی تعلیم دینے

والا تھا.....

۱۴۹ کیا شک ہے ماننے میں تمہیں اس مسیح کے.....

۱۴۹ مسیح ابن مریم رسول اللہ فوت ہو چکا ہے.....

۱۶۲ مسیح جو آنے والا تھا یہی ہے چاہو تو قبول کرو جس کسی کے کان سننے

کے ہوں سنے.....

۱۴۹ مسیح محمدی مسیح موسوی سے افضل ہے.....

۴۰۵ مسیح موعود: ثُو مسیح موعود ہے.....

۲۰۹ تو ہندوؤں کے لئے کرشن اور مسلمانوں کے لئے مسیح موعود ہے

۳۵۸ مسیحا: خوبوں کو بھی تو تم نے مسیحا بنا دیا.....

۱۴۹ مسیحی نفس: وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی

برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا.....

۱۲۰ مشرقی طاقت:

ایک مشرقی طاقت اور کوریا کی نازک حالت.....

۴۷۸

۸۶ وہ دن آتے ہیں کہ خدا تمہاری مدد کرے گا.....

مذہب: جس مذہب میں خدا کے ساتھ مکالمہ کا تعلق نہیں..... وہ

مذہب مردہ ہے.....

۴۶۰ جس قدر نبیوں کی معرفت مذہب پھیل گئے ہیں اور استحکام پکڑ گئے

ہیں..... ان میں کوئی مذہب بھی اپنی اصلیت کے رُو سے

جھوٹا نہیں.....

۲۶۸ دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا اور ایک ہی پیشوا.....

۴۵۹ مرادیں: تیری ساری مرادیں تجھے دے گا.....

۶۱۳، ۳۷۱ خدا تمہاری ساری مرادیں پوری کرے گا.....

۴۱۹ خدا تیری ساری مرادیں پوری کر دے گا.....

۴۸۲ خدا تیری ساری مرادیں تجھے دے گا.....

۱۶۳، ۱۲۳، ۸۶ مرد: مردوں کو جتنے چاہو ساتھ لے جاؤ مگر عورتیں نہ جائیں

۵۶۹ خون سے مردوں کے کوہستان کے آب رواں.....

۵۰۴ مرضی:

وہ کام جو تم نے کیا خدا کی مرضی کے موافق نہیں ہوگا

۶۲۹، ۶۰۰ مرگ: شکار مرگ.....

۴۹۵ مریم: اگر میں چاہوں تو مریم اور اس کے بیٹے عیسیٰ اور تمام زمین

کے باشندوں کو ہلاک کروں.....

۲۶۲ مریم کی معبودانہ زندگی پر موت آئے گی.....

۲۶۲ مسلمان: جو مسلمان کو کافر کہتا ہے۔۔۔ وہ خود دائرہ اسلام سے

خارج ہے.....

۱۸۸ جو مسلمانوں میں سے مجھ سے علیحدہ رہے گا وہ کاٹا جائے گا

۲۷۰ خدا دو مسلمان فریق میں سے ایک کا ہوگا.....

۶۸۶ سب مسلمانوں کو جو روئے زمین پر ہیں جمع کرو عکلیٰ دینیں

و اِجِدْ.....

۵۴۲ وہ مسلمانوں کے اس دوسرے گروہ پر تا بروز قیامت غالب رہیں

گے جو حاسدوں اور معاندوں کا گروہ ہے.....

۱۲۴

تو مجھ سے اس مقام اتحاد میں ہے جو کسی مخلوق کو معلوم نہیں ۲۷۷

رحمت اور فضل کا مقام۔ شکر کا مقام..... ۷۳۵

خدا کے مقبولوں میں قبولیت کے نمونے اور علامتیں ہوتی ہیں ۶۲۳، ۵۹۱

یہ وہ مقام ہے جہاں ہمیشہ بارشیں ہوتی رہتی ہیں..... ۲۶۷

مقبول: جنہوں نے ایسے کام کئے وہ سب مقبول کے دائرہ کے اندر ہیں..... ۵۸۸

خدا کے مقبولوں میں قبولیت کے نمونے اور علامتیں ہوتی ہیں..

۶۲۳، ۵۹۱

مقدر: تیرے مخالفوں کا اخزاء اور ارفاء تیرے ہی ہاتھ سے مقدر تھا..... ۷۱۰، ۷۱۵

مقدس روح:

اس کو مقدس روح دی گئی ہے اور وہ رحمت سے پاک ہے ۱۲۰

مقدمہ: یہ مقدمہ دائرہ ہے ورنہ ثناء اللہ جنم میں پڑ جاتا یعنی طاعون میں گرفتار ہو جاتا..... ۶۸۶

مقرب: جو لوگ خدا تعالیٰ کے مقرب ہیں وہ مرنے کے بعد پھر زندہ ہو جاسکتے ہیں..... ۱۵۰

مذہب کو نشان دکھائے جائیں گے..... ۳۹۵

مکان: اگر بڑے بڑے مکانوں سے جو دو منزلہ اور سبہ منزلہ ہیں اجتناب کریں..... ۵۰۹

ایک مکان سے خیر دعا ہے..... ۶۶۱

ہر ایک مکان سے خیر دعا ہے..... ۶۶۱

مکفر: تمہارے پر حرام ہے..... کہ کسی مکفر اور مکذب یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو..... ۳۶۵

مگر: آسمان سے کئی تخت اترے مگر سب سے اونچا تیرا تخت بچھایا گیا..... ۳۷۰

ملاً اعلیٰ: ملاً اعلیٰ کے لوگ خصومت میں ہیں... ۳۸

کور یہ خطرناک حالت میں ہے۔ مشرقی طاقت..... ۴۷۸

مشکل: مشکل کشا کے ہو گئے مشکل تمام کام..... ۴۴۱

مصدق: مسلمان تو نہیں ہوگا پر مصدق ہو جائے گا..... ۶۸۵

مصلح موعود: حضرت مسیح موعود کا پیچگوئی مصلح موعود کو مردوں کو زندہ کرنے سے صد ہا درجہ بہتر قرار دینا..... ۱۲۲

مصیبت: آفتوں اور مصیبتوں کے دن ہیں..... ۵۹۰

کئی آفتیں اور مصیبتیں ہم پر نازل ہو گئی ہیں..... ۵۹۱

اکتیس ماہ تک ان پر ایک سخت مصیبت پڑے گی..... ۱۱۳

مضرت: مضرت..... ۵۱۹

مضحل: مضحل ہو جائیں گے اس خوف سے سب جنت و انس..... ۵۰۴

مضمون: مضمون بالا رہا..... ۲۶۰

ہمارا ہی مضمون غالب رہے گا..... ۲۵۹

یہ وہ مضمون ہے جو سب پر غالب آئے گا..... ۲۵۹

مظفر: اے مظفر تجھ پر سلام..... ۱۱۹

اے مظفر تجھ پر سلام ہو کہ خدا نے تیری بات سن لی..... ۶۴۱

اے مظفر تجھ پر سلام۔ خدا نے تیری سن لی..... ۶۴۱

معجزہ: میں تمہیں بھی ایک معجزہ دکھاؤں گا..... ۴۸۵

معرفت: اس زمانہ میں کوئی معرفت الہی اور کوئی محبت الہی تیری معرفت اور محبت کے برابر نہیں..... ۲۸۸

معدہ: کبھی معدے کے خلل سے بھی ورم ہو جاتی ہے..... ۷۳۳

معدوم: میں تیری نسل کو جڑ سے معدوم نہیں کروں گا..... ۷۱۵

معلوم: کچھ معلوم نہیں کہ کیا ہونے والا ہے..... ۶۶۲

مفلح: محمد مفلح..... ۵۲۲

مقابل: جو شخص مقابل پر آئے گا خدا اس میدان میں میری مدد کرے گا..... ۲۶۷

مقام: اس کے لئے وہ مقام ہے جہاں انسان اپنے اعمال کی قوت سے پہنچ نہیں سکتا..... ۲۷۹

- ۷۱۶ ..... ہر ایک حال میں تمہارے ساتھ موافق ہوں.....
- موت: اس کی موت اُن سب لوگوں کی زندگی کا موجب ہوگی جنہوں نے محض لئہ اُس کی موت کا غم کیا..... ۱۳۲
- اے مظفر تجھ پر سلام۔ خدا نے یہ کہا تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں پہلے بیہوشی۔ پھر نشی۔ پھر موت..... ۳۰۲
- تین بڑے آدمیوں میں سے ایک کی موت..... ۷۷۱
- رعایا میں سے ایک شخص کی موت..... ۷۳۳
- مخالفوں میں پھوٹ اور ایک شخص متناس کی ذلت ۲۷۶، ۲۷۵
- مریم کی معبودانہ زندگی پر موت آئے گی..... ۲۶۲
- موت۔ تیرا ماہ حال کو..... ۶۳۰
- موت دروازے پر کھڑی ہے..... ۴۹۷
- موت کے بعد میں پھر تجھے حیات بخشوں گا..... ۱۵۰
- موت کے پنچے سے نجات پادیں..... ۱۱۹
- موتاموتی لگ رہی ہے..... ۴۹۳
- میں تجھے ایک کاذب کی موت کی خبر دیتا ہوں..... ۶۷۱
- حقیقت میں ہزار سالہ موت کے بعد جو اب احیاء ہوا ہے اس میں انسانی ہاتھ کا دخل نہیں..... ۳۸۳
- میں نے کسی موت کی خبر دی..... ۶۷۳
- موتی: تیرے جیسا موتی ضائع نہیں ہو سکتا..... ۲۷۹
- موج: دس دن کے بعد میں موج دکھاتا ہوں..... ۴۸
- موجود: لاہور میں ہمارے پاک ممبر موجود ہیں ان کو اطلاع دی جاوے نظیف مٹی کے ہیں..... ۳۷۵
- ہے کرشن رودر گوپال تیری مہما ہو۔ تیری اتنی گیتا میں موجود ہے..... ۳۹۳
- موذی: خدا تعالیٰ ایسے موذی کو جلد تر دنیا سے اٹھالے گا..... ۹۵
- موسیٰ: ایک موسیٰ ہے میں اس کو ظاہر کروں گا... ۶۷۶، ۶۷۳
- موسم: موسم بہار میں ایک اور غیر معمولی زلزلہ آئے گا... ۵۶۶
- ۴۶۷ ..... ملائم سلوک: اولاد کے ساتھ ملائم سلوک کیا جائے گا.....
- ۳۷۰ ..... ملائکہ: دشمنوں سے ملاقات کرتے وقت ملائکہ نے تیری مدد کی
- ۷۹۰ ..... ملاوا: ملاوا یہود اور سکریوٹی ہے.....
- ۲۶۲ ..... ملتیں: قریب ہے کہ سب ملتیں ہلاک ہوں گی مگر اسلام
- ۶۹۱ ..... ملک: اس کا نتیجہ سخت طاعون ہے جو ملک میں پھیلے گی...
- ۱۶۲ ..... عنقریب اسے ایک ملک عظیم دیا جائے گا.....
- ۶۲۳ ..... اس کی تعظیم ملوک اور ذوی الجبروت کرتے ہیں
- ۵۹۷ ..... اور ان کی تعظیم ملوک اور ذوی الجبروت کرتے ہیں.....
- منافق: میری نسبت اور میرے اہل و عیال کی نسبت خدا نے استثناء رکھا ہے..... شکایت کرنے والا منافق ہوگا..... ۵۵۲
- منبر: میں نے دیکھا کہ شہر لنڈن میں ایک منبر پر کھڑا ہوں اور انگریزی زبان میں نہایت مدلل بیان سے اسلام کی صداقت ظاہر کر رہا ہوں..... ۱۶۱
- منسوخ: منسوخ شدہ زندگی..... ۷۳۵
- منشاء: ہر ایک حال میں تمہارے ساتھ موافق ہوں تیری منشاء کے مطابق..... ۷۰۹
- ہر ایک حال میں تمہارے ساتھ موافق ہوں تیرے منشاء کے مطابق..... ۷۱۰
- ہر ایک حال میں تمہارے ساتھ موافق ہوں اور تیرے منشاء کے مطابق..... ۷۱۶
- ہر ایک حال میں تمہارے ساتھ میں ہوں تیری منشاء کے مطابق..... ۷۱۰
- منہ: جس طرف تیرا منہ اُس طرف خدا کا منہ..... ۲۷۸
- منہ کا لے..... ۷۶۳
- موافق:
- وہ کام جو تم نے کیا خدا کی مرضی کے موافق نہیں ہوگا ۶۲۹، ۶۰۰
- ہر ایک حال میں تمہارے ساتھ موافق ہوں..... ۷۱۰، ۷۰۹

میرا: مجھے یہ بات مولانا نے بتادی.....	۳۸۷
ہے سرراہ پر تمہارے وہ جو ہے مولاکریم.....	۵۰۴
مولوی: سب مولوی ننگے ہوجائیں گے.....	۳۷۶
سلسلہ قبول الہامات میں سب سے کچا مولوی تھا.....	۳۷۶
مومن: اس دن مومن خوش ہوں گے.....	۲۳۱
مونہہ: آپ کی برکت نے ان کا مونہہ بند کر دیا.....	۵۹۶
مونہہ کی زردی جاتی رہی ہے.....	۵۹۲
مٹھی بھر: آسمان مٹھی بھر رہ گیا.....	۷۳۱
مکشوف: تم ظاہر لفظ اور ابہام پر قانع ہو۔ اور اصل حقیقت تم پر مکشوف نہیں.....	۱۶۳
مہر: اور خدا کی مہر نے کتنا بڑا کام کیا.....	۵۹۳
مہربان: ہم نے اس پر ایک دنی الطبع کو مہربان کر دیا.....	۷۱۲
مہمان: خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے.....	۱۲۰
میاں محمود احمد اور میاں محمد اسحاق بیمار ہیں.....	۵۱۲
میدان: میدان میں فتح.....	۴۹۰
میدان میں فتح خدا تجھے دے گا.....	۴۷۲
میرا: تیرے لئے میرا نام چکا.....	۶۲۳
خوش قسمتی سے میرا بیڑا پار ہو گیا.....	۶۵۱، ۵۹۹
قریب ہے جو میرا قہر زمین پر اترے.....	۴۹۹
میرا انہیں سے پیوند ہے..... جو اعانت اور نصرت میں مشغول ہیں.....	۵۴۲
میرا دشمن ہلاک ہو گیا.....	۶۷۹، ۶۷۴
میرا غضب زمین پر بھڑکا ہے.....	۵۰۱
میرا فضل تیرے نزدیک آ گیا.....	۴۹۹
میرا لوٹا ہوا مال تجھے ملے گا.....	۲۷۸
میرا نام فتح اور ظفر ہے.....	۲۲۰
میری: میری پرستش کی جگہ میں ان کے پیالے اور ٹھوٹھیاں رکھی ہوئی ہیں.....	۱۵۶
میری رحمت تجھ کو لگ جائے گی.....	۶۹۲، ۶۹۱
میری سچائی پر خدا گواہی دیتا ہے.....	۲۷۸
میری عبادت گاہ میں ان کے چولہے ہیں.....	۱۵۶
میری فتح.....	۷۰۱
میری فتح ہوئی.....	۷۲۹
میری فتح ہوئی میرا غلبہ ہوا.....	۴۶۳
میری مراد پوری ہوئی.....	۷۳۶
یہ میری کتاب ہے اس کو کوئی ہاتھ نہ لگاوے ..	۵۷۶، ۵۸۳
میرے: میرے بارہ میں پہلے سے قرآن شریف اور احادیث نبویہ میں خبر دی گئی ہے اور وعدہ دیا گیا ہے.....	۱۵۱
اس نشان کا مدعا یہ ہے کہ قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں.....	۸۶
ان علماء نے میرے گھر کو بدل ڈالا.....	۱۵۶
اور چوہوں کی طرح میرے نبی کی حدیثوں کو کتر رہے ہیں.....	۱۵۶
اے میرے اہل بیت خدا تمہیں شر سے محفوظ رکھے.....	۶۶۸
اے میرے قادر خدا اس پیالہ کو نال دے.....	۴۰۲
بہت سے سلام میرے تیرے پر ہوں.....	۵۸۶
تو میرے ساتھ ہے.....	۲۷۹
دیکھو میرے دوستو! اخبار شائع ہو گیا.....	۵۶۲
جو شرارت سے میرے مقابل پر کھڑا ہوگا وہ ذلیل اور شرمندہ کیا جائے گا.....	۲۸۷
کوئی درباری میرے حلقہ اطاعت سے گزرنے نہ پاوے ..	۶۸۰، ۶۷۹
میرے خیال میں یہ آپ کی توجہ کا اثر ہے.....	۱۰۷
میرے دشمن ہلاک ہو گئے.....	۶۷۹

- ۱۵۱ ..... میں اکیلا ہوں اور خدا میرے ساتھ ہے
- ۵۱۴ ..... میں ان کو سزا دوں گا
- ۶۶۵ ..... میں ایک تازہ نشان ظاہر کروں گا جس میں فتحِ عظیم ہوگی
- ۳۶۱ ..... میں بنی فارس میں سے ہوں
- ۵۷۴ ..... میں پچاس یا ساٹھ اور نشان دکھلاؤں گا
- ۱۲۳ ..... میں تجھے اٹھاؤں گا اور اپنی طرف بلا لوں گا
- میں تجھے ایسی بزرگی دوں گا جس سے لوگ تعجب میں پڑیں گے ..... ۴۴۹
- میں تجھے ایک کاذب کی موت کی خبر دیتا ہوں ..... ۶۷۱
- میں تجھے برکت دوں گا اور بہت برکت دوں گا ..... ۲۷۹
- میں تجھے برکت پر برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے ..... ۹
- اور وہ وقت آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ خدا بادشاہوں اور امیروں کے دلوں میں تیری محبت ڈالے گا یہاں تک کہ وہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے ..... ۱۲۴
- میں تجھے عزت دوں گا اور بڑھاؤں گا اور تیرے آثار میں برکت رکھ دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے ..... ۱۷۲
- اپنی قدرت نمائی سے تجھ کو اٹھاؤں گا اور تیری برکتیں پھیلاؤں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے ..... ۲۵۷
- میں تجھے برکت دوں گا اور بہت برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے ..... ۲۷۹
- میں تجھے برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے ..... ۲۸۴
- میں تجھے بہت برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے ..... ۶۲۳
- میں تجھے برکت پر برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے ..... ۹
- ۶۷۹ ..... میرا دشمن ہلاک ہو گیا
- ۷۳۶ ..... میرے لئے ایک نشان آسمان پر ظاہر ہوا
- ۷۳۶ ..... میرے لئے آسمان پر نشان ظاہر ہوا
- ۱۵۱ ..... میں اکیلا ہوں اور خدا میرے ساتھ ہے
- یہ میری کتاب ہے اس کو کوئی ہاتھ نہ لگاوے مگر وہی جو میرے خاص خدمت گار ہیں ..... ۵۸۳، ۵۷۶
- میں: اس تحریر کا جواب لکھ اور میں جواب دینے میں تیرے ساتھ ہوں ..... ۴۳۰
- اگر لوگ تجھے چھوڑ دیں گے پر میں نہیں چھوڑوں گا ..... ۱۶۳
- ان کو کہہ دے کہ میں عیسیٰ کے قدم پر آیا ہوں ..... ۱۶۳
- ایک موبلی ہے میں اس کو ظاہر کروں گا ..... ۶۷۶، ۶۷۴
- تو مجھ سے اور میں تجھ سے ہوں ..... ۱۲۴
- جس سے تو بہت پیار کرتا ہے میں اس سے بہت پیار کروں گا ..... ۵۶۷
- جو شخص تیری طرف تیر چلائے گا میں اُسی تیر سے اس کا کام تمام کروں گا ..... ۵۱۱
- سو میں نے تیری نضرعات کو سنا ..... ۱۱۹
- کیا اپریل میں میں دنیا میں ہوں گا ..... ۶۷۸
- لوگ تجھے نہیں بچائیں گے پر میں بچاؤں گا ..... ۱۶۳
- میں اپنی جماعت کو ریشیا کے علاقہ میں ریت کی مانند دیکھتا ہوں ..... ۷۹۳
- میں اپنی چکار دکھلاؤں گا۔ اپنی قدرت نمائی سے تجھ کو اٹھاؤں گا ..... ۶۱۴، ۲۵۷، ۱۶۳، ۱۵۰، ۹۰
- میں اپنی فوجوں کے ساتھ اس وقت آؤں گا کہ کسی کو گمان بھی نہ ہوگا ..... ۵۰۹
- میں اپنی نعمتیں تجھ پر پوری کروں گا ..... ۱۲۲
- میں اس زمانہ کے لئے تجھے گواہ کی طرح کھڑا کروں گا ..... ۲۴۷
- میں اس عورت کو سزا دوں گا ..... ۵۱۴

۳۴ میں نے ارادہ کیا ہے کہ تیری ایک اور شادی کروں.....  
 ۵۵۰ میں نے تجھے بھیجتا مجرم نیکوکاروں سے الگ کئے جائیں  
 ۱۱۹ میں نے تیری تضرعات کو سنا.....  
 ۷۲۱ میں نے تیری عمر کو بھی بڑھا دیا ہے.....  
 ۶۷۳ میں نے کسی موت کی خبر دی.....  
 ۶۷۸ میں ہوں تیرا عازر بندہ اے مالک اے والی.....  
 ۵۰۳ وہ تو تجھے رد کرتے ہیں مگر میں تجھے خاتم الخلفاء بناؤں گا..

## ن

۲۶۲ نئی زمیں ہوگی اور نیا آسمان ہوگا.....  
 ۵۹۸، ۵۹۷ ناصر الدین.....  
 ۵۰۳ نالیاں خوں کی چلیں گی جیسے آبِ رودبار.....  
 ۵۶۷ ناراض: جس سے تو ناراض ہے میں اس سے ناراض ہوں گا  
 نام: خدا نے ارادہ کیا ہے کہ... آفاق میں تیرے نام کی خوب  
 ۳۷۰ چمک دکھاوے.....  
 ۳۸۱ اللہ تعالیٰ نے اس عاجز کا نام سلطان القلم رکھا.....  
 ۵۱۹ اس کا غوث محمد نام رکھا گیا.....  
 ۱۲۰ اس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے.....  
 ۴۷۲ تمہارا نام ہے علی باس.....  
 ۶۸۶ فتح ہے تمہاری۔ تمہارے نام کی.....  
 ۱۲۳ پر تیرا نام صفحہ زمین سے کبھی نہیں اٹھے گا.....  
 ۶۲۳، ۵۲۱ تیرے لئے میرا نام چمکا.....  
 خدا تیرے نام کو اس روز تک جو دنیا منقطع ہو جائے عزت کے ساتھ  
 قائم رکھے گا.....  
 ۱۲۳ خدا نے ارادہ کیا ہے کہ تیرا نام بڑھاوے.....  
 ۳۰۴ زمین پر ایک ہی نام بخشا گیا.....  
 ۷۵۶

میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اسی کے موافق جو تو نے مجھ  
 سے مانگا.....  
 ۱۱۹ میں تجھے زمیں کے کناروں تک عزت کے ساتھ شہرت دوں گا ۱۶۳  
 میں تجھے عزت دوں گا اور بڑھاؤں گا.....  
 ۱۷۲ میں تجھے عزت دوں گا اور تیری حفاظت کروں گا.....  
 ۲۷۸ میں تمہیں بھی ایک معجزہ دکھاؤں گا.....  
 ۴۸۵ میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا.....  
 ۲۸۱ میں تیری جماعت کے لئے تیری ہی ذریت سے ایک شخص کو قائم  
 کروں گا.....  
 ۵۵۰ میں تیری ذریت کو بہت بڑھاؤں گا.....  
 ۱۲۳ میں تیری ساری دعائیں قبول کروں گا مگر شرکاء کے بارہ  
 میں نہیں.....  
 ۲۳ میں تیری عمر کو بھی بڑھاؤں گا.....  
 ۷۱۶ میں تیری نسل کو جڑ سے معدوم نہیں کروں گا.....  
 ۷۱۵ میں تیرے خالص اور دلی محبوں کا گروہ بھی بڑھاؤں گا.....  
 ۱۲۳ میں تیرے ساتھ اور تیرے تمام پیاروں کے ساتھ ہوں  
 ۷۲۲ میں تیرے صبر سے خوش ہوا ہوں اور تیرا صبر مجھے پسند ہے  
 ۷۷۲ میں چھپ کر آؤں گا.....  
 ۵۰۹ میں اپنی فوجوں کے ساتھ اس وقت آؤں گا کہ کسی کو گمان بھی نہ ہوگا  
 کہ ایسا حادثہ ہونے والا ہے.....  
 ۵۰۹ میں چوروں کی طرح پوشیدہ آؤں گا.....  
 ۵۶۸ میں حیرت ناک کام دکھاؤں گا اور بس نہیں کروں گا.....  
 ۵۰۰ میں خدا ہوں جس کو چاہتا ہوں عزت دیتا ہوں.....  
 ۵۲۳ میں خلیفہ ہوں گا.....  
 ۷۷۸ میں سوتے سوتے جہنم میں پڑ گیا.....  
 ۵۰۰ میں ظالم کو ذلیل اور رسوا کروں گا.....  
 ۲۹۱ میں قادر ہوں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں.....  
 ۱۱۹ جیسا کہ میں نے ابراہیم کو قوم بنایا.....  
 ۵۹۰

دینا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا سے قبول کرے گا..... ۳۷۲، ۲۷۹

نرمی: نرمی کرو نرمی کرو کہ تمام نیکیوں کا سر نرمی ہے..... ۳۷۱

نزول: بہشتی کمرہ میں نزول ہوگا..... ۶۸۱

جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الہی کے ظہور کا موجب ہوگا..... ۱۲۲

نسبت: تیری میری طرف وہ نسبت ہے جس کی مخلوق کو آگاہی نہیں..... ۲۷۹

نسخہ: کلیبی کا طاقت کا نسخہ..... ۵۷۶

نسل: اور تیری نسل کثرت سے ملکوں میں پھیل جائے گی..... ۱۲۳

تیری نسل بہت ہوگی..... ۱۲۳

وہ تیری ہی نسل سے ہوگا..... ۱۶۳

نسیم: چل رہی ہے نسیم رحمت کی جو دعا کہتے قبول ہے آج..... ۱۷۶

نشان: آجکل کوئی نشان ظاہر ہوگا..... ۶۳۵

اس نشان کا مدعا یہ ہے کہ قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں..... ۶۱۳

اک نشان ہے آنے والا آج سے کچھ دن کے بعد..... ۵۰۳

ایک ہولناک نشان..... ۶۹۱

بعد اس کے اور نشان ہیں جو قیامت کا نمونہ ہیں..... ۶۸۸

میں پچاس یا ساٹھ نشان اور دکھاؤں گا..... ۵۷۳

پچاس یا ساٹھ نشان ظاہر ہوں گے..... ۵۷۳

میں پچاس یا ساٹھ اور نشان دکھلاؤں گا..... ۵۷۳

خیر و خوبی کا نشان..... ۷۳۶

دو نشان ظاہر ہوں گے..... ۶۲۶

زبردست نشانوں کے ساتھ ترقی ہوگی..... ۶۹۱، ۶۹۰

فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے..... ۱۱۹

میرا نام دین محمد ہے..... ۱۵۹

یلاش خدا کا ہی نام ہے..... ۳۵۶

ناکامی..... ۷۳۲

وہ خود ناکام رہیں گے اور ناکامی اور نامرادی میں مریں گے..... ۱۲۳

نامنظور: فیصلہ نامنظور کر دو..... ۷۰۲

نبوت: میرے پر بھی کھولا گیا کہ حقیقی نبوت کے دروازے خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کبھی بند ہیں..... ۲۶۷

نبی: اور چوہوں کی طرح میرے نبی کی حدیثوں کو کتر رہے ہیں..... ۱۵۶

پاک محمد مصطفیٰ نبیوں کا سردار..... ۶۱۳، ۳۷۲، ۳۳۱، ۸۶

تو حق کے ساتھ نازل ہوا اور تیرے ساتھ نبیوں کی پیشگوئیاں پوری ہوئیں..... ۲۷۹

تو مجھ سے ایسا ہے جیسے انبیاء بنی اسرائیل..... ۱۲۴

دنیا میں ایک نبی آیا مگر دنیا نے اُس کو قبول نہ کیا..... ۹۰

نبی ناصری کے نمونہ پر اگر دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ وہ بندگانِ خدا کو بہت صاف کر رہا ہے..... ۱۶۰

نتیجہ: نتیجہ خلاف امید ہے..... ۴۰۸

نتیجہ خلاف مراد ہوا یا نکلا..... ۴۰۸

اولیاء اللہ سے مخالفت کرنا اس کا نتیجہ اچھا نہیں..... ۶۵۱

اولیاء اللہ سے مخالفت کرنا نتیجہ اچھا نہیں رکھتا..... ۶۵۱

اولیاء اللہ سے مخالفت رکھنا اس کا نتیجہ اچھا نہیں..... ۶۵۱

اس کا نتیجہ سخت طاعون ہے جو ملک میں پھیلے گی..... ۶۹۱

نجات: ایمان کے ساتھ نجات ہے..... ۴۰۷

وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجے سے نجات پائیں..... ۱۱۹

نحوست: باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ جھاگ جائے..... ۱۱۹

نذیر: تو میری طرف سے نذیر ہے..... ۵۵۰

- ۶۷۱ کئی نشان ظاہر ہوں گے ..... ۶۹۱
- میرے لئے آسمان پر نشان ظاہر ہوا۔ ..... ۷۳۶
- میرے لئے ایک نشان آسمان پر ظاہر ہوا۔ ..... ۷۳۶
- میں ایک تازہ نشان ظاہر کروں گا جس میں فتحِ عظیم ہوگی ..... ۶۶۵
- میں انہیں ان کے اپنے آدمیوں میں نشان دکھاؤں گا۔ ..... ۱۳۰
- وہ عام دنیا کے لئے ایک نشان ہوگا اور خدا کے ہاتھوں سے اور آسمان سے ہوگا ..... ۶۶۶، ۶۶۵
- ہاں اگر ایسا فوق العادت نشان ظاہر نہ ہوا اور لوگ کھلے طور پر اپنی اصلاح بھی نہ کریں تو اس صورت میں میں کاذب ٹھہروں گا ..... ۵۰۳
- ہم تجھے لوگوں کے لئے نشان بنائیں گے اور یہ امر ابتدا سے مقدر تھا۔ ..... ۲۷۹
- یہ دونوں زلزلے تیری سچائی ظاہر کرنے کے لئے دو نشان ہیں ..... ۵۰۰
- یہ سب نشان تیرے لئے زمین پر ظاہر کئے جائیں گے تا زمین کے لوگ تجھے شناخت کریں ..... ۵۸۷
- یہ سب نشان میں تیرے لئے ظاہر کروں گا ..... ۵۸۷
- اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے ..... ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے ..... ۱۱۹
- نشانِ رحمت: اس نشانِ رحمت کی مانند تم بھی اپنی نسبت کوئی سچا نشان پیش کرو اگر تم سچے ہو ..... ۱۲۴
- نصرت: خدا تعالیٰ کی نصرت اور تائید اپنا کام کر کے رہے گی ..... ۳۸۱
- خیر اور نصرت انشاء اللہ تعالیٰ ..... ۷۱۲
- خیر اور نصرت اور فتح انشاء اللہ تعالیٰ ..... ۷۱۲
- خیر و نصرت و فتح انشاء اللہ تعالیٰ ..... ۷۱۶
- نظیف مٹی: وسوسہ پڑ گیا پر مٹی نظیف ہے ..... ۳۷۶
- لاہور میں ہمارے پاک ممبر موجود ہیں ..... نظیف مٹی کے ہیں ..... ۳۷۵
- نعمت: اور میں اپنی نعمتیں تجھ پر پوری کروں گا ..... ۱۲۲
- ہر ایک نعمت کے دروازے تیرے پر کھولے جائیں گے ..... ۶۷۱
- نفس: جو اپنے نفس اور نفسانی ضد کے پیرو ..... ۲۳۱
- نفسی نقطہ: اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا ..... ۱۲۲
- نقارہ: فتح کا نقارہ بجے ..... ۹۷
- نکاح:
- اس شخص کی دختر کلاں کے نکاح کے لئے سلسلہ جنابانی کر ..... ۱۳۷
- لیکن اگر نکاح سے انحراف کیا تو اس لڑکی کا انجام نہایت ہی برا ہوگا ..... ۱۳۸
- عقرب ایک اور نکاح تمہیں کرنا پڑے گا ..... ۱۲۴
- یہ نکاح تمہارے لئے موجب برکت اور ایک رحمت کا نشان ہوگا ..... ۱۳۷
- (محمدی بیگم) روز نکاح سے اڑھائی سال تک اور ایسا ہی والد اس دختر کا تین سال تک فوت ہو جائے گا ..... ۱۳۸
- نماز: اٹھونمازیں پڑھیں اور قیامت کا نمونہ دیکھیں ..... ۵۶۰
- نمونہ: بعد اس کے اور نشان ہیں جو قیامت کا نمونہ ہیں ..... ۶۸۸
- خدا کے مقبولوں میں قبولیت کے نمونے اور علامتیں ہوتی ہیں ..... ۵۹۱
- ننگے: سب مولوی ننگے ہو جائیں گے ..... ۳۷۶
- نواب: نواب مبارکہ بیگم ..... ۳۸۶
- نور محمد، ڈاکٹر: حضرت مسیح موعودؑ نے ڈاکٹر نور محمد صاحب کے بیٹے کی بیماری پر دعا کی تو الہام ہوا۔ ”اچھا ہو جائے گا“ ..... ۳۷۶
- نو (۹): نو (۹) برس کے عرصہ تک ضرور پیدا ہوگا ..... ۱۲۵
- نور: اے لوگو! تمہارے پاس خدا کا نور آیا ..... ۲۷۹
- تو جہان کا نور ہے ..... ۲۷۸
- غلام قادر آگئے۔ گھر نور اور برکت سے بھر گیا ..... ۴۸۸
- غلام قادر آئے گھر نور اور برکت سے بھر گیا ..... ۴۸۸
- لوگ چاہیں گے کہ اس نور کو بھجوادیں مگر خدا اس نور کو جو اس کا نور ہے کمال تک پہنچائے گا ..... ۲۷۸



۵۵۰ وحی: اور اس کو اپنے قرب اور وحی سے مخصوص کروں گا۔

۵۰۴ وحی حق کی بات ہے ہو کر رہے گی بے خطا.....

۷۳۳ ورم: کبھی معدے کے خلل سے بھی ورم ہو جاتی ہے

۲۸۸ وزیر آباد: یہ لعنت ابھی وزیر آباد میں برسی ہے.....

۳۷۶ وسوسہ: وسوسہ پڑ گیا ہے پرمٹی نظیف ہے.....

۳۷۶ وسوسہ نہیں رہے گا مٹی رہے گی.....

۴۰۸ وعدہ: خدا قادیان میں نازل ہوگا اپنے وعدہ کے موافق

وہ وعدہ ٹلے گا نہیں جب تک خون کی ندیاں چاروں طرف سے بہ نہ جائیں.....

۲۱۱ وقت: آؤ بلبل چلیں کہ وقت آیا.....

۵۷۶ اس کا وقت آ گیا ہے نوکر رکھا جاوے.....

بادشاہ وقت پر جو تیر چلاوے

۴۷۳ اسی تیر سے وہ آپ مارا جاوے.....

۶۲۳، ۵۹۷، ۵۹۱ پرتونے وقت کو نہ پہچانا نہ دیکھا نہ جانا.....

۲۷۹ تو وہ عیسیٰ ہے جس کا وقت ضائع نہیں کیا جائے گا.....

۳۰۴ دشمنوں سے ملاقات کرتے وقت ملائکہ نے تیری مدد کی

رفیقوں کو کہہ دو کہ عجائب در عجائب کام دکھانے کا وقت آ گیا ہے.....

۶۱۹ رفیقوں کو کہہ دو کہ عجائب در عجائب کام دکھانے کا وقت آ گیا ہے.....

۵۷۳ رفیقوں کو کہہ دیں کہ عجائب در عجائب کام دکھانے کا وقت آ گیا ہے.....

۱۴۷ تو اس طوفان کے وقت میں یہ کشتی طیارا کر.....

۵۰۵ سونے والو جلد جاگو یہ نہ وقت خواب ہے.....

۳۰۸ گورنر جنرل کی پیٹنگونیوں کے پورا ہونے کا وقت آ گیا ہے

۵۰۵ وقت اب نزدیک ہے آیا کھڑا سیلاب ہے.....

۶۷۱ وقت کو پالے.....

۷۸۲ نور الدین.....

۱۳۲ نور اللہ.....

نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے معطر سے ممسوح کیا.....

۱۲۲ وہ نور اللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے.....

۱۲۰ نوکر: اس کا وقت آ گیا ہے نوکر رکھا جاوے.....

۵۷۶ نوکار: خدا کے سات نوکار بندے ہر جگہ پر بیٹھے ہیں

۶۸۳ خدا کے نوکار بندے سات ہر جگہ پر بیٹھے ہوئے ہیں...

۶۸۳ نہایت: دیکھ میں ایک نہایت چچی ہوئی بات پیش کرتا ہوں ۷۲۰

نیکی: نیکی یہی ہے کہ خدا کے احکام کو پورا کرنا.....

۶۷۴

و

واپس:

جو کچھ کھو یا گیا وہ تجھے خدائے کریم واپس دے گا۔ ۷۱۵، ۷۱۶

۱۲۶ وار: دشمن کا بھی خوب وار نکلا.....

۲۷۸ واسطہ: تو مجھ میں اور تمام مخلوقات میں واسطہ ہے.....

۶۸۵ واصل خان: واصل خان دہلی میں واصل جہنم فوت ہو گیا

۶۸۵ دہلی میں واصل جہنم واصل خان فوت ہو گیا.....

۵۶۵ واقعہ: دردناک دکھ اور دردناک واقعہ ہوگا.....

۷۲۴ ستائیں تو ایک واقعہ ہمارے متعلق.....

۶۳۱ یہ ہوگا، یہ ہوگا، یہ ہوگا اور پھر تیرا واقعہ ہوگا.....

۵۴۹ یہ ہوگا، یہ ہوگا، یہ ہوگا بعد اس کے تمہارا واقعہ ہوگا.....

۷۲۵ واللہ! واللہ خدانے سیدھا کیا اولاد.....

۵۱۷ والدہ: والدہ محمود کی مرض جو سخت تھی مشتبہ تھی.....

۲۷۹ وجیہ: تو دنیا و آخرت میں وجیہ اور مقرب ہے.....

۱۲۰ سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا

۱۲۱ ..... وہ سخت ذہین و نیم ہوگا۔

۶۲۳، ۵۹ ..... وہ (خدا کے مقبول) سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں

۱۲۰ ..... وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔

۶۶۵ ..... وہ عام دنیا کے لئے ایک نشان ہوگا۔

۱۴۴ ..... وہ قادر ہے جس طور سے چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔

۶۹۲ ..... وہ قیامت کے دن ہوں گے۔

۶۲۹، ۶۰۰ ..... وہ کام جو تم نے کیا خدا کی مرضی کے موافق نہیں ہوگا۔

۱۲۰ ..... وہ کلمۃ اللہ ہے۔

۱۲۰ ..... وہ لڑکا تیرے ہی ختم سے تیری ہی ذریت نسل ہوگا۔

وہ مسلمانوں کے دوسرے گروہ پر تا بروز قیامت غالب رہیں گے۔

۱۲۰ ..... وہ نور اللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔

وہ وعدہ ٹلے گا نہیں جب تک خون کی ندیاں چاروں طرف سے بہہ نہ پڑیں۔

۷۲۹ ..... وہ وقت آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ خدا بادشاہوں اور امیروں کے دلوں میں تیری محبت ڈالے۔

۱۲۴ ..... وہ ہر ایک بات میں تیرے لئے سہولت پیدا کرے گا۔

۵۵ ..... وید گمراہی سے بھرا ہوا ہے۔

۵

۲۷۸ ..... ہاتھ: تیرا ہاتھ میرا ہاتھ ہے۔

۷۱۰ ..... مخالفوں کا اخزاء اور انشاء تیرے ہاتھ سے ہی مقدر تھا۔

۷۱۵ ..... تیرے مخالفوں کا اخزاء اور انشاء تیرے ہی ہاتھ سے مقدر تھا۔

۲۹۱ ..... میں ظالم کو ذلیل اور رسوا کروں گا اور وہ اپنے ہاتھ کاٹے گا۔

وہ وقت آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ خدا بادشاہوں اور امیروں کے دلوں میں تیری محبت ڈالے گا۔

۱۲۴ ..... وہ اور لو العزم ہوگا۔

۶۲۵ ..... کاذب کا خدا دشمن ہے واقعی وہ اس کو جہنم میں پہنچائے گا۔

۲۹۱ ..... میں ظالم کو ذلیل اور رسوا کروں گا اور وہ اپنے ہاتھ کاٹے گا۔

وہ آسمان سے اترے گا اور زمین والوں کی راہ سیدھی کر دے گا۔

۱۵۷ ..... وہ اسیروں کو رستگاری بخشے گا۔

۱۴۳، ۱۴۳ ..... وہ اولو العزم ہوگا۔

۱۴۳ ..... وہ اپنے کاموں میں اولو العزم ہوگا۔

۱۶۰ ..... وہ ہندگان خدا کو بہت صاف کر رہا ہے۔

۷۶۸ ..... وہ بیچارہ فوت ہو گیا۔

۵۰۳ ..... وہ تو تجھے رد کرتے ہیں مگر میں تجھے خاتم الخلفاء بناؤں گا۔

۱۶۳ ..... وہ تیری ہی نسل سے ہوگا۔

۱۶۳ ..... وہ تیرے محمد کو زیادہ کرے گا۔

۱۲۱ ..... وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔

۱۲۲ ..... وہ جلد جلد بڑھے گا۔

۶۰۱ ..... وہ جو تیرے مخالف ہیں پکڑے جائیں گے۔

وہ جو کامل بیروی اور اطاعت اور سچے تقویٰ سے تجھ میں محو ہو جائے گا وہ سب طاعون سے بچائے جائیں گے۔

۲۰۰ ..... وہ حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا۔

۱۲۳ ..... وہ خودنا کام رہیں گے۔

۸۶ ..... وہ دن آتے ہیں کہ خدا تمہاری مدد کرے۔

۶۷۸ ..... وہ دن بڑا مبارک ہوگا۔

۶۹۰ ..... وہ دنیا کو چھوڑ جائے گی۔

۶۹۲ ..... وہ دنیا کو چھوڑ جائیں گے۔

وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔

۶۷۲	ہزاروں آدمی تیرے پروں کے نیچے ہیں.....	وہ عام دنیا کے لئے ایک نشان ہوگا اور خدا کے ہاتھوں سے اور
	<u>ہلاک:</u>	آسمان سے ہوگا..... ۶۶۶، ۶۶۵
۲۶۲	اگر میں چاہوں تو مریم اور اس کے بیٹے کو ہلاک کر دوں۔	ہزار سالہ موت کے بعد جو اب احیاء ہوا ہے اس میں انسانی ہاتھ کا
۶۷۱	دشمن ہلاک ہو گیا.....	داخل نہیں ہے..... ۳۸۳
۶۳۴	صبر کر خدا تیرے دشمن کو ہلاک کرے گا.....	یہ میری کتاب ہے اس کو کوئی ہاتھ نہ لگاوے... ۵۸۳، ۵۷۶
۳۸۴	فری مین مسلط نہیں کئے جائیں گے کہ اس کو ہلاک کریں	<u>ہاں:</u> ہاں میں خوش ہوں..... ۵۷
۲۶۲	قریب ہے کہ سب ملتیں ہلاک ہوں گی مگر اسلام.....	ہاں نہ کر جلدی سے انکاراے سفیہ ناشناس..... ۵۰۴
۶۷۹	میرا دشمن ہلاک ہو گیا.....	ہاویہ: پندرہ ماہ تک ہاویہ میں گرایا جائے گا..... ۲۱۰
۶۷۹	میرے دشمن ہلاک ہو گئے.....	<u>ہر:</u> خدا تعالیٰ تجھے ہر ایک ضرر سے بچاوے..... ۶۴۲
۶۴۰	<u>ہلاکت:</u> خدا بیخ بار اس کو ہلاکت سے بچائے گا.....	خدا کے سات نکو کار بندے ہر جگہ پر بیٹھے ہیں..... ۶۸۳
۶۴۰	خدا اس کو بیخ بار ہلاکت سے بچائے گا.....	خدا کے نکو کار بندے سات ہر جگہ پر بیٹھے ہوئے ہیں..... ۶۸۳
۴۶۱	تقدیر مبرم ہے اور ہلاکت مقدر.....	ہر ایک حال میں تمہارے ساتھ موافق ہوں تیری منشاء
	<u>ہم:</u> ہم اس گھر میں کچھ حسنی طریق پر داخل ہوں گے اور کچھ حسینی	کے مطابق..... ۷۰۹
۷۷۵	طریق پر.....	ہر ایک حال میں تمہارے ساتھ موافق ہوں تیرے منشاء
۱۶۲	ہم عنقریب تم میں ہی اور تمہارے ارد گرد نشان دکھلاویں گے	کے مطابق..... ۷۱۰
۵۵۶	ہم مکہ میں مریں گے یا مدینہ میں.....	ہر ایک حال میں تمہارے ساتھ موافق ہوں اور تیرے منشاء کے
۱۶۳	ہم نے تجھے خالص دوستی کے ساتھ چن لیا.....	مطابق..... ۷۱۶
۷۸۷	ہم نے تیری صحت کا ٹھیکہ لیا ہے.....	ہر ایک مکان سے خیر دعا ہے..... ۶۶۱
۴۹۸	ہم نے وہ جہان چھوڑ دیا ہے.....	ہر ایک حال میں تمہارے ساتھ میں ہوں تیری منشاء
۱۶۲	ہم وہ تمام بوجھ تجھ سے اتار لیں گے جس نے تیری کمر توڑ دی	کے مطابق..... ۷۱۰
۳۸۰	آج سے یہ شرف دکھائیں گے ہم.....	ہر ایک شاخ تیرے جدی بھائیوں کی کاٹی جائے گی..... ۱۲۳
۱۲۶	آنے والا یہی ہے یا ہم دوسرے کی راہ نکلیں.....	<u>ہجرت:</u> مولوی صاحب کو ہجرت کرنی چاہیے..... ۲۰۸
۵۹۱	کئی آفتیں اور مصیبتیں ہم پر نازل ہو گئی ہیں.....	<u>ہزار:</u> بھولیں گے نعموں کو اپنے سب بوتراور ہزار..... ۵۰۴
۷۵۲	یہ باغ اسلام ہم تم کو دیتے ہیں.....	ریاست کاہل میں پچاسی ہزار کے قریب آدمی مرین گے..... ۶۷۳
۱۶۳	یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم لوگ ایک بھاری جماعت ہیں.....	ریاست کاہل میں ۸۵ ہزار کے قریب آدمی فوت ہوگا..... ۶۷۳
۱۳۳	ہم و نعم: اس سفر میں کچھ نقصان ہوگا اور کچھ ہم و نعم پیش آئے گا.....	ہزار سالہ موت کے بعد جو اب احیاء ہوا ہے اس میں انسانی ہاتھ کا
۷۶۲	<u>ہمارا:</u> انا للہ ہمارا بھائی اس دُنیا سے چل دیا.....	داخل نہیں..... ۳۸۳
۵۳۹	ہمارا حصہ دے دو.....	

۳۵۸ ہے کرشن روڈر گوپال تیری مہا گیتا میں لکھی گئی ہے ....  
 ہے کرشن روڈر گوپال تیری مہما ہو۔ تیری استحق گیتا میں  
 موجود ہے۔ ۳۹۳

## ی

۶۷۶ یا اللہ: یا اللہ! اب شہر کی بلائیں بھی نال دے .....  
 ۶۸۳ یا اللہ رحم کر .....  
 ۷۲۱ یا اللہ فتح .....  
 ۷۳۶ یارو: پھر چلے آتے ہیں یارو زندہ ہو جانے کے دن ...  
 ۳۵۶ یلاش خدا کا ہی نام ہے .....  
 ۵۰۳ یک بیک اک زلزلہ سے سخت جنبش کھائیں گے .....  
یورپ: یورپ اور دوسرے عیسائی ملکوں میں ایک قسم کی طاعون  
 ۶۷۳ پھیلے گی جو بہت ہی سخت ہے .....  
سچائی کا آفتاب مغرب کی طرف سے چڑھے گا اور یورپ کو سچے خدا  
 ۲۶۲ کا پتہ لگے گا .....  
یوسف: اسی طرح ہم نے یوسف پر احسان کیا تا ہم اُس سے بدی  
 ۸۷ اور فحش کو روک دیں .....  
یہ: یہ بات آسمان پر قرار پا چکی ہے تبدیل ہونے والی ہے  
 ۴۳۷ یہ باغ اسلام ہم تم کو دیتے ہیں .....  
 ۷۵۲ یہ بچہ بچ نہیں سکے گا .....  
 ۷۹۵ یہ پیشگوئی کی آخری حد ہے .....  
 ۷۲۹ یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے اور تمہاری آنکھوں میں عجیب  
 ۱۶۲ یہ خدا کا کام ہے۔ اللہ اکبر .....  
 ۵۳۹ یہ خدا کی وحی ہے اب سوچ لو اے ہوشیار .....  
 ۵۰۵ یہ خدا کے کام ہیں اور لوگوں کی نظر میں عجیب  
 ۲۹۶ یہ دروازہ فضل الرحمن نے کھول دیا ہے .....  
 ۴۷۴

۲۵۹ ہمارا ہی مضمون غالب رہے گا .....  
 ۴۶۴ ہماری فتح، ہمارا غلبہ .....  
 ۴۸۸ ہماری: ہماری آخری گھڑی .....  
 ۲۷۸ ہماری فتح آئے گی .....  
 ۶۵۹ ہماری فتح ہوئی .....  
 ۶۵۹ روشن نشان اور ہماری فتح .....  
 ۵۰۷ فتح نمایاں۔ ہماری فتح .....  
 ۴۸۶ ہماری قسمت آیت وار .....  
 ۷۰۲ ہمارے: آج ہمارے گھر میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم آئے .....  
 ۴۸۴ آسمانی تائیدیں ہمارے ساتھ ہیں .....  
 ۷۲۵، ۷۲۴ ستائیں کو ایک واقعہ ہمارے متعلق .....  
 ۳۷۵ لاہور میں ہمارے پاک ممبر موجود ہیں .....  
 ۴۴۱ ہمارے دوست چل دیئے .....  
 ۵۶۷ ہمارے لئے عید کا دن .....  
 ۷۷۴ ہمزاد: کچلہ کو نین فولاد۔ یہ ہے دوائے ہمزاد .....  
ہندو مذہب: پھر ایک دفعہ ہندو مذہب کا اسلام کی طرف زور کے ساتھ  
 ۲۶۵ رجوع ہوگا .....  
ہوش: ہوش اڑ جائیں گے انسان کے پرندوں کے حواس  
 ۵۰۴ ہوشیار: سو ہوشیار ہو جاؤ .....  
 ۵۷۸ ہوشیار پور: ایک معاملہ کی عقدہ کشائی ہوشیار پور میں ہوگی  
 ۱۱۶ تمہاری عقدہ کشائی ہوشیار پور میں ہوگی .....  
 ۱۱۶ ہولناک: ایک ہولناک نشان .....  
 ۶۹۱ ہم: ہم نے اس پر ایک دنی الطبع کو مہربان کر دیا .....  
 ۷۱۲ ہم خدا کے بندے ہیں جیسے بنایا بن گئے .....  
 ۶۶۴ ہیضہ: ہیضہ کی آمدن ہونے والی ہے .....  
 ۷۰۰ ہے: ہے تو بھاری مگر خدائی امتحان کو قبول کر  
 ۶۶۸ ہے: ہے سر راہ پر تمہارے وہ جو ہے مولا کریم .....  
 ۵۰۴ ہے روڈر گوپال تیری استحق گیتا میں لکھی ہے  
 ۳۵۷

۱۶۳	یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم لوگ ایک بھاری جماعت ہیں.....	۶۸۷	یہ دو گھر ہی مر گئے.....
۵۸۳، ۵۷۶	یہ میری کتاب ہے اس کو کوئی ہاتھ نہ لگاوے ...	۵۰۰	یہ دونوں زلزلے تیری سچائی ظاہر کرنے کے لئے دو نشان ہیں
	یہ نکاح تمہارے لئے موجب برکت اور ایک رحمت کا نشان ہوگا	۷۸۹	یہ زمین تیری اور تیرے مریدوں کی ہے.....
۱۳۷	.....	۷۸۸	یہ زندہ آئے گا اور فائدہ حاصل کر کے آئے گا.....
۲۵۹	یہ وہ مضمون ہے جو سب پر غالب آئے گا.....	۳۵۶	یہ رسالہ بڑا بابرکت ہوگا اسے پورا کرو.....
۲۷۸	یہ ہوگا، یہ ہوگا، یہ ہوگا اور پھر انتقال ہوگا.....	۱۶۳	یہ سب بھاگ جائیں گے اور پیٹھ پھیر لیں گے.....
۶۳۱	یہ ہوگا، یہ ہوگا، یہ ہوگا، پھر تیرا واقعہ ہوگا.....		یہ سب کچھ برکت پیروی حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم تجھ کو
۵۴۹	یہ ہوگا، یہ ہوگا، یہ ہوگا۔ بعد اس کے تمہارا واقعہ ہوگا.....	۱۹۰	ملا ہے.....
	یہ ہے جس سے بعض لوگ چھوڑ دینے جائیں گے بعض پکڑے	۵۸۷	یہ سب نشان تیرے لئے زمین پر ظاہر کئے جائیں گے
۶۷۴	جائیں گے.....	۵۸۷	یہ سب نشان میں تیرے لئے ظاہر کروں گا.....
۲۵	یہودا: یہودا اسکر یوٹی.....		یہ طریق اچھا نہیں اس سے روک دیا جائے مسلمانوں کے لیڈر
۷۹۰	ملاوا یہودا اسکر یوٹی ہے.....	۳۷۱	عبدالکریم کو.....
		۲۸۸	یہ لعنت ابھی وزیر آباد میں برسی ہے.....

## انگریزی الہامات

گاڈ از مکنگ بائی ہر آری	۴۹	..... (I am quarrier)
۵۸ ..... (God is coming by His army.)	۵۷	..... (I am by Isa)
گلوری بی ٹو دس گوڈ میکراوف ارتھ اینڈ ہیون	۵۶	..... (I am with you)
۸۶ ..... God Maker of earth and heaven.)		آئی شیل گو یو لارج پارٹی آف اسلام
۵۵۸ ..... (Life)	۸۹	.. (I shall give you a large party of Islam)
لائف آف پین (Life of pain) ۷۱، ۷۰، ۸، ۶۸۳، ۵۷	۱۰۲، ۵۶	..... (I shall help you)
ہی ہیلٹس ان دی ضلع پشاور	۸۹، ۵۶	..... (I love you)
۱۰۲ ..... (He halts in the Zillah Peshawar.)	۵۶	(I can what I will do) وی ول ڈو
وی کین وہٹ وی ول ڈو	۴۹۹	..... (Assistant surgeon)
۵۶ ..... (We can what We will do.)	۷۰۰	..... (Association)
وارڈ (Word) ۶۲۹، ۵۹۸	۵۹۴، ۵۵۸	(A word and two girls)
وارڈس آف گاڈ کین ناٹ ایکس چینج	۱۰۲	..... (Persian)
۱۰۱، ۸۷ .. (Words of God can not exchange.)	۲۷	..... (This is my enemy)
ہی ازو دیو ٹو کل انیمی		دن ول یو گو ٹو امرتسر
۵۸ ..... (He is with you to kill enemy.)	۴۸	..... (Then will you go to Amritsar)
۱۰۱، ۸۷ ..... (He shall help you)		دو آل مین شڈ بی اینگری بٹ گوڈ ازو دیو یو
۵۷ ..... (Yes, I am Happy)	۱۰۱، ۸۷	should be angry but God is with you.)
یوسٹ ڈو وہاٹ آی ٹولڈ یو		دی ڈیز شیل کم وہن گاڈ شیل ہیلپ یو
۱۰۱، ۹۱ ..... (You must do what I told you)	۸۶	(The days shall come when God shall help you.)
۱۰۲ (You have to go to Amritsar.)	۴۵۱	..... (Fair man)

## پنجابی اور دیگر زبانوں کے الہامات

۵۷۲، ۵۶۳، ۲۱۷، ۸۸، ۷۹	ایلی ایلی لما سبقتانی.....	۷۸۲	پٹی پٹی گئی.....
۷۹	ایلی اوس.....	۶۷۸	جو توں چاہیں سو توں کردا درگہ قدرت والی.....
۱۳۲، ۱۲۰	عنموائیل.....	۴۳۹	جے توں میرا ہو رہیں سب جگ تیرا ہو.....
۴۴۰	عشق الہی وے منہ پرولیاں ایہہ نشانی.....	۷۲۵	وَاللّٰهُ وَاللّٰهُ سَدِّهَا هُوَ يَا اُولَا.....
۱۰۲، ۱۰۱، ۸۹، ۸۸	ہو شعنا نعسا.....	۷۲۵	وَاللّٰهُ وَاللّٰهُ خَدَانِے سِدِّهَا كِیَا اَوَّلَا.....
۱۰۰	پریشن.....	۶۷۹	ہن اسدا لیکھا خداناںل جا پیا اے.....
۷۵۷	توپہ یا طوپہ.....	۶۷۹	ہن اسدا لیکھا خداناںل جا پیا ہے.....

## رَوایا و کشف

**آثارِ صحت:** ایک شخص کے لئے خاص طور پر دعا کی۔ دیکھا کہ وہ  
 اٹھ کر کھڑا ہو گیا ہے اور پھر الہام ہوا کہ آثارِ صحت ۳۴۰  
**آدم:** سورۃ العصر کے اعداد سے حضرت آدم کے سن پیدائش کا  
 اکتشاف ۱۵۸  
**آدمی:** دیکھا کہ ایک آدمی قتل ہو گیا ہے ۷۶۲  
 رَوایا میں ایک میلے کیلے کپڑے پہنے آدمی کا آکر کہنا کہ میرے کان  
 کے نیچے طاعون کی گلئی نکلی ہوئی ہے..... ۳۱۰  
 دو آدمیوں کو اپنی دونوں طرف پستولیں لئے کھڑے دیکھنا ۳۵۱  
 دیکھا کہ جماعت کے چند آدمی کشتی کر رہے ہیں..... ۳۳۴  
 دیکھا کہ چند آدمی سامنے ہیں ایک چادر میں چند مرغ ہیں ۵۲۳  
 دیکھا کہ صدا آدمی بیٹھے ہیں میں بلند آواز سے کہتا ہوں شادی خاں،  
 شادی خاں، وہ کھڑا ہو گیا..... ۵۳۷  
 دیکھا کہ میں ایک فراخ اور خوبصورت اور چمکدار چوغہ پہنے چند  
 آدمیوں کے ساتھ ایک طرف جا رہا ہوں..... ۶۴۰  
 دیکھا کہ میں نے اپنے مقدمہ میں دو معتبر آدمی حاکم کی طرف  
 بھیجے ہیں..... ۴۷۳  
 خواب میں دیکھا کہ ایک جڑھ ہمارے باغ میں لگا رہے ہیں ۶۵۰  
 شریف احمد کو خواب میں دیکھا کہ اس نے پگڑی باندھی ہوئی  
 ہے..... ایک آدمی نے شریف احمد کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ وہ  
 بادشاہ آیا ۶۵۸  
 میں نے نظر اٹھا کر دیکھا تو چند آدمیوں کو تیز قدموں سے اپنی  
 طرف آتے ہوئے پایا۔ ۱۸  
 دیکھا کہ چند آدمی سامنے ہیں ایک چادر میں کوئی شے ہے ایک شخص  
 نے کہا یہ آپ کے لئے ہیں ۵۲۳  
 دیکھا کہ میرے مقابل کسی آدمی نے یا چند آدمیوں نے پتنگ  
 چڑھائی ہے ۶۹۹

آ

**آئینہ:** خواب میں آئینہ دیکھنا اور رعناک اور چمکتا ہوا چہرہ  
 نظر آنا ۳۵۱  
**آئینہ کمالاتِ اسلام:** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا آئینہ  
 کمالاتِ اسلام کے ایک مقام کے بارہ میں متبسم ہو کر فرمانا کہ  
 هَذَا لِي وَ هَذَا لِاصْحَابِي..... ۱۸۲  
**آئینہ کمالاتِ اسلام کی تحریر کے دوران دو دفعہ رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم کی زیارت ہونا اور حضور کا کتاب کی تالیف پر اظہار  
 مسرت فرمانا..... ۲۰۵**  
**آبِ زُلَال:** ایک رات کثرت درود کے نتیجے میں خواب میں  
 فرشتوں کا آبِ زلال کی مشکیں لاتے دیکھنا..... ۶۸  
**آپ بھی صالح تھے:** مولوی محمد علی صاحب کو رَوایا میں کہا آپ  
 بھی صالح اور نیک ارادہ رکھتے تھے آؤ ہمارے ساتھ بیٹھ جاؤ ۳۸۴  
**آتش فشاں:** ایک کاغذ دکھائی دیا جس پر لکھا ہوا تھا آتش  
 فشاں..... ۵۲۸  
**آتمارام:** دیکھا کہ شیر آتمارام کے دونوں لڑکوں کو اٹھا کر لے گیا  
 ہے..... ۳۸۵  
 دیکھا کہ ایک جگہ میں آتمارام مجسٹریٹ گورداسپور میرے پاس  
 بیٹھے ہیں اور بہت سی گفتگو مقدمہ کی بابت ہوئی..... ۳۹۶  
 رَوایا میں آتمارام مجسٹریٹ کے بیٹوں کی موت کا دکھایا جانا ۳۸۵  
 کشف میں انہیں اولاد کے ماتم میں مبتلا دیکھنا..... ۳۹۶  
**آتھم:** آتھم کے متعلق اکتشاف کہ وہ پندرہ ماہ تک ہاویہ میں گرایا  
 جائے گا..... ۲۱۰  
 آتھم کے موکد بعد اب قسم اٹھانے کے بارہ میں تنہیم الہی ۲۱۰



کے بننے کے لئے دعا کی ہے اور مغربی حصہ کی زمین افتادہ نے  
 آئین کہی ہے..... ۳۰۹  
 آنکھیں: خواب میں شیر علی نامی فرشتہ کا حضرت اقدس کی آنکھیں  
 نکال کر صاف کرنا..... ۲۷  
 گل محمد عیسائی کو دیکھنا کہ آنکھوں میں سرمہ لگا رہا ہے... ۷۷  
 میری آنکھ کشتی رنگ پکڑ گئی ۸  
 آہ نادر شاہ کہاں گیا: رویا میں لکھا ہوا دکھایا گیا۔ آہ نادر شاہ  
 کہاں گیا..... ۵۱۰  
 آئی ایم بانی عیسیٰ: کشتی طور پر چند ورق دکھائے جانا جن پر آئی ایم  
 بانی عیسیٰ لکھا تھا..... ۵۷



اب تو ہماری جگہ بیٹھ اور نام چلتے ہیں: کشف میں مرزا شریف احمد  
 کی نسبت کہنا کہ اب تو ہماری جگہ بیٹھ اور ہم چلتے ہیں... ۳۵۴  
 ابتلاء: میں نے خواب دیکھا ہے کہ میں کسی ابتلاء میں پڑا ہوں ۱۱۰  
 ظاہر کیا گیا کہ اس جماعت پر بھی ایک ابتلاء آنے والا ہے ۲۳۲  
 ابدال الشام: رویا میں بعض عرب، فارس اور ابدال الشام کا  
 دکھلایا جانا..... ۱۰  
 ابراہیم بیگ، مرزا: دیکھنا کہ ابراہیم ہمارے پاس بیٹھا ہے اور  
 کہتا ہے کہ مجھے بہشت سے سلام پہنچا دو ..... ۳۹۹  
 ابوبکر: حضرت ابوبکرؓ کے خصائل حمیدہ کا علم دیا جانا. ۲۲۸  
 احباب: دیکھنا کہ اگلے سال بعض احباب دنیا میں نہ ہوں گے  
 ..... ۲۸۰  
 احرام والے کپڑے: خواب میں دیکھا کہ گویا میری بیوی  
 میرے پاس آئی ہے اور اس پر گویا احرام والے کپڑے ہیں ۳۲۴  
 احسانات خداوندی: کشف میں دیکھنا کہ زور سے بارش ہو رہی  
 ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا فرمانا کہ اگر یہ قطرے گن سکتے ہوں تو میرے  
 احسان بھی گن سکو گے..... ۷۷۸

آریہ: آریہ قوم میں کرشن نام ایک جو شخص گزرا ہے وہ خدا کے  
 برگزیدوں اور اپنے وقت کے نبیوں میں سے تھا..... ۳۵۸  
 آریہ لوگ خود سرمہ چشم آریہ کو چھوڑا ہے ہیں..... ۲۸۸  
 جیسا کہ میرے پر ظاہر کیا گیا ہے..... کرشن نے آریہ ورت کی  
 زمین کو پاپ سے صاف کیا..... ۳۵۸  
 آسمان: کشف اپنے آپ کو خدا میں محو پایا اور نیا آسمان اور نئی  
 زمین بنائی..... ۱۶۹  
 بہت سے ستارے آسمان پر ایک جگہ دیکھنا..... ۶۳۶  
 تین فرشتے آسمان سے ظاہر ہو گئے..... ۲۶  
 دیکھا کہ آسمان پر سے ایک روپیہ اترا ہے جس پر لکھا تھا  
 مُحَمَّدٌ لِلّٰہِ..... ۲۴۵  
 عبدالرحمن خان خلیفہ نواب محمد علی خان صاحب کے لئے دعا کرنے  
 پر آسمان پر شمالاً جنوباً ایک یاد سنہری رنگ کی لکیریں دیکھنا ۳۷۳  
 نماز کے بعد لیٹ گیا تو الہام ہوا..... یہ بات آسمان پر قرار پائی  
 ہے تبدیل ہونے والی نہیں ۴۳۷  
 آسمانی بادشاہت..... ۶۳۶  
 آسمانی فیصلہ کے لئے دعا کرنے پر رویا ۲۰۵  
 آگ: خواب میں دیکھا کہ میں آگ کے پاس کھڑا ہوں اور  
 دامن میرا آگ میں پڑ گیا مگر آگ اس کو چھو بھی نہیں گئی ۴۷۳  
 خواب میں دیکھنا کہ اس (شیخ مہر علی صاحب) کے گھر میں آگ  
 لگ گئی اور پھر میں نے اس کو بجھایا..... ۲۰۶  
 محمود کے کپڑوں کو آگ لگی دیکھنا..... ۲۴۰  
 رویا میں آگ اور دھواں اور چنگاریاں دیکھنا جو اڑ کر آپ کی  
 طرف آتی ہیں مگر ضرر نہیں دیتیں..... ۳۰۱  
 آم: چار پھل دیئے جانا جن میں سے تین آم کے تھے ۱۲۴  
 خواب میں اپنے ہاتھ میں آم دیکھنا اور چوسنا..... ۴۴۵  
 آئین: کشف میں حضور کا دعا کرانا اور فرشتوں کا آئین کہنا ۲۶  
 مجھے دکھایا گیا کہ اس زمین کے مشرقی حصہ نے ہماری عمارت

حسن کی ہمیشہ: ایک عورت بعر ۱۸ سال دیکھنا اور گھر والوں کا کہنا کہ یہ احسن کی ہمیشہ ہے..... ۲۳۷

احکام قضاء و قدر: عالم کشف میں اپنے ہاتھ سے بعض احکام قضاء و قدر تحریر کر کے خداوند قادر مطلق کے سامنے پیش کرنا ۱۱۰

احمد بیگ مرزا: احمد بیگ اور اس کے عزیزوں کے بارہ میں کشف..... ۱۱۸، ۱۱۷

دیکھا کہ مرزا احمد بیگ رشتہ دار نظام الدین فوت ہو گیا ہے ۲۳۵

احمد غزنوی: ایک کاغذ دکھلایا گیا اس پر لکھا تھا احمد غزنوی ۶۸۶

آذَنِي الْأَرْضِ: دیکھا کہ کسی نے اس آیت پر ہاتھ رکھا ہے اور کہتا ہے کہ یہ قادیان کا نام ہے..... ۷۳۷

ارادت مند: کشف میں بتلایا جانا کہ ایک ارادت مند لدھیانہ میں ہے ۵۰

اژدہا: دیکھا کہ ایک گڑھا قبر کی مانند ہے جس میں ایک سانپ ہے..... ۶۶۰

اذان: روایا میں زور سے اللہ اکبر اللہ اکبر (ساری اذان) کہنا اور باواز بلند درود شریف پڑھنا..... ۵۰۲

استرا: تین استرے خواب میں دکھائے گئے..... ۷۵۷

اسیر: ایک اسیر کے نظارہ کے بعد الہام ہوا يُطْعَمُونَ الطَّعَامَ عَلَى حُبِّهِمْ مَسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسْيَرًا ۲۸۶

السلام علیکم: تھوڑی سی غنودگی ہو کر الہام ہوا السلام علیکم ۵۲۹

خواب میں کسی کو السلام علیکم کہنا اور اس کا جواب دینا..... ۲۲۰

اسم اعظم: میرے دل میں ڈالا گیا کہ رب کل شیء خادمک رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی اسم اعظم ہے..... ۲۱۳

اشتہار: ایک اشتہار دکھایا گیا۔ اس کے سر پر لکھا ہوا ہے ”الْمُبَارَكُ“..... ۵۱۰

ایک اشتہار دکھایا گیا جس پر غزنویوں کا تذکرہ تھا..... ۷۶۳

اعجاز المسح: اعجاز المسح کے بارہ میں مثنیٰ خواب اور ایک خوشخبری ۳۷۸

افتیمون: قرآن کریم کو پھولوں سے لدے ہوئے درخت کی شکل میں دیکھنا جس پر لوگوں نے افتیمون کی بوٹی چڑھا رکھی ہے ۴۱۲

اقبال: ایک سفید ورق کی آخری سطر پر لفظ ”اقبال“ لکھا دکھایا جانا..... ۳۳۷

اقبال الدولہ، نواب: خواب میں دیکھنا کہ نواب اقبال الدولہ صاحب کی طرف سے خط آیا ہے اور اس میں کسی قدر روپیہ دینے کا وعدہ لکھا ہے..... ۵۶

امام الدین: میں نے خواب میں دیکھا کہ امام الدین کی کچنی بیوی گر پڑی ہوئی ہے..... ۵۵۶

اللہ اکبر اللہ اکبر: دیکھا کہ زور سے اللہ اکبر اللہ اکبر کہہ رہا ہوں..... ۵۰۲

اللہ تعالیٰ نیز دیکھئے خدا تعالیٰ: اللہ کو تشش کے طور پر اپنے گلے میں ہاتھ ڈالے ہوئے دیکھا..... ۳۳۹

تصویر کے یمین و یسار میں حجۃ اللہ القادر و سلطان احمد مختار لکھا ہوا دیکھنا..... ۹۸

اللہ تعالیٰ کا روایا میں حضور کو کرسی پر بیٹھنے کا فرمانا..... ۱۱۳

روایا میں اپنے تئیں دیکھا کہ گویا میں خود خدا ہوں ۱۶۷

میں نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کی روح مجھ پر محیط ہو گئی ہے ۱۶۸

کشفاً میرے پر ظاہر کیا گیا کہ اس مقام میں جو خدا تعالیٰ کی تعریف ہے، اُس پر اللہ تعالیٰ نے اپنی رضا ظاہر کی..... ۱۸۲

عالم کشف میں اللہ کے حضور بعض احکام قضاء و قدر پیش کرنا اور اللہ تعالیٰ کے اس پر دستخط کرنا..... ۱۱۰

کشف میں دیکھا کہ میں پکھری میں گیا ہوں جہاں اللہ تعالیٰ ایک حاکم کی صورت پر عدالت کی کرسی پر بیٹھا ہے..... ۱۱۲

کشفاً دیکھا کہ زور سے بارش ہو رہی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا فرمانا کہ اگر یہ قطرے گن سکتے ہو تو میرے احسان بھی گن سکو گے ۷۷۸

کشف میں جاہن کے پتے پر لا الہ الا اللہ لکھا دیکھنا... ۵۱۱

ہم نے روایا میں دیکھا اللہ تعالیٰ کا دربار ہے اور ایک مجمع ہے ۳۸۳

خدا تعالیٰ کا مجھے ایک کاغذ پر ”تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ الْمُبِينِ“ لکھا ہوا دکھانا..... ۵۷۰

۱۱۸، ۱۱۷

۲۳۵

۶۸۶

۷۳۷

۵۰

۶۶۰

۵۰۲

۷۵۷

۲۸۶

۵۲۹

۲۲۰

۲۱۳

۵۱۰

۷۶۳

۳۷۸

انتقال: جب حضرت والد صاحب کا انتقال ہوا مجھے ایک خواب

میں بتلایا گیا کہ اب ان کے انتقال کا وقت قریب ہے..... ۲۱

انڈا: دیکھا ایک انڈا میرے ہاتھ میں ہے جو کہ ٹوٹ گیا ہے ۳۳۶

انگریز: انگریزوں میں بہت سے لوگ ہیں جو سچائی کی قدر کریں

گے..... ۳۸۳

حضور کا اپنے والد ماجد کے مقدمہ کے دوران خواب میں ایک

انگریز کو چھوٹے بچے کی شکل میں دیکھنا اور اس کے سر پر ہاتھ پھیرنا

..... ۱۵

دیکھا کہ محمود احمد کے ساتھ ایک انگریز ہے وہ ہمارے گھر میں داخل

ہو گیا ہے..... ۵۷۲

گواہی کے لئے ایک انگریز حاکم کے پاس جانا..... ۲۷۷

انگریزی: خواب میں مولوی محمد علی کا A word and two

girls کے الفاظ بولنا..... ۵۵۸

کشف میں دیکھنا کہ ایک شخص نے آپ کا نام آدھا عربی اور آدھا

انگریزی میں لکھا ہے..... ۲۹

دیکھا کہ شہر لندن میں انگریزی زبان میں تقریر کر رہا ہوں ۳۶۹

دیکھا کہ گویا ایک شخص امام الدین اور مولوی محمد یہ بھی انگریزی

میں کچھ کام کر رہے ہیں..... ۴۳۴

انگشتری: رویا میں دیکھا کہ کوئی سفید کپڑا ہے اس پر کسی نے

انگشتری رکھ دی ہے..... ۵۰۷

انگور: دیکھا کہ ایک ٹوکرا انگوروں کے ڈبوں کا بھر آیا ہے ۴۷۲

ملا شمس الدین میاں فضل الہی ایک بڑا خوان انگور کا لایا ہے۔ جس

میں بہت سے انگور کے خوشے ہیں اور بعض ان میں موتیوں کی طرح

کھڑے ہیں..... ۵۹۸

انوار ساسوی: رویا میں ایک بزرگ کا کہنا کہ کسی قدر انوار ساسوی کی

پیشوائی کے لئے روزے رکھنا سنت خاندانِ نبوت ہے ۲۰، ۱۹

اہل مکہ: اہل مکہ خدائے قادر کے گروہ میں فوج در فوج داخل

ہو جائیں گے..... ۲۲۶

میں نے بھی اپنے والد صاحب کی شکل پر اللہ تعالیٰ کو دیکھا ۳۹۱

اللہ کے فیوض کا عجیب نوری شکل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی

طرف جانا اور آپ کے سینہ میں جذب ہونا..... ۴۳۳

الْیَسَّ اللَّهُ بِكَافٍ عَبْدًا: حضرت اقدس کو مہر دی گئی جس

پر لکھا تھا 'الْیَسَّ اللَّهُ بِكَافٍ عَبْدًا'..... ۶۵۶

دیکھا کہ میری بیوی نے انگشتری الْیَسَّ اللَّهُ بِكَافٍ عَبْدًا مجھ کو

دی ہے اور پھر الہام ہوا۔ مبارک باد..... ۶۵۶

اھ الا لسنہ: کشف میں سمجھایا گیا عربی ام الا لسنہ ہے ۲۴۴

ام المؤمنین: خواب کے ذریعہ سے دکھلایا گیا کہ میرے گھر میں

(یعنی ام المؤمنینؓ) کہتے ہیں کہ اگر میں فوت ہو جاؤں تو میری

تہیز و تکفین آپ خود اپنے ہاتھ سے کرنا..... ۴۲۶

میں نے خواب میں دیکھا کہ میری بیوی آشفقتہ حال کسی طرف گئی

ہوئی ہے..... ۱۷۸

خواب میں دیکھا کہ میری اس بیوی (حضرت ام المؤمنینؓ) کو چوتھا

لڑکا پیدا ہوا ہے..... ۱۱۳

حضرت ام المؤمنینؓ نے رویا میں دیکھا کہ ایک ہمارا پالتو شیر ہے

اس کے سامنے ایک کتا آیا..... ۷۳۰

امام حسین: امام حسین کو میں نے دو مرتبہ دیکھا ہے.. ۷۳۲

امام الدین: دیکھا کہ امام الدین اور مولوی محمد انگریزی میں کچھ

کام کر رہے ہیں..... ۴۳۴

میں نے خواب میں دیکھا کہ امام الدین کی کچنی بیوی گر پڑی

ہوئی ہے..... ۵۵۶

امام علی شاہ: میں نے امام علی شاہ کو خواب میں دیکھا.. ۲۴۶

امیر خان: میں نے امیر خاں مرحوم کی بیوہ کی پیشانی پر ۵ یا ۶ یا ۷

کا عدد لکھا ہوا دیکھا..... ۷۲۸

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ: میں نے خواب دیکھا کہ کسی ابتلاء

میں پڑا ہوں اور میں نے إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ پڑھا ۱۱۰

انار: میں نے دیکھا کہ کئی انار میرے پاس رکھے ہیں ۲۳۶

انبیاء علیہم السلام: کشف میں گزشتہ انبیاء سے ملاقات ۱۴۹، ۲۰

او ایمن: رویا میں دیکھا ایک کاغذ ہاتھ میں ہے جس پر او ایمن لکھا ہے..... ۳۸۴

اولاد حضرت اقدس علیہ السلام: اولاد کے بارہ میں بشارات ۱۰۹

ایک لڑکے کا دوسرا نام دولت احمد بتایا جانا..... ۲۶۲

پانچویں لڑکے کی بشارت جو بطور نافلہ ہوگا..... ۴۲۸

چوتھے لڑکے کی بابت متواتر الہامات..... ۲۶۲

حضور کو تین جوان لڑکے دکھائے جانا..... ۷۴۵

حضور کی پشت میں چوتھے لڑکے کا حرکت کرنا اور پسر چہارم کا عقیدہ سوموار کو ہونا..... ۱۱۳

فرزند قوی الطاق تین کامل الظاہر و الباطن کے عطا کئے جانے کی بشارت..... ۱۲۴

مبارک احمد کی روح کا قبل از پیدائش کلام کرنا..... ۳۰۰

موجود لڑکے کے عہد میں ایک عالمگیر تباہی کی پیشگوئی جس کا مرکز ملک شام ہوگا..... ۷۸۰

موجود لڑکے کے متعلق وعدہ الہی کہ نو برس تک ضرور پیدا ہوگا ۱۲۵

اکیس اکیس: رویا میں مولوی عبدالکریم صاحب کا بار بار اکیس اکیس کہنا..... ۵۴۳

انجیلیں: دیکھا کہ کشمیر سے کچھ پرانی انجیلیں نکلی ہیں ۴۱۰

ایک لاکھ فوج: کشفی حالت میں دیکھنا کہ دو شخص باتیں کر رہے ہیں کہ مجھے ایک لاکھ فوج کی ضرورت ہے..... ۱۵۷

اے فخر رسل قرب تو معلوم شد: مصلح موعود کی نسبت خواب میں زبان پر جاری ہوا۔

اے فخر رسل قرب تو معلوم شد دیر آمدہ ذراہ دور آمدہ ۱۴۴

مجھ کو بہت سے باداموں میں سے مٹھی بھر کر بادام دیئے ہیں ۷۱۱

بادشاہ: خواب میں ایک بادشاہ یا حاکم کا خیمہ لگا ہوا دیکھنا جس کے محافظ دفتر کا عہدہ آپ کے پاس تھا..... ۵۴، ۵۳

رویائیں ابدال الشام، فارس اور عرب بادشاہوں کا دکھلایا جانا ۹

عالم کشف میں بادشاہ دکھائے گئے جو گھوڑوں پر سوار تھے.. ۹

بادل: دیکھا کہ بادل چڑھا ہے۔ میں ڈرا ہوں مگر کسی نے کہا کہ تمہارے لئے مبارک ہے۔..... ۶۹۳

بارش: خواب میں بارش اور ترشخ دیکھنا..... ۴۱۰

دیکھنا کہ بارش ہورہی ہے اور آہستہ آہستہ مینہ برس رہا ہے ۳۰۵

لیلۃ القدر میں بارش ہوتے دیکھنا..... ۲۹۴

کشفاً دیکھنا کہ زور سے بارش ہورہی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا فرمانا کہ اگر یہ قطرے گرن سکتے ہوتو میرے احسان بھی گن سکو گے ۷۷۸

بازار: رویا میں دیکھا کہ قادیان کے بازار میں ہوں اور ایک گاڑی پر سوار ہوں جیسے کہ ایک ریل گاڑی ہوتی ہے۔ ۵۰۲

میں ریل گاڑی میں سوار ہو کر قادیان آیا ہوں اور گاڑی بازار قادیان میں کھڑی ہوگئی..... ۷۹۲

بازو: بازو پر یہ لفظ اپنے تئیں لکھتے ہوئے دیکھا کہ میں اکیلا ہوں اور خدا میرے ساتھ ہے..... ۱۵۱

باغ: دکھا یا گیا کہ ایک باغ لگایا جا رہا ہے اور میں اس کا مالی مقرر کیا گیا ہوں..... ۷۷۴

دیکھا کہ ایک جڑھ ہمارے باغ میں لگا رہے ہیں..... ۶۵۰

رویائیں دیکھا کہ ایک لشکر باغ کو کاٹنے کے لئے حملہ آور ہوا اور پھر دیکھا کہ ان کے سر، ہاتھ، پاؤں کاٹے ہوئے ہیں ۲۰۲

میں نے ابھی رویا دیکھا ہے اور اس (خادم فضل دین) کو باغ میں دیکھا ہے..... ۷۹۶

دیکھا کہ زینب نام ایک خادمہ لڑکی ساتھ ہے اور اس کنویں کی طرف جو باغ کے جنوب مغربی کونے پر ہے میں گیا ہوں..... ۵۱۴

دیکھا کہ اپنے باغ سے ایک بڑی لمبی شاخ جو نہایت خوبصورت اور سرسبز تھی کاٹی گئی ہے..... ۴۵۱

بادام: رویا میں ایک درم نقرہ جو بشکل بادامی تھا دکھایا جانا ۵۷

کشفی رنگ میں مغز بادام دکھائے گئے..... ۷۰۰

ب

میرے پر یہ مکشف ہوا کہ جو کچھ براہین احمدیہ میں قادیان کے بارے کشفی طور پر میں نے لکھا ہے درحقیقت یہ صحیح بات ہے ۳۳۶

برفی: نہایت خوشنما برنی ایک ڈبہ میں دیکھنا..... ۳۸۶

بڑی مسجد: اپنے تئیں بڑی مسجد میں دیکھنا..... ۶۸۷

بزرگ: اپنے والد صاحب کے زمانہ وفات کے نزدیک ایک بزرگ معمر پاک صورت سے خواب میں ملاقات..... ۱۹

روایا میں دیکھا کہ سید عبدالقادر جیلانی اور ایک بزرگ نے مسجد اقصیٰ میں نماز پڑھی اور مشرق سے ایک ستارہ نکلا..... ۱۷

ہوشیار پور میں آپ کا ایک بزرگ کی قبر پر دعا کرنا اور صاحب قبر بزرگ کا قبر سے نکل کر دو زانو ہو کر آپ کے سامنے بیٹھنا ۷۴۶

بشمبر داس، لالہ: ان کی بابت حضور کا رو یا پورا ہونا..... ۱۱

ان کے بارہ میں لانتھن کا الہام..... ۱۲

ایک کھتری ہندو بشمبر داس مقدمہ فوجداری..... ۱۱

خواب میں ان کے قید ہونے کی اطلاع..... ۱۰

بشیر احمد: دیکھا کہ حضرت اماں جان قرآن شریف آگے رکھے پڑھتی ہیں..... جب اولینک پڑھا تو بشیر آکھڑا ہوا... ۷۸۰

کشف میں فرزند کی بشارت جس کا نام بشیر احمد ہوگا..... ۱۲۴

دیکھا کہ بشیر احمد مشرق اور کچھ شمال کی طرف اشارہ کر کے کہتا ہے کہ زلزلہ اس طرف چلا گیا..... ۶۸۷

دیکھا کہ..... میرے پاس بشیر ہے اور وہ مجھے کہتا ہے کہ زلزلہ اس طرف گیا ہے اور مشرق اور گوشہ شمال کی طرف اشارہ کرتا ہے ۶۸۷

بشیر الدولہ: دیکھا کہ منظور محمد کے ہاں لڑکا پیدا ہوا..... اور الہاماً اس کا نام بشیر الدولہ بتایا جانا..... ۶۲۴، ۵۶۳

بقیۃ الطاعون: ایک کاغذ پر ”بقیۃ الطاعون“ لکھا دیکھنا ۴۲۱

بکرا: ایک بکر مسلوخ اپنے مکان میں لٹکا ہوا دیکھا... ۷۰۵

چندر مرغ اور ایک بکرا دیکھنا..... ۵۲۳

دیکھا کہ ہمارے مکان میں بکرا ذبح کیا گیا ہے..... ۷۰۰

گھر میں ہمارے ایک بکرا ذبح کیا ہوا۔ کھال اتاری ہوئی ایک جگہ لٹک رہا ہے۔..... ۷۱۴

دیکھا کہ ہمارے باغ کے قریب ایک نہر رواں ہے..... ۵۶۰

باغ اسلام: پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہ باغ اسلام ہم تم کو دیتے ہیں..... ۷۵۲، ۷۵۱

بال کٹے ہوئے: روایا میں ایک عورت دیکھنا جو مخالفانہ رنگ میں ہے اس کے تمام سر کے بال مقاض سے کٹے ہوئے ہیں ۵۱۳

بامراد: ایک کاغذ دکھائی دیا اس پر لکھا تھا۔ ”بامراد“.. ۵۲۸

بٹالوی و چکڑالوی: کشف میں انہیں دیکھنا..... ۴۱۲

باوانا نکت: مجھے صاف مکاشفات کے ذریعہ ان (باوانا نکت) کے حالات دریافت ہوئے تھے..... ۶

بٹالہ: کشف یا الہام ہوا راستہ بٹالہ والا خطرناک ہے ۷۷۰

دیکھا کہ بٹالہ میں ہوں اور عصر کا وقت تنگ ہے اس واسطے ایک چھوٹی سی مسجد میں گیا..... ۵۳۳

خواب میں دیکھنا کہ بٹالہ کی ایک حویلی میں میں سیاہ کھل پر بیٹھا ہوں..... ۱۴

بجلی: خواب دیکھا کہ ایک ساعتہ مغرب کی طرف سے میرے مکان کی طرف چلی آتی ہے..... ۲۷۳

خواب میں دیکھنا کہ مدرسہ کے مقام پر بجلی چمک رہی ہے۔ ۱۳

بچہ: دیکھنا کہ حضرت مولانا نور الدین بھیرویؒ کی گود میں ایک بچہ کھیل رہا ہے..... ۲۳۳

بحر ذخائر: ایک بڑا بحر ذخائر کی طرح دریا دیکھنا..... ۴۳۷

بخار ٹوٹ گیا: خواب میں دیکھا کہ عبدالرحمان کہتا ہے کہ بخار ٹوٹ گیا..... ۵۱۸

بخاری میں ایک حوالہ دکھایا جانا: جبکہ دوسرے صفحات صاف دکھائی دیتے تھے..... ۷۴۸

بخنت: ایک خوبصورت مرد کا حضور سے کہنا کہ میں تیرا بخت بیدار ہوں..... ۲۳

براہین احمدیہ: کتاب براہین احمدیہ کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں ایک خوبصورت میوہ بن جانا..... ۴

خواب میں بتایا جانا کہ محمود بہشت میں ہے..... ۱۷۸

کشف میں دیکھا کہ ابراہیم ہمارے پاس بیٹھا ہے اور کہتا ہے کہ  
مجھے بہشت سے سلام پہنچا دو..... ۳۹۹

خواب میں بہشت و دوزخ کا نظارہ دکھایا جانا..... ۳۰۳

بہشتی مقبرہ: ایک جگہ دکھائی گئی کہ یہ تیری قبر کی جگہ ہوگی..... اور

اس جگہ کا نام بہشتی مقبرہ رکھا گیا..... ۵۵۱

رؤیا میں ایک جنت دکھائی گئی پھر الہام ہوا۔ مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِي وَعَدَ  
الْمُتَّقُونَ لَئِنْ ذُكِّرْتُمْ لَآتُوا حُسْنًا مَعَ حُسْنِكُمْ..... ۳۷۹

رؤیا میں ایک زمین خریدی جس کا نام مقبرہ بہشتی بتایا گیا..... ۴۱۰

باغ میں چاندی کی بنی ہوئی قبریں دکھائی جانا..... ۷۷۲، ۷۷۱

ایک دفعہ میں خواب میں یہاں (بہشتی مقبرہ) آیا اور قبر کھودنے  
والے کو کہا کہ میری قبر دوسروں سے جدا چاہیے..... ۷۰۵

کشفی رنگ میں وہ مقبرہ دکھایا گیا جس کا نام خدا نے بہشتی مقبرہ رکھا  
ہے بعد اس کے الہام ہوا۔ كَلِّمْ مَقَابِرَ الْأَرْضِ لَا تُقَابِلُ هَذِهِ  
الْأَرْضَ..... ۶۸۰

بیاس: خواب میں دیکھنا کہ قادیان کی آبادی دریاے بیاس تک  
پہنچ جائے گی..... ۷۶۲

بیت اللہ: خواب میں بیت اللہ اور بیت المقدس دیکھنا..... ۲۳۵

بیت المقدس: میں نے دیکھا کہ ایک طرف بیت اللہ اور ایک  
طرف بیت المقدس اور بیچ میں میں کھڑا ہوں۔..... ۲۳۵

پیٹا: خواب میں دیکھا کہ میری اس بیوی (حضرت ام المؤمنین)  
سے چوتھا پیٹا پیدا ہوا ہے..... ۱۱۳

کچھ ورق دکھائے گئے جن پر بیٹوں کے بارہ میں کچھ لکھا ہوا تھا..... ۴۱۷

پانچویں بیٹے کی بشارت جو بطور نافلہ پیدا ہونے والا تھا..... ۴۲۸

بیچ ناتھ برہمن: انہیں کشفی طور پر اطلاع دی گئی تھی کہ ایک  
سال تک تجھ پر مصیبت نازل ہونے والی ہے اور کوئی خوشی کی  
تقریب بھی ہوگی..... ۱۳۱

رؤیا میں دیکھا کہ بکرے کی ران کا ٹکڑا چھت سے لٹکایا ہوا ہے  
..... ۳۸۶

بکری: کھال اتری بکری کی دورانیں کسی کے ہاتھ میں دیکھنا..... ۴۷۰

بلا: ایک بلا سیاہ رنگ کے چار پائے کی شکل پر میرے پر حملہ  
کرنے لگی..... ۶۵۷

خواب میں سیاہ رنگ کا چوغہ دیا گیا۔ اس کی جیب میں سے پرچہ نکلا  
جس پر ”بلا نازل یا حادث“ کی عبارت لکھی تھی..... ۴۲۱

بلی: خواب میں بلی دیکھنا..... ۵۲۳

دیکھا کہ ایک بلی ہے جو ہمارے پاس کبوتر پر حملہ کرنا چاہتی ہے۔  
میں نے اس کی ناک کاٹ دی..... ۴۵۰

بندوق کی نالی: دیکھا کہ زاروس کا سونا میرے ہاتھ میں ہے اور  
اس میں پوشیدہ طور پر بندوق کی نالی بھی ہے..... ۴۲۷

بنوں: بنوں کے ایک عیسائی نوجوان گل محمد کے بارے میں رؤیا  
دیکھا کہ وہ وہ آنکھوں میں سرمہ لگا رہا ہے..... ۷۶۷

بنی اسرائیل: دیکھا کہ گویا میں موٹی ہوں اور دریائے نیل پر  
کھڑا ہوں پاس میرے بنی اسرائیل ہیں..... ۴۲۲

دیکھا کہ ایک بھونچال آیا ہے اور ہم چھت کے نیچے سے نکل آئے..... ۶۳۰

بھیڑیں: خواب میں ایک لمبی نالی دکھائی گئی جس پر ہزاروں  
بھیڑیں لٹائی ہوئی ہیں اس طرح پر کہ بھیڑوں کا سر نالی کے کنارہ  
پر ہے..... ۱۶

بھیم سین، لالہ: محنتی کے امتحان میں ان کی کامیابی کی  
بابت رؤیا..... ۶

بھینس: خواب میں کسی کا کہنا کہ اگر تیرا خدا قادر ہے تو اس سے  
درخواست کر کہ یہ پتھر جو تیرے سر پر ہے بھینس بن جائے..... ۲۹۵

بھینسے: خواب میں تین بھینسے دیکھنا..... ۴۱۳

بہتان: خدا عظیم و حکیم نے تین خوابوں میں ایک لئیم شخص کی  
نسبت اور اس کے بہتان عظیم کی نسبت مجھے خبر دی..... ۴۱۴

بہشت: ایک کتاب دیکھی جس نے اول سطر میں بہشت کا ذکر کیا  
ہے..... ۴۶۸

بیر: خواب میں دیکھا کسی نے کھجوریں اور بیر کچے ہوئے پیش کئے ہیں ۴۸۶

رؤیا میں کسی نے بیروں کا ایک ڈھیر چار پائی پر لاکر رکھ دیا ہے ۴۷۹

خواب میں کسی کا کہنا کہ اس شاخ کو اس زمین میں جو میرے مکان کے قریب ہے اس بیر کی پلاس لگا دو جو اس سے پہلے کاٹی گئی تھی ۴۵۱

بیل ذبح کرنا: دیکھنا کہ کوئی شخص کہتا ہے کہ یہاں ایک بیل ذبح کریں گے ۴۳۹

بیمار: رؤیا میں ایک (بیمار) شخص کے لئے دعا کی تو دیکھا کہ وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور پھر الہام ہوا آثارِ صحت ۴۴۰

ایک بیمار شخص کے لئے کچھ دوا عین دکھائی گئیں اور الہام ہوا "امید سے بڑھ کر فائدہ" ۷۳۴

حضور کا بیماریاں دور کرنے کے لئے دعا کرنا ۴۳۰

حضور کی بیماری میں اللہ تعالیٰ کا آپ کو سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ کی دعا الہاماً سکھانا ۲۸

خواب میں مرزا غلام قادر صاحب کو بیمار دیکھنا اور ان کے لئے دعا کرنا ۷

میں کشف میں ایک بیمار کتے کو دوا دینے لگا تو زبان پر جاری ہوا "اس کتے کا آخری دم ہے" ۳۹۰

میر محمد اسحاق صاحب کی بیماری میں دیکھنا کہ بہت سے مردار خوار جانور لم ڈھینک ہیں اور پاس ہی ایک مردار پڑا ہے ۵۱۲، ۵۱۳

مرزا مبارک احمد کا کشف میں پانی مانگنا ۴۶۲

پتنگ: دیکھا کہ میرے مقابل کسی آدمی نے یا چند آدمیوں نے پتنگ چڑھائی ہے ۶۹۹

دیکھا کہ گویا کسی نے میرے مقابل پتنگ چڑھائی ۶۹۹

پتہ: کشف میں جامن کے پتہ پر کَلَّا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لکھا دیکھنا ۵۱۱

پتھر: خواب میں کسی کا کہنا کہ اگر تیرا خدا کا درخدا ہے تو تو اس سے درخواست کر کہ یہ پتھر بھینس بن جائے ۲۹۵

پچاس روپے: خواب میں دیکھنا کہ کسی صاحب نے مدد کتاب کے لئے پچاس روپیہ روانہ کئے ہیں ۳۸

پردہ کے پیچھے سے آواز: رؤیا میں پردہ کے پیچھے سے آواز آنا میں خدا ہوں جس کو چاہتا ہوں عزت دیتا ہوں ۵۲۳

پردہ غیب سے لَئِیْ اَنۡا رَبُّکَ کِی آواز آنا ۱۰۳

پرسوں: خواب میں دیکھا کہ کوئی شخص کہتا ہے کہ لڑکے کہتے ہیں کہ عید کل تو نہیں پر پرسوں ہوگی ۱۷۶

پرندے پکڑنا: کشف میں آپ کا لندن میں سفید پرندے پکڑنا ۴۶۹

پروانہ: خواب میں ایک پروانہ دیا جانا جس میں عدالت سے چار جگہ کے لئے طاعون کا حکم جاری کیا گیا ہے ۴۳۴

رؤیا میں آپ کو ایک پروانہ دیا گیا جس پر لکھا ہوا تھا "عدالت عالیہ نے اسے بری کیا ہے" ۳۸۶

پستول: دو فرشتوں یا آدمیوں کو اپنی دونوں طرف پستولیں لئے کھڑے دیکھنا ۴۵۱

پگٹ: پادری پگٹ کے متعلق دعا اور تو جہ کرنے پر رؤیا دیکھنا ۴۱۱

پگڑی: دیکھا کہ ہماری پگڑی عصا اور چوغہ چوری ہو گیا ۲۶۵

دیکھا کہ صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کو بہت سرخ پگڑی پہنائی گئی ہے ۴۴۴

حضرت مرزا شریف احمد کو خواب میں دیکھا کہ اس نے پگڑی باندھی ہوئی ہے ۶۵۸

عطر کی شیشی ہاتھ میں دیکھنا اور عطر ہاتھوں اور پگڑی پر ملنا ۴۸۲

## پ

پانچ ہزار سپاہی: کشفی حالت میں آپ نے ایک لاکھ فوج مانگی مگر بتایا گیا کہ پانچ ہزار سپاہی دیا جائے گا ۱۵۷

پانی: دیکھا کہ آپ اور شرمپت ایک گہرے پانی میں کنارہ کی طرف تیرتے جاتے ہیں ۵۳۲

ہاتھ میں کسی مخالف کی کتاب دیکھنا اور اسے پانی سے دھونا ۴۵۲

پوشاک: حضرت سید عبدالقادر جیلانی کا آپ کو غسل کرانا اور نئی  
پوشاک پہنانا ..... ۷۴۳

پوڑی: روایا میں دیکھنا کہ خدا کہتا ہے کہ میں جب عیسیٰ کو اتارتا  
ہوں تو پوڑی کھینچ لیتا ہوں ..... ۳۸۳

پہاڑ: اپنے تئیں ایک پہاڑ پر دیکھنا ..... ۴۴۶

پہرہ داری: خواب میں دیکھا کہ میں پہرے کے لئے پھرتا ہوں  
..... ۵۰۶

پیاز: خواب میں پیاز دیکھنا ..... ۷۵۴

روایا میں دیکھا کہ دو پیاز ہاتھ میں ہیں ..... ۴۷۱

پیالہ: ایک بار میں نے اور مسج نے ایک ہی پیالہ میں گائے کا  
گوشت کھایا تھا ..... ۳۹۹

خواب میں ایک بڑا پیالہ شربت کا پینا ..... ۲۸۷

پیڑ دانا: خواب میں دیکھا کہ راج گلاب سنگھ میرے پیڑ دانا  
ہے ..... ۴۸۷

پیڑھی: میں نے دیکھا کہ میں ایک پیڑھی پر بیٹھا ہوں تو ایک  
عورت نوجوان عمدہ لباس پہنے ہوئے ..... میرے پاس آئی اور اس  
نے کہا کہ میرا ارادہ اب اس گھر سے چلے جانے کا تھا مگر تمہارے  
لئے رہ گئی ہوں ..... ۵۹۶

پیسے: صبح کے قریب دیکھا کہ کسی نے بہت سے پیسے جس قدر ہاتھ  
میں آسکتے ہیں میرے ہاتھ میں دے دیئے ..... ۴۸۹

روایا میں دیکھا ایک لفافہ میں سے کئی پیسے نکلے ہیں ..... ۵۲۱

خواب میں ایک گھوڑے کا سوار ملا جب میں گھر کے قریب آیا تو  
ایک شخص نے میرے ہاتھ پر پیسے رکھے ..... ۴۱۵

## ت-ط

تائی: روایا میں سلطان احمد کی تائی کو دیکھنا ..... جوڑائی کا ارادہ  
رکھتی ہے ..... ۴۶۳

تالاب: کشفاً دیکھنا کہ رومال تالاب میں گر گیا ہے ..... ۷۶۹

تختن پاک: کشفاً تختن پاک کو دیکھا ..... ۱۹،۱۸

پنجاب: پنجاب میں طاعون پھیلنے کی اطلاع ..... ۲۰۵

دیکھا ملائک پنجاب میں سیاہ رنگ کے پودے لگا رہے ہیں ..... ۲۸۲

کشفاً بتایا گیا کہ پنجاب میں دلیپ سنگھ کا آنا اس کے لئے مقدر  
نہیں ..... ۱۱۶

پنجابی: دیکھنا کہ مبارک نیگم پنجابی میں بول رہی ہے ..... ۲۹۹

مجھے خواب میں دو دفعہ پنجابی مصرعہ بتلائے گئے ہیں ..... ۴۴۰

پندرہ: آٹھم کے بارہ میں کشف کہ پندرہ ماہ تک ہاویہ میں گرایا  
جائے گا بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے ..... ۲۱۰

پنڈت: سرخ چھینٹوں والا نشان پنڈت لکھرام کے مارے  
جانے کی طرف اشارہ تھا ..... ۱۱۲

پل: ڈاکٹر عبداللہ مسکراتا ہوا آیا اور کہا کہ تارا آئی ہے کہ دو پل  
ٹوٹ گئے ہیں ..... ۶۶۰

پلنگ: خواب میں والدہ مبارک نے کہا کہ مبارک اپنے گھر کو چلا  
ہے۔ میں نے کہا مبارک کا بھی گھر ہے اور یہ اس کا پلنگ ہے ..... ۷۰۶

مرزا سلطان احمد صاحب کے ساتھ اپنے آپ کو پلنگ پر بیٹھے  
دیکھنا ..... ۴۷۳

پھل: پھولوں سے لدا ہوا درخت دکھایا گیا ..... ۴۱۲

چار پھل دئے جانا جن میں سے تین آم کے تھے ..... ۱۲۴

خواب میں میں نے دیکھا کہ میں نے کچھ پھل پائے ہیں کسی نے  
مجھے پوچھا وہ کون سے پھل ہیں میں نے کہا کہ ایک طوبی ایک آم  
ایک اور پھل ..... ۴۴۵

میر ناصر نواب صاحب کو دیکھنا کہ ایک درخت لائے ہیں جو  
پھل دار ہے ..... ۵۷۰

پھول: سورہ فاتحہ کو کاغذ پر لکھے ہوئے دیکھنا جو گلاب کے  
پھولوں سے اس قدر لدا ہوا ہے کہ جس کا کچھ انتہا نہیں ..... ۴۷

قرآن کریم کو پھولوں سے لدے ہوئے درخت کی شکل میں دیکھنا  
جس پر لوگوں نے افتیموں کی بوٹی چڑھا رکھی ہے ..... ۴۱۲



خواب میں فرشتوں کا سبز رنگ میں مسجد کے دروازہ کی پیشانی پر  
 خطِ ربیعی میں آیات لکھنا ..... ۹۷

خواب میں ایک کاغذ دکھائی دیا اس پر لکھا تھا ”بامراد“ ..... ۵۲۸

دیکھا ایک شخص نے نہایت زور سے قلم چلایا اور اس نے شہادت  
 اَلْوَجُوْهَ لَكُمَا ..... ۵۲۳، ۵۲۴

دیکھا کہ آسمان پر سے ایک روپیہ اتر آیا اور میرے ہاتھ پر رکھا گیا اس  
 پر لکھا تھا۔ مُعَبَّرٌ اَللّٰهُ ..... ۲۴۵

دیکھا کہ حضرت مولوی نور الدین صاحب نے حضور کی خدمت میں  
 ایک کاغذ بھیجا جس کے حاشیہ پر لکھا ہوا تھا ”دشمن نہایت اضطراب  
 میں ہے“ ..... ۶۳۸

رویا دیکھا کہ بہت سے ہندو ہیں اور ایک کاغذ پیش کیا کہ اس پر  
 دستخط کرو ..... ۵۵۵

رویا میں آپ کو ایک پروانہ دیا گیا جس پر لکھا تھا عدالت عالیہ نے  
 اسے بری کر دیا ..... ۳۸۶

رویا میں ایک حنائی رنگ کا لکھا ہوا دو ورقہ کاغذ گر پڑا ..... ۴۳۶

رویا میں ایک کاغذ دکھایا گیا جس پر عربی عبارت لکھی ہوئی تھی ..... ۵۴۱

رویا میں دیکھا ایک کاغذ میرے ہاتھ میں ہے جس پر ”اواہن“ لکھا  
 ہے ..... ۳۸۴

سفید کاغذ پر ”سلطان محمد“ لکھا دیکھنا ..... ۷۵۲

سورہ فاتحہ کو کاغذ پر لکھے ہوئے دیکھنا جو گلاب کے پھولوں سے لدا  
 ہوا ہے ..... ۴۷

عالم کشف میں اللہ کے حضور بعض احکام قضاء پیش کرنا اور خدا تعالیٰ  
 کا اس پر دستخط کرنا ..... ۱۱۰

عالم کشف میں چند ورق ہاتھ میں دینے لگے جن پر لکھا ہوا تھا ”فتح کا  
 نقارہ بجے“ ..... ۹۷

قرآن شریف دیکھا جس کی جلد پر شیرازہ کے قریب سَلَامٌ قَوْلًا  
 مِنْ رَبِّ رَبِّ حَيْمَرٍ لکھا ہوا تھا ..... ۶۸۶

ایک کاغذ دکھائی دیا اس پر لکھا تھا ”رڈ بلا“ ..... ۵۲۸

تپ محرقہ: حضرت مرزا شریف احمد کو تپ محرقہ ہو گیا میں نے دعا  
 کی تو کشفی رنگ میں دیکھا کہ لڑکا بالکل تندرست ہو گیا ہے ..... ۴۵۴

تجہیز و تکفین: خواب میں ام المؤمنین کا کہنا کہ اگر میں فوت  
 ہو جاؤں تو میری تجہیز و تکفین خود اپنے ہاتھ سے کرنا ..... ۴۲۶

تحریر (لکھنا): آئینہ کمالات اسلام کی تحریر کے دوران رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہونا اور حضور کا کتاب کی تالیف پر  
 اظہار مسرت فرمانا ..... ۲۰۵

رویا میں لکھا ہوا دکھایا گیا ”آہ نادر شاہ کہاں گیا“ ..... ۵۱۰

ایک اشتہار دکھایا گیا جس کے سر پر ”المبارک“ لکھا ہوا ہے ..... ۵۱۰

ایک اشتہار دکھایا گیا جس میں غرنویوں کا تذکرہ تھا ..... ۷۶۳

ایک سفید ورق کی آخری سطر پر لفظ ”اقبال“ لکھا دکھایا جانا ..... ۳۳۷

ایک کاغذ پر ”بقیۃ الطاعون“ لکھا دیکھنا ..... ۴۲۱

ایک کاغذ دکھایا گیا جس پر پانچ شعر دکھائے گئے ..... ۵۱۹

ایک کاغذ دکھایا گیا جس میں دو تین سطریں فارسی خط میں ہیں ..... ۴۹۲

ایک کتاب دکھائی گئی جس پر لکھا تھا۔ ”لائف“ ..... ۵۵۸

ایک کتاب دیکھی جس نے اوّل سطر میں بہشت کا ذکر کیا ہے ..... ۴۶۸

پگٹ کے متعلق دعا کی ..... دکھایا گیا کہ کسی نے چار پانچ کتابیں  
 دی ہیں جن پر لکھا ہوا تھا تسبیح تسبیح تسبیح ..... ۴۱۱

تزیاق القلوب کا ایک صفحہ دکھایا جانا جس پر لکھا تھا ”علی شکر  
 الْمَصَائِبِ“ ..... ۴۱۷

خواب میں ایک شخص نے ایک پروانہ دیا جس پر لکھا تھا کہ عدالت  
 سے چارج کے لئے طاعون کا حکم جاری کیا گیا ہے ..... ۴۳۴

خدا تعالیٰ کا ایک کاغذ پر ”تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ الْمُبِينِ“ لکھا  
 ہوا دکھانا ..... ۵۷۰

خطبہ البامیہ کا ترجمہ سنتے وقت سرخ الفاظ میں ”مبارک“ دیکھنا ..... ۳۳۵

خواب میں وضو لکھا دیکھنا ..... ۷۴۹

خواب میں سیاہ رنگ کا چوند دیا جانا۔ اس کی جیب سے ایک پرچہ  
 نکلا جس پر ”بلانازل یا حادث“ کی عبارت لکھی تھی ..... ۴۴۱

تصویر: کشف میں ایک (شخص) کا مسکرا کر کہنا کہ دیکھو کیا کرتی

ہے تصویر تمہاری ..... ۹۷

تفسیر القرآن نیز دیکھئے قرآن کریم: إِنَّا عَلَىٰ ذَهَابٍ بِهٖ

لِقَادِرُونَ کی تفسیر کشفاً ظاہر کی جانا..... ۱۶۴

کشف میں حضور کو تفسیر القرآن دیا جانا جسے حضرت علی نے تالیف

کیا ہے..... ۱۹، ۱۸

کشفاً آپ کو ماقبلوہ و ماصلبوہ کی تفسیر کا سکھا یا جانا.. ۱۶۰

کشفی حالت میں بعض حاذق طبیبوں کی کتب دکھائی جانا جس میں

طبیب حاذق قرشی کی کتاب بھی تھی اور اشارہ کیا گیا کہ یہی تفسیر

القرآن ہے..... ۷۳۷

تفسیر حسینی: کشف میں اس کے صفحات پر لکھا دیکھنا فسرہ نور

الذین بالمعارف الغریبۃ..... ۷۵۱

تفسیر کبیر: غیب سے چونچڑیں ملنا جو بعد میں کتاب کی شکل میں

تبدیل ہو گیا جس کو تفسیر کبیر کہتے ہیں..... ۶۳۵

تقریر: دیکھا کہ میں شہر لنڈن میں ایک منبر پر کھڑا ہوں اور

انگریزی زبان میں تقریر کر رہا ہوں..... ۴۶۹

علی گڑھ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے تقریر کرنے سے آپ کا روکا

جانا..... ۱۴۸

تلوار: ہاتھ میں تلوار دیکھنا جس کی نوک آسمان تک پہنچی ہوئی ہے

..... ۳۱

تہ بند: رویا میں ایک سفید تہ بند ہاتھ بندھنا مگر بالکل سفید نہیں ۴۸۸

توحید: کشف کے ذریعہ کھلا کہ یوں مقدر ہے کہ ایک زمانہ کے

گزرنے کے بعد خیر اور صلاح اور غلبہ توحید کا زمانہ ہوگا ۱۸۸

تہی داستان عشرت را: خواب میں ایک لمبے قد کے شخص کے منہ

سے حضور کے بارہ میں ان الفاظ کا جاری ہونا..... ۱۵، ۱۴

تیر کمان: وہ بادشاہ جس کے پاس بوعلی سینا تھا کی تیر کمان اپنے ہاتھ

میں دیکھنا اور اس سے ایک شیر کی طرف تیر چلانا..... ۴۲۸

تیتیر: کشف میں آپ کا تیتیر کے جسم کے موافق پرندے پکڑنا ۱۶۱

تیتجانگھ، راجہ: خواب میں راجہ تیتجانگھ کی موت کے متعلق رویا ۵

کچھ ورق دکھائے گئے جن پر بیٹوں کے بارہ میں کچھ لکھا ہوا تھا

۴۱۷

کشف میں اپنے بازو پر لکھتے ہوئے دیکھا کہ میں اکیلا ہوں اور

خدا میرے ساتھ ہے..... ۱۵۱

کشف میں تفسیر حسینی کے صفحات پر لکھا دیکھنا فَتَنَّا نُوْرَ الدِّیْنِ

بِالْمَعَارِفِ الْعَرَبِيَّةِ..... ۷۵۱

کشف میں جامن کا پتہ دیکھا جس پر لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لکھا نظر آتا تھا ۵۱۱

کشف میں دیکھا کہ ایک شخص نے آپ کا نام آدھا عربی اور آدھا

انگریزی میں لکھا ہے..... ۲۹

کشف میں سورہ فاتحہ کو دیکھنا کا غنڈ پر لکھی گئی ہے۔ وہ کاغذ گلاب

کے پھولوں سے لدا ہے..... ۴۷

کشفی طور پر چند ورق دکھائے جانا جو ڈاک خانہ سے آئے تھے

جن پر I am by Isa لکھا تھا..... ۵۷

مولوی عبداللہ سنوری کا ایک کاغذ پر دستخط کرانا..... ۵۲۵

تخت قیصریہ: کتاب تختہ قیصریہ کی بابت ایک خواب.. ۲۷۰

تخت: اللہ تعالیٰ کو تخت پر بیٹھے دیکھنا..... ۳۹۲

دیکھا کہ تخت پر بیٹھا ہوں اور ساتھ مولوی نور الدین صاحب بھی

بیٹھے ہیں..... ۷۷۵

تخت پوش: دیکھا کہ میرے تخت پوش کے چاروں طرف نمک

چنا ہوا ہے..... ۷۴۲

ترشح: خواب میں بارش اور ترشح دیکھنا..... ۴۱۰

ترکی: کشف میں ترکی حکومت کے ارکان کی حالت اچھی نظر

نہ آنا..... ۲۶۸

تریاق الہی: الہا مانتا یا گیا کہ دوانی گرم خشک ہے.. ۷۵۸

تریاق القلوب: تریاق القلوب کا ایک صفحہ دکھایا جانا جس پر

لکھا ہوا ہے ”عَلَىٰ شُكْرِ الْمَصَائِبِ“..... ۴۱۷

تسبیح: پگٹ کے متعلق دعا کی..... دکھا یا گیا کہ کسی نے چار پانچ

کتابیں دی ہیں جن پر لکھا ہوا تھا تسبیح تسبیح تسبیح..... ۴۱۱

تیرنا: دیکھا کہ آپ اور شریعت ایک گہرے پانی میں کنارہ کی طرف تیرتے جاتے ہیں..... ۵۳۲

دیکھا کہ پانی پر لیٹنا ہوا جا رہا ہوں اور تیرتا چلا جاتا ہوں..... ۵۳۲

اپنے آپ کو ہوا میں تیرتے دیکھنا..... ۴۱۵

تیسری صدی: تیسری صدی سے پہلے عیسیٰ کے منتظر مایوس ہو جائیں گے..... ۴۵۹

تین پھل: خواب میں دیکھا کہ میرے ہاتھ میں ایک آنب ہے جسے میں نے تھوڑا سا چوسا تو معلوم ہوا تین پھل ہیں..... ۴۴۵

تین لڑکے: خواب میں اپنے تین لڑکے دیکھنا..... ۲۴۵

خواب میں حضرت اماں جان کے تین نوجوان لڑکے دیکھنا..... ۷۴۵

ٹڈی دل (ملخ): خواب میں مشرق سے مغرب کو ملخ جاتے دیکھنا جن کی بڑی گونج ہے..... ۷۵۲

ٹنڈ: ایک کوری ٹنڈ میں چند گھونٹ پانی دیا جانا جو بہت مصفیٰ اور مقطر پانی ہے اس کے ساتھ الہام تھا ”آپ زندگی“..... ۵۳۸

دیکھا کہ ایک شخص نے ٹنڈ میں تھوڑا سا پانی مجھ کو دیا ہے..... ۵۳۷

ٹوپی: رو یا میں دریا کا بطور تحفہ ٹوپی پیش کرنا..... ۵۲۱

سرخ قطروں والا نشان جس میں سرخ چھینٹے مولوی عبداللہ سنوری صاحب کی ٹوپی پر بھی پڑے..... ۱۱۲

ایک شخص کا حضور کے سر سے جھنڈا مار کر ٹوپی اتارنا..... ۴۱۰

خواب میں دیکھا کہ ایک شخص نے میری ٹوپی اتارنے کے لئے ہاتھ مارا..... ۲۵

ٹپچی: خواب میں ایک شخص کا دونوں ہاتھوں سے بھر کر حضور کی جھولی میں روپیہ ڈالنا اور پوچھنے پر اپنا نام ٹپچی بتانا..... ۴۹۴

دیکھا کہ گویا مولوی محمد احسن نے جو مجھے ایک دوادی ہے سپاری جیسی شکل ہے اور کچھ جانفل کی شکل ہے..... ۴۲۶، ۴۲۵

جامن: کشف میں جامن کے پتہ پر لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لکھا دیکھنا..... ۵۱۱

جان: اوائل جوانی میں رو یا میں اپنی جان کے متعلق خطرہ و اندیشہ کی حالت طاری ہونا جس سے آپ کا اپنی موت کے قریب ہونے کا خیال کرنا اس سے مراد بعثت کا وقت قریب ہونا ہے..... ۵

جانور: ایک جانور دیکھا جس کا قد ہاتھی کے قدر برابر تھا مگر مونہہ آدمی کے مونہہ سا تھا..... جو جنگل میں جا کر جانوروں کو کھاتا ہے..... تب میرے دل میں ڈالا گیا کہ یہی طاعون ہے اور یہی دابتہ الارض ہے..... ۴۰۳

جبرائیل: خواب میں محسوس کیا کہ گویا جبرائیل میرے پاس بیٹھے ہوئے ہیں..... ۴۲۵

جدی خاندان حضرت اقدس: جدی خاندان کے بارہ میں کشف..... ۱۳۴

جڑھ: دیکھا کہ ایک جڑھ ہمارے باغ میں لگا رہے ہیں..... ۶۵۰

جلال الدین بلانوی، حضرت منشی: خواب میں انہیں دیکھنا..... ۲۲۰

دیکھا کہ منشی جلال الدین آگئے..... ۴۷۴

جلسہ عظیم مذاہب کے بارہ میں کشف..... ۲۵۹

جماعت احمدیہ: تفرقہ اور فتنوں سے انذار..... ۷۸۰

دیکھا کہ جماعت کے چند آدمی کشتی کر رہے ہیں..... ۴۳۴

سلسلہ کی ترقی کی بابت پیشگوئیاں..... ۷۹۳

سلسلہ کی ترقی کے لئے قبر پر بیٹھ کر دعائیں مانگنا..... ۴۶۲

ظاہر کیا گیا کہ اس جماعت پر ایک ابتلاء آنے والا ہے..... ۲۳۲

جنازہ: رو یا میں گویا میں کہتا ہوں یا کسی نے کہا ہے اب جنازہ جا کر پڑھیں گے..... ۶۶۶

غوندگی میں دیکھا کہ ایک جنازہ آتا ہے..... ۷۳۲

ایک جنازہ آتا دیکھا..... ۷۳۲

## ج

جانفل: خواب میں مولوی محمد احسن صاحب کا ایک گانٹھ سوٹھ یا سپاری اور جانفل دینا..... ۴۲۶، ۴۲۵

دیکھا کہ چند آدمی سامنے ہیں۔ ایک چادر میں کوئی شے ہے۔ ایک شخص نے کہا یہ آپ لے لیں۔ ..... ۵۲۳

چارپائی: غنودگی کے عالم میں بے تابی کی حالت میں چارپائی کی پانہتی پر اپنا سر رکھنا اور تھوڑی دیر سونا۔ ..... ۳۰۳

رؤیا ”میں کسی نے بیروں کا ایک ڈھیر چارپائی پر لا کر رکھ دیا ہے ..... ۴۷۹

گورداسپور میں ایک رؤیا ہوا کہ میں چارپائی پر بیٹھا ہوں اور اسی چارپائی پر بائیں طرف مولوی عبداللہ غزنوی مرحوم بیٹھے ہیں ..... ۲۶

چالیس روپے: کسفی طور پر چالیس یا چوالیس روپے کا دکھایا جانا ..... ۳۰

چاند کے ٹکڑے: خواب میں سڑک دیکھنا گویا وہ چاند کے ٹکڑے اکٹھے کر کے بنائی گئی ہے ..... ۳۳۵

چاندی: حضرت مسیح موعودؑ ایک دفعہ بہشتی مقبرہ کے باغ میں گئے اور فرمایا مجھے یہاں چاندی کی بنی ہوئی قبریں دکھائی گئی ہیں ..... ۷۷۲، ۷۷۱

خواب میں ایک درم نقرہ جو بیشکل بادامی تھا اس عاجز کے ہاتھ میں دیا گیا ..... ۵۷

چپوترہ: ایک گھوڑے پر سوار ہوں اور کسی طرف جا رہا ہوں آگے ایک بڑا چپوترہ ہے اس پر اتر پڑا ..... ۶۴۷

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک چپوترہ پر کھڑے دیکھنا ..... ۱۸۲

خواب میں دعا کی کہ ہمارے مکان کے متصل چپوترہ ایک لمبا دلان بن جاوے ..... ۴۶۶

مجھے دکھایا گیا کہ اس زمین کے مشرقی حصہ نے ہماری عمارت کے بننے کے لئے دعا کی ہے اور مغربی حصہ کی زمین افتادہ نے آمین کہی ہے ..... ۴۰۹

مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی کو سفید کپڑے پہنے چپوترے پر بیٹھے دیکھنا ..... ۵۳۰

چٹائی: کشف میں دیکھا مبارک احمد چٹائی کے پاس گر پڑا ہے ..... ۳۸۴

جنت نیز دیکھئے بہشت: رؤیا میں ایک جنت دکھائی گئی پھر الہام ہوا۔ مَعْلُ الْجَنَّةِ الَّتِي وَعَدَ الْمُتَّقُونَ۔ لِيَذَّادُوا حُسْنًا مَعَّ حُسْنِكَ ..... ۴۷۹

جنگ بدر: خواب بیان فرمایا کہ کسی نے کہا ہے کہ جنگ بدر کا قصہ مت بھولو ..... ۷۶۸

جوتا: دیکھا کہ ایک سرخ جوتا میرے سامنے رکھا گیا ہے اور ایک سنہری جوتا عمدہ کسی اور کو بھیجا گیا ہے ..... ۴۷۲

جوتی: کیا دیکھتا ہوں کہ والدہ محمود کے ہاتھ میں ایک جوتی ہے اور مجھ سے کہتی ہیں یہ آپ کے لئے ہے۔ بہن لیں ..... ۳۶۰

خواب میں میں نے دیکھا کہ ایک جگہ میں اپنی جوتی بھول گیا ہوں ..... ۴۴۱

جہلم: اپنے تئیں جہلم پکھری میں ڈپٹی سنسار چند کے علاوہ کسی اور حاکم کے کمرہ کی طرف جاتے دیکھا ..... ۴۲۷

جہلم سے روپیہ روانہ ہونے کی اطلاع دی گئی ..... ۵۳

## پیچ

چابیاں نیز دیکھئے کنجیاں: خواب میں بہت سی کنجیاں اپنے سامنے پڑی دیکھنا ..... ۴۸۷

اپنے آگے بہت سی کنجیاں دیکھیں جو شاید دو ہزار کے قریب ہیں یا زیادہ ..... ۴۸۷

دیکھا کہ آپ کے ہاتھ میں چابیاں ہیں۔ ایک صندوق کھولنے کا ارادہ ہے ..... ۵۲۴

چادر: تادو زرد رنگ چادروں کی پیٹنگوئی میں خلل نہ آوے ..... ۶۵۷

میں نے دیکھا کہ میں ایک زنانہ چادر اوپر لے کر ایک رکعت مسجد میں پڑھ کر آ گیا ہوں ..... ۴۸۷

دو زرد رنگ کی چادروں میں اترنے سے مراد ..... ۴۳۱

دیکھا کہ چادر پر ایک چڑا آ کر بیٹھ گیا ہے ..... ۵۹۲

**چونعد:** دیکھا کہ ایک قیمتی سنہری رنگ کا چونعد میرے پاس ہے میں

نے کہا میں اس کو عید کے دن پہنوں گا ..... ۴۲۷

خواب میں دیکھا کہ ایک چنغہ ہے۔ وہ الٹا ہے مگر اس پر زربفت کا

کام کیا ہوا ہے دھاگانظر نہیں آتا ..... ۵۳۸

خواب میں سیاہ رنگ کا چونعد مجھ کو دیا گیا ہے اور اس کے لوہے کے

بٹن میرے ہاتھ میں ہیں ..... ۴۴۱

دیکھا کہ ہماری پگڑی، عصا اور چونعد چوری ہو گیا۔

۲۶۶، ۲۶۵

دیکھا کہ میں ایک چمکدار چونعد پہننے ہوئے چند آدمیوں کے ساتھ

ایک طرف جا رہا ہوں اور وہ چونعد میرے پاؤں تک لٹک رہا ہے

..... ۶۳۰

غیب سے ایک چونعد زریں ملنا جسے ایک چور لے کر بھاگا

چوہے: مبارک احمد کے بستر پر چوہوں کی شکل کے بہت سے

جانور دیکھنا ..... ۶۰۱

**چیل:** حضرت مفتی محمد صادق صاحب بھیروی کے لڑکے منظور احمد

کی طرف چیل چھپتی دیکھنا ..... ۷۸۹

### چیونیاں

دیکھا کہ میری ناک سے چیونیاں نکل رہی ہیں ..... ۲۲۰

## ح

**حارث:** کشف میں مجھ پر ظاہر کیا گیا کہ ایک شخص حارث

نام یعنی حرث آنے والا جو ابوداؤد کی کتاب میں لکھا ہے یہ خبر

صحیح ہے ..... ۱۵۵

**حامد علی:** روایا ہوئی کہ حامد علی آکر کہتا ہے کہ باہر ایک ہندو کھڑا ہے

اور دعا کے لئے کہتا ہے ..... ۷۵۹

کشفی طور پر دیکھا کہ حامد علی اپنا کام کر رہا ہے اور زندہ ہے

۷۸۸

حامد علی کے ہاتھ میں کھال اتری بکری کی دورا میں دیکھنا

۲۴۰

**چراغ دین** (حضور کے ایک خادم): دیکھنا چراغ یا غا (فضل

الدین) گورداسپور سے آیا ہے اس کے پاس کچھ روپے اور کچھ

پیسے ہیں اور کہتا ہے کہ یہ چندہ گورداسپور سے لایا ہوں۔

۴۴۵

چراغ دین کی نسبت مضمون لکھتے ہوئے غنودگی میں الہام ہوا۔

نَزَلْ بِهِ حَبِيبًا ..... ۳۹۶، ۳۹۷

**چڑا:** دیکھا کہ ایک چڑا اڑتا ہوا چادر پر بیٹھ گیا ہے تب میں نے

اس کو پکڑ لیا ..... ۵۹۳، ۵۹۴

**چند لال:** روایا میں سننا کہ فلاں شخص کی جگہ شیخ آیا۔ خیال گزرتا

ہے کہ چند لال کی جگہ آیا۔ ..... ۴۷۲

میں تو چند لال کو عدالت کی کرسی پر نہیں دیکھتا ..... ۷۸

**چنے:** خواب میں بھنے ہوئے چنے اور منقہ دیکھنا ..... ۵۴۰

خواب میں نخود (چنے) کی دال اور کشمش کے دانے دیکھنا

۶۹۷

دیکھا کہ کچھ چنے پسے ہوئے ہیں یعنی چنوں کی دال بریاں ہے اس

میں میوہ یعنی کشمش ملی ہے ..... ۶۹۶

چنے کی دال دکھائی دی اور پھر چند پیسے دکھلائے گئے ..... ۶۹۸

**چھ کا عدد:** روایا میں امیر خاں مرحوم کی بیوہ کی پیشانی پر چھ کا عدد

لکھنا ..... ۷۲۸

**چھت:** بکرے کی ران کا ٹکڑا چھت سے لٹکا یا ہوا دیکھا

۳۸۶

**چھرا:** ایک شخص کے ہاتھ میں بہت تیز بڑا اور چوڑا چھرا دیکھنا

۴۳۶

**چھڑی:** چھڑی پر دعائے مستجاب لکھا دکھایا جانا

۴۴۳

خواب میں اپنے والد صاحب کے ہاتھ میں چھڑی دیکھنا

۴۰۵

**چھوارے:** روایا میں ایک شخص کا ایک روپیہ اور پانچ چھوارے

دینا ..... ۴۱۶

**چو بارہ:** دیکھا کہ مولوی عبدالکریم صاحب والا چو بارہ گر گیا ہے

جس کے گرنے کا بہت صدمہ ہوا ..... ۴۶۴

**چوتھا بیٹا:** خواب میں دیکھنا کہ حضرت اماں جان سے چوتھا بیٹا

پیدا ہوگا ..... ۱۱۳

**چور:** غیب سے چونعد زریں ملنا جسے ایک چور لے کر بھاگا

۶۳۵

حظیرۃ القدس: کشف میں بتلایا گیا کہ حظیرۃ القدس کی سیرابی  
قرآن کریم کے پانی سے ہو رہی ہے ..... ۱۹۶

حفیظ: فرشتہ کا اپنا نام حفیظ بتانا ..... ۷۴۱

حقے: میں نے آج خواب میں دیکھا کہ مسجد میں دو حُتھے پڑے  
ہوئے ہیں ..... ۷۸۹

حکم: جو شخص حکم ہو کر آیا ہے اس کا اختیار ہے ..... ۳۵۷

حمید بیگ، مرزا: کسی نے خط کھولا ہے اس میں میرا نام لکھا ہے  
مرزا حمید بیگ ..... ۷۱۱

حنائی رنگ: ایک حنائی رنگ کا کاغذ لکھا ہوا دیکھا اڑ کر آپ کے پاس  
آنے پر زبان سے جاری ہوا جس کا تھا اس کے پاس آ گیا ..... ۴۳۶

رؤیا میں ایک حنائی رنگ کا لکھا ہوا دو ورقہ کاغذ گر پڑنا ..... ۴۳۶

حیات خان، سردار: ان کے بارہ میں رؤیا ..... ۲۹

## خ

خادم دین: سمجھایا گیا کہ جو لوگ خادم دین ہوں گے ان کی عمریں  
بڑھائی جاویں گی ..... ۴۰۵

خدا تعالیٰ نیز دیکھئے اللہ تعالیٰ: میں نے دیکھا کہ خدا تعالیٰ کی  
عدالت میں ہوں ..... ۱۱۲

کشف میں اپنے تئیں دیکھنا کہ گویا میں خود خدا ہوں ..... ۱۶۷

رؤیا میں دیکھا کہ میرے خدا کو کوئی گالیاں دیتا ہے ..... ۷۹۶

عالم کشف میں اللہ کے حضور بعض احکام قضاء و قدر پیش کرنا اور  
خدائے قادر مطلق کے اس پر دستخط کرنا ..... ۱۱۰

میں نے رؤیا میں سانپ کو مخاطب کر کے کہا۔ خدا قاتل تو باد۔  
مرا از دست تو محفوظ دارد ..... ۵۷۹

خدا تمہاری ساری مرادیں پوری کرے گا: کشف میں ایک  
فرشتہ کا کہنا خدا تمہاری ساری مرادیں پوری کرے گا ..... ۴۱۹

حاکم: خواب میں دیکھا کہ میں نے اپنے مقدمہ میں دو معتبر آدمی  
حاکم کی طرف بھیجے ہیں ..... ۴۷۳

پچیس سال پہلے میں ایک دفعہ خواب میں دیکھ چکا تھا کہ میں  
ایک عدالت میں کسی حاکم کے سامنے حاضر ہوں اور نماز کا  
وقت آ گیا ہے ..... ۱۴

خواب میں دیکھا کہ آپ ایک حاکم کی عدالت کے دروازہ کے  
قریب بیٹھے ہوئے ہیں ..... ۴۸۳

دیکھا کہ ایک جماعت کثیر میرے پاس کھڑی ہے۔ ایک حاکم آیا  
پھر اُس نے مجھے مخاطب کر کے کہا کہ سلام، اور چلا گیا ..... ۵۶۱

کشف میں دیکھا کہ حضور کچہری میں ہیں جہاں اللہ تعالیٰ ایک  
حاکم کی صورت پر کرسی پر بیٹھا ہے ..... ۱۱۲

دیکھا کہ میں حاکم ہوں اور مقدمات کو فیصلہ کرتا ہوں ..... ۶۵۲

مجھے دکھایا گیا کہ میں ایک گواہی کے لئے ایک انگریز حاکم کے  
پاس حاضر کیا گیا ہوں ..... ۲۷۷

حج: ہمیں بھی ایک بار حج کے دوران روز کشف میں حج کا نظارہ  
دکھایا گیا ..... ۷۸۱

حجۃ اللہ: کشف میں آپ (نواب محمد علی خان) کی تصویر ہمارے  
سامنے آتی ہے اور اتنا لفظ البہام ہوا۔ حُجَّةُ اللہ ..... ۴۳۳

حدیث: خدا کی طرف سے اطلاع ملنا کہ یہ تمام حدیثیں جو  
پیش کرتے ہیں تحریف معنوی یا لفظی میں آلودہ ہیں ..... ۳۵۷

میں نے بار بار بیداری میں ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی  
حدیثوں کی براہ راست تصدیق کی ہے ..... ۷۷۸

حُسن: بیوی سے جواباً کہنا کہ اسی سے تو تم پر حُسن چڑھا ہے ..... ۶۷۷

حسین: کشف میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت علی  
وحسین، اور حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہم اجمعین سے  
ملاقات کرنا ..... ۱۸، ۱۷

حسین کامی: حسین کامی سفیر ترکی کے متعلق رؤیا میں معلوم ہوا  
ہے کہ وہ منافق طبع ہے ..... ۷۵۷

کشف میں حضور کا حضرت عیسیٰ کے ساتھ ایک ہی خوان میں کھانا  
کھانا..... ۲۲۴

خوبصورتی: ایک عورت نہایت خوبصورت خواب میں میں نے  
دیکھی..... ۲۲

خون: ناک سے خون آتے دیکھنا..... ۲۲۰

دیکھا کہ گویا مرزا خدا بخش دکھلاتے ہیں کہ خون کے چھینٹے ان پر  
پڑے ہیں..... ۴۲۹

خوش لباس: حضرت اماں جان کو خواب میں خوش لباس  
میں دیکھنا..... ۲۲۰

خیر ہے خیر ہے: خواب میں ایک شخص نے حضور کی ٹوپی اتارنے  
کے لئے ہاتھ مارا۔ میں نے کہا کیا کرنے لگا ہے تب اس نے ٹوپی کو  
میرے سر پر ہی رہنے دیا اور کہا کہ خیر ہے۔ خیر ہے۔.... ۲۵

ہم نے آج کشف نگاہ میں دیکھا کہ وہ الفاظ مٹے ہوئے ہیں مگر اس پر  
لکھا ہے۔ خیر..... ۷۳۹

خیمہ: خواب میں دیکھا کہ ایک بادشاہ یا حاکم کا خیمہ لگا ہوا ہے اور  
اس کے محافظ دفتر آپ مقرر ہوئے ہیں..... ۵۳، ۵۴

رو یا میں دیکھنا کہ خیمہ پر ایک لوگ گرا ہے..... ۵۱۶، ۵۱۵

میں نے دیکھا کہ خیمہ نصب کردہ میدان میں سے کوئی چیز گری  
ہے۔ میں نے اس کو اٹھا لیا جب غور سے دیکھا تو وہ ایک زیور ہے  
یعنی لونگ طلائی ہے..... ۵۱۶، ۵۱۵

## د-د

دابۃ الارض: طاعون کو جانور کی شکل میں دیکھنا اور بتایا جانا  
کہ یہ دابۃ الارض ہے..... ۴۰۳

داغ مفارقت: دیکھنا کہ اس سال ہمارے تین چار دوست داغ  
مفارقت دے جائیں گے..... ۷۹۱

خدا سے ڈر پھر جو چاہے کر: خواب میں حضور نے شیخ فتح محمد کو  
کہا۔ خدا سے ڈر پھر جو چاہے کر..... ۱۵۱

خر بوزہ: دیکھا کہ میں اپنے گھر کے مکان میں بیٹھا ہوں اور ایک  
خر بوزہ کی شکل پر کوئی پھل میرے ہاتھ میں ہے..... ۵۷۲

خرگوش: دیکھا کہ مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم نے ایک چیز  
نکال کر مجھے بطور تحفہ دی ہے اور کہا کہ بشتپ جو پادریوں کا افسر  
ہے وہ بھی اسی سے کام چلاتا ہے وہ چیز اس طرح سے ہے جیسا کہ  
خرگوش ہوتا ہے..... ۶۳۷

خط: خواب میں سید محمد احسن صاحب امر وہی کا خط پڑھنا ۲۶۵

دیکھا کہ دو بند لٹانے ہیں جن میں خط ہیں..... ۴۸۹

عالم کشف میں حضور کو خواب علی محمد خان رئیس جھجر کے خط کا مضمون  
بتا دیا گیا تھا..... ۱۰۵

کسی نے خط کھولا ہے اس میں میرا نام لکھا ہے مرزا حمید بیگ ۷۱۱

کشف میں پنڈت شیونارائن کے آنے والے خط کا مضمون بتایا  
جانا..... ۵۳

خط ریحانی: خواب میں فرشتوں کا سبز رنگ میں مسجد کے دروازہ  
کی پیشانی پر خط ریحانی میں آیات لکھنا..... ۹۷

خط فارسی: رو یا میں دیکھا کہ ایک کاغذ ہے جس میں دو تین  
سطریں فارسی خط میں ہیں..... ۴۹۲

خطبہ الہامیہ: خطبہ الہامیہ کے موقع پر سرخ الفاظ میں ”مبارک“  
لکھا دیکھنا..... ۳۳۵

خواب: خواب میں میرے ہاتھ میں ایک آم ہے جسے میں نے  
چوسا تو معلوم ہوا کہ وہ تین پھل ہیں..... ۴۴۵

خوارزم: وہ بادشاہ جس کے پاس بوعلی سینا تھا (یعنی خوارزم) اس  
کی کمان میرے پاس ہے اور میں نے اس کمان سے ایک شیر کی  
طرف تیر چلایا..... ۴۲۸

خوارج: رو یا میں خوارج کا گروہ دیکھنا..... ۱۸۵

خوان: رو یا میں آپ کو ایک خوان پیش کیا جانا جس میں فالودہ  
معلوم ہوتا ہے..... ۴۴۹

دالان: خواب۔ ہمارے مکان کے متصل ایک بڑا چوترا ہے ہم چاہتے ہیں کہ اس جگہ لمبا دالان مہمانوں کے واسطے بنایا جائے۔

پھر ہم نے دعا کی کہ بن جاوے ..... ۴۶۶

کشفاً دکھلایا گیا کہ اپنے مکان میں چوترا کی جگہ ایک لمبا دالان بن جائے۔ اس زمین کے مشرقی حصہ نے عمارت بننے کے لئے دعا کی اور مغربی حصہ کی زمین افتادہ نے آمین کہی ..... ۴۰۹

دامن: خواب میں دیکھا کہ آگ کے پاس کھڑا ہوں اور دامن میرا آگ میں پڑ گیا مگر آگ اس کو چھو بھی نہیں گئی ..... ۴۷۳

دانت: خواب میں دانت اگر ہاتھ سے گرایا جائے تو وہ مندر ہوتا ہے ..... ۲۸۵

داڑھ: خواب میں دیکھا کہ ایک داڑھ کا حصہ جو بوسیدہ ہو گئی ہے اس کو میں نے منہ سے نکالا ..... ۲۸۵

دجال: مکاشفات کے ذریعہ دجال کی حقیقت کا انکشاف ۱۹۷ میرے دل میں ڈالا گیا ہے کہ حضرت مسیح نے آخری زمانہ کے نصاریٰ کا نام دجال رکھا ..... ۲۲۶

درخت: پھلوں سے لدا ہوا باردار درخت دکھایا گیا ..... ۴۱۲

خواب میں ایک سڑک دیکھنا جس پر کوئی کوئی درخت ہے ..... ۴۷۴

قرآن کریم کو پھولوں سے لدے ہوئے درخت کی شکل میں دیکھنا جس پر لوگوں نے افتیوں کی بوٹی چڑھا رکھی ہے ..... ۴۱۲

میر ناصر نواب صاحب کو دیکھنا کہ ایک درخت لائے ہیں جو پھل دار ہے ..... ۵۷۰

فرشتوں کو دیکھنا کہ وہ پنجاب میں سیاہ رنگ کے پودے لگا رہے ہیں ..... ۲۸۲

دروازہ: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اپنے دروازہ کی دلییز پر دیکھنا ..... ۲۲۵

طاعون کا دروازہ کھولا گیا ..... ۴۳۵

درود شریف: ایک رات کثرت درود کے نتیجہ میں فرشتوں کو آپ زلال کی شکل پر نور کی مشکیں لاتے دیکھنا ..... ۶۸

رؤیا میں آواز بلند درود شریف پڑھنا ..... ۵۰۴

درویش: ایک فرشتہ ایک لڑکے کی صورت میں دیکھا اس نے پاکیزہ اور چمکیلا نان مجھے دیا اور کہا کہ ”یہ نان تیرے اور تیرے ساتھ کے درویشوں کے لئے ہے“ ..... ۱۶، ۱۵

دریا: ایک بڑا بحر ذخار کی طرح دریا دیکھنا جو مغرب سے مشرق کو جا رہا ہے ..... ۴۳۷

رؤیا دیکھا کہ ایک بڑا دریا ہے۔ اس میں سے کوئی چیز نکلی ہے جس میں سے شعلے نکلتے ہیں ..... ۵۲۱

دریائے نیل: دیکھا کہ گویا میں موسیٰ ہوں اور دریائے نیل پر کھڑا ہوں پاس میرے بنی اسرائیل ہیں ..... ۴۲۴

میں مصر کے دریائے نیل پر کھڑا ہوں اور میرے ساتھ بہت سے بنی اسرائیل ہیں ..... ۴۲۴

دس روپے: دیکھا کہ سعیدہ امۃ الحمید بیگم کے ہاتھ میں دس روپیہ سفید اور صاف ہیں۔ ..... ۴۳۳

دست: خواب میں ایک سانپ دیکھا پھر میں نے اُس سانپ کو مخاطب کر کے کہا کہ خدا قاتل تو باد۔ مرا از دست تو محفوظ دارد ..... ۵۷۹

دستخط کرانا: مولوی عبداللہ سنوری کا ایک کاغذ پر دستخط کرانا ۵۲۵

دشمن: رسالہ نور الحق کے بارہ میں الہام کہ کافر اور مکفر لوگ اس کی نظیر لانے سے عاجز رہیں گے ..... ۲۲۳

کاغذ پر لکھا دیکھنا کہ دشمن نہایت اضطراب میں ہے ... ۶۳۸

کشف میں ایک شخص کا دکھلایا جانا میں اُس کی شکل بھول گیا مگر وہ ایک سخت دشمن ہے بدزبانی کرتا ہے ..... ۶۹۱

خواب میں میرے پر ظاہر کیا گیا کہ یہ دشمن تین حمایت کرنے والے اپنی کامیابی کے لئے مقرر کرے گا ..... ۴۱۵

دعا: آپ پر ظاہر کیا گیا کہ جو بات اس عاجز کی دعا سے روکی جائے وہ کسی اور ذریعے سے قبول نہیں ہو سکتی ..... ۱۵۷

۵۰۴ .....  
 ۴۶۶ .....  
 ۴۰۹ .....  
 ۴۷۳ .....  
 ۲۸۵ .....  
 ۲۸۵ .....  
 ۲۲۶ .....  
 ۴۱۲ .....  
 ۴۷۴ .....  
 ۴۱۲ .....  
 ۵۷۰ .....  
 ۲۸۲ .....  
 ۲۲۵ .....  
 ۴۳۵ .....  
 ۶۸ .....  
 ۵۰۴ .....  
 ۴۳۷ .....  
 ۵۲۱ .....  
 ۴۲۴ .....  
 ۴۲۴ .....  
 ۴۳۳ .....  
 ۵۷۹ .....  
 ۵۲۵ .....  
 ۲۲۳ .....  
 ۶۳۸ .....  
 ۶۹۱ .....  
 ۴۱۵ .....  
 ۱۵۷ .....



مجھے دو عصاب دیئے گئے..... گمشدہ عصا کو جو میں نے دیکھا تو اس کے منہ پر لکھا ہوا تھا۔ ”دُعَاؤُكَ مُسْتَجَابٌ“ ..... ۴۴۳

دلیپ سنگھ: کشفاً بتایا گیا کہ اس کا پنجاب میں آنا مقدر نہیں ۱۱۶

دمشق: مسیح کے نزول کی حقیقت ..... ۲۲۲

دنیا: کشف میں دیکھا کہ اگلے سال بعض احباب دنیا میں نہ ہوں گے ۲۸۰

دُنَى فِتْنَتِي: دُنَى فِتْنَتِي الہام ہونے کے بعد اس کی تفصیل کے بارہ خواب ۶۰

دھواں: رو یا میں آگ اور دھواں دیکھنا ..... ۳۰۱

دوسعدیڑ کے: دوسعدیڑ کے پیدا ہونے کی بابت کشف ۱۴۴

دوستڑھے: دیکھتا ہوں کہ دوستڑھوں کے سرجم سے الگ ہونے ہاتھوں میں ہیں ..... ۴۳۵

دو شخص: کشفی حالت میں اس عاجز نے دیکھا کہ دو شخص باتیں کر رہے ہیں کہ مجھے ایک لاکھ فوج کی ضرورت ہے ..... ۱۵۷

دوائی: ایک بیمار شخص کے لئے کچھ دوائیں دکھائی گئیں اور الہام ہوا ”امید سے بڑھ کر فائدہ“ ..... ۷۳۴

میں نے اس لڑکے کے لئے دعا کی تو خدا نے میرے دل میں القا کیا کہ فلاں دوا دینی چاہیے۔ میں نے چند دفعہ وہ دوا بیمار کو دی آخر بیمار اچھا ہو گیا ..... ۶۵۳

تریاق الہی کے بارہ میں الہاماً بتایا گیا کہ یہ دوائی گرم خشک ہے ۷۵۸

دیکھا کہ ایک صندوق بذریعہ پلٹی آیا ہے وہ دوائیوں سے بھرا ہوا تھا ..... ۴۰۶

کشف میں دیکھنا کہ ایک فرشتہ میرے منہ میں دوائییں ڈال رہا ہے ..... ۱۰۸

دودھ: رو یا میں شیخ رحمت اللہ صاحب کا لذیذ شیریں دودھ پلانا ..... ۴۳۲

حضرت اقدس کا حضرت مولوی نور الدین صاحب کو دودھ کے دو گلاس پلانا ..... ۷۵۰

دوست: چند دوستوں کے ہمراہ ایک جگہ پر جانا ..... ۴۴۲

آپ کا خواب میں بار بار رَبِّ تَجَلَّلْ رَبِّ تَجَلَّلْ کے الفاظ میں دعا کرنا ..... ۱۸۴

ایک شخص کی اصلاح کے بارہ میں دعا اور کشف ..... ۷۷۹

بنوں کے ایک عیسائی نوجوان گل محمد کے لئے آپ کا دعا کرنا اور دعا کرنے کے معا بعد اس کا دل تبدیل ہو جانا ..... ۷۶۷

رو یا میں حامد علی آکر کہتا ہے۔ ایک ہندو کھڑا ہے اور دعا کے لئے درخواست کرتا ہے ..... ۷۵۹

حضور کا بیمار یاں دور کرنے کے لئے دعا کرنا ..... ۴۳۰

خواب میں ہاتھ پکڑنے والے کے لئے دعا کرنا ..... ۱۳۰

حضور کی بیماری میں آپ کو سبحان اللہ و بحمدہ کی دعا الہاماً سکھایا جانا ..... ۲۸

مرزا غلام قادر صاحب کو خواب میں دیکھنا اور ان کے لئے دعا کرنا ..... ۷

کشف میں دیکھا کہ کوئی بیمار کتا ہے۔ میں اُسے دوا دینے لگتا ہوں تو میری زبان پر جاری ہوا ”اِس کتے کا آخری دم ہے“ ..... ۳۹۰

ہم نے دیکھا کہ اُس روڑی پر جوگی کے سرے پر ہے ایک کوٹھا ہے اُس کوٹھے نے دعا کی اور اُس کوٹھے نے جس میں ہم رہتے ہیں آئین کبی ..... ۴۶۸

رو یا میں مولوی عبدالکریم صاحب کو دیکھنا، ان سے مصافحہ کرنا، ان سے باتیں کرنا اور ان سے دعا کروانا ..... ۵۷۵

سلسلہ کی ترقی کے لئے قبر پر بیٹھ کر دعائیں مانگنا ..... ۴۶۲

سید ناصر شاہ صاحب اور سینئر کے متعلق دعا کرنے پر آپ کو کشفاً اطلاع ملنا کہ ان کی تبدیلی ملتوی کی گئی ..... ۶۷۵

عبدالرحمن خان خلیف نواب محمد علی خان صاحب کے لئے دعا کرنے پر آسمان پر نشاۃ الجنو با یک یادوسنہری رنگ کی لکیریں دیکھنا ..... ۴۷۳

کشف میں حضور کا دعا کرنا اور فرشتوں کا آئین کہنا۔ جن میں سے ایک فرشتہ کا نام خیر ائتی تھا ..... ۲۶

دُعَاؤُكَ مُسْتَجَابٌ: چھڑی پر لکھا ہوا دکھایا گیا دُعَاؤُكَ مُسْتَجَابٌ ..... ۴۴۳

ڈلی: حضرت اقدسؑ کا حضرت مولوی نور الدین صاحب کو دودھ کے دو گلاس پلانا اور آپ کا اس میں نبات کی ڈلی ہلاتے جانا ۷۵۰

ڈگری: زمینداری حقوق کے متعلق والد صاحب کی طرف سے دائر مقدمہ کے بارہ میں خاکسار پر ڈگری ہونا ظاہر کیا گیا۔ ۶

ڈگل: ان کے بارہ میں پچیس سال پہلے کی خواب..... ۱۴

ڈھول: ویب صاحب کو دیکھنا کہ وہ ہند میں آیا ہے اور ڈھول بجا رہا ہے..... ۱۹۲

ڈولی: اپنے تین ڈولی میں بیٹھے دیکھنا اور پھر کسی نے میاں شریف احمد کو ڈولی میں بٹھادیا..... ۵۱۶

ذبح: خواب میں ہزار ہا بھیڑیں ذبح کرنے کے لئے لٹائی ہوئی دیکھنا..... ۱۶

دیکھا کہ ہمارے مکان میں ایک بکر ذبح کیا گیا ہے.... ۷۰۰

دیکھنا کہ کوئی شخص کہتا ہے کہ یہاں ایک بیل ذبح کریں گے ۴۳۹



راجہ گلاب سنگھ: خواب میں دیکھا کہ راجہ گلاب سنگھ میرے پیر دبار رہا ہے..... ۴۸۷

راجہ کرشن: مجھے بتلایا گیا راجہ کرشن ایک برگزیدہ انسان تھا ۳۵۸

ران: رویا میں بکرے کی ران کا ٹکڑا چھت سے لٹکایا ہوا دیکھا..... ۳۸۶

دیکھا ایک ران لٹک رہی ہے..... ۷۱۴

رویایں کھال اتری ہوئی بکری کی دورانیں دیکھنا..... ۴۷۰

رَبِّ تَعَالَى رَبِّ تَعَالَى: خواب میں بار بار ان الفاظ سے دعا کرنا..... ۱۸۴

رَبِّیْ الْأَعْلَى: کشف میں سجدہ میں بلند آواز سے رَبِّیْ الْأَعْلَى کہنا..... ۲۹۶

دیکھنا کہ اس سال ہمارے تین چار دوست داغ مفارقت دے جائیں گے..... ۷۹۱

ایک متوحش خواب جس کی تعبیر تھی کہ ہمارے ایک دوست پر دشمن نے حملہ کیا ہے..... ۱۷۴

خواب میں کسی کی نسبت اپنے دوستوں میں سے الہام ہوا۔ اس کو اچھا کرنا ہی نہیں تھا..... ۵۲۰

دوشنبہ: دیکھنا کہ صاحبزادہ مرزا مبارک احمد کا عقیدہ دوشنبہ کو ہے..... ۱۱۳

دوکاندار: ایک دوکاندار کی طرف میں نے کسی قدر قیمت بھیجی تھی (آسمانی فیصلہ کے متعلق دعا کی)..... ۲۰۵

دولت احمد: خواب میں صاحبزادہ مرزا مبارک احمد کا دوسرا نام دولت احمد بتلایا گیا..... ۲۶۲

دہلی: الہامات میں دہلی شہر کا نام لیا گیا جہاں سادات میں حضور کی شادی ہوئی..... ۳۵

دیکھا کہ دہلی گئے ہیں تو تمام دروازے بند ہیں..... ۵۳۹

رویایں دیکھا کہ آپ دہلی گئے ہیں اور پھر بخیریت واپس آئے ہیں..... ۵۴۷

دیپانند، پنڈت: کشفی حالت میں میں نے اُس کو مردہ پایا ۹۵

دین محمد: خواب میں ایک مدقوق شخص کا ظاہر کرنا کہ میرا نام دین محمد ہے..... ۱۵۹

دیوار: زلزلہ دیکھا جس سے ہماری دیواریں جنبش کر گئیں..... ۷۰۶، ۷۰۵

کشفی طور پر مسجد کی دیوار پر محمود کا نام لکھا ہوا پایا..... ۱۴۴

میں نے خواب میں دیکھا تھا کہ گو یا میرا ناصواب صاحب دیوار بنا رہے ہیں..... ۳۹۸

دیکھو کیا کہتی ہے تصویر تمہاری: کشف میں ایک (شخص) کا مسکرا کر کہنا دیکھو کیا کہتی ہے تصویر تمہاری..... ۹۷

ڈبہ: نہایت خوشنما برنی ایک ڈبہ میں دیکھی..... ۴۸۶

خواب میں نواب اقبال الدولہ صاحب حیدرآباد کی طرف سے خط آیا  
جس میں کسی قدر روپیہ دینے کا وعدہ..... ۵۶

خواب دیکھا کہ کچھ روپیہ کی کمی اور سخت مشکلات پیش ہیں ۴۹۴

خواب میں دیکھنا کہ کسی صاحب نے مدد کتاب کے لئے پچاس  
روپیہ روانہ کئے ہیں..... ۳۸

خواب میں دیکھا کہ میں نے محمدی کو تین روپے دیئے ہیں ۷۰۱

کشفی طور پر چالیس یا چوالیس روپے کا دکھا یا جانا..... ۳۰

روح: ایک ناپاک روح کو کہتے سنتا کہ ”میں سوتے سوتے جہنم  
میں پڑ گیا“..... ۵۰۰

حضور پر کشف اٹھوا لگیا کہ مسیح کی روح ان فرماؤں سے پاک ہے ۱۸۷

کشف میں کوئی روح کہتی ہے۔ ہم نے وہ جہان چھوڑ دیا ہے

۴۹۸

جب انسان کا آخری وقت قریب آتا ہے تو دو فرشتے قریب آ کر  
دونوں انگلیاں ناک کے آگے رکھ دیتے ہیں۔ اے روح! جس راہ  
سے آئی تھی اسی راہ سے واپس نکل آ..... ۵۴۵

روحانی حالات: جو لوگ میرے پاؤں دباتے ہیں ان کے  
روحانی حالات مجھے رات بوقت دعا معلوم ہوتے ہیں.. ۷۹۰

روزہ: رو یا میں ایک بزرگ کا کہنا کہ کسی قدر روزے انوار سماوی  
کی پیشوائی کے لئے رکھنا سنت خاندان نبوت ہے ۲۰، ۱۹

روس: دیکھا کہ زراروس کا سونٹا میرے ہاتھ میں ہے اور اس میں  
پوشیدہ طور پر بندوق کی نالی بھی ہے..... ۴۲۷

روشن بی بی: دیکھا کہ روشن بی بی دالان کے دروازے پر آکھڑی  
ہوئی ہے..... ۱۷۴

روشنی: کشف میں ظاہر کیا گیا کہ رات کا وقت ہے اور کوئی کہتا ہے  
روشنی ہوگئی، روشنی ہوگئی..... ۴۷۳

روضہ مبارک: اپنے تئیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ  
مبارک پر میں کھڑا دیکھنا..... ۱۶۱

رومال: کشفاً دیکھنا کہ رومال تالاب میں گر گیا ہے اور اس  
کی تعبیر..... ۷۶۹

رحمت اللہ: میں نے دیکھا کہ میرے دائیں بائیں رحمت  
اللہ کے بچے ہیں..... ۷۹۳

رحمت اللہ، مرزا: حضور کا میر محمد اسحاق صاحب کو مسجد کے  
کنوئیں کی منڈیر پر بیٹھے دیکھنا اور مرزا رحمت اللہ کی طرف اشارہ  
کر کے کہنا کہ بڑے مرزا صاحب نے اس کی روٹی بند کر دی ہے  
اور نکال دیا ہے مگر منظور محمد نے اس کو روک لیا ہے..... ۵۳۲

ردّ بلا: ایک کاغذ دکھائی دیا اس پر لکھا تھا ”ردّ بلا“..... ۵۲۸

رشیا: میں اپنی جماعت کو رشیا کے علاقہ میں ریت کی مانند  
دیکھتا ہوں..... ۷۹۳

رشید الدین، حضرت ڈاکٹر خلیفہ: آپ کے متعلق روایا.....

۲۸۹، ۲۸۸

زلیارام عیسائی: دیکھا کہ زلیارام وکیل نے ایک سانپ میرے  
کاٹنے کے لئے بھیجا اور میں نے تل کرواپس کر دیا..... ۲۴

روپیہ: آپ کا چاہنا کہ قاضی ضیاء الدین صاحب کو شیرینی لانے  
کے لئے ایک روپیہ دوں..... ۴۷۰

دیکھا کہ قدرت اللہ کی بیوی روپوں کی ایک ڈھیری میرے پیش  
کرتی ہے..... ۵۳۷

ایک شخص نے ایک روپیہ اور پانچ چھوڑے روپے دیئے ۴۱۶

دیکھا کہ آسمان پر سے روپیہ اتر ا اور میرے ہاتھ پر رکھا گیا۔ اس  
پر لکھا تھا مُعَبَّرٌ اَللّٰهُ..... ۲۴۵

دیکھنا کہ کوئی شخص روپیہ بھیجتا ہے..... ۲۸۸

روپیہ پہنچنے سے قبل اس کی کشفی طور پر اطلاع ملنا..... ۲۵۸

غیب سے کسی قدر روپیہ آنا..... ۲۴۳

دیکھا کہ میری بیوی نے ایک روپیہ مجھ کو دیا ہے اور کہا کہ یہ  
تمہارے لئے روپیہ نذر ہے..... ۴۲۲

کسی شخص نے روپیہ دیا کہ یہ سرکار سے تجھ کو ملا ہے..... ۴۴۲

جہلم سے روپیہ روانہ ہونے کی اطلاع دی گئی..... ۵۳

خواب میں ایک شخص کا دونوں ہاتھوں سے میری جھولی میں روپیہ  
ڈالنا..... ۴۹۵

دیکھا کہ زلزلہ آیا ہے اور زلزلہ شدید ہے لیکن نقصان کچھ نہیں ہوا  
 ۵۵۹ .....  
 زلزلہ دیکھا جس سے ہماری دیواریں جنبش کر گئیں ..... ۷۰۵  
 دیکھا کہ بڑا سخت زلزلہ آیا ہے ..... ۵۳۰  
 دیکھا کہ بشیر احمد شمال مشرق کی طرف اشارہ کر کے کہتا ہے کہ زلزلہ  
 اس طرف چلا گیا ..... ۶۸۷  
 دیکھا کہ میں بڑی مسجد میں ہوں۔ بشیر احمد میرا لڑکا میرے پاس  
 ہے۔ وہ مشرق اور کچھ شمال کی طرف اشارہ کر کے کہتا ہے۔ اس  
 طرف زلزلہ گیا ہے۔ ..... ۶۸۷  
 بڑے زور سے زلزلہ آیا ہے اور زمین اس طرح اڑ رہی ہے جس  
 طرح روٹی دھنی جاتی ہے ..... ۵۰۴  
 دیکھا کہ زلزلہ آیا ہے ..... ۵۱۰  
 خواب میں میں نے سنا کہ آنے والے زلزلہ کی یہ نشانی ہے  
 دیکھا کہ زمین ہلنا شروع ہوئی۔ پھر ایک زور کا دھکا لگا۔ میں نے  
 رو یا ہی میں کہا کہ اٹھو زلزلہ آیا ہے ..... ۵۰۴  
 رو یا۔ دیکھا کہ زلزلہ آیا ہے ..... ۶۳۲  
 ایک زلزلہ کا نظارہ دکھائی دیا ..... ۵۹۶  
 زلزلہ آیا دیکھنا اور خیال کرنا کاشاستری کی پیشگوئی غلط نکلی  
 رو یا میں دیکھا کہ کوئی کہتا ہے زلزلہ کا ایک دھکا ..... ۴۶۸  
 زمین: آپ کو بتلایا جانا کہ یہ سلسلہ تمام زمین پر محیط ہو جائے گا ۱۷  
 میں دیکھتا ہوں کہ ایک جگہ پر وضو کرنے لگا تو معلوم ہوا کہ وہ زمین  
 پولی ہے ..... ۴۱۵  
 عالم کشف میں میں نے دیکھا کہ زمین نے مجھ سے کچھ گفتگو کی  
 کشفاً دکھلایا گیا کہ اپنے مکان میں چبوترہ کی جگہ ایک لمبا دالان بن  
 جائے۔ زمین کے مشرقی حصہ نے عمارت بننے کے لئے دعا کی اور  
 مغربی حصہ کی زمین افنادہ نے آمین کہی ..... ۴۰۹  
 دیکھا کہ یکا یک زمین ہلنی شروع ہوئی ..... ۵۰۷  
 زمین دکھائی گئی اس نے کلام کیا کہ میں اب تک تجھے نہیں پہچانتی تھی  
 کہ تو وَیْلُ الرَّحْمٰنِ ہے ..... ۳۹۶

رویت الہی: ہم نے رو یا میں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کا دربار ہے اور  
 ایک مجمع ہے ..... ۳۸۳  
 خدا تعالیٰ کا آپ کو ایک کاغذ پر تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ الْمُبِينِ لکھا  
 ہوا دکھانا ..... ۵۷۰  
 میں نے اپنے والد صاحب کی شکل پر اللہ تعالیٰ کو دیکھا ..... ۳۹۱  
 ریت: اپنی جماعت کو رشیا کے علاقہ میں ریت کی مانند  
 دیکھنا ..... ۷۹۳  
 مجھے تو اللہ تعالیٰ نے میری جماعت ریت کے ذروں کی طرح  
 دکھائی ہے ..... ۷۹۳  
 ریل گاڑی: ریل گاڑی میں سوار ہو کر قادیان آنا اور گاڑی کا  
 بازار قادیان میں کھڑی ہونا ..... ۷۹۲  
 بسرواں کے قریب حضور کا فرمانا کہ دیکھو میاں، ریل گاڑی کی  
 آواز آرہی ہے ..... ۷۹۲

## ز

زارروس کا سوٹا: دیکھا کہ زارروس کا سوٹا میرے ہاتھ میں ہے  
 اور اس میں پوشیدہ طور پر بندوق کی نالی بھی ہے ..... ۴۲۷  
 زاہدین: خواب میں مجمع عابدین وزاہدین سے ملاقات ..... ۱۰۳  
 زرد: ایک منی آرڈر برنگ زرد مجھ کو حالت کشفی میں دکھایا گیا ۱۰۷  
 مسیح موعود کے دوزر درنگ کی چادروں میں اترنے سے مراد ..... ۴۳۱  
 زربفت: خواب دیکھا کہ ایک چغہ ہے وہ اٹا ہے مگر اس پر  
 زربفت کا کام کیا ہوا ہے ..... ۵۳۸  
 زلزلہ: خواب میں ایک بڑا زلزلہ آتے دیکھا ..... ۴۲۵  
 خواب میں دیکھا کہ سخت زلزلہ آیا ہے جو پہلے سے زیادہ معلوم  
 ہوتا تھا ..... ۵۰۳  
 دیکھا کہ ایک زلزلہ آیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی زلزلہ  
 عنقریب آنے کو ہے ..... ۵۷۸

خواب میں دیکھا کہ گویا ایک زمین خریدی ہے کہ اپنی جماعت کی  
 مہمتیں وہاں دفن کیا کریں تو کہا گیا اس کا نام مقبرہ بہشتی ہے ۲۱۰  
زبور: خواب میں اس قدر زبور دیکھنا جن کی کثرت سے سطح  
 زمین پڑ ہے ..... ۶۳۴  
 رو یا دیکھا کہ زبور کپڑے میں پکڑ کر مار رہا ہوں ..... ۵۹۲  
 کثرت سے زبور دیکھنا جو ٹڈی دل کی طرح زمین پر پھیل  
 رہے ہیں ..... ۶۸۰  
زندہ ہونا: رو یا میں دیکھا کہ مولوی عبدالکریم صاحب گویا زندہ  
 ہو گئے ہیں ..... ۵۸۰  
زین العابدین، شیخ: دوران دعا آپ کے ہاں بیٹا ہونے کے  
 بارہ میں کشف ..... ۷۹۴  
زینب: دیکھا کہ زینب نام ایک خادمہ لڑکی ساتھ ہے اور اس  
 کنویں کی طرف جو باغ کے جنوب مغربی کونے پر ہے میں گیا  
 ہوں ..... ۵۱۴  
زینہ: دیکھا کہ ایک مکان ہے اس پر چڑھنے کے لئے لوہے کا  
 زیند لگا ہے اور تختہ پاؤں رکھنے کے بھی ہیں ..... ۵۳۵  
 رو یا میں دیکھا کہ ایک زینہ پر چڑھتا ہوں ..... ۷۸۱  
زیورات: دیکھا کہ سونے کے بہت سے زیورات جمع ہو رہے  
 ہیں جو گوالیار کے راجہ نے خیرات کے لئے بھیجے ہیں .. ۲۸۷

**س**

سال: کشف میں دیکھا کہ اگلے سال بعض احباب دنیا میں نہ  
 ہوں گے ..... ۲۸۰  
سانپ: بڑا سانپ دیکھنا جس کی گردن مگھ کی طرح بڑی ہے ۵۷۹  
 میں نے خواب میں ایک سانپ دیکھا - مرغانی کلاں کی شکل پر سفید  
 رنگ ..... ۵۷۹  
 میں نے دیکھا کہ ایک سانپ میں نے قتل کیا۔ اور ایک سانپ سے  
 میں بھاگا ہوں ..... ۶۶۰  
 دیکھا کہ ایک گڑھا قبر کی مانند ہے جس میں ایک سانپ ہے ۶۶۰  
 رلیا رام وکیل نے ایک سانپ میرے کانٹے کے لئے بھیجا اور میں  
 نے اسے تل کر واپس کر دیا ..... ۲۴  
 دیکھا کہ سانپ کی گردن میرے ہاتھ میں ہے اس نے گردن کو پھیر  
 کر مجھے کاٹنا چاہا ..... ۵۷۹  
 دیکھا کہ سانپ نے ذرا پر کاٹا ..... ۷۵۲  
 رو یا دیکھا کہ سانپ نے میری ایڑی پر کاٹا ہے ..... ۵۴۲  
 میں نے دیکھا کہ ایک سانپ صاحب جان مرحومہ کے گھر میں  
 پھرتا ہے ..... ۱۷۶  
سانڈھ: دیکھتا ہوں کہ دو سنڈھوں کے سر جسم سے الگ کئے ہوئے  
 ہاتھوں میں ہیں ..... ۴۳۵  
سبز رنگ: خواب میں فرشتوں کا سبز رنگ میں مسجد کے دروازہ کی  
 پیشانی پر خطر یحیانی میں آیات لکھنا ..... ۹۷  
سپاری: خواب میں مولوی محمد احسن صاحب کا ایک گانٹھ سوٹھ یا  
 سپاری کی اور جائل دینا ..... ۴۲۶، ۴۲۵  
 میں نے دیکھا کہ گویا مولوی محمد احسن نے جو مجھے ایک داد دی ہے  
 سپاری جیسی شکل ہے اور کچھ جائل کی شکل ہے ..... ۴۲۶  
سپاہی: دیکھا ایک سپاہی من لے کر آیا ہے ..... ۲۷۷  
 دیکھا کہ ایک سپاہی وارنٹ لے کر آیا ہے ..... ۳۸۶  
 کشف میں ایک لاکھ فوج مانگنے پر پانچ ہزار سپاہی ملنے کی خبر ۱۵۷  
ستارہ: حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی پیدائش کے وقت ایک  
 ستارہ دیکھا جس پر معمر اللہ لکھا تھا ..... ۲۴۵  
 خواب میں دیکھا کہ سرسید احمد کا ستارہ قریب غروب ہے ۷۵۸  
 بہت سے ستارے آسمان پر ایک جگہ دیکھنا ..... ۶۴۶  
 رو یا میں دیکھا کہ سید عبدالقادر جیلانی اور ایک بزرگ نے مسجد اقصیٰ  
 میں نماز پڑھی اور مشرق سے ایک ستارہ نکلا ..... ۱۷

خواب میں دیکھا کہ گویا ایک زمین خریدی ہے کہ اپنی جماعت کی  
 مہمتیں وہاں دفن کیا کریں تو کہا گیا اس کا نام مقبرہ بہشتی ہے ۲۱۰  
زبور: خواب میں اس قدر زبور دیکھنا جن کی کثرت سے سطح  
 زمین پڑ ہے ..... ۶۳۴  
 رو یا دیکھا کہ زبور کپڑے میں پکڑ کر مار رہا ہوں ..... ۵۹۲  
 کثرت سے زبور دیکھنا جو ٹڈی دل کی طرح زمین پر پھیل  
 رہے ہیں ..... ۶۸۰  
زندہ ہونا: رو یا میں دیکھا کہ مولوی عبدالکریم صاحب گویا زندہ  
 ہو گئے ہیں ..... ۵۸۰  
زین العابدین، شیخ: دوران دعا آپ کے ہاں بیٹا ہونے کے  
 بارہ میں کشف ..... ۷۹۴  
زینب: دیکھا کہ زینب نام ایک خادمہ لڑکی ساتھ ہے اور اس  
 کنویں کی طرف جو باغ کے جنوب مغربی کونے پر ہے میں گیا  
 ہوں ..... ۵۱۴  
زینہ: دیکھا کہ ایک مکان ہے اس پر چڑھنے کے لئے لوہے کا  
 زیند لگا ہے اور تختہ پاؤں رکھنے کے بھی ہیں ..... ۵۳۵  
 رو یا میں دیکھا کہ ایک زینہ پر چڑھتا ہوں ..... ۷۸۱  
زیورات: دیکھا کہ سونے کے بہت سے زیورات جمع ہو رہے  
 ہیں جو گوالیار کے راجہ نے خیرات کے لئے بھیجے ہیں .. ۲۸۷

## س

سال: کشف میں دیکھا کہ اگلے سال بعض احباب دنیا میں نہ  
 ہوں گے ..... ۲۸۰  
سانپ: بڑا سانپ دیکھنا جس کی گردن مگھ کی طرح بڑی ہے ۵۷۹  
 میں نے خواب میں ایک سانپ دیکھا - مرغانی کلاں کی شکل پر سفید  
 رنگ ..... ۵۷۹  
 میں نے دیکھا کہ ایک سانپ میں نے قتل کیا۔ اور ایک سانپ سے  
 میں بھاگا ہوں ..... ۶۶۰  
 دیکھا کہ ایک گڑھا قبر کی مانند ہے جس میں ایک سانپ ہے ۶۶۰  
 رلیا رام وکیل نے ایک سانپ میرے کانٹے کے لئے بھیجا اور میں  
 نے اسے تل کر واپس کر دیا ..... ۲۴  
 دیکھا کہ سانپ نے ذرا پر کاٹا ..... ۷۵۲  
 رو یا دیکھا کہ سانپ نے میری ایڑی پر کاٹا ہے ..... ۵۴۲  
 میں نے دیکھا کہ ایک سانپ صاحب جان مرحومہ کے گھر میں  
 پھرتا ہے ..... ۱۷۶  
سانڈھ: دیکھتا ہوں کہ دو سنڈھوں کے سر جسم سے الگ کئے ہوئے  
 ہاتھوں میں ہیں ..... ۴۳۵  
سبز رنگ: خواب میں فرشتوں کا سبز رنگ میں مسجد کے دروازہ کی  
 پیشانی پر خطر یحیانی میں آیات لکھنا ..... ۹۷  
سپاری: خواب میں مولوی محمد احسن صاحب کا ایک گانٹھ سوٹھ یا  
 سپاری کی اور جائل دینا ..... ۴۲۶، ۴۲۵  
 میں نے دیکھا کہ گویا مولوی محمد احسن نے جو مجھے ایک داد دی ہے  
 سپاری جیسی شکل ہے اور کچھ جائل کی شکل ہے ..... ۴۲۶  
سپاہی: دیکھا ایک سپاہی من لے کر آیا ہے ..... ۲۷۷  
 دیکھا کہ ایک سپاہی وارنٹ لے کر آیا ہے ..... ۳۸۶  
 کشف میں ایک لاکھ فوج مانگنے پر پانچ ہزار سپاہی ملنے کی خبر ۱۵۷  
ستارہ: حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی پیدائش کے وقت ایک  
 ستارہ دیکھا جس پر معمر اللہ لکھا تھا ..... ۲۴۵  
 خواب میں دیکھا کہ سرسید احمد کا ستارہ قریب غروب ہے ۷۵۸  
 بہت سے ستارے آسمان پر ایک جگہ دیکھنا ..... ۶۴۶  
 رو یا میں دیکھا کہ سید عبدالقادر جیلانی اور ایک بزرگ نے مسجد اقصیٰ  
 میں نماز پڑھی اور مشرق سے ایک ستارہ نکلا ..... ۱۷

کشف میں دیکھا کہ ایک بڑا ستارہ ٹوٹا ہے ..... ۷۰۲

سجدہ: روایا میں دیکھا کہ بہت سے ہندو ہمارے آگے سجدہ کرنے کی طرح جھکتے ہیں ..... ۳۹۳

سر: روایا میں دیکھا کہ میری اہلیہ کا سر منڈھا ہوا ہے ..... ۴۷۱

روایا میں ایک عورت دیکھنا جو مخالفانہ رنگ میں ہے اس کے سر کے بال مقرض سے کٹے ہوئے ہیں ..... ۵۲۰، ۵۱۹

لیکھرام کا سر کٹا ہوا دیکھنا ..... ۲۶۴

سراج الحق: خواب میں سراج الحق کو دیکھنا ..... ۴۸۶

سرخ جوتا: دیکھا کہ ایک سرخ جوتا میرے سامنے رکھا گیا ہے اور ایک سنہری جوتا عمدہ کسی اور کو بھیجا گیا ہے ..... ۴۷۲

سرخ چھینٹوں والا نشان: سرخ چھینٹوں والے کشف میں خداوند قادر مطلق کا قضاء و قدر کی کتاب پر دستخط کرنے سے طاعون کے وقوع اور پنڈت لیکھرام کے مارے جانے کی طرف اشارہ ہونا ..... ۱۱۲

حضور کا عالم کشف میں اللہ تعالیٰ کے حضور بعض احکام قضاء و قدر پیش کرنا اور اللہ تعالیٰ کا ان پر دستخط فرمانا ..... ۱۱۲

سُرمہ چشم آریہ: دیکھا کہ میرے ہاتھ میں سُرمہ چشم آریہ کے چار ورق ہیں اور کوئی کہتا ہے۔ آریہ لوگ اب خود اس کو چھپوا رہے ہیں ..... ۲۸۸

سُرمہ دانی: ایک شخص کا حضور سے سُرمہ دانی یا سُرمہ کی سلائی مانگتا ہے ..... ۷۶۷

سُرمہ لگانا: گل محمد عیسائی کو دیکھنا کہ آنکھوں میں سُرمہ لگا رہا ہے ..... ۷۶۷

سرو کا درخت: کشفی حالت میں دیکھا کہ سرو کی ایک بڑی لمبی شاخ باغ میں سے کاٹی گئی ہے اور ایک شخص کے ہاتھ میں ہے ..... ۴۵۱

سزائے موت: خواب میں کوئی مجھے کہتا ہے ”سزائے موت“ ..... ۴۹۵

سعدی شیرازی، شیخ حافظ: کشف میں شیخ سعدی کو دیکھنا ۷۴۳

سعیدہ امۃ الحمید بیگم: روایا میں ان کے ہاتھ میں دس روپے سفید اور صاف دیکھنا ..... ۴۳۳

سفید تہ بند: روایا میں ایک سفید تہ بند باندھنا مگر وہ بالکل سفید نہیں کچھ کچھ سیلا ہے ..... ۴۸۸

سفید گھوڑا: دیکھا کہ ہم سفید گھوڑے پر سوار باہر سے گھر کو آرہے ہیں ..... ۷۶۹

سفید لباس: دیکھا کہ مرزا غلام قادر صاحب میرے بڑے بھائی نہایت سفید لباس پہنے ہوئے میرے ساتھ جا رہے ہیں ..... ۵۳۲

سفید کاغذ: سفید کاغذ پر (عبداللہ) (سلطان محمد) لکھا ہے ..... ۷۵۲

سفید کپڑا: روایا میں دیکھا کہ ایک سفید کپڑا ہے اس پر کسی نے انگشتی رکھی رکھی ہے ..... ۵۰۷

مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی کو سفید کپڑے پہننے دیکھنا ..... ۵۳۰

سلام قولاً من رب رحیم: قرآن شریف جلد دیکھا جس کی جلد پر سلام قولاً من رب رحیم لکھا ہوا تھا ..... ۶۸۶

سلطان احمد، مرزا: دیکھا کہ مرزا سلطان احمد کھڑے ہیں اور سرتاپا سیاہ لباس ہے ..... ۴۹۷

حضور کا مرزا سلطان احمد صاحب کے ساتھ اپنے آپ کو پلنگ پر بیٹھے دیکھنا ..... ۴۷۳

سلطان احمد مختار: اس عاجز نے اپنی تصویر کے دائیں بائیں ”حیۃ اللہ القادر و سلطان احمد مختار“ لکھا دیکھا ..... ۹۸

سلطان روم: سلطان روم کی خراب حالت کے بارہ میں کشف ..... ۲۶۸

سلمان: خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مجھے فرمانا سلمان منا اهل البیت علی مشرب الحسین ..... ۳۶۱

سندرداس: ان کی وفات سے قبل ہم غم کی اطلاع ..... ۱۳۳

سنسار چند: اپنے تئیں جہلم میں ڈپٹی سنسار چند کے علاوہ کسی اور حاکم کے کمرہ کی طرف جاتے دیکھنا ..... ۴۲۷

کشف میں دیکھا کہ ایک بڑا ستارہ ٹوٹا ہے ..... ۷۰۲

سجدہ: روایا میں دیکھا کہ بہت سے ہندو ہمارے آگے سجدہ کرنے کی طرح جھکتے ہیں ..... ۳۹۳

سر: روایا میں دیکھا کہ میری اہلیہ کا سر منڈھا ہوا ہے ..... ۴۷۱

روایا میں ایک عورت دیکھنا جو مخالفانہ رنگ میں ہے اس کے سر کے بال مقرض سے کٹے ہوئے ہیں ..... ۵۲۰، ۵۱۹

لیکھرام کا سر کٹا ہوا دیکھنا ..... ۲۶۴

سراج الحق: خواب میں سراج الحق کو دیکھنا ..... ۴۸۶

سرخ جوتا: دیکھا کہ ایک سرخ جوتا میرے سامنے رکھا گیا ہے اور ایک سنہری جوتا عمدہ کسی اور کو بھیجا گیا ہے ..... ۴۷۲

سرخ چھینٹوں والا نشان: سرخ چھینٹوں والے کشف میں خداوند قادر مطلق کا قضاء و قدر کی کتاب پر دستخط کرنے سے طاعون کے وقوع اور پنڈت لیکھرام کے مارے جانے کی طرف اشارہ ہونا ..... ۱۱۲

حضور کا عالم کشف میں اللہ تعالیٰ کے حضور بعض احکام قضاء و قدر پیش کرنا اور اللہ تعالیٰ کا ان پر دستخط فرمانا ..... ۱۱۲

سُرمہ چشم آریہ: دیکھا کہ میرے ہاتھ میں سُرمہ چشم آریہ کے چار ورق ہیں اور کوئی کہتا ہے۔ آریہ لوگ اب خود اس کو چھپوا رہے ہیں ..... ۲۸۸

سُرمہ دانی: ایک شخص کا حضور سے سُرمہ دانی یا سُرمہ کی سلائی مانگتا ہے ..... ۷۶۷

سُرمہ لگانا: گل محمد عیسائی کو دیکھنا کہ آنکھوں میں سُرمہ لگا رہا ہے ..... ۷۶۷

سرو کا درخت: کشفی حالت میں دیکھا کہ سرو کی ایک بڑی لمبی شاخ باغ میں سے کاٹی گئی ہے اور ایک شخص کے ہاتھ میں ہے ..... ۴۵۱

سزائے موت: خواب میں کوئی مجھے کہتا ہے ”سزائے موت“ ..... ۴۹۵

سیاہ لباس: دیکھا کہ مرزا سلطان احمد کھڑے ہیں اور سر تا پا سیاہ لباس ہے ..... ۲۹۷

سیاہ کپڑے: دیکھا گویا ہولیوں کے دن ہیں اور غول کے غول ہندو سیاہ کپڑے پہنے ہوئے کھڑے ہیں ..... ۲۷۳

میر عباس علی لدھیانوی کو دیکھنا کہ اس نے سیاہ کپڑے پہنے ہیں ..... ۱۷۶

سیاہ کبیل: دیکھا کہ بٹالہ کی ایک حویلی میں میں سیاہ کبیل پر بیٹھا ہوں ..... ۱۴

سید عبدالقادر جیلانی: روایا میں آپ کا حضرت اقدس کو غسل کرانا اور نئی پوشاک پہنانا ..... ۷۴۳

روایا میں دیکھا کہ سید عبدالقادر جیلانی اور ایک بزرگ نے مسجد اقصیٰ میں نماز پڑھی اور مشرق سے ایک ستارہ نکلا ..... ۱۷

کشف میں آپ کی سید عبدالقادر جیلانی سے ملاقات ہونا ..... ۷۴۳

سید احمد خان، سمر، ان کی موت کے بارہ میں کشف ... ۲۶۵

خواب میں دیکھا کہ سید احمد خان کا ستارہ قریب غروب ہے ..... ۷۵۸

## ش - ص - ض

شاخ: کشفی حالت میں دیکھا کہ سرو کی ایک بڑی لمبی شاخ باغ میں سے کاٹی گئی ہے اور ایک شخص کے ہاتھ میں ہے ..... ۲۵۱

خواب میں کسی کا کہنا کہ اس شاخ کو اس زمین میں جو میرے مکان کے قریب ہے اس بیری کے پاس لگا دو ..... ۲۵۱

شادی: آپ کا اپنی شادی کے بارہ میں کشف . ۱۲۵، ۱۰۸

کشفاً بتایا گیا کہ آپ کی دوسری شادی دہلی میں ہوگی ... ۷۴۴

شادی خان: دیکھا کہ صدہا آدمی بیٹھے ہیں بلند آواز سے کہتا ہوں شادی خان، شادی خان، وہ کھڑا ہو گیا ..... ۵۳۷

شاستری: زلزلہ آیا دیکھنا اور خیال کرنا کہ شاستری کی پیشگوئی غلط نکلی ..... ۵۰۸، ۵۰۷

سنسکرت: کشفی طور پر ایک شخص دکھایا گیا گویا وہ سنسکرت کا عالم ہے جو کرشن کا نہایت درجہ معتقد ہے ..... ۳۵۷

سنہری لکیر: عبدالرحمان خان خلیفہ نواب محمد علی خان صاحب کے لئے دعا کرنے پر آسمان پر شمالاً جنوباً ایک یا دو سنہری رنگ کی لکیریں دیکھنا ..... ۲۷۳

سورۃ العصر کے اعداد سے دنیا کی عمر قمری حساب سے .. ۱۵۸

سورۃ فاتحہ: کشف میں سورہ فاتحہ کے ساتھ گلاب کا تعلق دیکھنا ..... ۲۷۷

سونف: روایا کسی شخص نے ہمارے ہاتھ پر سونف رکھ دی ہے ..... ۵۳۵

سونٹھ: خواب میں مولوی محمد احسن صاحب کا ایک گاٹھ سونٹھ یا سپاری کی اور جانفل دینا ..... ۲۲۶، ۲۲۵

سونے کا کنٹھا: دیکھا کہ ہماری جماعت کے ایک دوست کو سونے کا کنٹھا پہنا گیا ہے ..... ۷۵۸

سوٹا نیز دیکھئے عصا: دیکھا کہ زاروں کا سوٹا میرے ہاتھ میں ہے اور اس میں پوشیدہ طور پر بندوق کی نالی ہے ..... ۲۲۷

دیکھا کہ سلطان احمد کی تائی حرمت بی بی صاحبہ نے میرے طرف ایک سیاہ سوٹا چلایا اور میں نے اپنی سفید سوٹی سے اس کو روک دیا ..... ۲۶۳

سڑک: دیکھا کہ محمود تیز روشنی والا لپ پ لئے سڑک پر کھڑا ہے اور سڑک پر اس کی تیز روشنی پڑ رہی ہے ..... ۷۷۷

خواب میں ایک سڑک دیکھنا جس پر کوئی کوئی درخت ہے ..... ۲۷۴

خواب میں ایک سڑک دیکھنا جو گویا چاند کے ٹکڑے اکٹھے کر کے بنائی گئی ہے ..... ۳۳۵

سور: خواب میں دیکھا کہ سور مارا ہے ..... ۷۳۰

کنج رام (سررشتہ دار کشتہ امرتسر): کشف میں دیکھنا کہ اس نے سیاہ کپڑے پہنے ہوئے ہیں ..... ۸

سیاہ جسم: کشفاً بعض مردوں کا جسم ایسا سیاہ دیکھا کہ گویا وہ دھوئیں سے بنایا گیا ہے ..... ۲۶۰

سیاہ پودے: دیکھا کہ ملائک پنجاب میں سیاہ رنگ کے پودے لگا رہے ہیں ..... ۲۸۲

خواب میں ایک شخص کا کہنا کہ تم ولی ہو..... ۲۱۱

خواب میں ایک شخص کا مجھ کو کہنا کہ میرا نام فتح اور ظفر ہے ۲۲۰

خواب میں ایک لمبے قد کے شخص کا پوچھنا کہ مرزا غلام احمد غلام مرتضیٰ کا بیٹا کہاں ہے..... ۱۴

خواب میں ایک لمبے قد کے شخص کے منہ سے آپ کے بارہ میں ”تبی دستان عشرت را“ کے الفاظ نکلنا..... ۱۵

رویا میں دیکھا کہ جماعت میں سے ایک شخص گھوڑے پر سے گر پڑا ہے..... ۲۳۵

دیکھا کہ ایک شخص نے نہایت زور سے قلم چلایا اور اس نے شاہت الوجوه لکھا..... ۵۲۳، ۵۲۴

دیکھا کہ کوئی کہتا ہے فلاں شخص کی جگہ شیخ آیا ہے..... ۴۷۲

دیکھا کہ میں نے اپنے مقدمہ میں دو معتبر آدمی حاکم کی طرف بھیجے ہیں..... ۴۷۳

دیکھنا کہ ایک شخص روپیہ بھیجتا ہے..... ۲۸۸

دیکھنا کہ کوئی شخص کہتا ہے کہ یہاں ایک بیل ذبح کریں گے ۲۳۹

رویا دیکھا کہ ایک شخص نے مجھے کوری ٹنڈ میں ٹھنڈا پانی دیا ۵۳۸

دیکھا کہ ایک شخص نے ٹنڈ میں تھوڑا سا پانی مجھ کو دیا ہے ۵۳۷

رویا میں ایک شخص کا پوچھنا کہ کرشن جی کہاں ہیں..... ۳۵۹

مجھے بتلایا گیا ہے کہ ایک شخص نے رات دس مرتبہ زنا کیا ہے ۷۹۲

رویا میں ایک شخص نے ایک دوائی کولا وائن کی بوتل دی..... جس پر رسیاں لپٹی ہوئی ہیں..... ۵۸۳

رویا میں کسی شخص نے ہمارے ہاتھ پر سونف رکھ دی ہے ۵۳۵

خواب میں دیکھا کہ کسی شخص نے مجھ کو روپیہ دیا کہ یہ سرکار سے تجھ کو ملا ہے..... ۴۴۲

کشف میں ایک (شخص) کا مسکرا کر کہنا کہ ”دیکھو کیا کہتی ہے تصویر تمہاری“..... ۹۷

کشف میں ایک مدقوق اور قریب المرگ شخص کا ظاہر کرنا کہ میرا نام دین محمد ہے..... ۱۵۹

شاہت الوجوه: دیکھا کہ ایک شخص نے نہایت زور سے قلم چلایا اور اس نے لکھا شاہت الوجوه..... ۵۲۳، ۵۲۴

شاہسوار: خواب میں آپ کا ہزاروں شاہسواروں کا دیکھنا ۱۹۹

شریعت رائے، لالہ: ان (لالہ شریعت) کی ایک خواب کا ذکر..... ۳۸

دیکھا کہ آپ اور شریعت ایک گہرے پانی میں کنارہ کی طرف تیرتے جاتے ہیں..... ۵۳۲

شریف احمد، حضرت صاحبزادہ مرزا: دیکھا کہ حضرت اماں جان قرآن شریف آگے رکھے پڑھتی ہیں۔ جب اولٹک پڑھا تو شریف..... ۷۸۰

حضرت مرزا شریف احمد کو تپ مرتدہ ہو گیا دعا کرنے پر کشتی رنگ میں دیکھا کہ لڑکا بالکل تندرست ہو گیا ہے..... ۴۵۴

ان کی نسبت عالم کشف میں کہا کہ اب تو ہماری جگہ بیٹھ اور ہم چلتے ہیں..... ۴۵۴

خواب میں دیکھا کہ آپ نے پگڑی باندھی ہوئی ہے اور ایک شخص نے کہا ”وہ بادشاہ آیا“..... ۶۵۸

رویا میں شریف احمد کو دیکھا ایک آدمی نے کہا ابھی تو اس نے قاضی بننا ہے..... ۶۵۸

شخص (نیز دیکھئے آدمی، لوگ): ایک شخص کا آپ سے سرمہ دانی یا سرمہ کی سلائی مانگنا ۷۶۷

ایک شخص کا ایک روپیہ اور پانچ چھوڑا سے رویا میں دینا.. ۴۱۶

ایک شخص کے بارہ میں بتایا گیا کہ وہ ایک دم میں دنیا سے رخصت ہو جائے گا اور پیٹ پھٹ گیا..... ۶۳۸

خواب میں دکھلایا گیا کہ ایک شخص روپیہ بھیجتا ہے..... ۲۸۸

ایک شخص کے ہاتھ میں بڑا اور چوڑا چھرا دیکھنا..... ۴۳۶

ایک شخص نے ایک پروانہ دیا جس پر لکھا تھا کہ عدالت سے چارجہ کے لئے طاعون کا حکم جاری کیا گیا ہے..... ۴۳۴

خواب میں ایک شخص نے دونوں ہاتھ روپیوں سے بھر کر میری جھولی میں ڈال دیئے..... ۴۹۵



شیرینی: آپ کا قاضی ضیاء الدین صاحب کو ایک روپیہ شیرینی لانے کے لئے دینا..... ۴۷۰

شیر علی: خواب میں ایک فرشتہ دکھائی دیا جس کا نام شیر علی معلوم ہوتا ہے اس نے میری آنکھیں نکالی ہیں اور صاف کی ہیں .... ۲۷

شیریں دودھ: روایا میں شیخ رحمت اللہ صاحب کا لذیذ شیریں دودھ پلانا..... ۴۳۲

شیریں روٹیاں: دو فرشتوں کا شیریں روٹیاں پیش کرنا ۷۷۸

شیشی: دیکھا کہ ایک صندوق بذریعہ بلٹی آیا ہے جس میں چھوٹی چھوٹی شیشیاں ہیں..... ۴۰۶

روایا میں عطر کی شیشی ہاتھ میں ہے..... ۴۸۲

شیطان: خواب میں دیکھا کہ ایک جگہ شیطان سیاہ رنگ اور بد صورت کھڑا ہے ۵

شیونارائن، پنڈت: جس کے خط کا مضمون ماقبل آمد کا شفات میں اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدسؑ پر ظاہر کر دیا..... ۵۳

صاعقہ: دیکھا کہ ایک صاعقہ مغرب کی طرف سے میرے مکان کی طرف چلی ہے..... ۲۷۳

صندوق: دیکھا کہ میرے ہاتھ میں چابیاں ہیں۔ ایک صندوق کھولنے کا ارادہ ہے..... ۵۲۴

دیکھا کہ ایک صندوق بذریعہ بلٹی آیا ہے جس میں چھوٹی چھوٹی شیشیاں ہیں..... ۴۰۶

دیکھا کہ ایک مربع شکل کا صندوق ہے جس میں دو خانے ہیں ایک خانہ میں موت ایک عورت کی شکل پر بیٹھی ہے..... ۵۵۸

ضیاء الدین قاضی کوٹی، حضرت قاضی: ان کے بارے میں انکشاف کہ انہیں ابتلاء پیش آئے گا..... ۱۴۸

حضرت اقدسؑ کا قاضی صاحب کو ایک روپیہ شیرینی لانے کے لئے دینے کا ارادہ کرنا..... ۴۷۰

کشف میں دیکھنا کہ ایک شخص آپ کا نام آدھا عربی اور آدھا انگریزی میں لکھ رہا ہے..... ۲۹

کشف میں ایک قد آور شخص کا کہنا ”قرت قرت قرت“ ۷۴۱

کشفی حالت میں دیکھنا کہ دو شخص باتیں کر رہے ہیں کہ مجھے ایک لاکھ فوج کی ضرورت ہے..... ۱۵۷

کشفی طور پر ایک شخص دکھایا گیا گویا وہ سنسکرت کا عالم ہے جو کرشن کا نہایت درجہ معتقد ہے..... ۳۵۷

کوئی شخص طاعون کے بارہ میں کہتا ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ اب طاعون پھچپھچانیں چھوڑتی..... ۴۳۵

شعر: خواب میں خدا تعالیٰ کی طرف سے پانچ شعر دکھلائے گئے..... ۵۱۹

شعلہ: روایا دیکھا کہ ایک بڑا دریا ہے اس میں سے کوئی چیز نکلی جس میں سے شعلے نکلتے ہیں..... ۵۲۱

شمس الدین (میاں فضل الہی): ملا شمس الدین میاں فضل الہی ایک بڑا خوانگور کا لایا ہے۔ جس میں بہت سے انگور کے خوشے ہیں اور بعض ان میں سے موتیوں کی طرح کھڑے ہیں ۵۹۸

شوخی: ملک میں بہت غفلت اور گناہ اور شوخی پھیل گئی ہے ۶۹۲

شہب ثاقب: آپ کو الہاماً بتایا گیا کہ یہ تیرے لئے نشان ظاہر ہوا ہے..... ۱۱۴

شہر: ہم کسی شہر میں گئے اور وہاں کے لوگ ہم سے برگشتہ ہیں انہوں نے کچھ اپنے شکوک دریافت کئے جن کا جواب دیا گیا ۷۷۸

کشف میں دیکھا کہ قادیان ایک بڑا عظیم الشان شہر بن گیا ۳۹۲

شیخ: دیکھا کہ کوئی کہتا ہے فلاں شخص کی جگہ شیخ آیا..... ۴۷۲

شیر: دیکھا کہ ایک شیر آتھرام کے دونوں لڑکوں کو اٹھا کر لے گیا..... ۴۸۵

وہ بادشاہ جس کے پاس بوعلی سینا تھا اس کی کمان میرے پاس ہے اور میں نے اس کمان سے ایک شیر کی طرف ایک تیر چلایا ہے ۴۲۸

ظفر: خواب میں کوئی شخص مجھ کو کہتا ہے کہ میرا نام فتح اور ظفر

ہے ..... ۲۲۰

ظفر احمد: دیکھا ظفر احمد میرے پاس آیا ہے ..... ۲۲۵

## ع

عاشق: ایک عورت پر عاشق شخص کی اصلاح کے بارہ میں دعا اور

کشف ..... ۷۷۹

عالم آخرت: رو یا میں اپنے ایک چچا کو دیکھنا اور ان سے عالم

آخرت کے حالات دریافت کرنا ..... ۵۳۴

عباس علی لدہپیانوی، میر: دیکھنا کہ انہوں نے سیاہ کپڑے پہنے

ہوئے ہیں ..... ۱۷۶

آپ (میرعباس علی صاحب لدہپیانوی) کے شہر کی طرف نظر لگی ہوئی

تھی (اصلہا ثابت و فرعہا فی السماء) ..... ۵۱

آپ کو کشفی حالت میں ان کے دل میں حضرت مسیح موعود کے دعویٰ

کے متعلق انقباض ہونا دکھا یا جانا ..... ۵۲

عبداللہ، ڈاکٹر: ڈاکٹر عبداللہ مسکراتا ہوا آیا اور کہا کہ تارا آئی ہے

کہ دوپل ٹوٹ گئے ہیں ..... ۶۶۰

عبداللہ خان: ڈیرہ اسماعیل خاں: ان الفاظ کا بیکدفعہ زبان پر

جاری ہونا اور اسی شام ان کی طرف سے منی آرڈر کا آنا ..... ۳۷

عبداللہ سنوری، حضرت مولوی: رو یا میں آپ کا عبداللہ سنوری

صاحب سے ایک کاغذ پر دستخط کرانا ..... ۵۲۵

کشف میں مولوی عبداللہ سنوری صاحب کے کرتے پر سرخی کے

چھیننے گرنا ..... ۱۱۲ تا ۱۱۰

میاں عبداللہ سنوری اپنی خواب میں کہتے ہیں کہ ششی غلام قادر مرحوم

سنوروالے یہاں آئے ہیں ..... ۳۱۴

عبداللہ غزنوی، مولوی: حضرت اقدس کا مولوی عبداللہ غزنوی

صاحب کو ان کی وفات کے بعد خواب میں دیکھنا ..... ۳۰

## ط-ظ

طاعون: ایک شخص نے ایک پروانہ دیا جس پر لکھا تھا کہ عدالت

سے چارج کے لئے طاعون کا حکم جاری کیا گیا ہے .... ۴۳۴

پنجاب میں طاعون پھیلنے کی اطلاع ..... ۲۰۵

خواب میں اپنے تئیں دیکھنا کہ گویا مرض طاعون ہو گئی ہے ..... ۲۸۳

ایک خواب میں معلوم ہوا کہ طاعون تو گئی مگر بخار رہ گیا ..... ۴۷۸

رو یا دیکھی کہ گویا دارالامان میں طاعون آ گئی ہے ..... ۲۸۰

رو یا۔ دیکھا کہ طاعون ترقی کر رہی ہے ..... ۵۷۹

ایک جانور دیکھا جس کا قد ہاتھی کے قد برابر تھا مگر مونہہ آدمی

کے مونہہ سا تھا ..... جو جنگل میں جا کر جانوروں کو کھاتا ہے ..... ۴۰۳، ۴۰۲

تب میرے دل میں ڈالا گیا کہ یہی دابۃ الارض ہے اور یہی

طاعون ہے ..... ۴۰۳، ۴۰۲

طاعون کے پھیلنے کے بارہ میں کشف ..... ۲۸۲

رو یا میں کوئی شخص طاعون کے متعلق کہتا ہے کہ اب تک پیچھا نہیں

چھوڑتی ..... ۵۸۷

طاعون کا دروازہ کھولا گیا ..... ۴۳۵

ایک میل کھیلے کپڑے پہنے ہوئے آدمی کا میرے پاس آ کر کہنا کہ

میرے کان کے نیچے طاعون کی گلی نکلی ہوئی ہے ..... ۴۱۰

طیبب حاذق قرشی: کشفی حالت میں بعض حاذق طبیبوں کی

کتاب دکھائی جانا جن میں طیبب حاذق قرشی کی کتاب بھی تھی اور

اشارہ کیا گیا کہ یہی تفسیر القرآن ہے ..... ۷۳۷

طلوع عتس: رو یا میں طلوع عتس کا مغرب کی طرف سے ظاہر کیا

جانا ..... ۱۶۱

طوبی: خواب میں میں نے دیکھا کہ میں نے کچھ پھل پائے

ہیں کسی نے مجھے پوچھا وہ کون سے پھل ہیں میں نے کہا کہ ایک

طوبی ایک آم ایک اور پھل ..... ۴۴۵

کشف میں انہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شبیہ پر دیکھنا ۷۷۴  
 عبد الحکیم خان، ڈاکٹر: کشف میں عبد الحکیم خان کو چوبارہ کے  
 دروازے پر دیکھنا ..... ۶۳۶  
 عبد الرحمن مدراسی، حضرت سیٹھ: سیٹھ صاحب کے روپیہ بھیجنے  
 سے پہلے کشفاً اطلاع ملنا ..... ۲۸۷  
 آپ کا سیٹھ صاحب کو خواب میں دیکھنا ..... ۳۰۱  
 عبد الرحمن: عبد الرحمن خان خلف نواب محمد علی خان صاحب  
 کے لئے دعا کرنے پر آسمان پر شمالاً جنوباً ایک یادوسنہری رنگ کی  
 لکیریں دیکھنا ..... ۴۷۳  
 خواب دیکھنا کہ عبد الرحمان کہتا ہے کہ بخار ٹوٹ گیا ..... ۵۱۸  
 عبد القادر جیلانی، حضرت سید: ایک مرتبہ دیکھا کہ سید عبد  
 القادر صاحب جیلانی آئے ہی اور آپ نے پانی گرم کرا کے  
 مجھے غسل دیا ہے ..... ۷۴۳  
 کشف میں ان سے ملاقات ..... ۷۴۳  
 عبد الکریم سیالکوٹی، حضرت مولوی: ایک خواب میں ان  
 (مولوی عبدالکریم) کو دیکھا کہ گویا وہ صحت یاب ہیں ..... ۵۲۴  
 خواب میں مولوی عبدالکریم صاحب سے مصافحہ کرنا ۵۷۵، ۶۴۷  
 دیکھا کہ مولوی عبدالکریم صاحب والا چوبارہ گر گیا ..... ۵۲۶  
 دیکھا کہ مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم کی قبر کے پاس تین اور  
 قبریں ہیں اور ایک پر لال کپڑا ڈالا ہے ..... ۵۵۳  
 روایا میں دیکھا کہ مولوی صاحب گویا زندہ ہو گئے ہیں .. ۵۸۰  
 روایا میں مولوی صاحب کا بار بار اکیس اکیس کہنا ..... ۵۴۳  
 روایا میں مولوی صاحب کو دیکھنا اور ان سے دعا کروانا ..... ۵۴۳  
 روایا میں آپ کو سفید کپڑے پہنے ہوئے دروازہ پر بیٹھے دیکھنا ۵۳۰  
 روایا میں آپ کا ایک چیز بطور تحفہ دینا۔ وہ چیز ایسے ہے جیسا کہ  
 خرگوش ہوتا ہے۔ بادامی رنگ اس کے آگے ایک بڑی نالی لگی ہوئی  
 ہے اور نالی کے آگے ایک قلم لگا ہوا ہے ..... ۶۴۷  
 اس رات مولوی عبدالکریم صاحب دیکھے ..... ۵۹۶

مولوی صاحب مرحوم کو دیکھا کہ ایک کمرے میں پھرتے ہیں بہت  
 جوش میں اور سخت ناراض ہیں ..... ۵۷۵

عدالت: ایک دفعہ خواب میں دیکھ چکا ہوں کہ میں ایک عدالت  
 میں کسی حاکم کے سامنے حاضر ہوں اور نماز کا وقت آ گیا ہے ۱۴  
 خواب میں دیکھا کہ آپ ایک حاکم کی عدالت کے دروازہ کے  
 قریب بیٹھے ہوئے ہیں ..... ۴۸۳  
 خواب میں دیکھا کہ جیسا ہم ایک عدالت میں ہیں اور ایک مقدمہ  
 ہے ..... ۵۱۲  
 حضرت مسیح موعود کو خواب میں دکھایا گیا کہ گویا عدالت میں  
 گرفتاروں کی طرح حاضر کئے گئے ہیں ..... ۴۱۵  
 ایک شخص نے ایک پروانہ دیا جس پر لکھا تھا کہ عدالت سے چارج  
 کے لئے طاعون کا حکم جاری کیا گیا ہے ..... ۴۳۴  
 روایا میں آپ کو ایک پروانہ دیا گیا جس پر میرے بھائی مرزا غلام قادر  
 مرحوم کا لکھا ہوا تھا ”عدالت عالیہ نے اسے بری کیا ہے“ ۳۸۶  
عذاب الہی: مجھے دکھایا گیا کہ ملک عذاب الہی سے مٹ جانے  
 کو ہے ..... ۴۹۳  
عرب: عربوں کے بارہ میں بشارت ..... ۲۲۱  
عربی: کشف میں دیکھنا کہ ایک شخص آپ کا نام آدھا عربی اور  
 آدھا انگریزی میں لکھ رہا ہے ..... ۲۹  
 کشف میں سمجھایا گیا کہ عربی ام اللسنہ ہے ..... ۲۴۴  
 روایا میں ایک کاغذ دکھایا گیا جس پر عربی عبارت میں ایمان کے  
 اقسام لکھے ہیں ..... ۵۴۱  
عربی گھوڑے: خواب میں دو عربی گھوڑے اپنے باہر کے مکان  
 کے آگے بندھے ہوئے دیکھنا ..... ۷۸۹  
عزیز سلطان: دیکھا کہ عزیز نامی لڑکا میرے پاس لایا گیا جس  
 کے باپ کے نام کے سر پر سلطان کا لفظ ہے ..... ۳۰۶  
عشق الہی و سے منہ پر لیاں ایہہ نشانی: خواب میں دو دفعہ  
 پنجابی مصرعے بتلائے گئے ..... ۴۴۰

کشف میں انہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شبیہ پر دیکھنا ۷۷۴  
 عبد الحکیم خان، ڈاکٹر: کشف میں عبد الحکیم خان کو چوبارہ کے  
 دروازے پر دیکھنا ..... ۶۳۶  
 عبد الرحمن مدراسی، حضرت سیٹھ: سیٹھ صاحب کے روپیہ بھیجنے  
 سے پہلے کشفاً اطلاع ملنا ..... ۲۸۷  
 آپ کا سیٹھ صاحب کو خواب میں دیکھنا ..... ۳۰۱  
 عبد الرحمن: عبد الرحمن خان خلف نواب محمد علی خان صاحب  
 کے لئے دعا کرنے پر آسمان پر شمالاً جنوباً ایک یادوسنہری رنگ کی  
 لکیریں دیکھنا ..... ۴۷۳  
 خواب دیکھنا کہ عبد الرحمان کہتا ہے کہ بخار ٹوٹ گیا ..... ۵۱۸  
 عبد القادر جیلانی، حضرت سید: ایک مرتبہ دیکھا کہ سید عبد  
 القادر صاحب جیلانی آئے ہی اور آپ نے پانی گرم کرا کے  
 مجھے غسل دیا ہے ..... ۷۴۳  
 کشف میں ان سے ملاقات ..... ۷۴۳  
 عبد الکریم سیالکوٹی، حضرت مولوی: ایک خواب میں ان  
 (مولوی عبدالکریم) کو دیکھا کہ گویا وہ صحت یاب ہیں ..... ۵۲۴  
 خواب میں مولوی عبدالکریم صاحب سے مصافحہ کرنا ۵۷۵، ۶۴۷  
 دیکھا کہ مولوی عبدالکریم صاحب والا چوبارہ گر گیا ..... ۵۲۶  
 دیکھا کہ مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم کی قبر کے پاس تین اور  
 قبریں ہیں اور ایک پر لال کپڑا ڈالا ہے ..... ۵۵۳  
 روایا میں دیکھا کہ مولوی صاحب گویا زندہ ہو گئے ہیں .. ۵۸۰  
 روایا میں مولوی صاحب کا بار بار اکیس اکیس کہنا ..... ۵۴۳  
 روایا میں مولوی صاحب کو دیکھنا اور ان سے دعا کروانا ..... ۵۴۳  
 روایا میں آپ کو سفید کپڑے پہنے ہوئے دروازہ پر بیٹھے دیکھنا ۵۳۰  
 روایا میں آپ کا ایک چیز بطور تحفہ دینا۔ وہ چیز ایسے ہے جیسا کہ  
 خرگوش ہوتا ہے۔ بادامی رنگ اس کے آگے ایک بڑی نالی لگی ہوئی  
 ہے اور نالی کے آگے ایک قلم لگا ہوا ہے ..... ۶۴۷  
 اس رات مولوی عبدالکریم صاحب دیکھے ..... ۵۹۶

عصا: رویا میں آپ کو دو عصا دئے گئے ایک جو آپ کے پاس تھا  
دوسرا وہ جو گم ہو گیا تھا..... ۲۲۳

دیکھا کہ ہماری پگڑی، عصا اور چوندہ چوری ہو گیا ہے.... ۲۶۵

عصر (سورۃ العصر): سورۃ العصر کے اعداد سے معلوم ہوتا ہے کہ  
حضرت آدم سے آنحضرتؐ کے مبارک عہد تک جو عہد نبوت ہے  
یعنی تیس برس کا تمام دکال زمانہ یہ کل مدت گزشتہ زمانہ کے ساتھ  
ملا کر ۴۷۳۹ برس ابتداءً دینا سے آنحضرتؐ کے روزِ وفات تک  
قمری حساب سے ہیں..... ۱۵۸

عطر: رویا۔ عطر کی شیشی ہاتھ میں ہے۔ ہاتھوں پر اور پگڑی پر  
عطر مل رہے ہیں..... ۲۸۲

عقیقہ: خواب میں دیکھنا کہ چار لڑکے ہوں گے اور چوتھے لڑکے  
کا عقیقہ پیر کے دن ہوگا..... ۱۱۲

خواب میں دیکھا تھا کہ پسر چہارم (مرزا مبارک احمد) کا عقیقہ  
بروز دو شنبہ ہوا ہے..... ۱۱۳

عِلْمُ الدَّرْمَانِ: خواب میں دیکھا کہ میں کچھ لکھ رہا ہوں  
اور لکھتے لکھتے یہ الفاظ دیکھے۔ ’عِلْمُ الدَّرْمَانِ‘... ۶۳۳

علی کرم اللہ وجہہ، حضرت: رویا میں اپنے تئیں دیکھنا کہ علی  
کرم اللہ وجہہ بن گیا ہوں..... ۱۸۵

کشف میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس ہیں اور  
شفقت اور توہد سے مجھے فرماتے ہیں کہ تیا عَلِيُّ دَعَّهْمُ  
وَأَنْصَارَهُمْ وَزَرَّاعَتَهُمْ..... ۱۸۶

کشف میں آپ کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی و حسین، اور  
حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہم اجمعین سے ملاقات کرنا ۱۷، ۱۸،  
کشف میں حضور کو تفسیر القرآن دیا جانا اور بتایا جانا کہ اسے  
حضرت علی نے تالیف کیا ہے..... ۱۸

علی محمد خان آف جمہور، حضرت نواب: آپ کی بابت رویا کہ  
حالت غم سے خوشی کی طرف مبدل ہو گئی ہے..... ۱۰۸

آپ کے بارہ میں حضور کے کشف..... ۱۰۵، ۵۱

عالم کشف میں حضور کو نواب علی محمد جمہور کا دوسرا خط ملنا..... ۱۰۶

عورت: خواب میں ایک خوبصورت عورت دیکھنا..... ۲۲

دیکھا کہ ایک مربع شکل کا صندوق ہے جس میں دو خانے ہیں ایک  
خانہ میں موت ایک عورت کی شکل میں بیٹھی ہے..... ۵۵۸

رویا میں دیکھا کہ کوئی خادمہ عورت کسی کے گھر کی ہے آئی ہے اور کہتی  
ہے کہ میری بیوی یکا یک مر گئی..... ۵۶۵

خواب میں دیکھا کہ میں نے ایک عورت کو تین روپیہ دیئے ہیں ۷۰۱  
خواب میں دیکھا کہ کوئی عورت کہتی ہے کہ میری بیوی ناگہانی طور پر  
فوت ہو گئی..... ۵۶۵

رویا میں ایک عورت دیکھنا جو مخالفانہ رنگ میں ہے اس کے تمام سر  
کے بال مقراض سے کٹے ہوئے ہیں..... ۵۲۰، ۵۱۳

اور دیکھا کہ وہ عورت ایک نہایت ذلیل شکل میں کوڑھیوں کی طرح  
بیٹھی ہے..... ۵۲۰

دیکھا کہ ایک عورت قریباً تیس سال عمر فوت ہو گئی..... ۵۳۶

دیکھا کہ ایک عورتوں میں سے عورت ہے۔ اس کے بھائی اور ایک  
بیٹا فوت ہو گیا ہے..... ۲۷۲

میں نے اپنے گھر میں کہا کہ میں نے کشف میں دیکھا ہے کہ کوئی  
عورت آئی ہے اور اس نے آکر کہا ہے کہ تمہیں کچھ ہو گیا ہے ۳۷۷

کشفی نظر میں ایک عورت مجھے دکھائی گئی..... ۵۷۸

رویا۔ ایک عورت قرآن پڑھ رہی تھی..... ۲۷۶

ایک عورت قرآن پڑھنے لگی ہے..... ۲۷۶

رویا میں پندرہ سولہ نوجوان عورتیں دیکھنا..... ۵۹۶

خواب میں ایک نوجوان عورت بھاگ بھری کو دیکھنا..... ۲۲۰

عید: خواب میں دیکھا کہ کوئی شخص کہتا ہے کہ لڑکے کہتے ہیں کہ  
عید کل تو نہیں پر پرسوں ہوگی..... ۱۷۶

عیسیٰ علیہ السلام، حضرت (نیز دیکھئے مسیح): مبارک احمد کو  
آخری غش میں دیکھا گیا جان نکل گئی۔ اس پر ہاتھ رکھنے پر نہ دم نہ  
نبض کی حرکت محسوس ہونا۔ پھر دعا کرنے سے جان محسوس ہونے

عصا: رویا میں آپ کو دو عصا دئے گئے ایک جو آپ کے پاس تھا  
دوسرا وہ جو گم ہو گیا تھا..... ۲۲۳

دیکھا کہ ہماری پگڑی، عصا اور چوندہ چوری ہو گیا ہے.... ۲۶۵

عصر (سورۃ العصر): سورۃ العصر کے اعداد سے معلوم ہوتا ہے کہ  
حضرت آدم سے آنحضرتؐ کے مبارک عہد تک جو عہد نبوت ہے  
یعنی تیس برس کا تمام دکال زمانہ یہ کل مدت گزشتہ زمانہ کے ساتھ  
ملا کر ۴۷۳۹ برس ابتداءً دینا سے آنحضرتؐ کے روزِ وفات تک  
قمری حساب سے ہیں..... ۱۵۸

عطر: رویا۔ عطر کی شیشی ہاتھ میں ہے۔ ہاتھوں پر اور پگڑی پر  
عطر مل رہے ہیں..... ۲۸۲

عقیقہ: خواب میں دیکھنا کہ چار لڑکے ہوں گے اور چوتھے لڑکے  
کا عقیقہ پیر کے دن ہوگا..... ۱۱۲

خواب میں دیکھا تھا کہ پسر چہارم (مرزا مبارک احمد) کا عقیقہ  
بروز دو شنبہ ہوا ہے..... ۱۱۳

عِلْمُ الدَّرْمَانِ: خواب میں دیکھا کہ میں کچھ لکھ رہا ہوں  
اور لکھتے لکھتے یہ الفاظ دیکھے۔ ’عِلْمُ الدَّرْمَانِ‘... ۶۳۳

علی کرم اللہ وجہہ، حضرت: رویا میں اپنے تئیں دیکھنا کہ علی  
کرم اللہ وجہہ بن گیا ہوں..... ۱۸۵

کشف میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس ہیں اور  
شفقت اور توہد سے مجھے فرماتے ہیں کہ تیا عَلِيُّ دَعَّهْمُ  
وَأَنْصَارَهُمْ وَزَرَّاعَتَهُمْ..... ۱۸۶

کشف میں آپ کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی و حسین، اور  
حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہم اجمعین سے ملاقات کرنا ۱۷، ۱۸،  
کشف میں حضور کو تفسیر القرآن دیا جانا اور بتایا جانا کہ اسے  
حضرت علی نے تالیف کیا ہے..... ۱۸

علی محمد خان آف جمہور، حضرت نواب: آپ کی بابت رویا کہ  
حالت غم سے خوشی کی طرف مبدل ہو گئی ہے..... ۱۰۸

آپ کے بارہ میں حضور کے کشف..... ۱۰۵، ۵۱

آئینہ کمالات اسلام کی تحریر کے دوران دو دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہونا اور حضور کا کتاب کی تالیف پر اظہار مسرت فرمانا..... ۲۰۵

دیکھا کہ میری بیوی نے انگشتی ”اَلَيْسَ اللهُ بِكَافٍ عَبْدَهُ“ مجھ کو دی ہے..... ۶۵۶

مجھے ایک مہر دی گئی جو میری ہے اس میں لکھا ہے ”اَلَيْسَ اللهُ بِكَافٍ عَبْدَهُ“..... ۶۵۶

ایک بار آپؐ نے اور مسیح نے ایک ہی پیالہ میں گائے کا گوشت کھایا تھا..... ۳۹۹

آپؐ نے بھی اپنے والد صاحب کی شکل پر اللہ تعالیٰ کو دیکھا..... ۳۹۱

حضرت اقدسؒ کا قاضی صاحب کو ایک روپیہ شیرینی لانے کے لئے دینے کا ارادہ کرنا..... ۴۷۰

آپؐ کا اپنے دائیں بائیں رحمت اللہ کے بچے دیکھنا... ۷۹۳

آپؐ کا خواب میں بار بار رَبِّ تَجَلَّ رَبِّ تَجَلَّ کے الفاظ میں دعا کرنا..... ۱۸۴

آپؐ کا خواب میں کشش کے دانے کھانا..... ۶۹۷

آپؐ کا خواب میں گھوڑے پر زین ڈالنا..... ۱۹۸

آپؐ کا کشف میں اپنے تئیں دیکھنا کہ گویا میں خود خدا ہوں..... ۱۶۷

آپؐ کا روایا میں درود شریف پڑھنا..... ۵۰۴

آپؐ کا فرشتوں کو انسان کی شکل پر دیکھنا..... ۲۱

آپؐ کا گواہی کے لئے ایک انگریز حاکم کے پاس جانا..... ۲۷۷

آپؐ کو روایا میں کچھ گولیاں ملنا جن میں سے کچھ آپؐ نے حضرت مولوی نور الدین صاحب کو اور کچھ حضرت نواب محمد علی خان صاحب کو دے دیں..... ۷۵۳

بارہانوث اور قطب آپؐ پر مکشوف کئے گئے..... ۱۴۲

اپنے آپ کو سفید گھوڑے پر سوار دیکھنا..... ۷۶۹

اپنے تئیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ مبارک پر کھڑا دیکھنا..... ۱۶۱

اپنے تئیں ایک پہاڑ پر دیکھنا..... ۴۴۶

لگی۔ تب بلند آواز سے میں نے کہا کہ عیسیٰ بن مریم نے کوئی مردہ زندہ کیا ہے تو اس سے زیادہ ہرگز نہیں..... ۳۸۷

ایک بار میں نے اور مسیح نے ایک ہی پیالہ میں گائے کا گوشت کھایا تھا..... ۳۹۹

خواب میں حضور کا مسیح کے ساتھ کھانا کھانا..... ۱۳

میں نے آج خواب میں دیکھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہمارے مکان پر موجود ہیں..... ۱۳۱

ایک مرتبہ میں نے اس (حضرت عیسیٰ) کو دیکھا کہ میرے دروازہ کی دلیز پر کھڑا ہے..... ۲۲۵

عین بیداری جو کشفی بیداری کہلاتی ہے میں میں نے مسیح سے کئی دفعہ ملاقات کی ہے..... ۲۲۴

کشف میں ایک ہی خوان میں میرے ساتھ اُس (مسیح) نے کھانا کھایا..... ۲۲۴

عیسائی قوم: آپؐ کا عیسائیوں کے لئے مسیح موعود ہونا بتلایا جانا..... ۳۵۸

کشف ظاہر کیا گیا کہ یہ زہر ناک ہوا جو عیسائی قوم سے دنیا میں پھیل گئی ہے، حضرت عیسیٰ کو اس کی خبر دی گئی ہے..... ۱۸۷

## غ

غازی: مکاشفات میں بارہا اس عاجز کا نام غازی رکھا گیا ہے..... ۱۷۳

غالب: آپؐ کو بتلایا جانا کہ اللہ تعالیٰ آپؐ کے فرقہ کو سب فرقوں پر غالب کرے گا..... ۵۷۱

غلام احمد قادیانی علیہ السلام، حضرت مرزا (نیز ”اسماء“ میں ملاحظہ کریں)

اللہ تعالیٰ کا روایا میں حضور کو کرسی پر بیٹھنے کا فرمانا..... ۱۱۳

پنڈت شیونارائن کے خط کا مضمون ماقبل آمد مکاشفات میں اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدسؒ پر ظاہر کر دیا..... ۵۳

- ایک مرد کا حضور سے کہنا کہ میں تیرا بخت بیدار ہوں ..... ۲۳
- ایک رات کثرت درود کے نتیجہ میں فرشتوں کا آپ کے مکان میں
- آب زلال کی مشکیں لانا ..... ۶۸
- ایک شخص کا آپ سے سرمہ دانی مانگنا ..... ۷۶
- ایک شخص کے ہاتھ میں بڑا اور چوڑا چھمرا دیکھنا ..... ۴۳۶
- ایک فرشتہ دیکھنا جو لوگوں کے دلوں کو آئینہ کمالات اسلام کی طرف
- بلاتا ہے ..... ۲۰۵
- ایک فرشتہ کا کہنا کہ خدا تمہاری ساری مرادیں پوری کرے گا ..... ۴۱۹
- حضرت سید عبدالقادر جیلانی کا آپ کو گرم پانی سے غسل کرانا اور نبی
- پوشاک پہنانا ..... ۷۳۳
- حضور کا اپنے والد ماجد کے مقدمہ میں ایک انگریز کو چھوٹے بچے کی
- شکل میں دیکھنا اور اس کے سر پر ہاتھ پھیرنا ..... ۱۵
- حضور کا خواب میں لار آذ لفضلہ پڑھنا ..... ۹۷
- حضور کو چھڑی پر لکھا دکھایا جانا ”ذَعَاءُكَ مُسْتَجَابٌ“ ..... ۴۴۳
- حضور نے اپنے گمشدہ عصا کے منہ پر ”ذَعَاءُكَ مُسْتَجَابٌ“
- لکھا ہوا دیکھا ..... ۴۴۳
- خواب میں آپ کا شیر علی نامی فرشتہ سے ملاقات کرنا ..... ۲۷
- خواب میں آپ کا ابتلا میں اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ پڑھنا ..... ۱۱۰
- خواب میں آپ کا دو عربی گھوڑے دیکھنا ..... ۷۹۰
- خواب میں آپ کا کسی کو اسلام علیکم کہنا ..... ۲۲۰
- خواب میں آپ کے ہاتھ ایک درم نقرہ بشکل بادامی دیا جانا ..... ۵۷
- خواب میں اپنے تین نشیبی گڑھے میں دیکھنا ..... ۱۲۹
- خواب میں اپنے ہاتھ میں آم دیکھنا اور چوسنا ..... ۴۴۵
- خواب میں ایک شخص جو انسان نہیں فرشتہ معلوم ہوتا ہے نے دونوں
- ہاتھ روپیوں سے بھر کر حضور کی جھولی میں ڈال دیئے ہیں ..... ۴۹۵
- خواب میں ایک فرشتہ ایک لڑکے کی شکل میں دیکھنا جو کہتا ہے کہ یہ
- نان تیرے اور تیرے ساتھ کے درویشوں کے لئے ہے .. ۱۵
- خواب میں ایک لمبے قد کے شخص کا پوچھنا کہ مرزا غلام احمد
- غلام مرتضیٰ کا بیٹا کہاں ہے ..... ۱۴
- خواب میں ایک لمبے قد کے شخص کے منہ سے آپ کے بارہ میں
- ”تہی دستان عشرت را“ کے الفاظ نکلنا ..... ۱۵، ۱۴
- خواب میں جبرائیل کو اپنے پاس بیٹھ دیکھنا ..... ۴۲۵
- خواب میں حضور کا اپنے تین ایک بادشاہ کا محافظ دفتر دیکھنا ..... ۵۳
- خواب میں حضور کا شیخ محمد صاحب کو جواب دینا کہ ”خدا سے ڈر
- پھر جو چاہے کر“ ..... ۱۵۱
- خواب میں حضور کا مسیح علیہ السلام کے ساتھ ایک ہی برتن میں
- کھانا کھانا ..... ۱۳
- خواب میں حضور کو دو فرشتوں کا دو شیریں روٹیاں پیش کرنا ..... ۷۷۸
- خواب میں حضور کا قصیدہ جناب الہی میں قبول کیا جانا .. ۷۸۶
- خواب میں دیکھا کہ ایک شخص نے حضور کی ٹوپی پر جھپٹا مارا ہے ..... ۴۱۰
- خواب میں دیکھا کہ راجگلاب سنگھ میرے پیر بارہا ہے ..... ۴۸۷
- خواب میں دیکھنا کہ آگ کے پاس کھڑا ہوں اور دامن میرا آگ
- میں پڑ گیا مگر آگ اس کو چھو بھی نہیں گئی ..... ۴۷۳
- خواب میں دیکھنا کہ شیخ مہر علی رئیس کے فرش نشست کو آگ لگی ہے
- اور حضور نے بجھائی ہے ..... ۲۰۵، ۱۲۷
- خواب میں دیکھنا کہ اس کے (شیخ مہر علی صاحب) گھر میں آگ لگ
- گئی ہے ..... ۲۰۶
- خواب میں شیر علی نامی فرشتہ کا آپ کی آنکھیں نکال کر
- صاف کرنا ..... ۲۷
- خواب میں عطر کی شیشی ہاتھ میں دیکھنا اور عطر ہاتھوں پر اور پگڑی
- پر ملنا ..... ۴۸۲
- خواب میں کھال اتری ہوئی بکری کی دو تازہ رانیں کسی کے ہاتھ
- میں دیکھنا ..... ۴۷۰
- خواب میں گھوڑے کا سوار ملا جب میں گھر کے قریب آیا تو ایک شخص
- نے میرے ہاتھ پر پیسے رکھے ..... ۴۱۵
- خواب میں کسی مخالف کی کتاب اپنے ہاتھ میں دیکھنا اور اسے پانی
- سے دھونا ..... ۴۵۲

رویا میں آپ کو ایک جگہ دکھلائی جانا کہ یہ تیری قبر کی جگہ ہوگی ۵۵۱  
 رویا میں اپنے آپ کو بنالہ کی ایک حویلی میں دیکھنا کہ سیاہ کبیل پر  
 بیٹھے ہیں ..... ۱۴  
 رویا میں اپنے تئیں دیکھنا کہ علی کرم اللہ وجہہ بن گئے ہیں .. ۱۸۵  
 رویا میں دریا کا آپ کو بونی بطور تحفہ پیش کرنا ..... ۵۲۱  
 رویا میں دیکھا ایک کاغذ میرے ہاتھ میں ہے۔ میں نے ایک شخص کو  
 دیا کہ اسے پڑھو تو اس نے کہا اس پر او اہن لکھا ہوا ہے ۳۸۴  
 رویا میں دیکھا کہ حضور قادیان کے بازار میں ہیں اور ایک گاڑی پر  
 سوار ہیں جیسے کہ ریل گاڑی ہوتی ہے ..... ۵۰۲  
 رویا میں دیکھا کہ گھوڑے پر سوار ہوں اور کسی طرف جا رہا ہوں  
 ..... ۶۴۷  
 رویا میں سعیدہ امۃ الحمید بیگم کے ہاتھ میں دس روپیہ سفید اور صاف  
 دیکھنا ..... ۴۳۳  
 رویا میں کسی شخص کا حضور کے ہاتھ پر سونف رکھنا ..... ۵۳۵  
 رویا میں گھوڑے پر سوار ہو کر اکیلے باغ کی طرف جانا .. ۲۰۲  
 عالم کشف میں اللہ تعالیٰ کے حضور بعض احکام قضاء و قدر پیش کرنا اور  
 خدا تعالیٰ کا اس پر دستخط کرنا ..... ۱۱۰  
 عالم کشف میں وہ بادشاہ دکھائے گئے جو گھوڑوں پر سوار تھے ۹  
 عالم کشف میں چند ورق ہاتھ میں دینے گئے جن پر لکھا تھا ”فتح کا  
 تقارہ بجے“ ..... ۹۷  
 عالم کشف میں حضور کو نواب علی محمد آف جھجر کا دوسرا خط ملنا . ۱۰۶  
 عالم کشف میں دیکھنا کہ میرے محل پر غیب سے ایک ہاتھ مارا گیا  
 اور اس کے چھونے سے اس محل سے ایک نور ساطعہ نکلا ۲۵۹  
 علی گڑھ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے تقریر کرنے سے آپ کو روکا جانا  
 ..... ۱۴۸  
 عین بیداری میں عیسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ..... ۲۲۴  
 غیب سے چوغہ زریں ملنا پھر چوغہ ایک کتاب کی شکل میں تبدیل  
 ہو گیا جس کو تفسیر کبیر کہتے ہیں ..... ۶۳۵

دیکھا کہ آپ پہرے کے لئے پھرتے ہیں۔ ایک شخص کا کہنا کہ  
 آگے فرشتوں کا پہرہ ہے ..... ۵۰۶  
 رویا میں ..... پہرے والوں کو دیکھنے جاتا ہوں تو میں یا کوئی کہتا  
 ہے ”اس کے آگے فرشتے پہرہ دے رہے ہیں۔“ ..... ۵۱۰  
 دیکھا کہ آپ شہر لندن میں انگریزی زبان میں تقریر کر رہے ہیں  
 ..... ۱۶۱  
 دیکھا کہ آپ اور شرمپت ایک گہرے پانی میں کنارہ کی طرف  
 تیرتے جاتے ہیں ..... ۵۳۲  
 میں نے دیکھا ہے میرے تخت پوش کے چاروں طرف نمک چنا  
 ہوا ہے ..... ۷۴۲  
 دیکھا کہ آپ کے ہاتھ میں چابیاں ہیں۔ ایک صندوق کھولنے  
 کا ارادہ ہے ..... ۵۲۴  
 دیکھا کہ آپ مسجد مبارک کے اوپر تخت پر بیٹھے ہیں .... ۷۷۵  
 دیکھا کہ انڈیا آپ کے ہاتھ میں ٹوٹ گیا ہے ..... ۶۳۶  
 دیکھا کہ بنالہ میں ہوں اور نماز کا وقت تنگ ہوتا جاتا ہے اس واسطے  
 ایک چھوٹی سی مسجد میں نماز کی ادائیگی کے ارادہ سے گیا ۵۳۲  
 دیکھا کہ حضور تخت پر بیٹھے ہیں اور ساتھ ہی مولوی نور الدین  
 صاحب بھی بیٹھے ہیں ..... ۷۷۵  
 رویا میں دیکھا کہ دو بیاز ہاتھ میں ہیں اور پھر آپ کو ایک کوٹھا  
 پیازوں کا دکھایا گیا ..... ۴۷۱  
 دیکھا کہ زاروں کا سوٹا میرے ہاتھ میں ہے اور اس میں پوشیدہ  
 طور پر بندوق کی نالی بھی ہے ..... ۴۲۷  
 دیکھا کہ میں ایک مضبوط گھوڑے پر سوار ہوں ..... ۵۳۶  
 دیکھنا کہ ایک غیبی ہاتھ آپ کو مدد دیتا جاتا ہے ..... ۱۸۴  
 رویا میں فرشتوں کا ”مولابس“ کہنا ..... ۵۴۴  
 رویا دیکھا کہ ایک شخص نے مجھے کوری ٹنڈ میں ٹھنڈا پانی دیا ۵۳۸  
 رویا میں ابدال الشام، فارس اور عرب بادشاہوں کا دکھلایا جانا ۹  
 رویا میں آپ کو ایک معمار کا مکان بننے دیکھ کر ”مبارک“ کہنا اور  
 آپ کا خیر مبارک کہنا ..... ۴۹۵

کشف میں حضورؐ کا مولوی نور الدین صاحب کو دودھ کے  
 دو گلاس پلانا ..... ۷۵۰  
 کشف میں حضورؐ کو تفسیر القرآن دیا جانا جسے حضرت علیؑ نے تالیف  
 کیا ہے ..... ۱۸  
 کشف میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علیؑ و حسنینؑ، اور حضرت  
 فاطمہ الزہراءؑ سے ملاقات کرنا ..... ۱۸  
 آپؐ کا کشف میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات  
 و معائنہ کرنا ..... ۳۹  
 آج رات میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ  
 آپؐ مجھ کو بارگاہ ایزدی میں لے گئے ..... ۷۹۸  
 کشف میں دیکھا کہ حضور کچہری میں ہیں جہاں اللہ تعالیٰ ایک حاکم  
 کی صورت میں کرسی پر بیٹھا ہے ..... ۱۱۲  
 کشف میں دیکھنا کہ لندن میں انگریزی زبان میں تقریر کر رہے  
 ہیں ..... ۱۶۱  
 کشف میں دیکھنا کہ ایک شخص آپؐ کا نام آدھا عربی اور آدھا  
 انگریزی میں لکھا ہے ..... ۲۹  
 کشف میں دیکھنا کہ فرشتے میرے منہ میں دو امیں ڈال رہا ہے  
 کشفاً آپؐ کو مَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ کی تفسیر کا سکھایا جانا  
 کشفاً حج کا نظارہ دکھایا جانا ..... ۷۸۱  
 خواب میں دعا کی کہ ہمارے مکان کے متصل جو بڑا چوترا ہے وہ  
 مہمانوں کے واسطے ایک لمبا دالان بن جاوے ..... ۳۶۶  
 کشفاً دیکھنا کہ زور سے بارش ہو رہی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا فرمانا کہ  
 اگر یہ قطرے گن سکتے ہوتو میرے احسان بھی گن سکو گے ..... ۷۷۸  
 کوئی کہتا ہے کہ اس کے آگے فرشتوں کا پہرہ ہے ..... ۵۰۶  
 رویا۔ میں میں آگے جاتا ہوں کہ پہرے والوں کو دیکھوں تو میں  
 کہتا ہوں یا کوئی کہتا ہے کہ اس کے آگے فرشتے پہرہ دے رہے  
 ہیں ..... ۵۱۰  
 گورداسپور میں دیکھنا کہ آپؐ ایک چارپائی پر بیٹھے ہیں ... ۲۶

فرشتہ دیکھنا جو کہتا ہے یہ ان تیرے اور تیرے ساتھ کے درویشوں  
 کے لئے ہے ..... ۱۵  
 فرشتہ کا آپؐ پر مرزا غلام قادر کی شکل میں ظاہر ہونا ..... ۱۶۶  
 فرشتے دیکھے جو خوبصورت فاخرہ لباس پہنے ہوئے تھے ..... ۷۷۹  
 قبر کی مانند ایک گڑھے میں مبارک احمد کا قدم رکھنا ..... ۶۶۰  
 کاغذ کا تھیلا دیکھا جو روپیہ سے بھرا ہوا ہے وہ مجھ کو کسی نے دیا  
 ہے ..... ۴۷۲  
 کتاب براہین احمدیہ کا آنحضرتؐ کے ہاتھ میں ایک خوبصورت  
 میوہ بن جانا ..... ۴  
 کشف میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس ہیں اور  
 شفقت اور توہد سے مجھے فرماتے ہیں کہ يَا عَلِيُّ دَعْنَهُمْ  
 وَأَنْصُرْهُمْ وَزِرَاعَتَهُمْ ..... ۱۸۶  
 کشف میں آپؐ کا سجدہ میں بلند آواز سے رَبِّیْ الْأَعْلَىٰ کہنا ..... ۲۹۶  
 کشف میں آپؐ کا سفید رنگ کے تیر جتنے پرندے پکڑنا ..... ۱۶۱  
 کشف میں آپؐ کے بارہ میں فرشتہ کا لَهَذَا رَجُلٌ يُحِبُّ رَسُولَ  
 اللَّهِ کہنا ..... ۳۸  
 کشف میں ایک فرشتہ کا کہنا کہ ”خدا تمہاری ساری مرادیں پوری  
 کرے گا“ ..... ۴۱۹  
 کشف میں ایک قومی ہیکل مہیب شکل فرشتہ کا لیکھرا ام کے بارہ  
 میں پوچھنا ..... ۲۰۸  
 کشف میں اپنے بازو پر لکھتے ہوئے دیکھا کہ میں اکیلا ہوں اور  
 خدا میرے ساتھ ہے ..... ۱۵۱  
 کشف میں جامن کا پتہ دیکھا جس پر لا الہ الا اللہ لکھا نظر  
 آتا تھا ..... ۵۱۱  
 میں نے بارہا بیداری میں آنحضرتؐ سے ملاقات کی ہے اور کئی  
 حدیثوں کی تصدیق آپؐ سے براہ راست حاصل کی ہے ..... ۷۷۸  
 کشف میں حضورؐ کا دعا کرنا اور فرشتوں کا آمین کہنا۔ جن میں ایک  
 فرشتہ کا نام خیرا بنتی تھا ..... ۲۶



غوث و قطب: کثوف میں بارہا غوث اور قطب وقت سے ملاقات..... ۱۴۲

غیب: عالم کشف میں دیکھنا کہ میرے محل پر غیب سے ایک ہاتھ مارا گیا اور اس کے چھونے سے اس محل سے ایک نور ساطع نکلا ۲۵۹

غیب سے اِنِّیْ اَنَا رَبُّکَ کی آواز آنا..... ۱۰۳

غیب سے چونکہ زریں ملنا جسے ایک چور لے کر بھاگا..... ۶۳۵

غیب سے کسی قدر روپیہ آنا..... ۲۴۳

غیب سے آواز آئی کہ مبارک..... ۶۵۰

## ف

فارسی خط: ایک کاغذ لکھا گیا جس میں دو تین سطریں فارسی خط میں ہیں..... ۴۹۲

اَلْفَارِقُ وَمَا اَدْرَاکَ مَا اَلْفَارِقُ: روایا میں حضرت مولوی نور الدین صاحب کا جبری طور پر پڑھنا..... ۴۸۸، ۴۸۷

فاطمۃ الظہراء رضی اللہ عنہا: روایا میں حضرت فاطمۃ الزہراء نے ماد مہربان کی طرح میرا سراپنی ران پر رکھ لیا..... ۲۰، ۱۸

فالودہ: دیکھا کہ ایک خوان میرے آگے پیش ہوا ہے جس میں فالودہ معلوم ہوتا ہے..... ۴۴۹

فتح: خواب میں ایک شخص کا کہنا کہ میرا نام فتح اور ظفر ہے ۲۲۰

بعالم کشف چند ورق ہاتھ میں دیئے گئے اور ان پر لکھا ہوا تھا کہ فتح کا نقارہ بجے..... ۹۷

خواب میں حضور کا شیخ فتح محمد کو جواب دینا کہ ”خدا سے ڈر پھر جو چاہے کر“..... ۱۵۱

روایا میں دیکھا کہ ایک شخص بیان کرتا ہے کہ تمہاری فلاں فتح ہوئی۔ فلاں فتح ہوئی، فلاں فتح ہوئی..... ۴۴۱

فَجَا (فضل الدین): روایا میں فَجَا (فضل الدین) کو باغ میں دیکھنا..... ۷۹۶

لڑکے کی شکل میں فرشتہ ملا جس نے اپنا نام حفیظ بتایا..... ۷۴۱

مرزا غلام قادر صاحب کو گھوڑے پر سوار دیکھنا..... ۶۴۲

نہض پر ہاتھ رکھنا..... ۳۰۴

والدہ محمود کے ہاتھ میں ایک جوتی دیکھنا اور ان کا حضور سے کہنا کہ یہ جوتی آپ کے لئے ہے پہن لیجئے..... ۳۶۰

غلام احمد کی جے: کشف میں کسی کا کہنا غلام احمد کی جے ۶۹۹

غلام قادر، مرزا (برادر حضرت اقدس): خواب میں ان کی بیماری اور شفایابی کی اطلاع..... ۸، ۷

خواب میں ان کی وفات کی خبر..... ۹۹

فرشتہ کا حضور پر ان کی شکل پر ظاہر ہونا..... ۱۶۶

کشف میں آپ میرے قریب بیٹھ کر باوا بلند قرآن شریف پڑھ رہے تھے..... ۶۷

آپ کو کشف گھوڑے پر سوار دیکھنا..... ۶۴۲

دیکھا کہ مرزا غلام قادر صاحب میرے بڑے بھائی نہایت سفید لباس پہنے ہوئے میرے ساتھ جا رہے ہیں..... ۵۳۲

دیکھا کہ میرے بھائی مرزا غلام قادر کھڑے ہیں اور میں یہ آیت قرآن شریف کی پڑھتا ہوں غُلِبَتِ الرَّؤْمُ فِیْ اَذْنِیْ الْاَرْضِ..... ۷۴۷

غلام مرتضیٰ، حضرت مرزا (والد ماجد حضرت اقدس): آپ کے زمانہ وفات کے نزدیک ایک بزرگ معمر پاک صورت مجھ کو خواب میں دکھائی دیا..... ۱۹

خواب میں بتلایا جانا کہ ان کی وفات کا وقت قریب ہے..... ۲۱

خواب میں ان کے ہاتھ میں ایک چھوٹی سی چھڑی دیکھنا ۴۰۵

خواب میں آپ کو ملائکہ کے تمثیل کی صورت میں دیکھنا.. ۴۰۵

غفلت: ملک میں بہت غفلت اور گناہ اور شوخی پھیل گئی ہے ۶۹۲

غُلِبَتِ الرَّؤْمُ فِیْ اَذْنِیْ الْاَرْضِ: خواب میں دیکھا کہ ایک شخص نے اَذْنِیْ الْاَرْضِ پر قرآن شریف میں ہاتھ رکھا ہوا ہے اور کہتا ہے کہ یہ قادیان کا نام ہے..... ۷۴۷

فرشتوں کو انسانی شکل میں دیکھنا..... ۲۱

فرشتہ لڑکے کی صورت میں دیکھنا جو کہتا ہے یہ نان تیرے اور تیرے ساتھ کے درویشوں کے لئے ہے..... ۱۶، ۱۵

فرشتہ کا آپ پر مرزا غلام قادر کی شکل میں ظاہر ہونا..... ۱۶۶

فرشتے دیکھے جو خوبصورت فاجرہ لباس پہنے ہوئے تھے..... ۷۷۹

کشف میں آپ کے بارہ میں فرشتہ کا کہنا ”هَذَا رَجُلٌ يُحِبُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ“..... ۳۸

کشف میں ایک قوی بیکل مہیب شکل فرشتہ کا لکھرا م کے بارہ میں پوچھنا..... ۲۰۸

کشف میں حضور کا دعا کرانا اور فرشتوں کا آمین کہنا..... ۲۶

کشف میں دیکھنا کہ فرشتہ میرے منہ میں دوائیں ڈال رہا ہے..... ۱۰۸

میں کہتا ہوں یا کوئی کہتا ہے کہ اس کے آگے فرشتے پہرہ دے رہے ہیں..... ۵۱۰

لڑکے کی شکل میں فرشتہ ملا جس نے اپنا نام حفیظ بتایا..... ۷۴۱

ایک فرشتہ خواب میں کہتا ہے کہ یہ مقام گدگن ہے..... ۲۶۷

فرقہ: آپ کو بتلایا جانا کہ اللہ تعالیٰ تیرے فرقہ کے لوگوں کو سب فرقوں پر غالب کرے گا..... ۵۷۱

فوت: امّ المؤمنین کا کہنا کہ اگر میں فوت ہو جاؤں تو میری تمہیز و تکفین خود اپنے ہاتھ سے کرنا..... ۴۲۶

دیکھا کہ مرزا احمد بیگ رشتہ دار نظام الدین فوت ہو گیا ہے..... ۴۴۵

فوج: کشتی حالت میں دیکھنا کہ دو شخص باتیں کر رہے ہیں کہ مجھے ایک لاکھ فوج کی ضرورت ہے..... ۱۵۷

## ق

قاتل: خواب میں سانپ کو مخاطب کر کے کہا۔ خدا قاتل تو باد۔  
مرا از دست تو محفوظ دارد..... ۵۷۹

دیکھنا کہ گویا چراغ یا فجا کچھ روپے لایا ہے اور کہتا ہے کہ یہ بقیہ چندہ گورد اسپور سے لایا ہوں..... ۴۴۵

فججو: رویا میں فججو کشمیری (فضل نشان) عورت کو بیٹھے دیکھنا..... ۴۱۵

فرزند: ایک فرزند کی بشارت..... ۱۲۶

کشف میں ایک فرزند کی بشارت..... ۱۲۴

فرشتہ: آٹھ دس سالہ لڑکے کی شکل میں فرشتہ کا کہنا کہ خدا تمہاری ساری مرادیں پوری کرے گا..... ۴۱۹

ایک جگہ دکھائی گئی کہ یہ تیری قبر کی جگہ ہوگی۔ ایک فرشتہ میں نے دیکھا کہ زمین ناپ رہا ہے..... ۵۵۱

ایک رات کثرت درود کے نتیجے میں فرشتوں کا آپ کے مکان میں آج زلال کی شکل پر نرور کی مشکیں لانا..... ۶۸

ایک فرشتہ دیکھنا جو لوگوں کو ”آئینہ کمالات اسلام“ کی طرف بلاتا ہے..... ۲۰۵

تین فرشتوں کا آسمان کی طرف سے ظاہر ہونا..... ۲۶

تین فرشتوں کو کرسیوں پر بیٹھے ہوئے کچھ لکھتے ہوئے دیکھنا..... ۴۹۷

چورا اور سانپ سے فرشتوں کی حفاظت کا ثبوت مل گیا..... ۵۰۶

خواب میں ایک فرشتہ کا نام شیر علی معلوم ہوتا ہے..... ۲۷

خواب میں جبرائیل کو اپنے پاس بیٹھے دیکھنا..... ۴۲۵

خواب میں فرشتوں کا سبز رنگ میں مسجد کے دروازے کی پیشانی پر خط ربیعی میں آیات لکھنا..... ۹۷

دو فرشتے جو سفید پوش ہوتے ہیں قریب آکر دونوں انگلیاں ناک کے آگے رکھ دیتے ہیں اور کہتے ہیں مولا بس۔ مولا بس..... ۵۴۴

دو فرشتوں کا دو شیریں روٹیاں پیش کرنا..... ۷۷۸

دیکھا کہ ایک فرشتہ مجھے کہتا ہے کہ یہ تیری اور تیرے اہل و عیال کی قبریں ہیں..... ۷۷۲

دیکھنا کہ آپ پہرے کے لئے پھرتے ہیں۔ ایک شخص کا کہنا کہ آگے فرشتوں کا پہرہ ہے..... ۵۱۰، ۵۰۶

رویائیں دو سفید پوش فرشتوں کا ”مولا بس“ کہنا..... ۵۴۴

روایا دیکھا کہ مولوی عبدالکریم صاحب کی قبر کے پاس تین اور قبریں  
ہیں اور ایک قبر پر لال کپڑا ڈالا ہے..... ۵۵۳

قبر پر بیٹھ کر دعائیں مانگنا..... ۴۶۲

بعض کو قبرستان میں دفن کیا دیکھا..... ۷۱۴

خواب میں دیکھا کہ ایک قبر پر ہوں، صاحب قبر زندہ ہو گیا ہے  
پس اس کو کہتا ہوں کہ تم آمین کرو میں دعا کرتا ہوں..... ۴۶۲

قدرت اللہ: روایا دیکھا کہ قدرت اللہ کی بیوی روپیوں کی ایک  
ڈھیری میرے پیش کرتی ہے..... ۵۳۷

قرآن کریم: روایا دیکھا کہ ایک عورت قرآن پڑھ رہی ہے ۴۷۶

قرآن شریف مجلہ دیکھا۔ اس کی جلد پر سَلَامٌ قَوْلًا مِّن رَّبِّ  
رَحِيْمٍ لکھا تھا..... ۶۸۶

قرآن شریف کی تلاوت کرتے وقت آپ پر کشفی حالت کا طاری  
ہونا..... ۸

کشف میں مرزا غلام قادر صاحب کو قرآن شریف پڑھتے دیکھنا  
..... ۶۷

کشف میں بتلایا جانا کہ قرآن کریم میں مثالی طور پر ابن مریم کے  
آنے کا ذکر ہے..... ۱۶۴

دیکھا کہ والدہ محمود قرآن شریف آگے رکھے پڑھتی ہیں۔ ۷۸۰

قرآن کریم کو پھولوں سے لے دے ہوئے درخت کی شکل میں دیکھنا  
جس پر لوگوں نے اقیقوں کی بوٹی چڑھا رکھی ہے..... ۴۱۲

کشف میں بتلایا گیا کہ حظیرۃ القدس کی سیرابی قرآن کریم کے پانی  
سے ہو رہی ہے..... ۱۹۶

کشفی حالت میں طیب حاذق قرشی کی کتاب دکھائی گئی اور اشارہ کیا  
گیا کہ یہی تفسیر القرآن ہے..... ۷۳۷

براہین احمدیہ کی تحریر کے وقت جو قادیان کے بارہ میں کشفی طور پر  
میں نے لکھا اس کا ذکر قرآن شریف میں موجود ہے.. ۳۳۶

قربانی: روایا دیکھا محمدی نے کچھ گوشت قربانی کا دیا ہے ۷۰۲

قوت، قوت، قوت: کشف میں ایک قدآور جسم شخص کا  
میرے سامنے یہ الفاظ کہنا قوت قوت قوت..... ۷۴۱

قادیان: دکھا یا گیا کہ قادیان دریائے بیاس تک پھیلا  
ہوا ہے..... ۷۶۴

خواب میں میں کہتا ہوں کہ قرآن شریف میں قادیان کا نام  
درج ہے..... ۷۴۷

روایا میں دیکھا کہ قادیان کے بازار میں ہوں اور ایک گاڑی پر سوار  
ہوں جیسے ریل گاڑی ہوتی ہے..... ۵۰۲

ریل گاڑی میں سوار ہو کر قادیان آیا ہوں اور گاڑی بازار قادیان  
میں کھڑی ہو گئی..... ۷۹۲

دیکھا کہ کسی اور جگہ ہوں اور قادیان کی طرف آنا چاہتا ہوں ۴۱۷

دیکھا کہ کسی نے ایک آیت پر ہاتھ رکھا ہے اور کہتا ہے کہ اَذْنِي  
الْاَرْضِ سے قادیان مراد ہے..... ۷۴۷

روایا۔ دیکھا کہ ہم قادیان گئے ہیں۔ اپنے دروازے کے سامنے  
کھڑے ہیں..... ۴۸۴

قادیان میں سیر والی گلی میں مہربنی بخش کا مصافحہ کرنا..... ۴۰۴

کشف میں قادیان کو ایک بڑا شہر دیکھنا..... ۳۹۲

کشمیریوں کی طرف سے آنے والی گلی سے قادیان میں داخل ہونا ۱۸۴

عموماً قادیان میں سخت بربادی آگن طاعون نہیں آئے گی ۴۰۱

میرے پر یہ منکشف ہوا کہ جو کچھ براہین احمدیہ میں قادیان  
کے بارے میں کشفی طور پر میں نے لکھا ہے درحقیقت یہ صحیح  
بات ہے..... ۳۳۶

قاضی: روایا میں شریف احمد کو دیکھا ایک آدمی نے کہا ابھی تو  
اس نے قاضی بنا ہے..... ۶۵۸

قبر: ایک جگہ دکھلا دی گئی کہ یہ تیری قبر کی جگہ ہوگی۔ ایک فرشتہ  
میں نے دیکھا کہ وہ زمین ناپ رہا ہے..... ۵۵۱

دیکھا کہ میں ایک قبرستان میں ہوں شاید اس جگہ تین  
قبریں ہیں..... ۴۴۰

ایک دفعہ خواب میں یہاں (بہشتی مقبرہ) آیا اور قبر کھودنے  
والوں کو کہا کہ میری قبر دوسروں سے جدا چاہیے..... ۷۰۵

۷۰۸ ..... ایک بڑا کاغذ دکھایا گیا جس میں بہت کچھ لکھا تھا

ایک کاغذ دکھایا گیا جیسا کہ منی آرڈر کا فارم ہوتا ہے اس کے سامنے

پندرہ روپے رکھے ہوئے تھے ..... ۵۲۸

ایک کاغذ دکھایا گیا اس میں لکھا تھا خدا کے تمام کلمے ..... ۷۱۱

ایک کاغذ دکھایا گیا جس پر نگاہ ڈالی تو اس پر بقیۃ الطاعون کا

عنوان لکھا ہوا پایا ..... ۴۲۱

کاغذ دکھایا گیا جس میں میرا کا نام حنیف مسیح لکھا تھا ..... ۷۱۱

ایک کاغذ دکھلایا گیا اس پر لکھا تھا احمد غزنوی ..... ۶۸۶

حنائی رنگ کا کاغذ دکھا ہوا دیکھا اڑ کر آپ کے پاس آنے پر زبان

سے یہ کلمہ نکلا جس کا تھا اُس کے پاس آ گیا ..... ۴۳۶

ایک کاغذ دکھائی دیا جس پر لکھا ہوا تھا۔ آتش فشاں .... ۵۲۸

رویا میں ایک کاغذ دکھائی دیا جس پر عربی عبارت میں ایمان کے

اقسام لکھے ہیں ..... ۵۴۱

رویا دیکھا کہ بہت سے ہندو ہیں اور ایک کاغذ پیش کیا کہ اس پر دستخط

کر دو ..... ۵۵۵

رویا میں دیکھا ایک کاغذ میرے ہاتھ میں ہے جس پر ادا بن

لکھا ہے ..... ۳۸۴

دیکھا کہ حضرت مولوی نور الدین صاحب نے حضور کی خدمت

میں ایک کاغذ بھیجا ہے جس کے حاشیہ پر لکھا ہے ”دشمن نہایت

اضطراب میں ہے“ ..... ۶۳۸

مولوی عبداللہ سنوری کا ایک کاغذ پر دستخط کرانا ..... ۵۲۵

کاغذ کا تھیلا دیکھا جو روپیہ سے بھرا ہوا ہے ..... ۴۷۲

کبوتر: دیکھا کہ ایک بلی ہے گویا وہ میرے کبوتر پر حملہ کرتی ہے

میں نے اس کی ناک کاٹ دی ..... ۴۵۰

کپڑا: میلی کپیلے کپڑے پہنے ہوئے ایک آدمی کا آ کر کہنا کہ

میرے کان کے نیچے طاعون کی گلٹی نکلی ہوئی ہے ..... ۴۱۰

حضرت اماں جان کی معیت میں مسجد موعود کی طرف جانا۔ مسجد

میں ایک اٹھارہ سال کی عورت بھگوے رنگ کے کپڑے پہنے بیٹھی

دیکھنا ..... ۴۳۷

قسمت: چار پانچ مریدوں کی قسمت دکھائی جانا .... ۷۵۷

کوئی کہتا ہے۔ ہماری قسمت آیت وار ..... ۴۸۶

قطب: کشوف میں بارہا غوث اور قطب میرے پرکشوف

کئے گئے ..... ۱۴۲

قطبی: رویا میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا آپ سے قطبی نام کی

کتاب طلب فرمانا ..... ۳۲۱

قلم: خواب میں دیکھا کہ ایک قلم لکھنے کے واسطے اٹھائی جس کی

زبان ٹوٹی ہوئی ہے ..... ۴۵۳

دیکھا ایک شخص نے نہایت زور سے قلم چلایا ..... اور اس نے

شَہَدَتِ الْوَجُوهُ لکھا ..... ۵۲۳، ۵۲۴

قلم پر میں نے دو ٹوک لگائے ہیں جو ولایت سے آئے ہیں ۴۷۰

قمری: سورۃ العصر کے اعداد سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت آدمؑ

سے آنحضرتؐ کے مبارک عہد تک جو عہد نبوت ہے یعنی تیس

برس کا تمام و کمال زمانہ یہ کل مدت گزشتہ زمانہ کے ساتھ ملا کر

۴۳۹ برس ابتدائے دنیا سے آنحضرتؐ کے روز وفات تک

قمری حساب سے ہیں ..... ۱۵۸

قوی ہاتھ: مجھے دکھلایا گیا کہ ملک میں بہت غفلت اور گناہ اور

شوخی پھیل گئی ہے اور لوگ کمذیب سے باز آنے والے نہیں جب

تک خدا اپنا قوی ہاتھ نہ دکھلا دے ..... ۶۹۲

قیصرہ ہند: رویا میں ملکہ معظمہ قیصرہ ہند کو اپنے گھر میں دیکھنا ۳۰۲

قے: رویا میں دیکھا کہ ایک شخص نے قے کی اور اس پر کپڑا

دے کر اسے چھپاتا ہے۔ ..... ۳۸۲

ک

کاغذ: ایک کاغذ دکھایا جس پر پانچ سطریں لکھی ہوئی تھیں ۵۱۹

ایک کاغذ دکھایا گیا جس پر دو تین سطریں فارسی خط میں ہیں ۴۹۲

کتاب اعجاز المسح کے بارہ میں مبشر خواب ..... ۳۷۸

کتاب نور الحق کے بارہ میں خواب کہ دشمن اس کی نظیر بنانے سے  
قاصر رہے گا ..... ۲۲۳

ایک کتاب دکھائی گئی اس پر لکھا تھا ”لائف“ ..... ۵۵۸

ایک کتاب دیکھی جس نے اول سطر میں بہشت کا ذکر کیا ہے ..... ۳۶۸

ایک کتاب مجھے دی گئی گویا وہ کرنسی نوٹ تھے ..... ۵۶۲

خدا تعالیٰ کا آپ کو ایک کاغذ پر تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ الْمُبِينِ لکھا  
ہوا دکھانا ..... ۵۷۰

اپنی کتاب میں یہ مصرعہ لکھنا ”آؤ بلبل چلیں کہ وقت آیا“ ..... ۲۱۱

خواب میں ایک دینی کتاب دیکھی ..... ۴،۳

دیکھا کہ ایک کتاب ہے اس کا نام نَهْجُ الْمُصْطَبِي ہے .. ۶۴۰

غیب سے ایک چوغہ زریں ملانا ..... جو چوغہ کتاب کی شکل میں تبدیل  
ہو گیا جسے تفسیر کبیر کہتے ہیں ..... ۶۳۵

کتاب براہین احمدیہ کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں ایک  
خو لے صورت میوہ بن جانا ..... ۴

کتاب تحفہ قیصرہ کی بابت کشف ..... ۲۷۰

کتاب سرمہ چشم آریہ کے چار ورق اپنے ہاتھ میں دیکھنا پھر کسی کا کہنا  
کہ آریہ لوگ اب خود اسے چھپوا رہے ہیں ..... ۲۸۸

کشف میں حاذاق طیبوں کی کتابیں دکھایا جانا ..... ۷۳۷

ہاتھ میں کسی مخالف کی کتاب دیکھنا اور اسے پانی سے دھونا ..... ۴۵۲

کرتہ: کشف میں مولوی عبداللہ سنوری کے کرتے پر سرخی کے  
چھینٹے گرنا ..... ۱۱۴ تا ۱۱۰

مرزا خدا بخش صاحب کے کرتے پر لہو کے داغ دیکھنا ..... ۴۲۹

کرتی: روایا میں اللہ تعالیٰ کا حضور کو کرسی پر بیٹھنے کا ارشاد فرمانا ..... ۱۱۳

کشف میں دیکھنا کہ حضور پگھری میں ہیں جہاں اللہ ایک حاکم کی  
صورت میں کرسی پر بیٹھا ہے ..... ۱۱۲

مٹھن لال کو کرسی پر بیٹھے کام کرتے دیکھنا اور حضور کا ایک کاغذ پر ان  
سے دستخط کرانا ..... ۵۲۵

خواب میں دیکھا کہ گویا میری بیوی میرے پاس آئی ہے اور اس پر  
گویا احرام والے کپڑے ہیں اور میرے پاس بیٹھ گئی ..... ۴۲۴

دیکھا کہ گویا ہولیوں کے دن ہیں اور بہت ہندو سیاہ کپڑے پہنے  
ہوئے ہولی میں مشغول ہیں ..... ۴۷۳

روایا دیکھا کہ زبور کپڑے میں پکڑ کر مار رہا ہوں ..... ۵۹۲

روایا دیکھا کہ مولوی عبدالکریم صاحب کی قبر کے پاس تین اور قبریں  
ہیں اور ایک قبر پر لال کپڑا ڈالا ہے ..... ۵۵۳

روایا دیکھا کہ مولوی نور الدین صاحب ایک کپڑا اوڑھے بیٹھے ہیں  
اور رو رہے ہیں ..... ۵۲۴

روایا میں دیکھا کہ ایک سفید کپڑے پر کسی نے انگشتری رکھ  
دی ہے ..... ۵۰۷

روایا میں مولوی عبدالکریم صاحب کو سفید کپڑے پہنے ہوئے  
دروازے پر بیٹھے دیکھنا ..... ۵۳۰

سررشتہ دار کمشنر امرتسر (سج رام) کو کشف میں دیکھنا کہ اس نے  
سیاہ کپڑے پہنے ہوئے ہیں ..... ۸

محمود کے کپڑوں کو آگ لگی دیکھنا ..... ۲۴۰

میر عباس علی لدھیانوی کو دیکھنا کہ انہوں نے سیاہ کپڑے پہنے  
ہوئے ہیں ..... ۱۷۶

کتاب: کشف میں بیمار کتاب دیکھنا ..... ۳۹۰

عموماً قادیان میں سخت بربادی آگن طاعون نہیں آئے گی جس سے  
لوگ کتوں کی طرح مریں ..... ۴۰۱

میں نے دو کتبے خواب میں دیکھے، ایک سخت سیاہ اور ایک سفید ..... ۱۸۵

کتاب: روایا میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا آپ سے قطبی نام کی  
کتاب طلب فرمانا ..... ۳۳۱

آئینہ کمالات اسلام کی نسبت فرشتے کا پکارنا هَذَا كِتَابُ  
مُبَارَكٌ فَتَقْوُمُوا لِلْإِلَاحِ وَالْإِكْرَامِ ..... ۲۰۵

مجھے حکم ہوا ہے کہ میں مہابلہ کی درخواست کو (آئینہ کمالات اسلام)  
کے ساتھ شائع کروں ..... ۱۸۹

خوارزم) کی کمان میرے پاس ہے اور میں نے اس کمان سے  
 ایک شیر کی طرف تیر چلایا..... ۳۲۸

کنجیاں نیز دیکھنے چاہیاں: دیکھا کہ آپ کے ہاتھ میں چابیاں  
 ہیں۔ ایک صندوق کھولنے کا ارادہ ہے..... ۵۲۴

اپنے آگے بہت سی کنجیاں دیکھیں جو شاید دو ہزار کے قریب ہیں  
 یا زیادہ..... ۳۸۷

دیکھا کہ بہت سی کنجیاں میرے سامنے پڑی ہیں..... ۳۸۷

کنواں: روایا میں کہنا کہ ایسے کنوئیں سے دور رہنا چاہیے ۵۱۴  
 حضور کا میر محمد اسحاق اور پیر منظور محمد کو مسجد میں کنوئیں کی منڈیر  
 پر بیٹھے دیکھنا..... ۵۳۳

کنٹھا: دیکھا کہ ہماری جماعت کے ایک دوست کو سونے کا کنٹھا  
 پہنایا گیا..... ۷۵۸

کھال اتری بکری: کھال اتری بکری کی دورانیں کسی کے ہاتھ  
 میں دیکھنا..... ۴۱۰

کھانسی: مجھے کھانسی کی تکلیف تھی، مولوی محمد احسن صاحب نے  
 ایک گانٹھ سونٹھ اور جانفل دی..... ۴۲۵

کھجور: خواب میں کسی نے کھجوریں اور بیر کپکے ہوئے پیش کئے  
 ..... ۴۸۶

کوٹھا: ہم نے دیکھا کہ اس روٹی پر جو گلی کے سرے پر ہے  
 ایک کوٹھا ہے اس کوٹھے نے دعا کی اور اس کوٹھے نے جس میں ہم  
 رہتے ہیں آئین کہی..... ۴۶۸

روایا میں دیکھا کہ دو پیاز ہاتھ میں ہیں اور پھر آپ کو ایک کوٹھا  
 پیازوں کا دکھایا گیا..... ۴۷۱

کوری ٹنڈ: روایا میں کوری ٹنڈ میں کچھ پانی مجھے دیا گیا ۵۳۸  
 کولا واٹن کی بوتل: روایا میں ایک شخص ایک دوائی کولا واٹن کی  
 ایک بوتل دیتا ہے۔ جس پر رسیاں لپٹی ہوئی ہیں..... ۵۸۳

کیڑا: طاعون کے کیڑے کو ہاتھی کی شکل پر دیکھنا..... ۴۰۲

کیلا: دیکھا کہ کچھ کیلا میرے سامنے رکھے ہیں..... ۲۳۵

کرشن: آخری زمانہ میں کرشن کی صفات پر آنے والا اوتار  
 آپ ہی ہیں..... ۳۵۸

آپ کا ہندوؤں کے لئے کرشن ہونا بتلایا جانا..... ۳۵۸

ایک بار ہم نے کرشن جی کو دیکھا وہ کالے رنگ کے تھے اور پتلی  
 ناک تھی..... ۳۵۹

روایا میں ایک شخص کا پوچھنا کہ کرشن جی کہاں ہیں..... ۳۵۹

آریہ قوم میں کرشن نام ایک شخص گزرا ہے وہ خدا کے برگزیدوں اور  
 اپنے وقت کے نبیوں میں سے تھا..... ۳۵۸

کرشن نے آریہ ورت کی زمین کو پاپ سے صاف کیا..... ۳۵۸

کشتی طور پر ایک شخص دکھایا گیا گویا وہ سنسکرت کا عالم ہے جو کرشن کا  
 نہایت درجہ معتقد ہے..... ۳۵۷

کرم الدین: دیکھا کہ کرم الدین کو کچھ سزا ہو گئی ہے ۴۲۴  
 کرسی نوٹ: روایا میں ایک کتاب دی گئی گویا وہ کرنسی نوٹ  
 تھے..... ۵۶۲

کشتی کرنا: دیکھا کہ جماعت کے چند آدمی کشتی کر رہے ہیں ۴۳۴

کشف قبور: ہوشیار پور میں آپ کا ایک بزرگ کی قبر پر دعا  
 کرنا اور صاحب قبر بزرگ کا قبر سے نکل کر دوزانو ہو کر آپ کے  
 سامنے بیٹھنا..... ۷۴۶

کشمش: خواب میں خود (چنے) کی دال اور کشمش دیکھنا ۶۹۷  
 دیکھا چندہ کے پیسوں کو گننے لگے تو وہ تمام پیسے کشمش کی شکل  
 پر ہو گئے..... ۴۴۵

کشمیر: خواب میں دیکھا کہ راجہ گلاب سنگھ، والی کشمیر میرے  
 پیرد بارہا ہے..... ۴۸۷

دیکھا کہ کشمیر سے کچھ پرانی انجیلیں نکلی ہیں..... ۴۱۰

کشمیری: کشمیریوں والی گلی سے قادیان میں داخل ہونا ۱۸۴

کلارک، مارٹن: مقدمہ مارٹن کلارک کے بارہ میں پچیس سال  
 پہلے کی خواب..... ۱۴

کمان: دیکھا کہ وہ بادشاہ جس کے پاس بوعلی سینا تھا (یعنی

## گ

ہر ایک جو تیرے گھر کی چار دیواری کے اندر ہوگا میں اسے طاعون کی موت سے بچاؤں گا..... ۴۰۰

خواب میں والدہ مبارک نے کہا کہ مبارک اپنے گھر کو چلا ہے ۷۰۶

گھڑی: رویا۔ شیخ رحمت اللہ صاحب کی ایک گھڑی میرے پاس ہے..... ۵۱۶

گھوڑا: خواب میں باہر کے مکان میں دو موٹے تازے عربی گھوڑے بندھے دیکھنا..... ۷۹۰

عالم کشف میں مجھے وہ بادشاہ دکھلائے گئے جو گھوڑوں پر سوار تھے..... ۹

مجھے ہزار ہا شاہ سوار نظر آئے جو گھوڑوں پر سوار تھے..... ۱۹۹

خواب میں گھوڑے پر زین ڈالنا..... ۱۹۸

خواب میں دیکھا کہ میں گورداسپور سے آیا ہوں اور ایک مضبوط گوٹ گھوڑے پر سوار ہوں جو ککے رنگ کا ہے..... ۵۳۶

رویہ میں دیکھا کہ میں گھوڑے پر سوار ہوں اور کسی طرف جا رہا ہوں..... ۶۴۷

رویہ میں گھوڑے پر سوار ہو کر باغ کی طرف جانا..... ۲۰۲

رویہ۔ ہم سفید گھوڑے پر سوار باہر سے گھر کو آ رہے ہیں..... ۷۶۹

مرزا غلام قادر صاحب مرحوم کو گھوڑے پر سوار دیکھنا..... ۶۳۲

خواب میں ایک گھوڑے کا سوار ملا..... ۴۱۵

گھوڑے سے گرنا: حضرت مولوی نور الدین صاحب کے گھوڑے سے گرنے کے بارہ میں ایک خواب..... ۷۷۰

خواب میں جماعت میں سے ایک شخص کا گھوڑے سے گرنا..... ۴۳۵

گوالیار: دیکھا کہ بہت سے سونے کے زیورات جمع ہو رہے ہیں جو گوالیار کے راجہ نے خیرات کے لئے بھیجے ہیں..... ۴۸۷

گوسپند (بھیڑ): خواب میں ہزار ہا بھیڑیں ذبح کرنے کے لئے لٹائی ہوئی دیکھنا..... ۱۶

گوشت: خواب میں گوشت کا ایک ٹکڑا دکھایا گیا..... ۶۳۶

گوشت کچا دیکھا جس کو ترازو میں تولتے ہیں..... ۷۰۶

گائے کا گوشت: رویہ میں حضور کا ایک باریج ناصرئی کے ساتھ ایک ہی بیالہ میں گائے کا گوشت کھانا..... ۳۹۹

گرہن: خواب میں مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اور مولوی عبداللہ صاحب چکڑالوی سامنے آئے تو میں نے ان دونوں کو مخاطب کر کے کہا..... چاند اور سورج کو تو رمضان میں گرہن لگ چکا..... ۴۱۲

گڑھا: خواب میں پانی کا ایک گڑھا دیکھا جس میں مبارک احمد داخل ہوا اور غرق ہو گیا..... ۷۰۶

خواب میں دیکھا کہ میں ایک نشیب گڑھے میں کھڑا ہوں..... ۱۲۹

خواب میں دیکھا کہ قبر جیسا ایک گڑھا ہے..... ۶۶۰

دیکھا کہ ایک گڑھا ہے مش داڑے کے گول..... ۴۱۵

گلاب کا پھول: کشف میں سورہ فاتحہ کو دیکھنا کہ وہ کاغذ پر لکھی گئی ہے۔ وہ کاغذ گلاب کے پھولوں سے اس قدر لدا ہے کہ جس کا کچھ انتہا نہیں..... ۴۷

گلاب سنگھ، مہاراجہ کشمیر: خواب میں دیکھا کہ میرے پیر دبا رہا ہے..... ۴۸۷

گٹا: خواب میں گٹا دکھائی دیا..... ۵۴۱

گورداسپور: خواب میں دیکھا کہ میں گورداسپور سے آیا ہوں اور ایک مضبوط گوٹ گھوڑے پر سوار ہوں جو ککے رنگ کا ہے..... ۵۳۶

دیکھنا چراغ یا فیا (فضل الدین) گورداسپور سے آیا ہے..... اور کہتا ہے کہ یہ بقیہ چندہ گورداسپور سے لایا ہوں..... ۴۴۵

گورداسپور میں دیکھنا کہ آپ ایک چار پائی پر بیٹھے ہیں..... ۲۶

گھر: خواب میں میں نے دیکھا کہ اُس (شیخ مہر علی صاحب) کے گھر میں آگ لگ گئی اور پھر میں نے اس کو بجھایا..... ۲۰۶

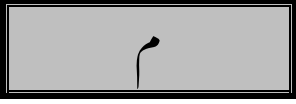
خواب میں دیکھا کہ مبارک احمد میرا چوتھا لڑکا فوت ہو گیا ہے ۳۸۷  
 خواب میں آپ کو تین جوان لڑکے دکھائے جانا..... ۷۴۵  
 خواب میں دیکھا کہ میری اس بیوی کو چوتھا لڑکا پیدا ہوا ہے ۱۱۳  
 ایک خواب آئی تھی کہ چار لڑکے ہوں گے..... ۱۱۴  
 دیکھا کہ عزیز نامی ایک لڑکا میرے پاس لایا گیا جس کے باپ کے  
 نام کے سر پر سلطان کا لفظ ہے..... ۳۰۶  
 دیکھا منظور محمد کے ہاں لڑکا پیدا ہوا ہے..... ۵۶۳  
 چھوٹے لڑکے کی شکل میں فرشتہ ملا جس نے پوچھنے پر اپنا نام  
 حفظ بتایا..... ۷۴۱  
 دیکھا کہ ایک شیر آتھرام کے دونوں لڑکے اٹھا کر لے گیا ۴۸۵  
 دو لڑکیاں ہیں میں کہتا ہوں میں بیمار ہوں..... ۷۰۶  
لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْكَافِرِينَ: رویا میں ایک عورت دیکھنا جو  
 مخالفانہ رنگ میں ہے اس کے سر کے بال مقرر اس سے کٹے ہوئے  
 ہیں آپ نے جب اس کے مقابل پر ہو کر گزرنے لگے تو کہا۔ لَعْنَةُ  
 اللَّهِ عَلَى الْكَافِرِينَ۔..... ۵۲۰، ۵۱۳  
لِفافہ: رویا میں دیکھا ایک لفافہ ہے جس میں سے کئی پیسے  
 نکلے ہیں..... ۵۴۱  
 دیکھا کہ دو بند لافانے کسی کے ہاتھ میں ہیں جن میں خط ہیں یا کوئی  
 خبر ہے..... ۴۸۹  
لمبی نالی: خواب میں ایک لمبی نالی دکھلایا جانا جس پر ہزاروں  
 بھیڑیں ذبح کرنے کے لئے لٹائی گئی ہیں..... ۱۶  
لندن: دیکھا کہ شہر لندن میں ایک نمبر پر کھڑا انگریزی زبان میں  
 نہایت مدلل بیان سے اسلام کی صداقت ظاہر کر رہا ہوں ۱۶۱  
 کشف میں اپنے تئیں لندن میں دیکھنا..... ۴۶۹  
لنگرخانہ: لنگرخانہ کے بارہ میں کشف..... ۷۹۱  
لوئی: دیکھا کہ بڑے مرزا صاحب نے ایک بڑی لوئی سیاہ رنگ کی  
 بنوائی ہے جو کہ حاجی بافندہ لے کر آیا ہے..... ۴۸۴  
لوگ: ہمیں دکھایا گیا کہ ان موجود اور حاضر لوگوں میں سے کچھ ہم  
 سے پیٹھ دیئے بیٹھے ہیں اور ہم سے روگرداں ہیں..... ۷۸۱

رویہ۔ دیکھا محمدی نے کچھ گوشت قربانی کا دیا ہے..... ۷۰۲  
 رویا میں آپ کا حضرت مسیحؑ کے ساتھ ایک ہی پیالہ میں گائے کا  
 گوشت کھانا..... ۳۹۹



لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ: کشف میں جامن کا پتہ دیکھا جس پر ہر طرف  
 سے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لکھا نظر آتا تھا..... ۵۱۱  
لَا رَأَدَ لِفَضْلِهِ: حضور کا خواب میں لَا رَأَدَ لِفَضْلِهِ پڑھنا ۹۷  
لائف (Life): ایک کتاب دکھائی گئی جس پر لکھا تھا  
 ”لائف“..... ۵۵۸  
لائف آف پین (Life of pain): کشف میں لائف آف  
 پین لکھا ہوا دکھایا جانا..... ۵۷  
لال کپڑا: رویا دیکھا کہ مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم کی قبر کے  
 پاس تین اور قبریں ہیں اور ایک قبر پر لال کپڑا ڈالا ہے ۵۵۳  
لباس فاخرہ: کشتی رنگ میں دکھایا گیا کہ میں نے ایک لباس فاخرہ  
 پہنا ہوا ہے..... ۴۱۹  
لکڈن: کشف میں اپنے آپ کو ایک مقام میں دیکھنا جہاں  
 کثرت سے بارشیں ہوتی ہیں اور اس کا نام مقام لکڈن ہے ۲۶۷  
لڑکا: آپ کو پانچویں لڑکے کی بشارت دی جانا جو بطور نافلہ  
 ہوگا..... ۴۲۸  
 آپ کو فرزند قوی الطاقین کامل الظاہر و الباطن کے عطا کئے  
 جانے کی بشارت..... ۱۲۴  
 آپ کی صلب میں جو تھلے لڑکے کا حرکت کرنا..... ۲۶۱  
 ایک لڑکے کا دوسرا نام دولت احمد بتایا جانا..... ۲۶۲  
 ایک لڑکے کے متعلق انکشاف کہ بہت قریب (پیدا) ہونے  
 والا ہے..... ۱۲۶





مجھے دکھلایا گیا کہ ملک میں بہت غفلت اور گناہ اور شوخی پھیل گئی ہے اور لوگ تکذیب سے باز آنے والے نہیں جب تک خدا اپنا قوی ہاتھ نہ دکھلا دے ..... ۶۹۲

خواب میں دیکھا کہ لوگ ایک معی کو تلاش کرتے پھرتے ہیں ..... ۳۸

دیکھا کہ میں ایک چکمدار چونہ پہنے چند لوگوں کے ساتھ ایک طرف جا رہا ہوں ..... ۶۳۹

لونگ (زیور): رویا میں کاغذ کے اندر لپٹا ہوا لونگ دیکھنا ۵۱۶ میں نے دیکھا کہ خیمہ سے ایک چیز گری۔ اٹھا کر دیکھا تو لونگ طلائف تھا گو یا میری بیوی کا کھویا جانے والا لونگ مل گیا۔ ۵۱۶

لوہے کا زینہ: دیکھا کہ ایک مکان ہے۔ اس پر چڑھنے کے لئے ایک زینہ لگا ہوا ہے جو لوہے کا ہے اور تختے پاؤں رکھنے کے لئے بھی ہیں ..... ۵۳۲

لَهُ تَبُّوْا وَسَبُّوْا وَافْتِضَاحٌ: خواب میں لَهُ تَبُّوْا وَسَبُّوْا وَافْتِضَاحٌ بتایا جانا ..... ۷۴۹

لہو کے داغ: مرزا خدا بخش صاحب کے کرتے پر لہو کے داغ دیکھنا ..... ۴۲۹

لیکھرام: غنودی کی حالت میں میں نے دیکھا ایک قوی ہیکل مہیب شکل شخص میرے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا ..... اس نے مجھ سے پوچھا لیکھرام کہاں ہے؟ ..... ۲۰۸

لیلیۃ القدر: لیلیۃ القدر میں بارش ہوتے دیکھنا اور ایک رویا ہونا ..... ۲۹۴

ایک نظارہ دکھایا گیا کہ کوئی امر پیش کیا گیا ہے پھر الہام ہوا اِنَّا اَنْزَلْنٰكَ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ..... ۴۸۴

لیمپ: دیکھا کہ محمود تیز روشنی والا لیمپ لئے سڑک پر کھڑا ہے ..... ۷۷۷

ماتم: کشف میں آتمارام کو اولاد کے ماتم میں بتلا دیکھنا ۴۹۶

مارٹن کلارک: مقدمہ مارٹن کلارک کے بارہ میں پچیس سال پہلے کی خواب ..... ۱۴

ماشکی: کشتی حالت میں میں نے دیکھا کہ دو سٹے یعنی ماشکی آئے ہیں ..... ۶۹

مالی: کشف میں دکھایا گیا کہ ایک باغ لگا جا رہا ہے اور میں اس کا مالی مقرر کیا گیا ہوں ..... ۷۷۴

اَلْمُبَارَكُ: عالم کشف میں ایک اشتہار دکھایا گیا جس کے سر پر "اَلْمُبَارَكُ" لکھا ہوا تھا ..... ۵۱۰

مبارک: خطبہ الہامیہ کا ترجمہ سنتے وقت سرخ الفاظ میں "مبارک" لکھا دیکھنا ..... ۳۳۵

غیب سے آواز آئی "مبارک" ..... ۶۵۰

کشف میں زیر تعمیر مکان میں ایک معمار بیٹھا ہے۔ اس نے کہا "مبارک" میں نے کہا خیر مبارک ..... ۴۹۵

مبارک احمد، حضرت صاحبزادہ: دیکھا کہ صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کو بہت سرخ پگڑی پہنائی گئی ہے ..... ۴۴۴

خواب میں دیکھا کہ مبارک احمد میرا چوتھا لڑکا فوت ہو گیا ہے ۳۸۷

خواب میں پانی کا گڑھا دیکھا جس میں مبارک احمد غرق ہو گیا ۷۰۶

رویاء میں صاحبزادہ مبارک احمد کچھ دیر تک نہیں ملا۔ حضرت کو تشویش اور فکر ہوئی ..... ۴۸۸

خواب میں والدہ مبارک نے کہا کہ مبارک اپنے گھر کو چلا ہے۔ میں نے کہا مبارک کا بھئی گھر ہے اور یہ اس کا پلنگ ہے ..... ۷۰۶

میرے ساتھ مبارک احمد، اس کی والدہ اور مرزا غلام قادر بھی ہیں۔ ہم سب ایک مسجد میں داخل ہو گئے ہیں ..... ۶۸۰

۶۹۲

۳۸

۶۳۹

۵۱۶

۵۱۶

۵۳۲

۷۴۹

۴۲۹

۲۰۸

۲۹۴

۴۸۴

۷۷۷

ہیں بہت سی مٹھیں پڑی ہوئی ہیں ..... ۵۴

رؤ یا میں گل حقیقت مجھ پر کھول دی گئی کہ اس کی مثل چیف کورٹ سے عدالت ماتحت میں پھر واپس آئے گی ..... ۱۱

مَجْمَعِ عَابِدَاتِنَ وَ رَاهِدَاتِنَ: خواب میں ایک مجمع عابدین و راہدین سے ملاقات ..... ۱۰۳

محافظ: خواب میں حضور کا اپنے تئیں ایک بادشاہ کا محافظ دفتر دیکھنا ..... ۵۴

محفوظ: خواب میں ایک سانپ دیکھنا اور اسے مخاطب کر کے کہنا۔ خدا قاتل تو باد۔ مرا از دست تو محفوظ دارد ..... ۵۷۹

محل: عالم کشف میں دیکھنا کہ میرے محل پر غیب سے ایک ہاتھ مارا گیا اور اس کے چھونے سے اس محل سے ایک نورساطعہ نکلا ..... ۲۵۹

سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم: ایک عربی گھوڑے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سوار دیکھنا ..... ۷۹۰

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رؤیا میں زیارت ..... ۱۹۸

اللہ تعالیٰ کے فیوض عجیب نوری شکل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ میں جذب ہوتے ہیں ..... ۴۳۳

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہونا

۷۷۸، ۷۵۲، ۷۵۱، ۵۷۰، ۲۰۵

کشف میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بات سننا ..... ۳۶۰

خواب میں آپ سے ملاقات ..... ۳۶۱

کشف میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنا ..... ۱۹۸

کشف میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت علی و حسین، اور حضرت فاطمہ الزہراء سے ملاقات کرنا ..... ۱۸، ۱۷

دو دفعہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہونا اور کتاب (آئینہ کمالات اسلام) کی تالیف پر مسرت کا اظہار فرمانا ..... ۲۰۵

خواب میں سید و مولیٰ نبی عربی امی صلی اللہ علیہ وسلم کی مع حضرت حسن و حسین کے زیارت ..... ۳۶۱

خواب میں خود کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ مبارک پر کھڑے دیکھنا ..... ۱۶۱

دیکھا کہ گویا مبارک کے بدن پر کچھ لڑہ ہے ..... ۴۷۰

کشف میں مبارک احمد کا پانی مانگنا ..... ۴۶۲

کشف میں دیکھا مبارک احمد چٹائی کے پاس گر پڑا ہے ..... ۳۸۴

خواب میں مبارک کو دیکھا تازہ فرہ اور خوبصورت جسم ہے برہنہ ..... ۶۷۲

رؤ یا میں مبارک احمد کو آخری شمش میں دیکھنا۔ اس پر ہاتھ رکھنے سے دم اور نبض کا محسوس نہ ہونا پھر دعا کرنے سے جان محسوس ہونے لگی تب بلند آواز سے کہا کہ عیسیٰ بن مریم نے کوئی زندہ کیا ہے تو اس سے زیادہ ہرگز نہیں ..... ۳۸۷

خواب میں دیکھا کہ قبر جیسا ایک گڑھا ہے ..... مبارک نے اس گڑھے میں قدم رکھا تو یہ معلوم ہوا کہ سانپ اسی میں ہے ..... ۶۶۰

مبارک کہ نیگم، حضرت سیدہ نواب: دیکھنا کہ مبارک کہ نیگم پنجابی میں بول رہی ہیں ..... ۲۹۹

ان کے متعلق الہام ہونا ”نواب مبارک کہ نیگم“ ..... ۳۸۶

مبارک کہ نیگم کا ستارے ٹوٹنے دیکھنا اور ایک فرشتہ کا کہنا کہ یہ دشمن مرتے ہیں ..... ۷۰۳

مباہلہ: مجھے حکم ہوا ہے کہ میں مباہلہ کی درخواست کو کتاب ”آئینہ کمالات اسلام“ کے ساتھ شائع کروں ..... ۱۸۹

متوحش خبریں: آپ کو اپنی نسبت، اپنے بعض جدی اقارب کی نسبت اپنے بعض دوستوں اور بعض اپنے فلاسفر قومی بھائیوں کی نسبت کشف میں متوحش خبریں ملنا ..... ۱۱۵

مٹھن لال: مٹھن لال کو کرسی پر بیٹھے کام کرتے ہوئے دیکھنا ..... ۵۲۵

مثیل ابن مریم: کشف میں بتلایا جانا کہ قرآن کریم میں مثالی طور پر ابن مریم کے آنے کا ذکر ہے ..... ۱۶۴

آپ پر ظاہر کیا گیا کہ قرآن شریف اور احادیث نبویہ میں مثیل مسیح کی خبر دی گئی ہے ..... ۱۵۱

مثل: خواب میں حضورؐ کا اپنے تئیں ایک بادشاہ کی طرف سے محافظ دفتر کے عہدہ پر فائز دیکھنا اور جیسے دفتر میں مٹھلیں ہوتی

محمد، مولوی: دیکھا کہ ایک شخص امام الدین اور مولوی محمد انگریزی میں کچھ کام کر رہے ہیں..... ۲۳۴

محمد اسحاق، حضرت سید میر: رویا میں دیکھا کہ میاں محمد اسحاق اور صالحہ بی بنت صاحبزادہ منظور محمد کے باہمی تعلق نکاح کی طیاری ہو رہی ہے..... ۵۶۰

ان کی بیماری میں دیکھنا کہ بہت سے مردار خوار جانور لم ڈھینگ ہیں اور پاس ہی ایک مردار پڑا ہے..... ۵۱۲، ۵۱۳

میر صاحب کو مسجد کے کنوئیں کی منڈیر پر بیٹھے دیکھنا..... ۵۳۳

محمد حسین بٹالوی، ابوسعید: محمد حسین بٹالوی کا مرنے سے پہلے حضرت مسیح موعود کا مومن ہونا ماننا اور کافر کہنے کے خیال سے توبہ کرنا..... ۲۰۹

ان کے مکان میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا..... ۲۴۱

ان کے انجام کے بارہ میں کشف..... ۲۶۶

خواب میں دیکھنا کہ انہوں نے کسی امر میں مخالفت کر کے کوئی تحریر چھپوائی ہے..... ۱۳۳

رویائیں ان کی خاطر داری کا کہنا..... ۶۹۱

خواب میں مولوی محمد حسین اور مولوی عبداللہ کچیل الوی کو دیکھنا ۴۱۲

رویائیں دیکھا کہ کوئی کہتا ہے کہ محمد حسین بٹالوی کو الہام ہوا ہے کہ قُطْعٌ دَابِّرُ الْقَوْمِ..... ۵۵۴

محمد حیات خان، سردار: ان کے بڑی ہونے کے بارہ میں رویا..... ۲۹

محمد صادق بھیروی، حضرت ڈاکٹر مفتی: خواب میں انہیں دیکھنا..... ۳۰۷

خواب میں ان کے لڑکے منظور احمد کی طرف چیل چھٹی دیکھنا ۷۸۹

محمد علی خان آف مالیر کوٹلہ، حضرت نواب: کشف میں آپ سے ملاقات..... ۱۸۳

ان کی نسبت کچھ بلا اور غم کو دیکھنا..... ۲۸۹

خدا نے میر سے پر ظاہر کیا کہ نواب محمد علی خان صاحب کی بیوی عنقریب فوت ہو جائے گی..... ۵۶۵

خدا نے مجھے آپ (حضرت نواب محمد علی خان صاحب) کے بارے میں علم دیا ہے کہ آپ جن ہوم و غنوم میں مبتلا ہیں ان کو خدا تعالیٰ میری دعا سے ٹال دے گا..... ۷۹۱

حضرت اقدس کو کچھ گولیاں ماننا جن میں سے کچھ آپ نے حضرت مولوی نور الدین صاحب کو اور کچھ نواب صاحب کو دے دیں ۷۵۳

محمد علی، مولوی: رویا۔ مولوی محمد علی صاحب نے مجھ سے کہا کہ آپ چلے جائیں..... ۴۷۰

آپ کا انہیں رویا میں کہنا کہ آپ بھی صالح تھے اور نیک ارادہ رکھتے تھے..... ۴۸۴

رویائیں مولوی صاحب کو انگریز کی شکل میں دیکھنا..... ۵۵۸

محمدی: میں نے خواب میں دیکھا کہ میں نے محمدی کو تین روپیہ دیئے ہیں..... ۷۰۱

محمدی بیگم: حضرت اماں جان کا خواب..... ۱۷۶

خواب میں دیکھنا کہ اس کا سر منڈا ہوا ہے..... ۱۷۵

محمود: خواب میں دیکھنا کہ محمود کو تکلیف پہنچی ہے..... ۳۸۶

دیکھا کہ محمود تیز روشی والا لپ پ لئے سڑک پر کھڑا ہے..... ۷۷۷

دیکھا کہ حضرت اماں جان قرآن شریف آگے رکھے پڑھتی ہیں۔ جب اولنک پڑھا تو محمود سامنے آکھڑا ہوا..... ۷۸۰

(خواب میں) میں نے اپنی بیوی سے پوچھا کہ محمود کہاں ہے ۱۷۸

کشفی طور پر مسجد کی دیوار پر محمود لکھا ہوا پایا..... ۱۴۴

محمود کے کپڑوں کو آگ لگی دیکھنا..... ۲۴۰

محیط: آپ کو بتلایا جانا کہ یہ سلسلہ زمین پر محیط ہو جائے گا ۵۷۱

مخالف: مسلمان اور انگریز مخالفوں کے متعلق نظارہ دکھایا جانا کہ انگریزوں میں سے بہت لوگ ہیں جو سچائی کی قدر کریں گے اور ملّا وغیرہ کے متعلق یہ تھا کہ بہت سے مولویوں کی قوت مسلوب ہوگی ۳۸۲، ۳۸۳

مُحَیّی: خواب میں دیکھا کہ لوگ ایک مہچی کو تلاش کرتے پھرتے ہیں..... ۳۸

محمد، مولوی: دیکھا کہ ایک شخص امام الدین اور مولوی محمد انگریزی میں کچھ کام کر رہے ہیں..... ۲۳۴

محمد اسحاق، حضرت سید میر: رویا میں دیکھا کہ میاں محمد اسحاق اور صالحہ بی بنت صاحبزادہ منظور محمد کے باہمی تعلق نکاح کی طیاری ہو رہی ہے..... ۵۶۰

ان کی بیماری میں دیکھنا کہ بہت سے مردار خوار جانور لم ڈھینگ ہیں اور پاس ہی ایک مردار پڑا ہے..... ۵۱۲، ۵۱۳

میر صاحب کو مسجد کے کنوئیں کی منڈیر پر بیٹھے دیکھنا..... ۵۳۳

محمد حسین بٹالوی، ابوسعید: محمد حسین بٹالوی کا مرنے سے پہلے حضرت مسیح موعود کا مومن ہونا ماننا اور کافر کہنے کے خیال سے توبہ کرنا..... ۲۰۹

ان کے مکان میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا..... ۲۴۱

ان کے انجام کے بارہ میں کشف..... ۲۶۶

خواب میں دیکھنا کہ انہوں نے کسی امر میں مخالفت کر کے کوئی تحریر چھپوائی ہے..... ۱۳۳

رویائیں ان کی خاطر داری کا کہنا..... ۶۹۱

خواب میں مولوی محمد حسین اور مولوی عبداللہ کچیل الوی کو دیکھنا ۴۱۲

رویائیں دیکھا کہ کوئی کہتا ہے کہ محمد حسین بٹالوی کو الہام ہوا ہے کہ قُطْعٌ دَابِّرُ الْقَوْمِ..... ۵۵۴

محمد حیات خان، سردار: ان کے بڑی ہونے کے بارہ میں رویا..... ۲۹

محمد صادق بھیروی، حضرت ڈاکٹر مفتی: خواب میں انہیں دیکھنا..... ۳۰۷

خواب میں ان کے لڑکے منظور احمد کی طرف چیل چھٹی دیکھنا ۷۸۹

محمد علی خان آف مالیر کوٹلہ، حضرت نواب: کشف میں آپ سے ملاقات..... ۱۸۳

ان کی نسبت کچھ بلا اور غم کو دیکھنا..... ۲۸۹

خدا نے میر سے پر ظاہر کیا کہ نواب محمد علی خان صاحب کی بیوی عنقریب فوت ہو جائے گی..... ۵۶۵

کشفی طور پر مسجد کی دیوار پر محمود کا نام لکھا ہوا پایا ..... ۱۴۴

رویا میں دیکھا کہ سید عبدالقادر جیلانی اور ایک بزرگ نے مسجد اقصیٰ میں نماز پڑھی اور مشرق سے ایک ستارہ نکلا..... ۱۷

دیکھا کہ چھوٹی مسجد کے اوپر تخت پر بیٹھا ہوا ہوں..... ۷۷۵

مسجد اقصیٰ سے مراد مسیح موعود کی مسجد ہونا جو قادیان میں ہے ۳۳۷

میرے ساتھ مبارک احمد، اس کی والدہ اور میرے مرحوم بھائی مرزا غلام قادر صاحب بھی ہیں۔ ہم سب ایک مسجد میں داخل ہو گئے ہیں..... ۶۸۰

مسلمان: آپ کا مسلمانوں اور عیسائیوں کے لئے مسیح موعود ہونا بتلایا جانا..... ۳۵۸

میں نے خواب میں دیکھا کہ باوانا تک نے اپنے تئیں مسلمان ظاہر کیا ہے..... ۱۳

مِسْكُ الْعَارِفِ: خواب میں سید محمد احسن امر وہی کے خط میں یہ الفاظ پڑھنا..... ۲۶۵

مسیح (نیز دیکھئے عیسیٰ): اللہ تعالیٰ کا فرمانا کہ مسیح بلا تفاوت ویسا ہی ایک انسان تھا جیسے دوسرے انسان ہیں..... ۲۰۹

ایک بار میں نے اور مسیح نے ایک ہی پیالہ میں گائے کا گوشت کھایا تھا..... ۳۹۹

مسیح کی دوسری اور تیسری مرتبہ مثالی طور پر آمد کی خبر.... ۱۸۷

کشفاً کھولا گیا کہ مسیح کی روح افزاؤں سے پاک ہے.. ۱۸۷

حضرت مسیح نے آخری زمانہ کے نصاریٰ کا نام دجال رکھا ہے اور ایسا نام پہلوں کا نہیں رکھا۔ اس کا بھید..... ۲۲۶

مسیح کی دوسری مرتبہ آمد..... ۱۸۸، ۱۸۷

مسیح موعود: آپ کا مسلمانوں اور عیسائیوں کے لئے مسیح موعود ہونا بتلایا جانا..... ۳۵۸

مشرق: ایک بڑا بحر ذخاری طرح دریا دیکھنا جو مغرب سے مشرق کو جا رہا ہے اور پھر دیکھتے دیکھتے سمت بدل کر مشرق سے مغرب کو الٹا بہنے لگا ہے..... ۴۳۷

مدرسہ احمدیہ قادیان: خواب میں مدرسہ کے مقام پر بجلی چمکتے دیکھنا..... ۱۳

مدقوق: کشف میں ایک مدقوق کا ظاہر کرنا کہ میرا نام دین محمد ہے..... ۱۵۹

مدل (اناج): اپنے تئیں پہاڑ پر دیکھنا اور ایک قسم کے اناج مدل کے دانے کھاتے دیکھنا..... ۴۲۶

مرتدین: ایک شخص کو دیکھا کہ وہ مرتدین میں شامل ہو گیا ہے ۷۰۷

مرد: رویا میں ایک بہت خوبصورت مرد دیکھا۔ میں نے اس سے کہا کہ تم عجیب خوبصورت ہو۔ تب اس نے اشارہ سے مجھ پر ظاہر کیا کہ میں تیرا بخت بیدار ہوں..... ۲۳

مردہ: دیکھا کہ مردہ زندہ ہو کر بیٹھا ہے..... ۴۲۲

کشفاً بعض مردوں کی ملاقات کا اتفاق ہونا..... ۲۶۰

مرزا احمد بیگ: اور ان کے عزیزوں کے بارہ میں کشف ۱۱۷

میں نے دیکھا کہ مرزا احمد بیگ فوت ہو گیا ہے..... ۴۲۵

مرغ: خواب میں دیکھا کہ ایک مرغ میرے بستر پر بیٹھا ہے..... ۲۸۶

دیکھا کہ چند آدمی سامنے ہیں ایک چادر میں چند مرغ ہیں ۵۲۳

رویا دیکھا کہ ایک مرغی بولتی ہے۔ اِنْ كُنْتُمْ مُّسْلِمِيْنَ ۵۴۵

مرنا: دیکھا کہ میرے گھر میں (یعنی ام المؤمنین) کہتے ہیں میری تجھیز و تدفین آپ خود اپنے ہاتھ سے کرنا..... ۴۲۵

مسجد: اپنے تئیں بڑی مسجد میں دیکھنا..... ۶۸۷

خواب میں فرشتوں کا سبز رنگ میں مسجد کے دروازہ کی پیشانی پر خط ریحانی میں آیات لکھنا..... ۹۷

دیکھا کہ بٹالہ کو جاتا ہوں اور نماز کا وقت تنگ ہے اس واسطے ایک چھوٹی سی مسجد میں گیا..... ۵۳۲

دیکھا کہ ایک مکان شبیہ مسجد میں ہوں..... ۲۲۰

دیکھنا کہ چھوٹی مسجد سے بڑی مسجد تک مسجد ہی مسجد ہے ۷۹۷

دیکھنا کہ بازار کے پاس والی مسجد گرا دی گئی ہے..... ۲۲۶

خواب میں ملخ مشرق سے مغرب کو جاتے دیکھنا..... ۷۵۲  
 دیکھا کہ بشیر احمد شمال مشرق کی طرف اشارہ کر کے کہتا ہے کہ زلزلہ  
 اس طرف گیا ہے۔ ..... ۶۸۷  
 رویا میں دیکھا کہ سید عبد القادر جیلانی اور ایک بزرگ نے  
 مسجد اقصیٰ میں نماز پڑھی اور مشرق سے ایک ستارہ نکلا..... ۱۷  
مشک: ایک رات کثرت درود کے نتیجے میں فرشتوں کا حضور کے  
 مکان میں آب زلال کی شکل پر نور کی مشکیں لانا..... ۶۸  
 خواب میں مشک سفید رنگ میں پانی بھرنا..... ۱۷۴  
**مصافحہ**  
 خواب میں مولوی عبد الکریم صاحب سے کہنا کہ آؤ مصافحہ کر لیں  
 اور پھر مصافحہ کیا..... ۵۷۵  
 قادیان میں سیر والی گلی میں مہر نبی بخش صاحب کا مصافحہ کرنا ۴۰۴  
مَصَافِحُ الْعَرَبِ مَسِيئَةُ الْعَرَبِ: کاغذ پر لکھا دیکھنا  
مَصَافِحُ الْعَرَبِ مَسِيئَةُ الْعَرَبِ..... ۵۲۸  
مصلح الدین سعدی شیرازی: کشف میں آپ سے سعدی کی  
 ملاقات..... ۷۴۳  
مصلح موعود: خواب میں مصلح موعود کی نسبت زبان پر جاری  
 ہونا۔ اے فخر رسل قرب تو معلوم شد..... ۱۴۴  
مضمون: دیکھا کہ گویا ایک مضمون شائع کرنے لگا ہوں ۴۲۵  
مُعَبَّرُ اللَّهِ: دیکھا کہ آسمان سے روپیہ اتر رہا ہے جس پر مُعَبَّرُ اللَّهِ  
 لکھا تھا..... ۲۴۵  
مغز بادام: کشفی رنگ میں مغز بادام دکھائے گئے..... ۷۰۰  
مقاہر لکڑی: مقام لکڑی جہاں تجھے پہنچایا گیا ہے وہ مقام ہے  
 جہاں ہمیشہ بارشیں ہوتی رہتی ہیں..... ۲۶۷  
مقبرہ بہشتی ( نیز دیکھئے بہشتی مقبرہ): ایک زمین خریدی جس کا  
 نام مقبرہ بہشتی ہے..... ۴۱۰  
 ایک جگہ دکھلائی گئی کہ یہ تیری قبر کی جگہ ہوگی۔ فرشتہ زمیں ناپ رہا  
 ہے اس کا نام بہشتی مقبرہ رکھا گیا..... ۵۵۱

ایک دفعہ میں خواب میں بہشتی مقبرہ آیا اور قبر کھودنے والوں کو کہا کہ  
 میری قبر دوسروں سے جدا چاہیے..... ۷۰۵  
مقدمہ: خواب میں دیکھنا کہ جیسا ہم ایک عدالت میں ہیں اور  
 ایک مقدمہ ہے..... ۵۱۲  
 دیکھا کہ میں نے اپنے مقدمہ میں دو مستبر آدمی حاکم کی طرف بھیجے  
 ہیں..... ۴۷۳  
 خواب میں ظاہر کیا گیا کہ اس مقدمہ میں ڈگری ہو جائے گی۔ ۶  
 دیکھا کہ میں حاکم ہوں اور مقدمات کو فیصلہ کرتا ہوں..... ۶۵۲  
 دیکھنا کہ ہندو تحصیلدار سے مقدمہ بدل گیا..... ۲۸۶  
 مقدمہ دیوار کے بارہ میں کشف..... ۳۰۸  
مقراض: ایک عورت کو دیکھا جس کے سر کے سارے بال  
 مقراض سے کٹے ہوئے ہیں..... ۵۲۰  
مکان: خواب میں دیکھا کہ ایک صاعقہ مغرب کی طرف سے  
 میرے مکان کی طرف چلی آتی ہے..... ۲۷۳  
 ایک رات کثرت درود کے نتیجے میں فرشتوں کا آپ کے مکان میں  
 آب زلال کی شکل میں نور کی مشکیں لانا..... ۶۸  
 خواب میں اپنے تئیں کسی مکان پر دیکھنا..... ۱۰۴  
 خواب میں امام علی شاہ کو دیکھا گویا ان کے مکان پر گیا.. ۲۴۶  
 خواب میں دعا کی کہ ہمارے مکان کے متصل جو ایک بڑا چبوترہ ہے  
 اس جگہ ایک لمبا دالان بن جائے..... ۴۶۶  
 خواب میں دیکھنا کہ حضرت عیسیٰ ہمارے مکان پر موجود ہیں ۱۳۱  
 خواب میں دیکھا کہ گویا میں محمد حسین بٹالوی کے مکان پر گیا ہوں اور  
 میرے ساتھ ایک جماعت ہے وہیں نماز پڑھنا..... ۲۴۱  
 دیکھا کہ ایک مکان ہے اور اس کے دروازے کی بڑی کرسی کہ  
 آدمی سے زیادہ بلند ہے اور دروازہ چبوترہ کی طرح آگے کچھ  
 عمارت ہے..... ۵۳۰  
 میں نے دیکھا کہ ڈاکٹر عبد الحکیم خان (مرتد) ہمارے مکان کے  
 پاس کھڑا ہے..... ۶۳۶

منظور احمد (پیر حضرت مفتی محمد صادق صاحب): خواب میں مفتی صاحب کے لڑکے کی طرف چیل چھٹی دیکھنا ..... ۷۸۹

منظور محمد، حضرت پیر: حضور کا میر محمد اسحاق اور پیر منظور محمد کو مسجد کے کنوئیں کی منڈیر پر بیٹھے دیکھنا ..... ۵۳۳، ۵۳۲

دیکھنا کہ منظور محمد کے ہاں لڑکا پیدا ہوگا اور اس کا نام بشیر الدولہ بتایا جانا ..... ۵۶۳

رویا میں دیکھا کہ میاں محمد اسحاق اور صالحہ بی بنت صاحبزادہ منظور محمد کے باہمی تعلق نکاح کی تیاری ہو رہی ہے ..... ۵۶۰

معقہ: خواب میں چنے بھنے دیکھنا اور ان کے ساتھ منقہ بھی ہے ..... ۵۴۰

موت: خواب کے ذریعہ راجہ تیا سنگھ کی موت کی خبر پانا ..... ۵

ادائل جوانی میں رویا میں اپنی جان کے متعلق خطرہ واندیشہ کی حالت طاری ہونا جس سے آپ کا اپنی موت کے قریب ہونے کا خیال کرنا اس سے مراد بعثت کا وقت قریب ہونا ہے ..... ۵

دیکھا کہ ایک مربع شکل کا صندوق ہے جس میں دو خانے ہیں ایک خانہ میں موت ایک عورت کی شکل میں بیٹھی ہے ..... ۵۵۸

دیکھا کہ دردناک موتوں سے عجیب تر شور قیامت برپا ہے ..... ۴۹۳

دیکھا کہ کسی کی موت کی نسبت خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے ... ۶۴۲

دیکھا کہ کسی کی موت قریب ہے ..... ۶۴۴

موسیٰ: اس عاجز کو موسیٰ کی طرح ایک ایسے عالم کی خبر دی گئی جس کی پہلے خبر نہ تھی ..... ۱۰۲

دیکھا کہ میں دریائے نیل پر کھڑا ہوں اور میرے ساتھ بہت سے بنی اسرائیل ہیں ..... ۴۲۴

موضوع

خدا نے مجھے اطلاع دی ہے کہ یہ تمام حدیثیں جو پیش کرتے ہیں تحریف معنوی یا لفظی میں آلودہ ہیں اور یا سرے سے موضوع ہیں

..... ۳۵۷

مولانا بس، مولانا بس: رویا میں اپنے ایک فوت شدہ چچا کو دیکھنا اور

دیکھا کہ ایک مکان ہے اس پر چڑھنے کے لئے ایک زین لگا ہوا ہے جو لوہے کا ہے ..... ۵۳۵

رویا میں دیکھا کہ میں ایک مکان کے اندر داخل ہوا ہوں جس میں میرے خادم اور نوکر چاکر موجود ہیں ..... ۵

دیکھا کہ ہمارے گھر میں ایک بکرا ذبح کیا ہوا کھال اتاری ہوئی ایک جگہ لٹک رہا ہے ..... ۷۱۴

رویا میں اپنے تین ایک وسیع مکان میں دیکھنا ..... ۱۸۱

کشف میں ایک معمار کا مکان بننے دیکھ کر کہنا ”مبارک“ ..... ۴۹۵

دیکھا کہ ایک مکان شبیہ مسجد میں ہوں ..... ۲۲۰

میں نے دیکھا کہ میں ایک وسیع مکان میں بیٹھا ہوں اور چند دوست بھی میرے پاس موجود ہیں ..... ۲۰۸

دیکھا کہ مرزا نظام الدین کے مکان پر مرزا سلطان احمد کھڑا ہے ..... ۴۹۷

ایک بکر اسلوخ اپنے مکان میں لٹکا ہوا دیکھا ..... ۷۰۵

مکہ: میں دیکھتا ہوں کہ اہل مکہ خدائے قادر کے گروہ میں فوج در فوج داخل ہو جائیں گے ..... ۲۲۶

مگھ: ایک بڑا سانپ دیکھنا جس کی گردن مگھ کی طرح بڑی ہے ..... ۵۷۹

ملائک نیز دیکھئے عنوان ”فرشتہ“: دیکھا کہ ملائک پنجاب کے مختلف مقامات میں سیاہ رنگ کے پودے لگا رہے ہیں ..... ۲۸۲

خواب میں اپنے والد صاحب کو ملائک کے تمثیل کی صورت میں دیکھنا ..... ۴۰۵

ملا، مولوی: دکھایا گیا کہ ملا، مولویوں میں سے اکثر کی قوت مسلوب ہو گئی ہے ..... ۳۸۳

ملخ (مڈی دل): خواب میں ملخ مشرق سے مغرب کو جاتے دیکھنا ..... ۷۵۲

ملک: ملک میں بہت غفلت اور گناہ اور شوخی پھیل گئی ہے ..... ۶۹۲

منصور: (جس کا ذکر ابوداؤد کی حارث والی حدیث میں ہے) وہ منصور مجھے کشف کی حالت میں دکھایا گیا ..... ۱۵۶

میں نے خدا کی مرضی کے لئے اپنی مرضی چھوڑ دی حضرت اماں جان کا خواب میں کہنا ..... ۶۷۷  
 میت: دیکھا کہ گھر میں ایک میت پڑی ہے ..... ۷۰۶

## ن

نادر شاہ: صبح کے وقت لکھا ہوا دکھایا گیا ”آہ نادر شاہ کہاں گیا“ ..... ۵۱۰  
 نارئول: ایک کتاب دیکھی جس کے اوّل سطر میں بہشت کا ذکر ہے پھر نارئول۔ (نارئول ایک شہر ہے) ..... ۳۶۸  
 ناصر شاہ، حضرت سید (اور سیر): ان کے متعلق دعا کرنے پر آپ کو اطلاع ملنا کہ ان کی تبدیلی ملتوی کی گئی ..... ۶۷۵  
 ناصر نواب دہلوی، حضرت میر: خواب میں دیکھا تھا گویا میر ناصر نواب صاحب ایک دیوار بنا رہے ہیں ..... ۳۹۸  
 خواب میں دیکھا کہ میر ناصر نواب صاحب اپنے ہاتھ پر ایک درخت رکھ کر لائے ہیں جو پھل دار ہے ..... ۵۷۱  
 ناک: خواب میں حضور کا ایک لمبی کی ناک کاٹنا ..... ۳۵۰  
 خواب میں اپنی ناک سے چیونٹیاں نکلنے دیکھنا ..... ۲۲۰  
 نالی: دیکھا کہ زار روس کا سونا میرے ہاتھ میں ہے اور اس میں پوشیدہ طور پر بندوق کی نالی بھی ہے ..... ۳۲۷  
 خواب میں ایک لمبی نالی کا دکھایا جانا جس پر ہزاروں بھیڑیں ذبح کرنے کے لئے لٹائی ہوئی ہیں ..... ۱۶  
 نام: آج اللہ تعالیٰ نے میرا ایک اور نام رکھا ہے۔ تھوڑی سی غنودگی ہوئی اور الہام ہوا۔ ”محمد مفلح“ ..... ۵۲۲  
 خواب میں ایک شخص جو مجھے فرشتہ معلوم ہوتا ہے مگر خواب میں محسوس ہوا کہ اس کا نام شیر علی ہے ..... ۲۷  
 کشف میں حضور کا دعا کرانا اور فرشتوں کا آئین کہنا۔ جن میں سے ایک فرشتہ کا نام خیر ائتی تھا ..... ۲۶

ان سے پوچھنا کہ انسان کس طرح فوت ہوتا ہے اور کیا ہوتا ہے ان کا کہنا کہ جب انسان کا آخری وقت قریب آتا ہے تو دو فرشتے سفید پوش آتے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ ”مولابس۔ مولابس“ ..... ۵۳۴  
 منی آرڈر: ایک منی آرڈر برنگ زرد کشفاً دکھلایا جانا ..... ۱۰۷  
 مہر: حضور کو ایک مہر دی گئی جس میں ”الیس اللہ بکاف عبدہ“ لکھا ہے ..... ۶۵۶  
 مہر علی، شیخ (رئیس ہوشیار پور): دیکھا کہ شیخ مہر علی رئیس کے فرش نشست کو آگ لگ گئی ہے اور حضرت اقدس نے بجھائی ہے ..... ۲۰۵، ۱۲۷  
 ان کے ایک سخت بلا میں مبتلا ہونے کے بارہ میں پیٹنگوئی ..... ۲۰۶  
 میں نے دیکھا کہ شیخ مہر علی کے گھر میں آگ لگ گئی ہے ..... ۲۰۶  
 میرا بخشش: رو یا میں خیال آیا کہ جب میں گورد اسپور گیا تھا تو میرا بھائی بیمار تھا اور ان کے بچنے کی امید نہ تھی ..... گھر کے پاس کوچہ میں میرا بخشش تمام ملا۔ وہ بڑی خوش خوش باتیں کر رہا تھا ..... ۵۳۶  
 اس بڑے درخت کے نیچے جو میرا بخشش کی حویلی کے پاس ہے نبی بخش سامنے سے آکر ملا اور اس نے مصافحہ کیا ..... ۳۰۴  
 دروازہ کھٹکا جا کر میں نے دیکھا کہ دروازہ پر کون ہے کھولا تو میرا بخشش دیکھا کہ میرا بخشش میرے دروازے پر ہے ..... ۶۳۷  
 میرا بخشش سے مصافحہ کیا اور اس کو اندر بلا لیا ..... ۶۳۷  
 مینار: حضور نے کاغذ پر منار کا نقشہ کھینچا اور فرمایا مجھے خدا نے فرمایا ہے اس قسم کا مینار تیار کرادو ..... ۷۶۲  
 مینہ نیز دیکھنے زیر عنوان بارش: دیکھا کہ بارش ہو رہی ہے۔ آہستہ آہستہ مینہ برس رہا ہے ..... ۳۰۵  
 میں: اپنے بازو پر لکھا دیکھنا۔ میں اکیلا ہوں اور خدا میرے ساتھ ہے ..... ۱۵۱  
 ایک خوبصورت مرد کا خواب میں کہنا۔ ”میں تیرا بخت بیدار ہوں“ ..... ۲۳

نبات کی ڈلی ہلاتے جانا..... ۷۵۰

نبض: رو یا میں نبض پر ہاتھ رکھ کر کہا اس سے ذلت کی آواز آتی ہے

یا نصرت کی۔ تو نبض سے نصرت کی آواز آئی..... ۳۰۴

نبی: ایک نبی سے ملاقات ہونا جواز راہ ہمدردی و نصیحت کہتے ہیں

کہ اس قدر مبالغہ محنت کیوں کرتے ہو..... ۱۴۹

کشف میں گزشتہ انبیاء سے ملاقات..... ۲۰

نبی بخش، مہر (بنالہ): قادیان میں سیر والی گلی میں مہر نبی بخش کا مصافحہ کرنا..... ۴۰۴

نجف علی: کشف بتایا گیا کہ نجف علی مخالفت کرے گا... ۱۳۰

نجفی (شیخ): شیخ نجفی اہل تشیع کا لاہور میں آکر نشان طلب کرنا۔

اسے چالیس روز تک نشان کا وعدہ دیا جانا اور لیکھرام پشادری کی ہلاکت کا نشان ظاہر ہونا..... ۲۶۳

نخود (چنا): خواب میں نخود (چنے) کی دال دیکھنا... ۶۹۷

خواب میں بھنے ہوئے چنے دیکھنا..... ۵۴۰

نذر: میری بیوی نے ایک روپیہ مجھے دیا کہ یہ تمہارے لئے روپیہ نذر ہے..... ۴۲۲

نذیر حسین دہلوی، مولوی: ان کی موت کی خبر آنے پر 'مَمَاتِ صَدَّالْ هَاكِنَا' زبان پر جاری ہونا..... ۴۰۵

ان کے متعلق انکشاف ان کی گستاخی کا اثر دوسروں کے لئے بطور نشان ہو جائے گا..... ۱۶۷، ۱۶۶

نسہ: تریاق الہی کا نسخہ اور اس کی تاثیر بتائی جانا..... ۷۵۸

زدجام عشق کا نسخہ ۱۱ الہاماً بتلایا جانا..... ۷۹۰

نصرت جہاں بیگم، حرم حضرت مسیح موعود علیہ السلام

آپ کا حضرت اقدس سے کہنا کہ میں نے خدا کے لئے اپنی مرضی چھوڑ دی..... ۶۷۷

آپ کی معیت میں مسجد موعود کی طرف جانا۔ مسجد میں ایک عورت جھگڑے رنگ کے بہت صاف کپڑے پہننے لگی دیکھنا..... ۴۳۷

آپ کے ہاتھ میں جوتی دیکھنا..... ۳۶۰

خواب میں چوتھے لڑکے (مبارک احمد) کا دوسرا نام دولت احمد بتلایا گیا..... ۲۶۲

دیکھا کہ منظور محمد کے ہاں لڑکا پیدا ہوگا اور اس کا نام بشیر الدولہ بتلایا گیا..... ۵۶۳

ایک جگہ دکھائی دی گئی کہ یہ تیری قبر کی جگہ ہوگی..... اس جگہ کا نام بہشتی مقبرہ ظاہر کیا گیا..... ۵۵۱

خواب میں ایک الگ خلقت کے آدمی کا دونوں ہاتھوں سے بھر کر حضور کی جھولی میں روپیہ ڈالنا اور اس روپیہ کا بہت سارا ہو جانا اور اسے پوچھنے پر اس کا اپنا نام پٹی بتانا..... ۴۹۴

خواب میں فرشتہ کا اپنا نام حفیظ بتانا..... ۷۴۱

رو یا میں حضور کا آپ سے قطبی نام کی کتاب طلب فرمانا..... ۳۳۱

خواب میں شیری علی نامی فرشتہ کا حضرت اقدس کی آنکھیں نکال کر صاف کرنا..... ۲۷

دیکھا کہ مردہ زندہ ہو کر بیٹھا ہے نام پوچھنے پر اس کا اپنا نام نظام الدین بتانا..... ۴۴۲

دیکھا کہ ایک کتاب ہے گویا میری ہی ہے جس کا کا نام نہج المصلیٰ ہے..... ۶۴۰

دیکھا کہ کوئی کہتا ہے کہ ادنی الارض سے مراد قادیان ہے..... ۷۴۷

رو یا میں دیکھا ایک لفافہ ہے جس میں کچھ پیسے ہیں..... اس کے بعد الہام ہوا۔ تیرے لئے میرا نام چکا۔..... ۵۲۲

نان (روٹی): دو فرشتوں کا شیریں روٹیاں پیش کرنا..... ۷۷۸

خواب میں ایک فرشتہ کا ایک پاکیزہ نان دے کر کہنا کہ یہ تیرے لئے اور تیرے ساتھ کے درویشوں کے لئے ہے..... ۱۵

نانک، باوا: رو یا میں آپ کا اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرنا..... ۱۳

آپ کو درود نفع حضور نے کشفی حالت میں دیکھا..... ۱۴

مکاشفات میں باوا نانک صاحب سے ملاقات..... ۶

نبات کی ڈلی: رو یا میں حضرت اقدس کا حضرت مولوی نور الدین صاحب کو دودھ کے دو گلاس پلانا اور آپ کا اس میں



منظور محمد کے باہمی تعلق نکاح کی تیاری ہو رہی ہے ..... ۵۶۰

نماز: خواب میں دیکھا کہ مضبوط گھوڑے پر سوار ہوں۔ گھوڑے

پر یہی نماز پڑھی ہے اور سجدہ بھی کیا ہے ..... ۵۳۶

خواب میں محمد حسین بنا لوی کے مکان میں ایک جماعت کے ساتھ

نماز پڑھنا ..... ۲۴۱

دیکھا کہ بنا لہ جاتا ہوں اور نماز کا وقت تنگ ہے اس واسطے ایک

چھوٹی سی مسجد میں گیا ..... ۵۳۲

رؤ یا میں دیکھا کہ سید عبدالقادر جیلانی اور ایک بزرگ نے مسجد اقصیٰ

میں نماز پڑھی اور مشرق سے ایک ستارہ نکلا ..... ۱۷

پچیس سال قبل خواب میں دیکھا تھا کہ کسی حاکم کے سامنے حاضر

ہوں اور نماز کا وقت آ گیا ہے ..... ۱۴

نمک: دیکھا کہ میرے تحت پوش کے چاروں طرف نمک چنا

ہوا ہے ..... ۷۴۲

نور: اپنے ہاتھ میں تلوار دیکھنا جس کی نوک آسمان تک پہنچی ہوئی

ہے جس سے نور نکلتا دکھائی دیتا ہے ..... ۳۱

نور احمد، حافظ: نور احمد درویشانہ حالت میں قادیان آئے آپ

کے ہاں قیام کیا اور آپ کے بارہ میں خود ہی غلط رائے قائم کر دی

کہ الہام انسان کے دماغی خیالات ہی کا نام ہے۔ اس پر آپؐ

کی توجہ الی اللہ تک نوبت پہنچی اور ان کو بتلایا گیا کہ دعا کے نتیجے میں

ممکن ہے کہ کوئی پیٹنگوئی خداوند کریم ظاہر فرمائے جس کو وہ پیشتم خود

دیکھ لے۔ اس پر آپؐ کو بہ نظر کشفی ایک خط دکھلایا گیا جو ایک شخص

نے ڈاک میں بھجوانا تھا ..... ۴۹، ۴۸

نور الدین بھیروی، حضرت مولانا حاجی الحرمین حکیم:

آپؐ کو دیکھا کہ جبری طور پر الْقَارِئُ وَمَا آذَرَكَ مَا الْقَارِئُ

پڑھ رہے ہیں ..... ۴۸۸، ۴۸۷

آپؐ کے گھوڑے سے گرنے کے بارہ میں کشف ۴۳۵، ۷۷۰

ایک متوحش خواب ایک دوست کے بارے میں ..... ۱۷۴

خواب میں آپؐ کو دو انبویوں بھرا صندوق دکھایا جانا ..... ۴۰۶

خواب کے ذریعہ سے مجھے دکھلایا گیا ہے کہ میرے گھر میں

(یعنی ام المؤمنین) کہتے ہیں کہ اگر میں فوت ہو جاؤں تو میری

تہنیز و تکفین آپؐ خود اپنے ہاتھ سے کرنا ..... ۴۲۶

دیکھا کہ آپؐ قرآن شریف آگے رکھے پڑھ رہی ہیں جب

أُولَئِكَ پڑھا تو محمود سامنے آکھڑا ہوا ..... ۷۸۰

رؤ یا میں آپؐ کے لئے عیسیٰ کا مسئلہ حل ہو جانا ..... ۳۸۳

کشف میں دیکھا کہ کوئی عورت آئی اور اس نے کہا کہ آپؐ کو کچھ

ہو گیا ہے ..... ۳۷۷

دیکھا کہ ایک نہایت چمکتا ہوا سونے کا سہ پہلو کلا میری بیوی نے

مجھ کو دیا ہے ..... ۶۳۴

میری بیوی نے خواب میں مجھے کہا کہ میں نے خدا کی مرضی کے

لئے اپنی مرضی چھوڑ دی ہے ..... ۶۷۷

والدہ محمود کے ہاتھ میں ایک جوتی دیکھنا ..... ۳۶۰

میں نے دیکھا کہ میری بیوی اس گھر کے اندر کے دالان میں دروازہ

میں اضطراب کرتی آئی ہے ..... ۲۴۳

ایک حویلی میں والدہ محمود اور ایک عورت بیٹھی دیکھی ..... ۱۷۴

خواب میں دیکھا کہ والدہ محمود خوش لباس میں ایک جگہ آئی ہیں ۲۲۰

نظام الدین: دیکھا کہ مردہ زندہ ہو کر بیٹھا ہے پوچھنے پر اپنا

نام نظام الدین بتایا نیز حضور کا اس سے مصافحہ کرنا ..... ۴۴۲

دیکھا کہ مرزا نظام الدین کے پاس مرزا سلطان احمد کھڑا ہے اور

سرتا پاسبانہ لباس ہے ..... ۴۹۷

نقارہ: عالم کشف میں چند ورق ہاتھ میں دیئے گئے جن پر لکھا

تھا ”فتح کا نقارہ ہے“ ..... ۹۷

نقرہ: خواب میں آپؐ کے ہاتھ میں ایک درم نقرہ جو بشکل

بادامی تھا دیا جانا جس پر لیس آئی ایم پی اور ”ہاں میں خوش

ہوں“ لکھا تھا ..... ۵۷

نکاح: رؤ یا دیکھا کہ میاں محمد اسحاق اور صالحہ بی بنت صاحبزادہ

ن و ض: خواب میں ن و ض لکھا دیکھنا..... ۷۴۹

و

وارنٹ: دیکھا ایک سپاہی وارنٹ لے کر آیا ہے..... ۳۸۶

والدہ محمود (حضرت اماں جان) دیکھنے نصرت جہاں بیگم

وحشت ناک: ایک دو خواب ایسے ہی آئے جن میں اکثر حصہ

وحشت ناک اور کسی قدر اچھا تھا ۱۲۸

ورق: ایک سفید ورق دکھایا گیا اس کی آخری سطر میں لکھا تھا

”اقبال“..... ۳۳۷

رؤیا میں ایک حنائی رنگ کا لکھا ہوا دو ورقہ کاغذ کچھ فاصلے پر گر

پڑنا..... ۴۳۶

عالم کشف میں چند ورق ہاتھ میں دیئے گئے جن پر لکھا تھا ”فتح کا

نقارہ بجے“..... ۹۷

کچھ ورق دکھائے گئے جن پر بیٹوں کے بارہ میں کچھ لکھا ہوا تھا ۴۱۷

کشفی طور پر چند ورق دکھائے جانا جن پر I am by Isa لکھا تھا ۵۷

وفات نیز دیکھنے موت: خواب دیکھا کہ مبارک احمد میرا چوتھا لڑکا

فوت ہو گیا ہے..... ۳۸۷

دیکھا ایک عورت قریباً تیس سال عمر فوت ہو گئی..... ۵۳۶

خدا نے میرے پر ظاہر کیا کہ نواب محمد علی خان صاحب کی بیوی

عقرب فوت ہو جائے گی..... ۵۶۵

وکتوریہ، ملکہ: رؤیا میں ملکہ وکتوریہ قیصرہ ہند کو دیکھنا. ۳۰۲

ولی: خواب میں ایک شخص کا کہنا کہ تم ولی ہو..... ۲۱۱

ولی الرحمن: کشفی طور پر زمین آپ کے سامنے کی گئی اور اس نے یہ

کلام کیا کہ میں اب تک تجھے نہیں پہچانتی تھی کہ تو ولی الرحمن ہے ۳۹۶

وہ بادشاہ آیا: شریف احمد کو خواب میں دیکھا کہ اس نے پگڑی

باندھی ہوئی ہے۔ ایک آدمی نے کہا وہ بادشاہ آیا..... ۶۵۸

ویب، رسل: حضرت اقدس نے ویب صاحب کے ہندوستان

حضرت اقدس کو کچھ گولیاں ملنا جن میں سے کچھ آپ نے

حضرت مولوی نور الدین صاحب کو اور کچھ حضرت نواب محمد علی خان

صاحب کو دیں..... ۷۵۳

دیکھا کہ چھوٹی مسجد کے اوپر تخت بچھا ہے میں اس کے اوپر بیٹھا

ہوں اور ساتھ مولوی صاحب بھی بیٹھے ہیں ۷۷۵

دیکھا کہ حضرت مولوی صاحب نے حضور کی خدمت میں ایک

کاغذ بھیجا ہے جس کے حاشیہ پر لکھا ہے ”دشمن نہایت اضطراب

میں ہے“..... ۶۳۸

رات کو جی ہوئی کہ مولوی صاحب کو حجرت کرنی چاہیے ۲۰۸

دیکھنا کہ حکیم نور الدین صاحب ایک جگہ لیٹے ہیں اور ان کی گود میں

ایک بچہ کھیلتا ہے..... ۲۳۳

کشف میں تفسیر حسین کے صفحات پر لکھا دیکھنا فَتَنَّاكَ تُوْرَ الدِّیْنِ

بِالْمَعَارِفِ الْعَرَبِيَّةِ..... ۷۵۱

کشف میں حضرت اقدس کا آپ کو دودھ کے دو گلاس پلانا ۷۵۰

نور الحق: رسالہ نور الحق کے بارہ میں خواب کہ دشمن اور مخالف اس

کی نظیر بنانا سے عاجز رہے گا..... ۲۲۳

نئی زمین نیا آسمان: کشفی رنگ میں نئی زمین اور نیا آسمان پیدا

کرنا..... ۱۶۹

نَهْجُ الْمَصْلِيِّ: دیکھا کہ ایک کتاب ہے گویا میری ہی ہے جس

کا کا نام نَهْجُ الْمَصْلِيِّ ہے..... ۶۴۰

نہر: دیکھا کہ ہمارے باغ کے قریب نہر رواں ہے.. ۵۶۰

نیزہ: لکھرام کے متعلق دیکھا کہ ایک نیزہ ہے اس کا پھل بڑا

چمکتا ہے اور لکھرام کا سر پڑا ہے..... ۲۶۴

نیل: دیکھا کہ میں مصر کے دریائے نیل پر کھڑا ہوں اور میرے

ساتھ بہت سے بنی اسرائیل ہیں..... ۴۲۴

میں نے دیکھا کہ گویا میں موٹی ہوں اور دریائے نیل پر کھڑا ہوں

پاس میرے بنی اسرائیل ہیں..... ۴۲۴

دیکھا کہ دو بیاز ہاتھ میں ہیں۔ پھر ایک کوٹھیا بازوؤں کا دکھایا گیا  
 ۴۷۱ .....  
 دیکھا کہ زارروں کا سوٹا میرے ہاتھ میں ہے اور اس میں پوشیدہ طور  
 پر بندوق کی نالی بھی ہے ..... ۴۲۷  
 دیکھا کہ ایک شخص نے اَذَى الْأَرْضِ پر قرآن شریف میں ہاتھ رکھا  
 ہوا ہے اور کہتا ہے کہ یہ قادیان کا نام ہے ..... ۷۷  
 دیکھنا کہ ایک غیبی ہاتھ آپ کو مدد دیتا جاتا ہے ..... ۱۸۴  
 رویا میں دیکھا ایک کاغذ میرے ہاتھ میں ہے ایک شخص کو دیا کہ اس  
 کو پڑھو تو اس نے کہا اس پر ادا ہن لکھا ہوا ہے ..... ۳۸۴  
 رویا میں کسی شخص نے ہمارے ہاتھ پر سونف رکھ دی ... ۵۳۵  
 سعیدہ امہ الحدید بیگم کے ہاتھ میں دس روپے دیکھنا ..... ۴۳۳  
 عالم کشف میں چند ورق ہاتھ میں دئے گئے جن پر لکھا تھا ”فتح کا  
 نقارہ ہے“ ..... ۹۷  
 عالم کشف میں دیکھنا کہ میرے محل پر غیب سے ایک ہاتھ  
 مارا گیا ..... ۲۵۹  
 عطر کی شیشی ہاتھ میں دیکھنا اور عطر ہاتھوں اور پگڑی پر ملنا ..... ۴۸۲  
 قبر کی مانند ایک گڑھے میں مبارک احمد کا قدم رکھنا ..... ۶۶۰  
 کھال اتری بکری کی تازہ رانیں کسی کے ہاتھ میں دیکھنا ..... ۴۷۰  
 ایک شخص نے میرے ہاتھ پر پیسے رکھے ..... ۴۱۵  
 نبض پر ہاتھ رکھنا ..... ۳۰۴  
 والدہ محمود کے ہاتھ میں ایک جوتی ہے اور مجھ سے کہتی ہیں ہے یہ  
 آپ کے لئے ہے آپ پہن لیں ..... ۳۶۰  
 ہاتھ میں کسی مخالف کی کتاب دیکھنا اور اسے پانی سے دھونا ..... ۴۵۲  
 خواب میں آپ کے ہاتھ ایک درم نقرہ دیا جانا جس پر لکھا تھا میں آئی  
 ایم پی پی ”ہاں میں خوش ہوں“ ..... ۵۷  
 لوگ تکذیب سے باز آنے والے نہیں جب تک خدا اپنا قوی ہاتھ  
 نہ دکھلا دے ..... ۶۹۲  
 مجھے کشف ہوا تھا کہ اس (اسماعیل) نے میرے بائیں ہاتھ پر  
 دست پھردیا ہے ..... ۷۴۲

آنے سے پہلے خواب میں دیکھا تھا کہ وہ ہند میں آیا ہے اور  
 ڈھول بجا رہا ہے ..... ۱۹۲



هَذَا رَجُلٌ يُحِبُّ رَسُولَ اللَّهِ: کشف میں حضور کے بارہ  
 میں فرشتہ کا کہنا هَذَا رَجُلٌ يُحِبُّ رَسُولَ اللَّهِ ..... ۳۸  
 هَذَا شَاهِدٌ نَزَّاعٌ: حاجی حافظ نور احمد کے لئے آپ کی اجابت  
 دعا کے نشان کے طور پر آپ کو ایک مقدمہ میں گواہ ٹھہرایا جانے  
 کے بارہ میں کشف ..... ۴۸  
 هَذَا لِي وَهَذَا لِاصْحَابِي: آئینہ کمالات اسلام نبی اکرم کے  
 ہاتھ میں دیکھنا اور نبی اکرم نے اپنے حامد کی جگہ، اسی طرح صحابہ  
 کرام کی حامد کی جگہ پر انگشت رکھی ہوئی ہے اور تبسم فرماتے ہوئے  
 کہتے ہیں هَذَا لِي وَهَذَا لِاصْحَابِي ..... ۱۸۲  
 هَذَا كِتَابٌ مُّبَارَكٌ: آئینہ کمالات اسلام کی نسبت  
 فرشتے کا پکارنا هَذَا كِتَابٌ مُّبَارَكٌ فَقَوْمُوا لِلْجَلَالِ  
 وَالْاَكْرَامِ ..... ۲۰۵  
 ہاتھ: ایک شخص کے ہاتھ میں بڑا اور چوڑا چھرا دیکھنا ..... ۴۳۶  
 ایک خربوزہ کی شکل کا کوئی پھل میرے ہاتھ میں ہے ... ۵۷۲  
 خواب میں اپنے ہاتھ میں آم دیکھنا اور اسے تھوڑا سا چوسنا ..... ۴۴۵  
 خواب میں ایک شخص کا دونوں ہاتھوں سے بھر کر میری جھولی میں  
 روپیہ ڈالنا ..... ۴۹۵  
 خواب میں دیکھا کہ ایک شخص نے میری ٹوپی اتارنے کے لئے  
 ہاتھ مارا ہے ..... ۲۵  
 دیکھا کہ میرے ہاتھ میں چابیاں ہیں۔ ایک صندوق کھولنے کا  
 ارادہ ہے ..... ۵۲۴  
 دیکھا کہ انڈا میرے ہاتھ سے ٹوٹ گیا ..... ۶۳۶

سائے بیٹھنا ..... ۴۶  
ہولی (ہندوؤں کا تہوار): دیکھا گویا ہولیوں کے دن ہیں اور بہت  
 ہندو سیاہ کپڑے پہنے ہوئے ہولی میں مصروف ہیں .... ۴۷۳

## ی

يَا عِبْدَ اللَّهِ اِنَّ مَعَكُمْ: کشفاً ایک بڑا کاغذ دکھایا گیا۔ اس پر  
 بہت کچھ لکھا تھا مگر میں نے صرف اس قدر پڑھا يَا عِبْدَ اللَّهِ اِنَّ  
مَعَكُمْ۔ خدا نامہ سنت از گناہ کر دپاک ..... ۴۰۸  
يَا عَلِيُّ دَعَّهُمْ وَ اَنْصَارُهُمْ وَ زَرَّاعَتُهُمْ: کشف میں حضور  
 صلی اللہ علیہ وسلم کا مسیح موعود کو فرمانا يَا عَلِيُّ دَعَّهُمْ وَ اَنْصَارُهُمْ  
 وَ زَرَّاعَتُهُمْ ..... ۱۸۶  
یس آئی ایم پیپی (Yes I am happy): خواب میں آپ  
 کے ہاتھ ایک درم نقرہ دیا جانا جس کی پہلی سطر پر ”یس آئی ایم پیپی“  
 اور دوسری پر ”ہاں میں خوش ہو گیا“ لکھا تھا ..... ۵۷  
يَضَعُ الْحَرْبَ وَيُصَالِحُ النَّاسَ: کشف میں حضور صلی اللہ  
 علیہ وسلم کا مسیح موعود کے لئے فرمانا ..... ۳۶۰  
 ایک فرشتہ کا کشف میں کہنا یہ نان تیرے اور تیرے ساتھ کے  
 درویشوں کے لئے ہے ..... ۱۵  
یوسف علی نعمانی، حضرت قاضی: آپ کے متعلق دو مبشر روایا اور  
 الہام ..... ۳۸۵  
 آپ سخت بیماری کے عالم میں بمشکل قادیان پہنچے آخری وقت کا  
 معلوم ہونا۔ حضرت مسیح موعود کا دعا کرنا اور دو مبشر روایا دکھایا جانا  
 جس کے نتیجے میں آنا فانا تندرستی ہونا ..... ۳۸۵

ہاتھی: ایک جانور دیکھا جس کا قد ہاتھی کے برابر تھا جو بن میں  
 جا کر جانوروں کو کھاتا ہے ..... ۴۰۲  
 ایک ہاتھی دیکھا جس سے ہم بھاگے اور ایک کوچہ میں چلے گئے  
 لوگ بھی بھاگے جاتے ہیں ..... ۴۷۰  
 طاعون کے کیڑے کو ہاتھی کی شکل میں دیکھنا ..... ۴۰۲  
ہلاکت: خواب میں الہام ہوا ”لَهُ تَبٌّ وَ سَبٌّ وَ اَفْتِضَا ح“  
 اس کے لئے ہلاکت اور گالیاں اور ذلت ہے ..... ۴۶  
ہندسے (اعداد ابجد): کشف میں ہندسے دکھائے جانا ۱۷۲  
ہندو: آخری زمانہ میں آنے والے اوتار کے متعلق ہندوؤں کی  
 کتابوں میں ایک پیشگوئی ..... ۳۵۹  
 ہندوؤں کا نذر کے طور پر آپ کو روپے دینا ..... ۳۵۹  
 حامد علی کا کہنا کہ باہر ایک ہندو کھڑا ہے اور دعا کے لئے  
 درخواست کرتا ہے ..... ۷۵۹  
 خدا تعالیٰ نے کئی دفعہ مجھے بتلایا ہے کہ تو ہندوؤں کے لئے  
 کرشن ہے ..... ۳۵۸  
 دیکھنا کہ ہندو تحصیلدار بنالہ جس کے پاس مقدمہ تھا بدل گیا ۲۸۶  
 روایا دیکھا کہ بہت سے ہندو ہمارے آگے سجدہ کرنے کی طرح  
 جھکتے ہیں ..... ۳۹۳  
 روایا دیکھا کہ بہت سے ہندو ہیں اور ایک کاغذ پیش کیا کہ اس پر  
 دستخط کر دو ..... ۵۵۵  
 روایا میں ایک ہندو کا پوچھنا کرشن جی کہاں ہیں ..... ۳۵۹  
ہوشیار پور: ہوشیار پور میں آپ کا ایک بزرگ کی قبر پر دعا  
 کرنا اور صاحب قبر بزرگ کا قبر سے نکل کر دو زانو ہو کر آپ کے

## تعبیر الروایا

۵۴۰	چپنے: چپنے کی تعبیر کوئی امر مکروہ ہے.....	تعبیر الروایا ..... ۲۰۱، ۲۲۰، ۲۰۶، ۲۳۶، ۳۰۲،
۶۳۵	چور: چور سے مراد شیطان ہے.....	۳، ۳۳، ۴۵۲، ۴۶۹، ۵۲۵، ۵۳۱، ۵۹۴، ۶۹۳
۳۳	حجر اسود: حجر اسود کی تعبیر.....	آسمان: نئی زمین نیا آسمان پیدا کرنے کی تعبیر..... ۱۶۹
۶۰	خلیفہ: خلیفہ سے ایسا شخص مراد ہے جو ارشاد اور ہدایت کا کام کرے.....	آسمانی بادشاہت: آسمانی بادشاہت سے مراد ہمارے سلسلہ کے برگزیدہ لوگ ہیں..... ۶۴۶
۲۸۵	داڑھ: داڑھ کا ایک حصہ بوسیدہ دیکھنا.....	افواج: لفظ کی تعبیر..... ۳۸۱
۲۸۵	دانت: دانت گرنا.....	انڈا: انڈا ٹوٹنے سے مراد موت ہوتی ہے..... ۶۳۶
۴۱۲	درخت.....	انگور: انگور تعبیر دائی رزق، وسیع رزق ذخیرہ خور رزق اور دنیا کی تازگی۔ مرض سے شفا اور بہتری بھی ہے..... ۵۹۹
۶۳۶	دشمن: دشمن کے خواب میں گھر کے اندر داخل ہو جانے کی تعبیر کسی دکھ اور موت سے ہوتی ہے.....	بادل: بادل کی تعبیر..... ۶۹۳
۵۲۱	دریا: دریا سے مراد کوئی بڑا بادشاہ ہوتا ہے.....	بارش: بارش برسنے کی تعبیر..... ۳۰۵
۱۵۴	دمشق: دمشق کے لفظ کی تعبیر.....	باغ: باغ کسی کو باغ میں دیکھنا اور اس کی تعبیر..... ۷۹۶
۷۵۰	دودھ: دودھ کی تعبیر.....	بجلی: بجلی چمکنے کی تعبیر..... ۱۳
۲۲۶	روح: کی تعبیر.....	بنی اسرائیل: بنی اسرائیل کی تعبیر..... ۴۹۸
۱۷۰، ۱۶۹	زمین: نئی زمین نیا آسمان پیدا کرنے کی تعبیر.....	بہار: پھر بہار آئی تو آئے تلخ آنے کے دن..... ۵۸۴
۶۳۴	زنبور (بھڑ).....	بھینس: پتھر اور بھینس کی تعبیر..... ۲۹۶
۵۷۹	سانپ.....	بیٹنگن: چپنے، مولیٰ، بیٹنگن اور پیاز کی تعبیر..... ۵۴۰
۲۰۲	سر: سر کھلنے کی تدبیر.....	پرندہ: سفید رنگ کے پرندے پکڑنے کی تعبیر..... ۴۶۹
۲۰۳	سر کٹنے کی تعبیر.....	پیاز: پیاز کی تعبیر امر مکروہ ہوتی ہے..... ۷۵۲
۱۷۵	سر منڈے کی تعبیر.....	پیسے: خواب میں پیسے کسی جھگڑے پر دلالت کرتے ہیں..... ۵۲۲
	سرمہ دانی:	جبیز: خشک اور بے مزہ روٹی..... ۳۹۷
۷۶۷	سرمہ دانی مانگنے کی تعبیر نور ہدایت کا طلبگار ہونا ہے.....	چنچ: چنچُ الفَحْلَیَّةِ اس سے مراد وہ مسلمان لوگ ہیں جو صرف نام کے مسلمان ہیں..... ۶۳
۴۶۹	سفید رنگ: سفید رنگ کے پرندے پکڑنے کی تعبیر.....	

گھڑی: گھڑی سے مراد وہ ساعت ہے جو زلزہ کی ساعت ہے جو	سلطان: سلطان کی تعبیر..... ۳۰۷، ۲۹۷
معلوم نہیں..... ۵۱۶	سورج: مغرب سے طلوع عیش کی تعبیر..... ۱۶۱
گوشت: گوشت غم پر دلالت کرتا ہے..... ۶۳۶	سیف: سیف سے مراد دلائل ہیں۔ دشمنوں کے قتل کرنے سے مراد
مثل..... ۵۴	ان کا دلائل سے منہ بند کرنا اور ان کو خاموش کر دینا ہے... ۳۱
لال کپڑا: قبر پر لال کپڑا پڑا دیکھنا..... ۵۵۳	شر بت: شربت سے مراد کامیابی ہوتی ہے..... ۲۸۷
محل: محل سے مراد دل ہے جو جائے نزول و حلول انوار ہے ۲۵۹	صادق: صادق کی تعبیر..... ۳۰۷
محمود: محمود کا لفظ خاتمہ محمود کی طرف اشارہ ہے..... ۵۷۳	صاعقہ..... ۲۷۳
مخاص: وہ امور جن سے خوفناک نتائج پیدا ہوتے ہیں ۶۳	طاعون: طاعون کی تعبیر..... ۲۸۰
مردہ: مردہ زندہ ہونے کی تعبیر..... ۴۴۳	طاعون رنج اور بلاء پر دلالت کرتا ہے..... ۲۸۳
مرغ سے مراد..... ۴۸۷، ۴۸۶	عبادت گاہ: عبادت گاہ سے مراد زمانہ حال کے اکثر مولویوں کے
مسجد: مسجد سے مراد جماعت ہوتی ہے..... ۷۷۶	دل ہیں جو دنیا سے بھرے ہیں..... ۱۵۷، ۱۵۷
مقام:	عرش: عرش اور اس سے مراد..... ۴۷۶، ۴۷۷
مقام ابراہیم سے اطلاق مرضیہ و معاملہ باللہ مراد ہے..... ۷۵	عزیز: عزیز اور سلطان کی تعبیر..... ۳۰۷
مقام کدُن کی تعبیر..... ۲۶۷	عورت:
مولیٰ: چنے، مولیٰ، بیٹنگن اور پیاز کی تعبیر..... ۵۴۰	رُویا میں عورت کی تعبیر اقبال اور فتح مندی ہوتی ہے ۲۲، ۵۹۶
موت: موت اور صحت کی تعبیر..... ۵۴۴	عورتوں سے مراد کمزور لوگ ہو سکتے ہیں..... ۶۴۸
میر ناصر: میر ناصر سے مراد خدائے ناصر ہے..... ۵۷۰	قائم علی: قائم علی میں علی خدا کا نام ہے اور اس سے مراد علوم مرتبہ
نان: نان کی تعبیر کہ خدا ہمارا اور ہماری جماعت کا آپ مطلق	ہے..... ۵۱۲
ہوگا..... ۱۶	گلا: گلا کاٹنے کی تعبیر..... ۲۰۲
نمک..... ۷۴۲، ۷۴۳	گھوڑا: گھوڑے پر سواری کی تعبیر..... ۷۶۹
ہندو: ہندو سے مراد ایسا شخص ہوتا ہے جو دنیا کے غم و ہم	
میں مبتلا ہو..... ۷۵۹	

## اسماء

- ابولباب ..... ۶۱۱، ۳۳۵
- احسن (احسن بیگ، مرزا) ..... ۲۳۷
- احمد (حضرت مسیح موعود علیہ السلام) نیز دیکھئے غلام احمد  
..... ۳۲۵، ۲۵۸، ۲۵۷، ۲۵۳، ۲۲۹، ۶۲
- ..... ۲۵۳، ۴۲۲، ۳۶۸، ۳۶۲، ۳۲۸
- احمد خان سید، کئی ایس آئی ..... ۲۶۵
- احمد اللہ ناگپوری، حضرت ..... ۷۵۵
- احمد بیگ، مرزا ..... ۱۳۷، ۱۲۹، ۱۱۸
- احمد جان لدہیا نوی، حضرت منشی ..... ۳۹۰
- احمد علی، سید ..... ۷۷۷، ۷۴۸
- احمد غزنوی ..... ۶۸۶
- ارباب محمد لشکر خان ..... ۵۰
- ارباب سردرخان ..... ۵۰
- اسد اللہ ..... ۹۲
- اسرائیل (مراد حضرت مسیح موعود) ..... ۵۰۲
- اسحاق علیہ السلام، حضرت ..... ۶۰۴
- اسحاق سید میر، حضرت ..... ۱۷۹
- اسماعیل علیہ السلام، حضرت ..... ۶۰۴
- اصغری بیگم (زودچہ میاں مدد خاں) ..... ۷۲۸
- اصغر علی، مولوی پروفیسر ..... ۲۲۳
- اظہر احمد، صاحبزادہ مرزا ..... ۴۶۷
- اعظم بیگ، مرزا (سابق اکسٹرا اسٹنٹ کمشنر) ..... ۲۳
- افضل بیگ مرزا ..... ۵۹۸

آ

- آتمارام ..... ۲۹۶، ۲۸۵
- آ تقم دیکھئے عبداللہ آ تقم
- آدم علیہ السلام ..... ۲۵۰، ۲۳۹، ۱۵۸، ۷۰، ۶۲، ۶۰
- آدم (حضرت مسیح موعود) ..... ۶۲
- آرڈریمینڈ، جے ..... ۲۷۵
- آریہ سماج ..... ۴۳۰
- آریہ (مذہب) ..... ۲۶

ا

- ابراہیم علیہ السلام، حضرت ..... ۷۳۰، ۶۰۴، ۳۶۸، ۳۳۶، ۹۱، ۷۵
- ابراہیم سیالکوٹی، بابو ..... ۷۷۷
- ابراہیم بیگ، مرزا ..... ۳۹۹
- ابن عمران، حضرت ..... ۱۰۳
- ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت ..... ۲۲۸
- ابوالفضل ..... ۲۹۳
- ابوسعید عرب ..... ۱۵
- ابوطالب ..... ۱۵۴، ۱۵۳
- ابوالحسن متقی ..... ۲۹۱
- ابوعبداللہ حسین ..... ۷۳۲





## پ-ت-ث

۱۳۲	.....پاک
۱۷۵	.....پرتاپ سنگھ، مہاراجہ کشمیر
۵	.....پرنسب، مسٹر (کمشنر امرتسر)
۴۱۱	.....پگٹ (لندن کا ایک پادری)
۱۰۰	.....پلاطوس
۲۶۵	.....پیرا حضرت اقدس کا ملازم
۷۶۷	.....پٹیل، ڈاکٹر
۵۳۶	.....تانی (ایک خادمہ)
۲۸۶	.....تاج الدین، میاں تحصیلدار بنالہ
۵۰۳	.....تیجا سنگھ، راجہ
۱۵۹	.....ثعلب
۴۰۹	.....ثناء اللہ امرتسری

## ج-چ

۵۶۲	.....جارج پنجم
۴۹۱	.....جبریل
۶۰۷	.....جعفر بیگ، مرزا
۲۲۰	.....جلال الدین بلانوی، حضرت منشی
۵۲، ۳۹، ۲۳، ۱۲، ۳	.....جلال الدین شمس، حضرت مولانا
۱۱۳، ۱۱۰، ۱۰۹، ۱۰۵، ۱۰۲، ۱۰۰، ۹۷، ۶۸، ۶۷، ۶۶، ۵۸، ۵۵	

۳۸۶، ۳۷۶، ۳۷۳، ۳۷۲، ۳۵۶، ۳۵۶، ۳۳۹، ۳۳۶
۴۱۲، ۴۰۹، ۴۰۷، ۴۰۵، ۴۰۴، ۴۰۲، ۳۹۹، ۳۸۹
۴۳۳، ۴۳۶، ۴۳۹، ۴۵۰، ۴۵۷، ۴۷۷، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۹۵
۴۹۹، ۵۰۱، ۵۱۰، ۵۲۷، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۶۰، ۵۷۰
۵۷۱، ۵۹۷، ۶۳۵، ۶۳۳، ۶۵۷، ۶۶۲، ۶۷۶، ۶۸۱
۶۸۷، ۶۹۹، ۷۰۰

۷۰۳، ۷۰۵، ۷۰۷، ۷۱۶، ۷۲۶، ۷۷۸

۱۳۵، ۱۳۴، ۱۳۳، ۱۳۲، ۱۳۱	.....بشیر احمد اول
۱۲۰، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۱، ۱۳۳، ۱۳۴	.....بشیر الدین محمود احمد، مرزا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ
۱۲۵، ۱۲۶، ۱۸۵، ۱۸۴، ۱۸۵، ۲۲۸، ۲۹۶، ۵۰۷، ۵۱۲، ۵۲۳	
۵۳۷، ۵۵۹، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۶، ۶۹۵، ۷۲۷	
۷۲۸، ۷۶۵، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷	
۷۸۹، ۷۹۸، ۷۹۹	

۱۴۱	.....بشیر اول
۱۴۴	.....بشیر ثانی
۳۷۵	.....بشیر احمد، میجر
۶۲۹، ۶۲۴، ۵۶۳	.....بشیر الدولہ
۵۶۴، ۴۲۴	.....بنی اسرائیل
۲۲۰	.....بھاگ بھری
۲۹۵	.....بھانو
۱۳۱	.....بھگت رام
۷۹۸، ۷۰۵	.....بھیم سین، لالہ
۴۲۸	.....بوعلی سینا
۳۰۲	.....بوڑے خاں، حضرت ڈاکٹر محمد
۴۴۲	.....بہاء الدین
۱۳۱	.....بیچ ناتھ برہمن



۵۵	.....	رام بھج دت، لالہ
۷۶۶	.....	رجب دین، خلیفہ
۲۹	.....	رجب علی، پادری مالک مطیع سفیر ہند امرتسر
۵۱۶، ۵۱۴، ۴۳۲، ۴۰۶	.....	رحمت اللہ، بیگ، شیخ
۵۳۲	.....	رحمت اللہ بیگ، مرزا (حضور کے والد صاحب کے خادم)
۷۴۳	.....	رحیم بخش صاحب تلونڈی جھنگلاں، حضرت مولوی
۷۹۰	.....	رحیم بخش صاحب ساکن موضع بہادر حسین تحصیل بٹالہ
۷۹۶، ۴۹۷، ۱۳۳	.....	رستم علی خاں کوٹ انسپکٹر، حضرت چوہدری
۴۱۳، ۲۲۳	.....	رسل بابا (امرتسری)
۱۳۰	.....	رسل ویب
۷۷۷، ۵۳۱	.....	رشید الدین، حضرت ڈاکٹر خلیفہ
۴۰۲	.....	رشید رضا علامہ، ایڈیٹر المنار مصر
۷۷۷	.....	رضیہ بیگم بنت خلیفہ رشید الدین
۲۲	.....	رلیارام عیسائی
۳۵۷	.....	روڈرگو پال
۱۷۴	.....	روشن بی بی
۴۲۷	.....	زاروس
۷۹۵، ۷۹۴	.....	زین العابدین، شیخ
۷۳۱	.....	زینب (لا تقتلو ازینب)
۵۱۴	.....	زینب (ایک خادمہ)
۷۲۸	.....	زینب (بنت حضرت مددخان)

## س-ش

۷۵۶	.....	ساجدہ (دختر حضرت پیر سراج الحق صاحب نعمانی)
-----	-------	---

۳۵۵	.....	خد بچہ
۳۱۴	.....	حضر علیہ السلام
۹۲	.....	خلیل اللہ
۱۰	.....	خوشحال چند
۷۵۷	.....	خیر الدین بکھوانی، حضرت میاں
۷۶۸	.....	خیر الدین لدھیانوی، شیخ
۲۶	.....	خیر اتقی (ایک فرشتہ کا نام)

## د-ڈ-ر-ز

۶۰۴، ۲۸۸	.....	داؤد علیہ السلام، حضرت
۲۵۵، ۹۱	.....	داؤد (حضرت مسیح موعود علیہ السلام)
۶۰۷	.....	دلاور مرزا
۱۱۶، ۱۱۵	.....	دلپ سنگھ
۲۶۲	.....	دولت احمد
۲۶۰	.....	دھنپت رائے، بی اے ایل ایل بی پلیڈر چیف کورٹ پنجاب
۹۵	.....	دیانند، پنڈت (ستیا رتھ پرکاش کا مصنف)
۱۵۹	.....	دین محمد
۷۴۲	.....	دین محمد سکندر لنگر وال، حضرت مرزا
۲۷۵	.....	ڈریمنڈ جے آر
۲۷۴	.....	ڈگلز، کیپٹن ایم ویلیم
۲۹۸، ۲۹۶، ۲۷۴	.....	ڈوٹی (ڈپٹی کمشنر)
۵۹۵	.....	ڈوٹی، جان الیکزینڈر
۲۸۶	.....	ڈکسن (ڈپٹی کمشنر ضلع گورداسپور)
۴۳۳	.....	راجہ لصری حضرت

۲۲۹، ۵۹۴، ۵۳۷	شادی خاں، حضرت نقشبندی	۳۸۵، ۲۲۲، ۷۸	سراج الحق نعمانی، سرساوی، حضرت پیر
۵۰۸	شاستری	۷۷۹، ۷۷۷، ۷۶۳، ۷۵۶، ۷۵۴، ۷۴۹، ۷۴۶، ۷۴۵	
۷۶۶	شاہ محمد	۷۸۶، ۷۸۵، ۷۸۴، ۷۸۳، ۷۸۲، ۷۸۱، ۷۸۰	
۶۸۷	شاہ نواز (ڈاکٹر میجر)	۷۶۶	سر دارینگیم
۳۵، ۳۳، ۱۲، ۱۱	شرمیت رائے، لالہ	۵۰	سرور خان، ارباب
۶۸۵، ۵۳۲، ۱۰۰، ۹۵		۴۴۳	سرور شاہ، حضرت سید محمد
۲۰۸	شر دھانند	۶۶۸	سعد اللہ خان مبارک
۵۴۴، ۴۵۴	شریف احمد، حضرت صاحبزادہ مرزا	۶۶۱، ۶۵۶، ۶۵۴، ۵۹۵، ۲۳۸، ۲۳۲	سعد اللہ بدایونی
۶۹۶، ۶۹۵، ۶۹۴		۵۸۵	سعد اللہ، نو مسلم
۶۳۵	شفیع اللہ	۷۴۳	سعدی شیرازی (کشف میں آپ سے ملاقات)
۵۹۸	شمس الدین، ملّا	۴۳۳	سعیدہ امتہ الحمیدینگیم، اہلیہ حضرت نواب محمد علی خان
۷۸۸	شکر داس، ڈپٹی	۴۹۷، ۴۶۳، ۳۰۶	سلطان احمد، مرزا
۷۶۹	شکر الہی - موضع نبی پور	۲۴۲، ۲۴۱	سلطان بیگ
۳۵	شہر بانو (سادات کی دادی کا نام)	۲۶۸	سلطان روم
۶۰۴	شیخ علیہ السلام	۶۸۰	سلطان عبدالقادر
۲۶۳	شیخ نجفی (شیخ ضال نجفی)	۷۵۲	سلطان محمد
۲۷	شیر علی (ایک فرشتہ)	۶۵، ۶۴	سلطان القلم
۴۴۳، ۳۳۳	شیر علی، حضرت مولانا	۵۷۰	سلمان (مراد حضرت مسیح موعود)
۷۹۰، ۷۷۷، ۷۶۸		۳۶۰	سلمان فارسی، حضرت
۷۹۳	شیر محمد دکاندار	۲۶۹	سلیم پاشا
۵۳	شیونارائن، پنڈت (برہم سماج لاہور کا ایک منتخب معلم)	۷۵۱	سلیمان بیٹا لوی، قاضی
		۱۳۳	سندرداس (ان کی وفات کے بارہ میں خواب)
		۴۲۷	سنسار چند (ڈپٹی جہلم)
		۶۸۱	سومراج (ایڈیٹر شہینگ)
۱۷۶	صاحب جان	۸	سچ رام (سررشتہ دار کوشنر امرتسر)
۶۴۱، ۶۳۱	صاحب نور افغان	۷۵۸	سید احمد خان کے سی ایس آئی، سر

## ص - ض

۲۶۲، ۲۳۳ ..... عبدالحق غزنوی ثم امرتسری، میاں

۵۷۵ ..... عبدالحکیم مرتد

۷۳۸ ..... عبدالحکیم کلانوری

۵۵۲ ..... عبدالحکیم شہید، مولوی

۷۷۷ ..... عبدالحمید آڈیٹر، شیخ

۲۷۶، ۲۷۴، ۲۷۳ ..... عبدالحمید، عیسائی

۷۷۷ ..... عبدالحمید (مورو۔ سندھ)

۶۲۲ ..... عبدالحکیم

۷۱۶، ۵۹۷، ۵۹۱ ..... عبدالحکیم خان، ڈاکٹر

۲۳۲ ..... عبدالحی (پسر حضرت خلیفۃ المسیح الاول)

۴۶۷، ۲۳۹، ۱۰۱، ۲۳، ۲۲ ..... عبدالحی، سید

۷۹۳، ۷۸۸، ۷۸۲، ۷۳۱، ۶۹۴، ۶۲۹، ۶۰۱، ۵۶۲، ۵۳۲ ..... عبدالحق

۵۱۱ ..... عبدالحق

۵۱۸ ..... عبدالرحمن

۷۷۷ ..... عبدالرحمن نائب تحصیلدار ریاست کپورتھلہ

۷۴۹، ۲۰۸ ..... عبدالرحمن شاکر

۷۷۷، ۷۳۷، ۳۳۴ ..... عبدالرحمن مہتہ قادیانی، حضرت بھائی

۶۵۲ ..... عبدالرحمن حیدر آبادی

۷۵۳، ۴۷۳ ..... عبدالرحمن خان مالیر کوٹلوی

۵۸۷، ۲۴۳ ..... عبدالرحمن مدراسی، حضرت سیٹھ

۷۷ ..... عبدالرحمن کابلی

۷۹۲، ۷۷۷، ۷۶۷ ..... عبدالرحمن مہرنگھ، حضرت ماسٹر

۲۶۹ ..... عبدالرحمن، حافظ ہندی۔ امرتسری

۷۷۷ ..... عبدالرحیم دیلوی، ڈاکٹر

۴۶۱ ..... عبدالرحیم مالیر کوٹلوی

۷۹۷، ۷۶۸، ۵۶۴ ..... عبدالرحیم، حضرت قاضی

۲۶۹ ..... صالح آفندی

۷۹۷ ..... صالحہ بی بی (اہلیہ حضرت قاضی عبدالرحیم)

۵۶۰ ..... صالحہ بی بی (بنت حضرت پیر منظور محمد)

۷۹۶ ..... صدر الدین، مولوی

۷۹۲ ..... صدر الدین، میاں

۱۲۸ ..... صدیق حسن خان، نواب بھوپال

۷۵۷، ۲۳۰ ..... صلاح الدین ایم اے، ملک

۷۶۸، ۱۴۸ ..... ضیاء الدین قاضی کوٹی، حضرت قاضی

## ط - ظ

۴۸۸ ..... طاہر احمد، مرزا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع

۴۳۵ ..... ظفر احمد

۴۰۹ ..... ظفر الدین، قاضی

۷۹۶، ۷۹۱، ۷۸۷، ۶۸۳ ..... ظفر احمد کپورتھلوی، حضرت منشی

## ع

۷۲۷ ..... عائشہ (بنت حضرت مدد خان)

۱۵۴ ..... عباسؒ، حضرت

۱۰۵، ۱۰۴، ۱۰۳، ۱۰۲ ..... عباس علی لدھیانوی، میر

۷۷۸، ۷۴۵، ۷۷۶

۱۲۹ ..... عبدالباسط

۶۰۸ ..... عبدالباقی، مرزا

۱۵۱ ..... عبدالجبار غزنوی، مولوی

۳۷	عبداللہ خان ڈیرہ اسماعیل خاں	۷۷۷	عبدالرحیم تیر، مولانا
۷۲۸	عبداللہ خاں، راجہ	۲۰۸	عبدالرشید کا تب دہلوی
۷، ۳۱، ۳۱۴، ۱۱۴، ۱۱۲	عبداللہ سنوری، حضرت مولوی	۷۷۸	عبدالستار شاہ، حضرت ڈاکٹر سید
۷۹۷، ۷۴۹، ۷۴۶، ۷۴۲		۷۴۱	عبدالصمد
۲۲۰، ۳۰، ۲۶	عبداللہ غزنوی، مولوی	۷۷۷	عبدالعزیز گلپانہ، مرزا
۶۶۳	عبداللہ مجید دہلوی	۷۹۳، ۷۶۹، ۷۵۸	عبدالعزیز مغل، حضرت میاں
۴۶۸	عبداللہ مجید خان کپورتھلوی، حضرت	۷۹۰	عبدالعلی، حضرت حافظ
۷۷۷	عبدالواحد خان میرٹھی	۷۴۳، ۳۹۱، ۱۷	عبدالقادر جیلانی، حضرت سید
۲۲۸	عثمان غنی رضی اللہ عنہ، حضرت	۶۵۲	عبدالکریم حیدر آبادی، حضرت
۳۰۶	عزیز احمد، مرزا حضرت صاحبزادہ	۲۱۱، ۲۰۸، ۱۷۹، ۱۳	عبدالکریم سیالکوٹی، حضرت مولانا
۷۶۲	عزیز دین	۴۴۳، ۳۵۶، ۳۱۳، ۳۰۲، ۲۸۸، ۲۳۰	
۷۴۶، ۱۵۲	عصمت بی بی، حضرت صاحبزادی	۵۳۷، ۵۳۳، ۵۳۲، ۵۲۷، ۵۲۴، ۴۶۴	
۳۷۵	عطاء اللہ کپٹن	۷۶۳، ۷۵۹، ۷۵۰، ۵۷۵، ۵۴۳	
۶۰۷	عطاء محمد، مرزا	۸۴، ۲۶، ۲۲، ۲۱	عبداللطیف بہاؤ پوری، مولوی
۱۲	علی محمد، ملاں ساکن قادیان	۲۷۶، ۲۷۲، ۲۰۸، ۱۶۶، ۱۵۰، ۱۴۸، ۱۲۰، ۱۱۵، ۹۸، ۸۹	
۱۰۸، ۱۰۶، ۱۰۵	علی محمد خان آف حجج، حضرت نواب	۴۲۸، ۳۸۱، ۳۵۵، ۳۵۱، ۳۰۲، ۳۰۰، ۲۹۳، ۲۹۰، ۲۸۹	
۲۵۰، ۱۸۵، ۶۴، ۱۸	علی کرم اللہ وجہہ، حضرت	۴۸۷، ۴۸۵، ۴۸۱، ۴۷۸، ۴۵۴، ۴۵۱، ۴۳۹، ۴۳۰	
۴۷۴	علیا بیگم	۵۴۶، ۵۴۳، ۵۲۷، ۵۲۶، ۵۱۳، ۵۰۷، ۴۹۱، ۴۸۹	
۷۷۱	عماد الدین، پادری	۷۵۰، ۷۳۷، ۷۲۲، ۶۴۳، ۵۹۶، ۵۷۶، ۵۶۴، ۵۴۷	
۶۱۷، ۵۲۸	عمر فاروق رضی اللہ عنہ، حضرت	۷۸۲، ۷۷۸، ۷۷۷، ۷۷۴، ۷۷۳، ۷۷۳، ۷۶۳، ۷۶۱، ۷۵۱	
۷۵۳	عنایت علی خان، نواب	۷۹۶، ۷۹۱، ۷۸۸، ۷۸۶	
۱۳۲، ۱۲۰	عمو ایمل	۶۳۷، ۴۶۰، ۴۵۱، ۴۲۱	عبداللطیف شہید، حضرت صاحبزادہ
۷۷۸، ۷۴۵	عنایت علی شاہ لدھیانوی، حضرت میر	۷۵۴	عبداللطیف گجراتی، حکیم
۷۶۲	عید صاحب (موضع کنڈیلا)	۷۷۱، ۲۳۹، ۲۳۰، ۲۱۰	عبداللہ آتھم
		۷۹۷	عبداللہ بوتالوی، حضرت مولوی
		۴۱۲	عبداللہ جکڑالوی، مولوی







۲۷۶	..... کلارک، ہنری مارٹن
۶۲۴، ۵۹۴	..... کلمۃ اللہ خان
۶۲۴، ۵۹۸	..... کلمۃ العزیز
، ۳۱۲، ۳۰۸	..... کمال الدین، حضرت خواجہ
۷۳۷، ۶۵۵، ۴۷۰	

## گ-ل

۲۷۶	..... گرے، پادری
۷۹۳	..... گل محمد سابق مالیر کوٹلہ
۷۶۷	..... گل محمد عیسائی
۶۰۷	..... گل محمد مرزا
۴۸۷	..... گلاب سنگھ راجہ
۲۶۰	..... گوردھن داس، پنڈت
۴۹۴	..... کچھن داس
، ۲۶۳، ۲۰۸، ۲۰۳، ۱۲۸	..... لکھنوام پشاوری
۷۷۱، ۲۶۷، ۲۶۴	

## م

۳۰	..... ماجھے خان
۲۷۳، ۱۴	..... مارٹن کلارک
۷۷۷	..... مبارک احمد پنڈی چری
، ۳۰۰، ۲۶۱	..... مبارک احمد، حضرت مرزا (پسر حضرت اقدس)
۷۶۹، ۷۰۴، ۶۶۰، ۴۷۰، ۴۴۴، ۳۸۷	

۴۹۴	..... فضل الہی (کوٹلہ کے ایک صوفی)
۷۸۸	..... فضل الہی چٹھی رساں، شیخ
۱۴۵	..... فضل عمر
۳۰۹	..... فضل شاہ، سید لاہوری (برادر سید ناصر شاہ)
۶۴	..... فضل شاہ، سید (ساکن بٹالہ)
۷۷۷	..... فضل کریم۔ اوور سیزر لوڈی منگل
۷۸۸	..... فضل محمد ہریاں والے، حضرت میاں
۷۷۱	..... فنڈل، پادری
۶۰۷	..... فیض محمد، مرزا

## ق

۵۱۲	..... قائم علی ڈپٹی
۵۳۷	..... قدرت اللہ
۷۶۶	..... قدرت اللہ، مرزا
۷۳۷	..... قرشی، حاذق طیب
۷۵۵	..... قطب الدین، حضرت حکیم مولوی
۵۲۸	..... قیصر وکسری
۳۰۶	..... قیصر ہند
۳۰۲	..... قیصر ہند

## ک

۳۵۸	..... کرشن علیہ السلام
۴۹۴	..... کرم الہی
۴۵۳، ۴۴۸، ۴۴۴، ۴۲۴	..... کرم دین جھیل جہلمی، مولوی

محمد اسماعیل فاضل پروفیسر جامعہ احمدیہ ..... ۷۹۷	مبارک علی، ابو یوسف مولوی ..... ۲۲۳، ۲۶۰
محمد اسماعیل دہلوی، حضرت ڈاکٹر سید میر ..... ۴۹۹، ۴۴۵، ۱۷۹	مبارک علی سیالکوٹی ..... ۴۴۳، ۴۱۰
۷۷۹، ۷۷۱	مبارک علی شاہ ..... ۷۷۷
محمد اسماعیل سرساوی، حضرت شیخ ..... ۷۸۳	مبارک بیگم، حضرت سیدہ نواب (دختر حضرت اقدس) ..... ۳۸۶، ۲۶۳
محمد اسماعیل سیالکوٹی، حضرت منشی ..... ۲۳۰	۷۵۷، ۷۰۲
محمد اسماعیل علی گڑھی، مولوی ..... ۱۴۸	مٹھن لال ..... ۵۲۵
محمد افضل ..... ۴۵۳	محبوب عالم، حضرت منشی ..... ۷۹۴
محمد افضل خان (سپرٹنڈنٹ بندوبست راولپنڈی) ..... ۴۸	محبوب عالم، قاضی ..... ۷۹۴
محمد افضل، حضرت منشی، بابو ..... ۴۹۵، ۴۹۳	محبوب عالم، مولوی، ایڈیٹر اخبار پیپہ لاہور ..... ۲۶۹
محمد اکبر، خان ..... ۷۲۸	محرم علی چشتی ..... ۱۷۵
محمد الدین، نواب ..... ۳۷۶	محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ..... ۱۸، ۱۰، ۳، ۲، ۱
محمد الیاس خان، راجہ (ابن حضرت راجہ مدد خان) ..... ۷۲۸	۱۹، ۲۰، ۳۱، ۳۹، ۴۵، ۵۸، ۶۲، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۳، ۷۴، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰
محمد بخش، منشی (ڈپٹی انسپکٹر پٹالہ) ..... ۲۹۸	۸۲، ۱۰۹، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۶۱، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰
محمد بخش جعفر زٹلی ..... ۲۹۱	۲۰۵، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۲، ۲۱۶، ۲۲۹، ۲۵۰، ۳۱۴، ۳۳۷، ۳۳۸
محمد بخش، شیخ ..... ۷۹۳	۳۶۱، ۳۸۰، ۳۸۰، ۳۳۰، ۳۳۳، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۵۲
محمد بوڑے خان، ڈاکٹر اسٹنٹ سرجن ..... ۳۰۲	۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۲، ۵۳۳، ۵۹۳، ۶۰۴، ۶۱۷، ۶۲۲، ۷۰۲
محمد بیگ ..... ۱۳۷	۷۷۴، ۷۷۵، ۷۸۱، ۷۸۳، ۷۸۶، ۷۹۰، ۷۹۸
محمد بیگ، مرزا ..... ۶۰۸	محمد ابراہیم بقا پوری، حضرت ..... ۶۵۶
محمد بہاء الدین، شیخ (مدارالمہام ریاست جوناگڑھ) ..... ۳۸	محمد ابراہیم، حافظ ..... ۷۷۷، ۷۷۷، ۷۷۷، ۷۷۷
محمد حسن خان، سید ..... ۱۳۳	محمد احسن امر وہی، حضرت سید ..... ۳۷۲، ۲۶۵، ۱۵۲
محمد حسن فیضی ..... ۳۷۸	۴۱۵، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۸
محمد حسن، خلیفہ سید (وزیر اعظم پٹالہ) ..... ۱۷۶	محمد احمد (ابن حضرت خلیفۃ المسیح الاول) ..... ۲۳۲
محمد حسن بھیس ..... ۳۷۹	محمد اسحاق، حضرت سید میر ..... ۵۱۲، ۵۱۲، ۵۱۲
محمد حسین (ابن حضرت ملک غلام حسین صاحب مہاجر) ..... ۷۹۵	محمد اسلم، مرزا ..... ۶۰۷

محمد علی خان اشرف، حضرت چوہدری ..... ۷۶۹	محمد حسین بٹالوی، ابوسعید ..... ۱۹۲، ۱۶۶، ۱۳۰، ۸
محمد علی خان مالیر کولوی، حضرت نواب ..... ۲۸۱، ۱۹۱، ۱۸۳	۲۶۶، ۲۴۱، ۲۲۳، ۲۰۶
۷۶۲، ۷۵۸، ۷۲۰، ۶۲۸، ۴۴۳، ۴۳۳، ۴۱۵، ۲۹۰	۶۹۱، ۴۳۷، ۴۱۲، ۲۹۰، ۲۷۶
محمد قاسم لالہ موسیٰ، حکیم ..... ۷۸۹	محمد حسین چوہدری ..... ۷۶۶
محمد قائم مرزا ..... ۶۰۷	محمد حسین قریشی ..... ۷۷۷
محمد مفلح ..... ۵۲۲	محمد حسین مرہم عیسیٰ، حضرت حکیم ..... ۷۵۳
محمد یٰسین، میاں احمدی ..... ۳۳۵	محمد خان کپورتھلوی، حضرت خان ..... ۴۶۸
محمد یوسف بیگ، حضرت مرزا ..... ۳۹۹	محمد حیات خان، سردار نواب (بج) ..... ۳۰، ۲۹
محمد یوسف، حافظ ..... ۲۶	محمد داؤد خان، راجہ (ابن حضرت راجہ مدد خان) ..... ۷۲۸
محمد یوسف لدھیانوی ..... ۷۴۲، ۷۴۱	محمد الدین واصل باقی نویس، حضرت نثی ..... ۷۶۵، ۷۶۱، ۷۶۰
محمد یوسف ہوتی، حضرت قاضی ..... ۷۹۷، ۴۸۵	محمد دین لنگروال، مرزا ..... ۷۳۲
محمد یعقوب ..... ۲۶	محمد دین، مولوی ..... ۷۶۷
محمد یعقوب خان، راجہ (ابن حضرت راجہ مدد خان) ... ۷۲۸	محمد رضا طہرانی نجفی، حاجی شیخ ..... ۲۶۴
محمد، مولوی ..... ۴۳۴	محمد سرور شاہ سید مولوی ..... ۷۷۵
محمدی بیگم ..... ۱۷۶، ۱۷۵، ۱۴۱	محمد سعید ..... ۱۷۶
محمدی بیگم (اہلیہ حضرت پیر منظور محمد) ..... ۶۲۹، ۶۲۴	محمد سلطان بیگ، مرزا ..... ۶۰۸
محمد احمد، بشیر الدین مرزا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ ..... ۱۴۴، ۱۴۳، ۱۴۲، ۱۴۱، ۱۳۳، ۱۳۲، ۱۳۱	محمد شریف قادیانی، چوہدری ..... ۷۷۷
۱۳۵، ۱۳۶، ۱۸۲، ۱۸۵، ۲۴۸، ۲۹۶، ۵۰۷، ۵۱۲، ۵۴۳	محمد شریف، حکیم ..... ۹۹
۷۵۲، ۵۵۹، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹	محمد صادق بھیروی، حضرت ڈاکٹر مفتی ..... ۴۱۱، ۲۷۳، ۱۰۲
۷۶۵، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹	۷۷۷، ۷۶۳، ۵۶۴، ۴۹۳، ۴۴۳
۷۸۹، ۷۹۸، ۷۹۹	محمد عبدالرحمن خان نواب حضرت ..... ۷۵۳
محمد احمد ..... ۵۷۲	محمد عبداللہ بوتالوی، حضرت مولوی ..... ۷۶۸
محمد عالم شاہ، حضرت سید ..... ۷۹۲، ۳۳۴	محمد عبداللہ خان نواب حضرت ..... ۷۵۳، ۴۷۹
محمد، پسر سعد اللہ لدھیانوی ..... ۲۳۸	محمد عبداللہ خان، راجہ (ابن حضرت راجہ مدد خان) ..... ۷۲۸
	محمد علی ایم۔ اے، مولوی ..... ۴۱۱، ۳۹۸
	۷۹۸، ۶۵۶، ۴۴۳

## ن

- ۵۱۰ ..... نادرخان، راجہ حضرت ۷۲۸، ۵۵۳
- ۵۱۰ ..... نادرشاہ ۴۰۶
- ۷۴۳ ..... نادر علی میاں سکنتہ مکووال ضلع انبالہ ۲۶۲، ۶۲، ۶۲
- ..... ناصر احمد، مرزا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ ..... مسرور احمد، مرزا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ ..... ۶۹۶، ۵۴۴
- ۳۴۴ ..... مظفر
- ۳۶۰ ..... معاویہؓ، امیر
- ۵ ..... ملکب، مسٹر (ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ)
- ۷۹۰، ۳۶، ۳۳ ..... ملا وائل، لالہ
- ۲۰۹ ..... منشی رام
- ۳۴۴، ۱۵۶ ..... منصور
- ۳۶۷ ..... منصور احمد
- ۶۹۶، ۶۹۵، ۶۹۴، ۶۹۳ ..... منصور احمد، حضرت صاحبزادہ مرزا
- ۵۹۸، ۵۶۳، ۵۳۳ ..... منظور محمد لدھیانوی، حضرت پیر
- ۷۳۴، ۶۲۹، ۶۲۴
- ۴۲۴، ۴۰۰، ۳۱۴، ۱۴۹، ۷۳ ..... مولیٰ علیہ السلام، حضرت
- ۶۲۲، ۶۰۴، ۵۷۸
- ۵۲۶، ۵۲۵ ..... مٹھن لال
- ۵۰۹ ..... مہدی حسین، حضرت سید میر
- ۳۳۸، ۳۲۵ ..... مہدی (موجود)
- ۶۴ ..... مہر شاہ، سید (بنالہ کے ایک سید)
- ۷۹۵ ..... مہر علی (برادر شیخ زین العابدین)
- ۷۶۷، ۳۷۹، ۳۷۸، ۳۷۷ ..... مہر علی شاہ گولڑوی
- ۲۰۵، ۱۷۷ ..... مہر علی، شیخ (رئیس ہوشیار پور)
- ۵۳۶، ۴۰۴ ..... میراں بخش
- ۵۱۰ ..... نادرخان، راجہ حضرت ۷۲۸، ۵۵۳
- ۵۱۰ ..... نادرشاہ ۴۰۶
- ۷۴۳ ..... نادر علی میاں سکنتہ مکووال ضلع انبالہ ۲۶۲، ۶۲، ۶۲
- ..... ناصر احمد، مرزا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ ..... ۶۹۵، ۳۷۶
- ۶۷۵ ..... ناصر شاہ، حضرت سید
- ۵۱۲، ۱۳، ۶ ..... ناصر نواب دہلوی، حضرت میر ۷۹۰، ۱۷۹
- ۵۷۳، ۵۷۰، ۵۴۰
- ۷۷۷ ..... ناظر حسین کالووالی، سید
- ۱۴، ۱۳، ۶ ..... نانک، بابا
- ۴۱۲ ..... نبی بخش رفوگر، حضرت میاں
- ۷۴۱ ..... نبی بخش، حضرت صوفی
- ۴۰۴ ..... نبی بخش، مہر
- ۲۶۴ ..... نجدی شیخ
- ۱۳۰ ..... نجف علی
- ۲۶۴ ..... نجفی، شیخ محمد رضا طہرانی
- ۳۷۵ ..... نذیر احمد، مہجر جنرل
- ۴۰۵، ۴۰۴ ..... نذیر حسین دہلوی، مولوی
- ..... نصرت جہاں بیگم، (ام المؤمنین) حرم حضرت مسیح موعودؑ
- ۷۸۰، ۷۷۵، ۷۷۴، ۵۴۰، ۴۰۶، ۳۸۳، ۳۷۷
- ۴۲۸ ..... نصیر احمد، مرزا
- ۵۵۷ ..... نصیر احمد، بابو، کمشنر ایٹ ایجنٹ
- ۷۹۸، ۱۲۸، ۱۱۳ ..... نظام الدین، مرزا (برادر مرزا غلام اللہ سیالکوٹ)
- ۷۷۵، ۴۹۷، ۴۴۵ ..... نظام دین، مرزا (حضرت مسیح موعودؑ کے جدی شریک)
- ۵۵۴، ۴۵۱ ..... نعمت اللہ شہید، حضرت مولوی
- ۱۵۲ ..... نعمت اللہ ولی دہلوی
- ۶۰۴، ۵۰۰ ..... نوح علیہ السلام، حضرت

۷۴۸ ..... وکٹوریہ، ملکہ ہند

## ی

۱۰۷ ..... یحییٰ علیہ السلام، حضرت

۱۳۲ ..... ید اللہ

۱۵۴ ..... یزید

۶۲۹ ..... یسعیاہ علیہ السلام

..... یسوع مسیح (حضرت مسیح علیہ السلام) ۱۰۹، ۱۰۹، ۱۳۱، ۱۳۱، ۱۳۹، ۱۶۱،

..... ۱۸۷، ۱۸۸، ۲۰۹، ۲۲۲، ۲۲۴،

..... ۲۸۸، ۳۱۴، ۴۰۱، ۴۱۵، ۶۱۴، ۶۱۷،

۶۰۴ ..... یعقوب علیہ السلام

..... یعقوب بیگ، ڈاکٹر مرزا ۲۷۲، ۳۳۶، ۵۲۸، ۷۵۴، ۷۹۶،

..... یعقوب علی عرفانی الکبیر، حضرت شیخ ۱۲۹، ۱۵۱، ۱۷۵، ۲۸۰،

..... ۳۰۶، ۳۸۱، ۴۲۶، ۴۵۳، ۴۶۷، ۴۶۹، ۵۲۸، ۵۳۴،

..... ۵۵۳، ۶۹۷، ۷۴۸، ۷۷۷، ۷۷۷،

۳۵۶ ..... یلش

..... ۷۹۰ ..... یہودا اسکر یوٹی

..... ۳۰۲ ..... یوز آسف

..... یوسف علیہ السلام ۲۶۹، ۴۹۱، ۵۰۰، ۶۰۴،

..... یوسف علی نعمانی، حضرت قاضی ۳۸۵

..... نور احمد، شیخ ڈاکٹر ۷۶۲

..... نور احمد امترسری، حافظ ۳۳، ۳۸،

..... نور الدین بھیروی، حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ ۲۰۸،

..... ۲۲۰، ۲۳۲، ۲۳۳، ۳۰۳، ۳۳۳، ۳۳۴، ۴۴۳، ۴۸۷،

..... ۴۸۹، ۵۱۸، ۵۲۴، ۵۶۰، ۶۵۵، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰،

..... ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۵، ۷۶۹، ۷۹۰، ۷۹۸،

..... نور الدین جمونی، حضرت خلیفہ ۳۸۹، ۴۱۰،

..... نور الدین، میاں ۷۶۰

..... نور اللہ ۱۳۲

..... نور دین، عیسائی ۲۷۶

..... نور علی، قاری ۵۵۴

..... نور محمد پنشنر ۷۶۵

..... نور محمد فیض اللہ چک، حضرت حافظ ... ۷۸۷، ۷۷۸، ۷۴۳

..... نور محمد، حضرت ڈاکٹر (مالک کارخانہ ہمد) ۳۷۶

## و-۵

..... ۶۰۸ ہادی بیگ، مرزا (حضرت مسیح موعود کے جد امجد)

..... ۱۶۶، ۳۴۵، ۳۵۲، ۵۰۲، ۶۱۵،

..... ۶۸۵ واصل خان دہلوی، حکیم

..... ۱۳۴ وائٹ بریخت پادری

..... ۹۶ وزیر سنگھ

..... ۳۷۲ وزیر خاں افغان، میاں

## مقامات

۲۶۵	پشاور.....	۵۵۴،۵۱۰	افغانستان.....
۷۸۸،۵۷۷	پنجاب.....	،۶۹۷،۵۴۱،۴۹۳،۲۷۳،۲۶۹	امرتسر.....
۱۷۹،۱۳۳	پٹیالہ.....	۷۸۲،۷۴۴،۷۴۳	
۷۹۵،۷۸۲	پٹی.....	۷۹۶،۷۶۰	افریقہ.....
۷۷۷	پنڈی چڑی.....	۵۸۵،۱۱۴	امریکہ.....
۷۴۳	تلونڈی تھنگلاں (ضلع گورداسپور).....	۷۴۳،۵۵۷	انبالہ.....
۷۶۶	تلونڈی عنایت خاں.....	۷۹۶،۷۹۱	ایران.....
۷۹۵،۷۹۴	تھ غلام نبی (ضلع گورداسپور).....	۱۱۴	ایشیا.....
۳۴۴،۱۴۹	ثریا.....	۳۰۹	بارہ مولا (کشمیر).....
۴۷۸	جاپان.....	،۴۸۷،۲۸۶،۲۷۳،۲۴۲،۶۴،۸،۵	بٹالہ.....
۳۰۲	جلال آباد (علاقہ کابل).....	۷۹۰،۷۶۶،۷۴۴،۵۳۳	
۲۸۶	جموں و کشمیر.....	۷۹۱	بستی رنداں.....
۷۷۴	حیدر (ریاست).....	۷۹۲،۲۹۵	بسر اواں (نزد قادیان).....
۳۸	جونگڑھ.....	۵۶۲	بنگالہ.....
۴۵۳،۴۲۷،۴۲۴،۴۲۳	جہلم.....	۷۶۷،۷۵۸	بنوں (صوبہ سرحد).....
۱۰۸،۱۰۷،۱۰۶،۱۰۵،۵۱	جھجر.....	۱۵۲	بھوپال.....
۳۷۸	چکوال.....	۲۰۸	بھیرہ (ضلع سرگودھا).....
۶۵۲،۱۸۳	حیدر آباد کن (دکھن).....	۳۷۸	بھیس (ضلع جہلم).....
۲۲۲،۱۵۵،۱۵۴	دشتق.....	۷۹۱	بھین شرقپور (ضلع شیخوپورہ).....
۷۴۵،۷۴۴،۶۸۵،۵۴۷،۵۳۹	دہلی.....	۷۶۴	بیاس (دریا).....
۵۰۱،۴۸۱	دھرم سالہ.....	۳۷۴	بیت اللہ.....
۳۷	ڈیرہ اسماعیل خان.....	۳۳۷	بیت المقدس.....
۷۹۱،۹۶	ڈیرہ غازی خان.....	۷۶۹	بیرم پور.....

۱۰	فارس	۱۴	ڈیرہ نائک
۵۱۰	فرانس	۷۶۷، ۲۷۲، ۴۸	راولپنڈی
۲۱۱	فیروزپور	۷۶۷، ۴۸۸	ربوہ
۷۷۸، ۷۴۳	فیض اللہ چک (ضلع گورداسپور)	۷۹۵	رجاوہ - نزد قادیان
۲۴۴، ۱۸۴، ۱۵۵، ۱۴۸، ۶۷	قادیان	۷۹۳	رشیا
۳۳۴، ۳۳۶، ۲۸۲، ۲۷۹، ۲۷۶، ۲۷۰، ۲۶۸، ۲۶۷، ۲۵۰		۶۹۹	روہیل کھنڈ
۴۲۴، ۴۱۱، ۴۰۸، ۴۰۴، ۴۰۱، ۳۹۵، ۳۹۲، ۳۷۶، ۳۷۵		۴۷۸	روس
۷۷۱، ۶۷۶، ۶۵۲، ۵۷۷، ۵۵۴، ۵۴۷، ۴۵۴، ۴۳۰		۲۶۹، ۲۶۸	روم
۷۹۶، ۷۹۲، ۷۹۱، ۷۸۹، ۷۷۷، ۷۷۴، ۷۶۲		۳۹۹	سامانہ (ریاست پٹیالہ)
۲۶۹	قاہرہ	۴۸۷	سرائے پٹالہ
۲۶۹	قطنطنیہ	۷۹۷	سرحد
۳۰۲	قصور	۷۴۵	سرہند
۴۴۳	قلات	۱۵۵	سمرقند
۴۵۲	کابل	۷۴۵	سوجان پور (ضلع گورداسپور)
۷۷۷	کالودالی	۷۹۸، ۴۸۷	سیالکوٹ
۴۸۱	کانگرہ	۷۷۷	سیدوالہ - ضلع شیخوپورہ
۷۹۱، ۷۷۷	کپورتھلہ	۷۹۰	سیکھواں
۲۶۹	کراچی	۷۸۰، ۳۰۲، ۱۴۲، ۱۱۰	شام
۷۹۳	کراچی	۷۹۰	شاہ پور
۶۵۲	کسولی (ڈیرہ دون)	۳۷۹	شاہی مسجد لاہور
۴۸۷	کشمیر	۷۹۱	شرقیہ پور
۱۳۱	کجراں ضلع گورداسپور	۴۵۰	صیون (Zion) امریکہ
۷۶۲	کنڈیلا (نزد قادیان)	۱۱۵	عدن
۴۷۸	کوریا	۱۰	عرب
۷۶۸	کوٹ قاضی	۱۴۸	علی گڑھ

۵۰	مردان.....	۷۶۱	کھاریاں.....
۷۷۴، ۷۶۲، ۵۶۰، ۳۳۷	مسجد قصی.....	۷۶۰	گجرات.....
۳۳۷	مسجد الحرام.....	۲۷۲	گلکھڑ.....
۴۶۹	مسجد فضل.....	۶۵۲	گلبرگہ (ریاست حیدرآباد).....
، ۴۳۶، ۴۱۵، ۳۳۳، ۲۳۰	مسجد مبارک.....	۷۷۷	گلیانہ ضلع گجرات.....
۷۹۷، ۷۷۵، ۷۲۶		۶۷۵	گلگت.....
۷۷۰	مسانیاں.....	۴۸۷	گوالیار.....
۲۶۹	مصر.....	۴۲۳، ۱۴۸	گوجرانوالہ.....
۷۶۸، ۲۷۷	ملتان.....	، ۳۰۸، ۲۸۶، ۲۷۳، ۲۴۷	گورداسپور.....
۷۴۳	مکووال.....	، ۴۹۶، ۴۸۰، ۴۳۸، ۴۳۵	
۷۸۱، ۵۵۶	مکہ - مکہ معظمہ.....	۷۹۳، ۷۴۵، ۷۷۰، ۷۶۹، ۵۳۶	
۷۷۷	مور و سندھ.....	، ۳۷۵، ۲۶۹، ۲۶۳، ۲۶۰، ۲۵۹	لاہور.....
۷۶۵	موضع موچی پورہ.....	۷۹۴، ۷۵۸، ۷۴۸، ۶۹۶، ۳۷۶	
۷۹۰	موضع بہادر حسین (تحصیل بنالہ).....	، ۲۳۲، ۱۳۳، ۱۳۰، ۱۰۴	لدھیانہ.....
۲۳۸	موضع کوم کلاں.....	۷۷۹، ۷۶۸، ۴۹۶	
۷۷۷	میرٹھ.....	۴۶۹، ۱۶۱	لنڈن.....
۶۷۷	میکسیکو.....	۷۴۲	لنگروال (ضلع گورداسپور).....
۴۶۸	نارنول.....	۷۷۷	لودی بنگل.....
۷۶۹	نبی پور ضلع گورداسپور.....	۷۷۷	لویر پوالہ.....
۷۶۶	نواں پنڈ (نزد قادیان).....	۷۷۸	ماریشس.....
۴۲۴	نیل (دریا).....	۷۹۳، ۷۲۴، ۶۳۸، ۵۵۴	مالیر کونٹلہ.....
۷۹۶	نیروبی.....	۷۹۰	مٹھہ ٹوانا.....
۴۲۳، ۲۸۸	وزیر آباد.....	۷۶۶	محلہ چاک سواراں.....
۴۱۱	ولایت.....	۵۸۸، ۲۶۹، ۲۶۵	مدراس.....
۷۸۸	ہریساں (نزد قادیان).....	۷۸۱، ۵۵۶، ۶۷۷	مدینہ - مدینہ منورہ.....



۴۵۰، ۲۶۲، ۱۱۴	یورپ	۷۸۸، ۴۸۱، ۲۶۹	ہندوستان
۶۷۳، ۶۳۳، ۵۸۵		۵۰	ہوتی، مردان
۲۶۹	یونان	۷۳۵، ۱۱۹، ۱۱۸، ۱۱۶	ہوشیار پور